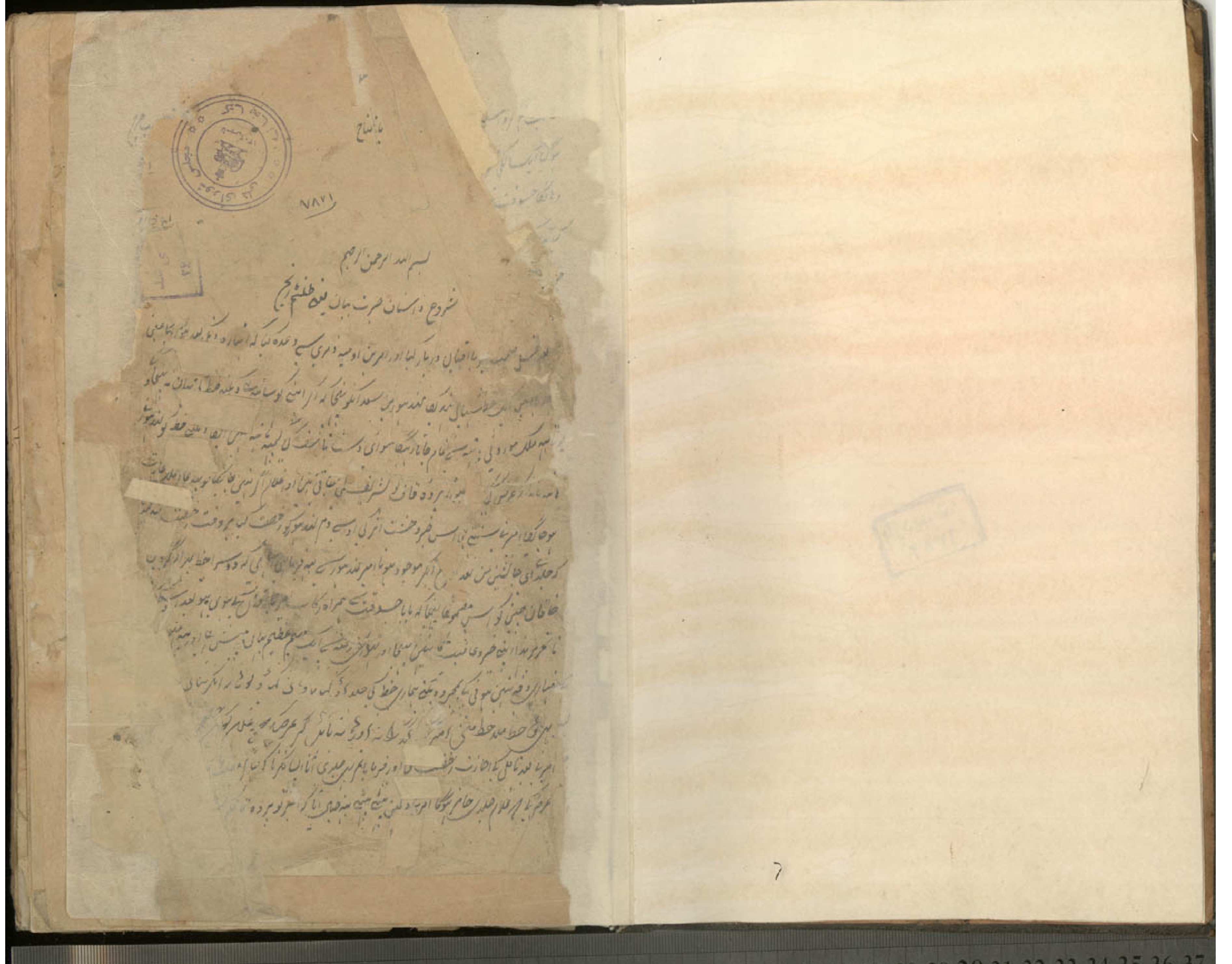


نوشیروان نامہ قائمی
سلسلہ طلسم ہوشربا







بسم الله الرحمن الرحیم

شروع داستان [illegible]

[illegible]

... نوشیروان مجھسے ملکہ مہرنگار کو طلب کرتا ہے ... [illegible]

... حکم ... [illegible] ... نوشیروان کو سمجھا کر ...

نوشیروان ... [illegible] ... امیر زادہ کو ... حکم ... [illegible]

زیادہ ... [illegible] ... دربار نوشیروان ... [illegible]

دربار ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... نوشیروان ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... نوشیروان کی ... [illegible]

[illegible] ... حمزہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... ملکہ مہرنگار ... [illegible]

[illegible] ... نوشیروان ... [illegible]

[illegible] ... حمزہ ... [illegible]

... شاہ کی حکم ... [illegible] ... خزانہ میں روپیہ نہیں ہے ... [illegible]

[illegible] ... خراج نہیں آیا ... [illegible]

[illegible] ... خراج ... شاہ ... تیار ... حمزہ ... [illegible]

[illegible] ... خراج کا ایک حبہ بھی نہیں آیا ... معلوم نہیں ہوتا

... خراج ... حمزہ ... حمزہ ... [illegible]

[illegible] ... فرمان ... [illegible]

[illegible] ... حمزہ ... خراج ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... فریدون شاہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... جمشید ... [illegible] ... جان و دل عاشق

[illegible] ... ملکہ مہرنگار ... [illegible]

[illegible] ... ملکہ مہرنگار ... [illegible]

[illegible] ... ملکہ مہرنگار ... [illegible]

[illegible] ... ملکہ مہرنگار ... [illegible]

[illegible] ... ملکہ مہرنگار ... [illegible]

[illegible]

دیکھی کہ ہمیں ملکہ مہر قند نگار کے موجود ہے خوشی سے امیر باغ باغ ہو گئے اور سر کو امیر [illegible]
نکلا امیر جانتا تھا کہ قدرت خدا سے اور سر کو ملکہ گلشن آرا جان مند ہوئے صبح کو جو امیر جاگے اور صورت
اصلی جو دیکھی روغن عماری تمام اور لگتا غصہ سے امیر کا چہرہ [illegible] کو ہلاک کر ڈالیں
خنجر کھینچا امیر نے گلشن آرا کی مارنے گلشن آرا نے کہا میرا قصور نہیں خاصہ نے مجھے کہا تھا امیر کو جا بیٹھی
ہی قبیت کریں دور کرو ہر گرد اور الحاح و زاری کرنے لگی امیر نے امیر کو منت [illegible]
اگر وہ ایسا کرتی ہو اور بہرام نے جو یہ کیفیت دیکھی امیر سے سفارش کی کہ واسطے [illegible]
امیر نے جو سنا تو [illegible] یا حضرت ابراہیم علی [illegible]
کہ آپ فرزند امیر کے قصور کو معاف کریں [illegible]
اسمعیل [illegible] تمہارا [illegible]
اور جس وقت [illegible] فرزند امیر تمہارا [illegible]
امیر نے جو وقت دیکھا [illegible] اور حضور جا کر امیر کا معاف کیا
اب حکم دو اسمائی اور [illegible] گر جائے ہمیں [illegible]
پیدا ہوا [illegible] بطن سے جو لڑکا پیدا ہوا [illegible]
[illegible] بطن سے پیدا ہوا [illegible]
[illegible] حکم کیا کہ ہمیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سو جانی [illegible] اور [illegible]
[illegible] بالبیان [illegible]
[illegible] السالکین [illegible]
اور [illegible] معلوم ہوتا [illegible] گلشن [illegible]
[illegible]
[illegible] گوشہ میں [illegible]
اور [illegible] گلشن آرا [illegible] صبح [illegible]
[illegible] شاہزادیکا سامنے [illegible]
[illegible] شاہزادے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] اسباب [illegible]
[illegible] شاہزادیکا [illegible] تمام اسباب [illegible]
[illegible] شاہزادی [illegible] تمام اہل محل [illegible]
[illegible] شاہزادیکا [illegible] شاہزادہ [illegible]
[illegible] ہمراہ [illegible] بارہ ہزار [illegible] یاد کر لیتے ہیں
[illegible] الف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دشمن [illegible] تمہارا [illegible] اور

مطابق عادت کے ہوا اور ہم شاہزادی ہوئے ایسا کام کرنا چاہیے کہ اوستاد شکار کیا جاتا ہے لشکر شاہزادے نے کہا
کیا تدبیر ہے آپ بولا تدبیر میں بتاؤں بار بار اوسکا تمہارا آنا بعد اسکے تم اشتہار کر دو کہ میں سمجھتا ہوں کہ
صبح کو جو شاہزادہ ہے آیا اتفاق سے جو لوگ شاہزادہ کو چوبدار شاہزادہ کے تو مولوی نے کہا کہ اب شاہ
اور کہا کہ اے شاہزادے الگ الگ کرکے نامہ بگڑ گیا ہی نامہ بگڑ کر گمراہ ہو گیا ایک مسلسل ہرنی سو تھی فرخ نے اوسکا ہاتھ مولوی کا
سر پر مارا کہ مرغ روح مولوی کا قفس تن سے اوڑ گیا شاہزادہ نے جو دیکھا کہ مولوی کا دم نکل گیا تو
کہ باغ شہر کا باہر بنا جسمیں اول روز حضرت صاحب قران تشریف لائے تھے اور دروازہ باغ پر ایک شیر فولاد
بنا ہوا تھا اور جس وقت داخل ہوئے شاہزادہ تو اوسکا دامن اولجھا اوسنے ایک گھونسا اوسکے گلے پر ایسا مارا کہ اوسکا دہنے
جانب کا پنجہ گرا تھا جس وقت شاہزادہ داخل ہوا شیر کو دیکھکر تو بچا تھا کہ گلا اوسکا دبا یا فرخ بولا
مینے سنا ہے جسوقت آپکے والد اس باغ میں تشریف لائے ایک گھونسا ایسا مارا کہ اوسکا پنجہ گر گیا
تمہارا باپ تو ایسے تھے ہیں لیکن جب جانتے کہ اونکے فرزند ہو اسکا دوسرا پنجہ گرا دو تب شاہزادہ نے
بائیں جانب کی کلہ پر ایک گھونسا ایسا مارا کہ دوسرا پنجہ گر گیا جس سے فرخند یونانی نے مولوی کی
مرنے کی خبر سنے بہت رنج کیا محل میں جا کر گلشن آرا سے کہا شاہزادہ کو فرخنہ خراب کر دیا ہے دیکھو اور
بہکا کر مولوی کو مروا ڈالا ایسے بانو کو خیال ہے میں اوسکو ساتھ رہنے کو منع کرتا ہوں فقط یہ سنکر بولی ہاں
میرا لڑکا اب ہوگیا ہے مولوی کو مروا ڈالا مارا شاہزادہ نے مرنے کیا کام بدنام فریدون شاہ یونانی
باغ میں گئی اور سمجھاتی ہوئی شاہزادہ کو محل میں لائی اور فرخنہ شاہزادہ سے کہتا تھا فضل کی
گھر میں بیٹھے ہوئے ہو اور بہت تیر اندازی میں ہو یاری کیسو واسطے سکھلایا ہے چلو شکار کھیلو ہرن مارو نیل گائے
شکار کرو شاہزادہ بولا بادشاہ حکم ندیگا آپ بولا میں تدبیر بتاتا ہوں تم گھر میں جو چاہو تو روٹی ہوئے
اور جا کر گھر میں زمین میں لوٹ جاتا ہے جبتک اجازت نہ ملی تو کھانا موقوف کر رکھا زمین سے اوٹھا شاہزادہ نے

الغاہی

الغرض جب بیگم گلشن آرا نے صبح دیکھا کہ اسی طرح شاہزادہ نہیں مانتا ہے ناچار مرا ہی بادشاہ کی اور گلشن آرا نے
اجازت لی فریدون شاہ یونانی ارکین سلطنت کو حکم دیا سامان شکار واسطے شاہزادہ کے
جلد تیار کرو گلشن آرا نے تمام شب شاہزادہ کی واسطے اپنی ہاتھ سے تیار کیا اور سامان میں مشغول رہی
جب صبح ہوئی تمام سرور بادشاہ نے شاہزادہ کی فراغت حاصل کی فوج اسکا موجود ہوا تب باندہ کر عرض کی
سب فوج حضور کی تیار ہے گلشن آرا نے کہا دیکھو لوگو اس سے کچھ چکا تھا ابھی آپ بولا لونڈی کیوں
حضور کی کیوں جو آپ بتائی اونکو کیا کروں بعد اوسکے شاہزادہ برآمد ہوا سب ارکین سلطنت
نے سلام کیا فریدون شاہ یونانی اس شان و شوکت کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور شاہزادہ کا
ہاتھ پکڑ کر گھوڑے پر سوار کیا دروازہ شہر پناہ تک آپ پہنچانے آیا شاہزادہ نے عرض کی آپ تشریف
لے جائیں یہہ کہکر شاہزادہ واسطے شکار کے روانہ ہوا جب کہ دس کوس نکل جا کر قریب ایک
گاؤں کے پہنچا تو باشندگان گاؤں نے جو دیکھا کہ شاہزادہ واسطے شکار کے آتا ہے ایکبارگی اونہی گھیر لیے
گھل کر داد بیداد کرنے لگی شاہزادہ نے فرمایا دریافت کرو کیا ماجرا ہے حقیقت اون لوگون نے عرض کیا
یہاں ایک پہاڑ ہے اور اوس پہاڑ میں ایک گنج ہے اور اسباب ہے اوس گنج کی منہ پر ایک جوڑا اژدہے کا
رہتا تھا اسکا نر کو امیر با اقبال جب تشریف لائے تھے اپنے ہاتھ سے مار ڈالا جیسے نر مارا گیا ہے اوسکی
مادہ نے گاؤں کی گاؤں ویران کر دیا ہیں ہم لوگ بہت عاجز ہیں دو ایک دن میں یہہ گاؤں ویران
ہو جائیگا فرخنہ شاہزادہ سے کہا عجب ہم جانتے ہم اسکو مار ڈالینگے شاہزادہ نے حکم کیا ہمارا خیمہ وہیں
اوس پہاڑ کے پاس استادہ ہو لیکن اوسکو مارنے ہم جانتے نہیں جانتا فرخنہ اونکو تلوار قفس آہنی مستعد
بر انبار کروا یا ایک آدمی اوسکے اندر بٹھا یا ہو گھر کر تلوار لگا دیا اور اوس قفس میں خار نصب

گروائی اسواسطی جو اوسپر منہ مارے زخمی ہو جاوی شہزادہ کو اوسکا اندر میہنا گر جو نہی پہاڑ سے اوسکو لٹکایا
جسوقت قفس کو اوسی تیغ کی منہ پر پہنچایا شہزادہ نی نعرہ مارا سا منہ پہنچی نعرہ کی وہ مادہ نکل کر اوپر منہ کی
سے باہر آئی اتنی اوسکی نظر پڑی منہ مارا ایسا تو شہزادہ نی تیر ایک ایسا لگایا اوسکا ضائع کی اوسکی نظر میں جسقدر
خار اندر سب اوسکی منہ میں پیوست ہو گئی شہزادہ نی جان قفس سے باہر نکلکر ایک خنجر ایسا مارا کہ کام اوسکا
تمام کیا جسوقت فرخ نی دیکھا کہ اژدہا مارا گیا اوس قفس کو اوپر کھینچ لیا دیکھی تو شہزادہ اوسکے دہن کی گرمی
سے بیہوش پڑا ہی شہزادہ کو قفس سے باہر نکال کر لٹا دیا بلا کر بیلداروں کو حکم کیا غار کو دور دستہ غار کر
اوس مادہ اژدہا کو بھی لکھوا کر برابر شہزادہ کی والدہ شہزادہ کی مراجعت میں جو فرصت ہوا فریدون شاہ یونانی
آپ سوار ہو کر شہزادہ کی لینے کو روانہ ہوا راہ میں خبر سنی جسن اژدہی کو امیر نے مارا اشیاء اوسکے مادہ کو بھی
مار کی یا خادم شہزادہ کا ہی یہ سنتی ہی بیہوش ہو اوسی جا تی زمین پر گر پڑا نا یہ روانہ ہوا جا کر دیکھا
شہزادہ بیہوش پڑا ہی مگر سلامت ہی اور برابر اوسکی اژدہا مادہ بھی مردہ پڑی ہی اور فرخ خزانہ
نکلوا کر جمع کروا رہا ہی جسوقت گلشن ارانی سنا رو رو کر حال اپنا عرض کیا فریدون شاہ یونانی شہزادہ کو
معہ اژدہا کی اور اوس خزانہ کی شہر میں لایا انعام کی راہ میں شہزادہ کو ہوش آیا آپ اپنی کو دیکھا
کہ بادشاہ شہزادہ کو ہوش آتی ہی اور لاشیں اژدہا کی معہ خزانہ کی ہمراہ ہی دعا دیں
دینی لگی جب محل میں داخل ہوا ماں نی بلائیں لیکر گلی لگایا اندر نثار کیا نثار ہونی لگی ایک
رت جگا کی دھوم دھام رہی فرخ جو تین روز کی غفلت و بیکری شہزادہ سے کہا اب مجمع رسم کی
شکار کو نہ چلو گی شہزادہ نی فرمایا ناناجان خفا ہونگی فرخ کہا سبھل علاج اجازت
شروع کرو شہزادہ امیر ابن حمزہ یونانی کی لینی سے فرخ کی بھی گیا آخر لاچار گلشن ارانی اور فریدون شاہ یونانی
نی اجازت شکار دی امیر ابن حمزہ یونانی بار و حسب شکار کو گیا کیسہ گیسا ونی قریب اس

اس گا

گا ڈوبی دریا ہی اوس دریا سے گھوڑ مع دریا میں آتی ہیں تمام لعنت جگر کر غارت کر جاتی ہیں شہزادہ کو شوق
گھوڑ کی خواہش تھی زبانی کسان کی سنکر نادیدہ مشتاق ہو گیا فرخ سے اوسکی گرفتاری کی تدبیر پوچھی فرخ نی اوسکی وقت
کیا کہ اس طرف سے گھوڑ آتی ہیں اور ہو نی ہا نہ پانہ عرض کیا خداوند نعمت جو سامنے معلوم ہوتی ہیں اونکی نیچی سے
آتی ہیں اور جو کر ادم سے چلا جاتی ہیں یہ سنتی ہی فرخ نی شاہزادہ سے کہا آج تمام شہسوار و دلیروں کی لشکر کو
تین کوس اس مقام سے دور او تروائی اور آپ تنہا اوس درخت پر خم کر بیٹھیں جسوقت گھوڑ نی اسکی نیچی سے
نکلیں الحیہ جست کرو کہ اوسکی پیٹھ پر سوار ہی یہ سمجھا کر شہزادہ کو درخت پر لگایا جسکی وہ گھوڑ دریا سے
دیکھا شہزادہ نی ایک ابلق اور دو سیر مادہ نہایت خوبصورت گھوڑ کو دیکھکر شہزادہ عاشق ہو گیا
جسکی نظر جو اوس درخت کی نیچی آئی فرخ نی اشارا کیا لیا جانی نہ پائی شہزادہ امیر ابن حمزہ یونانی دولو
پر جو دیکر جو دیگر کو دا گویا اوسکی پیٹھ پر سوار تھا اوسکا مان نی جو دیکھا ایک آدمی اوسکی پیٹھ پر سوار ہی
دو نوں پیرا و ہٹا کر اوریہ کیونکر شہزادہ پر جانا نہ سے بکر اوٹھائی ایک گھونسا جو شہزادہ نی مارا دو دانت نکل
اوسکی گر پڑی تو اوس جمعہ سے بھاگ کر دریا کی طرف چلی گئی بچہ بیچ جو اوسکی پیٹھ پر سوار کو دیکھا اختیار
دوڑنا اور اچھلنا شروع کیا اودہر فرخ نی درخت پر سے تعریفیں کرنا شروع کیں کہا خوب سوار ہی
کہ شہزادہ اوسکو اس طرح سنبھالنا اور یوں اوس پر بیٹھنا شہزادہ والا شان نی جو سبکہ لیلیاں اوسکی اور گرتی دیکھی
اور گھوڑی جو دوڑنا اختیار کیا سو کوس کو نش کو نکل گیا اور جو سو کوس تک نکل گیا جب خوب تھک گیا ادہر بائیں طرف
ہانکا فرخ جو دیکھا گھوڑا ادہر بائیں طرف جاتا ہی پکار کر کہا ای شہزادہ گھوڑا ناہی میں جاتا ہی اتنا ہوش گھوڑا تو
لیکر شہزادہ کو دریا میں گھسا اور نظر سے ہی درخت سے او جھل ہو کر نظروں سے غائب ہوئی تھی دریا میں پہاڑ پر ا
گئی اور گھوڑا بیرا امیر ابن حمزہ اور بیچ اوسکا فرخ جانی جاتی ایک جزیرہ میں گھوڑا نکلکر شہزادہ کو نیچے اتارا
فرخ پیچھا جزیرہ کو جو شہزادہ نی دیکھا نہایت سبز اور شادات ہی گھوڑا اوس مقام پر چار تو گیا شہزادہ

غرض سو یہیں گلشن آرا نے کہا ہیں صاحبو شہزادہ کی کہنے سے یہہ معلوم ہوا کہ اسنے تیر مارا بالکے نے کلیجہ
نکال لیا وہ دن تو اسی خفقان سے ملیں شہزادہ کی لیے گلشن آرا کو لے سوا وہ شب آئی جسکا صبح کو شہزادہ
شکار کو تشریف لیجا گیا گو بابت قیامت کی تمام شب گلشن آرا کو جاگ کر اور دعائیں دم کر کر صبح ہوئے
شہزادہ خواب راحت سے بیدار ہوا کار ضروری سے فارغ ہو کر باہر تشریف لایا دیکھا فریدون شاہ یونانی
بیچ کچہری میں ہیں جب کہ شہزادہ نے نانا کو آداب بجالایا فریدون شاہ یونانی نے گلے لگا کر جبین مبارک کے
بوسے لیے مگر وہ لگی فریدون شاہ کی بہت سی کیفیت تھے ہمرا آتا تھا دروازہ قلعہ تک پیادہ پہنچانے آیا شہزادہ
نے عرض کیا کہ حضور محل میں تشریف لیجائیں غلام رخصت ہوتا ہے شہزادہ رخصت ہو کر شکار کی جانب
روانہ ہوا جاتے جاتے جب صحرا میں پہنچ گیا دیکھا تو سبزہ زار بہت معقول ہے اور دیکھا ہر طرف چودہ سو ہرن کی
ڈار کھڑی ہے سب نو طاؤس میں اور ایک نر سیاہ دیکھتے ہی شہزادہ نے فرمایا پیادہ چہار طرف سے گھیر لو یہہ
جانے نپائے ہر گو تو ہیں شکار کرونگا مادہ و نر کو سکو اختیار ہے مگر لیجا جانب سے یہہ نکل جاتے ہم بہت بیزار
ہونگے چہار طرف سے لوگوں نے گھیر لیا اور ہرن تو سب طرف سے نکل گئی لیکن شکار ہوئی مگر وہ نر سیاہ جو جست کر رہا ہے
شہزادہ کی جانب سے نکل کے چلا اور شہزادہ گھوڑا دبایا آہو کے پیچھے لیے پھرتا ہو چلا جاتا ہے گھوڑے کی ایسی
کیفیت ہے کہ کہیں خندق نکلتے اگر آ پڑتی ہے بموجب اسکے کی شہزادہ جاتا ہے دو دو تین قدم ہرن آگے ہرن
نمی دیدش ہیں وہ جانور ہر بار تو تیغ گھوڑے کی آہو کی پیٹھ پر لگ جاتی ہے شہزادہ کو اب موقع نملتا ہے کہ تیر لگا دے
جاتے جاتے آہو ایک مقام پر پہنچا وہاں پر ایک تالاب ہرن نے جا دم لینے کو جا پڑا تھا وہ بیچ پر اور ادہر نشانہ بندہ تھا پر
جو شہزادہ با اقبال لگاتا ہے وہ دو بار زور توڑ کر باہر نکل گیا اور آہو بھاگا گر کر اکو دکر شہزادہ نے تعاقب میں پہنچا یا
فریبن نوبش زمار کر بھجا دیا اب گھوڑا اٹھلانی لگی اتنے میں لشکر فوج پہنچا اور گھوڑا شہزادہ کی تانہ سے اٹھالیا

باگ پکڑ کر گھوڑا ہاتھ پر کر دم پر سے ہمکار ساتگا گھوڑ بنے شہزادہ کو بغور دیکھکر منہ اٹھا شہزادہ کی تعریف پر
رنگ کو خوشبو جسم مبارک کے سو نکلنے لگا جیسے کوئی کے عاشق ہوتا ہے فرس ساز و عنبر سے لیا اٹھا لیا ایسی
ایسی ہاتھ سے شہزادہ نے اوسکے منہ میں لگام دی اور زین کسا اتنے میں فریدون شاہ کو جو خبر ہوئی تو ہاتھ
دوڑا آیا لشکر گلستان روانہ کیں جب گلشن میں شہزادہ سوار ہو گھوڑا ایسی کو دکر خود سوار اور شکار
کرتا ہوا فریدون شاہ یونانی شہر میں داخل ہوا جو لوگ سن رسیدہ قدیم شاہی تھے دیکھکر تعجب کی پر
ہمنے ایسا گھوڑا نہیں دیکھا حق تعالیٰ اسی حمزہ یونانی کو سلامت رکھے اقبال بلند رہے جسکا قصد تھمن
الیہ تا باب شے دیکھا شہزادہ کی کیفیت سے گھوڑے کی سالشتے میں مشغول تھے صدہی سامنے آ کے یکجائی
ہتیار رہا ہے موصوف شہزادہ کے کام کو جاتا ہے گھوڑا اچھلتا ہے اور زمین پر میر دی ماریں ہی ان بلکو کی
شغل میں عرصہ چند روز کا گذرا اقرخین اگر لیاے شہزادہ بھار اتوار گئے آتا ہے شکار کو جلو
اتو بہت عرصہ ہوا دیکھو شکار میں یہہ لطف میں ایک مرتبہ جو گئی تو اژدہا مار کر خزانہ لاتا آیا دوسرے
مرتبہ جو گئی تو گھوڑا ابلق مخفوف دریائی نکلنے آیا اب گھوڑا کے شکار میں ہوگا شہزادہ اسو جودہی شکار
کی فرائسے آگاہ ہو چکا ہی فریدون شاہ کی اجازت خواہ ہوا فریدون شاہ نے تو اجازت دی اور کہا کہ تم
اپنے ماں سے پوچھو شہزادہ گلشن آرا کے پاس گیا اور حال بیان کیا کہ میں نے سنا ہے بیابان تھوڑی دور پر ایک
صحرا ہے اوسمیں ہرن متعدد ہیں شکار معقول ہے ہم شکار کو ضرور جاتے ہیں یہہ سنتے ہی گلشن آرا کا خون
ہو کر کلیجہ دہڑکنے لگا اجازت کا کلمہ زبان سے نکلا تا ہا جب شہزادہ نے بہت اصرار کیا کہا تو اچھا سہی
مگر دیکھا حال غیر ہو گیا انہوں اور مصاحبوں نے بتی عجب طرح کی بات ہے دو مرتبہ شہزادہ شکار کو گیا ایکبار اژدہا سے
خدا نے محفوظ رکھا دوسرے بار گھوڑا دریائی لیکر چلا آیا عنایت ہوا اسی اوس گھوڑے کو لیکر آیا یہہ کیفیت جو اسکی سے
مرے دیکھا ہی کیا نہیں ہوئی لوگ سمجھانے لگی حضور کے دلبر لگیہ گرمی سو آئی حضور تو گھوڑا فرماتے ہیں

فرماتے تھے

آب پلانے لگا شہزادہ بیٹھا تماشا کر رہا ہی اتنے میں سامنے سے ہوا اوٹھی کیا دیکھتا ہی ایک آہو اور اوس کے پیچھے ایک شخص
تیر لگا ہوا نمودار ہوا آتی ہی یوں تو شہزادہ بیٹھا ہی سامنے سے قریب ہو کر آہو نکلا تیر و کمان تو رکہا ہوا تہا
اوٹھا کر جو تیر لگایا پہنے کی بہل گر پڑا اوٹھا کر شہزادہ نے اوسکو بہی برابر اوس کے رکھ لیا ایک لمحہ گذرا تہا
دیکھتا کیا ہی گرد اور سم مرکب بلند ہوئی اب جو شہزادہ دیکھے ایک شخص گیند پر سوار قوی جثہ تو
بازو سطبر گردن درخشندہ چنگال گیند بیکو اور اپنی تاج شاہنشاہی سر پر جار قب شاہی در بر چلا آتا ہی
اور وہاں سے ڈانٹ کر کہتا ہی اے ظالم غضب کیا میرے لطف شکار کو بدمزا کیا تو نے
اب کہاں جائیگا مرتا ہی تو نے جگرا اسکے عوض اگر تیرا شکار نہ کیا تو نام اپنا مہران
تاجدار نہ پایا یہ کہتا ہوا قریب پہونچا شہزادہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
ائے تشریف لائے اپنی نام نامی اور اسم گرامی سے آگاہ کیجیے شہزادہ تو یہ کہہ رہا ہی
دونوں حاضر موجود ہی لیکن وہ یہی کہتا ہی او ظالم غضب کیا تو نے قتل کا عوض
میں تیرا شکار کرونگا جب تک مجکو چین نہیں آئیگا فرخ نے دیکھا
کہ کسی طرح سے راہ پر نہیں آتا اور شہزادہ عذر پر عذر کر رہا ہی جب تو فرخ نے
ڈانٹ کر کہا تو ہی کہ اور بکتا کیا ہی جا اپنی راہ لی یہ اوسکا سننا تہا
کہ یکبارگی تیغا کہینچکر فرخ پر چلا شہزادہ درمیان میں آ گیا فرخ کو تو چہوڑ دیا
اونہوں تیغا خبردار خبردار کہا اوس ظالم نے تند ہو کر لگا ہی دیا ادہر
تیغ کا بلند ہونا تہا فرخ نے پکار کر کہا اے شہزادے ہوشیار اور خبردار ہو جا

شہزادہ نے دوڑا جو پہونچی تیغہ اوس کا زمین پر گرا خالی جانا تہا تیغہ کا اودہر اوس کافر کا سر گرد پر گیند پہلی لٹک گیا
وہ فرخ نے پکار کر کہا ہاں شہزادہ آج تمہاری تلوار کا کاٹ دیکہیں اور جو زنگ لگاتی ہی اور تعریف کروانی ہی
آج اسپر اپنی تلوار لگاؤ معہ گیندی اس کافر کی چار حصہ ہوں قدرت خدا سے پس جو عمر بن حمزہ تو نامی نامہ کا مہران
تاجدار کی سر پر مارا ہی عیاذاً باللہ خود کو کاٹ کر کانوں میں سے سر اگر اندر کر صندوق سینہ میں اوتر بے
وہاں سے جو چلے ناگوں تلک کاٹکر شکمگاہ کا ہباک کر ویران کرتا ہوا زین کو کاٹا ادرجی کو کاٹا گیند کو کاٹکر زمین
میں تربسر لیا معہ گیندی وہ کافر یا چار حصہ ہوئی ٹکڑے ہو کر اود لگا گرتا تہا فرخ نو دو جل بڑا اور دوڑکر بازو جوم
لی جہا شہزادہ میں اور اوس کافر میں بہت شروع ہوئی تہی تو جتنا آدمی اوسکا ساتھ آگئی تہی تمام تعجب
اونکی سامنے گذری تہی تلوار کا کاٹ شہزادہ کی ہاتہ کا دیکہہ چکے تہی کسکا حوصلہ تہا کہ کوئی مقابلہ کرتا
لاشیں ٹکڑے اوس کافر کی معہ گیندی کی ٹکڑے اوٹھا کر مضطر اور سراسیمہ بہاگی شہزادہ نی حکم کیا شکار اوٹھاؤ
شہر کی جانب مراجعت فرمائی مگر اثنائی راہ میں تاکید فرمائی کہ خبردار اس بات کا کوئی ذکر تک زبان سے نکالی
شہزادہ تو محل میں داخل ہو گیا اور کسکا تو حوصلہ نہ تہا کہ بادشاہ سے عرض کرے مگر فرخ نے فریدون شاہ تو
خدمت میں جا کر کہا آپ کیا غافل بیٹھے ہیں کوئی شہر خوارزم ہی اور وہانکا بادشاہ متحمل ہی شکار کا دلدادہ
خیلی زور خوارزمی ہی اوسکا بیٹا ہی کوئی مہران تاجدار نام آج اسکی فرزند جو ہیں یعنی شہزادہ والا تبار شکار کو جو
گئی تہی چراغ خوارزم کا شکار کیا یہ سنتے ہی فریدون شاہ تو اپنی کا بیٹہ لگا خوف سے مرجہا ہوا محل میں جا کر گلشن آرا
سے تمام حقیقت فرخ کا سنتے ہی بیان کی گلشن آرا کا ہی ورسے عجب حال ہوا فریدون شاہ نی شہزادہ کو سلطنت
کو محل میں بلا کر کہا لیا تمہر کیجیو کہ ایک تو دلہن کی بیٹہ دہرتے اس بات کا ہی کہ گلشن آرا کی شادی کی درخواست
کی ہی یہ مقبول کی شکل اب جو سنتے کا گلشن آرا کی شادی امیر با اقبال کی ساتھ ہو گئی اور لوگ کا اوسکا بیٹا
سے پیدا ہوا و سنتے مہران تاجدار کو مار زمانہ اوسکا آنکہوں میں تیرہ و تار ہو گا انکو اپنی فرزند کی لاش دیکہ کر

جنگ شروع

کہ جو چراغ خوارزم میں مشہور ہے اور دوسری گلشن آرا کا حال سنکر دیکھنی کی طرح میں آتا ہی چنانچہ شہزادہ سلطنت
اور وزیران امیت تھے دست بستہ عرض کرنے لگے ہمارے رائے میں تو یہہ آتا ہی شہزادہ والا تبار کو شکار کے
بہانہ سے دس بارہ دن کے واسطے کسی شہر کی جانب روانہ کر دیجئے اور تو لوگوں کو بہر دم سے گروا دیجئے اور قلعہ کا دروازہ
کھلوا دیجئے جس وقت کوئی آ لگیگا اور دیکھیگا سامان لڑائی کا تو معلوم نہیں ہوتا ہی نقلی [illegible] کوئی راہ مصالحہ کی کہل آئی
لڑنے والی ہیں سب ترقی میں ہی لڑنے والی سے کوئی نہیں لڑتا یہہ رائے فریدون شاہ کو پسند آئی انکو تو اس سے گرم
رہنے دیا جاتا ہی اب دو کلمہ داستان اون گبرو کی یعنی تربیت خرد کی بیان کی جاتی ہیں مشغول شکار
بدمست فیل اور خوارزمی دربار میں بیٹھا تھا اور تمام گرد و گردون کی خاطر [illegible] جمع ایکبارگی کہنے لگا [illegible]
عرصہ ہوا کہ مہران تاجدار کو نہیں دیکھا دریافت کرو کہاں ہیں ابھی یہہ سخن دردہان ہی تھا کہ دیکھتا ہی دربارگاہ
بر جھ رونی اور پٹنے کا غل ہوا دیکھی تو لاشہ ٹکڑی مہران تاجدار کا ایک چارپائی پر اور دو سر گنبد کی [illegible]
دیکھتے ہی اپنا تخت سے گرا دیا اور زمین پر لوٹنے لگا تمام دربار کا یہی حال ہوا [illegible] بعد عرصہ
اون لوگوں سے پوچھا کہ یہہ کیا کیفیت ہے سبھی مفصل بیان کیا اور اسی تیر انداز کا طرف دیکھکر کہا [illegible] فریدون شاہ
کا سر معہ اوسکے بیٹے کی اور اوس طفل ہی ادنکا سر کاٹکر جلد لا دو گلشن آرا کی مشکیں باندھکر محل میں [illegible]
ہمیشہ سے اوسکا ادیرا کی خواہش تھی اور قلعہ کو تو ناکی معہ شہر [illegible] جلد [illegible] یہہ سنتا [illegible]
تیغہ کو ٹیک کرا اوٹھا ساتھہ [illegible] کا تیغہ باندہ تا ہی اپنی ہمراہ [illegible] خوارزمی اور [illegible] شکار کو لیا تھا
ہزار سوار کی جمعیت سے روانہ ہوا اوسکو سرگرم رفتار رہنے دو [illegible] کلمہ داستان اوس شہزادہ والا تبار کی اور
فریدون شاہ یونانی اور گلشن آرا کی بیان ہوتی ہیں جبکہ فریدون شاہ کو یہہ رائے پسند آئی گلشن آرا سے کہا ہم
[illegible] جانی [illegible] ہیں [illegible] ظالم [illegible] شہزادہ کو شکار کی بہانے سے [illegible]
روانہ کرو مگر اسکے لیکے خبر نہ ہونی پائی افشائی راز [illegible] شہزادہ [illegible]

گلشن آرا نے ہمراہ [illegible] شہزادہ کو بلا کر کہا میں نے سنا ہی صحرائی [illegible] میں شکار جانور کمال متعدد ہیں [illegible]
[illegible] شکار لطف سے کہلو کی [illegible] شہزادہ سے [illegible] کہ یہہ حالت سنکر [illegible]
[illegible] میں اس خیال سے [illegible] شہزادہ دیکھی [illegible] جاتی ہیں ولیکن کہتا ہیں کیوں خدایا [illegible]
صورت [illegible] تقدیر میں دیکھنا ہی یا یہہ صورت رہنا اب مجکو [illegible] کہتا ہیں یا [illegible] اللہ اس بلا کو جلد دفع
کر [illegible] شہزادہ کی [illegible] ان کا حال نہ دیکھ [illegible] ولیکن کہتی جاتی ہیں اور شہزادہ کو سمجھاتی جاتی [illegible]
خالی [illegible] شکار کرنا اور اوس جانور کا شکار کون لیں یہہ سنکر شہزادہ نو باہر تشریف لیگیا قلم [illegible]
واسطے کہ کل شکار کو ہم چلیں گا تمام سامان تیار رہی یہان گلشن آرا اور [illegible]
[illegible] کہنے لگی کیا میری تقدیر [illegible] کیا سامان [illegible] مجکو [illegible] نہیں [illegible] کیا کروں [illegible] شہزادہ
محل میں تشریف لایا دیکھکر شہزادہ کو سب خاموش ہو گئی اب نہیں شہزادہ کو [illegible] شہزادہ نے
آرام فرمایا گلشن آرا [illegible] اور [illegible] درگاہ خدا میں آسمان کی [illegible] دعائیں مانگتی تھی ای میرے اللہ
شہزادہ کو ہر بلا سے محفوظ رکھنا اسکو [illegible] نصیب [illegible] حافظ و نگہبان ہیں اور [illegible]
[illegible] حال [illegible] شہزادہ کی دیکھکر کہتی ہی کیوں خداوند [illegible] صورت [illegible]
تمام ہوئی اور ستارہ [illegible] آسمان پر [illegible] شہزادہ کو بیدار کیا [illegible]
[illegible] حمام [illegible] پوشاک [illegible] کیا [illegible] خدا [illegible]
[illegible] کمر [illegible] کی یہہ کیفیت [illegible] جاتی ہیں [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] شہزادہ [illegible] حالت [illegible] جان [illegible] کیفیت گلشن آرا [illegible]
[illegible] شہزادہ [illegible] امان جان [illegible] نہیں [illegible]
تمام [illegible] یہہ کیفیت [illegible] شہزادہ [illegible] محل [illegible]

ہوئی اور تیغ سوئی کا جلد جلد لیٹ میں ہاتھ جاتی ہوا اوسی طرح حق تعالیٰ صورت دکھائی لگن آرا کو اپنی بدرگاہ مطلق
ہو شمس نہ تھا صورت سیہ تہی کہ ایک محل و بہ کا سر برا اور دوسرا زمین میں گرتا ہوا اور دروازہ تک آئی
کہنے لگی کہ اگر کہتے ہی حفاظت خدا کی دیا اور کہتے تیغ نہی جبار دہ معصوم کی جوانی کیا شہزادہ مرہا ریہ حالت دیکھکر
کہتا ہی آپ کیون بیہودہ کرتی ہیں اگلی نوشتہ ہو تو جاوین کو نوشتہ ہو کہ جاوین جب شہزادہ تنہا ہی نکاوف
تو گلشن آرا کہتی ہیں جانی کی واسطے تیغ نہیں کرتی بہ حیثیت آتا ہی آراستہ دو ہے تیار اس ہو تا ہی وجدا
سہرو کمان آپ سدھارو یہہ کہکر کلیجہ کو تھامکے بیٹھ گیا اور بہت گلہ شہزادہ باہر آیا اور طبل کو فریدون شاہ
معہ مشیران سلطنت و وزرائ ابتک کی لشکر میں جلک کر شہزادہ کی ماتا کو مجرا الخ فریدون شاہ نکلی لگا کر
خوب رویا اور جتنے لوگ حاضر تہی سینہ تابنہ او شکر دعائی جاندار ... اور ترقی اقبال دی اور کہتی تہی الہی شہزادہ کو
ہماری سر پر قایم رکہی فریدون شاہ نی بہہ دلکو ضبط کرکی بارو شہزادہ کا باہر تھا اور سوار کیا دروازہ پر
محل کا ایک قیامت برپا تہی شہزادہ ایک لاکھ سپاہی جمعیت ہو کر روانہ ہوا اور کوچ درکوچ مقام براہ
طی کرتا چلا جاتا ہی انکو تو یہان سرکار میں رہنی دیجیے کس وقت پر کام آئیگا اور کیا ہو تہی کا
اب ذرا قلعہ دستان اور ... تیرانداز کی بیان کی جاتی ہی یہہ کافر ساٹھ ہزار سوار لیکر جمعیت
سے یلغار دوڑا اسکو ایک ادا کرنا ہوا انکر ... یونان میں ہو گیا اور ... کو حکم دیا جلد جا کر یونان کی ...
کہ اسطرح قلعہ کی تیار کیا ہی اور فوج تمام جمع ہی اور دن طفل بی ادب کیا کرتا ہی اگر جاتا ہی ... جیسے ...
قلعہ کو محدود کرکے شہر کو تاراج ... اپنا ... تیرانداز ... قلعہ میں ... کار ... فریدون
... لشکر ... اور اگر کافر کی ... دعا ... شہزادہ ...
... گنہگار ... ایسی ... زبانی فریدون شاہ کی ...
سلطنت سے اپنی ... تیرانداز نہایت بہادر شجاع ہی اور عجیب ... کرتا ہی ...

وہ کافر ہوا کہ فریدون شاہ نی دین اسلام اختیار کیا اسی سبب سے بخدائی بابا دم ... میں کب زندہ ہو تا
ہون ایکبار کی ... اور شاہ کی آتی آتی قریب قلعہ کی ہو کا دیکھا تو قلعہ پر آدمی کا نشان تک نہ تھا اور تو ہوکر جو دیکھا
... اور سب ... فریدون شاہ نی شہر پناہ کی دروازہ سب جو کی لوگ ہیں او شاہ کی ...
تک ... لشکر ... تیرانداز شہر میں داخل ہو دیکھا بازار ... آراستہ ہی ... دکانیں
جو جہان ...
...
... کوئی ... اور ... گنہگار ...
معلوم نہیں ہوتی ... اور اس حالت میں ... معاف ...
... جا بجا ... قلعہ ... گنبد ... سوار ...
... فریدون شاہ یونانی معہ اپنے ... استقبال ...
استقبال کو آیا نہایت تعظیم و تکریم فریدون شاہ کی ...
... فریدون شاہ ...
... گلشن آرا ...
...
...
... خانہ کعبہ ...
...
... شہزادہ ...
...
... خانہ

کہہ کر طرف گیا ہیں میں تمہارے ہمراہ چلتا ہوں حمزہ کا بیٹا سر کاٹ کر اور اوس لڑکی کا سر خدمت میں اپنے
بادشاہ کی لی جاو اگر بیان وہ لیگا اور اوسکے مان ہوتی تو فخر و ہمارے حوالہ کرو نیا فرہود شاہ تو یہ عذر کر کی
قدموں پر گرا سر کا قدموں اٹھانا اور وہ کام لٹیرے سوار کر اپنے ایک ہی ٹھوکر مارتا ہی عیار تلق بالائے سر شگاف
ہوگیا تیغ جو چوکو کر تیغ اوہوں نی یہ کیفیت بیگانگی دانش کر کیا او ظالم جادو ہوا اور فرہود شاہ تیغ ہی
تیغ مار اجل تک تیغ دو ہاتھ دور ہاجب قریب آیا اپنی تیغ بر کا فکر ہوئی جو تیغ سامنے کو ہی کا
ہی سر کو کاٹ کر تا لکو کی اکسے قتل کیا دونو ہوئی اور پانچ جیہ مصاحب ملازم و غیرہ جو جمع تھی شروع
کیا ظالم اسپ نہایت طاقت دار ہی جسکو ہیبت کر تیغ مارا دو ٹکڑے وہ تن شہید ہوئے اور لیا اسپ اٹھا
ہوا قفل کیا دروازہ پر پہنچا وہاں جو لوگ کوٹ تیغ اونکو ہی قتل کیا اور گنبد میں قفل پڑا اقبال ہوا جسوقت
فریدون شاہ شہید ہوئی بارگاہ کی کوئی سرتا غیرت ہو شور و غل لشکر دیکھی اپنی تمام کیفیت اوسکا حال سنا
گذرے یہ دیکھ گلشن آرا اسنے کیا بادشاہ کو لم اسنے شہید کیا اور لڑنا ہوا آئی بلکہ کو بیان زار زار جانا
کوئی دم میں گلشن آرا اپنی معہ تمام عورتوں کی بال کھولکر زمین میں بیٹھا تیغ لگی اور کہنے لگی ان لوگو ہمیں کرو
ہم جو ہونا تھا وہ ہو گیا مگر خدا اپنی شہزادے بیان آئی جو امام لیوا اسوا اوسکا کوئی نہیں ہی اور تیغ وقت
کینہ نہ کہہ یا اب اوسکا قصد کرنا ہی ٹیکا کیا کہ لیوا اسپ تندی پر سوار چلا آتا ہی جانا کہ ہاتھ ایلکا قہر
لیکن اسنے کہا گلشن آرا مان اوس لڑکی کا ہی پیچ چلکر دیا مشکیں اسکے باندہ لو اسکے پیچھے میں گلشن آرا
اور جنہیں ہوتی مشکیں باندہی معہ ساتھ ہو لشکران زرین تو ہستی حکم دیا جہاں جہاں خزانہ ہو تلاش کر کی جمع
کرو فریدون شاہ کی لاش کو حکم دیا سنگ چاک کر کی قلعے کی دروازہ پر لٹکا دو اور پھر خواجہ زری کو حکم دیا
ہاتھ تو سر کو معہ گلشن آرا او ساتھ ہو عورتوں کو لی جاکر خدمت میں خداوند کی حاضر ہو تیغ اجلاف لیکن حلاف حکم
کی کوئی کام نہیں کیا اور ہر طرف سے عیش کر تا ہر قلعہ مضبوط اور شہر پر اپنی لیجا وس بارہ دن کی نہیں کہہ گیا خزانہ کا

لیکن

نشان جا بجی مفتاح جا بابر اوسکو بھی نکلوا رہا ہوں تا وقتیکہ اوس طفل کی اوسکا سر کاٹ کر یا زندہ پکڑ یا نہ لاؤ گا صورت
اپنی نہ دکھلاؤں گا اور اوس طفل کو میری آں کی خبر ہستی جیتا و باہر خوار ہی لو قید عورتوں کی معہ سر فریدون شاہ کی
اور دم روانہ کیا آپ تعظیم و شان بارگاہ میں اٹھ کر دکھل پر بیٹھا کر کاری حمار سمت کو تلاش میں شہزادی والا
شان کی روانہ ہی اسکو تو بیان ذہن ہو سراب و دکھلوہ داستان اوس شہزادے والا تبار کا سوگوار
روز تو نخل ... ہلا ستارہ روز جو شہزادی کی خواب راحت سے اٹھکر کیا تو شان سینکڑوں حکم کہا بارالہ اپنا الا الا
بلا و جابجا نکلی فی امل مسیح ہیں وہ حکم و بلا کر لیا جائی و کلی اسوقت عجیب کیفیت سے ساتھ شنو اک دعواں سے
ہولناک ہو لیا ہی حد اہو نکلی ایلچیاں قلعہ تو تا مر کو خوف لیکر آیا اور قلعے کو ہو دکر تا جاتا ہی و شمنو ںکو مار دا الا
اور عورتوں کو قید کر کی لیگیا جواب کو جان کر تا اٹھا تا ہی اور بے اختیار رو تا جاتا ہی فریاد اور لڑکی سمجھاتی تو تھی
مگر آپ سے روتی جاتی تھی کہ میں تو ملکہ اور تہی ہی ہو تو جان باپ قتل ہوئے اور لیلو ٹی گئے وہ جو لوگ سی رسید و عدو ون
کی ہمراہ او دی تیغ ہوئے عرض کیا حضور اب کہیا طرف چلیے شکار پیٹ ملا شہزادے نے فرمایا جلدہ لو اور بہی
طرف ہم اسکندر یہ ملکہ یہ عجیب کیفیت سے تو قف نہایت تا کوہی سے فرمایا بہادر بلیا ہو تو ہائی جانب کے گرد ہاں ہیں
وہاں ہی دی جب وہاں ہی آدہ شگاف ہوا دیکھا کہ عیش گاہ اوچی سر اسیمہ مضطر بیان تیغ چلی جاتی میں شہزادے تو ہم
سے فرمایا یہ ہمارے شہر کی طرف آتی ہیں اور یہاں کی باشندہ ہیں معلوم ہوتی ہیں انکے بلا کر حال پو چہا تو
وہ ضعیفہ اور زرد کی یہ تو جاتا ہی بیان خاطر ہو سمجھا روں فی جو آدمی تھا اور اس نے اور عورتی وہ لیکا لشکر اور پر
ہوا ہی دور کی چیخنے لگی فرح دور کر اور علی پاس گیا دیکھا تو سب قہر بہا کے لشکا نہ بدار اور دل لشکا ہی بدار ویکھا
نہ بولا را ہی اسنے سر بریدہ جا کر اوسکو لشکر دی کہ شہزادہ امیر حمزہ کی نکو یاد کیا ہی شہزادے کا نام
سنانا اوہیں اسنے روتی ہوئی بی اختیار سر و منہ خاک اور آئی قریب شہزادہ کی آئی شہزادہ جو دیکھا وہ
عجیب مصیبت میں مبتلا ہیں کوئی جائی لیکر او نا ہیجا کوئی پیچ کا نام لیکر روتا ہی شہزادے نو کہا تم لوگ کیا کی

رہنے والی ہوئیں کہ کیفیت ہی جلدی بیان کرو سر پیٹ کر رہ گئیں انہیں لگی کس منہ سے کہیں قلعہ لیو دا گیا شہزادہ و [illegible]
بادشاہ کو بھیج اپنی نانا کو لڑا سب تیر انداز تیغ بی وڑ سب قتل کیا یہ سنا تھا شہزادہ نے ایک پچھاڑ کھائی اور کہا کہ
نانا جان اور وہ نانی نانا جان یہ کیا غضب ہوا بادشاہ اور پیر گرا اور تباہی سنتے ہی شیخ شیخ محبت حال کیا جب تو سب رو چکی شہزادہ
نے سپاہ کی طرف مخاطب ہو کے کہا یارو میں تمہارے مرد نہیں جانتا ہوں جس کو اپنی جان پیاری ہو جس طرف جی چاہے چلا جائے میں تو
قلعہ نانا کی طرف جاتا ہوں اپنی سواجان دیتے کیا چارہ جو ہونا تھا ہو چکا اور میرے ساتھ ہی [illegible]
ہی اور ساتھ اپنے ساتھ ہزار سوار ایک ایک ازدہ وستان روزگار میں سے لایا ہی میں اس سے [illegible]
اپنے وہ گھا ان اپنے دل پر لعنت ہے [illegible] جس وقت صاحبقران سنتے کی قلعہ لیو دا گیا فرمودن شاہ کا سر کاٹا گیا [illegible]
یہ نالائق زندہ [illegible] بتایا یہ [illegible] بھارے والا تو [illegible] ہزار
لڑکوں کی تباہی سلامتی سے ہماری عزت وتوقیر اور [illegible] شہزادہ [illegible]
لڑکی بھی خوب روئی انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر شہزادہ والا تبار نے معہ ادنی پارہ
ہزار لڑکوں کی گھوڑے اور جانے آتی اپنی جیکیاں [illegible]
میں خط لکھا [illegible] اقبال [illegible] مالک [illegible]
بات کون [illegible] بلکہ جو سنیگا یہ کہیگا کہ ایسے قدردان کی ساتھ یہ کیا جو ہمارے ساتھ [illegible]
نثار ہونگی یا بعد [illegible] کا فرو [illegible] زمین سے [illegible]
ادہر [illegible] شہزادہ آتا ہی [illegible]
جائی [illegible] معلوم ہوتا ہی اوسکو خبر نہیں [illegible] چار طرف سے گیر لو [illegible]
ہیلو [illegible] کہ شہزادہ [illegible] اپنے ساتھ [illegible] حقیقت
نہیں جاتا اور [illegible] لیکر چلا اور [illegible] شہزادہ فی معہ بارہ ہزار لڑکوں کی گھوڑی اور [illegible] بجلی کی مانند اگر

گری [illegible] تلوار لگائی دو ٹکڑی شہزادہ والا تبار لیو دہ کری جو تو جمیں [illegible] باللہ [illegible]
[illegible] بارہ ہزار لڑکی کہاں ساتھ ہزار پہلوان [illegible] کی یہ کیفیت [illegible] لڑکی دو [illegible] کی
[illegible] شہزادہ نی دیکھا دس لڑکی دو [illegible] منہ سے [illegible] بابا وہیں [illegible] کا اور [illegible]
شہزادہ نی دیکھا تو دس اور [illegible] اس کیفیت سے [illegible] سامنے [illegible]
[illegible] گنبد کی [illegible] تیغہ جو ساتھ [illegible]
و دکان [illegible] شہزادہ کی سر پر مارا اور شہزادہ نی [illegible] دو ٹکڑی [illegible]
[illegible] شہزادہ نی [illegible] کی طرف [illegible] جواب [illegible]
شہزادہ نی [illegible] بلند ہوتا تھا [illegible] سامنے لایا [illegible] شہزادہ والا تبار نی
[illegible] تلوار [illegible]
[illegible] تلوار [illegible] کی
تلوار لگائی شہزادہ والا [illegible]
تلوار [illegible]
زمین [illegible] سوار [illegible] شہزادہ [illegible]
جو [illegible] شہزادہ [illegible]
فرمایا [illegible] شہزادہ والا تبار نی
او [illegible]
[illegible] شہزادہ نی [illegible]
[illegible] شہزادہ [illegible] قلعہ کی جانب چلا اور [illegible]
گلی [illegible] شہزادہ کی چلا جاتا ہی [illegible] شہزادہ [illegible]

پیادہ [illegible]

گرلے

گئی باد فرحاں بہار آئی اب میوہ لو آئی ہیں کہا تھا رسول ہوئی جمع ہوا ادبکی قضا اگر موجود ہوئی شہزادہ کو اسکی خبر نہیں [illegible]

معلوم کہ گلشن آرا کو صید کرنے کی خواہش از کو روانہ کر دیا اور فریدون شاہ کا سر کاٹ لیا لے کر آئے [illegible] شہزادہ کی [illegible]

امیدوار ہوں حکم لیتی ہے تا نہ غلاموں کا فی جانیں شہزادہ بولا کیوں ہیں سر جھکا کر کہا ان ہاتھوں کی [illegible]

اور اس شہزادہ والا تبار سے [illegible] اور گناہ مجھ سے ہوا ملکہ معظمہ کا ان ہاتھوں نے مشکیں باندھ کر خوار از کو روانہ کیا معاذ اللہ

یہ سنتا تھا یقین ہوا شہزادہ کی روح قفس تن سے پرواز کر جاتی فرحت [illegible] فریدون شاہ کی لاش [illegible]

کر خوب رویا [illegible] سامنے قبر کھود [illegible] سر دفن کیا اور [illegible] تمام قلعہ کی [illegible] اور رخصت کو [illegible]

کر دار دنیا میں [illegible] خبر جو ہوا تھا سو ہوا [illegible] مشکل سے [illegible] اور خوار از کو [illegible]

تو تمام [illegible] عرض کیا [illegible] حضور قتل کریں [illegible] غلام کو [illegible]

سے جو [illegible] غلام [illegible] شہزادہ [illegible]

[illegible] شہزادہ [illegible]

[illegible] شروع کیا [illegible]

[illegible] فریدون شاہ [illegible] والد [illegible]

کہ ملکہ [illegible] گلشن آرا [illegible]

[illegible]

لکھا جواب [illegible]

[illegible]

فرمائی کہ [illegible] غلام [illegible]

لفافہ [illegible] شہزادہ [illegible]

ہو کہ دیکھیے یہ شہزادہ والا تبار [illegible]

کسوقت

کسوقت اور [illegible] شہزادہ والا تبار نے خط جو خواجہ امر کو لکھا [illegible] گلشن آرا [illegible] اقبال [illegible]

[illegible] اب وہ ملکہ [illegible] خوار ازمی کی گو [illegible] کی جا [illegible] قید کو

ملکہ گلشن آرا اور فتانہ [illegible] تمام [illegible] جا [illegible] خوار ازم [illegible]

مقام کیا اور [illegible] عیار [illegible] نہ [illegible] حضور [illegible] اقبال [illegible] شاہ

کو قتل کیا اور [illegible] ملکہ گلشن آرا کو اور فتانہ [illegible] غلام [illegible]

غلام [illegible] حکم [illegible] عیار [illegible]

[illegible] سیاہ [illegible] عیار [illegible]

[illegible] خوار ازمی [illegible]

[illegible] غلام حضور کی اقبال سے فریدون شاہ [illegible] گلشن آرا

اور فتانہ [illegible] حکم [illegible] غلام [illegible]

[illegible] اقبال [illegible] ملازم [illegible]

[illegible] خوار ازم [illegible]

[illegible] فریدون شاہ [illegible] دختر [illegible]

[illegible] تمام شہر آراستہ [illegible] سیاہ

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ملکہ [illegible]

قید ہو [illegible]

باقی حالیجا بسر او بٹو نیز اور لشکر کو سوار کیا اس صورت سے کہ [illegible] حال ہو مالا میں ہو جا [illegible]
کنگرہ اجود کہ [illegible] اور بامار کی جو کو جہون پر ہتھی کی لگار لگار کر کہا شروع کیا اور گلشن ایک دیکھا سے دم
حبہ سے اس حال [illegible] کو بہری نہیں ہو سکتا اگر تیرا امان اسکو دیجے بادشاہ [illegible] کو سری دوست [illegible]
اس حال کا [illegible] ہو بخت اور بہ [illegible] خستہ زار لشکر کو بدلا اور گلشن [illegible] کام [illegible]
ہیں اور دو [illegible] لگا رکر کہیہ سے ہا کی وہ دن مرقوم ہیں رسیدہ ہتھی ہو گئی اور بہون نے سمجھا کہ شروع
کیا یہ کیا کہتی ہو ڈرنا جاہتی یہ مقام عبرت سے دلبر کل کی اور اسکا بابا بادشاہ ہونا لگا تمام اردو آدم ملازم
ہے اوسکا دختر [illegible] دیکھو فلک کج رفتار نے کیا کچھ ادا کی اور لوگوں زمانی کی نالہ کہ مرائی کا خوف کرنا جاہتی ہی خیال
کرو کہ سے بادشاہ گذر گئی لشکر [illegible] مستر آبا کو اسکا ہی محتاج [illegible] جو تیرا حصہ ہو [illegible] اگر
ہنگامہ جلدی جلو بادشاہ کی بلا پائی جو [illegible] لشکر چلا [illegible] در دولت پر پہنچا [illegible] انتظام کرکی لگا [illegible]
[illegible] لشکر [illegible] میں لشکر سامنے سنگل کی ہتھی گلشن [illegible] دیکھا تمام [illegible] معمور
حلقہ سرداران لگا دیکھا کہ قریب آگئی [illegible] گلشن ارا اور زمانہ [illegible] خاک [illegible] جو سرداران حلقہ
باندہی [illegible] اوس نے کہنی لگا [illegible] سامنے سے [illegible] اوس عمر کی [illegible]
[illegible] اور سامنا ہوا ایکبارگی [illegible] دیکھا اوس کا [illegible]
کہ ایک افتاب [illegible] پوشیدہ [illegible] عاشق اور شیفتہ ہو گیا اور [illegible]
اپنا اظہار کیا [illegible] اس خیال سے کہ گلشن ارا [illegible] قبول [illegible] گلشن
دیکھا تو [illegible] اقبال [illegible] دولت و خوار [illegible] سامنے [illegible] اور ایک
مجاور [illegible] بادشاہ [illegible] قبول [illegible] خداوند [illegible]
اس [illegible] گلشن ارا [illegible]
[illegible] لعل [illegible] تیغ

ملازم

ملازم میں سب [illegible] اور نامرد اور امیر ابا پر ضعیف سے تو عذر کرتا جاتا ہی اور جس نامرد تو نوبی سمجھا تہا اوس نے تیغ
بی درنگ اوس مظلوم کا سر کاٹا اوس نے جو تجکو لکہا ہی اسطرح بر لڑکی جنیہ فریدون شاہ کو مارا سب [illegible] وہان لڑنی
والا کون تہا اور یہ لڑکا جو حمزہ ثانی مشہور ہے وہ نگاہو کیا تہا اگر وہ وہان ہوتا تو کیا تاب طاقت تہی لڑ اسکا جواب [illegible]
کو بہی [illegible] امیر با اقبال کی وہ نامہ جادو کو مارا تہا تو مردہ وہ بیمار زندہ نہ تہا ان اللہ تعالی اگر چاہا خداوند عالم
عالمیان کی اوس [illegible] صاحبقرانی کی انکہ شہر خوارزم کو تخت و تاراج کیا اور تجکو اوس شغل سے مارا او لکہا کیا ہو وہ
اور کیا تاب طاقت ہی [illegible] کو تیرے نظر [illegible] دیکہ سکیگا اگر مو قتیے ذرا تاہی تو قسم [illegible]
[illegible] حکم کر جلاد کو ابہی سر اوسکا قلم کر اس بات کی تو حق [illegible] دعا ہی کہ میں جلدی ملک الیو کو حکم کری
[illegible] کرکی اس بے ابرو کی اور نعمہ دنیا سے [illegible] جتنے لگار [illegible] سب گلشن ارا کی کلام [illegible]
حیران [illegible] کی جو دیکہا [illegible] بہتر ہوگا اور [illegible] کا ہی قصور معاف کرو [illegible]
[illegible] جواب [illegible] کا فرد دیکہ [illegible] لگا کہ [illegible]
[illegible] خداوند کی پاس خداوند [illegible] سمجھا [illegible] ابوالقرم [illegible]
[illegible] طرف [illegible] کیا [illegible] شہر [illegible] ہوا [illegible]
شہر [illegible] خوارزم سے [illegible] منزل [illegible] وہان [illegible] جادو [illegible]
نام [illegible] جادو اور دوسرے کا نام [illegible] جادو ابوالقرم [illegible] گلشن ارا اور [illegible] شہر [illegible]
سے ہوا [illegible] دیکہا [illegible] کوہ [illegible] رنگ [illegible] سنگ [illegible] سفید
کوئی سیاہ کوئی سرخ [illegible] سبز [illegible] وجہ سے کوہ [illegible] اوس کوہ کا نام [illegible] اور [illegible] قصر
[illegible] کوہ [illegible] قصر [illegible] متعدد [illegible] معلوم ہوتی [illegible] ہزار در ہزار [illegible] کوہ [illegible]
[illegible] نقاشان [illegible] تیغ

میں اشتکل نے بالائی کوہ سے پکار کر کہا اے ابو الفرخ زنگی جلدی قیدی کو لیکر حاضر ہو تاکہ میں اپنی جان اون بی بی جسم
کے سامنے ابو الفرخ زنگی نے اونکو ہمراہ لیکر بالائی کوہ لیچلا جبکہ بالائی کوہ پہنچے دیکھا ایک دروازہ عالیشان ہے
اور ایک قصر بنا ہوا ہے اور اوس قصر کے اندر ایک گنبد ہے باہر سے تو وہ گنبد دریافت ہوتا ہے اور اوسکے سامنے دروازہ
میں ہر دروازہ پر سامنے رنگ رنگ کے پردے پڑے ہیں اوس قصر میں جا بجا جو کیان سنگ مرمر کی بچھی ہیں اور ہر ایک میں
اور جوگی بیٹھے ہو کر بجا کر رہے ہیں ہر ایک جوگی اونکے آگے زنگی پردے باندھے ہیں اور بعد ہر دو زنگی دیکھا کہ ایک دروازہ کلان سونیکا
ہر قسم کا جواہرات سے لگا ہے اور دروازہ کے اندر سے صندلی پر بیٹھے ہوئے پکار کر کہا یا خداوند اشتکل ایک خاص قیدی حاضر ہے
یہ اونکا پکار کر کہنا تھا کہ دروازہ کھلا اب جو دیکھا ملکہ نے اوس گنبد میں آئینہ قد آدم دیواروں میں لگے ہیں دکھائی دیتا
ہے مگر چار طرف کنول بلور کے ہیں شمع روشن ہے اور ایک تخت یاقوت کا بچھا ہے ایک شخص مثل دیو کے بیٹھا ہے اوسکی آنکھیں
اور اوسکے سر ایک چتر یاقوت کا گنبد کے برابر لگا ہے اور دم اوسکا اوسکے سر پر جو ہے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نقش کا
بنا کر سر پر رکھا ہے اور آنکھیں دونو یاقوت کی معلوم ہوتی ہیں کافروں نے جو جواہرات زرد سپید اور سرخ وغیرہ جڑا ہے سب
دم میں اوس ملکہ کو عطر و پھول وغیرہ سے معطر کر رکھا ہے جا بجا قطعے اور جشن ہے عود و عنبر کو گل وغیرہ جل رہے ہیں جا بجا ہر طرف
سجدہ کرنیکا دست بستہ کھڑے ہوئے دور سے اشتکل نے ہر سجدہ کیا اور کہا کہ یا خداوند یہ گنہگار حاضر ہے اسکو حکم ہو تو
مروان کو مارا ہے جسکو آپنے تقدیر کر کے غائب کیا تھا اب دو روز ہوئے تقدیر کے انکا دلبر جو قتل لگا ہوا ہے وہ کہاں ہے
اور میری التماس یہ ہے کہ دربار تو قبول کرے ایک مرتبہ اوس قحبہ کو سر پر لاؤ اور جو اس گنہگار کو مجلس سجدہ کر کے کہتا
اوس قحبہ کا کلمہ ادا کیا اور میں تجکو سجدہ کرونگی اور قحبہ نہیں معلوم تجہ میں شیطان نے حلول کیا ہے یا کیسے ساحر نے
بالکل اوس ملعون پلید نے کہا یہ کلمہ ادا کیا کہ اوس قحبہ کو اسی روز سے تیغ جلدی سے آدمی بیہوش ہو گئی اور قید کی
اوسکو تقدیر کے بعد یہ حکم کیا کہ معمول کرکے جلدی اسکو زیر کوہ لیجا کر سنگ باران اور تیر باران کر جسکا تیر پار ہو اسکا لگی گا
ہم اوس سے بیہوش ہو گئی اشتکل لیکر ملکہ کو باہر آیا دروازہ بند ہو گیا سب ہمراہ ابو الفرخ زنگی کی حوالی

کیا اور کہا حکم جو ہے ملکہ کا اسکو تیر باران اور سنگسار کرو اور ابو الفرخ زنگی لیجا کر زیر کوہ میدان خونی فرق کر دیا
بیٹا تاہوں ملکہ کھینچی ہوئی جا کھڑا جانا تو بہتر مگر ان کافروں کی ہاتھ سے مرتا ہے نہ میں تیری بیکسی غم خوارنی عنبر بن موسی کیا ہے ملکہ
عالم کیا حال ہے ان کافروں کی جو تمکو مار سکیں دیکھو کوئی دم میں اسباب پیدا ہو گا تو یہ کافر مارے جائینگے باخدا انکو انکی
ہاتھ سے محفوظ رکھیگا یا خداوند اوس شہزادہ والا تبار کو کوئی دم میں بھیجتا ہے وہ انکو ہمکو چھڑا لیگا ابو الفرخ زنگی زیر کوہ لا کر
جلاد کو حکم دیا کہ برابر زمین کے ہمراہ ان دونوں کو دفن کر دو چنانچہ کمر تک دفن کر دیا اور تمام گبروں نے جو لیو نیں پتھر ہر ایک
گیر لیا ابو الفرخ زنگی نے اشتکل کے پاس کہلوا بھیجا کیا حکم ہوتا ہے گناہگار تیار ہیں اشتکل سوار ہو کر چلا بیٹھا ہر میں گناہگار
اور ادھر ملکہ نے دل بدل کر درگاہ جناب باری میں دعا کرنا شروع کی یہ قطعہ توان زنیع مکانی کہ ساکنان فلک ۔۔۔
بر آستان تو دارند سیل درباری ٭ چہ احتیاج بتفصیل حال دل تعش ٭ کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی ٭ بعد کہتی تھی
اے خداوند کریم تو نے ان کافروں کی ہاتھ سے قتل تو کرو ایا مگر لحد تک نصیب ہو گا تو نے دوستوں جیل کو بھی کیتے تھا
جا دو کیا اے کریم کار ساز روا اے مسبب الاسباب کوئی سبب الاغیب سے پیدا ہو کہ ان کافروں کی ہاتھ سے ہو بخود ہی اور
تو کلمہ دشمن اوس ابلیس کا ہے دعا کر رہی ہے اور کہتی ہے اگر قضا الٰہی ہاتھ کی ان جناب باری تو تی لکھی ہی تو تناہ امید وار ہوں
اور اتنی آرزو دلی باقی ہے کہ اوس نسل ماجعفری اور ابن یوسف ثانی کو ایک نظر صورت زیبا اور جمال جہان دیکھلوں
پیر کتکو اختیار ہے ادھر اشتکل تخت پر سوار ہو کر قریب آیا اور اشارا کیا کہ ان لاتو طلاء ہولن کو ان لیکر ہر نیچا جانے
کہ پتھر ماریں اور تمام گبر مستعد کھڑے ہیں اشتکل کا تیر چلا ہر ہم بہر لگا ہیں دیکھنے کیا ہی صحرا کی جانب سے ایک گرد
اوٹھی وہ گرد تیرہ و تیرہ و جیرہ و بادی گرد تبر ہیں دو زمین وہ سر گرد با سمان رسیدہ مثل بجلی کی کیسے وہاں چکا کو کیسے جہاں چکا
وہ گرد ہے آئی ہے آئی وہ کافر دیکھ رہے تھے کہ یہ گرد کیسے ہی اب اوس شہزادہ والا تبار کا حال گذارش کیا جاتا ہے
کہ جب شہزادہ والا شان قریب مرزا رزم کو پہنچا دریافت ہوا ابو الفرخ زنگی کہا حوالی قید و لیکر شہر قلندہ کی
طرف کوہ گلگو نکی طرف روانہ کیا تھا آپ اشتکل و دو سرے راہ سے گیا ہے اپنے گھوڑا دوڑکی خدمت میں آج خداوند کیا

کہ گلشن آرا کو سنگ حصار اور تیر باران کرو یہہ سنا تہا کہ لشکر نے عرض کیا بہر صورت وہ گلگوں تیر اسکا کوئی علاج نہیں
ہے کافر ملکہ عالم کو لیکر دہان گیا ہے جلدی حضور تشریف لیجا چلیں ابہی تو حاجت ہو جائیگا ایک عرض اور غلام کرتا ہے خدا کی
لڑائی کی طرف متوجہ ہو جئیگا جسطرح بنے بیاہ ملکہ عالم کو آپ چڑہائینگا یہ حضور کو اختیار ہے وہ مالک ہے جو گہوڑے اونچائی
کنوان کہا ہے خندق کہہ نہیں دکہائی دیتا تہا دروازے سے ہو کر شہزادے نے دیکہا وہاں سے نعرہ کیا بصوت رستم دستان
بصورت پوشاق برابر شیر دل دبوکسی نام امیر حمزہ یونانی وہیں سے نعرہ کر کر یہ چو چار طرف کہ گری عیاطیس بالله کشتہ پر
کشتہ لشتہ پشتہ کردی ابوالفرح زنگی نے دیکہا کہ ایک شیر بر چلا آتا ہے نتیجہ بر تہا تو مانند مہ بر اور کہنے لگے خون بہرہا ہے
دانت کرکہار اور کہنے لگے کہان جاتا ہے لی اسکو گنبد پر لشکر کی قریب آتی ہیں تیغ کہینچکر شہزادہ پر مارا اجتک تیغ دو نیاد دو نیا
جہکا تہا قریب آیا شہزادہ والا تبار نے جو نتیجہ ہیچ تیغ پر مارا اوسکا تیغ کی دو ٹکڑے کہیلا کر دو ٹکڑے کیا مارا شہزادی خالی
دیکہ جو نتیجہ مارا معہ گنبد کی ابوالفرح زنگی کی دو ٹکڑے ادہر تو لشکر سب لشکر کو اونکی ہیں شہزادہ والا شان نے گہوڑے سے کود کر
زمین کہود کی ملکہ گلشن آرا کو نکالا اور دو شالہ کمر سے کہولکر پشت سے باندہ چست ہو کر تاہی پر لشت ایک پر فرقہ
خنجر سے زمین کو کہود کر امیر ماں کو نکالا شہزادہ نے کہا ہی فرخ کہ گہوڑے پر سوار کر دو فرخ نے کہا اپنے ماں کو نکالا شاہ ابہی
لے چلو نکالا ایک ایک لڑکی نے اپنے گہوڑے پر ایک ایک عورت کو سوار کر لیا جب دیکہا شہزادہ نے سب عورتیں قبضے میں آ گئی
فرمایا اب یہ لے چلو یہاں سے بطور نکل کر چلا ہو کہ سامنے آیا جس بہادر نی جیت تلوار لگائی دو ٹکڑے کر کر شکل تہر ان کے
یہہ کیا ماجرا ہے حیران کہ ابہی سے ہو گیا تہا یہہ جادو جادو ہے ابوالفرح زنگی کے لاش شکل کے سامنے لیگئے اور خبر سنکے
کہ امیر حمزہ یونانی آیا تہا امیر ماں کو چہڑا کر لیگیا اور اسکا بہی ایک تلوار میں دو ٹکڑے کئے بس لوگو نکالا کہتا ہی اختیار ہوا
ہو ابیدار یہ جا کی دروازہ پر اپنی گہوڑا دوبارہ پکار نا شروع کیا یا خداوند اپنے کیسے تقدیر کی تہی اوسکا مبتلا اوسے چہڑا کر لیگیا
اتنے میں دروازہ کہلا جب سامنے سے آیا اوس بند دہانی کہا سنئے یہہ نہیں جاتا ہے کہ اہم اکہاڑوں تمہارے ہاتھ سے اس سرزمین پر
ہو اوسکا شہر ہی اوسے منہ بیٹہے کی تقدیر کرکے چارہ الہی کی جانبری تہی اوسکا عوض یعنے جدا ان ماجرا کی عوض میں اور
جیتا ہونگی اب یہ نکرنا وہ نا نے دن کا فرعلیس بجاتا ہوا باہر نکلا اپنے لوگو لے جانے لگا خداوند کہتے ہیں ہم نکو اور جنا علیک

کر بیگی

ادہر

داستان

کم بخت اور کہنا کہ خاک سیاہ کرو کیا اس کام کا حال بیان ہوگا جو حکمہ
شہزادہ والا شان امیر حمزہ صاحب قران کے گلنار رنگ کے جا بہیں یہ جو ملکہ گلشن
آرا کو چہڑا کر مصر میں پہو نچکر بہزار اپنا لشکر کو ہمراہ کر کے ملکہ کو یونان کی طرف روانہ کی بہت طرح
سمجہا کہ ملکہ گلشن آرا نے اور بہر ار بہی نے سمجہایا دستور ہے جو ایک مطالعہ کر شہر حصول ہوا شہر کی
والا جاہ نے فرمایا ہم اول مصر جا تا ہوں یونان جا تم کو کسی طرح تمام لشکر ہمراہی اور کمک کر لے اب
تم ملکہ کو ساتھ لیکر جلد جلد جاؤ اور لشکر کو آراستہ کر کے چند منزل میں لے آؤ یہ کہکر لہر اسپ کو ملکہ گلشن آرا کے
ہمراہ کر کے یونان کی طرف روانہ کیا اور آپ کو مصر میں مقام کیا یہاں شاہزادہ والا تبار
تو مصر میں پہنچے دو پہر جا کی انکا بیاہ ہوگا اب کلمہ ذات الستار شاہزادی کا حال کہ
یونانی کے بیاہ کیسی جاتی ہے کہ جب ملکہ ضیا امیر قبا پر جیسی لکہی ہو ملاحظہ کی
زہت الشن بہار سے گذرتی ہو تو ہوگیا چاک کر کر ڈپٹ پر جا کر ملکہ مہر نگار
خدمت میں کہا بہیجا کہ صورت خانہ میں وصفے لشکر یونان کو تخت و تاج
با پیچ دو دو نے بیا یونان کو فدویکی قتل کرڈالا اور سر کاٹ کر مصر بہیجا مصر سے
قید کر کر لیگئے ابہی تک لوہا ئی خواجہ امر کہ مقبل کو بہی خبر نہیں ہے کہ ملکہ کا شوہر
ساتھ یونانی امیر با اقبال نے عقد کیا ملکہ مہر نگار نے جو سنا ڈپٹ بیہد روتی ہوئے
اور کہا بہائی اچہا تم مسعود میں کسطرح رد کو امیر با اقبال کو گئے ہوئی
پہر وہ قافلہ چہ مہینے کا عرصہ گزرا خواجہ ہدائی نے کہیں خط دریافت کرنے

خواجہ بزرجمہر سمجھ گئے ہیں اور سر ہر بادہ والوں کی بندہ بر پرسش کیا ہی لئے ہوا اوس طرف گئی ہیں اور جیش پر
سنگساروں کی غلبہ کیا ہی پیرا اپنی طرف گئے اور یونان میں اسطرح کی تباہی ہوئی ایک امیر با اقبال کا قدم جو
ہر دو ہیجا پر نہیں ہاں اسی سبب خرابیاں اسی وجہ سے ہیں اچھا بھائی خدا حافظ دم طاش بہادر روانہ ہوا پہلوان عادی نے
پاس آیا خط امیر حمزہ کا دیکر بوسیدہ کیا جس وقت خواجہ اوس لفافہ لاویں میر لطرف سے بہت اور تسلیمات
عرض کرنا اور کہنا کہ اگر کوئی دم میں اپنی عشیرہ و صاحبہ کے اور اپنی تیغ کی جلدی خبر لیجیے گا اور نہ دیر ہوگی تو کیا گذرنے ہی پہلوان
عادی سے دم طاش بہادر یونانی نے کہکر بار اترا جو بہادر ہمراہ ہیں اونسے کہا میں یونان نہیں جاتا ہوں کا وہاں جاکر
کیا کروں گا ماب سپاہی تو مارے گئے اور گہر تاراج ہوا وہ عیار ہیکا کہ چھکا ہی عشیرہ و صاحبہ کو آپکی خود ازین قید کرکے جا یا سکے
شہزادہ امیر حمزہ یونانی نے لم رسکے امیر کہا ارادہ خود از جہاں کہا ہے تعیین ہے خود ازم میں پہنچ کے گئی فرمایا دم طاش
بہادر نے پہلوان عادی سے اوس جا کر پتا لگایا کہ شنگل پولادہ سوار ان حرار کا مالک ہے بارہ ہزار لشکر کا کنہا خاک نکلی گئے
ای یارو میری تیس جا ہے سوا جان دینے کیا چارا ہی جس شخص کو جان دینا منظور ہو وہ آدمی میرا ساتہ ہوئی ہے نا یا تو ہم
عرض کیا کہ ای مالک ہمارے اسقدر سے جدا ہو گئی اور جانیں عزیز کر کیا امید تو ہے ہم قدم اوستہ کر کے جان نکالیں
تشریف لے چلئے دم طاش بہادر نے جیکا بار و تکمو دعا اور ابتدا قدم یا بات خاک اوس کا گرمیا ہیں کہکر کہا ای
خلاف نہیں لے ہو جو ہم کہکر ہو وہ مانگ کیا بارہ ہزار بہادروں کی ساتہ گہوڑے اوٹہا کی جانب جاتی اوس اور شہر خوار ازکی
قریب پہنچی چکا خوار ازم میں کوس رہ گیا وہ اوتکے عیار کو بھیجا کیا خبر لوی جسوقت سے شہزادہ امیر حمزہ یونانی جو ازم سے والس ہو گئے
تب گئی اوس اور سے شنگل نے اوسی خوار ازم کو حکم دیا تو آدمی ہوشیار ہیں ساتہ ہزار سوار لیکر دروازہ شہر پناہ کا انتظام کر رہے
خوار ازم ہر دو دروازہ پر ساتہ ہزار سوار لیکر اوتر آیا ہوا عیار نے شکل بنک لڑکی آیا اور کہا اکثر عرض کے خوارزم اور خوارزمی کوئی
سردار ہیں ساتہ ہزار سوار لئی ہوئی دروازہ اوترا ہوا ہی اور ہم یا تمہیں شہر میں جاتے ہو گا تو نگاہ میں سنا ہنگامہ عالم کو شہزادہ عادی بیں
حمزہ کو وہ کلیون سے جو کہ بچ گئی یا کوئی اور جو انگلیاں یا دو دہنا شہر میں مناسب کہا کہ اگر وہ اخل ہوا منظور ہی تو بالسیج امسنے ایسے
چلئے جیکا دروازہ شہر کا مہتہ ہو وہیں سے گہوڑے اوٹہا کی شہر میں پہنچ جائنگے ہم اکثر عیار کا کہنا تہا سردار ونسے کہ شاید ہونا

میری کلوہ کی تلوار میں میان سے نکلکر پرچم گہوڑی اوٹہا کی جب تک دروازہ میں داخل ہوں دروازہ سے خوار ازم سوں بہادر نکلکر جیبر اور تا
کر دو اور یاگہہ فتح تیار ہو گئی یا پانچ گئے کہ شہزادہ دم طاش بہادر دروازہ میں پہنچ گیا سواروں کی ساتہ اگر جاتا کہ روکیں
زرہ وکو ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہی معہ بارہ ہزار بہادر روکی لشکر اندر گیا گیا ان ساتہ ہزار لشکر اور بارہ ہزار سوار ہوا رحلیج کی لڑنا
لڑنے دم طاش بہادر ہزار سو بازار میں بہتی عیار شہزادہ کا دروازہ سے شنید ہو چکا تہا ہمراہیان شہزادہ دولاک
آپ تیغ بیٹ لیکر سو بیس کیا بس ہزار ہزار دو ہزار میں گہر ہی ہوئے میں اشارہ زادے والا تبار نے دیکہا ہوا دم خوم ازیجا
ہزاری ہیٹ میں اور کو جوا آیا اور ہم نہ لگاؤ شنگل کی خوب جانبہ کہ تمیت ہزار اوس گلی سے آئی ہو وہ دو ہزار اوس شنگل
سے آئی شہزادہ دم طاش بہادر نے شنگل تخت پر سوار تمام گہر ہی ہوئی جلا آتا ہی اور شہزادہ دم طاش بہادر شنگل کو
دیکہکر چلا اور راہ و سپاہ شنگل تخت پہ نے کہ شنید ہو ہو اور شہزادہ والا طرف کہتا اپنے آدمیون سے مار و پکڑو ہو ہم
مسلمان جانی نہ پائیں دم طاش بہادر ایک تنہا ہیں اور سو بہادر ساتہ چار ہو بازار تک ساتہ اتی ہیں مرد اور گرد اسب
شنید ہوئی اور جو بہادر زندہ میں جا بجا گہر ہی ہوئے مو کی گرد میں اور دم سے تو شنگل قریب آیا معہ اپنی سرداروں کی اور
اوسی سے شہزادہ دم طاش بہادر نے گہوڑا دبایا قریب جو اوس کافر کی طرف جلتی ہیں اکثر گہوڑے کی الغیر لغت پر لگا اور دو ایر
اکثر جو لگا تو شہزادہ نے کہا نا ان اللہ وانا الیہ راجعون کہ شہزادہ کو دو زخمی ہوا گہوڑا اگر شنید ہوا شہزادہ دم طاش بہادر نے
جہا جسطرح تیغ اس کافر کو لینا جا ہیے گرا دیا اپنے گہوڑوں کا نام دشمن اور دو کی تلوار شنگل پر ماری اوس کافر کی تیغ ہوئی کیا
آپ تو لیکر ہلکی میٹ پر کافر بیٹہ گیا تلوار دو نالے جو جا کہ کہنچ ہوئی گردن لگنے نہ کی کا تکڑا زمین میں تو سے لیا گہنید اوس کافر کا سر گرا
گرا دو پہر کشید پر سوار ہو کی چلا اور شہزادہ کی جا یا تلوار لگائی ایک طرف سے تو زرہ خوار ازمی اور دوسری طرف سے سر پر خوار ازمی
تلوار لیکر چلا اور شہزادہ کا ہاتہ بلند ہو چکا ہی بائیں جانب سے سر پر خوار ازمی سپاہ جو تلوار ہر کی یا بان تا ستہ تک گیا شہزادہ نے ہاتہ
دیکہا دو سر شنگل کی طرف چلا اور تلوار لگائی جبکہ ہاتہ کو پہلی بلند ہو گیا زرہ خوار ازمی ہو دشمن جانب سے ضرب ماری دوبی ہاتہ
لشکر وہ اپنے دیکہا شنگل نے دو دو ہاتہ جیکار ہیں کہ شنید ہو گر اکر ایک ضربہ ہو مارا سر دو جا گر کر اور دم طاش بہادر نے خود اپنی ملک لقا ہو

لاشکو کافر نی حکم دیا شہر میں تشہیر کرو سر کو قلعہ کی کنگورہ پر لیجا کر رکھدو کہ آدمی نظارہ کریں اور نگاہ میں سر کاٹ ڈالا اور سب کو مارا

آدمیون نی جو دیکھا کہ شہزادہ و مطاش بہادر مارا گیا تو ناچار جان لیکر نکل بہاگی باقی سب ہمراہی شہزادہ کی سپاہ گلشن جہا

ہوا وسکا فر نامرد اولی یعنی سنگل بن سنگادل بدمست قتل اور خوارزم بہادر دیکھا مانی جو کی بیہ اور مطاش بہادر شہید ہوا

جلا آیا اور جاہ سو بار [illegible] لیا بلا کر اور خوارزم کو حکم کیا کہ آج سے [illegible] مدد میں کبھی کیا جی اور بالائی [illegible] وقت

دو ہزار تھی نگہبان [illegible] اور سب متفق ہو کر باہر سے آئی دیکہائی دیوین سوار جا کر دریافت کرین حال آئی [illegible]

عرض کیا [illegible] ایسا ہی ہوگا انکا فرو نکلی بہ بیان ہوگا — اب دو کلمہ داستان گل گلدر خلیل الرحمانی [illegible] شہزادہ

امیر حمزہ [illegible] جانی میں بیہ جو روانہ ہو کیا والد [illegible] مقام [illegible] ہو [illegible]

طرف [illegible] جو [illegible] سب جو [illegible] وہ [illegible] راہ [illegible] کر [illegible] نا و قتیکہ [illegible]

[illegible] جاتی [illegible] بجال [illegible] کی وقت شہزادہ والا شان خفا ہوا [illegible]

عرض [illegible] حضور [illegible] عرض کرین [illegible] بادشاہ کو قتل کیا شہزادہ فرمایا [illegible] لوگون [illegible]

بجالا [illegible] کیا فقیر [illegible] سپاہ [illegible] بیہ [illegible] کرتا [illegible] جو [illegible] بادشاہ کا نام [illegible]

[illegible] بیان [illegible] کر [illegible] سب سامان [illegible] شہزادہ والا شان [illegible]

جلا شہزادہ [illegible] جاتی ہے [illegible] اور [illegible] عرض [illegible] مغلظہ [illegible]

[illegible] جلد [illegible] حال جہان [illegible] صورت [illegible]

جا [illegible] تمام [illegible] حضور [illegible] قدم [illegible] شہر [illegible]

میں [illegible] کلام کی [illegible] عرض کیا آج [illegible] شہزادہ

کہا [illegible] جلی [illegible] فرمایا [illegible] شاہزادہ [illegible] شاہزادہ

[illegible] قلعہ [illegible] کتاب میں [illegible] کتاب [illegible] خوارزم [illegible]

شہزادہ [illegible]

شہزادہ [illegible] لگا جہاں گرد قریب [illegible] و ملیبا بجا [illegible] سیاہ آدمی [illegible] کا [illegible] جانی میں [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] بہائی [illegible] اور [illegible] لوگون کو [illegible] سوار [illegible] سنگل کی تعاقب [illegible] چلی آتی ہیں [illegible]

[illegible] پاس شاہزادہ امیر حمزہ بونانی سامنے [illegible] لگا [illegible] اور [illegible] خود [illegible] زخمی [illegible] خود [illegible]

شاہزادہ کا نام [illegible] سے [illegible] ہوئی اور خاک [illegible] شہزادہ کی پاس آئی اور [illegible] شاہزادہ [illegible]

تیار [illegible] خانہ کعبہ میں [illegible] بہادر [illegible] بارہ ہزار سوار [illegible] خوارزم میں [illegible]

[illegible] شاہزادہ و مطاش بہادر اور ہمراہی سب بہادر سپاہ گلشن [illegible]

[illegible] نکل کر بہاگی [illegible] واقعہ [illegible] حال تباہ [illegible] بہاگی [illegible]

[illegible] لوگ کہاں [illegible] عیب [illegible] لشکر [illegible] جدا [illegible]

قدر کی باعث [illegible] زندہ [illegible] زندہ [illegible] باقی [illegible] خط [illegible] اطلاع کی

خوارزم [illegible] بارہ ہزار [illegible] شہید ہوئی اور [illegible] تخت [illegible] بادشاہ [illegible]

مارا ہو کا [illegible] جان دی ہوگی [illegible] بہادر [illegible] ہوئی ہیں او [illegible] واقعہ [illegible]

[illegible] جان دی اور [illegible] زندہ رہون [illegible] خط لکہا [illegible]

[illegible] خدمت میں عرض [illegible] فاتحہ [illegible] امیدوار [illegible]

غلام کو [illegible] زندہ [illegible]

سنگل کو [illegible] قدم [illegible] خانہ کعبہ [illegible] خوارزم

میں [illegible] طرف [illegible] بیان [illegible]

لہراسپ تیر انداز [illegible] خوارزم کی طرف شاہزادہ امیر حمزہ بونانی روانہ ہو [illegible]

جاتی [illegible] خوارزم [illegible] لہراسپ عرض کیا [illegible] جاتی [illegible] سنگل [illegible]

شہر کا کیا کیفیت ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ طرفہ طلسم دیکھا کہ بادشاہی تمام جاکر در انبوہ لاؤ و جنس صورت جو ارزان ہوتی تھی جاکر شہر میں
گیا و بلکہ دروازہ شہر پناہ پر رہزن جو از آدمی ساٹھ ہزار گبرو کی جمعیت سے نہایت ہوشیار لیے ادہم اسباب اگر جاکر آدمی سے
متفق ہو کر لیے جاتے ہیں اگر دس ایکو دس سو زر جاکر حال تحقیق کی جب دریافت کر لیتے ہیں بعد کو آنے کی اجازت ہوتی ہے اہتمام
اور بندوبست بلکہ گرم ہوا تمام کیفیت خدمت میں شاہزادہ والا تبار کے عرض کی لیکن ایک ہے کہ اگر نہ ہم خیال میں آتی ہے
ایک اور میکو طوق و زنجیر میں مسلسل و مطوق کر کے اعرابہ پر ڈالدیا جاوے اور آپ بیچ فوج میں چلے تو انکو کوئی نہ پکڑے گی آکے سکا
اعرابہ کو کوئی ہوں چلیوں انکو ہیبت مرتبین و مکیں کی کیا مجال اس سے جو بولی اگر کوئی بولی کا بھی تو اعرابہ و کھلا دینگے
تو ہرگز بہانا ہو سکے ایک اور میکو طوق و زنجیر میں مطوق مسلسل کر کے اعرابہ پر ڈالدیا اور ڈرنے لے منہ کو شعبدہ کر کے ہم اعرابہ
کی طرف چلے چلتا دروازہ قریب پہونچا اور گرد و غلیظ جو نگہبان دروازہ نے دیکھی ایک سردار آگے بڑھ علی کہا کہ طبع تو کہاں سے
جنگل ہو کر آیا کہا اے کمار رہزن جو آدمی سے جاکر کو جنگل و سلطنت میں ہر گیا تھا اور سے گرفتار کر کے لایا ہوں یہ بات سنکر وہ
وہ سردار گیا اور اوسنے جاکر رہزن جو آدمی کو اطلاع کی اور کہا سب ہم نے ارژنگ خوار گرفتار کر کے اوس کو لایا ہے اور بھیجا اوسکی
لڑکی کے اعرابہ پر ساتھ ہیں اوس اثنا میں لشکر قریب دروازہ کی معہ گنبد کے پہنچی رہزن جو آدمی نے استقبال کر کے
مجرا کیا اور بہانا کہ کیا اور باالیہ اوسکے معہ اوس اعرابہ کی اور بار ہزار لشکر کی اندر داخل ہوا رہزن جو آدمی نے ساتھ ہوا
ہاتھیں ہو بیٹھے کو لگا لشکر کے کہا اسوقت تم دروازہ کا انتظام کرو در بار میں اکر جاکر اسے کہنا ہم لشکر رہزن کو کر لے آئے
کیا شہزادہ والا تبار سے عرض کیا آپ شمس کو ان الدہ نقاب مار لیا جلدی قدم بڑھائی چلیے جو اہل شہر ہو اسکو دیکھتا ہی
جلک جھک کر سلام کرتا ہی جو اسلام لیتا ہو اسکو ہمراہ لئی ہوں دربار گاہ تک پہنچکر معہ گنبد کے لشکر نے اور شاہزادہ کی
جانا بارگاہ میں داخل ہو ہیں دربان نے شاہزادہ کو دیکھکر کہا ارے ظالم تو کون ہے یہ کہکر تیغہ مارا اور کہینچ جو دیکھا تو وہ کے
کافر نے تیغہ مارا ہیچ میں آنکر اوس کافر کی تیغہ کو کاٹ کر ٹکڑے کیا اور اوس کافر کی دو ٹکڑے ہو گیا شاہزادہ والا
تبار قرق زنجیر کو کاٹکر معہ گنبد کے بارگاہ میں داخل ہوا لشکر نے دروازہ پر قبضہ کر لی جابجا ہر اندر اور دست سے ہو پر

مشکل جتنا ہوا کہ بتا جیسے رہزن جو آدمی کو خبر دیکر کہیں یہ حال اسکو تنگ لشکر اسکنانہ دریافت کیا و بلکہ تا
دربارگاہ سے آکی شاہزادہ امیر حمزہ کو ماتی کو ہر سوار ہمراہ لشکر سب تیر انداز معہ اون بارہ ہزار لشکر کی جمعیت سمجھی
مثل بلائی بر کی طرح ہیں اسے لشکر کیا اور تیغ زنی چلتی اوسوقت دربار میں اشکل کے ساتھ سو جیلوں اور ہمت جاکر قدر انچے
کہنا شروع کیا اور ہر نعرہ جانی بہادری سے نہیں ہی اون کافر چہار طرف سے تیغہ بکم بکری اوٹھی جو او رہا تھا کو با جہاں اور شاہزادہ
والا تبار کو یہ کیفیت سے اسکو سمجھ مارا تا تو تیغہ سر پر جھکا تھا تا زمین میں تو سے لیا تا تو اسکو کہ سمجھ کیا تا اتنا دیکھا تو ہر کاہ کی
راہ سے لکل گیا لشکر اسکا یہی یہ کیفیت نعرہ پر نعرہ کر رہا ہی اور تیغہ جو ساتھ پر تیکھا تاہ میں آتی ہیں اسی جیسکو جنگل سنبہ مارا
دیکھکے دو دو کی چار ہو گئی ایک ایکو ایسی دو دو کو کرتا ہی ہر بار شاہزادہ کی یہ کیفیت تھی جاتا ہی اور جاتا کی یہ مشکل
بہتوں کو مرد کا فر تخت پہنچکے آگی لشکر میں آتی ہیں لشکر اسے قریب شاہزادہ کی آیا اور اون کافر و کمان طرف جی طلب کیا
ادہم شاہزادہ والا تبار نے ہوا کو موجود پایا قریب تخت پر تخت کے شکر اکیلا نے تخیلی میں ہاتھ ڈالکر جانا اور ٹھوں جانا اور
جانا کو ہوا پر تخت کے کرنیچے دو کو کو کر جاتی اور دو جسک کو ہیں او شکار شاہزادہ کی نعرہ اللہ اکبر جلکر کے کہیچ لی جو مار اشکل
ہیر کو دکر کیا کا تخت کے نیچے ہزار لشکر شاہزادہ والا تبار نے دیکھا مشکل بہاکا جاتا ہی دوا کر شاہزادہ نے کہا ہماں جانا ہی دوال
نہ اسکا ابن خانہ ہو گیا ہی اسکا فر مارا جاتا ہی ہر گز کا فر ہاد دیکھا شاہزادہ مثل بلا کی سر پر آن پہنچا ملک کہہ مرتبہ شاہزادہ
والا شاہزادہ شاہزادہ امیر حمزہ با اقبال نے مثل بے جانی دل کی جانا انساد ادگرد دیکھا تو قد اوس کا عالی سے اوس کا ایکا ہی
برابر نشین ہر کو دو کی بانہ لنشین ہر جا کی و بازی جو تیغہ مارا اعضا ظلم بالا اوس کافر کی سر کا ماتھا اور وہ کیا تہا کا ملکہ سر کو
ہو دو کو کاتا گلی جنر کو لیتے ہوئی سر اوس کا گردن لے گذر کر جانا آئینہ میں جلوہ دکہا تی ہوئی تا کو تکی راہ سے گذر کی زمین میں تو سے لیا اور آنے
جو دیکھا کہ مشکل مارا گیا اور سر کاٹ لیا دروازہ پر فوج اوس کافر کی لشکر میں تھا سب دیکھا کر کر اسے کیا کہ کون امیر جانی تیغ
جہان شاہزادہ با اقبال نے سبکو جہنم واصل کیا بعد اوس کافر کا سر کہینچا اوسکے لشکر ہوا اون لوگوں نے جو دیکھا کہ سر کوئی سوئی
کوئی جا دستی ہلا کر امان جاہی شاہزادہ والا تبار نے حکم دیا اسکو تو اوس کافر کی بار بر کیا دو اور تخت کو نیزہ پر لٹکا شہر میں پہنچا دو
لشکر نے عرض کیا حضور تخت پر تشریف رکھیں شاہزادہ نے فرمایا میں تخت پر نہیں بیٹھو گا و دگل جب اکر تشریف رکہی تمام

رئیس اس شہر حاضر ہوتے جاتے ہیں نذریں گذرانتے ہیں چنانچہ عرض کرتا ہیں ابھی کلمہ سے سرفراز کیجیے شاہزادے نے ارشاد فرمایا ہے
لوگ بصدق دل مسلمان ہوتے جاتے ہیں اسی اسلوب پر تین شبانہ روز گذرے لوگ اسنے عرض کیا خداوند حضور کا ملک ہے مہربان نے
غلام اوسکے لینے کے واسطے بھیجا تھا کہ یہاں یہ معاملہ درپیش ہوا کہ مطلق بہادر یونانی ہیں [illegible] گلشن [illegible]
خبر سنکر با فیروزی اقبال اسطرف کو تشریف لائے اور آپکے [illegible] اس شخص پر فتح پائی [illegible] سواران
جرار کا مالک تھا علاوہ اسکے انتظام میں مستعد ہے اگر حضور چند روز کی خاطر بدولت اقبال یونان میں تشریف لیجائیں
ملکہ عالم کا آپکی اسطرف آنیکی خبر سنکر نہیں معلوم کیا حال ہوگا رئیس اس شہر اور شہر ان سلطنت [illegible]
پہلوان دوران جو کچھ تجویز کیا درست بجا ہے اور تم تو انتظام کر دی ملکو سے فرشاہزادہ عالم اور یونان کو تشریف لیجائیں
تو بہتر ہے کسواسطے کہ ناظم اور تعلقدار وغیرہ سب حاضر ہو لیویں اور انتظام علاقوں میں اس عرصہ میں ہوجائیگا بہر شاہزادہ
والاتبار کو اختیار ہے یہ سنکر شاہزادہ نے فرمایا [illegible] اور [illegible] قلعہ [illegible]
اور ماہوئی [illegible] دیکھا [illegible] فرمایا [illegible]
بہائی فرخ تم ہر جا [illegible] اور تم محل میں جاکر [illegible]
عرض اپنے [illegible] اقبال [illegible]
تسخیر کیا [illegible] ان اللہ تعالی [illegible] خدمت عالی میں حاضر ہونگا [illegible]
یونان کی طرف روانہ کیا [illegible] شاہزادہ [illegible] علاقوں [illegible] شاہزادہ
والاتبار [illegible] شخص کو مقرر کر [illegible] شاہزادہ [illegible]
سلطنت اور وزرا ان [illegible]
ہوتا ہوا [illegible] رعایا و برایا [illegible]
اور [illegible] شاہزادہ نے [illegible]
دیکھا [illegible] فرمایا [illegible]

اور میں اسے ایک ساحرہ غدار کو آتی دیکھا کہ اژدر شعلہ فشاں پر سوار قلادہ آتشیں [illegible] جلو میں تا ہوا چلا آتی ہیں [illegible]
دیکھا شاہزادہ نے اوس ساحرہ غدار کو جالیر کیا [illegible] مقابلہ [illegible] نہیں ہوئی کہ
کا [illegible] طلائی [illegible] ہوئے [illegible]
اور ظالم [illegible] سینے ملکہ شکل الہے جو انکو [illegible] مکان [illegible]
چند دن [illegible] سحر اور مردم [illegible] ہوئی سب بہتر کی سوگئی [illegible]
[illegible] کیا ہو گا [illegible]
ہوگئی اور [illegible] حاکم [illegible]
[illegible] کہ [illegible] حال بیان کیا [illegible] ہمراہ [illegible]
[illegible] مقام کیا دوسرے دن ملکہ گلشن [illegible] خدمت میں عرض کیا [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] نہایت [illegible] وقت [illegible]
ہوکر [illegible] طرف روانہ ہوا جاتی جاتی دیکھا [illegible]
ہوا حیران [illegible] دیکھے [illegible]
خلوت [illegible] کوئی جواب نہیں دیتا [illegible] حیران [illegible]
[illegible] کیا [illegible] سحر کا کارخانہ [illegible] حیران [illegible] دار الامارہ
میں شاہزادہ کو دیکھا [illegible] دار الامارہ میں [illegible] ملک خوشان کا
حال [illegible] شاہزادہ کے پاس گیا [illegible] شاہزادہ [illegible]
شاں [illegible] خدا کی [illegible]
[illegible] شاہزادہ کو [illegible]
فرخ شاہزادہ [illegible]

اوس شخص نے ایک ساحرہ کو دیکھا کہ اوسنے وہیں ... [illegible] جادو ... اور ظالم کو اون میں جو اسکا مددگار ... [illegible]

جا نکلا دیکھا فرخ ... [illegible] ... جو ... [illegible]

مارا اور ... ایک ... [illegible] ... شاہزادہ کو ... [illegible]

کون شاہزادہ ... [illegible] ... قتل ... [illegible]

اور ... [illegible] ... کتاب ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

حسرت و یاس و بیکسی زور الہی ام جادو سے ... ایسی جادو ... کا قاعدہ ہے کہ ... طلسم ...

ہلاک ... الہی ام کو منع ... اور شاہزادہ گلشن ... گلشن جادو کی ...

مسلسل ... جلا اور گلشن جادو ... دیگر ... اور زور الہی ... شاہزادہ ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امیدوار ہوں کہ اپنی نامہ کا ایک خط ... خواجہ بزرجمہر نے فرمایا نامہ تو میں اپنے نامہ سے خط لکھ کر ...

حوالی کی فرمایا تمکو اختیار ہے اور فرمایا ای خواجہ ... جاسوس ... تحقیق ...

دیو آفت ... اور مہرنگار کو ... ناحق ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غرض ملک مصر میں حوالی عیار و نکو تھا چار سو مریلی سپرد تمام سردار و نکو کیا پہر ان آدمیوں کا باعث ہوشیار رہنا لگا اور قیمتی
زر لیتے ہیں یا تا دہ سقرلاقی کو تیس عیاری حیلہ ہائی ناحق سے جہت و چالاک ہو کر لوگونسے بو بجہا دمطابق بہادر رہناکے وقت
روانہ ہوا اور کو بہر گیا غرض کیا لوگون کی اراد بونا گفار کیا بہر بہر کام مصمم ہوا اوس بہادر کو کوئی ہوئی بہر در شدید بونا کی طرف
روانہ ہوئی جاتی جاتی بہر دن آخر باقی ہو گا آپ برابر دروازہ کی پہنچ دیکہا فرد دربان دروازہ میں [illegible] اور [illegible] ادب
مقام ہیبتناک ہوا الحرا کی جانب دیکہہ رہا ہی ایلچیا ہیں بہر و شد قریب دروازہ پہنچا اب جو علم اسپ دیکہی ایک آدمی عجب الخلقت کو دیکہا
کہ نہایت [illegible] گلی [illegible] نہیں ہوتی ہو دارید سے ذات جہ کو کا اور [illegible] کا اور [illegible] اسپ [illegible] انانی
نکالا کر لم اسپ کیا یار و بد حال نہیں شہر کیطرف آتا ہی آئی ہیں چہار طرف سے لوگ غل کرتا ہوئی دوڑی بہر و شد [illegible]
اور بہائی میں بد حالنس نہیں اصول پیلا ہاتس ہوں لم اسپ کیا معلوم ہوتا ہی شہر کی قریب [illegible]
کر کو جب دیکہا امر [illegible] جا کر بہر و شد [illegible] جاتی ہی [illegible] لم اسپ [illegible]
میں چلا جاتا ہی جب دیکہا مکان شاہی رنگیلا کو دلم بہر و شد پہنچ آئی جب کہ محل کا بردہ اوٹہا اندر داخل ہوئی لم اسپ جو دیکہا
محل میں گیا وہیں سے سہیل سر گکار رخصا ہو نادور اہی حسنہ تہی کتا ہوں کہ ایک سردار دیو رہی بہر محل باہر دفعت حاضر تہا
کر کہ سپہ مرا کنہانہ مانا و طبع ہو تو نے کیا کہ نہیں جا کر لم اسپ دیو رہی بہر محل کا حاجب دربان وغیرہ سے بو پہنچا محل میں بدحالنس بہائی
بستے لم اسپ کہا خاموش رہی یہ کلمہ زبان نہ نکالی آہم بہائی امیر با اقبال پانسہ لیف لائی ہیں عیار خواجہ امر شاہدار یہ سنکی
لم اسپ کہا در یافت ہی ایسا صاحب زادہ فقط باشان و شوکت ہیدا ہوا معلوم ہو کہ بہائی آئی ہی وہ امیر با اقبال ابن کہا آئی تہی
ما رہا لم اسپ خواجہ امر کی اور امیر با اقبال کی باتیں بو پہنچتا ہی اون لوگونسے جنہوں نے امیر با اقبال کو دیکہا ہی محل میں ہر وقت بہر و شد
داخل ہوئی تہ اتفاقیہ فتانہ عزیز لوگ کاملی واسطے دروازہ کیطرف آتی تہی اوسنے جو دیکہا خواجہ کو جو تی بہر سے او تار کر
لئے ہوئی چلا اور بہر و ہت جلدی آیا خوب خیر لیا تو نی جا بجا فتانہ جو نی لگائی او خبت کہا مارو ورنہ ملکہ گلشن ارائی ہو خواجہ امر کو تو نی
دیکہا اور کہ ملکہ گلشن ارا امیر کی لب شگفتہ اور نبیع لگی گیا ہی آہ روئی عیار خوار از مبو کی مانند سے نہیں ہوئی خوش نعل سلامت کہی

ہماری فرزند کو بعض امیر بن حمزہ کو او سنے جا کر ہماری تیس کو وہ گفتگو نسے مرار دل کا تو دین سے جدا لا با اور آب بعد دیر دوران
باگ [illegible] کو جا کر یا را تمام خوار از مکو تسخیر کیا سنکر بہر و شد نے کہا منہ میں پانی بہر آیا و بعض کہا دو میں تو دیکہا اور گا رہی کر باجا بیچ
گلشن ارا کی بہائی ہی خط میں لکہا تہا سا فہ دونوں میں اوگفتگو بند ہوا رو رو سے بہر کوئی آدمی بہت رہا لیکن نہیں آتا بہر و شد کو
بہت بہا یا ہو [illegible] جلاب بہر نگاہیں جا بجا تہا ہوں اپنے سانہ ا ہی آتا ہوں گلشن ارا کی کہا تم کہاں جاوگی نیچ مانند ای ہو کہاں جاوگی
گلشن ارا تو رو کا کی بہر و شد نے جعفت ہوئی کی یا تم آئی لم اسپ دیکہکر کمر ا ہو گیا جہکر مجرا کیا اپنے فرمایا یہ حالت کس کو سلام کو یا ہی لم اسپ
گرون جہکا کر کہا غلام کو نہیں معلوم تہا فرمانی ہو آپ آگئی بہر یہی مت باکس ہر جا بہادر الیے بہر و شد ہوئی تہی جیسے طرح شاہزادہ
سے جس کی اتنی ہم خوارزم کو جاتی ہی وہ تانے چہ آنکہ بہر عیار نہار نہ آئی ہو گی لم اسپ سے عرض کیا میں ابہی ہمراہ چلو گا جہیں یہ جاتی
اب ان قلیل میں آتی فرمایا شام کہ تم پہنچ جا گیا سکی لم اسپ ہوشن کیا ہی سمجہا جا کر لم اسپ کو وہیں سے ہو جعفت کی کو
خدم ہم ادہر سے جاوی چا طرفۃ العین لفظ و لے غائب ہو گئی لم اسپ دیکہکر حیران و ششدر ہو کا بہر و شد بہر دن باقی تہا جو وقت
ہوئی دو گہڑی دن باقی ہو گا جو وقت اب خوارزم کو پہنچ دیکہا تو عجب سامان نظر آیا آدمی تو بہتر تہا بہتی ہیں تمام شہر آئی تہی
بازار میں ہر گون اور جو ہر ہو گی پہنچ دیکہا کہ رو بہ اشرف خو نکی در کیا ہوں ہی کام آدمی سب مخبر کیا آتی ہی کیفیت ہی کہ بہی ہر یہ تماشی
ہیں اشرف خو نکو جب دیکہتی ہیں او رو بہ کو تنہا دیکہتی ہیں عیاشرف خان اور شاہی میں کہ بس میں جہتا بہر و شد نے زنبیل کو جو دیکہا تو تمہید اس نو
کہا گر میں جہ جو ام آگے دیکہا اشرف خان شہنک و بی جو ابرات او تہا لیا الی آہی او سکی بہتر و یکہا بیکنگی کو جو نہیں جہانتا ہاں تک
جہاں تہا جاوں لا چار سکو تنکر جلدی اجماس یا جواہر اسے لیا جاتی جاتی دار الامارہ میں پہنچی وہاں پہنچ کر دیکہا نہ معلوم ہو تا ہی
در بار لگا ہوا تہا در یافت کرین تو کسی کرین عقلیا و لی کہا نہ تو امیر حمزہ معلوم ہو تا ہی نہ خوارزم آب نکل کر شہر میں جب کوئی
نمبر لوگ جمیع کس شہر فکو تاجہ میں کوئی سکنا ہی کو لیے آئند و روند کو بہی منزل عقلا ہو بہر یا جہ جا خود بطرف دس کو کس
ہو دو فرسنگ تہی ہو گی دو رسی جا رہ بوادی بانگ دکہاوی ولیے کہا اور اس بانگ کو بہر دیکہا جاتی جاتی جاتی با ملی پہنچی
دیکہا قریب منزل شہر تکی منعقد و بنے ہوئی چہار طرف دیکہتی ہوئی بہر و شد چلا جاتی تہی وہیں سے شاہزادی کی جو دیکہا تو جہ

کہا دیکھنا ہمارا ہم بیان کیا ہم چاہیے یا منہ باد ہو میں کرتا تھا ہی جھجکا خواجہ امر قریب او سکے پہنچی شاہزادی بھی قریب [illegible]

دیکھ کر پہچانا کہ آدمی ہے یکبارگی گھبرائی کہنے لگی خدا کو کون ہے جو آج اس مکان خراب میں آیا ہے اپنی آواز سنکر یوں جو دیکھا تو یہی

کہا دو شخص بیٹھے ہیں امیر نے دیکھکر کہا تم کون ہو جو یہاں بیٹھے ہو بھلا تو مگر دیکھیے تو ان نسل ہا حقیر [illegible] اس اما خادم شاہزادی

کہا ہم خدا کا اور ان اور غریب الوطن کا حال کیا تو پہنچے سو قید مصیبت میں گرفتار ہیں قریب تر مگر مر جاتے [illegible] قریب [illegible]

اگرچہ ای خدا تیرا جبار خانہ کعبہ کو سو انتہا تجھے امیدوار ہیں کہ خواجہ امر سے ہمارا بھی فرزندی [illegible]

جادو کی قید میں اسطرح گرفتار ہیں اب پہنچا ہو تو ہمارا او سکا قید سے نا انصافت معلوم افسوس اپنے ذرا بھی ہم مصیبت زدہ [illegible]

نئی خبر اب وہاں خرچ سے گاہی گاہی فراموش کیجئے گا یہ کہتا تھا شاہزادہ کا امر [illegible] [illegible]

اکیلا جان نثار امر حاضر ہے جو حکم جانا امر نے دو رکر شاہزادہ کی قریب جا بیٹھے شاہزادی لیکا رکو دو ماہا بیان [illegible]

مع باہر امر آگے بڑھا بہادر آلات [illegible] جب کہ جا دو گر [illegible] کیا کون ہاتھ [illegible] اور سارا بان زادہ [illegible]

گئیں او سوقت امر نے ہاتھ شاہزادہ اس نالائق مرلی جو کی کو منع کیجیے میں اس نالائق کے منہ نہیں لگتا امیر [illegible]

نسل سے ہو تا آگے ہی پاس بند ہوا اسطرح میں تھا ہو تا ہم ازدہ میر یا کی ہو تیں [illegible]

جادہ مقرر میں جو وقت تمام سردار ہو امیر قید کو ای شاہزادہ [illegible] [illegible]

نہیں ہی [illegible] او سنے طوطی آنکھ [illegible] سینہ پر رکھو ابا [illegible] کیا مجال تھی جو سب [illegible]

انکے ان موجود ہیں عیار جو عیاری کرتا ہیں آدمی بیجان سکتا ہی فرضی [illegible] سنکر [illegible] کر لیا شاہزادہ [illegible]

او سکا نام [illegible] جادو [illegible] اسوقت نہیں ہی [illegible] اب [illegible] خواجہ امر [illegible]

دیکھا آسمان [illegible] شاہزادہ نے فرمایا معلوم ہو اوسکا [illegible] باغ [illegible]

جانا چاہیے [illegible] کہاں ہیں اور [illegible] جادو کہاں [illegible] جیسے [illegible] جادو کو

مارا چاہیے بغیر او سکے مارے شاہزادہ کی رہائی نہیں ہو سکتی ہے [illegible] خواجہ امر [illegible] طرف [illegible]

عقل سے کہا کیا تعجب ہے [illegible] اس [illegible] اور [illegible]

دو اد و [illegible]

دو اد و [illegible] کے تدبیر سے شہر [illegible] میں پہنچا چاہیے دیکھا ایک چشمہ کی کنار [illegible] آپ بیٹھکر منہ دھونے لگا قدرت خدا سے [illegible]

دیکھتے کیا ہیں کہ ایک [illegible] ہوا اور اوس میں سے ایک شاہین کو دیکھا [illegible] طرف اوڑ کی چلا اور امیر کی نگاہ اوس طرف [illegible]

بلند آسمان کی طرف جاتا تھا [illegible] دیکھا [illegible] ہو گیا [illegible] زمین پر اور کی [illegible] جانا ہی [illegible]

[illegible] کو بہن کو لیکر ایک سنگ [illegible] شمشیر [illegible] [illegible] کو [illegible]

[illegible] دور گری [illegible] جادو [illegible] اور [illegible] عمل ہوا [illegible] جانی [illegible] شاہی جادو [illegible]

[illegible] دو [illegible] ساحر خدا کی [illegible] بلا [illegible] عجیب [illegible] صورت [illegible] جادو [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دیکھا ایک رقعہ [illegible] لکھا ہوا ہے رقعہ [illegible] جادو کی [illegible] معلوم ہو

[illegible] اور میدان [illegible] گرفتار کر [illegible] باغ [illegible] کی [illegible] جادو کی قید [illegible]

[illegible] کہ اس [illegible] قوم [illegible] ایسا [illegible] حفاظت کے [illegible]

[illegible] کام فرمایا [illegible] کی [illegible] کی صورت [illegible]

[illegible] رقعہ کو لیکر اپنے پاس [illegible] جادو کی [illegible] صورت [illegible]

[illegible] جادو [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] دیکھا ایک [illegible] [illegible]

[illegible] دیکھا ایک آدمی [illegible] معلوم ہوتا ہی [illegible] جادو کی [illegible]

[illegible] جادو [illegible] [illegible] دیکھا جاتا [illegible]

[illegible] [illegible] جادو [illegible] [illegible] سلام [illegible]

[illegible] جادو [illegible] [illegible] دیکھو [illegible]

اگر تم اس وقت آتی کیے مسلمان کا گذر ہوتا وہ دیکھ کر مار ڈالتا مجھ کو بسبب عیاری کی تمام سحر فراموش ہو گیا اے بہائی عفریت جادو و فولاد

جادو کی پاس میری تیغ ہی تاریخ جادو نی بھیجا ہی اور یہ رقعہ دیا ہی اور کہلا بھیجا ہی خبردار اپنی جانب سے فولاد جادو کو دینا اور تم شاہ جمشید جادو

وہاں اپنا عفریت جادو کی کہا اے بہائی شاہ جمشید تم کس لیے کو تردد کرو [illegible] کو اس کو میں لی چلو گا اب جائیں [illegible]

کا جلد [illegible] عفریت جادو کی [illegible] اور [illegible] کہا شاہ جمشید [illegible]

گردن جھکی گئی عفریت جادو نی کہا اے بہائی شاہ جمشید حقیقت میں [illegible] کہا [illegible]

میں بہائی آگی [illegible] اے بہائی عفریت میری تیغ اپنی میں [illegible] عفریت جادو نی [illegible]

[illegible] جاتی [illegible] جہان [illegible] جادو نی [illegible]

منزل [illegible] فولاد جادو [illegible]

[illegible] شاہ جمشید [illegible] جادو [illegible] عفریت جادو کی [illegible]

[illegible] عفریت جادو کی

[illegible] مسلمان [illegible] فولاد [illegible]

شاہ جمشید [illegible] جادو کا [illegible] عفریت جادو سے کہا فلان [illegible] شاہ جمشید [illegible]

خدمت [illegible] فولاد جادو کی [illegible] شاہ جمشید [illegible]

جادو [illegible]

ہو عفریت جادو [illegible] ملکہ فولاد جادو [illegible]

[illegible] شاہ جمشید [illegible] عفریت جادو [illegible] ملکہ فولاد جادو کی [illegible]

[illegible] عفریت جادو و فولاد جادو کی پاس [illegible]

طرف [illegible] شاہ جمشید جادو [illegible] فولاد جادو نی کہا [illegible]

تم [illegible] عفریت جادو نی [illegible] ملکہ فولاد جادو [illegible] شاہ جمشید [illegible]

[illegible] جلیں [illegible] موقع ہو [illegible]

[illegible] صبح [illegible]

[illegible] اور [illegible]

اور [illegible] فولاد جادو اور [illegible]

[illegible] تخت پر [illegible]

اور [illegible] تمام [illegible]

[illegible] نام [illegible]

[illegible] فولاد جادو [illegible]

[illegible] فولاد جادو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فولاد جادو [illegible]

[illegible] فولاد جادو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو اہر لا تا لیکن اوس قصر میں جانے لگیں برہمن اور جوگی دیکھ جو وہاں ہر وقت حاضر رہتے ہیں دیکھکر [illegible]

ساحر اونکو اٹھا [illegible] پروے جو معتقد رہتے ہیں [illegible] رخصت [illegible]

[illegible] اندر [illegible] حاجی اور دلہ حاجی اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو دیکھا ملکہ گلشن جادو اور اوسکا وزیر زادی یعنی شہنشاہ جادو آئی ہیں دیکھکر اوسے بہو نسبت ایک شانہ میں تو بل اور سر
تا شانہ میں شل مثل کی ران بیٹھی ہوئی جیسا ہا ہو الغرض کہ عالم میں جو مشہور ہوا یار نکل آیا گلشن جادو تو ادکی شہنشاہ سے ہمارا
ظالم اعلم کا کیا علاج کیا جائے جو دوسری بیان بیٹھنا ملی یہ کام و دیکھکر کہنے لگا ای ملکہ عالم تم اسوقت کہاں آئی گلشن بولی تو
جواب نہیں دیا شہنشاہ جادو نے کہا ملکہ کا اسوقت وہ آپ آیا سبب کو اسطے لگا تمہیں مجھے فرمایا اور اسواسطے آئی ہوں کہ تمہیں جلدی
کہنے لگا بیان کہاں بیٹھیں یہی اچھا بارہ دری میں تشریف رکھیں ملکہ نے فرمایا نہیں اور جگہ کا سایہ اسوقت اچھا معلوم ہوتا ہے
دو گھڑی ہم یہیں بیٹھیں گی دیکھکر کہنے لگا جہاں میں اور سب لاتا ہوں یہ کہکر چلا شہنشاہ جادو اور اوسکا ساتھ وزیر نہیں بار
دیکھکر کہنے لگا ای شہنشاہ جادو ایک عرض ہے اگر حکم ہو تو بیان کروں احسان ہوگا میں بھی ہوشیار ہوں مگر ان سے
گلشن نے تبسم کیا اور کہا کہ بہتر ہے کہو اور تمہاری کیا کہنا ہو گی تو میں عرض کروں شہنشاہ جادو نے کہا کہ بولو اور انجام کی
نہایت بات ہوگی جیسا کہ اوسکا ذکر ہی دیکھا کہ شہنشاہ جادو متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا کہوں اوس روز جو ملکہ تشریف لائی تھیں اوسے دیکھکر
دیکھا عجیب کیفیت ہے ای شہنشاہ جادو تم ملکہ کو راضی کرو وگی نہیں یہ کام ہو گا جو طلب کرو جادو سے کہا شہنشاہ نے کہ کیا خبر لائی ہے
کلمہ کہنے لگی زبان سے کہ اپنا خیر تمہیں عجیب کیا بہتر کیا اپنے دل میں کہا اوس موذی کو فریب دیا چاہیے کہ دو گھڑی بیان بیٹھ نا ملی ہے
ہو کہ کہا کہ از رو انجام جادو جب تیغ اپنا حال کہا اب میں نے سنا ہے کیسی ہوں کہ جب ووسے ملکہ کی طرف نگاہ کو دیکھا ہی اوکی ہے
دیکھا یہ حالت ہے کہ ایک لحظہ قرار نہیں ہے اور وحشت تمہاری خوبصورتی کی خواہش کا کام آتی ہی اسکو کام تمہارا جو غضب کیا جو بیر تاؤ
دیتا ہوا وحشی لاکر بچایا جلدی جلدی کام کرنے لگا شہنشاہ جادو نے ملکہ سے کہا ایک نہ بہر سیاہی اور بیگا متوجہ ہو کر کہا میں الٰہی
کر جمیل جادو اور جہاں کہ مارا ہو یا جانی ہی ملکہ کی لمبا رہی دیوانی بیان تو کہ کیا ہی کہنے لگی مبارک ہو وہ انجام طرح عشق ملکہ کا
کہا میں ادب جانی ہو اوسکا نام اسے کیا ہیچ آخر تنہا نکا نہیں اوسکا ساتھ جا بیٹھا کیا سبب اس کلام سے ملکہ کا شہنشاہ سے ملا
ہو گئے تمام کیفیت ہے کہ ہو نہ کہ کام یہ کتنا ہی بیٹھ ہی دم دیا یہی ملکہ بھی قہر جعیت حاصل گلشن جادو نے کہا جیسو وقت تم کہو
آتا ہی اوسکا اوسے پیرا دماغ بریان ہو ناہی شہنشاہ جادو نے کہا تا وقتیکہ اوسکا کام و ارزنگی وہ ہو نہ نگا تا اپنا جا کر ملکہ کو سنا ہے
جادو سے جبر کر و لگا اتنے دیر کی محبت یہ نہ سبر ہو گی اور اسکا خاطر وارلیں کوئی ہو تب ہر بیلی لگا گی اور اپنا مطلب دیا جا سکی
ہو گا ایکدم جنبکر گلشن نے کمال یاری کی گل بیٹھ تو نصیب ہوگا ملکہ کو سمجھا کر اوس کام کو جا کر ملکہ فرمائی ہیں تمہارے پر محبت جنس

نہ کا لگر تم ہو یہ سنکر وہ کافر عشق شہید ملی ہو گیا عرض کرنا لگا کہنا تمہارا ہے میں جانتا ہوں کہ کہنا ملکہ نہ اور فرمائی ملکہ ہے
تو جواب نہ پایا مگر شہنشاہ جادو نے کہا کہ منظور لیکن گلشن جادو نی کہا تو نی جو ہے بلا میں ہیچ لگا دی اسکو کہوں جسے لگا یا شہنشاہ و عرض کرنا
آپ وہ کہے تو اسی مزاج میں کہا صورت نکلی ہے اب اپنی کام میں مصروف رہی شاہزادی اور فرخ تمام کیفیت میٹھی دیکھا ہے
یہ سنکر اتنی ہی اوسکا فرق کہا نا لاکر جا ضر کیا جیکا دستر خوان بچھا اور کہا ناچیا لگا دیکھی ملکہ نے ففای آیا کہ تمہیں اور ہوئی اسکی
شاہزادہ والا تبار کو قید ہوئی اگرچہ جو کی کوا دو سری نہ ہوئی کہ اوسکے ادنی بار جا بیٹا کو کہلانا جا تبع شہنشاہ کو طرف دیکھکر کہا ای
شہنشاہ یہ دونو قیدی کہا ہیں گی طرف میٹھے دیکھی ہیں اوسکی نظر یہ معلوم ہوتی ہیں یہاں یہ شغل ساحر جادو کو دی شہنشاہ نے کہا
دونو قید ہونی تو اکا لکر ہشکہ یا دو اسکے مشتاق ہو کر جا دو انجام کی کہا اپنے کر عرض یہی تیکا تو یہ انگوٹھی شیشہ سا خوف جادو
انگوٹھی او تار کی شہنشاہ کی حوالے کی شہنشاہ نے انگوٹھی پہنکر اوسکو طمع کر کہ شاہزادے کی پاس بیٹھکر لا تو یہ خواصہ ملکہ کی
بیٹھا ہی کر تم لوگ یہی اور ہے قید میں ہو گا سا ہے ہو اور ملکہ خواصہ نوش فرمائیگی اب تمہیں نہ پا تر لگنا کہا شاہزادہ تو
او لنا ہماتہ ہارا اور فرمایا اوس ملکہ سے جا کر کہو جو محتاج ہو گا سیاسا ہوا اوسے کہا تاد وہی تو ہو وقت بجائی بان محل ول
بیٹھی ہیں اور بجائی لیجائی گی لف جگر کہا ہی ہیں شہنشاہ دیکھا کہ شاہزادہ برہم ہوا ماتہ جو وہ عرض کیا کہ ای شاہزادہ والا تبار
بہ آدمی جہان منت صانع ہوتا ہی ایکو کہ خیال ہے یہی ملکہ نے آج ہی روز ہوئی اکے عشق میں عجیب حال ہے کر رکھا ہی قسم
بولا ای جان جہان فرزادہ ہو دیکھو جیسے بات کرو شہنشاہ تو ہو رہی حیران کو شاہزادہ سے عرض کیا اس شخص کو منع کہتی ہے
کہ ای میں الیے عرض کرتا ہوں اس تا شیشہ سا کو یاد بگر تم اس وقت کی کہا ہے ملکہ ہی مگر ہمارا بات تو سنو تم تتبع ہو تم
تمہیں روز سنا ملکہ کی طبیعت کا یہ حال ہی بلا محبت تمہاری حبیب ہم دیکھیں تو یہ ہر بار ہم نکو دستی ہی اب شہر آہیں یا گمان میں کس جہ جیسے
طلا او سکو جادو یہ شاہ و بہتر ہو ہم ہی اور تم ہو جو لوگ کہ وہ کر نیکا ہر یا لیکر خفا ہوئی ہو گی گلشن جادو کی پاس اگر جیسا اب کہا تو تا شنبا
و بلا سا ہو جیسا ہی اوسے یہ نہ ہر بار دی ہے اور کہا ای جس وقت شہر آہیں طلا کر جادو کی ہیر کا شاہ دیکھنا ہے ہی ہو ش ہو کر کر لگا
مثل مذمحہ کو شغف اگر ایک ہی ہزادہ جانے سر کمان سکیے ہی ملکہ کی لپا نظیر احتساب شہنشاہ کی دو وجہ ہی از میں تو جی کوئی جا کر

ٹر باد امیری ملکہ نے اشارہ کیا ایک گیلاس بھر کر اپنے ہاتھ سے پلاؤ گلشن جادو نے بھر کر گیلاس اوسکا نوش کیا بادشاہ بہرہ ور
ہوگیا اور دو ہاتھ تو لیے کام میں لگ کر پیا ایک گیلاس اور دو گیلاس چار گیلاس جو اتر گئی چار گیلاس پیا بادشاہ نے بہت سا
ہو گئی لیکن گلشن ملکہ ایک دو سے تو دو گلشن جادو شہر ماکر خفا ہوئی تو بیٹھ گئی اوسکا ہر جاتا اور شکر اُر دست اوس نے
ادھر جلا لیا اور شہنشاہ بیچ میں آگئی مارا نحابہ اپنی ہوش نہ رہا جھسے سرگئی ناگہاں اوس کو رہا شہزادہ کا ملکہ تو سمجھ گئی اور
ای شہنشاہ تو نے کیا غضب کیا اب کیا ہوگا اور مرنے کو تیار کر گیا ہاں ایک شیشہ لگا کر تماشا دیکھو گلشن نے کیا جان اسکا
کیا نہ لگائی جا بجا پھر اور ایسے گلیچہ دکر کتابیں اپنی شہنشاہ میں نے ہر گز کبھی نہ سوئی ہوں تجھ اختیار ہے ملکہ تو نے
جا لکر کبھی ہوئی اور مر فرضی کیا ای خفی سمجھو دیکھی جانی ہو دل کر اگر تا لگا نہ شہنشاہ وکا بیچ گلیچہ دیکھی نکالی فقط سیاہ
بند کر کے جو مار کے سب سے سر بلیچہ اور شاہ اوسکا فعل ہو تیجو کہ جانی شاہ لیسے مرا نام میں زر اپنی جادو تو داد اوس کو
ہو کر بیگم شہزادہ خرامان خرامان چلا آیا گلشن جادو شہر ماکر بیٹھ گئی شہزادہ بھی مسند پر آکر بیٹھا ملکہ نے کہا کیفیت
کہ شہزادہ رہا سو ایسے شرم سے سینہ میں عرق عرق ہو گئی شہنشاہ کیا اب شرم کہا بیٹھ گئے بائیں ہر ہو بیٹھا ہے تو شرمانی ہی تو
شہزادہ والا شان کچھ اب باتیں کیجئے فرضی کیا کوئی بات بھی تم لگا دو تم کریں ہیں کہ تم شہنشاہ ہے لیکن تو سب ہی لیا شہنشاہ کو
دنی ہوئی الگ شکر بیٹھ شہزادہ نے کہا اب اسی ہوئی دیکھا کو بیٹھ گئی ہو تو بیٹھی کاٹا جیتے میں ہو کر اپنی صورت آرام سے فرح ہوا کیا ہے
برا لگتا ہو شہنشاہ نے کیا برا لگی کا تو اپنی جان ہو کہ مرا کو کون ہے اب بولی دیکھو ہوں جو راکھو تو اپنی ابا بتاؤ اور نظر میں شہنشاہ
جو بیچ جا مرہی اب شہزادہ والا تبار اور ملکہ ہنسنے لگی ماری بولی جاتی ہیں صحبت کو جیتی ہو عرصہ ہوا عرض کیا ملکہ عالم اب چلئے اپنا
نہیں آئی تیار اس ہوئی ہر اب آئی یہ امید ہے شہزادہ نے فرمایا ملکہ تمہارا نہیں کچھ معلوم ہی کہ طلسم نے تاریخ کیا ہی گلشن جادو
کہا طلسم بار رکھتا تو حال مجکو نہیں معلوم مگر ایک لوح ہاتھ آئی تھی گلی میں پڑی ہے اور اوسکا تاثیر ہے ہی جو کوئی ساحر ہے سحر اوس کا جسکا
گلی میں وہ لوح ہو اوس پر سحر اثر نہیں کرتا شہزادہ نے فرمایا اگر چہ تم وہ لوح لا دو دیکھو تو ہر بیٹھ گیا تو ناچار حکم اس کا نہ
ولد کو نہ سمجھ کیا تو نام اپنا بتا یا گلشن جادو اوس کو کلمہ طیبہ پڑھکی مسلمان بھی ہو چکی ہے کہ لا الہ الا اللہ حق القدر

کمرونگا

کرونگا اور رات کسی وقت سوار ہو کر چلا نزدیک دور جانا نہ بجا آئی اور تمام شب عالی زور بازو رکھ بیچ
صبح الصباح جس وقت زور بازو نے آفتاب جا بجا لگا لی لوح زور بار رکھا بادشاہ شہزادہ بجاے اسکی
جمع لگا لوح کو سر گیا مانی دل امید رونے لگا ترتیب ٹھ طلسم کہ یکہ الجمن گلشن جادو تھا کہ بیچ طلسم
جابجا نہ ہو تو لوح طلسم سے کچھ معلوم نہیں جو گئی ہو ساحر ساحر جادو گر کا اثر نہیں ہوتا اور بوسہ لیکر الجمن شروع
ہو کہ سب آنکہ کہ ہیر زور بازو نہ ہاتھ نہ دیکھا کہ لشکر ہی ایمان نہ بچا بیدار ہوا اور شیر الجمن ہوا
کو ہوا سجدہ کو زور بازو نے سوار ہو زور بازو عجز کر کے تیر انداز ہو کر بیچ بیچ کر زور کھا جاتی رو کر تیر گیا
خاندان کے سو زور ہی بہت سے حیرت گلشن جادو کا زندہ ہی لیا اور رکھا اپنی بیٹھی یار اب تلک جیب
سنجن نہیں تو بھی زیر بھی گو شہزادہ نے نہ مارا اور رسائی زور بازو نے زمین سے بھی دی شہزادہ نے
بیٹھ نہ بیچھ جادو پر مانی کی تاب نہ ہی دیکھو شہزادہ کا ہاتھ خنجر سے ہو کر رکھا اور زور بازو نے دور
سی پیر کے شہباز اور تخت پر آر ہو کر چلا بیابان الجھی ہر ایک نیا حکمت سے تو اپنی جان کا بچا کر اس
زور بازو نے دیا دب جا لیا کہ تمام جنگ خالی ہو گئی زور کی تیزی نہ ہوئی الوداع جب زور بازو گلشن کے ساتھ
تو شہزادہ کو بخشش آباد و ویرانہ دار جادو لطف ماری سے گرانی لگا چلو ہیں شام تک
گیا اپنا نہ وہ پیر ایک جا تا ہے ستمگر زور بازو نے کہ ملکہ طلسم تاریخ جلنے لگا اور وہاں دار الجمن پہنچے
ہوئے دیکھتی تو تاریخ جاتا تخت پہ بیٹھ کر زور بازو نے تاریخ جا بجا کیا کہ مرگ نہ جب زار کیا وہ اس کا تخت
دیکھ کر جادو انی طلسم کی قید خود ہی انجام سب رکھا لیا اور ہیر باکس ہے لوح محفوظ بیکار
اور کو دی اب ساحر کا سحر اوس پر اثر نہ کر گیا یہ سنکر تاریخ تخت پر گئی ہی اور بیکار گلشن جادو
تیر پانی کی بر باد طلسم بیچ کیا جادو ہی نگاہ اور بیچ کیا فسار برپا کیا اور رکھا ایک وقت زمین سے ہو زمین کا آن کر دیا

دہ کو پوشیدہ نہ رہے کہ تاریخ نام جہانشاہی کیا ہے جس میں لکھا جام نے کیا اس نام سے نشانی [illegible] تو وہ
گلشن نے تمام جادو بھری باتیں ہزار ہزار نعمت ساغر و جمشید و ساحر [illegible]
برابر گنبد نیساری کے انبار کر دیے کہ جس جگہ [illegible] جب انبار [illegible]
[illegible] گلشن جام [illegible] اور [illegible] گلشن جام [illegible]
زور و بیچ جام [illegible] صورت دارد اگر صورت [illegible] صورت دارد [illegible]
عشق [illegible] است [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شاهزاده که از سنگ گذشت وبعد از صحن باغ بدر دیدم در خانه نشانه شخصی با شوکت با کبریایی بخود
آمد شاهزاده را اندرون خانه برده ضیافت کرد چنین بابی از روز باقی مانده بود شهباز به سخن گفت
یا بادشاه کدام شخص را طلبیده الست شاهزاده گفت نه از او اطلاع دارم نه رعیت شاه ام اگر چاره توان
خواهد خود جاید ای امید و جواب گفت یا حضرت تو بار باز نشود شاهزاده کمانچه زده دست در سر و دستار
بعد از ساعتی ضعف حضرت یار وزیر شاهنشاه و بیوه سردار است گفت ای خوش کار تمام شد
بد جاسته محک یوسف همه شهر بود از فوج محمود بد بابت جنگ بیچاره شهباز رسید شاهزاده بی‌وطن
کدام بود همه بعد از ضرب منع کرده از اسب یابه شده گفت ای دید و زد وقت حیرت شاهزاده قبول
کرده همه روز شهباز در باغ آمد شهباز محفل آراسته مستند عالی جناب و تنگ شاهزاده مقصد
شبا که شهباز گفت ای شهریار در مدت مشتاق بودم که تو را داریم اگر بجا آری اسلام بخش
احمد ایک بد زبون ساری ایم حضرت که بعد طاهر کنی زیرا که هر کسی که مسلمان شود ...
سر نوشته گفت منم تیار سخن آمده بودم روز دیگر شهباز گرفته که هفته روز سیوم در پیشین
اسلام اختیار کرده از رفتن کوه بالا مانع شد شاهزاده قبول نکرده شهباز فوج فوج در پیش
ضیافت کرده برابر کوه بالا آمد القصه چنین برابر کوه بالا رسیده بود شهباز نکیسه بار
گریان مانند و جمیع سرداران جمع شدند و هر یک حضور بیدار بود شاهزاده قبول نکرده
آخر از همه رخصت شده معه فوج داخل دره شده شهباز از همانرو لباس فقیری در بر کرده
بدار آن کوه معه سرداران نشست   خبر شاهزاده معه فوج و ...
که از سنگ زمین در تاریکی طرف بود چنین در ره سر بر که صحرا دید و سبزه زار و چشمه آب روان

ورده کهنه تهی از صاحب قبله کو ... اور سوگا اور مجھی سے کچھ کہنا ہی زر او تھی امیر حمزہ او تھی بدر رہ جادو نے لیکر باہر آئی اور بیان جو جا رباغ کو تر لیکا ...
عجب حال ہوا لوگو کہنے لگی وہ عقل مند بیکی ہی اپنا کار دل کی ہو گا غرض بیان ایک بیتاب ہو کر اس تابو کا عجب ہوا اور جل بیچی سب فوجیں چلیں ...
بھی از دیکھ کیا رہ در لکھی برد رچو فی تھی اور امیر اسکو تاب نہ ... اوتھا کہ ویکھا اندر کچھ معلوم ہوا دلکو لو لگی تھی بیکار رکھا امیر حمزہ
اندر جو آ بیاوں اسکا جو بیر اسنے کیا اور روشن لاحرجب روشنی ہوا از دیکھا کہ خون برا ہی دیر کہیں کہیں ہو امیر حمزہ کا برا ہی بہ دیکھ لگی بیٹھے
اور سیاہ کو خچر کما تابوت بنا کے کابل ملی جو رنگ سی چل صف بیٹھا ملی نہیں اور جو رخصت امیر حمزہ کہ دیکھتے ہی جان نکلتی از انی
فرحال کیا اور کما تابوت اسکا امیر بیس لاحول کرکے آ سبھی ہی اپنی فرزند کی لاش جلد وجنازہ بیج ملی تابوت اور گیر دتمام
امیر جادو حال مجھی سیاہ کو بہتی لیکر امیر بیس از جزا امیر کو ہو آ اسیا زور کہ بینیاں مجاجی رہے امیر حکیم بزرگ حیرت ہو کہ بلا ربا او
او ہوئی نہیں فکر حیات اسکا باقی ہی حمد بیات طلسم منبع بیتی بیتی اور نے امیر سے لیں لیں با گیا آ امیر نے کہا یا امیر حمزہ کی یا امیر
جانا ہو او اور بدر جادو کو کار ردوں کا غرض بیتر دنی امیر نے ملک شی ملی بدر جادو اسکا رحب رزنگا رملی ایا اور محل میں ایک
نکلا بیکی ایا او بدر جادو کو نہ پایا جران ہو کر بار بار ایا ایک شاخ کی کر کے کاغذی اگر ہیبا اور ایک ایک جہر کو او ہیا یا
اوسنے کہا کم کون ہوا امیر نے کہا ف فی ہوں تلاش میں نو کر ہے نکلا ہوں ایسا ہی کہ میر نو کر بیاں ہو جا بیگی اب فی کہا جیا
بیان تو عمل عورت کا ہی نام او سکا بدر جادو ہے اور وہ بی آج کل لامکان کو سکان ہے و ہاں گیا امیر نے سنکر شہر زمین سے با
اور راہ لیجا کے را جران ہی امیر کہاں جاؤں کہ اسکی اسے بالنے فرج کے لیکا اور چار و سمت بر دیکھا ایک طرف اپنی
جلد اور دو ر جیکا ایک کوہ جلد اور اودہر راہ مسدود ہے اور ایک تکبیر بر مسجد کی سفید ہے اور منبر سے او سکی قیصر بیٹھا تھی تار ہا
ربا امیر نے سلام کیا او سنے جران ہو کر پوچھا کہ تو کون ہے ایا ہے بیان تو بیر زندہ ہے لکڑ اٹھلی امیر نے کہا بیتا جوان حال کر کہ
ابا ہی تو مینی او سکی دستو بند سکو نکلا ہوں اگر کچھ راہ ملی مجھی تو میں جلد جاؤں فقیر نے کہا کہ یہ مکان لامکان ہے
کاہی اور جلی او سکا غلام ہوں لو اب یہ او سکی سواری آتی ہی جلی لیکر تجھی کچھ دلوا دونگا امیر نے جواب دیا ہی فقیر ا
ہو نی او سکی کم ہو گی اور کہا تو امیر تو نہیں سکو سکی کہ یہ بابی ہوا امیر عیار تھی نہیں چلتا امیر نے کہا جیتو جیتا ہو
اب کا ہکو ہاری دالتے ہی او سنے کہا امیر عیار امیر نے کہا نہ یار رکھوں نہ عدد گار غرض اب او سکو معاجی
نہ فقیر جگر میں ایا اور کہنے لگا کہ خیر با با تو رہ اب رات بہر جلیں او سکی بیر اگی اور جار خوف سے نہ سو یا او فقیر
جب صبح ہوئی دیکھا امیر نے کہ ایک از دھو ہے شعلہ نکال تا ہی اور او سنپر ایک سودا ہی بدر جادو بیٹھی ہی ا
ایک طرف ناریل جہار نار ہی اور را کی سو کی دانہ اور ایک طرف تیم جر سبر گیند ارسے رکھی ہے دونو فوج جنگ کے ہو
اتی ہی او طرف کو جلی جب تو فقیر نے کہا تیرا مقصود مل کیا کر و میں امیر حنتی کر فی لگا او سنے ایک کاغذ لگا اور عمر کو دیا

یہ جاکر بدر جادو کو دی وہ بھی کچھ دیکھی امر نے کاغذ لیا اور چست ہو کے قریب بدر جادو کے پہنچا اور اکر سلام کیا اور
وہ کاغذ دیا اوسنے پڑھنے لگی تھا کہ یہ فقیر محتاج ہے اسکو دو کہ یہ اپنے گھر جاوے اور اب سبحان تیری قدرت عیار تو نہیں ہے یا امر تو نہیں
بدر جادو یہ پڑھ رہی ہے امر نے خنجر نکالا اور ایک خنجر مارا کہ ہاتھ امر کا مع خنجر کے اوسکی گردن سے نکل گیا ہو
تی کہا کہ امر ہے تو نہیں رہ گیا ادہر تو وہ تڑپتی ہی اور ادہر امر [illegible] ہو گئے تو بانت امر گر آیا اور جلتی
کہنے لگا کہ ایسا ہو کہ نہیں فقیر دیکھی عرض بعد ایک گھڑی کے بدر امر گئے اندہیر ہو گیا امر تو حیرت ہو گیا اور گرو بیٹھے کہ [illegible]
تھا مر بدر جادو ہو آب ہو دیکھا او جنگل ہو امر جو دیکھے نہ وہ کوہ اور نہ راہ [illegible] سامنے ایک صحرا اور
جو تھا ایک مکان بنا ہی امر فقیر بنکے آیا فقیر سے کہا [illegible] سر [illegible] جادوگران امر عیار قبر کا پینے
لگا اور کہنے لگا میں ساحر نہیں ہوں امر نے کہا تو حال فقیر کا بتا اور کہنے لگا ایسی حکایت [illegible]
جو اگے دیکھے کچھ ضد اوسکی خواصیں ہیں امر نے کہا حال بتا دو اونہوں نے کہا کہ جتنا حال تھا سب [illegible] سحر کا
بتا گویا ہو کے ہیں اور جو اصلی حال تہا وہ رکہا امر نے اوسکو تو زر خیرات کیا اور پوچھا کہ امیر حمزہ کہاں ہیں
ان خواصوں نے کہا ہم تو کچھ نہیں جانتے لیکن ہم میں ایک ساحرہ ہے تی جب اوسنے یہ حال دیکھی وہ امر
حمزہ کو نہیں معلوم کہاں لیگئی امر نے سر تو بدر کا کاٹ لیا اور کہا امر کو [illegible] تو در نیر اکر امر
حمزہ کے تلاش کریہ سوچ کر سر بدر جادو کا لیکر امر چلا امر کو اکر سر دیا امر جو دیکھے اب زیادہ بہار
ت امیر کے گئے ہی تو گوں نے کہا او پوچھا ایک کہو تا حال آیا تہا اوسکی کرامات یہ حالت ہو گئے امر نے جو
دریافت کیا معلوم ہوا کہ بختک نے اپنے بہانجی کو [illegible] بہیجا تہا امر کو سر [illegible] امر نے معلوم
کر کے لشکر میں نوشیروان کی آیا لشکر قریب کشمیر کے تہا اور اوس روز [illegible] بختک کو نہیں [illegible] دل [illegible] لگا اپنے
خیمہ میں بیٹہا [illegible] کہنے لگا کہ لات الات اجگی رات مجھکو نیند
تو اوس [illegible] دل اوسکا نہ ٹہرا باہر نکل آیا اور چلا گیا امر خیمہ میں آیا دیکھے کہ بختک نہیں ہے تب [illegible]
نے سبکو زر خیرات کیا اور باہر نکلا بختک کو ڈہونڈنے لگی اور بختک [illegible] شترخانہ میں آیا اور [illegible]
شتر کی بیٹہہ رہا اور [illegible] جو شتربان [illegible] ایک [illegible] بختک کے مارا اور کہنے لگا کہ کل تو ہی [illegible]
لیگیا تہا بختک نے [illegible] لشکر میں خیمہ [illegible] ایک [illegible] آیا اور پانچ اشرفی [illegible]

کہا اجکی رات مجھکو نیند در اصل امر جو تو پوچھا کہنے لگا اور ایک جو رو بیان کا ہی جسکی خیمہ میں نکلی لگا اوسکا
برا حال ہو گا یہ اوس کسبی نے سنا مارے خوف کے باہر نکل آیا اور سمجھی کہ یہ چور ہے اور کہنے لگی کہ صاحب
پانچ اشرفیاں مجھکو دی ہیں اور وہ اندر بیٹہی ہیں یہ جو بختک نے سنا بیٹہی سے [illegible] جا کے سر نکل کیا
امر جو اندر آیا تو دیکھا تیلی ہے اشرفیاں تو اوسنے لی لیں اور چلا ایک صحرا میں ہو گیا ایک قبر میں جا اور [illegible]
ہے کہ [illegible] لات الات و عزات معلا اجکی رات جو اتنے باقی ہے بچا تو امر سے امر نے جو آواز سنی قبر پر ایک ایک
مارا [illegible] رہ گیا اخر کہا باہر نکلو بختک سمجھا کہ فرشتہ کامل الدرجے نکلا اخر امر نے خنجر نکالا اور کہا کہ
تجھے امر کو اندہا کہا اب مار ڈالونگا بختک کانپنے لگا اور کہنے لگا جان بخش کر و کہ تو نہا حاضر ہی امر
نے تجھکو [illegible] نکالا امر جانتا ہی کہ خنجر ماروں کہ آواز آئی امر جو دیکھے تو حضرت خضر ہیں اور کہتے ہیں اے امر
نہ مار اسکی ابھی عقبا نہیں ہی اور اونسے امر نے کہا یا حضرت اسنے امر کو نابینا کیا خضر نے فرمایا کہ جا امر
ہوا امر نے کہا یا حضرت اب کچھ کیں میں مار ڈالونگا یا کچھ عنایت کیجیے خضر نے فرمایا دیکھ وہ درخت
تلی ہے [illegible] جہاں ہے [illegible] حضرت نے غائب ہو کی بختک [illegible] کا امر جو [illegible] حضرت آیا دیکھی
پتی کی [illegible] امر کہنی لگا یا حضرت [illegible] امر [illegible] آیا دیکھی کہ [illegible] روشن ہیں مرنے
پوچھا امر نے کہا ایک [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] انکھوں [illegible] تو کیا [illegible]
جانا یہ جیا تریح امیر حمزہ کا اوسنا تہا ویسی خوشی ہوئی اور جشن ہوا کوچ کرتا امیر کا طرف کشمیر کی اور کوچ کیا
پہلی تو گردن کشمیر میں داخل ہوا خبر [illegible] استقبال کر کی بارگاہ میں لایا اور سارا حال امیر کا پوچھا بختک نے کہا اور
کہلا بہیجا خبر ان شاہ کی [illegible] جادو کو نامہ لکہا اور وہ [illegible] خبر پہنچا ہی امیروں کی [illegible] مرتبہ [illegible]
[illegible] نامہ لکہا ہے کہ خبر امیر کے آئی ہے امیر آئی نوشیروان کی بہت [illegible] کہا کہ اب کیوں [illegible]
اگر کہوں تو پہر طبل جنگ بجواؤں اور پہر کی مرزوق جادو سے ہی اجاوے تو پہر دعوت ہو [illegible]
کہ [illegible] نے مشورہ کیا کہ طبل جنگ بجوایا امر کا مقابلہ کرے اگر مرزوق جادو اوی گا تو دہ گئی کا کام [illegible]
طبل جنگ بجا یہ صلاح کر کے طبل جنگ بجوایا خبر امیر کو پہنچی بیان ہی طبل جنگ بجا دونوں لشکر صبح کو آراستہ ہو [illegible]
اخر امیر دیکہ [illegible] رہی تہی کہ کون نکلتا ہی کہ [illegible] دونوں لشکر دیکہنے لگی کہ مرزوق جادو [illegible]
سوار اور چالیس ہزار جادوگر بہی لے کر نوشیروان سکو [illegible] بختک نے تمام حقیقت حال جانی دونوں جادوگر [illegible]

امیر کے ہاتھ پاؤں تک مرزوق خفا ہوا اسنے کمال جادو کو حکم دیا کہ جا کر لشکر امیر کا کام تمام کر وہ حسب الحکم آیا امیر کو للکارا
امیر نکلے اوسنے اس لڑکوں منشی کی دانی سحر کر کے مارا امیر پر امیر نے اسم اعظم پڑھا وہ سب امیر اور لشکر پر سے
جدا کر کے گر پڑا اور امیر نے ضرب سلیمانی کی ہاتھ کر مارا دو ٹکڑے ہوا مرزوق نے دلی جان جادو کو بھیجا اوسنے نار بلی مارا
اپنے خالی دیا اوسکو بھی تلوار مار سے دو ٹکڑے کئے نعت فی دیکھا کیا طبل بازگشت بجاؤ امرزوق جب تک حمزہ
کا اسم اعظم نہ پڑھیگا کچھ نہ ہوگا سب جادوگر مارے جاوینگے غرض دونو لشکر پھرے اور مرزوق اپنے خیمہ میں
اور تدبیر اسم اعظم پڑھنے کی کرنے لگے مرزبان عیار جادو نے اوسنے کہا اگر کہو میں امیر کو پکڑ لاؤں مرزوق نے کہا اچھا
اور یہ سحر کر کے لشکر امیر میں آیا اسکی سحر سے کل لشکر سو گیا [illegible]

لوگ بارہا

امیر للکارا اور دیوانی چار جادو لوگ جو دروازہ پر تھے وہ بھاگ گئے دیوان نے انکو کہا نہ جانے جب امیر نکلے اور برابر
آئے اوسنے ایک چوب دست مارا اپنی خالی دی طوطی گرد کا بلند ہوا اگر بیچ امیر کا کام تمام ہوا اوسنے دوسرا چوب
مارا امیر نے بند دست پکڑ کر چوب چھین لیا دور کے جھٹ لگے کہنے ہو نیلگی دیوانی نے امیر کا ہاتھ نہ چھاڑا امیر نے ایک
تیر مارا چھوڑ دیا امیر کو جو غصہ آیا ایک طمانچہ مارا زمین پر گر پڑا کمر میں ہاتھ ڈال کے اوٹھا لیا اور کہا کہ کلمہ پڑھ اوسنے کہا کہ ای
آقا گندہ زن تیرا کیا نام ہی امیر نے کہا تیرا کیا نام ہے دیوانی نے کہا میرا نام بہرام ہے [illegible] اسمعیلی اگر تو ہی حمزہ ہی
برس ہوئے رنگ ہاتھ نشیمن دیکھ کہا تو حمزہ ہے امیر نے کہا ہاں اوسنے کہا تو کلمہ پڑھاؤ اور میں تو مسلمان ہوتا ہوں مرد عاشق تم جب
حرز شیف دھما سے لگی ہے میں اوسکی غلامی کرونگا تو ایک بزرگ نے مجکو خواب میں دیکھایا کہ تجکو حمزہ زیر کریگا اوسکی نشان
تمہ میں بھی ہے [illegible] غرض امیر نے کلمہ پڑھایا مسلمان ہوا کہ وہ لوگ جو بھاگ گئے تھے زمین دار کے پاس
بھی حال دیوانہ کا بیان کیا اور کہا تمنے تو اسطرح کہا تھا دیوانہ مار ڈالتا ہی زمین دار جواب دیکھیں زیر کیا
اب وہ قد جو نبر کر اور کہا کہ نام بتاؤ امیر نے سارا حال بیان کیا وہ سب بھی مسلمان ہوا کہ اسمعیلی دیکھا کہ ایک عورت
جان دیوانی کہ اگر نام اوسکا زبیدہ کہتے ہیں اور چوب دست اوسکی ہاتھ میں امیر کی طرف چلی کہ مجکو میں مار ڈالونگی دیوا
نہ بہت سامنے کیا کہ یہ آقا [illegible] جو دوستی ہے اوسنے نہ مانا اور بیٹے کو شور کیا امیر پر ایک چوب دست مارا امیر نے
نیو کھت پکڑا اوسنے دوسرا چوب امیر نے چھین لیا وہ بھی جھٹ لگے کہنے ہو نیلگی اور بہت سے زیادہ
تر امیر نے زیر کیا اوسوقت قدم پر گر پڑی اور کہا میں جانتی تھی کہ دیوانہ کی بات کا کیا اعتماد حقیقت
میں تو حمزہ ہی ہی اب دونوں کہا ہمارے گھر چلو امیر نے کہا پہلے زمیندار سے وعدہ کیا ہی جب تک کہ کہا لینی ا
نکی نہ ہیں نگا نہ جاؤنگا تم جاؤ میں بھی آؤنگا غرض دیوانہ اور جان اوسکی گھر کو گئیں نئے سامنے سے امیر آ
یا اور زمیندار سے کہنے لگا کہ بیہودگی تو نے دشمن کو ستیر کو انکو اچھا کیا اور کہا تو ہی میں ہلکارہ ہوں
جب یہ بات زمیندار نے سنی جان نکل گئی ارادہ کیا کہ اپنے لوگوں سے کہوں کہ ایک کو جی بندوق سے مار دیں کہ
جاؤ جب امیر نے یہ دیکھا اور کہا مرزبان ہے اور امیر للکارا اور امیر کی غرض امیر آیا امیر نے حال قباد کا پوچھا
امیر نے کہا چلو کہ سارا لشکر پریشان ہی امیر نے کہا میں نے انسے وعدہ کیا ہی جب تک کہ انکو روپی نہ دونگا تب
لگا جب تو امیر نے کہا کہ اور لشکر میں آکر لند ہور سے اور سب پہلوانوں نے کہا کہ اے قباد امیر حمید

بہی جسکو منظور ہو آنا ہو اپنے حقوق و حافق در الشرق بیان لی چلو کہ امیر اونکی غرض یہہ جو لعند ہوئے سنا تب
خرچہان بیر دالکی سوار قباد کے اور جابان محل کے سب چلی اور امیر لیکر چلا دو دن ہو چکے کہ نوشیروان کو خبر ہو
گئی کہ تب ایرکو حیرانی ہے کہ بختک نے بہمن سے رو میں اپنی معقبی صلاح کر کے تب خون چلا کہ الکیلا قباد بہی جار لو اور
مہر نگار کو بہی گو اب تیار کر کے تب جو شبخون لیکر چلا اور وہان امیر سب پہلوانونکو حمزہ صاحب قران نے کہا کہ
لی گی اور سبقت خور جہان روی داشیر فوج میں ایم نہ کا اگہ دیکھو بی امیر نے سبکو دیکھا اور امیر سے کہا او امیر تو ان
نکو بیان لا یا او بادشاہ تنہا ہی رہ گیا دشمن تو اب تو نے یہہ خطا کی اب جلد چلو غرض امیر نے کہی لیکر
دار کو بہرے چالیس ہزار دلاور سامنہ چلی امیر نے کہا گیا مشکل ہی او سنے کہا مر موقع اب چلیں غرض امیر سبکو ہمراہ لیکر
چلی اور دلاونکی اگر اڑ سبب سا او سنے کہا کہ دو دو روز تو تیر امیر نے کہا کہ مراتب نا نہیں ہو سکتا ہی اور کوچ کیا و دیو انہ بہی
ہمراہ ہوا اور بیان بختک نے دیکھا کہ دو پہر سے رات زیادہ آئی بہمن سے کہا جاکر تب خون کرو اور اپ نوشیروان پاس رہا
یہہ تمام لشکر نوشیر کا ہی ساسانی لیکر لشکر امیر پر چلا بختک معہ ۲ ہزار عیاروں جو بخشش حبشی بیس ہزار سوار سے چلا نیہ انگی
جوانی ہی اسون نے دیکھا کہ بہمن شبخون آیا ا ہتو بیا گے اپنے لوگوں کو لشکر کے اندر بھیجا کہ سبکو جگا دو غرض
جو او شاہ سردار کو بہی ایک علمدار اور مقبل وفادار ہی جو وقت یہہ حال دیکھا سوار ہو اور روشنی
کو حکم دیا تلوار چلنے لگی آیو الماجی گرد او طوق گردھران جمہ بیٹے گے او روان نے علم او ٹھالیا اور نقارہ
شروع کیا کشتونکی پشتے زمین پر لگنی گرنے ہزاروں مسلمان مارے گئے او عیار جوب تیر انسر سے تابک
زخمی ہوا جب قباد کو یہہ خبر ہوئی تو یہہ ہتیار سج کا سوار ہوا تیغ سلیمانی کو ہاتھہ میں لیکر جیسے اژدہر
لگی بلکہ اکثر نے قباد پر تلوار ماری خود کٹ گئی اور کاسہ سر پر زخم لگا بلکہ مہر نگار رہت رہی تھی قباد کے
واسطے کہ عیاروں نے اکر ملکہ کو یہہ خبر دی کہ قباد زخمی ہوا او سوقت ملکہ مہر نگار گھوڑے پر نقاب ڈالکہ
کستکو بالی کی او جہان پر سوار گیا کہ اب تو کنار لشکر کے چلیں جو رخ کو ملکہ کے ہمراہ گیا اور سب
سے تیر دلی واسطی جالی جانیکی زنانی سواریونکی اکر دہ ہی ساتھ ہوئیں غرض تمام خادمان
محل کو عیار لشکر سے باہر لیگئے اور رات باقی ہی تلوار چل رہی تھی آتحبک نوشیروان

لوہی سوار کر کے دریا کہ اسمیں بہمن قریب آیا قباد شیر یار کے بیچا اور تلوار ماری قباد نے قبضہ میں ہاتھہ ڈال کے تلوار اوسکی چھین لے
اور کمر بند میں ہاتھہ ڈال کے بچار کے سر او ٹھالیا وہ جو تیر یا تو توڑ کمر بند کا ٹوٹ گیا زمین پر گر گیا بلی دور اور انبار نا گوارہ
اور کہا بہمن کو لی گئے قباد نے بارہ کابلی نامی پہلوانونکو گرد کی اور اگر قباد تو آنگا اگا اور بہی تمام فوج بیدل اور سب وہ باہو
لی تھی بلکہ ایک تلوار برابر بختک قباد کا جلد آنا تھا او سیر لگی تخت ہی لیا لوگوں نے کہا اے شہریار تاج و تخت پر دونو نیز صد
یہ بیچا اب ایک طرف روانہ ہو قباد نے کہا میں ہرگز نجاؤنگا اگر مرنا ہی تو یر جاؤنگا یاد کہ اسمیں صبح ہو گئے بیان تک
گرد و بیرون آیا تلوار چلتے ہوئے اور وہان امیر نے سبکو امر کو بھیجا تہا کہ تو جاکر خبر لا اب جو امیر آیا اور یہہ حال دور سے دیکھکر بہاگا اور امیر
کہا امیر نے اشعر کو دور آیا امید بہیجی اور نعرہ کیا بعد بلند ہو کے نعرہ ہوا امیر بن حمزہ کا او بیرام کا نعرہ ہوا غرض کل پہلوانونکو
بختک نے جو نعرہ امیر کا سنا یہہ تو او نہیں جو بیتہ کر نوشیروان نے کہا کہ الکیدار یہہ کیا حال بختک نے کہا مر او تو یہہ حال ہوا تم اپنے
کہ جب امیر کا نعرہ سنے ہو گیا قال قہقہہ ہی اور کانپنے لگتے ہو او ربیان ہات سے چھوٹ گیا اور تاج گر گر پرا نوشیروان نا قبل ہوا اور کہنے
لگا یہی وقت ہی تیر چل کا امیر حمزہ نے تو آکی علم کو قلم کیا اور بہمن کا سامنا کیا کہ باتہی او گیدار چلی ہوئی تو اوسپر
اوسنے تلوار ماری تلوار چھین لے او کمر بند میں ہاتھہ ڈال کے او ٹھالیا اور عیار کو دیا اوسنے باندھہ لیا بختک نے قلیل باز
کمعنت بچوا دیا امیر بارگاہ میں آئے بہمن کو بلا کر کہا کہ مسلمان ہوا او سنے کہا جب نوشیروان مسلمان ہوگا تب میں بہی مسلمان
ہونگا امیر نے کہا اسکو قید کرو اب بہر یہہ حملہ کرتا ہی امیر کو ایک نامہ ملکہ سے آیا کہ انہر انکی سعد زنگی نے قتل کر ڈالنیکے آیا ہی
جلد آؤ امیر کو امر کو لشکر خانہ کعبہ کو چلی او سوقت فوج نے کہ توت بند ہوگئی تہی اور انہر زنگی خندق پر پہنچ گیا امیر نے للکار او سنے تلوار
ماری امیر نے سپر پر روکا اور عقرب سلیمانی ماری بالو تیر پر سے یا تنگ سے نکل گئے تو گئے آخیشکی دور او دیکھے دروازہ کہ
لیکر ائل مکہ نکلی جب مارے گئے بہاگا امیر خانہ خانہ کعبہ میں آئے بعد تین روز کے رخصت ہو کر چلی اتفاقاً او سی راہ سے امیر اراوہ
کیا امیر نے دیکھا ایک شہر میں آئے امیر نے امر سے کہا کہ امیر یہہ شہر کیسا ہی تمام معلوم ہوتا ہی کہ راہ گم کئے چلو شہر میں غرض دروازہ
شہر پر آکر دیکھا کہ ایک مکان او ربڑا رہو نگا رکہا ہی او سنے کہا امیر تیر ہمراہ امیر میں وہ مکان چرہا تبلگا او مکان او تہار
جب امیر نے یہہ سنا ہو لوگون پکر لیا امیر جلد یا امیر آئے دور مکان کو توڑ ڈالا اور روپے امیر سے کہا باندہ امیر نے جو
تہار او دیکھے تو زر یا تنے او باقی نذر نیاں گے امیر نے سر کو بخی ایک شخص اپنے گھر لایا کہ مجکو بہی ربحی دیکھا

امر اگر اونہر اور وہاں فر کتوال کو اوسنے ادمی کو بھیجا کہ بلد لاو امر باہر کہ اتا اوسنے اوسے کہا کہ وہ جو کمان کو توکر آیا ہے
اوسے کتوال نے بلد بایا ہی اور نے کہا کہیں اونکا لیا ہے کہ کا نوکر ہی اپنی منزل سے آیا ہی اوسنے کہا او بد مشی جاکر کہیں اور نے کہا
کیا گو گیا ہی فرض اوسے نکر رہو تو کہ امر باہر آ اور امر کو بھی جاتا کہ کمر میں ہاتہ ڈال کر لیجا کر امر نے ایک تھپڑ
مارا کہ وہ مرگیا یہ خبر کتوال کو پہنچی اور روز بروز کو بہی ہوا جو سوار ہی جب سامنے پہنچا دوڑ امر نے امر سے کہا کہ اشغر کو
لاکر میں اوسپر سوار ہوکر باہر جیون کہ اشغر آیا امر سوار ہوکر باہر آیا اور اونمیں سے ایک دوڑا اور اوکا پاون پکڑ لیا اور
کہا جا دوسرے نے کہا گیسہ سے جلو اور جاتا کہ امر کو کھینچ لے امر نے اوسکو ایک قبضہ تلوار کا ایسا لگایا کہ لوگ تلوار بکر کہ دوڑ امر نے
تمیس بیس ادمی مار ڈالی اور امر بھیجی سے جو آتا تہا اوسکو مارتا تہا اور جو کوئی اگے لی آتا ہی امر اوسکو بلوا [illegible] کہ وہ
تکرار ہوتا ہی یہاں تک کہ مرزبان کا گلہ اپنے جو وہاں تہا بادشاہ تہا اوسکو خبر ہوا اوسنے اکر سبھونکو منع کیا اور امر کو
مجرا کیا اور کہا اجازت ہو تو میں آؤں امر نے بہی سلام کیا اور کہا اور وہ آیا اور امر کو اپنے بارگاہ میں لایا اور حال پوچھا
اور امر نے کہا میرا نام خواجہ سعد شوی بازرگان اور کنتور جلی مکان ہی تب تو اوسنے کہا کہ اب [illegible] اور [illegible]
سے ہی اگاہ ہونگی اور حمزہ کو بہی دیکھا ہوگا اپنے کہا دیکھا ہے [illegible] بہتر ہے [illegible] ہی اوسنے کہا حمزہ بسیار
بہادر ہے مجکو بہی نے بلا لیا ہی تم کہو کہ میں جاؤں امر نے کہا کہ جانا بہتر ہی نہیں اوسنے اوزیتا اور سمجہدونہ ہزار [illegible]
میں جاکر مارا اور امر کا لشکر میں سوا اور [illegible] اور پنجہ او کشتی بہی رہتی ہی اور اوسکی بیٹی [illegible] مار رہا ہو اگر
اسکا جی چاہی جسے کہ [illegible] تو اوسے بہی شوق مقابلہ کرا مرزبان لیلی کی خوب اور [illegible] اوسکا اور [illegible]
اوسکا زرد ہوگیا اور کہنے لگا کشتی کرو پنجہ کیا امر نے انکار کیا اوسنے نہ جانا امر نے امر کو منع کیا [illegible]
نور نیر ہوجاتا کہ جسمیں جان بچی کرنکلی جلی [illegible] تو رہا ہی جان بچا نکلا [illegible] ہوگا امر نے کہا اوسنے نہ جانا
زرد اور دونہ کے بعد کشتی میں زیر کیا اور اونہا لیا رنگ اونکا لال ہوگا لیکن ضبط کر کے کہا کہ [illegible] السعد شامی [illegible]
مجہی وہاں کی دولت [illegible] سے بچایا میں تمہار احسان کر [illegible] اور امر نے اپنا اسباب اور اشغر کو [illegible]
میں چھوڑا [illegible] مرزبان نے کہا مرزبان سے کہا اب جاتا ہوں اور صبح کو حاضر ہو کر [illegible] اوسنے کہا [illegible]
کہا اج تو میں وہی ہوں [illegible] لیکن کہا [illegible] سے بہت [illegible]

ایک خواجہ سرا کو مقرر کیا کہ بارے اونکو ایک روٹی اور ایک کوزہ پانی کا دیں جس وقت کہ لڑکا پیدا ہو مجکو خبر دو تاکہ اوسکو قتل کر
اور اسکو محل میں بہیج دو نکا کہ اسکی کہ بہم رسید [illegible] قیصر تو بری اگیا [illegible] عورت کیا کہ [illegible] ہو ناعلم شاہ کا او [illegible]
قیصر روم کا اور [illegible] کا اور بارہ برس کی سن میں قتل کو مارا بعد تو جسکی [illegible] اور [illegible] روٹی لگی
اور خواجہ سرا سے کہا کہ تو مجکو بلادی ملکہ کا [illegible] حال سے جو خواجہ سرا [illegible] ملکہ کا بیان [illegible] روتے لگی بیان
لڑکا ہوا خواجہ سرا آیا پوچھا کہ کیا ہوا [illegible] نے کہا کہ لڑکا ہوا اوسنے جاکر قیصر روم سے کہا اوسنے کہا کہ لڑکی [illegible]
خواجہ سرا آیا ملکہ نے کہا ملکہ نہیں کہ بیلگی اور کہا مجکو قتل کرو اسی [illegible] گیا گیا قیصر روم کا خواجہ سرا [illegible]
قیصر نے کہا وہ نہیں دیتے ہی اور روتے ہی قیصر نے خواجہ سرا کو مار ڈالا اور کہا میرا حکم نہ مانا اور دوسرے کو بھیجا کہ [illegible]
ملکہ نے نہ دیا اوسنے کہا مجکو قتل کرو [illegible] لیجا [illegible] ملکہ کلیجہ سے لگائے اور [illegible]
سر اس جب [illegible] او زنجیر [illegible] قیصر کے حرم [illegible] ملکہ نے دیکھکر سلام کیا [illegible]
اور خواجہ سرا کو مار کر نکال دیا اور قیصر سے کہا کہ [illegible] بہی [illegible] اور بیان بہی فرزند نہیں [illegible]
بہم [illegible] تو باہر جاکہ تو بہی [illegible] اور میں [illegible] کیوں کہ یہ امر کا [illegible] قیصر نے بہی صورت دیکھی
سعید [illegible] اور تو بہی [illegible] اور [illegible] بیٹا ہوا اور باہر [illegible] اگر حمزہ [illegible]
اسے [illegible] اور دو دو [illegible] قیصر [illegible] رومی [illegible] اور نام [illegible]
رومی [illegible] اور [illegible] نوکر [illegible] بارہ [illegible] اور تمام [illegible] بارہ ہزار [illegible]
تمام [illegible] اور وہ [illegible] بارہ برس کی سن ہوا [illegible] قیصر میں علم شاہ [illegible]
میں بہت [illegible] قتل کر [illegible] قیصر [illegible] تخت [illegible] اور [illegible]
[illegible] قیصر [illegible] علم شاہ [illegible] اور [illegible] علم شاہ [illegible]
سونڈہ [illegible] اور وہ [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] قیصر آیا
لگا تا [illegible] اور [illegible] نام [illegible] علم شاہ [illegible]
کہ تمام [illegible] علم شاہ نے قیصر سے اجازت [illegible]
میں [illegible] قبضہ [illegible] سوار [illegible] اکر [illegible] قبضہ کیا اور
[illegible] مظفر شاہ [illegible] کیا اور [illegible] لیا اور [illegible] کہ یونان میں [illegible]

امیر حمزہ نے مانکو نکال دیا اور یونان ہی لی لیا کلتش ارقی امیر کو عرض کی کہ قیصر کا بیٹا رستم پیل تن علم شاہ
رومی نے اکثر شہر چھین لیا اور کابل میں جا کر رونق بیٹھی کسی کو خبر نہیں ایک مرتبہ قلعہ میں گھس آیا اور ایک
مرد او صدف نوش انشی اصفہانو شی زخمی ہو کر نکال گئے اور جو رخ جو بھاگے شہر میں ہر ایک کو ہر فوج کس نے دو
کان ہی اوسنے بیچے کیا اور اپنے شہر میں خوشید کیا اور رومی تمام کر لیا اخبار سے امیر کو بھی امیر حمزہ نے کہا جا کا وہ حال
معلوم کس کا یہ حال ہی جو رخ کو بچاؤ کہ وہ محل سے ہی اور رومی مار ڈالینگا یہ سوچ کر امیر نے کہا کہ سات ہزار لیکر سوار کی
ہر اپنے نارنجی نوشی ہمراہ لی معہ بارگاہ نارنجی کو خبر کیا تو سیدھی راہ میں شہر روم چلا اور ایک آہو دیکھا گھوڑا اوپر
ہر وہ آہو خوب بنا کا ایک باغ تھا اوسکی دیوار بنا تندہ کسی خانہ گیا امیر حمزہ بھی گھوڑا بلوگد گیا گھوڑا بھی پر آگیا اندر
گو دیکھا رمنہ ہی اور صد ہا لقف جانور ہی ہر تو امیر حمزہ نے بخوبی شکار کیا اور بہت سے جانور جال ڈالی اور وہ رمنہ
مصر کا ہی اور بیچ میں ایک مکان ہی اوسمیں قیصر بیٹھا ہی اور شراب پیتا ہی اوسنے جو یہ حال دیکھا اپنے لوگوں سے
کہا یہ کون ہی بے ادب حرکت کرتا ہی اسکو بلا لاؤ لوگوں نے آکر امیر حمزہ کو خبر کی اور کہا سامنے شاہ بیٹھا ہی اور بلاتا
ہی امیر حمزہ نے کہا کیا میں تمہارے شاہ کا نوکر ہوں جو اسے ہوئے یہاں آیا تھا جنسے اوسکو مارا قیصر نے کہا پکڑ لاؤ ایک شخص نے
چاہا کہ پاؤں پکڑ کر گھوڑے سے کھینچ لی امیر حمزہ نے ایک قبضہ مارا گر پڑا اوسکا بہت گیا لوگ دور امیر حمزہ نے گھوڑے کو
تند کیا باہر دیوار کے جست کر گئے جب تک لوگ دروازہ سے باہر او بھی امیر حمزہ اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور سب تمام قیصر
کی ہو گیا تھا امیر حمزہ نے کہی کہ بیٹا امیر کا ہو لوگ دور دور دوڑ ہو ند کر چلے گئے اور قیصر نے کی وہ زمیں دار
قیصر نے علم شاہ کو لکھا نامہ کہ میرے زمیں پر امیر کا بیٹا امیر حمزہ یونانی آیا اور میرے ساتھ بے ادبی کے طرح نے اوسکو
جیتا پکڑ کے میرے پاس بھیج دو عیار نامہ لیکر علم شاہ کے پاس چلا علم شاہ نے لشکر کابل کو کوچ کیا اور عمر حمزہ جو
چلی راہ چلتی فوج دیکھی شہر یار جس طرح چلتی کہوں اوس طرح چلی اب تو جانتے ہی کہ نہ چھینے قلعہ کابل برابر
برابر رہے اور کچھ نہوا اگر امیر عیار نکرتا تو نہ ہاتھ آتا اب یہ تھا چلیں اور ایک [illegible] رومی کچھ [illegible] ہی اگر اپنا
عمل کیا ہے غرض تمام لشکر کو تو کوہ میں چھوڑا اور امیر حمزہ کو دس سوار کے معہ لیکر اسپ گرد وغیرہ فرخ آیا
اور وہاں رومی نے حکم کیا ہے کہ صبح کو دروازہ کھلی اور شب کو بند ہو اور جو اوسکو دیکھے یہ حال کہ آتی دیتا
بلکہ صبح نمک والی زیادہ آتی جاتی ہی گر جا بر ایک دن جرتا ہی ایک نمک والا اپنا بیل لئے ہوئے قلعہ سے نکلا

سوار ہو کر امیر ی شاہ راہ چھوڑ دی اور طرف چلا اور [illegible] جب امیر ایک بیج امیر نے کہا تھا کہ یا حمزہ چلو اور امیر نے کہا تھا کہ اگر امیر چلتا ہوں
اور رستہ نام جتراقی سنتے تھی امیر تو چلی گئے اور مرزبان کلہ اپنے کو رات جا کر رنج کا نبدنہ آئے او صبح کو اپنے لوگوں سے کہا کہ مجھکو
بڑا صدمہ ہی سو اگر نہیں معلوم نہیں ہوتا لوگوں نے کہا جا کر بلدی و د لوگ جوان تو دیکھا کہ نہیں ہی اکثر عرض کی کہ اونے کہا کہ جتراقی
کو تو بلا لاؤ وہ جب وہ آئے تو کہا کہ تو نے کو نام اور [illegible] اونکا سنا تھا اوسنے کہا کہ ہاں حمزہ اور امیر یہ کہکر اسمیں صلاح کر کے
چلی گئے کہ وہ مقرر جلد کر کوف نسیمی کا یہ نام جو حمزہ کا سنا سجدہ کیا اور لوگوں نے کہ یون میں نہ کہتا تھا اب تلاش کرو اور اگر
او نہ ملیں مسلمان ہوتا ہوں لوگوں نے کہا کہ ہم دہوں نے ہی جب لوگوں کو بتایا نہ چلا او سوقت ان بلدی کو لاؤں لشکر لیکر چلا کہ جو
مسلمان ہو لکا اور امیر کے لشکر کو چلا اور امیر یہاں اپنے لشکر میں آ چکی تھی اور بارگاہ میں بیٹھے تھی کہ اپنے میں چار امیر کو [illegible]
کہ آج تیسرا دن ہے کہ نوشیروان جرفراز بختک رومی بھی آرد بار سے ہمی با ہمیشہ آدمی سا لشکر جو رکر غایب ہو گئے
امیر کو بہت حیرت ہوئی لوگوں سے کہا خبر لاؤ کہ یہ تنہا کہاں گیا ہے اور نوشیروان صلاح بختک سے بھاگا ہی امیر کو اب [illegible]
نہیں دیکھا دیکھا اور اگر لشکر ہمراہ لو لگا تو پیروہ ہی [illegible] ہو کا غرض نوشیروان جاتی جاتی ایک صحرا میں پہنچا
بہت [illegible] تھا وہ آئے اور امیر سب کو گھیرا اور کہا گھوڑے ہتیار ہم کو حوالی کرو بختک نے کہا تم نہیں جانتے کہ یہ
شاہ ہفت اقلیم نوشیروان ہی اوسے بے ادبی کرتی ہو اور اسکے عمل میں رہتے ہو قزاقوں نے کہا اگر
شاہ ہی تو ہم تبرک سمجھ کے لینگے غرض لاچار ہو کر زیور نکالی اور جو تھی اونہوں نے کہا ہم نہ لینگی او ہتیار نہ دو
نوشیروان کہا ہرگز نہ دینگا قزاقوں نے رومی بھی اپنے لوٹ لی معہ تاج وغیرہ دیدیتا ہوں غرض سبکو قزاقوں
نے ننگا کیا اور ایک چادر رکھ کے تنگ بہار کر دیں ان سبھوں نے باندھی اور صحرا میں چلی آتی ایک صحرا میں پہنچی او
ایک لشکر دیکھا بختک نے کہا کہ یہ لشکر کسکا ہی لوگوں نے کہا مرزبان کلہ اپنے کا ہی بختک نے کہا نوشیروان
کہا کہ یہ وہی ہی کہ ہمیں نے واسطی مرزبان کے بلدیا تھا تو اب آیا ہی جب اسکی حد پہ جاوینگا تو ہی ہتیں اینگا
دینگی اور لوگوں سے کہا کہ جا کر مرزبان کلہ اپنے سے کہدو کہ نوشیروان وغیرہ آئی ہیں جو بدار نے جا کر کہا اوسنکر کہا کہ
نوشیروان کہاں حیف ہے کہ وہ ایسے حال سے آیا بختک نے کہا میں سچ کہتا ہوں اور اگر تم نظر دیکھ [illegible] تمہارے نوکر جاتے
رہی گا غرض جو بدار نے کہا مرزبان نے کہا اوسنے کہا بلدی جب نوشیروان آیا بختک نے کہا کہ یہ شاہ ہے اسکی مدد کو [illegible] نے تمہیں

بلایا تھا مرزبان کو اور کہا جب یہ بادشاہ ہی اور بتا کر تھا بزرگ تاہی اور میں تو مسلمان ہوا اور دین حمزہ کا برا
برحق ہی جب تو تمہارا یہ حال ہی اور اپنے لوگوں سے کہا کہ کس خدا کا فضل ہوا کہ حمزہ کو کیا نظر دیتا اب انہیں کو جا کر
طلب کرو اور انکو پکڑ لو کیونکہ سب کو منع لوگ نہ کیا اور قید کیا اور پکڑ کر امیر کے پاس آیا امیر کو خبر ہوئی کہ مرزبان آتا ہی اور
اب کی طرف آتا ہی امیر حیران ہوئے امیر نے کہا یا امیر معلوم ہوتا ہی کہ انکو تمہارا ہو گیا کہ انہیں فرد ار نے کہا کہ یا شیخ آدمی
نوشیروان کو قید کر لاتا ہی امیر نے انکو خلعت دیا اور مرزبان نے جب دروازہ بارگاہ پر آیا امیر نے پہلوانوں کو واسطی
استقبال کے بھیجا وہ لیکر آئے امیر نے نوشیروان کو دیکھکر سلام کیا اور حمام میں بھیجا اور بہمن کو بلایا اور کہا کہ توفی کیا
تھا کہ نوشیروان کو جب قید ہوگا تو میں مسلمان ہونگا اب بتا بہمن نے کہا کہ اگر نوشیروان ہی مسلمان ہو تو میں ہونگا قتل کرنا
بہمن قباد نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو لوگوں نے اسکو قتل کیا اور برکات نے امیر کے پاس لائے امیر حیران ہوئے قباد نے کہا کہ
میں نے حکم کیا جب انکی شرط پورا ہوا پھر کیا عذر ہے امیر جب ہوئے اور ازدہا نے بہمن کو سر کو دیکھکے جان نکل گئے
اور کہنے لگی ہمکو بھی کلمہ بتا ازدہا تو مسلمان ہوا اور نوشیروان کیا اے امیر میں مداین میں جا کر مسلمان ہونگا امیر نے
کہا ارشاد کی اختیار ہے غرض نوشیروان وغیرہ نکالا نکل کر بارگاہ سلیمانی سے باہر چلی اور اپنے اپنے گھر چلی اگر دو تین
دن رہا اور مداین کو جلد راستے میں روانہ بھی کو کہا تم لشکر سے نکل جاؤ تم ہو کے تو پر فساد ہوگا روانہ بھی اسکا
بلنو کو لیکر نکل گئے بختک نے بہر سیکا بالا نرم کہا کہ ارکس سے چلیں خراسان نوشیروان کو ملک سے کیا تھا اور اسپے دو چار
گرکا ساتھ سے انکی مدد کو بھی تھی اور وہ امیر کے ساتھ سے مارا ناحال کر اور سے کہی اب تو تمہا نشاد دشمن وہ امیر کا
لشکر کا کام کر چکا عرض بیان تک بختک نے نوشیروان سے کہا کہ وہ اماکن فساد ہو کر نوشیروان کو جلد امیر کو ہوا کہ نو میں کو راہ
نکال دیا اور نوشیروان کو کہا ہے امیر کس ہمارا ہی ضمیر کو روانہ کر دو اور امیر چلی امیر اور نے عقد کر لئے اور وہ محل
ہی قیصر موجود سکا پہونچا ہی سات لاکھ سوار کا مالک تھا اور اسکو سوار کہ اپنے بیٹے امیر کو دار امہ مسلمان ہو گیا خفا ہو گیا
قیر جان کو فار ان قہرمان کو لاکھ سوار کا سردار کہ جا کر فدروس رومی کو مع جاودان نجل کہ بکر الفاہر بن قہرمان رومی شہر میں
اور فدروس الماس واصف دو ہو بیٹے مع راستہ اور سبور جنگ سوار کر کے ساتھ قیصر روم کے لائے قیصر زادہ
قیصر نے سلام کیا اور کہا تو نے مجھکو بہ از نگی اور مسلمان ہو گیا بہتر ہے کہ اپنا دین قدیم اختیار کر فدروس نے کہا کہ امیر نے
دو لاکھ فرنگی کو مارا اور پر از مدد کے شہر اپنا اور وہ حق نبی اللہ تعالی برحق ہے اور ولدیت کی والی ہی قیصر نے
یہ سنکی حکم دیا کہ قید کرو اور راویہ اور شبیرہ کو باغ کے پاس حمام تھا وہ انکو وہاں قید کیا اور سنا کہ بدحل

یہ ہر الست تھا علم شاہ نے دروازہ تک ہو کچی تھی کہ امیر حمزہ بھی داخل بارگاہ ہوئے اور لشکر جبکہ بہر صورت
عاشق ہوا اور جنگ کے سلام کیا امیر حمزہ نے جب یہ حال دیکھا کہ اس پہلوان نے بعد امیر حمزہ نے بھی سلام کیا علم شاہ نے کہا سبحان اللہ
ارے بادر کیا کہو ڈرا ہی اور کہا رکاب سے اتر کر خواب اپنی ہی تو تشریف لائی امیر حمزہ نے کہا کہ میں اپنے مطلب کو آیا ہوں علم شاہ نے
مجھی معلوم ہے وہ حاضر ہے اور لوگوں سے کہا کہ جلدی لندھور اسپ کو لاؤ لوگوں نے لندھور اسپ کو گھوڑا لائے امیر نے کہا اب اگر یہ گھوڑا تو جانو
بیان علم شاہ نے رکاب پر ہاتھ ڈال دیا کہ اوتر جب امیر حمزہ نے یہ حال دیکھا کہا اسی گھوڑے کو اب لینی تو میں اوتروں علم شاہ
کہا کچھ یہ سمجھا کہ میں نے تعریف نہ کی تھی امیر حمزہ نے کہا میرا معمول یہ ہی ہی عرض علم شاہ نے کہا کہ امام غائب ایکی اب مرزا
امیر حمزہ اوتر پڑے اور گھوڑا اطلسی کو سیارہ رومی کو دیا کہ لی جا علم شاہ نے ہاتھ پکڑ اور لا کر دنگل پر بٹھایا لندھور اسپ نے مجرا کیا
اور قیصر وہ نشو گفت تمہارا ہوا اب جانو کہ مجھکو بندہ جانو دیکھو تو کیا حال ہوتا ہی امیر حمزہ نے تشکر کیا اور کہا جب ہوا اب مجھ
امیر باتیں ہو نیلگی اور علم شاہ نے کہا اب کہاں کہاں تک جائیگا امیر حمزہ نے کہا اگر آپ میرا دعوت قبول کریں تو کہا مضائقہ علم
اچھا امیر حمزہ نے فرح سے چپکی سے کہا کہ دوسرا گھوڑا لی آ کہ میں دو پہر رات تک ناچ گانا اور شراب اور کباب میں مشغول رہے
لندھور کو لیکر ہمراہ اپنے مکان پر آئے امیر حمزہ نے اگر تیار کئے دعوت کے علم شاہ کے کہ ایک دن کے بعد علم شاہ آیا مع لشکر
اور دعوت کھا کر اب جو بارگاہ میں بیٹھا تو دنگل پر نگاہ پڑی دیکھا طلسمی دنگل ہی سبب تعریف کے امیر حمزہ نے دنگل دریا
حمزہ نے کہا براور میں لات منات کے پرستش چھوڑو اور خدا آسمانی کو پہچان اور برحق جانو علم شاہ نے کہا بیان ہی
تمہارا کشتی ہوا اگر اب زیر کرنی میں دین تمہارا قبول کرو غرض اگلی اقرار ہوا اور امیر حمزہ سے کشتی ہونیلگی چار گھڑی تک کشتی ہو
ہے کہ فرح نے اگر کا لفظ کہا امیر حمزہ نے کہا اور فرشتہ کا جھینٹا ناتا کو کشتی گئی علم شاہ نے کہا کہ اب بیان کہا ہم یہی سنتے کہ کیا تمکو خوش
امیر حمزہ نے کہا جو رد نکلی کو بیٹھا بعد اسوا ہی علم شاہ نے یہ کشتی نہیں امیر حمزہ کو چھوڑ دیا اور کہا اب یہ تمہارا اختیار ہوا اب حال سنی سو گئے
یہ وقت خوشی کا ہی اور علم شاہ نے کہا اگر نا گوار ہو تو میں اپنے فرزند کو اپنا بیٹا کروں اور اسکی حقیقت بھی کر دینگا امیر حمزہ خوش
اور کہا میں نے تمکو دیا سلطان سعد کو فرزند یعنی لیتا علم شاہ کا اور جیسے کر نا پیر دس سوم سے عرض علم شاہ نے جمع کیا اور ایک
علم شاہ رہا بعد رخصت ہو سکا یہ تو قیصر کیطرف روانہ ہوا اور بیان وات دن عشق عزت ہونی لگی کہ ایک روز حضور رخصت ادھر گئے ایک
ہی پر حیرہ پہنچے جو چنگا کہ بہمن رومی دو تو قید میں اور انہوں نے جو بہن کو اپنے دیکھا سر جھکا لیا حور نے سلام کیا اور کہا کہ
بیان یہ کیا بات ہے کہ تم مسلمان نہیں ہوتے اور اگر آپ جانو تو امیر حمزہ سے ملیں تمہارا قصور معاف کر وادوں اور
شہر تمہی کو ملی رومی نے کہا اگر تمنی سچ ہے لیکن عزت نہیں جا بیٹھی ہی کہ ہم کہیں کہ ہمارا قصور معاف کرو مسلمان تو

فرخ نے امیر حمزہ سے کہا اب دور تیر سے انکو تیر لگا جاتا کہ وہ بیل چھوڑ کر ایک نالی میں بیٹھا اوس نے دیکھا تو بیٹا فرخ نے سپاہی سے ایک تیر بالا بیٹو
مارا اور وہ بیہوش ہو کر گرا اوسکو توڑ ڈال دیا اور اوسکی لاش کو نکال کر رسی باندھکر دروازہ پر قلعہ کے لایا اور کہا دروازہ
کھولو نگہبان نے دیکھا تو لوگوں نے اسے کہا وہ بھی نمک والا قدیم جوا ہی تھا تب اسنے کہا اب کیوں آیا ہی فرخ نے کہا صاحب
چاہا میں اوسکا ہو اور ہاں طاق میں اپنا بیٹھا ہوا اور دسگار روتی اور کہتے لگی ہیں ہوں کہ بیکو تو جا رہی ہے ہی نہیں چلتے ہو
انہوں نے اسکی منت کر کہا کہ ہمکو تو اسکی آواز میں فرق معلوم ہوتا ہی فرخ نے جو یہ کلمہ سنا دروازہ کو دیکھا دیا وہ گئے
لوگوں نے کہا ہاں ہاں کہ اسکی فرخ سے تکرار ہونے لگی کہ سامنے امیر حمزہ نے گھوڑے کو دوڑایا اور دروازہ میں گھس
لوگوں نے اسے تکرار کرنا شروع کیا کہ دسوں سوار وہ بھی چلے آئے جب تو امیر حمزہ نے نعرہ کیا اب لوگوں نے بھاگنا
چھوڑ دیا دروازہ اور بھاگے اور پیادہ جو تھی اونسے تلوار چلنے لگی امیر حمزہ اور لندھور نے کشتے کے پشتے لگا دئیے
غل زیادہ ہوا اور کابلی کو خبر ہوئی ہزار بادو نیز تلوار چلنے لگی کہ بعد چار گھڑی کے امیر حمزہ کی فوج قریب آئی تب تو رومی
کابلی بھاگے اور امیر حمزہ دروازہ بارگاہ رومی میں پہنچے اور مع گھوڑے کے اندر چلے لوگوں کی روک کا جسکو قبضہ مار اوڑہ گئے
ایک پر ایک سبقت سے گھوڑے کی جرب میں لڈ لڈ کر اور امیر حمزہ پہنچے بارگاہ میں آ کر رومی بچے اور تمام کابلیوں نے دیکھا
تلوار چلنے لگی کہ اسکی بیٹی نے ایک تلوار ماری امیر حمزہ کو امیر حمزہ نے خالی دیکر ڈال کمر بند میں ہاتھ اوٹھا لیا رومی دور اور
تلوار امیر حمزہ کو ماری امیر حمزہ نے دونوں بیٹی یعنی رومی کو ہر ایک مار اسی طرح بھی رومی دونوں پر اتنا ہو کر پہنچی کہ گرا دہ کابلی دو دو ہر
سے کشتے امیر حمزہ نے اور لندھور نے گرد لگا دی غرض قصہ نا کابلیوں کو مارا اور دونوں کو اوٹھا کر گھوڑے سے پر بیٹھا جا
جاتا ہی کہ بھاگنی لندھور نے فرخ سے اشارہ کیا فرخ نے حلقہ کمند کے مارا دونوں کو پکڑ لیا تمام لوگوں نے امان مانگا
امیر حمزہ نے امان دی اور رومی بچی کو قید کیا اور بارگاہ میں آکر بیٹھے اور بلقیس جو رخ نے کہ لوگوں نے کیا وہ تو گئی رو
خانہ سے رومی نے دسو بند ولیا تھا امیر حمزہ کو لشکر پر اصدمہ ہوا اور وہاں کو ہر فر و لشکر کو جو رخ نے کہا کہ آ
جان جب میرا وارث آئیگا تو تمہارے سات سلوک کریگا غرض جو بہرام کو نے درد ولت پر آیا اور لوگوں نے
کہا مرا عرض کرو لوگوں نے جا کر کہا بہرام نے جا کر عم حمزہ سے کہا جو رخ کا حال بیان کیا عرض تحائف لیا اور جو
رخ کہ اب امیر حمزہ شب کو محل میں رہتے ہیں اور صبح کو اپنے لشکر میں رہتے ہیں کہ باہر قلعہ کے ساتھ لشکر
ہے و لشکر پر اکثر بیٹھتے ہیں اور گرد تمام گردان پہلوان مع لندھور سب دنگل بہ دلکا بیٹھتے ہیں کہ ایکدن
امیر حمزہ کہ گلشن آرا تو باغ سے جو حلم شاہ نے لیا تھا یہ سب آئی اور اپنے ہو بیکس رہتے ہیں امیر حمزہ

امیر ہوتی لیکن ہم نے جادو بن اور ہیرا کی جملی ان سو نا اپنی تمام سے اتنا ہو تو دو تلوار میں بنکو لادی تو ہم بیان چلی جادو بن اور جنبش جی
تھا ہی مسلمان ہوں جو رخ آگئی اونہیں اوترا اور جو تلوار امیر حمزہ کے زرگی تھینی لیا کہ دو بہمن نے تلوار کو کھینچکر دیکھا یا اکو
ایک ہاتھ رومی اور بہمن تمار اور جو گر اگر دو جا پل ہوا اور جو رخ بیٹھا تھا تو کام تمام تھا فور تو جو بھاگ گئے اور بہمن اوتر آئی اور خود بھی بھی
درسے کھیلی پر دونوں کا قلعی اور گئے آدمی زخمی تھے اور کوئی پر پہنچی کود کر اور لشکر کا وہاں نے جواہر کو عرض امیر حمزہ کا پہنچی کہ انکی رقیب
پر ہی امیر کو سنکی نہایت غصہ آیا اور کہا کہ کوئی خبر دار امیر حمزہ کا تنبیہ اور کہا ذکر نکرے کو آدمی ملعون کو اوسکے بعد پر عرض میں بعید ہوتا
ہی لگا بیوی کہ کونسا نام کرکے امیر نے جواب نہ دیا اور جو تہ پہر لیا اور یہاں لوگ آئے اور امیر حمزہ نے کہا کہ رومی بہمنی نے ادہر جو نکو
ہی لیا اور نکل گیا یہ نہیں معلوم کہ کسنے بلوایا اونکو دہی امیر حمزہ بیٹھے محل میں آیا اور جو رخ سے سارا حال بیان کیا جو رخ قدموں پر
گر پڑی کہ یہ خطا مجھسے ہوئی امیر حمزہ نے کہا ملکہ تجنے یہ برا کیا اب میں امیر کو کیا جواب دونگا اور وہ کیا یہ سمجھی کہ سچ دو پہر کا
بجے سیجدو یہ کہکر باہر آئے اور گھوڑا طلب کیا لوگونکو دوڑایا اور اب گھوڑے پر سوار ہوکے ہونے چلے جنانچہ آتی آتی ایک
شہر لگا میں پہنچے کہ جہاں بہزاد مین قحبہ کے ہاتھ سے امیر حمزہ قید ہوئے تھے اور خود دیکھا سامنے محل ہے اور چلے پھر کے اندر
چلے گئے تخت یا توصور زنگی بنی محفل بچھی ہی اور نرگسی اور جہان آرا اور خواصیں سر برگرا ہی نگاہ جو تخت کے برگر
امیر حمزہ بیٹھا اوپر تیر عشق کا کلیجے کے پار ہوا نرگسی آراگی کیا جی جی تجنے بھیجا تھا کہ تمہارا عاشق کا شوہر ہی ملکہ نرگسی آرا نے
کہا بدبی نرگسی آراگی جلمن اوٹھا لو اور کہ شتر بارا آئیہ تو انکا مکان ہے امیر حمزہ اندر گئے یہ بھی عاشق ہوا دونوں مسند پر
بیٹھے تخت نے پوچھا شہر یار کدہر گئے تھے اور کدہر سے تشریف لائے ہو امیر حمزہ نے کہا واسطے لشکر رومی او بہمن کے او گئے تھے
کل آیا تھا ہمنے کیا معلوم تھا نہیں تو روکتے ابکو شام ہوئی حضور آرام کریں اور شراب ملکا ہوں کہ کوسی میں کریں امیر حمزہ
ہی جھکو تعمل ہے اوسنے کہا کیا انہوں نے کہا کلمہ کا جنانچہ کلمہ پڑہا اور صدق سے مسلمان ہوئی امیر حمزہ کے اور تخت بانو بھی
شراب پی جب دو دو کاسہ پیا نہیں جی اور نشہ ہوا پردہ حجاب کا اوٹھ گیا امیر حمزہ بوس و کنار میں مشغول ہوئے جب پہر را
ت آئی ملکہ نے فرش کروا کے اور ناچ ہوتی لگا جب دو پہر رات آئی بدرہ جادو تیز آ اور دروازہ پر
لکار کھول دو محل دار نے تعمل کیا خفا ہوئی اوسنے دیکھے مارا دروازہ کھولدیا وہ اندر آئی خواصوں نے کہو دیکھا دو زکر
ملکہ نے کہا ایکی بھی آتی ہی یہ دونوں مسند سے الگ ہو گئے اور وہ آئی امیر حمزہ نے سلام کیا اب یا غصہ تھا کہ مار ڈالونگی کہ دو
شمنی میری بیاہی بھی اور یہاں آئے تباہ ہو گئے اور کہنے لگی میں اب جو صورت امیر حمزہ کی دیکھی تو بھی تو قتل کر ڈالونگی لیکن
امیر حمزہ کو جو دیکھا تو عاشق ہو گئے اور محبت امیر باتیں کرنے لگی اور یہ نہ بزرگانہ گفتگو قبلہ و کعبہ کہکر سلام کی
اور وہ

عیار رومی بھی کام کو لگا کہ ایک رفیق کو قید کیا ہے اور نقفل ابرز درسار قلعہ کا بالا لیا پہر امیر حمزہ کو اس
علم شاہ بیٹا قیصر رومی کا آتا ہے اور ہمارے سات کوس پر ٹہرا ہے لگ سوار ساتھ آتا ہے اور وہاں علم شاہ کو نام
ہر کا ہو چکا کہ ارے بیٹا امیر حمزہ کو پکڑ کے بھیج دو کہ اپنے زعم میں جلتی آنکھ اب بھی رہا تھا کہ وہ جمع لشکر آیا ہوگا اور
مارا اور جلا گیا کہ سرانجام نہ ہونا ہو گیا یہ سنکے علم شاہ اپنے لشکر کو لیکر جلد بارگاہ کو آیا اتفاقاً رات ہو گئی امیر حمزہ
تو قلعہ میں گئے جو رخ تھا پاس تھا اور یہاں بارگاہ میں لہراسپ وغیرہ پہلوان لشکر اب بھی رہی تھی تیغ پہر رہا تھا کہ علم
شاہ معہ لشکر آگیا لیکن ایسا جنبش قصد روکنے کا کیا جب میں لشکر لیکے گھر پر اور منت قبضہ مارا اور بارگاہ میں آکر کہا
کہ امیر حمزہ تم میں کون ہے لہراسپ نے کہا امیر حمزہ میں ہوں یہ کہکر ایک تلوار علم شاہ پر مارا علم شاہ نے قبضہ پکڑ کے
چھین لیا اور کمربند میں ہاتھ ڈال کر اوٹھا لیا لہراسپ کو اور جو سپاہ ان تلوار مارتی تھی لہراسپ کو بچا کے سپر کرتا
اور اس طرح باہر نکلا اور سات کوس تک ہاتھ پر لہراسپ کو اپنے لشکر میں لے گیا اور باندھا اور لوگوں سے کہا کہ میں
امیر حمزہ کو پکڑ لایا لوگوں نے تعریف کی اور قدم چومے علم شاہ نے لہراسپ سے کہا اے امیر حمزہ اس دنیا میں قریب ہی مجھکو فرض
کہ مرا باپ سے تو فتح جاوے اور اس کا مزا اپنے تئیں لہراسپ نے کہا میں اس وقت تک لشکر اب میں تھا امیر حمزہ نہیں یہ نکل
گیا کہ میں امیر حمزہ میں تو لہراسپ ہوں ادنا غلام اوس کا علم شاہ نے سنکر ایک قہقہہ مارا اور ملازموں سے کہا کہ یہ صاحب
یہ امیر حمزہ نہیں ہے اس محفل میں سے نکلی علم شاہ نے لہراسپ سے کہا کہ اے امیر حمزہ تو کیوں چھپاتا ہے تجھی کو قتل
نہ کروں گا تیرا تماشا سب ہی قبضہ سے کروں گا اور لہراسپ کو سب جبر کی لگی اور کر اب جانے مزاز تھا اور کہتا تھا کہ
جیسا میں غلام ہوں وہ کشندہ [illegible] ہی دو طلسم تاریخ کو فتح کیا تھی خراب کر اردم میں کمال قائم [illegible] جو یہ کہتا تھا
سب سنتے تھی چنانچہ صبح ہوئی اور امیر حمزہ بارگاہ میں آئے فرخ نے عرض کی کہ رات کو علم شاہ لشکر لیکے آیا
رات کو اور لہراسپ کو ہاتھ پر اوٹھا لیا امیر حمزہ نے پوچھا اکیلا تھا یا کوئی اور بھی تھا فرخ نے کہا کہ اکیلا تھا امیر حمزہ نے
عمرو العیار کو طلب کیا اور کہا کہ مجھے خوب [illegible] برابر اپنی جو ایسا ساتھ ہے اوسکو قتل کرونگا یہ کہکر اکیلے چلے اور لشکر علم شاہ
میں لوگوں نے جانا کوئی ملازم ہوگا جب دروازہ بارگاہ پر پہونچے اور جانا کہ [illegible] بارگاہ میں جاویں
لوگوں نے منع کیا اور دیکھا ایک نے باگ پر ہاتھ ڈال دیا قبضہ مارا جتنے رکاب پکڑ کر لوہے [illegible] رکاب
[illegible] مارا وہ اودہر گرا دو تو کرتا اور پیتی گرنی لگی اور امیر حمزہ نے گھوڑے کو گدا [illegible] صدا گھوڑے سے گرا
اور غل ہوا کہ امیر حمزہ آیا اور خبر اوکو سپارہ رومی نے علم شاہ سے کہا وہ امیر حمزہ آتا ہے علم شاہ نے
جو سنا و نکلا [illegible] اور تھا لہراسپ خوش ہوا اور کہنے لگا کیوں دیکھا تم نے علم شاہ نے کہ [illegible]

کیا بارگاہ سلیمانی میں امیر پاس تو نے ڈالنگا لندھور کو باندھ کے لے گیا صبح کو فرامرز کو ہوئی بادشاہ خوفگی امیر نے فساد ماں محل کو اپنے بارگاہ میں رکھا
اور امیر کے پاس بلند کئے رہتا ہے دو سو سرداروں برام کو بھی لیا اتنا تک چار سو پہلوان نامی لیگیا آخر کو امیر کو احتیاج زمانی کی ہوئی باہر نکلا
یہ تو کمال تھا امیر کو ہی لی ہوش کر کے لیگیا اب سب خوش ہوئی اور سامان دعوت نوشیروان کیا فرامرز کو سو امیر ہی بارگاہ نوشیروان میں
ایک خواص کی صورت بنکر آتا اور بیٹھے ہی دیکھا فرران شاہ کی ایک خواص سبز [illegible] اوسکو لی اور کہا تو جانا [illegible]
وہ کہا کہ عیار اسیا ہی [illegible] دو کو باہر گیا اور فرران شاہ کی سر پر [illegible] بیان لیا تا [illegible] سب معہ مرزوق پاس نوشیروان کی [illegible]
بیٹھے تھا اور چالیس جادوگر [illegible] مرزوق [illegible] بیٹھے ہیں [illegible] کا مرزوق ہی نوشیروان سے کہا کہ [illegible] بختک [illegible]
ای مرزوق ایک شخص [illegible] آدمی [illegible] مرزوق [illegible] کون ہی بختک [illegible] نام [illegible]
آتی ہیں بلکہ [illegible] ارادہ [illegible] فرران شاہ [illegible]
ایسا [illegible] مرزوق شاہ نے کہا کہ [illegible] تم نام تو موجود ہیں سب [illegible]
اشتیاق ہی جب [illegible] بختک نے نوشیروان کی طرف دیکھکر [illegible] بختک معہ القاب نام [illegible] مرزوق
[illegible] کوئی [illegible] کیا جو اتنا طول دیا اور [illegible] دفعہ [illegible] کیا امیر امیر [illegible] بختک [illegible] دیکھا اور چاروں کو [illegible]
سلام کیا سب بیٹھنے لگی اور کہنے لگی عجب [illegible] بختک کیا [illegible] کامل ای مرزوق نے کہا [illegible] تم [illegible] کو کوئی [illegible]
بختک [illegible] دو [illegible] اور کہا اگر [illegible] امیر [illegible] کہ بختک [illegible]
[illegible] سلام کہا کہ حضرت مجھ غلام کو [illegible] لوگوں کی [illegible] فرران شاہ کی سر پر [illegible] قریب [illegible]
آیا بختک کہا مرزوق [illegible] کہ خواص کو سلام کرتا ہی اسوقت امیر قریب [illegible]
[illegible] شاہ عیاران عیار اور [illegible] اسوقت فرران شاہ نے اپنے لوگوں نے اشارہ کیا کہ امیر کو پکڑلو امیر نے [illegible] برابر
فرران شاہ کی [illegible] اور [illegible] کہ کلاہ [illegible] رنگ [illegible] بختک [illegible] مجلس [illegible]
[illegible] ساقی [illegible] لوگ [illegible] ایوان کی [illegible] اور [illegible]
مرزوق کی نوجوان نکل گئے اور ماری ڈر کی اپنے [illegible] سب جادوگر [illegible] گیا بختک [illegible] کہ آپ [illegible]

که جہان اس سے کبھو نکل نہ سکے کہ سینکے سامنے غائب ہو گیا اور اگر خیمہ میں بھی نہ تھا اور رات بھی کو امیر اوس سب پہلوانکو امیر
کے لیکر چلا گیا امیر جو آیا قباد سے صبح کو دربار میں سارا حال بیان کیا جاسوس آئے قباد سے کہا کہ راتکو ہمہ امیر سبکو لیکر مرزوق نے
جادو چلا گیا یہہ جو امیر نے سنا یہہ بھی پیچھے چلا اوسے لیکے اور اوسکے سیدہ گھوڑے پر شہر کاشغر میں پہنچا مرزوق جو آیا اوسنے حکم دیا
کہ سب قید ہو نکو قتل کرو جو کی دوا نہ تھی اونہوں نے منع کیا کہ امیر ابھی پکڑا نہیں گیا جب ہاتھ آوے تو قتل کرو نہیں تو سبکو مار ڈالیگا
مرزوق نے اوسکی کہی سے قید خانہ میں قید کیا اور مرزوق نے تہہ نور سحر ایک بلی بنائی اور اوسکو دروازہ شہر پر کہ ایک چبوترہ پر
درخت تہا اوسپر بٹھا دیا اور بلی کو لٹکا دیا کہ جب امیر اسکا کسی صورت میں یہہ پہچان لیگی اوسی وقت پکڑ لیگا چنانچہ امیر گیا خالی
ہم جو دروازہ شہر پر آیا صورت تبدیل کئے خدمت گار ایکے تہی نے کہا وہ امیر آتا ہی جب تک لوگ دیکھیں امیر جست کرکے گلیم
اوڑہ کے غائب ہو گیا اور دل میں کہنے لگا اب میں کیا کروں بلا کی یہہ بلی بنائی ہے اور بغیر جانے امیر کو کیونکر خبر اوسکی ہو دیکھو
مبسوط [illegible] کرکے گہیسا [illegible] نالس کے جاتی تہی امیر اون گہنو کی بیچ میں پہنچی انکہیں کہ تیڑا میاؤں کہ بلی پکاری کہ وہ بلی نظر آیا اور
گہسا اور کی ساتھ جاتا ہی لوگ دوڑے امیر نے گلیم اوڑہ لی آخر ساتھ مرتبہ اسیطرح ہر ایک شکل بنا کی امیر آیا اور اوسنے پہچان
لیا لوگوں نے مرزوق سے کہا کہ ساتھ مرتبہ امیر آیا اور غائب ہو گیا اوسنے اور بڑی بڑی ساحر بھی کو جس وقت یہہ بلی بہی کم کر پکڑ
پکڑ لینا اب امیر حیران ہوا آخر پیر دلکو ڈاڑہ کر ایک بجلی کی شکل بنکر دروازہ شہر پر کہہ چلا ہی سوت میں پہنچ جاتی تہی امیر یہہ بنکر اپنے
لگا جلاہا نے پوچھا تو کون ہی امیر نے کہا میں اب مجکو چوہے نے شہر میں چلا گیا اور مجکو راہ نہیں معلوم اوسکو ترس آیا اور اپنے گود میں
اوٹھا لیا اور کہا مجکو ہمہ تیری گہر پہنچا دینگے تیرا گہر کہاں ہی امیر نے کہا جہان تاڑ کے درخت نالی میں بیٹھیں بند ہی ہین وہ گود میں
امیر کو لیکر چلا اور بلی نے دیکہا اور پکاری کہ امیر وہ گود میں جلاہے کی جاتا ہی لوگ سنکے دیکہنے لگے اور وہ قریب دروازہ پہنچہ گیا تہا امیر
گود سے گر آیا اب جو جست کی دروازہ شہر میں جا کر گلیم اوڑہ کی غائب ہو گیا جادو گر جو دوڑے ہو جو کیا جلاہا کو پکڑ کر مرزوق پاس
لائے کہا ہمہ امیر کو پکڑا جلاہا کانپنے لگا کہ میں تو انکا جلاہا رہوں شہر کا رہنے والا ہوں مرزوق نے کہا اور دروازے کی تحتی چھوڑ تا ہوں تو نے
دو تو ڑی میری نار شہر تو کی تہی میں کہتا تہا کہ بر ابتکا ہی جیسی صورت جاہی بنے غرض جلاہا مارنے لگا اور نیچے ٹہیک ٹہیک بتا دی لگا عام
باب ودادا کا نام بنے لگا جب تو مرزوق گہبرایا بلی کو بلایا بلی سے پوچھا کہ یہہ امیر ہی بلی نے کہا یہہ نہیں ہی [illegible] بجا بنا ہو ایکا گود میں تہا مرزوق
یہہ سنکر اوسکو چہوڑ دیا اور ماری خوف کے کہ اب امیر شہر میں آگیا اوس بلی کو اپنے پلنگ کے پاس لٹکا دیا اور لوگوں سے کہا کہ جو باہر جائیگا

٣٨

اندر نہ آوے جو اندر آوے باہر نہ جاوے اور آپ بہی ماری خوف جاگتے وکنو سو تا بہی اور راتکو جاگا کرتا ہی غرض امیر جو اوسکو دیکہا
لگا اوسکے گہر میں پہنچا اوس اندر پر میں بلی نیچے پر جہاں امیر کی دیکہے اور پکاری امیر جست کر کے غائب ہو گیا مرزوق تو ماری خوف کے
گرا جاتا تہا اور امیر حیران کہ یہہ بلی کس طرح ہاتہ آوے تو سارا مطلب حاصل ہو غرض امیر کی رو ز دس ہو گئے دس ہو کا دیا اور نہ آیا امیر بر ابر
انکہوں باقی تہی کہ [illegible] انکہہ مرزوق لگ گئی اب جو امیر آیا چوہے کی تہی جیسا بلی پکاری امیر جست کرتا ہی بلی کی بنجر ہکو جلد سے
اوتار کے نذر زنبیل کیا اور کہا دادا جی اسکو تو اچہی طرح رکہیئے کہ اسمین مرزوق کی انکہہ ہے کہ بلی جی مجکو لئے جاتا ہی امیر جست
کر کے گلیم اوڑہ کی غائب ہو گیا مرزوق لاحیلہ ہو کی سنے لگا کہ ساری عمر کہائی یہہ بلی تہی اب قضا آئی امیر نے دروازہ جادو گری کی
دروازہ پر آکے سب جادو گرونکو شراب بلا کے بیہوش کر کے اندر آیا مرزوق سوتا تہا کہ امیر نے کفچہ عیار بہی رکہا جاتا ہی
دماغ میں بیہوش کو دیا انکہہ مرزوق کی کہل گئی مرزوق نے کہا کیا امیر نے خنجر مارا اور اسو گیا ہو میں سارا زخم دیا کہ امیر کے ہاتہ پاؤں باندہ مرزوق
کا امیر کو پکڑا اور صبح امیر کو اور سب پہلوانونکو منگا کر زیر تیغ بٹہایا اور جلاد کو حکم دیا کہ پہلے امیر کا کام تمام کر جلاد نے امیر کی گردن پر خط
کہینچ کر دیا اور دعا مانگنے لگا کہ ایک پنجہ سپید اہوا مرزوق کو اور سب جادوگر اور ایک پنجہ نے امیر کو لیگیا اور ایک کو سر لا کر رکہا امیر جو
دیکہیں تو فرشتہ ہی سلطان ہی اوسکو نجر الکیا اور کہا جو حکم کرو اوسیوقت اونکو قتل کریں چنانچہ فرشتہ نے دیو نکو حکم کیا دیو مرزوق عمرہ کو کہا گئے
امیر وہاں جہوٹ گئی اور تلوار مرزوق کے امیر نے اوٹہالی اور لڑنا شروع کیا اور بند ہو راو پہلوان اونہوں نے بہی قتل کرنا شروع کیا جادو
جادوگر مارڈالی امان طلب کے سارا شہر کاشغر مسلمان ہوا اور بیان امیر کو فرشتہ نے کہا یہی ملاقات حمزہ سے کرا دو امیر نے کہا
امیر سے کچہ خفا ہو گئی نہ تنکا ہمکو مدد کی امیر کا یہہ قول نہیں ہے فرشتہ نے کہا ہی تو امیر ہا دیکہنے کو خفا ہے ای یہہ جو قبر سے اب یہلا ہو سکتا
نہالہ سب میری ساتھ ہو جاتی امیر نے کہا ای ملکہ حقیقت میں یہ تمنے جان بچائی لیکن وہ مرتب تو نہیں سمجہتا چنانچہ امیر کی کہا کہ ای ملکہ
ایک بلی باتیں کر تا تہا یہ آئی تہا اور یہہ ٹکر بلی کو زنبیل سے نکالا کہا ای بی بلی تکلو کہ کا جو کہوی بلی بہاگی امیر بہی پیچھے چلا فرشتہ نے دیو کو
[illegible] کہا تو بہی جا کر بلی کو پکڑ بلی جو دوڑی ایک کوان تہا اوسمیں کود پڑی امیر بہی کود اب جو دیکہی ایک دروازہ ہی امیر اندر چلا گیا ایک بارہ دری
مسند پر ایک عورت مثل چور کی بیٹہی ہی امیر نے کہا ای بی بی تیرا ماجرا بیان کر خوب صورت بدلی عورت نے کہا تو دیوانہ ہی [illegible]
مرزوق کی بیٹی ہوں مجکو سحر نہیں آتا اور خواب میں ایک بزرگ نے مجکو مسلمان کیا اور کہا تو امیر کے قسمت کی ہی امیر نے اوسکا ہاتہ پکڑ [illegible]
کہ اوس بلکا میں اپنے ہو نی امیر تو حمزہ کو بلالا امیر نے کہا مجکو جب یقین ہو کہ بلی مری بلی ملکہ نے کہا دیو ہو مند امیر جو دیکہے بلی [illegible]

امیر نے نام جو ملکہ کا سنا تو کہا اوسنے کہا ملکہ مہجبین تاجدار کہتے ہیں امیر نے پوچھا کہاں ہے اور یہ کل اونکی بیٹی بھی کی امیر ہوشیار ہو [illegible]
کو تین دن آئے اور باہر جست کر کی جو جانا دیو نے پیدا کیا تھا ہاتھی اوسکا منہ میں آئی ہے اوسنے جو شہد کیا [illegible] اور پھر میں جا کر [illegible]
عاشق ہو کر نکو نوح والا دیو کا برا حال ہو الگا تب امیر جو باہر آیا دیو سے کہا تو میری بیٹی کو کہا گیا اور ملکہ قرلشیہ پاس آیا اور کہا ای ملکہ [illegible]
جو لگا امیر نے دو قرلشیہ نے کہا ای عمو جان میری دیو کی جان اوس پتلی میں ہی غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ امیر کا حال خبر ہی اور [illegible]
نے کہا عجب ہے جو امیر کی پتلی تو امیر کی جو امیر کی بیٹی جب دی تب امیر کی جان تھی اور کہا آپ [illegible] امیر کو لا تماشا [illegible]
کر سارا شہر مسلمان ہو گیا امیر پاس آیا اور حال قرلشیہ کا کہا اور امیر کو لا یا قرلشیہ نے امیر کو مجرا کیا امیر نے کہا [illegible]
حرکت کی لوگ کہتی ہیں کہ خورشید [illegible] امیر نے لگا رکھی ہیں [illegible] جاتی ہیں امیر صاحب قران میں فرق آتا ہے [illegible]
امیر نے امیر کو سمجھا کر قصور معاف کروا دیا امیر تو قرلشیہ کو رخصت کر کی چلا کر راہ میں امیر نے کہا یا امیر ہم ایک عورت [illegible]
اور ایسی صورت کبھی نہیں دیکھی ہو گی امیر کو اشتیاق ہوا اور لا کہ تمن امیر نے جب جلوہ الٰہی تو کو تین میں لایا امیر نے جو مہجبین تاجدار
کو دیکھا عاشق ہو گئی اور اوسنے اپنا حال بیان کیا امیر نے اوس سے کہا کہ تجکو اب کیا ایسا اور یہ دو دن [illegible] مسلمان ہو گئی اور [illegible]
نام کی یہی امر لگا تو سنے ملکہ حیران ہو گئی اور کہنے لگی تو مجکو بیچتا ہی غرض امیر نے ملکہ سے کہا میں تجکو بلا لونگا [illegible]
اپنے ہمراہ لو کو لیکر امیر چلا اور بیان خرزان شاہ سے کہ کہا کہ اب طبل جنگ بجا کر بادشاہ کو [illegible]
شاہ نے کہا یہ نہیں جانتا کہ بغیر امیر میں لڑوں مجکو دعوا [illegible] اسمین [illegible]
شہر امیر نے لیا اور اپنی یہی غرض امیر آئی اور خرزان شاہ نے طبل جنگ بجوایا صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئی [illegible]
سلطان سر برہنہ اور [illegible] دیوانہ ہو [illegible] دونوں [illegible]
سلطان سر برہنہ اجازت لیکے میدان میں آیا اور امیر کو للکارا امیر [illegible] قدم [illegible]
امیر کو نیزہ مارا امیر نے ہوا ای کیا اوسنے تلوار ماری امیر نے سپر [illegible] تلوار [illegible]
گرز اوسکا ہاتھ میں [illegible]
اور کمان [illegible]
وہ خفا ہوا اور گرز امیر پر مارا [illegible]

اوسنے گریبان پکڑا جب امیر زور کرتی ہیں تو بعد کو جوری حلال آتا ہی اور جب زور کرتا ہی امیر کا گریبان پکڑ کا تو امیر کا سر [illegible]
بر لگ جاتا جب [illegible] دن نے کہا کہ ای بہادر [illegible] زمان [illegible] کیا اوسکو امیر کو دی [illegible] زمین پر آیا [illegible] بعد
جا گرا [illegible] امیر نے اوسکو اوٹھا لیا [illegible] امیر پر تلوار ماری امیر نے اوسکو تو امیر کو دیا اور اوسکی تلوار کو
خالی دیکر قبضہ میں ہاتھ ڈالدیا اور چھین کر [illegible] اور اوسکو بھی اوٹھا لیا امیر تو [illegible] جب قبضہ اوسکا پکڑ کر [illegible]
گھوڑ [illegible] آیا امیر دونوں کو باندھ کر لے گیا [illegible] طبل بجوایا دونوں لشکر [illegible] امیر نے [illegible] دونوں کو کہا [illegible]
امیر نے کہا انکو قید کرو [illegible] قتل کرنا نہ چاہئے [illegible] ہم جانتے ہیں کہ تم قتل کرو گی
اب کلمہ پڑھا اور [illegible] صدق [illegible] مسلمان ہوئی دوسری دن پھر طبل جنگ بجا اور لشکر میدان میں آئی [illegible]
[illegible] اجازت لیکر میدان میں [illegible] امیر [illegible] مقابلہ کو [illegible]
[illegible] امیر نے کہا [illegible] مسلمان ہو [illegible] میدان میں [illegible]
برابر آیا [illegible] قتل [illegible] اوسکا [illegible]
[illegible] ناحق موقوف کیا [illegible] بجا [illegible]
[illegible] دونوں لشکر [illegible] لشکر [illegible] گرفتار [illegible]
کو دیکھ [illegible] امیر نے [illegible] گرفتار [illegible] طبل [illegible] دونوں لشکر [illegible]
[illegible] دوسری دن خرزان شاہ اور [illegible] شاہ نے اپنے نام طبل جنگ بجوا دیا دونوں لشکر جب میدان میں آئی [illegible] شاہ [illegible]
[illegible] زیادہ بہادر [illegible] امیر [illegible] اور [illegible] امیر [illegible]
[illegible] اجازت لیکر مقابلہ پر آئی [illegible] شاہ نے کہا [illegible] امیر نے کہا [illegible]
لیکن [illegible] اوسنے [illegible] چنانچہ مجکو [illegible] خوانندہ [illegible] خلعت [illegible] مجکو [illegible]
ملک کو [illegible] مرزبان [illegible] کو بلا کر [illegible] شادی [illegible] قتل کیا [illegible] مجکو
[illegible] کو بلا کر [illegible] لاچار ہوا اب [illegible] عہد کیا [illegible] اسلام کی [illegible]
[illegible] شاہ نے کہا مجکو [illegible] معلوم امیر نے [illegible] ضرب [illegible] اوسنے نیزہ مارا امیر نے بعد چند [illegible] نیزہ چھین لیا اور [illegible]

تلوار ماری امیر نے قبضہ میں ہاتھ ڈالا اوسنے تلوار چھوڑ دی اور امیر کی کمربند پر ہاتھ ڈالا امیر کو دیکا کشتی ہوئی بعد چار گھڑی کی
اوٹھا لیا اور کہا حالا درشناختن پروردگار عالم چہ میگوئی کہ اسمیں فرزان شاہ آئی ہو دیکہا تخت پر سے گھوڑے پر سوار ہوا اور
مقابل امیر کی آیا امیر نے سہیل شاہ کو تو ام کو دیا اور آپ مقابل اوسکے ہوئی فرزان نے نیزہ مارا امیر نے چار گرہ میں نیزہ اوسکا سو ای
کیا اوسنے گرز مارا امیر نے سپر روکا اوسنے تلوار ماری امیر نے قبضہ میں ہاتھ ڈالا اور تلوار چھین لی امیر نے کمربند پکڑ کر چاہا کہ
اوٹھاوں اوسنے گریبان پکڑا اور دونو دیر کشتی ہوا کئی تحقیق کی تو نوشیروان نے کہا اب بہائی فکر کر کہ اسمیں امیر کو فرزان
پکڑ لایا جب تو گھوڑی او ٹھاسی امیر نے کہا کیا ارادہ ہی تم دونو لڑ رہی او نہوں نے کہا امیر ہم کہا اور ہم بر و کنار ہیں حال سو اچار
ہماسگو چھوڑ دو امیر نے کہا پڑھ کلمہ فرض امیر بیری دہ دونو بیچارے کہ تنکی تو قبل کہ ابا امیر بارگاہ میں آئی فرزان کو کہا
مسلمان ہوا اوسنے کہا اچھا امیر نے کلمہ پڑھایا فرزان نے کہا اب مجکو اجازت دیجیئے کہ ہم اپنے لشکر میں جاکر اونکو سمجہا وی
پکڑ لاوین امیر نے کہا مجکو شک ہے فرزان نے کہا کیا امیر نے دیکھا کہا میں شانی ہر سپاہی ہے تب تو فرزان امیر کی قدم پر گرا اور کہا
تمہارا دین بہت مضبوط ہی اور امیر سے کہا ای شہریار اب میں از سر صدق مسلمان ہوا اور کہا امیر سے اب کسی امیر کا کہا
ابتو نور ایا ہی قدر سپاہی باقی ہی جاتی رہیگی غرض امیر سے کہکر فرزان شاہ اور تینوں بہائی لشکر کر اپنے لشکر گئے کہ بختک
نوشیروان کو لیکر بہاگا امیر کہنے لگا کہ جلد بہاگ ہیں تو فرزان اینگہ مسلمان ہو نیکو ہی گا اگر نہ ہو گا اوسکا شہر بہی
دیدیگا اور بہان امیر کی برقرار لیے کہا کہ خدا کو برحق جانو دین لات کا چہوڑو غرض وہ بہی از سر صدق مسلمان ہوا فرزان
جو اپنے لشکر میں آئی دیکہا کہ نوشیروان بہاگ گیا انکو بڑا افسوس ہوا کہ اگر ہوتا تو پکڑ کے امیر کو نذر دیتے غرض چہار روز بعد
دوسری دن بارگاہ امیر میں آئی اور حال نوشیروان کا بیان کیا امیر نے کہا کہاں جائیگا امیر نے جاسوس بہیجی کہ نوشیروان کی خبر لاؤ اور
فرزان نے دعوت کی امیر کا اپنے شہر میں اگر سامان کیا اور امیر کی دعوت کی اور وہاں جو نوشیروان بہاگا تو بختک سے کہا اب
مدائن کو جاؤنگا اور امیر سے مقابلہ کرونگا اور زوبین بہیجکر بہی کہا نام اپنی شہر کو جاؤ غرض جاتے جاتے دو دراہ ملا بختک نے
نوشیروان سے کہا ای شاہ یہ راہ دوسری اصفہان کو اور عراق کو گئی ہی آخر تو اب جاتی میں وہ ہی ایک ملازم ہیں اونکی شہر میں
چلئیے جب اونکو خبر ہو گی وہ انکا ساتہ دینگے غرض بہت کہا بختک نے کہا کہ نوشیروان بہی راضی ہوا اور اصفہان کی قریب پہنچا
خبر مندوبیل اصفہانی اور جلیل جنگ عراقی دو بہائی ایک مالک اصفہان کا اور دوسرا عراق کا لیکن دونو ایک جگہ رہتے تھے

اور دو بہائی تہا اور بہی ایک نام شہنشاہ اصفہانی اور دوسرا گرد عراقی اور عیار انکی بہت سے ہیں چنانچہ کلکم کو نس اوسکی تہی
عیار تہے ایک کا نام اکل باد عراقی دوسرا اکل باد عراقی تیسرا اکل باد کبیر اصفہانی غرض انہیں مندوبیل اصفہانی کی خبر آئی اور نوشیروان کو
اپنے شہر میں لیگیا ایک باغ میں نوشیروان کو رکہا اور نوشیروان نے بہرام شترلب او بہرام خسرو زندان کو کہا تہا وہ بہی راہ میں آئی
یہ خبر امیر کو پہنچی کہ نوشیروان اصفہان کو گیا امیر نے بہی کوچ کیا امیر نے جو سنا کہ اسقدر عیار ہیں امیر سے کہا اگر آپ کہیں تو میں
پہلے دراشہر کو دیکہ آؤں امیر نے کہا ای عمر جاؤ لیکن اسکو ذلیل کرنا امیر نے کہا ما امر میں اور امر چلا اور اصفہان میں صورت بدل کی
شعلہ گر بنکی آیا جب دروازہ بارگاہ مندوبیل پر پہنچا دیکہا کہ ایک چوبدار ہاتھ میں لیے بوٹ کہا بنکی بیٹہی ہوئی اندر سے نکلا اور
پکارا کوئی مرد ہے امیر نے کہا حاضر جو بدار نی کہا مہیب دیتے تہی اور کہا بختیارک کو کبوتر دیکہا بڑا شوق ہی وہ اوسکی باغ میں کبوتر اوڑاتا
ہے اچہے کبوتر جلد لے چلکر کہا ما بازار کو لی آ اور امر کو وہ کہا نا دیا امر بہی چوبدار کی چلا اور راہ میں کہا نا کہو لنا شروع کیا دیکہا
کہ شیر مالیں اور بہاری بہی امر نے بی ہو نیکہ تمہارا میں ملادی اور پہلا چلا کہ خوب مل جاتی اور سامنے بختیارک بیٹہار کہا کہ بیاد اسکا تو
مارا ہو کے یہ حال بتا کرو اما کبوتر دیکہا کہا را ہے جلد لیے کہا نا کہا ئی لگا مرد اور اگر زمین پر میٹہ رہا اور عیار و سنے حقہ بات کی
آیا مرد نے کہا آپ جاو میں ملک جی بہاین طلب کر تنگا میں پہلا تو لنگا امر نی دیکہا کہ بختیارک بیہوش ہوا امر نی بختیارک کو کل کل
میں بند کیا اور آپ اوسکا شکل بنا اور نیچی اوترا اور کبوتر بازسے کہا کل کل میں کچہ چوری لگائی ہیں جب تک میں نہ آؤں خبردار
انکو نسا اور باہر ہوا اور ہو کر بارگاہ نوشیروان میں چلا سامنے صدر بیاوی اور نقیب دو رتی ہوئی داخل بارگاہ ہوا نوشیروان کو مجرا کیا
اور بختک کو بہی سلام کر کی اپنے کرسی پر آ بیٹہا غرض مندوبیل نے بختک سے کہا کہ تمنے کہا تہا کہ میں حال حمزہ کا بیان کرونگا بختک نے
کہا دیا تو او نکی نوشیروان کی چہینے ہیں اور جادو کر کہا مرغی کی ہیں چنانچہ کل کا ذکر ہی کہ مرزوق کو معہ چالیس ہزار جلو دیکر سارا اسکا شہر
ابن تیغ کیا اور سارا حال اول سے آخر تک معہ قاف کا جانا اور آفریت اور سمندون ہزار دست کا مارنا بیان کیا اسکو نقلی
بنایا اور کہا اول تو ہزار ہا تہ لسیکا نہیں ہیں اور اگر قدرت خدا سے ہوئی تو کیو نکر اوسکو مار اہو کا بختیارک نے زوبین دیکر
کہا او شاہ سے کہا کہ اب اپنی بیچ ہی مندوبیل نی کہا کہ شاہ نیری خاطر سے کہد بنگی ہر بختک نے ایک اور عیار حمزہ کا ہی اوسکا
حال جو سنو گی تو خوب محظوظ ہو گی مندوبیل نی کہا کیا نام ہی بختک نی کہا یہی تو صف ہی کوئی نام اوسکا نہیں لی سکتا اگر کبہی
نام لی تو سو کو س سے آدی اور زیادہ اسکو جو تا کہنے لگی مندوبیل نی کہا کہ عجب حال کی وہ آدمی ہے

اور کل باد عراقی کو بلایا اور اوسے بھی امر کا حال بیان کیا جو بیتی تھی غرض جب بہت کہا تب بختک نے نام امر کا معہ القاب
لیا منذوبیل نے کہا امر عیار کا بڑا خطاب ہے بختک نے دو مرتبہ ہو کہا کہ جو بادشاہ جو بیٹھا تھا اوسنے تو کئی مرتبہ امر امر کہا تب
تو بختک نے چار دن کو نوبر سلام کیا منذوبیل نے کہا کیا مسخرا ہی بھلا اگر امر ہوتا تو اتنا نہ بختک نے کہا یہہ مشغلا کر رکھو ہائے ٹھوڑی آخر
مشغلا کرا ہی بختک نے مرشد کامل غلام کو سرفراز کیجئے یہہ کہنا تھا کہ کرسی پر بختیارک لگی اور بیٹھا اور قریب ٹھوڑی کی آیا بختک نے
تو جان نکل ہی اوسنے کہا کہ غلام کو توستا کیا اور غلام زادہ کو کیا یہہ سنکا اور سب حیران ہوئی کہ یہہ باب اور بیٹا ہی
اسمیں یا نہیں ہو رہی ہیں کہ اسمیں منذوبیل نے کہا کہ میان بختیارک سے تمہارا باب کیا کہتا ہی امر نقلی نے کہا اسکا حال جیسے
سنئے یہہ کہکر زنبیل پر ہاتھ رکھا اور کہا دادا جی لیا اور پکارا انہم شاہ عیاران عیار اور جست کر کے تاج
منذوبیل کا لیا بختک نے غلام کی ہی پلٹ کر حاضر ہیں یہہ کہکر بختک نے آب او جیال دی امر نے انگو ہونے دوسری بکری تمام بکری
لیا اور امر جست کرتا ہی دیوار پر کل باد عراقی بھی جست کر کی دیوار پر آیا امر نے پیچھے سے جو دریا کل باد بھی گر پڑا امر اور کر کر تا جب
تک لوگ دروازہ سے جاویں امر نکل گیا کل باد کو بڑی خفت ہوئی منذوبیل نے کہکر بیٹھی امر کی کہا اسکو پکڑ لاتا ہوں امر چلا جاتا تھا
کر شہر کے بازار میں اخی سعید کو کہ بیٹھی ہوئی ہی دیکھا کہ گرا ہی اوسنے کہا ای شخص کیون بہاگتا ہی امر نے کہا میں مسافر ہوں
کل باد عراقی ناحق میرے پیچھے پڑا ہی اخی سعید نے کہا تو میری گھر چل غرض راہ میں امر نے کہا کہ میں امر ہوں جب تو اخی سعید نے سلام
اور خوش ہوا اور کہا تمہاری ہی بلا لی ہی امر نے کہا میں خالی ہاتھ کہا جاؤں اخی سعید نے کہا اسکا کچھ خیال نکرو اور امر کو دیا
اور جو دیکھے بڑی دوکان ہی صدہا کی شستے بیٹھی ہیں اوسے کہا گھر میں جاؤ امر جو اندر گیا ایک لونڈی مسالہ جیس میں بیٹھی ہیں
اور ایک صنع ماری کہ ہو بالس گھر میں گھس آیا جاتی ہی کہ ایک مشاسل کا ماری کہ سامنے امر کی ہیں سمینہ بانو
بیٹھی ہی لکاری اری میرا بہائی ہی یہہ کہکر دوڑی اور امر کو گلی لگایا اور پاس بیٹھایا ہاتھ منہ دہلوایا اور حال پوچھا
امر نے کہا پیچھے سے لشکر آتا ہی میں کہا در امیں شہر کو دیکھنے آیا ہوں بہان اگر بختیارک کا شکل بنکر تاج منذوبیل کا لیا
یہہ حال دیکھکر کل باد عراقی بڑی پیچھی دوڑا سمینہ بانو نے کہا بہائی یہی حال تمہارا اسکا اخی سعید کو ہوا کہ بڑی بہائی کو
یہہ باتیں ہو رہی تہیں کہ امر نے دیکھا دروازے ایک لڑکا چلا آتا ہی اوس لڑکی نے جو دیکھا کہ میری پاس ایک جوان مرد بیٹھا ہی
اگو ماں نے اوسکے منہ لگا کہ آج تمکو کیا ہوا یہہ کون بیٹھا ہی سمینہ بانو نے کہا اوسکو یہی تو نے سلام نکیا یہہ تیرا ماموں ہے

امر نام ہی یہہ جو کہا ابو الفتح صفہانی نے امر کو سلام کیا امر نے گلی لگا لیا ابو الفتح اب گلی چمٹا کہ چھوڑتا نہیں اور سمینہ بانو نے کہا بہائی
یہہ ایسا بد ذات ہی کہ تمام شہر کا مال چرا لاتا ہی اگر ہمارا رسعد دوکان اور عزت نہ ہوتی تو تمکو بندہ ڈالتا غرض امر نے
کہا ای بہن اسکو میں رکھونگا اور عیاری بتادونگا ابو الفتح نے کہا ماموجان مجہی شاگرد کرو غرض بڑی عرض و عاجزی
الگ ہوا اب امر لگا اپنے کمر دیکھنے اور ہمہ تن کی صورت دیکھتا ہی کہ اگر کچھ لگاتو ہمہ تن کہی گی کہ بہائی آتے ہی
بعد چوری لگاتا تھا اور سمینہ بانو نے امر کو دیکھا کہ کچھ ڈھونڈتا ہی یہہ تو ابو الفتح کی عادت جانتی تھی کہا ای جان
کیا گیا امر نے کہا کچھ نہیں جب بہت سا کہا امر نے کہا کہ انگوٹھیاں جاتی رہیں معلوم ہوتا ہی کہ کہیں دور گر پڑی
سمینہ نے ابو الفتح سے کہا کیون نگوڑی اب تو نے ماموں کا بھی مال چرا لیا ابو الفتح نے جب بہت سا دیکھا ماں نے کہا انگوٹھیاں
دی امر نے کہا اب میں تجھے کیا ہوں سمینہ نے کہا بہائی یہہ چوری میں نام دیگا غرض امر نے ابو الفتح نے کہا ماموں
جان ہمکو شاگرد کیجئے اور کہا عیاری کرتے ہیں امر نے چالیس مثقال ال ہوش سے نکالی اور کہا عیاری سے ہوشی دیکر
یا بیہوش کر کے چار دانگ لیتے ہیں اور سارا مال لیتے ہیں ابو الفتح نے کہا یہہ مجکو دیجئے امر نے دی اب امر نے عطر لگایا اور
اور اوجلی کپڑے پہنا کی بیٹھے ابو الفتح نے کہا ای ماموں شہر میں چلکے سیر کرو امر ساتھ اوسکے چلا اوسنے کہا چلکے میں چلیں
ایک کسبی ہی کہ ساده چنگیا اوسکا نام ہی اپنے باغ میں رہتی ہی اور بانسے نوجوان اوسکے ہیں اور کل باد عراقی جو بادشاہ ہی
اوسپر عاشق ہی لیکن اوسنے اب ہی اوسکو قبول نہیں کیا اسواسطے کہ ہم کسبی ہیں اگر گھر میں ڈال لی تو ہمارا انبیا جاتی رہی
گی اور یہہ نام مفت جائیگا امر نے کہا تو نے جانے نکہنا ابو الفتح نے کہا ای ماموں جان میں ایسی کہتا ہوں کہ اگر کہیں بہان
گئے تو مشہور کریگی امر نے کہا مضائقہ نہیں غرض امر کو لیکر ساده چنگیا کی مکان پر آیا امر نے جو دیکھا عاشق ہو گیا ابو الفتح
کا نام ہر جگہ دوسری سے کہنا کہ ماموں کچھ کام کو گئی ہیں اگر کوئی نہیں اتیگا ابو الفتح کو تو گھر بھیجا اور آپ بیٹھے لگا امر کو یہہ کہکر
ساده پاس بیٹھو غرض امر نے ایک لونڈی کو دیکھا کہ کرسی پر بیٹھی ہی امر بیٹھی کر لگا کہ پڑا ہوا اور اوسکا ماما کو بلایا اور
اور پوچھا کہ اسکا کیا خرچ ہی اوسنے جو دیکھا کہ ایک مفلوک حال ہی کہنے لگی دو دسے اشرفی امر چلا گیا اور صورت
سوداگر کیا اب جو خرچی پوچھی سو اشرفی لی امر نے دیں اور دو چار عیار جو ہی شاگرد کل باد کا اوسکی یہہ آشنا ہی جا
کہا کہ اسکو بلا دینگے کا ہمکو سو اشرفی دیگا اب جو امر دین ادھر چار سو کر گھر میں بلا لیا امر نے کہا ماتو نہ کہا یا در بدر

اوسنے تمام اپنا گہنا اوتارا اور ایک سو تال جس باندہ کر سرہانے رکہکر سو رہی امر کو تو کچہ اور مطلب نہ تہا اسکا تو دل خبر یار
تہا امر بہی اکیطرف لیٹ رہا جب وہ سو رہی امر نے اوسکا گہنا اندر زنبیل کیا جب صبح ہوئی امر اوٹہ کے چلا وہ جو اور
لونڈیاں تہیں انہوں نے دیکہا کہ وہ گہنا نہیں امر کو پکڑا اور پوچہا کہ گہنا کیا ہوا امر نے کہا میں جانوں میرا جہاز الٹ ہو کر کوئی
لی جو دیکہا کہیں نہیں ہی اب تب تو حیران ہوئی امر نے کہا تو نے کسیکو دیدیا غرض بہت ایک بحث ہوا کہ جا کر جوان ...
کر ساوہ ... ہوئی اوسنے دو تو کو چلا اب جو امر سامنے آیا قریب سے جو دیکہا امر جانا خم لیا تب ... اسباب اوسنے
امر سے پوچہا امر نے کہا انسا میں جانتا ہوں کہ کوئی غریب باہر کا سے تہا اسکا نام وہ آیا ہے اوسکے اور حال کہنی کا لیکر جاتی ہی
معلوم اسکو دیا ہو دہان خالی ہاتہ آگر لیت ہی ساوہ جگہ نہ کہا لیس جسکو معلوم ہوا اری کہوں او خود انہی دیکہ ہو تو مال دیا ہو
بیچاڑا مالسون کو کہر تی ہی کاہیکو کوئی ماشینی اب آنکہا اور امر کی بہت خاطر کی اور کہا آپ بیٹہیں اب امر بیٹہا کہا ماہکو ایا اور کہا
مسلمان ہو اگر جو سر ہی انکو آتی ہی اور اسکو نہایت جو سر کا شوق تہا امر تو سنکر کہتے ہی انہوں نے کہا کہ بازی ہو گی بالو میں اور
کہا جسطرح آپ کہیں اور جو بازی چاہیں وہ بدیں امر نے کہا میرا اجہار کل بیان انکا کچہ تہوڑا اسباب مال ہی غرض ... امر نے
زنبیل سے کچہ جو جواہر دکہایا ساوہ کا عجب ہے اور پانچ ہزار روپیہ بازی بدیں اور جو سر ہونی لگی یہاں تک کہ پچاس ہزار
روپیہ امر ہارا اور کوئی بازی نہ ملی اگر دا دکہی ہی ہوئی وہ سب ہو گئی تب تو امر کا عجب حال ہوا اور رات بہی ہو گئی اوسنے
کہا آپ کہانا کہاویں پہر کہیلیں امر کو اب بہوک کہاں امر نے کہا ایک تہوڑا سا جواہر اور ہے ایک بازی اور کہیل لو پہر کل تو
میرا مال آجائیگا پہر کہیلو لگا اوسنے کہا اچہا اب امر حیران ہی کہ میں لٹا کر وان آ کر کیا ماجرا ہی کہ کوئی بازی نہیں جیتی غرض
امر نے جو خانہ نس رکہی تہی اوسکو ایک نانبہ مارا وہ گر پڑی اندہیرا ہو گیا امر نے اوسکا بانسے اوٹہالی اور انہی بالنسے زنبیل میں
نکالکی والدین جب روشنی آئی پہر جو سر ہونی لگی اوسمیں بہی بازی ساوہ کی ہو گئی اوسنے دا وان رکہا امر نے جانا پہر جو بازی
امر کا ملتا اور سہ کی بازی جیتا غرض امر نے سارا مال اپنا اور سارا مال مہ سب پہر اور نوجوان جیب لیں تب تو
وہ چلائی اور کہنے لگی کہ اب میں جان بازی جیتو ہوں اگر تو جیتی میں جان ... کنیز ہوں اور اگر میں جیتی سارا مال امر
تمکو غلام بنا دونگی امر نے کہا میں تو مال بدتا ہوں اور ہمارا پاس ہوا کچہ تہا کچہ کہا ہی میں ہار لیگا تو اپنا مال لیا ساوہ نے کہا
اچہا غرض امر نے جب وہ بہی جیت لی تب تو اوسنے امر کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا پیچ بتا تو کون ہی اور نام بتا کہاں ہی امر نے کہا

کل بازی دیکہا کہا او مالی کہاں جاتی ہی امر نے کہا میں ملکہ کو بہت گنا منتا ہی ہوں اور روز آتی جاتی ہوں کل بادولی ہم
تو ایک بات ہی ملکہ ساوہ جنگلی سے آئی ہے اور ادہر کان لاتم کہیں امر نے کہا مجلدار سے کو پیہ عہدہ اوسکا میں دو رکل بادلی فرما
وغیرہ کو اشارہ کیا کہ امر ہی پکڑو اور امر نے کہا اور امر نے کہا اہی امر اوسنے سبہی ہاتہ امر جادو ہی ڈالی ہو تو جلد ہر کل بادو غیر اقبل ہیچ
مادری ملک میں لوگ ہی ہو گئے سو گیا اور امر کہا انہم ادہر عیار لوگ کل بادکو اوسنا جو گہی ہو گئے سو گئے اور امر نکل کیا لیکن
مشہور نشان امر نے ہیچ لگا ایک جرا کرنا ہر ساہو نمان امر جیسا اور مشہور نشان لکہا اکیان جاتا ہی امر نے کہا اور مرغی والی قمر ہے
یہ اصل میں اور یہ جو کہا را ہتہ منہی گہراہی وہ تو مجہے معلوم ہیں کر سکتا ہوں جو ملت آیا دیکہی لگا کہوں ہے امر نے جنگہ مارا
جیہوش ہوا امر نے باک پکڑ کر جوالی میں اوسکو ڈال دیا اور اوسکی شکل بنکر ہر رات کو دروازہ ساوہ پر آتا اور اسوقت کل بادل اور
اور طرف گیا تہا اور بیمار منہی تہی کو امر آیا اور نہوں نے پوچہا کہ امر ملا انہوں نے کہا نال میں دم کیا ہی اور مجلدار سے کہا کو یا مجلدار کیا
حال ہی ملکہ کا اوسنے کہا آج تو ملکہ وہ سے امر کی او رہی ہے امر نے کہا تم ہی کس طرح دیکہیں وہ تو ملی ہو تی ہے اوسنے کہا مشہور نشان
اچہا تمکو لی چلو لی یہ کہکر وہ تو اندر چلی امر بہی پردہ اوٹہا کی اندر چلا گیا اور دیکہا کہ ساوہ رو رہی ہے غرض اوسطرح امر بہی کہلو امر نے
کہا بعد اسکے یہی ظاہر کیا ملکہ پاس بیٹہا اور کہا تمہاری بیمان جو سہتی ہے آج مجکو معلوم ہوا ملکہ نے کہا نام تہا اور مجلدار نے
مجہی سمجہا کو ظاہر کیا کہ تہا او کل بادو نے سارا احوال کہا ہی جو لکی مکر کی علم کیا کہ اسکو ماردے اور اوسنے معقول دیا کہ امیر
تہا امر نے کہا اسکو قید کرو اور روکو ہیں بارہ جاتی دینا غرض اسکو تو مشہور رخنہ کیا امر اوس روز سبکو کل بادسے اقرار کیا
نہ کہ اچہی اسکو جو امر او لکا میں تمسے اگر قید و گئی وہ سب عیار لگی ملکہ کی دروازہ پر خیما ہر رات پہرہ اوہ دیکہا کیا کہ
امر اور بیمان او مہا ملکہ کی ساتہ رات بہر ملنگ پر عیش و عشرت کیئے جب دو گہر ی رات گئی تو امر نے کہا اب ہونی کو جہوڑ
ای ملکہ میں اوسکا صورت بنکر جاؤنگا سب کو نوچ و باہ اور امر انطرف لنار گیا اور ہو کی شکل بنکر ملکہ پاس
آیا اور کہا ای ملکہ جلد اب میں جاتی ہوں اور قسم کہاتی ہوں کہ تیری آنکہ بانٹ کہو ملکہ نے کہا جا امر کو اختیار ہی
اوسنے اچہی جو دیا بہ لشکر امر باہر بارہ دری کی جہو ترے پر آیا اور کہنی لگا ملا اور ساوہ جیسا تو نے مجہی مار ا ہی اور زنبیل کہا
اب وہ ملکہ کو جاکر کل بادسے ... وہ امر کو گرفتار کر دو امر ہوں ملکہ کی خواہ مولہی کہا اسکو پکڑ لاؤ او رہ مار و اوسوقت
امر ملکہ کی پاس آیا اور کہا میں امر ہوں لیس ای ملکہ اب جب تمنے مجکو بیٹہا تو وہ کہو بہانہ بہتا بیٹا یہ کہکر وہ وارکی

بار بر بر آئی چلی جب کل باد سے کہار دوڑ گئی اور کنیز گئی و اشتر عیار دوڑ اسطرح سے مرکب سواری پر سوار ہو کر چلا

اور مار کہانی اب امر کی مجلس کو چھوڑ اور تم الگ چلو تو میں نے کیونکر کل باد ایک کنارے دیا امر کی کیا منہ ام اور سنا نہ

ہے بیٹھنے مار اچھنک آگے کل باد دیو سیوا حال شہر الباس نکال کر باندہا اور تشار الگ کرکے آگے نکلا تم شاہ عیاران

عیار اور تمہاری اوستاد کوئی جانا ہوں یہ جو سنا سب عیار دوڑ امر سیاکا آتی آئی دیکھا کہ ایک دشمن لوگ ہیں پر لا دی

چلا جاتا ہی امر کی ہر اہر آگئی ہوں جو منہ ہر او سنا ناتہ بہر امیر سیوش کر کی اوسکی بغل میں تھا اور اوسکو سب عراقی چلی دال دیا

بنیچی لوگ کل باد کا اشتار اور اوپر لا دلیکر دریا پر آیا تیچی سے عیار آئی دہو جی سے وہ تجا کر کو اشتارہ لی

اید ہر گیا ہی امر نے کہا کہ اوسطرف گیا ہی جو آیا اوسکو ہر طرف ہی سیجا غرض اب کل باد عراقی آیا اور کہا اگر

دہو جی اید ہر کو ڈگیا ہی امر نے کہا بہت سے گئے ہیں میں سبکو بتا دیا اور سنے کہا کہ اس لئے ڈرمیں کہا ہی اور

کسے کہ کر دہو نا ہی امر نے کہا میں سبکا دہو جی ہوں کل باد نے کہا اور کہو امیں دیکھو نا امر نے کہا تم نہیں جا

نے میں سادہ جنگی کا دیو جی ہوں کل باد اور اسمیں اونکی محرم ہے نہ محرم کو کر دیکھو سکتا ہی کل باد نے کہا

کہا یکتا ہی کہ سادہ کہول دہتا تو امر نے کہا تو صاحب ایک کو شمعلی چلو تو سبکو کہول کر دیکھو و نا مجہکو کل باد

الگ گیا امر نے وہ لادی ساتہ لے کر چلا اور کہا اپنے ناتہ سے کہو تو وہ لگا کہ تب امر نے کہا اعظم امر امر

تو بیاگا اب اگر بگڑنے کو دو ڑتی تو بیان گریں جاتا ہی اور امر نے کہا او گیدڑ چلو تو د ھتکار نہ جاتا ہی تو

بکر الو نہائی جانا امر نکل گیا اسنے بیٹا ملکو لگا ار ملی توشے ویا اوسنے تو کہا کہا ہی کل باد لی سب بیان کہا اب

سب دروازہ سادہ پر آئی اور کہا اب کسیطرح امر کو پکڑیں اور کل باد سب احوال عاجز گرد عراقی کہا بختک سے جا

سنا اور کہا وہ اری اوستاد ریحان بیان ہمارے اوستاد ہی سوئی اور ایسی بیان گرد عراقی نے اب ساون نے اوسکو بتا

تم تو نہیں ہو ایسے تہیں ہیں لکو نواح تک اوسنے دم میں رکہا اور دہان امر سے سب کو سمجہا گرد عراقی نے

کہا او حرامزادی تو مجہے نہیں ستاتی جب تئیں دونو کو انکہ سے دیکھوں نقیبی نہیں کل باد کہا اسکا

سو کام اسے جھڑ میں ہی دیکھا وہ نکی یہ لیکر کل باد پر دروازہ سادہ پر آیا اور دکھن را اکلو ہر امر اسطرح سادہ پاس کی

جب ہر بات آئی وہ تو بلنگ پر لیٹے ادہر کو گئی شتر لی مرقد پر تہ خرباں الشاستوری پاس آئی سیری لی کہا

امر لو اتو کسیطرح خبر کرو کہ امر آیا ہی وہ خرباں پاس آئی اور خرباں کو لیکر آئی اور امر کو سادہ پلنگ پر

سو رہنے دیکہا خرباں نے جو دیکہا کہ امر سو رہا ہی چپکی سے اسکا امر کو بیہوش کیا اور سادہ کو بہی اور ایک

رسی سے نکال کر پلنگ سے باندہا اب گل باد عراقی پاس آیا اور اوسکو بہی لا کر دیکہا یا دونو نکال کر گرد

عراقی پاس آئی اور خرجر قواہر در بختک سب ایک جگہ ناچ دیکہ رہا تہی سب احوال بیان کیا خبر قوام

نی بہی کہی ہم بہی یکہار سب ساتہ چلی گئے اور سادہ کو دیکہتی لگے غرض بختک سے ہمراہ ہو اور

بیان الو الفتح اصفہانی اوسکا بیٹا تہا اوسکا جی جاتا تہا کہ آج چلکر زر امامون اور مومالی کو دیکہوں سادہ کی کمر میں کمند

ڈال کر جو آیا تہا جو دیکہا امر اور سادہ پلنگ پر ہے بندہی ہیں اگر تسے نہ بندہی ہوں الو الفتح دیکہا پر جا

غرض اگر امر کو اوٹہا یا اللہ جو امر کی گیا کہا او الو الفتح نوکی مجکو بانذا اسنے کہا مامون جان میں کیا جانوا کہ آج

میں نہ اون تو اب گرفتار ہو جائیں امر کی کہا بیشمار سے کہانٹ دی الو الفتح کی حتمیہ ہے اسیکا لی اور کہا تو لی

جانے میرا مجرا سادہ نیئی لگی یہ تو میں ہی امر کی کہا یہ میرا اسکا بھائی الو الفتح نو تو کہانی بیٹا تم تو کمر جا امر اور

ایک خواص کو کہا کی مردانی سپاہی ملکہ کو اور اسکو پلنگ پر اوسطرح باندہا اور ملکہ سے کہا کہ جو گرد عراقی کو لاو

آج خور اگر گرد عراقی تو طرب دیکہا تا ہی بیلا اور سے امر کو لیکر چلا گیا اور بیان گرد عراقی بختک ہمراہ اور خرقوم

خرامزاد کو ساتہ لیکر جو محل میں سادہ کی اماں خرباں دیکہا کہ پلنگ پر دونو سو رہی ہیں ملکہ تو جاگ رہی ہی گرد

عراقی کو دیکہکر کہا یہ کیا ہی آج مجکو کیوں باندہا ہی گرد عراقی نے کہا تو امر کو لیکر سو رہی ہی ملکہ نے کہا مجکو کو اب

تو بیہوشی کر دو خواص الگ جا کر سوئی مردانی کیر ہی میں خرباں کا تو دم نکل گیا ملکہ نے کہا کیوں گرد عراقی ہمارے ہی

حقیقت ہی کہ خرباں کو باندہے اور میں نہیں رکہیں تہ میں اسکو کہا مردانی سپاہی اس پلنگ پر دو اسنے ملی لی

جب ماتہا اسکو بڑی شرم ہی یہ نہیں لیٹ رہی ہیں کہا مضائقہ نہیں خواص ہی اور یہ لیکر دو لی لگی اور دینے لگی کہ خرباں کو

مار ڈالو اگر گرد عراقی نے اپنے لوگوں سے اشارہ کیا ایک نے تلوار سے خرباں کو مار ڈالا اور دو اور تو غرض مار ہی

اور زخمی ہے اگلی بادی خرباں کو تو نکال دیا اور میں تو مار اچکا بختک نے کہا واہ بی اوستانی ملکہ نے کہا یہ کون ہے

کرد عراقی نی کہا یہہ وزیر نوشیروان ہی کرد عراقی نی کہا شہزادی آمین ہی ای ملکہ نجات [illegible] ملکہ نی کہا کہ کیا
مری دلکو آرام ہی غرض خاطر تو جمع رکھو فرامرز کی ادہر کرد عراقی نی ملکہ سے کہا اب کوئی [illegible]
یقین ہو گا سبب سے خاطر جمع رکھو کر کی اسکو لیکر اپنی گہر چلا راہ میں [illegible] ایک [illegible]
دوسرا [illegible] کرد عراقی فرامرز کی [illegible] بختک کی کہا جو [illegible]
حرفری کہا [illegible] نہیں دیکھا گہر میں اگر [illegible] ہو گیا کہ [illegible]
[illegible] غرض [illegible] جمع ہوئی [illegible] فرامرز بختک اور کرد عراقی اور مہندر [illegible]
[illegible] عراقی [illegible] نوشیروان [illegible] کہ ادہر آیا [illegible] اور کرد عراقی سے [illegible]
کہ [illegible] جو آیا [illegible] جو ابھی [illegible] ایک [illegible]
ہم [illegible] کی [illegible] ساراما [illegible] جو [illegible] کرد عراقی [illegible]
لی کہا اب کل [illegible] تو کہیں [illegible] عیار [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] تمام مالکو [illegible] اور کہا [illegible] مقابلہ کر [illegible]
[illegible] اور [illegible] کہا کل [illegible] بختک [illegible] کہا کیا [illegible]
[illegible] ملکہ [illegible] مہندر [illegible] سے [illegible]
[illegible] غرض بختک [illegible] خلعت [illegible] اور کہا [illegible]
ادہر [illegible] ساوہ کی بیبان آیا اور [illegible] خبر ہوئی کہ [illegible] کرد عراقی
پاس آیا اور کہا [illegible] بختک اور کرد عراقی [illegible] جلا اور اسکو منع کیا کہ کوئی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کرد عراقی کی [illegible]
[illegible] ملکہ [illegible] شکل بدل [illegible] کرد عراقی [illegible]
اور [illegible] معلوم ہوا [illegible] ضعیف [illegible] کرد عراقی نی کہا ملکہ [illegible]
[illegible] عیاروں [illegible] شروع کیا کہ [illegible]

[illegible] گیا [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] کرد عراقی نی کہا [illegible]
ملکہ کی [illegible] تمام [illegible] کل باد [illegible] بختک [illegible]
[illegible] کرد عراقی [illegible] بختک [illegible] اور [illegible] کرد عراقی نی [illegible]
[illegible] بختک نی [illegible] کرد عراقی نی کہا [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] کل باد کی [illegible]
[illegible] کل باد [illegible] کرد عراقی نی [illegible]
کل باد [illegible] ایک [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کل باد [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] کہا کہ [illegible] کل باد [illegible]
[illegible] کل باد [illegible]
[illegible] کل باد [illegible] اور [illegible]
[illegible] کل باد [illegible] مہندر [illegible] کہا اور
[illegible] مہندر [illegible] بیان کل باد کی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کہا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کل باد [illegible]
[illegible] اور کل باد [illegible] مہندر [illegible] کہا [illegible]

نے بہت سا مال دیا اور وعدہ کیا کہ جب عمرو کو لاؤ گی تو بہت سا دونگا گل بادنی کہا میں عمرو کو پکڑ لاؤنگی بختک تو صورت دیکھ
کر خوش ہوا لیکن بیرخ لگا یہ قول کیا کیا کہ عمرو کو گھر میں چھوڑ آیا بختک سے گل بادنی ہوا کہ جلدی عمرو کو جلکی
لاؤ ادھر عمرو وہاں سے آیا دروازہ پایا [illegible] جو مال اور خلعت گل بادنی کو ملا تھا اور شتر گرد کو لایا تھا کہ تو [illegible]
عمرو دوڑ کر وہ مال لیگیا اور گل بادنی اور بختک جو گھر میں گئے آیا دیکھا کہ بختک کو عورتوں نے جو کوٹھی پر کھڑی تھیں
رعنہ سی کہا کہ ہیچ گلو در کیا تھا کہ قاضی کو بلا کے گواہی ای لی لی قاضی اور جتنا ہی اور بیان بختک کو فرزی در دار
بیر میٹا اور گل بادنی گھر میں آیا دیکھا کہ دروازہ کو شتر لگا کھلا ہی خواصونے تو بھاگ لیئے کو شری کھولی رعنہ نے کیا جھاڑ
منع کیا [redacted] منصا کو بند کیا اور اوسکا کرکی سے نکاح کر نیکو قاضی لایا ہی گل بادنی کہا کیا بکتی ہی بیہ کیا [illegible] چوٹی
رعنہ کی لی اوسنے وتماری لی رعنہ لی خواصونے کہا تم دیکھ ہو خواصون لی سوختہ اور مجلی گل بادنی کو ماری گل بادنی
رعنہ کو چھوڑ دیا اور رعنہ دروازہ پر آئی اور بختک بیٹا کا مچھی سے دامن بختک کا پکڑا اور خواصون لی بختک کو بی بھی تمام
ماریں عرض دامن بہت لگا اور بختک اور گل بادنی بھاگا اور بارگاہ میں آیا اور بختک کا مارنے سے کی دم کھلا جاتا تھا
سارا احوال منذر بل سے بیان کیا منذر بل لے گل بادنی منہ پر تھوک دیا بختک نے بہر شکایت کر کی خلعت لیا دیا اور ... عنبر
چوبری کی بیوی اور گل بادنی تمام عیارہ تمکو بیکر چوبری بیرای میں سامنے ایک بہرتی گل بادنی دیکھا کہ ایک بند ہاتھ کے گلے
تی چلا آتا ہی گل بادنی بند ہی کو پہا ہا تو بہا تو کہاں رہتا ہی اسنے کہا فلانی محلی پر جہان بہت سے بند ہیں اور کچی
درخت تا کری ہیں وہان میرا گھر ہی اور کچھ اسباب سودا گری ہی ہی۔ اگر اسکو لیسند آو بیچی گل بادنی بہرام عراقی سکو کہا تو تجا
اسکا گر دیکھنا تو بہر میں چلوں بہرام عراقی سامنے ہوا جب نان بائی کی دو کانپر پہنچی وہ ترکا و سامنے تنا بیچ لگا میں
بیو کا ہوں امرلی تنور کیا بہرام عراقی نے منع کیا او رکہا چلو میں تمہیں نہار بر اور شیر مال دلوا دوں اور میں ہی کہا او
عرض نان بائی کی دوکان پر جو بالا خانہ تہا بیٹھا اور نان بائیسے نہاری مانگی اور پانچ روپیہ بہرام دی نان بائی نے
دسترخوان بچہا دیا اور کہانا لگا کہ بیچی ایک فقیر آیا سوال کیا امرلی نان بائیسے کہا اسکو پانچ روپیہ دو نان بائی نے
دی بہرام چند فقیر آئے امرلی کہا میں کہ سب پنچا سو فقیر تم انکو ہی پانچ پانچ روپیہ دو اور امرلی ابو الفتح کو چوڑ کا تہا
تہا بیچا کہ تو گہرا جا کی روپیہ لا اور امر ہی ارب جا یا جاتا ہی کہ اسمین گل بادنی عراقی گل بادنی کا بہائی پر اسکا بحس امر کو

دیکھو تو ناحلا آتا تہا یعنی ہوا آیا امرکو دیکھا اور پنچی دو کانپر نان بائی کی آیا اور بہار میں [illegible] ہو مو نہار بر آرام کی طلب
امرلی کہا ای لی ہوش ہوا گل بادنی امرکو پکڑا گل بادنی کو خبر ہوتی سب کیکی دربار منذر بل میں آئی لا کر امرکو رکہد یا بختک اور
نوشیروان نے خوش ہوا اور سب عیار و کو سب حال دیا اور امرکو زنجیر کی ہوش دیا منذر بل نے امر سے کہا کہ اسکو قتل کی ہی مر
بختک نے کہا ای کو عراقی ساوہ چلکی کو بیچا اور اوسکا سامنے امرکو قتل کرو لوگ گئے ساوہ کو خبر ہوتی تہی کہ امرکو پکڑا کیا
میں روز ہی تا بوت گئے اور اوسکو لیکر بارگاہ میں لائی امرکو دیکہکر رونی لگی کہ ای ساوہ امر قتل ہوا اب میں بہی مر جاونگی منذر بل
نے کہا او امر امرکا منع لگا کہ اسمین مصلحت ہے کہا گا کا موقوف کرو امرای نوشیروان کہا تا کیا بلچی ہے سب او شہ کی گئی
اور کہا تا کہا کہ پیر اگر جشن اور امرکا لی لگا اب جو امر دیکلی سکی لی ہوش سے معلوم ہوتی ہی امر تو حیران ہوا کہ سب یہ ہوش ہوتی
ایک لکا آیا اور سارا احوال ایک جگہ دیر کیا اور امر پاس آیا کہا تو لوگوں ہی امرلی کہا میں ایک بیچارا غریب ہوں گل بادنی لو
~~[illegible] ابو الفتح کا بیٹا او رکو نشہ لکہوا تا امر ب~~
ناحق پکڑ لایا ہی ابو الفتح لی کہا اگر تو کہدی کہ میں امر ہوں تو چھوڑ دوں ابو الفتح کا بیٹا اور لو بتہ لکہوا تا امر ب
او سنا او کہا غرض امرلی کہا میں امر ہوں ابو الفتح لی محکو لکہدے تو تسلی کردیں اور اوسنا و غرض ہر ہر بگفتگو میں امرلی لکہدیا
ابو الفتح کی ایک بات پر امرکا کھولدیا اور چلا گیا امرلی ختم سے قید گا کی اور سارا احوال منذر زنبیل کیا اور سکا نہ کالی کرکی
خنجر کو سے ساوہ بیٹھ کو زنبیل و انگلی گرمی ساوہ کی آیا اور تمام خواصیں اور سارا احوال ساوہ کا دالا زنبیل میں اور
فخر بیچا گذری کہ امیر دو منزل پر آئی ہی امرکو قتل کرا لشکر امیرکو چلا اب جو دیکھا اصفہان سے پانچ کوس لشکر بلا امیر آرا
مہری وغیرہ مقبولنے امیر سے ملاقات ہوئی سارا احوال بیان کرنا ہو امیر پاس آیا تھا وکو مجرا کیا اور امرلی سارا احوال
گل بادنی کا اور ساوہ چلکی کا بیان کیا لیکن یہ نہ کہا کہ میں ساوہ کو لایا ہوں عرض امیر ہمراہ ہو کو سی اصفہان ناز گاہ
میں رہی اور امرلی بہی ایک خیمہ برپا کیا اور ساوہ کو نکال ساوہ کی کہا ای امیر کی حضور میں چلائے اور زمال سب کہا امرلی سارا گہر
ساوہ کا نکال ساوہ حیران رہ گئی اب امرکا لی لگا ساوہ بجا لی ہلی کہیں قاسم تنگ ہے وہ اہلی عیار عیار ہی و بلیا جاکر عادی کہا عادی نے
امر ایسے کہا کہ اور اصفہان لی ہم جو قیس لایا ہی اب لشکر میں تمام ہیچی کا امر سکو خیمہ آئی سنا کر کا نام ہو رہا ہی امیر نے کہا ای امر مجا اون
امراوسکی پاس آیا امر نے کہا یا امر ساوہ چلکا بر ہیں عاشق ہوں اور وہ معشوق جو نا ہیں ہی کہ اب مجول لیکن امیرلی کہا سن ای امرکیا ہی
جاوا دل ہیچ از ہمہ بیر لگا کو نہیں جیا با امرلی کہا ای امر تو کیا ہو اہی کہیں ای حمزہ میری جان جانی ہی عرض امرلی ساوہ

مجھ کو الہام ہو کہ بلبل حیران رہ گئے کہ ایسی صورت کو پکڑ کر امیر عاشق ہوئی اور امیر کی آنکھ مہرنگار سے ساده کا حال کہا اور مہرنگار کی فتنہ سے
کہا فتنہ نے کہا ساده اسے خیال ہی رہا ہے اور مہرنگار نے امیر سے کہا ساده کو تم ہی دکھلائی گی امیر ساده کو لایا ساده کی [illegible] حکم
جمع کیا اور فتنہ کی جو ستاره تھی خانہ میں جا بیٹھے کہ میں امیر کی صورت دیکھوں گی اور مہرنگار نے کہا جا کر فتنہ سے کہو کہ [illegible] ضیغم خواجہ
جواہر کا لی آوی فتنہ اب لاچار ہو کر ضیغم و خواجہ لیکر آئی ساده کو دیکھ کر جل گئی مہرنگار نے وہ جواہر ساده کو دیا کہ [illegible]
[illegible] مہرنگار نے کہا کی فتنہ ہم جو کہیں اوسکو مانو [illegible] ساده سے [illegible] ملکہ کی محل [illegible] لیکن
ہر صورت کا مقصد اور ساده رخصت ہو کر اپنے خیمہ میں آئی اور امیر بھی آیا اور سب عیاروں نے کہا کہ تم سب ہوشیار رہنا اور گرد خیمہ
ساده کی رہنا اب موقوف گل باد کو اور گرد عراقی کو [illegible] کہ ساده کو امیر لیگیا وہ خاک اوڑاتا [illegible] اس قدر ہر میں بیٹھے
دو کلمہ گل باد عراقی کی سنو اور وہاں جو صبح کو سنا [illegible] کہ ہر ایک [illegible] اور ضیغم کا [illegible] ہوئی ساده اور امیر
[illegible] کوئی نہیں ہی [illegible] تو ناچار [illegible] گرد عراقی کی جو خبر سنے کہ سارا [illegible] ساده امیر کی گیا خبر خالی کیا
گل باد نے کہا کہ میں ساده کو لاتا ہوں اور تمام عیار لشکر امیر میں کہ اب بہت [illegible] ایک صورت تبدیل کی گئی اور رات
کو گل باد چلا کہ ساده کو لاوں [illegible] جو دیکھے ضیغم ساده میں سب جاگتے ہیں اگر امیر کو [illegible] لیگیا اور بارگاه میں لا [illegible]
اور سب خوش ہوئی اراده قتل کا کیا بختک نے قند ویل وغیره سے کہا میری صلاح نہیں ہی اگر امیر کو قتل کیا تو کوئی [illegible] نہ بچیگا اور کچہ
ہاتھ سے اور اگر قید کریں امیر کو تو ہی امیر حمزه الیجاوے گا کیا مشکل ہی عرض گرد عراقی سے کہا کہ تو امیر کو قید رکھے ایسی جگہ کہ کوئی نہ معلوم کرے
قلعہ [illegible] اصفہان میں ہی [illegible] امیر کو لا کر قید کیا حمزه کو اور خبر سب کو ہوئی کہ امیر کو [illegible] تمام لشکر اور مہرنگار
کا عجیب حال ہوا اور امراء اور عیاروں بہت خاک اوڑائی امیر کا پتا نہ لگا کہ کہاں قید ہیں اور دوسری [illegible] گل باد آیا
تو قباد کی خبر کو گیا تھا بیان ساده کو [illegible] اور خیمہ ساده میں غل ہوا [illegible]
امرائی کہا لشکر میں کون روتا ہی اب جو سنے ضیغم سے ساده کی آواز آتی ہے [illegible] ساده کو گل باد [illegible] امرا اور عیار
سب دوڑی کہ چلیں ساده چھڑا دیں اور گل باد [illegible] جلا جاتا تھا کہ راه میں [illegible] گل باد [illegible]
کہ مجلس [illegible] اور ایک طرف معرکی [illegible] معرکو [illegible] گل باد [illegible]
کہا ای گل باد [illegible] معرکی [illegible] ایک [illegible]
مارا اور [illegible] ابو الفتح [illegible]

گل باد نے کہا اور لڑکی تو کون ہی مجھے پچاس روپیہ لی لی اور چھوڑ دی ابو الفتح نی کہا یہ کیا ہی جاتا تھا اوسنے کہا ساده [illegible]
گرد عراقی کی آشنا کو لی جاتا ہوں ابو الفتح نی کہا او گیدی میری موحالی کو اسطرح کہتا ہی اور مجکو [illegible]
میری ماں [illegible] سارا حال بیان کیا تھا کہ امیر کو حرامی کہا اور آج ساده کو لاو [illegible] اور [illegible]
[illegible] تو مجھی روپیہ کیا دیگا [illegible] گل باد نے
کہا او لڑکی ہزار روپیہ لی ابو الفتح اب حیران ہوا کہ ایک تو عیار اور دوسری گل باد [illegible] ابو الفتح
[illegible] گل باد کی رسی سے باندہی ساده کا [illegible] اور گل باد کو بھی [illegible] گل باد [illegible]
کہ گل باد اسکا [illegible] آواز سنے اوسنے کہا کون ہی گل باد نی کہا بھائی ہی میں ہوں تو جلدی [illegible] لڑکا مجکو مار [illegible]
ابو الفتح حیران [illegible] ایک طرف [illegible] گل باد سے لڑنی لگا گل باد [illegible]
کا ابو الفتح کی پاس سے ایک [illegible] گل باد [illegible] ابو الفتح
کو مارتا ہی [illegible] خوب لڑ رہا ہی کہ بہرام عراقی ہی [illegible] ابو الفتح
[illegible] لیکن [illegible] بہرام کو تو ایک تیغ ماری کہ زخمی ہوا [illegible]
اور لڑکی مجکو زخمی کیا ہی [illegible] ابو الفتح نی کہا [illegible] عرض دعا مانگ رہا تھا کہ امرا اور ابو الفتح کی بچا لی اور
[illegible] کون ہی ابو الفتح نی کہا ماموں جان جلدی آئی کہ موحالی کو [illegible] عرض امر
[illegible] گل باد اور بہرام [illegible] ایک [illegible] اور راک
دو ہزار سوار [illegible] امرا تو ابو الفتح سے [illegible] ایک طرف [illegible] گیا اور امرا [illegible]
والا اور [illegible] سلطان بخت مغربی پانچ ہزار سوار سے [illegible] اور [illegible] عراقی سے [illegible]
صبح تک [illegible] آدمی سلطان بخت مغربی نی [illegible] اور باقی بھاگی اور گل باد کو [illegible] بارگاه میں آئی [illegible]
کہ قباد [illegible] امرا [illegible] معلوم ہو کہ [illegible] خراسانی اور [illegible] معلوم کہ قباد کو کون لیگیا
اور [illegible] طبل جنگ [illegible] امیر تو [illegible]
کہا [illegible] طبل جنگ [illegible] طبل جنگ [illegible] سب حیران [illegible]

امیر نے کہا نہ گبھراؤ لندھور جانتا ہے حمزہ تو یہی غرض لندھور نے طبل جنگ بجوایا صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئے کہ دیکھا گرد
اوٹھی لاکھ سوار سے گند کوہ کرمانی آیا ہے گرد اوٹھی مسلسل شاہ حبشی لایا ہے تین لاکھ سوار سے آئے اور عمر خان یمنی لاکھ
سوار سے آیا اب جو سنا تو سوئی دن گرم رہا ارادہ تھا کہ بیچ جاوے عمر خان جو آیا تھا تین لاکھ سوار لشکر نوشیروان پاس
بیٹھا آیا وہی پاس سے جو باگ لی لندھور پر آیا اور تین لاکھ نے بہی تلواریں کھینچ لیں لڑنے لگی لاش پر لاش گرنے لگی ارادہ تلوار لیکے
نہ ہوا اب فوج حمزہ اسمیں منہ پیچ گئی اور تلوار چلنے لگی اور عمر خان برابر لندھور کی پہنچا اور للکارا کہ او ہندی مانند کس دلال کی طرح
والی کمان جاتا ہے یہ کہکر ایک تلوار ماری کہ لندھور کی تلوار ہندی ہے بہی کٹی اور ہاتی فیل میمونہ مبارک زخمی ہوا لندھور نے
غصہ کرکی اور ایک تلوار اوسکو ماری اوسنے سپر چہرہ کی پناہ کی سر کو کاٹکی حلق گاہ برابر اوتری اور جو لوگ تیغ و ترپ
لاکہوں کی ماری اور باقی بہاگ گئے لشکر نوشیروان میں آئے طبل بازگشت بجا دونوں لشکر ہوئی کہتک نے کہا واہ عمر خان
کیا جلدی مارا اسکو منع کیا نوشیروان نے کہا او گئے تو سبکو ستاتی ہے غرض دوسرے دن پہر طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان
میں آئے کہ ایک گرد اوٹھی شور ہنگامہ حرفی زن لاکھ سوار سے آیا مالک حبشی اور دو عیار اپنا دراز عرب اور شیاہنگ
اور گند کوہ کرمانی اور مسلسل شاہ حبشی اور لندہم شاہ اور ہرہر تیمہ اور ملک فرخ اور بہمن کا نام فروکش اور مرنج و ہل زرد چہرہ
سب تو آئے سوئی مسندہ ویل الصفہانی پاس کیونکر ہی ہیں اور حرفی زن جو آیا نوشیروان نے کہا کہ مید الحرب آیا اور للکارا
کون آتا ہے امیر نے لندھور کا ہاتھ پکڑ لیا منع کیا کہ تم نہ جاؤ یا ان لشکر تمہاری دم سے ہے غرض سلطان بخت مغربی نکلا اور حرفی
زنگی نی لڑائی اور بحث حربہ ہی کہ بجلو زنگی میدان میں آیا جرح و تعدی کر طوفان گرد کام بندہ جاتا ہے اور اوسی جو مہیں حربہ کرتا ہے
سلطان بخت مغربی زخمی ہوا اور دوسرا وار اور زنگی وہ بہی زخمی ہوئی اور دونوں لشکر حیران کہ حربہ انکا دکہائی نہیں دیتا ہے
اور زخمی ہو جاتا اور آپ کسیکا حربہ نہیں کہاتا گہوڑا اوتری تو کوئی ضرب کہائی غرض ساتہ میدان کے اور کئی ساتہ اوسکے زمین
ساتہ پہلوان تو زخمی گئے اور کئی جانب ماری امرا اور سب حیران ہیں کہ خدا خیر کرے امیر اور بادشاہ نہیں اور یہ ملعون لڑتا
لڑتا ہے اور وہاں نوشیروان اور دعوت کا سامان نوشیروان کا منعقد ویل نے کیا اور کہا کہ دعوت کا سو جائی لڑائی موقوف رہی بعد دعوت کی
طبل جنگ بجی گا امیر جو سنا لندھور سے کہا فرمائیں ہی و بکلہ آئیں امیر ہوج کی چلا کر امیر نکتک سے چلے حمزہ کو بوجہ کہ کہاں
قید ہی دروازہ بارگاہ نوشیروان پر آیا اور کہا امیر آکر جب تک نکلی تو چل کے اسمیں و ملیں امیر کی آئی کہ خدا ہمارا ایک اوسی جنگ

ہیں کو دیکھا آکن اور زخمی سعید کی گہر میں چلا ایک غلام روکا زخمی سعید نے دیکھا منع کیا امیر تو اندر چلا گیا ہیں نے کہا ای امیر او بادشاہ
زمین ہی اور کل باد کہا اور دشمن سے ہمیاتی ہی رہتا امیر نے کہا ای ہیں کہاں گرگیا لیکن ابوالفتح نے کہاں ہی اوسنے کہا بیٹیا ایک حاطہ
سلطان کا مرل لیا ہی اوسمیں کہیلا کرتا ہی کہا کہاں کا ہی ہوش نہیں ہیں بلائی ہوں امیر نے کہا میں اب جاتا ہوں اب جو اوس حاطہ میں آیا
دیکہا کہ ابوالفتح اصفہانی سر سے پانک خاک میں غلطان ہے امیر کو دیکہکر مجرا کیا امیر نے کہا بیٹا یہ کیا حال بنایا ہے ابوالفتح نے کہا مامون
جان میں بیکار نہیں رہا میں نے سنا کہ حمزہ کو قلعہ ترک میں برج زہرمار میں کوئیں بند کیا ہی تو میں نے نقب کہودی ہے اور تمام مٹی نکالکر
ڈیر کیا ہی سب کہود چکا ہوں اب ایک دیوار حائل رہ گئی ہی امیر نے گلی سے لگا لیا اور نقب میں امیر گیا اور دیوار میں چہید کرکے جو جہانکا
دیکہا کہ ہیں اور دو عیار دو بڑی ہیں اور سے برج زہرمار میں بیٹھے ہیں اور کل باد نی وہ جو کسی کی ہی کہ عیاروں نے کمند اور جو باہر جادی وہ بہت
اونچی اور اوسی تو یہ ہتا تہا دی اور ایک سرخ و نیل زن نامی کو ڈہول و نقارہ تو بجایا کر اور ان سبکو جگایا کر تو وہ بجاتا ہی اور انکو جگاتا
سی نقب سے نکل کر آیا اور کمند بچہادی جب وہ ڈہول بجاتا اسطرح کو آیا امیر نے پکڑ لیا اور ایسا گلا دبایا کہ مرگیا اسکو تو کہیں ڈال دیا پھر
ڈالا اور کہا صورت بتیا ڈہول بجاتا چلا اور عیاروں پاس آیا لیکن امیر اب سوچ رہا ہی کہ کیونکر سب کو لیکر ہوش کر دوں ایسا نہو کہ کل باد
روز خبر کو آتا چلا آئے ایسے فکر ہی میں صبح ہو گئی اور گل باد اور کل باد دونوں آئے امیر اب حیران ہوا اور سپنے سلام کیا اور طرف بجاتا چلا
گیا اور کہا ای امیر اسکا سامنا کرو اور وہ جو اوسنا چہار طرف پہرنی لگا اور سرخ و نیل نے گل باد کو دیکہا کہا او مرنج اندر آکیا کرتا ہی
امیر نے کہا جو آنے کہا ہی اوسی نوکری پر حاضر ہوں کل باد نے کہا منع جو تی سی کہا نہ بتا دی امیر نے کہا یہ کل باد نے کہا منع کیا ہی
پاس رکہوا تیا امیر نی کہا اچہی تو خیانت نہیں کی اور کل باد نی بہا نہ اسکو اشارہ کیا گل باد کو شک بہی نہیں گذرا اولیں کہتا
ہی کہ بیا اسکو سوا ہی لوگ کہیں بچے کر اب اپنی لوگو نکو ہی امر خانہ ہی اور گل باد نی کہا ای مرنج اندر آ ایک بات سن
امیر نے عیاروں نے کہا سب جاگ سب اٹھ گئی گل باد خفا ہوا کہ تم کیوں اٹھ گئی امیر نے کہا اب کوئی نہ کہو اور انکو طبلہ شک سے گل باد نے
کہا یقین ہی امیر نے کہا اگر امر انکو یقین ہے تو منم امر عیار دوڑے امیر نے منہ پر بکڑا اور بہت زخمی کئی یہ جو حجت کے دروازہ اونکے
نکل گئے عیار دوڑی کر لیا اب بہی تیغ چلی لیا غرض سبکو اوسی ملکانی جا کے میں خراب کیا اور نقب سے نکل گیا یہ سب حیران
رہ گئے کہ کدہر غائب ہو گیا اب چار طرف تلاش کرنے لگی اور بیان امیر جو آیا زخمی سعید نے کہا ای امیر اب سارا لشکر تمہارا اور ہم
قتل ہوئی اب جو نقب کل باد نے دیکہا گا کہ اسکا گہر میں مہدا ہی امیر نے کہا تم نہ گہبراؤ امیر نے ابوالفتح سے کہا شتاب کلام چاب

جانی کا کھو لگا وہ ہے امر نے سارا مال جو کل باد کی گھر میں لیا تھا اور سارا وہ کا بھی کچھ اسباب سب اوسے حاطہ میں نقب کے منہ پر جو
ساری الگنائی میں پھیلا دیا اور آپ بھی بیچ گھر میں جا بیٹھا اور دیکھنے لگا اور بیان کل بادی امر کو دیکھو تو دیکھا کہ تو آتی ہے
دیکھا کہ رنج دہانی زنگی لاش پڑی ہے اب اسکو یہ تحقیق ہوا کہ امر اسکو قتل کر گیا ہے جو دیکھا مہر النقب کا ملا کل باد جو
اندر گیا دیکھا کہ امر سعید کا حال ہے لیکن سب مال براہی اسنے کیا بیانی اسکو تو لو اور پھر کل امر سعید کو گرفتار کر دو تو
ہماری دو دو مرتبہ بوغیں باندہ باندہ نقب سے لی گئی جب تیسری مرتبہ آنی لگی امر نے نقب کے منہ پر کمند کا حلقہ لگا دی اور کھینچ
امر اور دوسری طرف ابو الفتح کو بٹھایا اور کہا کہ جب سر باہر نکالے اس چالاکی سے پکڑنا کہ غل نہ ہو غرض کل باد آیا تو کھینچ
نکالا امر نے جھٹکا دیا اور اوسے کھینچ کی وہ دمی پر پھینکا اور گلا دبا لیا کل بادی جو دیکھا کا سننا ہیا تو امان کہہ کر گیا بہائی
گری ہونگی اب جو کل باد آیا ابو الفتح نے اسکو پکڑا امر نے دونو کو تو ندر رسیل کیا اور کل باد کی صورت امر بنا اور ابو الفتح سے کہا جلد جا ہی بانی
کہ لشکر سے بہرام خاقان چین کو دو ہزار سوار سے باہر لا امر نے لا امر سعید کو دو گیا اور ابو الفتح کل باد بنا اور کل باد بنا بار نقب کے آیا عیار
بنایا کہوں منتظر ہی امر کا بیٹھا لگا او نہوں نے کہا امر سعید کو کل گرفتار کرو لگا اور ادوکہ گیا ہی اب تو امیر کو لی جا لگا ہی او پھر بھی کی کہو لگی
بیم لشکر امیر جو کو بھی ہی بہتر کہا بیٹھا او نیا اور کہوں باندہ تھا اور امر اور امر کا عجب احوال تھا امر نے کہا جب امیر میں آیا ہوں عرض امیر کو بار لگا
امر کو عش آگیا بہنسکی جلد اور امر نے کہا کہوں صاحب امر کیسا عیار ہوں نے کہا کوئی اوس سے بہتر نہیں ہی پر امر نے کہا اگر امر آدمی اور امیر جو او
تو او سکا دین برحق ہی عیار رہے کہا اتنی عقل ہے ہماری عقل زیادہ نہیں یہاں جو تم لوگ کی عجم منظور ہے عرض اور ابو الفتح کو لے آئی ہے کہ جب ہی امر او دیکھا
نو اس بیٹا آیا دیکھا تو گون نے کہ کل باد بھی جیتا آیا ہی لیکن قدم ہا ہو گیا ہی ہے سبب حیران تھی کہ اب امر نے کہا تم اور عیار اب بہتر ہی کہ مسلمان ہو
ہم سنتے ہی امر دو دور اوسی تلوار بکڑکے آیا نہا کہ سامنے سے گھر ہی بہرام گرد دو ہزار سوار لیکر آیا عیار دیکھی جان لیکر بیچ کو زیادہ ہم دو فتح
وہ تو ہلاک گئی اور باقی سب مسلمان ہوا امر نے وہ قلعہ امر سعید کو دیا اور ہزار سوار کی اور اب امر کو لشکر جلا دو کلمہ لشکر نوشیروان کی
اور بیان تو روز شب ہنگ فرنگی زن زنا تھا اب ڈوبت ہی ہو گیا طبل بجا ہی دو نو لشکر آئی ہیں کہ سامنے سے امر آیا اور جیسے گرد او می اوٹھ
آئی فتح ہوا وغیرہ گئی امر کو لیکر آئی کہ تب تو بجا اور اوس نے لشکر پر گیا امر بارگاہ میں آئی اور سلیم بالا دوی کی نکلا جب کوس نقلا
ایک لبیت پر جاہ دیکھے کہ ایک خیمہ برپا ہی اور فوج اوتری ہی اور صورت ہو گئی لشکر میں آیا اندر بارگاہ کی جا کر کبیر اسیجا دیکھا کہ مالک بھی بیٹھا
ہے اور دونو عیار درزعرب اور اوسکا شاگرد شب آہنگ کھڑا ہی اور قباد کو شب آہنگ جو لایا ہی خیمہ میں ہوتی ہیں اور مالک نے رہا ہی کردیا
دین لات کا قبول کر دو تو میں نوشیروان پاس لی جاؤں قباد نے کہا اگر روم میں قضا آئی ہی پر جو بادا باد و لات کیا مسخرا ہی لعنت اوس پر مالک نے کہا

جلاد دیکھیں کہو کمر لکھو تیر اقضا بجانا ہی جلاد کو بلایا کہ قتل کر قباد نے کہا امیری وصیت ہے کہ جو لشکر امیر میں جا دی امر سے کہیو فاتحہ پڑھنا
ہاتھ اوٹھا یا تھا کہ کہتا تھا کہ ایک تیر جلاد کی لگا ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور ہاتھ اوسکا ٹوٹ گیا وہ بیہوش ہو گیا اوسکو جو مار ا سر بیٹھ گیا بھی نکل آیا
مالک حیران ہو شب آہنگ سے کہا یہ کون ہی اب لوگ چار طرف دیکھنے لگی اور بیان تیسرا جلاد آگیا اب جو تیر مارا وہ جانی پر لگا لیکن
درز عرب نے دیکھا کہ ایک پیادہ بکڑی باندہی جو بیٹھا درونس کہ ہی وہ تیر مار رہا ہی عیار اوسپر دوڑے امر لیکارا نعم امر او کھینچ لگا کہ کیا تمہار
مقصد ہے تو ایک موی بدن اوس شہریار کا کام کر دوں ہم لیکر نکل گیا شب آہنگ پیچھی دوڑا امر نے راہ میں ایک جا بیٹھ کا منہ پر مارا اوسکو ڈال
الجھ گیا اور وہ بی شکل بیچا درز عرب بھی آگیا امر اور بیان لوگوں نے مالک سے کہا کہ اسکو قتل کرو مالک نے کہا اب کیوں نہ کھینچ لو گیا کر دو بیچا جلد
قتل کرو اوسی شب آہنگ نقلی نے درز عرب سے کہا کہ اچھا تو اسکو قید کر دو اور تم مالک سے کہو درز عرب نے کہا تمکو کیا مالک نے کہا کہ
درز عرب نے کہا یا تو شب آہنگ قبلہ کو لایا تھا اب شب آہنگ کو نہ ہی کہ نہ قتل کرو مالک نے کہا اچھا قید کرو درز عرب بولا کہ اب ہم اگر
سب ہی جانی اور جلاد مارا تلوار لیکر کہتا تھا کہ ایک تلوار شب آہنگ نقلی امر نے درز عرب پر ماری کہ سر بیٹھ گیا اور چلبلا اور کہے
اور نکلا اور گر گیا اور کہا کہ او مالک اگر کوئی قتل کیا تو ہم جان لی کہ خیمہ میں آگ کس مارو او لگا اور ایک کو جیتا پکڑو لگا مالک نے کہا اری اسکو
بکڑو امر شمع پر کی نکلا اور ایک فوراً کی صورت نیچے آیا اور مالک کی سر پر کھڑا اسکو کی جلال بتانی لگا اور مالک خفا سو رہا ہی لوگ سمجھا اسی کی
کہ کیا امر وہی کہ اوس درزی کی منہ چڑہی مالک نے کہا بس نہیں ہا قتل کرو یہ کہتا تھا کہ امر نے پیچھی سے تاج مالک کا لیا اور جست کر کی امر جلاد بچے
آیا اور اسکو تلوار ماری لنگل گیا اور بیہ کہہ گیا امر کہ کلاہ اور تیرہ بہ ہم اب اسکو خوف ہوا کہا تیغ تو ہی تمکو اسکا ٹھکانہ سے کیا کام یہ تو بیاں
سے نوشیروان کا اب جا کر شاہ کو اس سے کی بات نہ رہو دو لگا بہ ایلچی حکم دیا کہ جا کر قباد کو قید کرو جب امر نے دیکھا کہ فلانی جگہ قباد کو قید کیا
اب امر لشکر امیر کو جلا کر امر حمزہ سے سارا حال جا کی کہو ان یا تو ہمیں اگر قباد دیا اور اگر بیہ کوچ کر جا دی تو راہ میں چھین لیں غرض امیر نے یکی
لشکر امیر لیا اور بارگاہ امیر میں آیا اور سارا حال قباد کا بیان کیا اور وہ تمان مالک نے بھیجا اوسو تحت قباد کو آرائی پر جشن کی کوچ کیا اور
اور بارگاہ نوشیروان میں آیا قباد نے سلام علیک کی مند دیل نے کہا بیہ بادشاہ ہفت اقلیم اور تمانا ہی تیرا تو نے سلام نکیا اور جو میں تیری
نانا کا ہی میں اختیار کر قباد نے کہا وہ لات کیا کیا ہی اور مری سے کچھ اردا نہیں مالک تو اوس گفتگو سے عاشق ہوا کہ کیا بیہا ہی ہی جو
کلام مرسا نے کیا تھا وہی اتنے لوگوں میں گفتگو کی مالک نے کہا مری مرضی نہ تھی کہ بیہ بیاہ در سے بعید ہی کہ عیار سے جو دامنگائی اور
قتل کر لیکن نوشیروان نی کہا اب تو جا کر قید رکھو کل قتل کرینگے بختک کی صلاح سے شہر اور بیان لشکر امیر میں فرخ جو گھر کہ بادشاہ

قید ہوئی اور قتل کا حکم ہوا کہ اسکو سر برہنہ کیا اور نوشیرواں کو خبر لا دیا امیر نے کہا قباحت ہے اسکو ہمراہ قباد کو قتل کرتی ہیں اسکو مار ڈالنا اور امیر نے
کہا بادشاہ کو مار ڈالنا بادشاہ کو زنبیل سے نکالا اور سامنے امیر کے باندھ کے کھڑا کیا اسکو جو ہوش آیا امیر ان سے ہی امیر نے کہا کیا دیکھتے ہو نوشیرواں کے
مسلمان ہو اور نبیوں کی بہت سے امر کی تعریف کی اور کہا کلمہ پڑھائی اور نے کہا پایا امیر اسکو چھوڑ رہا نہیں ہم کو اسکا اعتبار مکار ہے اور بختک سے
ایسا اعتبار نہیں دیکھا امیر نے نہ مانا انہوں نے اور ترس جان کلمہ پڑھا اور اسمیں مشورہ کیا کہ اب عمر عیار زنبیل میں ڈال پاس چلا دیں کو خاطر آئے
کیا جاوے نوشیرواں کو خبر کی لی جئے کہ ہمارے حقیقت تو بیٹے خبر بھیج کو امیر کو سوئی امیر نے کہا بادشاہ میں تو تنہا تھا اور وہاں نوشیرواں کی نقشہ ہو
جاتی ہی حکم کیا کہ قباد کو زیر تیغ بہنا کو خبر امیر کو سوئی امیر اشقر پر سوار ہوئی اور ساتھ ہوا اور لشکار کی لشکر مع لندھور اور بہرام کہا کہ
کر امیر تنہا جاتے ہیں جسکو منظور ہو وہ آدمی لندھور اور بہرام وغیرہ ہی چلا امیر نے اشقر کو تو ایسا جولان کیا کہ امیر ہی رہگیا اور بیچ [illegible] اگر
عقب سپاہی کی پہنچی اور مارنا شروع کیا کشتوں کے پشتے لگا دئیے قباد کی جو ہیں امیر کا نعرہ سنا چہرہ کو نور آیا اور ایک گھوڑا اگر پایا قباد کو سوار کیا
ایک عراقی نے ادھر تلوار ماری امیر نے خالی دی اور اسکو مارا اور قباد کو سوار کیا پیچھے ہی ترکی ایک لگا کہ نعرہ لندھور کا ہوا بعد بہرام کا خوش ایک کے
بعد ایک کا لگا لگ گیا جو نوشیرواں اسکو سوئی بختک نے کہا خبردار اسکو نہ روکنا قتل بجائی دو امر تفصیل اشتر قباد کو لی آئی پھر جا تا امیر کا عہد
سرداران لشکر کفار میں ادھر ادھر لا نا قباد شہر یار کا او جشن کیا اور وہاں ماہ ملک اور شہنشاہ عراق اور مندوبیل و زنبیل گرد عراقی اور امیر سے
کہ امیر اگر قباد کو لے گئی ادھر کچھ نہ ہو سکا اب ارادہ طبل

ارادہ طبل جنگ کا کیا کہ کسے اور بجوم میں دیکھکر طبل جنگ بجوا ہیں کہ ایک روز غل ہوا لشکر نوشیرواں میں دیکھا
کہ گرد عراقی سے لاش او کے لوگ روز بیٹھی بارگاہ نوشیرواں میں لائے دیکھا کہ سوا پان سپیر کا پتھر سر پر لگا مرا
سنگسار کو لیا تھا اور وہ پتھر اونچائی بہت لیکر آسمان سے ہوتی اوسکا حال پر لگا سنگسار اصلا تھا بختک نے کہا اب ہم ای
منزل وہ کہ کوہ نیا ہو اسکا اور یہ پتھر اور ایک کشتی میں زمانی پوشاک اور جو ریان امیر میں بھیجا اور یہ پتھر سے ہوا اگر کوئی
تھیں بار تنہا جا کر کہی کہ اب بہادر کی بہر وسی صاحبقرانی ہی ہاتو اسکو بیٹھو ہاں اوسکے فاتل کو باندھ کے بھیجو پہرام ہوا اسکو
ساتھ لیا بارگاہ نوشیرواں میں سے وہ نابوں اور کشتی سامنے امیر کے لائی رکھی اور سارا حال بختک نے جو کہا تھا بیان کیا امیر نے
امیر سے پوچھا کی خواجہ سے کیا ہی امرنی امیر کے سر کی قسم کہا کہ مجکو نہیں معلوم اور لندھور وغیرہ نے امیر سے کہا کہ اسکا
کا کوئی خیال کرنا ہی وہ جنگ مارنا ہی امیر نے کہا ای بہائی یہ بہادری اور عداوت کسی بابت کی ایک مرتبہ ہی اوس کی
کہنے کو ہو ایک نہ اونکو جانا ہی میں ہرگز نہ مانوں لگا امیر بانو اسکا پتا لگاؤ نہیں تو سر کے بعد مجکو باندھ کے بھیجو لگا امیر
کہا یا امیر وہ مجکو قتل کرنیکی امیر نے کہا جو ہوا امر کی کہا تو تین روز کی مہلت دو امیر نے کہا اچھا تین دو امیر نے بیان کیا
سے کہا کہ کوئی صاحب سمار اہو نا ہی کسے کی جواب نہ دیا امیر کی لندھور کیطرف دیکھا لندھور نے کہا یا امیر
میں ضامن ہوں امیر نے کہا ای لندھور یہ سمجھنا کہ میں چالیس چھرہ سون کا سبب ہی حاتی ہیں کہ امیر نے کہا کوئی نہیں ہے جب اوسکو میں
کہتا ہو تو تمکو باندہ کی بہیجو لگا لندھور نے کہا بہت اچھا غرض امیر کو تم خیمہ میں جاؤ اور امیر باہر نکلا اور ایک سمت کو روانہ ہوا
دو پہر چلا سامنے [illegible] نے سیر اور طرف گیا اسی طرح دو روز گذر گئی اور کچھ پتا نہ لگا نہ لے امیر حیران ہوا اور سپاہ کا چلا جاتا تھا کہ
ایک شہر معلوم ہوا کہا ای امیر چل کسی سرا میں مکان لی اب جو شہر میں آیا لوگوں نے بکثرت امیر کا اسباب کیا کیا میں بچارہ مسافر
ہوں لوگوں نے کہا اس شہر میں ایک [illegible] ہی اوسکی پاس جو آتا ہی بیچتا ہیں وہ [illegible] کو [illegible] تا ہی اور جو [illegible] تیا ہی
غرض امیر پاس امیر کو لائی اندر [illegible] امیر کے [illegible] لوگوں نے کہا یہ امیر حمزہ اسکو لیجا کی قید کرو امیر کو لائی ایک مکان میں
قید کیا اب امیر دعا ہی مانگنی لگا کہ ای امیر [illegible] تہا لوگ کہیں لگے کہ امیر جان بچا گیا اور لندھور کو قتل کروایا
اور جو [illegible] گا [illegible] ای بھی [illegible] لگی امیر [illegible] لگا اوسنی کہا تجکو بچانا آتا ہی امیر نے کہا بلکہ گانا ہی آتا ہی اوسنی طبور لا کر
دیا کہا بجا امیر نے کہا اونکی ہاتھ میں کہا سو میں بجاؤن اوسنی ایک ہاتھ کہول دیا امیر بجاتا جاتا ہی اور سوار [illegible]
بیڑی [illegible] جاتا ہی جب بیڑیاں کٹ گئیں امیر نے کہا میں پیاسا ہوں اوسنی پانی دیا اوسکو بھی کہا میں سہو [illegible]

امر نی ہوش میں لائی کہا بیٹا تم ہو اوسنی کہا وہ بیہوش ہوا امر نکل گیا اب جو شہر کے باہر چلا صحرا میں ایک شخص ملا اور کہا کہ ڈبری
اپنی اونار دی میں قضاق ہوں امر نی کہا بھائی اب میں فلک کا ستایا ہوں تو مجھی کیوں ستاتا ہی اور راہ میری
روکتا ہی اوسنی نہ مانا جب تو امر نے کہا بھلا میں تجکو دونگا اوسنی ایک نیمچہ مارا امر نے سپر پر روکا جب خوب نیمچہ بازی
ہوئی اوسنی خنجر پکڑا اور امر سی لپٹ گیا خنجر مارا امر کو بھی خوب چلا تب تو اوسنی ایک تیر سوا بان سے نکالکر اٹھا معوا
امر پر مارا امر نی خالی دیا دوسرا اور مارا امر نی بھی تیر مارا دونو تیر آپس میں لڑکر گر پڑی تب اوسنی کہا تیرا کیا
نام ہی امر نی کہا تیرا کیا نام ہی اوسنی کہا اسلم باد یا امر نی کہا تم امرا اوسنی کہا امر کو تو میری باپ نی قید کیا تو
کیونکر آیا امر نی کہا تو سچ کہہ کر دعوا اسکو تو نی مارا اوسنی کہا ہاں میری باپکو اوسنی اندہا کیا تہا میں اوسکی
تلاش میں تہا اوسکی ساتہہ لوگ رہتی تہی ایکروز آ ہوتی تہا گھوڑا اوسنی اوٹہایا میں اوسکو تیر مارا اہر لا آکی
بالیکا لیا کہ نام اوسکا شبانگ ہی وہ اندہا میرا باپ ہی امر نی کہا تو ای شخص کیہری ہی اور تسیار سب کہ میں تیما ہوں
تو چلکی کہہ دی کہ میں گردعوا اسکو مارا اوسنی کہا واہ کوئی اپنی جان جان بوجہہ کر دیتا ہی تب تو امر نی ایک ... مارا
اوسکا پستار الکاکر آتا تہا ور روز میں اور چلا کہ ایکدن یا تی ہی مثل برق بکا اور آ اور یہان لندہور کی
لوگوں میں خبر جا ہو نی لگا تمام شہری کہا بجی پکر اتی کہتی ہیں کہ آخر اوس دزد نی دغا کی اب جو امیر لندہور کو خلاص
مو تحت تک اوسٹ دو یہ خبر امیر کو ہوئی کہ لندہور کی موج سیہ کہتی ہی اور سب آمادہ جنگ ہیں امیر نی لندہور کو بلا ما
کہ بیٹہ یہان بیٹہکر آئی لندہور نی اپنی لوگوں سے کہا جو میں کہوں وہ کرو گی لوگوں نی کہا ہم سب جان دینی پر موجود ہیں
لندہور نی کہا میں قید ہو کر جاتا ہوں تم ہرگز نہ بولنا یہ کہکی سب شتاق میں آئی اور یہان لندہور نی ہتیار نہیں
اور امیر پاس آیا امیر نی کہا کیوں لندہور اب کہو لندہور نی کہا مرد کی ایک بات ہی امیر نی کہا لیجاؤ اور زنجیر
بنہاو جب آتا دن جاتا رہی تب قتل کرو لندہور کو لائی اور دار تلی بٹہایا اور دو امار آدمی تمی کو بیٹھا
لگایا اور کہنی لگی ای لندہور تم امر کو جانتی تہی اور ضامن ہوئی اور تمام ہندی امر کو برا بہلا کہہ رہی ہیں اور
ہتیار باندہی ہی ہیں اور لشکر امیر سی تیار ہی کہ تماشہ سیہ لڑین کہ دیکہا امر نی تنہا را ہر وکش بیٹہا ہوا اکر لندہور
کو مجرا کیا اور کہا ای بادشاہ کل ہندوستان کیا کہتا اور امیر پاس آیا امر نی کہا جلدی لندہور کو لاؤ
جب لندہور آیا امر نی حکم کیا بٹہو لندہور بموجب ارشاد بیٹہہ گیا امر نی اسلم کو کہو لا انکہہ اوسکی کہلی امر کو

پوچھا تا اور سبکو دیکھکر حیران ہوا امیر نی حال اوس سی پوچھا سب بیان کیا اور کہا میں مسلمان ہوتا ہوں امیر نی
بہرام عراقی وغیرہ کو ماری نکال دیا اور کہا کہ دنیا تمکو چوڑیا ہو بہتا و لگا امر سی کہا ای خواجہ بیٹھو امر نی کہا
اب خبر اتمہاری ہو شہزادی لندہور کو نبہائی سیہ کہکر چلا امیر نی کہا میرا قصور معاف کرو کہ لندہور پکارا ای امر امیر کہیں ہیں
اور تم نہیں جانتی امر نی کہا اب مجکو تیر اکہنا ایسا ہی کہ جان تک عذر نہیں تیری حکم سی لاچار ہوں غرض جب
حکم لندہور امیر سی ملا اور وہان بہرام نی نوشیروان سی جاکر کہا بختک نی کہا ہمی چاہی کہ اب الکو تم جا کر
اور مندوبیل نی خفا ہو کی طبل جنگ بجوایا + طبل جنگ بجوانا شہاب جرجی زن کا اور لعابہ اتشی امر کا سل کا مارنا
اور شہاب جرجی زن نی طبل جنگ بجوایا خبر امیر کو ہوئی یہان بہی طبل جنگ بجا صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئی اور شہاب جرجی زن
نکلا اب سب حیران کہڑی تہی اور امیر ایک ایک کہتی تہی کہ تم جاؤ ناحق زخمی ہونا ہی کہ سامنی سی ایک گرد اوٹہی ایک سوار
جرجی زن پیہ ہوا اور اوسطرح گہوڑیکو جرجیر لگا پاک تو اوسکا گہوڑا چرخ کرتا تہی تہی اوسنی ایک حربہ لگایا لعابہ گرنی
خالی دیا ایک حربہ لعابہ اوسنی جو لگایا تا دو ابرو اوترا پہر اوسنی حربہ مارا اسنی خالی دیکر حربہ مارا بہنہ ارکھا ہاتہہ اپنی
نکل پڑین بہی کر ایک تلوار اور ماری کہ تمار اگیا فوج اوسکی دوڑی لعابہ ار نی بند توڑی دیکہا تو امر ہی اوسنی نام
امر کا پوچھا تہا امر نی کہا میں ملک الموت جرجیر ان غرض مندوبیل نی چاہا کہ اب میں نکلوں بختک نی روکا کہ شگون برا ہی
تم بہی روز نہ لڑو بلکہ بعد میں روز کی امیر تیری ہاتہہ سی زخمی ہونگی یہ کہکر دونوں لشکر پہری امیر اور قباد بارگاہ میں بیٹہی تہی
کہ سامنی سی عادی ابو الفتح کا ہاتہہ پکڑی آیا ابو الفتح مجرا کیا اور ہاتہہ باندہ کی عرض کیا اور وہ کاغذ اوسنادی اوسنا کر دی گا
جو امر نی لکہہ دیا تہا ہنس کیا اور کہا عادی الف تہی اور کسی یا ہہ ہ اور کسوت عیاری کی خواجہ سلامت سی دلوا دیجی
امیر نی امر کی طرف دیکہا امر نی کہا بجا ہی ابو الفتح نی کہا میں یہ مانو لگا آپ جانتی ہیں عجب عیاری کرتی ہیں ایک بات ہری میں بہی جا
عیاری کر دون اور یہ بہی جو عیاری کی جانتی جب سی کر سکی میں امر نی کہا اچہا ابو الفتح نی کہا کلیم گوش کی میں کاٹ لاؤن
تا تم کا تو غرض یہ بات مقرر ہوئی ابو الفتح باہر آیا پہلوان عادی سی کہا کچہہ شتر اور لوگ اور مال و اسباب مجکو دو میں جا کر
ملکان کلیم گوش کی بہی پڑتا ہوں تب کو تم کچہہ لوگ بہیجنا وہ آکر لوٹ لیں عادی سی تو سکوت ہوگی ابو الفتح کو ان باتہا
سیاہی کر دیا ابو الفتح ایک عورت حبشی کی شکل بنکی بطور سوداگر کی بنچی دیوار کلیم گوش پہ اترا انکو وہ لوگ آئی کہ لوگو
زخمی کیا سب مال لوٹ کی لیگئی ابو الفتح چادر اوڑہ کی بیٹہہ ڈہانک کی رونی لگا کلیم گوش جو چہپا لکا ایک عورت کو دیکہا پوچھنی
ہوا پوچھا تو کون ہی ابو الفتح نی کہا سوداگر کی بیٹی ہوں میری باپ کو چار دزد الا ... مال و اسباب قضاق لوٹ لیگئی سلام کرنی سی

کہا یہ کمند ہی اسپر چڑہ کے چلے آؤ اوپر بلا لیا اور شراب اور کباب چلنے لگی ابو الفتح نی بیہوشی دی بیہوش کر کے کان کاٹ کے
جوتی میں رکہہ کے پہلا اور نیچے بنگلے کا زینے پر سے اوتر آ اپنی اصلی بنا کے چادر اوڑہ کے چلا لوگوں نی جو چوکی تہی کہا کون ہے
اری لونڈی کہا بہاگی جاتی ہے لوگ پیچہے دوڑے جاتا تہا کہ دروازے نکلی کل باز دو گہڑی کا تڑکا تہا وہ اصلی اپنے باپ کے
سلام کو آتا تہا ابو الفتح دیکہہ کے چہپ رہا وہ جو اندر آیا کہا ارے نا کون تہے اور وہاں چلا کے جو کلیم گوش کو دیکہا بیہوش
ہے دونو کان کٹے لہو بہہ رہا ہے اوسنے کہا اری یہ بچا نے پائے اور کل باز نے ایک تیغچہ مارا تلوار چلنے لگی ابو الفتح نے
سر پر تہوڑا سا زخم ہی لگا ابو الفتح نے جو جست کی کوٹہے پر چڑہا کل باز بہی برابر آیا ابو الفتح نے تیغچہ مارا کل باز گر پڑا اب جو
ارادہ چڑہنے کا کرتا ہے ابو الفتح نہیں آنے دیتا کہ صبح ہو گئی اور کل باز نے کہا تا یہ وہی لڑکا ہے جو ساوہ کو مجہ سے
لیگیا تہا جب منہ دیل مہلبل وغیرہ کو ہوئی وہ بہی آئے بجنگ آیا ہے منہ دیل کہہ رہا ہے اسکے منہ پر دعوا میرے لکا
ایک لڑکا مانہ نہیں آتا خبردار سوائے عیاری کے کوئی اس کے نہ تڑپا اب سب حیران ہیں کوئی کہتا ہے آگ لگا دو
کوئی کہتا ہے پتہر مارو اب ابو الفتح کی لہو بہو گیا جلکر رہا تہا دلمیں کہتا کہ اب ماری جائے گی اور وہاں امر نے لباس اجاہر
جلگے ہیں سے ابو الفتح کا حال کہہ کہ مجہیسے کرسی مانگتا ہے اور یہاں اپنے سعید اور امر نے کہا ہمیں کوچہ خبر ہوی کہ ابو الفتح
گہر گیا تہا اب مارا جاتا تہا تو دو ونور رہے جا رہیں کہ بیٹا ہے اور گہر ہی گیا امر آیا ہے امر نے کہا ایک او نیمن ہے
ملتی چلتی عیاری مشہور تہا اور آگے پڑا ہوا دیکہا کہ اب جو منہ دیل نے کل باز کو برا بہلا کہا کل باز چلا امر نے کہا تم پر
میں جاتا ہوں اور اس لڑکی کو پکڑ لاتا ہوں یہ کہکر امر نی ایک کمند کوٹہے پر جاری اور چڑہا ابو الفتح نی تیغچہ مارا
امر جو جست کرتا ہے ابو الفتح کو بہی اوڑ کے پاز نکل گیا ابو الفتح امر پہر دوڑا اب جو امر دیکہے کل باز ہے اوسی
کمند پر سے چڑہنی لگا امر نی ابو الفتح کو چہوڑ کر ایک تیغچہ کل باز پر مارا اوسنے تو سر چہرا لیا کمند پر تیغچہ پڑا کمند کٹ گئی
اب امر پکارا منم امر عیار لونا جا لوگوں نے کہا اب خیر ہو اگر آگ لگائی امر نی ایک تیر میں کاغذ لگا کے اپنی
گہر میں پہینکا ابو الفتح کو میں بچا جاتا ہوں تم نہ گہبرانا ابو الفتح کو تو غش آگیا تہا امر نے اوتار لیا اور ایک مکان
بہچوا رہی تہا امر کو دیہان سب عورتیں نہیں
اور یہاں سب لاچار ہو کے بیٹہ گیا امر جو ایک صحرا میں پہونچا ایک سوداگر کا قافلہ پڑا تہا اوس سے اگر کہا بہرا
مال لٹ گیا یہ میرا غلام زخمی ہوا سوداگر نے تاکی لگوائی امر نی جو ڈہونڈہا تو جگہ کی

لوٹ لئے اور ابو الفتح کو سوتیمین سوداگر کیا ہا نہ بیچکر یار کا اور میں آیا کر بادشاہ کو کہان و کہاں کہ میں لایا ہا
ہوں اور یہاں تین روز کو جنگ نہ کیا تہا منہ دیل نے طبل جنگ بجوایا صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئے منہ دیل
نی نکل کر امیر کو پکارا امیر آگے بہنگاور ہوئی سات قدم مرکب اوسکا پسپا ہوا اور تین قدم امیر کا منہ دیل کے
گیا امیر میں نے تجکو نہیں چہوڑا یا بلکہ سبب جانتے تہی کہ تجکو تمہارے لڑنے کی آرزو تہا امیر نے کہا اس گفتگو سے کیا فائدہ
بہادری منہ دیل نے دلمیں کہا منزہ بازی کوئی اس سے نہیں کر سکتا اگر ہوائی ہوگا تو ذلت ہوگی یہ سوچ کے تلوار
امیر پر جاری امیر نے بچا یا اشقر کو برابر اوسکے مرکب سے ملا کے تلوار رد کر کے موتش دامنیں پاؤں جانا رہا تلوار
ابرو اور نیا امیر نے اوسی جانب لہو بو عجبہ کا ایک ہاتہ جو مارا سپر اوسنے روکا سپر کو کاٹ کیا اوسکی بہی تا دو ابرو
او تر دونو لشکر تلوارین کہیچ کر لڑنے لگی کشتو نکی پشتی ہو گئی مہلبل او رشاہین وغیرہ ہی زخمی ہوئی اور
الکرم ہزیا کا تو عجب حال ہوا کہ ہر نیا پر غش آتا ہے اشقر کو لشکر پور برابر تو شیر وا کی پہنچ گیا تہا جنگ طبل
بجوایا دونو لشکر پہری یا نہ امیر کا بنا لگا نہ منہ دیل کا انعام عیارہ و زنک نہ ہوش آئی جب نہ ملی بادشاہ نے امیر کیا
ای خواجہ امیر کا مل کش کر ... جب حکم چلا ہونا امیر کا جانا شہر فارس میں اور عاشق ہونا ملکہ
کا کلکشان پر ... اور وہاں اشقر تین روز تک چلا گیا اب سر زمین فارس میں ایک دار پر ایک جہیل تہی
اور سامنے اوس جہیل کے ایک کوہ اور ایک طرف ایک دیوار ایکی باغ کی تہا اشقر چرا گاہ میں مشغول ہوا
جب کہا چکا پانی پینی جہیل پہ آیا پانی پیا جب چکا تو پہر بہری امیر مشغول تیار کی زمین پر آئے انکہہ موجب مکا نکی
کہو لیا اور پہر منہ کہا اب اشقر پاس آتا تہا اور کس طرح جاتا ہی نگاہ بیٹا ہی کہ امیر عجیب آئے جب اشقر دیکہا
کہ ہر گز امیر کو ہوش نہیں پہر چرا گاہ میں مشغول ہوا اور امیر کا دہانہ باغ میں تہا اور وہ باغ ملکہ کا تہا
کا کلکشان کا تہی اور باپ اوسکا سلطان فارسی تہا اور دوسرا نام جار جاب شاہ فارس کا بادشاہ ہی شہر سے دو
منزل پر یہ باغ ہی واسطی سیر کے آئی ہیا اور تمام خواصین اسمیں کوئی جہوتی ہی گاتی بجاتی کوئی گیند
کہیل رہی ہی اور ملکہ بہی وزیرزادی دریا سے کہیل کے جہیل پر پاؤں لٹکا کی پانی سے کہیلنے لگی اور
کوئی درخت کا پتا توڑ کے چہوڑنی لگی اب جو ملکہ دیکہی کہ پانیمیں ایک نہر ملکہ نے پانی ہاتہ میں لیکے
جو سونگہا لہو کا بو آتی ہے لی پاس کہا دیکہہ لہو کی بو آتی ہے دیکہہ تو یہ لہو کہا نسے آتا ہے دریا جہ
خواصین جہیل کے کنارے چلیں اب جو دیکہیں امیر کا لہو ہی دریا ملکہ پاس دوڑی گئی ایک جوان مثل
خورشید تابان یکا زخمی پڑا ہے بیہوش ملکہ بہی اوٹہ کی آئی اور عاشق ہوئی ملکہ نے کہا اگر باغ میں

اسکو باغ میں لیجاؤ نہیں اسکو اچھا کر کی پوچھونگی کہ تو کون ہے خواجہ عمرو نے کہا پری تنی ایک گھوڑا اسپ حبشی ہی ملکہ نے کہا اوسکو بھی باغ میں لے آو
باندھو عمرو نے آئینہ اشقر کو چمکار ا ساتھ چلا آیا باغ میں ایک مکان میں ٹھہرا دیا ملکہ نے جراح کو بلایا اور مرہم لگوایا اچھا کر
بہت سا اور روپیہ انکی خبر گیری کی اب جو امیر نے آنکھ کھولی امیر سے عاشق ہو گئی امیر نے جلدی جا غسل صحت کیا اور ملکہ پاس [illegible]
موجود ہوئی امیر نے اپنا نام بتایا اور کہا مسلمان ہو تو میں کہتا ہوں ملکہ نے جلدی سی کلمہ پڑھا اور [illegible] بھی پڑھا اور انکو
جو کہا انہوں نے کہا اگر ہم عیسی سے تو کلمہ پڑھیں گے غرض اسی طور ایک ماہ ہی اور امیر سیر باغ دیکھتے رہی ہیں کہ امیر ایک دن [illegible]
آیا کہ آواز گانے کی آئی امر باغ میں آیا امیر کو دیکھا وہ جو گانے والیاں تہیں ایک کے ساتھ ایک [illegible]
سامنے ملکہ کی آئی جب وہ ناچنے لگی ملکہ نے اوسکی آواز کو کہا ہوا وہ جو دیکھتی [illegible] کرکے بیٹھ گئی اور [illegible]
ہنسے امر تماشا دیکھ رہا ہی پہر امر نے اپنی اصلی صورت دکھائی جتنی خواصیں تہیں وہ ملکہ پاس آئیں [illegible] ہوئی اور کہا یہ [illegible]
اس باغ میں آیا ہی ملکہ امر سے چمٹ گئی امیر نے تلوار سرہانے ڈالا اور کہا تم [illegible] اب جو دیکھا امر چلا آتا ہی امیر نے کہا ملکہ یہ تو
میرا بہائی ہی اور امر نے کہا یا حمزہ کس کے پاس بیٹھے ہو کہ سر میں گنج بلقیس [illegible] ہوئی دلربائی کہا [illegible] تو ملکہ کو [illegible] ملکہ نے
دریا کو منع کیا امیر نے ملکہ سے کہا اسکو کچہ دو ملکہ نے کچہ جواہر امر کو دیا امر نے کہا ملکہ صاحب کیا تمہارا مقسوم ہی کہ [illegible]
غرض ایک [illegible] امر دلربائی گفتگو پر عاشق ہوا امیر نے امر سے کہا خواجہ کچہ گاؤ امر گانے لگا [illegible] ہوئی
امر نے کہا ملکہ صاحب میں نہیں کہتا [illegible] اور [illegible] ملکہ نے کہا [illegible] امر نے کہا [illegible] کہا
ای ملکہ [illegible] جو [illegible] کہا [illegible] ملکہ نے کہا [illegible] قبول کرو
کہ ہم میں کسی جوان نے مار ڈالا [illegible] تلوار [illegible] آیا خواجہ عمرو نے ملکہ سے کہا تمہارا باپ آتا ہی ملکہ کی جان نکل گئی امیر
کہا تم ہیہات جاؤ امیر نے [illegible] جب ملکہ نے دیکھا کہ امیر نہیں جاتی آپ اوٹھی امیر نے دوپٹہ پکڑا ملکہ [illegible] اور [illegible] آیا
اور [illegible] کہاں جاتی ہی امیر نے کہا [illegible] تو تو زخمی تہا [illegible] لائی اسکو
پہلے مار لوں تو [illegible] امیر نے کہا نہیں [illegible] ملکہ نے سوائے کلمہ کے اور کوئی [illegible] نہیں کیا اور سلیمان نے امیر پر تلوار
ماری امیر نے [illegible] روک کے [illegible] ایسا مارا [illegible] آرہا امیر نے اوسکو دبا لیا اور کہا [illegible]
عالم [illegible] اوسنے کہا میری شرط ہی امیر نے کہا کیا اور اوسکو چھوڑ دیا سلیمان نے کہا اب [illegible] قریب ہی [illegible] اوسکی
تیاری کو [illegible] امر نے کہا [illegible] وعدہ کیا ملکہ [illegible] روتی لگی اور [illegible] اگرچہ اوسکا [illegible] لگا تو وہ مجھکو [illegible]
کہ مجھکو اپنی لشکر کو بھیجو امیر نے کہا تم [illegible] خدا کو یاد کرو جانا امیر اور امر کا سر [illegible] کوہ [illegible] مینار [illegible] میں
غرض دو چار روز کے بعد امیر کو اور امر کو ساتھ لیکر سلیمان نے کوچ کیا اور سر [illegible] کوہ پر آئی دیکھا کہ ایک مینار [illegible]

[illegible] لڑتی ہی اور جہوترا [illegible] ہی امر کا [illegible] مینار دیکھا [illegible] پانی بہرا آیا [illegible] اور [illegible]
کرلا [illegible] آدمی چلی آتی ہیں اور دہیلہ جمع ہوتا ہی کہ الکہ زنگی جو وہاں کا مالک ہے کمیل زنگی کو نوال ہی تمام اپنی فوج کی ہزار لیکی آیا اور اوس
جہوتری پر [illegible] ہونی لگی اپنی مصاحبوں کو لیکر اسطرف جا کر کہڑا ہوا اور [illegible] شاہ [illegible] وہ بہی جہوتری کی [illegible] سلیمان امیر کو
لیکر اسطرف [illegible] وہاں رہی جب صبح ہوئی امیر سے کہا آپ جلدی جلدی نہیں [illegible] غرض سب جہوتری کہڑی ہوئی
[illegible] دیکھا اوس مینار سے ایک [illegible] ہوئی کہ سبکی آنکھوں میں [illegible] اور امر اور امیر تو حیران ہوئی او الکہ زنگی اور جو
جہوتری پر تہی سب [illegible] اور سب جہکی امیر اور امر سلیمان وغیرہ سب [illegible] اور سجدہ نہ کیا کہ آواز [illegible] آئی
کہ ای الکہ زنگی تو آیا اوسنی کہا ہاں [illegible] مینار [illegible] میں حاظر ہوں پہر کہا تو نی دیکھا یہ جو سلمان آیا ہی اسکی ساتھ حمزہ [illegible]
ثانی سلیمان آیا ہی اور اسکا عیار امر ہی یہ امیر اور امر اور سلمان نی ہمکو سجدہ نہیں کیا او نکو پکڑ لی اور سجدہ مجھکو [illegible] الکہ زنگی نے
سنا کمیل زنگی سے کہا پکڑ لاؤ امر نے تو جان نکل گئی اور کہنی لگا یا امیر بہاگو اور میں تو جاتا ہوں اس ملعون نی اپنی دور سی ہمکو
دیکھ امیر نے او امر وہ کیا [illegible] سلیمان نے کہا یا امیر آپنی دیکھا امر نی کہا کوئی شیطان ہی جو بندگان خدا کو بہکاتا ہی کہ [illegible]
آئی اور امیر کو پکڑنیکا ارادہ کیا امیر نے تلوار کہینچی تلوار چلنی لگی سلیمان نے لڑنی لگا اوس نی کہا سلیمان نے [illegible]
خنجر بازی کر رہا ہی اور جو بچہتی آتا ہی امر [illegible] لگادی آخر کہاں تک لڑیں [illegible] اب امیر جہوتری [illegible]
[illegible] سلمان کو پکڑ لیا امیر پر بہی [illegible] امیر کو بہی گرفتار کیا امر [illegible] گیا [illegible] نکل بہاگو [illegible]
لوگوں نی امر کا پیچہا کیا امر تو نکل گیا امیر کو پکڑ لائی مینار [illegible] کیا اور زنگی [illegible] امیر کو [illegible] سمجہا [illegible]
نہیں تو قتل کرو [illegible] امیر کو اور سلمان کو الکہ زنگی لایا بہت سی منت کی کہ کیوں جان دیتی ہو امیر نی کہا [illegible] الکہ نی
کہا کہنا مانو نہیں کرو امیر نے کہا اب تو میں قید ہوں لاچار ہے کہا [illegible] غرض امیر کو کہانا تحفہ [illegible] سلمان نی بہی امیر سی کہا [illegible]
میں نی آپ سی [illegible] نہیں [illegible] زبان جاتی ہی سجدہ کر لیجئی کہا جہاں [illegible] امیر نے کہا [illegible] کہا [illegible] اور [illegible]
[illegible] چلی امیر کو دیکھو [illegible] میں دیکھا کہ اسی طرح بہی خاطر جمع کرکے اوس جہوتری پر آیا اور وہاں اوسکا علم ہی کہ
دانکو کوئی [illegible] اور اوس مینار میں ایک [illegible] خلقت جو آتی ہی اوس [illegible] میں اپنی اپنی موافق جواہر [illegible]
ڈال دیتی ہی امر حیران ہی کہ یہ مال کہاں جاتا ہی اب جو امر آیا جہوتری پر [illegible] بہی کہڑی ہوئی امر کہتا کہ دیکہو تو [illegible]
حال [illegible] ہوتا ہی اور [illegible] ہی اور اوسنی مشورہ کیا [illegible] انکو بیان [illegible] امر کا عجب
حال ہی غرض امر نے [illegible] چہار طرف پہرا جب [illegible] راہ نقب کی بنائی امر نی [illegible] داؤد [illegible] لگا
اور ایک [illegible] اوس مینار میں [illegible] اوسپر [illegible] دوسرا جب [illegible] اوسپر [illegible] تیسرا [illegible]
[illegible] خدا کو یاد کرکے [illegible] ساتہ [illegible] بلندی پر چڑہ گیا اور اندر مینار کے آیا دیکھا کہ ایک [illegible] اور آگ [illegible]
[illegible] اور ایک [illegible] اوسپر [illegible] آفتاب نکلتا ہی [illegible] اوکی [illegible]

انکمیں بند ہو جاتی ہیں غرض رات تو کم تھی صبح ہوئی اور سب لوگ جمع ہوئے امیر جاری خوش ہوا اب جو دہ او پچا مارد البکا ابھی
کی آنکھیں کھڑا ہوا اور کمند کا حلقہ اوس دریچی سے لگادی اور سر او سکا ہاتھ میں پکڑ لیا اب جو امیر دیکھتے ایک معلق ہوا ہے
ہی اور اوس مینار سے بہی بلند ہے ایک شخص سفید ڈاڑہی موتہہ پر او سپر بیٹھا چلا آتا ہے اور برابر اوس دریچی کے تخت لگا
او سپر سے اوتر کے سر دریچی میں ڈالا امیر نے جہٹ کا مار کمند آصفا باصفا تہی بچی ہوئی او سکو زنبیل میں ڈالا اب دلکو قرار
ہوا اب وہ تو کہتو نسے کھڑا ہو ہوکے امیر تماشا دیکھنے لگا دیکھا الکہ رنگی امیر کو اور سلمان کی آرہی پر خیمہ تیں آتا ہی
امیر اوس پر دیکھو او ٹہایا سب سجدہ کو جہکی اور منار نشین پہلی امیر کو کہہ چکا تہا کہ تو بہ انیرہی میں نے تجکو کعبہ سے بلایا کی
مرتبہ کو بیمو بخایا کہ نوشیروان تیری ہاتھ سے بہاگتا پہرتا ہے وہی امیر سفید مہر تکی او از گیا سب حیران ہوئی کہ الوقت تو
خداوند کا بڑی آواز ہے مثل رعد کا معلوم ہوتا ہے کہ غضب میں ہیں امیر نے کہا او الکہ کیوں امیر را مچی سجدہ پر ہوا اوس نے کہا
خداوند سے نہیں مانتا امیر نے کہا چل دہلا وُ چلا و سر پر امیر کے آیا سلمان پر پہنچی لگا یا حضرت بلا سی تقبہ کر دیہ کہا جہاں سے
امیر نے کہا ہر گز یہ مقام تقبہ نہیں اور امیر نے ایک پرچہ کاغذ پر لکھہ لکھا اور کمند آصفا میں باندہا اور اوپر اڑایا کہ وہ
سینہ امیر کے گود میں آیا خط جیسے لکھا ہوا کہ ای امیر دانا و آگاہ ہو میں شاہ عیاران عیار بکڑ امیں منار نشین کو اور
او سکی جگہہ پر میں ہوں اب چاہوں تجکو بخشوں چاہوں قتل کروں چاہوں قید کروں لیکن تو بہتر یہ ہی کہ آمد نے اس
سر با کوہ کی مجکو لکھوا کے اسی میں باندھ دی امیر سنکر خوش ہوئے سلمان نے کہا یہ کاغذ کیسا ہی کہا خدا وند نے
لکھا ہی امیر نے کہا معاذ اللہ دیکہا تمنی ای سلمان آخر وہ شیطان تہا اور یہ میرا عیار امیر ہی اوسنی مجکو لکہا ہی کہ آمد
یہاں کے میری نام لکہہ دے میں اوسکے جواب میں لکھتا ہوں کہ ای امیر تو مجکو نہیں دیکھتا ہے پہلا حکم قتل کا کر تو جب تک قضا
نہیں ایکو ہنگ تک بہر لگانا کم ہوا اور یہ مائی عاذ بولتا ہے تجکو بہنوکر سب دو دن وہ دیکہہ تجکو ملینگا اور دو کاغذ امیر پاس گیا امیر نے جو
پڑہا خوب چیخا کر سب تیز آگئی اور کہا او الکہ جلد گردن مار جلاد تلوار برہنہ کئی آیا [illegible] ای امیر حکم دین اب الکہ اگر
قدم پر گرا اور کہا دیکھو اوس خداوند کی تم پر کیا عتاب ہے کہ تانی تم سلمان تو خطا ہے اور کاغذ لکہہ کے تمہاری پاس بہیجا
یہ مرتبہ کسیکا آج نہیں ہوا امیر نے کہا ای الکہ وہ میرا عیار ہی وہ خداوند تمہارا جہنم میں گیا الکہ نے کہا او ادہر سے اور
وہاں پہر امیر نے لکھا اوہر سے مروت سو سمار خار پہول گیا وہ زیرہ ہشتہ کی نظر کی کہا تا اوسنے پہلا غاز یون کا بی او وہ عاذ کی
کہاں بند ہی ہیں کہ صاحب سمجہو جان بچ گئی یہاں آئی دیکہہ [illegible] ہیں تو قتل ہوگا اور وہ کاغذ پہر امیر پاس آیا سارا کیا
خلقت دیکھتی ہی کہ کاغذ آپ سے آپ آتا ہی سب حیران ہیں اور الکہ سبکا برہ ناجاتا ہی اور سلمان امیر کے قدم پر گرا کہ یہ تو
ادراکتا ہی جو وہ حقیقت میں امیر ہی تو اب کیوں نہیں آمد نے [illegible] امیر نے کہا ابھی سلمان میں کہو کر لکہوں اور تم نہ
گہبراؤ وہ میرا عیار ہی اور پہر امیر نے لکھا کہ او امیر تو کیا بکتا ہی میں ہر گز نہ ہونگا اور پہر امیر نے الکہ سے کہا او الکہ اپنی
بات پہ جب میں حکم دوں تین حکم کا ایک حکم کیا اور پہر اختر کو یہ بھی کہا ہی کہ پہر اکم جب دو دن جب قتل کر ڈالنا اور امیر کو

پہنچایا امیر پیلا غاز یون کا کیا ہی خبر آئی وا کسلی جہان تیری پاس اپنی شہر میں ایک کے مجکو آمد نے دیا غرض جب بہت
الکہ او سلمان تنگی ہوئی ہی اپنے جو تماشا آمد نے دیکھا ہی او سوقت پر امیر خفا ہوا اور اب خفا ہوا کہ سب لرزنی لگی اور پہر امیر
نے حکم کیا کہ او الکہ تو دیکھتا ہی کہ یہ سجدہ نہیں کرتا خبردار جلد قتل کر اور دو جلد ایک حکم ہی جب دو کو بیکا خط دیکہی
تلوار کہینچ دیکا جب سر پر آیا ہی تو امیر کہتا ہی جب تیسرا حکم ہو ان آفر کو لاچار امیر نے آدم کو کہا جب امیر نے جانا کہ اب زیادہ
شور لگا امیر نے کہا او الکہ خدائی نادیدہ سی اور عجیب سازش ہوگئی امیر کو چہوڑ دی اور جو امیر نے او سکی اطاعت کرو
بلکہ اگر کلمہ تو کہی کلمہ پڑہا ہوا اور ہم تو اب خدائی نادیدہ کی پاس جاتی ہیں سو مرتبہ عمل مچا کی جب امیر نے کہا امیر کو جلد بھیج
الکہ نے کہا کیوں نقد مو نہ پر گرا اور پہر اپنی لایا او زبانہ باندہ کی کہڑا ہوا لیکن کلمہ پڑہنی پر حیران ہی کہ یہ خداوند کو کیا ہوا
امیر نے کہا او الکہ وہ امیر ہی الکہ نے کہا اسکو جیسی میں تو کلمہ نہ پڑہو نگا ہاں جو امیر ہوگا تو سمجہہ لونگا اور یہاں امیر نے لکار کی
کہہ رکہا تہا کہ جو کوئی رانکو یہاں او لیگا وہ بیچاری ہوگی کہ جان پر ہوگا اور خداوند جہنم میں ڈالدیگا جب امیر نے دیکہا کہ
سارا میدہ چلا گیا دو پہر رات کے عمل میں اوس منار سے اوترا پہلی تو اوس پہلی راہ ڈہونڈہی کہ کہاں نقب ہی
آخر کو امیر نے راہ دیکہی اور او سمیں اگر سارا مال نذر زنبیل کیا اور جالیس بت امیر نے نکالکی خزانہ میں گئی اور
کمند کو منار میں باندہا اور او نسی کہا بلا عرش یہاں تک ہلا یا کہ وہ اپنی جگہہ سی او کہڑا امیر نے معجزہ طلب کیا زنبیل میں
رکہہ دیا اور وہ تانبے ایک عورتیں حور بنکی گانے لگا او سوقت امیر نے آواز بیچانی الکہ سی کہا یہ جو گانی ہی تا امر ہی
وہ سن کی حیران ہوتی ہیں امیر نے کہا ای امر اپنی حور اصلی بناؤ امیر نے کہا اب سارا دی آمد نے لکہو امیر نے کہا تو جو
تم مجکو چہوڑ تا کر نہ ہو غرض امر نے حور اصلی بنائی سب حیران ہوئی امیر نے کہا ای الکہ اوس منار کا خبر تو جا کی جو دیکھا
منار میں نہیں ہے ایک غار پڑا ہی اور سبکو حیرت ہوئی امیر نے کہا امر پاس ایک تہیلی ہی او سمیں ڈال لیا الکہ نے کہا مجکو
یقین نہیں ہے امر نے کہا اگر او سکو دکہا دوں تو مسلمان ہوگی پہر کوئی عذر نکرنا الکہ نے کہا اچھا امیر نے امر سی کہا عیار ہی
دکہا دو امر نے کہا یا امیر اب سارا بیا آمد نے نہ دو گی نہ لگاؤ لگا اب امیر حیران ہوئی کہ میں چہوڑتا ہوں سلمان نے کہا
اب میری خاطر سے میرا حصہ ہے امر کو دیجئی غرض امر نے سارا بیا آمد نے لکھدیا امر سبکو میدان میں لایا اور کہا دادا جان
منار نکلی دیکہا کہ ایک لاش کی لات نکلی اور آفر کا سر امر نے نہ نکالا اور سبکو دیکہا کر پہر زنبیل میں رکہہ
لیا او سوقت سارا شہر مسلمان ہوا تین روز امیر او در رہی الکہ سے کہا میں لشکر کو جاتا ہوں اور یہاں امر کو دربار
کی قسم دی تہی کہ ملکہ نے دلربا سے چلتی وقت کہا تہا کہ تو جا کر او سکو قبول کر اور اوس سے وعدہ لیلی کہ امیر کو ادہر
لانا اوس کہنی سے امر نے امیر کو کہا کہ ملکہ پاس چلو اور اوس سے نکاح کر لو پہر لشکر کو چلنا اور سلمان نے بہی کہا وہ ابہی ہی
غرض امیر امر کہنی سے شہر فارس میں آئی نکاح کرنا امیر کا ملکہ [illegible]

قلندر کا اور اوس کا بیان جب امیر نامدار ریاستی نسیم عیار کا۔ اور پہر توجہ کرنا اونکا طرف اصفہان کی اور اوس کا فتح کرنا
مشک بوبی کا قلع کرنا ہی اور نکاح کرنا اور امر نی در ریاستی نکاح کیا امیر کا بیان لڑکا ہوکا فرخ شہسوار اور امیر کا بیان جسم
بن امر چلتی وقت امیر نے ایک انگشتری ملکہ کو دیا کہ بیٹا ہوگا اوسکے بازو پر باندہ دینا اور بیٹی ہو تو اوسکو اختیار ہی امر نی بہی
دریا کو ایک جنبی کوڑی دی اوسنی کہا اور امیر سوار اماں سر با کوہ کالیا اور مجکو کوڑی دیتا ہی امر نی کہا یہ میرا
شگون نیک ہے غرض ہنسی سب ہن رہی ملکہ امیر سی کہتی رہی مجکو بہی لیچلو امیر نے نہ مانا چلو لوگ سلی کی ساتہ ہی اور
اصفہان کو کوچ کیا اور بیان تیاری لشکر نوشیروان والمین مالک اژدر کی تزئین ہو رہی تہی کہ چلی امر آیا قباد کو اخبر
خبر نے سب استقبال کو گئی امیر کو لیکر آئی خبر مالک کو ہوئی خوش ہوا کہ اب امیر سے لڑونگا اور مجکو اسی بات کا خیال
تہا اور امر نی اپنی خیمہ میں اگر منبار نشین کو زنبیل سے نکالا او کمند آصفا میں خوب باندہا اور بوجہا تو کون ہے
پہلے تو اوسنی نہ بتایا جب امر نی کہا مار ڈالونگا تب اوسنی کہا شیطان ہوں اب مجکو چہوڑ دی امر نی کہا میں تجکو مار
ڈالونگا تو بندگان خدا کو ورغلاتا ہی شیطانی مین کر نیلگا امر نی کہا اگر تو عورت بن جسمیں امر قول دی کہ میں جاؤ نکالوں میں
عشک کی ہاتہ تجکو بیچوں وہانسی تو چلا جانا اسنی امر کو قول دیا امر نی چہوڑ دیا یہ ایک عورت مثل پری کی بنا اور امر درگہ کی
کی نزدیک دروازہ خیمہ عشک پر آیا بصورت اصلی اور کہا میں تجہیز ملک جی کو کرو کہ امر کو تجہ کمینا ہی تجکو بنساکر
مرتبہ کامل آئی ہیں بصورت امید جان نکل گئی کہ امر مجکو مار ڈالیگا گہبرا کی باہر آیا عشک نی امر کو سلام کیا اور کہا فرمائی
امر نی کہا تجہ الگ کمینا ہی عشک نی کہا اب تجہو ڑتی اندر لایا امر نی کہا ہم ایک عورت نوشیروان کی واسطی لائی ہیں کہ
ایسی صورت نہ دیکہی ہوگی امیر کو اور ملا زم امیر کو منی نہیں دیکہا یا وہ عجیب بالیتی اور نکالی تو ای عشک نوشیروان
سے سند کرو لیکن بڑی قیمت کی دنیا عشک نی کہا مجکو نو دکہا و امر نی جو نکالا عاشق ہوگیا اسی تو کہا میں نوشیروان کی
لیجاؤں گا امر نی کہا ملک اگر جانی رہی تو میں جو کہو نگاوہ تو نکالا اسنی بہابت خوب امر نو کہ چلا گیا خبر امر کو
کہ امر ایک بڑی عشک کو دیکہا ہی بر مرفرا امر جو آئی یہ ہی عاشق ہوئی اور کہا یہ ہم تول لیں کی کیا تو ان نکل کی کہا یہ مر نظر
نوشیروان ہی غرض دونو بہائیوں میں لڑائی ہوئی وہ کہتا ہی میں لوں عشک دونو کو نہ دیا اور بیان نوشیروان کا کیا یہ تو چلی گی
عشک دل میں کہتا ہی کہ میں نوشیروان کو ب دیتا جو امر مجہسی مانگی گا برابر اوسکی جواہر دونگا اب مسالہ اوس کی گرنیلگا اوسنی
نہی عذری کی کہ مرگیا شراب سی دونوں نی عشک سی اب شیطان نی مسالہ کیا اور کہا میں تجہ پر عاشق ہوں یہ جو تما
اور مرگیا جب جگہ نعوذ باللہ کی آئی اوس وقت شیطان نی کہا میں پیشاب کر آؤں عشک نی اوسکا ایک آب پاجو بر
رکہدیا اوسنی کہا تو باہر جا کی کہڑا ہو عشک نی کہا ای جان جہان میں تو غلام ہوں اوسنی کہا تو کہبرا تا کیوں ہی میں آئی
ہوں باہر جا کی کہڑا ہو عشک تو باہر ہوا وہ چلدیا جب عرصہ ہوا عشک نی پکارا اہر پاؤں کو دہب دیا تجہ او از نہ آئی تب خود
گہبرا کی اندر جو آیا دیکہی کہ میں اخنا بہ غایب ہائی کری بیٹہ کر ... رہیگا کہ امر اب چہنا چہوڑ لیگا پیر وکو کہا تہا
اور کہا جو مانگی گا وہ دونگا اوسکو تو ماریگا زخم مل شید آئی امر اوکو ماری جا کو مسکی غرض صبح ہوئی امر آیا

عشک سی وہ بیر کر اکر وہ بیان لتی اب جبرا ابرا اوسکی روپی اشرفیان لی او امر نی کہا میں وہ عورت دلا غرض عشک بار رکاہ نوشیروان
میں آیا بہی امر آیا شکل مران ہوئی کہ امر بصورت اصلی بیان کہان امر نی نوشیروان کو مجرا کیا اور زمانہ باندہ کیوں ہی کہ کل میں بی
ملک جنگلی ہا نہ ایک عورت مثل پری کی آئی واسطی آپکی ہی اگر لینی ہو تو اوسکی قیمت مجہ مانگوں وہ ملی نوشیروان عشک منہ کو
دیکہنی لگی حسین زاد امر نی گواہی دی کہ سچ ہی اسمیں ہی جیسی لڑائی ہی ہوئی ملکی اوس پر عاشق ہیں ایسی ہی نکہا نوشیروان نی کہا یہ
او کہیں ہی لا وہ کہان ہی تو نی مجکو نہ دیا اسمیں قسمیں کہا میں کہ وہ بہاگ گئی امر سچ کہا جو کہو ملک جی وہیں امر نی کہا ایک دمی میں
لاتا ہوں اوسپر ابر جو امر ہیں غرض عشک راضی ہوا کہ بہت سستا چہوٹا اور امر پہلوان عادی پاس آیا اور کہا کہ نام تم گیا
عادی نی کہا وہ کس بدامن غلام ہو تو شدی امر تیلوا ایکا لایا گئی سی منگا اور سامنی عادی کی رکہا آدمی بہاں تنک کہا کہ اوتہا
لگیا امر سی کہا مجہی چلا جا بسکا امر یا کی لایا اور اوسپر سوار کیا ای عادی میں مکر نیلوا اوں گا جو شکل زیرا اوکہا اونہر بہلوا
سارا نکال لونگا عادی نی کہا وہ لنگر مار رون کہ بلنڈ انہ اوتہی سکی کہ امر نی کہا اور کہتا تا چل اوسنی کہا اب نہیں امر نی کہا
بجہہ سلوں کی اب کہائی تو ہر کہا یا جاوی غرض یہاں تک کہا یا کہ قریب مرگ ہو پہنچا اور امر سامنی لے لایا تمام خلقت
واسطی تماشی کی جمع ہوئی عشک نی تو عادی کی صورت دیکہ کی جان نکل گئی اور تر از و کہڑا ہوئی عادی نی او تر ابا
تو بہر ابرا مانگی پلڑی پر لگادی اور رشیا پاسار اجوا ہر عشک نی گہر بہر کا منگا کر رکہا امر نی کہا اشرفیان رکہوا نی
اشرفیان بہی تو ڑی پا رکہیں جب پلڑا عادی لگا جنبش کہاتا ہی امر خنجر دکہاتا ہی یہ بہر لنگر مارتا ہی امر نی کہا
روپی بہی رکہو غرض سارا گہر عشک کا لوٹ لے امر عادی کو لیکر امیر پاس آیا لیکن عادی لگا غیر حال ہی امیر نی جو سنا امر خفا
ہوئی کہ جو عادی مرجاتا تو میں تجسے سمجہو لیتا امر نی کہا میں نی تو کہا تا کہ ملا یا اوسنی کیوں بہت کہا لیا امیر نی حکم کیا کہ عادی کا علاج
کرو اور امر و اسطی بالا دو یکی نکلا ایک صحرا میں گل بادفر اور کل بادفر سی ملاقات ہوئی کل بادفر نی کہا اب کہاں جاتا ہی یہ کہکر
دونو حملہ آور ہی گہبیشہ آئی امر ہی نہ ٹہیلگا اب جمع امر دیکہی عجب او رعیار چلی آتی ہیں اب امر بہاگا اور نکل گیا جب
نکل گیا دیکہا کہ ایک سبیل رکہی ہی آبخورہ نہیں پانی بہرا ہوا اور جو بہکی درخت اوگی ہوئی ہیں امر کو پیاس تہی
دیکہا کہ کوئی نہیں ہے امر نی پانی پیا بیہوش ہو گیا اور کل بادفر کل باد دیو آئی امر کو بیہوش دیکہا باندہا امر کی آنکہ کو
کہولا کہیں سحری او رکہیں منفعہ اور بادام اور بجہ بادام کا سب میں تہا امر کی اونہوں نی جو کہولکی دیکہا اور سنو بیہا یہ
بیہوش ہوگئی پہر بہر سحری رہا پہلی امر کو ہوش ہوا تہا بیہوشی میں آکا دیکہا کہ دو بیہوش ہیں امر نی اوکا تو کو ابی لی او
اونکو بکڑ کمند میں باندہا جال میں ڈال کیا بسنارہ لگا کی بارگاہ امیر میں امر اونکو خیمہ میں لایا اور بیان ابو الفتح بادشاہ سبیل امر کی

کر بادل برسا رہا ہی کہ تمان بہت تیسی میں لایا امیر نی کہا جہو تا ہی گل بارز بلو ایسی دی امیر نی کہا پیر بھی تجلی بجایا اور بجلی چلایا
اسنی کہا سچ ہی لیکن مجکو کر سکتی ہی یہہ لکہہ میں پہر تیسی بولگا امیر نی کہا پہر وہی جوانہ مرد کی باتیں کرتا ہی غرض
بادشاہ نی ابو الفتح کو سمجہایا کہ یہہ شیر اماموں ہی ابو الفتح چپ ہو رہا امیر نی کہا اپنی لشکر میں رہو اور وہان طبل از در
نی طبل جنگ اپنی نام پر بجوایا خبر امیر کو ہوئی امیر اور لندہور نی لقا کی طرف حالت کہ کی کہ پہلوانی دیکہو شاہ کو
چہرالاالی ہو وہ نہ بولا کہ بہان نہیں میدان میں امیر سی لڑو لگا لندہور نی کہا امیر مجکو بڑا اشتیاق ہی جنگل لڑائی
کا ہی غرض امیر کی بہان بہی طبل جنگ بجا اور امیر نی لشکر میں پہر رہا ہی کہ غل ہوا امیر محمود زرالکہ ستمگر نکالا
جاتا تہا امیر نی اوسکو پکڑ ابو بچہا تو کون ہی اوسنی کہا آؤ تو امیر نی کہا سچ بتا کوئی ہو کا مارڈالونگا تب اوسنی
کہا مرزبان خراسانی سلطان شاہ بیٹی پر عاشق ہو کر شہر سی چہر آیا فوج لیکر کہ اپنی بیٹی کو مجکو دی او
بیٹی نی کہا امیر یا لندہور سی کشتی لڑ اور زیر کرو میں تجکو قبول کروں مرزبان نی سکب نام عیار کو
بہیجا کہ لندہور کو چہرالا تو وہ چہرا تا گیا میں بہی اوسکی ساتہہ تہا میں نہ نکل سکا اب امیر نی سکہ خیمہ میں لایا
تو نعمان پر آرا اور ابو طاہر خونریز نی اپنا پرا اما کیا ہی غرض صبح کو امیر کو خبر ہوئی اور فوج میں آ جلی اسر
امیر کو مالک نی بہیجا کہ لندہور کو تمہاری لڑائی کا بڑا اشتیاق تہا تو اوسکو کوئی چہرا لیگیا اب آنکہہ
روزکی مہلت دو کہ لندہور آئی امیر نی آکر مالک سی کہا مالک نی کہا بلکہ مہینہ بہر جب آپ چاہیں تب لڑیں
امیر نی اوسی کہا ای امیر تو جا لندہور کو اور زبان کو چہرالا تو ہم بہی کشتی کا تماشا دیکہیں امیر کل کی بار ابو
ازصد زمان مسلمان ہوئی تہی اونہوں نی کہا ہم بہی ساتہ چلیں گی سر تنک ابو الفتح کو امیر نی ساتہہ لیا لا
جانا امیر کا شیراز کو اور سلطان ہی لندہور کی پانچ عیار نکل کر شیراز کو چلی گل ناز شکیب ہاد و بغداد منور پہل
غرض سہون میں منور پہلی پہر لکی ایک سرا میں آئی اور تہری امیر نی کہا اب اگر شیراز میں پہونچی اور اپنا کہا نا کہایا
تو کیا جاتا ہی کہ جب تک رہیں اپنی گرہ کا کہا دین گل ناز نی کہا بہت خوب ایک تی نہ شہر میں غرض امیر سود اگر
بنا اور انکو اپنا گماشتہ بنا کی بازار میں ایک نان بائی تہا کہ نام اوسکا اوستا برجان شہر نیا امیر اوسکی دکان پر اگر
بیٹہا اور کہا کہ نا لاؤ اوسنی جو دیکہا کوئی شہر اسود اگر ہی دستر خوان پر کہانا چن دیا سہون نی کہا یا کہ اسمین ایک
عنبر نی سوال کیا امیر نی برجان نی کیا سکو پانچ روپیہ دیا اوسنی صندوقچہ سی نکال کر دیئی امیر نی کہا مجکو ایک روپیہ
سوا دیا جو کہا یا ہی سب منگا دینگی غرض برجان تک منعبر آئی کہ دو سو روپیہ امیر نی دلوائی جب امیر چلی لگا اوس
سی کہا تمہاری صندوقچہ میں اس قسم کی روپئی ہیں گن ڈالو اوسنی جو گنی دو سو روپیہ اور تین امیر نی کہا سی
لئی تو یہی یہ صندوقچہ تمہارا اور روپئی اپنی لو اوسنی کہا وہ جو روپئی میری اور تہی ہیں وہ تولا و امر

کہا ایسی صندوقچہ میں گنوائی سنکر وہ الجہی اور پہر روپئی مانگی ہو وہ لگا غل مچانی کہ لوگ شہر کی جمع ہوئی امیر نی سب کی کہا کہ صاحب
اسکی سب پوچہو کہ دوسری روپئی اسنی مجکو دئی تہی وہ یہی میں گنوائی دیئی لوگوں نی جو اوسکی پڑ بچہا اوسنی کہا ہاں صاحب یہہ
دو سو تو میری ہانی وہ جو اونہوں نی دی ہیں وہ مانگتا ہوں امیر نی کہا کہ صاحب سنا ہی تو سمجہا اور پہر مانگتا ہی غرض جب زیادہ
ہنگامہ ہوا مہتر سکب پاس ہی آیا اوسنی جو یہہ نقر پر امیر کی معنی اوسکو بہت قائل کیا اور امیر سی کہا آپ چاہیں میں اسکو سمجہادو نگا
امیر نی کہا بہتر پہر اونہوں نی سرا میں چلی آئی اور سکب پانی کہا تو اشرافو نکو دلیل کرتا ہی غرض وہ روپیہ پہیر رات گئی تب سر ادن ہوا
امیر نیکہا آج پہر کوئی تدبیر کرو غرض گل باز مرد اپنا ایک چہر پائی پر چادر دن اوسکو چادر اوڑہا کی کلمہ پڑہتی ہوئی سکب پاس دوڑ
آئی اور کہا ای وارث ہی اوسنی پانچ روپئی دلوادئی اوسر فراز ہو کہا نا کہلوائی کہا یا چارون ڈن مردی من نکلی آئی اور سکب نی
روپئی لیکی کہا نا کہلوائی کہا یا بچون پر روز دیکہا کہ امیر کو ایک درد اوٹہا امیر نی کہا اطہو مجہکو تو صبح ہو گئی خراب پڑ کر
امیر کہا یہہ سب روپئی امیر جب سی کہا کہ ہماری بار کو اب تامل دینی ہو جب انکی جانی میں جان آئی امیر کو جو پائی پر ڈال کی سرا
کی پاس دروازہ پر آئی اور کلمہ پڑہا یہہ خفا ہو کی نکلی کہ مبرا کبر مرد بلانتا یا لوگوں نی کہا چادر تو اوٹہا تو اب مجہو مرد دیکہی بادشاہ
پہر ابو الفتح ساکت ہو رہ کی آفت ہی اسنی غسال کو اگر کہا کہ اسکو نہلا کر گاڑ دی دریا کنارے لائی قنات بہوک کی نہلانی لگا
جب پانی کی گفنا تب آئی امیر اوٹہ بیٹہا اور کہا میں ہوں کہ ہون غسال کو غش آگیا امیر نیکہا میں امیر سون اپنی منور اوسکو بتا بار
اوسکی کٹکی آب بتا اوسکو کفنایا اور کہا جب تک تین تختی نہ دیگا میں چپ نہ اوٹہا نہیں تو گر ہمکو نہیں مارڈالو نگا امر با ہر آیا گو
کہا کہ میری فرد وری دو اور مردہ کو اوٹہوا و امیر کو پانچ روپئی دئی امیر نی سرا میں آکر کہانا منگوایا اور پہر منور بہر لکی ساتہ اوس مردہ کو
شہر کی لیکی جانی تہی کہ مردینی یعنی اوسی غسال نی پاس او ٹہایا اور ہلوا ئی نی دیکہا ہلوائی نی کہا یہہ مردہ سرا و ٹہا تا ہی اوسنی کہا تو دیکہ
ہی غرض امیر نی بہی ایک شہد ملکی شیرنی میں اونگلی کی اوسنی دو سری لکی لات ماری امیر نی چار قلکی اونگلی کہ جب تو چرایا
رنگلی کشتی شیرنی لگی اور مردہ جو شہر اپنا خلقت جمع ہوئی مردہ بہی بار ا لوگ بہا گی کہ مردہ اٹہا ہی غرض لوگوں نی پہر جو تم
دنکو مضبوط کیا پہر پائی او ٹہائی اور قبر میں اوتارا جب تین تختی دیجکی اور دیکہا اوسنی کہ اند پیرا ہو نپلگا گیرا
اوٹہہ بیٹہا اور وہ جو تختی دی رہا تہا وہ غش کہا کی قبر میں گرا امر دیسی زندہ کیسی ہو نیلگی وہ جانتا ہی کہ بہلی میں نکلا
غرض مردہ کفن پہنی نکلا اور لوگ شہر کی بہاگی ہلوائی نی دیکہا کہ میرا کہنا سچ ہوا غرض جدہر پہ جاتا ہی لوگ بہاگی جاتی ہیں امیر
کفن اپنا نوچا اور کہا میرا منہ دہو لو اور میں غسال ہوں امیر مجہی کہہ گیا تہا کہ تو نہ بتانا غرض جب سکی جان آئی اور لوگ
خبر پہنچی کہ امیر آیا سکب پاس آیا اور کہا وہ مردہ امیر تہا اور روپئی تجہسی لی گئی مرزبان خراسانی نی سکب کو خیمہ لگا

گرتو فقط لندہور کو لایا اور امر نے اکرک کیا عیار وہیں سنگ بار ذلیل ہوئی تلاش میں آئے وہیں لوگ بہی سر امین آیا اور امر
اوس وقت سی سبکو لیکر سر اسی لیکر نکل گیا تہا یہہ تو تلاش امر میں رہی اور امر فکر لندہور میں اوس باغ میں آیا جہان
لندہور کو رکہا تہا اونکو اگر بیہوش کر کی امر لیگیا خبر مرزبان کو ہوئی اور خفا ہوا سنگ بار نی کہا اگر کہی تو میرا
لی آؤں اوسنی نہ مانا اور شاہ مسلمان سی کہا کہ آخر لندہور سی لڑتا ہی تو وہ ہمیں چلو سامنی نوشیروان کی لڑو لگا غرض دونو
فوج سبکو چلے اور بیابان امر نی لندہور کو کہولا اور حال بیان کیا غرض سب لندہور کو لیکر چلے ایک جگہہ کوہ کی نیچی
اوتری اور کل بادشاہ سی امر نیکہا تم جاکی امیر کو خبر کرو کل باد تو امیر پاس آیا لندہور کا حال بیان کیا اور بیابان او سے
کوہ سی یکجہہ عورتیں آئیں اور کہا اب اس سمت میں کیوں پڑی ہیں ہماری مکان میں چلیے سبکو لیکر نیمروان کوہ پر
آئی ایک باغ تہا اوسمیں جو آئی دیکہا کہ ایک عورت مسند پر بیٹہی ہی پندرہ برس کا سن اوسنی لندہور کو مسند پر
بٹہایا اور حال پوچہا لندہور نی نام بتایا اوسنی کہا مجکو قبول کرو لندہور نی انکار کیا کہ جبتک ہم نکاح نہیں کرتی
تو مسلمان ہوا اوسنی دیکہا کہ نہیں مانتا سحر کو کیا سعد امر جارونکو قید کیا اور وہاں امیر راہ دیکہہ رہی تہی ہیں اور دار
جو گئی تہی وہ خالی پہری کہ لندہور اور امر کا کہیں پتا نہیں جب تو امیر اشقر پر سوار ہوئی مقبل کو ہمراہ لیا اور کل باز
سی کہا تو وہ جگہہ بتادی جہانسی تجکو جدا کیا اب جو امیر وہاں آئی نہ پایا غرض اور جو آگو بڑہی اوسی کوہ کی نیچی
پہونچی اور اسیطرح وہ عورتیں امیر کو لیگئیں جب امیر سمجہی کہ لندہور بہی یہیں آیا غرض رنجا جادو وہ ہی کمال
امیر سی کیا امیر جو دیکہیں تو نہ سی بو آتی ہی جا امیر نی دلبین کہا ساحری ہی جا امیر اسم اعظم پڑہنی لگی جانا کہ بارہی
سحر کیا جب اثر نہوا وہ جانتی تہی کہ بہاگوں امیر نی تلوار ماری دو ٹکڑی ہوگئی سارا باغ اوڑ گیا اور وہاں فی الحسن
ماشن کا تپلا تہیں اور جو پکڑ لائی تہی اونہوں نی ہاتہہ باندہی اور لندہور امر وغیرہ کی قید سی چہڑائی امیر نی اکر
لندہور اور سبکو ساتہہ لیا اور اپنی لشکر کو آئی اور وہاں مرزبان سلطان شاہ بہی بارگاہ نوشیروان میں آئی
مجرا کیا دلنگل ملا دست راست کو بالا دست مرزبان بیٹہا اور باقی جو جو سردار معہ مالک اژدر جو آئی تہی
سب بیٹہی ہیں مندویل مزاسانی آیا اپنی دلنگل پر بیٹہا اور دیکہا اسنی کہ بالا دست مجہسی مرزبان بیٹہا ہی
خفا ہوا سمہیل نی کہا بہائی کیوں خفا ہو مندویل نیکہا مجہسی بالا دست بیٹہا ہی مندویل نی مرزبان سی کہا

اس جگہہ سی اوس طرف مہو وسنی تہا غرض دو دن مقرار رہا وہ تو مندویل نی کہا اچہا اگر گل یونان نی غنیمہ باجراج میں آ
مرزبان نی کہا روز میں ہونکا مندویل و ست لقب ہوا کہ عمل لیا اج ہی نہ میتی دو دن کا فر زبان نی ہم تلوار لیکر ادہر اوہر
دریا میں تلوار تو نہ چلی تو شروان نی مندویل کو سمجہایا کہ یہہ تمہاری ہی گہر آیا ہی اور ہم بہی تمہاری شہر میں سب آئی ہیں
تکوتہ جا میں غرض پیچ بچاؤ کر کی منایا لیکن مندویل ملول دونو خفا رہے آخر بار برخواست ہوا اور اپنی مکان پر گئے
آیا اور لیکن کہا کہ نوشیروان آمادہ ورنہ ہی اور امیر قدر شناس ہے یہہ سوچ بہائی میں آیا اوسی بطور مرزبان سی لڑیں اور شیروان
کہ فوج نوشیروان بہت بچی پاس ہی بہتر ہے کہ امیر پاس چلو اور جیسی [illegible] ہی امیر سے ملی یہہ نوشیروان
مرزبان سی لڑو کاہی کہ ہمیں شہر میں نوشیروانکو کہا جان اوس ال اہل و عیال اسکا لیجہ جنانچہ اور ازین تو امیر پاس جانا
مہلل اور شاہین عراقی ہی رخصت ہوئے اور رات کو نوشیروان سی ملازم کیا اوسنی کہا جو انکا وہی ہمارا غرض جو جو سب
اونکو لیکر صبح کو بارگاہ امیر کو چلی خبر امیر کو ہوئی امیر نی بہی اخبار مرزبان سی سنی تہی صاف گمان ہوا کہ یہہ بگڑ کر آئی ہیں امر
عبد الجبار حلبی اور سب سردار ونکو واسطی استقبال کے بہیجا وہ جو بارگاہ سلیمانی میں بار ازجار بلقب میں پہونچ
حیران ہوئی آگی بڑہی سب سردار پہونچی پہر اوتر نیلگی سہیونکی کہا تم نہ اوترو ہم استقبال کو آئی ہیں جلدی
امیر راہ دیکہہ رہی ہیں غرض یہہ خوش ہوئی اور دروازہ بارگاہ پر اوتری اندر جو داخل ہوئی چار چمن نی خزانہ
دیکہی اور سامنی تخت پر قباد اور امیر و لنگل ناد مسند پر باقی کل سردار بیٹہی ہیں وہیں کہا نوشیروان کیا کیدیں ہی
امیر کو مجرا کیا نظر دیکہا کہ امیر بہی اوٹہی اور اونکا ہاتہہ پکڑ کر ابرشاہ کو نذر دکہائی دلنگل بچہا ہوا دو
ار سر صدق مسلمان ہوئی امیر نی خلعت سلیمانی دیا اور جیسی کتنا خیمہ برپا کرو اور ہاں سلیمانی اور تاکس [illegible]
تیار ہوا دو نو بہائی سبکو لیکر خیمہ میں آئی لندہور بہی ساتہہ آئی اور وہاں ہنسی لگیں اور صبح دو [illegible]
سان لاکہہ فوج انکی تہی وہ بہی صلاح کر کی ہمراہ امان و اسباب لیکر مندویل پاس آئی اور کہا [illegible]
خبر لیکی مندویل نی اسیں اگر کہا کہ تمام فوج میری ہے آئی امیر نی کہا تم خبردار رہنا وہ کافر ہم مسلمان [illegible]
تمہارا اس میں مندویل نی کہا نہیں وہ سب ملازم میری ہیں آخر مندویل نی [illegible] کہ تو [illegible]

جب نوشیروان کو یہ خبر ہوئی نوشیروان نے خفا ہو کے مرزبان کو بقہر دیکھا کہ یہ سب تمہارا قصور ہے اور بہت
خفا ہوا اور کہا کوئی ایسا ہی کہ عراق میں سے اپنی اہل و عیال کو چھوڑ آیا ہی اور آپ شہر اصفہان
میں آئی تہی جا کر ساری شہر عراق کو قتل کری اور اوسکے ناموس کو پکڑ لائی یہ جو کہا مرزبان
او سلمان شاہ کو دیا کہ میں دو ہزار لشکر کا یہ سوار اپنی لیکر آنکو چلا خبر امیر کو ہوئی منذر بیل اور مہلہل کے
جان نکل گئی امیر نے جام منگا کر کہا کوئی جاوی اور اوسکو نہ جانی دی کہ منذر بیل اور مہلہل نے کر
کہ ہمسے اوسے لڑنے ہی ہی تمکو حکم ہوا امیر نے بہت سا کہا کہ اور کوئی جاوی جب نہ جانا امیر نے کہا اچھا یہ امیر [illegible]
کہ دونو بہائی نکل کے سوار ہوئی اور لاکہہ سوار [illegible] ساتھ نہ ہوئی ہاں سبکی ناموس کو [illegible]
سب سی چلی پہر خبر نوشیروان کو ہوئی اب خفا ہوا کہ ڈھارس [illegible] ہو گئی اور چہار طرف دیکھنے لگا
کہ کوئی ایسا ہی کہ جائی کہ طول شہر زنگی کو دیا اور آٹھ ہزار سوار لیکر چلا خبر امیر کو ہوئی اب امیر
حیران ہوئی کہ کسکو اسکے مقابلہ پر بہیجوں کہ [illegible] نکل پر سے کو دیا اور اسنی ہی حکم کیا کہ اتنے ہزار
سے سوا نہ آوین اوسی نے دو لاکہ سپہی ہمراہ ہوئی اب جو لشکر نوشیروان نے بغداد کو گھیر لیا تہا
اور ہاری غصہ کا نپنی لگا اور جو زر و مال اسکے ساتھ جو سردار مرتد کو آئی تہی چنانچہ [illegible]
[illegible] خزانہ [illegible] کو جانی کو [illegible] لشکر لیکر چلی

جب امیر کو ہوئی بادشاہ اسے کہہ کر امیر نے چلی نوشیروان [illegible] امیر نے آپ [illegible]
ہوا عشق نے جانا محل میں جا بیگا سواری طلب کی اور آپ ہی [illegible]
قبا کو ہوئی یہ ہی کل فوج لیکر چلے دو ملکہ مرزبان خراسانکی اور بیلی بہو چنانچہ ملک عراق میں
بخت بیلی عراق پر مرزبان خراسانی او سلمان شاہ پہونچی اور [illegible] عراق والوں کی ہر جگی
تہی کہ منذر بیل و غیرہ مسلمان ہوئی تو نوشیروان نے خفا ہو کے حکم کیا ہی مرزبان کو کہ تو جا کر ناموس
کو منذر بیل کے قتل کر کسیکو یقین نہیں آیا تہا اب جو گرد دیکھی دروازہ قلعہ کا بند کہا
تو بیٹھ لگا جب مرزبان قریب قلعہ آیا کہا حکم نوشیروان ہی دروازہ کھولو اور [illegible]
ہم اوسکو کیا جانیں اور جو اگر [illegible] ہوئی تو تو بھی [illegible] نے کہا پہر چلوا اور ہم نہیں ہی کہ
[illegible] کہا یہ میری [illegible] سب سے خفا ہوا اب [illegible] لوگوں کو منہ دکہا دیکا
یہ کہکر شام تو سو گئی تہی رات بہر [illegible] کیا گئی صبح کو مرزبان نے حملہ کیا اور [illegible]
ہزار ہا [illegible] تب [illegible] تیر کہ مار دی [illegible] اب جو دیکہا مرزبان اور کوئی
ساتھ ۳۰ آدمی خندق پر ہوئی اور [illegible] دروازہ کہولد وا اور [illegible]
اور عورتوں کو عماری میں سوار کر کے نکل آئے جو عزت اپنی جاتی تہی سو قلعہ والی دعا میں [illegible] لگی

اور دوسیلے کہ دیکہا ایک مرد اوہی مندویل مہلیل ای اور وہ ہین سی تلوار کہینچ کے چلی فوج مرزبان پر آئی
تلوار چلنی لگی مرزبان نے جو سنا اب کیونکر ملیعی ہرا اور مندویل سے مقابلہ کیا مرزبان نے تلوار ماری مندویل
اصفہانیکی سپر تہی اوسکو لگی کا زخم لگا مندویل نے جو تلوار ماری مرزبان کے سر پر جا پڑا اور لگی کا زخم لگا
اوسنی اور ایک ہاتہ مارا مندویل چو بارہ ہوا اوسنی تلوار ماری مرزبان کا شانہ زخمی ہوا لہو جاری ہوا
مندویل نے رومال باندہا اور لڑنے لگا اور مہلیل سے سلمان شاہ کی تلوار چلی وہ بہی دونو زخمی ہوئی
سلمان کا تو حال غیر ہوا کہ اسمین مرزبان نے جو تلوار مندویل پر ماری اپنی سر پر آیا گہوڑا کام آیا
اور بچی گرا گرد تمام لاشین پڑی تہین طاقت تو نہ تہی ایک لاش نے چہاتی پر ہاتہ رکہی مندویل
نے ایک تلوار اوسکے گہوڑے پر ماری پاؤن گہوڑے کا زخمی ہوا لوگ مندویل کے پہونچی اور پہر لیا
اور کہا آپ زخمی ہین آپ قلعہ مین چلئے مندویل نے نہ مانا لیکن اب جو اسانی پست پا ہونیلگی
کہ غل ہوا مندویل نے پوچہا کیا ہی لوگون نے کہا طول شجر زنگی نے آکر خوب تلوار کی کہ پالٹن
ہوئی تہی اب پہر تلوار چلنی لگی یہ سنکر مندویل نے پہر گہوڑا طلب کیا اور دیکہا لشکر عراق
پست پا ہوئی لوگ کہتی ہین اب قلعہ مین چلکر تاخیر نکی لگواؤ مندویل نے کہا اچہا جو تم جاؤ
اور مین تو نہین شہید ہونگا لیکن ہماری حملہ کا تماشا دیکہ رہا اور اکبر سی کہتا کہ تازہ غلام

اپکی کام آئی کہ دیکہا نعرہ بہرام گرد خاقان چین کا ہوا اور انہون نے جو تلوار کہ اسکو چین بلوایا
٥٩ اور طول شجر سے بہرام سی مقابلہ ہوا طول بہی زخمی ہوا اور کسینی عجیبی طول کا ایک خیمہ مارا
کہ گہر اسکا پہٹ گیا اب ایکطرف لاشن پر لاشن پڑی ہی اور ایکطرف دونو طرف کی زخمی
لوگ اپنی اپنی گہر کا ہوئی ہین اور مندویل مہلیل غش مین چہور رہی ہین جب انکہہ کہلی ہے
لوگ کہتی ہین کہ بہرام نے آکر خوب تلوار کی اب کوئی کام مین فتح ہوتی تہی کہ از برزہ
بیابان گرد ی بر خاست مالک اژدر کا نعرہ ہوا اور اسی ہزار بردہ داران
نی آکر چہیند لیا مالک سی بہرام سے مقابلہ ہوا بہرام زخمی ہوا اور مالک بہرام کی ہاتہ سی
بچنہ ہوا اب جبر کا لگ گیا ہی لیکن بہرام سب زخمی ہی اب انکی بہی پاؤن اوٹہنی لگی
کہ نعرہ لندہور کا ہوا اپنے تو لندہور نے آکر تلوار کی اور تمام ہندی کا ہمالی سنگالی
اور گہر اتہون نی وہ تلوار کی کہ مالک وہ اپنی ہیبت یاد کی گئی اور لندہور نے مہلیل کو
اپنی آگو بڑہایا اور پوچہا مندویل مہلیل کدہر ہین پوچہنے پہ لندہور آیا اور بچہ سیدی
بہی لندہور کی ساتہ چلی آئی لندہور نی پہر کر دیکہا کہ تم کیون لڑائی چہوڑ آئی

میں سے مندوبل کو دیکھکر آتا ہوں اب جو لندہور آیا لوگوں نے مندوبل کو چہو لکایا کہ جالینوس
آئی ہیں مندوبل نے اٹھکے پیشوائی اور سلام کیا لندہور نے کہا بھائی تم اچھی ہوا در جاکر قلعہ میں
ٹانکی دلواؤ وہی مندوبل نے کہا میں بجاؤ لگا اوسوقت لندہور نے کہا ایکوا اگلے میدان
میں بجاؤ اور ٹانکی دو غرض جب تک چراغ آوے جو جو نبردی تہی وہ کہیت رہی ہم بکی
دینگی بلکہ لگانی لگی اور اس پہا ہنسے دونو طرف کی لوگ ٹانکی لگانی لگی غرض پہر جو لندہور آیا
مالک سے سامنا ہوا مالک کے ہاتہ سے لندہور کی اوچہا سا زخم لگا اور مالک تو خوب
زخمی ہوا مالک نے یہ کہا کہ لندہور کی خیل کے سوٹ کاٹی اب لڑائی ہو رہی تہی کہ قرہ
فرامرز بیچی بختیارک اور تمام سردار چنانچہ سلسل شاہ نبردی اور سکندر کوہ گرمانی اور
لدائم شاہ اور ہر ہیر قمہ اور مالک فرج فروزی انجم کا لہ فروش یہ سب سردار تمام فوج
لیکر آئی اور خوب تلوار چلنی لگی اور لندہور کی ہندی وغیرہ تمام بہت مرنا
ہونیلگی کہ نوبہ حمزہ کا ہوا اب جو عقب سے تلما نکو امیر نے کہا اور تمام فوج کو

مارنا شروع کیا کشتونکی پشتی لگا دی بختیارک نے کہا ای حمزہ طبل بازگشت بجاؤ ٥٩
مالک بہی زخمی اور مرزبان اور سلمان کا برا حال ہی حمزہ نے کہا اچھا کہ نوشیروان
کی ورسوار ہکر آیا ہی تو وہ تلوار چلی امیر اور لندہور نے کچہہ فوج لائی تہی اب
نوبت وہ آئی کہ لوگ بھاگ کی قلعہ میں جانیلگی امیر حیران ہوئے اور ڈری ہیں کہ جو
طبل اسکندر سے پیری اور قباد تمام لشکر لیکر آئے تخنک ٹوٹا چاہا اور سلطان بہی لگا
کرآج جاتا ہا کہ امیر نے کچہ ہی آئی شاہ ران سی ہوگئی ہی طبل بازگشت بجواؤ نہیں تو
یہ شب سیرہ ہی آج ہی اختتام ہوگا غرض طبل بجا ابہی ان لشکر کو بہی زخمونکی ٹانکی لگی
لاشونکو گڑوایا نوشیروان بارگاہ میں گیا تہا کہ قیصر رومی علم شاہ نولاکہہ فوج لیکر آئی
نوشیروانکو شرارہ ہوا کہ ناحق طبل بجوایا غرض تمام سردار صبح کو امیر کو امیر کی
بارگاہ میں [illegible] بیٹھی ہیں کہ ایک لڑکا محل سے نکل کر بارگاہ میں آیا امیر نے جو دیکھا

تو سلطان سعد بیٹا امیر حمزہ یونانی کا ہی نو برس کا سن آیا قباد کو اور داد امیر کیا

اور کہا میری بالک کا دنگل اور گھوڑا اپنی منصب سے دلوا دیجی امیر سنکر ہنسے اور کہا

بیٹا اچھا ہم دلوا دینگی یہ سنکی جب سہو میں اندر آئی اپنی مان مہرنگار سی کہا ہم

دنگل مانگنی گئی تھی مہرنگار نی کہا بیٹا اب علم شاہ آیا ہی لڑائی ہوگی تمہارا دادا

امیر بڑا کر کے دلوا دیگا غرض یہ سنکی اپنی پلنگ پر آیا ۔

یونانی کا ہی نو برس کا سن آیا قباد کو اور داد امیر کیا اور کہا میرے باپ کا دنگل اور گھوڑا اپنے

منصب سے دلوا دیجی امیر سنکر ہنسے اور کہا بیٹا اچھا ہم دلوا دینگے یہ سنکے جب ہو اندر آگیا اپنی مان

مہرنگار سے کہا ہم دنگل مانگنے گئے تھے مہرنگار نے کہا بیٹا اب علم شاہ آیا ہی لڑائی ہوگی

تمہارا دادا امیر بڑا کر کے دلوا دیگا غرض یہ سنکے اپنی پلنگ پر آیا گیارہ برس کے سن میں

جانا سلطان سعد کا علم شاہ پاس لشکر نوشیروان میں واسطے اپنی باپ کے دنگل اور مرکب کے

جب چار گھڑی رات باقی رہی صلاح ہران پر آراستہ کیا یعنی تیغ کی ناف سے لگائی

نیزہ ہاتھ میں لیا تلوار حمایل کر کے باہر نکلا شاطر کو جو خبر نہ کی اور جو گھوڑا اپنی سواری کا تھا اپنی

ہمت سے اوسکو کسا سوار ہو کے لشکر نوشیروان میں گیا ایک کروہ ساتھ لا کے کہا تھا آیا اب پہرا نہ

ہی کہ کونسا خیمہ علم شاہ کا ہی یہ ہانک کر ہوگئی جامہ نکی درختوں کے تلی کھڑا تھا کہ ایک

سوار گھوڑی پر آیا اوسنے پوچھا سلطان سعد کو فریفتہ ہوا کہ سعد نے پکارا ای جوان

کہو میں تم سے پوچھتا ہے یا تو جانتا تھا آیا اور کہا کیا ہی انہوں نے کہا علم شاہ کا خیمہ کدھر ہے

اوسنے کہا کیا کام ہی انہوں نے کہا ہماری باپ کا دنگل اور گھوڑا اوسکے پاس ہی تو ہم اوس سے

لینی آئے اوسنے پوچھا کہ کیا نام ہی تمہارا انہی کہا میرا نام سلطان سعد ہی اور باپ کا نام امیر حمزہ

یونانی ہی جب تو علم شاہ ہنسا اور سمجھا کہ یہ وہی لڑکا ہی کہ جسکی میں نی تعریف سنی تھی

دیکھو تو اس عمر میں کیا بہادری ہی علم شاہ نے کہا تو نہیں جانتا کہ وہ رستم فیل کش سے

لائی گیا سو تیغ ناچلی اور تیری باپ نی اوسکو مجھکو بخشے آپ دیا ہی تیرا اوس میں کیا ہی جو تو یہ

کہتا ہی پھر جا سعد نے کہا مجھکو اس سے کیا تو بتا دی اور اگر نہیں بتاتا جا اپنا کام کر میں جیافت

کر لونگا تب تو علم شاہ نے کہا میں رستم فیل کش سعد نے کہا اگر تو ہی تو دنگل اور گھوڑا

دیدی میں لونگا علم شاہ نے کہا تو کیا کریگا کہا میں لڑونگا علم شاہ نے کہا لا ضرب سعد نے کہا

یہ ہماری دادا کا نکالا نہیں تب تو علم شاہ نے از راہ ہنسی کے نیزہ سعد کی طرف مارا

خالی دیکھ سعد نے انکی ناک کے نیزہ مارا اگر خالی نہ دیتا تو انکھ کے پار ہوتا علم شاہ نے کہا تو نے

غضب کیا اور لڑکی مجھکو کند وندا کیا تھا ہنسی میں پھر تو نیزہ چلنے لگا بائیس ۲۲ تا نہین ایک جگہ واللہ

جو علم شاہ نے ماری بچا تو سنانیزہ ٹوٹ گیا پھر اسعد نے تلوار ماری علم شاہ بارہ گو بچا ایک قبضہ میں ہاتھ
ڈال دیا اسعد نے گریبان پکڑا دونو نے ہی کو دیا کشتی ہوئی علم شاہ نے جھٹکا دیکے دونو نبی سعد نے
آشنا کے کمر بند پکڑ کے اوٹھا لیا اور پھر کے قیصر پاس آیا اور سارا حال بیان کیا یہ تو نیرہ وردن نشا
خفا ہوا الغرض گو طوق زنجیر کر کے نوشیروان پاس لایا اسعد نے سلام علیک کیا سب اوسے جانتے ہو
نے کہا اور کہ یہ نوشیروان ہی تو نے ذرا اسعد نے کہا آتش پرست سے کیا ڈرتا ہے وہ ہے کہ امر نے
بیٹا ہے اسکی ڈاڑھی مونڈی نوشیروان خفا ہوا قیصر سے کہا اسکو قتل کرو قیصر نے
کہا اسکو اختیار ہے بختک نے کہا اسکا دادا موجود ہی کون قتل کر سکتا ہے اگر قتل کرو تو یہ
بارگاہ میں علم شاہ جو بیٹا ہے خفا ہوئی کہ ایک لڑکے کو قتل کرنا اور کون سا جرم ہے کیا اگر اسکو
قتل کروگے تو میں چلا جاتا ہوں قیصر نے کہا بابا بادشاہ مالک ہے تم کیوں بولتے ہو غرض علم
شاہ تو چلے گئے اپنی خیمہ میں خفا ہوکے اور قیصر نے کہا باہر لیجا کے اسکو قتل کرو جلا ملک بے دیکھیں کون
اسکو چھڑاتا ہی غرض سعد کو لاکر زیر تیغ بٹھایا اور جلاد سر پر آیا اور دو حکم آچکے اور علم شاہ سے بار بار
پوچھوا تا ہی کہ جلاد نے کہا اور لڑکے کو کہا اے اسعد نے کہا کیا ہم ہوگئے ہیں اوسنے پٹی باندھ لو سعد نے کہا مار
تلوار ہرگز پٹی نہ باندھیں گے لیکن قبلہ کے رخ ہمکو بٹھادیا اور اب قبلہ رخ ہو بیٹھے گئے تیسرا حکم آگیا
جب تو جلاد نے کہا اے صاحبزادے اونکھ و دیکھو میں تمہارا غلام ہوں تمکو لیجا چلوں اور کانمی بھی ہو
بٹھایا کے جو سامنے آیا وہ بھی تیغ مارا وہ گھری کیا اور لوگوں نے یہ آپ طرح دی کہ جو صاحب اولاد
تھے وہ رو رہے تھے غرض جلاد لیکر نکل گیا اور یہاں علم شاہ بارگاہ نوشیروان میں آیا اور قیصر سے
کہا تھے یہ کیا کیا اب میں بارگاہ امیر میں جاکر دونوں کو لاتا ہوں یہ کہکر باہر گھوڑے پر سوار ہوکر چلا اور
وہاں محل میں غل ہوا امیر کو خبر ہوئی کہ سعد لشکر نوشیروان میں گیا امیر اور سب سردار اوسکے
باہر آئے ہیں اتنے میں طلب کیا ہی کہ سامنے سے زرد پوش پیدا ہوا اور سعد کو لاکر اوتار دیا امیر کو
سلام کیا امیر تو ادھر کی طرف مصروف ہوئے طوق کھلوانے لگے وہ زرد پوش غائب ہوگیا امیر
نے سعد کو تو محل میں بھیجا کہ سامنے سے علم شاہ آیا امیر کو سلام کیا اور کہا وہ جلاد کہاں ہے امیر
نے کہا مجکو نہیں معلوم کہ وہ کون ہے علم شاہ نے کہا وہ امیر کا کہاں ہی اوسکو لیجاؤنگا امیر کا کلیجہ پانی

قریب ہے کہ

قریب ہے کہ دونو کو جلا آتا ہے جو شخص بہر رعا جو شخص زن ہی امیر نے کہا اگر اوسی رستم تم آئی ہو
تو اوتر واور امیر نے سعد کو بلوایا اور پھر قید کیا اور کہا یہ موجود ہے اسکو لیجاؤ علم شاہ نے کہا کہ ہی
حمزہ جوان ای ثانی سلیمان اب کیا تمہیں چاہیے مناسب ہے کہ تم تو پوتے کو اپنی بات سے قید کیا دو
اور میں لیجاؤں اب [illegible] ہوں امیر نے کہا تو وہ گھری کے واسطے ہماری پاس بیٹھو اب
علم شاہ کو امیر لیکر بارگاہ میں آئی لیکن جب امیر نے رکاب پر جا بات ڈال دیں ہاں ہاں کرکے
کو دامن [illegible] اور گلے پر بٹھایا علم شاہ نے قباد کو نجر لیا بارگاہ سلیمانی کو دیکھکر بہت خوش وقت
ہوا امیر سے کہا آپنی وہ شفقت کی جیسے بزرگ کرتے ہیں اور یہ جرات تو نہیں دیکھی کہ اپنی
پوتے کو قید کرکے دشمن کو حوالے کر اب میرے ہمیشہ سے بعید تھا جو میں لیجاتا مگر وہ عیار ملتا تو
نہ چھوڑتا غرض امیر نے جام دیا اور امیر نے پیا ایا ناچ گانا ہی علم شاہ کو بڑا شوق ہی ناچ ہونے
لگا علم شاہ بیٹھا ہی اور تمام سرداروں کو دیکھ رہا ہی خصوصا لندہور سے بار بار جھک کے چلی جاتی
ہی اب دو اور رستم ونمیں الکہ مل رہی ہے گئے کہ علم شاہ پوچھا لندہور کو امیر نے کہا میرا جا
نثار میں لندہور بن سعدان بادشاہ کل ہندوستان ہے تو علم شاہ نے کہا میرا جی چاہتا ہی کہ زور
لندہور سے کروں امیر نے منع کیا علم شاہ نے نہ مانا بلکہ امیر سے منت کی جب تو امیر چپ ہو رہے اور
لندہور نے بات نہ مانا کہ میں موجود ہوں علم شاہ سے پنجہ ہونے لگا جب لندہور زور کرتا ہی علم شاہ
معہ ونگل چلی آتی ہیں اور جب یہ زور کرتے ہیں لندہور بے معہ ونگل چلا آتا ہی غرض لندہور
کے ماتھے پر پسینا آگیا اور علم شاہ کا چہرہ لال ہوگیا جب تو امیر بیچ میں آئے اور اپنی سر کی قسم
علم شاہ کو اور لندہور کو دی کہ بس زور مت کرو اور الگ کیا غرض پھر سب ناچ میں مصروف ہوئے
امیر گئے امیر سے کہا کہ خواجہ عمر تہی کہ نہ آئیگا تو امیر نے کہا تمکو اپنی آنکھ دیا ہوگا امیر نے کہا نہیں ہمارا نیا
سر کی قسم تب تو امیر گانے لگا ایک گانا یا کہ سعد علم شاہ اور ساری بارگاہ کو محو کیا علم شاہ
بار بار تعریف کرتا ہی کہ میں نے ایسا گانا بارگاہ نوشیروان میں بلکہ کہیں نہیں سنا اور وہاں خبر
قیصر کو ہوئی کہ علم شاہ گانا بارگاہ امیر میں امیر کا سن رہا ہی بختک تو جانا چاہا اور کہنے لگا کہ قیصر اب
امینہ اوسکا و اور اگر آئیگا ہے تو آدمی مسلمان ہوکے اور وہ پہلی جیسا جانتی نہی کہ تم ہو یہ سب یہاں ہیں

غنیمت ہی آخر کو قیصر نے گبھرا کے صیارہ رومی کو علم شاہ پاس بہجا کہ لی آ اور قریب اسی ہزار سوار کے
سب ہی روانہ کئی کہ تم بہی دائیں بائیں لگی رہو سناہ تلوار نکلی اور صیارہ رومی دروازہ بارگاہ سلیمانی پر آ
بازار چار بلقیس کو اور بازار چوب شمشاد اور بازار صین کی خزانگو دیکھکر حیران ہی اور لوگون سے عرض حال
کرا کی امیر نے کہا کی رستم جسکو چاہو بلالو غرض صیارہ آیا اور کہا نہیں کہا اوس وقت علم شاہ
نے گبھرا کے بہی تو نہ جانا سنا امیر سے کہا کہ میں ہر جا حاضر ہونگا قیصر نے بلایا ہی پہلے تو امیر نے کہا انکو بہی
یہین رہو صبح کو جانا علم شاہ نے کہا میں ہر جا حاضر ہونگا امیر نے کہا اچہا علم شاہ نے کہا اگر امر کو میں
بلاؤں تو آپ بہیج دینگے امیر نے کہا جب بلائے غرض رخصت ہوای قباد کو اور امر کو خبر اکر کے امیر دو ازدہ تک
ساتھ آئی پیچہی سب سوار علم شاہ نے کہا جب تک حضور نہ جائینگے تو میں نہ سوار ہونگا اب بس
بندہ نوازی کیا کم ہے غرض امیر نے قسمین دیکر سوار کیا دلمیں تو علم شاہ اپنی قربان ہوتا ہے کہ ہم
خلق نہیں دیکہا ہے تو سوار ہوکر بارگاہ نوشیروان کی چلا امر محل میں سلطان سعد کا عجب حال ہوا کہ
ای سعد دادا نے تمہاری دنگل تیری بھیج دو یا اور سب خاطر کی تمنا ہی انگل اور گہوڑا لگئی
تہی غرض دل ہی دلمین جب ہوئ اور علم شاہ جو بارگاہ نوشیروان میں آیا خبر اکر کی بیٹہا اب سب
ہنسک کرنے لگے علم شاہ نے دلمیں کہا کہ یہ سب کہہ رہی ہین کہ سیان کیا سنا کہ ہے ہنسی کا اٹکل
نے کہا ماشاء اللہ علم شاہ نے کہا ان نجکو معلوم ہی اور سب سے زیادہ تو مین تو ای شاہ اب تو مین
کہون اوسکا جواب سب دینا کہ کویا شخص ایسا ہوگا کہ اپنی باپ کو میری جاتی ہی قید کر کی
دی اور وہ عیار بہاگ گیا اور دوسری جو شخص کہ ایسا صاحبقران ہو میری کیا حقیقت ہے
ایسے ایسے تو بہت سے اوسکی بارگاہ میں ہین رکاب پکڑ کی اوتار تی انکا تو اب جانی بتا
کہ میں نہ بیٹہتا اور اپنا دنگل دیا بختک نے کہا ہان ہم تو جانتی ہین کہ آدمی مسلمان تو ہو چکی علم
شاہ نے کہا تو بڑا فساد کیا ہی غرض کسیکو جواب نہ آیا اور بار بار برخواست ہوا اور قیصر نے جب
سنا تہا کہ بارگاہ امیر میں لگاتا سن رہی ہی تو اسنے ایک خیمہ تاش نامی بادلہ کا تیار کروایا تہا اوسکو
نصب کروایا تہا کہ جب علم شاہ آئیگا تو اسمین بیٹہیگا ایسا نہو کہ بارگاہ سلیمانی دیکہکر آدمی اور دل
نہ لگی اور ایک تاج بہی کہ جو سال کا خراج لگا کر تیار کروایا تہا اوسکو کشتی میں لگا کر کہا تہا کہ جب

تو مین دونگا

خیمہ مین

تو مین دونگا اب جو علم شاہ آیا اور وہ خیمہ دیکہا خوش ہوا اور تاج سر پر رکہا اور کرو کشتیان جواہر
کی اور تمام لوگ مالا مال ہو کر چلی گئی ہین اور بختیارک بہی ساتھ علم شاہ کی آیا طائفہ بہی شہر
کی جتنے وہ لوگ آئی امیر کے قیصر نے بہیجی کہ اسکا دل لگی غرض ناچ ہونی لگا علم شاہ نے کہا بختیارک
سی کہ دو چیزیں کمی ہے ایک شفقت امیر دوسری تو کہان دوسری امر کا کہانا اسنے کہا کہ بلا ان
لوگون کی آئی امر کا کیا کہانا علم شاہ نے کہا مین امر سے کہہ آیا ہون دیکہو امر کو بلاتا ہون بختیارک نے
کہا ایسا کام نہ کیجیے دیکہا خدا نکرے جو اونکا قدم آوی تمام محفل خاک ہو جائیگی اول تو وہ خدا
پرست علم شاہ نے کہا پہر یکو اوسکے مذہب سے کیا کام اپنا باپ مین بہیجکر صیارہ کو بلایا کہ جا کر مرے
طرف سے امیر کو خبر اکر کہ اور امر کو کہنا بلایا ہی صیارہ آیا خبر امیر کو ہوئی امیر نے کہا بلالو اوسکو کیون روکا
صیارہ نے امر کو خبر کیا اور کہا امر کو بلایا ہے امیر نے کہا خواجہ جاؤ امر نے کہا اب تو گویا ہو گیا امیر نے پانچ ہزار
روپی امر کو دی کہ تو جا مین وعدہ کر چکا ہون غرض پہر رات گئی امر گیا اور جا کر سلام کیا بیٹہا امر نے
بہت خلوص کی بختیارک سے تو جان نکل گئی جانا کہ بلا جا ہون علم شاہ نے روکا اب امر نے دیکہا کہ
سارا خیمہ جگر جگر کر رہا ہی اور عجب محفل ہی علم شاہ نے کہا خواجہ سے کسکا گاؤ امر نے کہا میں گویا
نہیں علم شاہ نے کہا کون کہتا ہی تمنو شوقین ہو امر نے کہا میری ساتھ نہ سازہی نہ جانی
والی انکو حکم ہو کر بجاوین اونکی تہوسی پہر بل پڑا کہ کوئی اسے بہی زیادہ گا تی واللہ بہی بیلا سب کیا گاتا تہا
گا لیکن بموجب حکم بجانی لگے اور امر گانی لگا اور اونکو کیا تا لکر کیا تب تو گوئیون نے امر سے جگہ
کی سارا دہ کی قسم دی کہ اب اپکی ہات عزت ہی غرض پہر تو امر ایسا گایا کہ سب محو ہو گئی
علم شاہ نے کشتیان امر کو دین امر نے نہ لین جب سے علم شاہ نے کہا امر نے کہا مجہکو منع کیا ہے
مین نہ لونگا امر نے کہا مین ناچتا ہی ہون گہنگرو باندہ کی شراب پلاؤن اور شراب نگر ہے
اور جا ہون ایک گہنگرو دو بولی پایا سب علم شاہ نے کہا اچہا غرض امر نے سبکو شراب پلائی
بیہوشی لاکر بختیارک نے جو دی ہی اسنے کہا امر اجلا ہی ہی امر نے زبردستی اسکو بہی پلادی
جب سب بیہوش ہوئی تاج علم شاہ کا اور وہ کشتیان لین لیکن کچہری کیسی لی نذرانی
امر تو لیکر چلا آیا صبح امیر نے پوچہا خواجہ کدہر گئی تہی کیا ہوا امر نے کہا یا امیر کچہ نہین فضل الہی ہے

تجکو کشتیان دیتا تہا ابہی سر قسم نفی نہ لین لوگون نی جیسے کہا ویسا ہی دیتا ہی صبح کو لی لیتا ہے
امیر تو سنکر چپ ہو رہی اور وہان جو انکی کہلی علمشاہ نی دیکہا کہ تاج نہیں ہے اور کشتیان
بہی غایب ہین اور مجکو پتہ جیسے بیہوش ہی میں خوب ذلیل کیا کہ جو کشتیان کہین کہو آیا کو امیر نی
کا سمجہ کر لگا ہین تمہارے کیا ہین شکہ تہا کہ امیر کو نہ بلاوا اب علمشاہ کو غصہ آیا کہ ای علمشاہ
اب ہوش ہو کیا تو شیروانکو اور قیصر کو کیا دیکہا تو گے بہر سب ہی کہ بارگاہ امیر مین جاکر امیر سی سمجہو
بلوا علمشاہ کا انکو اپنی بارگاہ مین اور امر کا سبکو بیہوش کر کے تاج علمشاہ کا لینا اور صبح کو علمشاہ کا
بارگاہ امیر مین تنہا آنا تنہا سوار ہو کر بارگاہ امیر مین آیا امیر سے سنکر حیران ہوئی اور باہر نکل آئے
علمشاہ نی امیر کو سلام نہ کیا امیر نی آپ کہا السلام علیک جب تو خجل ہو کے سلام کیا
اور کہا مجکو کچہ نہ معلوم ہوا مارے غصے کے مینی آپکو نہیں دیکہا امیر نی کہا اور تو علمشاہ نی کہا بس
اب کچہ نہ فرمایئے گا وہ امیر کہان ہی امیر نی کہا وہ موجود ہے آپ بارگاہ کے اندر چلیں اور حال تو
کہیں غرض امیر لائی اور دنگل بیٹہایا علمشاہ نی کہا مجکو امیر نی ذلیل کیا اب سوا اسکی چارہ
نہیں کوئی علاج نہیں ہین تو آپ کشتیان دیتا تہا نہ لین اور بیہوش کر کے چہوڑ لایا
معہ میرا تاج سب کہتا تہا کہ امیر یہ سامنے آیا اور کہا ہین حاضر ہون اور امیر کو اگر مینی نہ پایا ہو
کہا کہ مجکو دیا ہی صبح کو لی لین گی اور اب تو نشہ مین نہ ہے جب مین کہایا تو آپ کے مجکو باہر مجکو
تو معلوم تہا کہ آپ صبح کو لی لین گے علمشاہ نی کہا کون تہا ہی امیر نی کہا آپ کے لوگ کہتی تہے
جب تو تم سی مین نہ لیتا تہا اب سب تاج حاضر ہے علمشاہ نی کہا ہم نہیں سنو نگا امیر نی اپنا
خود سر کا جو تہر کر اسی صاحبقرانی تہا علمشاہ کے سر پر رکہدیا علمشاہ جیدیکہ کہ تاج
تو بہت ہین سکتے ہین یہ خود صاحبقران کہان پایئے غرض سر پر تاج ہونی لگا اور وہان تختگاہ سے
قیصر سے سب حال بیان کیا تختگاہ تو صلوات پڑہنی لگا اور قیصر نی بہر فوج اور سپاہ کو بہیجا
اور یہان امیر نی کہا آج مین تجہے نہ چہوڑونگا علمشاہ نی کہا امیر ایسے ہی جی چاہتا ہی کہ اپکی پاس
رہون امیر نی کہا خدا وہ خدا ہی کہ آسمان و زمین جسنے پیدا کیا علمشاہ نی کہا وہ لوگ کہتے
ہین کہ لات نی پیدا کیا امیر نی کہا عقل سے سوچو کہ وہ کیا ہین اور انکو یہ خدا نے پیدا کیا ہے

غرض

غرض یہ چہارہ لایا اور کہا فوج سے آئی ہے ادہر قیصر ہے آتا ہے علمشاہ نی امیر سے کہا اور پیشتر
[illegible] ہوئی اور بارگاہ نوشیروان میں آئی اور سارا احوال بیان اور خود دیکہا یا عمر نی تعریف کے
[illegible] معلوم ہوتا ہی علمشاہ نی اوتارے نظر عمر کو دیا عمر نے سر پر خود ہین لیا خبر
[illegible] امیر نی کہا تجکو کیا مینی تو دیا ہے جو سلطان سعد نی سنا کہ اوانی خود اپنا دیا اور
[illegible] دیا سعد نی کہ سے نہ کہا جا کر کہ رات رہی گہوڑے پر سوار ہو کے صبح ہوتے خیمہ
[illegible] آئی اور سعد ہی بعد گہوڑی خیمہ میں چلی دربانون نی جو دیکہا بہیجی غل مچایا چلی
[illegible] سپاہ قیصر کی بولات کہونسا دیا اور اندر آئی اور عمر بیٹہا سو نہ ہو سو رہا تہا دونون
[illegible] لازم کہڑی تہی پاس آکر سر سے خود اوتار لیا اسنی سر کو جہرایا تخوبی اوتار لیا
[illegible] طرف سے تلوارین مارنی لگے سعد تو گہوڑی کو جہڑ کے نکل گیا اور تلوارین ایک
[illegible] دیا اسمین زخمی ہو کر رہ گئے ادہر سعد باہر نکلا جو سامنے آیا تلوار ماری دو ٹکڑی ہوا
[illegible] لیکر نکل گیا خبر علمشاہ کو ہوئی خفا ہو کے چلی کہ اب بارگاہ مین جا کر ہر ایک کو مارونگا
[illegible] تختگاہ نوشیروان اور قیصر کو تمام فوج لیکر چلا کہ چلکر دیکہو اب ضرور تلوار چلی گی
[illegible] قیصر کو محل سے خبر آئی کہ تاج پر سعد چلی گیا امیر نی تمام سرداروں کو لیکر باہر نکلی لیکن
[illegible] آیا دیکہا کہ سعد گہوڑی پر چلا جاتا ہی علمشاہ پکارا شاباش سعد کہڑا ہو علمشاہ
[illegible] آیا سعد نی کہا جب تک تیغ عمر کو دی دیا تو مین لی آیا علمشاہ نی کہا مجکو تیری دادا
[illegible] سعد نی کہا پہر اگر تو اپنی پاس رکہتا مجکو کچہ فکر نہ ہوئی اور کافر کو تو نی دیا علمشاہ
[illegible] تو لی جائیگا سعد نی کہا لائی تو جاتا ہون تو لی لی علمشاہ نی کہا تو ضرب لا سعد
[illegible] آئین تہین اور تو یہ نہ جانتا جب تک غافل تہا اب اتنی تلوارین مارون کہ تو بہی جان
[illegible] تلکو ہو رہی تہی کہ قیصر تمام لشکر لی آیا سعد نی کہا ایسی ہی ہو سے رستم تیری سی
[illegible] بہائی پر ہے آئی علمشاہ نی جو دیکہے قیصر کو دیکہا لین بہت خفیف ہوا کہ یہ کیون
[illegible] دیکہا نوشیروان بہی آیا علمشاہ نی سبکو منع کیا اور خفیف ہو رہا کہ سامنے سی لشکر
[illegible] امیر سے لیکر چلا تہا کہ سعد امیر بن حمزہ ہو تانی کی نشانی ہے ابہی لشکر ہو کر دیکہا تمام

تجکو کشتیان دیتا تہا ابہی تک قسم ہی تیری نہ لین لوگون نے تجہے کہا ارکہو دیتا ہی صبح کو لی

امیر تو سنکر چپ ہو رہے اور وہان جو انکہہ کہلی علمشاہ نے دیکہا کہ تاج نہین ہے اور کشتیان

بہی غایب ہین اور تجاکو بہت پہنے بیہوش ہین خوب ذلیل کیا کہ جو تمہان کہین کہو دیا

کا سمجہہ کر لگا کہین تمہارے گیا ہین نکہتا تہا کہ امیر کو نہ بلاؤ اب علمشاہ کو غصہ آیا کہا

اب ہوش کیا تو شیروانکو اور قیصر کو کیا دیکہا لوگے بہتر یہی ہی کہ بارگاہ امیر مین جا کر امیر سے

بلوا علمشاہ کا نکالا گر ائی بارگاہ مین اور امیر کا سبکو بیہوش کر کے تاج علمشاہ کا لینا اور صبح کو علمشاہ

بارگاہ امیر مین تنہا آنا تنہا سوار ہو کر بارگاہ امیر مین آیا امیر سے سنکر حیران ہو گیا اور

علمشاہ نے امیر کو سلام نہ کیا امیر نے آپ کہا سلام علیک جب تو خجل ہو کے سلام

اور کہا تجکو کچہہ نہ معلوم ہوا مارے غضب کے مین نے آپکو نہین دیکہا امیر نے کہا اور تو علمشاہ

اب کچہہ نہ فرمایئے گا وہ امر کہان ہی امیر نے کہا وہ موجود ہے آپ بارگاہ کے اندر چلیں

کہین غرض امیر لائی اور دنگل تہا یا علمشاہ نے کہا تجکو امیر نے ذلیل کیا اب سوا

نکلے کوئی علاج نہین ہین تو آپ کشتیان دیتا تہا نہ لین اور بیہوش کر کے

معہ میرا تاج سب کہتا تہا کہ امیر کے سامنے آیا اور کہا مین حاضر ہون اور امیر کو

کہا کہ تجکو دیا ہی تاج لی لین گے اور اب تو نشہ مین ہے جب مین لگایا تو آپ

تو معلوم تہا کہ آپ صبح کو لی لین گے علمشاہ نے کہا کون کہتا ہی امیر نے کہا آپ لوگ

جب تو نشے مین کہتا تہا اب یہ تاج حاضر ہے علمشاہ نے کہا مین نہ لونگا امیر

خود سر کا مو تبرک اس سر صاحبقرانی کا تہا علمشاہ کے سر پر رکہدیا علمشاہ جو دیکہین

تو بہت ہنس سکتے ہین سب خود صاحبقران کہان ملے غرض پہر ناچ ہونے لگا اور وہان

قیصر سے سب حال بیان کیا تخت تک تو صلوات پڑہنے لگا اور قیصر نے پہر فوج اور عیار کو

اور یہان امیر نے کہا آج مین تجکو جانے نہ دونگا علمشاہ نے کہا امیر ایسے ہی یہی جاتا ہی کہ

رہون امیر نے کہا خدا وہ خدا ہی کہ آسمان و زمین جسنے پیدا کیا علمشاہ نے کہا وہ

ہین کہ لات نے پیدا کیا امیر نے کہا عقل سے سوچو کہ وہ کیا ہین اونکو بہی خدا نے پیدا کیا

غرض

غرض پہر عیار آیا اور کہا فوج ہے آنے نہ دی اور قیصر ہے آمادہ ہے علمشاہ نے امیر سے کہا اور رخصت

رخصت ہوئے اور بارگاہ میں نوشیروان بہی آئی اور سارا احوال بیان اور خود دیکہا امیر سے تعریف کے

کہ انکو بہت بہلا معلوم ہوتا ہی علمشاہ نے اوتار کے نظر حمزہ کو دیا حمزہ نے سر پر خود پہن لیا خبر

امیر کو ہوئی امیر نے کہا تجکو کیا مانے تو دیا یہ جو سلطان سعد نے سنا کہ دادا نے خود اپنا دیا اور

حمزہ کو دی دیا سعد نے کسی سے نہ کہا جا کر گذرے رات رہی گہوڑے پر سوار ہو کے صبح ہوتے خیمہ

حمزہ پر تو پہنچے آئی اور سعد نے بہا گہوڑی خیمہ مین چلے دربانون نے جو دیکہا بہیجی عقل نہ آئے چلے

خیمہ کے گیا و قبضہ کے سب لات گہوڑ نہ دیا اور اندر آئی اور حمزہ بیٹہا سوتے دیکہ بہا دونون

مانہ اسکے ملازم کہڑے تہے پاس آکر سر سے خود اوتار لیا اپنے سر کو جہ رایا تہوڑی اوتار لیا

لوگ دونون طرف سے تلوارین مارنے لگے سعد تو گہوڑے کو پہیر کے آگے نکل گیا اور تلوارین ایک

ایک پر پڑین آپس مین زخمی ہو کر رہ گئے اوہ سعد باہر نکلا جو سامنے آیا تلوار ماری دو ٹکڑے ہوا

صاف تاج لیکر نکل گیا خبر علمشاہ کو ہوئی خفا ہو کے چلے کہ اب بارگاہ مین جا کر کس سے لا دونگا

اور ہم سے نکلنے شیروان اور قیصر کو تمام فوج لیکر جلد کہ چلے دیکہو اب ضرور تلوار چلی گے

اور وہان امیر کو محل سے خبر آئی کہ آج پہر سعد چلی گئی امیر نے تمام سردارونکو لیکر باہر نکلے لیکن

علمشاہ جو آیا دیکہا کہ سعد گہوڑے پر چلا جاتا ہی علمشاہ پکارا باش سعد کہڑا ہو گیا علمشاہ

نے کہا تو خود لی آیا سعد نے کہا جب تو نے حمزہ کو دی دیا تو مین لی آیا علمشاہ نے کہا تجکو تیرے دادا

نے نوشیروان دیا تہا سعد نے کہا پہر اگر تو اپنی پاس رکہتا تجکو کچہہ قید نہ ہوئی اور کافر کو تو نے دیا علمشاہ

نے کہا پہر اب تو لی جائیگا سعد نے کہا الٹے تو جاتا ہون تو لی لی علمشاہ نے کہا تو ضرب لا سعد

نے کہا بہلا آمین نہین اور تو یہ نہ جانتا جب تک غافل تہا اب آتی تلوارین مارون کہ تو پہچان

پڑے یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ قیصر تمام لشکر لی آیا سعد نے کہا ایسی ہر دو سے رستی تیری پائے

بہی دیکہ وہ بہائی تیرے آئی علمشاہ نے جو پہرے کے قیصر کو دیکہا ولیکن بہت خفیف ہوا کہ یہ کیون

آیا اب جو دیکہا تو شیروان بہی آیا علمشاہ نے سبکو منع کیا اور خفیف ہو رہا تہا کہ سامنے سے لندہور

سب سے پہلی امیر سے لیکر چلا تہا کہ سعد امیر بن حمزہ یونانی کی نشانی ہے اسے لندہور کو دیکہا تمام

بندیون اور بنگالیونکو لئی اور دونو بہائی عادل شیر فاضل شیر دل سب آئی علم شاہ کا رنگ
سرخ ہو گیا اور کہا تیر مجہی ہماری خوب ہوا ای اب کیا حیلہ باقی ہی اب تجہے خود لیتا ہون
سعد نے بولند ہو کر دیکہا خوش ہوا کہ دادا جان نے ہماری خبر لی پہر جو دیکہا امیر بہی آئی ایکطرف
کہڑا ہو گیا یہ ہمیں سے طبل اسکندری جوب پڑی یا قباد بہی آگیا اب امیر دیکہ رہی ہین کہ علم
اور سعد دونو آمد کہڑے ہین امیر نے بادشاہ سے کہا کیا مشکل ہے کہ سعد کا تو یہ سن
اگر بلاتا ہون تو صاحبقرانی مین فرق آتا ہی اور اگر نہین بلاتا تو بچا ہی اندہور نے کہا بلا لیجئی کہان
وہ اور کہان یہ امیر نے کہا ہرگز یہ نہوگا اور امر دعائین مانگنے لگا اور یہان علم شاہ سے تکرار
ہو رہی تہی کہ ایکطرف سے گرد اوٹہی دو نقابدار ایک سفید پوش اور ایک سبز پوش پیدا
ہوئی اور سفید پوش بڑہا اور علم شاہ کے پاس آیا اور کہا تیرا کیا نام ہی اور علم شاہ کونسا ہے
علم شاہ نے کہا تجہے کیا کام ہی اوسنے کہا تجہے کہنا ہی ذرا تو الگ ہو تو مین کہون علم شاہ
نے کہا یہ وقت نہین ہی کہا بہت ضرور ہے سعد نے کہا تم جاو سن آو مین کہڑا ہوں ہم
لوگو نہین دغا نہین ہی کہ تجکو دغا سے مارین غرض علم شاہ نے مرکب کو نقابدار کیطرف
پہرا اور کہا کہ نقابدار نے اپنی پائجامہ کو پاون پر سے ہٹایا علم شاہ نے دیکہا بیڑیان پڑی ہین
نقابدار نے کہا تجکو بہجانا مین شہرہ جنگ نوازی اور مان بہی تمہاری لکہا الملک پوش اور نانا قدوس
رومی اسکو قیصر نے قید کیا ہی اور تجکو بہی قتل کرتا اور سکی چہوڑا نے تجکو بالا اپنا بیٹا
کر لے اور مان سے تمہاری دودہ پلوا کے پہر قید کیا اور مین امر کے چہوڑ دیون صاحب میرا بیٹا ہے
امیر تمہارے باپ ہین اور یہ بہتجا ہی کس سے تو لڑتا ہی جا ہی کہ پہلی ماںکو اور نانا کو چہڑا
یہ جو سنا گہوڑا اوٹہا کے قیصر کے پاس آئی سعد بہی اس رنگ ہنا ولین کہا یہ تو تیرا بہتجا ہے
وہ پہرے پیچہی چلا بختک نے صلوات پڑہی اور قیصر سے کہا اب بیٹے تمکو چہوڑ کیا ایک سند دوستی
قیصر نے کہا اور سستم یہ کیا ابہی ارسستی مین ہٹا لگا یا علم شاہ نے کہا او کیدی تو نے مجکو دات
پرست کیا اور میرے باپ سے جہڑایا اور اب لڑواتا ہی قیصر نے کہا اسکو پکڑو لوگ پکڑنے
آئی علم شاہ نے تلوار کہینچی جسکو مارا دو ٹکڑی کیا پیچہی سے سعد نے یہ ماجرا شروع کیا اور کہا

عمون جان

عمون جان ہوشیار وہ نامرد پیچہی سے آتا ہی علم شاہ نے دیکہا کہا عمونکو یا جان بیٹا سعد
تم اپنی دادا پاس جاو یہ کہتے ہین کہ اب مین کب جاتا ہون اسکو چہوڑ کی غرض قیصر نے
جو یہ حال دیکہا اب تلوار کہینچ علم شاہ آیا علم شاہ نے رد کیا اور ایک ہاتہ جہکا کے ہوائی
کا سر جو مارا جگر گاہ تک اوتر گیا دو ٹکڑی ہوا رومیون نے جو دیکہا ٹوٹ پڑی یا ادہر امیر اور لندہور
بہرام وغیرہ تلوارین پکڑ کر دوڑ آئی نعرہ منم منم کا کر کے اور ادہر اسب گرد تو پلو کر کی اترہ تہکو
سعد نے پیچہی منزل پروانی پہرتا ہوا آیا اوسے قتل کیا اور پہر ساسانی اور کندگر
کرمانی وغیرہ معہ مالک اژدر سب بہی لڑنے لگی اور اسی ہزار سپاہ جو مالک کے لوگونکے مارا
اسی ہزار لشکر تب مین جدا لڑی اور مقبل وفادار کی تیرانداز بارہ ہزار نے جو تیر مارے کہ شتو پیچہی
پشتے لگا دئی لاشونکا انبار ہو گیا بازار ملک الموت گرم ہوا اسو مہر لہوکا پیاسا ہو کر
سر پر سڈلا یا رنج کہ کا الکر ایکا دریا بزخم جان تو لی کو لہوکا دریا بہہ گیا بہادر بحر بلا مین شناو
کرنے لگی دوری ہوش و ہواس کافرونکی طوفان مین آئی آب شمشیر کی طغیانی ہوئی اندہور
کا یہ حال ہی کہ غوطی مر دیا ہین بس بس کچ پیچہی لگا آتے ہین امیر حمزہ صاحبقران قریب
نوشیروان اور اندہور ہو نچ گئے علم نوشیروانکا گرے امر یہ زمین پر گرا نوشیروان نے کستہم کی پہونچی
کہا امیر ہوا شور سے کچہ لوگون قریب آئی جہکی قبضہ مارا دو ہونچی پاون پکڑا اسکا چہوڑ دیا اور
وہان رومی بہر تے کہنے لگی کہ قیصر تو مارا گیا ای علم شاہ اب بادشاہ روم کے ہین پناہ مانگ
رہی ہین کہ بختک نے طبل بازگشت بجوایا اسیے مصروف لڑائی ہین نے کہ طبل پر تلوار ماری کہ طبل
پہٹ گیا تب تو بختک نے طبل کو الگ لیجا کی بجوانا شروع کیا صدا طبل کی سب نے سنی
دونو لشکر جدا ہوئی امیر نے امر سے کہا سعد کی خبر لاؤ دیکہو کسطرف ہی ہیر امر کہا جا کر دیکہو
تو قتلیکے بیچ سے نکل گیا گہوڑی کو دوڑایا وہ جنگل گیا جا کر جو تلاش کیا تو علم شاہ اور سعد اور
شاہ اب وہ پیچہی پیچہی چلا گیا آخر کو امر خبر لایا امیر پاس اور کہا کہین سعد کا پتا نہین لگا
اتنا بختک کی زبانی سنا کہ نوشیروان سے کہتا تہا کہ دیکہا تو نے وہ لڑکا تو عمون کہتا تہا
اور وہ کہتا تہا عمونکی جان تم اپنی دادا پاس جاؤ اور اوسنے کہا کہ مین اب کب تجہے چہوڑتا ہون

تو معلوم ہوتا ہے کہ روم کو گئے غرض تمام زخمی کو دونو طرف تاکنے لگے اب راہ دیکھ رہی ہیں کہ اچھے
ہوویں تو طبل بجے اور جاسوس امیر نے اور ادہر نوشیروان نے واسطے خبر علم شاہ کے بھیجے
غرض کئی روز گذری تو مرزبان خراسانی نے نوشیروان سے کہا میری نام طبل جنگ بجوائیے
آنا مالک اژدر کمان کا لشکر اسلام میں اور نیزہ اپنا زمین پر گاڑنا اور امیر کا اوسکو بعد اپنا نیزہ لشکر کفار میں
گاڑنا اور مالک کا طبل جنگ بجوانا اور مسلمان ہونا کہ دیکھا مالک اژدر سوار ہوئے کچھ پہلوان اپنی
سات لیکر لشکر امیر میں آیا اور اکر اردو میں نیزہ چبھا را تمام زمین میں دراڑ آیا اور کوئی اگر ذرہ بھر
ہلا اور ہر طرف اور سب نے زمین میں ور آیا اور لوگ اپنی اوس پر فوقر کرکے چلا آیا کہ ہو کوئی اسکو نکال دیا
وہ میرا مقابلہ کرے یہ سنکر امیر کو ہوئی اوٹھ کر سب سرداروں کو لیکر آئی دیکھا کہ تمام لشکر کا
ہجوم ہی امر نے سب کو ہٹایا امیر نے اکر نیزہ ایک ٹھوکے میں نکال لیا اور امر کو ساتھ لیکر امیر
بارگاہ کے دروازہ نوشیروان پر آئی یہ خبر نوشیروان کو ہوئی باہر آکر آج امیر آئی ہیں اور امیر نے اکر وہ
تھی نیزہ زمین پر مارا کہ تھوڑا سا باہر رہا اور باقی تمام نیزہ زمین میں غرق ہو گیا اور چلے آئی خبر
مالک کو ہوئی نوشیروان بختک ہمراہ سب سردار لیکر واسطے تماشے کے آئی
مالک نے کہا زمین کو کہود کر گرفت ہوئی جب دو گز کہدوایا اوسوقت نیزہ کو پکڑ کے زور کیا چلے
زور میں قدم اوس کا غرض تین زور میں کہنچا بختک نے کہا معلوم ہو گیا تم میں اور امیر میں اتنا
فرق ہی غرض مالک نے خفیف ہو کر طبل جنگ اپنی نام پر بجوایا خبر امیر کو ہوئی یہاں بھی
طبل جنگ بجا صبح کو میدان میں آیا مالک نکلا امیر کو پکارا امر نکلا وہ ہوئی سات قدم پر
مالک اور تین قدم پر امیر ہٹے اوسوقت مالک نے جھنجھلا کے نیزہ مارا امیر نے سنان نیزہ کی جو
پر روکی چہار ٹکڑے کیا بعد مالک اژدر کا نیزہ ہوا ادہر مالک نے گرز مارا امیر نے گرز سپر پر روکا امیر نے
گرز مارا مالک نے سر پر روکا مالک کا کام آیا مالک نے جانا کہ اسکو کوئی کرے امیر کو دیکھا
مالک نے ہاتھ امیر کا پکڑا اکثر ہونے لگی تین ... ہوئی تیسری دن مالک نے ہاتھی
میں سر ڈال کے امیر کو لی جاوے جہٹکا مارا دونو گھٹنی امیر کے آتشنا ہوئی مالک نے کمر بند امیر کا پکڑا
کر اوٹھا لیے امیر مثل برق کے نکل گئی اب امیر لی چلے جھکا دیا دونو گٹھنے مالک کے بیٹھے تماشا ہو گیا

امیر

امیر نے ڈال کر بند میں ہاتھ پہلے زور میں کمر تک دوسرے میں چھاتی تک تیسرے میں تو سر سے بلند
کیا امیر نے جکڑ دیکھ کہا ماں اور سنناخت ہی پروردگار کی تجھے کوئی ہی مالک نے جواب نہ دیا امیر نے جانا کہ زمین
پر مارین امیر نے کہا یا امیر مالک کو ہوش نہیں ہی تین روز ہوئی نشہ کہا ناشہ ہی تیا امیر باندھ کے لیے چلو
سمجھایا جاتا ہے یہ جواب نے کہا امیر نے زمین پر رکھ کے مالک کو باندھا تمام لشکر نوشیروان اور مالک کا
دیکھا کہا کہ کچھ فیصلہ نہ ہوا کہ مالک کو چھڑایں نوشیروان اپنی بارگاہ کو پہر گیا امیر مالک کو امر کو دیکر
اپنی بارگاہ میں آئے اور مالک کو بلایا اور بہت سمجھایا مالک نے نہ مانا امیر نے کہا اے مالک کو کہوا لے جا
اگر مسلمان نہوگا تو قتل نکرونگا جب تک تعریف کرے پہر اوسکے مذمت نکرے اور لندہور کو امر
مالک کو دیا کہ تم لیجا کر سمجھاؤ مالک نے کہا قید میری نہ چھوٹو غرض لندہور مالک کو لیکر اپنی
خیمہ میں آیا اور سمجھایا اور کہا کہ نا تو کیا ہو مالک یہ جنس کہا یا اور کہا ای لندہور لوگ تجھے کیا
کہیں لگی کہ مسلمان ہو گیا اور زیر ہوا اس زندگی سے مرنا گوارا ہی لندہور نے کہا کون ایسا
ہی جو تجھے کیا تو کیا کسے کم ہی اور اگر زیر ہے ہوا تو اوس سے کہ حمزہ صاحبقران ہی اور
تو ہے سب زیر ہوئی اور اور جو سردار امیر ہیں کس سے سچ تم کم نہیں اور امیر نے تجھے فرمایا ہے کہ
ای لندہور تین چار روز مالک کو سمجھا اگر نہ مانیگا تو ہاتھی میں اوسکو چھوڑ دونگا کہ اپنی
شہر کو چلا جاوی جب یہ سنا او لندہور نے قسم کہا ہی مالک نے کہا اب میرا قصور امیر
سے معاف کرواؤ لندہور لیکر آئی مالک اژدر صدق مسلمان ہوا اور نگال عنایت ہوا
کہ جہاں جا ہو وہاں بیٹھو لندہور نے پہلے دن اپنی پاس بیٹھایا دوسری روز مالک نے سونچ
کے دونگال ہاتھ سے جب کہ طرف آئی اپنی ساتھ لندہور کے بجوایا غرض اب یہ ہست
جب سے مالک ہوئی امیر بہت خوش ہوئی اور وہ جو اسی ہزار عرب حمزہ دار تھے وہ
بیچ مالک کے پاس آئی خبر نوشیروان کو ہوئی بختک کو صدمہ ہوا جیسی بیہوش گیا اور کہا اب میں
امیر سے نہ لڑونگا مرزبان خراسانی نے کہا ہماری نام طبل بجوائیے اور باقی بھی ہیں تو یہ
بادشاہ مسلسل شاہ وغیرہ بیٹھی تو ہیں کیا اپنی دینگو برباد کرینگے غرض یہ کہکر مرزبان
نے طبل جنگ بجوایا ایسا بہادر اور عقیل ہے خبر امیر کو ہوئی یہاں بھی طبل سکندری بجا

دونوں لشکر میدان میں آئے مرزبان نکلا اور پکارا ای خداپرستان و زبردستان کرار زدی کر
ست بیابیدہ میدان کو دیکھا طوغان بن بہمن نکلا پہلے تو نیزہ بازی ہوئی عجب داد نبرد
تو نیکی ہو ٹوٹ گئے تلوار مرزبان نے ماری سپر کو کاٹ کے تا دو ابرو اوتری داستانہ مارا تلوار تو نکل
گئے جا در خون مونہ پر آیا گھوڑے سے گرا شاطر نکال کے لشکر کو لے گیا بہرام شمشیر زن نکلا وہ بھی
زخمی ہوا مرزبان طبل خوشی کے بجوا کر پھر گیا دوسرے روز پھر میدان میں آیا اور دل میں سوچا
کہ ای مرزبان اگر شاید کسی سردار امیر سے تو زخمی ہوا تو تیرا نام مٹ جائیگا امیر کو پکار اگر
امیر کو زخمی کیا تو نام ہوا اور اگر تو مارا گیا تو غازی کہلایا یہ سوچ کے امیر کو پکارا امیر نکلے
ہمتکا و رہو کی جیہ قدم پر مرزبان او تین قدم امیر ٹہرے مرزبان نے امیر کو سلام کیا
امیر نے کہا ای برادر میں تیرے اوصاف مندویل سے سن چکا ہوں خدا کرے تو بے
مسلمان ہو اور لات کو لعنت کرے مرزبان نے کہا اب کچھ نہ کہو نگا میں جسوقت
آپ زیر کریں تو مضائقہ نہیں غرض مرزبان نے نیزہ امیر پر مارا امیر نے بعد چند حملوں کے
نیزہ ہوا ای کیا مرزبان نے تلوار ماری سپر پر کانٹے کی جو ہاتھ مارا مرزبان نے سپر پر تو روکا
لیکن سر کو جو سر اپنا سپر کو کاٹ گردن کو چھونکی قلم ہو گئی مرزبان گرا چاہا کہ اشقر کو پے کرے
امیر نے آن میں لنکر اشقر کو آڑا کر کے کود پڑے مرزبان نے پھر امیر پر تلوار ماری امیر نے پاؤں
اوٹھا لیا زین سے نکل گئی امیر نے قبضہ میں ہات ڈال کے چھین لی مرزبان دوڑ کے لپٹ
گیا کشتی ہونے لگی دو روز میں امیر نے اوٹھا لیا خراسانی تلواریں پکڑ کے چلے اور سب لشکر
اور مالک و خرام اپنی لوگوں کو لیکر چل گئے تلوار چلنے لگی امیر نے مرزبان کو تو باندھ کے امر کو دیا
اور آپ بھی در آئے کشتوں کے پشتے لگ گئے دریا خون کا بہہ گیا امیر کا اور نجم کان فروش کا
سامنا ہو گیا اوسنے تلوار ماری امیر نے خالی دی کمربند میں ہات ڈال کے بجلی کی طرح اوٹھا
لیا نوشیروان نے طبل بازگشت بجوایا امیر پھری بارگاہ میں آکر مرزبان کو دلالت
بخداپرستی کرنے لگے مرزبان نے نہ مانا کہ مندویل سے تو بدی اوٹھا رہا تھا اب تو مہ تو
میں تیرا کیا رتبہ ہوگا امیر نے کہا مرزبان اگر مسلمان ہو تو میں وزیر کروں مالک نے بیٹے

سمجھایا **مسلمان ہونا مرزبان خراسانی کا اور امیر کا اوسکو وزیر کرنا** غرض مسلمان ہوا
اور مرزبان کے کہنے سے نجم کان فروش بھی مسلمان ہوا خبر خراسانیوں کو ہوئی انکو
نوشیرواں کے لشکر پر شبخون مارکے چلے آئے بختک تو نا چاہا تو نوشیروان حیران ہے
کہ اب اور کوئی مدت آوی تو مقابلہ ہو اور یہاں امیر کے یہاں جشن ہی کہ کئی دن
کے بعد خبر تنگ رواہل سے آئی کہ رو بہانی اب دہن اور تاب دہن فولاد میں کئی شہر
امیر کے اونہوں نے لے لئے اور اب تنگ رواہل پر دو لاکھ سوار لیکر چڑھ آئی ہیں نہ
ہو خبر عادی نے سنے امیر سے کہا مجھکو رخصت کیجئے امیر نے منع کیا اور کسیکو بھیجونگا عادی
نے نہ مانا اور امیر سے منت کرکے اپنی عادیونکو لیکر تنگ رواہل کو گیا اوس وقت پہونچا کہ دروازہ
تو بند ہیں اور سب پہونچ گئے ہیں کہ عادیوں نے تلواریں مارنا شروع کیا غرض بہانگ
عادی لڑا کے زخمی ہوا اور بہت سے مارے گئے زخمی ہوئے آخر تاب نہ لا سکے سعد عادی کو
زخمی لیکر بہا گے ایک دامن کوہ میں کوئی پاس کوس پر ٹہری اور قلعہ والوں نے دروازہ
تو نکھولا ہیکن باہر باہر عمل آب دہن کا ہو گیا اور اب اسکا ارادہ ہے کہ قلعہ لیں اور یہاں
امیر نے خواب دیکھا کہ عادی پر مصیبت ہے صبح کو امر کو کہا کہ تو جا کر عادی کی خبر لا دی امر
تنگ رواہل پر گیا اور دیکھا کہ عادی کا لشکر کہیں نہیں غرض لوگوں سے دریافت کر کے
امر عادی کے پاس آیا حال سارا پوچھ کے امر نے کہا ایک تدبیر ہم کرتے ہیں لیکن ہمارا نام امیر
سے نہ لینا عادی نے کہا نہیں امر نے کہا میں جا کر دونوں کو بیہوش کر کے قتل کرتا ہوں
تم پیچھے فلانے وقت شبخون مارو لوگ جانیں گے کہ شبخون میں مارے گئے عادی اور سب خوش
ہوئی کہ تمام اہل و عیال قلعہ میں قتل ہوتے ہیں غرض امر انکے خیمہ میں قنات چاک
کر کے آیا دیکھا کہ دونوں سوتے ہیں امر نے تاب دہن فولاد کو بیہوش کیا دوسرے کو جلانا تھا
بیہوش کر نیکو کہ عادی نے شبخون مارا اور غل ہوا امر نے کہا بڑا غضب ہوا بستر تخت
جلدی آیا امر نے جلد سے تاب دہن کا سر کاٹ ڈالا اور خنجر بہول کے نکل گیا اب دہن
نے اوٹھ کے دیکھا کہ بہائی کو کسی نے مار ڈالا باہر جو نکلا ہزاروں لوگ مارے گئے سعد اب دہن لاش

اور وہ خنجر لیکر بہاگ گیا قلعہ اپنا عادی نے لیا اور امر عادی کو لیکر امیر پاس آیا اور سارا احوال
شبخون کا اور اپنے زخمی ہونا عادی کا بیان کیا کہ اب اونکو بہگا کر آیا ہون امیر سنکر جب ہو رہے
اور آپ دین تاب دین فولاد کا تابوت لیکر نوشیروان پاس تو آنکو تہے جا با ہنا کر ملک
فتح کر کے جائین گے خنجر بختک کو ہوا نوشیروان اوسنے کہا نوشیروان نے کہا یہ بختک کو عادی
سے بہاگ آیا ہی بختک تو ایک حرامزادہ ہی اسکو چاہیے یہ تابوت لانا کچہ بہید سے خالی نہین
نوشیروان کہا کہ تو عادل ہی اوسکو بلا کر حال تو پوچہہ غرض بلوایا اوسنے سارا احوال کہا اور
خنجر دیکہایا کہ شبخون تو آیا خیر لیکن ہین بچ گیا کوئی عیار آیا بیہوش کر کے قتل کر گیا خنجر بختک
نے دیکہا پہچانا کہ امر کا ہی ایک امر پاس دوسرا امیر پاس رہتا ہی اسنے کہا تو تابوت اور
زنگی ہوشنگ امیر پاس لیجا وہ امیر پاس آیا اور کہا عیار کے بہروپ سے صاحبقران سے
امیر نے امر سے پوچہا امر نے قسم کہائی اوسنے خنجر دیکہایا اب امیر کو یقین ہوا کہ امر نے مارا امیر نے
کہا ای امر تو میرے سر پر ہاتھ رکہہ امر او ٹہا اور کہا یہ اور کسیکو دو وہ میں تمہاری پاس
آؤن تم ایک کافر کے لیے مجکو پکڑ کے سوالی کرو میں عادی کی جان بچا نیکہ تمہارا دوست یک ہے
ہی اسکا احسان نہین اب امر تو کہتی ہین تو ایدہر آؤ امر بہاگا امیر نے کہا لینا امیر کہا کیا
بحال یہ کہکر نکل گیا کوئی کوس گیا تہا کہ بارہ سے عیار بہی امر پاس آئی کہ ہماری صاحبقران
تم ہوا امیر نے اوس سے کہا کہ یہ جا کر نوشیروان نامرد کو بہنا تو نے دیکہا کہ وہ چلا گیا اگر ملتا
سے تو سر پا پکڑ کے امر کو پہچہوڑ دونگا اور یہان امر عیار ونکو لیکر برج زرہار مین آئی سعید یعنی اپنی
بہن پاس آیا اور اب شاہ جہان شہریار جہان بنا اور سب عیار ونکو خطاب خان کا دیا
یعنے ابو الفتح خان وغیرہ اور سب سے کہا کہ جو جسکا عیار ہی وہ اوسکو چہلائی کہ مین انکر
لڑونگا اور ہین امیر کو جہلاؤنگا غرض سب عیار نکل کر چلی اور یہان امیر نے سنا کہ سب
عیار امر پاس برج زرہار مین گئی امیر نے مقبل کو حکم دیا کہ جس عیار تک حرام کو دیکہا پکڑ لانا
اور سردارون نے معہ لندہور مشورہ کیا اور کہا امیر امر پر ناحق خفا ہین لیکن اب کیا کرین
لیکن قباد سے حیلہ کیجیو اور اگر قباد سے کہا اب صبح کو امیر سے امر کا قصور معاف کروائین اور اکا

کہنا امیر شہر کو بہیجکر چلی تو قباد نے انکار کیا کہ شاید امیر خفا ہوئے کہ بہت خفا ہین غرض جب بہت
سا سب نے کہا قباد نے کہا مین کہونگا لیکن تم سب بہی امیر کی پیروی کرتا ہے تو صلاح
ہوئی سب اپنی اپنی خیمہ مین جا کر سو رہی صبح کو امیر بارگاہ مین آئی جہار گہڑی دن آگیا مقبل
تو آیا اور رسالدار کمیدان وغیرہ سب تو حاضر ہوئی نہ تو ابیہ بادشاہ آئی اور نہ سردار امیر حیران
بیٹہی تہی کہ غل ہوا کہ سلطان سربرہنہ اور بیس دیوانہ اور پیر فرتاری خیمہ سے چوری گئی
گئی یہ کہا خبر آئی ہندی اور روتے ہوا کہ لندہور معہ عادل اور فاضل بہائی لندہور کے اور
طول زنگی تاتار زنگی طلوع شاہ معہ سب ہندی نامی لندہور کے لشکر سے غائب ہین
بعد خبر آئی کہ بہیر ایہیجانا دراز عرب مالک لوٹ گیا بہر محل ہین ملکہ مہرنگار کے غل ہوتی تہا
ہوا کہ فیروزہ مین امر قباد کو لی گیا غرض بہرام وغیرہ ایک رات مین کوئی دو سردار کو لیا کہ
ایک لی گیا اب سوائی امیر کے کوئی نہ تہا امیر کو رنج ہوا اور وہان امر نے حکم کیا کہ ایک رنج
مین سبکو طوق زنجیر کرکے قید کرو لیکن قباد کو سونی کی زنجیر وطوق بہنایا غرض ان
سبکو قید کیا پہر امر کو جو یاد آیا لندہور پاس آیا اور تاج رکہی اوجر کیا اور کہا مین تمہارا
احسان مند ہون تمکو نہ قید کرونگا لیکن میری اطاعت کرو اور امیر کو چہوڑ دو لندہور نے
کہا ای امر واسطی خدا کے مجکو دوہری قید بہنا دو مین امیر کو کیا منہ دکہاونگا امر نے بہت
کہا لندہور نے نہ مانا اور کہا کہ تم کہو مین آپ زنجیر پہنونگا اوسوقت امر لاچار ہوئی چلا گیا لوگو نے
کہ گیا جسطرح لندہور کی وہ بہی کرو غرض لندہور بہی قید ہوئی امر نے سب سردار ونسے کہا
میری اطاعت کرو تو چہوڑ دون سب نے کہا اگر امیر بہی گرفتار ہون تو کیا مضائقہ غرض
دوسری دن امر نے عیار ونسے کہا کہ نوشیروان کو معہ سب سردارون چہلاؤ عیار
گئی اسکو لی آئی انکو تو امر نے بڑی قید شدید مین رکہا اور آپ دین کو تو موکلان لگوائین کہ
سب تو نے توقف کیا بختک نے کہی سے میری تجکو نہ قتل کیا اب مار ڈالونگا اور لشکر نوشیروان
مین رسالدار وغیرہ کو کہہ لا بہیجا کہ تم چلی آؤ تمہاری دین سے کچہ کام نہین جسطرح اوسکا نوکر ہیجے
ہماری نوکر ان لوگون نے آپسمین مشورہ کیا کہ چل کے عیار مین قتل کرو اور پکڑ لو نوشیروان کو

جبرالالو غرض پہلے تو نہ راضی ہوئیا پر کہا کہ تم تعبیدار ہین آئے ہین امر سو بجا کہ پہلے تو ان
گیدیون نے انکار کیا اور ایسے جلدی راضی ہوئیا اجا امر ایک نہو کر عمل کر مہم عظیم آئین
لنگر تو تیری پاس نہین پر سمجہے اونسے کہلا بہیجا کہ تم وہین رہو یہان نہ آؤ اونہون
نے کہا بہتر اب آونگا امر نے جب خفا ہوکے کہلا بہیجا سہیون نے کہا جلو لئے جہین اوا اور چلے
خبر امر کو ہوئی حاکم کیا کہ تو شیروان پسران معز نخت تیار کہ سیکو زبردار جہان دوہا تو وہ
امر نے آئے تے سبکو زبردار دیکہکر پہر گئے امر نے اور اوس چار طرف نوکر رکہنا شروع
کیا اور کہا تمہاری مذہب سے کام نہین غرض امر انکو لشکر امیر مین آیا کہ امیر کو بہی چرا
لاؤن امیر بارگاہ مین بیٹہی ہوئی سامنے شمعائین روشن ہین امر نے صورت سبدل فرے
فراش کی آیا امیر نے پرچہا ہین دیکہی آسمجہے کہ سوائی اوس وزد کے کوئی نہین امیر نے
مقبل کو آواز دی کہ لینا امر کو اور اب بہی اوٹہی امر حسرت کرکے بہاگا اور پکارا او عرب
سوس مار خوار تہی مروت وفادن بہول گیا کہ بیٹے نوشیروان سے بچایا اور تیری ناموس
کو اٹہارہ برس بچایا تو میرا نام امر کہ تیری نیند اور کہانا پینا سب بند نکرون پہر کہکر نکل گیا
مقبل جو آیا امیر نے کہا امر آیا تہا ای مقبل تم ہماری پلنگ پاس رہو یا دروازہ بارگاہ پر تیر و کمان
پکڑی بیٹہی رہو جو فوت امر آوی بس ایسی حکم ملے کہ تیر مارنا اور اگر تم نہ جاگ سکو تو مین
اندر محل مین آرام نکرون مقبل نے کہا اب شوق سے باہر آرام کرین مین رات بہر جاگا
کرونگا امیر نے کہا مین بہی نہ سوونگا غرض امیر نے مقبل کو بہی بتایا کہ یہ نشان اہی سب سے
کہو جب ہم داہنا ناک کہجاوین بجلا ہین تم باین جب کان داہنا پکڑین تم باہان ہاتھ
لینا اب امیر تو اسطرح بیٹہی اور امر جو عیارون پاس آیا جو تاج سر پر رکہکے تخت پر بیٹہا
اور انکا حال بیان کیا عیارون نے جب ہو نہی امر نے کہا مین تمہاری دل کی
پہجانتا ہون کہ ہم پر تو یہ تقید ہی کہ آج ہی انکو سبکو جبرالالو اور آپسے کچہ
نہوسکا تو امیر کو منتل انکی نے سمجہا وہ بہی عیار ہی البتہ نکل ہی جاوے اوسکو کوئی گرفتار
کری اور پہر لاؤنگا تو مین لاؤنگا اور نہین بہنا راکے صاحب کا ہی جا ہی جاکر دیکہلی عیارونے

نے کہا سچ ہی جیسا آپ اونکو جانتی ہین ہم کیا جانی ہین غرض دوسری ہی دن انکو امر پہر آیا دیکہا
کہ مقبل تیر و کمان پکڑی دروازہ پر بیٹہا ہی امر حیران ہوئی کہ وقت نہین سو ناہی امر کیا کرون
غرض امر سامنے مقبل کی ایک سپاہی کا تماشا اوس کے پیچہے تہا اور سر کو اوس مین نکالا او مقبل نے
تیر جہان مین دیکہا سپاہی بیٹہا جب دیکہا کہ تیر آیا وہ سر نکالا وہ ہین مقبل نے تیر مارا بیٹہا جاتی پر کر
دو سارا ہوا لوگون کو مقبل نے پکار الینا امر کو بیٹہے مارا لوگون نے اکر تلوارین مارین مقبل نے کہا
ان ہی مردہ تہا اب کیون تلوارین مارتے ہو اوٹہالاؤ اب دیکہین ایک پتلا ہی مثل پتلیون
والون کی بچہے اوسکے امر نے ایک تماشا لگایا تہا اوس مین کمند باندہی اوسکو ہلاتا اور بجاتا تہا یہ تو اس
خیال مین رہ خسا وہ ہوتا امر اور امیر سے بابت ملدی جا جانے آپ دین لگے امر اندر بارگاہ
کے آیا دیکہا کہ امیر پلنگ پر سوتے ہین امر پلنگ سے آیا قریب امیر کے اور امیر نے جاگ رہی تہی جہپکی
بہی دیکہہ رہی ہین اور وہان مقبل گہرا کے اندر آیا کہ اب انہو امر اندر گیا ہو جون امر نے مقبل کو
آتے دیکہا جانا کہ ابہی امر پہ مقرر تیر ماریگا وہ جو شمع جل رہی تہی ایک لات سے اوسکو بجہایا
امیر اوٹہ بیٹہی مقبل سے کہا لینا امر قنات چاک کرکے نکل گیا امیر نے کہا ای مقبل جو
امر نے کہا تہا وہی ہوا کہ کہانا سونا حرام ہوگیا اور یہان امر نے صبح ساری حقیقت عیارون سے
بلکہ قباد سے اکے لندہور سے کہی لندہور نے کہا ای امیر ہے خاطر سے امیر کے قصور معاف
کروا او غرض بصلاح لندہور قباد کی طرف سے نامہ امیر کو لکہا کہ یا امیر یہ نامہ ہی قباد اور
سب سردارونکی طرف سے کہ ہم سب پر رحم کیجی اور امر کا قصور معاف کیجیے کہ ہم سب اس
بلا سے نجات پاوین یہ نامہ لکہکر امیر پاس بہیجا امیر نے پڑہا اور جواب لکہا کہ یہی خدا
کی حوالی کیا ہم سب خدا سے کہو اگر یہون ہی سکے قضا آئی ہی تو کیا چارا اور مین تو
امر کا قصور نہ معاف کرونگا بلکہ اوس سارہان زادی کا بند بند جدا کرونگا یہ سنکے
سب چپکے رہی اور امر انکو پہر لشکر امیر مین آیا اور ایک چوبدار کی شکل بنکے سامنے
مقبل کے آیا اور آپ ہی آپ پکارا کہ حاضر رہیو کہکر غروب بارگاہ کے اندر آیا دیکہا کہ امیر
پلنگ پر لیٹی ہین قریب امیر کے آیا اور کچہ عیاری یعنی بیہوشی رکہکے جانا ہی کہ ہو نکلی امیر

تو جاگ رہی ہے امر کا ہات پکڑ لیا تیں تو امر کے ہات مین لگا نہ ہات چھوٹ گیا امر بھاگا
امیر پیچھے پیچھے دوڑے امر جو اوچھلا اگر امیر بیہ برابر پہونچ گئے امر جا ہا نہ کر جست کر کے بھاگے
امیر کے ہات مین امر کا پاؤن آ گیا امر نے کہا یا امیر چھوڑ امیر نے جلد سے پاؤن امر کا چھوڑ دیا امر
بھاگ کے نکل گیا امیر کو بڑی ندامت ہوئی مقبل جو آیا اوس سے امیر نے کہا مینے امر کو پکڑ
کے چھوڑ دیا اب مین دل مین کہتا ہون کہ چھوڑا تو اوسنے کہا مینے چھوڑ کیون دیا مقبل ہنسنے
ہنسا امر کی چالاکی پر غرض پھر امر انکو آیا دیکہا کہ مقبل جا کے ہی صورت بدل کے رونے
لگا اور دوہائی دینے لگا مقبل نے کہا تو کون امر نے کہا نکر ہون وہ جو غلام کرچی امر کا ہی وہ مر گیا
دوکان پر بیٹہا ہی کہتا ہی اپنی بیٹی کا نکاح کر دو بالکا سہ رنکو انکو لایا نبا میں سے بیٹی نے بات
نکال کے دیا عاشق ہو کر اب وہ نامنہا نکالا کر بیٹہا ہی اور غلام ہی کہ نکاح کر دی تو نبے پھر
ہی میان مقبل صاحب جب تک خواجہ سلامت رہی کسیے پر ظلم ہووا اب ذرا اچلے کر
سمجہا دین سلیجنے تو ہی مقبل اوٹھا اور کہا اوس تک حرام کا نام ہے کیا مقصود اوس غلام
کہو مجکو بتا دی یہ کہکر چلا امر تہوڑی دور لایا اور ایک ڈے حال زمین مین ڈال دیا اور کہا میان
مقبل کیا انکار حال کر یہ اسی جگہ اوٹہا لیا مقبل نے دیکہا تو نہین لیکن اسمین کیا ہی امر نے
کہا ایک بہوا سبا رہی سا سے نہ ہی مقبل نے کہا کہول امر نے کہا میرے خیال میں کیا سیر کی
کیا چیز مین کہولون لیجئے آپ کہولین مقبل نے لیکر جو کہولا وہ نہ کہلا [illegible] کیا جاتی سے لگا کر
اب کہلا ایک بقا بیہوشی کا نکلا مقبل بیہوش ہو گیا امر نے کپڑے اوتار لیے اور سب کو لگی بت
کپڑے پانے اوسکے نیچے ڈال دیا اور آپ بکتا ہوا مقبل کی شکل بنکے بارگاہ کے [illegible]
کہا ہو غلام مرے آواز سنکے بھاگ گیا کہ یہان امیر نے پانی مانگا آبدار پانی لیکر چلا آپ [illegible]
صورت بدل کے آیا اور اوسکے ہات سے پانی لیا اور پلانے چلا بیہوش [illegible] امیر نے [illegible]
بالیان تہا پکڑا امر نے پیہ پکڑ لیا امر جب سنبہل بیٹہی اور کہا آگے لا [illegible] امیر نے کہا شاید ہو امر [illegible]
پکڑا اب امر کی عقل حیران ہی سب عقل کو لڑاتی ہی آخر آپ ہی کہان وہ ہی پکڑا جو امیر نے
پکڑا تہا اب امیر نے جانا اور کہا تو آگیا نہین آتا امر اور مجہے بنا جاتا ہی اور کہا مجکو [illegible] ہی امر نے

کہا ان میں جاتا ہوں

کہا ان میں جاتا ہون اگر نشہ ہی تو کیا مضایقہ تو آگے اگر پانی پلا مین کہ نشہ ہو نکار نہ
کہا مجہے پہچانا جب تو امیر خفا ہو کر اوٹھنے لگے امر نے وہ بھی پیالہ منہ پر امیر کے مارا اور بھاگا
اب جو صبح ہوئی مقبل کو ہوش آیا ایک لات آگے اور ایک لات پیچھے کسی نے آدمیون نے جو دیکہا
ایک لنگر انتہا ہی ایک سونٹا مارا کہ کل تو ہمارا لوٹا جبرائیلی لیا کسی نے جوتی لات ملی
ماری جب تو مقبل نے اوس عورت سے کہا اپنا ڈوپٹہ دی اری مین مقبل ہون ایک
آدہ نے پہچانا اور سنے اپنا دوپٹہ دیا اور بہت باندہ نے لگی کہ مجہے خطا ہوئی زیادہ نہین ایک آدہ
جوتی پڑ گئی مقبل نے کہا کیا بکتی ہو غرض اور کپڑے منگا کر پہنے امیر پاس آئی سارا حال
بیان کیا اب امیر حیران ہین اور امر پہر انکو آیا اور اوسیطرح ایلچی فراش بنا اور اندر بارگاہ
امر مین آیا امر پہر جاتا ہی کہ بیہوش کرے امیر اوٹھ بیٹھے امر بھاگا امیر نے مقبل کو بلا کے
چاروطرف ہوشیار رہا امر نکل سکا بارگاہ کی چوب کو پکڑ کے چھپ رہا مقبل جب نکلی ہیں
بارگاہ مین چہوٹ رہا لیکن دل مین کہتا ہی اور وہان لوگون نے مقبل سے کہا مینے کسیکو نکلتے
نہین دیکہا مقبل اندر آیا امیر اب اوٹھ کر مسند پر بیٹھے اور کہا ای مقبل کتنی رات ہی اوسنے
کہا پہر بہر امیر نے کہا تو بیٹہے تنگ گیا اور کچہ نہو سکا بلکہ مجہے تو وہ نکل گیا تو نے تو خبر ہی نہ لی امیر
کر کے وہ چلا گیا اب تو رات نہین کل سے تلاش ہم پہر بیٹہی مقبل کو دیکہا جاکر باہر
ہوشیار بیٹہو اور آپ شمع کے سامنے کتاب کہول کے پڑہنے لگی امر فکر عیار مین
غوطہ زن ہو اپہر مقصد بات لگانا نہیں سے روغن نکالی اور بیہوشی لگا کے [illegible]
پروانہ کے شکل بنائی اور کمند آصفا بن باصفا کو نکالا اور مغزہ طلب کیا کہ بال سے
زیادہ باریک ہے اور اوس مین روغن کا پہایا باندہ اور شمع پر لا یا وہ پہر سے جل گیا امیر
دیکہکر رہ گئے جانا کہ پروانہ جل گیا غرض امر نے سانس سے [illegible] اسطرح جلا دیا اور بیہوشی
دماغ مین امیر کے گئے بیہوش ہو گئی امر نے ناک مین بتی اپنی دی کہ اب نہو [illegible]
اور پہر وہ اوسپر تو بہی بیہوش ہو اور نیچی اوترا بشتارہ امیر کا باندہ کے زنبیل مین
ڈالا اور صورت امیر کی بنا چین سے پلنگ پر سو رہا صبح کو اوٹہ کر مقبل کو بلا کر

آب

سارا حال رات کا وہاں کر اسکو طلب کر کے بختک بہی سوار ہو کے برج زہرمار میں چلا
آیا اور جاتی وقت پکارا او مقبل میں امرا اور عیاری امیر کو میں لی چلا غرض امیر کو بہی اوسنی
وزنجیر کیا اور سرہنگ خان کو حکم کیا کہ کل جلاد اور ٹکٹکی اور بانس اور اوستر تیار اور
قینچیاں سب حاضر رہیں اور ابو الفتح خان کو پالکی میں سوار کر کے لشکر امیر میں بہیجا اور
ابو الفتح نے سرداروں اور مقبل کو کہا کہ امیر نے کہا ہی کہ تم سب چلی آؤ اور عیاری نکر نا
کرو اور ہیں تو دیا جواب دے سبہوں نے اسمیں مشورہ کیا کہ جب امیر پکڑے گئے تو
ہم کہاں جاویں بارگاہ سلیمانی مع اسبابکے صاحبقرانی لیکر امیر پاس حاضر ہو جاؤ اور
امیر نے مہر نگار سے کہلا بہیجا کہ تمکو کیا ہی پہنچا ہو تمکو دعا کیا کرو یا ؤ میں تاتن کو جا
سرکار شاہو شہریار شاہ جہان سے ملی تہا ملکہ نے کہا یہ دیتا ہو اونکو ڈہی اچہا مجہکو خلاصی
کرے امیر تو نہوں اور تو اسطرح ہی ہے اور سبکو دی جو تقدیر میں ہو غرض ابو الفتح
تو سبکو لیکر حاضر ہوا اور صبح کو مہر نگار کل ناموس ہمراہ وہ بہی آئیں کہ جہاں امیر
اور سردار بیٹہا تہا وہیں غرض ملکہ بہی برج زہرمار میں آئیں اور یہاں امر نے حکم تو جلادوں کو دیا
تا امیر کو سیاست عقاب لیکر حاضر ہوئی اور امر نے کپڑا پہن کر تاج سر پر رکہی
تلوار کو تخت پر ننگا پنجے رکہ لیا اور سب قیدیونکو طلب کیا ایکطرف تو نوشیروان اور
ایکطرف حمزہ صاحبقران کو بیٹہایا اور امر نے کہا او حمزہ سوس ہار غار دیکہا تو نے یہ دن
بہی تجکو یاد رہتا اب میری اطاعت کر نہیں تو قتل ہوگا امیر نے کہا او ستاربان زادہ یا
یہ بہی قدرت خدا ہی کہ تجہ غلام کو اس مرتبہ کو پونہچایا اگر زندگی ہی اور میں چہوٹا تو بند
بند جدا تیرا کرونگا امر نے حکم کیا کہ بانس امیر پر توڑو یہ کہتا تہا کہ سر امیر کے بانس
لیکر آئی امر نے کہا یہاں مارو لیکن جب میں کہوں یہ کہتا تہا کہ ٹوٹ اونکی زنجیر گئی
اور لندہور اوٹہا امر سے پہلی تو منت کی کہ اب اس سے زیادہ حرکت نہیں چاہئے قصور اپنا
معاف کروا اور اگر ایک بانس امیر کے بدن پر لگی تو دیکہنا کہ یہ قید توڑ کے تجکو مار ڈالینگے
اور پہر تیرا پاس بہکو نہ رہیگا انکہوں میں ہماری خون اوتر آتا ہی امر نے کہا ای لندہور ہمکو

دہمکاتی ہو اگر اب میں بانس نہ لگواؤں تو میری حکم میں فرق آتا ہی یہ تو لندہور
سے کہا اور ہو یہ کہ اندر جانے لگا اور اشارہ طرف اب دہین کے کیا لوگوں نے بانس
اب دہین کو ماری اور بختک پر پڑے کچہ پڑے گئے اب دہین اوٹہی لگا بختک ڈرکا ٹہا دیتی
لگا ہو امر نے کہا لیجاؤ قید خانہ میں سبکو رکہو یہ تو سب قید خانے میں آئی اور انکو
امیر نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکہا کہ کہتے ہیں کہ اب امیر کے قدم پر آیا امر گر اور قصور اپنا
معاف کروا وہ تیرا خداوند نعمت ہے اور امیر نے یہ معہ کل سرداروں نے یہی خواب
دیکہا کہ امر آئیگا ای امیر اب امر سے مل جاؤ ایک کانا فرمایا گیا غرض صبح کو امیر نے
خواب سب سے کہا سرداروں نے کہا مجہے یہی دیکہا اگر امر آوی تو خواب سچ ہے
یہ کہتا تہا کہ تاج رکہی امر آیا امیر کے قدم پر گرا اور کہا میرا قصور معاف کروا اور رونے
لگا قباد اوٹہی امیر سے التجا کی کہ اب گلی لگائی غرض امیر یہ تو چاہتی ہی تہا امر کو
گلی لگایا امر نے کہا ای امیر تم شکر کرو کہ خدا نے تمکو یہ مرتبہ دیا کہ تمہاری ایک ستاربان
زادہ کو یہ طاقت دی غرض امر نے حکم کیا آہنگروں کو جب آئی اور امیر اور لندہور وغیرہ
نے قید توڑ ڈالی قباد کو تخت کو امیر دنگل نادگم پر متمکن ہوئی دست راست دست چپ
لندہور مالک شیخ جب سب بیٹہ چکی حکم کیا کہ نوشیروان کو اور بختک نے نوشیروان کو بہی پکڑا تہا
جب سامنی آیا امر نے کہا اب میری اطاعت کر مسلمان ہو نوشیروان نے کہا اب مجکو چہوڑ
تو کیا مضائقہ اب تو امر نے گرفتار کیا امر نے کہا یہ حرامزدگی بختک سے غرض امیر نے چہوڑ دیا
سبکو نوشیروان لیکر ہمرا اقین آیا امیر نے سبکو لیکر جہاں بیٹہا بارگاہ میں آئی اور نوشیروان نے
نے امیر سے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی گیا اور امیر کے یہاں جشن ہی کہ سلیمان شاہ بہی
آیا اور مسلمان ہوا امیر نے کہا مرزبان خراسانکی سبب اوسنے سمجہایا ہوگا غرض امیر کو
بڑی خوشی ہوئی لیکن امر سے ابہی صفائی قلب نہیں ہوئی امیر تو دلمیں نادم ہیں کہ
امر نے میرے ساتہ تمام عمر بہلائی کی اور جان نثار ہو ایک حرکت ہو گئی ایسا نہو کہ
دلمیں امر کے کچہ رنجش ہو اور ادہر امر بہی امیر سے دور دور رہتا ہی اور دلمیں بسا رنجش کرتا ہی

کہ ای امر تو نے وہ حرکت امیر سے کی کیا عجب ہے کہ حاکم ہو کہ اسکو قتل کرے امیر نے جو اوسکا
یہ حال دیکھا الگ لیجا کے کہا ای بدبخت اور مین تو تجھے کچھ کہتا ہوا ہی امیر نے کہا یا امیر مجکو ایسے
خوف معلوم ہوتا ہی اور کیونکر نہ ڈرون کہ تو حاکم ہی نہ خادم امیر نے گلے لگایا اور کہا تو
ہرگز خوف نکر ای امر میرے دلمین کسی کی طرف سے خیال بد نہین رہتا دل میرا مثل آئینہ
کے ہی ای امر اگر تو مجکو زہر دیتا تو بہی مین تجھسے خفا ہوتا جب تو امر قدم پر امیر کے گرا اور
کہا مین تو تیرا عاشق ہون خدا اوس دن کو نہ لاوے جو تمکو بطور دیکھون غرض پہر وہ
ہی عاشق معشوق ہو گئی اور وہان نوشیروان نے بختک سے کہا کہ تو نے مجکو اس حالت
کو پہونچایا مین اپنی مداین مین عہد کرکے جا بیٹہا تہا تو نے ورغلا کے سندویل و مہلیل پاس
اصفہان مین لایا آخر کو یہ نوبت پہونچی تو آگے دیکہا اب مین کیا کرون کہا تہا تو نے
کہ کتاب مندی یا سے خون ریزی امیر کی ہوگی بختک نے کہا کہ پہر مین کیا کرون وہ جو لکہا
تہا وہ تو ہوا پہر مین ان لوگون سے کیا کرون کہ ملک سبا جا کر مسلمان ہوا تیمور سے بڑی طاقت
ہو گئی کہ اب یہ سبکو قتل کریگا اوسکا وہ حال ہوا غرض نوشیروان سے بختک پر خفا
ہوا بختک نے کہا قوبیل ہندی اور دوبیل ہندی ابہی آنیکو ہین نوشیروان نے کہا ای یارو
اور صاحبون اب میرا پاؤن نہین تہمتا اگر اب ہی مین مداین کو جاؤن تو مجکو امیر سے توقع ہے
کہ وہ پہر میرا پاس کریگا اور ستم نہ کریگا ساسانی کرمانی وغیرہ تو سب بختک سے ملی ہوئی لیکن
دو چار ایسے ہی تہی کہ انہون نے کہا اب سچ کہتی ہین ہم بہاری خوف کے کچھ نہ کہہ سکے یہ نے
ناحق ہزار قتل ہوتی ہین نادم ہوکے جانا نوشیروان کا طرف مداین کے اور راہ مین بہیجنا
بختک کا اور نامہ لکہنا قوبیل و دوبیل ہندی کو اور قران سعب آنا لشکر امیر پر غرض نوشیروان نے
یہ کہکر مداین کو چلا بختک نے کہا کہ اب جو پہر تو نے لڑنیکو کہا تہا مجکو مار ڈالونگا بختک مارے
ڈر کے چپ ہو رہا اور کوچ نوشیروان کا ہو گیا جب نوشیروان چلا ہی گیا مسلسل شاہ
نبرد ہائی کنندہ کہ مانی الدین شاہ ملک فرخ فروزنی وغیرہ شاہ و شہریار جو مدد کو نو
شیروان کی آئی تہی سب صلاح کرکے امیر پاس آئی اور کہا جانا ہی کہ دین تمہارا امیر قبول ہے

گولات

گولات پرستی قدیم ہی لیکن کچھ اصل نہین اور جبکہ پاس آئی انہی وہ چلا گیا ناحق اوقات
ضایع کی بختک نے سالو نوشیروان سے کہا کہ قوبیل ہندی و دوبیل ہندی آتے ہین تو نہ جاوے چلا
گیا یا امیر نوشیروان لکہا کچھ قصور نہین وہ بہی حرامزادہ اوسکو بہکایا کرتا ہی مثل شیطان کے یا امیر کو
کلمہ بتا ای غرض سب مسلمان ہوئی کوئی بیس ہزار کوئی پچاس ہزار کوئی لاکہ سے آیا تہا
از صدق مسلمان ہوئی امیر کو نہایت خوشی ہوئی اور مقبل سے کہا اب شکار کرونگا
کہ بہت دنون سے لڑائی ہورہی گیا جب سوس ہو گئی نے خبر آئی کہ مداین کو گیا امیر کی خاطر جمع ہوئی
سب شکار کرنے لگی لیکن کچہ سردارونکو تکرار رہی آنے لگا اب امیر روز شکار کہیلنے ہین اور
نوشیروان چلا جاتا ہی کہ راہ مین بختک نے سب فوج سے کہا کہ اب تم سب کی رونق گئی جب
مداین کو پہونچی تکا لڑائی تو پہر سبکو برطرف کریگا لوگون نے کہا ملک ہی بہر صورت
نوشیروان کو پہر آمادہ کرو بختک نے کہا مین کہونگا پہر ایکدن کے ہوا اور صبح کو ایسے کہا
شروع کیا کہ ای شاہ آخر وہ بہی ہوا مجکو تو کیا لیکن تیری سلطنت جاتی ہے سب تو بہا
جہین لی ایک حرامزادہ اوسکو یہ قدرت ہوئی کہ مجکو کیا ہین یہ کہ بادشاہ ہفت اقلیم ہون
بیا کاہ پیر ہی وہ مجبور نہی نکالا نہ گیا ہی وہ پیدا امیر جہین لیگا ایسا کہا سب نے مل کر
کہ یہ ہوا پہر کیا کرون بختک نے کہا تو دیکہ مین قوبیل ہند کو لکہتا ہون وہ مثل دیو کے ہی اور
لشکر ہوسی امیر نے آتا ہی اور ستائیس سہیل کا گرز بانہ رہتا ہی آخر تو وہ لندہور امیر سے لڑیگا تو بیچ
ان سے مل کر مجا شاہ دیکہ اگر امیر وغیرہ کو اوسنے زیر کیا تو سارا جنگ اوتہل ہو جائیگا اور کتاب مندی
اور نجوم سے بہی یہ ہاتہ لگی ہو اور یار قوبیل ہندی کے ہاتہ سے سب زیر ہونگی اور کوئی غرب
اوسکے نہ ہوتا پا سکیگا اسمین کیا عجب ہی کہ لشکر امیر پر خرابی ہو یہ کہکر نامہ نوشیروان کی طرف سے
قوبیل ہندی کو لکہا کہ شاہ امیر سے بہاگتا پہرتا ہی جو قوبیل ہے نہ نکلا اور کوچ کیا اور یہان نوشیروان کو
بہی ایک مقام پر بختک نے ٹہرایا اور یہان امیر شکار مین تہی کہ ایکروز ایک صحرا مین ایک شخص
آیا امیر کو خبر کیا اور ایک کاغذ امیر کو دیکر چلا گیا امیر جو کہول کر پڑہین تو لکہا تہا حکیم بزرجمہر نے
کہ یا امیر تمہاری لشکر پر قران صعب ہی ایک مہینا اور سرزمین اصفہان مین جو رہو گے

تو کوئی نہ بچے گا اور قوبل ہندی کو نوشیروان لیکر آئیگا اوسکی ضرب سے ایک تن نہ بچیگا اور جو
اوسکی ضرب سے کوئی شخص بچ گیا تو خبردار ابھی اس سمت شمالیہ کو کوچ کرو اور اصفہان میں نہ ہو
امیر حمزہ بدبخت شکار سے آئی تمام تو بزرجمہر کا نہ لیکا ہا ہارا ایک شفیق نے لکھا ہی تمام اونکا اونکا
دیوار پہ گمان کرتی ہے امیر کو اونکی باتکا بڑا اعتقاد ہے اور نجومی کو کافر بتاتی تھی امیر نے کہا یا امیر
چلو یہاں سے امیر نے کہا میں بہاگوں جان کے ڈر سے لوگ کہیں گے کہ قوبل کے ڈر سے حمزہ
بہاگ گیا غرض امیر چند روز تعمل کیا اب تو تمام سردار بیمار ہوگئی اور امیر کو بھی بخار آنے
لگا اور دن بدن بیہوشی زیادہ ہونی امیر نے مہرنگار سے کہا کہ اب سبکا خاتمہ ہوا اور امیر بہی جانے
مہرنگار نے کہا بہیا امیر کو کبھی دو تین لشکر کو تو روانہ کرو کیونکہ اس سرزمین کی نحوست تو طرف
ہو غرض امیر نے جب امیر کو بیہوش کیا بالکل پلنگ میں ڈال کے کملی لشکر کو لیکر طرف شمالی کے
روانہ ہوا اور یہاں نوشیروان پاس قوبل ہندی اور دوبل ہندی آئی اور سارا حال نوشیروان نے
سے سنکر لشکر امیر کو کوچ کیا جب اصفہان میں آیا دیکھا کہ خالی رہا یا قلعہ کا دروازہ جا بجا ہر بار زرہ وہ تو
میں صندوق لیکر ... نہیں اونکو سے پوچھا کہ کدہر گئی اونہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم سمت
شمالی کو گئی بختک نے دریافت کیا کہ اوس سمت کو قضا و قدر اور شہر عدن ہی اگر خبر
یہ بہی چلے اگر تو امیر دعا میں مانگتا ہوا چلا جاتا تھا اور پیچھے سے بختک نے نوشیروان کو دو منزل لے
لئے جاتا ہی اگر اصفہان کو نہ آوی اور اودہر ہی سے امیر کے پیچھے چلی تو غضب ہو کس واسطے کہ ایک قتل اور
تو بخار سے بچی لیکن دہمک سے میں اونکی ہی ہوتی تہی لیکن اب جو اصفہان سے چلی
ہیں تو چار بیمار اور چار اچھے ہوتی ہیں اور امیر کو تو ہوش چار چار پہر نہیں آتا آنکھیں خون
کبوتر ہیں اور جو کبہو ہوش آتا ہی تو امیر نے سب سے کہدیا ہی کہ امیر سے کوچ کی خبر نکال تو خبر
امیر ان لئی جاتا ہی کہ کہیں پہنچے کا سہارا تو علی بابا نے بیس روز کے بعد ایک صحرا ملا اوس میں ایک
قلعہ بنا ہوا تہا امیر تو قلعہ میں دروازہ کہلا تہا آیا اب جو دیکھی صد ہا مکان سب درودیوار بنے ہوئے
اور باغ بہت شگفتہ میوہ ہر قسم کا گونا گوں بازار جوہر کا لیکن آدمی کا نشان نہیں امیر
حیران پھرتا ہوا چلا جاتا تہا کہ ایک طرف سے ہنکار کی آواز آئی امیر جو دیکھی بہت بڑا کالا

مصاحب

مصاحب ہی امیر ہاتھ لگا اور طرف ہو گیا اب جو دیکھی بڑا اژدہا اور کہ زور اسباب بچھو میں تہی پیچھے
اور تو جان بچا کر نکلا اور کہا الہی یہ اژدہا باعث ہوا جو آدمی نہیں ہیں بہاگ گئے اب امیر
نے باہر تو قلعہ کے کی اوس پر امیر کو اونہ مارا اور آپ بارود اور جنگل سے لکڑیاں لا کر قلعہ میں
لگا دی سب سانپ جل گئی اور بہاگ گئے اوس وقت امیر کو لیکر قلعہ میں آیا اور تو ہیں
قلعہ پر سب کہ اس سے تھیں اونکو ہر آراستہ کیا کہ بعد کئی روز کے نوشیروان بہی آیا اب
امیر کے جانے سے اصفہان کے کچھ نوشیروان کو بہی بختک کا یقین ہوا کہ بیابان
اکثر خبر سنی کہ امیر اور سردار سب بخار سے بیہوش ہیں قوبل نے تو کہا اب کیا لڑائی
کا امر تو ماندہ ہی میں بختک نے کہا شکر کرو اور ہماری خاطر سے طبل جنگ بجوا کر سبکا کام
تمام کرو دشمن کو مارنا بسطرح ہاتھ آوے اور نوشیروان وغیرہ کو یہ کہا کہ اگر ابہی بہی جاؤ تب تو
بیہوش بیماری ... دوبل نے کہا شاہ کے حکم سے کام ہی جو کہیں کرو غرض طبل جنگ
بجوایا اب جو بیہوش امیر کو آیا تو دیکھا کیا ہی امیر نے کہا ہم کو لیکر اصفہان سے چلی آئے
خدا نے یہ قلعہ دیا نہیں تو وہ قوبل ہندی آیا ہی امیر نے سعید ... کا کیا لیکن یہ کہا کہ ابھی
امر تو نے جیسے بدنام کیا کہ امیر بہاگ گئی امر نے کہا اگر تو میں بیہوش کر کے لایا امیر نے کہا مجھکو
پہنچے فیل بند دروازہ پر تھا اوسکا تو بہا ... اوسکی لڑائی دیکھیں امیر نے کہا آپ دیکھیں
وہ تو ہمیں مارے کہ بہاگ جائیں امیر نے کہا ای امر تو میں نہ مارا اب امر دعا میں مانگتا
ہی اور سامان جنگ کے رہی رات بہر تو تیاری قلعہ کی رہی امر نے لوگوں سے کہا جب وہ
حملہ کرے خبردار تو ہمیں جانا میں امیر کو جواب دیا اور لگا اور کہو امر غل میں جاتا ہی تو فتنہ
کہیں نے کہی ہے کہ ای امر قوبل دوبل آئیں ہیں امیر کا اور سب کا یہ حال ہی کیا ہوگا تو امر
کہتا ہی کہ تم نہ گھبراؤ وہ مارے کر بیٹھی کا دو وہ بابا آدمی اور جب امیر باہر آتا ہی تو دعا میں مانگتا
ہے کہ صبح ہوئی اب امیر کو پلنگ پر ڈال کے فیل بند دروازہ پر رکہا ہی اور لندہور و مالک
و بہرام و ... حارث وغیرہ پاس ہیں زرہ ہوش تو نہیں ہیں سکتے تلواریں سامنے
رکہی ہیں امیر کی آنکہیں ہاری ہی بیہوشی کے بند ہیں اور امر دوربین لگائی دیکھ رہا ہی تیاری

سے نوشیروان کرور سوار لیکر آیا کہ طلوطق کرتا باندہ گیا اور تیرہ کیا ہی لیکن معلوم ہوتا ہے
کہ ابہی آفتاب نہین نکلا کہ اب آمد و دیل سندی یا قوبل سندی کی ہوئی سات لاکھ
سندی لیکی آیا نوشیروان کو خبر آئی بختک نے کہا کیا ارادہ ہی اسنے کہا امیر ابھی تو نہ جانا ہی کہ ہم
سے لڑون بختک نے نوشیروان کو اشارہ کیا کہ جلدی اسکو بہیج کہ امیر صاحبقران صعب سے
اور سب تیار ہین نوشیروان نے کہا الی او دیل ہمارے بھی خوشی ہی کہ تم قلعہ پر جا کر
غرض اظہار ہوکے بیہ چلا لوگون نے کہا اول تو مجہکو یقین امیر سے نہین کہ توپین ماریگا اور شاید
سامان سب قلعہ کا موجود ہی اور توپ چلتی ہی تم سب کیون جاتے ہین دیکھی ہوگی تو
نے سنا کہ ہم کیا ہونہ دیکھا ہین گے غرض سب سندی چلی کر پہاڑی اوسکا قوبل سے
چلا اسنے پہر کر بتا یکو منع کیا کہ تم دیکھو مین کیا کرتا ہون غرض وہ بھی دو تیر کے برتا سے چلا آتا ہے
اور جب وے پر پہونچی امیر نے حکم کیا کہ توپین مارو اور آواز توپ کی بلند ہوئی تو امیر کو ہونکھائی دینے
اور ہوش نہ تہا اور آواز توپ سے امیر کی آنکہ کہولی امیر نے امر کو اپنی سر کی قسم دی کہ
توپ نہ مارنا اب امر لاچار ہوا اور بت کو تماشا اب دیکھا ہزار لاش پڑی ہی اور
باقی بہاگ گئے لیکن وہ دیل اور پیچہے قوبل شاہ وا خندق پر کہڑا ہی اور کہ رہی ہی اور اس
دروازہ کہول دی اور امیر نے اسنگو طلب کیا ہی کہ سطرح ہوکا مین جاو نکا یاں تو سمجھا تا
ہے اور کوئی قباد سے کہتا ہی کہ اب دعا کرین ہم آمین کہین قباد نے امیر نے دعا کی سب نے
آمین کہی کہ دیکھا از پردہ بیابان گردی برخواست و آسمان گرد کمان شکاف ہوا آیا جب [illegible]
شاہ کا نقابدار یاقوت پوش نکلا اور معہ فیل خندق مین اوتیا کہ مارنا اوس
قوبل سندی کو دیکھا کہ تین نقابدار آگے نارنجی پوش اوسکے پیچہے یاقوت پوش
اوسکے پیچہے سفید پوش اور اوسکے پیچہے ہزار سوار آیا اور پکارا باش او دیل سندی یا
ہاتھی پر سوار ہی یا مثل میمون مبارک کے اور کہہ رہا ہے ستائیس سے من کا کاندہی پر کہہ نکا
او نقابدار اجل رسیدہ تو کہانسے ہی برقعہ بچہا نکلا ہو تو ہر قدر کلکی آیا ہی تو بہ نہین دیکھا
کہ صاحبقران تو میری خوف سے قلعہ مین چہپا ہی اور اتنی توپین مارین اور کچہ نہوا تو میرا استقبال

کہ سلطان ہی نقابدار نے کہا اوگیدی کیا بکتا ہی اوسنے خفا ہوکے وہ ہتی کہ گرز مارا نقابدار
نے سر کو جہکا یا ایک زرہ یا سی ہوا گرز کی لگنے گہوڑا تو مر گیا اور سیہ گرز مین دب گئے
اور وہ بیکار از دم ہو پست کہ دم اور سیہ گرز سے نکلی پیدل اور اوسنے دیکہا کہ بہ زندہ ہے
جاتا ہی کہ دوسرا وار کرے نقابدار تو نہ تہی کہ ہیبت کے نیچی آیا اب دونون لگکر ان
ہین امیر کا تو بیہ حال ہی کہ جلیہ ہو تو کو چلا آتا ہی نقابدار کو دیکہہ کے اور قبضہ اوسنے
زرہ پر لگائی تہی اور امیر نے لی اختیار سر کو جہکا لیا غرض امیر تو دعا کر رہی تہی
کہ نقابدار نے ہاتھی کے پیٹ مین ہاتھ دیکی جو زور کیا نعرہ اللہ اکبر کیکے معہ ہاتھی دو دیل کو
اوٹھا لیا بختک تو ناچا اور ایسا ناچا کہ نوشیروان کے کاندہی پر دونون ہاتھ رکہکے صلوات
پڑہنے لگا نوشیروان نے کہا او بد تمیز تو مجہپر چڑہتا ہی بختک نے کہا بیٹھ دیکھتا نہین کہ کیا دنیا
کہا او تاریک ہوا اور وہان امیر کا نقارہ بجے جاتا ہی اور کہتی ہین کہ یہ خواب ہی یا بیہ زور بیچ
کسی نے دیکھے ہین یہ نقابدار آدمی ہی یا جامہ بشری مین کوئی دیو ہی اور وہان جو دو دیل نے
دیکھا کہ اسنے تو معہ ہاتھی مجہکو اوٹہا لیا پہلے تو جان نکل گئی پہر کہا ایسا اونگہ مارون کہ تجہسے
شاہ و شہسوار نقابدار نے کہا تو بہی جو چالیس قدم پر لیجا کے مجہکو معہ ہاتھی نہ مارا تو کمان نہ پایا اور
لیکی چلا طرف خندق کے ہاتھی کو اور چالیس ہی قدم پر اوسے خندق مین مارا اور ہاتھی بہی
اور دیل معلوم نہین ہوا کہ کیا ہوا معہ ہاتھی غرق ہو گیا او نقابدار یاقوت پوش قوبل سندی پر
آیا اوسنے تلوار ماری گہوڑا تو اونکا ہی کام آیا پیدل تو نیچے ہوئی ہی کمر بند مین ہاتھ ڈالکے
اوٹہا لیا اور اوسے خندق مین مارا وہ جو سندی تہے پڑے تہے تلوارین کہینچکر آئی اور سفید پوش
جو تیس ہزار سوار لائی تہا وہ تلوار چلانے لگے لاش پر لاش گرا دی امیر نے جو دیکہا نقارہ
بجے جاتا ہے صاحبقران صعب تہی ہو ہر لقمے جا چکا تہا دروازہ کہول کر سب سوار نکلی
او تلوار چلنے لگی نوشیروان نے بختک سے کہا کیون او حرامزادہ بیہ کیا ہوا بختک نے کہا
تیر الیا ضرر ہوا جان جسکی گئی اوسکی گئی اور جو حبب کرنا تہا وہ اب کہ آخر مرد اپنی کو
جانتا ہی چل اور بہاگ یہ بہی ایک تماشا دیکھ لیا غرض نوشیروان کو لیکر بہاگا ہندیا

جو لشکری نے ہزاروں قتل ہوئے اور پیچھے نقابدار بھی چلا بیابان تک چلا گیا کہ بیابان میں خیمہ نوشیروان
کا تھا سب لوٹ لیا اور آگے چلا اور بیابان امیر نے امر کو اور مقبل کو بھیجا کہ جا کر نقابدار کو بلا لاؤ
پہلے تو امر ہو چکا نقابدار سفید پوش نے کہا خواجہ سلامت آئے ہیں اور امر نے اسکو کہا بس
اب آگے نجاؤ یہ حکم امیر نہیں ہی غرض جب نقابدار پیر امر نے سلام کیا اور کہا [illegible]
نقابدار نے دیکھا کہ کل کی بات ہی کہ نیزہ اتاج لیا اور آج یہ باتیں کرتا ہی امر نے کہا امیر نے سلام
کہا ہی اور کہا ہی کہ ای نقابدار بہادر تو نے ہمارے جان بچائی اور تیرا امیر احسان ہوا اب
اگر آئی ہو تو مجھ سے ملاقات کرو نقابدار نے کہا امیر کی طرف آؤ اب نے تسلیمات کہنا اور یہ کہنا
غلام نے کیا کیا اور اب ہر کون احسان کر سکتا ہی یہ باتیں تھیں کہ مقبل بھی آیا اور
کہا امیر نے کہا ہی کہ بھی ہمارے سر کی قسم ہیا لئے کا بچا تمو اور ہمارے پاس آؤ نہیں تو ہم
تمہارے پاس آئے ہیں نقابدار نے کہا وہ کیوں تصدیع کرتے ہیں حاضر ہوں پہلے جا کر اتنا
کہ اس آتش پرست کو قتل کروں یا لشکر کے نظروں امر تو پہلے آیا امیر سے کہا کہ آتا ہی امیر اشتیاق
میں بیٹھے تھی کہ نقابدار آیا جب نزدیک ہوا دور قلعہ سے سوار پایا پر سے اور تیرا امیر نے کہا فتح کو
کہ ہمارے گی تو منتخب ہوئی کہ تم سوار آؤ نقابدار پیدل آیا امیر بھی دیکھ کر گلے سے اور لیٹی اور [illegible] بٹھایا اور
بہت سے تعریف کی اور گلے لگایا اور ہر دوسرے کو گلے لگایا اور کہا صاحبوں کیا کہوں کہ جب
سے میرا کلیجہ جلتا تھا اب جو نقابدار نے تو گلے لگایا ٹھنڈک کلیجے کو ہوئی لیکن تھوڑا سا
کلیجہ جلتا تھا جب سے کہ دوسرے صاحب کو گلے لگایا کلیجہ بالکل اب برف ہو گیا دل کو
چین آیا نقابدار اس سے کہ دلیں محظوظ ہوتا ہی کہ اس میں امیر نے کہا جو اب ای ہو تو صورت
بھی اپنی دکھاؤ نقابدار جب ہوا امیر نے دیکھا کہ تو زیر نقاب چھپا ہیں امیر نے جو دیکھا
کہ [illegible] ہی بند نقاب ایک طرف کا کھول دیا دوسرا عالم شاہ نے اب کھول ڈالا اب جو
امیر دیکھیں پسر قیصر ہی حیران ہوا کہ الہی ہی تیرا زور امیر نے کہا اب دوسرے صاحب
نقاب کیوں نہیں اوٹھاتی ہیں اس سے جو سفید پوش تھا اوس نے کہا بابا امیر اپنے فرزند کے
فرزند کو نہیں پہچانتے تھا اب جو دیکھا سلطان سعد تب تو امیر نے کہا یہ کیا ماجرا ہی کہاں

برآمد

گئے تب جب تو امر اسے نے کہا بابا امیر وہ جو نقابدار آیا تھا شیرویہ تھا امر کی جورو اوسکا بیٹا تھا
جیا شیروی تھا اور ملکہ [illegible] پوش سے یہ آپکا فرزند عالم شاہ ہی نانا اور ماں کو قیصر نے قید کیا
شیرویہ نے کہا ماں کو اور نانا کو تو نہیں چھڑا آیا اور باپ سے لڑنے کو یہ سن کے قیصر کو قتل کیا سعد بیچ
میں تھا شاہ وہ تو کہتا تھا کہ تم اپنے دادا پاس جاؤ اور یہ کہی نے اپنی ہمون میں تکو چھوڑ نکلا
غرض سے گئی تھی روم کو گئے غلام بھی ساتھ گیا جا کر جان اور نانا کو چھڑایا اور قہرمان رومی
اور قاہر [illegible] قہرمان رومی کو اور سب رومیوں کو مسلمان کیا اور اپنے نانا کا تخت پر کامیاب
بٹھلایا اور ناموں آصف والیاس کو بھی ساتھ لیا وہ بھی موجود ہیں آئی ہوئی ہیں امیر کو
نہایت خوشی ہوئی غرض بعد چند روز کے سب سرداروں نے مل کر عالم شاہ کی
دعوت کی الندھور کے بارگاہ میں سوائی امیر اور قباد کے معہ امر سب موجود ہیں ناچ
ہو رہی ہی شراب چل رہی ہی کہ جب تو سب نشہ ہوا اسکو تو پہلے عالم شاہ بولا
کہ اب بابا جان تو چاہی کہ بادشاہ صاحبقرانی مجھکو دیں اور خانہ کعبہ میں جا کر عبادت کریں
کہ میں رستم ہوں اور ایسے پہلوان کو معہ [illegible] الندھور سے بھی زیادہ [illegible]
نے کہا مجھکو بھی [illegible] زیر نہیں کیا اور [illegible] زیر کیا اور مسند [illegible] بولی [illegible] خوب
مسلمان ہوئی بہرام [illegible] شیر خوار بولا کہ میرے [illegible] شاہ امیر [illegible] غرض عالم شاہ نشہ میں جو جو
زیر ہوئی نے خوب اپنی اپنی [illegible] اس نکالی اور بالکل [illegible] ہر ایک سے
کہا [illegible] کہ امر زیر ہوئی تو ہو جاتی [illegible] امیر [illegible]
بیٹھ کر [illegible] غرض بعد چند روز کے امیر [illegible] ہوا [illegible] خندق [illegible] خندق پر قناتیں
لگ گئیں اور پہلوان [illegible] غرض ایک آدمی [illegible] کہ امیر اور [illegible]
بھاگے [illegible] اور بیچ سب [illegible] ایک
لگے جب [illegible] ایک سوار [illegible] دیکھ کر پکارا
کہ ای شخص اور [illegible] تو کہتا ہی پہلے تو [illegible] کیا کوئی سودا ای ہے
جو [illegible] امیر نے ہر بہت [illegible] کہ ای شخص واسطے اپنی [illegible] سب بھاگے

عالم

ایک بات سن اوسنے کہا او نالایق گیدی مثل دیوانونکے بکتا ہی جب تو امیر کو غصہ آیا اور
کہا گیدی تو اور تیرا باپ بس یہ کہتا تہا اوسنے ایک تلوار ماری امیر نے قبضہ پکڑ
کے چہین لی غصہ تو از حد تہا ایک تہ جو مارا دو ٹکڑے ہو گیا امیر نے کہا لاحول ولاقوۃ
الا باللہ عجب قسم کا آدمی تہا یا امیر خدا خیر کرے ناحق یہ قتل ہوا کچہ رمق جان باقی
تہی اوس سے امیر نے کہا تجہے مینے کس طرح بر ملا پایا اور پوچہا تہا یہ گو نشانہ
ہی اور تو کون ہی تو نے ناحق اپنی جان جہالت سے دی اسکا انتقام میں کیجانا
امیکا شہر عدن میں اور دیوانے لنگ عدنی ہنگے سب اپنی سر
اور بلاوم کہنا اوسنے کہا یہ شہر عدن ہی اور ایک سوداگر خواجہ خورشید بازرگان
ہی وہ شخص اوسکا غلام تہا یہ کہکر وہ تو مر گیا امیر نے اوسکے کپڑے پہنے وہی
ہتیار اور گہوڑے پر سوار ہوئے اور شہر عدن میں آئے اور سرا کی تلاش کرنے لگے کون
تہی جو خواجہ خورشید نے دیکہا گہوڑا اور ہتیار غلام کے پہچانے اور اندر امیر کو گہیرا اور
کہا تو نے اوسکو کیا کیا معلوم ہوتا ہی تو قزاق ہی اوسکو مار کے گہوڑا چہین لیا خیر
خواجہ کو کوئی وہ بہی آیا اوسنے امیر کو پہچانا کہ تمام شہر و یمن جایا کرتا تہا امیر کی بات سے
اسباب لٹا تہا خواجہ نے کہا اوسنے کیا قصور کیا تہا امیر نے کہا تم میرے پاس سے آتا
نہیں تو قتل کرونگا خواجہ نے کہا آپ میرے گہر چلیں مینے اپکو پہچانا امیر نے کہا کیا
خواجہ نے کہا تو امام نوشیروان حمزہ صاحبقران ہی جب تو امیر نے کہا کہ ہان
خواجہ نے کہا تو ای شہریار اب میرے مکان میں چلیں غرض امیر خواجہ کے گہر آئے
اور کہا کہ یہان کون سا بادشاہ ہی اور ہماری ملاقات اوس سے کیونکر ہو خواجہ
نے کہا قارن عدنی نام ہی اور مجہے ملاقات ہی اپکو لیچلونگا امیر نے کہا ای خواجہ میرا
ارادہ یہ ہی کہ میں دیوانہ بنون اور ایک نقب کہدواؤ جو روپیہ تمہارا صرف ہوگا
المضاعف دونگا اب بہی سوداگر ہی خواجہ نے کہا جو چاہیں آپ لیں اور کچہ کہدی
ہوئی بہی ہی اور باقی تیار کرواتا ہون غرض خواجہ نے اپنی گہر کے اندر سے ایک نقب

مکان

بنیاد کروادی

تیار کروادی اور امیر دو گہڑی رات رہی اوس نقب میں آکر بیٹہی اور پکارے
بلاوم جوش ایک کوس آواز گئی سارا شہر ہل گیا خبر قارن کو ہوئی وہ بہی آیا اور
تمام شہر آیا تین روز میلا لگا رہا امیر نے خواجہ کو اشارہ کیا اور کہا بلاوم جب خواجہ
پاس آیا امیر نے کاغذ پر لکہا کہ قارن سے کہو کہ ہمارا نام لنگ عدنی ہی بات
والامنات ملانے بجانی بچا ہی کہ تو نوشیروان کی ہلاک ہوا امیر نے چہین لی اور
وہ ولولادی اور سب کو زیر کر تو تو نوشیروان کو اپنی شہر میں بلا خواجہ نے قارن سے
کہا غرض قارن نے تین عرضیان بیم نوشیروان کو بہیجین بختک نے نوشیروان کو عرضی دیکہلا
آمادہ کرکے فوج کرواکے شہر عدن میں لایا جب قارن سے ملاقات ہوئی سارا
حال کہا نوشیروان کو بہی لاکر لنگ عدنی کو دیکہایا اسمی بہی آواز بلاوم کے سنی بختک
حیران تہی غرض امیر نے خواجہ سے کہا کہ نوشیروان سے کہو کہ امیر کو بلاوی نوشیروان
نے امیر کو لکہا امیر تو لشکر میں نہ تہے بجای امیر علم شاہ دو نکا تاج عنبر ... ہین
قباد نے حکم کیا کہ کوچ کرو غرض یہ بہی شہر عدن میں آئی خبر نوشیروان کو ہوئے
اور اب بختک نے دریافت کیا کہ امیر ڈوب گئے اور لشکر میں نہیں اب لمین
کہتا ہی اپنی بختک کہتا ہی تو امیر حمزہ نہیں ہر کہتا ہی کہ وہ کا بیکوا اپنی لشکر کو قتل
کرینگا غرض دیوانے کے حکم سے طبل جنگ بجا دونون لشکر راہ دیکہہ رہی ہین کہ دیوانہ
اور جب دون بہر آیا اوسوقت طوفان عدنی رخصت لیکر میدان میں آیا کہ
جب تک میں لڑون اور پکارا اور دیکہا کہ دیوانہ پیدا ہوا اور آکر طوفان پاس بلاوم
کہکر ایک ضرب ماری معہ گہوڑے ایسا ہو گیا بختک تو صلوات پڑہنی لگا قارن کا
عجب حال ہوا کہ اسمی اپنی ہی طرف والونکا کام تمام کیا خواجہ خورشید کو بجا کہ یہ
کیا کیا امیر نے کاغذ پر لکہا کہ ہمتو آپ ہی ہے اگر عرصہ ہوا تہا یہ کیون نکلا اسواسطے
مار گیا غرض یہ سب مار ڈر کے جب ہو رہی اور امیر پکارے بلاوم کہ سلطان
سر برہنہ نکلا امیر نے کہا بلاوم سر برہنہ نے کہا کہ بلاوم الاضرب بہادر امیر نے

وہ بھی ضرب ماری کہ سر کو توڑ کر گھوڑا برابر ہو گیا اور سلطان سر برہنہ گر پڑا امیر نے
گودی کمر بند پکڑ کے اوٹھا لیا لشکر نوشیروان میں باندھ دیا کہ بیت دیوانہ نکلا اور سکو بھی
باندھا غرض پہر پہر صحرانشین طوغان بن یمن نجان شاہ تیغ مغربی سات سردار پکڑ
طلبان بازگشت بجوا کر دیوانہ تو چلا گیا نوشیروان بھی بارگاہ میں آیا بختک نے جو یہ حال
دیکھا اسنے نوشیروان سے کہا مجکو یہ دیوانہ امیر معلوم ہوتا ہی نہیں معلوم اسمین کیا
مصلحت سمجہا ہے نوشیروان نے کہا او کمبخت مجکو بلا لے قاروری میں معلوم ہوتے ہیں
بختک نے کہا بہلا ایک دفعہ تو قتل کرو حال کہل جاویگا خواجہ نے کہا میں دیوانہ سے پوچھ
آؤں غرض خواجہ نے امیر سے کہا امیر نے جو کہا اگر نوشیروان سے کہا دیوانہ کہتا ہی کہ جب
سب قید ہو لیں اور لات آلا جو کہیں وہ کرنا خواجہ نے کہا مجکو حکم ہوا ہی کہ تو بھی انکو
رکہہ غرض خواجہ خوش ہر سردار و نکو لیکر آیا اور اپنی مکان میں اچھی طرح رکہا غرض امیر طرح
نو میدان داریان امیر نے کہیں سب سردار قید کر لی پھر جو طبل بجا تو سلطان سعد نکلے
عالم شاہ نے منع کیا پہ کہا نہ مانا امیر نے چوٹ ماری گہوڑا سعد کا بیکام آیا جانا دیوانہ کے
سے گہوڑے کو بھی کمر میں امیر کو دی کشتی ہوئی دو پہر امیر نے سعد کو اوٹھا لیا بعد دو پہر کے باندھا
اور پکڑ لیا صبح کو پہر بختک نے کہا بہلا سعد کو تو قتل کرو تو میرا جھوٹ سچ کہل جاوے
خواجہ نے منع کیا کہ کام بنا ہوا نہ بگاڑو یہ باتیں ہو رہی تہیں کہ غل ہوا دیوانہ آتا ہی اور معہ گہوڑے
بارگاہ نوشیروان میں آیا اور دنگل پر بیٹھا اور کہا بلالوم معہ نوشیروان سب کا موت
نکل گیا خواجہ نے کہا یہ وزیر اعظم کہتی ہیں کہ سلطان سعد کو قتل کرو دیکھو کیا
بختک تو او سنا او زبت باندھی اور کہنی لگا امیر نے کہا مجال کہ میں رشد زادہ کو یوں غرض
امیر نے خواجہ کی طرف بلالوم کہا جب خواجہ پاس امیر کے آیا اپنی کا قدر کیا کہ ہم لات
آلا پاس جائینگے اور کہی لیکن اگر حکم ہو گا تو ہم سب کو تمہاری نہ سے قتل کرو
لیں گے یہ کہکر امیر اوٹھی گہوڑی پر سوار ہوئے جب سر بازار پہونچی کہ ایک طرف سے غل ہوا
کہ ایک دیوانہ اور آیا اور سامنے امیر کے ایک دبلا سا گہوڑی پر سوار آیا قریب کہا بلالوم امیر نے

کہا جلالوم

۷۶

جلالوم امیر نے نیزہ مارا امیر نے سنان نیزہ کی نیزے سر پر دی اور لوگوں نے پکارا کہ کیا کہا
کہ میرا نام دیوانہ گویا ہی اور لات آلا نے مجکو بہجا ہی اسکو تغیر کیا مجکو نکال کیا ہی اور کہا
بہجا تم سب اسکو پکڑ لو امیر سمجہے کہ یہ امر ہے اور ایسا کون غرض یہان تک نیزہ
بازی ہوئی دو نو کی ڈانڈی ٹوٹ گئیں امیر نے چوب ماری امیر نے رد کی جب امیر تلوار
مارتا ہی امیر روکتی ہیں اور امیر خالی ان دیتا ہی غرض امیر بارگاہ پیچھے امیر یہ چلے امیر بارگاہ
سلیمانی میں لگا کر لایا امیر معہ گہوڑی بارگاہ میں آئے قباد تخت پر تہا دنگل پر آبیٹہا اور
بلالوم اور باوان امیر نے قباد کی طرف سے پیالہ دی لوگوں نے چاہا کہ منہ مارے اس نے ادب کو کہا
بجرحلین بادشاہ نے کہا پر گر یہ امر نکرنا دیوانہ کیا غرض اب امر اوٹھی اور چلی اور وہان لندہور
اور عالم شاہ سنگ کی آئی ادہر سامنا ہوا قباد نے اپنی سر کی قسم دی کہ یہان دیوانہ سے
ہرگز نہ بولنا غرض دیوانہ چلا گیا اور طبل پہر بجا لندہور نے چاہا میں نکلوں قباد نے منع کیا
لندہور نے پھر ان ہی کہ جب میں ارادہ کرتا ہوں قباد منع کرتے ہیں عالم شاہ جاتا ہی کہ
نکلے یہ ایک کر اوٹہی اور وہ بھی دیوانہ بیچے امر آیا امیر نے بلالوم کہا امیر نے جلالوم امیر نے چوب
اوٹھائی امیر برابر آیا اور چہکے سے بت باندہی کہا امیر نے بہجا ہے آپ کس سے خفا ہیں اور
اپنی سرداروں کا یہ حال کیا امیر یہ کہتا ہے امیر بلالوم کہتی ہیں امیر نے کہا او بیسر حاضر ہے
مارڈالو جب تو امیر نے چوب ماری کہ امیر گر گہوڑا مار گیا امیر کو دی باندھ کر امیر کو ہی لے گئی اور رات
کو امیر کو بلایا خواجہ لیکر آئے جب تو امیر قدم پر امیر کے گرا کہ یہ کیا کیا کہ سارا لشکر کا انتظام
کیا امیر نے کہا ابی یا امر اس راز کو کسی سے نہ کہنا جب عالم شاہ نے کہا کہ امیر خانہ کعبہ کو چلا ہوں
میں صاحبقران ہوں تو لندہور وغیرہ نے کہا کہ ہم بھی زیر ہو گئی تب یہ آزمایش کی
کہ اگر خدا نے مجکو صاحبقران کیا ہی تو معلوم ہو جائیگا اور انکا احسان مجہ پر رہتا ہی امر
میں مجکو نوکر یہ کے رکہو انکا صبح کو خواجہ سے کہا جا کر قارن سے کہو کہ یہ جو دیوانہ گویا
آخر کو آیا ہی اسکو پسند کیا ہی اور اپنا ملازم بنایا ہی غرض یہی خواجہ نے بارگاہ نوشیروان
میں آکر کہا قارن نے تو کہا اوسکو اختیار ہے مجکو چاہی تو ہم اوسکے نوکر ہیں اور خدمت گار ہیں

زہی نصیب ہمارے تمکنت تو نا چا غرض امیر کو اپنا شاطر بنایا اور طبل جنگ بجوایا اب
قباد کا اور محلوں میں ملکہ مہر نگار کا عجب حال ہی فتنہ سے کہتی ہے کہ امیر تو یون گئی اب اس
فرزند کی مجکو اس ہی سے وہ یون تمہارے جاتا ہی غرض دونون لشکر میدان میں آئی کہ دیکھا
وہ ہی دیوانا اوسکے ساتھ اوسکے شاطر برابر رکاب کے چلا آتا ہی اور پکار بلا لوم خواجہ نے
کہا ای خدا پرستو یہ طلب کرتا ہی واسطے اسلئے یہ کہنا تھا الندھور جا شاہ کو نکلا بادشاہ
نے منع کیا الندھور نے کہا ای شہریار مجکو آپ شرمندہ کرتے ہین کہ امیر کے حق میں تو جاؤن
اور الندھور کجاوے قباد نے جب قسم دی الندھور تو رہ گیا علم شاہ رخصت لیکے اگر میدان
ہوا جب قدم بر علم شاہ اور جابر امیر تھہرے امیر نے کہا بلا لوم علم شاہ نے کہا اب کون ہم کو
سارا بلا لوم کہلا جاتا ہی جیسا کہ بارگاہ مین آکر بادشاہ سے ہمیا دی کی کہا کیون تو کو
نہ رہتا تو وہ مین آتی ڈال کا بہاو کیل جاتا کہ پہلا امیر نے کہا بلا لوم امر جو کہ اپنا اوسے کہا اب
کہ ضرب بہادر لا علم شاہ نے کہا ہمارا آئین نہین او سوقت امیر نے نیزہ مارا غرض نیزہ بازی
پہر پہر رہتی آخر امیر نے نیزہ نکالا علم شاہ خود گر گیا اور کہا او دیوانہ یہ تو بہ کیا نہین نکالا پہر گرز
بڑے بول نے حال کیا کہ ہوئے دعوا کیا ہے صاحبقران کا کہا بتا اب زندگی سے مرجانا بہتر ہے
علم شاہ نے گرز مارا امیر نے چوب دست پر روکا پر منہ سے پسینا جاری ہوا اور گھوڑے کی کمر
ٹوٹ گئی اور طوطق گرد کا بلند ہوا امیر حبیب گرز لیکن ہاتھ امیر کے مثل ستون کے رہ گئے
اور علم شاہ پکارا دم اب خاک تہا تو غرض جب تک گرد تھی اور پانی چہرہ کا جاوے امیر پیدل
تو تھی آنکھ ہوئے گرد سے نکلے بلا لوم بلا لوم کہتا ہوا علم شاہ کو تو سنا تا آگیا امیر نے چوب مارے
علم شاہ نے نالی دی گھوڑا کام آیا زمین پر جیسے آئے تلوار امیر پر مارا امیر نے قبضہ میں ہاتھ
ڈال کے جھٹکا دیا چھین کر پھینک دی علم شاہ نے خفا ہوکے گریبان پکڑ لیا امیر سے کشتی ہونے
لگی امیر دعا مانگنے لگے کہ ای پروردگار یہ جوان زور مین برتے تو ہی میرا حامی ہے اگر مجکو صاحبقران
کیا ہے ویسا ہی زور دے وا دالہی علم شاہ نے تہمتنانہ زور کیا اللہ امیر نے دو زور اب آخر یا
تیسرا زور امیر نے کیا اور لے چلے دو گھڑی زمین پر آشنا کئے علم شاہ نے پہر لنگر مارا امیر نے کمربند کو

علم شاہ

علم شاہ نے چاہا کہ تو زور کرکے تو انہوں نے لنگر مارا اور کہا ستم ہے امیر نے سر سے بلند
کیا اور او ٹہا کر زمین پر مارا اہل مین شادی کیطرف وہ ہی دست تھیا ہوئی امیر نے باندھ امیر کو دیا
اور گئے نوشیروان اور قارن خوشی کرتے اپنی بارگاہ مین گئی امیر نے لاکر علم شاہ کو جہان
سب تہ بند کیا لیکن اب طبل کی روز نہ بجوایا اب قباد کو وہ صدمہ ہی کہ کہتا تا
تہجد و ہا ہی اور ایدہر امیر کو بیٹے تعمل ہے کہ یا امیر اب خداوند ہور کی ضرب سے بچا ای امیر سے
کہا ای امیر کوئی تدبیر بتا امیر بیٹے حیران تہا کہ امیر نے کہا ای امیر اسقرق جرالا اور خواجہ ابن
بچہ امیر نے کہا یا امیر قباد نہ بچیگا اگر کہو تو اوسے کہدون امیر نے کہا ایسا نکرنا کہ سارا کھیل
ہین
بگڑ جاتی امیر نے کہا نہین اور انکو امیر لشکر میں آیا چاہا کہ مہر نگار سے کہون پہر نکلا سو کجا کہی
امیر تو نے ہیدکر مین شاید وہ کہدی یہ سوچ کے امیر قباد پاس آیا اور کہا ای شہریار امینی غلام
کو بہجا تا قباد تو دری کہ شاید تیری قضا یون آئے یہ فرشتہ ہی امیر نے صورت اپنی دکہائی
اور کہا ای شہریار اتنا کہتا ہون کہ سب خیر ہے دو چار روز مین پہر تمہارا عمل ہوگا امیر غرب سے
ہین پہر لشکر امیر غائب ہوا اور گلیم اوڑہ کر اسقرق پاس آیا اور اسقرق سے کہا تم آقا بلاتا ہی
بول جنتی مین جو امیر نے کہا اسقرق جب ہم امیر کہول کر لی گیا لاکر خواجہ نے بت
صورت اپنی بدل کے بیٹھا خواجہ نے کہا تو نوشیروان اور قارن سے ذکر کیا کہ آج ایک گھوڑا
سر جنسمہ نے دیا موڑ لیا ہی قارن نے کہا ہم بہی دیکہین خواجہ نے طلب کیا قارن
تو عاشق ہو گیا نوشیروان نے کہا ای شاہ میری تجہے کچھ نہین طلب کیا یہ گھوڑا مین لونگا
اور کہا کہ خواجہ جو کچھ کہو میں دونگا خواجہ نے کہا دیوانہ آکے تو ہے میں نے ذکر کیا ہی اگر وہ نہ
لیگا تو تم لے لینا جب تو قارن جب بیٹھے کہ اب کیا محال جو کچھ کہی غرض اسقرق کو
خواجہ لے آیا اور طبل جنگ بجوایا صبح کو وہ دونون لشکر میدان میں آئی دیکہا کہ دیوانہ اسقرق پر سوار
شاطر برابر آیا اور پکار بلا لوم شاطر نے کہا ای خدا پرستو دیوانہ بلاتا ہی کہ الندھور نے
طلب کیا فیل میمونہ سے اوتر کے اوس پر سوار ہوا قباد کو مجرا کیا اور کہا آج تک آمنے نہ جانے
دیا اب رخصت دیجے خلط جمع تو قباد کی ہو چلی تہی کہا جاو الندھور نے مجرا کیا جام پی کر

برابر دیوانے آیا دیوانہ بولا بلالوم لندہور نے کہا او بے ادب بادشاہ نے تجکو رکھا نہیں تو
جیسا تو بارگاہ میں بے ادبی کر آیا تھا ویسی ہی تجھے سزا دینا دیوانے نے پھر بلالوم کہا شاطر نے کہا
نام تیرا او بہجتا ہی لندہور نے کہا نام لندہور ہی سارا جہان جانتا ہیں حمزہ صاحبقران الا مرہب
دیوانہ نے چوب دست ماری لندہور نے گرز پر روکی تڑاقے کی آواز بلند ہوئی اور ایک
نعرہ ایسا گکا ہو دیمیں کہ لندہور کا عجب حال ہوا کہ غضب کا دیوانہ ہی لندہور نے وہ بھی
گرز مارا دیوانے نے چوب پر روکا غش تو آ گیا لیکن ہاتھ سنبھالے اشقر گردن تک جب کہیا
لندہور کا کپکپا از دم و بیت کمر دم دیکہا کہ دیوانہ گرد سے نکلا اور چوب لندہور پر ماری تھی
لندہور نے خالی دی تھی کا مغز بہت گیا لندہور بھی گر اچانک اشقر کو بچی کر کی دیوانہ سے
کود اکشتی ہونے لگی تمام دن کشتی ہوئی رات ہو گئی روشنی آئی تمام رات کشتی
ہوئی اور سات پہر گذر گیا اب امیر لندہور کو لیے چلی اور کئی قدم پر جا کے بار دو تو بھی
زمین پر اتنا ہوئی امیر نے کمر بند پکڑا اور کمر تک لائی کمر بند ٹوٹا لندہور گرا امیر بھی ساتھ
آئی اور پھر پنجا پکڑ کے پہلے زور میں کمر تک دوسرے میں سینہ تک تیسرے میں سر سے بلند کیا
اور پھر کے دو فی شتائے کیطرف مارا حجت لندہور گرا امیر نے باندھ کر امر کو دیا اور جوان سب قید
تھی لا کر کہا خواجہ نے کہا دوسرا دن ہی کہ علمشاہ نے کہا نہیں کہا امیر نے امر کو بچا
امر نے بہت سا کہا لندہور نے ہی کہا نہ کہا امیر سے کہا امیر ایک غلام کبودی
باندھ کے عبا دو شش رکیکے سامنے قید ہو نکی آنکھی چلی گئے لندہور نے علمشاہ سے کہا دیکھا تجھے
مینے امیر کو دیکھا سب خوش ہوئی بعد امر آیا اور کہا چلو دیوانہ تمکو بلاتا ہی سب ساتھی
آئی دیکھا کہ امیر بیٹھی ہیں سب ہوں نجر الیا اور کہا ہمکو دیوانہ نے زیر کیا اب ہم جبھی کہیں اور
نگاہ بہار بہار کی سب دیکھتے ہیں کہ بلالوم کہاں ہی ایسا تو مکان اوسی کا ہی جب امیر نے
کہا کیسا بلالوم ای علمشاہ میں دیوانہ بنا تھا تجھے جو کہا تھا کہ صاحبقران میں ہوں تجھے
بیچ ازنس کیا اگر تم صاحبقران ہوتے تو میں کعبہ کو چلا جاتا علمشاہ رونے لگے اور قدمون
پر گرے کہ امیر ہوں میں ہمکو جب حاہتی تھی تجھے نیان دینی لندہور نے کہا امیر کیا کیا ہی

امیرسے

امیر نے کہا تو نے یہ نوکیا تہا ہر منا احسان خبر ہتا غرض سبکو کہا کہ بلایا اور خواجہ سے
کہا مجھے کو تم نوشیروان پاس جائے کہو کہ اب سبکو بلا کے قتل کریں اور امر سے قباد کو بلا بھیجا
کہ مجکو نوشیروان کی بارگاہ پر سب فوج لیکر آنا غرض خواجہ نوشیروان پاس آیا اور کہا
سبکو بلا کر قتل کرو سبکے عرانی آئی اور کرنک عدی نے عجمی امیر بھی معہ سرکب بارگاہ میں آئے
وانکلا سر بیٹھی اور اب گویا ہوئی کہ ای نوشیروان جولات کو سجدہ کرے اوسکو پاس
ابھی بیٹھا اور جو بانی اوسکو قتل کر بختک تو کلمہ پڑھنے لگا اور کہنے لگا بلکہ ایک سردار ہیا تھا اور
دو امیر کے ادہر اودہر بیٹھی تھی میں بار اس سردار ہو قارن نے کہا کیا حرامزادہ امیر نے کبھی میں
کہ پہر ابو ذات ہی غرض نوشیروان گئے تھے بختک لجلب تو جا کر سب سجدے کی بختک نے آکر کہا سب
کی لعنت لات پر بھی بختک نے کہا وہ نہیں بانی امیر نے کہا پھر کہو غرض تیسرے مرتبہ میں
سب الفتی ہوئی کہ لات سچ ہی اب لا کر کہا کہ سجدہ کرو جنہوں نے تین اونگلیوں
کی محراب بنا لیے سجدہ کیا اسکو پاس نوشیروان نے اشارہ کیا کہ غل ہوا کہ قباد فوج لیکر
آپہنچا ادہر سے امیر نے نعرہ سچ کہی نوشیروان تو بہاگ کے تخت پر سوار ہوا قارن بھی
سوار ہوا تلوار چلنی لگی دونوں لشکر اسمیں مل گئی ابھی قباد نہ آئی تھی کہ سامنا امیر کا
اور قارن کا ہو گیا اوس نے ایک تلوار امیر پر ماری امیر نے سپر پر روک کے ایک تیغ جنون کا جو
مارا قارن دو ہو گیا لیکن سات لاکہ فوج قارن کی لڑنے لگی ادہر امیر علمشاہ لندہور عالمگ
جا پہنچی اس بی پہلوان امیر کے جو امیر سے زیر ہوئی تھی ایسی تلوار کی شہر کے اندر اودہر قباد
بہی لشکر لیکر آئی نوشیروان تو ساسانیونکو لیکر بہاگا عدیون نے امان مانگی اور سب
کلمہ پڑھکی مسلمان ہوئی مسجد و نکی بنا ہوئی امیر قباد کو لیکر قارن کا مکان ہو تخت
نشین تہا اوس تخت پر قباد کو بٹہایا اور دوکلا آصف بن برخیا پہنچی کرسی پر ہیہہ پر امر
باقی سب نشستہ بیٹہا اور دوست اسے بیٹی خواجہ خورشید کا اوسے زیادہ مرتبہ ہوا اور سات
گنج قارن کی تبھی امیر نے لئی دیکھی امر کو دی خواجہ خورشید کو جو کہا تہا اوس کا ضاعف دیا اور کہا
ایک شہر کی حکومت بخشونگا لیکن اوس شہر امیر نے پوچھا قارن کا کوئی عزیز بھی ہی کہ نہ

امیر

کہا اوسکا بیٹا ابہی موجود ہی فرامرز بن قارن عدنی امیر نے کہا اوسکو لاؤ لوگ گئی علان
نے اوسکی کہا امیر آپ آوین اور لوگون نے اوس سے کہا بہتا کہ شاید امیر تکو پسند کرین
اسواسطے اوسنے بیٹی کو بہیجا لوگون نے آکر امیر سے کہا امیر نے کہا اوس سے کہو آوے اور کہنا
ہم ہی آوین سے گے غرض اوسنے بہیج دیا جب امیر کے سامنے آیا صورت اوسکی دیکہکر امیر کا دل
کانپا امیر سے کہا ای امیر نہین معلوم کیا صدمہ مجکو اسکی بات سے پہونچیگا کہ امیر اول اسکو
دیکہکر کانپا امیر نے کہا یا امیر اگر یہ ہی تو اسکو بہی قتل کرو امیر نے کہا یہ کیونکر ہو اہی تو اس سے
خطا نہین ہوئی غرض امیر نے اوسکو خلعت دیا اور وہ ملک اوسی کو دیا اور مسلمان کیا
اطالیق اپنی طرف سے اوسپر رکہی کہ اسکو دین تعلیم کرین اب امیر نے امر سے ذکر کیا کہ
عادی کی خبر نہ معلوم ہوئی امر یہ سنکر بالا دیکو نکلا اور امیر ایک ہفتہ وہان رہی کہ جاسوس
خبر نوشیروانکی لاوین تو کوچ کرین بلکہ امیر نے کہا تہا کہ یا امیر اب دور کرو وہ مدائن کو گیا ہو
اب اوسکا پیچہا نکیجے امیر نے کہا جب تک اوسکو دار اسلام مین شہلاو نکالا نہ چہوڑونگا

غرض وہ کام عادی کا بسکے پوچہنا عادیکا شہر اندلس مین اور عادیہ بانو سے کرکے حساب بنا

کر سپاہی بیچ ایک کنارے لگے اب جو باہر نکلے جب گاؤن مین آئی ہیسے کوئی
روز سے بہوکی وہ کہان ہلوائی کی اور کہا اناج بیچ کہاکہ ناشروع کیا لوگ بہاگے
ہین کہ دیو کہان سے آیا غرض آگو جو چلے شہر مین آئی یہان بہی کہانا شروع کیا لوگون
کو قوال سے فریاد کی وہان سے لوگ آئی تاکہ پکڑین عادی نے ایک ستون دکان کا اوکہیڑ لیا
جو اوسکے نیچی تہی دب گئی اور باقی انکو جو مارنا شروع کیا بائیس آدمی مارے اب وہ خبر
شاہ اندلس سے شہر اندلس کا بادشاہ تہا اوسکی بیٹی ایک نام دوسرا اسلام اور ایک تہی
آدیہ بانو بنیٹا اور قد آور تہی معروف شاہ نے کہا اوسکو ہمارے پاس لاؤ اوسکو ہم
اپنا سپہ سالار کرینگے غرض لوگ عادی کو لی گئی انسے نام پوچہا کہا ہمین نے کہا عادی
میرا نام ہی وہ دہ شربت مزہ بادشاہ تنگ رہا اہل حجب تو معروف شاہ نے کہا ہر ے
شرط ہی کہ ایک نقابدار اسے لڑو اگر اوسکو زیر کرو ہم مسلمان ہون عادی نے کہا

اچہا غرض عادیکو تیار اور گرز دیا صبح کو نقابدار یاقوت پوش نکلے عادیہ بانو آئی پہلے
تو نیزہ عادی نے ہوا اکی کیا اوسنے تلوار ماری عادی نے سپر پر روکی سپر کو کاٹ
گئی عادی نے دستانہ مارا تلوار نکل گئی عادی نے تلوار ماری اسنے سر جہکایا گرز لگا
سر قلم ہوا نقابدار نے بہیجا اکے جاکے گرز لگایا گردن عادی کو داکتی ہونے لگے تین پہر مین
عادی نے اوٹہا لیا لوگون نے کہا بس رکہ دو عادی نے چہوڑ دیا نقابدار تو چلا گیا عادی لے
بادشاہ پاس آیا مسلمان ہوا اندر جاکے بیٹی سے کہا اوسنے کہا مرد ان ہی غرض سمجہا
کر انہی تہی باہر آیا عادی سے کہا بیٹی کو اوس شخص کی قبول کرو عادی تو خوش ہوا
عادیکو جادیون نے بنایا جب وہان صمانجیہ کہا آیا امر نے پوچہا ہوا عادیکو شہر مین آیا اور ایک سو اکر
بنا چہوڑ کر معرکی پانچ روپیہ دیکر معروف شاہ تک پہونچا اوسے کہا میرا غلام صندوقچہ لیکر
بہاگ گیا تیر یہ شہر مین آیا ہی معروف شاہ نے لوگ ساتہ کئی کہ جاکر پکڑو امر عادیکی
پاگاہ مین آیا کہ اب دوفی سالی ہی اور سب خرابے امراو بار عادیکا لگا کہ آتا ہی اور معروف شاہ
گہر سے نہین نکلتا وہ تیاری شادی مین تہی امر جو آیا عادیکو دیکہکر کہا اب کا بیکو سلام
کرینگا اور نیکمیلا لیگا اور غلام تو پایا نا تو لیکن یہ کہا کیا کہ بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرتا
ہی خبر جا کہا میر صندوقچہ تو دلی عادی نے گہرا کے بیلچے تو ادہر اودہر دیکہا میر کہا اوس نے کہ یا
ہی شہر کہ بچا کہ مار دلواؤن او سار اور بار بیتہ امر خفا ہوا عنقریب تہا کہ لوگ مارین امر نے
بایان تہل عادیکو دیکہا یا عادی یاد ہے کہ امر کے گلی لگا اور کہا یہ کیا کیا اور لوگون نے معروف
شاہ کو کہی اوسنے کہا خوب ہوا اپنی بیٹی غلام کو دی ہی اب اگہ عادی کہتا ہی کہ یہ امر ہی
کسیکو یقین نہوا اور شادی بہی اثر کی جب عادی نے امر کو پہچانا ہی امر صورت
اصلی بنا اور سارا حال کہا اب عادی کی شادی دہوم سے ہوئی اور کرب خانہ نکالا
تال رکہی بنہ نکدری امر حیران ہوا کہ عادی نے مجہے عادیہ بانو کو بیاہا اگر وزرا انکو محل مین
آیا جیسا تو نانہ والی تہو لی پشواز کاتی اور ملک کے سامنے ہنسی ہوئی اور اوقت امر ایک
دست سے کو دا تین موہر کر کے دو زمین اور سامنے ملک کے امر گر پڑین کہ جان آیا تہی .

عادی یا سمجھا ملکہ کی خاطر جمع کی کہ یہ وہم ہی امر نہیں اور اگر مبتلا ہمیں رنج پر عاشق ہوا ہے
تو ملکہ کو یہ کہا جب اوسنے کہہ دیا تو اوس کا یا کمانی یا میں غم نہ رنج کو ذلیل کیا کہ میری یا میں اوس
کر نہ بچا گا اسکا بادی یا غم رنج نہ کیا اور اسعد نیا ناس جاوی یا جو ہی کہہ کیا ہو عادی نے ملکہ سے
انکا حال عاشق کا بیان کیا کہ انکی یہی حرکت ہی اب اسکو راضی کرو کہ امیر کا ارشاد ہے
تو ہم تم ہر بہت ایک جگہ جمعیں کرین غرض ملکہ نے بہت سی قسمیں دیکر راضی کیا اور امیر کا
نکاح کروا دیا اندس تیز رفتار کا حامل ہوا غرض امیر نے کئی دن کے بعد عادی یا سے کہا اب جلد امیر کا
حال نہیں معلوم عادی نے معروف شاہ سے کہا اوسنے کہا اپنی جورو کو بھی لیجاو عادی نے
کہا وانسے بلا لونگا غرض امیر تو چلا گیا کہ تو مرحبا سے لوگ ہمراہ لیکر کوہ [illegible] آنکلا میں جورو بھی
ہو بھیجونگا غرض جب امیر عدن میں پہونچا امیر حال نوشیروان سنا کہ وہ شہر [illegible] پر ہو بیا ہے
ہین جمشید شہر ری یا اور خورشید شہر ری وہاں گیا ہی امیر ہر کوچ کر کے امیر کی راہ سے
دیکھ کر غرض امیر نے بہ امیر کو راہ میں لیکہ پانچ منزل کو وہ شاہ اور سارا حال عادی کا بیان کیا امیر خوش
ہوئے اور وہاں نوشیروان تعجب جمشید نے کہا بہتر احوال ہی کہ ایک حمزہ سے یہاں تک پایا سارا
ملک چین وادی یا دیکھ اگر حمزہ آوی تو کیا حال کریا سو بختک نے کہا اسکی خبر کیا نی ہی دن
کہونگا غرض جب خبر امیر کی نوشیروان کو آئی کہ پانچ منزل پر امیر ہو چکا ہی تب سے
نوشیروان کے ہیبت سے ایک امر بڑا جمشید نے کہا اب شاہ معلوم ہوا کہ تجکو بڑا خوف ہے
جب تو یہ حال ہوا بختک نے کہا ہم ایسے بدبخت کم نصیب ہیں تا مسی شہر میں جاوین
تا امیر سو یا تو ہم قتل ہو گئے یا مسلمان ہو جاوینگے جمشید [illegible] لگے اور امیر چلے
آئے نے کہ ایک روز عادی یا لوگ جو بارگاہ سلیمانی لیتی جاتی یہی دو منزل پر شہر سے ایک
تالاب تھا اوس پر بارگاہ برپا کر دی کہ سب فرزند کا مکان تھا اور امیر نے بہ تیر کر پسند کیا
بلکہ کیا ہم یہیں رہینگے مکان تھا سجدہ بھی یا اور ادہر سے کوئی کوس آویگا اور ہم حمزہ کی میدان
داری کرینگی لیکن بارگاہ یہیں رہی گی اب امیر کی بارگاہ میں عیش و عشرت ہی کہ ایک
مکتوب کعبہ سے آیا کہ از بزرگی بارہ سے آئی لیکر آیا تمام کعبہ کے قلعہ کو گہر لیا ہی کہ تا [illegible] سے

گروادونگا

کروا دونگا تو یا امیر سلطنت ہو جلد تو امیر نے مقبل سے کہا آپ یہیں رہین اگر ضرورت ہو
نوشیروان تو غارت ہو اور لشکر یہ ہو یا الک فتح [illegible] نہیں تو آپ ہرگز قصد نہ کرین تب
[illegible] اور کو سات لیا اور نکاح قباد نے اور کئی ہزار لوگ بھی غرض مقبل نے لوگ اور کچھ
ہزار [illegible] لیکر اوسی وقت طرف کعبہ کے گئے اور یہاں خبر نوشیروان نے سنی کہ امیر
امیر گئے بختک نے کہا بس یہی وقت ہی کہ سب کا کام [illegible] جمشید تمام کو جمشید نے کہا بادشاہ
نکاح منظور نہیں اونسے [illegible] بختک نے کہا شکر کرو کہ وہ نوشیروان کہین نہیں غرض
اسنے کچھ تامل کیا تیا کہ ایک روز نوشیروان کی [illegible] اور غیر معمول محل میں زر انگیز خاتون ہو
[illegible] نوشیروان کی فیروزہ تاجدار کہ نوشیروان نے کہا تیا جب بہ ننگار امیر پاس
[illegible] کو کہا تیا کہ خبردار [illegible] زر انگیز مادۃ النساء فیروزہ جو پیدا ہوئی اسنے چھپا یا اور کہا
وہ مر گئی حال امیر کا [illegible] کعبہ [illegible] اور عاشق ہونا نوشیروان کا اپنی بیٹی فیروزہ تاجدار پر
اب نوشیروان آئے دیکہا وہ بہاگی پازیب کی [illegible] ایک [illegible] وہ گئی [illegible] جو آیا پازیب کو
دیکہہ کہا یہ کسکی ہی یا زر انگیز نے کہا میرے پاس پادشاہ زادیان وزیر زادیان آیا کرتی ہین
کسی کی رہ گئی ہو گی نوشیروان پازیب لیکر باہر آیا بختک سے کہا کہ [illegible] اوسکو دیکہوں بختک نے
کہا [illegible] نوشیروان محل میں جا [illegible] تک [illegible] سارا حال دیکہ لی غرض نوشیروان
ایک [illegible] دیکہے تا [illegible] آیا اور انگور کی تاک میں جہپ کے بیٹہا اور اپنے معمول سے ملکہ گہر
فیروزہ تاجدار حمام پاس آئی دیکہا نوشیروان نے کہ سامنے بارہ دری پر [illegible] اور
خانو میں ساتہ [illegible] خواصین [illegible] ہمراہ اور بیچ میں ایک
عورت [illegible] نوشیروان نے دیکہی تیر عشق کا [illegible] جب نزدیک
آئی اب تیر عشق کا ایسا لگا کہ جگر [illegible] بی اختیار ہو کے نکلا [illegible] تاجدار نے دیکہا کہ
نوشیروان [illegible] جان [illegible] باپ [illegible] اور
کہا [illegible] دختر [illegible] زر انگیز خاتون نی جو یہ حال دیکہا [illegible] کہا اون
[illegible] نوشیروان بہ [illegible] نوشیروان نے کہا

اُڑ جیا

کہا یکبیک مجھکو تو جہاں سنوت کہ ہوا جا ہی میرے تو اون جاتی ہی یہ کہکر نوشیروان
نی اپنے مارنے کا ارادہ کیا گویا پکارے ای امان جان بچائی زر انگیز نے خنجر نکالا کہ تیری جان
اور اپنی جان ایک کرونگی اور خواصون سے کہا تم دیکھتی ہو مارو اسکو یہ دیکھ نوشیروان نی
دیکھا مادہ وزن تو ہمت نہ سیتی ہی ماری ڈر کے اسے چھوڑ دیا اور باہر آیا بختک نی پوچھا کہ کیا سبب
کسی پر عاشق ہوا ہی پوچھنے لگا کہ کیا ہوا نوشیروان نی کہا ای بختک تو اسکو نکالو یہی تدبیر کر
اوسنے کہا جو میں کہون وہ کر تجھکو کوئی نہ سکتا ہی ایسی حال ہی اور میں سبکی مہرین کروا دیتا
ہون تب تو نوشیروان خوش ہوا صبح کو دربار میں بختک نے کہا بزرجمہر قاضی مفتی حکیم
وغیرہ سب بیٹھی تب ایک کاغذ نکالا اور کہا صاحبو ایسا ہو کوئی بیچ بوی اور ترت بار لاوی
تو صاحب خانہ مباح کیا وہی پایا اور سبکو دکھائی سب بولی کہ مباح کیا وہی بختک نی کہا تو مہر کر
سب نی مہرین کین بزرجمہر سے بھی کہا تم بھی مہر کرو انہون نی کہا میں ایک علامت لکھا دون اوس
کاغذ پہ لکھ دے اور مہر کرونگا بختک نی کہا کیا انہون نی کہا بلکہ یہ بیل خوب ہی ہو اگر [illegible]
سرکار میں بختک نی کہا یہ غنیمت ہے کہا بنا کہ یہ تقریر نکالی اور ایک تم مہر [illegible] نوشیر
وان نی کہا استاد کی مہر نہ ہو بختک نی کہا قاضی نی یا تو بابا کی اب اسکی احتیاج ہی غرض [illegible]
نکاح کی نی اور جو اشیانہ میں اب زر انگیز کا غائب حال ہی بہتی سے [illegible]
خنجر مار ونگی اور بزرجمہر سے بلا کر زر انگیز نی کہا تم نوشیروانکو سمجھاؤ انہون نی کہا بختک کی
سوا کسی کا کہنا نہیں مانتا آخر ایک امر جا امیر تو لشکر میں نہیں ہیں ملک قباد [illegible]
تھی اوس سے کہلا بھیجو زر انگیز نے لکھ کے قباد کو بھیجا قباد بارگاہ میں بیٹھے ہین علم شاہ [illegible]
سلطان سعد وغیرہ سب جمع ہیں کہ کاغذ آیا اور قباد نے پڑھ لکھا ہی کہ ای قباد اپنی [illegible]
اور حال کی خبر لو نوشیروان کا یہ ارادہ ہی قباد کو تو ستانا آگیا علم شاہ نے جو یہ حال دیکھا
آپ بڑھ کے کاغذ پکڑ لیا اور کہا حضور میں [illegible] قباد نے [illegible] کاغذ
چھوڑ دیا علم شاہ نی دیکھا کہ [illegible] ہو گئی اور کہا اگر حکم ہو تو اوسکو سزا دون قباد خوش ہو
علم شاہ باہر نکلے گھوڑے پر سوار ہوئی لوگون نی جانا کہ ہمراہ چلین سبکو منع کیا کہ صاحبو گھوڑ سوار

قباد کا

میں

برابر

میں جیسا ایک کا اور نو لاکہ کا جانا برابر ہے پر جا بیلو تم قصد کرو غرض صبا رہ تک ہمراہ نہ لیا لشکر
نوشیروان میں آئی جب سلطان سعد نے چلا علم شاہ تو دروازہ بارگاہ پر پہونچی گھوڑیکو چھوڑا
جو کیا الف ہوئے اندر گھوڑا چلا گیا چوبدار وغیرہ ان کا منہ دیکھتے رہے علم شاہ تو بارگاہ میں
آئی گھوڑیکو دیکھ کر اوترے بیان جشن ہو رہا تھا نوشیروان زرد کپڑی پہنی تخت پر بیٹھا تھا
علم شاہ آکر تخت پر بیٹھ گئی اور دو نو کان نوشیروانکی پکڑ کے کہا اور ڈرا اسے تعل کیا زور سے
[illegible] جمشید و خورشید شمشیر بھی [illegible] رہ گئے لوگون نی جانا
کہ علم شاہ کو تلوار ماری علم شاہ نی کہا جلد سبکو منع کر تجھکو تو مار ڈالونگا نوشیروان نی اور بختک نی
سبکو منع کیا اور سعد بھی معہ گھوڑی کی چلے آئی علم شاہ نے دیکھا سعد نے کہا تمون جان میں بچا [illegible]
[illegible] کر مار ڈالون پر علم شاہ نی کہا سعد کو بیٹھ [illegible] بختک نی کہا کیا حال
غرض تیسری مرتبہ نوشیروانکو کان پکڑ کے اوٹھایا بٹھایا اور کہا او آتش پرست اس
قدر بی مروت کسی خبر دار بار نہیں تو قتل کر ڈالونگا بزرجمہر نی کہا ای [illegible] بس
علم شاہ نی کہا ہون انکو کہ بابا جان آپ کیا [illegible] کرتے ہین آپ ہی اس [illegible] سمجھا
غرض نوشیروانکو چھوڑ دیا اور ایوان میں آئی سعد نی کہا اب سوار ہو علم شاہ سوار
تو ہوا لیکن آپس میں کچھ بیٹھے ہو دیکھی پکارے کہ یہ نہ کہنا [illegible] سمجھ لیونگا نوشیروان
نی منع کیا سب [illegible] ہو رہی بختک نی کہا آپ تشریف لیجائیں علم شاہ جب باہر نکلے
بختک نی کہا [illegible] واپس بیچ نکالی دو اور علم شاہ اور سعد جب بازار میں [illegible]
تمام [illegible] شہر [illegible] دیکھیے کہ آئینہ دیکھا تمام تیار تھی علم شاہ نی سعد سے کہا تمام
[illegible] سیر جو لوگ [illegible] شہر سعد کے پیچھے چلی آتی تھی ایک شخص نی کہا او بیر
[illegible] خوب تو نے شاہ کو ذلیل کیا ہی شرط کہ تجھکو اور تیری باپ کو سزا دون
علم شاہ نی کہا او [illegible] بادشاہ جمشید آوی تو اوس سے گفتگو کی جاتی اور سچ
[illegible] کیا اب کہا [illegible] علم شاہ کا بازو پکڑ کے کھینچی ایک قبضہ تلوار کی
[illegible] کیا اور [illegible] تلوار میں کھینچ کر [illegible] لگی اب سعد اور علم شاہ نی گھوڑی [illegible]

دمونکو ملاکر ادہر وہ اودہر وہ لڑنے لگے کتنے بہت سے انکا دمی یا ہزار لوگ چلے آتے ہین خبر نوشیروانکو
ہوئی یا خبر تو ہونے کہا اب تیرے بدنامی ہوگی کہ سیاہ تو بارگاہ مین کچھ نہ ہوسکا بارے تعجل کر کے
نوشیروان نے کہا جا کے منع کرو غرض لوگ دوڑے اور سبکو منع کیا علمشاہ اور سعد نکلے کے بارگاہ
امیر مین آئے اور اگر قباد سے کہا کہ نوشیروانکو سر بارگاہ تین مرتبہ کان پکڑ کے اوٹھایا بیٹھایا اور سعد نے
بہت بڑے بہادرے کئی اسعد نے کہا ہمون جان میرے کہا کیا ابھی تو اوس آتش پرست کو خوب
ذلیل کیا غرض کئی مرتبہ دونو نے یہی ذکر کیا حقارت نوشیروان کا قباد ہر چند یہ دونو ہی یہ سنکر
سنکا جاتا کچھ کہہ نہ سکا غرض تو بہت سے کہدیا اور کہا ای علمشاہ بس ہو چکا جا بجا اور لوگ تعریف
کرین شکر ہزار مرتبہ سوائی اس ذکر کے کوئی بات نہین تھی اگر ایسے غیرت تم کو ہی تو کچھ ہو میں ہر چہ
ابھی آیا ہی نانا کو تمہاری قتل کیا ماما کو تمہاری اور ماموںانکو جیوتی پکڑ کے کہ جہان گلفرنگی عاشق
ہو کے پکڑ لیگیا ایسا ہی تو اونکو چہرا اور یہ جو قباد نے کہا علمشاہ کا انکو میں ہر دن بیٹھے ایک
تہہ قباد کو مار آئیں اونکے پکا نشان ہر گیا غرض کیا کے تخت پر انکھیں بند کر کے رو گیا اور دو ہزار
تلوارین کھینچکر اوٹھی لندہور سامنے علمشاہ کے آیا اور کہا یہ کیا تھی یادی کی امیر سیلا جار ہون علمشاہ
نے لندہور کو ہی تلوار ہی خالی تو دو بار اسا ہی ہلا پر اچہر کا لندہور نے لگا لندہور شاہ اوس پر تب
سبکو منع کیا اور کہا ای علمشاہ کیا جانا ہی انہون نے کہا غیرت لندہور نے کہا تو بس
یہ ہی کہ نکل جا علمشاہ

جانا علمشاہ کا طرف روم کے بسبب قباد سے خفا ہوکے

باہر ہو نکلی سوار ہو کر روم کو چلے تجہی سے سلطان سعد کو دیکہا چلا آتا ہی علمشاہ نے کہا بہا سعد تم
کا ہیکو آتے ہو میں تو اپنی زندگی سے بیزار ہون اور حرکت [illegible] سے [illegible] ہی ہونے
اوسوقت غصہ میں کچھ نہ سوجہا جب میری ماں کا نام عاشق کا لیا اب یہ شکل [illegible] کو
کیا دیکہا ونکا سعد نے کہا ای چچا جان مجکو اب بہو اغیر جانتے ہیں جو ہین انکا ساتھ
نہ چھوڑونگا اور زیادہ کہوگے تو اپنی تئین جو ہر کرونگا علمشاہ نے پہر دیکہا کہ کہا اولا اب تم
کیون آئی الہ اب نے کہا یہ شاہ نے یا ہی امیر حمزہ کی جہان سعد وہان میں علمشاہ نے
کہا اور تو امیر زنکادہ غوری یا تم کیون آئی مہر نگار نے کہا میں بہی تو غلام اس شہر یار کا

ہون غرض

ہون غرض علمشاہ اور انکا عیار صیارہ روم کی راہ ہولے اور تین ایک تو سعد دوسرا الہراب
تیسرا زنکادہ غوری پانچ آدمی چلی گئے بانچ قباد کو ہوش آیا ماری شرمندگی کے انکے پیچھے
شعلہ کی محل میں مہرنگار پاس داخل ہوا اور سب سردار لندہور کو بر ابہی انکی کرتے
اوسکو جانی دیا نہین تو اوسکو قتل کرتے یا قید لندہور نے کہا تو بیٹا امیر کا تھا بکو تو
پاس امیر کا آیا تو قباد بادشاہ ہین تو علمشاہ بیٹے کیر سے نہین نکلا تھا غرض بیان تو اپس
میں رنج ہی اور وہان مہرنگار نے قباد کو دیکہکر کہا ای بیٹا کیا کی اور تم سے علمشاہ نے کی قباد
نے کہا اور کچھ بھی قصور تم سے ہی ہوا مہرنگار نے کہا بیٹا ایک تو تو بادشاہ دوسری نواسا نو
شیروانکا اور وہ ہر دم ہی یہ نہ جانتی کیا اوکے پاس کیسی پاس یا تمہارا جیوتی پاس کوئی مرد
نہی اور اوس سے اولاد ہو تو وہ برابر ہماری ہو سکتی کہ سکتا ہی خدا اوسکو غارت کری اور
نمت اوسکی تو میں اوسکو زنجیر کا توں اور یہ سب سردار بیٹھے رہی کہ انہے اوسکو قید ہی کیا تو
میرا نام مہرنگار ہو اوسکی ماں کے جیو تھی نہ کہہ دوائی اور غارت کرون میں اس تخت سلطنت کو
قدرت نے کیا الہی پیا ہی جب رہو امیر حمزہ کی بات بھول گئیں ایسا نہو کہ امیر سے یہ خفگی ہو
غرض ملکہ تو موس کے چپ ہو رہی قباد فکر میں رفع کے ہوئی اور وہان علمشاہ شہر
کماسیاب میں پہونچی تو کہ بیان فرنگی مزوق فرنگی تھا یہ خبر سنکے دو لاکھ فرنگی کی امر سیکی
آیا اور ساری شہر کو قتل و غارت کیا اور قیدوس رومی علمشاہ کے نانا کو قتل کیا
اور اصف و الیاس دونو ماموںنکو زخمی کر کے جار سے رومی معہ اونکو پکڑ کے لے گیا اور رابعہ
اطلاع پوش کے واسطے آیا نانا محل میں بہت سا تلاش کیا ملکہ کا پتا نہ لگا تو بہا کہتا
رہی ہیں بار کے اوس طرف کہ بیان نے ٹولا کہ کورون اور ابھی فرنگیوں سے خیمہ کیا ہی اور تلاش
رابعہ کی ہو رہی ہی علمشاہ نے جو آ کر دیکہا تمام شہر کے مکان اور درخت سب گر پڑے
ہوئی پائین کس سے تلاش وہ کو ہین سے پہچانا اور چار طرف دیکہا اور جو لوگ بہری ہوئی ہین
اونہونکو [illegible] لاشونکو کہا رہی ہین علمشاہ کو دیکہکر بڑا رنج ہوا قریب رات کے تو ہو بجہی نے
نانا کی لاش کو تلاش کرتے ہوئی ایک تکیہ تھا اوسمین پہونچی سامنے سے روشنی

تکیہ پر بیٹھی اور وہان تک سرگیا دون امان وزیر نے جان نثار کی قدوس رومی کی لاش کو اوٹھوایا
ہی تکیہ میں دفن کرنیکو اب ہو امان وغیرہ نے آواز گہوڑونکی ناگہانی سنی جانا کہستان کے
آگ آئے لاش کو دیکہ کے بہاگ گئے جون تہی وہ تب علم شاہ نے پوچہا امان اگر قدوس مر گیا اور
لگا اور کہنے لگا ابہی ناگہانی لاش کو دفن کرتا تہا غرض تکیہ مین آئی لاش سے لپٹ کے
علم شاہ رومی رونے اور امان سے پوچہا کہ راہبہ الطاؤس کا حال کہو اوسنے کہا ای شہریار
مین تو بہاگا تہا لیکن اتنا جانتا ہون کہ وہ غائب ہو گئین اگر ملتین تو کہستان جلا جاتا اسی واسطے
دریا پر ابہی تلاش ہو رہی تہی ابہی یا ہمون اور چار سے آدمی اس سبب مین غرض قدوس کو
تو دفن کیا اور اب ادہر چلنے کا کیا امان نے منع کیا کہ نوا کہ سوار کہتا ہی اتنے مین آیا گر بیگی علم
شاہ نے نہ مانا اور کہا بہائی خیر تو مر جاہی غرض امان تو سمجہا کی ایکطرف نکل گیا ادہر علم شاہ
دریا کی طرف چلے عیارہ نے ذات باندہ کی کہا ای شہریار ایک عرض میری قبول ہو وے مین ایک
عیاری کرتا ہون غرض جب قسم لی لی اوسوقت عیارہ نے کہا مین ایک نقارہ لاتا ہون آپ
جل کر شیمون پار مین ہین نقارہ بجاؤن آپ امیر کا نعرہ کرین ایکطرف سے سعد لندہور کا نعرہ
کرین اور ہر ایک مالک کا نعرہ غرض علم شاہ کو وہ [illegible] کہ عیارہ اونکے کہستان مین آیا جہان
نقارخانہ تہا ایک نقارچی حسن پرست تہا اوسنے عیارہ سے پوچہا تو کون ہی عیارہ نے کہا
مین سوداگر بچہ ہون باپ میرا مارا گیا مین تباہ ہو گیا نقارچی نے کہا ہمارے پاس رہ اسی
کہا اچہا اللہ [illegible] نقارہ [illegible] اور اسکو تو جلد [illegible] پہونچ کی [illegible] نقارہ لیا اور
جا کے اوسکو خوب پینکا اور [illegible] لگا کے لی چلا اور وہان علم شاہ جب عرصہ ہوا گہبرا کے سعد سے
کہا وہ مردکی چلا گیا مین تو جاتا ہون [illegible] تو وہ مثل [illegible] کر
اکیلا جانا [illegible] جلدی کرنے ہو علم شاہ نے نہ مانا اور چلنے اور ادہر سے عیارہ آ نکلا
پکارا کون ہی علم شاہ نے پہچانا اور کہا عیارہ اوسنے کہا ای شہریار غضب کیا تنہا مین تو آنکلا خیر
چلئے اور لشکر مین کہستان کی آئی [illegible] ایکسے علم [illegible] کو قتل کرکے گرایا اور ڈٹا مین خیمونکی کہاٹ
ڈالین اور عیارہ نے نقارہ بجایا علم شاہ نے امیر کا نعرہ کیا اور [illegible] وہان ہی نقارہ بجایا اور نعرہ

للہ ہو کا کیا اب [illegible] کہ جب سوتی تہی غول کے غول نکلا ایک دوسرے کو دیکہ کر امیر سمجہکر لڑنے لگے
اور سب [illegible] خیمونمین مثل [illegible] بہس گئے [illegible] اب نقارہ پر نقارہ عیارہ بجاتا جاتا تہا نعرے
ہوتے تہی کہستان کو خبر ہوئی وہ بہی خیمہ سے نکل کر سوار ہوا اور آ کے پکارا وہ امیر کہان ہی اگر مرد ہے
تو سامنے آ [illegible] یہ جو علم شاہ نے سنا [illegible] اوس تک پہنچا اور کہا [illegible] امیر کا
[illegible] ستم قبل تن [illegible] علم شاہ رومی کہستان پر [illegible] تیغہ [illegible] سات
[illegible] علم شاہ پر [illegible] سر پر رکہا [illegible] تیغہ [illegible] مارا
[illegible] کہستان کے ہو [illegible] سات اوسکے [illegible] تلوار چلنی لگے لاش [illegible]
[illegible] علم شاہ [illegible] چلے [illegible] ایک
[illegible] الیاس [illegible] چار سے لوگ [illegible] علم شاہ نے اسلام کیا اور کہا [illegible]
کا حال [illegible] ایک [illegible] آئی [illegible] ایک [illegible] اپنی [illegible] کو
[illegible] بند کیا تہا اور اوپر سے باغ کے درخت تمام کاٹ کے [illegible]
علم شاہ [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] نے ملکہ راہبہ الطاؤس سے کہا [illegible]
کہستان [illegible] ملکہ نے زہر کا پیالہ بنایا جاتا کہ بیوی اب [illegible] اور [illegible]
[illegible] مبارک [illegible] راہبہ [illegible] علم شاہ [illegible] راہبہ [illegible]
[illegible] کہا صاحبو یہ خواب تہی [illegible] رستم ہمارا یہ حال ہو [illegible] دشمن کو
[illegible] غش ہو گئی [illegible] غش ہو گئی غرض علم شاہ باہر آئی تمام لوگ
[illegible] امان وزیر سب حاضر ہوئی ادہر اب [illegible] سلطان آیا اور [illegible]
علم شاہ کو سلطان سعد یاد آیا کہا ای ادہر اب سعد کہان ہی ادہر اسنے کہا مجہے کیا
معلوم ہمین ہی ایکطرف لڑ رہا تہا اب علم شاہ ساری خوشی [illegible] فتح [illegible] گئی عیارہ
سے کہا [illegible] عیارہ نے [illegible] ڈہونڈنا شروع کیا [illegible] ایک [illegible]
[illegible] نہین مگر [illegible] اوسنے کہا ای شخص [illegible] ڈہونڈتا ہی عیارہ نے کہا
اپنی [illegible] اوسنے کہا [illegible] مجکو نہین معلوم غرض ایک شخص اس قد و قامت کا آیا

اور پکارا اری ناہنجار آدمیوں سے کیوں بھاگے جاتے ہو غرض جب بہت سا مال وہ شہر کی جانب تو کون
ہی او سے کہا او نہیں چار دن میں سے ایک دن یہ ہوں اگر کہستان کے کشندہ کو میں بجھدون تو
مجکو اپنی بادشاہ سے وزارت دلوا دینا اونہوں نے کہا کوئی اپنی ولی نعمت کو قید کروا دیگا
ہرگز یقین نہیں اوسنے کہا میں منع کیا تھا کہ تم اکیلی نہ لڑو کیا اکیلا چپا بان پہونچیگا اور اب
اونکی فتح ہوئی تو اب کیونکر بارگاہ امیر میں میرے آنکہ چار ہووے کہ یہ وہی ہی اور ایسا ہوا ہی
کہ علم شاہ کو منع کرتا تھا یہ ہو گیا اونکو یقین آیا اونکو وہان چھوڑ کے ایک نقب جوان پاس آیا اوسنے
پانی مانگا نہیں معلوم کیا اوسمین دیا کہ وہ بیہوش ہو گیا بس تارہ اوسکا لگا کر اون لوگونکو دیا کہ
سب کہستان کی لاش اور اوسکی قید لیکر جہاز پر سوار ہو کے مرزوق پاس گئی یہ سنکر بیکہہ
وہ فرنگی گہسکر قریب ہی صیارہ کے آکے بیٹھا ایک تلا ر صیارہ کو لیتی اپنی پاؤں پر بیلی اگر اور خالی تو
دونو پاؤن قلم ہوں صیارہ نے کہا او سو ہی تیر اکیلا تھا اوسنے کہا میں نہ جانا کہ تجکو بھی پاس
اپنی باتین کرنیکو کہوں صیارہ نے کہا اسلیے تجکو مارون تو اب مرتا ہی اور تو نے فریب سے اپنے بچنے
نہیں تو کاٹ ڈالتا فرنگی نے کہا تجہی قسم ہی کہ سر میرا کاٹ ڈال کہ اس دردسے نجات
ہو صیارہ نے منہ پر اوسکے تہوک دیا اور وہانسے آکر علم شاہ سے سارا حال بیان کیا علم شاہ
لاش اب کو لیکر چلی صیارہ سے کہا تو امیر پاس جا صیارہ نے کہا میں ابھی ہمراہ چلونگا علم شاہ
نے کہا جانے سے سات کے بڑا کام یہ ہی کہ تو جاکر امیر سے کہہ تو تو میں بارگاہ میں ہر روز نہ دیکھا تو ن
نہیں تو تمام عمر نہ جاؤنگا غرض صیارہ کو امیر پاس سارا حال عاشق ہو سنکر وان اور اپنا
بیگانہ قبا وسے الگ کر صیارہ کو بہیج کر لاش اب کو لیکر جہاز پر بیٹھ کے روانہ ہو گیا اور وہان زرنگاوہ
قریب سا شہر فرسیدہ کہی رمضان نے عرضی مرزوق کو بہیجی کہ لاش کہستان کی لایا ہوں اور کشندہ
کو بہی یہ ہو مرزوق نے سنا مارے غم کے سارا شہر سیاہ پوش ہوا اور ایک سیلاب گریہ کا امنڈ پر بہنے لگا
غرض جب لاش لیکر زرنگاوہ ہو تجا بہت سا مرزوق اور آلا گروہ فرنگی مالا گروہ فرنگی سپہ سالار اور
اسلم وزیر اور بیکرمن اسلم سوختہ کی اور حکم کیا مرزوق نے کہ لاش اسکی خداوند بقیا ہی زرین
تن پاس بہیجو اور جادو اور زرنگاوہ کو دیکہہ کر نکل دیا اسمی سلام کیا لیکن سب برا کہنے لگے کہ یہ

نامردی

نامردی ہی نہ آئی تو بکڑا لایا غرض باعث احسان کے مرزوق نے اسکے نظر لی خلعت دیا اور
علم شاہ کا حال پوچہا اسنے کہا اب سعد کو بلا کر دیکہیں جیسے علم شاہ کو ایک صورت
دونکی ہی غرض سعد کا اراب طلب کیا تو سارا شہر زرنگاوہ کو ہر ایک نام جب سعد سامنے
مرزوق کے آیا اور زرنگاوہ کو دیکہا سلام علیک کی مرزوق خفا ہوا اور کہا ای لڑکے تجکو
شرم اسعد نے کہا کافر سے نامرد سے کیا ڈرتا اگر مرد ہی تو میری بات کہلوا دی اور پکڑ لی تو کہہ
مرزوق نے کہا قتل کرو زرنگاوہ بولا اسکو قتل نہ کرو بلکہ قید سخت میں رکہو تاکہ اسکی خبر سنکے
علم شاہ او بیجا اور ہو میں نکالا کہ سعد قتل ہو گیا تو شاید نہ آوی اور رکا تو وہ برطرح غرض جانی کہ
دونونکو قتل ایک جگہ کرو غرض مرزوق کو اسکی بات بہت بہند آئی اشقر قیلاش کو دیا کہ
لیجا تو خداوند بقیا کی زرین تن پاس لیجا جیسا وہ حکم کرے وہ سعد کو لیکر بقیا پاس
آیا ایک باغ میں کہ وہ جگہ روشن حصار ہی ایک بارہ دری بہت تیار ہی کی تمام جواہر
نصب تھے مسند پر بقیا اور گرد صد ہا بت جواہر نگار رکہے ہیں سبہوں نے اسکو سجدہ کیا
سعد کہہ ہی دیکہا کہ وہ مخفا ہوا لوگ دو سات آئی تو سعد سے کہنی لگی ای لڑکے
تو سجدہ نہیں کرتا تم کو اپنی جوانی پر شاید خداوند تجہسے خوش ہو اور چہوڑ دی سعد نے
کہا لاحول ولا قوۃ یہ برک و کار شیطان کا مجہ نے اسمین سمایا ہی لعنت ہی اسپر
لاحول کا نام جو بقیا نے سنا تجلی ہو گیا حکم کیا او سعد مجہے تیری داد اور کوہ قاف میں ہیجا
آسمان پر تیرے شیلوں کو رد کیا اور وہ نسے ہر ایک کو تو نے اونکے ملک کو جلا دیا اور تیر چلا بہ
سے کہستان کو مار ڈالا تو نے فولاد پر فتح کی سعد نے کہا کیا کہنا میں بقیا نے کہا اسکو تجہز میں
ڈالدو لوگوں نے کہا وہ بہی توڑ دیگا علم شاہ اسکا چچا آتا ہی یہ سنکے بقیا نے کہا جا کر قید رکہو
ابہیا وہ ونکو سیر الملی کی اشقر قیلاش کے گہیرے اور قیلاب میں قید خانہ ہی سعد کو کہا اور وہان
زرنگاوہ نے مرزوق سے کہا کہ سعد کی صورت کی تصویر اوتروا کے اپنی تمام ملک میں بہیجدو کہ جہاں اس
شکل کا آدمی ملے پکڑ کے بہیجدو اس بات سے بہت خوش ہوا اور کہا تو وزارت کے لائق بڑا
عقلمند ہی غرض تصویرین جا بجا بہیجدین اور وہاں علم شاہ طوفان اور ثنا کے کنارے لگی اور

جہاز پر ہوتی ہی گھوڑونپر سوار ہو کر چلے صحرا بصحرا چلے اب وہ صحرا ملا کہ جسمین آب نایاب بیاس
ہی کہا تین چلے نہین معلوم کہ گھوڑون نے کون سے کہا نہ کہا یا ہی وہ نکلا یہ بول کے
بیٹھ گیا جب تو مارہ ڈر کے انہون نے بہت پیاس ہی کہا یا جو ڈی یا غرض کئی روز
تک پانی نہ ملا اور الد اسپ کا مارے پیاس کے غیر حال ہوا اسنے کہا اب ہر طرف ہر طرف اے علم
شاہ تلاش پانی کو ادہر طرف جو گئی ایک شخص ہر ایک شخص ملا علم شاہ نی منت کی کہ کہین
پانی ہو تو دو وہ گیا اور پانی لیا آیا انسے کہا یہ یا انہون نے کہا میرا بہائی پیاس سے مرتا ہی اور
مین بہون غرض وہ ہی آیا اور الد اسپ کو پانی پلایا علم شاہ نی پوچھا یا صاحب جان آکی یہ پوچھا
ای شخص تو کون ہی اور کونسا شہر یہان سے قریب ہی اوسنے کہا تم راہ بہولی اور شہر کیسا یہ تو
مقام طلسم ہی فولاد حصار نام ہی سرزمین فرنگ تین الاگرد و ماہ الاگرد کا علاقہ ہی جاؤ تو پہر
ترسا آیا نہین تو اس طلسم مین غارت ہوتے علم شاہ اوسکو دعا دیکر چلے لیکن علم شاہ نی
کہا اگر گہوڑی پایا ممکن ہون تو ہم مول لین اوسنے دو گھوڑی ہی انکو دی سوار ہو کر آگے چلے کئی
دن بعد پہر پانی نملا مارے پیاس کے غیر حال تہا کہ سامنی سے دروازہ باغ کا معلوم ہوا الد اسپ
نے کہا ای شہریار باغمین پانی ہوگا چلے **عاشق ہونا علم شاہ کا سمن بانو دختر الاگرد کی**
غرض اندر باغ کے آئی جب سامنی بارہ دری کے پہونچی ایک پیر کو دیکھا کہ بیٹھا ہی علم شاہ
نے پیر سے جہک کر سلام کیا اوس پیر نے کہا تو نے غضب کیا کہ مع گھوڑی باغمین چلا آیا علم شاہ
نی کہا مارے پیاس کے غیر حال تہا تہوڑا پانی پلادو اوسنے پانی دیا انہون نے کہا پیر تیرا نام کیا ہی
اوسنے کہا میرا نام شیخ الد ہامی ہی اور یہ باغ ملکہ سمن بانو کا ہی الاگرد کی بیٹی ہے مین باغبان
ہون سب کا دارو غہ ہی ملکہ کو گودیون مین کہلایا ہی علم شاہ نے کہا تو میان الد ذرا سی شراب
ہو تو کہلا دو اوسنے اوٹہکے ایک الماری کہولی صد رنگ برنگ کی گلابیان شراب کی سرخ
و سفید و زرد اور پیالہ جواہر نگار اوسمین سے نکالی لایا علم شاہ نی پیکر الد اسپ کو دی الد اسپ
نے کہا ای شہریار پہلی اسکو پلاؤ تو پیو الد نے کہا مینے تمام عمر نہین پی علم شاہ نی کہا تو ہم بہی
نہ پیئینگے جب تقاضا الد نے زیادہ سے چکہی مزا جو لگا اور مانگ کے پی یا بعد علم شاہ و الد اسپ نے

پی یا جب جو نشہ الد کو ہوا تب لگا علم شاہ نے کہا میان الد مبارک ہو کوئی اولاد بہی ہی الد
نے کہا مینے تو شادی بہی نہین کی علم شاہ نی کہا ہم تمہاری شادی کر دینگے یہ سنکر الد نے
سنا یا جہانا یہ کہنے لگا اب تو ہماری شادی ہوتی ہی علم شاہ الد اسپ ہنس رہی ہین
شراب تہل رہی ہی دروازہ باغ کا پہلے ہی الد نی بند کر دیا تہا او دونو گہوڑے انکو ایک مکان مین
باندہکے دروازہ بند کر دیا تہا کہ شاید ملکہ آوی تو انکو دیکہ پاوی نکا غرض دروازہ پر آواز آئی کہ الد کہول
اور اسمین یا روی نشے کے یہ سنا علم شاہ نے سنکے کہا او الد کوئی دروازے پر چلاتا ہی یہ سنتے ہی الد
کا نشہ ہرن ہوگیا علم شاہ و الد اسپ کو ایک مکان مین بند کر کے دروازہ پر آیا اور کہولا دیکہا کہ گہوڑے
پر سوار ملکہ سمن بانو اور وزیر زادی گلعذار معہ خواصون سب گہوڑون پر سوار آئین ملکہ نے
کہا او نکو جہڑے آج کیا سبب کہ تو نے دروازہ نہ کہولا اب الد آگے آئے کہ ملکہ کے مارے ڈر کے ناچتا چلا
اور کہنے لگا ملکہ اب تو ہماری شادی ہوتی ہی ملکہ اور گلعذار سب ہنس رہی ہین کہ آج
الد کو سودا ہوا ہی غرض ملکہ بارہ دری مین آکر مسند پر بیٹہی الد نے کہا ملکہ صاحب آج ہمارے
باغمین دو نوجوان آئی ہین اور وہ ہماری شادی کر دینگی ملکہ نے کہا ای الد وہ کہان ہین ہمکو
دکہلا الد اسی وقت بلا لایا گلعذار کو بہیجا کہ جا کر لی آوے تو آئی او علم شاہ سے کہا چلو میان تمکو ملکہ بلاتی
ہی او رشتے اپنی جان صفت دی تمکو یہ خیال نہ آیا کہ ایک تو مرد کے نام سے اوسکو نفرت ہی
دوسری یا اس باغمین پرندہ پر نہین مار سکتا تم چلی آئی خدا غارت کرے اوس الد کو اوسنے تمکو
نہ بند کیا اور یہ ملکہ سے کہدیا علم شاہ تو چپ رہی الد اسپ نے کہا پیر کیا ہوا جو آئی اور
تیری ملکہ کیا کریگی نہین جانتی کیا اوسکے نوکر ہین علم شاہ کا تو خیال ہی سمن بانو کا نام سنکے
جانتا تہا کہ کس طرح دیکہین الد اسپ کو منع کیا اور کہا ہم چلتی ہین غرض دونو ساتھ
اوسکے آئی جہان نگاہ دونو کی چار ہوئی تیر عشق کا دونو کے لگا وہ جو اشعر کو قوال
تہا اسے عاشق ہی یا سے نہین قبول کرتی بلکہ ایک تصویر اسکے ہاتھ لگی تہی اوسپر عاشق
ہی یا اب جو علم شاہ کو دیکہا اوس تصویر سے مشابہ پا کے عاشق ہوئی سمن رخ
او گلعذار نے کہا سلام کر ملکہ کو یہ کب سنتی ہین بلکہ نگاہ ملکہ پر کئی جاتی ہین آخر

یہان تک سلام کو کہا کہ اب تک جب سے اسلام کرنی لگی اور اشارے سے بتانے لگین کہ صبح
سلام کر شاید تیرے جان بخشے ہو اور تجھ پر ترس آوی وہ سلام کرتے ہین علم شاہ اونکا سلام
لیتی جاتے تھے سمن رخ نے کہا کہ دیوانہ سا ہی افسوس اس اللہ کا مستحق یا نا مسلمان جاوی اس
نگوڑی ہوشدی کا ٹتی نی اس سے جوان کو قتل کروایا بعضے کہتی تھی کہ اری ملکہ کا تو خیال ہے یہ
تو اب کشتہ ہی ہے آخر ملکہ بولی کہ چلو صاحب نہین سلام کرتا ہے تو کر تم کیا بکتی ہو اوسکے تئین
اس سے کہو کہ بیٹھ جاوی معلوم ہوتا ہی ہے اس شہر کا نہین ہی یا بھی سمجھے گا تو ملی پارہ سمن رخ
نے کہا او میان بیٹھو یہ سنکر علم شاہ برابر مسند پر آ بیٹھی خواصون نی کہا ان بن اری مقلوب
بیٹھ اوٹھی اور جا الٹ کی اوسکا اوس ملکہ نے کہا ان کہا میرے نشان گھٹ جاینگی اسلیے برابر بیٹھے
ہے کہا یہ بندہ بھی آیا زرین تن کا نہین ہی اب ملکہ نے پوچھا تم کیون باغ مین آئی انہون نی کہا
ہمکو پیاس تھی تو تمہاری اللہ ری پانی بلایا کہ اللہ ہی نا جاوے کہا ملکہ اب ہماری شادی ہوئے تب
ملکہ نے کہا صاحب سے کیا کہتا ہی انہون نے کہا یہی کہتا ہے تیرے شادی ہم کرینگے اتنے میں کہا وزیر
بولی تمہاری باپ بھی جگہ ہے بتاؤ اس سے جنسے کی علم شاہ نے کہا باپ تیرا ہو کا ملکہ نی کہا
تمہارا نام کیا ہی علم شاہ نی کہا نام تو نہ پوچھو پردہ ہی رہنی دو نہین تو ہمکو کہنا نا اور محبت حرام
ہو جاینگی اتنے مین سمن رخ بولی کہ کیا خوب مان شمان مین تیرا مہمان ای صاحب اپنا تو
بتاؤ اب تو جل نکلا یہ تو غنیمت نہ جانا کہ ملکہ کی تم پر عنایت ہوئی ملکہ نی کہا نام بتا تا ہی
انہون نی کہا رستم فیل تن بسر حمزہ صاحبقران ملکہ نے کہا کشتہ کیتا ان تو ہین ہو انہون
نے کہا ان جب تئے سبکو معہ ملکہ سناٹا سا آ گیا اور ملکہ نے سمن رخ سے کہا کیا مشکل ہی ال
بیٹے کس پر آیا کہ جسکی یہ تلاش ہو رہی تھی ملکہ نے کہا خبردار اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا
اور سبکو منع کیا کہ خبردار کسی نی جو باہر ذکر کیا اور ادہر اسپ کو ملکہ نے کہا کہ انکو کہہ دو الگ جا کے
بیٹھ رہی تھین علم شاہ نی کہا یہی ادہر اسپ تم اور ہم بیٹھو ادہر اسپ بھی ایک کنارے پر جا بیٹھی
ملکہ نے کہا پھر کچھ شغل شراب کا کرو اور جام کو سمن رخ سے اشارہ کیا اوسنے بھر کر دیا علم شاہ نی
انکار کیا ملکہ نے کہا یہ کیا انہون نی کہا مین تو پہلی ہی کہتا تھا کہ نام نہ پوچھو اب جان بوجھ

کہ تم جانتی ہو

کہ تم جانتے ہو کہ ہم خدا پرست ہین اگر یہ ہو تو کیا مضائقہ سمن نی کہا لو ایک نشد دو شد
میان ایسے باتین نکرو کہ بقیا ای زرین تن خفا ہونگے ہین یاد و ری یا نہ گھڑی علم شاہ نی
کہا وہ گیدی یا کیا ہی لا اکبر الا اکبر لعنت اوسپر وہ کوئی شیطان ہی اور وہان لہر اسپ کو پہلے
پیالے ایک شراب کے اٹنہ شراب کباب بجا جا تا لہر اسپ نے پہا نہ پی اور یہی کہا لیکن
اوس خواص پر انکی بھی نگاہ پڑی اور اوسنے بھی تاکا کہ اچھا جوان ہی وہ یہی باتین کرتی
تھی اور ادہر ملکہ نے پوچھا علم شاہ نی کہا اگر تمکو کہا نا ہو تا تو کلمہ نہ پڑھتے غرض ملکہ نے کلمہ
پڑھا اور ون نی بھی پڑھا لیکن بشرط درمیان کرکے غرض نا بخ سو نی لگا پیالہ شراب کا گردش
مین آیا جب نشے ہو لگے ہی درمیان کا اوٹھ گیا اور پردہ حجاب برطرف ہوا زانو سے زانو لگا
نے لگی کہ علم شاہ نی کان پاس ملکہ کے مونہ لگا یا ہو کہ سے بات کے اور جا کے بوسہ لین
وہ شرم کر کے اس انداز سے الگ ہٹ گئی کہ اور جان نکل گئی اور کہا ملکہ جیکی شراب اپنی
تو ہر ابر سے ساقی ہے دونو کو کیا یان لگ گئین تو اور پڑا دو نو کو ملا اور لہ کا مدہوش اوٹھ گیا
اور یہ حال ملکہ دیکھو دیکھا علم شاہ سے کہا خوب ہمارے شادی کی ہماری شادی تو وہ مجھے
اور اپنی شادی کرلی علم شاہ نی اللہ کو بھی مسلمان کیا اور کہا الدہ تمہاری شادی کرینگے
اب یہ تو عیش و عشرت مین ہین لیکن دو کلمہ داستان سلطان سعد کے عاشق ہونا سلطان
سعد کا ملکہ ماہ گوہر بنت دختر مرزوق پر سنو کہ یہ جو قلعہ قیلاب مین اشقش قیلابی کی
قید مین یا اور مرزوق کی بیٹی ملکہ ماہ گوہر بند اوسنے دیکھا غم مین جا ہی کہ سپاہ کہو ہمیشہ بیٹھی مین اور
رو یا کرتی تھی یہان تک غم کیا کہ سعد اسما ہو گیا و لہر اسپ ہوش ریا مین آ لا انجمن آرا شعلہ رخ
سنے دو کرتے ملکہ سے مرزوق سے اجازت مانگی کہ ملکہ اگر چند دن کسی صحرا و بیابان کی سیر کرین
اور جیو بہلا ہین تو اچھا خفقان کم ہو مرزوق نے کہا اچھا بقیا ای سے پوچھ کے جاو مین غرض
ملکہ سوار ہو ئی سبکو کہو ڑون پر لیکر بقیا پاس پہنچی گئین اوسنے بھی اجازت دی جب
سیر کرتی ہوئی قلعہ قیلاب مین پہوچی جہاں اشقش قیلابی ہوا اور حیران ہو کر پوچھنی لگا کہ
آپ کہان تشریف لائین ملکہ نے کہا بارے بیٹی کے دل کہرا یا ہمین مرے آ یا کہ سیر تو کرنے نکلی ہے

اشفق شاہ کو بہت نگاہ محبت سے دیکھا کرتا تھی تو سچ تو یہ ہی کہ ان دنکی وہ ہوتی تھی پیام تہا یا پاس
آپ ہی آئی ہی یہ جو ملکہ نے کہا اشفق تو ڈر گیا دمین کوئی لگا کیا بتھیا کی مہربانی ہوئی ملکہ
سے کہا غلام کو اپنی سرفراز کیا یہاں جاہین وہاں اوترین غرض باغ میں جید مکان اچھی
خوب خوب تیار کروا کی اونہی وہ خالی کروا دیا ملکہ او سمین آکر اوتری اشفق سے کہا کہ
جب جگہ بلاوین گے او سیوقت آنا اشفق نے آکر اپنی لوگون سے کہا کہ ملکہ نے جو یہ جو ایسے
حرکت کی ہی عقل میری حیران ہی کہاں میں اور کہاں وہ لوگون نے کہا اب ہی تو
کیا ملکہ سے خوبصورتی میں کم ہین او پاس اسکے دلچہ کیا اجارہ تھی ایک آدہ بات پسند آ جاتی
ہی اور یہاں جو حب آئیں نا انکو سوار جائے کہ ملکہ کیونکر ہی یہ سوار ہو کی تو اسو نکو ہمراہ لیکر ہوا کیا تا
دو گہڑی دن چڑہی نکلی اشفق سے ہی جا خبر نکلی غرض پہرتے پہرتے دروازہ قید خانی کی
آئی سیاہ ہو تک انکو سر بیا اپنی ہوگی دروازہ پر ایک بہر کے کوا اور عیار تہا ملکہ نے کہا یہ
کسکا مکان ہی گورنی نے کہا یہ قید خانہ ہی ملکہ نے کہا کون قیدی ہی گورنی نے کہا وہ جو
قیدی آپ نے ہی بہیجا تہا سعد کپتان کہا ملکہ نے کہا دروازہ کہول میں دیکہو نگی گورنی نے
پہلی ہو منع کیا جب نہ مانا او خفا ہوئی مارے ڈر کے کہولا ملکہ جو اندر آئی سلطان سعد کو دیکھا
تیر عشق کا جگر دوز ہو گیا پہ ہی ایک شعر پر عاشق تہی دلربائی کیا او قیدی سلام کر سعد
نے کہا ہم تو خریدار ہین تو بتش ملکہ تجہین مول لین ملکہ نے کہا تو نے کپتان مارا سعد نے کہا
ہان ملکہ نے تلوار کہینچی او سعد پر چلی کہ اسکو مار ڈالونگی یہ کشندہ میرا بابا بیگانہ ہی سعد
نے سر جہکا دیا کہ قسم ہی تہی یا سر کاٹ لے اور شعر عاشقانہ سعد نے پڑہنی شروع کی ادہر یا
ہوش رہا وغیرہ دو روز ملکہ کی بیتیں کرنے لگین کہ جانے دو ملکہ ہی ابہی جا یا میں تو مار
ڈالونگی اور سعد تکتکی باندہی دیکہ رہی ہین اور نگاہ ملکہ کی ابہی مل رہی تہی یا تیر اشفق کی
بیچ ہو گئی رو ڈالا او روتی ہو تہی ملکہ نے کہا کہ میرا ٹہکانا نہ لگی گا اور ای بلا اسی او سکو نہین
مارا یہ جہوٹ کہتا ہی اسکی چہانے مارا ہی اگر یہ مارا گیا تو وہ مزا کیا کا ملکہ نے کہا تیری
خاطر سے ہی چہوڑ دیا اور روئی لگی ظاہر میں تو بہا لکو اور باطن میں عشق سے کہ اب کیونکر

اسکو لی جاوں

اسکو لی جاوں او سی پہر ہی چار گہڑی قید خانہ میں رہی آخر لاچار ہو کی اپنی باغ میں آئی او پلنگ
پر پڑی کہا نہ کہایا سب تمیا تی میں تین روز کہا نہ کہایا دلربائی کہا تہی یہ حال تہا کو
ملکہ نے کہا میں کیہ جان کے نکلی ہی اب تب سی سعد کو دیکہا ہی جان جاتی ہی او جب تک
وہ ہیکار نہ کی ہو گی شعلہ نے کہا تہی یہ تم کہا یا ہا مین کس طرح او سکو لاتی ہوں جب
بہت قسمین کہائین ملکہ نے کہا تب کہا اور شعلہ نے کہا انکو سا نا بکوا کی زیر پلا کی خوامین بیچ
کہایا — دروازہ قید خانہ پر جا عورت تو آگئی اور نگہبانوں سی کہا اشرفیاں یہ لو اور یہ قید کو پلاؤن کس والی
کہ سب سے ملکہ کی ہی کہا نا ہو رہا تہی شاید اس قیدی کی نظر ہو گی ہو تو ملکہ کا جیو ...
تمہے — اور ملکہ بہت خوش ہوئی تہی یہ نگہبانوں سے کہا اب ہماری مجال نہیں جو قیدی تک جانے دین شعلہ نے
کون — کہا تو پہر تم ہی امر سے شاید نے کہا انہوں نے کہا او اشرفیاں لو دو نکو کہا کا میں ملکہ سے
کہہ دونگی کہ قید کو کہوا آئی یہ سب خوش ہو گئی اور کہا کہا یا او اپنی اطفال کی لئی باندہ بیا اس بعد
چار گہڑی کی یہ سب تو مر گئی شعلہ اندر آئی سعد کو بہی کہلایا کہ بیہوش کیا پشتارہ باندہ کی
ملکہ کی پاس لائی ملکہ نے کہا ہوش میں لا فورا شعلہ نے آنا جب نالہ ہو گیا سعد کو اب ہوش آیا
دیکہا کہ باغ ہی او بہت سی ماہ پیکر تہی اور دلربائی کیا یہ ملکہ ہی سلام کر کر جان بخشی تہا یہ کی
ملکہ نے پاس سے مسند پر بٹہایا او شراب دی انہوں نے انکار کیا غرض ملکہ بہی مسلمان ہوئی اب
خواصوں سے او ضعیف بالا پر لگا کر مشمین آباد و نایاب ہوئی لگا او وہاں اشفق کو خبر ہوئے
تمام شہر مین تلاش ہوئی کہیں پتا نہ لگا بعد کئی دن کی ایک جاسوس ملکہ نے اشفق سے کہدیا وہ
انکو پوشیدہ باغ مین کوٹہی پر آ بیٹہا دیکہا کہ چوتری پر بارہ دری جانے کی مسند پر سعد او ملکہ بیٹہی ہی زانو سے
زانو ملا ہوا ہی اشفق کی آنکہوں مین خون اوتر آیا مگر کچہ اوس نے خواصوں نے جو آئی دیکہا دوڑ کر
ملکہ سے کہا زبان سے کچہ بولا نہیں نکالتا ایک کہتی تہی ای ملکہ اشفق ایک کوٹہی پر چڑہا
آخر ایک نے انکو نام لے کہا ملکہ اشفق چلا آتا ہی ملکہ تو اوٹہی سعد نے کہا ای جان جان
بیٹہو آنی دو جو ہی ملکہ ملکہ بلا تو بہاگ گئی او بیٹہ رہ گیا اور اشفق ملکہ کی پیچہی چلا سعد نے انکار
اور آمین پر آموف ہوا اشفق نے سعد پر تلوار ماری انہوں نے تکیہ پر روکی اور قبضہ پکڑ لیا

جھٹکا مارا اونھی سونبہ آرے تلوار تو چھین لے پھینک دیا اور چھاتی پر چڑھ کے خنجر پیٹ پر رکھ دیا
اور کہا حالا در شناختن پروردگار چہ میگوئی اشقش نے کہا جیتے جانا تو مردوئی دین بیہی [illegible]
اب تو دونی ہو گیا ہے یہ مین کہون سعد نے کلمہ پڑھایا اشقش نے پڑھا سعد نے چھوڑ دیا اور کہا
اپنی تلوار اوٹھالی تلوار تولی لی اور سامنے کھڑا ہوا اور کہا الٰہی بہادر تو نہین جانتا کہ سپاہ [illegible]
ہوتی ہین اب اگر مین پر تجکو تلوار مارون سعد نے کہا جب [illegible] مکار نے پہلے مجہا بازار [illegible]
گا اوسوقت اشقش نے تلوار اپنے سے پھینک دی اور کہا قطع ہو وہ ہاتھ جو تجکو مارے الٰہی
شدہ بار شعار خواص کو ملکہ سے کہا خبر دی اوادوا [illegible] ملکہ کی جگہ بہی غرض سعد
نے ملکہ کو ہمراہ شعار اشقش کو دیا اشقش نے کہا ای شہریار مین باہر جا کے سبکو مسلمان
کراون اوسوقت سعد قلعے سے نکل کر پہنچا اشقش نے باہر آ کے اپنے عزیزون اور سردارون کو جمع
کیا او سارا احوال بیان کیا کہ سعد نے میرے جان بخشی کی اوسوقت تم کہان تھے اگر تم
جانا تجاوز قتل کر ڈالتا اب مین تو مسلمان ہوا غرض سب ہون نے کہا اس حلقے مین
ملو ہم جب مسلمان ہو چکے سعد کو بادشاہ تخت پر بٹھایا سب ہون نے نظر دین دین غرض
سب قومون کو دربار کرتے ہین اور شب باغ مین ملکہ رہتی ہین الطرف حکمہ داستان رستم
فیل گمن کی بیان ہوتی ہین سنو کہ جو باغ مین سمینہ بانو عیش و عشرت مین مشغول تھی
رہتی ہین اور انکو بہو کہو لد اسب کو ہمراہ لیکر [illegible] مین ملکہ [illegible] کیا کرتے ہین ایکروز
ایک خواص ہو شمسی لوگون اپنے گھر مین قلعہ امن حصار مین کہ باغ سے [illegible] پر بنا
اشعر کو توال وہانکا مالک تھا اوسکا سمینہ اوس سے منگنی تھی بلکہ شادی کی بات تھی اور [illegible]
ہو رہی تھی اوس خواص نے جا کر اپنی بیٹی سے سارا احوال علم شاہ کا بیان کیا او [illegible]
کیا کہ سے ذکر نہ کرنا غرض خواص تو ملکہ پاس چلی آئی اور بیٹی کا ایک آشنا تہا وہ جو آیا اوس سے
ذکر کیا کہ اشعر کو توال کی شادی ہو جاتی تھی اسے تم لیکر علم شاہ کا سارا احوال بیان
کیا کہ بیلااب کیونکر شادی اشعر کی ہوگی وہ دونو تو آپسمین عاشق ہین باغ مین عیش کرتی
مین یہ گیا تو جا کر اشعر سے کہا ایک امر تمہاری فائدہ کا ہے تو مین کہدون اشعر نے

کہا جو کہ اسنے کہا لا کہ پی لونگا اشعر نے کہا کون سے بات ہے کہ جس مین لا کہ روپی ہین
اگر مطلب ہوگا تو ہزار روپی دونگا نہ بتا تو مفلس کو تحقیق راضی ہوا اور علم شاہ کا حال کہا
اگر اوسکو بتادون تو دینا اشعر نے کہا اگر سچ کہتا تو زیادہ تجکو دینا اسنے کہا اب مین آپ پر کہا
او وہ باغ مین اس طرح آیا اور سمینہ اور وہ دونو عاشق معشوق عیش کر رہی ہین یہ سنتا اشعر
نے اس سارے کی غیرت سے اوس سے کہا جب کچھ ذکر مگر اوسکو تو رخصت کیا او اب یہ رات
گئی تو سعد اکیلا ہو رات تہی دروازہ باغ پر ہو چلا او نے سے ہو گیا کہ باغ مین ملکہ کی غیرت
تو یہ جو باغ مین جاتی اونھون نے کہا ملکہ جس طرح آیا کرتے تہین آج کوئی ونسے باغ مین ہین
اشعر نے دروازہ ہوا اندر سے بند سنا ہوا اور سکے کہدوا کر باغ مین آیا دیکھا ناچ ہو رہی ہی اور
دونون سمینہ بہتی ہین اشعر تلوار میان سے کھینچکر چلا ان سبکو کیا خیال تہا
اپنی ہی مین سب مصروف تہین ایک خواص نے دیکھا ملکہ سے کہا کہ اشعر تلوار لیے آتا ہے
ملکہ کی تو جان نکل گئی علم شاہ سے کہا صاحب تم کوٹھی پر جاکے بیٹھ علم شاہ نے کہا
آنے دو تم تو ہرادو ملکہ نے کہا صاحب کیا فائدہ یہ بات اچھی نہین تو ہنگامے ہم تم جاو
مین سمجھا لونگی جب ملکہ نے دیکھا یہ نہین مانتے ملکہ تو بہاگی اور وہ آ بیٹھا اور ملکہ کو بہاگتے دیکھا
او کہا چلا او کہ یہ وہی سب تال تیرا آستانہ بہاگنی کہ انمین علم شاہ پکارا کہ
پاس اوپر آ اشعر بڑا اور آکر ایک تلوار ماری علم شاہ نے بیٹھے بیٹھے خالی دی اور بارہ بجائے
قبضہ مین ہاتھ ڈالا اور ایک جھٹکا مارا اشعر بہی بڑا پہلوان تھا تلوار تو چھوڑ دی اور گردن مین
علم شاہ کے ہاتھ ڈال کے اپنی طرف جاکہ کھینچے علم شاہ نے ایک ہاتھ ہو مارا او پر گر پڑا اور شور
کیا اشعر نے پھر علم شاہ پر اوٹھایا انہون نے پھر دست بکڑ کے جو کھینچا اونچی مونبہ گرا
کمربند پکڑ کے اشعر کو اوٹھا لیا اور چکر دینا شروع کیا کہ شاید خنجر مارے اور پکارے حالا در
شناختن پروردگار چہ میگوئی اشعر نے کہا جو کہ علم شاہ نے کلمہ پڑھایا اس صدق مسلمان
ہوا علم شاہ نے رکھ دیا اشعر گرد پڑا اور کہا سمینہ میری مان کی جگہ ہے لیکن جانی آپ کے
ولیکن میری طرف سے یقین ہے یا نہین علم شاہ نے کہا ہمکو یقین ہے اشعر نے ظاہر پرستی تو

۶ کی بوکر

اشعر نے کہا ای شہریار اب یہین رہین مین جاکر ساری بات بکو مسلمان کرون اشعر تو
گیا ملکہ نے کہا اب تمنی غضب کیا اب وہ جاکر فوج لیکر آئیگا عالم شاہ نی کہا کچہ پروا نہین جانی تو
پروردگار ہے غرض ایک نامہ قیلاب کے ملکہ ماہ گوہر بند نے اسمیہ کو لکہا کہ اسمین سے نہایت
دوستی تہی اوسمین لکہا تہی کہ اسمیہ بہت روز ہوئی تم ہمکو بہول گئین اور آج کل ہم قلعہ
قیلاب مین ہین جہان سلطان سعد قید تہا اور باقی خیریت و سلام ملکہ نے عالم شاہ
سے کہا عالم شاہ زادہ اہراسب بادر سعد کا حال بیان کیا کہ اتنی خبر تو سعد کی ملی عالم شاہ
نی کہا ملکہ ایسا ہو کہ تم سعد کو کچہ لکہین تم ماہ گوہر بند کو لکہو کہ مین یہہ جو دوسرا نامہ ہی علیحدہ
ہو سعد کو تم پہونچا دو غرض ملکہ نی تو اونہی خیریت لکہی اور عالم شاہ نی سعد کو لکہا کہ مین
قلعہ حصار تک آپہونچا ان شاء اللہ آتا ہون اہراسب کو لیکر غرض وہ دونو نامہ لیکر وہ جو آیا تہا اوسکو
دیکر روانہ کیا اور وہان اشعر جو شہر مین آیا اور اپنی عزیز و رفیقون کو جمع کیا اور کہا صاحبو تم جانتی ہو کہ
رستم ہو زال و برزو کیسا ہوا اور تمہارا بہی مثل انکی نام ہوا اونہون نی کہا ہانکہ اشعر نی کہا بس علاج
جو ہم ہون کہ سب ہزار فوج رکہتا ہو ہمنی سرزوق اور اوس سے مقابلہ کرو تو تمہارا نام ہو صاحبو ہمنی تو
رستم کا ساتھ دیا اور بیعت کی ابقیا ہر غرض سب نے ان اس کہا کلمہ پڑہا اب سب مسلمان
ہوئی اور یہان جب کئی دن گذری اور اشعر نہ آیا ملکہ کو تشویش ہوئی لوگونکو بہیجا جاکر شہر
مین خبر لو اونہون نی آکر عرض کی کہ سارا شہر مسلمان ہوا اور اشعر بہی آیا اور عالم شاہ کو
شہر مین لیا ایک جانب سے نظر مین و عیش و عشرت سے رہنی لگی ایک روز باغ مین سیر کر رہی
بیٹہی کہ ایک طرف کو ایک روشن دیکہی عالم شاہ نی لوگون سے پوچہا اونہون نی کہا ای شہریار یہہ
لوگ شکار کہیلتے ہین عالم شاہ کو سنکر ایک جوش آیا ملکہ سے کہا ہم بہی شکار کہیلنے جاتے ہین ملکہ نی
کہا تمہاری تصویرین جا بجا گئین ہین ایسا نہو کہ آفت آوی عالم شاہ نی نہ مانا اور کہا ای ملکہ
مین اور کہین نہ جاونگا اشعر نے کہا فوج تو ہمراہ اپنی لیجئے تو کہا اہراسب میری ساتھ ہی
غرض اشعر نے دس ہزار سوار ہمراہ کئی اشعر بہی چلنی کو ہوا عالم شاہ نے کہا تم ملکہ کی حفاظت
رکہو غرض عالم شاہ واسطی شکار کے چلی جب کوئی کوس نکل گئی ایک ہرن طلا و سیمیں

7

گہوڑا اوشنا

گہوڑا اوشنا یا معہ اہراسب سب پیچہی رہ گئی اور ہرنکو تیر مارا وہ گرا اور ترپ کے اوسکو ذبح کیا اور خوش
ہوئی کہ ملکہ کو جاکر دینگی اب اسی خیال مین تہی کہ اہراسب اور باہ کوئی آدمی آوی تو چاہین کہ سامنی سے
ایک ہرن آنکلا ہی یا پہ خوش ہوئی انکو نہین معلوم کہ تیر خوردہ ہی اوسکو بہی تیر مارا اور ہرن کو ذبح
کرکے ایک درخت کی سایہ مین بیٹہ گئی اور ایک ہرن کباب کرکے کہا رہی تہی کہ سامنی سے ایک جوان گہوڑا دوڑائی چلا آتا ہی
عالم شاہ کے پاس جب پہونچا اور ہرن کو دیکہا کہا او جوان تو نی میرا شکار کیون مارا انہون نی
کہا تجکو کیا معلوم اور نہ مینی تیر لگا دیکہا تمہارا کیا نام ہی اوسنی کہا کبہی زال عالم شاہ نی کہا
تو تم دونو ہرن لی لو اوسنی کہا اب تجکو قتل کرنا واجب ہی کہ تونی میرا نام پوچہا اور دوسرے
تجکو قبا نی بنایا کیا مین گوشت کا ہو کہا ہون اب جو میرا نام تونی سنا تو مارے گی ڈر کے
کہتا ہی کہ میرا بہی شکار تہا جب تو عالم شاہ نی کہا کیا کہنا ہی تو اس قابل ہی کہ تجکو
کہی کہ اوسکو دور ہو میری سامنی سے یہہ جو کہا ایک تلوار باتین کرکے آگی آ اوسنی مارنی کو
عالم شاہ نی اوسکو جو خالی دی وہ جہاتی کے برابر سے نکل گئی اور سنبہلنے نہ پائے کہ دوسرا ہات
اور مارا اونہون نے بارہ کو بچا کے قبضہ مین ہات ڈال کے زور کیا وہ بہی زبردست تہا تلوار
نہ چہوٹی تب تو عالم شاہ نی ایک جہٹکا نعرہ اللہ اکبر کہکے جو مارا تلوار تو چہین لی اور کمر بند پکڑ کے
اوٹہا لیا اور کہا کلمہ پڑہ وہ راضی ہوا اور مسلمان ہوا از سر صدق اور کہا تم کون ہو انہون
نی کہا رستم نسل کہن کشتہ کہستان وہ قدمونپر گر پڑا اور کہا ای شہریار یہہ کیا حقیقت
ہی کہ تمام اقلیم کہستان کا شہرہ دنیا مین ہی اوسکا اونا شاگرد نہایت اب سوار ہون
اور اپنی لوگون مین جاتا ہی ایسا نہو کہ میری لوگ کئی ہزار آتے ہین اور یاب بہی اوس
شخص کا کئی کوس آگی کہیا ازال نامی سوا لاکہ فوج لئی پڑا ہی مین اپنی لوگون کو
مسلمان کرلون تو کیا مضایقہ عالم شاہ نی کہا تو اسکا خیال نکر اوسنی دیکہا اہراسب کو وہ
پیچہی برابر اوسکی آیا دیکہکر حیران ہوا کہ ایک نہ دو شد غرض اوسکی لوگ آئی یہہ دوڑ کے آگی
بڑہا اور جاکر سارا حال بیان کیا کہ جو میرا ساتھ دو تو میری بقیا بیعت کی پانچ ہزار تو
مسلمان از سر صدق ہو گئی اور پانچ ہزار نی خاطر سے اسکی کلمہ پڑہا او سوفت کہا ای شہریار

شمعۂ پری

اب مین اپنی بابکو بہی مسلمان کرون پہر اوسکو شہر مین لیجا چلون شہر برقہ مین علم شاہ نی
کہا اب ہمکو تمہارا پاس ہوا ایسا نہو وہ نہ مانی تو سعد کہا کہ مین تم پاس جاؤنگا اوسنے کہا
نہین وہ مان جائیگا بلکہ اوسکو دیکہہ کی شاید نہ مانی علم شاہ نے کہا اچہا جاؤ سعد جب چلا گیا بعد ایک
ساعت کے علم شاہ بہی پیچہے اوسکے چلا اور سعد نے کہا اب کہان جاتی ہین انہون نے
کہا اب مجہکو مناسب ہے کہ اوسکے خبر لاؤن غرض یہہ بہی اپنے لوگون کو لیکر چلی اور وہ جو آپ
پاس آیا سلام کیا اوسنے حال پوچہا اپنے تمام اول سے آخر تک بیان کیا کہ کیا بلا ہے
اور تو بہی ہمارا دوست رہتا ہی اپنے قوم مین اوسکا اختیار کیا تو بہی مسلمان ہو اوسنے کہا
اوسکا کیا نام ہی اسنے کہا اگر تو قسم کہائی اور بقیہ لعنت کرے تو نام بتاؤن وہ خفا ہوا کہ تو
میرے سامنے تعریف دیتا ہی اسنے کہا بیٹے کو بہی نام نہ بتایا تب تجہے کہتا ہی کہ یہان لا کر لعنت
تجہہ بہی یہہ سنکے اوسنے ایک تلوار بیٹے کو ماری زرا سا بہی بال لگا زخمی ہوا بیٹا سے اوکو لگا تو بہی چہوٹ
گیا سب اہل وعیال نے کہ اسکے شہر مین ہین اور جو صادق تہی وہ جہ جہ مین کو دی تلوار چلنی لگی
کہ نعرہ علم شاہ کا ہوا اور اسب نے یہہ وہ تلوار کی کہ شعبے کے ہت نے لگادی غرض کہ بہی الزال کہ علم شاہ
کا سامنا ہو گیا اوسنے کہا کہ تلوار ماری کہ تو نے میری بیٹے کو خراب کیا انہون نی سعد کو
روک کے سر کاٹ جہکا کے جو کمر پر مار استل خیار ترکے دو ٹکڑی کیا برابر ہو گئی لوگون نے امان
مانگی کہ ہم تجہکو بجائی اوسکے جان تہے ہین کہ اوسکا بیٹا ہی اور سب مسلمان ہو گئی بہی زلزال
علم شاہ کو لیکر شہر برقہ مین آیا اور شہر کو بہی اسلام آباد کیا علم شاہ نی ملکہ سمینہ بانو کے
واسطے کچہہ چیزین تحفہ اور عجائب وہانکی بہیجی اور کہلا بہیجا کہ تم خاطر جمع رکہو مین بہی آتا ہون اور
اشعر کو تو اول کو بہی سارا حقیقت بیان کی لکہی اور اب سنا ہے کہ کوچ کی گئی اور دن جو
خط سمینہ بانو کا ملکہ گوہر بند کو پہونچا اوسمین دیکہا کہ ایک قصہ بجا ہی کہ ہوا ہے سلطان سعد
اوس قید کو جسطرح ہو پہونچا دینا اور اس نامہ پر کاسامنا سعد کا کر دار دینا یہہ بہی
نگاہ سے دیکہہ لی ماہ گوہر بند نے سعد سے کہا مین تمکو بیہوش کرکے اوس نامہ پر کو دیکہا
ونگی انہون نی نہ مانا او سوقت ملکہ نے قسمین دین کہ تم اتنا کرو کہ ایک اسم بزرگ کو طوق

زنجیر ہین ہو کہ وہ اگر تمکو قید دیکہہ لی او وہ نامہ تمکو دیا کہ سمینہ بانو نے لکہا ہی کہ اوس سے اور
اور مجہمین نہایت محبت ہی مین ترقی ہون کہ تمہاری خبر بہہ بار تکرے اب تو بجز قید کی
تمہاری بہی غرض یہہ راضی ہوئی اور ایک کمرہ مین انکو طوق و زنجیر کرکے بٹہایا اور آپ چلی گئی
کلید بٹہی اور نامہ کو پڑہا اوسنے آکے سعد کو قید دیکہا سلام کرکے نامہ علم شاہ کا دیا سعد نے کہولا
اوسمین لکہا تہا کہ ای جان عمون ہم تمہاری خبر سنکے لائے ہین اب سنکے قلعہ آہن حصار مین اگر
اشعر کو تو اول کو معہ تمام شہر مسلمان کیا اور بالاگرد کی بیٹے سمینہ بانو پاس ہم ہین
ان اللہ تعالی تمکو اگر چہوڑاتے ہین یہہ جو سعد نے پڑہا خوش ہو گیا انکو نے لکہا یا اور نامہ کی
ہو سے لی کلیجی سے لگا اور ملکہ جو دیکہہ رہی تہی جل گئی صاف یقین ہوا کہ سمینہ بانو پر یہہ عاشق
شیدا ہی باوجود اوسکے کہ تمکو نہ معلوم تہا کہ یہہ بیلی او سپر عاشق ہو چکا ہی اور یہان سعد نے
بعد اشتیاق کے لکہا کہ ای عمون جان مین بفضل ایزدی قلعہ قیلاب لیا سبکو مسلمان کیا
او ملکہ ماہ گوہر بند میرے پاس ہی اوسی نام کی ستر ہین یہہ پیغام لکہہ کر نامہ بر کو دیا وہ تو
لیکر باہر گیا اور یہان ملکہ نے آکے قید تو انکی یہہ طرف کی لیکن خفا ہی بات نکی سعد نے
ہو پوچہا ملکہ تو بہت ہو نگئے زار و قطار رونے لگے بال سر کے پریشان کئے اور کہا مجہے سبکو
گواہ کیا ہی تو سمینہ بانو پر عاشق ہی اب یہہ لاکہ عذر کرتے ہین کہ میری تہا کہنا مانا
نہ ملکہ نے سمینہ اسکو یقین نہین آتا جب تو سعد نے لوگون کے جلدی اوس نامہ بر کو
لو بہانی بندینا غرض جب نامہ بر آیا او نامہ ملکہ نے پڑہا نادم ہوئی سعد کے قدمون پر گرکے
کر میرے خطا معاف کر غرض سعد نے گلی لگایا اب نامہ بر سمینہ بانو پاس آیا سمینہ نے
پڑہا وہ جو علم شاہ نے تحفہ بہیجا تہا اور نامہ بہی اوسکے جواب مین لکہا کہ جلد آؤ اور تمہارا بہیجا
سعد جو قلعہ قیلاب مین قید تہا اوسکے پاس سے یہہ نامہ آیا ہی یہہ لکہ کے علم شاہ پاس
شہر برقہ مین بہیجا جب علم شاہ نی نامہ سعد کا پڑہا اور حال معلوم ہوا خوش ہو کے لہر اب
سے کہا کہ لو بہاری طرح سعد نی اپنے شہر قیلاب کو مسلمان کیا ماہ گوہر بند عاشق ہی یہہ جو
لہر اب نے سنا مارے خوشی کے تہی مین کہا الہی الہ اسنے تعجل پہر کہا کہ علم شاہ کو بہی نہین

چهوڑا جاتا غرض علم شاه نی کوچ کیا کہی زلزال کی سات سو اور دو لاکه سوار ہمراه ہوی اب ایک کمال
کهیلنے ہوی جاتی ہی لہراسب اور آپ ایک ہرن پر گهوڑا ڈالا بیابان تک نکل گیا که ہرن تو غایب
ہو گیا اور رات ہو گئی تمام لشکر سے راه بهول کے نکل آیا لہراسب نی کہا اب کہان رات
بسر کیجی جب صبح ہوئی گهوڑون پر سوار ہوی ایک گهڑی چلا اور گهوڑا او تها یا تمام
دن پهر چلا گیا پهر دن رہ گیا وه گهوڑ غایب ہو گیا اور مسافر دیکها ایک دیا علم شاه نی پوچها که تو کیا ہے
آتا ہی ادب نی کہا تیرنشت سے مجهکو نہین معلوم یه شہر یہانه ہی وه تو چلا گیا علم شاه نی کہا چلو
لہراسب نی کہا اچها شہر لکہا ضرور جو شہر مین جاتی ہی کہ آفت ہو علم شاه نی کہا کیا پروا ہی
لہراسب تو لاچار جب ہوا اور سات اکی یہانه مین آیا دیکها که شہر بہت آباد ہی اب تلاش
سرا مین بازار مین چلی جاتی تهی که حمام پاس پہونچی حمامی نی جو یه صورت اور لیاقت دیکهی
آنکه دیکهایا اور کہا حمام تیار ہی حضور نہاوین علم شاه اوتر کے حمام مین گئی لہراسب سب
نہانے لگی گهوڑی حمامی نی باندهی حمامی انکو نہلا رہا تها حمام مین ایک طرف علم شاه کی تصویر دیکهی
چہار طرف تصویر نہین لگی تهی اور ایک درمیان شاه سبکی بادشاه کی لگی تهی تا کی نہلاتی
نہلاتی تصویر جو دیکهی علم شاه سے مشابه پائی وه ہی رنگ ڈهنگ گیسو ان خط و خال
ابرو ہی یه دیکهتی حمامی نے ایک غلام کو فولاد زنگی جو کوتوال شہر تها کہ کشنده کی بستان تک آیا ہے
کوتوال نی پیادی بهیجی که جا کر اوسکو پکڑ لاو اور اب یہی بهیجی که فولاد زنگی بہت سی لوگ لیکر چلا
جب وه لوگ در حمام کی پہونچی اور آواز گهوڑون کی سنی حمامی نی کہا معلوم ہوتا ہی که کوتوال آیا
علم شاه سمجهی که واسطی نہانی کی آیا ہوگا علم شاه نی حمامی جلدی مین کپڑی پہنی اور ہتیار بندهکر
باہر آئی که وه پیادی آ پہونچی اور کہا ای جوان چل کوتوال تجهی بلاتا ہی علم شاه نی کہا خبردار دور ہو کوتوال
کا کیا مین نوکر ہون پیادون نی کہا تو گنہگار ہی کشنده کی بستان لہراسب نی کہا ابهی سر اوڑا دیتا تها
علم شاه نی کہا ابهی لہراسب خدا کو یاد کرو سر نہیم شہ شیر ضیب آنچه آید بر سر من زیب
اور تلوار میان سے لی سات آدمی تهی علم شاه نی اور ستره آدمی لہراسب نی مار لی غضب ہوی چلا چپڑ
ہی لات ہی تلوار ہے که اسمین نرسنگا ہو نکلا اور فولاد زنگی بهی آ پہونچا دیکهی که اتنی آدمی

مارے گئی اور کوئی اب آگو نہین جاتا اور یه کہتی ہین که مار لو اور ہزارون چلی آتی ہین که خبر بادشاه
کو ہوئی فولاد سے کہلا بهیجا که جسطرح ہو انکو جا کر بی پاس لاو اسوقت فولاد ہمت باندهکے
سبکو ساتهه لیکر علم شاه پاس آیا اور کہا بادشاه انکو بلاتا ہی لہراسب نی کہا اچها تو ہم چلو اگر جان
جاوی گی تو وه ہین چلی کی ہمر علم شاه نی کہا تو تم سب ہٹ جاو تو ہم چلتی ہون فولاد نی
سب کو ہٹایا وه دو آدمی گهوڑون پر سوار ہوی اور بارگاه مین آئی قریب چلی سب کے دنگل تک نہین پہنچی
تهی علم شاه نی کہا سلام علیک نه میران شاه نی انکو اشاره کیا که اسکو پکڑ لو او لوگون نی
حلقه کر حملا مارا ہین علم شاه اور لہراسب نی تلوار کی بہت آدمی قتل کی علم شاه ہو چلی قریب
تخت کی پہونچی اور سینے تلوار ماری انہون نی جہین کی اوٹها لیا بچا لی سر کی اپنی جو دیکها که جان
گئی امان مانگی اور ازراه کینه مسلمان ہوا انظار ساری شہر کو مسلمان کیا تخت پر انکو بٹهایا بعد
کئی روز کی فولاد زنگی نی بیہوشی دیکهی دونو کو قید کیا اب جو ہوش آیا دیکها که دغا کی زمیران شاه نی
کہا انکو قتل کرو که اسی نی بقیا لی زر مین ہی کو برا کہا ہی جب جلاد نی زیر تیغ بٹهایا اور جلاد پکارا که
شعر سلطنت سلطان کند فرمان بر جلاد چیست ☼ مرضی او انه بلا شد طعنه بر جلاد چیست
جو کچه بادشاه سو کہا لی ایک حکم ابهی آیا ہی که ایک نی کہا ایسا بادشاه ایسا نہو که مرزوق کی ہی که پاس
نهیں ہی ریاست کیا سچ کہا غرض کہا که لی آو نه قتل کرو اور تیاری کوچ کی مرزوق پاس کی
لیکن یه بهی خبر اسکو معلوم ہی که الاگر دکی بیٹی سمینه بانو اسپر عاشق ہی اور اوسنے سارے
قلعه مین حصار سے مسلمان ہی اور کہی زلزال نی بابکو قتل کر دیا اور لاکه سے وه بهی مسلمان تها
اپنی فولاد سے کہا کوئی ایسا ہو که جا کر سمینه کو بهی پکڑ لاوی اور وه قلعه لی لی فولاد نی کہا
یه مرا کام ہی اوسنے کہا کوئی تدبیر ہو تو قلعه ہات آوی مستحکم بہت ہی کیونکر ہو سکی گا فولاد
نی کہا مرے پاس علم شاه کی مہر ہے میں لوٹا لی تهی اسکے نام کا مہری نامه لکه کی ہندو
قوم مین آدمی ایند کی لیجا دونگا سمینه کی واسطے مال بهیجا ہی اس بہانه سے جاکر لی لونگا
اوسنے کہا تو پهر جو انکی قید لیکر جاتا ہون تو قلعه قبلاب مین سمینه کو لیکر آو بادشاه تو علم شاه کی قید
لیکر کوچ کر گیا بعد فولاد زنگی نی بہت تیاری صندوقون کی کر کے دو دو پہلوان زبردست اوسمین

مصالح الشامی اور کوچ کرکے آہن حصار پر آیا خبر اشعر کو ہوئی پوچھا تو کیون آیا ہی فولاد بے وفا مارا گیا
علم شاہ کا ماما ہجا ملکہ پر سارا حال اشکار کیا اور جام کیا اور یہ پرستا تھا ہو نازمیران شاہ کا ملکہ بعد اشتیاقی
کے کہ یہ حال ہجا ہی میں نہ آیا ہون ملکہ خوش ہوئی کہ پہلے یہ تحفہ آپکا ہی اشعر سے کہا ہی یا ہو
اندر قلعہ کے بلوا او اشعر نے کہا ملکہ اسمین ہنسنا کہنا نہ مانونگا یہ مقدمہ ناموس کا ہی اور اگر ایسا
ہا تو اوسکا سب کو نے سمجھا اسکو چلا کیون سمجھا ملکہ نے کہا مجھکو بلایا ہی کہ لو اسب آتا اوسپر سے اشعر نے
کہلا بھیجا کہ تم باہر رہو اور یہاں بیان سمجھو جب علم شاہ آونگے تب یہ سات آٹھ فولاد دو ایک مکار
ہی اسنے کہا اچھا میں کیا کرونگا آگے غرض وہ صندوق اشعر نے ایوان میں رکھوا اب کھول لے
اور کل ایسی اوسمین رکھی تھی کہ اندر سے جا مین تو کھل جاوین یا جب وہ پہلوان نکلے دی تلوار
دی تلوار کشیدہ لاشون کی لگا دی اشعر چھوڑ تا تا یا ایک جگہہ پاؤن اولجھا اور گرا لوگون نے اشعر
کو پکڑ لیا اور دروازہ کھول دیا فولاد زنگی فوج لیکر آیا قتل کرنا شروع کیا آخر امان مانگی الغرض جا کے
سمیر بانو وہ بھی پکڑ لیا اور بیان نے علم شاہ کا قید ہونا اور سمیر بانو کا آنا بھی ہو جب صبح ہوئی ماہ گوہر بند کو
زیادہ ہوا مرزوق نے مالا کرو سے کہا کہ گوہر بند آٹھ روز کا وعدہ کر کے گئی تھی اور اتنا عرصہ ہوا خبر
منگوایا جاہی یہ کہکر برق فرنگی کا انتظار کر رہے تھے جابلوس نے مرزوق نے اوسکو کہا کہ جا کر خبر لے
خبر لایا جاہی اوسنے مالا کرو نے کہا کہ آہن حصار میں سمیر بانو پاس پہنچا کر خبر دو غرض جابلوس
پہلے قیلاب پر آیا خبر اشغش کو ہوئی اوسنے آکر ملکہ سے کہا ملکہ کی جان نکل گئی سعد سے
کہا کہ ایکدم یہ کیوا اسکے طوق زنجیر میں اور ہتھکڑیاں پاؤن میں ہین او سعد نے سنا ملکہ نے
ورد ہوش کیا اور قید کرکے جابلوس کو بلایا ملکہ کو آکر خبر کیا اور سارا رنگ بیان کیا کہ ملکہ
اور یہ رنگ نقشہ یہی وہ کوار ہی ہین کا قول نہین حیران حیران دیکھا کیا بعد سعد کا حال
پوچھا اشغش نے اوسکو قید خانہ مین دیکھا دیا دیکھا اسنے کہ سعد پڑا سوتا ہی ایکھو قید ہی غرض
ملکہ نے اسکو رخصت کیا چلا گیا اور پھر راہ سے پھرے کے صورت بدل کے کمند لگا کر وہ کا سر پر لکھے
پر قلعہ میں آیا ایک اسکا دوست تھا اوسکے گھر آیا اور سب حال اوسنے بیان کیا کہ ملکہ کا نہ کہا یہ بات رہی ہے اور
اور کمند ڈال کے محل مین آیا اور کوٹھی پر سے دیکھا کہ سعد اور ماہ گوہر بند دونو مسند پر بیٹھی ہین

[illegible] آپ میں بیٹھی ہی اور علم شاہ کا حال سعد کہ زخمی جابلوس نے جیسا ہی کہا کہ
[illegible] تو اسکے تنہا سے مارا جائیگا یہ سارا حال دیکھکر قلعہ سے نکل گیا اور اب آہن حصار
[illegible] ہی اشعر کو توال نے علم شاہ کو اور اسب کو پوشیدہ کیا اور اوسکو
[illegible] لیا اور مالا کرو کا پیغام پہونچایا اور رخصت ہو گیا اور یہ کیفیت پایا دیکھی محل مین
[illegible] علم شاہ کو اور سمیر کو ایک جگہہ بیٹھے دیکھا او سوقت علم شاہ قصہ کہتا ان کے مارے جاتے
[illegible] سب بیان کیا عورتین آہ اور کرتی جاتی تھین غرض یہ سب حال دیکھ کے جابلوس
[illegible] سو چا کہ ای جابلوس اگر مرزوق کے سامنے گوہر بند کا حال کہا وہ مروا ڈالیگا اور
[illegible] بلا اور وزیر تھا یہ سوچ کے برق فرنگی اور جابلوس مالا کرو پاس آئی اور ملکہ گوہر بند
[illegible] بیان کیا اور کہا اگر آپ اسکے حامی رہین تو یہ مرزوق سے کبھی مالا کرو نے کہا
[illegible] میں ہونگا او سوقت یہ بھی جب صبح ہوئی مرزوق تخت پر بیٹھا مالا کرو جابلوس
[illegible] ملکہ کا حال کہا اسنے کہا خیر و عافیت سے ملکہ بھی آئی ہین اور کہا نہین مرزوق کے
[illegible] سمیر بانو کا اور علم شاہ کا حال کہا کہ اشعر کو توال معہ قلعہ آہن حصار
[illegible] یہ سنکے مرزوق نے مالا کرو کی طرف دیکھا اور کہا کہ سمیر نے کیا بھی خبر سے
[illegible] شفق ہوئی اور اشعر کو توال مسلمان ہوا مالا کرو نے کہا کہ یہ بھی نہ مجھکو تو معلوم
[illegible] مع اشغش سلطان سعد نے مسلمان کیا ماہ گوہر بند کو مرزوق نے کہا
[illegible] کہتا ہون اری اشعر مالا کرو نے کہا ہان اشغش مرزوق نے کہا تیری کیا
[illegible] کہا یہ اب عالم مین مجھکو یہ معلوم نہ تھا وہ ماہ گوہر بند مغضوب گئی اور خبر سعد
[illegible] یہ سنکے مرزوق خفا ہوا اور چاہا کہ حکم قتل کا دے کہ برق فرنگی نے ہاتھ باندھ کے
[illegible] سچ کہتا ہی اور اب بھی یہ دونو سانحہ ہوئی اور جابلوس دیکھ آیا ہی
[illegible] سے انکا حال اور اوسکا آپسے کہا یہ سنکے مرزوق جب ہوا اور مالا کرو
[illegible] حصار پر بھیجا اور مالا کرو کو قیلاب پر کہ سلطان سعد کو پکڑ لایا سر اوسکا لا
[illegible] بیرو کو بھی قتل کرنا یہ دونو باہر آئی اور کوچ کیا تو جب یہ ہو چکا او سوقت

کیا

مصلح الشامی اور کوچ کر کے آہن حصار پر آیا خبر اشعر کو ہوئی پوچھا تو کیون آیا ہی
علم شاہ کا ما بہجا ملکہ پر سارا حال آشکارا کا اور جام کا اور پہر سال نشاط ہونا ظہران
کہ کہ سب حال بیجا ہی میں بہر آیا ہون ملکہ خوش ہوئی کہ پہلے یہ تحفہ آیکا ہی
اندر قلعہ کے بلوا لو اشعر نے کہا ملکہ اسمین مبادا کہنا نہ مانونگا یہ مقدمہ ناموس
نہ ہا تو ادہر سب کو نہ بہیجا اسکو چلکیون بہجا ملکہ نے کہا کہ مجھکو بلایا ہی کہ ادہر سب آتا
کہلا بہیجا کہ تم باہر رہو اور وہان بیان بہیجو جب علم شاہ آوینگے تم بہی ساتھ
ہو لینا اسنے کہا اچھا مین لیکر وہ نگا آگے غرض وہ صندوق اشعر نے ایوان میں
اور کل ابہی اوسمین رکہی تہی کہ اندر سے جامین تو کہل جاوین بات جب وہ پہلوان
دی تلوار کشیدہ لاشونکی لگادی اشعر چہور دیا تھا ایک جگہہ باوان اولجا اور
کو پکڑ لیا اور دروازہ کہول دیا فولاد زنگی فوج لیکر آیا قتل کرنا شروع کیا آخر
سمیرہ بانو کو بہی پکڑ لیا اور ہیپانے علم شاہ کا مقید ہوا اور سمیرہ بانو کا بہی ہو
زیادہ ہوا مرزوق نے بالاگر و مالاگر سے کہا کہ گوہر بند اشنہ روز کا وعدہ کر گئی تہی اور
منگوایا جاتا ہی یہ لیکر برق فرنگی کا شاگرد ہے جابلوس نام مرزوق نے اوسکے
خبر لایا جاتی اوسنے وہ بہت مالاگر نے پوچھا کہ آہن حصار مین سمیرہ پاس پہنچا کر
پہلے قیلاب پر آیا خبر اشغش کو ہوئی اوسنے آکر ملکہ سے کہا ملکہ کی جان نکل
کہا کہ ایکدم مہر کہو اسکے طوق زنجیر ہین اور ہتکڑیان پاؤن مین ہین اور
پر خوش کیا اور قید کر کے جابلوس کو بلایا ملکہ کو آکر خبر کیا اور سارا رنگ
اور پیا رنگ نقشہ بہی وہ کہوا رہی ہین کا قول نہین حیران حیران دیکہا کیا بعد
بوجہا انکو بہیجے لاکر قید خانہ مین دیکہا دیا دیکہا اسنے کہ سعد پر اسوقت ہی
ملکہ نے اسکو رخصت کیا چلا گیا اور ہر راہ سے ہرے بصورت بدل کے گہڑا لکر
پر قلعہ میں ایک اسکا دوست تہا اوسکے گہر آیا اور یہ حال اوسنے یہ ملکہ کا نہ کہا ہو
اور کمند ڈال کے محل مین آیا اور کوٹہی پر سے دیکہا کہ سعد اور ماہ گوہر بند دونو

7

کہا ہے وہ سو گنا آپ میں ہے رہتی ہی اور علم شاہ کا حال سعد کہہ رہی ہی جابلوس نے یہ سن کہا کہ
اگر تو سب حال کہا ہی تو اسکے ہاتہ سے مارا جائیگا یہ سارا حال دیکہکر قلعہ سے نکل گیا اور اب آہن حصار
مین پہونچا اور وہان بہی اشعر کوتوال نے علم شاہ کو ادہر سب کو پوشیدہ کیا اور اوسکو
بلایا ملکہ سمیرہ کو خبر کیا اور مالاگر کا پیغام پہونچایا اور رخصت ہو کے گیا اور پہر کئی روز بعد دیکہی محل مین
سمیرہ کی بہی آیا علم شاہ کو اور سمیرہ کو ایک جگہہ بیٹہے دیکہا اوسوقت علم شاہ قصہ کہتا تہا کہ ماری جاتی
تہا اور تو لایا کہ یہ کیا نسبت ہیان کیا عورتین آہ اوہی کرتی جاتی ہین غرض یہا نکا یہی حال دیکہکے جابلوس
اپنے گہر مین آیا اور سوچا کہ اے جابلوس اگر مرزوق کے سامنے گوہر بند کا حال کہا وہ مروا ڈالیگا اور
مالاگر وہی ایسا ہی اور وزیر بہی سوچ کے برق فرنگی اور جابلوس مالاگر و پاس آیا اور علم شاہ کو گرفتار ہونا
کہا اور سعد کا حال بیان کیا اور کہا اگر آپ اسکے حامی رہین تو یہ مرزوق سے کبہی مالاگر نے کہا
اچہا مین بہی بارگاہ مین ہونگا اوسوقت یہ کہیو جب صبح ہوئی مرزوق تخت پر بیٹہا مناد جابلوس
آیا مرزوق نے کہ ملکہ کا حال کہا اسنے کہا خیر و عافیت ملکہ بہی آتی ہین اور کہا نہین مرزوق کہ
جابلوس نے سمیرہ بانو کا اور علم شاہ کا حال کہا کہ اشعر کوتوال معہ قلعہ آہن حصار سب
مسلمان ہو گئی ہے یہ سنکے مرزوق نے مالاگر کیطرف دیکہا اور کہا کہ سمیرہ کی بہی خبر ہے
علم شاہ پر عاشق ہوئی اور اشعر کوتوال مسلمان ہوا مالاگر نے کہا کہ اچہا ہی تجہکو تو معلوم
ہی قلعہ قیلاب معہ اشغش سلطان سعد نے مسلمان کیا ماہ گوہر بند کو مرزوق نے کہا
ہان یہ کیا مین کہتا ہون اور یہ اشعر مالاگر نے کہا ہان اشغش مرزوق نے کہا تیری
بیٹی سمیرہ اسنے کہا ہے اب عالم مین مجہکو یہ معلوم تہا وہ ماہ گوہر بند مفقود کیا وزیر سعد
نے مسلمان کیا کہ یہ سنکے مرزوق خفا ہوا اور چاہا کہ حکم قتل کا دے کہ برق فرنگی نے ہاتہ باندہ کے
عرض کی کہ مالاگر وہی سچ کہتا ہی اور آپ بہی یہ دونو سا خبر ہوئی اور جابلوس دیکہ آیا ایسے
خوف سے نہ کہا مالاگر سے آپکا حال اور اوسکا سنے کہا یہ سنکے مرزوق جب ہوا اور مالاگر
کو تو قلعہ آہن حصار پر بہیجا اور مالاگر کو قیلاب پر کہ سلطان سعد کو پکڑ لا اور اوسکا لاشہ
جابلوس کیسو پر وہ کو بہی قتل کرنا یہ دونو باہر آئی اور کوچ کیا تو جب یہ ہوچکا اوسوقت

مرقوم

علم شاہ نے شکار کو نکلی اور کبھی باز زال کو مارا اور کبھی زلزال کو معہ شہر مسلمان کیا اور پھر وہ اکبر
فوج کبھی زلزال کی بایکر شکار کیلیے چلی اور ایک آہو پر علم شاہ اور اوسکا اسپ چلی اور سب پیچھے
گئے اور راہ بھول کے شہر ریحانہ میں پہونچ کے قید ہوئے اور زمیران شاہ انکی قید لیکر
مرزوق پاس چلا قلعہ قیلاب کیطرف ذکر فولاد زنگی اور سلطان سعد کے
اور فولاد زنگی کو ابن حصار کو بھی ساتھ اشعر کو اور سمینہ بانو کو پکڑ کے قریب قلعہ قیلاب کے
آیا اور دو منزل سے فولاد زنگی نے اشقش کو لکھا کہ میں سمینہ کو پکڑ لایا ہوں تو نے سلطان
سعد کی قید لیکر آکے اسکے چچا کو زمیران شاہ قید کیا لاتا ہی یہ جو اشقش نے سنا سعد بارگاہ
میں بیٹھی تھی وہ کاغذ دیکھا سعد نے کہا میں جا کر سمینہ کو چھڑا لاؤنگا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اشقش نے
کہا آپ اندر تو تشریف لیجا ہیں ملک سے بھی خبر گئی سعد نے کہا وہ عورتیں ہیں نہ جانی
دیکھیے روتا ہی بیٹا مچا وینگے غرض دس ہزار سوار معہ اشقش کو ہمراہ لیکر گشت میں پہونچے کے بار
اور تیرے اور وہانسے جو گھوڑے اونکے پاس سات ہزار سوار تو سات تھی پھر رات شب کو
کہ ان لشکر پر پہونچی وہ اپنی خیمہ میں مخوف و مضطر سوتا تھا سعد نے لشکر کو قتل کرنا شروع
کیا ہزار آدمی مار ڈالی کہ زنگی بھی خبر سنکے سوار ہوا اور نعرہ کی آواز سعد کی سنی لیکن سعد
کی نقاب اور اشقش بہ سبب نقاب کے نہ پہچانا آیا اور قتل کرنا شروع کیا کہ سعد کا مقابلہ فولاد کا
سامنا ہوا فولاد نے تلوار ماری پار کا ہوا سعد نے رد کر کے ایک شمشیر مارا ایسا سر تک چیرا فولاد کی
گھوڑے کی تنگ سے نکلا لوگوں نے امان مانگی سب مسلمان ہوئے اشعر کو توال اور اوسکے ملازم کو
چھڑایا اور سمینہ بانو کو اشعر کے ہات مجرا کیلا بھیجا کہ آپ میری چچا جان بجائی امان کے میں
جیسا اونکا غلام ویسا تمہارا لالا سمینہ سنکے بانو محافہ میں قید رہتی تھی یہ سنکے خوش
ہوئی اور کہا ای سعد اگر مجکو بھی جانتی ہو تو آپ کیوں نہیں کو بانی غیر بر وسے پہنچائی
غرض سعد نے نگاہ کی آئی اور سمینہ کو مجرا کیا اور باہر آیا اشقش اور اشعر کو ہمراہ کر کے
قلعہ قیلاب کی سمینہ بانو کو روانہ کیا کہ ماہ گوہر بند پاس رہو اور میں علم شاہ کو چھڑا نے جاتا
ہوں دوسرے دن اشقش راہ سے سعد پاس پھر آیا اور اشعر سمینہ کو لیکر قیلاب کو گیا جب

اشقش پھر آیا سعد سے کہا میرا دل گھبرایا چلا آیا اور ایک شخص بھی آیا تھا کہ ای شہزادہ زمیران دولاکھ
فوج لیکے قید جاتا ہی اوسکے بعد یہ تیغ کیا کام ہی میں قتل ہو جاینگے اگر اب قید ہو کر چلیں
میرا حال اوسکو نہیں معلوم اور تمکو اوسے مطلب ہی کیا تمہی کہ قید سعد کی لی آجب میں
انکو اوسکے بہو جاؤں اور حلقو بھی مار ڈالیں اور علم شاہ کو چھڑا وین چلیے تو سعد نے اشقش
تب اشقش پاؤں پر گرا اوسوقت جب لشکر زمیران قریب پہنچا سعد کو بلکی سی
قید بنا کر اشقش نے پانچ ہزار کو گرد آب کی اور پانچ ہزار اپنی ساتھ لیکر چلا خبر بھیجی زمیران
کو ہو کہ وہ جو لوگ فولاد کے ساتھ تھے سعد کا نعرہ ہوا مقابلہ نے فولاد کو قتل کیا اور اب یہ
خبر آئی کہ اشقش قیلا بی سعد کی قید لیے آتا ہی بیٹا اسکا بھی ہے اب بہادر
حرامزادہ بھی باپ سے اور سب کو سلطان کر دیا تب کہ سعد کا نعرہ کر کے فولاد کو مارا اور
اب قید اوسکی آتی تھی کہ یہ بعید سمجھا کہ نہیں دیتا اور کوسل میں ٹھرا کے سی دوست
نے علم شاہ کا نقاب ڈال کے سعد کا نعرہ کر کے فولاد کو قتل کیا یا کوئی خداوند نقیب آئی
زمیران کا ماننے والا سمینہ پر عاشق ہو گا وہ سمینہ کو لے گیا نہیں تو سعد کو سکی
جو سعی تھی جو نقاب ڈالتا اور پھر آپ ہی قید ہوتا غرض آنے دو اور آب خیمہ سے
باہر نکل کر دیکھنے لگا کہ سامنے سے آراب سعد کا اور اشقش آیا سعد سلام علیک بھی کہ زمیران حقا
ہوا اشقش نے کہا اسکا بھی معمول تھا تب تک قید ہوا تھا خدا کا نام لیکر تا بھی زمیران
نے کہا ای اشقش تو نے نہ سمجھا اشقش نے کہا جب اسنے مرزوق کے سامنے سلام علیک
کیا اور شتر او تم کیا ہوا اور خداوند نقیب کو پرا کیا زمیران نے کہا یہ ایسا ہی کہ نقیب سے نہیں
اشقش نے کہا بلکہ یعنی دیتا ہی زمیران نے کہا تو یہ کہتا ہی اسے کیا میں نقل کرتا ہوں
اور یہ لیکر سعد کو آراب پر سے اوتارا اور اشقش نے کہا کہ میں تو اسطرح اسکو لاتا ہوں
کہ اسمیں سعد نے وہ بیڑیاں بودی اور ڈھیلی تھیں سعد نے قید توڑ دی اور آراب پر سے تلوار
میان سے لیا پانچ ہزار جو مرنے والی برابر اشقش کے تھی معہ اشقش و تلوار اور
وہ جو پانچ ہزار تھی اونہوں نے لشکر کو دیکا غل جو ہوا کہ سعد آیا اور علم شاہ خیمہ میں

قید میں نہیں جانا اگر سعد مارا گیا اور ہر کہ قید توڑ ڈالی اور آزاد بکا ہوا مرکے اوٹھا لایا جیسے کہ برے
ملا ہے ویسے دس اور بیس بس سا کہ اوسکے پیرون میں لگی لگتہ لوگون نے سیت ورہی
ہنکی چھوٹ گئی اور ادہر ادہر سب نے یہ بیا سعد کی خوشی میں زور کر کے قید توڑ ڈالی وہ ہی
اگر اوٹہنے لگا اور علم شاہ نے آواز دی کہ اے سعد کہہ ہر جو سعد نے کہا ہم وہاں جان میں اسطرف
بفضل ایزدی ایمرے یا ہون حاضر ہوتا ہون کہ سامنے علم شاہ کے گیا ہی سے ہرا سب آیا اور ایک
تلوار ماری اوسنے آراب ہر روکا ایک بیانک گیا علم شاہ نے قبضہ مین ہاتہ ڈال دیا تلوار اوسکی
چھین لی اور اوٹھا لیا اور جلدی سے کہا جلاد و سنانا ختن پروردگار ہمی کوئی اوسنے جواب دیا علم شاہ
نے زور سے اوسکو دہلا کہ مثل [illegible] کے معلوم ہونے لگا جب سب زیادہ ہی تلوار جو آتی ہمین ملتی جو
ہو گیا زمیران کی انکہہ مین خون اور آیا دوڑ کے علم شاہ کو تلوار ماری تلوار خالی دیا کہ چھین لی
اور اوٹہا لیا بجانے سے [illegible] زمیران نے کہا جان تو بری یا ہی [illegible] کوئی بول لگا [illegible]
ہو نیکے بکارا امان اونہون نے چھوڑ دیا اب از سر صدق مسلمان ہوا اور کہا کہ اس شہر یار نہار
دین ہے [illegible] اگر خداوند مرزوق ہی تو میری بیٹی کو زندہ کری جب جانو نہین تو جہوٹا ہی
علم شاہ نے کہا ہر اگر [illegible] اعتقاد اوسکے سچے ہی تو طالب اوسنے کہا اے شہر یار دین الحق کے
اوسکو جیسے [illegible] دکہائی او [illegible] تھا کام آیا غرض سبکو امان ملی وہ لاکر سے مسلمان ہوا
دو مقام وہان کوئی اور ارادہ مرزوق کا کیا زمیران نے کہا مناسب نہین کہ وہ سلطنت لاکر فوج
رکہتا ہی بہت ہو گا تو آپ تین چار لاکہ سے مقابلہ کرینگے اب میری شہر ریحانہ کو چلئے اور
سبکو مسلمان کیجئے اور کیہر زلزال کو بہی بلائی اگر امیر بہی آجاوین تب مرزوق کا سامنا ہو
سعد نے لہراسب سے کہا کہ میرے طرف سے علم شاہ سے کہو کہ مین ہی قیلاب کہ چند روز سے [illegible]
جاتا ہون کہ کچھ لوگ باقی ہین اونکو بہی مسلمان کر کے حاضر ہوتا ہون لہراسب نے علم شاہ سے
کہا علم شاہ نے کہا کہ کیون سعد ہمارا ساتہ ہوتے ہو سعد نے کہا میرے من [illegible] ہوتا تھا
حضور الہی تو ریحانہ کو جاتے ہین جنگ مین بہی آؤنگا غرض انکو رخصت کیا لہراسب ہی
کہا کیا سعد سے کہ مجکو بہی لیتے چلو سعد نے سنا کہ تو خفا ہو گئی کہ اسنے اپنا برا کیا ہے یکر

الغرض

اسکو لے گئے وہ لوگ قیلاب میں آئے اور یہان چلے وقت سعد کہہ گئے تھے کہ اگر سمیہ آوی
گی تو اوسکو سلام کرنا نظر دینا اور [illegible] سمجھا تو وہ ہی [illegible] کیا کہ سمیہ بانو جب آئی تب
سندر [illegible] اونے سلام کیا اور لاکر مسند پر بٹھایا جب سعد آیا سعد نے آکر سمیہ کو جو کیا
اور [illegible] سامنے [illegible] بیٹھی اور گوہر بند سے کہا کہ یہ خیال نکرنا کہ مین بادشاہزادی ہون [illegible]
زادی ہی اب یہ بزرگ ہے سمیہ نے کہا اور ہی اب تجکو رخصت کر دیتے سا سعد نے
کہا کہ یہ قلعہ اچہا ہی اور مستحکم ہی کہ گرد پانی ہی [illegible] رہو سمیہ نے نہ مانا لشکر کو ہمراہ
لیکر کوچ کیا اور علم شاہ ریحانہ مین کہ جو تہی سارے شہر کو مسلمان کیا اور کیہر زلزال
کو بہی بلوایا اور جب مرزوق کو خبر ہی زمیران کی پہونچی تہی کہ علم شاہ اور لہراسب کو قید
کر کے لاتا ہون اور وقت ملا کر دو لاکہ کو کہا سنا کہ اب [illegible] وہ سر کہا
وہ چار [illegible] منزل پر پہونچی تہی کہ اب مرزوق کو خبر آئی کہ زمیران تیری شہر سے قریب پہونچ کر
بیٹہا اور سکھا مارا گیا فولادی مارا گیا زمیران مسلمان ہو گیا سعد نے مدد اوسکی کی اور علم شاہ
کو [illegible] لاکر کو [illegible] کہ تو جا کر علم شاہ کو کہہ لا اور لاکر کو سعد [illegible] غرض [illegible] قریب
ریحانہ پہونچا خبر علم شاہ کو ہوئی زمیران نے کہا اگر مناسب ہو تو قلعہ بند ہوون علم شاہ نے کہا
خفا ہو اور کہا یہ [illegible] کلمہ نہ کہنا غرض علم شاہ لہراسب اور زمیران شاہ اور کیہر زلزال
دو تین لاکہ فوج ہمراہ لیکر قلعہ کو پشت پر کر کے [illegible] خیمہ کیا خبر لاکر دکہوہی مقابلہ ہونا علم شاہ
سے [illegible] اور زخمی ہونا علم شاہ کا طبل جنگ بجوایا [illegible] دونون کو مقابل ہوئی لاکہو
نکلا اور نصف میدان مین آکر کہا اور زمیران تو مرزوق سے [illegible] کیا اور اوسکا سامنا کرنا ہی [illegible]
چاہا اوسکا میری مقابلہ کو [illegible] کہ علم شاہ [illegible] حیران کہا جب قریب [illegible] اور علم شاہ
ہم [illegible] پکار کر کہا کہ [illegible] سلام کیا [illegible] کہا علم شاہ نے کہا
ہم اوسکو [illegible] آدمی [illegible] تصور کوئی کیا [illegible] کہ تیرے جان بخشے
ہو علم شاہ نے کہا [illegible] تو خسرو سمیہ کے سلام کیا [illegible] خفا ہو کے [illegible] مارا دونون مین
جا [illegible] آخر کو [illegible] ٹوٹ گئیں تلوار ماری [illegible] علم شاہ نے سپر پر روکا

اور سر کو جدا کیا اوسنے زرہ بکتر پہنا ہوا بہر اسپ کو شعور کو کاٹ کی تاب و تاب ہوا اور تیر کیا علم شاہ کو علم شاہ نے
واسطے آنے مار تلوار کی تو نکل گئی چار خون جہر پر ابر آیا علم شاہ نے اپنے تئیں بچایا اسپ کا سارا اور پیٹ
خالی دیا اور اسپ ابی کہتی زلزال کی آنکہوں میں خون اوتر آیا تلوار میان میں رکہکر بکرکے بالا گرد پر آیا اور علم شاہ
کو بچاو میں جا ملا گرد کی طرف بہی معلوم ہوا دو نو لشکر مل گئے ایک پر ایک تلوار چلنے لگی ہزار آدمی دو نو طرف
کے مارے گئے علم شاہ کے زخمی ہونے سے زمیران تو حیران اور جہراسان شاہ طبل بازگشت ہو گیا
دو نو لشکر پہرا علم شاہ کی تلاش کی کہیں اوسکا بہی نشانہ لگا نہیں روز تلاش رہی بالا گرد
نے پہر طبل جنگ ہوا صبح کو بالا گرد نکلا اور ادہر سے اہراسب نکلا میدان میں برابر ہوئے چار چار قدم
اہراسب پیچہے ہٹا ہوا چار گہڑی تک جنگ معلوم ہوئی آخر زمیران نے پہر طبل بازگشت ہوا پہر
پہرے اہراسب کی ٹانگ کی تو اوس زمیران اور کہتی زلزال نے اہراسب سے مشورہ کیا کہ قلعہ
میں چلو جب تک جنگ ٹہیر نہیں ہوا اور علم شاہ کا پتا لگے اہراسب نے کہا تمکو اختیار ہے غرض رات
ہی کو قلعہ بند ہوئے صبح کو بالا گرد کو خبر ہوئی قریب قلعہ کے خیمہ کیا اور آپسمیں مشورہ کر کے بالا گرد
نے کہا طبل بجوا کے صبح کو میں اس قلعہ کو لونگا لوگوں نے اوسکے آپسمیں کہا کہ یہ بالا گرد کہتا ہے
وہ کرتا ہی قضا اسکی آئی ہی یا قلعہ لے لیگا اور یہ خبر زمیران کو پہونچی کہ بالا گرد نے طبل بجوایا
اور کہا ہی کہ میں اس قلعہ کو لونگا زمیران اور اوسکے لوگوں کے تو جان نکل گئی اوسکے
کہ یہ سب جانتے ہیں جو بالا گرد کہتا ہی وہ کرتا ہی زمیران اہراسب پاس آیا اور سارا حال کہا
اہراسب نے کہا ہمارا زور و ہم خدا کو یاد کرو اور مجکو فیل بند دروازے پر بٹھاؤ جب وہ آئیگا میں سمجہ
لونگا اب زمیران معلوم ہوا کہ ستاو بار اگر دشمن بنا کہ علم شاہ سا زور آور زمان زخمی ہو
چکے تو جانا کہ بالا گرد کو زیر کرکے ہات باندہوں غیر اب سمجہا کہ تجکو زمیران نے کہا کہ
غرض یہ سب لوگ مسلمان ہیں بست اور صبح ہی میں غرض اہراسب فیل بند دروازہ
پر بیٹہا اور سب کو سمجہا کر خاطر جمع کی اور ادہر بالا گرد نے حملہ کیا جب نزدیک آیا جانب سے توپ
چلی اہراسب نے زمیران کو منع ہی کیا کہ کیوں بدنام ہوتے ہو تو میں جا کے خدا پر ہو زمیران نے
نہ مانا ہزار لوگ آلا گرد کے او لگی لیکن کہ بیت میں لگی بالا گرد تو توپ کو نشان ہوا خندق پر آ پہنچا

جب قلعہ پر

جب قلعہ پر یہ بات کہ وہ نہایت بلند ہے یا بالا گرد خندق پر اوترا ہی اور پکارا اور زمیران اب اتر
کو آکے جہوڑا آنے جانا نہیں ہی میں جو کہتا ہوں وہ کرتا ہوں تیرا قصور معاف ہر زور سے کہ توڑ دونگا
زمیران کی تو جان نکل گئی اور آپسمیں کہا کہ اگر بالا گرد دیکہتا ہے پر ہوئی تو وہ سچا ہی اور
نہ کہا اہراسب کو اب وہ کیا خاک ہی اب سب وہ مانگتے ہیں اور بالا گرد نے جانا کہ اب کم زور
ہونگے خندق پر آ گیا کہ از بہر بیابان گردی برخواست و اسنا کرد کمان نکاف ہوا ایک
نقابدار سبز پوش یا پلنگینہ پوش پیدا ہوا اور پکارا باش باش اور آتی ہی میکہا ہوا
جہر قدم بالا گرد اور دو قدم نقابدار بالا گرد نے کہا او نقابدار تیرے بھیجا ہوش کہاں تیری یہ قضا دامن
گیر ہوئی نقابدار نے کہا او نامرد تو نامردی کہ تو نے اڑی اور اب اوس سے لڑی بالا گرد نے کہا
عبرت میں تو اس توپ میں تیا ہوا ہے کی خداوند بقیانی خندق تک پہونچا اور پہونچا اس
[illegible] نقابدار نے کہا الا لعنت نقابدار اور یہ جبکہ خفا ہو کے تلوار ماری
نقابدار نے خالی دی اور ایک لات ماری کہ تا دو ہر دوسرا لوگ اسکے دوڑی نقابدار پر یا اگر
تلوار لیکر کیا اہراسب نے زمیران سے کہا دروازہ کہلواوہ نقابدار کی مدد کرو اور فوج میں قلعہ سے
بہ نکلیں بالا گرد کی فوج نے یا دیکہا کہ اب پہر یا جنگ طبل بازگشت ہوا کہ پہر گئی اہراسب نے آکر نقابدار
کو نذر دیا اور کہا اب شہر میں تو میں کہیون نقابدار نے کہا کوئی ایسی بات میرے کی نام
کیا ہوگی یہ کہکر جدہر سے آیا تہا اودہر چلا گیا یعنی ادہر تو یہ ہوا اہراسب تو یہ پہر قلعہ
میں بفتح و فیروزی آ گئے اور بالا گرد کے تانگ لگی اور وہاں سے کوچ کر کے پانچ کوس پر قلعہ سے
دامن کوہ میں آ کر رہے کہ بالا گرد وہاں ہو لی دو کام علم شاہ کے شستہ اور زیرکار ماہ نہ شہزادہ سے رقیب
کا بیان [illegible] عشق کا ہی اور علم شاہ کو کوہ الیک شخص لیا گیا ایک پہاڑ بتا رہا
پر لگا کہ اس نکلی جو بگ ہوئی نے پانی پلا جو ہوش آیا ہوئی علم شاہ نے کہا ہے ہوش کہتے
تجکو کہاں نے یہیں دور اور اس جگہ کہ جا نا علم شاہ کو دیکہ کر کیا ایسا آپ سے تانگ لگی
لگا کہ جب ہوش آیا تو پوچہا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا سو اکہرون قضاق اوٹ گئے
[illegible] کے لگے ہیں جو انکو بیان لی آیا انہوں نے تمام بنا یا غرض چند روز میں زخم اچہا ہوا

سیر کو یہ علم شاہ جانے لگی ایکروز ایک صحرا مین پہونچی کہ باغ آہو نکا تہا اوس مین جابجا شاہ قالین گرد
لگی تو یہ علم شاہ کہڑی دیکہہ رہی تہی کہ آہو زنجیر کی آئی پہر کیا دیکہا ایک دیوانہ محبوب دست لئی آتا ہی
اور کہا تو کیون آیا اب مجکو چہوڑ دیگا علم شاہ نے کہا کیون یہ آہو تیرا ہی کہا ایک دیوانے نے کہا مین سنتا تہا تو تو مجکو کہہ
ہو رہی کہا یہ علم شاہ نے کہا اور دیوانہ گیا ہی کیا بات ہی یہ کہتا تہا کہ وہی محبوب ستمگار ہی علم شاہ نے
خالی دل اوسنے دوسری محبوب ماری انہون نے دیکہا اوسکا جگر اوسنے گریبان [illegible] انہون نے
دستی کی اوسنے دوستی ہے زبردستی اوسکو کہینچ لائی کہ یہ کلمہ نکلا وہ نہ بہت ہنستی ہوئی [illegible]
اوسکو پکڑ لائی ہین وہ جگت مارتی ہی جگنو سا مارتی ہین غرض ایک جگہ علم شاہ لی چلی اور
نکالا مارا وہ تو گفتہ دیوانگی زمین پر آشنا ہوا زنجیر پکڑ کے علم شاہ کو اوٹہا لیا اور کہا جا اور [illegible]
ہر دو گار چہ پیکو کہا دیوانے نے کیا ہی تیرا نام بتاو اور خود کو تو آپنا اوٹہا تو علم شاہ نے اپنا نام بتایا اور
نشانی ہی اوسنے دیکہی وہ گر قدم پر گرا کلمہ پڑہ کے از سر صدق مسلمان ہوا اور کہا میرا نام [illegible]
دیوانہ ہی مرزوق کا بہائی ہون الی اب شہر یار مجکو یون ایک بزرگ نے ایکا نام [illegible] پاکر اوس
سے زیر ہوگا اوسکا دین قبول کرنا اوس روز سے مجہی یہ پیشہ اختیار کیا اور [illegible] پاس [illegible]
دیوانی ہین اور علم شاہ کو اوٹہی گہر لایا اور اون نے [illegible] مسلمان کیا علم شاہ دیوانہ کو ہمراہ لیکر جانے کو
چلی کہ جا [illegible] کے ادہر [illegible] کی خبر لون ملاگر سے کیا گذری ہی تو چلی اب دو کلمہ داستان سلطان
سعد کے شبخون مارنا سلطان سعد کا لشکر ملاگر پر اور گرفتار ہو جانا کمند [illegible] کہ یہ قیلاب
مین عیش و عشرت مین ملکہ کے ساتہ مشغول تہی کہ اخبار نویس نے ملاگر کے [illegible] سے آئی کہ علم شاہ [illegible]
ہو گئی اور غائب ہو گئی اور اب [illegible] ہو گیا اب سب قلعہ بند ہین یہ سنکے اشنغ کو ملکہ
پاس چہوڑ کے ملکہ نے بہت سا منع کیا اور رکہا سعد نے نہ مانا پانچ ہزار سوار ہمراہ لیکر جانے کو
آئی اور یہ رات ہی لشکر ملاگر پر شبخون مار ہزار آدمی مار ڈالی ملاگر [illegible] کچہ اعتبار [illegible] نہ تہا وہ بہی
سوار ہو جب رات دو گہڑی رہی سعد نے کہا صبح ہو گئی تو برا ہوگا اب چلو سعد کو کہی لوگ مار گیا
گئی غرض اب ارادہ نکلنے کا کیا فوج ملاگر کی چہار طرف کی قریب تہی نکلنی نکلتی صبح ہو گئی اور ایک
جگہ سعد او پہنچی گہر اور ہر سے کمند ماری سعد کو پکڑ لیا اور لوگ بہاگ گئی ملاگر خوش ہوا [illegible]

رفتار

لی گیا اب اسی سعد کو مرزوق پاس لی چلی ایک [illegible] وہ قلعہ بند ہین علم شاہ کا پتا نہین [illegible]
ہوا اسکو لی چلو پہر اچہی ہو گیا تہا غرض سعد کو قید کر کے آرام ہی ملاگر نے کوچ کیا لوگون نے [illegible]
ڈر ہی تہا اوس نقابدار کا جلدی چلو اور ہوشیار رہو یہ رات بہر ملاگر جلا گیا تہا ہی غرض کئی روز مین
شہر افروقیہ مین مالک افروقیہ بادشاہی ملاگر پہونچا مالک افروقیہ استقبال کر کے ملاگر کو
لایا ملاگر نے سارا احوال بیان کیا اور کہا نقابدار سبز پوش نے مجکو زخمی کیا اور اوسکا بڑا خوف
ہی مالک افروقیہ نے کہا میری تو صلاح یہ ہی کہ سعد کو چہوڑ جاو اور مرزوق سے عرض کرو بلکو
زیادہ فوج بہیجی سعد کو بلوا لیا حکم بہیجا سر اسکا کاٹ کے جلاو نہین تو نقابدار اوسی چہڑا لیویگا
غرض ملاگر کو اب خوف ہنسا سعد کو چہوڑ کے مرزوق پاس پہونچا اور سارا احوال اول سے آخر تک
معہ نقابدار بیان کیا اور کہا جیسا حکم ہو ویسا کرین مرزوق نے زرنگاوہ غوری کو بہجا کہ تو جا سعد کا
سر قتل کر کے لا اب زرنگاوہ وہان سے افروقیہ کو چلا اور ملاگر جو قلعہ قیلاب پر چلا تہا اوسکا اخبار
اشنغ کو پہونچا ملکہ [illegible] سے اشنغ نے کہا یہ کیا ای عورت کی عقل ناقص گیر لگی اور کہا مین
بیٹہی ہون حصار مین سمجہ پاس جاتی ہون ہم دونو ایک جگہ رہی گی یہ اشنغ بہت سا سمجہایا
ملکہ نے نہ مانا اوسوقت لاچار ہو کے ساتہ ہزار سوار ہمراہ لیکر دوسرے دروازے سے اشنغ ملکہ کو لی نکلا
اور یہان چند روز مین زرنگاوہ غوری قریب افروقیہ کے پہونچا خبر مالک افروقیہ کو ہوئی اب وزیر کے
استقبال کو آیا اور لاکر بارگاہ مین بٹہایا زرنگاوہ نے کہا یہ نامہ مرزوق کا واسطے قتل سعد کے مین لایا ہون
مالک تعجب ہو گیا اور [illegible] زرنگاوہ کو بعضے دن رکہ لیا کہ یہ کیا [illegible] اوس جوان
کے جوانی پر غرض مالک افروقیہ نے کہا جو حکم مرزوق ہو کیا جاوے اسکو تو ایک باغ خالی کر دیا زرنگاوہ
تو جہا پاس سا ہزار سے آیا سنا اوسمین اوترے اور مالک سعد پاس اور سب احوال زرنگاوہ کا بیان کیا
سعد نے کہا جو [illegible] غرض دوسرے دن شہر یار سعد کو قتل کرو تو شہر سے باہر
ایک کوہ مین [illegible] گردن مارنیکو چلا سعد کو لی گیا اور تمام شہر واسطے تماشے [illegible] کوہ کی ہجوم کیا
اور ایک [illegible] زرنگاوہ پچاس ہزار سوار لئی کہڑا ہوا ایک طرف مالک [illegible] فوج لئی ہی اپنی [illegible] کہڑا
تہا جو صاحب اولاد ہین وہ رو رہی ہین زرنگاوہ کو سب برا کہہ رہی ہین کہ ایک ظلم زرنگاوہ نی دیا

جلاد نے کوئی کا خط گردن پر سعد کے دیا اور کہا جو بابا نامہ کہا الٰہی سعد نے منہ قبلہ کی طرف کیا اور یہی شعر
باندھی دیکھا اور کہا اپنا کام کر کہ اسمیں زرنگاہ نے واسطے اختتام حجت کے سعد کو کہلا بھیجا کہ اگر اب
بہی توبہ کیا تو سجدہ کر تو تیرا قصہ معاف کروا دوں سعد نے کہا او مسخرے کہاں بتا اور ان حاجب نمک حرام
خور اور بدکار الٰہی لاکھ لعنت یہ جو زرنگاہ نے سنا آتش پر سے اوتر اور کود پر سامنے سعد کے آیا اور کہا
او سعد میں تجھکو سمجھا نہ آیا اور دیکھ مرزوق نے مجھکو وزیر کیا تو بھی چل تیرا برابر رتبہ ہوگا اور سعد نے
کہا او کمینے نمک حرام کیا بکتا ہی پر بیٹھے زرنگاہ خفا ہو تلوار کھینچ کر سعد پر آیا کہ میں تجھکو قتل کرونگا
اور ایک تلوار ماری سعد نے پھرتی سے بچا اور خدا کو یاد کر کے غصہ تو معد سے تا قید کو توڑا اور پھر ہی
پکڑ کے زرنگاہ پر آئے زرنگاہ کی جان نکل گئی ایک تلوار اور ماری سعد نے قبضہ میں ہاتھ ڈالکے تلوار چھین لی
یہ بہانا کہ سعد یہیں ہی آ دوڑ کر زرنگاہ مار جو دوڑے اور جب گئے کہ سعد نے کمر پکڑ کے اوٹھا لیا اور
نیچے کو دے کے پٹک دیا سر پٹ کے لہو میں نکلا اور وہ اٹھ ہوا کہ گیا سر نیچے ٹانگیں اوپر نیچے کود کی زرنگاہ
کے گراہ جو لوگ تھا اس پر آ لگے مارنے سعد پر دوڑ کے سعد نے تلوار زرنگاہ کی اوٹھائی جیسے
ارادہ اور جس میں تھا کیا تلوار ماری وہ ہو گیا اب تلوار چلنی رہی اکیلا سعد سب کو مارتا تھا ایک
گروہ اوتھا شعر از دامن دشت کوہ او رنگ ※ گرد کی بر خواست طوطیا رنگ ※ از دامن دشت
ان غبار ہی + رخسارہ منورشہ بہ لی ہیا دیکھا کہ ایک نقابدار بانگ بہ پوش آگے پیچھے بیس ہزار
سوار آئی اور نعرہ کر کے تلوار مارنے لگے نقابدار سعد کے پاس پہنچا سعد نے کہا ای نقابدار یہ اوار
تو کون ہی نقابدار نے کہا میں تیرے باپ کا آشنا ہوں تیرا یہ حال سنکے آیا ہوں تو نے کچھ ارادہ کیا
مرغا ہیں سعد نے کہا آپ میرے بزرگ ہیں آپنا مجھ پر احسان کیا لیکن یہ کیا کیا کہ میں مگر اتنا ہی
ملاحظہ نہیں کیا کہ مجھکو گمان حرامخلی غرض اب نقابدار مثل پروانہ کے مرنے سے بے پرواہ ہیں کر سعد
[illegible]
سامنا کیا اور کہا او نقابدار جو کچھ کیا تو نے آگے تلوار ڈال دے کہ میں غلام ہوں کہ نقابدار پر تلوار ماری [illegible]
آزمودہ کار میں ہو اس سے روکا اور قبضہ میں ہاتھ ڈال کے تلوار چھین لی اور گھوڑا کیا پر سے اوٹھا
لیا اور جکڑ دیا اور کہا حلالہ یہ بیگو ہی مالک نے امان مانگی نقابدار نے چند کلمہ وعدہ اب کے بچا ہی نقابدار

نیا جونیا

نیا جو نیا مالک نے سب کو جمع کیا وہ جو لوگ کہ رہے باقی تھے زرنگاہ کو مار ڈالا طرف قرب کے مرزوق پاس
چلا گیا اور مالک سعد کو اور نقابدار کو لیکر شہر میں آیا سب مسلمان ہوئے اب بتخانے توڑ کر مسجد بنی
بنا ہوئی سعد نے نقابدار سے کہا اب اپنی شکل ظاہر کیجئے اور وہ کر سعد کی آنکھ کہ نقابدار کے سعد نے
دیکھا آنسو جاری کیا ہوئی محبت ہمارا سے دل او ٹھا نقابدار نے کہا ابھی مصلحت نہیں ہی ظاہر ہو
جانیکا سعد نے کہا اب جدائی اسکی اشتاق ہوئی نقابدار نے کہا میں آیا کرونگا اور مالک سے کہا
کہ خبردار سعد کو کسی طرح کی ایذا نہ ہو خبر اور جو میں سنا کہ تو نے کوئی امر بیجا کیا تو تیرا ایک باقی نہ رکھونگا
یہ جو نقابدار نے کہا چلے تو دلمیں مالک نے اور آنکھ بھی ہمارے قرب کے کانپا اور دوڑ کے قدم پر گرا اب از صدق
مسلمان ہوا غرض نقابدار تو چلا گیا مالک نے سعد سے کہا اب تخت پر بیٹھیں سعد نے کہا یہ
تخت تیرا تجھکو مبارک ہے غرض یہ تو عیش و عشرت میں تھے کہ ایکروز اخبار آئی مالک نے سعد کو
دیکھا ای کہ ملک والو ہر چند خبر سنکے الاگر کی قلعہ سے نکل کے آیا حصار کو چلیں راہ میں الاگر دیکھا
جیسے یہ خبر سعد نے سنی روح نکل گئی مالک سے کہا ہوئی مالک ایک گھوڑا جو سب میں چالاک
ہو وہ مجھکو دو مالک نے کہا ای شہریار کیا کیجئے گا اسکا تو سارا شہر بھی ہمراہ تعبیدار ہوں سعد نے
کہا وہ میرا ناموس ہی میں جاونگا مالک نے کہا چاروں لاکھ سوار ہیں اول الاگر کے ہمراہ ہیں آپ یکہ و تنہا
کیا کر سکیں گے اور وہ بھی ہوشیار ہی سارا اس اقلیم میں ہیں سعد نے کہا میں ہوں کیا پروا ہے
مالک نے حکم کیا دو لاکھ فوج تیار ہوئی مالک بھی ساتھ ہوا اور سعد چلے اور یہاں جب انغش ملکہ کو ہر چند
کو لیکر چلا تو مارے خوف کے چلے چلے تھے کہ ایک معلم پر اوتر کے رات کو کہ مر کو لیں خیمہ میں ملکہ سے
اور خبر الاگر کو بھی ہوئی کہ انغش ملکہ کو لیکر قلعہ قیروب سے جو کیا راہ ہی میں سب سے ہمراہ اور اب
دو کوس الاگر انغش کے لشکر سے رہا کہ وہ پھر اوتر الاگر خبر ملکہ اور انغش پھر ہو کے الاگر آیا ہی اور کوس
پر انغش ہی لوٹا وہی ملکہ کا تو عجب حال ہوا انغش سے کہا ہم اپنی کس طرح بچانے اب اون
رات باگ تھا انغش نے کہا ملکہ خدا کو یاد کر و چلیے ہم مانا قلعہ سے نکلیں اب اگر رہا گئیں گے تو وہ
جیسے ہی لگا اس سے تم کے ہم بھی اسیر ہیں گے جو خدا چاہیگا وہ ہو گا ملکہ نے کہا تو مجھکو زہر کھا بلا بنا دو جب ایسا
موقع ہوگا تو کھا لونگی کہ اس واسطے کہ مرزوق پاس اب خدا نہ لی جائی غرض یہ سب تو گریہ

آداب

زاری کیا اور طعام میں مشغول رہنا اور اشقش باہر آیا سب سپہ سالاروں نے کہا کہ رستم و زال کا سا تو
دیکھا کیا نام کر گئی تیرے ہی نام کر دو اور ناموس کو اوس شہریار کے بجا دو سپہ نے کہا ایک ایک نئی بات
ہی یہ مقدمہ میں کیا ہی یہ آپس میں تدبیریں ہیں اور وہاں الاگرد کو جاسوسوں نے خبر ملکہ کی
دی الاگرد نے حکم کیا کہ جا کر کہو اگر ایک شخص باہر نکلنے کا ارادہ کرے پکڑ لاؤ رات تو یوں ہی
تمام ہوئی سبکو جاگتی اور طلایہ پہرے کہ شاید الاگرد شبخون آوے صبح کو الاگرد نے دولاوی فرنگی
کو اشقش پاس بھیجا دولاوی اکر اشقش سے کہا کہ الاگرد نے کہا ہی کہ ملکہ کو میرے حوالے کر دیجو
خوف مرزوق نہیں کہ تو مسلمان ہو گیا اشقش نے کہا میری طرف کہنا اور کہنا میں ملکہ کا تعبیدار تھا
اوسکی جو مرضی تھی وہ میں نے کیا اور ہم لوگ سپاہی ہیں سپاہی کا دین کیا اب آج اسطرح کہلا
بھیجا ہی ایک دنکی مجھے مہلت دو ملکہ کو میں سمجھا کے لاتا ہوں کس واسطے اگر اوسپر جبر کروں تو
وہ اپنی تئیں ضایع کریگی دولاوی سب کا رنگ ڈھنگ دیکھا اور آکر الاگرد سے بیان کیا الاگرد نے
کہا خیر ایکروز کی مہلت دی کہاں جاینگے اور اشقش نے دو لنگر دروازہ خیمہ ملکہ پر مقرر کئی کہ خبر
دار رہیں دیکھنا کہ میں بھی مارا گیا ملکہ کو مارڈالنا اب تو دیکھیں کہ لوگ چلی آتی ہیں جب بہت قریب پہونچی
دیکھا کہ اشعر کو توال سمیہ بانو کا اوس ہو نہ پاس ہزار سوار سے ہو تھا کس واسطے کہ جب الاگرد نے
دیکھا کہ زرنگار وہ تو سعد کا سر لیگیا الاگرد نے کہا تجھے سمیہ کا اور اشعر کا کام تمام کر اور جا کر
سوار لیکر ابن حصار کو چلا خبر سمیہ کو ہوئی ہو گئی اشعر کو مرواکر لیکر قیلاب کو چلی آتی کہ راہ میں سنا کہ وہ
نواب بھاگی آتی ہیں الاگرد کے ات سپاہ در سمیہ ملکہ کو ہر بند پاس آئی اور یہی حال بیان کیا
اشقش خوش ہوا اور اشعر سے کہا چلو اب مصرع دو دل یک شود بشکند کوہ را اب دونو لشکر
راہ سے دوا لنگر مقرر ہوئی کہ جب ہم مرے گئیں تو دونو ملکہ کو کاٹ ڈالنا یہ ہو کر علم شاہ
اور سعد کا ناموس قید ہو غرض ملکہ نے پیر اشقش کو بلا کر پوچھا کہ اب کیا ہوگا اسنے کہا ای ملکہ خدا
کو یاد کر و الحکم میں کچھ ہے تو الحکم میں کچھ ایک گھڑی اب امید نہیں ایک دن اتو گذرا اور دوسرا دن ایسا ہے
دولاوی کو بھیجا خبر سمیہ کی سنکے کہ اب کہو ای اشقش دن تو تمام ہوا اور تو ملکہ کو نہ لایا اشقش نے کہا
کہا کہ سمیہ آگئی اس سبب سے میں ملکہ سے نہیں کہا اب ایکروز کی اور مہلت دو تو دونو کو لاؤنگی

7

کہ نہ لاؤ ہو بہر دلا پہرا الاگرد سے کہا اسنے قسم کہا کے کہا کہ خیر اگر کل وعدہ آیا تو میں لڑونگا غرض بیان تو
دن تمام ہوا جب رات ہوئی دیکھا کہ صحرا میں روشنی ہی اور وہ روشنی پاس ہوا وہ سر جانی آتی ادہر کو بہری بہار
سب لشکر اور تیار ہو گئی کہ مقر الاگرد آیا اب ہو دیکھا کہ صدہا مشعلیں جلتی ہوئی ایک فوج اکثر چلی
چلی آتی لشکر میں لیکن ایک نوجوان گھوڑی پر سوار پوشاک ہندی پہنی آگی سب کے چلا آتا ہی
لوگوں نے پہچانا کہ سعد ہی خبر اشقش کو ہوئی دوڑ کر قدموں پر گرا اور خوش ہوا اور سارا حال پوچھا
دیکھا کہ دولاک فوج مالک آفت دو قبیلہ ہمراہ ہی خبر ملکہ کو ہوئی سمیہ نے کہلا بھیجا کہ ای سعد اندر آؤ نہا
غرض سعد ای سمیہ کو مجرا کیا صبح کو خبر الاگرد کو سعد کی پہونچی ہوش گم ہو گئی کہ بڑا صاحب
اقبال ہی اور وہاں مالاگرد نے آ ابن حصار میں سنا کہ سمیہ قیلاب کو گئی ہے یہی چلا سنا اگر تیرے
دن لشکر الاگرد میں ہو تھا اور خبردار ہوا اسنکے بہانی سے خفا ہوا کہ تو نے مہلت کیوں دی اور ہو
کام تمام نکیا کہ سعد بھی آگیا اور فوج بہت زیادہ ہو گئی غرض یہ تو نیابت سمیہ کے سبب سے خفا نقارہ
بجوا دیا اور قریب ادر لشکر سعد سے خیمہ کیا خبر سعد کو ہوئی بیان ہی طبل جنگ بجا رات بہر بجتے
رہے صبح کو دونو لشکر مقابل ہوئی اور دونو ساتہ لاکہ ادہر تین لاکہ فوج کے بہر تھی سعد اور اشقش اور
اشعر اور مالک جا دونو آگے فوج کے کہڑی تہیں کہ مالاگرد نکلا سپاہی نے دیکھا کہ پہلے میں مقابل کو آیا تہا
مالاگرد نے کہا میں تجہسے بڑا ہوں تو الاگرد نے کہا تو ایک کو بہیج اشقش کیا ہم اور اشعر سے میں لڑونگا غرض
مالاگرد نے صف میدان میں آیا تہا طبل جنگ بجوا الاگرد و مالاگرد کا اور آنا علم شاہ کا مقابلہ کو اور کرب
الاگرد کا اسلام قبول کرنے کی ابتدا سنو کہ گرد اوٹہی دیکھا کہ بارہ ہزار دیوانہ زنجیر ونکی آواز اور دس ہزار اور
سوار پیچھے اور آگے علم شاہ اور مرزوق دیوانہ آیا اور سعد علم شاہ سے ملی زیادہ سبکو خوشی ہوئی علم شاہ
مالاگرد کو دیکھکر آیا اور قریب آکر سلام کیا مالاگرد خفا ہوا علم شاہ نے کہا ہم سمیر کہو ہنر کرے جانتے
میں اور ای مالاگرد تجہیا پر لعنت کر مسلمان ہو جا مالاگرد نے خفا ہو کے تلوار ماری علم شاہ نے
سپر پر روکا اور سر کو جہرا اپنا تلوار گہات سے بچی آتی گہوڑے کا سر قلم ہوا اور علم شاہ نیچے کود کر کہا
ای مالاگرد ہم بہادر ہے میں پیدل تو سوار ہے کہنا نہ کہ بے گہوڑے کودے پڑا علم شاہ اسکے گہوڑے
پر سوار ہوا اور مالاگرد کو سلام کیا کہ بزرگ کے جگہ لیکر جانتا ہی اسلام کر یہ تو خفا ہو کر رہ گیا اور علم شاہ

نے اسے مالاگر کو لے لیا انکو نہایت پسند ہنسا کہ جواب اپنا نہ کہا اپنا مالاگر د اور گھوڑے پر سوار ہو اور
پہروار کیا علم شاہ نے زرہ کر کے جواب تلوار کا مارا مالاگر د کا گھوڑا مار گیا مالاگر د نے علم شاہ کے گھوڑے کی
باگ پکڑ لیا اور کہا علم شاہ نے ذات پکڑا اور سنے کہا علم شاہ کو دو ہی کشتی ہوئی لگی تمام روز کشتی
ہوئی اور شام ہو گئی روشنی آئی جب تک روشنی ابھی طرح ہو علم شاہ نے جھکا مارا مالاگر د کے دونوں
آشنا ہوئی کہ مرشد پکڑ کے علم شاہ نے اوٹھا لیا اور کہا حالا جیسے کوئی مالاگر د نے جواب نہ دیا علم شاہ نے
مشکیں باندھیں اور فوج میں حوالے لیا لشکر نے جو مالاگر د کے دیکھا جانا کہ چلیں مالاگر د نے رہ کا کر رات
ہی صبح کو سمجھیں گی غرض طبل بازگشت بجوا کے مالاگر د اور گیا اور شاہ فتح کے بجاتی
ہوئی علم شاہ پھر بارگاہ میں اپنی بیٹھ کے مالاگر د کو بلایا اور کرسی پر بٹھایا اور کہا کلمہ پڑھو اور ابھی
دل میں سوچو کہ وہ بقیا ایسا ہی مالاگر د نے سنا یہ تو سمجھا ابھی اگر سرہوق دیوانہ ماہ گوہر بند اور
سعید پاس خیمہ میں چلا گیا سعید نے تو اونچی کی خبر لیا اور ماہ گوہر بند جب کئی خبر علم شاہ
کو ہوئی علم شاہ آگے سعید بیچ اندر آئی علم شاہ نے سرہوق کو کہا یہ کیا حرکت ہے سرہوق نے
کہا وہ میری نیتیجی ہے غرض ماہ گوہر بند بھی آئی علم شاہ کو اور سرہوق کو سلام کیا سرہوق
نے کہا اے علم شاہ ماہ گوہر بند کو میں نے بخشدیا دونو کو دونوں سرہوق کی کیا مجال ہے جو سے جلکو
دیا علم شاہ نے کیا اور دیوانہ کہا کہا ہی وہ میرے دختر ہی اور تجھے کوئی طلب کرتا ہی دیوانہ میں تیرا
گوشمالی دیکھے نکال دیتا ہوں سعید نے علم شاہ سے کہا اب دیوانے سے کیوں بحث کرتی ہیں
علم شاہ نے سرہوق سے کہا باہر چلا جا خبردار پھر نہ آنا سرہوق جو باہر آیا مالاگر د پر کہ غصہ نکالا اور
کہا او مالاگر د میں کہتا ہوں اور تو کلمہ نہیں پڑھتا خبردار کلمہ پڑھ اور لعنت کر اوس بقیا پر غرض سرہوق
نے بات کا حال سنکے مالاگر د کو اندر بلایا گوہر بند کو تماشا یا اب کو نہ آیا اور دوکر سعید قدم سر پر کر بولے
کہ ابھی پھر سوالی کلمہ کے اور میں گنہگار نہیں اور اب آپ بھی کلمہ پڑھیں یا تو مالاگر د کو قصہ یاد پہنچے
کو دیکھ کر محبت سی آئی اور سر جھکا لیا لیکن کلمہ پڑھنی کو راضی نہ ہوا اور کہا یہ ناقبول ہی علم شاہ
نے مالاگر د کی قید بر طرف کی اور کہا اب تمکو اختیار ہی جہاں جا ہو جاؤ میں تمکو قتل نہ کرونگا جسکو
اچھا کہا اور پیر او سکو پرایا ہے جو مالاگر د نے دیکھا کہ اپنے پیر دیدار راضی ہوا اور کلمہ پڑھا لیکن اس سے پہلے

۲

کہ میں اپنی

کہ میں اپنی لشکر کو جاتا ہوں اور مالاگر د کو بھی مسلمان کر کے سمجھا کے بھیجواتا ہوں علم شاہ نے
منع نہ کیا کہ ایسا نہ ہو وہ سب تیرہ دروں میں اب ہمکو تمہارا پاس ہی جاننے کہا نہیں آپ
خاطر جمع رکھیں یہ کہکر مالاگر د بھی پاس آیا اور سب کچھ کہہ کے بیان کیا کہ میں مسلمان ہوا اپنے
جان بقیا جو تھا ہی اور اسی بہانے اگر ارادہ علم شاہ سے لڑنے کا ہو تو مجھے لڑائی کہ میں تو اوس سے
زیر ہو گیا غرض مضمون نے کہا الناس اور کلمہ پڑھا مصلی مالاگر د نے سب سے مشورہ کر کے
مالاگر د کو بیہوش کیا اور قید کیا اور کہا میں علم شاہ سے لڑونگا اگر او سکو زیر کیا تو کیا نہیں تو
مالاگر د کو لیکر مرزوق پاس لیجانا اور بیخبر علم شاہ کو ہوئی علم شاہ نے کہا میں جاکر اوسکی خیمہ
سے چھڑا لاتا ہوں اشرف نے منع کیا کہ ای شہریار سر میدان مالاگر د کو بھی گرفتار کیجے گا اور
سبکو مار کے چھڑا لیجیے گا علم شاہ نے نہ مانا اوس وقت سعید نے بات جو سنی کہا میں تجکو حکم کرو کہ پہلے تو
مجھے لڑنے کو اللہ آپ نا میں جاتا ہوں اوس وقت علم شاہ جب ہو رہی لیکن جتاب ہی
کہ کیونکر طبل جنگ بجوا کے لڑوں کہ مالاگر د نے آپ طبل جنگ بجوایا علم شاہ سنکے خوش
ہوئی یہاں بھی طبل جنگ بجا اب دو کلمہ داستان امیر حمزہ صاحبقران کی سنئے کہ جب جو خانہ
کعبہ پر چلی آئی تو وہاں خانہ کعبہ پر ابو امر زنگی بارہ ہزار فیل لیکر کعبہ پر چڑھ آیا اور جا کیا اور سب قلعہ
کی توپ مار یعنی چار طرف کی جو وات رو کا دو کیا کہ پہرا ابو الاشش بڑی جی ہی مگر خندق پر ابو امر
زنگی کھڑا ہی مگر کلفتیں ہی بر ہاتی پر سوار اور جا لگتا ہے آتی بڑی ہی ہاتی نے قدم آگے نہ اوٹھایا ابو امر
نے کہا جو مار الٹی کا اسپر پیٹ گیا اور سینہ بھی کودا جاتا ہی کہ خندق بھر آوی اور ابو مطلب وغیرہ سب
دعا مانگ رہی ہیں اور دور میں لگا ای سیاہ کو دیکھ رہی ہیں لگے اونچی دیکھا کہ عربی کو شناک
پہنی تن الکہ گھوڑے پر سوار امیر چلی آتی ہیں اور لشکر بند پکڑے مقبل بارہ ہزار تیر انداز
پیچھے امیر چلی آتی ہیں اور امیر اکیلا کی باش ابو امر پر جو کیا تو ہاتی نے امیر گرز
مارا امیر نے وہ تو ہات سے گر کے حملہ کر کے چھین لیا اور سے تلوار ماری کہ وہ بھی چھین کے ابو امر کو جا لگی
سر او ٹھا لیا فوج اوسکی امیر پر آئی تلوار چلنے لگی اور سب دروازہ قلعہ کا کھول کے کعبہ والے
نکلے اور اوہر سے مقبل نے نعرہ کیا سر منم سیف شکن مقبل پہلوان غلام وفادار صاحبقران

یہ فکر کرکے بارہ ہزار تیر چلے دو ڈہرجن میں سے ایک اوٹھ گئی اور ابوامر کا یہ خیال نکلا اوسکو چہوڑکے
سب بہاگ گئے امیر نے ابوامر کو امر کے حوالے کیا کہ اسکو اچہی طرح رکہنا اور آپ لشکر ابومطلب کو جدا
کیا ابومطلب کو لیکر کعبہ میں آئی دعوت و ضیافت امیر کے ہونے لگی اور امیر نے ابوامر زنگی کو ایک
صحرا میں لاکر درخت میں باندہ کے تازیانے مارے اور کہا مال بتا اوسنے کہا فلانی جگہ نقب ہے سات
صندوق مال کے رکہے ہیں امیر نے اوسکو باندہ چہوڑ کے جہاں بتایا تہا وہاں آیا اور نقب کہولی امیر نے
تمام کہودی کچہ نہ ملا کہیں پتا نہ لگا اور خفا ہوکے پہرا کہ اب چلکے مار ڈالونگا اور وہاں جو زنگی بندہا
تہا ایک شخص چلا جاتا تہا اوسکو واسطے دیکہنے بلایا اور کہا مجکو کہول دے قضا اوسکو باندہ کے
اور سارا مال اونکے چلی گئی ہیں سوداگر ہوں اوسنے ترس کہاکے ابوامر کو کہول دیا ابوامر
بہاگا امر جو وہاں آیا دیکہا کہ نہیں ہے اور یہاں امیر نے امر کی تلاش کی کہ ڈہونڈہ لاؤ لوگ گئی امر کو
لی گئی امیر نے کہا ای امر کہاں گئی تہی امیر نے دیکہا کہ امر کا عجب حال ہے بابا امیر میرا تو گہر گیا
ہوا سب گیا امیر ابو بڑا نقصان ہوگیا امر کیا کرے کہ نکل گیا میں لوٹ گیا امیر نے کہا کیا ہوا امر
نے سب احوال بیان کیا امیر نے کہا تو نے اوسکو چہوڑ دیا امیر نے کہا ابکو اوسکی خبر کیا ہی میرا
گہر لٹ گیا امیر نے کہا اوسکو ڈہونڈہ غرض بعد کئی روز کے امیر چلی اور وہ زنگی جو بہاگا تہا ایک گاؤں میں
گیا کسی کے شادی تہی دولہ دولہن بیٹہے تہے آرسی مصحف دیکہ رہی تہی
رہا تہا کہ یہ زنگی ہو بہا دولہن کو دیکہکر عاشق ہوا اور اوسکو گود میں اوٹہا لیا الگ لی جاکے
بوسہ و کنار کرنے لگا دولہن کی جان نکلی جاتی تہی دولہ بعد براتی سب بیٹہے رہے ہیں اور
زنگی کی منتیں کر رہے ہیں کہ تو بادشاہ ہی رعایا پر ظلم نہ چاہیے زنگی نے کہا اسکو تو میں ہرگز
نہ دونگا یہ سب گاؤں کے باہر غل مچا رہی ہیں اور اندر زنگی اوس سے مشغول تہا کہ امیر
پہونچی لوگوں سے پوچہا کہ تم کیا مصیبت ہی اونہوں نے زنگی کا حال کہا امیر اندر چلی آئی اور سامنے
سے ابوامر زنگی نے امیر کو دیکہا اور امیر نے للکارا زنگی نے دوڑکے امیر سے ملکے تلوار ماری اگر
امیر خالی نہ دیتے تو مار چکا تہا قبضہ میں سے اوسکے تلوار اپنی قبضے میں کی اور پہر اوسکو اوٹہا لیا اور امر کو
دیا کہ اب اچہی طرح رکہنا وہ جو ماں باپ دولہ دولہن کے تہی امیر کے آگے قدموں پر گرے اور دعوت

امیر کی کہی

امیر کی کہی دون کی اور نجاتی دیا اور امیر نے پہر لاکر درخت میں باندہا لیکن نیچے پاؤں تکی اوسکے بہر کہی پاکر
بہر زمین پر لگی تو کمند اصغا یعنی ہوتہا پاؤں اور تازیانے پاس قبار نے شروع کیں کہ کیون تو نے خاک اب
جلد مال بتا زنگی نے قسمیں کہائیں کہ میں بہول گیا تہا فلانی جگہ ہی جاکر لی تو پہر امر چلا اور
اسمیں چلا کمند زنگی کے سکون ہوتے پاؤن کے نیچے سے نکل گیا کمند کی ہاتھ سے لگ گئی اور جان ثمین
زنگی کی نکل گئی امر دوبیر کر آیا اور کہا مال ثابت نہ پایا کہا چلکے ماری ڈالونگا یہاں جو آکر دیکہا وہ
آپ ہی مر گیا امیر نے کہا وہ کمبخت ہی ہو گیا ہی اسی طرح امر امیر پاس آیا اور سب حال کہا امیر نے
کہا تو نے آخر اوسکو مار ڈالا الغرض رات کو امیر نے خواب دیکہا کہ علم شاہ پر مصیبت ہی اور زرق اور
رابیہ الطالقی شاہ رہائی خونین اوچلتی ہیں امیر یہ دیکہکر چونک پڑی امر سے خواب بیان کیا
اور وہاں سے کوچ کیا وہ منزل نکلی تہی کہ ایک گرد اٹہی معلوم ہوا اوسی طرف سے امیر نے دیکہی کہ
پہچانا امیر سے کہا صیاد آتا ہی صیادہ اگر امیر کو خبر کیا امیر نے کہا خیر تو ہی علم شاہ صیادہ نی ہو رہی
دی کہ تو غضو بلاحظہ کرین امیر نے کہا تو تو کچہ صیادہ نی کہا سلطان سعد کو زرنگار وہ قید کرکے
مرزوق پاس لی گیا امیر نے کہا پہر کچہ مفصل بیان کر صیادہ نے سارے حقیقت علم شاہ کی
کہ تو شیرویہ کو سر بارگاہ کہاں بتہرکے اوٹہا یا کہ وہ دختر ابراہیم یعنی گوہر فیروزہ تاجدار پر عاشق ہو رہا ہی
پر ہوا اور قباد کا ادب کو تہا اور کہا علم شاہ نے قباد پر بات اوٹہا لیکن تاج زر اسکا کہ ہوگیا اللہ پور نے
کہا نکل جا پہر اتنا کمیتہ کا قدوس کی آتش پرستی کرنا اور کا بجانا اور کہیتان کا مارنا غرض سب
بیان کیا امیر سنکے خفا ہوئی کہ قباد نے برا کیا علم شاہ نے اگر آتش پرست سب یہ حرکت کی
تو خوب کیا اور قدوس تو مسلمان تہا جیسے کہ مان اوسکے دیں قباد کی یہ کیا سمجہا
کہ میں بادشاہ ہوں اور نوشیروان کا نواسا ہوں امیر نے ملکہ راہ پر سمجہایا کہ یا امیر یہ لکہا ہی
خدا جانے یہ جہوٹ کہتا تہا اور ابہی علم شاہ کی پکڑ کر لانا ہی امیر نے عرضی جو علم شاہ کی پڑہی
اوسمیں یہی تہا جو لکہا تہا اور لکہا ہی کہ اگر غلام کی امداد کیجی غلام سے اتنا تو قصور ہوا مگر نادم ہوں
ناموس پر یہ آفت ہی اب امیر سارا مضمون دریافت کرکے اپنی لشکر میں جو شکستہ
اور یہ لگا میں آکر بیٹہی بادشاہ کو خبر اونکا لیکن بہت کہ ہوئیا اور چار طرف نگاہ جو کی نکل ستم

اور سعد رخاشہ دیکہا امیر نے لندہور و بہرام وغیرہ سے حال عالم شاہ کا پوچہا سب نے بیان کیا لیکن
سب نے قباد کے پاس داری کی ہے کہا صاحبو اوسکے سن کو دیکہو اور یہ جرات اور اگر یہ حرکت
کی تو آتش پرست سے کیا خوب ہے تہا اور ہو سکتا تہا اور یہان تو مسلمان تہی اور خیر یہ بہی جانے دو تو ہمارے
پاس نہ کیا اور اوسکے یہان اور انکی یہان کیا جو اپنے اور یہ کلمہ سخت کہے اپنی جان کی خیر لی کہ وہ کوہستان فرنگ کی جا عاشق
ہی اور جہوٹی پکڑ لے لی گیا یہان تو امیر بیٹہے ہین اور خبر ملکہ مہرنگار کو ہوی کہ امیر آئی فتنہ سے
کہا کہ خدا غارت کرے اوس رومی بچی کو اور اوسکو قباد پر چاٹون میان اوسکے اوپر اپنی بات
دہرتی ہون اور امیر آوین تو مجہکو اس سلطنت سے کچہ کام نہین آگ لگاؤن ہوا یہ تو اون
فتنہ نے کہا بہی بی خدا کے واسطے اب جانے دو ایسا ہو کہ گہر تمہارا اجڑ جاوی امیر کا [illegible]
کہ امیر بہی داخل ہوی اور مہرنگار نے دیکہا اور کہا آئی خوب ساتہ بال کے چہوڑ گئی اور بادشاہ کا کچہ
پاس نہ کیا ہے کہ [illegible] وارث کیا اور اوسکو ایسا طمانچہ مارا کہ جا گر پڑے بہشت ہزار برس
تو وہ رومی بچہ بازار لیگا ہی اگر آپ ہزار جگہ جاوینگے تو میرا برابر کیا کر سکتا ہی امیر نے کہا ای مہرنگار
یہ نہ سمجہنا کہ مین عیش کو نوشیروان کی سون جیسے رہے ویسے تو اوسکے مانگا سر بارگاہ اس ذات
سے نام لیا عالم شاہ نے خوب کیا اسکی یہی سزا تہی مہرنگار یہ سنکے بیٹہنے لگی اور امیر باہر آئی بارگاہ سلیمانی
مین آرام کیا اور قباد مہرنگار پاس آیا اور سارا حال سنا امیر نے عالم شاہ کی تنخواہ کی تین مہر نمک قباد
باہر نکلے اور کہا طبیعت علیل تہی امیر نے بہی نہ پوچہا بہ پاس صدمہ عظیم تو قباد کو تہا اب امیر
نہ پوچہنے سے زیادہ ملال ہوا امیر رات رہی کہ سب نے کہا اور گہوڑے پر سوار ہو کے صحرا کی راہ لی جب کئی
کوس نکلے سامنے دریا ملا ایک کشتی کنارے پر نظر پڑی قباد نے اوسکو وہین ڈالا اور ہو گئے اسباب سنا گئے
پر کہتے ہین اور نئے کو کہول دیا اور ظہور ہوا تہا کہ جان دیدی یا عالم شاہ کو سزا دی یہ تو گئے تہم چلے اور یہان
صبح کو خبر مہرنگار کو ہوی امیر نگار کو صدمہ ہوا تو نہ آپ نوسیاہ پوش اسب خواصون سمیت ہو [illegible]
بیٹہنے لگی اور خواجہ سلامت کو بلا کر کہا کہ میرے فرزند کی خبر منگا دو امیر سے اگر امیر سے کہا [illegible]
صدمہ ہوا چار طرف جاسوس دوڑے مہرنگار نے ہزار جہد کے بیٹے کو بلایا اور پوچہا کہ قباد کی خبر کہو [illegible]
نے رالچہ دیکہا اور امیر سے مشورہ کر کے آپ بہی بزرگ امید نے دیکہ کے کہا انشاء اللہ تعالیٰ خاصیات

7

باقی

باقی نہی لیکن ایسی یہ کہ قباد جری عظم دستان سے آ دین گیا اور وہ بہی مرتبہ اونکا اور سلطنت ہو گئے
یہ سنکے کہ یہ تو خاطر جمع ہوی خبر لانے والا مہرنگار کی زندگی سے دشوار تہی امیر سے امیر نے کہا جا کر امیر
سے کہو کہ مجہکو تو کیا پرواہی مجہکو رخصت دو کہ مین آپ نہ ہو شرمندگی اور یہان امیر نے بہی اشراب
چہوڑ دی اور امیر معہ سب سردار باہر بہی اسیاہ پوش ہوئی یہ سنکے مہرنگار کی زندگی ہو گئے
کہ امیر کو بہی قباد کا صدمہ ہی اب کوئی سامنے امیر کے کیا مجال کہ شراب ہوئی نام تک کوئی
نہیں لے سکتا لیکن اپنی خیمون مین بیٹہا مین غرض لندہور اپنی خیمہ مین شراب پی رہا تہا
دیوانہ مین قندس لے آیا شراب پی ساتہ لندہور کے اور باہر چلا آیا ابوالماجن اور عبدالجبار
عبدالغفار نے دیوانہ کو نکال دیا اور ایک صحرا مین جا کر چہوڑ آئی کہ ایسا نہو امیر سنی گے تو خفا
ہونگی سب یہ کہ سب اب پیچہے ہین اور یہان نختک نے نوشیروان کو بہت ڈرایا کہ تو یہ روم کو چل
کر رزوق جون سے لاکہ فوج رکہتا ہی وہ امیر سے اور عالم شاہ سے لڑیگا تو یہ تماشا دیکہو نوشیروان
نے نختک کے کہنے سے روم کو کوچ کیا دوسری دن خورشید شمسہ سے اور جمشید شمسی دونو
بہائی امیر پاس آئی اور مسلمان ہوئی اور کہا اگر تم جانتی کہ نوشیروان چلا جایگا تو اوسکو قید
کر لیتے اپنا دین مضبوط رہی اور لات و منات چہوٹی ہین امیر کو انکی آنی سے خوشی ہوئی
خلعت سلیمانی اور نگلی دیا اب امیر حیران ہوئی کہ اگر روم کو میں بہی جاتا ہون تو ملکہ مہرنگار
کا اور برا حال ہوگا امیر عالم شاہ کی صدمہ کو کوئی اور میرے بیٹے کی خبر نہ لی اسواسطے بزرگ امید سے
کہا کہ تم ملکہ سے کہو کہ اپنی ملک اگر سمت روم کو جاوگی تو قباد سے ملاقات ہو گئی بزرگ امید
نے جو مہرنگار سے کہا مہرنگار نے امیر سے کہا کہ امیر سے کہو کہ پہر اب ایسا نہ ہو کہ بڑہیا ہین
نوشیروان پیچہے تو چلا گیا غرض امیر نے تیاری روم کی کی اور وہان دو کلمہ دیوانہ مین قندس کے
عاشق ہونا دیوانہ مین قندس کا نکرک دختر سرخاب پر اور سرخاب کا دریا مین دیوانہ کو
پہینک دینا سنو اب جو صحرا مین چلا ایک کنارے دریا کے پہونچا دیکہا کہ سامنے کنارے دریا کے پہر نکون
مین ایک ماہ طلعت کو دیکہا اوسنے دیوانہ کو دیکہا کہ شیدہ رہ سولہ برس کا سن طوق گلی
مین جڑی ہوئی ہیولی صورت دیکہکر دونو عاشق ہوئی اوسنے زبان کیلی اس جوان کو بلا کر

بوچھا اور بیہوش ہو پانی دیوانہ کو ملا یا پہ نکہت کے سر کیا اور برابر مسند پر زانو سے زانو ملا کے بیٹھ گیا اور
کہان پاس ہو نے لگا کہ ہو سرا لیا اوسکو بھی مزا ملا شراب کے گرہ کی غرض شراب و کباب چلنے لگے
خبر سرخاب کو ہوئی کہ اوسکی بیٹی آئی تھی وہ آیا اور یہ حال دیکھ کر کہا یہ کیا مر گئے تھی دیوانی نے سرخاب
کو سلام کیا اور کہا ابکو کیا اوسنے کہا میری جا بیٹھ خبر ہی دیوانے نے کہا میں تیرا بیٹا ہوں اوسنے کہا میں
سے کیون نکالا دیوانے نے کہا کب بھی میرے کیا کیا آخر کو سرخاب بیٹے چپ ہوے اور کہا اچھا میرے دختر کو دیا اور
بھی بیٹھا اور شراب میں بیہوش ہو گئے دیوانہ کو بیہوش کرکے صندوق میں ڈال کر موم سے بند کرکے
بیلے تو چاہتا امیر بس باندھ کے لیجاؤن پر سوچا کہ تو کبا بیکولی جا تو اب اسکا کام تمام کرا اور وہ صندوق
دریا میں ڈال دیا اور نکہت کو شور کرکے جلا گیا نکہت نے جو جو پا کر بیہوشی کی باتی سرخاب بہول گیا تھا
وہ اپنا انچل میں باندھ لی اور بیہوش رہا کو بھی خبر تھی اور نکہت نے دل میں کہا کہ ای نکہت جہان وہ دریا میں
گیا تو بہے ڈوب جاے پر رات بھی جا اور وہ بے دریا کنارے چلی ایک کشتی کنارے بندھی تھی اوس پر
سوار ہوئی اور دریا میں چلی اور وہ جو صندوق بہا کہان آیا کہ ایک کنارے دریا کے بارہ زنگی آدم خوار
ادہر میں نکلی انکا سردار پھنچ شراب پی رہا تھی کہ صندوق کو دیکھ کر نکالا کہولا اور دیوانہ کو درخت میں
باندھا اور کہا لات سے کہا ارگ تجھی اب اسکے کباب بنایگے اور قندس کو جو ہوش آیا جان نکل گئی تھا
خدا کو یاد کر رہا تھا کہ نکہت کی کشتی معلوم ہوئی ادہر میں جو ہوش ہوا اور نکہت کو اوتارا اور دیوانہ
نے دیکھا اور کہا ای نکہت وا فائکا نکہت نے ادھر ادہر میں نے جانا کہ یوسف کنارے کری اور زنگی جو تھی اونون نے
پہچانا اسمیں ادہر میں نے کہا بھی بار بار بھاگا پہلے میں بعد تم اپنی خدمت میں لانا اور نکہت
کی جان نکلی ادہر میں سے کہا تو جا لیس دن کی تجکو مہلت دی اگر وارث میرا نہ آیگا تو تجکو اختیار
ہی اسنے نہ مانا حال اسکا نعوذ باللہ کہتا بلکہ سب بلبلا رہی تھی آخر نکہت کو پڑا بیہوشی یاد آئی
ادہر میں سے کہا تو اچھا بات تو ہی اوسنے کہا اچھا ای جان جہان بیچ میں نکہت آ بیٹھی اور بیہوشی شراب
میں ملا کر جام بھر کر پلایا ادہر میں کو دیا وہ پی گیا دوسری پی کہا تجکو نہیں دیتی اب اسنے اسکو بلایا
دیوانہ دیکھ رہی تھی اور جل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ای نکہت تجکو نہیں شراب دیتی ہے جو مستی کی تو نے
دیکھی اونکو قبول کیا اب بیگالیان نکہت کو دیتی رہی وہ خیال ابھی نہیں کرتی تھی آخر کو سب بیہوش

7

بهوسیا

بهوسیا اوسوقت دیوانہ پاس آئی اور کھولا اور کہا او دیوانہ ضعف میں تو دیوانہ ہی ہیں تو پھر کیا چپ گہر
باہر ہو کے نکلے تجکو کیونکر شراب بیہوشیکی دیتی او سوقت دیوانے نے گلی لگا لیا اور کہا امیر قصہ معاف کے
غرض پہلے تو چاہا تہا کہ انکو بیہوش چھوڑ کے بھاگو پھر کہا کہ ایسا نہیں چاہیے پھر قندس نے پارہ کے نکہت
ڈالی نکہت نے ایک کشتی پر سوار ہو کے چلے جاتی تھی جاتے جاتے طوفان اوٹہا اور کشتی پھر تھین آئی سامنے
ایک کشتی تھا کشتی اوسکے برابر آئی دیوانہ کو دولا اور چا نکہت کو بھی اوتاری طوفان نے بچایا کشتی پہ بہ گئی اوہر تو
یہ ہو رہا تہا کہ نکہت اور نکہت اور وہ روتی بیٹھی چلی جاتی تھی کہ تیسرے دن ایک جہاز معلوم
ہوا اور جہاز پر سوداگران نے دیکھا چاہا سو انکو کشتی سے بلا کر جہاز پر لی آؤ اور وہ لیکر کشتی نکہت کے لائی سوداگر
نے حال پوچھا اسنے کہا سرخاب کی بیٹی ہوں دختر ہوں قندس پر عاشق ہوں وہ جہاز پر رہ گیا
ہیں اور یہی چلی آئی غرض اوسنے خاطر کی او بٹھا لیا اور لیکر چلا اب دو کلمہ امیر حمزہ صاحبقران کی
اور بیان ... لیجو ایکدن سے تیار کئی اور سپرد کے کمال لشکر کو ہمراہ لیکر طرف سندہ کامیاب کے
چلے ہر منزل جاتا تہا ادر سے جان نکلی جاتی تھی امیر نے حکمت عملی کی کہ امیر کو سوار کیا اور بیچ تخانہ میں
جہاز کے امیر ہماری ڈر کے باہر نہیں نکلتا غرض امیر سامنے کو وہ پر قندس کو دیکھا کہ رو رہی ہی اور
نکہت کے بکارنے ہی امیر کو اسکی بھی تو تلاش تھی کہا کہ یہ کہ نکالنے روانہ کی کہ جا کر اسکو لیا آو
جب وہ لوگ گئی اور کہا اس کشتی پر کو امیر تجکو بلاتی ہیں یہ نہیں آتا اور نکہت کے رہی آخر کو سب کہنے
لگے تب کہا امیر سے اگر غرض ہی کہ سوائی نکہت کے کوئی کلام نہیں کرتا اور نہیں آتا امیر حیران ہوئی
لوگوں نے کہا کیسے تدبیر ہے اسکو وہ بہی ہے اونا روا امیر نے کہا تم جا کر کہو کہ وہ دیوانہ آ نکہت تجکو بلاتی ہی یہ نام
تجکو اوسکے پاس لی چلیں غرض جب یہ جاکر کہا جہم سے کود پڑا کشتی پر کہ جان کا پیچہ پاس
نکلا جب امیر کے سامنے آیا امیر تو حال پوچھتے ہیں اسکو ہوش نہیں سوائی نکہت کے امیر نے کہا
معلوم ہوا سرخاب جو بار کا لیان بھی اوسکی بیٹی پر عاشق ہوا ہی اب یہ مر جائیگا اسکو بچا کر
قید کرو ایسا نہیں یہ اپنی تئین دریا میں ڈال دی اور امیر بعد چند روز کے کنارے بندر کامیاب کے
پہونچی اور وہان لنگر ہوا اور کنارے پر خیمے ہوگئی مقام کیا لوگوں سے پوچھا کہ شہر یہان سے کتنی دور ہے
کہا بیس کوس اب امیر کو اشتیاق ہوا کہ کیونکر ملکہ رابعہ الملک مہوش پاس جاؤں ہم نگار جو بیچے

امیر

گی ابھی تینوں مار ڈالی گی امیر نے سب سے منع کر دیا تھا کہ خبردار نام و نشان کا مسیب یا رابعہ کا نہ لانا
اور ملکہ مہرنگار آئینہ بہ روتی تھی اور کہتی تھی کہ صاحبو امیر سے کہو کہ غضب یہاں مقام کیوں کیا کیا
کچھ قباد کا پتا لگتا تھا اور کہتی تھی بزرگ امید سے یہ بچھتی تھی کہ کہیں قباد آویگا اب یہ بیچارے
کیا کہیں غرض خاطر جمع ملکہ کی کرتے ہیں اور امیر امرا سے کہتے ہیں کہ کیا مشکل تھی اب جو خبر
رابعہ کو ہوئی ہو گی تو راہ میری یا دیکھتی ہو گی کہ امیر آتے ہونگے اور کہتی ہو گی اب جو میں نجاؤنگا امیر
باپ تو مارا گیا عالم شاہ کا پتا نہیں امیر کو کیا تدبیر تو بتاؤ رابعہ سے ملاقات ہو غرض امیر رابعہ
پاس آیا اور انکو دیکھ کے رابعہ اور شیوہ بیٹھی ہیں کہ امیر نے آکر ملکہ کو خبر کیا ملکہ نے رو کے کہا کہ بیا کو
امیر آئی اور ہماری پاس نہ آئی اور تجھے بھی ہماری خبر نہ لی باپ میرا مارا گیا اور اپنی دین پر قائم
رہا اور جان دی اگر مسلمانی سے پھر جاتا تو کاہکو مارا جاتا اور عالم شاہ کا پتا نہیں مجبوراً مصیبت گذری
امیر نے کہا ملکہ یہ سچ ہی لیکن تمکو اپنی پڑی تھی کہ ہمکو کچھ خبر ہی کہ یا کلام امیر سے قباد کو پھر مار کر نکلا ملکہ
مہرنگار نے اپنا برا حال کیا تھی اب تو قباد ہی نکل گیا امیر نے تمہاری طرف کی اسواسطے امیر نہیں
آئی کیا ایک تو یہ کہ عالم شاہ کی بیچ کی اب جو سنے گی مہرنگار کہ رابعہ پاس گیا اور اسواسطے مقام
کیا ہیں تو ابھی تینوں مار ڈالیگی امیر تو چاہتی ہیں کہ تم ملاقات ہو تو ہاں ملکہ جو میں کیوں دیکھ کے
صبح کو تم اور سبکو سیاہ پوش کر کے محافہ میں سوار ہو کے مہرنگار کے خیمہ میں اور تم اترو اور جا کر
کہو کہ برا کیا اوسی حیوان مردک نے کہاں وہ اور کہاں بادشاہ اور کہنا کہ تمکو بھی قباد کا صدمہ ہے
ای ملکہ کچھ کوسنے سے تمہاری بیٹے کا خدا نخواستہ بال بیکا نہیں تو ملکہ کیا عجب ہے کہ مہرنگار نے
راضی ہو ملکہ کہتی گی کہ بی بی پاس تم اپنی بیٹے کو نہ کوسو میں بھی تو اپنی کلیجے پر پتھر رکھوں جیسا
عالم شاہ ویسا قباد غرض امیر سمجھا کے امیر پاس آیا امیر نے پوچھا امیر نے کچھ کہا کہ کہاں گیا تھا
اور صبح کو رابعہ کئی ہزار سوار ہمراہ سب سیاہ پوش اور کئی اسی خواصیں معہ شیوہ اور اب
سب سیاہ پوش ہو کر محافہ در دروازہ مہرنگار پر آیا خبر امیر کو ہوئی حیران ہوئی اور سب صاحب
قرانی سوال کرتی کہ یہ کیوں آئی بڑا غضب ہے خبر مہرنگار کو بھی ہوئی کہ محافہ رابعہ کا ابھی دروازہ پر
آیا مہرنگار نے فتنہ سے کہا کہ یہ کیا معاملہ ہی یہ کیوں آئی یہ کہتی ہی تھی کہ خواصیں اوتریں لیکن

سیاہ پوش

سیاہ پوش اور بیچ میں رابعہ مثل شیوہ کا ہاتھ پکڑے مثل شب دیجور کے کہ چاند چہپ جاتا ہی اور ابر سیاہ سے
نکل آتا ہی فتنہ نے کہا بی بی اب انکو بہی مناسب ہی کہ اوسکا پاس کیجیے اور بلا کر بٹھائیے مہرنگار نے کہا
کہ یہ کیا میں جا کر لاؤں تو جان ہو مناسب ہو وہ کر یہ کہتا ہی کہ فتنہ دل شاد دل نواز خوبان طراز زہرہ
مصر وغیرہ دوڑیں اور استقبال کر کے خبر کرتی ہوئی لائیں کہ یہ بی بی امیر کی زوجہ ہی غرض رابعہ جب
سامنے مہرنگار کے آئی جہک کے خبر کیا انکھوں میں آنسو بہر رہے ہوئی اب مہرنگار حیران ہی کہ یہ کیوں روتے
ہی جاتی گی تو شاید کہ روی جیسا کہ ایسا ہوتا ہو غرض مہرنگار نے جگہ بٹھائی اور کہا صاحب بیٹھ جاؤ رابعہ
نے بیٹھ کے لیں اور خبر کر کے بیٹھی اور کہا خدا غارت کرے اوس موے موذی کافر کو اور اوس نکوڑی کے
بت کو جس کے میں انکو نے اپنی ولی نعمت پر ہاتھ اوٹھایا کہاں غلام کہاں آقا اور کہا تمکو اوس سے کچھ کلام
نہیں اور رونے لگی کہ خدا تیرا جادہ لشکر کو تمہاری زندہ سلامت رکھی اب جو مہرنگار نے سنا ولیس کہا ای
مہرنگار اسکو ایسے قباد سے محبت تھی مہرنگار نے کہا بس بس اے بی بی اب میرے سامنے کوسنا
صاحب میں تو اپنی کلیجہ پر پتھر رکھ لیکے کیوں عالم شاہ بیٹے تھا قصور ہی قباد نے جہا اوسکی ماں کا عالم ایسا
جاؤ خیر وہ تو بیاہا گیا اسمیں یہی ہونا تھی رابعہ نے کہا نہیں حضور اوس سندی نے برا کیا جو
رابعہ سے ستایا اختیار مہرنگار نے قدم اوٹھے اور رابعہ کو گلے لگایا اور کہا تیرا باپ بھی بادشاہ تھا تو میرا
باپ ہفت اقلیم کا بادشاہ ہی تیرا باپ کیا بوت امیر کی مسلمان ہوا رابعہ نے کہا حضور حاکم محکوم
میں بڑا فرق ہوتا ہی جب قدوس کو زیر کیا اور شکست ہو گئی پہر ہمارا کیا زور یا کہتے تو بیٹا اوس
شخص کے باپ نے مجکو خوشی سے نہیں دیا اب آپ نے مجکو اپنی کنیز اور عالم شاہ کو غلام سمجھیں مہرنگار
نے بہت اوسکا خیمہ اور پلنگ اپنے برابر مسند لگوادی اور کہا تم بھی تمام رہو رابعہ نے کہا
حضور یہ کیا فرمایا جہاں اور کنیزیں آپکی فتنہ وغیرہ ہیں میں بھی رہونگی اور امیر بھی پاس سن
رہی تہی اور امیر کو دم بدم کی خبر کرتا تھی جب امیر نے یہ سنا سجدہ شکر کا کیا تو نے دو نگر آباد کیے
امیر کو پانچ ہزار زر سرخ امیر نے دیا اور کہا جب قباد آوینگے تو بہت بیش قیمت خلعت اور
پانچ اور دونگا لیکن امیر بسبب لحاظ مہرنگار اندر نہ آئے بارگاہ میں پہنچے تہی کہ ایک سوداگر بہت
تجار امیر کی ملاقات کو آیا اور عجائبات چیزیں پیش کش کیں اور عالم شاہ کا اور سعد کا حال الحال

آخر تک سب بیان کیا کہ میرے سامنے یہ حقیقت گذری اسکے بعد اسنے اور کبھی [illegible] اور
زمیران شاہ مع ملاگرد کا مسلمان ہونا کپتان کا قتل کرکے تیغ علی نام کو پہنچ سمیر کا حال
بیان کیا اور کہا ساتھ الاکر فوج ہمراہ تھی اور مرزوق ہو گئی ہین فرنگ ہرا امیر پر سنکر بہت خوش
ہوتا اور سوداگر کو بہت سا کچھہ دیا یہ خبر اندر گئی لیکن سعد کا حال بیان علم شاہ کا حال نکہا مورخ
سنکے خوش ہوئی کہ میرا [illegible] ساگ بہی فرزند تہا اور آصف الیاس بہی تہا ہین کے ساتھ آئی ہی
امیر نے اونکو تو اونکے شہر پر رخصت کیا کہ دربند کامیاب کو تباہ کر غارت ہوا تہا اوس سے بیچے
یعنے پہلے سے بہی زیادہ آباد کرو اور آپ پہر جہازون پر سوار ہوکر امیر چلے اور وہان الاکر نے طبل جنگ تو
بجوایا تہا لیکن غرض یہ تہی مرزوق کو ملاگرد کے حال کی بابت تہی مرزوق نے سنکے کہلا بیجا کہ تو جلد سے
ملاگرد کو لیکر حاضر ہو پس یہ سنتے ہی الاکر دہشت ہی کو بہاگی قید لیکر بہاگا اور آپ نوکر کو اپنے
مین تہا اور ملاگرد کو مرزوق پاس بہیجا اور یہ خبر علم شاہ کو ہوئی [illegible] شاہ نے کہا اب [illegible]
میرے بیٹے ساتھ انکے فوج کے سوار و پیدل بہی چلے کہ مرزوق سے [illegible] کیا الاکر دیکہکر
طرف مرزوق کے کوچ کیا تا کہ اثنای راہ مین جمشید بادشاہ ملی اگر علم شاہ کو کمک کو نظر کیا وہ جو
اندر آئی سارا حال اپنا بیان کیا کہ [illegible] کی ہین ناموس ہون اپنی پاس رکہا اور روانہ ہوئے
آب مکار قباد شہریار کے [illegible] ہونا قباد کا نقابدار پلنگینہ پوش سے اور ساتھ لگانا اپنی تین
اور نظر کردہ ہونا کہ [illegible] بعد چند روز کے کنارے پر پہنچی کشتی سے اوترا اور پیدل چلی تین دن ہوئے
[illegible] ہوکے عجب حال ہی کہ سامنے ایک [illegible] دروازہ [illegible] دیکہا قباد [illegible] آیا دیکہا تو [illegible] طرف
گہوڑے [illegible] اور ایک باغ ہی دروازہ اوسکا کہلا ہی پہلی تو قباد نے آواز کی [illegible] جب
سے باغ کے کچھہ آواز نہ آئی [illegible] سامنے بارہ دری ہی پلنگ لگا ہی مسند بچہی ہی ایک خوان کہانے کا
کا سرپوش کیا رکہا ہی ایک طرف عطردان [illegible] پاندان خاصدان رکہا ہی اور باہر چہوترہ پر [illegible]
[illegible] صافی [illegible] شکر خدا کا کیا کہ تین دن ہوئے تہی [illegible] خوان کہی [illegible]
توڑا اور کہایا مگر [illegible] سب طرح کہا نوش کیا [illegible] پیالا [illegible] عطر
لگایا پلنگ پر [illegible] جب وقت [illegible] گہوڑی [illegible] ایک سوار آیا قباد نے [illegible]

سلام کیا

سلام کیا اوسنے کہا تو کون ہی [illegible] قباد نے کہا حقیقت یہ ہین قصوروار ہون تیسرا دن ہا
[illegible] کہا اسنے [illegible] میں ہی اشراف ہون اوسنے کہا تو کون ہی نام اپنا
بتا قباد نے کہا نام [illegible] کیا کام اوسنے کہا مین تجہکو اسکی سزا دونگا قباد نے کہا یہ تجہکو اختیار ہی مین
سب طرح موجود ہون اوسنے کہا تو باہر چل وہان تجہکو سر جنگ معقول دونگا قباد جو باہر آئی دیکہا
گہوڑی بندہی ہی اور چالیس آدمی [illegible] قباد [illegible] اوسنے کہا [illegible] قباد نے کہا میرے
پاس تو نیزہ نہین اور نہ میرے پاس [illegible] اوسنے نیزہ اونہین سوارون کا دیا اور اوسنے اکبر نیزہ مارا قباد
نی بعد چند طعنون کے نیزہ ہوائی کیا وہ خفا ہوا اور تلوار ماری قباد نے چہین لے کمر بند مین ہاتھ ڈال کر
اوسکو اوٹہا لیا اور کہا [illegible] اوسنے کہا [illegible] قباد نے چہوڑ دیا اون چالیس تن نی چاہا کہ قباد
کو قتل کرین اوسنے منع کیا قباد کا نام پوچہا انہون نی سارا اپنی حقیقت بیان کی کلمہ پڑہکے سب
مسلمان ہوئے اوسنے کہا میرا نام فیروزہ [illegible] جسطرح کہ الاکر و ملاگرد اور کپتان مرزوق کے پہلوان
ہم چار پہلوان [illegible] ایکدن اوسکی [illegible] ہمیری نگاہ پڑی ازراہ الفت [illegible] اوسکو دیکہا
لیکن اوسکو [illegible] اور اوسکو کچھہ خیال نہین [illegible] باہر لوگون نے ذکر کیا یہ خبر مرزوق کو ہوئی وہ خفا
ہوا [illegible] آکر [illegible] قضا [illegible] جب [illegible] چالیس تن میری فرمان بردار ہین
[illegible] قباد کو [illegible] ایک جزیرے [illegible] انہون نی اوسکے [illegible]
ای قباد سلطنت تو چہوڑ کر آئی [illegible] بیان [illegible] جو وہ کہانے دینا تہا اور کہا تہا مین بہی جلو نکلا آخر
کار [illegible] سوار ہوکے [illegible] ایکطرف روانہ ہوئی جہان کوئی [illegible] کیا
[illegible] کہانی چلی جاتی ہین کہ [illegible] تین روز ہوئی کہ [illegible] سامنے سے ایک باغ ملا
دروازہ [illegible] اوسکی اوپر [illegible] جب دیکہا کوئی نہین ہی [illegible] آیا [illegible] تو تین روز کی بہوک
[illegible] خوب [illegible] مسند لگی تہی خوان [illegible] کہایا خوب بہت [illegible]
کہایا [illegible] پلنگ پر آرام کیا [illegible] ایک نقابدار پلنگینہ پوش [illegible] سلام کیا
اوسنے کہا [illegible] تو کون ہی انہون نی سارا حقیقت [illegible] بیان کی نقابدار نی کہا تو
اس [illegible] مین ہی تجکو سر جنگ معقول دی دیتا ہون قباد نے کہا او نقابدار زبان

سنبھالا کہ بھال نہ رہا کیا خیال ان البتہ تیر سے دن میں نیزہ کہ سیاہ تھا اسکے عیوض تیغ جو کہ ہے میں جگہ دی تھی
نقابدار نے کہا دیتا کیا سر اٹھا کے دو نکالا بار و کر رہا اور وہ کیا ہے سر میں لگا ہے کہا سنا کہ قباد بھی جھلا کر
گھوڑے پر سوار ہوا اور کہا کہ جو تیر سے مزا ہے میں آدمی میں موجود ہوں نقابدار نے نیزہ مارا غرض بعد
چند روز وہ دل کے ایک جگہ سے نقابدار نے بند کو کمان کے واسطے نیزہ اٹھا مارا کہ نیزہ قباد کے ہاتھ سے چھوٹ گیا
بلکہ اس جگہ سے نیزہ کی ڈانڈ ماری کہ اوسکے جو تمکنت تھا قباد بھی گھوڑے سے چلے ایک رکاب پاؤں نکال
گئی اور گھوڑی پر لٹک گئے دوسری پاؤں کی اب سنبھالا ہے کہ تھی گر رہا اور سب نقابدار نے نیزہ کو پھیر کر
رکھا اور کہا ہی شکر اللہ کہ تجھکو مار ڈالوں لیکن میں بھی مسلمان ہوں کیا تجھکو ماروں لیکن اس سے تو تم
بر گشتہ قبول ہند ہی وکشندہ کہ بتان فرنگی کا سامنا کرنے چلا ہا دیکھ تو اوسنے کیا نام پیدا کیا
تمام شہر زیر کر چکا شری تعجب اوسکے پاس ہی جا جلدی خبردار اب آئی ہے کہکر نقابدار نہ ملا کیا قباد
جا کر [illegible] اوس نے اسکو [illegible] ہو دلیں کیا ای قباد تف ہی تمہاری زندگی پر سچ کہا
نقابدار نے [illegible] سوائی نقابدار کے اور کسی نے نہیں دیکھا غرض قباد نے [illegible] اور کہا
اب سوائی مرجانی کے کوئی علاج نہیں ایک زخم میں اگر یہاں سے اٹھی لگا [illegible] سارا عصمت
کے معرکہ میں آرام فرسینا کہ جان نکل جاتی [illegible] قبیلہ کی کیلی تھیں کہ ایک نقابدار پیدا ہوا اور اوسنے
پہلے کاٹ دی بعد چار گھڑی کے جان ساری بدن نہ تھی قباد کے آپ اور ہوش آیا قباد نے
سلام کیا نقابدار نے کہا کیوں حرام موت مرتا تھا قباد نے ماجرا بیان کیا اور کہا ناحق اپنی [illegible]
اور یہ میں اپنی تئیں مار ڈالونگا نقابدار نے بہت ہی بات ہے اور کمر قباد کی اپنی ہاتھ سے باندھی اور
کمر وہ کیا اور کہا تو جا اب کسی سے نہ ڈر کیا بہت زمین پر لگے قباد نے کہا پر اب اپنا نام بتاؤ میں [illegible]
مجھے [illegible] کیا کو میں کیا کہونگا کہا کہ دیتا آدم علیہ السلام کا میں نظر کردہ ہوں یہ کہکر وہ تو غائب ہو گئی
قباد کو کچھ یقین نہ آیا واسطے آزمائش کے وہ [illegible] جسمیں یہاں سے [illegible] اوسکو [illegible]
اوکھیڑ لیا پھر [illegible] نقابدار سے آتی اور کہا [illegible] کو راہ
دکھہ رہی تھی کہ پھر نقابدار آیا قباد کو دیکھ اسکا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی عزت بھی ہی اور قباد نے کہا وہ وقت
کیا زبان کو بند کر اب میں تجکو سرادونگا یہ کہنا تھا نقابدار نے نیزہ مار استان نیزہ کی نیزہ [illegible]

ہوا

نک نیزہ مارا نہ گیا ہو یا کہ سنا ہیں دونوں کی جبر لگیں ڈانڈ وکی یہ دوسری اور گھوڑی نقابدار حیران ہوا کہ
اب اسکو کیا ہوا نقابدار نے تلوار ماری قباد نے قبضہ میں ہاتھ ڈالا نقابدار نے کمر بند پکڑا دونوں زمین پر کود
گئے ہوئے لگے دن تمام ہوا رات ہو گئی تھی رہی صبح کو نقابدار نے چھوڑ دیا اور کہا ای قباد سچ بتا
تجکو یہ زور کہاں سے آیا قباد نے تمام سرگذشت کا حال بیان کیا اوسوقت نقابدار نے کہا اب جا رستم کا
سامنا کر میں تجکو غیرت نہ دلاتا تو کیا تجکو حجکو نہ ملتا اور میں بھی نہ رہتا اگر مدد کرونگا قباد نے کہا الہی مدد
نگار کیا احتیاج ہی خدا کی مدد کافی ہی غرض نقابدار نے کہا جاؤ سبھی لیں گے نقابدار اودھر چلا گیا قباد گھوڑی پر
سوار ہو کیا ایک طرف چلے بعد کئی روز کے ایک صحرا میں دیکھا کہ فوجیں پڑی ہیں اور صفیں لڑائی کی جمی ہیں
اک طرف تو تولاک اور اک طرف کوئی لاکھ سوار ہیں جسکے فوج بھی اور ہر ایک پہلوان شل دیو کے ہے
اور وہ [illegible] لشکر فرنگی جو انکا سپہ سالار تھا وہ زخمی ہی ہو چکا ہی اور وہ پہلوان موت اعظم نامی
شاہ مغازی کے طرف سے آیا ہی کہ شہر فرشتہ کو کہ جو دونوں مرزوق کی دختر ہے تاجدار اور فرشتہ
تاجدار [illegible] آیا ہی کہ ملک انکا چھین لی قباد نے یہ حال دیکھ کے کہ سب انکو دبا تا ہی اور یہ نہیں اوسنے
قباد نے [illegible] اور موت اعظم کو تماشہ ہی جو کوئی کسے سے نہ لڑا ہی اوس سے نامور لڑتی ہیں
اوسنے کہا [illegible] نہیں تجکو سزا دونگا پہلے مجھسے لڑ اوسنے خطا ہو کی نیزہ مارا قباد نے جو وہی
[illegible] موت اعظم کو اوٹھا لیا اور شیر فرشتے اور کہنے نے جو دیکھا کہ اسنے ہماری مدد کی
[illegible] موت [illegible] کی ہا گئے شاہ مغازی سے خبر کر نکو اور یہاں در فرشتہ
[illegible] موت اعظم کو قید کیا قباد سے پوچھا اب کون ہیں
[illegible] تو جوان ہی سوداگر بچہ ہوں غرض قباد کو واسطے پاس اپنی
[illegible] واسطے خدمت کے مقرر کیا فرشتہ در فرشتہ [illegible] خاطر کرتی ہیں
[illegible] تو مجلس ہوئی اب انکو یقین ہی ہیں صبح کو سوار ہوئے گھوڑی پر سیر کو
[illegible] یقین جو نہر تھی قباد نے دیکھا اسکا پانی تمام نہر میں
[illegible] سر میں جالی جا جب قبلہ [illegible] بیٹھے ہیں تو وسط دیوار کے آواز پانی کی بھو نکنی
آتی ہی جیسے کوئی نہاتا ہی تو اودھر درفشے کی دختر اور خواصیں نہایا کرتے ہیں اور جیتے جاتا کیلا کرتی

ہین یہ عجب ان ہیرون آواز سنا کرتے ہین غرض ایک دفعہ قباد جو سوار ہوئی سیر کو گئی سیر کرنے گئی
دیکھا کہ دو سوار آگے اور دو پیچھے ایک بگھی چلی جاتی ہی ایک عورت نو رس سے دو اور سامنے اوسکے مہر
طلعت کو دیکھا اور اوسنے قباد کو دیکھا چار آنکھین ہوئین اب وہ ملکہ قباد کی عاشق ہو گئی قباد کا ملکہ پر سیما
دفعتہ دو شب ناچار ہو وزیر کی موت اعظم کا سنو وہ تو عاشق ہوئی یہ خبر دو شب کی تھی نام
اسکا ملکہ ماہ سیما ہی اور وہ جو عورت پاس اوسکے بیٹھی تھی اوسکی دائی تھی قباد نے بھی گھوڑا اپنا ساتھ
بگھی کے دوڑایا اور ملکہ نے جھک کر دیکھا مارے اشتیاق کے دوپٹہ بھی اوسکا گیا جہان تک اور
سب کھل گیا قباد کی تو جان نکل گئی اور اوس دائی نے کہا ان اناریجا او سوار تو ادب
یہ بادشاہ زادی ہی اور تو بھی تو نمک خوار ہے تجھے یہ مجال ہی کہ کوئی ساتھ ملکہ کے آوے اور
پکارے کہ اری او سوارو کہان کو منع نہین کرتے اور ملکہ نے کہا ای دائی کیون منع کرتی ہی جا
اوسنے ملکہ کو بھی گھر لگا کہ دیا جھک کے دیکھتی تھی اور اودھر قباد بھی کچھ خوف کچھ شرم کھا کر رہ گئی
اور بگھی نکل گئی قباد پھر کر دربار مین آیا لیکن اب مارے وحشت کے تھی نہ لگتا او سبب بھی تب
دربار برخواست ہوا قباد پلنگ پر آیا اور پلنگ پے لیٹی شعر عاشقانہ پڑھنی لگے تصور مین یاد کی
کر ای قباد بے کس بلا مین مبتلا ہو گیا اور ملکہ ماہ سیما بھی جا کر وہ پڑی تو عجب حال سے جگر مین درد لب
پر آہ سرد کے نعرہ کا لگا تا پلنگ مونہ لپیٹ کے پڑی دائی کو دولین کو ساتھ اوس لکھا
تی ای اوسکو کیسے سخت کلمی کہی شعر جب وہ شب سلسلہ کیا جا نگاہ مین :: اثر کی سعادت
ہوئی آہ مین :: قباد پھر سیر کو سر کر پر آیا دو گھڑی تک کے سب جب بہت بیہوش ہوا ادہر بھی
آئی ملکہ کو دیکھا اور دائی پکار رہا اونکو نہ سمجھا ہی معلوم ہوتا ہی تو اس شہر کا رہنے والا
نہین ہی تازہ وارد ہی تجھکو ابھی نہین معلوم کہ جب بادشاہ زادی اسوار ہوتی ہی دیکھا تو بے
کہ کوس کوس پر کوئی بھی ہی معلوم ہی اونکو بھی نہ موت اعظم کو زیر کیا ہی اسی طرح مین درجے ہوتا
سے کہ دون ملکہ نے کہا ای دائی مین خبر یا صدق دیکھ تو وہ بیچارہ کچھ سے کہتا ہی اور اگر آتا ہی
تو کیا امیر اور کچھ بتوج توڑ لی گا اور ملکہ نے اشارہ سے کہا قباد کو کہ چلی آ جب قباد نے گھوڑا
برابر بڑھایا اور دیکھی ہوئی یہ اوسکو وہ اونکو چلی اور دائی ہر غل مچایا قباد نے کہا او لکھانہ آپ تجھکو

7

تو نے مجھکو اشارے سے بلایا اور اب غصہ کرتی ہی دو دائی کہا او سنو اب اوسکا سنا ناس جاوے
مین تجھکو جو دائی ملکہ نے کہا چلو جانے دو اتنا کہی کی تو وہ کیا لگا آدمی ہی او آدمی دیکھتا ہی غرض اس قدر نے
پہر اسطرح ملکہ کو انکھین نکال کے گھورا اور شور کیا کہ شیر کا باپ سے جاکر ابہی کہون گی کہ ملکہ سیر کو گئی
اور بگھی نکل گئی الحمد للہ جلد سے یہ دائی سیر کو بھی لگی کہ جہان تک جا سکتی تھی داخل ہو گئی قباد بھی نعرہ
آہ کر کے پھر دربار مین آیا لیکن تو بہ نہ لگا اپنے مقام پر آیا اور وہان اوس لکھاتہ ملکہ کا عملانہ پہنچ
موقوف کیا کہ کس دن انکی سبب بھی اور مین نہائی جالی مین سب خواصون کو اور ملکہ کو نہاتی دیکھا
کہ تالیان بجتی تہی مین ننگی نہا رہی تہی مین قباد کا عجب حال ہوا اور ادہر ملکہ نے کہا نہ مینا سوائی ہوئی کے
آخر دیا ضبط کا نہ اوہ ہمجولیان خواصین تہین خصوصا دو بہت مولی تہین کل بہار نوبہار اون سے سارا
حال دلکا بیان کیا اور کہا خدا غارت کرے اس دائی کو قتل کیا او نہون نے کہا یہ تو کیا
مضائقہ بادشاہ زادیان وزیر زادیان مین کرتی ہین منہ لگا رو دیکھو غرض کس کا نام اون سات سے
ہوتی آئی تو یہ دیکھا ملکہ خوش ہوئی بات بندھنی لگی کہ پھر کوئی تدبیر کرو اوسکی ملاقات
کی اور مین تو صبر یا زندگی نہوگی خواصون نے کہا ملکہ تمکو نہین معلوم وہ تو بیدردیوانہ ہی اس لکھاتے
کو خوب سما شراب عجب بیہوش ہوا تو کمند ڈال کے یا سیڑھی لگا کر اوتر جاو غرض
جب وہ بیہوش ہو گیا پہر رات رہی یا دیوار پر سیڑھی لگا کر باطلی بارہ دری کی چھت پر ملکہ مع خواصون
اوتر کے سامنے سے دیکھا کہ قباد پڑا ہی چھوٹی جا بین روشنی ہو رہی ہی مسند پر بیٹھی کتاب شعر کی
دیکھ رہی تھی مین ہوا سے پردہ جب اٹھا تو مثل چلنو دیکہ روشنی کی معلوم ہوتی ہی کل بہار نے کہا
ملکہ مین چلی جا کر دیکھتی ہون کل بہار نکلا دو نوبہار اور کل بہار پردہ اوٹھا کے اندر آئی اور کہا یہان
انکھین تو کو بیچ کر ملکہ نے ہو نجا ہی اور کیا سمجھ کر بگھی کے ساتھ ہوئی قباد نے جو دیکھا
کہ ایک قواندے اور ایک خوش اوشیا آ کھڑی ہی قباد ملکہ کا نام سنکے خوش ہو گیا اور کہا مبارک
ملکہ نے اشارہ سے کہا ہم ساتھ ہوئی کل بہار نے کہا ملکہ بھی آئی ہی لیکن خدا کے واسطے میرا نام
سلیمان قباد او ٹھی باہر جو آئی جب ملکہ کو خواصین یہ بھی اور آئی تھی کھڑی پاس تھی
بھی قباد نے جون ملکہ کو دیکھا بیتاب ہو گیا اور ادہر ملکہ شعر جھجک نکلنے گئی ایک بار ::

ہوئی … | غرض ملکہ کا ماری اشرم کے قدم سے اوٹہایا لو اس اشتیاق سے آئی
تہی کہ سینے سے ہو گئی | شعر | سینے میں … آئی ہو گیا | … اشرم سے سرکا گئی ہو کی القصہ
دوڑی ملکہ کا ات بگہر کے لاکر بٹہایا ملکہ نے کہا صاحب تم کیون سے آئی کئی روز ہو گئی واسطے سر سے کیا تہی
قباد نے کہا ہم تو کہی نہ تہین ملکہ نے کہا صاحب تمہین نے موت اعظم کو زیر کیا تہا اپنا نام ہی سچ کہنا میری سر کی
قسم اپنا حال کہو اوسوقت قباد نے کہا میرا نام قباد شہریار ہی بیٹا ہون صاحبقران کا مان
میرے مہر نگار تہی اور میں اپنی لشکر کا بادشاہ تہا بادشاہ کے خفا ہو کر بیابان نکل آیا پہ کہنا
ستارہ جو خواصین کہ تہی تہین کہے سکی … کوئی اوٹہی کہرے لگی اور کہا میان خدا
بچاتا تمکو بچائی صاحب آگے ایسا جہوٹ تمکو بولنا تہا باہر چلی گے تو لو … اوسا ہو
کہتے کر کہ تہا تو کہین کے سات آتا بس جادو ہی ہو … تہی کہ کا نا …
… میان اپنا … ملکہ کو دعا دو کہ … مسند … اب جو اونے تمکو مون
لگایا تو اب سے باتین کرتے ہو قباد سنکے خفا ہوئی ملکہ نے کہا اری … کل پیار کو
اشارہ کیا اوسنے پیالہ شراب کا بہر کر قباد سے کہا پیو قباد نے انکار کیا تو … بولی ایک …
میان اب … قباد نے کہا ملکہ اب مجہے میرا احوال سنا کلمہ پڑہو تو پیون القصہ ملکہ نے بمعہ خواصون
کلمہ پڑہا از سر صدق مسلمان ہوئین اوسوقت شراب پیا جب دو دو جام پی لیکر
میان … قباد نے چاہا … ملکہ نے بہیجا …
… قباد کے گال پر … قباد نے گال …
ملکہ کا تمام … جانے آگئی القصہ وہ … بس میں … ملکہ … مکان
میں آئی کہ کل … القصہ ملکہ … آئی ہی …
کہلوا دیا ہی اب تجویز تمام سب خواصین آتی جاتی ہین خوان اور کشتیان لی جاتی ہین اور
اوس دوا کو شام سے شراب سب سے پلا کر بیہوش کر دیتی ہین القصہ … اوس
دوا … شراب نہ پی کہ … زیادہ ہی بلکہ … شام سے …
رات گئے ملکہ اپنی معمول سے قباد پاس آئی اور دوا نے دیکہا کہ پلنگ ملکہ کا خالی ہی ملکہ کوئی خواص

٦

بارہ وزیرین

بارہ وزیرین نہین ہی دوا اوٹہی اور اوسپر رہ سے اگر دیکہا ملکہ یاوہ ہی تہا اور وہ بہی جوان مسند پر بیٹہا
ہی تانکو نہین لگے … کہ … چلی گئی دوا باہر آئی کسیکو خبر نہوئی دوسری دن
جب ملکے قباد پاس چلی گئی دوا … ملکہ کے پاس آئی سارا احوال ملکہ کا بیان
کیا اور لاکر … دیکہا یا درشنی خفا ہوا غصہ میں اگر تلوار برہنہ کرکے چلا کہ …
کیا کہ اسنے موت اعظم کو زیر کیا ہی اور تم اوس سے کم زور ہو میں … درشنی نی
کو بٹہا دیا اور … قدم … لیٹ گئی جب … ہوئی درشنے جلایا اگر … سے کہا اور …
بیٹے لاکر دیکہایا … نی کہا … کہا ہم … زبر دست ہی …
اسکو قتل کرو القصہ دونو … تہا کہ وصل کی … اگر اسکو قتل کرینگے اپنی
سب … مسلمان کیا ہی … بدنامی ہو گی اور دوا سے سنا ہے کہ یہ مسلمان ہی قباد نام ہے
امیر کا بیٹا ہی القصہ … وصل کرکے … کہین گی کہ یہ مسلمان ہی مرزوق کا …
امیر کا بیٹا … اسکو میری پاس قید کرکے بہیجو آخر کار قباد کو … بیہوش …
بیہوش کیا اور قید کرکے موت اعظم … قباد کو … مرزوق پاس لی چلا القصہ
… خبر … ہوئی کہ وہ جوان قید ہو کے مرزوق پاس گیا ملکہ …
سیاہ پوش ہوئی اور باہر نکل … گہوڑہ پر سوار ہوئی … تلوار …
… اور نکل گئین … خبر درشنی … ہوئی کہ ماہ سیما نکل گئی
یہ بہی روانہ ہوئی اور ماہ سیما جب … پاس پہونچی خبر … کہ ملکہ …
سے آئی ہی سیاہ پوش … حکم کیا کہ مار لو اور ملکہ کو پکڑ لو القصہ کئی خواصین
ماری گئین اور ملکہ قباد کے سامنے آگیا اور پکار … شعر … قباد نے
ملکہ کو دیکہا … قید توڑ ڈالی اور … مارنا شروع کیا … ملکہ کو
دیکہ لیا موت اعظم نے جو یہ دیکہا … قید توڑ … اور پکارا … شعر …
مسلمان ہوا اور اوسنے بہی … شروع کیا … قباد نے
تلوار … موت اعظم کا … لاش … سامان …

اور موت اعظم ہوا قرشی نے تلوار ماری اپنی تلوار چہینچ کے قرشی کو بچائی سپر اوٹھا لیا اور
قباد نے ورشی کو اوٹھا لیا قرشی ورشی نے امان مانگی اور کلمہ پڑہکے از سر صدق مسلمان ہوئے
لیکن کمبخت ازراہ کینہ مسلمان ہوا اور ورشی قرشی نے شرط کی اور شہر مین قباد کو لیکر آئے
مسجد وتکیہ بنا ہوئے بت خانے توڑے گئے لیکن کمبخت سر از ادی اپنی قباد سے کہا ہم مسلمان
تو ہوئے لیکن ایک شہر یار اگر آپ چاہتے ہین کہ از سر صدق ہم مسلمان ہوں تو ایک کوہ
ہے اوسمین ایک اژدہا رہتا ہے تمام کوہ ویران پڑا ہے اگر اوسکو آپ قتل کرین تو ہم فرمان
بردار ہون قباد نے کہا اچھا چلو بتاؤ کمبخت نے کہا اسواسطے آپ سے کہا کہ تم صاحب اقبال
ہو لیکن ذکر آپ سے کیا ہے آپ جانے جانے جاتے ہو اور کبہی قباد نے کہا اب مین ضرور جا
ونگا ہمارا یہ آئین نہین جو کہا سو کیا قرشی اور ورشی تو از سر صدق مسلمان ہوئے تھے
کمبخت کی تقریر سے حیران ہوئے جب کمبخت نے غایب مین ورشی قرشی سے کہا کہ تم ہمکو تو
اسکو جانتے ہو یہ جب ہوتے ہے ابہی تو تازہ مسلمان ہوئے ہین اور موت اعظم نے جو
سنا قباد سے کہا مجکو آپ ہی سے کام ہے اور یہ کمبخت مجکو بدذات معلوم ہوتا ہے
مگر کرتا ہے آپ ہرگز نجاوین قباد نے نہ مانا اور کہا بہائی اگر میرا اقبال ہے تو اوسکو مار رکھونگا
اور ملک نے جو سنا اونسے بہی کہا کہا بہت جاکے تمکو کیون اپنی وارث کرتے ہو قباد نے کسی کا
کہنا نہ مانا اور کمبخت کو ہمراہ لیا وانسے نو منزل سنا قباد روانہ ہوئے یہ تو جاتے ہین

باقی داستان فرداب دو کلمہ نوشیروان کی سنو کہ یہ مرزوق کے شہر مین آیا ایک
تخت پر مرزوق اور ایک پر نوشیروان بختک نے سارا حال اول سے آخر تک سب بیان
کیا اور کہا ابہی تو دو ہین ایک تو علم شاہ اور سعد کا آنا اور تمام شہر ون نزلزلہ الاحب دوسرے
تو یہ حال ہے اور اگر امیر آئی اور بانسے دلاور اونکے ہمراہ ہین کیا حال ہوگا تو کیا مرزوق نے
کہتا ہون کہ تمام اپنی اقلیم مین کہلا بہیجو کہ جہان جہان بندر ہین کوئی کشتی جہاز نہ آنی پاوے
بہ جو بختک نے کہا مرزوق نے بجا بجا شقہ روانہ کئے کہ کوئی نہ آنی پاوے سعد سوداگر بنکے اور سلام کرو
کو جو ہوش آیا اور راہ ہی مین سے اسنے قید توڑی مسلمان تو ہوا سپاہی لشکر کو لیکر علم شاہ

اسواسطے

پاس چلا آیا اور علم شاہ نے اگر اپنے حصار مین استقامت کی اب دو کلمہ حمزہ صاحب
قران کی بیان کئے جاتے ہین کہ امیر جہاز پر سوار چلے آتے ہین کہ برابر ایک کوہ کے جہاز پہونچے کہ
وان کا ملک گبر نگ شاہ ہے شہر گور اتہ کا کوہ پر قلعہ ہے اور سپر تو پین لگی ہین اور اودہر ہے
راہ ہے اوسکو بہی اشقہ مرزوق کا پہونچا تہا خبر اوسکو ہوئی کہ بہت سے جہاز آئے ہین
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا سوداگر تجارت ہے گبر نگ نے سنکر منع کیا لوگ کشتیون پر سوار ہوکے
دوڑے کہ خبر دار آگے آنے کا قصد کرنا نہین تو قتل ہوگے پہر جاؤ امیر نے سنکر عذر کیا کہ اب
کیونکر پہر جائین آزوقہ بہی تو ہمارے پاس ہوچکا اگر آزوقہ دو تو چلے جائین اور ہم سوداگر ہین
ہمیشہ شہر وشہر آتے جاتے ہین انہون نے کہا اب مرزوق نے منع کیا ہے جب امیر نے
بہت سا کہا تو اون لوگون نے گبر نگ سے کہا کہ وہ آزوقہ مانگتے ہین گبر نگ نے کہا وہ جہاں جاتے
ہین اگر آوین تو تو پین مارو اب امیر حیران ہوئے امر کو تخانہ سے نکالا اور یہ ماجرا بیان کیا کہ
اے خواجہ کوئی تدبیر بتاؤ پہلے تو اسنے کہا امیر موہنہ اوٹہا جہان جاتا چلے گئے ہین کیا کرون
سکتے جاتے ہین لیکن اب صاحبقرانی کرو امیر نے پہر امر کی منت کی اوسوقت امر نے گبر نگ کے
لوگون سے کہا کہ اچہا ہم پہرے جاتے ہین لیکن ہمارے پاس بہت جواہر کے صندوق
بہرے ہین تم وہ لو اور اوسکے برابر تول کے ہمکو غلہ دو یہ جو گبر نگ نے سنا موہنہ مین پانی
بہر آیا لوگون سے کہا کہ مفت یہ جواہر ملتا ہے پہر کیا مرزوق کی ہے تو نہین کہا کہ اسکو غلہ دو
وہ تو اپنی منافع ہی کا اچہا اونسے کہو کہ تم ہمین صندوق بہیجدو ہم تمکو غلہ دین چلے جاؤ اور یہان
امر نے دو سو صندوق بہرائے اور اوسمین کل رکہی کہ اندر سے جاہین تو کہل جاوین امیر سے
اور لندہور وغیرہ سے کہا کہ اب یہ وقت جرأت کا ہے اسمین بند ہو اور وہان جاکے تلوار
کرو امیر نے کہا پہلے مین صندوق مین بند ہونگا بان تو یہ صلاح کر کے تیار ہوئے امر نے کچھ اور
وانسے گبر نگ نے کہا کہ صندوق بہیجدو مگر چند آدمیون سے امر نے امیر اور لندہور و بہرام و عرب
حارث عبد الجبار عبد القہار تیغ شاہ مغربی منقال شاہ مغربی تال زنگی بلالوش شاہ
زنگی ہائے ایسے بہادر زرہ پوش ہلکی سے بیہوش ہوکر اوسمین لٹا کہ جسے کوئی اسکو نا ہی

اسواسطے بیہوش کیا کہ تادم نہ گبہرائی اور امر آپ کشتی پر سوار ہو کر چلا جا رہے چالیس
سرداروں کو اور بہت سے عیار بہی مزدور بن کے وہان ہی کنارے پر اوتری اور وہ صندوق لاکر میدان
مین رکہوایا گبرنگ کہڑا تہا اور تمام سوار پیدل اوسکی ہمراہی تہی مین اور ایکطرف غلہ کا انبار بہی تہا نزد
کہڑی کہڑی تہی اسصورت کو دیکہی ہوی تہا کہ گبرنگ کو سلام کیا اور کہا یہہ آپ نے [illegible]
لیا اب یہی صندوق کہول کر دیکہا وہن گبرنگ نے کہا بہلا اگر اب مین صندوق [illegible]
اور غلہ مین تو کہا میر اکر سکتے ہو امر نے پکار کے کہا کہ تا امیر اور سب بیان بہی گفتگو سنی کہ ای
گبرنگ ہم تیری پاس ہین تین جو چاہو سو کر یا نیکی کا عوض بدی ہی گبرنگ نے کہا تو مجکو [illegible]
نی آیا ہی ارے [illegible] بارہ لاؤ اور صندوقونکو اوڑا دو ایسا جو امر مجکو نہین چاہتی جب تب امر کی جان نکل گئی
دیکہا کہ بارہ ہی بہی تہی [illegible] اوسوقت امر نے جلدی سے ایک صندوق کا قفل کہولا اور کہا ای گبرنگ آگی
تو تو جلانا تہی بہلا دیکہ تو کہی ایسا جوامر ہی بہی کیجیے کہ دیکہا ہو گا اب جو امر نے پڑہا او ٹہا یا وہ صندوق
امر کہتا ہا امیر تلوار لیکر کے نکل آئی گبرنگ نے کہا یہی دغا کی ہی پہر تو اندہو اور پہلوان عادی وغیرہ سب نکلے
اور عادی کو دیکہکر گبرنگ کی جان نکل گئی کہ [illegible] نکلا پہر تو تلوار چلنی لگی اسکی [illegible] پانچ
[illegible] ہزار [illegible] گبرنگ نے [illegible] تلوار چلنے لگی اور گبرنگ نے کہا یہہ مکار کہ صندوق
لایا ہی اسکو پکڑو [illegible] امر نے [illegible] نعرہ کر کے [illegible] شعلہ عیاران
عیار اور ادہر سپاہ نعرہ کر رہی ہین [illegible] سب کے نعرہ [illegible] تو تلوار
چل رہی تہی اور گبرنگ [illegible] جان بچا کے امر ہی کے پیچہی چلا دس ہزار سوار اسکو لیکر
بہاگے چلا اب امر بہاگا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ ای امر جان کہوئی القصہ ایک کوہ [illegible]
امر [illegible] گیا اور گبرنگ نے کوہ گہیر لیا اور لوگونسے کہا کہ جا کر اسکو پکڑ لاؤ اب جو [illegible]
[illegible]
[illegible]
اتنی ہوا ایک آدمی [illegible] سے جان نکلی جاتی ہی آخر کو کوئی سی آدمیون نے جا کے کہا کہ پکڑ لو
پکڑ لو اور ایک بادہ دیکہا امر نے کہ سب سے پہلے یہہ اور بر کوہ کے چڑہ آیا اور آکر امر کو سلام

کہا اور کہا

کہا اور کہا مین ایکا غلام ہون آپ نہ گہبرائین امر نے دیکہا کہ ایک شخص ہی سامنے سے
[illegible] جسکو بغداد [illegible] ہوگیا ہی ادہر جا پڑا اور کہی ادہر القصہ کہان تک ہزارون
چلے آتے ہین آخر امر نے دعا کی ہی دعا امر کی تمام ہوئی تہی کہ از بسکہ بیابان گرد ہی برخواست دیکہا امر نے
کہ ایک نقابدار سبز پوش [illegible] اوسکے چالیس ہزار سوار اور وہ نے جو نقابدار نے تلوار کہینچی ہزار چالیس
تلوار پہر نے لگی اور گبرنگ نقابدار پر آیا اور کہا تو کون ہی کہ تو نے آکر [illegible] ایک تلوار نقابدار
پر ماری [illegible] نقابدار نے روک کے گبرنگ کو اوٹہا لیا اور [illegible] امیر کے سردارون نے وہ جو تہی انکی
تہین اوسکے [illegible] اور [illegible] مین [illegible] کہ سب [illegible] وہ بہاگ گئے تہے اون لشکر نے
امر کے عیار نے سب دیکہا اور وہ بہی سب اوتری جب تو سب بہاگ گئے اوسوقت امیر نے امر کو
[illegible] لوگ [illegible] گرفتار ہوئے اوٹہون نے امر کا اور گبرنگ کا حال کہا امیر او سیطرف چلے لیکن سب
[illegible] دیکہا [illegible] نقابدار نے گبرنگ کو آسمان پر پہینکا اور چونگ
ہوا [illegible] پہر تو سب [illegible] لگی اور فتح ہو گئی امر دوڑ کر نقابدار کے قدمون پر گرا اور بہت سی تعریف
کی اور کہا تو نے جان بچائی اور ہم سب پر احسان کیا نقابدار نے کہا [illegible] کیا امر نے
کہا ای نقابدار [illegible] تمام سے [illegible] کہ اگر امیر [illegible] تو مین کہا [illegible] نقابدار نے کہا مین وہ
ہون کہ جسکا کوئی [illegible] والا نہین [illegible] مصیبت کا مارا ہون مین بہی مسلمان
ہون سبب [illegible] اور ایسے [illegible] رہتا ہون کوئی [illegible] والا نہین ہی امر نے کہا مین تو
ہرگز آپ کو نہ چہوڑونگا اوسوقت [illegible] نے آکر [illegible] امر کے [illegible] لیجا کے [illegible] مارا کہ امر
گر پڑا اور کہا جب [illegible] امر [illegible] رہ گیا اور نقابدار نکل گیا کہ امیر بہی آگئی
امر نے سارا حال نقابدار کا بیان کیا کہ یا امیر اگر تم ہوتی تو ہم جانتی کہ نہین نقاب ڈال کے
آگئی ہو سارا الغرض [illegible] نے بہت تعریف کی کہ [illegible] اسطرح جو [illegible] کہا امیر نے
کہا ای امر شاید [illegible] جب جاکر تب امیر ہی [illegible] تمام شہر کو مسلمان کیا بارگاہ نصب ہو گئی
اوسدم [illegible] امر نے کہا یا امیر ایک شخص نے ایسا [illegible] جرات کی اوس نے جان بچائی بعد
نقابدار آیا امیر نے کہا وہ کہان گیا امر نے کہا [illegible] تمام مین جا کر لاتا ہون امر باہر آیا دیکہا کہ وہ بہی

مین نے دروازہ پر بیٹھا ہی اوٹھ کر امر کو سلام کیا امر نے کہا اے نوجوان تو نے میری جان بچائی تو
میرا جان بخش ہے اور تو اپنا حال کہہ مجھے امیر بلاتی ہین **آنا قران حبش کا امر پاس اور مدد**
کرنا اوسوقت اوسنے کہا میرا نام قران حبش ہی سعد کو جو زرہ پوش آیا تہا مین تہا مین
چلا گیا کہ کوئی کام ایسا ہو کہ جا کر اپکو نظر دون تو اب مجہی جان نظر کی اور اسوقت اپنی بچا لیا
مین اپنے شہر حبش کا بادشاہ ہون میرا باپ بادشاہ تہا جب کہ تو تھی بیرون جا شوق تہا ایک
جگہ ہم دونو بیٹہی اور ہوا اور تیرا ہو گیا اوسوقت میرا باپ قضائے الٰہی چل بسا تب میری
خورد سالی کے سبب آپ سلطنت کرنے لگا اور بیٹی اپنی مجہسے منسوب کیا اور کہا جب تو بڑا ہوگا
تخت پر تو بیٹہنا **القصہ** ملکہ میری منکوحہ تو تہی لیکن ہاری عشق کے مین اوس سے
صحبت نہی رکہتا تہا اور بیرون ہم وہ ایک جگہ عیش و عشرت کیا کرتے تہی جب جانتی جو بیٹہا
مجکو نکال دیا کہ یہ نالائق ہے تب مجکو بدنام کرتا ہی شادی کی بہی اور وہ کہی اور وہ کئے پاس چلا
کرتا تہی مین شہر سے نکلا تو مارا مارا پہرنے لگا اور بیابان لگا جب قریب مرگ ہوا تو ایک غیب سے ندا
ہوا کہ سارا صحرا روشن ہو گیا کہ ایک شخص بصورت نورانی آیا میری بہلانے کا بات دیا
جب مجکو ہوش آیا دیکہا مین کہ صد فرشتہ کی صفین ہین اونہوں نے مجکو نظر کرکے کہا کہ میری بندہ
وانی اور کہا تجہکو بہی بہشت بریں مین نگر ہوگا اور کہی گرفتار ہوگا مرتیں تو قید ہوگا تیری ہوش آگئی
گی بہی قدم جو میں گھر دیکہا اور کہا اب کون ہین مین کیا ہونگا کہا کہ بہادر شاہ مردان نے مجکو نظر
کردہ کیا اور کہا تو جا کر امر کا شاگرد ہو اور مسلمان ہو یہ لات و منات شیطان ہین اور ایک
تعویذ مجکو دیا کہ یہ اسم پڑہ کے آئی تہی جا کے سامنے جا تیری سلطنت بہی چلی گئی اور شادی بہی کرو نگا
وہ بہی ہوا کہ جب تن تہا پاس آیا اور شادی کر دی اور کہا تیرا تخت موجود ہی تو بیٹہ مین آپ کے
اشتیاق مین تخت پر لات ماری اور بیابان آیا مسلمان تو ہون لیکن تم بہی کلمہ پڑہا اور نے
گلی لگا لیا اور امر پاس لا یا امیر نے کلمہ پڑہا یا خلعت سے سرفراز کیا خطاب دیا اور بلایا
تخت پر بٹہایا قران حبش نی سارا حال علم شاہ اور سعد کے ملک لینے کا اور گوہر
سند اور صمینہ بانو سعد کا لاگر وکا مسلمان ہونا اور کہا یہ سات لاکہ لشکر ہمراہ ہی قلعہ آہن حصار

مین استقامت

مین استقامت ہی یہ خبر امیر نے سنی نہایت خوش ہوئی قباد کا اور نقابد کا حال پوچھا
کہ یہ کون ہی قران نے کہا اسکا حال مجکو نہین معلوم اور نہ قباد کا حال اور یہ خبر مہر نگار کو بہی پہونچی نقابدار
نے آئی کی العین کہونی الکی کہ شاید میرا قباد ہو حکیم زادہ کو بلا کر پوچہا اونہوں نے کہا انشاء اللہ قریب
ہی کہ اس زمین پر ملاقات ہو **القصہ** امیر نے امر کو علم شاہ اور سعد پاس بہیجا کہ تو آہن حصار مین جا اور
میرا طرف سے کہنا کہ بابا تم تو اپنی دور سے منہ ہی واسطے آئی اور مجکو خبر نہین **القصہ** امر آہن حصار مین
پہونچا تو دیکہا کہ وہین کوئی لاکہ بیٹہے دروازہ پر جو آیا دیکہا جو بیرا اور نشسے پروا صدا ہو وجود مین بڑی گی گہا کہ ہم
مثل شاہ و نسبہ کی بارستم کی اور ہم تی امر نے جو بدا سے کہا مجکو جانتی ہو ہم رستم کے باب پاس سے
آیا ہون اونہوں نے کہا بہی اجازت ہماری مجال نہین جو جاتی ہین امر نے کہا تو جا کر علم شاہ سے
کہدو کہ امر کو امیر نے بہیجا ہی **القصہ** ایک چوبدار نے جا کر رستم سے عرض کی کہ امر آیا ہی رستم نے کہا
بلاؤ اب شان بہی علم شاہ کی کہ جس طرح بیٹہی تہی کچہ بیٹہا نہ اٹہی کچہ کو بلایا جب امر آیا سعد نے
تو اوٹھ کے مجرا کیا علم شاہ نے کرسی عنایت کی جب امر بیٹہ نے لگا علم شاہ بہی سر و قد ہوا
اور کہا خوش آمدید جان بیٹہی امر نے جو علم شاہ کے رعب و دبدبہ کو دیکہا دل مین کہا یہ وہ ہی ہے
کہ قباد کو تہی یہ علم شاہ نے مزاج امر کا پوچہا امر نے کہا مین سچ تو یا ہون کہ ایک شہر مین تہا
ری سلطنت نا کمین ہاتھی بہی میرے تو کیا اصل ہی ہے جو امر نے یاد دلایا علم شاہ نے کہا تو
جان حقیقت مین نے ہی بڑا قصور ہوا اور امر کو گلے لگا لیا اور کہا اسکا ملال آپ امیر سے دفع کر
گی تو ہوگا امر نے کہا کہ خال خالی ہے جو ملک کے کوئی میری بہی تو ضد ریکا حال معلوم ہی علم شاہ
نی ایک سے صندوقچہ جواہر کے اور اشرفیان عنایت کین اوسوقت امر نے کہا کہ تہا
ری سیارہ نے لہو کوئی یا نہین کی عوض دانشت کر جو تحفہ امیر کو بہیجی ہی اوس سے زیادہ بیان کی
بیان کیا اور امر کو سنکے قباد سے ملال ہوا بلکہ اگر مہر نگار سے تمہارا ناتا ہی تعریف کی اور
نوشیروان کو کافر کہا اوسے قباد کو مرا معلوم ہوا وہ بہی اٹہ گیا اوس روز سب معرکہ
اور امیر سب بہوش ہین قباد کو بہی تلاش کو نکلے ہین لیکن تمہارا ملاقات مقدم
ہی تو مجکو بہیجا ہی کہ ہم تو اسے مین آئی اور تم نے آئی ہی جو علم شاہ نے سنا امر سے کہا تو مجکو

کہا کہ تو بنابت تشویش نہی کہ اب ہن ہوسے امیر کو بیاد کیا اور نکالا بارگاہ مین جانیکے قابل نہین ہے
اگر غلام کو بلایا ہی حاضر ہون اور تیاری کوچ کی کی خواجہ سلامت اوٹھ کے محل سرا مین جانے
لگے لوگون نے نکالی دیا خبر علم شاہ ہوئی سعد اور علم شاہ دوڑی امیر کو اندر لے گئے اور کہا تو جان
مین ہول گیا امیر اقصور معاف کر اور اندر لائی صعید یا نوا و بادہ کو برہنہ سب کہا اونہون نے امیر کو سلام کیا
اور بہت سامال دیا القصہ ؎ امیر تو رخصت ہو کے امیر پاس آیا اور سارا حال علم شاہ اور سعد کا
بیان کیا کہ آتے ہین اب امیر کو بہت تشویش ہوئی کہ دیکھا اب مہر نگار کا کیا حال ہوتا ہی ای امر بڑا
مشکل ہی اگر رستم کو کہون کہ نہ آوی تو نہین بنتی اور اگر آوےگا تو مہر نگار مر جاوےگی یہ ہی مین کیا کرون
اگر رون ہین اوسکی قضا ہی تو میرا کیا بس ہی امر نے کہا ایک ہفتہ مین علم شاہ آوےگا القصہ
؎ جب سات روز گذر گئی امیر گہبرائی اور کہا ای امر کیا باعث ہو علم شاہ نہ آیا اور وہان جو علم شاہ
چلا ہی ان آگیا اتنی دور علاوہ جو بہت خیمہ لگے جاتا تہا ہرون نہ خبر ہا تاکہ اوسنے خیمہ برپا کر کے راہ دیکھا
ہاتاکہ علم شاہ ہیر ہو بیچ کیسا آج منزل کو کیون قطع کیا اوسنے عرض کی کہ بیابان بے راہ ہی اجہدر سے
رضی ہو جاوی ایک لعد اور ایک شہر دیکہ ہی جو نزدیک کیا راہ ہی یا وہ نہہ ہی یہ سب دیوانہ ہنگ بھی
دریا ہی بے ملا گرو کیہی زلزال وغیرہ نے کہا ای با ایشہر ہاں بیچ ہی مسروق بہی عاجز ہی اگر سوکے یا ہر جگہ
کوئی نہ جا سکا آخر راہ بند ہو گئی علم شاہ نی کہا ہم اودہر سے چلین گے تیون جو ان لوگون نی سمع کیا
بے سمجھی یہ سب کہنے لگے کہ ڈر سے دیوانے کے نہ جا سکا آپ اودہر ہی سے چل اور کہا تم کوئی نہ چلو مین
تنہا جاونگا اور گہوڑی پر سوار ہو کے چلی تجھی سعد اونکے پیچھے لیا سب اوے مسروق دیوانہ بہی چلا کہ
مین بہی جا چلونگا القصہ ؎ اور لوگ بہی سب غیرت کے نکل لشکر ایک کے بعد ایک چلی اور علم شاہ
اوسکے بیچ مین پہونچا اور دیوانہ بہی قلعہ سے نکل کے کہی سے لوگون کے واسطے شکار کے نکلا
ہی تجھی تو تنگ یہ ہی اور لوگ اوسکے سب گرد اوسی کے آدہ آدہ کوس آگے ہین کہ انہون
نی ان چارون کو دیکہ کر پکارا اور حیران ہوئی کہ یہ کہان آتی ہین قضا انکی لائی ہی اب وہ تو چلا
ہی ہین کہ پہر جاو اور علم شاہ آگے بڑہ ہی آتے ہین کہ آخر کو چند سوار اوسکے دوڑی اور کہا تم نہین
سنتے ابہی تکو نہین معلوم کہ کوئی بیابان آگر جیتا نہیں پہرا تم تو چار ہو اگر چار ہزار ہوتی تو جان کر

تجھی
رستم

نہوتے

نہوتے جب مسروق سا بادشاہ جون سے انہ لاکھ فوج رکہتا ہی اوسے نہ ہی بات اوٹہا یا اور پہر راہ نہ
کہل سکی کہ اوسکا حال سنا علم شاہ نے کہا کہ مسروق کیا مال ہی اور وہ دیوانہ کیا چیز ہی ہم کیا کسی کے
نوکر ہین سیر اہی واسطے چلنی ہی کہ اور دیکہا اون ہون نی کہ مسروق دیوانہ پہر انکی ساتہ ہی مسروق
کہا بہائی یا نوکر ہی کہ گفتگو کرتے ہیں ؎ جب مسروق نے کہا کیا کہتے ہو نہین جانتی کہ یہ رستم قبال کرن
ہی گشتہ فولاد ہندی و کشندہ کیپتان فرنگی ہی جو کہا سب جب ہوئی کہ اسمین اور لوگ
بہی اوسکے قریب چار سے کی آگئی اور یہ خبر تنگ نجمہ کو ہو گیا کہ رستم آیا ہی اور مسروق بہی ساتہ
ہی اور وہ نہین جانتا دیوانے نے کہا خبردار کوئی اوس سے نہ بولی اور لوگ دوڑی انکی منع کیا کہ دیوانہ آتا ہے
تم نہ بولو کہ اتنے مین دیوانہ پہونچا مسروق کو اوسنے دیکہا سلام کیا اور کہا تم مین رستم کون ہی کہ
علم شاہ آگے بڑہی پہلی سعد نے کہا آپ مجہکو جانے دو پہر علم شاہ نے نہ مانا الطف اوسے سب بہر بہر ابلہ
کہا ای کہ ذرا بہی دیوانہ بات اوسکی تو قلم کر کہ علم شاہ آگے بڑہی اور کہا منم رستم دیوانے نے کہا مجہکو
نہ معلوم تہا تو کیون آیا اور ای مسروق تو بادشاہ کا بہائی ہی مجکو تو مین چہوڑ دونگا اور اسکو سزا
دونگا مسروق نی کہا او دیوانہ تو کیا بکتا ہی یہ تو میرا آقا ہی اوسنے کہا مجکو یقین نہین تو اسکو پیار
کرتا ہی کہا اسمین علم شاہ نے کہا کہ او دیوانہ کلمہ پڑہ دیوانے نے کہا کہ تعقیا سی پہر کوئی زیادہ ہی انہون
نے کہا لا الہ الا لعنت اوسپر یہ جہوٹ دیوانے نے سنا بس آگ ہو گیا کہ یہ تو نے کیا کہا اب تجکو گنہگار
دنیا سے ہوا گو مین دیوانہ ہون تو کیا ہوا یہ کہکے آگے بڑہ گیا پہر سوار نیا برابر پلا کہ ایک نیزہ علم شاہ
کو مارا انہون نے اپنی سنان سنان پر روکی نیزہ چلنے لگا اب وہ تو اوجہٹ اوجہٹ لعنے نکالتا
ہی اور یہ سند صاحبقران کی کرتے ہین کہ ایک حملہ اوسکا نیزہ ہوا کی پیار نگ اوسکا کٹ
گیا اوسنے تلوار ماری علم شاہ گہوڑی کو بغل استر جالا کر کو بہت پیار کرتے ہین جانا
کہ ایسا نہو کہ گہوڑا مارا جاوی سپر کے نیچے تلوار دی اور اوسکی تلوار رکی اور تیغہ
کپتان دیوانہ پر مارا اوسنے بچے سپر پر روکا اور سر کو جہکا لیا تیغہ پکا سر قلم ہوا اور دیوانہ
نیچے کودا اور تلوار لیکر کے چلا کہ یہ پہر کود پڑا اوسنے پہر برابر جا کے ایک تلوار اور ماری علم شاہ
نے داہنی کو خالی دیا اور برابر سے قبضے مین ہات ڈال دیا اور پہر کہنچا کہ دیوانہ چلا آیا جب کہ

انکے آگیا اوسنے گریبان پکڑا کشتے ہونے لگے بیابان تک کے شام ہوئی علم شاہ نے کہا کیا ارادہ ہی
اوسنے کہا روشنی منگاؤ القصہ تمام رات کشتے رہے بیابان تک کے تین شبانہ روز گذر گئے
کہ دیوانہ بھی حیران ہوگیا اب علم شاہ نے زور آخری کیا اور بانیا نشانہ اوسکا آشنا کیا اوسنے
جھنجلا کے علم شاہ کے کہا تا اگر زرہ نہ ہوتی تو شانے کٹا ہوتا اور آئی علم شاہ نے ایک گرز سا مونہہ پر مارا
کہ دیوانہ مونہہ کھول کے رہ گیا بلکہ ایک چکر سا آیا علم شاہ نے کمربند پکڑا اور کمر تک اوسکو اوٹھایا اور
اوسنے لنگر مارا اور زور ہو گیا تو بھی چلا انہوں نی پہ زور کرکے روکھا اور سینے تک لائے جانب شانہ کہ پھر
لنگر مارا کہ تیسرے مرتبہ میں سر سے بلند کیا اور کہا کلمہ پڑھ دیوانے نی کہا الامان مجھکو اب رکھ دیجیے
انہوں نی چھوڑ دیا اوسنے کلمہ پڑھا اور از سر صدق مسلمان ہوا لیکن کہا کہ مسروق نے کہا
کیوں تم مجھکو منع کرتے تھی کہ مسلمان ہو اور انسے لڑو دیوانے نے کہا ای مسروق تو بھی میرے
سفارش کر مسروق نی کہا وہ آپ ایسا نہیں ہی جیسا ان کلمہ پڑھا اوسکو بھائی گردانتا ہیں
القصہ دیوانہ نی علم شاہ سے کہا اب آپ نے دلمین رکھی یا تو نہیں انہوں نی کہا ہمارا دل مثل
آئینہ کی ہی جو تونے کہا ہی اسے جانا اوسنے کہا ای آقا مینے تمکو کاتر بر بیجا ایذا دی کہا علم شاہ
نی کہا وہ تیرا عالم کفر تھا سب معاف تھا اور علم شاہ نی گلی لگایا اور وہانسے کوچ کیا بہ ہی ساتھ
ہوا اور علم شاہ قریب لشکر حمزہ کے پہونچے امیر نے خبر سنکے مالک اور بہرام وغیرہ دست چپ کو
واسطے اپنی کے بھیجا رستم کو لا اور رستم نی آکر امیر کو مجرا کیا بعد علم شاہ نی امیر نے گلی لگایا علم شاہ
سر جھکائی ہوئی پیچھے بعد سعد کو دیکھا امیر نہایت خوش ہوئی امیر نے گلی لگایا بعد اوسکے
سب کا مجرا ہوا امیر تو آشفتہ اور اشعر کہ بھی ازلزال زمیران شاہ اور بالا گرد کے تو امیر نے بہت خلعت دی
کہ تم تو میری سمد ہی ہو بالا گرد اس مرتبہ سے بہت خوش ہوا بعد مسروق کو دیکھا اوسکی
بہر خلعت دی کہ مرزوق کا بھائی ہی نہنگ بحر دریا کا مجرا ہوا القصہ سب جتنے آئی تھی دست
جب کی طرف بیٹھے دست راستیوں نی بھی بعد لندہور علم شاہ کو سلام کیا تعظیم کی امیر نے جو
دیوانوں کو دیکھا قندس کو طلب کیا قندس جو آیا تھا نی نکڑ کے واسطے کہنی لگا علم شاہ نے
امیر سے کہا کہ سوداگر سے نکڑ کو میں نے لیا تھا پیچھے خراب کیا بہ بان کی جگہ ہی امیر نے قندس سے

کہا قباد نے

کہا تو نے علم شاہ کو سلام نہ کیا نکڑ کے انکے پاس تھا دیوانہ نی کہا نکڑ آدمی تو میں سلام کروں ایسا
سے کہا تو نے بیجا نام ہے اوسنے کہا ان میرا آقا زادہ ہی القصہ قید دیوانی کی ہر طرف کی اور نکڑ کو اوس
سے نکالا گیا اور یہ خبر محل میں گئی فتنہ نی مہر نگار کے سامنے ذکر کیا کہ علم شاہ اور سعد اس جادو
جلال سے آئی ہیں رابعہ نی کہا بی بی فتنہ کس کا نام لیتی ہو مہر نگار نے کہا کون ہیں فتنہ نی کہا علم شاہ
مہر نگار نے کہا بی بی کیا مضائقہ تم خوش ہو رابعہ نی کہا حضور خوش ہے تو مجھکو اوس روز ہو جب
میرا شہزادہ آوی یا غلام کا کیا ذکر اور رابعہ دعا مانگنی لگی کہ خدا قباد کو بھی لاوی اور وہاں امیر نی امر سے
کہا کہ علم شاہ اور سعد کو مہر نگار پاس لی جاؤ ہاتھ باندھے کہ قدم ومنہ گر والی اب علم شاہ چلے ہاتھ
باندھے ہوئے اسنے آکر مہر نگار کے قدم مونہہ پر گروایا علم شاہ نی کہا غلام کا قصور معاف ہو جیسے
جرم خطا ہوئی مہر نگار نے کہا تمنے کیا قصور کیا تم دونو بھائی تھے ایسمیں ایسا ہی ہو جاتی ہی
علم شاہ نی کہا حضور میں تو اونکا غلام ہوں سب آپکی عنایت ہی مہر نگار نے رابعہ سے کہا
بی بی اوٹھو اپنی بیٹے سے ملو گلی لگاؤ اور رابعہ نی کہا مجھکو اس سی کیا کام ہی خوشی تو مجھکو اوس دن
ہوگی قباد کو اس طرح دیکھونگی القصہ جب سے مہر نگار نے کہا تھی تو رابعہ کا جاتا تھا بیٹی
کو گلی لگایا اور ادھر جو ریغ نی سعد کو گلی لگایا مہر نگار علم شاہ کو لیکر کھانے کے پاس
آئی اور کہا ای بی بی تم بھی ہو تیا تھی ملنی کو تو آتیں کھانے کو آئی ہو بیٹا بھی ہی کہا مجھکو تو
خوشی قباد کی ہی القصہ سب آپسمیں ملی الغرض یا قصہ جو امیر نے دریافت
کیا کہ اب آگی کون سا شہر ہی لوگوں نی کہا آگے شہر اسلم وزیر کا ہی اوسکا بیٹا
بیکوں اسلم ہی سالا کمار مرزوق کی سلطنت کا اسلم پر ہی القصہ امیر نی تیاری کی
چلنی کی کی ابتدا داستان قباد کے سنو قباد کا اژدہی کو مارنا کہ یہ جو کہ شہر
کے سات اژدہی کو مارنی چلے اور وہاں سوت اعظم نے کہا کہ اگر قباد کا رونگا تم سا بہادر ہو تو
سارا یہ شہر کو معہ قرشی یا رشی جن جن کے قتل کرونگا القصہ جب وہ مقام کہ جہاں
اژدہا تہا دس کوس رہ گیا تو رہ گیا اور قباد آگے بڑھی دیکھا کہ کوسوں تک گہاس جلی
ہوئی ہی جوں جوں آگی بڑھی ہی دیکھا کہ شعلہ آتش کے نکلتے ہیں اور دم جب کھینچتا ہی

تمام لشکر ہیرا اوسکے مورچون مین چلے چلتے آئے ہین القصہ قباد نے امیر سے سنا تہا کہ بیشہ فیض مین
یون اژدہی کو مارا تہا اوسیطرح کہا تہا سب قباد نے بہی تیر مارا جب تک تیر اوسکے لگی بہیر اوسکی
دم کنجئے سے قریب اوسکی سو سن کے پہونچ چلے تہا کہ تیر اژدہی کی دہنی آنکہہ مین لگا اور اژدہی نے
نعرہ کیا کہ تمام صحرا گونج گیا اور سر پتہر پر دی مارا قباد نے ایک تیر اور مارا کہ دوسرا تیر بائین آنکہہ پر لگا تڑ
تڑپ تڑپ کے اژدہی نے جان دی اور قباد نے جب دیکہا کہ وہ سرد ہو گیا واسطے نشانی کے سر اور دم
کاٹ لی اور چلے ایک درخت کے نیچی زمین پوش بچہا کے لیٹے گہوڑے کو چرنے لگا کہ واسطے چہوڑ دیا کہ
قباد کی آنکہہ لگ گئی اور کہتے ہیں پیچہے چلا آتا تہا اور آواز اژدہی کی سنکے اسنے جانا کہ مارا گیا پس
گیا تہا دیکہا کہ قباد سو رہے ہیں پیلے تو گہوڑے کو قتل کیا کہ شاید قباد کی آنکہہ کہل جاوے اور سر اوسکا
کرے اسواسطے گہوڑے کو مار ڈالا اور اب قباد پر حملہ کیا پیچہے سے آواز آئی کہ ای قباد خبردار کہتے آتا ہے
کہتے نے پہر کر پیچہے دیکہا جب کوئی نہ معلوم ہوا پہر حملہ کیا پہر آواز آئی اب جب بہت قریب قباد کے
سر پر پہونچا اور چاہتا تہا کہ تلوار ماری ایکبار آواز مین قباد کی آنکہہ کہل گئی اور کہتے سپاہی کہ جو
اوٹہہ دیکہین کہ گہوڑا مرا پڑا ہے اور سامنے سے نقابدار سبز پوش پیدا ہوا اور کہا ایسی غفلت
پر ستم کا سامنا کرنے چلے ہو گہوڑا میرا لو اور اوسکو مارو قباد نے کہا ایسا نہین ہو سکتا کہ
اپنے اوپر احسان کیا اب تو پیدل اور مین سوار ہون نقابدار نے کہا مری بات اور
گہوڑی ہین یہ تم لو القصہ قباد نے سلام کیا گہوڑے پر سوار ہوئے اور کہتے کے پیچہے چلے بعد
نقابدار کے بہر لوگ آئے وہ تو آپ ہی اور گہوڑے پر سوار ہو کے جدہر سے آیا تہا اودہر چلا گیا اور قباد جو
گہوڑے پر سوار ہو کے آگے تو کہتے نے پیچہے سے چلے جاتے تہے اور اوسنے دیکہا گہوڑے کو گہیر لیا اور لی دم
بہاگا کہ اب جان نہ بچی گی اب کہان چہپو جاتی جاتے دیکہا کہ ایک لشکر پڑا ہے کہتے اوس
مین آیا جانا نہین جان آئی لوگونسے پوچہا کہ یہ کسکا لشکر ہے لوگون نے کہا شاہ صفا کا
کہتے جب آگے بڑہ دیکہا کہ شاہ صفا تخت پر بیٹہا ہی کہتے نے سلام کیا اور پیچہے اوسکے آکے چہپا اور کہا مجکو
بچائی پیچہے میرے وہ آتا ہی کہ جسنے موت اعظم کو زیر کیا شاہ صفانی کہا تو نہ گہبرا کہ پیچہے سے قباد
بہی ہو کے تلوار برہنہ ہاتہ مین یون ہین معرکہ کے اندر خیمہ مین چلے لوگون نے روکا نہ سکے اور اندر

چلے آئے اور کہتے نے دیکہا اور بہاگ کے پیچہے سے تو نکلی چہپا اور شاہ صفا نے کہا ہمی ہی بیٹہا
اوریکا قباد نام بادشاہ ہی امیر کے لشکر کا ہے شاہ صفا نے اوٹہکر قباد سے کہا آپ اوتریئن اور
بیٹہئین قباد نے کہا وہ کہتے کہان ہی یہ اوسکے مارنے کو ہرگز نہین نہ سونپونگا شاہ صفانی کہا وہ
حاضر تہا اور مین بہی موجود ہون مجکو بہی اب قتل کرین ای شہریار آپ بیٹہئین اور حال
بیان کرین القصہ جب بہت سی منت کی قباد دنگل پر بیٹہا اور کہا اس کیدی نے
بجز وہ تربہ کلمہ پڑہ کے دغا کی تہی ہمارے اسکو نہ مانونگا یہ باتین تہین کہ موت اعظم اور قرشی
درشمی ہی بہی پیچہے قباد کے چلے آتی تہی پہلے تو موت اعظم یون ہین معرکہ کے اندر چلا آیا اور
آکر کہا سلام علیکم سلام میرا اوس شخص پر کہ خدا کو ایک جانے اور پیغمبر کو برحق جانے
موت اعظم کو تو دیکہ کر اور کہتے کی جان نکل گئی کہ بعد درشمی قرشی بہی آئی اور شاہ
صفا نے کہا ای شہریار انکو بہی بیٹہائی قباد نے حکم کیا موت اعظم درشمی قرشی بہی
بیٹہی موت اعظم نے کہا ای شاہ صفا یہ میرا آقا ہی اسکی سبب دولت ایمان حاصل
ہوئی خیر مین بہی تیر انکا کہا مانی تو بہی بقباد لعنت کر یہ کہنا سنا کہ شاہ صفانی کہتے کو
بیڑی پابند کے سامنے بلایا کہ یہ بہی حاضر تہا اور مین بہی تہا اور ای شہر مین آگو جانتا ہون اور
سچ ہے کہ ایک انکا مین بائی جا ادہی اسواسطے کہ نہی اسند ہو کو بارہ برس قید کیا اور کل ہند مین بارہ
برس سلطنت کی آخر کو کچہ نہ ہوا اور اسند ہو جہوٹا اور مین اوسکے ہات سے بہاگا پہرتا ہون
جانا قباد کا طرف طلسم ضحاکیہ کی سنو تو ای شہریار میری ایک شرط ہی اگر آپ اوسکو
قبول کرین تو کہتے اور مین ایمان لاتا ہون قباد نے کہا کیا شاہ صفانی کہا ایک کوہ پر طلسم
ہی اوسکی خبر لی او سمین بڑا مال ہی تو کیا مضایقہ قباد نے کہا اچہا موت اعظم نے ہر چند کہا
قباد نے نہ مانا کہ ہم لوگونمین یہ نہین ہی جو کوئی جس امر کو کہتا ہی گو جان جاتی رہی
کرین قباد نے شاہ صفا سے کہا پہر چلو بتاؤ اوسنے کہا اب حضور شراب اور کباب کہا دینا
کل چلینگے قباد نے کہا اب کہانا تمہارا حرام ہی جب تک کلمہ نہ پڑہو اور دوانہ اوسنے درشمی قرشی کی
جو بانگا مین آئی تہین اوسمین اکر سب بیٹہے بعد کہی پہر کے شاہ صفا اور کہتے اسمین صلاح کرکے

بسبب خوف موت اعظم کے ایسا ہو بعد جانی قباد کے موت اعظم سبکو قتل کریگا اس
واسطے قباد پاس آئی اور عرض کی کہ ای شہریار اب ہم کلمہ پڑھتی ہین آپ طلسم کا بھی خبر
کو سنجاوین قباد نے کہا اب بہتر ہو گا مین جاونگا امیر کو دوسرے دن شاہ صفا نے تیار کی قباد کو لیکر
گئی
طلسم کو چلا۔ انتقال کلمہ داستان امیر کے جانا لشکر کا شہر مرزوق مین سیاہ کو ہمراہ لیکر اور مرکب
پھر ایک سوداگر بنکے علم شاہ کی بات بیچنا اور دو شتر لندھور کی بات کہ انہون نے کو ابھی
سے کوچ کیا بعد طی مراحل لوگونسے پوچھا کہ آگے اب شہر کونسا ہے لوگون نے کہا شہر انور
ہی اور بادشاہ انور شاہ ہی بیکرین اسلم یہان رہتا ہی امیر نے امر سے کہا کہ ای امر خبر مرزوق کی
شہر کی لاؤ امر سیاہ کو ہمراہ لیکر صورت بدل کے شہر مین مرزوق کے آیا تمام شہر کو دیکھا
رنگو اگر مرزوق کی سلطنت مین ایک اسب اور ایک شتر رہتا انکو دو نو نکو اسنے چرا لایا ایک
اور ایک سیاہ کو سوار کرکے سوداگر کی صورت بنکے لشکر امیر مین آیا انکو لندھور کے اسپ اور
دوسرا علم شاہ کی اسپ کو ہزار پر بیچا خبر امیر کو ہوئی امیر نے جو دونو نکو دیکھا بہت تعریف کیا
علم شاہ اور لندھور نے کہا حضرت امیر نے کہا انہین تمہاری پاس ہی گویا میرے پاس آیا
القصہ بعد کئی روز کے امیر کو معلوم ہوا کہ امر نے بیچا ہی اور وہان شہر کو غل ہوا خبر مرزوق کو ہوئی
مرزوق نے لوگون کو کہا جلد تلاش کرو اور سیہ بھی اخبار کہ لشکر امیر قریب آ پہنچا ہے
تو تمنے خبر کیوں نہ کہا ای مرزوق ہم سوائی خواجہ سلامت کے نام تو نہ لونگا کہ ابو مین
ہی مرزوق نے برق فرنگی جو اسکا عیار تھی اوسکو کہا وہ اپنی عیارونکو ہمراہ لیکر صورت
بدل کے لشکر امیر مین آیا پہلے تو لشکر علم شاہ مین آیا تو لاکھ کی جمعیت دیکھکر حیران ہوا
لندھور کا خیمہ بھی چال دیکھا اور اشتر کو دیکھا کہ پہچانا اور یہ بات نے کہدیا تا صورت اصلی بنکے نام
مرزوق کہا بارگاہ امیر مین برق فرنگی نے آکر کہا کہ تمہاری مرکب تمہاری عیار نے چرا لایا تھا
آپ عنایت کرین امیر نے لندھور اور علم شاہ سے کہا او نہون نے کہا حاضر ہی انکو اختیار ہی
ہماری روبرو امر سے دلوا دین لی لیجے امیر نے امر سے کہا امر نے کہا ہمنے قرض مین دیدی اب انکا
قرض ادا ہوا یا تو مرکب دیدی وہ نکا یارو نی القصہ امیر نے برق کو وہ مرکب دی برق نے
اگر وہ مرزوق کو

اگر وہ مرزوق کو دی اور سارا حال لشکر امیر اور شجاعت و سخاوت امیر بیان کی الاگروز نی کہا مجھکو
حاکم بھیجی مین جا کر امیر سے لڑونگا اور مرزوق نی جا بجا نامہ واسطی مدد کی لکھیے تھی تو دو سردار آئی ایک
کا نام سر آہن خار دوسرا افسر آہن خار انہون نی بھی کہا مرزوق سی کہ ہمارا ذمہ ہم امیر کو پکڑ دینگی
لیکن ہم دو نو انی یکا دیکھیا اسواسطے کہ سوائی انکی کوئی ضرب امیر اور لندھور نہ او تھا سکیگا اور شتر
کا سامنا کوئی مرکب کر نہین سکتا مرزوق نے وہ مرکب دی اور برق نے بھی پہرا او نہا کہ مین
معہ امیر سبکو پکڑ لاونگا اسکی پاس ایک دست ہی جیسے امیر کے پاس زنبیل ہی غرض
الاگروز اور دو نو سردار اور بیکرین اسلم اور برق فرنگی بارہ لاکھ فوج لیکر انور سی مین آئی خبر امیر کو ہوئی
کہ انور سی مین سب جمع ہین امیر نی لندھور کو کہا کہ جاکر قلعہ انور سی کو لی لو بلکہ علم شاہ کو بسبب
الاگروز کے ملال ہوا کہ مجھکو حکم نہ ہوا القصہ لندھور عادل و فاضل شیر دل کو ہمراہ لیکر انور سی سی
جاکر پاس خیمہ لندھور ہوا اور اودہر سی الاگروز اور انور شاہ وغیرہ نکلی اور الاگروز نی اودہر سی
میدان مین آکر لندھور کو پکارا لندھور نکلا پہلی تو نیزہ بازی ہوئی جب نیزی ٹوٹ گئین او سوقت
الاگروز نی گرز لندھور پر چلایا لندھور نے گرز پر روکا گرز ٹوٹ کے گرد مین ہوئی سامنے سے فیل
نکلا او سوقت لندھور نی گرز مارا الاگروز نے روکا لیکن سر جھکایا اور گرز نہ روکا اور بات اسکے
جسمی اور گیو ہر لگام ایا اور سپر گرد مین گر اور جب کیا لندھور پکارا زم کہ شاطر کے گرد ٹھہایا
الاگروز گرد سی نکلا اور تلوار پکڑ کے لندھور پر چلا لندھور نی بھی کو دو الوصی اور ایک تلوار ماری لندھور
نی پیرا او تبا کے خالی دی اور قبضے مین ہات ڈالا او سکی کمر بیان پکڑ کشتی ہونی لگی ہو دن اور رات
تمام ہو گیا اور دوسرا دن آیا کہ اب دن کم تھا کہ سامنے سی امیر اشقر پر سوار آئی اور بعد امیر کے
پیر تو کل سردار آئی اور امیر کو لندھور دیکھکر تعجب ہوا امیر نے اکر لندھور سی کہا ای لندھور بس
چھوڑ دی کل لڑنا لندھور کو رنج ہوا الاگروز اپنی خیمہ مین گیا اور طبل جنگ بجوایا صبح کو پہر الاگروز نکلا
اور امیر کو پکارا امیر نکلی پہلی تو امیر نی سمجھایا کہ تو میرا سمجھا ہی بڑا امینی جہالی یا پس آ مسلمان ہو الاگروز
نی کہا کیسا بہانا ہی اپنی مذہب اور جیز ہی القصہ امیر نی ضرب لگی او سنی تلوار ماری امیر نی دیکھا
تلوار جہین کی پھینک دیا کمر بند مین ہات ڈالا او سکی کمر بیان پکڑا امیر نی کو دن تین روز کی کشتی

میں اللّٰکر کو زیر کیا اور باندہ لی پہر اول انور شاہ اور پیکر پر سب بہاگ کے قلعہ بند ہوئی چند روز کے
امیر نے قلعہ کو گہیر لیا کہ کل قلعہ کو لونگا طبل بجوایا اور اللّٰکر کو سب نے سمجہایا مسلمان ہوا اوسکے بہائی نے اسمی
نہ مانا جب امیر نے اسکو چہوڑ دیا کہ چلا جا سات ہزار کلمہ پڑہکے مسلمان ہوا اور صبح کو لشکر لیکر امیر قلعہ
پر آئی اور لندہور کو فوج ہمراہ لندہور نے چاہا کہ جو کچہ ہو تو چل کے قلعہ کو لیں اور لندہور نے فیل کو نکالا امیر
اگر رخصت مانگے چاہیے کہ جاوی از ہزدہ بیابان گردی پر خواست ایک نقابدار نقش پوش چالیس
ہزار سوار سے آیا اور قلعہ پر حملہ کیا ہزارہا تو ماری گئی لیکن نقابدار خندق پر ہو چا اور گرز کو اوس پر
پہنکا بعد امیر [illegible] کے اور ہر گیا اور گرز کو تمین لیکر اکر دو گرز دروازہ پر قلعہ کے مارا اور النگ قلعہ
کی گری اور امیر اور کے لندہور اوسکے بعد مالک اور بہرام سعد علم شاہ چلے جب قلعہ میں آئی تلوار
چلنے لگی اور امیر کا اور انور شاہ کا سامنا ہوا اوسنے تلوار ماری امیر نے رد کرکے چہین لی اور اوٹہا لیا اوپر
سے طبل بازگشت بجوا دیا امیر پہرے نقابدار جو آیا بارگاہ امیر میں نقاب ہوا اور شاہی دیکہا کہ ارشیوں
پریزاد بیٹا لندہور کا ہے سب ملک گل رخسار پر لی ہے **آنا ارشیوں پریزاد کا اور لینا قلعہ**
انور پیکر کو اور مسلمان ہونا انور شاہ کا اور بیٹی دینا لندہور کو اور الماس بن لندہور کا قتل
ہونا اور پہر نامہ لیکے جانا ارشیوں کا مرزوق پاس [illegible] لندہور تو خوش ہوا امیر کو
نذر الکیا امیر نے بہت تعریف کی اور انور شاہ کو بلا کر حامی کو کہا وہ کلمہ پڑہکے [illegible] صدق مسلمان
ہوا اوس وقت سر آہن خار اور قہر آہن خار نے اپنی لشکر کو لیکر قلعہ سے باہر طبل جنگ بجوایا
پہ انور شاہ امیر کو لیکر شہر میں آیا سب مسلمان ہوئی انور شاہ نے اپنی بیٹی لندہور کو دی اوس سے
الماس بن لندہور پیدا ہوگا **القصہ** امیر نے پہ طبل جنگ بجوایا صبح کو دونوں لشکر نکلے
سر آہن خار میدان میں نکلا اشتر مرزوق پر سوار اور پکارا کہ ارزوی مرگ ہے تیار ہو میدان
دیکہکر علم شاہ نکلے امیر سے رخصت لیکے میدان میں آئی پہلے تو ہمکلام ہوئی سات قدم وہ
اور چار قدم یہ اوسنے نیزہ مارا انہوں نے ہوا میں لیا اوسنے تلوار ماری انہوں نے روک کے تلوار
جو ماری دو ٹکڑے ہو گیا اسطرح دوسرے دن قہر آہن خار نکلا وہ لندہور کے ہاتہ سے مارا گیا
القصہ جو مارا گیا امیر نے اوسکا گہوڑا لیا لندہور اور علم شاہ کو دیا وہ جو لوگ تہی [illegible] امیر [illegible]

فیروز نی

فیروز نی وہان سے چلے جب تین کوس شہر مرزوق کا رہا امیر نے وہان سے چاہا کہ نامہ لکہوں حکیم [illegible] الدین
سے نامہ تیار کروا کر دیکہا اور کہا ہی کون ایسا ہی جو جواب اسکا لاوی اور نامی کی قدر و منزلت نہ
جانی اوسی [illegible] ارشیوں پریزاد کو وہ اونگل پر سے اور جام بہی لیا نامہ سر سے باندہ لندہور تو
[illegible] کیا [illegible] قلعہ میں گہر گیا اب ایک کروڑ [illegible] فوج پر جا نہیں **القصہ**
ارشیوں [illegible] چالیس ہزار سے کوچ کیا بعد امیر نے امر کو بہی روانہ کیا کہ [illegible] خبر پہنچی امیر پہ
چلا اور وہان مرزوق کو خبر گذری تہی کہ وہ دونوں آہن خار مارے گئے اللّٰکر اور انور شاہ سب مسلمان
ہوئی لندہور کے بیٹے نے فتح کیا سو اب ایلچی بنا آتا ہی تخت سے کہا کہ آنا اسکا بارگاہ میں اچہا
نہیں ہمکو [illegible] ایسا سامنا ہو کہ ایلچی اوٹہا اور بیٹہا اور لات کو برا کیا مرزوق نے
کہا بیٹہنے آئین نہیں کہ ایلچی [illegible] خوبی بولا کہ نوشیروان کا تو آئین نہیں [illegible] باہر سے نامہ
[illegible] اسلحہ [illegible] اور سب تو اس سے [illegible] اسلحہ [illegible] اور نوشیروان کا
آئین [illegible] **القصہ** مرزوق نے شمشیر جنگ کو واسطے استقبال ایلچی کے بہیجا
کہ [illegible] **القصہ** وہ آیا اور ارشیوں کو [illegible]
لوگ [illegible] ارشیوں نے اسکو منع کیا [illegible]
شمشیر جنگ [illegible] اسوقت [illegible] جرأت کی
تعریف کی انہوں نے کہا اب بارگاہ میں تعریف کرنا **القصہ** ارشیوں اندر آیا دیکہا کہ
مرزوق بیٹہا ہے تخت پر بیٹہا ہی ایک طرف نوشیروان تخت پر [illegible] سامنا [illegible]
طرف اور [illegible] مرزوق کی طرف اور [illegible] تخت [illegible] **القصہ** جب [illegible] پہنچا
وہاں [illegible] کہا کہ سلام [illegible] خدا اور خداوند [illegible] حق [illegible]
[illegible] شمشیر جنگ کا خالی [illegible]
آگے ارشیوں [illegible] شمشیر نے کہا یہ تعریف [illegible] تلوار
[illegible] مرزوق نے کہا [illegible] مرزوق نے نامہ طلب کیا
نے کہا [illegible] جواہر کی منگوا [illegible] ایلچی کو دینی ہو گی [illegible] جواہر کی

سامنے آمین بار شیون نے ایک ایک گولا ویسا ہی اپنے سر سے صدقے کر کے پیک دیا لوگوں نے
لوٹنا شروع کیا اسصورت سے لے فراش کو ہی پہنچا اسنے جال نکالا اور سب جواہر اوسمین
گہ سے نظر نہیں لیا اور معجزہ داؤ سے پانگا جسکی ایک بات بالا موتی ہو نکالا تمام مرتب داؤ نکالا
ہو گیا جیسے بات تھی الماس کی یا لگی یہ عجوبے ہو گئی القصہ معرکہ بریان سر و نگین اسکے اوسمین
آپ میں بیاہ ہو گیا یہ چلے وہ کہتا ہے تو فیا کو مریا ہی وہ کہتا ہے تو نے کیا القصہ
ارشیون نے مرزوق کو نذر دیا اس شرط پر کہ اسمین سخت و سست لکھا ہے خبردار کوئی حرکت
نہ ہو جب نکمے نام مرزوق نے پڑا بعد نعر ہوئے رو رکار اوسمین لکھا تھا کہ تقیا پر لعنت کر اور شیون کو
پکڑ کے میرے حوالے کر مرزوق نے بہ نکمہ کے تمکنت کو دیا اوسنے جو پڑھا تو چار باتین زیادہ لکہا کے پڑین
مرزوق خفا ہوا اور اوسکی ابتنت جنگ کیا ارشیون نامہ لیکے خوفی نام امیر کے پاس پہنچا
بیان مرزوق نے ارادہ لڑنے کا کیا تمکنت نے اسلم سے کہا یہ ارشیون کا الماس ہے کہا کہ تو
مرزوق سے لیکر برق فرنگی کو کہ کہ سبکو میرا لاوے اور وہی تو امیر کو خوب جانتا ہوں کوئی
اوسنے پکا اسلم نے مرزوق سے کہ تمکنت اسطرح کہتا ہے مرزوق نے برق سے کہا کہ تو نے
وعدہ بہی کیا نہ برق نے کہا بہت اچھا اب یہ تو اس تدبیر میں رہا اور وہان امیر کو بہی معلوم
ہوا کہ برق سے سامنا ہی القصہ اب دو کلمہ قباد شہریار کے سنو کہ پیہ جو طلسم خفا ہے کے برابر
ہو پہنچا کہ ایک دم اکھاڑ کہا ہی اور تمام دراہوان دار ہی کچھ نہین معلوم ہوتا اب موت الحکم اور شیر
یہ سب تو رہی ہین لیکن واسطے آزمائش اور دیکھانے کے ایک جوان کو بجا بجوان ہو سامنے اوس
کے لایا ایک آدمی اسپہ ادونی اور غل و شور پیدا ہوا اور ایک تیر آیا اوسکو لگی گیا جو قباد نے دیکہا سچ
امیر الگ خیمہ کر اکرتے ہین واسطے ابنا رتے کے اوسطرح خیمہ کہڑا کیا اور اوسمین قباد نے عبادت
کی اور رو کے دعا مانگی جب سویا خواب مین دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ خبردار اس درہ کے سامنے
نہ جانا یہ جو دہنی طرف غار ہے اودہر جاکے جاتا ایک جاہ ملیگا اوسمین جانا وہان اوسمین دروازہ
ملیگا اندر جو جائیگا تو سامنے ایک گنبد ہے اوسمین سیڑیہان ہین ایک سیڑی جو چہوڑ کے
دوسری پر پاؤن رکہنا اور اگر پاؤن دوسری پر پڑا تو شعلہ نکلیگا جل جائیگا القصہ صبح کو

سپہ سے رخصت ہو کے اوس غار میں آئے اور گولیوں مین کمند باندہ کے اوترے اب جو دیکہین ایک
دروازہ نکلا ہے اور سامنے ایک گنبد ہے اوسمین سیڑیان بنی ہین اوسطرح قباد اوترے جب اوسکے
چہوترے پر پہنچے دیکہا ایک گہوڑا بہت خوبصورت پہرتا ہے اوسپر قباد سوار ہوئے وہ جو بہاگا
اگر معلوم ہوتا کہاں تو کہیں وہ گہوڑا کئی منزل لے گیا اب جو قباد دیکہیں کہ سامنے ایک قلعہ ہے
اور وہان اکہوا اوتار دیا وہ تو غائب ہو گیا قباد کہڑے ہیں کہ دیکہا مغرب کی طرف سے نقابدار یاقوت پوش
پانچ ہزار سپاہ یاقوت پوش مجہے اوسنے قباد کو آکر نذر کیا اور کہا کہ مجہے بادشاہت مبارک
ہو میں بیاہتا تہا بادشاہ مر گیا ہے یہ باتین تہیں کہ ایک اور طرف مشرق سے نقابدار سبز پوش پانچ
ہزار سے آیا اور اگر یاقوت پوش سے کہا کہ تو مجھے پہلے کیون آیا میں تو تجھ سے پہلے چلا تہا اور جھگڑا
تیرا اجارہ ہے آپس میں تکرار ہونے لگے قباد نے منع کیا کہ تم دونو ہمارے تابعدار ہو تم کیا اگر بادشاہ
جانتے ہو تو نہ لڑو پہر ایک سفید پوش اور ایک فیروزہ پوش آیا قباد کو نذر کیا اور کہا
اب کوئی دن میں یہان میلہ ہوگا اوسمین تاج سر پر رکھا جائیگا اگر اوسکو ہین
کر سارے سلیمی کا مجرا اسلام لیا اور میاہ جب تک رہتی ہے آپ بادشاہ ہین اور ایک دختر
وہ بادشاہ چہوڑ گیا ہے ملکہ خورشید جہان نام اوس سے شادی کیجئے اب تابعدار
ہین اور نہیں تو اوس تاج میں آتش نکلی گی تمام کر دیگی جو تمہارے مقصود ہین
تیری نہیں ہے قباد نے کہا مجھکو منظور ہے اور وہ نقابدار آپس میں پوچھنے کہ تو جانتا ہے کہ کس کو
سامنے بادشاہ کے ہو وہی دوسری نے کہا کیا کہتا ہے غرض تلوار چلنے لگی اب ہزار لڑنے
لگے ہزاروں مر گئے قباد نے بہت منع کیا جب نہ مانا موقوف کیا قلعہ میں لیجا کر اکی اطاعت
کیواسطے لوگ مقرر کئے اور دوسرے روز جو قباد کا دم بہر آیا قریب میلہ ہو سیر کرنے وقت
گئے ایک طرف جو کوئی سامنے ہے کوہ پر روشنی معلوم ہوئی جب قریب پہنچے ایک اسپ
لاتا تہا جب اور پہنچے سامنے ایک مکان بہت تیار کیا ہے ملکہ خورشید جہان بیٹہی ہے
گرد خواصیں قباد کو دیکہ کر عاشق ہوئی خواص کو بھیج کر قباد کو طلب کیا قباد اوس کوہ
پر پہنچے تو دیکہا قلعہ کوہ سے پائین تک چراغان روشن ہے اور سامنے بارہ دریں ہے

بڑی روشنی تھی مسند پر خورشید جہان چالیس خواصین گرد بیٹھی ہین قباد بھی دیکھکر عاشق ہوے
خواصون نے کہا اندر چلیے ملکہ بلاتی ہے قباد جو اندر آئے مسند پر بیٹھ گئے خواصون نے کہا ان آئے قبلہ جا
طلسم ہے کیا یہان بیٹھتا ہے ملکہ نے منع کیا کہ بیٹھو اور سامنے شمع تھی ہین شمع جلادو اور یا شمس جادو کہ
ملکہ کی خواص خواصین ہین انکو سحر آتا ہے شمع جیسی ہین بنایا لگا ہے بیٹھی ہین غرض ملکہ نے قباد سے
حال پوچھا انہون نے اپنا آنا طلسم کا اور خون ریزی کا مقابلہ کا اور شرط کرنا تاج کا اور نکالنا خورشید
جہان کا کہ یہ سلطنت مبارک ہو سب تو ملکہ نے ستار منگا کے گانا گایا ایک ٹھمری یا سال سن کر قباد
کہا مین نالائق نصیب ہوئی اس قابل نہین کہ میرا عقد ہو جو آیا ہین روز مین ہو گیا پھر بعد کہا شراب
پیو قباد نے شراب پی جب نشہ ہوا پردہ حجاب اٹھا خواصون نے قباد سے پوچھا کہ تمہارا لیکے اور کچھ
بات کو اس نشہ مین چاہتا ہے انہون نے کہا البتہ ملکہ نے کہا اے شہریار جسکو پسند کرو اور نام کہو وہ
قسم ہے ہین اوسکو ابھی تمکو دونگی اپنا مطلب نکالنا ہے ملکہ نے کہا خواصین جانتی ہین کہ جو ملکہ کی
ہے وہ کرتی ہے پھر ایک عالم جوانی اپنا قباد کو دکھانے لگی اور کہا مین جسکو چاہو بات کہو اور ملکہ
دلمین کہتی تھی کہ افسوس جمال القوا اسیر آیا اور اسنے کسیکو پسند کیا ہے خبر ہین اس قابل نہین
ملکہ نے کہا اے صاحب عالم قباد نے کہا ایک آئینہ منگاؤ ملکہ نے آئینہ دیا قباد نے آئینہ دکھایا اور کہا
اپنی صورت دیکھ ہنسنے لگی کوئی ابھی تمہین دکھانے ہی کوئی اسکے لائق ہے کوئی ایسون کو جو لائی
ہے آخر کو ملکہ کیا تصویر ہے قباد نے اشارہ کیا تین مرتبہ ملکہ سے قباد نے کہا اے جان جہان
تیرا خریدار ہون بس یہ سنکر ملکہ نے ایک آہ سرد کی اور رونے لگی قباد حیران ہین اور ملکہ مارے
خوف کے حال مفصل کہہ نہین سکتی اور حال یہ تھا کہ یہ بیٹی فیروز شاہ کی تھی جب سے وہ مرا
کوئی بادشاہ نہین ہوا جو آتا ہے اوسکو تاج سر پر رکھ کے تخت پر بٹھاتی ہین بعد ایک ساعت
کے ضحاک جادو وزیر فیروز کا ہی دیوتا آتا ہے تیر و کمان ہاتھ مین وہ مارتا ہے اگر تیر اوسکا خطا
نہین کرتا وہ مارا جاتا ہے تو قباد سے سب ہونا ہے یہ شرط کی ہے کہ جب یہ قبول کرو اور
بچ جاؤ تو تم بادشاہ ہو غرض وہ رات تو عیش مین ملکہ کے ساتھ کٹی جب صبح ہونے
لگی ملکہ کو رونا آیا ہوئی قباد سے کہا اب صبح کو ملک تمکو اگر لیجائینگے آخر صبح ہوئی

ب سے

اور لوگون نے

اور لوگون نے قباد کی تلاش کی اور یہان آئے اور کہا چلو اب شمس و یا شمس کو بھی خبر ہوئی وہ بھی
آئین جو نہ قباد کا جانا ہے نہ ملکہ کا شمس نے کہا آئے ہو آپ کون ہین ملکہ نے کہا یہ طلسم کشا ہی
واسطے سیر اور آنکا اسو یہان بیٹھا ہے یہ سنکر شمس نے قباد سے کہا آپ یہان چلو بہتر ہے آخر وہ
جب ملکہ روتی رہ گئی قباد کو وہ لوگ ہاتھ دار پر سوار کر کے لے گئی ملکہ کو وہ دن اور رات بھی کہانی گذر گیا
رقیق ہوئی شمس نے بہ منت کہا کہ ملکہ کہا مانگ لو جب تو ملکہ نے بات مانی شمس و یا شمس کو الگ
لیجا کے کہا کوئی تدبیر کر کہ قباد بچا رہین تو میری بھی جان نہ بچی گی آخر کو شمس نے خاطر جمع کر کے
کہا تو تسلی رکھ مین جلسہ سے سحر کہ دونگی ای ملکہ اسی روز کے لئی بچے کبھی یا کہ تو بھی کچھ
سیکھ لی غرض جب تیسرا روز آیا اوس میدان مین جہان خون ریزی ہوئی تھی
میلہ جمع ہوا سامنے برج لاجورد ہے گیا اور تین تاج و تخت رکھا ہی جب سب جمع ہو چکے قباد کو
لا کر تخت پر بٹھایا ملکہ ابھی پارہ پرس جلسہ کے اندر دونو طرف شمس و یا شمس بیٹھی ہین کہ قباد کے
سر پر تاج رکھا اور شمس نے بھی چپکے چپکے سحر پڑھنا شروع کیا کہ دیکھا سب نے کہ ایک ہوا چلی اور
ابر آیا بجلی چمکی بعد ایک آواز گرم گرم بات کی آئی کہ سب کے سینہ الگ گئی اب جو دیکھا ایک
دیو انکے سے کمانا تھی اور تیر و کمان جوڑ رہی ہوئی اور اگر قباد کو مارا دیکھا لوگون نے کہ وہ تیر
آدمی دور گیا اور دانے سے پہلا اوسکے ہاتھ کا گاہ پر اولٹ کر لگا گرفتار ہوا غل ہوا شب و تاریک ہو
گیا بعد آواز آئی کہ شمع مرا نام مین ضحاک جادو وہ دیو تھا دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اور تلاش
کرنے لگی کہ کسنے مارا چہار طرف تلاش کی کہین پتا نہ لگا ملکہ کی طرف تو گمان بھی کیسا
نہ کیا کہ یہ سحر بھی نہین جانتی آخر سب نے کہا اسکا اقبال تھا اور سینہ یار الغرض وہ
تھا بیداری قباد کو نظر مین دین پر تو سبکی نظر مین ہوا اور کہا سلطنت مبارک اور
ملکہ کا عقد کر دیا سات گنج خزانے کے نکلی چالیس لاکھ فیروزہ پوش کے لباس اور زرہ نکلین اور
ایک تلوار نکلی لیکن کسی سے نہ کھنچی کھنچی قباد نے جو دیکھا اوس پر لکھا ہی کہ سوائی حمزہ کا بیٹا
ہوگا اوس سے کھنچی گی اور سات صندوق جواہر کے وہ لی گا غرض قباد نے وہ تلوار اور صندوق
یہ سب ہمراہ لئی قباد نے کہا طلسم ٹوٹا تو ٹوٹا لوگون نے کہا اب انکو درہم برہم کرنے کیا

اب

سب تمام طلسم کی ٹوٹ گئی اسکا فرمان بردار ہی قباد نی کہا میں مسلمان کرونگا اونہون
نی کلمہ پڑھا لیکن سحر سے توبہ نہ کی کہ پھر توبہ کرلینگے شاید انکا کسی ساحر سے مقابلہ ہو پھر شہر
میں تمام بت خانی توڑ کر بنائی مسجد ہوئی قباد نی حکم کیا دروازہ کھولا اور شہر میں شور ہوا صوبے اعظم
شاہ صفا شکن اور کمبخت نے سبکو اندر طلسم کے بلوا لیا لوگ باہر آئی اور سے راہ سے کہ جیدھر راہ معلوم ہوتی تہا
نہیں کہ چلی تو سب سے صوبے اعظم بعد سب آئی قباد کو خبر آئی شاہ صفا شکن اور کمبخت از صلح فی
مسلمان ہوئی غرض قباد خورشید جہان کو وہان سے بہت کہ محل بلا دنگا سوا لاکہ فوج لیکر کوچ
کیا اور شہر نی کہا ماہ سیما کا فی الحال یہی ہے مرجانی کی قباد نی کہا اوسے بڑا حب سلوک کیا اب پہلی اوسکو
دیکہیں اون پر امیر کو بھی خبر پہونچی کہ لشکر امیر کا آیا ہی وہان جاوینگا غرض شہر خورشید میں آکر ماہ سیما
سے ملی بعد چند روز کے تمام لشکر اور پوست اژدہا اور مال طلسم سے سبکو لیکر طرف امیر کے کوچ کیا
راہ میں شکار کھیلتی ہوئی چلے جاتے تھے کہ ایک روز شتر مرغ قباد کو نقابدار لنگر پیدا ہوا
اور آیک زخمی کیا اور تمام مال طلسم کا لوٹ لی گیا یہ خبر سنتے از سنکے قباد خفا ہوئی اور
تلاش کرنے لگے نقابدار کی چہار طرف امیر کے پاس جانے ہی ہوئی آخر ایک روز ویسی شکار کیا جاتا
جاتا تہا کہ قباد کا سامنا ہوا قباد نی کہا تو نے مال طلسم کیوں لیا اون مجکو دیدی اوسکی قیمت
نہ کہتا میں دیتا ہون مال طلسمی ہاتھ میں دیا دیتا ایسا تجکو تو نے کوئی حملہ کیا نقابدار نے کہا
ہم ایسا ویسا مال ہر ایک کا چھین لیتے ہیں غرض جب زیادہ تکرار ہوئی قباد سے نیزہ چلا یہاں تک
کہ دونو کی نیزی جاتی رہی کار ہوئی قباد نے تلوار ماری کہ ہوا اوسکا کام آیا نقابدار نے بچا کر اسکی گہوڑے کو تلوار
ماری آخر قباد کو دونی تین روز تشنہ ہوئی کہ نقابدار نے تنگ کیا آخر کو جب تیسری دن نقابدار نی چہوڑا
اور کہا اے قباد اب قابل رستم کے ہوئی لو اپنا مال میں تو آزماتا تہا قباد وہیں گلی لگ گئی اور نقابدار
والتہ یہ سب تیری ہی بدولت ہی اتنے کہ تشنہ دیتا نہ میں نظر کرد ہوتا نہ یہ لشکر جمع ہوتا لیکن
از برای خدا مجکو اپنی صورت دکہا دو کہ آپ کون ہیں نقابدار نی کہا ابھی ضرور نہیں ہم وہ ہیں کہ تمسکا
کوئی نہیں جب بہت اصرار کیا اوس وقت نہ صحرا میں الگ جا کے اور قسم لی کہ کسی سے کہنا
نہیں جب نقاب اوٹہائی دیکہا کہ امیر حمزہ یونانی ہیں دونو گلے ملے دونو خوب روئی آخر نقابدار چلا گیا

قباد نے آتش پلی

قباد نے آگے کوچ کیا لیکن چار غول سوا لاکہ کے کئی ایک تو صوبے اعظم دوسری کامنہ تیسری شاہ
صفا شکن چوتھا فیروزہ سبز خار اور آپ موئے بر نقاب فیروزہ والی چار لباس ہزار ہی لباس فیروزہ
پہنا کی ورشنی کی تو باد شاہ کے تخت پر سوار ہو کے آب اس ٹھاٹھ سے طرف لشکر امیر کے
روانہ ہوئی اب دو کلمہ صاحبقران کے عیاری کرنا برق فرنگی کی کہ لال سنگ کی ہیں بچ
اور تمام سرداروں کو امیر کے دزدی کرنا جس وقت ارشیون ایلچی گرفتار ہو کے امیر پاس آیا تمام
حال امیر نے سنا خوش ہوئی اور اب مستعد جنگ ہوئی اور وہان مرزوق سے خفت کے گہوا دیا
تہا کہ برق فرنگی نے جو دعوا کیا تہا کہ تمام سردار امیر کے چرا لاؤنگا مرزوق نی برق سے کہا برق
نے عیار ساتھ لئی اور چلا جب پانچ کوس لشکر امیر کا صحرا میں کہ نہایت تنگ
تہا اور اونکو تو زہرہ آب ہوتا تہا اوسمیں آکر اپنی عیاروں کو جب یا بتی سبکا کرنا اور آپ دست سنگ کے
جسمیں جو اسی گہنڈیاں تہیں ایک گہنڈی کہولی اسب کہل گئی وہ گہنڈیا سوائی برق کے
کسی کو نہیں معلوم اور کہولا جب ساری کہولی تو بیٹھے وہی پوست ہیں کہ سنگ بنکی امیر کے
لشکر میں آیا بڑی بڑی پشم قد اور آنکہ مثل شیر کے لوگوں نے جو دیکہا جانا کہ سنگ بہت خوبصورت
اور نایاب ہی لشکر میں جو قریب آیا جسکو ہونکا وہ مارے ڈر کے بہاگا تمام لشکر امیر میں پہر آیا کہ بچی
بت شاید اوجرو پہر کے امیر کی منزل میں عیار رہنی آیا سر ابو الفتح ابو طاہر خون ریز امیر
کبھی سے دوڑی سنگ نکل بیٹھے گیا تہا تمام لشکر پیچھے دوڑا تہا اور برق کو بہی منظور تہا ابو طاہر نے
پکڑ امیر نے بنا لگی میں اپنی خیمہ میں پاس باندہا اور اپنی کہانی میں سے اوسکو سیلا تہا تمام
نہایت خوش ہوا عیاروں نے کہا اب جو کسی کتا گربگا سبکو دیکہا اب
غافل ہوئی بعد امیر کو بیہوش کیا بسترا کہلا اوس صحرا میں عیاروں کو دیا اور آپ پہر کر
سگ بن خیمہ امیر میں چلا آیا صبح کو غل ہوا کہ امیر غایب ہو گیا دوسری دن عادل شاہ اور سلطان
سعد کولی گیا امیر عیاروں نے کہا ہیں کہ تلاش کرو کون آتا ہی ہرگز نشان لگا پہر جادوگیری گیا
تک کے بہرام اور مالک منصور مل جلیل چند سردار تو رہ گئی منزل لندہور وغیرہ کے اور سبکو چرا کر لے گیا
اور مرزوق سے کہلا بہیجا اور چند سردار ونکو بہیج دیا مرزوق کے دیکہا نکو اور کہلا بہیجا کہ شہر میں انکو

نہ رکھتا ایسا نہو خبر امیر کو ہو اور انکو قتل کیجے لیکن نکرنا جب تک اور باقی معہ امیر آلین تو مرزوق نی یہ سنکر قلعہ
اپنی حصار میں مقلوک کو کوتوال بنا اور اسکی پاس سبکو بھیج دیا بلکہ جو روز آتا تہا عیار وہان لی جاتا تہا
او خزانہ بھی مرزوق نی قلعہ کو مستحکم کر کے وہان رکہا تہا مقلوک نی ایک مکان میں معہ امیر سبکو قید
شدید میں رکہا تہا غرض مرزوق سے کوئی کہتا تہا کہ انکو قتل کر ڈال سبب برق کے تامل کیا اور امیر سے
میران بھی علم شاہ سے کہتا تہا کہ میری سمجھ میں نہیں آیا اتنا تو معلوم تہا کہ برق کو مرزوق نی کہا تہا آخر
کو امر عیار ہی سو تہا سب سے کہا میری تہا ایک درد ہوا تہا میں شہید ہونگا آخر ایکدن ترب ترب کے
سانس نکلی اب تو علم شاہ مالک غضب ہو دیکہیں بانسا ہو گیا مر دیکھی ہو آفی لگی جاتا کہ امر گیا سب رونے
لگی ایسا رویا کہ امر تو گیا جاتا کہ ایک آن کہیں سے پہ مرتہ جا رہی الی امر معلوم تہا کہ سب انکو نہایت دوست
رکہتے ہیں امر نے چپکے سے کہا میں زندہ ہوں اب غل مچاؤ انہوں نی زیادہ غل مچا کے رونا شروع کیا یہان
نی پوچھا کیا ہوا سو کہا ساعیار مر گیا خبر مقلوک کو ہوئی اوسنے کہا نکالو امر کو سامنے مقلوک کے لائی اوسنے
خوب دیکہا اور کہا جا کر پہینک دو لوگوں نی کہا نہلا کے پہینک امر کی کمر میں کمند باندہ کر کنوئین میں غوطہ دیا امر
نی پانی میں جا کے کمند میں پتھر باندہ دیا اور آپ کہل گئی لوگوں نی جو اوپر کہینچا دیکہا کہ پتھر ہی جا کر مقلوک
سے کہا اوسنے کہا شاید خدا پرست بعد مرگ کے پتھر خداوند تہا اور ایسی ہی وہ پتہر ہو جاتی ہونگے لوگوں کو
عبرت ہوئی یہ خبر لگی مرزوق پاس ہی غرض تو سنکے صلوات پڑہنی لگا اور کہا غضب ہوا امر ہوتا
اب سبکو چہڑا لیگا اور یہان امر باہر کوئین سے نکل کے بہاگا صورت وہیت بدل کے چلا جب اوس
صحرا میں پہنچا جہان عیار رہتا امر کہا اب تو کوئی جا تو بہی بار ڈالی ایک ... میں پہنچا کمند کے حلقے ...
بنا اوسکے کنارے لی مچہاری دیکہا کہ وہ ہی سنک ... کا لکائی چلا آتا ہی اور ایک عیار اور سات ...
کنارے دریا کی آیا وہ ... پانی میں ... اور ... کمند یا اور آپس میں باتین کہیں کہ جو جا کر مرزوق سے
کہدی کہ لندہور بہی قید ہوا اب ایسے روز تامل کرو امیر کو کہ وہ نت نہیں آتا ... تو سبکو قتل کر ... امر نے
سنا اب پہچانا کہ یہ سنک برق ہی امر نے اور دیکہی ہار ... جب وہ ... چلے کمند میں ... نی سنک
باندہ اور ... لندہور ... لشکر امیر میں آیا امیر کی بارگاہ میں لندہور کو ... رقعہ ... دیا امیر نے
امر سے حال پوچہا امر نے کہا دیکہے سب معلوم ہوا جاتا ہی او تازیانہ نکالا اور سنک کو مارنا شروع کیا کہ نکل او

برق یعنی بازی بازی بار نیش بابام بازی جب کوئی تماشا نی تہیں برق اوس پوست سے نکل آیا امر نے
دوڑ کے باندہ لیا امیر بہی حیران ہوئی کہ عجایب پوست ہی امیر نی برق کو گلے سے لگایا برق امیر صدق سے مسلمان
ہوا معہ عیاروں لیکن امر نی برق کو قید سے نہ چھوڑا امر نی کہا ہم امر نے کہا ابہی تک سب دار نہ ہو گی
نہ چھوڑونگا اور امر برق کی صورت بنا اور ایک نامہ مرزوق کی مہر سے تیار کیا اور لاکر مقلوک کو دیا اوس میں لکہا
ہی کہ ہم نی برق کو اختیار سارا دیا قید ہو نگا اور خزانہ او قلعہ کا دیا ہو جا ہی اسکو کر دیا اور انکو قتل کر کی جو قید ہی
اپنی مالک ... کہ انکو اختیار ہی امر نے کہا پہلے انکے ہو کہ بقیہ کو سجدہ کریں تو مرزوق پاس
لیجا کے قصور معاف کروا دوں مقلوک نے قیدیوں سے کہا اچہا سب ہوں نی کہا لاکہ لاکہ لعنت
بقیہ پر اور اوسکے بانی والی امر نے کہا بس صبح کو سبکو قتل کرونگا لیکن اپنی مقلوک میں بہی
جا کر ایک مرتبہ اب سمجہا ونگا غرض انکو امر قید خانی میں آیا حکم تو ہوا ہی تاکہ برق مالک ہی
سب یہان او تہی مجھ الیا امر اندر آیا پہلے تو پکار پکار کے کہا سجدہ کرو نہ جاؤ کے جب سنا نہ تو
چپکے سے کہا کہ انکو میں نکالوں اور چہوڑ دوں تو کیا در ہے کہ سب ہوں نی ایک لحے سے دو ایک
اپنی مقدور کے موافق قبولا علم شاہزادے لیمین کہا کہ برق ہوتا تو ایسی باتین کرتا یہ سونچ کے کہا
ای عزیز میان اگر آپ ہیں تو پہر بتا دیجی حال تو میری پاس کمان ہی امر نے کہا او جوانمرد کمو
کیسا انکو قتل کر ڈالونگا میں برق ہوں آخر سلطان سعد نی انکی بیڑیاں ... کہا کہ میں ہونگا
جب ... کے رہ گیا اور کہا میں امر ہوں اب تین انکو دروازہ مقلوک پر لیچلتا ہوں یا تو
اوسکو قتل کرو یا پکڑ لو اور سبکو مارو اور قلعہ لیلو غرض امر سبکو لیکر باہر آیا نگہبانوں نی دیکہا
کہ چہوٹے ہیں لیکن مار لیا ذرک بے برق کے نہ بولے امر نے تلوار دین سبکو دین اور دروازے پر
مقلوک کے آئی اور مارنا شروع کیا مقلوک بہی سنکے نکلا علم شاہ نے تلوار ماری مار گیا باقی سب مسلمان
ہوئی تمام خزانہ لیا ایک شخص کو وہان کا مالک کیا امر تو پہلے نکل کر ... پاس آیا سارا حال بیان کیا
او مرزوق نی امر کا حال سنکے مقلوک کہا بیچا کہ اب سبکو جلد بہی قتل کر ایسا نہو امر ... آلے
یہ تو اوہر سے چلا اور اودہر جو لوگ کہ قلعہ کے بہاگے تہے لشکر میں ... اوہی ہر آیا سارا احوال مرزوق
سے بیان کیا کہ معہ خزانہ اور قیدی چہوٹ گئے اور قلعہ والی مسلمان ہوئی اور اودہر برق کے پہ...

مسلمان ہونیکی خبر پہونچی مرزوق نے زرانے اپنی دونو وزیرون اور تمام فوج کو لیکر معہ نوشیروان شہر
سے نکلا اور ایک منزل لشکر امیر سے بڑا طبل جنگ بجوانا مرزوق کا اور آنا قباد کا مقابلہ فیروزہ
بنگی پر مع نشان و دنو کمک کے اور طبل جنگ بجوایا خبر امیر کو ہوئی تو میان خبر دی اور توسیان خبر دی
دوڑی امیر کو دعا دیکر خبر طبل جنگ دی امیر نے بھی بجوایا صبح کو اوسکا لشکر اور امیر کا بھی آیا دو کوس
کا میدان تھا جس میں دیکر صفیں جمائیں ادہر سے امیر مع سرداران نامدار لیکر آئی بعد مرزوق اور نوشیروان سامنے اپنے
لشکر کے آئی امیر دیکھ رہے تھے کہ بڑی آمد سے مرزوق آیا کہ گرد پیدا ہوئی دیکھا کہ سب سوار معہ خزانہ تھے
امیر کو نمبر ایک دست راست دست چپ کو کہڑی ہوئی اور تخت پر قباد کے غاشیہ بردار ہوا
دو سو چیل ہوتی ہوئی اور آگے اشقر بارہ قدم صاحبقران اور ادہر مرزوق کے پاس اسلم اور بکر
بن اسلم زرنگاوہ اور سرہار اگیا لیکن فرہاد بن خاربہ زخمی ہو کے بھاگا تو یہ بھی کہڑا ہی زرنگاوہ
بعہدہ وزارت اور تمام فرنگی کہڑے تھے کہ ایک گرد بہت بڑی اوٹھی دیکھا کہ نقابدار فیروزہ پوش جانشین
ہزار پیچھے فیروزہ پوش اور تخت پر قریشی اور رشی اور پیچھے انکی ایکطرف اژدہا پر اژدہا پوست اوسکا نخچ
کی پس پر اسپا تو واسطے دیدبھاکے لوگ غل و شور کرنے لگا یہ آتشی نکالی ہوئی چلی آتے ہین
چارغول چار چار ہلاک کے موت اعظم مثل دیو کے شاہ سقاو ترشیر کی شان بہ بھی ایسا ھ فیروزہ زرہ بار گندم
رنگ آلودہ سیکے آب پاشی کرتے تقیب نقابت کرتے پیچھے تمام خزانہ اور خیمہ و خرگاہ شتر و تمام کارخانہ
چہکڑی چلے آتے ہین اور آگرا ایک طرف لشکر کا امیر کو تو حیرانی ہوئی کہ نقابدار کون ہی اور مرزوق نے
بہی جانا نوشیروان نے پوچھا کہ یہ کون ہین اسنے کہا کہ یہ دونو تخت پر میرے بیٹھے ہین نوشیروان نے
کہا سوائی کپتان کی اور یہ ہین مرزوق نے کہا سوای ان سے ہین کپتان دعوا پہلوانی کا رکہتا تہا
اور یہ نامدار ہین شہر قریشیہ انکو دیا تہا تو یہ بھی خبر سنکے کہ سعد بلائی بھی آئی ہین کہ اسمین دن تک
تہا اور مرزوق کے میدان آفریدی نامی نکلے کو سنا کہ یہ آمد ہی ہو طبل اسمین تامل ہو گیا تب آفرین اوسپر پیچ
آفریدی نکلا اور پکارا کہ نقابدار نکلا مرنکا اوسے دس قدم پر فریابست پا ہوا اور پانچ قدم پہ اوسنے نیزہ
مارا انہون نے چند طعن نہین ہوا آج کیا فریدی نے تلوار ماری انہون نے خالی دیکر قبضہ میں دست
ڈال کے زین سے پٹک دیا اور اوٹھا لیا اور باندہ لشکر کو دیا کہ زرین بال نکلا اوسنے تلوار ماری اگر

انہون نے ایک لات مارا اور سے سرچرا یا گھوڑے کی گردن قلم ہوئی وہ دوڑا کہ انکا پیر گھوڑے کی
گردن پر سے بچکے دوڑا اوسنے تلوار ماری اونہون نے پاؤن اوٹہا کے خالی دیکر ہاتھ پکڑا کے قبضہ میں
لات ڈالا وہ الٹ گیا کشتی ہوتی جاتی کہ زمین اوسکو ہی باندہ شام ہو گئی طبل بجا سب پہرے
نقابدار دونو کو لیکر اپنی بارگاہ میں آیا القصہ امیر کو فکر ہوئی امر سے کہا تو نقابدار کی خبر لا دے
اور لشکر نقابدار میں آیا اور ادہر مرزوق کو صدمہ مغشی کے کہ تھا سوا کہ خوب ہو گا یا کہ نہ
تمیز دیا مین مرزوق نے اپنی تین بیٹ بہت لیا اسلم کو اور زرنگاوہ کو نامہ لکھکے دیا کہ جا کر قریشی
رشی سے یہ خبر کہیا سب تم نہ آئی اور اگر نہ آئی تو یہ نقابدار کیسا ہی کہ اپنی لوگون کو کھینچ
بندہ لیا اسلم وزیر اور زرنگاوہ وزیر دونو لشکر میں آئی امر نے جو دیکھا یا تو لوگون سے پوچھ کر ساتھ انکی
ہمراہ ہوا کہ نوبتی بارگاہ میں چلی بارگاہ کو لوگون نے دروازہ بارگاہ پر روکا انکو نوشیروانی بلوایا تو کہون
جاتا ہی امر کہہ آیا اور پکارا کہ میں آیا حاضر حاضر یہ کہکر اندر چلا گیا لوگون نے جانا کہ یہ بھی اندر سے
اسکو بلا لیا اور جا کر ایک طرف کہڑا ہوا صورت بدلی ہوئی خواص کی اور ان دونون نے نقابدار اور
قریشی رشی کو خبر کیا حکم ہوا بیٹھے اور وہ کاغذ دیا نقابدار نے پوچھا اسلم کو یہ کون ہی رشی نے
کہا یہ وزیر اعظم ہی اور کہا یہ کون ہی اسلم نے کہا یہ بھی وزیر اب ہوا ہی پہلے سعد کا ملازم تہا
مسلمان ہو کے پہر کافر ہوا بعد مرزوق سے مل کے سعد کو پکڑوا کر وزیر ہوا نقابدار نے کہا کیا سبب
کہ انکو لاکے یہ اونکی رستم چلا اسنے منع کیا کہ اکیلا چلا جاتا کیا ہو نیکا بعد پانچ آدمیون نے اسکو
بگاڑ دیا اسکے جی میں یہ سمائی کہ اب تو ہی بارگاہ میں ذلیل جائے گی مل گیا نقابدار نے سنکے کہا اسکی
کہڑی اور یہ منصب کا لالچ ہے گہر بہی پہر سوار کر اور اسلم کو بہی نکال دو قریشی نے چلتے وقت اسلم کو
جواب دیا کہ کہنا مین اسکا تعبیدار ہون اگر تم بہی مسلمان ہو تو تمہارا بہی ملازمت کروا دون اگر
پہر فکر آتو مارا جاتا شہر میں جا آپ تو مرزوق پاس زرنگاوہ معہ کہ ہی سو نہ کاوا آیا اسلم نے قریشی
کا پیغام دیا اور صدمہ مرزوق کو ہوا ایکدن اسلم بسا بہادر بہا کوئی جواب دینے والا اسمین اقلیم
مین اسکا نہین یہ بہی خفا ہو کے رہ گیا اور وان نقابدار نے فرمایا عمر زرین بال کو بلا کر کہا یہ دو تو
از ترس جان مسلمان ہوئی او رجب کئی روز گذری ایکدن انکو اسکی جو کیا نئی قباد سو رہی تھی

فریا نے جا کر سر کاٹ لیے اور مرزوق پاس چل گئی مرتبہ تلوار کھوکے اوتنا مارے رعب کے گم ہو گیا آخر کو
دل مضبوط کیا کہ یا تو میدان نہیں مقابلہ کو اسکے آیا تھا اب ہوا ہو گیا یہ کہکر تلوار کھینچکر قریب آیا قباد نے خواب
دیکھا الحمد کہ مل گئی یہ بیاکا قباد دیکھ اری ایلیشا پہ بابر آگیا گھوڑا ہو گیا یعنی کھانا مقبس کو مار کے سوار ہوا اور بیاکا
پیچھے قباد ہی سوار ہوکے چلے پہلے تو وار مار کے ڈر کے چھپا تاکہ ایسا نہو مجکو سمجھکے پکڑ لے بعد سیہ بیجا چلا کر
چلا کر دیکر گر لیکر تھا ہی غرض آگیا تو فریا اور پیچھے سپاہ اور لشکر میں مرزوق کے پیام بیاکا رات کا وقت بھی
کہ نقابدار نے نکالا پاشں پہ لشکر اور بیاکا اور طلایا پکڑ میں اسلم کھاتا وہ و روشنی لگی ایکطرف بیٹھ
تھا اور فریا قریب خیمہ مرزوق کے پہونچا اور یہ بھی پاہر پہونچی آخر الامر ہوکے وہ گزر ہو گیا اور کہا او تنا
نقابدار وہاں تیرا کیا قضا نہیں یہ کہکر جیسے نقابدار رو میں آتا تھا پہر اس کے تلوار ماری نقابدار نے
سپر پر روکا اور ایک ہاتھ بیٹھ میں تہا سے نکال کے مارا اپنے سپر پر بچکی ہاتھ کی سپر کو کاٹ کے شقیقہ
کو کاٹا زخمی ہوا اور وہ ہاتھ سے تلوار گردن پر کہوڑ دیا کے گر کے گردن قلم ہوئی فریا نے پیچھے گیا اور سے
نقابدار نے ایک تلوار ماری کہ گلہ پر بیٹھ ہوگئی اور نقابدار پیچھے کو دوا اور سر اوسکا کاٹ لیا اسوا ایہا
غل سے لوگ دوڑ آ گئے نے ایک نے برابر سے تلوار ماری نقابدار نے خالی دیکر ایک ہاتھ سینہ کو مارا وہ
بھی مارا گیا غرض تین آدمی مارے اب ماری ڈر کے غل تو تھا تین ہی لیکن منہ سے کوئی نہیں آتا
اور قباد و سرلی کے لشکر سے نکلے لگا تار سے آئی اور پکار دیا کوئی ہی ایسا کہ اس سر کو لیکر
سے ملا دیا اور یہ آواز کا نہیں پیکر سے آئی باہر لشکر کے تو نکل چکا تھا کہ سامنے سے پیکر پہونچا
اور کہا باش او نقابدار اگر تو لشکر میں ہوتا تو میں سامنا نکرتا اور دوسری یہ کلام تو نے کیا اب سر
تجھے لیتا ہوں یہ کہکر پیکر نے تلوار ماری انہوں نے روکی انہوں نے تلوار ماری سپر کو کاٹا سر
پر زخم لگا لہو کو دو پونچھکے پھر پیکر نے لات مار خالی دیکے نقابدار نے جواکے ہاتھ مار اسکو پیکر نے جرا دا
گھوڑا کھا کر کم آیا لیکن ایک ہی پلا پیکر کے اور لگا اور خوب زخمی ہوکے پیچھے گرا قباد نے ہاتھ روک لیا
اور کہا اب گرنے کو کیا مارون یہ کہکر فریا کا سر لیکے اپنے لشکر کو چلے اور لوگ پیکر کے ورثا پیکر کو اوٹھا
اوسکے خیمہ میں لا کر ٹانکے لگا اپنا پیکر نے دل میں نقابدار کی بہت سی تعریف کی اور سارا تماشا
دیکھ کے پیچھے وزرا بابر پہونچ کے تعریف کرنے لگا کہ ماشاءاللہ یہ جرأت نہیں کوئی بھی نقابدار نے

پھر کر دیکھا اور چیخا

پھر کر دیکھا اور چیخا اور کہا تجکو کون ہی امر نے کہا میں انجام غلام ہوں امیر امام ہی امیدوار ہوں
کہ نام سے آگاہ کیجیے نقابدار نے کہا تجکو کیا جانا اپنا کام کر او خفا ہوئی اور پھر کئی بتائی امر نے
نہ مانا تب تو کہا نہیں سے کمان اوتار لی اور کہا اب ہی جا کیوں قضا آئی ہی امر نے کہا تجکو
آپ نہیں جانتے میں اقبال غلام امیر ہی میں ہی سنگ انداز میں یکتا ہوں اور سوا پانچ سیر کا
میرا پتھر ہی امر نے گوپھن میں رکھا جب تو نقابدار حیران ہوا جانا کہ پتھر مارا نقابدار نے کہا ای
امر میں تیرے سے اگر تیر لگا اوڑا دوں تو بھلا جانا نہیں تو اپنا نام بتا دو یہ کہکر ایک تیر مارا صاف
کلاہ امر کی اوڑا دی امر کلاہ اوٹھانے کے جا لگا پھر کر نہ دیکھا اور کہا ای امیر صاحب اقبال بھی تھا
نقابدار لشکر میں آیا مومن اعظم اور لوگ سب چلے تھے کہ نقابدار سے ملاقات ہوئی نقابدار
نے سر فریا کا دیا اور سبکو بھر کر خیمہ میں لایا سر تو سبکو دیا سب ہوں نے بڑی تعریف کی
پیکر کا بھی زخمی ہونا سنا اور امر ہو آیا صبح یہ ہوگئی تھی امیر سے اکثر سارا احوال رات کا بیان کیا فریا
اور پیکر کا اور نکالا اوسنا اسلم اور زرہ نکالا وہ کاموں تھا لا کر گئے گئی پر سوار کر کے نکالا اس چکی تھی
جب پاشں سن چکے امیر کو محبت ہی ری ہوتی جاتی تھی اور منہ لگا کا جلال تھا اب روز بروز
حال ہوا جاتا تھا [illegible] سب چلی آتی ہی قباد کو کھانا نہیں حکیم زادوں کو بلا کر دیکھا کہ [illegible]
روز کا وعدہ کیا [illegible] دیکھیے اور سچ کہو کہ کس روز اوٹھیگا اونہوں نے دیکھکر کہا [illegible]
[illegible] اب فرق نہ پڑیگا [illegible] نقابدار کا [illegible] اقبال رہتا
حال [illegible] تب امر نے کہا [illegible] نہایت اور زیادہ ہوا توقع [illegible] اور
وہاں مرزوق کا بھی حال سنا فریا کا سر کٹنا اور پیکر کا زخمی ہونا دل میں نہایت خوف کیا اور [illegible]
[illegible] کیا ہی [illegible] قدم سے ہو امیر [illegible] کیا ہے تو اس فکر
میں [illegible] روز سے طبل جنگ بجوایا نقابدار نے آپ طبل بجوایا مرزوق آیا اور امیر نے بھی
طبل بجوایا تھا دونوں لشکر میدان میں آئے نقابدار نکلا مرزوق کی طرف منہ کر کے کہا شعر
کجا پہلوان گردن کشان ۔ بیاید بہ میدان بہ بہ دنشان ۔ القصہ شمشیر کے مبارز [illegible] خونخوار
نکلا مرزوق سے رخصت طلب کرکے میدان میں آیا پہلے [illegible] ہوا بعد [illegible] کے کہا ای نقابدار چل

مزروق پاس اور یہ قرا اولاٹ نہیں تو مارا جائیگا جانتا نہیں کہ نوشیروان بادشاہ ہفت اقالیم کا سرور
لشکر اور مزروق کا مجھ سے تو لڑا کہا اسمیں مارا جائیگا نقابدار نے کہا او گیدی کیا بکتا ہے معہ مزروق تجکو
قتل کرتا ہوں یہ کہنا تھا کہ اوسنے نیزہ مارا انہوں نے رد کیا اور اوسنے تلوار ماری تب وہ اپنا بچاو اور طاقت
دار سے وار کیا نقابدار نے سپر تو بنا کی پشت تیغ کو نیچی رکھکر سپر کو کاٹ کے جا لگی خود برای پشت تیغ
سے چیل سے نکل گئی کہ ویسا ہی ایک ثبت نقابدار نے مارا سپر اوسنے نیچی پر گیا پنہالہ کی سپر کو کاٹا خود
کو کاٹا سر کو کاٹ کی سرا تک کر دوکو تراشتی ہوئی سینہ صندوق میں آگئی اور وارثے تنگ مرکب پر جا
دو برکالی ہوئے کہ دوسرا افرنگی پا بیار نکلا اوسنے تلوار ماری اور کرکے جھکا کی تمام سرکیا ایک شکر
ہزار اسنلی خیار کر کے دو ٹکڑے اسکے بھی ہوئی مزروق تو یہ کاٹ دیکھکر کانپا اور بید خطا ہوا جا کر نکلی
مزروق نے رکھا کہ آج بد ساعت ہی اور تو زخمی بھی ہی پھر نے کہا تم سیر اچھا ہی مزروق نے پسپائی
دیا بکو طبل باز گشت بجا کر پھر گیا اور لڑائی کو طول دیا کہ یہ بہی اچھا ہوئی القصہ جب یہاں امیر
ہوا نقابدار نے طبل جنگ بجوایا لاچار ہوکے مزروق نے بجوایا تو لیکن میدان میں آکر ... امیر اپنی سپر اور
امیر کہی میں جب دیکھا نقابدار نے کہ کوئی نہیں آتا آپ نکلا مزروق سے سپاہ دو رویہ کھڑی اور کوئی
نکلا تب نقابدار امیر کیطرف بڑا اور پکارا جاوی نکلا امیر متکاو ہوا نقابدار نے ایک تلوار ماری
ابروا اور تری سنا لا نکال سے لی کیا نقابدار پر پکارا ابراہیم نکلا انکو بھی زخمی کیا مالک کو بھی زخمی کیا
مندویل مہلیل کو بھی گیا ایک کو اوٹھا لیا دوسرے کو ٹھٹی میں زیر کیا کہ کئی لنڈ ال نکلا یہ بھی
زخمی ہوا اشغش اور اشعر زمین پر ان سناہ آخر کو سلطان سعد کو بھی باندہ ہوش خانی میں
کھوڑا اور لیجا گرفتار ہو گیا غرض پچھے چنچے تمام سردار تھی ایک ہاتھ بڑھ کے عرصہ میں زخمی کیا اور
کے قید ہوی کیا علم شاہ کی مثل ساری خالی تھی سعد کے جانے سے تو نہایت ملیح ہوا دوسرے دن
نقابدار میں نکلا اور پکارا کہ یا امیر کب تک تیل ماشو نکو لڑواوگے وہ کیسا ہے جسکو رستم کہا ہوا
ہی اب رستمی نہیں کرتا اس ہوش کو بہ ہوا رستمی کہا ہی یہ علم شاہ نے سنا امیر سے کہا اب مجھے سنا تجکو طلب
کرتا ہی امیر نے کہا کہ بیٹا رستم تو میرے یہاں دو ہیں ایک رستم ہند اور رستم فیل کن اللہ ہو رہے کہا
تجکو ملک کر تا ہی میں جاؤ نگا تو اللہ ہو کو بھی خار کر کے لاو ل تو زخمی ہوا اور تا مصل قید ہوا علم تل

اور قول او طلوع شناہ زنگی

اور قول او طلوع شناہ زنگی علم شاہ نے سنا جب تک فیل محمود نہ ہو یہی جنگ قباد اور
علم شاہ کی نسبت علم شاہ تو اسے برا لاگ و یہ بہی میدان میں آئی اور حملہ اور ہو پانچ قدم علم شاہ
اور چار قدم یہ جاکے باہم ہوئی پر ایک نے اون نقابدار کا جا بھی نہ نقابدار نے کہا تیرا کیا نام ہی علم شاہ نے
کہا علم سے جانو تو باپ جائیگا انہوں نے کہا تیرا نام آئین نہیں ہوا میں علم شاہ نے کہا ار کیا او
نقابدار تھا یا قبہ پوش تو تو نام لیا اسنے بکلاب نام جو پوچھتا ہی انہوں نے کہا تیرا کیا نام ہی نقابدار نے
کہا ملک الموت ہی کہنا تھا کہ علم شاہ نے کہا لا ضرب بہادر ہی اور انہوں نے کہا تو لا انہوں نے کہا تو لا
آخر کو علم شاہ نے انکی نیزہ کی نقابدار کیطرف دیکھا نقابدار تو نیزہ مارا بیٹا پر تو یہ نیزہ ہوا بیٹا پر
آخر کو واللہ اعلم تیغ کی سنا میں تیر گئی زندہ کیے دونوں نے ہات سے جنگ دی نقابدار ہی گرز
سات لایا تھا علم شاہ کی گرز مارا نقابدار نے گرز سر پر رکھا ایک تیر آیا لمبا ہوا تو طوق گردن میں نقابدار
جب گیا کھوڑے کی کمر ٹوٹ گئی پر میں ہو نہ سکے سینہ جاری ہوا لیکن ہات مثل ستون کے
قایم تھا یا علم شاہ تھی اور پکارا یہ زور ہی بت کرو ہم کہ اسمیں شاہ لڑے گرد ہا تھا یا اور پکارا کہا شہ پر
زندہ ہو تو جواب دو وہ حرف الف زندہ کر رہا ہی کہ اسمیں قرش سے نقابدار ہو نکلا اور تیغ خالی سے
مثل خورشید نکلا اور پکارا کہ لڑائی ہو کہ البتہ کرو اور تلوار کھینچکر چلا سنا کہ علم شاہ پر کھوڑے
سے کود جب برابر آیا نقابدار نے اپنے سونے کی تلوار تو نشانہ ماری کمر میں ہات ڈالا علم شاہ نے گریبان پکڑا
کشتی ہونے لگی تین پہر دن ہوا باقی رہا کشتی ہو رہی اسمیں خوب خوب زور اور پیچ ہو کیا اسا میں ا
علم شاہ اور نقاب جب یہ کہ گرز الہی میں وہ نکل جاتا ہی آخر کو جھنجلا کر تو علی ہی کہا کہ گھوڑے سے ہی جلد علم
شاہ نے گھوڑے سے اوسکی گردن پر بیٹھ کے کہا کہ گر دیا گردن کو سو کو نقابدار گھوڑے سے ہوش نہ تھا پر مارا
علم شاہ کا ہو نہ ہو گیا یہاں تک کہ تھی ماریا کہ ایک لات علم شاہ کا سوچ گیا اور اوبلا ہو گیا اور اوسکی گردن
گر گئی جب یہ حال امیر نے دیکھا کہ یہ دونوں مر کر رہ جائیں گے یہ تو نے لڑائی تھی امیر و زنا بند
نقاب کو پکڑ کے جھکا مارا کہ یہ کیا ساری بند نقاب ٹوٹ گئی دیکھا کہ قباد ہیں امیر نے گلے لگالیا
اور کہا شعبدہ اب علم شاہ تو الگ ہی مدت خیالات کی کہرائی کہ امیر نے کہا لایا علم شاہ عفو
میں سلام کرو اور بانی بات کہ اسی قسم گلی لگ جاو انہوں نے سلام کیا امیر نے گلے لگوایا قدم بوسی کروایا

نکالی

نکلا

علم شاہ دل میں افسوس کرتا تھا کہ ای علم شاہ یہ افسوس تمہارے کام وحش لیا ای تو قبھی ہوئی تھی
مارے امیر تو قباد کو تخت پر بٹھا کے مہر نگار پاس چلے قباد نہ جاتی تھی کہ کل آونگا امیر نے کہا
حضور فلقد اب سب انکا ہی کسان جانگار پکڑ لی گئی علم شاہ راہ میں ملک سے کہتا جاتا تھا افسوس
کرتا کہ اگر انکو معلوم ہو تو سوائی تاب کے کوئی تیغ نکم تا امیر تو خوش ہو کے پہلے محل میں چلا اور
جب سردار ایک کے زخمی اور قید ہوئے تبھی مرزوق تو خوش ہوتا تھا بختک کہتا اب سیا تو پہنچے
بہت دیکھے یا تو وہ بتایا ہوتا امیر کا یہ نقابدار بھی کوئی دن کو نکل جائیگا ای مرزوق جب وہ لشکر
مل جاوینگے پھر بہت بڑائی ہوگی اور جان نہ بچیگی وہ بھی ہوا بختک نے نوشیروان سے کہا اب
تیار ہوکر سیر تو بہت کی **القصہ** امیر مہر نگار پاس آیا اور کہا ای ملکہ مبارک ہو قباد آیا ملکہ
سنکے مسند پر سے کھڑی ہوکے دوڑی اور کہنے لگی ای بھیا سچ کہو امیر نے قسم کھائی اور کہا آئی اور
اس شوکت سے کہ ان دنوں اطلس ہوا انقابدار فیروزہ وہ بھی یہ خبر سنکے ملکہ تو خوش ہوگئی اور ان امیر
قباد کو لیکر دو بالہ سلیمانی میں آئی اور جو سردار کہ قید ہوئے تھے سب مل گئے بارگاہ میں جشن ہونے
لگا کہ مقبل آیا اور کہا محل میں جلدی چلیے مہر نگار کا یہ حال ہے امیر نے قباد سے کہا حضور تشریف لے
چلیں قباد نے کہا اچھا غرض امیر اور ایک طرف علم شاہ دوسری طرف سلطان اسعد محل میں آئے
قباد نے مہر نگار کو نظر کیا انظار بھی نکلی سے لگے مہر نگار نے کہا صاحب خواب تھا یا بیداری ہے
لیکن بیہوش ہوگئی فتنہ نے عطر اور مشک سونگھایا تب ملکہ کو ہوش آیا کہا ای بیٹا تجھے جانتے تھی [illegible] ایسا
چلے گئے غرض گلگشت آرا اور ایسے کو مہر نگار نے نظر لوائی اور ان سے بانگ بلائیں لیں اور کہا
آج میرا مہوزند سرخرو ہوا تصدق اوتری اسیاہ پوشی سب کی اندر باہر ہر طرف ہوئی تین روز جشن [illegible]
کے گئے اور جو عجائب طلسمی اور مال اسباب تھا قباد نے محل میں سب کو دیا اور صاحب [illegible]
اپنی بہاوج کو بہت سا دیا اور وہاں مرزوق کی بارگاہ میں صدمہ معہ نوشیروان سب کو ہوا بختک نے
کہا ای مرزوق اب تدبیر کر بیکر بن اسلم تو بیٹا بنا ہے موفق کو بڑا دیا اور کہا میرے نام پر طبل
جنگ ہوا ای **القصہ** مرزوق نے سنکر کہا ای بیکر تجکو تو میرے بڑے وقت کی لاج ہے یہ سنکے
بیکر اور بیولا مشغل کر رہی ہے اور کہنے لگا اب اس سے زیادہ کونسا وقت برا ہوگا **آنا امر حمزہ کا**

پلنگینہ پوش

پلنگینہ پوش بنکے اور بعد ظاہر ہونا امیر پر غرض طبل جنگ ہوا یہ خبر امیر کو ہوئی امیر کو حکم ہوا
بہی طبل جنگ بجا صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئے اور بیکر مرزوق اور نوشیروان سے رخصت مانگ کے
میدان میں آیا چاہتا تھا کہ پکارے یا اور طلب کرے کہ از پردہ بیان کرے یا برخواست اب تبود امنا کر
کانشکاف ہوا دیکھا کہ نقابدار پلنگینہ پوش آیا پہلے مجکا اور ہوا سات قدم بیکر اور تین قدم نقابدار علیم
ہوا بیکر نے کہا او مغلوک تمہارا فرقہ پوش تو کیسا ہے آیا اور یہاں میں رہ کر بھی سے میرا مرزوق کی اقلیم میں
رہتا اور اسی سے اتر تا ہیں تجھ سے لڑونگا میں تو مقابلہ کرنے امیر کا آیا تھا نقابدار نے کہا تو اس زن جلب تجکو
لعنت کر او مسلمان ہو تو تجکو چھوڑ دوں یہ سنتے ہی کہا خفا ہوا اور نیزہ مار نقابدار نے چند طعنوں میں نیزہ
اوسکا ہوا میں کیا بیکر نے جھنجلا کے تلوار ماری نقابدار نے سپر پر یکا بادہ کو بچا کے قبضہ میں بات ال
کی جمپ میں لی اور کو سینہ پکڑ کے گھوڑے پر سے اوٹھا لیا اور جب نقابدار آیا تھا تو لوگوں نے دیکھا تھا کہ بد
ہت ہو گیا ہی جب بیکر کا سامنا کیا بارگو او دیا تھا کہ واسطے گرفتار کیلیے آتا ہے تب بارہ میں خبر لی کہ
بیکر کو گرفتار کیا اور بھاگ گیا سپر پرت ہوا اوٹھا کے جدھر سے آیا تھا چلا گیا امیر کا تو کلیجہ ہونے لگا امیر نے کہا
خواجہ خدا کے واسطے خبر لاؤ امر یہی چلا مرزوق طبل بجوا کے اپنی خیمہ میں رنجیدہ گیا امیر فتح و فیروزی
بارگاہ سلیمانی میں آئی لیکن وہ جو لوگ ملازم بیکر کے تھے اونہوں نے نقابدار کا انکار لیا اور دو ملی پر جو
کے پاس ہر آدمی نے انکار کیا کہ صاحب نقابدار ہو بہا سے ہوں کی تلوار میں پکڑ کے سامنا کیا اور کہا یہ ہمارا
سردار لیے جاتا ہے سردار کو لیے جاتا ہے [illegible] تو بیکر دعا میں مانگنے لگا [illegible] نقابدار کو بچائی نقابدار نے بھی تلوار کھینچی
اور ایک ایک سے بیکر کو کہا تم نے تلوار ماری بیکر کو سامنے لیا وہ سمجھا کہ بیکر کو اپنی بات سے مار دین اور نقابدار
کی تلوار پر سپر [illegible] کہ گھوڑا [illegible] نکلی [illegible] ہر ایک منزل غبار
[illegible] لیکن [illegible] جاتے ہیں اور چلیے آئے میں اور سب نے ارادہ کیا کہ جا بو جو یار ہو سب مل کر
اسکو لیٹ جاوو اور پکڑ لو کہ لوگ نقابدار لیے آتی اب جو تیس ہزار سوار آئے بیر تو ہزاروں مارے گئے
اور باقی بھاگ گئے اور نقابدار کو لیکر اپنی خیمہ میں آئی امر نے دیکھا کہ لشکر نقابدار بڑا امیر بعد خیمہ اور
بازار اور چندی یا نقابدار نے بیکر کو تو باندھ کر قید کیا اور امر چار طرف حیران پھر رہا تھا کہ کیونکر تا
اسکی بارگاہ میں جاؤں لیکن کسی سے حال پوچھو کہ یہ نقابدار کون ہی غرض پھرتے پھرتے

ایک مچھلی والی کی دوکان پر آکر پہنچے مچھلی جھلانے لگے اور پوچھنے لگے کہ بھائی یہ نقابدار کون ہے
کیا نام ہے کہان سے آیا ہے یہ رہتا کہان ہے اوسنے کہا تجھکو کیا سوالی ناہو تو ایسی معلوم ہوتا ہے کہ
تو جاسوس ہے امر کو تو یا تو نہین لگا ایک قوم سے اشارہ کیا اوسنے جاکر عیارون سے کہا وہ آئے اور
پیچھے سے کمند پھینکے چاہے امر کو مار کے پکڑ لیا امر نے کہا ہان ہان صاحبو یہ کیا کیا عیار نے کہا پھینکو کچھ
نہین کیا تو پینگ (؟) کیا کیا یہ کہکر امر کو لی چلی اتنی مین نقابدار کو خبر ہوئی اور کہا لے آؤ جب سامنے آیا
نقابدار کو مجرا کیا نقابدار نے دیکھا کہ ایک مفلوک ہے پوچھا تو کون ہے امر نے کہا مین ایک مسافر
غریب ہون اسواسطے تلاش نوکری کے آیا ہون نقابدار نے کہا سچ کہہ تو جاسوس معلوم ہوتا ہے
اور اگر نہین ہے تو میرا نام کیون پوچھتا تھا بلکہ تو امر ہے امر نے کہا ای شہریار مین بیچارا امر و مرکو کیا جانون
نقابدار نے کہا ہائی افسوس اگر تو امر ہوتا تو مین بہت سا مال دیتا امر نے کہا صاحب اب مال کیواسطے
اور نیا بلکو اپنا باپ بناؤن اوسوقت نقابدار نے شاطر سے کہا وہ جو میرے کل تلوار پر باندہ رکھوا ہے
وہ میری سرہانی پلنگ پر لٹکی ہے نیچے رکھی ہی لی آوہ اوٹھالایا امر تو بندہا تھا نقابدار نے تلوار کو کھینچا اور
اوسکی باڑہ کو دیکھا اور کہا آج ہم جو زنگ لگا نہین گے یہ کہکر اسطرف ہات اوٹھایا امر نے ہات پاؤن
پھیلا دیئے اور گر پڑا ایک سپہ تو ہات کھینچا پاؤن پھیلا دیا پہر جو لوگون نے دیکھا سانس بھی نہین ہے اسا
ناک کا بہر گیا نبض بھی ساقط ہو گئین شاطر نے کہا وہ مر گیا نقابدار نے بھی بہت افسوس کیا اور
حکیمون کو بھی بلاکر دیکہایا آئینہ ناک پر رکھے دیکھا جب جانا کہ مر گیا نقابدار نے کہا ماری ڈر کے مر گیا اپنی
تلوار کو قول کے نقابدار نے کہا کہ صاحبو تم آگاہ رہنا اگرچہ کچھ بیرحق جان اسکی پانچنی گئی ہے لیکن بہ وقت
لگاؤ نکا انجم گناہ نہین ہے مین تو مردہ سو کر جو زنگ کرتا ہون کسواسطے کہ آخر تو مر جاتا ہی امر اسیون جاوی یہ
جو امر نے دیکھا اوٹھ بیٹھے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھکر اور کہا منم شاہ عیاران عیار نقابدار اور سب حیران ہوئے اور
کہا ای خواجہ میرا کچھ قصور نہین مجھے کیون چھپایا مین تو تمکو مال دیتا غرض امر کو کرسی پر بٹھایا اور خلعت مال
منگاکر امر کو دیا امر خوش ہوا تعریفین کرنے لگا پایا نقابدار رستم اور سعد اور قباد سب تیرے لیے
تعریف کرتے ہین کہ ہماری بادشاہ کی عزت بیکر کو بیچ بلایا اوس کے گلی مین کو کہا از ترس جان مسلمان
ہوا نقابدار نے جو دیکھا امر نے صورت اپنی اصلی بنائی ہی اور قدمون پر گر اور کہا امیر کا عجب حال ہی واسطے

خدا کے تو اپنا نام بتا اور ایک نظر اپنی صورت مجھکو دکھا یہ جو کہا او امیر کا حال ستارہ ونی لگا اور
کہا ای امیر مین وہ ہون کہ میرا کوئی پوچھنے والا نہین امیر یقین کرنے لگا جب نقابدار نے کہا تو تم کیا
اور اقرار کرکہ مین تمکو نہ جانی دونگا امیر نے کہا اچھا مین تو آپ جانتا ہون کہ کوئی تجکو کچھ غرض امیر سے
قسم ہی ای کہ میرا حال نہ کہنا اوسوقت نقاب اوٹھایا امیر نے دیکھا امیر حمزہ یونانی کو گرد یہ زار زار رونے
لگا اور کہا آجتک کیون پوشیدہ کیا کہا ای امیر افسوس کسی نے ہماری خبر نلی جب سے میرا لی کر کہا تھا
اسنا یہی تم یا امیر سے نہوا کہ ہم جاکر تلاش نوکرین اور دوسری ارادہ کہ مین سب سے پیارہ ہونگا غرض
نظر بند کیا اور یکروقت دیکھ رہا تھا لیکن تلوار کمر سے الگ سو تی مین جلا کہ سر نقابدار کا کاٹ
کر لی جاؤن تب خیمہ مین لوٹ کے گر اور یہ اوٹھ کہ قریب نقابدار کے گیا اگر ایکدست مارا نقابدار کا گیا کہ ہم
تو کھل گئی تھی جست کرکے اوسطرف چار آتلوار پلنگ پر بیٹھی تھی کٹ گئے اور یکہ بہاگا باہر
خواصے گھوڑے پر سوار ہو کے بہاگا نقابدار بھی باہر نکلا اور چاہا کہ گھوڑے پر سوار ہوکے پیچھے جاوین
لوگون نے رہ کہا کہ بانہی کہ نہین معلوم اس اندہیرے مین کہان گیا نقابدار نے کہا کہان جا
بارگاہ مین دوبیرنہ عیار مارے لگا امیر بھی ہات باندہنی لگا اور کہا سر میدان پہر اوسکو باندہ دینا
القصہ سبکے نیزی سے نقابدار جب بیٹھا آاور امیر اسی گھوڑہ پر بیٹھکر نکل گیا بعد صبح کو جو خبر نقابدار کو
ہوئی بہت افسوس کیا اور ادہر امیر پاس آیا کہا یا امیر امیر حمزہ یونانی آیا ہی واللہ مین آپ دیکھ
آیا ہون یہ سنتے ہی امیر اور سب سردار چلے پیدل امیر نے کہا دور ہی سوار ہو لو غرض سوار
ہوئی اور جب خیمہ نزدیک آئے امیر اور سب پیدل ہوکر چلے خبر نقابدار کو ہوئی نقابدار العجلہ جلد
باہر نکلا امیر نے دیکھا دوڑ کر گلے لگے اور کہا ای بیٹا یوسف ثانی امیر حمزہ یونانی ہم تو تمہاری یاد مین
اس حال کو پہونچے امیر نے نقاب کھینچی دیکھا کہ امیر حمزہ ہی ہین تو امیر گلی لگ کے خوب روئے اور سات
لیکر بارگاہ مین آئی قباد کو مجرا کیا قباد کمر تک تخت سے اوٹھے اور گلے لگایا دلکی پر بیٹھائی قباد نے کہا
یا امیر تمکو آپ ہی نے اس نوبت کو پہونچایا اور یا امیر اب بادشاہت ہی مجکو خدا کیطرف عنایت
ہوئی غرض ادہر علم شاہ اور سلطان سعد نے جو جو کہ احسان تھا بیان کیا بعد امیر لیکر محلمین آئی
ملکہ مہر نگار کو مجرا کیا مہر نگار کو نہایت خوشی ہوئی اور مہر نے گلشن آراحالت پر بیٹھے تھی لوگون نے

کہا کہ ای مقتدا ایسا آیا کہ کلمات آلودہ عیار اسپایہ تو کہا کیون جھوٹ کہی ہو کہین مردی بھی زندہ ہوئی ہین

القصہ شب عجب اگر حقیقت مین جو تی کو دیکہا بالا مین ہیں سہنرگار ہے کہا ملک مین کیا نظر دو مین ہے تو کچھ نہین

ما نمت تو زندہ ہوا اوسکی ہاتھی مین سوی کا کیا بہروسا اور جو ہے یہ کہا کہ تیر لالہ و مہابت خانی ابدا

وہ بھی آئی امیر حمزہ نی اپنی ماں کو اور لہر کو بھی نظر دی اور فرض جش کہی روز تک ہالکوں نی مہر نگار سے کہا

قبلہ کا قدم کیا مبارک ہے اور کیونکر نہو کہ جا ہو جلال سے خدا کی طرف ملے اس نا ہے کہ ای امیر تو باہر گیے

امیر حمزہ او ٹہ کے خیمہ مہر نگار مین آئی رات بہر لرزہ نیاز و عیش مین سب کی بسر ہوئی صبح کو بارگاہ امیر مین

آئی یہان بہی تذکرہ اوکا تمام گذری ہوئی بیان ہونے لگے اور وہان جون جون مرزوق سنتا ہی ایک سہم

عظیم تہی بیکر کا وہ ای جا بختک نی کہا ای امرزوق اب کیا صلاح ہی ابیکر نے کہا وزیر اعظم سپاہ گری کی

جہیت فن ہین مین بڑا عمر ہی نکل آیا اور اگر نجد ہوئی مین کمر لی کہا کشتی تو مجھے نہو گی اب بہرمین مقابلہ

کرونگا بختک نے کہا سچ ہی لیکن ہم خوار ہے تو نکو اور اوکی لڑائی سے خوب آگاہ ہین کہ تجھے کچھ نہو سکی گا

لیکن سوالی تدبیر ہے کہ اگر الگ ہتاو تی سطرح ہم کہین مقابلہ کرو فتح پاوے بیکر کو بختک الگ لے گیا اور کہا تو طبل

جنگ اپنے نام پر بجا بیکر نے بجوا کہ اگر بس حمزہ کو دعوا بہادری کا ہی تو مین پہر حربہ پر روکون اور دو دو ہی اور زرہ

بیچ بدن مین نہو سینہ کو سپر کرے ہیچ جیو تو کہی گا وہ قبول کرینگے پیش دستی تو اونکا بیان نہیں ہی ٭

پہلے تو ہی خنجر مارنا اگر نوک بہی اپنی کام تمام ہوگا یہ سمجہا کر اسکو مستعد کیا اور مرزوق سے بہی اکر کہا طبل جنگ

اس شب بجا بجوایا خبر امیر کو ہوئی معہ سردار اور پادشاہ اور امیر سب سکے مین آئی امیر حمزہ نی امیر

سے کہا یہ بدذاتی ساری بختک کی ہی آپ سمجھے اسنے یہ سب کر سطرح کی ہی کہ پیش دستی کا

انکا معمول نہیں امیر نے کہا مین سمجہا ای امیر حمزہ اونسی بہت بہائی ہٹ مار کا کفار کا بہا کون بسنتا ہی

امیر حمزہ نے کہا حضور یہ سچ ہی لیکن شجاعت مین فرق آتا ہی اب طبل جنگ بجواین جو چند آجا ہی گا

وہ ہوگا شعر سر نمی پیچم زشمشیر عجب ٭ ہر چہ آید بر سرمن یا نصیب ٭ دوسرے آئین مین فرق

آتا ہی کہ کافر بجوا ای اور ہمارا طبل نہ بجی امیر نے کہا ای یوسف ثانی طبل تو بجیگا لیکن ای شہریار

دشمن کے کہنے پر خیال نکریو تم مقابلہ کرنا اور حربہ روکنا چاہی وہ روکے یا نہ روکے امیر نے عہد امنے تین کہنا

غرض یہان بہی طبل جنگ بجا وہ رات سبکو تشویش کی تہی صبح کو دونو لشکر میدان مین آئی بیکر نکلا

خالی ہبران اپنے ہو بہ

خالی بہران اپنے ہو گئی لیکن ہتیار لگا کی اصف صید امین اگر پکارا یا حمزہ امیر حمزہ ہو جو کہ بیٹا اوسکا ٭

طالب ہے لجوامیر تو دست بہ میدان حرب مین آئی اور امیر حمزہ بہی بہران ہی سے سامنے پادشاہ کے

آئی اور دونو سے رخصت مانگ کے چلے بیکر نے جو آتی دیکہا گہوڑی پر سے کود اجب امیر حمزہ برابر آ گیا

حیران ہوئی کہ اب کیونکر مقابلہ ہوتا ہون بیکر نے کہا اوبسر حمزہ اگر دعوا شجاعت کا ہی ایک ضرب

تو روک اور ایک تیغ سینہ پر امیر حمزہ بہی پیدل ہو گیا بیکر نے کہا مین موجود ہون اپنا مرتبہ کر اور

دان ولیمن کہتی مین کہ یہ آئین مین نہیں کیون نکالا آج کے دن برا ہوا ہر اکو سمجہا کر خدا پر تکیہ کیا ٭

لیکن برت بد حال لشکر اسلام امیر حمزہ نے کہا او نامرد ازلی زان حلب جانتا تو ہی کہ پیش دستی

ہم نہیں کرتے اگر خدا نے فضل کیا تو مرتبہ کرینگے بیکر نے کہا تو تیری قضا آئی دم تو دو بہی رہنا بس

ایک خنجر امیر حمزہ کے سینہ پر مارا انہون نی اور سینہ اپنا سامنے کیا اور ہٹا یا لیکن انکہر لرزی ہی تہی

جیسے خنجر برابر آیا ہاتک کالکرج کر کے یون زمی ہاتھ سی اوسکے دست کو تہیکلی دی اور لات اوسکا ٹوٹ سیدہا

آلا ہتا اور جہا سہو کے برابر پہلو سے امیر حمزہ کے نکلا اور یون ہی خنجر جو امیر حمزہ نی اوسکے گہوڑی پر مارا پشت

کے بار ہو اوت نکل گیا ہجری نے کہا کہ کرار اسلام کے تو خون اور آیا بختک نے صلوات بہیجی اسلم

نی امیر کی تالیاں بختک مرتد نے کہا بیکر امیر کا اونہوں نے آپ ہی قتل کروایا اور آپ ہی نام ہماجی امیر کو

تو نشر ہوئی تہی کہ مرزوق الو اسلم نے فوج کو حکم کیا کہ ان سب سر حمزہ حلبی ہاتھ پر ہو کیا پو نشر

لشکر فوج مرزوق کی اور گرد و سوار نو نشر و لکمی چلی امیر حمزہ نی بہی تلوار کہنچی اور دریا آئی امین مین رد آئی

امیر نے جو دیکہا امیر کا بہی لشکر مل گیا دونو لشکر دشمن تلوار چلنے لگی جنگ مغلوبہ شروع ہو گیا

دشمن پر آتش برسنے لگی دریا خون کا بہ گیا بازار ملک الموت لشکر اسلام کی طرف گرم ہوا اور

لشکر کفار مین رن کم کا لگا اگر اسود بہل ابو کا پیاسا ہو کے سر زمین آیا اللہ ہوئے وہ گرز

مارکی کسعدا کے پیچہے نکل آئی اور سلطان سعد بہی ابراسب سہیل شیر شکار علم شاہ کی تو لاکہ

معہ انعفش قبولہ کیا شعر کو تول زمیران شاہ کہی زلزال کے سہراب یہ سب لشکری مین او خشیر دلاہ

کے ساتہ انہون نے طرح دی لیست پا ہونے لگی کہ جو آفت ہو مرزوق پر ہو غرض لشکر سامنے مرزوق

کے ہو چکا گیا اور علم شاہ نے علم کو قلم کیا جب علم گرا بختک نے طبل بازگشت بجوادیا ہر دو جبرا گیا

جنگ منظور ہو تو اپنی جا پر گیا اور رات ہو گیا امیر نے فتح و فیروزی پائی اور لاشوں کو تلاش کر کے امیر نے
دفن کروایا اور زخمیوں کو ٹانکے لگوائے اور مرزوق اور نوشیروان بہاگ کے ہوئے اپنے خیموں میں آئے صبح
ٹانکے لگوائے کہ دوسرے روز طبل جنگ بجوایا امیران نے کہا کیونکر جان اور ملک بچے گا بختک نے مرزوق سے پوچھا
کہ کوئی قلعہ یا کوئی مقام ایسا ہے کہ چند روز اوسمیں جان بچے تاکہ کوئی تدبیر کی جائے مرزوق نے کہا ہاں ہے
ایک قلعہ ہے بہت مستحکم اور بہت بڑا اور اونچا بہی اوسمیں ہیں کہ تینوں کسی طرح ہاتھ نہ لگے
تو سب نے کہا کہ وہان جا بیٹھیگا اور کہیں کہ مرزوق کو بختک نے کہا تو پہر اوسمیں چلئے بہاگنا نوشیروان کا اور مرزوق
کا اور قلعہ میں بند ہونا اور بعد جانا علم شاہ کا اور لندہور کا اور مالک سلطان سعد اور امیر حمزہ کے
یونانی کا غرض راتوں رات مرزوق اور نوشیروان معہ تمام لشکر کو لیکر اوسمیں آیا اور قلعہ
بند ہوا صبح کو خبر امیر کو ہوئی کہ مرزوق نوشیروان کو لیکر نہیں معلوم کدہر گیا امیر نے امر سے کہا خواجہ
خبر منگواو امر نے کہا جاسوس گئے ہیں امیر تامل کر غرض بعد ایک ہفتے کے خبر ملی کہ فلانے
قلعہ میں بند ہوا ہے اور ایسا قلعہ ہے کہ جس میں زمین میں کسی نے نہیں دیکہا امیر نے لشکر جمع اور
بیڑا بارگاہ میں رکہا اور کہا تم میں کوئی ایسا ہے جو اسکو فتح کرے یہ سنکر علم شاہ نے لعین کہا
کہ بڑی بہادری ہے اگر یہ کام کیا اور اتنی بڑی لڑائی فتح کی تو قلعہ کو لو اور پہلے تمہارا ہی ہے اوسکا
تہا یہ سوچ کر جام پیا امیر سے رخصت ہوئی تو لاکہ سوار اپنا لیکر چلے سعد بہی ساتھ ہوئے بعد
القصہ بعد علم شاہ کے امیر نے کہا کہ فوج مرزوق کی بہت ہے اور قلعہ کا یہ حال ہے کوئی ایسا ہو کہ وہ بہی
جا کر مدد کرے یہ مالک لندہور نکل سکے تو جا لاکہ نیزہ دار لیکر یہ بہی روانہ ہوئے بعد امیر نے کہا اور کوئی جا
دے لندہور بہی نو لاکہ کہا جی گجراتی نکالی لیکر یہ بہی چلا بعد امیر نے کہا امر حمزہ بہی چلے امیر نے کہا
فوج ہماری بہی اور ہمراہ لو قباد کا اپنی سواران لاکہ سوار معہ صوت اعظم اور کہنہ شاہ صفا ترک
فیروز وزیر خلوان سبکو لیکر یہ بہی چلے القصہ پہلے تو مالک ہو تہا علم شاہ کو قریب پانچ کوس قلعہ
سے پہونچ چکے ابنی مالک کو دیکہا حال پوچہا مالک نے کہا امیر نے تجکو کہا تو جان کر اور بہت ہے
رہا کہ لندہور بہی ہو گا لندہور کے آنے سے علم شاہ کو رنج ہوا غرض لندہور نے اپنی منزل الگ
جانا بعد امر حمزہ ہو پہنچے غرض علم شاہ اور سعد امر حمزہ ہی بارگاہ میں ایک جگہ بیٹھے مشورہ ہوتا

امر کہا کہ دور

امر کہا کہ دور سے چال کر دیکہو تو کہ کیسا قلعہ ہے صبح کو سب آئے اور دور میں لگا کر دیکہا حقیقت میں
جیسا سنا تہا ویسا ہی دیکہا ہوش جاتی رہی پہر کر اپنی خیموں میں آئے اور کہا کہ تدبیر کی جب
نہ ہوا اور عرصہ ہوا امیر نے امر کو بہجا کہ خواجہ تم جا کر دیکہو کیونکر قلعہ کا حال سنا اب تک میں نہ
آوں تم قصد حملہ کا نکرنا امر آیا علم شاہ سے کہا علم شاہ کو سنکر ندامت ہوئی جانا کہ امیر نے تشنہ
کہلا بہیجا لندہور کو بہی حسد ہوا امر نے کہا ابہی جا کر امیر کو لاتا ہوں علم شاہ نے امر سے کہا ہو
جان آج رہ جاوے کل جانا اور میں نے اب قسم کہائی ہے کہ جان رہے یا جاوے صبح کو حملہ کرونگا غرض
سبکی یہی صلاح ہوئی امر نے کہا جہالت تو اور ہے جان ناحق دینا ہے یا تدبیر کچہ ہو گا ایک شب
ہو تو اوسکو روک کے رکہا ہے اگر کچہ روپیہ خرچ ہو گا خرچ بہت پڑیگا تو میں تدبیر کروں سب نے کہا
ہم دینگے سوائی علم شاہ کے امر نے کہا تیرا اب کیا دینا ہے جو تو دیگا یہ تم جانو قلعہ ہرگز فتح نہو گا غرض
سعد نے اونکی طرف سے دینا کہا لکہ دیا او سوقت امر نے تیاری کی اور کہا میں رن گرہ بناتا ہوں
رن گرہ بنانا امر کا سب سرداروں سے روپیہ لیکر اور فتح کرنا قلعہ مرزوق کا غرض امر نے ایک لعبت بنایا کہا
کہ بنانا ہوں میں رکہا نہجی بیچ لگائی اور دروازہ میں تو ہیں لگا میں اور دیکہو چاہیے اوس قلعہ کے بنایا اور
لشکر کو اوسمیں اوٹ میں بہایا کہ یہ ایک ریلے چلو اور وہ ادہر سے تو میں مارین تم ادہر سے تو میں
غرض رات کے وقت امر لیکر چلا امر پر میں جب صبح ہوئی خندق پر پہونچ گیا او سوقت قلعہ
پر سے دیکہا مرزوق نے تو سر پیٹا تو پ کی بہی مار نہ رہی ایک ساحر تہا کہ اسلم کی بیٹی پر عاشق
تہا وہ بہی یہیں رہتا تہا اور وہ خداوند بقیا کا بہی باغ اسمیں ہے وہ بہی رہ رہتا ہے مرزوق نے اسلم کی
منتیں کیں کہ اب اپنی دختر کو جادوگر کو دے تا جان ہماری اور تیری بچے اسلم راضی ہوا ساحر کو بلا کر
مرزوق نے کہا اوسنے سحر کیا اور کہا تم خاطر جمع رکہو میرا ذمہ اور اس عرصہ میں امیر او قباد بہی
آئے امر کا رن گرہ دیکہکر خوش ہوئے بہت تعریف کی اور اوس ساحر نے یہ کیا کہ تمام قلعہ پر پلے
بنا کر شہابی رات میں ایک ایک کے مشعل دیا اور مرزوق سے کہا جو اس روشنی میں آویگا
بیہوش ہو جاویگا اور اس عرصہ میں بہت سے عیار تدبیر قلعہ کو گئے جب سامنے قلعہ کے ہو میدان
تہا جو گیا وہ بیہوش ہو گیا صبح کو پکڑ لیا امر حیران ہے یہ حال نہیں کہتا کہ یہ ہوجاتی ہیں ہیا کہا

غایب ہوتی ہین غرض امر نے دیکھا کہ برق فرنگی دوڑا ہوا آیا اور کہا اے استاد مین بھی جا کر اوس
رنگ شیشے مین بیہوش ہو گیا صبح ہوتے ہی خدا نے مجکو بچایا کہ اوروں کو پکڑا امیری جوانکی گیلی مین ہیں یہ باگ
تکلف سے نہ دیکھا تو پایا اوستاد کو ہی سامری تھا امر نے امیر سے کہا آپ اسم اعظم پڑہ کر بیٹہیں اور کچہ نہ کر کے
حصار کر لین اب مین عیاری کرنے جاتا ہون نہ بسنت پر سے قلعہ کے فرمانروا امیر سے کہکر بسنت کی طرف
چلا قلعہ کو آ کر دیکھا کہ اسطرف باغ بنا کا ہی دروازہ کہلا ہی امر نے صورت ایک ضعیف کی بنائی ایسا
بڈہا بنا کہ جیسے دو سے برس کا سن پلکین سفید انکہون پر جہکی ہوئی کوزہ پشت پشت پر گانک
تہی ہوئی ایسے کہ گمان اوس اوس کی سیاہ گنبد کہتے ہین اور گہتنون تک ہاتہ بیٹہا ہوا ہین بڑہی ہوئی امر بیچ
چہاتی کے بل چلا آتا ہی لوگون نے جو یہ حال دیکہا کہا تو کسی سے چلا آتا ہی امر نے کہا آشیہ بیٹے ہوئی مجکو پر
سے نکلا اور اسطرح آتی ہے منت مانی تہی کہ قبلہ کے یہان سینہ کی بل جاونگا وہ جو وہان بیٹہے
حیرت ہوئی اسمین کہا ایسے ہی بندے یہان ہین کیا اعتقاد ہے اب کون آوس پر رحمکے امر یون ہین
گہستا ہوا باغ میں قبلہ کی آیا دیکہا جب شام ہوئی تمام باغ مین چراغان اور بارہ دری مین روشنی اور بڑی
تیاری سے مسند زرنگار بچی ہوئی ہے مگر کہ بابت سونی کا جواہر نصب اوسی صدر پر بڑا جامہ مین سونی کی
جہوتی ایک سے ایک کہی مین لیکن وہ جو بڑا بت بیٹہا تہا وہ باتین کرتا ہی منہ کہتا ہی لیکن
اپنی جگہ سے ہلتا نہین نہین معلوم اس کہانی پر گمان ہی امر دیکہ رہا ہی کہ غل ہوا اور بندہ
ہونے لگا باغ سے سب نکالی گئے نگہبان بہی اور مرادوالی بہی لیکن امر کو بیٹہا جان کر کہ اکہو نے
نہین سوچا یہ کیا دیکہیگا اور دوسرے اس اعتقاد سے آیا اب امر نے دیکہا جالب عیش مین جا در
گوش اور مجہین زہرہ بانو بیٹہے اسلم کی اور بڑی بہن زہرہ کی مہ جبین سے دونون آئین قبلہ کو سجدہ
کیا اور کہا الٰہی قبلہ اگر تو برحق ہی تو تو اوس جادوگر کو غارت کر ہمارا ہی دشمن جانتا اور زبردستی
مزدور نے مجکو اوسکے پاس بہاری بیلی اوس نے کسی طرح کہلا بہجا کہ بلانے تو ونکر امیر کو غارت کر
پھر زہرہ کو دونگی اوسنے نہ مانا جب لاچار مجکو بہجا ہی تو مین دعا مانگنے آئی تہی یہ کہکر سب بابر دوسری
دروازے سے نکلین امر بہی گلیم اوڑہ کے اونکی پیچہی چلا دیکہا کہ ایک ٹہلی قبا پر بیٹہے سین باغ کے باہر کنا
ہی یہ سب کہڑی تہین کہ سامنے سے دریا مین ایک بجرا زرنگی اوڑنی چلی آتی ہی خالی نہ آدم نہ جبی

صورت
مین

امر حیران ہوا

امر حیران ہوا سمجہا کہ یہ سحر تہی غرض وہ عورتین اوسپر سوار ہوئین مہ سرو شمشاد ملکہ کی وزیر
زادی امر کی دریا کو دیکہکر جان نکلی ارادہ کرتے ہین بہرہ جاتی ہین آخر دیکہا کہ مور پنکہی کنارے سے
جدا ہوئی امر سمجہا کہ اب مطلب دلکو مضبوط کر کے آنکہین بند کر کے جست جو کی اوسمین جا بیٹہی
کشتی چل رہی اور ایکطرف جنگل بہرہ لگی عورتین آہ اوہی کر کے رہ گئین آپ اسمین کہا الٰہی کیا
ہوا سب نے کہا وہی کہ گلی کو پا سو نہ دیوتی کو جیسی ہو گئی یاکوئی بکرے نے مونہہ پہاڑ یا سوئی یہ تو
کر کے چلین تہوڑی دیر مین کنارے پہ لگی امر بہی اوتر کر دیکہا اوس طرف ایک قلعہ فیروز شاہ
جادوگر جو اس پر عاشق ہی یاد نے سحر سے طلسم بند کر کے تیار کیا ہی اور اسمین رہتا ہی عجیب
کارخانے سحر کے اندر تیار کئے ہین زہرہ بانو سانے فیروز شاہ کے پہونچی مہ جبین نے کہا الٰہی فیروز تیرے
حکم سے ہم آئی ہین اب کوئی مہر رحم کر کہ ہم کسی طرح راضی ہین لیکن معشوق کے ناز اوٹہاتی ہین تو کیسا
عاشق ہی تو ابہی غارت کردی امر کو یہ موجود ہی فیروز نے کہا جیسے پہلے ویسے بعد مجکو کس
بات کا انکار ہی مین تو جب اپنا دل کا مدعا وصل سے نہ حاصل کرونگا ہر گز امر کو نہ غارت کرونگا
جب سکے زہرہ بانو تو رک کے رہ گئی اب لگا کہنی الٰہی جان جہان میرا تو یہ حال ہی کہ تو نے بات تک بہی
نہین کرتے اور زہرہ کو اس سے نفرت ہی اور کیونکر نہو کہ ایک تو سیہ جوان جو دو برس کا سن سال
ہر نچی اور وہ ساحر اور اوپر تمام سفید بال مونہہ سے بو آتی ہی اور ہر کا ہونٹ موٹا کالا سانپ جیکا
اور نیچے کا لٹکا ہوا نیلے ہوئی دانت باہر نکلی ہوئی شراب بہر کر زہرہ کو دی زہرہ نے خواص کو
دیدی فیروز خفا ہوا اور اوٹہ کہڑا ہوا اندر بارہ دری مین پلنگ پر گیا اور دوسری مکان مین مہ جبین
سے کہا تم جا کر اوسمین رہو اور اسکو راضی کر کے میری پاس بہیجو غرض مہ جبین زہرہ کو لیکر
اوس مکان مین بہی مسند پلنگ لگا تہا زہرہ تو پلنگ پر لیٹی مہ جبین نے سمجہانا شروع کیا زہرہ
نے نہ مانا آخر کو مہ جبین بہرا اوٹہ کر فیروز پاس گئی اور جا کر کہا الٰہی فیروز خدا سے ڈر زہرہ مر جائیگی
کچہ روز کی مہلت دی تو مین راضی کرون یہ سنکے فیروز ایکدم بہت خفا ہوا اور کہا الٰہی ہیچ دی یہانتک
تو یہ باتین تہین امر بہی گلیم اوڑہے ایک کونی مین کہڑا تہا اور خواصین جا بجا پڑی سوتی ہین
سرو شمشاد بہی پلنگ کے نیچے سو رہی تہی پہر رات باقی ہی کہ زہرہ نے پانی مانگا امر نے جلدی سے

بانی مین بیہوشی ملادی خواص اوٹھی پانی ملکہ کو بلایا وہ تو بہر بر بی ہی ملکہ کو ایکدم مین چھینک
آئی امر سمجھا کہ بیہوشی ہوئی زہرہ کو تو زنبیل مین ڈالا اور کہا ای دادا درویش کل عالم درویش
میرا بالکل زہرہ کو پری جادو پہ کہکر پلنگ پر لیٹ رہی اور مہرجبین آئی کہا او زہرہ ای بہن
وہ ہوا مین جاتا خیر اپنا کام نکال لو اور میرا سر کی قسم تو وہ کہی اوسکی دلبری کرنا یہ کہکر لیا
چلی امر نے کہا ولیمین ای امر کہا بری عیاری تھی جو بیہوشی سے غرض مہرجبین تو غیور پاس لگیگی
اور اوسکو بہی بہت سا سمجھایا کہ ای غیور ابہی پہ کوارا بہی زن اسمنہاں ہے کو یہی کام کرتا ہے تو
اپنی مقام پر گئی اب امر کو کون غیر ملی سکتا ہی ایسا اول اسکلات مین ایا کہ وہ بوسہ و کنار کرتی
لگا امر نی کہا یہان نمک نے تغیر کی اب جو زیادہ بیتاب ہوا تو نے شراب کا جو ایک لگی ہی الغرض ہی امر نے
دیکہا کہ لگتی اونچی ہونی لگی امر نے کہا نعوذ باللہ اب امر بہی تہا اور کہا زہر اب شراب اور پانی کو
نکلا بہر ہوتا ہے اب کہ آدھی اوسنے کہا ای جان جہان پی لو امر نے پیالہ بہر لا دو تو اب پیا
اور بیہوشی ملا دی اوسکی ذات مین دیا جاتا ہی کہ دونہ سے لگاکر پی لو اوسکی بیرون نی خبر کیا بس
اوسنے صورت دیکہی کہ امر کے ہات پاون وہ کہنی لگی اور کہا او روز بار یک دف کیلئے تہا تو نی بار چکا
ہی اوہ تو بیرون نی خبر دی اور تیری بی شکایت ہو مینی کتاب متشید مین دیکہی تہی تو ہمارے خونکی
یہ طلسم ہمار رہا تا تو یہاں بہی آیا اور سچ بتا تو نے زہرہ کو کیا کیا سہیل جادو نی تو مجہکو پہلی
خبر دی تہی جب کشتی پہلی تہی اور اسنے غل کیا سہیل جادو اور شمن جادو مع مہرجبین اور
ملکہ کی خواصیں غل سنکر دوڑین مہرجبین نی دیکہا زہرہ کو باندہ ہی اور تازیانہ مارا چاہتا ہی پہ سب
لگین پیٹنے اور کہا اب تو نے ملکہ کا یہ حال کیا غیور نی کہا یہ امر ہی خواصوں کو یقین ہوا ملکہ سے
چمٹ چمٹ کر رونی لگین اور ادہر امر بہی رو رہا ہی غل مچا رہا ہی دوہائی دی رہی کہ غیور نے یکا ہے سب
جادو دیکہو مین اس سے ملکہ کو واپنا ہون جب سب چلی گئی بیلی تو بہت سا کہا تو زہرہ کو نکال کر لا
اپنی تئین ظاہر کر امر نے کہا مین نہین جانتا اور مین امر تو مین ہون یہ کہتا تہا کہ اسنے کوئی یہ کہا ئی
امر کی ہونٹہ کاٹی اور کہا بتا تو ہی اب ہون کہ کہا دیکہا اور اسوقت امر کی جیبون ہوا دعا مانگنے
لگا ایکبار بڑا یا بیہوشی کی امر نے ٹپک دی تہا جب اسنے ہونٹہ کاٹی اور بیہوش ہوا اوس پریا کو جانا

ملکہ زہرہ

نہین

نمک مرچ نہی لگاکر کہا گیا بعد کہانی کے سوچا کہ یہ کیسی نمک مرچ ہی سر آب چلا دوسری ہونٹی
کاٹی امر کہتا ہی بیٹا تو موت نہین مانگی کہ اسمین وہ بیہوش ہوگیا اب امر حیران ہی کہ کیونکر قتل
کر دون ڈرتا ہی کہ کوئی نہ آجاوی بارے اوتہہ نہ بیٹہ کہ آواز بہر کی آئی دیکہا کہ سوتی سے زیری سیاہ نام
چلی آئی ہی اور آکر امر کو سلام کیا اور کہا ای اوستاد منم مہر قران حبش امر نی کہا ای جان تحسین امر
مہر قران نی ایک خنجر مارا پہلی زبان مین اوسکی سواد یکہ کہ دیکہا کہ روئین تن ہی اب امر تا بغداد
مار سر پیٹ کیا اندر بہر اہوا سارا باغ اور کہا قران نی کہا اوستاد میدان مین عورت تنکو بیہوش کی
ہنگامہ کی آواز آئی اب وہان چل کے دیکہی امر آیا مہرجبین جو بیہوش تہی اوسکو بہی زنبیل مین
ڈالا قران نی کہا اوستاد ہاکو ایسا نہو کہ او ساحر آوی غرض قران ایکطرف امر ایکطرف
باہر نکلا امر نے جو دیکہا دریا ہی غائب ہوگیا اور کوئی عمارت سحر کا نام اور وہان علم شاہی دیکہا
کہ وہ جلی جو قلعہ ہی تہی سب گرد ہی علم شاہ کہا اب امر کی آنکہون دیکہی امر سے خفت
ہوتی ہی تو لاکر فوج اپنی لیکر دروازہ قلعہ پر آئی دیکہا کہ دروازہ کہلا ہی تو اوس ساحر نے دروازہ
کہلوا دیا تہا کہ بند نکرے جو دیکہیگا وہ بیہوش ہوجائیگا بس نخوتی تمام علم شاہی تلوار
کہنچکر اندر قلعہ کی آئی او پار نانمرہ کیا تو لاکہ تلوار برابر چلنی لگی اندر ہو نے جو دیکہا تو لا کہ
ابہی بند کہلکر سپہ ہی آئی گرز اندہر کا اور تلوار چلنی لگی پہر تو امر حمزہ یہان تک کہ امیر کی
سنکر علم شاہی کی معقول سب قلعہ مین آئی نعرہ بر نعرہ ہونے لگا اور قتل کرنا شروع کیا ہزار ہا لاش
تمام گلی کوچونمین گرتی تہی اور صدا غل کی بلند ہوئی خبر مرزوق اور نوشیروان کو ہوئی کہ امیر کی فوج
لی مار کی چلی آئی ہین بختک نے تو اشارہ کیا کہ جلدی سوار ہو اور نوشیروان کو تخت پر سوار کیا
مرزوق نی جو دیکہا یہ بہی باہر نکلا تخت پر سوار ہو کے سامنے لشکر امیر کے آیا جب نہ لاکر لشکر
یہ تیار ہو کے و نگی اور امیر سے تلوار چلنی لگی بختک نے اشارہ کیا اور وہ سامانی ہو گئی ہوئی تب
ہمیشہ ہائی بہر سکے لیکر نوشیروان دوسری دروازہ سے بہاگا او بختیارک مرزوق امر کو لیکر بہاگا
جب سامانی بہاگی رہ مین تذکرہ کرنے لگا اور خوش ہوا کہ نوشیروان مین کیا خوب عادت
ہی کہ جب ایسا سامنا جان کا ہوتا ہی تو بہاگتا ہی نہین تو ہاری ہی جاتین جاتین اور امر ان

چلا آتا ہے اور نعرہ کی سبکی سنی امیر بھی قلعہ مین آیا کوئی امر کو نہین بوجہتا کہ اپنے ساحر کو مار ڈالے
قلعہ مین آ اور امیر غل مچا کہ رہ گیا اور علم شاہ جو آگے بڑہی مرزوق کے خیال مین چلا جاتا تہی امیر پکار
سنی ہین کہ ای بیٹا علم شاہ کہان ہو لوگون نے کہا کہ وہ تو وہ آگے چلے جاتے ہین القصہ علم شاہ کا
مرزوق کو مع تخت خندق مین مار ڈالنا آخر علم شاہ نی دیکہا کہ مرزوق تخت پر کہڑا ہی
علم شاہ برابر اوسکے آئی اوسنے تلوار ماری انہون نے خالی دی اور غل اوسکے تخت سے آگے اور لاتون پر
تخت کو اوٹہایا مرزوق کی جان نکلی کہ یہ تخت گرتے ہلایا علم شاہ نی اوٹہا کے خندق مین مع تخت
مارا بچہ مرزوق اور تخت فی النار ہو گیا اور لشکر کو زیر تیغ رکہ لیا ہزارون بہاگ گئی باقی نی امان
مانگی امیر نے کہا انکو امان دو اور بقیا کو جو باغ مین تہا اوسکو گہیر لو تمام لشکر نے بقیا کو گہیر لیا
اور یہان سب سامان ہوئی فتح ہو گئی اب امیر نے قباد سے کہا یہ قلعہ بہی فتح کیا اور اس طرح جا کر
ساحر کو مار ڈالا بکر کی یا دختر مین امیر کیا پاس ہین اب مجہے کوئی نہین بوجہتا مین جانتا ہون کہ اسکا
عوض اسہ بقیا اور ساری بات مجہے ملین قباد نے امیر سے بہی کہا اور اب بہی کہا کہ جا بچلو کہ
جب سبکو معلوم ہوا کہ امیر نے فتح کی غرض امیر سبکو لیکر باغ بقیا مین آئی دیکہا کہ بیٹہا ہی امیر
نی کہا او گیدی نکل خوب تو نے بندگان خدا کو ورغلایا بقیا نے کہا ای امیر تو مجکو بندہ نہین جانتا
مجہو کر مجہے مجکو قاف پر فتح دلوائی آسمان ابر کا کام عف کیا سب دیو جن تیری ہاتہ سے
قتل کروائی اور اب یہان مرزوق اور نوشیروانکو بہی زیر کیا بات سے ذلیل کیا امیر نے کہا او
شیطان نکل کیا بکتا ہی جب نہ نکلا امیر نے لندہور سے کہا گرز مارو اور لندہور نے گرز اوٹہایا امیر کی جانب
نکلی لندہور سے کہا ایک گرز مار تاکہ میرا نقصان ہو لندہور نے کہا امیر کا حکم نہ مانونگا اگر بکی ضرب
لگاؤن تو تمام اسکا کہیو کر ہوگا امیر نے کہا الکاذب لندہور نے ہات اوٹہایا لوگون نی دیکہا کہ سونہ
اوسنے کہولا اور ایک دیو ان سونہ سے نکل کر آسمان پر چلا سر کرکے اور ایک لاف بنا اور پکارا کہ
ای حمزہ منم بقیا دیو تیرے ہاتہ سے بہاگ کے قاف سے یہان چہپا تہا اب تو مین جاتا ہون بی قتل
کئی تیری نہ چین لونگا یہ کہکر وہ تو غایب ہوا اور یہان گرز لندہور کا اوس پر آیا وہ بت سونی کا
ٹکڑی ٹکڑی ہو گیا امیر نے حکم کیا کہ جسکے ہاتہ جو ٹکڑا آوی اوٹہا کر لی جاوی اور دیا

غرض امیر نے

غرض امیر نے اور سب نے چہین دیا اور باقی بت بچہ امیر نے نذر غل مین رکہی اور وہان سے امیر مرزوق
کی بارگاہ مین آئی کلمہ جاری ہوا بت خانی توڑی گئی خزانہ امیر کے ہاتہ آیا تمام ملک فرنگ بتصرف
عمل ہو گیا اب امیر نے کہا کہ جب خبر نوشیروان کی آدمی قباد اور علم شاہ سلطان سعد کی
شادی پر عیش و عشرت کیجئی مارا نا بقیا کا گرز لندہور سے اور فتح ہونا تمام ملک فرنگ کا اور
آنا مرتاد شاہ کا او جانا امیر کا طلسم نادر فرنگ مین کو اسمین پر کہا دون نی خبر دی کہ مرتاد شاہ وہ
اکبر سوار لیکر حضور کی ملازمت کو آتا ہی امیر نے چند سردار کو جا کر اوسکو وہین
اب جاری نہ بت سے آیا ہی نام تو امیر نے کہا کہ نہ رکہا تہا اس سبب کہ ہیبت سے سردار
بلکہ فرنگی جیسی الکہ زلزال کہی سہراب زمیران شاہ اشعر یہ سب
گئی مرتاد شاہ کو سلام کیا ب دیکہکر امیر سے بہت خوش ہوا اور یہان امیر نے اسلام کرو مجہے
مسلمان کیا ہی اوس سے حال مرتاد شاہ کا پوچہا اوسنے کہا حضور بارہ منزل مرزوق کی
عمل سے اسکا عمل ہی تمام بہی اسنا کر تہی نہ کہو اسنے قصد کیا نہ مرزوق نے اب نہین معلوم
کیون آتا ہی اور وہان سرداروں نی مرتاد شاہ سے کہا جلدی چلو امیر راہ دیکہ رہی ہین آخر
اسکو ہمراہ لیکر آئی بارگاہ مرزوق مین قباد تخت پر امیر دنگل پر بیٹہی تہی کہ اکر خبر آگاہ پر سے
امیر کو اور بادشاہ کو خبر آگیا امیر دنگل پر سے اوٹہی کہ یہ دوڑ کر قدمون پر گرا امیر نے سر چہاتی سے
لگایا اوسنے نظر دکہائی امیر نے اوسکا ہات پکڑ کے سامنے قباد کے لائی اور کہا اسکی نظر قبول ہو
بادشاہ نی نظر معاف کی امیر نے برابر اپنی دنگل پر سامنے بیٹہا اب دلین یہ حیران ہی
کہ کیا شفقت ہو رہی ہو کچہ اوسکی سمجہ مین آیا نہ تہا یعنی پہلے تو خبر گذری تہی کہ نوشیروان ہی آیا ہی
مرزوق سے اور امیر سے لڑائی ہی جب کوئی تین منزل رہا وہان خبر فتح امیر کی سنی اب یہان
کیا حال ہو گا ہون آخر امیر پوچہنے لگے اب امیر اسکی طرف مخاطب ہوئی کہ دیکہا مرتاد شاہ کہ گلے مین ایک
سیاہ تعویذ ہی امیر نے حیران ہو کے سبب اوسکا پوچہا اوسنے کہا امیر یہ بیان اولاد ہونی کی آتی ابعد
ایک مرصع کے بیٹہا پیدا ہوا سوائی اوسکے اور کوئی اولاد نہ ہوئی تو نہایت اوسکو مین پیار کرتا تہا
اور اوسکو شوق شکار کا تہا چار پانچ منزل نکل جاتا تہا ایکدن شکار نہ ملا ایک آہو پر گہوڑا ڈالا امیر سے

شہر سے نو منزل طلسم نادر فرنگ تھی اوس مرغزار مین پہونچا تو وہان کی یہ صورت تھی کہ ایسے ہی گل و
پھول کسیے مرغزار مین نہین اور وسمین سامنے ایک قلعہ تھی پہلے درجہ اوسکا آہن کا دوسرا چاندی کا تا
تیسرا سونی کا سر بفلک کشیدہ او وہ جو سونے کا درجہ تھی اوسمین تمام مینا کیا تھی اور ہر ایک بنگلی مین اونچ مین
ایک بنگلہ بہت بڑا تھی اوسپر ایک تکیہ الماس تراش اور اوسپر ایک چاند الماس اور اوسپر ایک طلاوس بہت
بڑا بنا تھی اور باقی چھوٹی طاوس ہر بنگلی پر بیٹھے ہین اور اوس چاند کی روشنی بارہ منزل تک تھی جنگل چمک
جاتی تھی اور سامنے ایک چبوترہ سعادہ اوسکی سیڑھیان سب بلوری اور گرد خندق مثل دریا کے اوسپر ایک شہ اوسکی
پیچ میل کا تھی اوسمین کندہ تھی وہان تک تو لوگ جاتی ہین اور اوسکو پڑھتے ہین اوسمین لکھا تھی کہ یہ
طلسم نادر فرنگ تھی اسمین بہت عجایب اور مال فراوان گنج بیشمار ہین جو توڑیگا وہی یہ دیکھیگا
اوس شخص کا بیٹا مین رہا بیٹھا تھی رہ گیا میرے سامنے گیا تو ای حضور ہزار گوریان بندوقین اودکی سیدان
مین کھڑی ہین اور وہ کھیچی جاتی تھی اوس چبوترے بلوری پر کھڑی ہین کرتیان سرخ بانات کی اوسپر کام
کلابتو کا اور وہ جو توپین رہتی ہین پہلے جو آہن کا تھی وہ ناچ گہر تھی اور دوسرا جو تھی اوسمین صندل کا بھی
اگن رکھی ہین اور جو اوپر کا تھی اوسمین ایک کرسی پر ایک اکمر بیٹھی تھی دو عورتین مورچھل لیے
پیچھے اور ایک عورت آگے کھڑی تھی اور باقی جو کہا در مین ای حضور نہین معلوم ایک لاٹ دو دو گوریان کھڑی
ہین جو وقت کہ وہ اوس چبوترے کی پہلی سیڑھی پر جو ہاتھی لگہونی کھڑی ہاتھی بندوقین لیے
لیکے کانپی ہر رکھین اور جب دوسرے پر پاؤن رکھا پر تو واحد کیا کہیو نہ کیجیو غرض جب تیسرا زینہ
پر پاون رکھا وہ باجی سب بجنے لگے اور طاؤس ناچنے لگے دم سے آتش بازی جو تھی لگی اور شغالہ سے
موتیو کہی اڑے تھی اوس خندق مین گرنے لگے اور وہ جو ہر طلاوس تھی اوسکے موںہ سے بڑے بڑے موتی مثل
انڈا کی پانی مین گرنے لگے اور وہ جو گور سے دروازہ نہین تھی اونہون نی سر باہر نکالی ایک ہاتھ سی بازو
کیوا نکا لیکر اور نیچے جھکی دوسری ہاتھ سے توپ چلانا سب نے لیکر چلائی اور وہ طلاوس جو
بڑا تھا ایک موتی سب سے بڑا اوسکے منہ سے موتی گرا اور بیچ مین آکر بیٹھا دریا مین ایک ایک
کشتی تھی اور ایک عورت حسینہ اوسپر بیٹھی آئی کنارے لگی اوتری اور اوس چبوترے پر جو فرش
اور مسند کا لگا تھی بچھا دی اور اوس سے کہا آؤ بیٹھو وہ بھی آکر بیٹھا اس ایک کاسہ لیکر آیا اور اسکو

بلیا اور ایک

بلایا اور ایک گنبد بلور اوسکے ہاتھ مین بنا او جہاں لگی اوسکا شہر پیدا ہوا گنبد کا معمول تھی کہ اوس سے
صحبت اور ناچ اور صدا باجے کی سامنے اوسکے طرح طرح کے تجھے ہین اسمین وہ عورت کہ جو اوپر بنگلے مین
کرسی پر بیٹھی تھی وہ بھی اشارہ کرتی تھی جب کہ وہ گنبد پورا ہوئی وہ گنبد کہ جو اوجہال سے تھی
وہ ٹوٹا اور ایک تاریکی پیدا ہوئی اور وہ صدائی غل و شور بلند ہوئی کہ جان نکلی جاتی اور اوسی تاریکی
مین نہین معلوم کیا بلا کوئی آفت آئی اور وہ غایب ہوگیا وہ گنبد اوس تاریکی کا یہی معمول تھی کہ جو
روشنی ہوئی نہ وہ ناچ گہر نہ فرش نہ مسند نہ وہ عورت خالی چبوترہ اور وہ بی وہی گوریان
دیکھا یہی دنیا کی یہ دستور تب مین خاک اوڑاتا اپنی شہر مین آیا سیاہ پوش ہوا اکبر و نہ
ایک سعد اگر آیا اوسنے اسکا حال بیان کیا کہ اگر اوسنے یہ حال کہی کا تو وہ سنگی دستگیری کا تجھ
مین تو یہ سنکے مین آیا امیر نے کہا انشاءاللہ تو خاطر جمع رکھ تیرا بیٹا تجھے ملوا دینگے امیر نے
جو یہ سنا او مین کہا ای امیر بڑا غضب ہوا امیر نے تو باتون ہی مین اقرار کر لیا امیر نے قباد کی طرف دیکھا
قباد نے کہا یہ آپ نے کیا اقرار کیا امیر نے کہا حضور کچھ نہین قباد سے تو انکار اور اوس سے اقرار
تب تو امیر نے کہا با امیر ابھی ابھی طرح سب مسلمان یہی جانا چاہتا نہین ہو گا اب آپ اپنی فرزند کو
اور دوستو کو بھی سر کیا چاہتی ہین امیر نے امیر کو خفا ہو کے جواب دیا کہ تو یہی کہتا ہی جان بوجھ کے
کہتی ہو مونہ سے کب آجتک یہی کیا ای امیر رب کعبہ مین جاونگا قباد سے کہا حضور آپ سبکو
لیکر ایران کو جاو مین بھی بہر کر آتا ہون اور امیر او تھی قرشتے ورشتے سے الگ جالگے کہا تم مرے ہمدم تھا
ہو اب جلدی یا اپنی ترقی ماہ سیما کو بلواو وہ امیر سے بہی کیا کہ کتنی یہ یا اپنی دختر کی مسرور تو
مالک تھی ان مضمون کہا زہی نصیب ہماری اور وزیر کے غرض جب ماہ سیما آئی پہلی قباد کہا کہ
بعد ملک شاہ اور سلطان سعد کا نکاح الحمد کی تاریخ اپنی دیکھی کیا اور بعد شادی کا جو رسم سے کر کے
شادیان کین جیسی آسمان پر کی تھی اسوائی مشعل خانہ سلیمانی کے اور سب وہیا شادی کی تھی
کوچ کیا امیر تا شاہ کو ہمراہ لیکر جب دو منزل ان شہر اوسکا او سے کہا مین پہلے جاتا ہون امیر نے منع کیا کہ
بڑی دعوت کا بعد قبول کروانگا اسنے نہ مانا بہت منتین کین اور شہر مین آکر شادی کی دعوت کی
کی تمام شہر کو آئینہ بند کیا امیر کو آکر لے گیا بڑی دھوم سے دعوت کی بعد امیر روانہ ہوئی نو منزل تھا

اوس مرغزار مین آئی جو اوسنے کہا تہا ویسا قلعہ دیکہا امیر نے قصد چلنے کا کیا سب سے
رخصت ہوئی اور چلی امر دوڑ کر اشتر سے لپٹ گیا امیر نے کہا ای امر یہ کیا امر نے کہا آپ
سے بعید ہی اتنی جلدی جو چلے دیکہیے تو لو آخر امر نے جانے دیا اور دوسری دن ایک کہنہ مار کو
کہ قابل گردن زدنی کے تہا امیر نے اوس سے کہا تجہکو خلاص کرتے ہین تو جانتا ہی کہ بیخبر
کل گردن ماری جائیگی اوسنے کہا ہان امیر نے کہا تو جا کر اس چبوترے پر جا کے چلا آ پہر جیسا
تجی چاہی چلا جا اوسکی تو جانین جان آئی اور کہا بہت اچہا امیر نے چہوڑ دیا اور وہ چلا لوگون نے
اوس سے کہا تو بڑا احمق ہی اس بلا سے بچی گا اوسنے کہا مین تو نہین تمکو خود سوا ہی ایسی جہان
تو مین مارا ہی جاتا تہا اور ان تو یہ توقع ہی کہ قید ہونگا جب نخت یہ فتح کرینگی طلسم تو جان
چہوٹی گا مین بہی چلا آونگا بلکہ ایمان بہی لے لی گا مسلمان ہی ہونگا یہ سنکر لوگ تو
جب ہوگئی اور وہ چبوترے پر آیا لوگون نے دیکہا وقتین حسینہ ہی کہین ہی بڑا کہ مارا اسنے کہا تمکو تو
بچا ہی اونہون نے جواب دیا غرض اوسیطرح عورت آئی مسند پر کہا بیٹہ پیالہ مئی پر کے بیٹا تو دیکہو
جو ترکونی پر مسند کے رکہی اور سلام کرنے لگا اوسنے شراب دی سلام کرکے پی لیا اسکو غنیمت جانا
جب اوس عورت نی کہا اور پہونی اشارہ کیا اسنے اونچے بتین تسلیمی اوسکو بہی کہین اور امیر کو پہات — اونکلی ہی
بہر بہر کر دیکہنا جاتا ہی غرض بعد دو گہنٹونکی اوسی تاریکی مین غایب ہوگیا سبکو تو معہ قباد
بڑی حیرت ہوئی لیکن امیر نے مرتاد سلامکی بہت تعریف کی کہ تم ایسی دلیری کی کہ تم بہر اوسنے بہی
طلسم دیکہا اور پوڑہی ایسا نہین تماشا دیکہا یہ کہا اور امیر پہر چلے اور پہر امر نے روکا امیر نے کہا ای امر اب
کیا ہی امر نے کہا یا امیر کیون ہم سبکو غارت کرتے ہو رحم کرو اور صلح کر بشارت لے لی ہو لوگ حکم ہو اور تمہاری
نام فتح ہو شوق سے جاو مین نہ روکونگا قباد نے بہی کہا امر سچ کہتا ہی غرض امیر پہر آئی اور کہا ای امر مین
کیا احمق ہون اگر میری نام پر فتح ہی تو جاونگا امر نے کہا یا امیر لوح نہ کہی غرض امیر نے عبادت خانہ کو بہر کیا
رات بہر عبادت کی اور وقت صبح آنکہہ لگی خواب مین ایک نور دیکہا ایک تخت آیا اوسپر ایک بزرگ امیر نے
سلام کیا اونہون نے پوچہا کیا ارادہ ہی انہونے مطلب کہا اونہون نے کہا بہت مشکل ہی ایک تو
صاحب اقبال ہو دوسری یہ نذر ہی انتقام کا رکہتا ہو تیسرے یہ ہی غمزدگی اولاد مین ہو اور لوح جو تمکو ملی ہی تو کر آئی ہو

نکالو لوح کیونکر فتح ہوگا

نکالو لوح کیونکر فتح ہوگا اور باتین تو سب تم مین ہین امیر نے کہا ہمت مردان مدد خدا اور انشاء اللہ
کہ پہر سے آیا ہون حضور مجہے التجا نہین کہ میری قسمت کا ہی اونہون نی کہا ہان اور ایک تعویذ نکال کر
دیا اور کہا اگر اوسکے پاس سے الگ بہی جاوین یہی حال ہوگا جو کہ بدست راست کو جانا تین کوس
جا کے ایک تنہگر ایسا ہی اسم اسنت اوسپر کہیگے تین سے مرتبہ پڑہنا وہ تنہگر از زمین کا اور جا لیگا ایک غار
ہو جائیگا اوسمین جانا آگے ایک محرابی گا اوسمین ایک تالاب اوسپر ایک مینار ہی اور اوسکی کہین نہین
اور اوپر چبوترہ مین رنجی ہی ایک چلمن ہاتی دانت کی پڑی ہی اور اندر ایک تصویر کرسی پر بیٹہی ہی اور
اوس تالاب کے چارون کونون پر شیر اور خرس اور اژدہا اور مگر سونے کے ہولی ہین تو اونہی تینون اوسکی سوز سے
بچا کے تالاب مین کودنا اور اگر شاید اونکی موںہ مین کودی یا چہو گیا پہر تمام عمر رہیگا امیر نے کہا تو اپنی
نام سے آگاہ کیجئی جو کونی ہو پوچہی کیا کون آپ نی فرمایا حضرت عیسی یہ کہکر غایب ہوئی امیر کی آنکہ
کہولی خوشبو رہ گئی یا اب جو سمجہا وہ اوٹہا یکتوب کہا تہا لیکر باہر آئی امر تو دروازہ پر کہڑا تہا اور
سردار معہ قباد رات بہر جاگا کئی اپنی خیمو مین سب دعا مانگا کئی امیر نے امر سے کہا ای امر مجہکو
مبارک فتح طلسم اسنے کہا رات بہر تو مماثعت کی دعا مانگا کی اب مبارک کہین ای امیر کچہ تو
کہا بشارت ہوئی امیر نے سب سے کہا جو باتین کہ عیسی نے کہی تہی کل حکم تہا وہ بیان کیا کہ ایک تو میری
قسمت مین فتح ہی اور یہ مکتوب ملا ہی اور راہ جانی کی اور ہی سو لو خدا حافظ یہ کہکر کسی اور
گہوڑی پر سوار ہوئی بشارت دینا حضرت عیسی کا اور مکتوب دینا امیر کو اور جانا امیر کا
طلسم نادر فرنگ مین سو اور تنہا چلے دست راست کیطرف طلسم کو چہوڑا بہین یہ
کہا جب تین کوس گئی گہوڑیکو حکم تہا کہ چہوڑ دینا چہوڑ دیا پیدل ہوئی امیر اور پہر اوس
تنہگر پاس گئی اسم پڑہا غار ہوا اوسمین گئی اور اوسیطرح اوس تالاب تین سب سے
بچ کے کودی پہر بعد پانی زمین پر لگی اب جو آنکہہ کہولی دیکہا کہ مینار ہی نہ تالاب ہی
ایک صحرای لق و دق ہی حیران کہڑی ہی کہ اوس مکتوب کو کہولا اوسمین لکہا ہی
کہ ای شکنندہ طلسم جب تو اون جانورون سے بچ کے تالاب سے نکلے تو صحرا مین تہا
ایکطرف چلا جانا اگو جاو ایک سوار آئی ہی اور بس امیر حیران ہوئی آنکہین پہاڑ پہاڑ کر دیکہنے لگی

اور کچھ نہین لکھا ہی ولیکن کہا ہی کہ سبب خیر ہی تو کوئی سمت جائی نہ یہ کہا کہ وہ سواری جو ملی تھی
اونکی ساتھ جاؤن یا بات اونسی کرون یا نکرون ایسا نہو کوئی امر ہو جائی اور قباحت ہو امیر نی
یہ مکتوب کو کھولا وہی لکھا ہی پر حیران ہوئی اب جو تیسری مرتبہ کہولا او دیکھا بالکل کاغذ سفید
جب تو امیر نی توبہ کی اور بہت سا روئی کہ مجھسی قصور ہوا جب سچی توبہ کی تو مکتوب مین
پہر وہی لکھا پایا امیر کی جسطرف انکا من آیا اوس سمت کو چلی گئی کئی کوس جب گئی تو سامنی
سی ایک گرد اوٹھی دیکھا کہ پانسو سوار گوری اور ہندوستانی ملی ہوئی چلی آتی ہین امیر تو راہ چھوڑ
کی ایکطرف کھڑی ہو کی دیکھنی لگی اور وہ سوار نکل گئی بعد ایک عرصی کی چار سوار اور نمود ہوئی
ایک سب سی آگی بڑہا ہوا انگرکھا زری کا پہنی برابر امیر کی آئی اور گھوڑون سی کودی اور امیر کو
سلام کیا اب امیر حیران ہوئی سلام تو لیا اور اوسنی ہات باندہ کر عرض کی کہ ہماری بادشاہ کی جو
مالک طلسم ہی اوسنی آپکو بلایا ہی اور ہم اوسکا انتشار شاہ ہی اور مین وزیر ہون شعلہ نام ہی
اور یہ تینون بھی وزیر ہین اور سواری آتی ہی او سپر سوار ہو کی تشریف لی چلین یہ کہا تہا کہ
سامنی سی ایک تخت مینا لوگ لئی آتی ہین جب نزدیک آئی وزیر نی کہا سوار ہو جئی امیر
نی کہا مجکو تخت سی انکار ہی وزیر نی کہا یہ انکار بھی آپکا بیجا ہی آخر امیر لاچار ہوئی اوسی تخت مینا
پر سوار ہوئی چارون وزیرون نی پائی تخت کی پکڑی اور وہ جو پانسو سوار آگی گئی تھی دائی طرف نمود
ہوئی اور آگی سواری کی ہوئی اور امیر کو لیکر چلی گہوڑی اونکی اپنی بڑی شان و شوکت سی امیر کو شہر مین
لائی دیکھا امیر نی بہت بڑا شہر ہی بازار مین سڑک کی بنی ہوئی جا بجا خلقت کا ہجوم کوچہ و بازار اور
کوٹھون پر ہجوم عورتون کی چار پائی کہڑی کی ہی جسکو چلمن نہین مسہری وہ دیکھ رہی ہین بعضی ایسی
کہتی ہین بڑہ ہی نیکی ہم بھی ایک اکثر نکلا ای دیکھ رہی ہین کہ سواری طلسم کشا کی آئی ہی وزیر لئی آئی ہین
غرض امیر سیر کرتی دروازہ بارگاہ انتشار پر سواری آئی چوبدار آگی سی بڑہ ہزارون کہڑی ہو گئی اور
امیر کو معہ تخت چارون وزیر اور سب باہر رہ گئی اندر لائی سامنی تخت پر بارہ دری مین انتشار شاہ
چار سی سردار کرسی نشین بیٹھی ہین نہ بادشاہ او نشانہ کو کوئی سردار اور وہ تخت امیر کا برابر جو رکہا
کی انکا اب بادشاہ نی کہا او تری جب امیر اندر آئی برابر انکی تخت کی تو اونسی سلام کیا اور کہا بیٹھی

امیر نی انکار کیا

امیر نی انکار کیا کہ مجکو تخت سی کیا کام ہی یہ سنکر انتشار نی کہا تخت تو لینی آئی او اب یہ انکار
آئی یا بیٹھی الله غرض جب بہت سا کہا امیر تخت پر بیٹھ گئی اوسنی کہا مین آپکو خوب جانتا ہون
کہ تم حمزہ صاحبقران ہو اب جو آپ یہ فرماین کہ واسطی طلسم کشائی کی تو آئی کہ سلطنت
جاکی لون او اب یہ انکار تا تخت کی بیٹھنی سی ہی او اگر طلسم کشائی کا ارادہ نہین تو ہم انکی تعبیداری مین
دعوت کہا ئی اور جو کچہ تمہی چاہی وہ لی جئی او تشریف لی جائی امیر نی کہا یہ باتین ہماری کچھ
سمجھ مین نہین آتی آیا تو ہون طلسم کشائی کو یہ کہنا تہا کہ شعلہ آگی امیر کی آیا او کہا آپ کس
بہروسی پر یہ باتین کرتی ہین یہ سنکی امیر خفا ہوئی بلکہ دست بقبضہ ہوئی انتشار نی کہا خوب
ہاتھ قبضی پر لگایا ہی اوسوقت شعلہ کو اوسنی منع کیا اور پہر آپ کہا کہ اگر آپ تلوار کی بہروسی مین
یا اسم اعظم کی بہروسی حاکم ہو ایک تلوار انکی کہڑی مین لگائی تو دیکھین کیسا کاٹتی ہی یا شعلہ نی
اشارہ سی کہا کہ اگر حکم ہو تو مین قید کر لون انتشار نی کہا اوس شعلہ جو حال ہی بیان کر تب تو
شعلہ نی کہا امیر یہ طلسم نادر فرنگ ہی جب سی یہ بنا اوسوقت سی کاہنون نی یہ بہی حکم
لگایا کہ طلسم اونکا وہ راہ جواب نی دیکھی کہ اگر کوئی آدمی بھی آوی قید ہو جاوین یہ سنکی سبکی عقل
حیران ہوئی کہ کیونکر طلسم تو اونکا او کدہر سی آوینگا آخر کو بعد ایک مدت کی یہ راہ بنائی کہ جدہر سی
آب آئی او وہ تالاب او جانور شیر واژدہا وہ چارون ساحر مین مقرر کی کہ اول تو اونسی بچینگا او اگر
بچکی آیا تو اسم اعظم اونہون نی بند کر لیا تو اسواسطی وہ راہ بنائی کہ اگر آدمی آتو پہر ہماری قید مین
ہو جائی تو انہکا یہ ساحر الاسم الاعظم اور حقرب سلیمانی کا تہا تو تلوار بھی بیکار اور اسم اعظم نہ پڑہا یاد تو
کیجی اب جو امیر سوچنی لگی کہ مگر بادشاہ آیا شعلہ نی کہا قیامت تک جب تک وہ ساحر او دریا اور یہ جلا نہ ہوئی گا
اسم اعظم نہ پڑہیگا اب ہماری خاطر جمع ہی یہ سنکی امیر کو سناٹا آگیا انتشار نی کہا آپ فکر نکرین
مین فرمان بردار ہون تو لا کہ ساحر میری پاس ہین لبس آپکی دعوت کہا ئی اور جب تک جی چاہی رہی
اور یہ جو شی پسند آوی وہ لی جئی او تشریف لیجائی اور اب جو دعوت قبول کیجی امیر نی کہا اچھا شعلہ کو
حکم کیا کہ انکی لیجا کی دعوت کر دیکھا امیر نی کہ وہ تخت آپ اونہا شعلہ ہمراہ ہوا ایک مکان تہا
بطور رمضی کی چار دیواری دروازہ کہلا ہوا دو انگریز نلکی کر مین بات مین کہڑی ہین اور ایک لجی

گوروںکی لپس گنہری تہی امیر کو اندر لایا دیکہا کہ بارگاہ شاہی تیار امیر گیا تہی ویسی ہی بارگاہ ہی امیر نے بیٹہنا
کرنا یہ منگوالی اوسمین تخت اونارا ہیر کرت پلنگ سند لگے ہوئی اوسپر امیر کو بٹہایا اور جابجا فرش بچہے
ورد گوشت میوہ ہوش ساتہنے آئین ناچنے لگین شراب وکباب سب موجود ہی کہانا ہر قسم کا چنا ہے
شعلہ نے امیر سے کہا حضور پیلے کہانا نوش کرلین پہر ناچ دیکہین امیر کہانا پی بیٹہے اور ایک عورت مثل حور کے
اونمین تہی امیر کی نگاہ اوسپر پڑی اور طبیعت آئی شعلہ سے کہا اگر ہو تو اسکو بہی کہا پاس بلاؤ ان مین
کیا قصہ وہ ایک اسکو کہا نہ دون شعلہ نے کہا آپکو اختیار ہی جسکو پسند کرین سب حاضر ہین جسکو
چاہی اپنی خدمت مین لاوی امیر خوش ہوئی اور اوسکو پاس بٹہا کہا اب جایا شعلہ نے کہا حضور مین
پہر حاضر ہونگا پادشاہ پاس ہو آؤن آپ تب تک جا ہین رہین امیر نے کہا اور اگر تو ہی میرا جانیکو بہانے
نہ جاہی تو زیر دستی کروگی شعلہ نے کہا کیا مجال آپ رہین اب امیر کو سب محو ہو گیا بارگاہ اور جو
کو دیکہکر شعلہ تو انتشار پاس آیا اوسنے پوچہا کہ کیونکر قید کیا شعلہ نے کہا جس طرح پر شاہ و شہریار کو
قید کرتے ہین وہ قید نہین کہ بیڑی طوق ڈال دیا بارگاہ تو خاص ہی تو تین دن واسطے ناچنے کے ایک ناطقہ
بلوانی ہی اور باقی کہانا شراب سب ہیا ہی اور زیادہ تو پیا عورت کہانا اوسلی شکار کے وہ قیدی ہوگی ایکو
ہرگز خیال نہین بلکہ تو یہ بہاہی نکلنے کو یہ سنکی انتشار بیحد خوش ہوا شعلہ کو خلعت دیا امیر تو قید ہوئی
اور ایک میلہ ہوتا ہی سال بسال بعد وہ دن آیا انتشار نے تیار کیا اور اوس جگہ پر آیا کہ ایک سڑک کی
کوس تک سو لگڑکی چوڑی ایک طرف ہاتہوں ادہر ایک طرف زمرد ہین اور تمام شہر بازار ہین تمام باشندہ طلسم
کے جمع ہوئی اور جو طریق میلہ تہا وہ سب خرید و فروخت ہونے لگی تو لاکہ ہا سامر انتشار کی سات شعلہ ہے
کہا تو امیر پاس جا اور کہہ کہ ایسا میلہ کبہو نہ دیکہا ہوگا اونکو بہی لا شعلہ امیر پاس آیا اور کہا انتشار بلاتے ہے
امیر نے کہا مین تو قاف مین وہ سیر کی ہی کہ کبہو نہ دیکہی ہوگی وہ کیا دیکہونگا جین سے ہون شعلہ نے کہا انتشار
سے کہہ بادہ جب ہورہ غرض بیان تک کہ وقت آیا کہ امیر چلا ہوا تہ تو انتظار جلی اوسمین سے ایک شخص پیدا
ہوا اوسپر ایک ضعیف بادریش سفید کتاب ہاتہ مین اور ایک گنبد ہی بلوری بنا اوسمین نام اسکا انجم کتاب
دراز ہی خداوند فیروز شاہ جسکو سب سجدہ کرتے ہین اوسکی طرف آتی تہا اخیر میلے مین اور کتاب کہول کے وعظ
کہتا ہی جو جو گذرا اور ہونیگا اور انجم نے کہا ای انتشار تو نے حمزہ کو نہ بلایا اوسنے کہا وہ نہین آئے اوسنے کہا بہیجو حضور جاہی

کر وہی آوین سب قبضے مین وہ باقی رہین یا انتشار نے شعلہ کو بہیجا شعلہ پہر آیا کہا آپکو انجم بلاتا ہی
اور وہ مالک ہے وعظ کہتا ہی غرض امیر کو راضی کرکے لایا امیر نے تمام سیر کی دیکہا کہ صد ہا چاندی
سونیکی کہم ہین سڑک کے اوسمین جہنید ہین اور ڈوری کلابتوکی اوسمین بہنارہی ہی اور نیچی ہر سڑک
کے کہڑیان طرح طرح کے اور اگتی ہاتہی اور وہ وہ عجایب نظر پڑی اور تمام صحرا مین جہان تک نگاہ کام کرتی
ہی گہانس مینا کاری اور گل و پہول عجایب ہوئی دوبارہ دریان سائبان کلابتونی جو مین روپہلی تہا
سنہری اور بیچ مین وہ انجم بیٹہا تہا جون امیر آئی انتشار نے سلام کیا مزاج پوچہا کچہ اذیت تو
نہین ہوئی امیر نے کہا خیر ہین علاوہ اسمین انجم نے کہا امیر ہمارے پاس آؤ امیر نے کہا اچہا دیکہا
کہ تخت امیر کا او بتہا اور برابر بیچ سے ہو ایک خواب کے شعلہ کا حامی تو کیا دو مہری حکم انجم سے تخت امیر الی
امیر بیچ مین اوتری کہا السلام علیکم انجم نے جواب سلام دیا اور کہا اگر آپ طلسم کشا ہین تو یہ تاج کا
آمین نے آکر تاج سر پر رکہی ہین اگر وہ ہی تو سر پر ٹہیک ہوتا ہی امیر نے کہا اچہا انجم نے انتشار سے کہا یہین
تاج و تخت نکالتا ہون اوسنے کہا نکالا انتشار نے جانا کہ بس تاج امیر کے سر پر رکہی گئی ہین اوسوقت
مرجاینگا پہر تو آمین ہی غرض حکم انجم سے وہ تاج ہاتہ آیا اور تخت الماس اور بارگاہ زربفتی آئی اور بیچ
مین تخت رکہا امیر کو اوسپر بٹہایا امیر نے دعا کی بعد تاج سر پر رکہا ٹہیک ہوا انجم نے کہا الملک شاہی مبارک
سب بارگاہ زربفتی لیجیے اور باغ کرامت مین جا کر اوسمین سحر اثر نہین ہوتا اور یہ دیو پری کہی گی
لاکہ بلکہ سارا طلسم سب اس تاج کے تمہاری تابعدار ہین یہ سب خدمت کرینگے اور انجم نے کہا ای
صاحبان طلسم ای انتشار وعظ کرتا ہون کہ جو کوئی اس شخص کی اطاعت کریگا وہ بچیگا نہین تو
سب قتل ہونگی انتشار نے کہا اگر یہی تو مجہکو مرنا لیکن تابعداری نکرینگی گو اسکا کام کچہ نہین کرسکتے
تو یہ سنکر بیکار ہوگا شعلہ بہی کر رہ گیا سبکی جانین نکل گئیں اور امیر کو انجم نے باغ کرامت کو بہیجا
دیو پری ہین سب لیکر چلی جب امیر برابر باغ دری کی زمردی کے تہی ایک عورت مثل حور کے نگاہ کی
اور اوسنے بہی دیکہا اور بہا اور وہ دیرہ وہ عاشق ہوئی امیر تو اوس باغ مین آئی اب امیر کو ہوش آیا کہ
جانکہ یہ سب سحر شعلہ کا تہا کہ بارگاہ شاہی اب امیر کو خیال اوس ماہ طلعت کا رہتا اور روز
ہوا وہ جو باغ مین دو بارہ دریان زمرد سبز کی تمام جہت و برج کی زربفتی سائبان کلابتو جہالر موتیونکی

اور سامنے پہلو دونوں صدہا مکان اور رفیع اور نہرین باغیں جاری فوارے چہوٹ رہے ہیں اور گلاب بہی
گہرا تاہی انہر اگر یہ پیچ شعر عاشقانہ پڑہتی ہاتی سے تہی پہلاتی اور وہان جو ملکہ ماہ سیما سبز پوش بیٹہی
انتظار شاہ کی جو اپنی مکان سے پہ گئے پلنگ پر پڑی کہا چہوٹ گیا گمان سے بیت عشق شاہ دیں بہی
چہوڑ دیا بیان تک کہ کئی روز گذری اب حال غیر ہونے لگا خواصون نے آ کر کس طرح جانا کہ یہ حال کیسے
کہ کون سے بیماری ہی ہرگز نہ معلوم ہوا اب اسکا انتشار بہت ہوا کرتا تہا تین لاکہ ساحر اور ساحر
نیان واسطے خدمت ملکہ کے دی تہین وہ سب ملکہ کی تہ بیدار ہین آخر کو غیر انتشار کو کہی وہی آیا
بیٹہ کو پیار کیا اور کہا مجکو کس بات کا خیال ہی اگر اوس طلسم شاہ کا خوف ہی تو وہ کیا کریگا میرے
پاس بہ نو لاکہ ساحر ہین اور تیری پاس تین لاکہ ہیں پہ سنکر حکیم کو بلوا دیا نبض دیکہ کر مرض نہ ثابت ہوا
سوائے یہ نہ غم کے وہ تو سمجہا کہ چلا گیا ملکہ نی اپنی خواص سے کہا اب کچہ ہوگا او نہون نے کہا وائے
ہوگا کو انجم نے کہا ہی ہو دیکہنا تمہارا اب یہی کہا کر نا ہی طلسم شاہ مارا جاے گا اسطرح تو دن گذری
تہی اب وہ اور اب تال ملکہ کا غیر ہونے لگا کہ اسکی دائی فتانہ نام بیت بڑہیا موہنہ میں دانت
بہیت میں آنت وہ سوکہی جہاتیان نیچے ناف کے پڑی ہوئی آئی اور کہا ای بیٹی یہ کیا ہوا قربان
گئی دائی سے تو حال کہو او نہو کہا کہ ہزاروں ہی بادشاہ زادیان میں کرتی ہین اگر کسی پر دل آیا ہی
تو مجہ سے بیان کر ملکہ نے نہ بتایا فتانہ نے سب کو ہٹا دیا ایک لگا تہ جہان دیدہ ہی ملکہ سے کہا جب تو نے
مجہ سے چہپایا کہ میں مثل تیری مالکی ہون بلکہ اوس سے زیادہ محبت تجکو ہی جو مجہ سے چہپاوے ہوگا اور
نہ ہوگا اور ای ملکہ وہ مثل ہو رہی کہ دائی سے پیٹ چہپایا اب بیان کر غرض جب ملکہ نے قسمیں لین
کہ ای دائی جو میں کہون وہ کر تا اوسوقت دلکا حال بیان کیا کہ طلسم شاہ پر عاشق ہون دائی سکے
حیرت میں آئی اور کہنے لگی دائی غضب کیا جو دشمن تیرے باپ کا اوسپر عاشق ہوئی اپنی نام کا پاس
نہیں ملکہ نے کہا کیون ای دائی اسواسطے میں نہ کہتی تہی آخر اگر جان میری جاتی ہے تو بہ کہا بیکو ہی جان تین
او تجہ میں پہ فرق ہی کہ بس اسبات کو سنکر دائی نے کہا خیر اب جان مت نثار کی اب اگر کہے تو اوسکو
لے آؤن یا تجکو لے چلون ملکہ نے کہا اس سے کیا حاصل اگر ایک نگاہ میں دیکہا تو کیا جان تو
نہ بچے گی میں چاہتی ہون کہ تمام عمر جدا نہ ہو دائی نے کہا بہتر وہ کیونکر ہو ملکہ نے کہا الہی دائی امان مجکو

لوح ملا دی ہی تکیہ وہ طلسم توڑ دیا اور اوس نے کہا ہی کہ یہ طلسم شاہ پر موقوف ہی یہ آخر وہ تو مجہ کو گرم سے نکلی
تو ہم اور تم بہر حین سے بہ مالکی سلطنت کرین دائی نے یہ سنکر بہلیے تو بہت سا سمجہایا جب
نہ مانا اوسوقت کہا کہ اب تو کہنا مانا ایسا ہی تو میں لاتی ہون غرض ملکہ کو تین نوالے کہلا کر ملکہ
کے پاس سے نکلی تو آئی یہی غرض ملکہ سے کہا کہ میں جاتی ہون اگر میری گہر سے بیٹہی میری کو کوئی آوے تو مجہے
تو کہنا تین روز میں آوینگی یہ کہکر اپنے سحر کیا اور پرید ہوئی اور واسطے اپنی لوح کے اوڑی اور چلی ملکہ
دیکہتی رہی کوئی دعائیں مانگ رہی تہی اور وہ ہوائی آسمان ہو کر صدہا کوس نکل گئی اب نیچے اوتری
ایک صحرا آیا ہون تک کہ ایک درخت روشنانہ چنار تہا اوسکو دیکہا اور اوسکے نیچے کہڑی ہو کر چہار طرف
دوم دیکہنے لگی کوئی نہیں تو تہوڑی پڑہنا شروع کیا عجب غریب سحر کیا ایک تختہ زمین پر وہ تخت کہڑا ہوا آسمان ہوا
ایک غار ہو گیا یہ اوس غار میں چلی ایک چار دیواری دروازہ بڑا ہوا اوسکو کہول کے اندر آئی سامنے
ایک دالان اور پہلو میں اور ایک دروازہ بند اوس دروازہ پر ایک انگریز کسی کچہ پڑہی کہڑا ہوا ہی پہلے تو یہ سمجہی کہ اگر
شکستہ طلسم یہ ہوتا توڑ نا اوسپر کہ یہ جان آئی کہ یہ تصویر ہی پس یون ہی اوسکے سامنے سے
مکان میں پہنچی دیکہا تو صدہا صندوق اور علماریان اوسمیں طرح طرح کا اسباب لیکن اون صندوقون
میں ایک صندوقچہ خلاف رنگ دیکہنے میں جڑی ہوئی کوئی کچہ اب کوئی تمامی کا فرش اوسکو اوتارا دیکہا تو بند ہے
پہلے تو جانا کہ یون ہی ہی فتانہ جو اسے کہول ڈالا اب جو دیکہا کنجی لوح نہ کہلنے کی اب صدمہ
ہوا کہ ای فتانہ پر اغضب ہوا جان بچ کے تو یہان آئی اور وہان اوس قتیل محبت کو چہوڑ آئی
بائیں اسکے زندگی اوسکی اپنی اب ضرور ہی اوسکے خبر کرنیکی مطلب تو نہ ہوا صرف بدنام ہوئی
جان گئی پس جہنجہلا کے اپنی موہنہ پر کئی دو تہپڑ ماری اور ایک اوس صندوقچہ پر مارا کہ جو لوح میں
جاوی جو میں دو تہپڑ مارا نسل جام دانی کی وہ کہل گیا یہ کل اوسکو بہی نہ معلوم تہی یہ امر
جان بالقصہ ہوا اب جو دیکہی کچہ انگوٹہیان الماس و یاقوت کی اور بیچ میں اونچی سونے کی لوح
رکہی کی زور لرزا ہوا اوسمیں موتی پروئی ہوئی فتانہ خوش ہوئی صندوقچہ کو بند کر کے
باہر آئی اوس غار سے نکل کے اوس درخت کی نیچے آئی اور آسمان کیطرف پڑہنا شروع
کیا تہوڑی دیر میں وہ تہوڑا فلک آسمان پر سے اوس غار میں آیا برابر زمین جیسے تہی ویسی

سو گوہر گلے مین لوح پہنے ہوے اور اوسی طرح اوڑہے ملکہ پاس آئی ہے پلنگ پر بیٹھی جاگ رہی ہے دلمین
کہہ رہی ہے کہ الٰہی پروردگار فتانہ کو کامیاب کرنا تو مین اوس شخص پر کلمہ پڑہتی ہون کہ جسکی کو [illegible]
سے فتانہ اوتری ملکہ دیکہکے مارے خوشی کے اوٹہ بیٹہی اور کہا الٰہی داد خدا مجہکو لا یا جان آگئی اب حال
کہہ فتانہ نے کہا واری یا آئی تو لیکن کنجی نہ ملی اور نہ ملی اوسکا بتانہ قفل کے [illegible] سے کہول آئی ہے جو ملکہ نے
سنا تو مین پلنگ پر گر پڑی آنکہین پہر دین فتانہ نے کہا مین واری بڑا غضب کیا الٰہی واری مبارک ہو
بیٹہے دو [illegible] افغا ہو کہ وہ کہل گیا سو یہ لوح لائی ہون وہ کلمہ تیرا گمنا ایسا بتا کہ ملکہ نہین الٰہی مجہین سے فرق
ہی ایسی ہے تو جان دینا قبول کی اور لاؤں الٰہی بلاؤن اگر نہ ملی تو تم کہا یہ کو زندہ رہتی ہو اب سے حاضر ہے
ملکہ نے کہا مین کیا کرون میری یہ کس کام کی فتانہ نے کہا پہر ملکہ نے گلے مین نہ ڈال دی اور وہین فتانہ
نے ہات بلکہ نے اور کہا مین نگوڑی ماری تیا مر جاؤن الٰہی بلاؤن اب جو کہو وہ کرون ملکہ نے کہا الٰہی دہائی
امان ابہی طلسم کہانا کو ہو تجہی فتانہ نے کہا پہر اوسکو مین لی آؤن یا تم کو وہان لی جاؤن ملکہ نے کہا نہین
تو مار پڑی آ فتانہ نے کہا الٰہی ملکہ باغ کرامت کے گرد نمازی [illegible] لگو نگا ہو گی ہے الٰہی اگر کسی نے دیکہہ لیا تو
کیونکر ہو گی ملکہ نے کہا امیر العو لیجا اوس وقت لاچار ہو کے ایک بار [illegible] بیٹہی اور ہوا پر آسمان کو اوڑ
کے باغ کرامت کی دیوار پر آکر بیٹہی اور دیکہا کہ صد [illegible] دیو پری ہین اور امیر نہر پر ایک چبوترہ سنگ [illegible] کی جا
اوس پر بیٹہے ہین شعر عاشقانہ پڑہ رہے ہین اور کہتے ہین کہ افسوس نہین معلوم وہ کون تہی کہ جسے ہماری
خبر یہ بہی نہین معلوم کہ اوسکو بہی ہمارا خیال ہے یا یہ یہی ہین اور کبہو [illegible] کے اندر تخت پر بیٹہے ہین
اسطرح کئی مرتبہ فتانہ نی اندر باہر آنی جانی امیر کو دیکہا اور دل نے مزا اوٹہایا [illegible] کہ الٰہی فتانہ
ہم بہی کبہو ایسا ہو ہی کا ہی غرض اب امیر جا کر پلنگ پر بیٹہ لیتی ہی فتانہ بارہ دری مین آئی الفقرہ
عاشق ہونا امیر کا دختر انشارستان پر یعنی ملکہ ماہ سیما سبز پوش اور لوح [illegible] فتانہ
کی ہات طلسم کشای یعنی امیر پاس اور جہکی سے گلے سے لوح اوتار کے امیر کی چہاتی پر رکہہ دی اور
آپ [illegible] گی امیر جو دیکہیں کہ لوح ہی بے اختیار اوٹہ بیٹہے اور کہا الٰہی شخص اگر تو کوئی آدمی ہے تو دکہا
تو تو میرا [illegible] اگر احسان کیا تو آدمی تہین ظاہر کر کہ مین تیرا شکر ادا کرون یہ کہنا تہا کہ فتانہ نے
دلمین کہا کہ لوح تو تو نے دیکہا اب کیون جب ہی رہا ہے سو بکے سامنے امیر کے صورت اصلی بنا کے

امیر نے دیکہا ایک [illegible] بیا کو زہ پشت کہڑی ہی امیر کو سلام کیا امیر اوٹہی کہا تم کون ہو فتانہ نے کہا مین ایسی
اور کہا مین [illegible] ماہ سیما دختر انشارستان کی ہون اور اسکی کہنے سے لوح تمکو دی امیر نے کہا تو ایسی دائی امان
تم میری جان ہی جان بچی ہو اب آؤ بیٹہو فتانہ نے کہا واری مین رہ نہین سکتی لیکن اتنا اور کہی جاتی ہون
کہ اگر کوئی میری صورت بنکے آوی یا کوئی [illegible] ہون لوح کو دیکہ لینا اور اوسکو سمجہا احمق ہی تم تو فہمیدہ ہو
بلکہ ہماری ملکہ کی بات سے واقف نہین غرض امیر نے بہت سا کہا تا کہا پر فتانہ نے [illegible]
لجانا اور باہر آ کے [illegible] سو کر [illegible] ملکہ پاس [illegible] احوال کہا اور یہان امیر نے پہر وہی لوح کا حال
اونہون نے کہا مبارک ہے اب جو لوح کو دیکہا وہین لکہا ہے کہ ای [illegible] اگر تیرا ہات لوح آوے تو تنہا
اس باغ سے نکل کے داہنی طرف جانا اور وہان جو کچہ عجائب دیکہے لوح دیکہ لینا غرض امیر نماز صبح کی پڑہ
کے سبکو رخصت کر کے کہ تنہا لوح [illegible] حکم کرتی ہی داہنی طرف چلی وہ صحرا و بیابان [illegible] پہر چلی گئے اب دیکہا تو
ہوا گرم چلنے لگی حرارت آفتاب زیادہ ہوئی زرہ جوشن جلنی لگی غرض یہان تک ہوا زیادہ ہوئی کہ مثل
آندہی کے کہ وہ ریگستان تہا اور [illegible] ریگ اوڑتی تہی اور [illegible] سا ہو گیا ریگ کا اور اودہر سے ادہر اور ادہر سے
اودہر [illegible] امیر کا مارے گرمی [illegible] حال ہوا اون [illegible] کے واسطے سایہ [illegible]
جیسے [illegible] باؤن [illegible] یہان تک ہون امیر زور کرتے ہین [illegible] تک
[illegible] جب تو جاتا جان گئی اوس وقت لوح [illegible] جو دیکہا لکہا ہی کہ جس وقت
تو بیابان ریگ [illegible] ہو گئی تو وہ دریا ریگ کا ہی اور وہ سب ریگ نہین ہی مچہلیان ہین [illegible] تو تنہا
[illegible] ایک [illegible] مچہلی [illegible] سوار سامنی تیری آویگی اور وہ مین سینہ کو توڑ کے [illegible] نکل
جاینگی بعد اوسکے جتنی مچہلیان ہین تمام ہین کو تیری غربال کر ڈالینگی تو وہ مچہلی بہوت جادو ہی
اسکا اسم کو تیر [illegible] پر کر کے مارنا [illegible] جانیگا وہ سب غایب ہو جاینگی نہین تو [illegible]
ہو گیا [illegible] کہ یہ [illegible] امیر نے [illegible] اب جو غور دیکہیں [illegible] مین ریگ نہین [illegible] مچہلیان
ہین اور مچہلی [illegible] سوار سامنی [illegible] امیر [illegible] آئی امیر نے تیر مارا وہ مچہلی [illegible] گئی تیر [illegible] اور
غل ہوا [illegible] جادو [illegible] اب [illegible] اوسی [illegible] دیکہا کہ ریگ سب غایب
ہی اور ایک ساحر فقیر کی حالت [illegible] امیر حیران [illegible] بغل سے [illegible] کے سلام کیا

در بند

امیر نے جو دیکھا دیو بھی بیچارہ کہ ہمارا دیو وزیر ہے اوسنے کہا یا امیر وہ بارگاہ زربفتی حاضر ہے اور سب دیو
پری اوسمین موجود ہین چلیے مین بلانی آیا ہون اب جو امیر آکر دیکھین بارگاہ برپا ہے دیو پریون نے سلام
کیا امیر اسباب سے بہت خوش ہوئے کہ یہ عجایب طلسم ہے کہ بارگاہ سات رہتی ہے امیر نے حال فتح کا
سب سے بیان کیا نماز پڑھی کہانا کہایا آج ورنگ تمام رات اوسمین رہے پہلا دربند سوت جادو کا امیر نے
فتح کیا نماز صبح پڑھ کے لوح کو دیکھا اوسمین لکھا ہے کہ سوت جادو کا دربند فتح ہوا اب بائین کو جانا امیر
چلے جب دن بہت چڑھا تب سرد ہوا چلنے لگی ایسی چلی کہ مارے سردی کے بے خیال ہوا بعد ایک ابر پیدا ہوا
اور ترشح ہونے لگی اور اولے بہت بڑے مثل پتھر کے امیر نے سپر پر روکنا شروع کیا اوسی ہات مین لوح
تھی اب جو لوح اونچی ہوئی وہ ابر مثل دھوئیں کے پھٹ گیا اور ہوا بھی موقوف ہوگئی دیکھا کہ ایک ساحر ہوا پر سے
آسمان پر سحر کر رہا ہے امیر نے لوح کو دیکھا لکھا ہے کہ اوسی دربند کا یہ مرحلہ ہے اگر افگر جادو یہی اسم ہے اوسکے
تیر مارنا امیر نے وہ ہی کیا تیر چلے گرا ایک ہی ہوگیا غل ہوا کہ کشتی مین افگر جادو دوسرا دربند افگر
جادو کا فتح امیر نے کیا جب روشنی ہوئی دیکھا کہ ایک پری آئی سلام کیا اور کہا بارگاہ موجود ہے چلیے
امیر بارگاہ مین آئے بیٹھے کہ ایک پری نے کہا یا امیر ایک پری زادہ نشست چلی آتی ہے امیر نے کہا آنے دو دیکھا
کہ فتانہ آئی سلام کیا امیر نے کہا آؤ جانا کہ لوح دیکھین جو جو احسان اوسکا ہے [illegible] کہا فتانہ نے
حال ملک کا کہا اور کہا تمنے لوح کو نہ دیکھا یا امیر خبردار رہیو کہ مین ہون کہ لوح دیکھ لینا مین کون ہی آئی ہون کہ اب
لاانس سوت جادو کی [illegible] انتظار پاس پہونچی غصہ بہت کیا تھا مین [illegible] ہون کہ تیر سے
قتل کرین تو ملک نے مجھکو کہا مین کہنے آئی ہون خبردار رہنا یہ کہکر وہ چلی گئی حقیقت مین وہ فتانہ
اصلی تھی سمجھا نے آئی تھی صبح کو امیر نے لوح کو دیکھا لکھا ہے کہ اب جو جاؤ گے تو دربند تر خان بن
خونخوار کا ہے وہان سحر بہت ہے اور سپاہی ہین لوح کو دیکھ لینا فتانہ بھی خبر اسکی دیتی گئی تھی امیر
چلے اب شہر شہر کے چلتے ہین کہ کیا مزہ چلتے ہین چلنا جب وقت آئیگا یعنے دوپہر کا جب کوئی
سامنا ہوتا ہے دوپہر چلنا پڑتا ہے غرض اب دو پہلے چلی بیچ مین راہ امیر وہان آئے کھڑے ہوئے دیکھا
کہ ایک درخت پر دو جانور ایک عقاب دوسرا سرخاب نام اسکا کاوس دو فونون ہی بیٹھا ہے اور
آپسمین باتین کرتے ہین سرخاب کہتا ہے کہ اگر طلسم کشا ہمارے درخت کے تلے سے نکلا تو جان تک

طلسم فتح کیا اور اگر یہ سرک سے گیا تو مارا پڑیگا اوسکو کیا خبر ہے یہ جو سنا امیر نے کہا یا امیر خوب سنجے
سنا ایسا ہو کچھ فریب ہو لوح کو دیکھو کہ اسمین ہے وہ جانور کوئی لگے کہ سنا اگر اوسنے لوح کو دیکھا وہ
وہ خانہ خانہ دیکھے گا لوح مین راہ سرک کی ہے اب اوسپر عمل کیا اور مارا پڑا اب امیر کی عقل حیران
ہوئی کہ لوح کو دیکھے کیونکر کرتے ہین یا امیر لوح دیکھنا وہ اب بھی لوح مین فرق نہین ہوا امیر نے
لوح کو دیکھا لکھا ہے کہ اگر اوس باغ کے پاس پہونچے تو وہ سب عامل خونخوار کا ہے اور یہ اوسکے دربند کا
مرحلہ ہے وہ جانور نہین بلکہ کاوس جادو ہے یہ تیر مارنا اب جو امیر دیکھین وہ پہلے لوح دیکھنے سے
جانور اوڑ گیا اور لوح مین وہ ہی راہ سیدھی سرک کے جانے کو تھی امیر اودھر ہی سے چلے اور کاوس
جو گیا جا کر خونخوار سے خبر دی کہ طلسم کشا آتا ہے ہمارے قریب ہین آ گیا یہ سنکے خونخوار نکل آیا
چار سے جادوگر ساتھ ہین سینہ و کاٹھیا ہو رنگا ہوا بات بازو پر لنگ بندھی ہوئی سامنے سب کے
ہات مین ادر وازے ہے کھڑا ہین امیر نے دیکھکر لوح پر ہات ڈالا وہ پکاری کہ کیا دیکھتا ہے اسی لوح کے
پر وہ سب جادو ہی ہے یہ کہکر ایک نے سانگ ماری امیر نے خالی دی دوسری نے حربہ کیا امیر نے
خالی دیکے ایک تیغ کا مارا وہ گر پڑا ہو گیا پھر تو چہار طرف سے گھیر لیا امیر نے مارنا شروع کیا بہت سے
مارے گئے آخر کو بات امیر نے تنگ کی اب لوح کو دیکھا لکھا ہے کہ جو سب مین او نچا ہے وہ ہی خونخوار
ہے اوسکو مار تو سب جاتے رہین امیر جو دیکھین دروازہ جو گھٹ پر کھڑا ہے امیر نے حملہ کیا سب بہ
گئے امیر اوسکے برابر پہونچے اوسنے حملہ کیا امیر نے خالی دیکے ایک تلوار ماری سر پر وہ مر گیا اندھیرا ہو گیا
اور غل ہوا کہ کشتی مین ترخان بن خونخوار ہو واب جو اوجیالا ہوا دیکھا القصہ تیسرا مرحلہ
ترخان بن خونخوار کا امیر نے فتح کیا امیر کو بارگاہ مین لیکر چلا وہ جادوگر ایک شہر دیکھا لگی ہوئی کمان لگی
رات ہی امیر نے باغ دیکھا آرام کیا صبح کو اوٹھ کر لوح کو دیکھا اوسمین لکھا ہے کہ اگر پرزہ کا نام کرکے دوسرے
دن جانا اور آگو زنگ جادو کا باغ ہے اور اوسی باغ مین راہ طلسم کی اگر لوح کو دیکھکے کام کرنا ہے سنکے امیر کو
تعجب ہوا کہ ایکدن صبر کرو غرض ہو جب لوح کے دوسرے دن امیر چلے دوپہر کو ایک باغ ملا اوسمین جو آئے
دیکھا گنبد قریب چار سے جادوگرنیان بھکاریان رنگ کی اتو ہین امیر و گلال موہنہ پر ملے ہوئے اور
اونمین زنگ جادو سبکی مالک اوسکی ہی ہات مین بھکاری اوسمین ہو رہا بکل رہا ہین

امیر ایکطرف باغ مین ایکدرخت تلے کہڑی تہی حیران دیکہہ رہی تہی کہ خیال لوح کا آیا امیر نے لوح کو دیکہا
اوسمین لکہا ہی کہ جو زہرنگ کے باغ مین جاؤگے تو وہ سب آگ مین بہکاری رنگ کی ہی اگر اوسنے بہکاری
ماریگا اور ایک بوند بہی بدن پر گری لوح بہی بیکار ہوگی پتہر کی ہو جاویگی اسطرح اوسے مارو کہ وہ شکبہی امیر حیران
ہوئی کہ کونسا حربہ کرون کہ ایک ہی بار اودہر سے امیر کو دیکہ لیا اور زہرنگ سے کہا یہ مرد کون ہم مین کیونکر آگیا
کہ زہرنگ نے دیکہا جاتا کہ وہی طلسم کشا ہی کہ جسکے واسطے انتشار سب ہوا مین بہی اوستا ہی کہ اوسکا
کام تمام کرونگی یہ دیکہہ کر بہکاری اپنا لیکر امیر پر دوڑی امیر نے پروردگار کو یاد کیا جب بہی برابر آئی اور کہنے لگی
کہ اے شکنندہ طلسم کدہر آیا اب بہی گا اور تو کہا دیکہتا ہی امیر نے کہا ای جان جہان مین تمہاری حالت
دیکہکر محو ہوا چاہتا ہی کہ تجسے صحبت کرون اور امیر کی بڑی تعریف کرون جہاں مین ویسے کات
اور نقشہ اور وہ بیڑہ جان نکلی جاتی ہی یہ تو امیر کہتے جاتے ہین اور دلمین امیر کو یاد کرتے ہین کہا امیر حیا
امیر ہوا اور اوسنے یہ جو سنا بیچین ہوگئی امیر صورت دیکہکر دلمین کہا اہا زہرنگ نے آخر تو کام اسکا تمام کرگئی
اب جوان ہی اسسے صحبت داری کرکے اپنا ہی سر نکال لی کہنے لگی کہ بیا کونسی مجہین بات ہی
جو تم یہ کہتی ہو جہوٹ کہتے ہو امیر نے کہا قسم ہی ای جان جہان میری یا بخر جان جاتی ہی اور کوئی ساعت کو
ہم تم الگ چلین یہ سنکر باتین کرتے کرتے امیر برابر اوسکے آگئے ہو ہاتہ پکڑ لیا جسقدر بہکاری پانی تہی
کہا چلو وہ تو فریفتہ ہوگئی تہی اور جو سامنے تہین حیران ہوگئین کہ یہ کیا ہوئی تہی انتشار سب اور اب
کیا ہوگیا اور یہان امیر نے بہکاری پکڑ لی زہرنگ نے کہا ای طلسم کشا اسکو چہوڑ دی اب اسمین کوئی
بوند کسی پر لگے تو جل جائیگی وہ تو کہا ای امیر نے بہکاری کو اوسطرف دیا اور اوسمین سے رنگ نکلا
زہرنگ کے موہنہ پر لگا اور جہلکی جہوٹ پڑی مثال آتش بازی کے آگ ہر طرف سے لگی لگ گئی امیر تو چہوڑ کر
ایکطرف کہڑی ہو رہی اور یہ سب جل کے راکہہ ہوگئین بلکہ باغ بہی جلنی لگا امیر تو باہر نکل گئے وہ
سب معلوم ہوا کہ کہان تہا جل اور تاریکی ہوئی کہ کشتی مرا نام مین زہرنگ جادو بود ہجو تسامر جادو امیر سے
زہرنگ جادو کا مقید کیا اب جو دیکہا سامنے سے دیو آیا اور کہا بارگاہ حاضر ہی امیر بارگاہ مین رہی صبح کو پہر چلے
ایک صحرا مین جاکر دیکہا کہ آگ لگی ہی اور شعلہ اوسکے بلند جاتا ہی امیر نے حیران ہوکے لوح کو دیکہا لکہا
ہی کہ یہی راہ طلسم کی ہی اسی آگ مین اسم اعظم کو پڑہکے کود پڑے تو کہا ایک خفقان امیر کو ہوا پہر

گس

سگی

کونہ پایا

۱۳۷

کو نہ پایا کہ اوسمین کودی لوح کو موہنہ پر رکہکر بعد تہوڑی دیر کے پاؤن زمین مین لگی آنکہہ کہولی دیکہا
کہ بہت میدان ہی اور سامنے ایک ہاتی زنجیر پاؤن مین بندہا ہی سب اور وہ ہی راہ ہی امیر نے لوحکو دیکہا
لکہا ہی کہ بعد جب آگ سے کودکے وہان آؤ کہ جہان فیلان جادو ہی تو وہ دیکہیگی کہ زنجیر ہی بندہا نہین ہی لیکن
کہلا ہی ہوگا اور پہنچے کو بندہا ہی جب تو جاویگا تو بہر دوڑیگا اگر زرا بہی بدن پاس تو تیرہ جہوکی جل جائیگا بہتر
کہ پہرو اوسکی تو دیکہنا یا مین جہان جسید اسکے تخانا نہین تو اوسکی اسوقت سے بیچی لگا جب
سامنے بہاگے تو پہلو سے تلوار کہین بدن سرون پر زور سے لگا دینا وہ آتش بازی کی طرح چہوٹ جائیگا
اور سامنے اوسکے جہان وہ کہڑا ہی ایک جادو ہی امیر جو دیکہین کہ ایک بڑا سا غار ہی اور سر بندہا ہی تو وہی
حمزہ وہ تو چہوٹ گیا اور غل و شور ہوگا تو اوسے تاریکی مین آہی ہیتین یہ اسم کرکے اوس جاہ مین کود نا
امیر نے اوسپر حملہ کیا وہ دوڑا امیر نے کو آئی ایک تلوار ماری اسکو اور پاؤن پر جا رہو نکل کہا زخم اوسکے
لگا دیکہا کہ مثل انار کے چہوٹنے لگا امیر جاہ مین کود پڑی ہر بہر بہی پاؤن زمین مین لگی اب جو دیکہا
ایک صحرا ہی اور اوسمین ہزار ہاتی ہین امیر دیکہکر حیران ہوئی کہ ایک سے تو جان بچنا مشکل ہوا تہی
اب کسکسکو مارینگے اور ایک ہاتی امیر پر دوڑا امیر نے تلوار ماری سر اوسکا کٹ گیا اور تیون نی
امیر کو گہیرا امیر نے لوح تو موہنہ پر رکہکے تلوار ماری شروع کی صد ہا ہاتی مار ڈالی کچہ اوسکے پیٹ سے بچی سب نکل گئے
گئے اوسکو خالی دیکہا اور تلوار ماری دو ہوگیا لیکن کہان تک ہزار ہا چلی آتی ہین امیر تہک گئے آخر حیران
ہوکے لوحکو دیکہا لکہا ہی کہ اگر جہوٹے سے نکل کے ہاتی ملین تو اون مین ایک سیاہ ہاتی ہی یہ اسم پڑہکے
تیر اوسکے مستک پر مارنا امیر نے وہی کیا جب وہ مارا گیا سب غائب ہوگئے اب جو دیکہا تو کوئی چار گہڑی
دن باقی ہی امیر نے دیکہنا شروع کیا کہ ابہی ہماری دیو نہین آئی آخر سب سوچ کے آگے جو بڑہی ایک
سیاہی معلوم ہوئی اب جو نزدیک آئی دیکہا کہ چاردیواری باغ کی ہی اور وہان جو زہرنگ کی اور
فیلان کی ارتہی انتشار پاس پہونچی تہی دونون زانو اوسنے بیٹہے اور تمام حال زہرنگ کا سنا کہ
عاشقی کے دم مین ماری گئی انتشار نے کہا صاحبو جو کوئی لوح لادی اوسکو اپنا وزیر کرون اور
عقل میری حیران ہی کہ سوائی چار آدمیون کے کسی کے سامنے لوح میرے نہین رکہی اب مین کسکو
کہون میرا ملازم اور اوسکا دوست ہی جو لوح اوس تک پہونچی امین وزیر کرتا ہون یہ جو کہا

ست

تزویر جادو اوٹہا اور دمدمہ بج گیا باغ مین درخت کا مالک تہا اسیکا ہی باغ ہی امیر باغ مین آئی دیکہا کہ ایک درخت
چاندی دوسری سونی کی ہی اور نہرین جاری ہین ہر روش مہندی کی نشان ہزار طرح طرح کی گل بوٹی
گنبد اگو زبل بلہ میلے امیر سیر کرتے ہوئی چلی خوش ہوئی کہ آج اس باغ مین رہو بدر گلو ہی اب تک نہین آئی
جب تہوڑی سی بارہ دری پر آنکہ دیکہا کہ تخت پر ایک پیر مرد سفید ریش بصورت نورانی بیٹہا ہی کہ
کو تہوڑا ہی امیر کو دیکہکر اوٹہا اور کہا یا حمزہ آؤ امیر نے ہمراہ آنکے کہا السلام علیک اوسنے کہا وعلیک السلام ای
طلسم کشا خوش آمدی امیر کو بٹہایا اور کہا جا در بند تمہی توڑی اب یہ باغ ہی ان ہی اور ای طلسم کشا
مین انکو کب در لگا ہوا ہی ہون امیر نے دیکہا کہ صورت ہر اوسکے ملتی ہی وہ کہنی لگا کہ میری بہائی
نی مجہ کہی لکہا کہ تو یہان رہ مین تو یہان نہین آسکتا جب کہ طلسم کشا یہان آوی تو اوسکو
مکتوب دینا اور کہنا تو ای امیر ابشو لوح تمہاری ہی یہاں سے نکال کی آگے کہ یہ معلوم ہوگا تو یہ مکتوب
سے باقی در بند طلسم کو توڑو امیر یہ سنکے گلی دوڑ کے لگی اور کہا ای شخص ایکم کا تو بہت بڑا احسان
ہی اوسنے کہا تو بس جالیے اب غسل کریں ہر یہ مکتوب لیکر جا ہی اسکا ہی اور ناری اور تخت
خوانمو نکو بچالا وہ پانی لیکر حاضر ہوئی امیر نے کپڑی اوتار یا اور حلو ہی اوتارے اور تاج کو کہدے لگی
باندہی خواصون نے پانی سر پر امیر کے ڈالا امیر تو نہانے لگی اوسنے لوح اوٹہا لی اور دست کرکے سامنے
امیر کے آیا اور کہا منم تزویر جادو اسی ہر طلسم کشائی کرنی چلی تہا امیر نے جلد سے تاج تو اوٹہا کے
سر پر رکہ لیا اور پیچہے اوسکے دوڑی یہ نہ معلوم ہوا کہ باغ غایب ہوگیا امیر مایوس ہوکے باہر باغ کے
نکلے دیکہا کہ سامنے سے دیو آیا نام تو ہوگئی تہی اوسنے کہا بارگاہ مین چلیے امیر نے کہا چلون تخت
کہ لوح چہین گئی پہلی تو تاج نہ لیا اور وہ ماری خوشی کے لوح کا اور انتشار سے شطاری لوح کی کر آیا تہا کی گیا
امیر نے اکر سب سے کہا سبکو نہایت صدمہ ہوا اور اوسنے جاکر انتشار کو لوح دی بہت خوش ہوا
اسکو خلعت وزارت دیا اور بادشاہ کے آگے مین لوح کو مثل گولی کے بنا کر رکہا اور سوزن جادو کی کہو رکہا
نر اسنی اوسے گولی مین بچا اوسکا ماریا اور وہ خان جادو کی ران چیری وہ گولا اوسکا اوسکی ران مین
رکہا اسکو دم کرکے اور پہر چوکی پر بیٹ کی سنبل کے رکہا سرون کے دانے اور کافور اور چمن ہا
جلاتی ہین اور سحر کرنا شروع کیا اور گہڑی کی بعد زمین شق ہوگئی سوزن اور قوغان جادو دو تو زمین مین

غایب ہوگئی اور پہر زمین برابر ہوگئی لوگونے پکارے کہا اوا اب دیکہون کون اوسکا ثانی
دوست ہی کہ لوح کو لیوی اور تو وہ اور ایک مجلس سحر کی اور کیا کرون اوس بارگاہ اور باغ کرامت
سے لاچار ہون نہین تو اوسکا کام تمام کرتا اسمین ارجل جادو نی کہا یہ میرا ذمہ اگر نہ مارا تو نام اپنا
نہ پایا انتشار نے کہا اچہا بارہ ہزار جادوگر لیکر باغ کرامت کی سامنی خیمہ کیا اور لوگونمین اعلانیہ
مشہور کیا کہ اگر صاحبقران ہی اور دعوا شجاعت کا رکہتا ہی تو میرا مقابلہ باہر نکل کے کرے
نہین تو لوح اور تاج اور باشکا ہر وسا ہی کہ کوئی نہ سیگا کا یہان تک کہ امیر کے دیون نے سنا اور کہا امیر سے
کہا امیر نے کہا چار خیمے باہر کرو دیو نے منع کیا اور کہا کہ ہم ہی بارہ ہزار ہین لیکن جادو ہر ساکر
اور ولکینگے ہم بیکار ہین اس باغ سے تمہاری تعید ہین ساحر سے ہم نہین لڑ سکتے امیر نے کہا تمہارا
بہروسا نکلو ہرگز نہین جب تک آیا تہا سبح اور تم کہان تہی اب باہر خیمہ پر جاکر جب اوسنے خیمہ امیر کا
باہر دیکہا طبل جنگ بجوایا امیر نے دیوون سے پوچہا کہ طبل ہی اونہون نے کہا سب موجود ہی امیر نے ہی
طبل بجوایا صبح کو بارہ ہزار جادوگر لیکر ارجل آیا اور امیر کو پکارا اور جادوگرنے کہا تجہکو سب تو جاکر اسکو پکڑ لاؤ ین
جا کہ لوح نہین اسم اعظم پہلے ہی پڑہتی ہی اب اسکا مارنا کیا مشکل ہی ارجل نی کہا مین جادو نکالکی ہتہ میلا
مین آیا امیر کو کہا کہ اور مرد یہ مقابلہ کو جو کہ شجاعت ہی امیر نکلے اور آکر کہا کہ سبہی ہو مین بلا ہی مین اور شجاعت کا
طمعہ دیتا ہی اللہ رب اوسنے کہا تو دو لکی ہوس نکال لی امیر نے کہا ہمارا آئین نہین ارجل نے بہ ترنجس کا
سحر کرکے امیر پہ لایا امیر کے سر پر وہ ہی نیچ پہ سر سے باہر مثل سائبان کے نکلا ہو جہان تک اوسکا سایہ تہا
اوسکے چہرہ پر آکر گرپڑا اوسنے دوسرا ترنج پہلا ہی حال ہوا ماش سرسون کے دانے پڑہ کے مارے وہ بہی
جہرہ جہرہ اب گر روی تب تو امیر نے ایک عقرب سلیمانی ماری کمرگاہ پر وہ ٹکری ہوگیا جادوگر امیر پر دوڑ پڑے
جیسا کہ ہوگیا جادوگر بہاگے لاش اوسکی بہر لیا گئی دیو بہت خوش ہوئی تہی بادشاہ ... قادر کو
باندہ لائی اور لاش اوسکی انتشار کے سامنے ہو گئی اپنی تیغین ہیٹ لیا اور کہا ... خوش تو باغ
چہوڑ دیا ارجل کا بہائی نر جل پیٹتا ہوا نہا اوسنے کہا یہ ارجل احمق تہا مین پکڑ لاتا ہون اور باہر آیا بہت
سوہ سنگا نی ذبح کرکے حوض مین اونکا خون بہرا اور سحر کیا کئی روز مین جب تیار ہوا اوس مین غوطہ
لگایا اب جو باہر نکلا روئی تن نکلا اپنی جادوگرونسے کہا وہ بہی غوطہ مارکے کئی جادوگر روئی تن ہوئی بارہ ہزار
تہوکے

جادوگر لیکر سیدھی امیر کی باغ کے سامنے خیمہ برپا کرکے اوترا اور بیابان میں ملکہ ماہ سیما کو خبر ہوئی کہ شکستہ طلسم
سے لوح تیری باپ نے چھین کے سحر کرکے زمین میں رکھی تھی یہ سنکے ہر اسکو صدمہ ہوا کہ اب ہاتھ سے دنیا سے گزر
بڑی یاد وتین دن کے بعد انتشار کو خبر ہوئی بیٹھے پاس بہت سا سمجھایا اور خاطر جمع کی کہ اب تو کیون فکر کرتی ہی
ہی معنی لوح چھین لے ایک باغ کرامت لو نیچ ہی اوسکا بھی علاج ہوا جاتا ہی یہ سنکے جل گیا اور ملکہ کا فکر حال
ہونی لگا یا پریزدنک کہا نا نہ کیا یا سب سمجھاتی ہین کہ اونہون باغ دیکھو جواب نہ دیا اور فتانہ کو کوئی کام ہوا تھا
بنا لئی پرزون کو کہین گئی تھی اب جو آئی خبر ملکہ کی سنی ملکہ پاس آئی سبکو بتایا اور کہا داری اب کہا سے
کہا ہی داری لوح چھین گئی اور اب ساحر ونکی امیر پر چڑھائی ہی بلکہ ایک ارجل مارا گیا دوسرا ارزجل
رہ گئی تین سو کے گیا ہی پاس جان رہی گئی اگر زندہ رہتا تو ہر امید لوح کے ملنی کی تھی ای داری اسکا علاج
ہر لوح ہلا دی ہاتھ سے بلا دیا اب بہت مشکل ہی مجھکو بتا تیری باپ کہ مارے تب لوح کا جاتا ملی ہی
کہتا
مجھسے جو کھا ملکہ نے کہا ای داری ملکہ اپنی پریزدنک کیا کار دیکھ ہی یتیم ہوتی ہین اونسے کہا ہے ایک تلوار
تیار کی ہی بڑی نعمت ہے کہ اگر کسی کو ماری تین سو وہ مارا جاوی ملکہ نے کہا کہان ہی فتانہ نے دکھایا
ملکہ نے گلے میں ہاتھ ڈال دی اور کہا ای داری یہ تلوار امیر کو دی تا کہ زندہ رہے تا تو ہر لوح کی توقع ہی
فتانہ نے کہا اب تم جا تہی ہو کہ میری جان جاوی اور جو بارہ ہزار جادوگر پڑی ہین کیا وہ اندھی ہین
مجھکو جانا اب نہین ملکہ نے کہا سچ ہی یہ بہی میں نہین جانتی کہ تنگ کوئی اوسکی لی ہر کو یا تمہیں تو
کرو اسمین گوہر جادو نامی ملکہ کا مونس گڑی ہر دیکی بارہ برس رہی تھی کو مجھی پون خواہ مجھکو یہی حال
ملکہ کا معلوم ہوا کہ گوہر جادو ملکہ پاس آئی اور کہا داری اگر مجھکو دو تو مین جاکر یہ تلوار دیا آون ملکہ
خوش ہوئی اور اوسکو تلوار دی یا وہ لیکر چلی اور بیابان برجل نے امیر سے کہا ای جہاندار بابا مجھے لڑو
جو بہادر ہو امیر نے بھی خیمہ نکالا اوسنے طبل جنگ بجوایا میرکو دونو لشکر تھی پہلے ایک ساحر جو دن
مین رہو مین تین بنا اوسنے کہا مین جاکر رہتا ہون برجل نے بارود کار اب نکلا اسپی ہی خس کا تیر
بنا کے کمان مین رکھکے امیر پر مارا وہ سامنے اگر گرہ پڑا امیر پر مارا وہ بھی گرپڑا مانس کے داهنی سرپر
ماری بالا گردان ہو کے رہ گئی امیر نے ایک تلوار ماری اسکے سر پر گہین کیطرح او چٹ گئی دوسرا ات مارا کہ
نہوا تب تو امیر حیران ہوئی کہ اب قضا آئی زمانہ عمر لیریز ہو چکا اور برجل نے سحر چکایا اور کہا تو سبطرح

جادو تلوار مارو دیکھون تو کیسی اپنی صفائی ہی امیر نے تلوار کو میان مین کیا لاچار کٹری ہی تھی کہ برابر
سے ایک پہلو کے ایک مقبضہ تلوار کا امیر کو گوہر جادو نے ہاتھ مین دیا امیر نے لے لیا جب وہ سر جھکا کر نیا سا امیر
نے جھنجلا کے ایک ہاتھ اوسکا ایسا مارا سر اوسکا قلم ہوگیا امیر حیران ہوئی جانا کہ یہ بہی کسی دوست کا
کام ہی یا خدا کی طرف سے ہی اب جو دیکھی تین آیا مارا گیا اور کوئی نہ بچا گئے امیر نے دیکھا اوس کی زمین سے
اونچی اور غائب ہو گئی ہر بیون نے اپنا اسیر کی جو بی امیر فتح ونصرت ہی باغ کرامت مین آئی اور وہان جو
اوس برجل کی ہو ہی انتشار ہتا اور کہا افسوس کوئی تیرا میرے نین جن پڑی اور یہ تو میرا ہی خاطر جمع
کو طلسم کشا سے میرا کہ نہین کرسکا اور وہ دوست اوسکا ہمارا تاج مون مین سے نہین ثابت ہوتا کہ یہ لوح
اوسکو دی تھی اگر وہ ملی تو مجھکو بتا کہ یہ اب مین باغ کرامت سے لاچار ہون اور اب مجکو خوف لگتا ہی
کہ جب تک ہم ہی ارت ہر اب طلسم کو آوی باغ کرامت سے اور میرا کام تمام کری اور یہ بانفس جا بیٹھے تو کوئی
آتی گئی
ایسا کام کری کہ جسطرح ہو یہ طلسم کے آنی نہ پاوی اور طلسم تو ہمارے قبضہ میں رکھ اسم اعظم ڈک کر لیا ہے
ہو کہ جو خونخوار جادو اور خونریز جادو نے دعا کیا کہ یہ ہمارا ذمہ ہم قید کرتی ہین کر باغ کرامت سے باہر نکلی الخ
بیٹھا ہی یہ کہکر ایکی کر مین آئی اور رات روز مین سحر کرکے تیار کیا اور باغ کرامت سے پانچ کوس پر ایک
سحر ہو کیا ایک قلعہ کہ گرد باغ کرامت کے بن گیا باغ کی دیوار سے بہی بلند اور بہت ہزار دروازہ فولاد کا بنایا کیا ہوا
اور ایک انکے سامنے سے نیلے کالے ہوئی ایک ہونٹ بہی ہر دوسرا امیر دروازے کے یہ تو خونخوار نے بنایا او خونریز
نے سحر سے خندق گرد قلعہ کے بنائی بیٹ ہیوڑی تمام خون سے بہری ہوئی اور یہ خبر کہ لوگون نے انتشار سے
کہی بہت خوش ہوا اور خاطر جمع ہوئی ہر جا ہو محل مین ہوا پہلے تو برجل کی خبر ہماری جانی کی سنکر ملکہ خوش ہی
ہوئی تھی اب جو خبر خونخوار خونریز کی سنی ہر تاج ہوا فتانہ سے کہا دائی امان تم نے سنا اوسنے کہا داری ہان
ملکہ نے کہا ای دائی ایسا کرو کہ جاکر طلسم کشا سے کہ اگر یہ جو تلوار بہی ہی اسکو ایسی طرح رکھنا لوح سے کم نہ
سمجھنا لوح تو قبضہ کیوی ای اسی سے انتشار مارا جاوی گا یہ سنے ہی ملکہ کے فتانہ کو امیر پاس بہیجا
اتنی فتانہ عقاب بنکی باغ کرامت کو چلی اب جو آکر دیکھا قلعہ معلوم ہوا امیر حیران ہوئی کہ بڑا سحر کیا اور
دیوار کرامت ہر اگر بہیجی امیر کو خبر پہنچی کی تھی اور سیر بیٹھی ہی دیکھا بنا ہے باغ مین فتانہ نے صورت
اصلی بنائی امیر کو اگر سلام کیا امیر نے کہا ای دائی امان آؤ اب لوح کہان ہو دیکہین فتانہ سے خبر ملکہ کی

پوچھی فتانہ نے کہا جو جو حال تمہارا سینے میں صدمہ ہوتا ہی اور جگہ جاتا ہی کہ تلوار کو اچھے طرح رکھنا پینے بڑی بڑی
محنت سے بنائی ہی مخصوص تو اشتنار کی واسطے اگر کوئی ضرب زبانی کا اوسپر کارگر ہوگا عدالی وہاں اننا لوح کی
لوح جس والی اور مین کہہ گوئی آئی ہی کہ ہشیار رہنا امیر نے کہا ان خطاؤن ہی وہ اسم کا بتائی بتا فتانہ نے کہا اگر
اسم ہی ہوتا تو لوح کو دیکھ لیتی ایسا کہا انکا وہ دوست تمہارا استاد وہی ہی تو آخر ہمین کا شیخ والا ہی اور اگر یہ
کوکر تاج وغیرہ اوسنی دیا وہ کیا دیا تا وہ تو بیان کیا ہی اسمو تھیا اور او خدا حافظ یہ کہکر فتانہ چلی گئی اور صبح کو دو
ہر دون نے امیر کو خبر کی قلعہ کی امیر نے باہر آکے دیکھا نہایت حیران ہوئی اور سکو رنج ہوا کہ اب کیونکر باہر
نکلیں گے لشکر امیر باغ کی بابت بکی ہے جیتے ہر چیز کو اور وہان اکر دیکھا کہ باغ سب ہی قلعہ بند ہی اور اندر باغ
کھولی ہی امیر نے کہا کیونکر اسکی سوتے مین کوئی دانستہ جادو ہی اور نہ اسکی راہ ملتی ہی مگر گریہ و زاری کرتے تھے
خدا سے جاہتے لگے جب روتی روتی قریب صبح کے آنکھ لگ گئی تو اوسی تخت پر حضرت صالح ع کو دیکھا
اوتری ہی اور ایک نور ظاہر ہوا اور اگر کسی کیسون ای الٰہی لوح کو جہین وہا دیا اب کیونکر فتح کرو گے امیر نے
قدم بوس کر رو پڑی اور کہا بقصور ہوا اوسی وقت ایک مکتوب دیا اور کہا صبح کو اس اسم کو دم کر کے اژدہی
کے منہ میں کو ہونا اور آگے مکتوب پر عمل کرنا امیر اوٹھی مکتوب لیکر خوشی آئی اسی سبب سے خواب بیان کر کر
باہر نکلے اور اس اژدہی کے آگے پہلے تو کیا کیا و لیکن آیا آخر بسم اللہ کر کے مکتوب منہ پر رکھ کو دیکھا اس طرح
کہ کہین دامن اوسکا نہ لگ جاوی یہ فرمایا تھا اوسی طرح امیر الگ کو دیکھا اب جو زمین پر پاؤن
لگا دیکھا کہ اژدہا تو اوسی طرح پڑا ہا اور ہم اس باہر نکل آئی سامنے خندق ہی اور اژدہون امیر نے مکتوب کو
دیکھا لکھا ہی کہ خون ریز جادو وہ درخت تلی کھلی اوڑھی بیٹھا ہی اوسکو مارو امیر جو دیکھیں ایک طرف
زمین جس طرح نیکائی میں ٹپ ٹپ کرتا ہے ایسے بوند بوند اوس خندق میں گرتی ہی اور درخت
تلے خون ریز جادو کھلی اوڑھی بیٹھا تھا امیر کو دیکھکر حیران ہوا اور دوڑا ایک تاریل مارا اور وہ بیٹھا اوس
مین سے شعلہ نکلا امیر پر چلا جب برابر امیر کے آیا آدھا اوپر اور آدھا نیچے وہ شعلہ نکل گیا اوسنے زرا ہی
سر سون کے دانے مارے وہ بھی ادھر اودھر نکل گئی جب قریب سے دوڑا اور دوسرا پیدا کر کے چاہا کلوتی
امیر نے جست کرکے ایک ایسا تلوار ماری دو ٹکڑے کیا ہوا زمین پہلے اسکی سر سے زلزلہ مچ گیا تھی خونخوار
رسوی کہا ہاتہ زمین جو ملی گیرا کے نکل آیا اب دیکھی نہ وہ خون ہی نہ خندق آتش بجھ گیا ہی

امیر کو دیکھکر اسنے ایک سحر پڑھ کر ایک سحر کرکے امیر پر مارا جب قریب آیا دو ٹکڑے ہو گے مگر پڑا امیر نے
مکتوب کو دیکھا لکھا ہی کہ تیر جادو اسم دم کرکے جانے نہ پاوی اشتنار پاس اگر جلا گیا تو کام مشکل
ہوگا اور اسنے یہ ہر سید اگر میں تجھکو جانے اور مین تیر جو لگا دو سا ہوا تیر ومار اور غل ہوا اگر کشتی مرا
خونخوار جادو ہوا اب تو اوجالا ہوا نعرہ قلعہ بھی نہ خندق سامنے دروازہ باغ کا راست کا ہی دیو چلے
آتے ہیں امیر نے مکتوب کو دیکھا لکھا ہی کہ ہرگز باغ میں نہ جانا بلکہ جس طرح چلے ہو دہنے ہاتھ کی رست
کو گوئی ہی مقام ہوت کیطرف اوسیطرف ابھی جاؤ امیر یہ سنکر پہنچ گیا اوی کہ یہ نیا حکم ہے
دیو کو جھوڑ کے امیر چلے جب تل کوس آئی دیکھا کہ آتش صحرا میں لگی ہی شعلہ نکلتے ہیں امیر
نے مکتوب کو دیکھا لکھا ہی اسمین کود اب امیر کیسا کیسا گھبرائی پاس جاتی ہین ہو آنچ
مین آخر امیر کو غصہ آیا آنکھین بند کرکے کود پڑی چار گھڑی بعد زمین پر پاؤن لگی دیکھا کہ باغ ہی اور
کوئی دیو اوسمین ہنستے ہین پہلے تو امیر دیکھنی لگی کہ یہ دیو ہمارے ہی تو نہین جب دیکھا اور میں امیر نے
مکتوب کو دیکھا لکھا ہی کہ اگر بعد آگ کے جو باغ میں دیو ملیں وہ سب جادو گر ہیں دیو بنی ہیں بلکہ
سوزن جادو اور دخان جادو جنکے پاس لوح ہی وہ بھی انہی میں ہیں سوزن کو اس طرح مارنا کہ نقش ہو
ایسا نہ کہ دو ٹکڑے ہو تو لوح کو صدمہ پہونچیگا اور انکا کام تمام کر امیر دیکھ رہی تھی کہ انہوں نے بھی
امیر کو دیکھا اور دشمن اوسنے گل اسنے آرہ پنت ہنگل لی ایکا امیر پر ملی امیر تو صمصمدون
ہزار دست سے لڑ رہا تھا امیر نے پہلو بین خالی کیا اور انکا ضرب دیوار پر آیا اور جبکے تلوار ماری اور دو ٹکڑے
ہوا دو جادو گر مار ڈالی تیسرے کو پاؤن کی تختہ پر زخمی کیا وہ مگر بعد الغنی دخان جادو اور سوزن کو امیر نے
اس طرح تلوار ماری کہ اوجھا است سر کہ سر اوسکا شق ہوگیا اور لوح کا غلولہ اوسکے سر سے
گر پڑا امیر نے دوڑ کے اوٹھا لیا اور اوسکو مار ڈالا ایک زخمی گر کر تڑپ تا بھاگا امیر اور نے لوح لیکے باہر
آئی غار سے سلامتی سے دیو ملی آئی باغ کراست میں اللہ کا امیر نے کہا لوح ملی سب خوش ہوئی
اب حیران ہوئی کہ لوح کو کیونکر نکالون مکتوب کو دیکھا لکھا ہی کہ غلولہ کو تراشو اور بیچ میں سے
امانت لوح نکال لو اور اسکی ٹکڑو کو بھی اچھی طرح رکھ چھوڑنا کام آوینگی اور جبکو ٹکڑا او دو گے
سحر اثر نکریگا اور وہان اشتنار کو خبر ہوئی کہ دونو مارے گئی لوح جاتی رہی ہلاکت شاہ لے گیا سر اوس نے

بسبب سبکی سامنے کے نہ ہوتا لیکن زلف اور رات کی روشنیان کا اثر نہیں خبر ملکہ ماہ سیما سے جو ہوش آئی جو بہتی
نہایت خوش ہوئی فتانہ سے کہا ای دایا تو جاکر امیر کو میری طرف سے مبارکباد دے ای اسنے انکار کیا
قدمون پر ملکہ کے گر پڑی اور منت و لاچار اونکو فتانہ معقاب بنکے امیر پاس آئی امیر کو سلام کیا اور کہا مبارک
امیر بہا تب کی کہ بڑی ہوگئی اور فتانہ کا ہات پکڑ لیا اور سے کہا اونکو بلاؤ مین اپنے ہو اور ای دایا ہی بخشے دوگا
امیر نے کہا مین مبارکباد تب قبول کرونگا جب تک تم قسم نہ کہاؤ گی فتانہ نے کہا کیا امیر نے کہا پاس
ملکہ سے کہو کہ خدا نے یہ مجھ پر رحم کیا کہ لوح علی جادو نہ [illegible] کیا فن کی طرح تو ہی ابھی [illegible] باقی
میں کسے دیکھا ہی کہ فتح ہوا اور یا مین بھی زندہ رہون یا مرون اور فتانہ سے ملاقات ہو تو دلکی ہوس نکلی
ایکبار سے ہو رہی مجی اور [illegible] اس سے تو یہ احسان کیجے اگر آپ اور مین یا مجکو یہی نہیں تو ہرگز مین تو نہ جیا
کو رہ بند کیے نجا دو نکلا جب فتانہ نے قسم لی کہ مین ملکہ سے کہونگی امیر نے [illegible] فتانہ نے [illegible] اگر سب حال ملکہ
سے کہا ملکہ تو قدمون پر گر پڑی کہ ای دایا ایمان وہ سچ کہتے ہین تو ابھی جاکر لا آو غرض فتانہ پہر بات کہتی
کہ امیر پاس آئی اور کہا چلو امیر نے [illegible] لگایا تھا [illegible] فتانہ سے کہا تخت پر [illegible]
فتانہ نے کہا تنہا تم چلو مین ستر سے ای چلونگی غرض باغ سے باہر آئی اور ستر سے تخت بنایا اور امیر
امیر کو سوار کرکے لے چلی آگے فتانہ اور پیچھے ہوئی بارہ دری زمرد نگار [illegible] تخت کو لاکر
دروازہ باغ پر لائی اور اندر تخت امیر کا لایا اور ملکہ نے جب فتانہ کو دیکھا تو سامان تمام باغ مین چراغان [illegible]
بنا لوکے خواصین گرد مسند پر بیٹھی کہ امیر کا تخت برابر جو تری کیا [illegible] ملکہ نے دیکھا اور امیر نے ملکہ کو دیکھا
اوس روز سے جو آج عاشق و معشوق کا سامنا ہوا دونوں کا عجب حال ہوا امیر تخت پر بیٹھے ہیں ادھر ملکہ مسند پر
فتانہ نے جو یہ حال ملکہ کا دیکھا با خفا ہوکے ملکہ کے پاس آئی اور کہا ای بی بی اسطرح مہمان کو بلاتی ہین معلوم
ہوتا ہی کہ تیسب مین بلا لائی مجھے یہ نہیں بہجا ملکہ نے کہا نہیں مجھے ہی بلایا تو فتانہ نے کہا پہر کیون نہیں اوٹہیں
کہ تو مین ملکہ نے جواب نہ دیا اور نہ اوٹھی اب سب کہتی ہین آخر کو فتانہ نے ہاتھ پکڑ کے ملکہ کو اوٹہایا تو وہ [illegible]
ایکطرف سے تہا ہوا اور [illegible] کیا ہوا اس انداز سے چلی امیر کی جان نکل گئی اور ملکہ تکیہ پر برابر فتانہ آئی تو یہان
[illegible] کس طرح فتانہ اور خواصین کہتی ہین کہ بی بی بات کرو جب دیکہا کہ نہیں کہتی اوسوقت
ایک [illegible] خواص نے ملکہ کا ہات پکڑ کے امیر کی ہات پر رکھ دیا امیر کے تو جان [illegible] بدن مین آگئی فتانہ نے کہا

یا امیر او تری غرض امیر ملکہ کے ساتھ اکر [illegible] رونق باغ ہوئے لکہا ملکہ [illegible] بعد ملکہ او ٹہی یا امیر
حیران ہوئی جاکر کیا احتیاج ہوگی ملکہ بارہ دری مین اکر اور بارہ کے دروازے سے دوسری طرف سائبان میں پلنگ
لگا ہوا تہا او سپر لیٹ رہی یہان تک کہ چار گہڑی رات رہی ملکہ ہوا فتانہ ہی گہبرائی امیر نے کہا ملکہ کہان گئین فتانہ
اور [illegible] آئی دیکہا کہ پلنگ پر سو رہی ہی فتانہ نے کہا ای بی بی لڑکی ہو تو ہی مجکو بی خراب کیا اور امیر سے [illegible]
دستور [illegible] نکالا [illegible] امیر کو [illegible] کیا ہوا ملکہ نے کہا [illegible]
مین کیا کرون فتانہ نے کہا تو لڑکی یہان چل کے بیٹھ ملکہ نے جواب نہ دیا تب تو فتانہ خفا ہو کے امیر پاس آئی اور کہا
یا امیر ملکہ نے [illegible] جاکر منا لاو امیر کو لیکر فتانہ ملکہ پاس آئی اور آپ باہر نکل کے دروازہ بند کر
لیا امیر پلنگ پر بیٹھ گئے ملکہ او ٹہ کے الگ پلنگ کی پائنتی پر جا بیٹھی امیر جو دیکہین [illegible] امیر نے ہات پکڑا
اور کہا ملکہ صاحب اگر کوئی مرا قصور ہو تو بتادو ملکہ نے کہا نہیں تمہارے میرا قصور کیا ہی اب ملکہ [illegible]
قرار [illegible] بڑی ہو گئی [illegible] اور کہا باہر چلو مین بھی چلتی ہون تو ملکہ دولہن پلنگ پر جو بیٹھی [illegible]
کہ یہ مین [illegible] اب دیکہی آگے کیا ہوگا آخر امیر اور ملکہ پر مسند پر باہر جو تری پر بیٹھے باغ ہونے لگا [illegible]
کی کشتیان جو رکہین تہین فتانہ نے امیر سے کہا پیجئے امیر نے انکار کیا ملکہ نے فتانہ کو اشارہ کیا امیر کو
پیالہ [illegible] دی فتانہ نے پیالہ پر امیر نے کہا تم جانتی ہو کہ مین مسلمان ہون اگر ملکہ کلمہ پڑہی
اور [illegible] اور لات منات کو لعنت کری تو مین پیونگا فتانہ گہبرائی ملکہ نے کہا مجہے تو عہد پہلے
ہی کیا تہا کہ مین دین تمہارا قبول کرونگی امیر نے کلمہ بتایا ملکہ پڑہ کے مسلمان از سر صدق ہوئی
فتانہ کو کہا پہلے تو بہت سا انکار کیا کہا صاحب ایسا نہو کہ یہ جو بات بارہ دری کی پہٹ نہ جاوی
جب ملکہ نے اسکی قسمین دین غرض سبکو کلمہ پڑہایا اور ملکہ نے جو تری اور انعام سبکو دیا اور اپنی سب
[illegible] سب مسلمان ہوئین غرض تین دن امیر نے خوب عیش کیا چوتہے
دن فتانہ نے امیر سے کہا اب تم جاؤ ابہی تک خبر بھی اختر کو خبر نہین ہوئی اور اگر کوئی واسطے
خبر کے اختر [illegible] کے پاس سے کوئی آیا اور [illegible] خبر [illegible] دی اندیشہ آئی [illegible] ملکہ
نی جو امیر کا جانا دیکہا اب تو نہین [illegible] ایک دم کو جاوین ملکہ نے فتانہ سے کہا آج اور رہنی
دو کل چلے جائینگے غرض اوس روز شب ماہتابی ملکہ نے دن سے حکم کیا چراغان کا اور

بڑی تیاری کی وقت شب کا ہوا چاندنی دیکھ رہی تھی اور ناچ ہو رہا تھی فتانہ بیٹھی ایک طرف طنبورا ہات
مین لی بجاتی تھی اور گاتی تھی اور امیر اور ملکہ فتانہ سے ہنس رہی ہین مسند کا تکیہ دیا تھی زانو سے الغرض
ٹانگون سے ٹانگین امیر اور ملکہ عیش کر رہی ہین کہ انتشار کہتی ہین بیٹھی کا خیال آیا کہ نہین معلوم
اب کیسی ہی ایک سرخاب جادو تھی اور عیار بھی تھی اوس سے کہا تو جا کے ملکہ کی خبر لا دی سرخاب
آیا دروازی پر کہ سے شعلہ نے دیا اور کہا ملکہ ابھی ہین جا کر کہدی کہ ایسا جا رہو کہ پہر ابھی تو عیار لو کہا رہ
دلمین سوچا کہ کیا سبب تھا جو مجکو نہین جانے دیتی یہ عقاب بنا اور ہوا کی آسمان ہو کر باغمین آکر
اس حال ملکہ اور امیر کو دیکھا اور فتانہ کو طنبورا بجاتے اور جا کر انتشار سے کہا جو اوس نے پوچھا سرخاب نی کہا
خیریت ہی اور بہت اچھی طرح ملکہ ہین کہ کبھو ایسی نہ تھین انتشار نے کہا یہ تو عجب بات کہتا ہی
کیا تو نشہ پی ہی اوس نے کہا حضور جان کی امان پاؤن تو کہون جو الگ چلئے انتشار نی کہا جھوٹی
بربادی کہو اور اوٹھ کے الگ آیا سرخاب نی سارا حال ملکہ کا بیان کیا جس طرح دیکھا تھا بس سنتے
ہی آگ ہو گیا شعلہ وزیر جو تھا اوس سے کہا جا کر مع ملکہ فتنہ خون بہل کیا سبکو قتل کر جو تیر لگا
نہ مانی شعلہ آیا اور انتشار نے اپنی لوگون سے کہا مین تو پہلے کہتا تھا کہ کوئی ایسا پیدا ہوا جو لوح لی گیا
فتانہ بھی پہنچی تھی جب مینے لوح کو رکہا تھا غرض جب باغمین آکر شعلہ نی دیکھا ہوا کی آسمان پر
سحر کیا اور اسحون ماش کی دالی پر پڑھ کے دروازے سے اندر تک پہینکنا شروع کیا جسکے وہ دانہ
لگا پتھر کا ہو گیا یہان تک کہ فتانہ جو گا رہی تھی اب زبان کو لقوہ ہو گیا پتھر کی ہو گئی اور گر پڑی امیر
حیران ہوئی کہ کیا ہو گیا اب جو دیکھا ملکہ بھی پتھر ہو کے رہ گئی خواصین جو گرد پیش کہڑی تھین
بعضے کے موہنہ سے اتنا تو نکلا کہ ارے شعلہ وہ بھی ادھ موا اور پتھر کی ہو گئین امیر جو دیکھیں کہ شعلہ تخت
پر بیٹھا سحر کر رہا تھی امیر نے چاہا تیر ماریں وہ غایب ہو گیا اور تمام باغمین آگ لگ گئی چلتے وقت یہ سحر
کر گیا جہان امیر تھی وہ تو جگہ بچی اور باقی جہان تک نگاہ جاتی تھی آگ اور سیاہی دہوئین کی ابر کہ
ایک زمانہ ہو گیا اسی حال مین گرد گرد آگ راہ نہین ملتی امیر دوسری دن تو غول کی جو چلے زمینہ پار دیکھا
ملا اور سبز چیزین تھی ہیبت ہر اور آگ جو دیکھا کو تہی یہ سب تمام صحرا کو سون تک آگ سی بہری تھی غرض کو تھی
پر کچھ روشنی معلوم ہوتی امیر نے لوح کو دیکھا اوسمین لکھا تھی اگر شاید تو باغ زمردنگار مین آدمی

اودہر

اور شعلہ

اور شعلہ سحر کر رہی تو یہ اسم تکرار ہون پڑہ کر جو آگ کی طرف پہینکئے وہ زمین ہو گا نکل جانا اور جب
تک شعلہ نہ مارا جائیگا کوئی آدمی نہ بچیگا امیر نے وہ ہی کیا زمین ہو گیا امیر اوتر کے اوس پر سے باہر
نکلے اب جو پہر کر دیکھا وہ ہی تاریکی اور دہوان تہی اب جو آگے بڑہی دو دو پایہ کی راہ سے ملی امیر سے
کہا بارگاہ موجود تھی امیر نے حال ملکہ کا کہا غرض بہت ہی پریشان ہو کے بارگاہ مین امیر کو لائی اب تب لوح کو دیکھا
لکھا تھی انتقام کی فکر کرو جادو امیر یاد کر اب تو چلیے رات بہر رہی صبح کو لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ طلسم کشا
زیادہ رنج کرنا نہین تو عقل زائل ہو جائیگی اب تو یہ ہی سے ایک سمت کو جا امیر وہان سے کہ جسے
ایک طرف چلے صحرا اور بیابان طی کرتے ہوئی جو آگے سامنے سے ایک چار دیواری باغ کی معلوم ہوئی دروازہ
بند ہو زنجیر اندر سے کہلی ہوئی چلیے تو امیر دیر تک دیکھا کیے اور کہا کوئی کہ یا امیر نہین معلوم یہ باغ دیو جن
پری کا یا آدم زاد کا تہا جب دیکھا کوئی نہین معلوم ہوتا دروازہ کو کہول کے باغمین آئی دیکھا کہ باغ بہت بڑا بہلا
لگتا ہوا تہی امیر نے بہت پسند کیا سیر کرتے ہوئی چلی جب بیچ باغمین پہونچی ایک چبوترہ ابلق کا اور پر
مکان بنا ہوا تھی امیر جب سیڑہی پر چڑھ کے مکانمین آئی دیکھا کہ بہت بڑی لال تختی جبا ہوا چلا گیا تھی
آراستہ میزین کرسیان نقال الماریان عجائب طرح کا اسباب انگریزی بنا وہ کہو یہان فرش مخمل کا
اور مسند کشتی جادو بلوری انگریزی نہ تکا ہوا تھی کتاب سامنے کہلی ہوئی تہی اور ایک انگریز سامنے
اوس کے بیٹھا تھی وہ کتاب پڑھتا تھی وہ تعریف کے لائق تھا امیر نے جو سنا تاب نہ رہی کہا اور دیکھی تو وہ بنا ہے
والقصہ تو بت تہی یہ جو امیر نے کہا اوس بلوری نے کہ یہ باب طلسم کشا کی کتاب کو بند کر دیا اور کتاب بند ہو گئی
اب جو امیر کیا اوس پر ابہر آگیا بات سے بات کا سو جہنا رہا گیا اور وہ غایب ہو گیا امیر تمام گھبرانے لگا لوح کو دیکھا
کہ امیر یہ کیا ہوا لوح کو دیکھا اب حرف بھی نہین معلوم ہوتی اور وہان امیر نے ایک تخت زمرد نگار اوسمین
اوس کے سونے کا امیر اور سر پر جواہر نصب تھا کہلا دیکھا تہا اب امیر تمام اندر سے کہتے لگا امیر نے دیکھا کہ لوح پر
بات ... امیر نے لوح کو ضعیف طلسم تہا اور تاج کو بھی سنبہال نہ لکی کہ ایسا نہ ہو کوئی اوتار لی جاتی
آخر امیر کے جو خیال مین آیا تاج کو اوتارا اوسمین جو گوہر شب چراغ لگی تہی برابر لوح کی لال کو دیکھا اوسکی
روشنی سے حرف معلوم ہوئی اور دیکھا اوس بلوری نی ایک سرپوش سا باغ ہر زد کی لگا تھا لوح
مین لکھا تہی کہ اگر بلوری کی باغمین آ تو اوسکو قتل کرنا نہین تو تمہارے بہت مشکل ہوگا اور اگر بر تقدیر شا

بیان تھا کہ لوح مین لکہا ہی امیر یہ دیکہکر گبہرائی کہ بر تقدیر یہ کیا حال آگے نہین یا امیر بڑا غضب ہوا وہ جو بادری ہی
چلتے وقت کہہ گیا تہا اوس لوح پر یہ ہین کہ ماندی تا روز قیامت یہین جا ماندی یا تو اوسے کا لکہا ہوا پڑا اوسکو دیکہا
خوب غور کرکے تو تماشہ پر لوح کے لکہا ہی کہ شاید بر تقدیر وہ باوری نمار حاوی یا تو تاریکی ہوگیا وہ جو منزل اور غیب جہان
ہی اوسکا المنہ تو تبہی اوسکا نقب ہی اوسمین چلا امیر اوسی لال کی روشنی پر اوسی سمت جدہر تخت شاہ
آئی بڑ کر اوس نے کہ بیک دہا بعد تخت کو اولٹ دیا اور جاجا صاحبقرانی سے دیکہا ایک شاہ زادہ تخت کے نیچے بند
زنجیر ہی ہوا امیر نے زنجیر پکڑ کے کہولا تو زینا ملا لال کی روشنی پر ایک ایک سیڑہی اوتری سے امیر بڑی رات
تو سو گئی تہی تمام رات مین اوتری اب جو دیکہا ایک میدان ہی اور روشنی ہی یا امیر برابر طرف ہوا صبح
ہی اب آگے چلا ایک دریا سامنے سڑک ایک ہاتہی چار گہوڑی کی گہڑی ہی امیر نے لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ
اگر تو وہان پہونچو جہان ہاتہی ہی اوس پر سوار ہو تا آگے لوح کو دیکہ لینا امیر ہاتہی پر سوار ہوا سوار ہوتی ہی
ہاتہی ہوا کی ایک گیٹی مین وہ کس کو سر آیا ایک باغ مین امیر اوتری دیکہا کہ صد نگہبان اوس پر نگہبانی ہی
عورتین اوٹہتی ایک دو دو سوار آئی ہین سب باغ مین ایک مکان ہی کہ اوس کے اوس درجہ مین سب اوس مکان
کو دیکہ رہی ہین جب کوئی بات نہین کرتا وہ جو درجہ نیچے کا ہی اب [illegible] بہت بڑی ہی یہان
تک کہ اوسنے مہتاب نکالی ہی [illegible] امیر نے اوسکو دیکہا کوئی جانتا ہی [illegible] لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ اگر باغ مین نگہبان
ملین تو اون مردوزن سے بات نہ کرنا کار مشکل ہو گا تم دوسری درجہ پر چلی جانا امیر وہان اوس درجہ مین آئی
دیکہا کہ یہان بہی بڑی بازاری ہی [illegible] صندوق رکہی ہین اور ایک گہڑیال لٹکتا ہی اور موگری سونی کی
رکہی ہی اوس کے سامنے ایک طرف ایک گنبد ہی اوس مین ایک [illegible] امیر [illegible] بیٹہ کر گئی ہی
کہ ایک صندوق ہی آپ ہی آپ کہلا مثل جانور کی کی چار [illegible] ہی ایک ہو گیا اوس مین سے ایک جانور
نکل آیا کہ نکلا اور بولا اور کہا افسوس صد ہزار افسوس تین مرتبہ کہا اور اوس صندوقچی مین بند ہو گیا اور
تب بولتا ہی کہ گہڑیال پر لکڑی [illegible] تین مرتبہ بجا امیر دیکہ کر حیران ہوئی جانا کر یا امیر [illegible] پکڑی ہی
کہ لکڑی لگا کے ادہر دیکہ رہی ہی [illegible] اسکو سنا آتی ہین غرض ہو گئی کہ بعد وہ جانور نکلا اور وہی صدا دی
گہڑیال بہی بجا اور پہر غایب ہو گیا صندوق بند ہو گیا اب امیر نے لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ اے طلسم
اگر وہ جانور تین مرتبہ صدا دیگا اور بیٹہے اوس سے صدا مین [illegible] دم کرکے تیر [illegible] سکی سنکار مین

شب

دیکھ

گھڑیال

مارلو کہ

۱۴۵

مارلو کہ مار بیٹہ سوار ہوگا غرض تیسری مرتبہ پر نکلا امیر نے تیر مارا اور دوسری صدا پر بہی تیر مارا [illegible]
افسوس کہلے تیر جو لگا وہ سیاہ ہو گیا سارا باغ اور مکان غایب کوئی نہین سوائی میدان کی امیر آگے
چلے تو دیکہا ایک فقیر ہی امیر نے سلام کیا اوس نے سلام تو لیا اور کہا اگر یہ جا مین تجہے کہو نگا
اپنی امیر نے کہو دیکہین یہ تو بادہ جاتی ہی [illegible] امیر نے کہا [illegible] غضب کیا تو نے او ملعون اب کہان جاتیگا
[illegible] دست مین [illegible] سنا سو کیا جا کہ [illegible] امیر نے تلوار کہ ماری
[illegible] امیر نے دیکہا ایک شخص سامنے کھڑا ہی اور
سامنے دیکہا امیر [illegible] صبح کو اوٹہ کے پہر چلا ایک صحرا مین کہ بہت خوب
مرغزار تہا اوس مین ایک تکیہ ہی فقیر بیٹہا ہی [illegible] ہزار دانی کی تسبیح بیٹہا ہی امیر نے دل مین کہا
کہ عبادت گذار ہی امیر نے سلام کیا اوس نے جواب بہی نہ دیا سبب اپنی عبادت کی خیال ہی
تہا امیر کو اور اعتقاد ہوا جا کر اوس کے پاس جاون اب جو دیکہین تو جانا کہ تند ویر جادو ہی سبب لوح پہنچے
تہا امیر [illegible] کہان جاتا امیر نے بموجب لوح اسکو اوٹہا [illegible] تیر مارا [illegible] ہوا
کشتہ ہوا تند ویر جادو بود امیر کا پانچوان دربند فتح کرنا اور مارنا تخت جادو اور تند ویر جادو کو اور چہڑانا
ملک زادی کو وہ بیٹا ہی بادشاہ کا بیت امیر آگے بڑہی دیکہا کہ ایک نوجوان آگے [illegible] آدمی اور چلے
آتے ہین امیر کو سلام کیا امیر نے کہا تو کون ہی اوس نے کہا قیدی ہی طلسم خدا لطلسم کا تہا اوس گہری کی
قید سے تم نے مجہکو چہڑایا مین لوگون کے پاس جاتا ہون اب کون مین امیر نے کہا مجہکو بادشاہ نے [illegible] ہی
تب وہ [illegible] امیر اور کہا یہ اوسکی حقیقت بیان کرو [illegible] مین اوسکا بیٹا ہون ملکزادہ میرا نام ہی امیر
نے اسکا مدعا [illegible] امیر نے اوسکو دیکہا اوس مین لکہا کہ یہ دشمن نہین سچ کہتا ہی اوس وقت امیر اوسکو
لیکر چلے سامنے سے بارگاہ اور دیو جیسا ہو [illegible] امیر بارگاہ مین آئی اوسکو مسلمان کیا سات دن کہا تہا یہ
لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ باغ کہ راستہ کو دیکہا [illegible] امیر نے دیو کو کہا تم ان سب کو [illegible]
کہ راستہ تین لیجاؤ اور امیر روانہ ہوئی [illegible] بعد ایک جگہ جاند نکلا اور اوسپر کوئی [illegible] سونی
کی تہی اور تمام پہاڑ پر گل [illegible] سبزہ زار کو سون تک لالہ گل [illegible] امیر پہاڑ پر ہوا تہا
دیکہا کہ ایک آدمی [illegible] پہاڑ [illegible] امیر کو دیکہا

بکار اکہ واسطے امین دین مذہب کے اللہ مجکو چہڑاو امیر نے کہا تو کون ہی اوسنے کہا میری تو بڑی کہانی ہی
غرض مختصر یہ ہی کہ مین قوم سے جگر ہونگی ہون اور اپنی قوم کا بادشاہ ہون اکہر زمین پاس طلسم کے
دروازہ پر آیا دیکہا کہ ایک کو دن ہی وہان ہم سب اوترے اوگٹ میری بانی بہر نے جوگیا اور کون تین
جہانکا کر بیڑا او کو بہ پینکا ہین ہی کو مین بیڑا اور جہانکا کہ بڑا تو یہان مجکو قید کیا ہی امیر نے یہ سنکے لوح کو
دیکہا وہ پہر بکار اکہ یہی تمکو خدا کا واسطہ لو آیا خدا کی لہر پر تو سر وہی ہین یہ سنا اور لوح مین نکلا یہ پہر آ تو
پہر بکار خدا کا نہو امیر نام اللہ کا سنکر تہ آگئی اور اوسکو کہول دیا اور وہ بلا جست کر کے سامنے امیر کے آیا اور کہا
منم فقنس جادو امیر نے یہ سنا کہ بڑا تو وہ اوزان جاب اوسنے دوڑ کے امیر کی اوجکو پکڑا اور [illegible] او تمام امیر
نے اوجکو ات مین مضبوط پکڑا نہین تو لیکیا ہتا اور وہ امیر سے اپنا امیر نے ات مارا اور جادو اب جا کر ہتا
امیر نے سو سلیمانی جو مارے یہ وہ ہو گیا اور خون جو اوسکا گرا او وہ پیدا ہوئی اب ہم صورت امیر نے دونو کو مارا
جادو ہو باگر یون مین بڑی صدا کی نوبت آئی امیر نے یہان تک قتل کیا کہ ات تہک گئی امیر نے
ایکطرف سبکو بچا کے یون مین لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ اگر فقنس کی دم مین آیے اور اوسکو مارا تو بر دو پیچ
ہون لیکے وہ پر مین اوسکے اور وہ تمہارا سر پر تخت پر بیٹہا سحر کر رہا ہی اور امیر آیا ہوا ہی اوجکو لوحا کرو
تو امیر [illegible] ہو گا تو وہ معلوم ہو گا تیر مار پاس امیر نے اوجکو آسمان کیطرف دیکہا بادہ بر مثل ہوئی
کی بہت گیا اور تخت پر فقنس کو دیکہا وہ تو سحر مین غرق ہتا امیر نے تیر مارا امیر سے چکر کہا کے ہی گرا
تیر وہ مار او غل کی جو وہ جیا لا ہوا دیکہا کہ لاش اوسکی پڑی ہی اور صدا آواز پیدا ہوئی اور لاش سے اوسکی
اگر موز لگا دیا اور لوح پیا اب جو دیکہا لاش اوسکی اوٹہا لوح مین معلوم ہوا کہ یہ سب اسکے سحر تہی
یون مین لاکہون پیدا ہوئے چہٹا مرحلہ فقنس کا فتح کیا اگر سامنے سے [illegible] لشکر [illegible] امیر
پہر بڑی صبح کو ساتوین دربند کی طرف ترتے کو چلے وہ یہاں چلے گئے اب [illegible] آفتاب بہت ہوا ہی
گرمی زیادہ معلوم ہوتی تہی ہوا گرم مثل لو کی [illegible] امیر کا اور راہ چلنے لگی امیر نے اوجکو دیکہا
اوسمین نکلا کہ اگو کو [illegible] امیر دلکو مضبوط کر کے آگے بڑہا اب [illegible] آگ کے چلے آتے ہین تمام صحرا سے
اور امیر کے اودہر ادہر نکل جاتے ہین لیکن گرمی بالکل نہین معلوم ہوتی [illegible] جب لوح کو
دیکہتے ہین [illegible] نکلتا ہی اب امیر اگو دیکہا تمام صحرا جلا ہوا ہی اور [illegible] درخت مثل کوئلہ کے

اور جو کوئی

اور جو کوئی اوس شہر کو گیا ہی اوسکا یہی حال ہوا [illegible] یہ سنکر امیر پاس پہونچا [illegible] امیر کو وحشت
ہوئی اور ایک شخص کو دیکہا کہ مثل [illegible] جب ہوا چلتی ہی تو مثل جگنو کے چمکنے لگتا ہی اور پہر
بوجہ جاتا ہی کئی مرتبہ امیر نے یہ دیکہا اوجکو بڑا تعجب ہوا [illegible] درخت نہین ہی بلکہ شعلہ وزیر ہی
یہ دربند کا مالک ہی امیر نے اب جو دیکہا وہ نو اکہین یاقوت سی چمکتے ہی ہین امیر نے کہا او [illegible]
شعلہ اب کہان جائیگا [illegible] کے شعلے نے کہا بہلا او ضرب کہیا لکہا ہی تا قسم ہی تجکو تو دو تلوار
تجکو مارلی ہین سامنے تیری [illegible] امیر نے کہا بہلا آ مین بہتر [illegible] تو مرے کر اوسنے
کہا ہی [illegible] تلوار [illegible] امیر نے اوجکو دیکہا لکہا ہی کہ تمہاری تلوار نہ کہائی گی جو اسکے پاس تلوار ہے
وہ [illegible] امیر [illegible] امیر نے قبضہ پکڑکے [illegible] تو درخت [illegible] اب
مارے خوف کے درخت [illegible] امیر نے [illegible] تلوار ماری [illegible] ہو گیا
مرا شعلہ ہوا اب [illegible] ساتوان دربند شعلہ وزیر کا امیر نے فتح کیا [illegible] گاہ
الاہی امیر [illegible] لوح کو دیکہا [illegible] کرامت [illegible] آگے ایکطرف
امیر چلے ایک صحرا مین دیکہا [illegible] پانی [illegible] اور ایکطرف [illegible] سیاہ تمام آتا
کہ وہ [illegible] امیر نے لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ اگر مقام [illegible] جادو
اون [illegible] امیر نے تیر مارا اب [illegible] اور
کہ تون [illegible] ایک میدان مین وہ ساحر [illegible] امیر کو دیکہ [illegible] پاس
کے [illegible] امیر [illegible] امیر کے سامنے [illegible] امیر نے اوجکو دیکہا
[illegible] امیر [illegible] تلوار ماری [illegible] داخل
[illegible] اب [illegible] اٹہوان دربند بہران
جادو کا فتح ہوا لیکن وہ مینار [illegible] تلاب [illegible] دانت کی
اور ایک تصویر [illegible] سونا [illegible] ایک [illegible] وہ ہی مینار معلوم ہوا
لیکن دروازہ کہین نہین امیر نے لوح کو دیکہا لکہا ہی کہ یہ طلسم جادو ہی [illegible] مینار کو دیکہا
تو اوسکی عقب کیطرف سے جانا ایسا نہو کہ کہین اوسکے سامنے سے دیکہے تو سو ہونگے کا جہان تک

کر سامنے اپنے ایک موذی کی جہانہ با صحرا مع زندہ و پرندہ آدمی سب غارت ہو جاوینگے اور کچھ بھی فائدہ
نہوگی تو تم عقب سے جاؤ کہ کتاب اوسکی اوٹھا لینا پہر وہ بیکار اور اندھا ہو گا مارنا امیر نے
دو ہی کیا اور لوحکو دیکھا پایا ایک دروازہ پیدا ہوا امیر پیچھے سے آئے لیکن دل مین کہتا ہی کہ یا امیر بہت
لوح مین خبر دشوار ہی خدا نگہبان ہے کہ وہ دیکھیگا غرض جلد سے امیر نے پیچھے سے کتاب اوٹھالی اور اوسنے
کہا اُف امیر نے دیکھا کہ سات آگ کے سارا صحرا اور درخت آگ سے لگ گئی امیر نے ایک تیر مارا تو ڈر گیا
غل ہوا کہ نام مین ہلاہل جادو بود نہ میدان نہ کوئی اشیے رہی سوائے میدان کے امیر خوش ہوئے اول
مین کہا یا امیر اسم اعظم کو خیال کر اور اب جو بسم اللہ کہی سب یاد ہی **نوان دربند ہلاہل جادو کا**
امیر نے فتح کیا کہ سامنے سے دیو ہوچی امیر بارگاہ مین آئے رات بہر ہی لوحکو دیکھ لکھا ہی کہ اب یاقوت
مین جاؤ اب سب دربند ٹوٹ گئی امیر باقین آئے امیر تاک بیٹھے اور گذر ہوئی سب اور سب قیدی اوچھے
اوسے ملی خوش ہوئے سامان جشن کی شتر لکا کیا لگر دوش مین آیا امیر خوش بیٹھے تھی کہ سامنے
سے فتانہ آئی امیر نے کہا داعی ملکہ کلحال کہو اوسنے کہا اور سب اچھے ہوئی ملکہ نی مجکو بھیجا ہی امیر نے
کہا ہی فتانہ اب جا کہ ملکہ سے کہو کہ اب میری پاس چلی آؤ ایسا نہو کہ انتشار تمکو پہر ستا ہو مجا سے
مین وہان کہان کہ تمکو بچاؤن جا کر لی آفتانہ گئی ملکہ سے کہا ملکہ تین والی سارا سلو نیان اپنی لیکے
محافہ پر سوار فتانہ مجہولی مین آگے آگے چلی آئی تاز اور باقین سواری ملکہ کی آئی اور اوتر کر امیر پاس گئی
اور آکر قدم پر امیر کے ملکہ گری امیر نے ان ان لیکے سر اوٹھا کلے سے لگایا ملکہ نے کہا یا امیر میرے نزدیکی عجب
اور تمکو مین دیکھتی تھی کہ جب ہم کہتی تھی کہ تم میری قدم مونسے الکھین ملتی تھی اور رونے لگی تو لکھا تو یہ
یہ حال اور مین تو کنیز ہون بلکہ اوسے کمتر مجکو سمجھنا یہ سنکے امیر نہایت محظوظ اور خوش ہو اقین پہنچے
انتشار کو خبر شعلگی ہوئی کانپا اور خفا ہوا بعد خبر ہیراں اور ہلاہل کی آئی کہ دو ہی دربند ٹوٹا اسم
اعظم بیہہ کیل گیا اپنی سر کو اور زانو کو پیٹا ہو تیان کا مین بعد کہا کہ کوئی جا کے اوس ستونبر وہ کیج خبر
کر ایکے اوسکو قتل کرون لوگون نی خبر دی کہ وہ بھی تین لاکھ سے سب مسلمان ہوئیں امیر پاس ہوچی
پہر تو اپنی تین انتشار نے دیو ہی مار لقدام سے اور تو کچھ نہ بنا سکو جو ہو یا کہ یہ سب تیغہ جو جاہا وہ کیا
تمکو اوسکا بعینہ امیر کو مارینگی با خبر اب اپنی جان دونگا **اب دو کمالدار لشکر مزہ چکھا نیوالین کے جانا**

طلسم

طلسم نمر و فرنگ مین علم شاہ اور امیر کا آنا و کہ چالیس دن کا اقرار کر کے قباد اور علم شاہ اور امیر و سب
سے کر کے امیر طلسم کو گئی تھی اور جلی لشکر سو مرتاد شاہ وہان پڑی رہی کہ چالیس دن امیر گذر رہی اور اکتالیس وان
دن آیا تب علم شاہ کو وحشت ہوئی قباد سے کہ کہ طلسم مین چلی اوس راہ سے کہ جہان سے سب قیدی
طلسم جاتی ہے اور اسے جو علم شاہ کو جاتی دیکھا دلمین کہا ہائی امیر افسوس امیر جاوین اور ہم رکگیا سات شہ ہونا
تو تم اب جاؤ دوسرے دن قباد سے امیر نے بہتیے کہا قباد نے بہت سا امیر کو روکا اور کہا خواجہ سلامت پہ لشکر تجہی
بہی امیر نے نہ مانا اور طلسم مین سیدہی چلا اور اوسے جو چرخی برابا کشتی پر سے وہ صورت آئی شراب امیر کو پلائی
بعد کہ ہو بیٹھے تک تیرہو تا رہا اوسمین تھا امیر کو لی گیا پیچھے جو علم شاہ چلے تو میمون جادو سامنے انتشار کے لایا یہ
بس حمزہ و علم شاہ قیدی ہی طلسم ہو انتشار دیکھکے خوش ہوا کہ بڑی بات اب خاطر جمع ہوئی کہ ایک اول ملنا
مت گیا امیر چالاک ہی مکر سے کیا اور اگر آوے تو اسکو قتل کرین گے بیہرہ بیچارے علم شاہ کی ہو رہی اپنی کہ میمون
جادو ایا مجرا کیا اور امیر کو سمو مین گرفتار لاکر کہدیا انتشار تو اور زیادہ خوش ہوا انتشار لوٹنا اور سحر پڑھنی لگا
بعد وہ کیچ تختہ زمین کا شق ہوا علم شاہ اوسمین سمائی انتشار نے کہا تین مرتبہ زور سے پکار کے کہا
حدایہ اسکو واچہیے طرح رکہنا امیر کی تو رنج نکل گئی اب امیر کی طرف مخاطب ہوا اور کہا او ساربان
زادی مین خوب تمکو جانتا ہون کس لیے کہ تیری شکایت جمشید سامری کر گئی ہین اب تا
تیرا کیا حال کرون امیر نے بات نہ سنی اور کہا ای شاہ یہ سب تمکو بیوت بدنام کر گئی ہین اگر تمکو
یقین نہو سب کو کہہ مین تجہکو دون تیری اطاعت سے باہر نہونگا انتشار نی کہا کیون مجکو دم دیتا
ہی خیر سمجہ لونگا اب تو تو کیا گا کہ مین تیری تعریف سنتی تھی امیر نے کہا مین جان سے تو تیرا ہون کم
اب قتل ہو اگا اور تو جو کچھ ہو تا ہی سو ہو امیر نے کہا میمون نی ایک تیر سول امیر کی طرف [illegible] اور کہا جلد
کا ہون تو مار ڈالونگا اب تو ڑ کے ماری امیر کانپ لگا محو ہوئی کہ امیر نے انتشار سے کہا کہ اگر میرے
بات کہول دو تو یہ ایسا کا کون کہ بیت خوش ہوا انتشار نے میمون سے کہا امیر کا ایک ہات کہول دیا
امیر نے بانسری نکال کے بجائی کہ سب دو دیو ار مست ہو گئے اب امیر نے زنبیل سے عطر نکالا اور
اپنی تمام بدن پر ملا اور خوشبو سنگہی کی ناک سے آئی اور تیغہ ہلاہلا کے بعد انتشار سب سو گئے لگا جائی
تک کہ سب پہ بیہوش ہو گیا امیر نے کمند آسمانی میمون پر ڈالا اور اپنی پاس کھینچا خنجر سے گلو کاٹ

زلالہ غل کر کر کہ کا بند ہوا اور چہوٹ گیا کہ کام [illegible] دیر کے بعد ولی اب جب غل موقوف ہوا دیکہا کہ سب بیہوش
پڑے ہین امیر نے سبکو نکالا کیا اور انتشار کی زناری موتی موتی سونے کالا لیا ایک کاغذ بند بال چہوڑ دیا
ہوا اوسمین بلند کہا کہ ای انتشار شاہ مین شاہ عیاران عیار دیکہا تو [illegible] یا امیر [illegible] کہ ہر سال خراج
زناری کا مجکو دینا ہو شوق زناری کا ہی یہ کاغذ باندہ کے سارا اسباب لوٹ کے امیر تو [illegible] نام نکل گیا تلاش
امیر ہین اور علم شاہ جو زمین مین چلی بعد چار گہڑی کے جو زمین برابر ہوئی تو آنکہ کہولی ایک باغ اوسمین
بر ایک معروف سیاہ فام چار سو برس کا سن سر لیتا ہوا اور بغل مین ایک رستم چودہ برس کا سن بیٹہی ہے
علم شاہ کو دیکہکر عاشق ہوئی اور یہ بہی عاشق ہوا اور اوسکا [illegible] سمجہ گیا ایک حجرہ اونکا تیار ہوا
علم شاہ کو اوسمین بند کرکے ایک ساحری کو دیا کہ لیجا کر اوس مکان قیدخانہ مین بند کر تو وہ حجرہ ایک مکان مین
وہی علم شاہ نے دیکہا صد ہا حجرے [illegible] الٹی ہی ہین اور ایک ایک آدمی اوسمین بند ہی وہ چلی گیا
علم شاہ نے دیکہا کہ ایک حجرہ مین ایک پیر مرد ہی قید مین اوسسے حال پوچہا علم شاہ نے اپنا نام اور ماجرا
بیان کیا علم [illegible] اوس سے حقیقت پوچہی اوسنے کہا میرا نام شہریار شاہ ہی اس طلسم کا پہلے مین بادشاہ تہا
اور انتشار میرا ملازم اور کارکن سلطنت تہا تو ای شہریار [illegible] ایک [illegible] سب جلا تہا
کہ ایسے پاس ہو بادشاہ ہو اور [illegible] انتشار کی [illegible] جو ملک [illegible] آئی وہ [illegible] جسنے
اوکو قید کیا ہی یہ اوسکی نانی ہی ساحرہ جادوہ نام اسنے مہرہ جہر [illegible] انتشار کو دیا اوسنے سلطنت میری چہین لی
سارا گہر بار میرا قتل کیا سوای ایک دختر کے کہ وہ بہت چہوٹی تہی اوسکو [illegible] زندہ رکہا اور [illegible]
تہی اور وہ اوسکو ماں جانتی ہی نام اوسکا گلفام سروقامت ہی بس اوسنے [illegible]
مین باندہ ہی اور ہمین پلنگ پر اب سوتی ہی تو اب مجکو قول دی کہ امیر اگر طلسم فتح کرینگے تو میری
سلطنت مجکو ملی علم شاہ نے اقرار کیا اور اوسکو مسلمان کیا اور رات دن [illegible] کا حال [illegible]
کیا ہو چہوٹ گیا ساحرہ جادوہ کہتی ہی کہ میری بیٹی کو معلوم ہوتا ہی کہ [illegible] دل دہل گیا ہی اب علاج کرتی
ہی کوئی بہتر نہین ہوتا آخر زلالہ ملکہ کی دایی کی بیٹی [illegible] ملکہ کی آئی اور الگ لیجا کر ملکہ سے پوچہا کہ اپنا حال
بیان کر مین تیری [illegible] ہون جب سے [illegible] ملکہ [illegible] زلالہ جانے لگی تب تو ملکہ نے حال عاشق ہونیکا
بیان کیا اور کہا ای ہمین اگر تو پوچہتی ہی تو مجکو اوسکی خبر لا دو کہ اوسکا حال کیا ہی زندہ ہی یا مرگیا زلالہ سنکر کہ

[illegible]

سب جہوکی والونکو بیہوش کر کے علم شاہ پاس آئی [illegible] پہچانا علم شاہ سب ملکہ کا حال بیان
کیا کہ اوسکا یہ حال ہی یا علم شاہ نے کہا ملکہ سے کہنا اگر تم چاہتی ہو کہ ہم تم ایک جگہ ہون تو وہ مہرہ سیاہ جو
پاس کس طرح مجہ تم سے چہوٹ گیا اوسے باہر لگا کہ تو مارون غرض زلالہ نے ساری حقیقت ملکہ
سے بیان کی ملکہ نے کہا [illegible] کس طرح مہرہ [illegible] اور کہا بہت مشکل ہی جب ملکہ نے
سرکی قسمین دین اوسوقت زلالہ واسطے لینے مہرہ سیاہ کے چلی تو پیچہے سے ملکہ بہی [illegible]
پڑی جا سوتی ہی [illegible] برابر پلنگ کے [illegible]
[illegible] زلالہ [illegible] ایک [illegible] کا فرق ہو گیا ملکہ سے کہا [illegible] کیا کرون
ملکہ نے کہا [illegible] زلالہ نے کہا میری طاقت نہی [illegible] غرض ملکہ [illegible] زلالہ پر اور مہری سے
اوسکو [illegible] اور اپنی جگہ پر آئی زلالہ کو علم شاہ پاس [illegible] بیہوش
کیا دروازہ مقفل [illegible] برکت مہرہ کے چہوٹ گیا زلالہ نے آ کر علم شاہ کو مہرہ دیکے کہا یا حجرہ کی تیلی
تیلی الگ ہو گئین علم شاہ [illegible] مہرہ ہاتہ مین لیکر زلالہ کے ساتہ چلی شہریار شاہ نی جو دیکہا
علم شاہ کو بکہا کہ ای شہریار مجکو نہ بہولنا علم شاہ پہرکے اوسکے پاس آئی اور کہا قول مردان جان دارد
اوسنے کہا مین یہی عرض کرتا ہون کہ جب امیر طلسم کو توڑین مجہی نہ بہولنا اور اب تو جب ساحرہ جادوہ
تمہاری جانے کی [illegible] مجہکو نکالا [illegible] طلسم بند کیا ہی [illegible] اور اب تو خالی
قید [illegible] چہوٹ گئی [illegible] غرض علم شاہ بہت [illegible]
تیغ اوسکی کمر [illegible] زلالہ کے ساتہ مکان [illegible] برابر دروازہ مکان ملکہ کا [illegible] باشتیاق ملکہ پاس
آئی زلالہ دوڑی ملکہ پلنگ پر [illegible] زلالہ نے کہا وہ آتی ہین کہ علم شاہ
[illegible] ملکہ [illegible] زلالہ نے کہا ای ملکہ [illegible] جواب نہ دیا زلالہ نی کہا [illegible] خفا ہین
یا نہین معلوم [illegible] اب تم جا کر مناؤ علم شاہ آ کر پلنگ پر بیٹہے اور کہا ای
ملکہ میرا تقصیر [illegible] ملکہ نے جب کچہ جواب نہ دیا علم شاہ نے پاون پکڑکے کہا [illegible] ملکہ کو
مسند پر [illegible] زلالہ شراب لائی جب [illegible] اوسوقت جام [illegible] چار گہڑی [illegible] صحبت رہی
زلالہ نے کہا اب رات تہوڑی رہی ہی پہلے اوسکا کام تمام کرو ایک تلوار علم شاہ کو زلالہ نے لا کر دی اور کہا

تکمل

قسم کھائی کہ میں اوسکو سوتے میں مارونگا علم شاہ نے کہا کہ ہمارا آدمی نہیں ملکہ نے بات جوڑی اور کہا اچھا
کچھ بچا لیگا اسبب مرو کے ہماری جانیں جاتی رہیں گے علم شاہ نے کہا اچھا زرلالہ اور ملکہ ساتھ ہوئیں علم شاہ
تو بادہ صورہ میں آئی اور وہ باہر برج کی کھڑکی پر ہوئیں علم شاہ نے برابر پلنگ کے پہونچ کے اوسکے پاؤں کو ہاتھ مارا
اور کہا او چھوڑ او ٹھ یہ کہنا تھا کہ اوسکی آنکھ کھلی اوٹھ بیٹھے دیکھا کہ یہ تو وہی قیدی ہی باہر نے کہا او کیسا ان علوم
ہوتا ہی کہ اروح اوسکی آئی تھی یا نہیں تو میری زندگی میں کوئی سحر سے میری چوٹ سے بچے اچھا ہوا اگر تو گیا
تو میں تیری بہرا او کا بیر یاد رکھی تجھے بڑا کام نکلے گا کہ تو بہت بہادر ہے علم شاہ نے کہا او قہر نہ کیا کیجی میں
ملک الموت ہوں تیری مارنے کو آیا ہوں جب تو اوسنے بہت کیطرف دیکھا کہ مرو الصندوق ہی نہیں جان نکل گئی
سحر ہوگیا ایک غبار جاہل ہوگئی اور باہر ملکہ اور زرلالہ کا عجب حال ہوا کہ یہ انہوں نے کیا کیا غضب ہوا علم شاہ نے
وہ مرو جو دیوار کیطرف دیکھیا بادیوار ٹوٹ گئی اور اوسنے دیکھا باہر جو سحر کیا شیر نے بینگے علم شاہ پہ دوڑ کی جیسے
برابر آیا تھی انہوں نے مرو دیکھا اب جو دیکھا ایک بڑا سا سفید سانپ اس کا لال کونڈ پشت سے گہی ہوئی ،،
زمین پر گئی معلوم ہوتی ہیں بس یوں ہی ایک تلوار ماری دو ٹکڑے ہو گئی آگے بڑا ہوا کہ کشتی مرا ساحر جادو ہوا
اور باہر آکر ملکہ کو دیکھ یہ سمجھا نہیں ملکہ نے آکے سندر پہنچی ملکہ نے کہا نہیں غضب کیا تو نے آپ بھی خوف ہی کہ کیسے وہ جو
گرد جس ساحر اسکے بڑا ساحر تھا بھی وہاں ہیں گے غرض شہر سب لیے ہو سرو کنارے کرنے لگے کہ دوسرا بھی بر
شہر یار شاہ یہ خبر زرلالہ دوڑی اور کہا بڑا غضب ہوا شہر یار شاہ اور اوسکے ساحر آئی ہیں علم شاہ نے کہا ،،
بلا لو وہ تو ہمارا دوست ہی ڈرو نہیں زرلالہ آئی شہر یار شاہ کو لائی علم شاہ کو مجرا کیا علم شاہ اوٹھی مسند پر لے
ملکہ سے کہا تمہارا باپ ہی ملکہ شہر یار سے گلے لگی شہر یار بہت خوش ہوا اور کہا ای شہر یار آپ ہی
مجکو گویا دوبارہ زندگی دی اور میں اگر چہ اور سلطنت قائم کی سوا اس دختر کے کوئی نہیں اب شہر والے
کہا آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں امیر پاس چلیے اب جو خبر انتشار کو ہوگئی تو لاکھ ساحر سیدہ اوتی ہوگی یہ بھی
پاس ہی اگر ساحر ہیں لیکن بی سامان قید سے برسوں بعد آئی ہوئی سحر تک بھول گئی ابھی تو
ہوا اس بات میں ہیں علم شاہ نے کہا اچھا چلو شہر یار نے سحر کیا ایک گھوڑا پیدا ہوا ملکہ کے واسطے محافہ
اور شیر پر سوار سب کو لیکر چلو معہ خواصان ملکہ اور سب سے باہر کی دو وزیر آمین حضین کرنے لگیں کہ ہمکو بھی لے چلو
غرض سب کو سوار کر کے لے چلے اور وہاں امنت رکی آنکھ کھلی دیکھا کہ سب کے گلے میں ہیں ہم ہوں کی

آپ

7

لاش بڑی بی

لاش بڑی بھاری پڑی فرش تک باقی نہیں امیر کہا جاتا نہیں اور اوس جو ساحر تھی اونہوں نے کہا ای بادشاہ اپنی
صورت تو دیکھو یہ جو کیسا ہوتا ہے گھر دن ہاری اور ایک آواز تن سے آئی یہ حیران ہوا لوگوں نے آئینہ دکھایا
دیکھا کہ صفا یہی جا در سر و کا اور نہ ایک بال مونچھ کا باقی ہی اوسمیں ایک گرد اور کاغذ کا پرزہ جدا ہی ہونا اسکا
پیچے کلا ہی کاغذ پر لکھا ہی کہ او لوگ یہی مستم اور عیار دیکھا تو نے ہماری دمین کو کہ یہ ہی کہ مسلمان ہو نہیں تو تو
جانتا ہی کہ میں سر پر سترہ جادو گران ہوں یہ پرزہ کہ کاغذ اسنے پیادہ ڈالا تا کوئی نہ دیکھی اور اپنی جمعیت دی تھا
مار ڈالو لوگو نے کہا کہ عیار ان علی امیر کو پکڑ لاؤ سب دوڑے امیر جو جلالنا کلیم اور بھی جلال او سامنے سے بارگاہ ،،
نذر نعیم امیر استادہ دیکھی سو نے کی کلس اندر جو امیر آیا دیکھا مسند پر امیر بیٹھی ہیں بغل میں ایک برطلعت
کو دیکھا امیر نے کہا بڑی صاحب نصیب ہیں جہاں جاتی ہیں وہاں ایک مل جاتی ہی امیر کلیم اور یہ بیٹھی ہی بڑا ہی
کہ اقبال آئی امیر کو کہ رستم نیل تن اور بعد امیر آیا امیر تو بہت گیا سارا یا محفل کو بیہوش کر گئے اور علم شاہ
کو سحر کر کے زمین میں پہنچایا اور کہا بعد اسکو اچھی طرح قید رکھنا یہ جو امیر نے سنا بیتاب ہو گئے واسطے
علم شاہ کیا اوٹھی ملکہ حیران ہوئی عفانہ نے کہا اب کہاں جاتی ہی اوسکو دیکھیے جیسا حکم ہو وہ جب کہ بھی
امیر نے اوسکو دیکھا کہا بھی خانہ حیات باقی ہی اور عنقریب ملیں گے امیر حیران ہوئی کہ کیونکر انکا بلند ہی
آنکا اور امیر دلیمن کونیا لگا ای امیر اور بیٹے کے لیے کہ بہت بیتاب ہوئی غرض امیر جو مسند پر بیٹھی کہ
ایک آواز آئی کہا امیر الفتح ہی نیا امروز ہی جب تین آواز میں آئیں امیر نے پہچانا کہ یہ آواز گوش زدہ ہی
امیر نے کہا ای خواجہ اگر آئی ہو تو آؤ امیر باہر نکلا کلیم اور تار یہ جو آیا خواجہ ہیں دیکھ کے باگیں سامنے
امیر نے آمین کہا امیر امنت رہے کوئی غول یا جنات یا کیو نفس ہم جانی کہ اب امر سامنے آیا ملکہ ہی دور ہی
امیر کو بہت غم یاد امیر نے کہا ملکہ یہ میرا بھائی ہی یہ ساتھ نگاہ تو بڑا مانیگا اسکی ایسی ہی ایسی صورت تھی ،،
غرض امیر نکالا اکرامیا امیر وہ بیٹھنے کی بیتابی ہوئی اور پاس ہی تو غیر بی اسنے لیا امیر نے کہا خواجہ تکلو تو
ساتھ بہت کوئی اور وہ تو دنیا سے گیا امیر نے کہا غیر یا امیر یہ کون بلا ہی بھی لگا ہی اور اس صورت
و شکل پر بالس پہنا ہی رنگ سیاہ آنکھ نہ بانجھے ہوتا بند سرگرمیا عفانہ نے جو سب کہا اور وہی
بوالنس یہ تو ملکہ کو کہتا ہی اپنی صورت تو دیکھے امیر نے عفانہ کو منع کیا ملکہ سے کہا برا نہ ماننا یہ جمع ہی
کچھ وہ ملکہ نے کوئی جستہ وقتی جو اس نے کوئی لگا تعریف کی کہ ملکہ لال سے جو رنگ کیا غرض امیر کے آگے

اور کہا کہ تم ہو گئی ہے علم شاہ کا رنج بھی ہوا کہ گئی اور وہاں علم شاہ پہونچا امیر کو خبر ہوئی کہ لشکر ساحر نکلا آتا ہے
نہیں معلوم کہ اشتر نے بھیجا ہے یا امیر سکے باہر نکلا اب تو دیکھا علم شاہ گھوڑے پر اور کوئی گینڈے پر سوار
کوئی اژدہا کوئی شیر پر جادوگر ہاتھی پر سوار نکلا سینہ ور کا یا ہوا شعلہ ہو کر سے نکلے ہوئی آسمان پر تیر و تبر لئے
ہوا ہیں میں مخالف لباس امیر و آلکر امیر سے کہا یا امیر مبارک علم شاہ آیا بلکہ بعد محل اور فوج ہمراہ امیر بہر
بشتاب ہو کہ آئی علم شاہ امیر کو دیکھ گھوڑے سے کود پڑا آ کر کے قدموں پر گر پڑا امیر نے سر چھاتی سے لگایا
شہریار نے نظر کی علم شاہ کو بارگاہ میں آئی فتانہ سے کہا سواری اور تخت و ملکہ ماہ سیما سے ہوش سے
کہنا ہے میری بہو بیا مسند پر امیر بٹھایا بہت غلط اس کی کہ نا فتانہ نے سواری کیا اور تو وائی اور کہہ سب کہا
پہلے تو ملال سا ہوا پر جانا کہ یہ بادشاہ زادی ہی ہے اور میں ملازم کی بیٹی ہوں اور وہاں کل تمام کو یہی خیال تھا
لیکن علم شاہ نے کہہ دیا کہ نادان کو سمجھا غرض ماہ سیما کو سلام کیا اور سے بھی سلام کیا لکر مسند پر
بٹھایا اور یہاں علم شاہ نے سارا حال شہریار کا بیان کیا کہ اشتر نے نمک حرامی کی امیر نے کہا انشاء اللہ
میں تمہاری حکومت دلوا دونگا غرض تاج رنگ ہوا اشتر کا جلا کر دشمن آیا جب دریافت ہوا
علم شاہ اندر آئی ماہ سیما کو نظر دی اور وہ مہر و گل تمام کو دیا علم شاہ نے کہ تم سے نہیں جانتے امیر نے ماہ سیما امیر
سے کہا ایسی جو علم شاہ نے ضائع کی امیر نے ماہ سیما کو تاج اشتر دیا کہ شاید وقت پر کام آوے
یا سچ ہو جاوےگی امیر نے کہا تو مبارک ہو وہ باب امیر نے تجھ کو دیکھا تصدق کیا امیر نے ایک ٹکڑا لوح
جسم سے نکلی نرمی امیر کو دیا کہ یہ بھی ہے ہر وقت تاج سے کم نہیں امیر نے رکھ لیا سب ملایت ہو گئی ہے اور وہاں
اشتر کو مار جادو کی قتل کی خبر ہوئی کہ شہریار معہ ساحروں چھوٹ کے امیر پاس پہونچی غایت جمع
ہوا اور اوسنے تیاری جنگ کی کہ لاکھ ساحر لے کر امیر پر چڑھ آیا خبر امیر کو ہوئی امیر نے بھی خیمہ اور بارگاہ زمین
باہر نکالی اور لاکھ ساحر تو ساتھ شہریار کے آئی تھی اور دو لاکھ بعد خبر سکے آئی تو تین لاکھ اسکے اور تین لاکھ
ماہ سیما کے امیر نے ہمراہ لے کر باہر نکلے نوبت نقارہ نشان وہاں سے سب خبر سکے اشتر نے طبل جنگ
بجوایا امیر نے بھی بجوایا صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئی کہ اشتر کی طرف سے صورت نگار نکلا اور للکارا
کہ شہریار نے امیر سے اجازت لی میدان میں آیا صورت نگار نے سحر کیا شہریار نے رد کیا اور ایک نعرہ مارا
تو زمین پھٹ گئی پار نکل گیا غرض کئی ساحر مارے دوسرے دن اشتر آپ نکلا امیر گئی اوسنے سو کہا

امیر نے

امیر نے دو زخم کے وہ تلوار فتانہ والی جو تاری شہر پر وار بنا سر پر پڑی آنکھ سے نکل گئی معہ شیر چار ٹکڑے ہو گئی پڑا
یہ جو ساحروں نے دیکھا سب دوڑی جنگ مغلوبہ ہوئی کئی لاکھ مارے گئی شہریار نے تو سب بھی بچا
کئی ہزار ساحر مار ڈالی آخر امان مانگی اور سب نے اطاعت شہریار کی قبول کی کہ یہی سب تو ہمارا بادشاہ ہی
نمک حرام مارا گیا امیر کی فتح ہوئی سبکو مسلمان کیا شہریار کو اوسکا شہر دیا اور اپنا اور علم شاہ کی
شادی کی بعد اوسکو دیکھا لکھا تھا کہ ای حمزہ دربند تختے توڑنے کا اب جو طلسم بانی نے یہ نام تمہارا لکھا تھا اور کہا وہ
توڑ ڈالا وہ جو بند تھی دربند کی سب تختے اور بچے راہ کھلی ہے تمام اپنا لشکر و جادو جس مرا کو آئی تھی اوسکو ہی
چڑھایا غرض امیر شہریار سے رخصت ہو کے اوسی راہ دربند سے کہ کھلی ہوئی تھی بعد چند روز کے اپنا لشکر میں پہونچی
قباد سے ملے پر تاد شاہ کے بیٹے سے ملا ملکہ مہر نگار پاس گئی غرض تمام لشکر میں جشن و عیش ہوا
کہ ایک شتر سوار حلب سے آیا نامہ لیکے امیر نے جو پڑھا تو لکھا تھا عبد الجبار حلبی اور عبد الغفار حلبی نے
لکھا تھی کہ بہکلان اور مغربی نے جنید کو کہ بڑا پہلوان تھا حلب پر بھیجا ہی تو آپ جلد تشریف
لائی امیر نے یہ جو سنا جام رکھا اور کہا ایک بہادر کو تم میں سے چاہتا ہوں کہ حلب کو جاوی یہ سنکے
علم شاہ کو دی جام نے لیا اور روانہ ہوئی سلطان سعد بھی بعد اکے جانے کے چلے تو لاکھ فوج لیکر چلے
امیر نے خواب دیکھا علم شاہ کا راہ میں نہانے بعد امیر نے پر جام رکھا اللہ ہو گیا اور وہاں حلب میں
عبد الجبار حلبی اور عبد الغفار حلبی اور یہ گرفتار ہوئی اور دو بیٹے اسکے قلعہ میں تھی کہ بہکلان و مغربی نے جنید
کو کہ جو وہ وسی میں کیا ضرب بانہ کا بنا لیا کہ تو جا کر تمام قلعہ سے کو گر تو وہ میں لاکھ قوم اوسکو لیکر چلے
حلب پر آیا خبر عبد الجبار کو ہوئی پہلے تو قلعہ سے نکل کر سامنا کیا جب تاب نہ لا سکے تو بھاگ کر قلعہ بند
ہو گئی اور قلعہ کو آلات حرب سے آراستہ کیا اور جنید نے محاصرہ کیا اور عبد الجبار نے یا مرضی الہی تھی امیر کو
غرض جب محاصرہ ہوا پہلے تو سپاہ دیکھا کیا کہ یہ باہر آ کر شاید مقابلہ کرین جب دیکھا کہ کوئی نہیں نکلا
تو نقارہ شرطی جنید نے بجوایا کہ صبح کو قلعہ لونگا خبر عبد الجبار اور گرفتاری کو ہوئی تمام قلعہ والے گھبرا گئے
عجب حال ہوا ایک آدمی نے کہا بلا سے تقیہ کرکے ثمرات سحر کو سجدہ کر لو کہ جان تو بچی عبد الجبار
خفا ہوا اور کہا اب مسلمان ہوئی اور یہ کافر ہوں جو ہو سو ہو جان رہے یا جاوی یہاں تو رات بہر
حال رہا وقت صبح کے جنید تین لاکھ کو لیکر آیا لوگوں کو منع کیا کہ تم کا میکو حملہ کرو میں جاتا ہوں بلکہ پہلے

شتر سوار کا آنا امیر پاس حلب سے اور جانا
سلطان سعد اور لندھور بن سعدان کا

ایک آدمی کو بھیجا کہ تو جا کر سمجھا وہ رومال جو تھا عبد الجبار نے بھیج کہا کہ مارنا نہیں ہے کوئی پیغام لایا ہے
جو رومال جو تھا ہی غرض وہ بھی قلعہ کے ہو تھا اور کہا جنید نے انکو بھائی اگر کیوں اپنی جان دیتی ہو میری
کہے کو مانو اور نذرات کو سجدہ کرو عبد الجبار نے کہا لا کہ لعنت ہی اوس پر اگر ہمیں بھی جو تو جا دے [illegible] پھرا
اور اگر جنید سے کہا کہ وہ تو سب مرنی پر تیار ہیں اور وہ کلمہ کہتا ہے کہ ہم نہیں کر سکتا غرض اوس وقت
یہ خفا ہوا اسکو منع کیا اور آپ گنبدی پر سوار گرز کاندھی پر اسی منجنیق کا قصد [illegible] کی سب بات اور [illegible]
سر منکو کو وہ البرج کے گرد جیسے عیار لوگون نے جو کہا جو چوکہ میں چلے تھا اسمین صلاح کرکے غیرت میں
اگر تین الاکہ میں سے دو سے چلے اوپر زور پر آئی تھی کہ انہون نے جلدی کی [illegible] تو نہال
شتر نال ناوک کی تیر تہچیان بان چلنے لگی دہوان دار ہو گیا اور یہ سب [illegible] خوف کے [illegible] اور جنید
نے انکو دیکھکر [illegible] ہوا اسکو غیرت سے آگ [illegible] کو اور سپر کو مونہ پر رکہ کے چلا اور خندق پر [illegible] گیا
بعد ہر ہر کے لوگون نے بات کو روکا دیوان جو ہر طرف ہوا اور میں [illegible] لگا کی [illegible] کہ وہ خندق پر گرا
نے گنبد سے اوترکے دامن گردان [illegible] اور پکارا کہ بس دروازہ کہول دو قلعہ [illegible] سب [illegible]
کیون برباد کرتے ہو [illegible] لوگون نے دیکھا [illegible] سب [illegible] لگے [illegible] اور عبد الجبار نے
یہ قبلہ رخ ہو کے دعا کی اور کہا افسوس امیر [illegible] کہ دیکھا ایک گرد [illegible] تھی واسطے [illegible] طرف [illegible] ہوا
انکو تو علم شاہ [illegible] تمام فوج لیکر علم شاہ مرکب [illegible] چلا آتا ہے عبد الجبار نے جو دیکھا سجدہ شکر کیا اور
کہا نقارے بجاو اور جنید نے جو نقارے کی [illegible] اور خوش ہو کے پکارا کہ او عبد الجبار یہ [illegible] خوش ہے
کرتے ہو اونہون نے کہا تیری [illegible] کے دیکھ تو او ملعون قدرت خدا کو وہ کون آیا ہون جو [illegible] دیکھ لیک
نوجوان آ پہونچا ہے بہی گنبدی پر سوار [illegible] علم شاہ نے کہا شاباش شاباش او نامرد جنید [illegible] کہا تو
نے کیونکر جانا کہ میں نامرد ہون توفی نہیں دیکھا کہ اس آگ کو [illegible] میں آیا ہون [illegible] لوگون [illegible] انہون
نے کہا منم علم شاہ رستم [illegible] کشندہ [illegible] کشندہ [illegible] فرنگی [illegible]
[illegible] کی جنید نے خفا ہو کے ایک تلوار ماری علم شاہ نے سپر [illegible] اسکی سپر کو
کاٹ کے [illegible] اوتر کے چار انگل [illegible] فولادی [illegible] تلوار [illegible] خون [illegible] آگئی
اونکو [illegible] کے تلوار ماری اور سپر [illegible] زخمی ہوا اور [illegible] گنبد نکلا اور سب

پکار کر

کہ بھر گیا اور ہیبت علم شاہ کی طرف [illegible] علم شاہ نے بات کو روکا اور کہا اب بچکو کیا تلوار مارون [illegible]
سے ہو [illegible] اور پھر کر جنید نے [illegible] گنبدی [illegible] اور پہر اب [illegible] علم شاہ نے پھر ایک
تلوار ماری [illegible] سر [illegible] بات [illegible] سر کو کاٹ کے [illegible] کو کاٹا اور دیون میں [illegible]
سر جنید کے آیا لوگ اسکی [illegible] لگے اور سے علم شاہ کی فوج دونون میں تلوار چلنی لگی اور سب دروازہ قلعہ کا
کہولا اور وہ [illegible] آ کے تلوار چلنی لگی علم شاہ نے [illegible] عبد الجبار اور عبد الغفار وہ
تو [illegible] اور وہ [illegible] امیر کی خدمت میں [illegible] سعد [illegible] تلوار [illegible]
[illegible] عبد الجبار نے لوگون سے کہا علم شاہ بہت زخمی ہیں قلعہ میں لے جاو غرض علم شاہ کا
حال [illegible] قلعہ میں لیگئے بعد عبد الجبار نے کہا [illegible] قلعہ میں [illegible] تو خوف
ہوگا [illegible] رات [illegible] نکل کے
او [illegible] کے جلد سے قلعہ میں آ [illegible] علم کو [illegible] اور وہ [illegible] اپنی خیمہ میں گیا
لوگ [illegible] لگے پھر رات آئی [illegible] سلطان سعد کا ہوا اور آ کر [illegible] تلوار چلنے لگی جنید [illegible] سوار
ہوا تمام رات تلوار چلنی لگی [illegible] سلطان سعد کا اور جنید کا ہوا اوسنے تلوار جو ماری [illegible] سعد کا
کام آیا [illegible] ایسا [illegible] قتل [illegible] تلوار چلی اسمین [illegible]
[illegible] سعد کو [illegible] عبد الجبار پر قلعہ بند ہوئی خبر علم شاہ
سے کی [illegible] اور ارادہ [illegible] عبد الجبار نے [illegible] حال ہی ایسا ہو
غرض امیر کو [illegible] اب [illegible] مقابلہ [illegible] جائیگا اور جنید نے
سعد کو سامنے بلایا اور کہا تو نذرات کو سجدہ کر تو میں تجکو چھوڑ دون سعد نے لعنت کی جنید
خفا ہوا اور کہا یہ واجب القتل ہے اور یہ [illegible] سوار بہی زندہ گرفتار ہوا [illegible] جنید نے اسکو
حکم کیا کہ انکو قتل کرو [illegible] بلال [illegible] قتل [illegible]
[illegible] غرض [illegible] سعد اور [illegible] گرفتاری کو [illegible] اور [illegible]
[illegible] بات [illegible] سوار کرکے [illegible] بلال [illegible] ہزار
سوار کی قید ہو کے جانا سلطان سعد کا طرف تومنات مغرب کے اور مارا جانا جنید کا

۳ شہر کہا بات سے لندہور بن سعدان کے اور طرف تومنات تعرض کے بیگلان پاس روانہ کیا اور
آپ کئی روز تامل کیا بعدہ نقارہ بجوایا جمع کو مرتب تنہا حملہ کیا لاکہ بتوں جلیں ایک کو بھی سنبھال کیا اور
خندق پر ہو چلا اور یہ عبد الجبار نے تاج اوتار دعا مانگی سب روتے ہی تھے گرد اوٹھی نعرہ لندہور کا ہوا انہون
۲ خر نے شادیانہ بجایا جمشید نے کہا ہم کو بہی شگون کرتے ہوا اور لندہور پکارا باش او نامرد گمبید کی خبردار
جمشید نے کہا گمبیدی خبر لے کیا معنی لندہور نے کہا تو کمہی اس سے کہا پیکر لندہور نے کہا ہو کہ نہ ہو سکتی اور درا
بند کر رہا تو اوس پر حملہ کرے جمشید نے کہا تیرا کیا نام ہی انہون نے کہا ہم لندہور بن سعدان رستم
ہندوستان جمشید نے کہا ان مہینے تیری حالات سنے تھے پر تو بات کو یون چہوڑ لندہور نے کہا
وہ گمبید کی قابل بات تھی کہ یہی جمشید پہ سنکے خفا ہوا اور گرز مارا لندہور نے خنجر پا مود ہی پر روکا
ترا قا بلند ہوا تو ملوق کر دکہاوتہا لیکن فیل میمونہ نہ چہپا اور بات لندہور کے مثل ستون کہ رہ گئے
شاطر نے جہٹکا دیا گردو چو ہو لیے تہی وہ بر طرف ہوئی لندہور کو دیکہا جمشید کو حیرت ہوئی اب
لندہور نے گرز مارا اسنے بچہ گرز کو پناہ کیا بیٹہا گرز پر اور دو ٹکڑے ہو گیا اسکے سر پر خود کی کلغی سر
مین اور سر دھڑ مین اور دھڑ گبند نکی پیٹ مین اور گبند زمین مین غرق ہو کے نابود ہو گیا اور
لشکر اسکا دوڑا اور ہے لندہور کا لشکر دوڑا اسمین مل گیا جنگ مغلوبہ شروع ہوئی اور علم شاہ
ہیلی فیل بند دروازہ پر آ بیٹہے تہی کہ شاید جمشید اندر آئیگا تو مین اوسکا دم لونگا غرض عبد الجبار و عبد
الغفار یہ بہی دروازہ کہلوا لشکر لیکر نکلے اور بیان تک قتل کیا کہ تین لاکہ مین ایک کسو اٹھارہ ہزار
تو باقی رہی وہ بہاگے اور جہان خیمے تہی وہان آئی جا بجا تنا گہرا ہوا تہیں کہ ادہر سے فوج پہونچی خیمے چہوڑ
چہوڑ کیونہ سیے بہاگے تمام مال و اسباب خیمہ و خرگاہ سب لٹوایا اور فتح کر کے پہرے اور
عبد الجبار نے بابت لندہور کی تعریف کی تحفہ بہجایا اور علم شاہ کو صدمہ ہوا کہ ہماری بات اوسکی
مقصد تہی اب لندہور قلعہ مین آیا علم شاہ کو مجبر کیا علم شاہ نے کہا یہ بنگ نامی امیر ان واسطے
تہی پہو ترخمی ہوا لندہور نے کہا شہر پار کیا ہوا بارہ امیر ترخمی ہوا یا ہین بہادر کہا یہ جو پرہی علم شاہ
نے کہا ہی لندہور نے سعد کا حال سنا مین تو جلنی کو تہا ب … کہ مین ٹہرا اب جاونگا
لندہور نے کہا بات اچہا مین بہی تو ہمراہ ہون لیکن ایک عرضی تمام احوال کی امیر کو لکہی جب

تک جواب آئی

تک جواب آئی انکو بہت محبت ہو گئی بہر چلے گا علم شاہ راضی ہوئی لندہور نے تمام احوال اول سے
آخر تک لکہا اور روانہ کیا اور وہان دیکہنا امیر کا اور جانا طرف قبرس روم کے سنو اور وہان امیر نے
بہ فرنگ سے کوچ کیا تمام ملک سب کو تقسیم کیا مسروف اور آلاگرد مالاگرد کی زلزال زمین زان شاہ
اشقر اشعر کو دیکے اور آپ ارادہ ایران کا کیا قبرس روم کی طرف چلے سر زمین قبرس روم تین
آیا شکار کہیلتے ہوئے چلے جاتے تہے ایکدن آہو پر گہوڑا ڈالا ایک تنہا ایک صحرا مین اوسکا صید کیا
گہوڑے سے اوتر کے ذبح کیا اب رہ امر اوسکی دیکہ رہی ہین کہ سامنے سے ایک نقابدار بادل پوش گہوڑے
پر سوار آیا اور کہا تو نے میرا شکار کیون کیا امیر نے کہا مجہے نہ معلوم تہا یہ تیرا شکار ہی جاو او سنے کہا تجہکو
قتل کرونگا امیر نے کہا اس صورت پر تو قتل کریگا ایک آہو تو نے مار لیا اور امیر نے آواز صورت کی سی پہچانی
کہا ای جوانمرد بیہودہ کہتے ہین موجود ہون نقابدار نے کہا ہم آپ مردہ ہین یا امیر کو مارین تب تو امیر گرائی
کہا تو میرا نام کیا ہی نقابدار نے کہا اگر آپ نے وعدہ خلافی کی اور نہ پہچانا تو اپنی وعدہ کی پوری ہین امیر نے
کہا تو ای شخص انکار مین نہین جانتا او سنے کہا وہ سامنے باغ ہی جہان گرد ہمین او معین آنا مین خلاصہ سے کہونگا
امیر نے کہا تو اپنی جلوہ اپنی صورت دکہا دو او سنے کہا بس کہدیا تاب نہ لا کر چلا گیا امیر کو تاب نہ آئی اور ہی نکل
سے جا گر پڑی کیا بلکہ بعد تین گہڑی کے دلمین ٹہر کے چلے اور باغ کے دروازہ پر پہونچی دیکہا کہ ایک حبشن آئی امیر کو
سلام کیا اور کہا چلئی امیر گہبرائی لکہی کہ او سنے کہا آپ خوف نکرین یہ جگہ شخص کی یا نہین امیر نے کہا نہین اور
اگر وہ شخص ہوگا تو مرا کیا کریگا مین تو سونچتا ہون کہ گہوڑا کہان باندہون او سنے کہا آپ بشوق اوس درخت
مین باندہین امیر اوتر کے اوسکے ساتہ باغ مین آئی دیکہا کہ دو عورتین دیکہکر امیر کو بہاگین جا کر ملکہ سے کہا ای
ملکہ حبشن ایک مسافر والی آتی ہی ملکہ نے کہا آنے دو یہ تو نہ جان آتی نہین تیر انسی جب ہو رہین امیر حیرت زدہ ہو
ہر آئی یا سند پر ملکہ کو دیکہا سامنے حوض ہی لال و سبز مچہلیان تیر رہی ہین فوارے چل رہی ہین
ڈالیان پہولونکی جہکی جہکی ہین اوس پر جو ہوائی گرتا ہی تو مثل مروارید کے بوند معلوم ہوتی ہی ملکہ اوٹہی
امیر نے پہچانا کہ صورت آشنا ہی ملکہ نے کہا آپ نے پہچانا میرا نام ہمارا ای قیصر ہی آپ وعدہ کر گئے تہی آخر کو
مین نے مدتوں انتظار کیا جو حال ایکا اتنکا سنا فرنگ مین اوس روز سے مین نے یہ شکار اختیار کیا کہ کہین تو
سامنا ہوگا غرض امیر عاشق تو تہی آتے ہی مین امیر بہر آیا بعد قصہ اوکل لشکر پہونچا امیر نے ملکہ سے نکاح

کیا اسکی ہیبت سے شیرویہ اور شیر افگن بیہوش ہوئی یہ باتیں بعد کئی دن کے مرضی لندہور اور علم شاہ کی
پہونچی ہار لعبا جنید کا اور قید ہو کے جانا سعد کا بنگلان پاس طرف ثمرات مغرب کے امیر بہی بہوت ہوئی کہا
چلے جا کے سعد کو اور شہر کی خبر لاوی اور جواب لکہا کہ ای علم شاہ تم چلے آؤ تو ہم تم مل کے مغرب کو چلیں غرض
یہان جو امیر نے کہا کل بابو عراقی اور ابو الفتح اصفہانی امیر سے رخصت ہو کے مغرب کو چلی اور وہ جواب بھی
علم شاہ اور لندہور کو پہونچی اور دونون نے کوچ کیا حلب سے **دو کلمہ داستان کرب غازی کی بارہ برس کی**
سن مین کرب غازی کا فنائی بلنگینہ پوش کو زیر کرنا کہ عادی نے جو معروف شاہ اندر کی دختر
سے جو عقد کیا سنا کو کرب پیدا ہوا پرورش پانی لگا تھا اور ہان فرخندہ مین جب بارہ برس کا سن ہوا بارگاہ
نانا ہین اکثر جوہتا کرتا ہی لیکن دیوانہ پن ہر بات مین بہوت ہی بال ٹوپی کئی آگے بر نان ایکدن نانا اور مانے کہا
اگر تمکو رخصت دو تو ہم بہی امیر پاس جاوین باپ سے ملین ہان نے کہا بیٹا خدا اس قابل کرے تو جانا
غرض ایکدن بارگاہ نانا مین کرب بیٹھے تھے کہ سامنے سے ایک سوداگر روتا پیٹتا آیا معروف شاہ سے فریاد
کی کہ ایکی زیر قنات یہانسے چار منزل پر لوٹا گیا کوہ بلنگینہ پوش نامی قزاق ایک کوہ پر رہتا ہی ساتھ
چالیس ہزار قزاق اوسکے ساتھ ہین مجکو لوٹ لیا معروف نے سنکے کہا مین کیا کرون میرا مال بار بار
لوٹ لیتا ہی مین اوسکا کچہ نہین کرسکتا یہ سنکے سوداگر زیادہ رونے لگا کرب نے نانا سے کہا نانا جان تم
اسکو صاف جواب دیا اور اسکی مدد نکی معروف نے کہا اب تم کچہ مدد کرو کرب نے کہا اچہا اور اوٹھ کہڑا
ہوا معروف نے ہنسے سے دیوانہ سمجہ کر چپ کیا کہ یہ اب مدد کرینگے پہلا ہم بہی دیکہین کرب نے سوداگر کا
ہات پکڑا باہر لایا اور کہا چل بتا ہم تیرا مال چہین دین سوداگر کی جان نکل گئی اور سے کہا ای صاحبزادی
مین مال سے باز آیا اب تو جان بہی جانیگی جو تمکو لی جاونگا کرب نے کہا تجکو کیا اگر چلی گا تو مین تجکو ایک
ہات مارونگا کہ مر جائیگا اور یہ سنکے کرب کے دو غلام اور سام اندر سے یہ بہی باہر آئی یہ باتین کا کی تقریر سنی
سمجہایا کہ ای ماموں کی جان بیٹا کرب بس جانی دو اپنا سن دیکہو کرب نے کہا ماموں صاحب واللہ
آپ اس مقدمے مین نبولین ضرور جاؤنگا بلکہ چلی کہڑی ہوا گہوڑی پر سوار سوداگر کو آگی کر لیا دونو
ماموں بہی بہ محبت چلی اور یہ خبر ہان کو ہوئی بیٹھے اور معروف شاہ سے کہا بیچارہ جسطرح ہو میری بچی کو
میری پاس بہجدو نہین تو مین باہر نکلونگی معروف نے یہ سنکے گہبرا کر ارایا یہ تو سچ ہی چلا گیا اس ہزار سوار

روانہ کئے کہ جسطرح ہو کرب کو لی آؤ غرض وہ ہوا آئی اسب منزل پر پہونچی رات ہوگئی دونو ماموں ملا
باقی رفیقوں ہارہ دن کی جو پہر رات تک کرب غازیکو سمجہایا کرب نے کہا اچہا مین نجاونگا اور یہ خیمہ
اندر سے تیز رفتار بیٹا اور کا بیٹھے کرب کا سا چلا رہ وہ بہی چلا کہ اری تو تکیا کرب کو موہنہ دیکہا اور کہا اور یہان
جب سب سوتی کرب اوٹہا گہوڑی پر سوار ہوا اور چلا اور آنی نیا قریب اوس کوہ کے پہونچا
اور قلعہ پر سے دیدبانونی دیکہا کہ ایک جوان سو نیکی جلی آتی ہی جا کر فنائی بلنگینہ پوش سے کہا وہ پانچ
چار شخص نجی کے ساتھ اوسکا گہوڑا اور کہری لیلو جان سے نہ مارنا وہ چارون کوہ سے اوتر کے اوسکے پاس آئی
یہ تو میران کہڑا ہی کیونکہ اوس تک پہونچون غرض اونہون نے کہا ای امیرکے بچہ مجکو خوف آیا پہنچ
کہہ اکر ای بنگلان آؤ اور سکندر اولو مغربی کا بیٹا یہان چہین جاتا ہی تو بس اب ہماری اسردار کو تمہر
تم آیا اپنا گہوڑا دیدی اور چلا جا نہین تو سوائی لوٹنے اور مار ڈالنے کے اور کوئی اسیوہ نہین کرب نے کہا
اگر تمہارا اسردار آوی تو کیا مضایقہ وہ مجہے لیا اونہون نے قہقہہ مار کہا تو دیوانہ ہی وہ بہلا وہ تیری
واسطے آئیگا اور کوئی ایسا نہین کہ اوس سے جا کر کوئی ایک نے کہا خیر تجکو تنہا دین جب تو گہوڑا دیگا
کرب نے کہا مین نگدمی ہو پہلا کوئی گہوڑا دیکے تنہوائی گا اونہون نے کہا پہر تو کیا کریگا کرب نے کہا مین
لڑونگا اونہون نے کہا ہم موجود ہین ہم سے لڑ کرب نے کہا جب تم ضرب کروگے مین سمجہونگا
ایک نے بہلا جان کے نیزہ کہینچ کی آتی سے زرا کرب نے ذرا نیزہ کو جہٹکا مارکے چہین لیا اور وہ ہی نیزہ مارا
پشت کو توڑ کر نکلا جب تو دوسرا یا نہیں جہنجلا کے تلوار ماری کرب نے روکی اور کہا لی مین تجکو مارون یہ
کہکے سر پتا یا ماری کمر وہیں گر اتیسرا جیسے برادر آیا بتا سر پر تلوار لگی ٹانگون سے نکل گئی جو بتا جو
بہاگا جا کر فنائی بلنگینہ پوش سے کہا اور وہ چلا اسی نوی پہلوان جو سات اسکے رہتی تہی وہ تو
ہمراہ ہوئی اور دس ہزار سوار تیار ہو کی دوسری گہاٹی سے اوترا کرب نے جو دیکہا فوج کو آتی دیکہا
کہ فنائی آ پہونچا اور کہا اور کے غضب کیا اب کہان جائیگا اور لوگون نے چہار طرف سے حملہ کیا اور کہا
پکڑو پکڑو کرب نے کہا بہ ہماری نہین جانتا ہے بہروسے پر ہی یہ جو ستا غیرت سے آیا کہ سچ
ہی تو یہ نام ہو گا لوگونکو منع کیا کہ خبردار کوئی آگی آئی اور کرب سے کہا کی کیا ارادہ ہی انہون نے کہا تو ضرب
کر بیچارہ ستو نہین یہ سنکے اوسنے بہی اس لئی نیزہ ملکے سے مارا انہون نے یہ فن سپاہگری کی رد کہا یہ تو

مرغان اڑتی ہیں اور وہ کوک جانتا ہی غرض ایک جگہ صاف سبزہ اوسکا ہوا کی آیا تب زنگ
زردہ ہو گیا ہنجلا کر ایک تلوار ماری کہ کرب نے خدا کو یاد کیا اور سپر پر لیا اور ایک تلوار آپ ماری اپنے سرکو
چرا گیا گھوڑا کام آیا اور خفی کر کے کرب نے جرات اوسکا پایا اپنا نام لیا اور کہا ایسا بہادر کہیں ہم نہین ہم دغا سے نہین
مارتی اور گھوڑا اسکا اوسنے کہا اب مین کہتا ہون تو جا کر یہہ کہنا تا کہ کرب یہی کودی ہے سرکش نہین جو اوسنے کہین
دلمین تحسین کرنے لگا اس سن مین یہہ جرات اوسنے وزیر کے بندوبست کیا ہی ہون مین زندہ
پکڑلون اونہون نے بہی بندوبست پکڑا کشتی ہونی لگی بہر ببر کرنے ہوئی اسنے سپہ سالار کرب کا پہونچا اور
دیکہا اب اوسنے پہنچا مارا دونون گئے کرب کی زمین پر تشنا ہوئی اوسنے زور کیا کہ اوٹہاون اوسوقت کرب
مثل برق کہنچے سے اوسکے نکلے جا اوسنے کو دم رون مین نکلتا ہی کہا اور اب کرب نے پہچکا مارکے اوسکو گرایا
اور کمر بند پکڑ کے اوٹہایا قدرت اوسکا برا بہ کوڈک ایک سر اوٹہاتو بیرنگ گئی غرض جوانی سے اوسکو اوٹہالائی
جرح نہوئی سکی اوسوقت وہ پکارا کہ امان کرب نے جلد سے رکہدیا اور کہا سوداگر کو ہلا اور مال اسباب اوسکا پہیر
دی کرب نے کہا مال تو دیکہا کلمہ پڑہ تب تو پہرایا لوگ اسکے ہمراہ ہوکی دوری اسنے منظور کیا اور کہا ای شہزادہ
میری یہہ شرط ہی کہ مین ہیکلان کی عاشق ہون اور اوسکا سپہ سالار ہون وہ ملکہ کی چہرہ ہی عاشق
تہی گاہ گاہ صحبت اوس سے ہوتی تہی ایکدن یہہ خبر اوسکی باپ کو اور بہائی سکندر کو ہوئی وہ بہاگا اور
زور آور ہی اوسکی ڈر سے بہاگا بیابان ہی اتفاقی اختیار کی اگر تمہارا دین حق ہی تو مجکو لی دو تو مین مسلمان
ہون کرب نے کہا اچہا فتانی نے کہا مجہکو لیکر مکان پر آیا فتانی نے کہا ای شہزادہ کلمہ بتا ای مجکو
یقین ہی کہ آنکھی اقبال سے میرا محبوب ملیگا کرب نے کلمہ پڑہایا از سر صدق مسلمان ہوا اور چالیس
سے غرض اندس کو تجارہ سوداگر اور وہ نو مسلمون اور دس ہزار سوار لیا اور اون سبکو لی
کیا اور سلام جب پہونچا یہہ حال فتانی کا دیکہکر حیران ہوئی اوسوقت سوداگر سے کہا
وہ لی لی زیادہ سوداگر کو دیا اور کرب نے کہا فتانی مغرب کو جاو
ہو گئی تو مطلع جا رہی گا خبر اوس بری پانچ ہزار سوار فتانی بلنکیہ پوش کے ہمراہ ہوئی اور یہان کے
شہر مین آئی مانا سے ملی مانی گلی لگا کر کرب نے کہا دیکہا آنکھی
کہتا تہا غرض لالا ... ہر ایک ...

پہنچا تاکہی غرض تب اونی سبی دیکہو اوسکا مال لا دیا اور فتانی کو مسلمان کیا چالیس ہزار سپہ تم جو کہتے ہین کہ
اس قابل ہو تو اب تو ہم ہوئی بہر حال نی کہا مین اب بہی نہین جانتی کرب نے کہا دیکہو اسطرح فتانی
سے لڑتی ایک لونڈی کی خبر بی تہا اوسکو جاکر دی ہار اور وہ بہی پہنچ گئی سب دیکہ کے ہنسے لگے ایکدیوانے
ہنکی باتون سے کرب نے کہا امان جان ہم نے اوس سے اقرار کیا تہا کہ اوسکی محبوب کو جو بیٹہی ہیکلان کی سے
جاکر دلوادینگا اوسنے کہا ای بہتا وہ ساٹہہ ہزار سوار وہیان رکہتا ہی اور ہم بہی اوسکو خراج دیتی ہین مین
تو نہانی دونگی کرب نے کہا تو تم جاتی ہو کہ ہم تنہا جاوین ایک شخص مگلا ہی یہہ بات نہووی اسطرح
اکیلا جیلا جیلو نکا جب تو ماں لاچار ہوئی جانا کرب کا شہر نوسات مین واسطے لانی معشوق
فتانی بلنکیہ پوش کے اور کرب بہرائی اور فتانی کو اور اوس کو ہمراہ لیا گہوڑون پر سوار ہو
تینون شخص چلی دوانے کوئی تین چار منزل رہا شہر نوسات مغرب مین پہونچی اور سرا مین
اوتری ایکس فتانی کی صورت اندس جکے بدل دی رخ مبارک اسکو سب پہچانتے
ہین ایسا ہوا کہ کہیں جاتی غرض سرا مین پہونچی کہ غل ہوا دیکہا کہ سب لوگ بہاگے جاتی ہین کرب
نی پوچہا لوگون نی کہا قید ہوتی ہین ایک سعد ہو تا امیر کا بہی اور دوسرا رفیق امیر کا بہی اوسکی قید
آتی ہی یہہ سنا کرب نے فتانی سے کہا تم بہی چلو غرض کرب نے فتانی اور عیار باہر آئی دیکہا کہ ہمراہ
ہر سوار بہت سے لوگ گرد قید ہا چلی آتی ہین اور تمام گلی کو چہ تین انکو ہی یہہ جو کہ سات
قید ہوکی آتی ہی آگی بہی ایک تلقین کرتا سعد نی کہا کہ اس بندہ خدا نی کیا گیا کہ ہو نہ
اوسکو کہ دیا ہی جو سعد نی کہا بات مین سو تنا دیا ہی رہا سعد بڑہتا تہا اور کہا او قیدی کجکو کیا قید تو
چلا جاتا ہی اوس پر ایسا حال بہی سعد نی کہا او گیدی کیا کہتا وان لاچار ہون یہہ کہکر سعد نی لنگر لا
کرتی زمین مین دہنس گئی ایسا لنگر مارا اب الکہ زور کئے بیلون پر قمچیان پڑتی ہین ایک
قدم نہین اوٹہاتی یہہ فرقہ ماری نی کہا ای سعد اس سے کیا فائدہ اب وہان تک چلو کہ جب پاس
ہجانی یہہ فرقہ ماری نے سے لنگر اوٹہا لیا اور آئی ہیکلان کے دروازہ پر پہونچا لوگون نی سعد کو اور
پہر فرقہ ماری کو تو تار کے اندر لی چلی سعد بانسے قید ہا کرب نے کہا بہی فتانی تم بہی چلین گے ایسا نہو کہ وہان
تلوار چلی اور امیر کا بہی تابی اور ہم سات مزین فتانی لی منع کیا کرب نی نہ مانا اوسی ہجوم مین ہی بہی

برخاستی

بارگاہ میں پہونچی دیکھا تخت پر بنجلان اور دلکل پر سکندر بن بنجلان بیٹھا ہی سعد نی کہا السلام
علیکم یہ سنکر بنجلان نی سنا چین بچین ہوا اور کہا او نیرہ چترہ تجکو خوف آیا اب بہتر یہی ہی کہ ثمرات کو سجدہ
کر تو میں تجکو چھوڑ دوں اور اپنا سپہ سالار بناؤن سعد نی کہا لاکہ لعنت ہی اوس پر یہ سنکر بنجلان خفا ہوا اور کہا
اسکی گردن مارو جلاد سر پر سعد کے آیا کرتب نی فنائی سے کہا کہ ابہی تلوار میان سے اپنا ہون فنائی نی روکا
اور کہا بادشاہ تامل کرو کہ اسمین خلف آدم اور فیروز زادہ اسکے سپہ سالار ہین اور انہون نی کہا کہ اسکو خداوند پاس بہیج دیجیے
ایسا نہو کہ وہ خفا ہو وین کہ میرے پاس نہ بہیجا بنجلان نی کہا خوب کہا اور لوگون سے کہا اسکو خداوند
ثمرات پاس لیجاؤ اور کہنا یہ ہی تماشہ کرنا ہی اسکو اختیار ہی لوگ لیکر سعد کو چلے کرتب بہی چلے اور دیکہا
باغ بنا اور سمین سعد کو لائی تو اسقدر ہجوم تہا اندر باغ کے ایک تہے وہان کے لوگ نگہبان دوسری
تماش بین کہ کرتب نجاسکے دروازہ پر رہ گئی **القصہ** سعد جو اندر آئی دیکہا کہ بیچ میں ایک مکان ہی اور تمام جواہر
نصب ہی اور بڑی تیاری کیا ہی اور لوگ سجدہ اور پرستش کرتی ہین اپنی موافق اعتقاد کی چہار طرف ہین
اور بڑا ایک سونی چاندی کے جواہر نصب ایک بہت بڑا جو بیچ میں رکہا ہی اور مرد اور عورتیں اوسکو سجدہ
پہلو نکی اور موتیونکا اسکے بڑا ہی اور سامنے اسکے میوہ مٹہائی اور کہانا رکہا ہی لوگون نی کہا اے شعلہ ور
یہ بہوتا اسیر کیا ہی بنجلان نی بہیجا ہی کہ اسمین اوسنے اوزار دیا کہ او نیرہ چترہ تو نے تجکو سجدہ نکیا کہ میرا امر کر
یہ شوکت اور طاقت دی کہ جادو کی کوہ قاف میں مارا اور یہان تمام ملک نوشیروانی لیا اور دی
اور تیرے بیچا عالم شاہ کو اور تجکو کس طرح قید کرنا ہی بچایا بہتر یہ ہی کہ تجکو سجدہ کر سعد نی کہا لا حول ولا قوۃ
الا باللہ او کمبخت لاکہ لعنت تجپر تو کوئی شیطان ہی واسطے فریب خلائق کے یہ سنکر خفا ہوا اور کہا اسکو جلد
قتل کرو اور وہ جو دو شخص کہڑے تہی انکو پکڑا ایک ابوالفتح تہا دوسرا اکلل باوزیر جاسوس تہے وہ
ہین یہ جو کہا لوگ نی مرد اکلل بادو اور ابوالفتح نی خنجر کہینچا اوس پارہ آدمی مارے آخر کمند سے پکڑے گئی
اوسنے سکو حکم کیا کہ صبح کو قتل گاہ لیجا کے قتل کرو لوگ لیجا کے قید خانے میں بند کیا اسکو کرتب نے جو یہ سنا
لوگون سے پوچہا کہ یہ کہان قتل ہونگی ایک نے کہا وہ جو سامنے میدان ہی اور بیچ نصب میں وہان قتل
کئے جاتی ہین **القصہ** کرتب اور فنائی اور اندر اوس سرا میں پہرے افسوس کرنے فنائی نی کہا
ای شہریار کہنا تیار ہی کرتب نی کہا بہائی ہوک کسکو ہی اب ہم بہی اوس کی صبح کی دیکہتے ہین

اور تکو کہا

دلمس

اور تکو کہا مطلب سے میں نی اوس سرپہ تکا فنائی نی کہا میں انکو اکیلا جانی دوں تکا سمین دو بہرات
انکی کرتب نی کہا بہی فنائی چلو تماشا معشوق کو ہم دیکہا دین آخر تو ہر تماشا فنائی نی کہا ای فنائی
اس حال میں کہ بادشاہی فنائی نی کہا ای شہریار کہو تم چلو کرتب نی کہا بہی ابہی تم چلو تو خدا ای حافظ
ہی **القصہ** لباس رات کی رات ہین کے تم دونوں چلے دیکہا کہ جوگی بہی رہتا ہی اور باغ کی آواز
بلند ہی ارسنکا پہاٹک رات کا ہی آسکے تجیے ہو گی کل ہیرو بیکا اکی عقب کی طرف پہونچی تو ایک کوٹہا
دیکہی گہانس اوپر پٹرا ہی انکو بہی اور ایک جہوکی اوس باز پر دیوار بیٹہا ہی جب کوئی آتا ہی آواز
دیدار ہی اس فیروز کو دیتا ہی کہ وہ دروازہ کیطرف جاکر ہیان تینون آئی اوسمین اوتری اور فرط ماری بہوئی چلے جب
اوس پار پہونچی کہانس میں سے ہی سلامتی کہا کہ اب شہر میں آتا ہون اور چلا جیکی کی چال اوسکو بہی بنل مارے
تہانی کہ بہل چلا اور برابر اسکے جو جاں اور اسنے کہا تو کون ہی یہ کہا تہا کہ ایک خنجر جمال الدین کو دور سے
نت مرنکل گیا اور رنگ نکلا اور میان سے کرتب اور فنائی بہی بہوئی اور کہا سبحان اللہ میان نی کہا یہ کام ہمارا
تہا وہ تنہا کیا کرتب نی کہا بہائی اندر اس کمند ہی اوسے کہا جو جو ہی **القصہ** کمند پہینکی چلے اندر اوس حجرہ کی کرتب
نی کہا بس تم اور فنائی یہان اور ہم بنجو ہیان جوکی دار بیٹہا تہا وہان آواز دیتا اور آپ فنائی کو لیکر اندر آئی
اندر سے تجیے پہنا کرتب نی کہا ایک مکان بہت عمدہ بنا ہوا ہی ہوئی میں فنائی کو تو بیچ پاس کہڑا کیا اور
آپ اندر آئی دیکہا کہ ایک بادہ ایک پلنگ پر سوتی ہی اور خواص میں بچی سوتی ہیں کرتب نی اگر پاؤں پکڑ کے جلا یا
ملکہ نی آنکہ کہولی دیکہا کہ وہ کوئی شخص ہی پاس کئی اعلین سمجہی کہ اسوقت سوا اس علیک یا جن کے کون آسکا ملکہ
اوٹہ بیٹہی اور ہاتہ باندہ کی بیٹہی اور کہا اسیر خوف نکر ہم اپنی عاشق کے پاس سے آئی ہیں جب
نو اوسنے اسکو ضبط کر کے کہا آپ کون ہین اور کون عاشق کرتب نی کہا ہمارا نام کرتب اور وہ فنائی ہلکانی
ہوش میں آ اور اسکو سمجہی مسلمان کیا ہی اور اوس سے عہدہ وعدہ کیا ہے کہ تجکو اوس سے ملا دو نگا ملکہ نی
کہا وہ کہان ہی کرتب نی کہا باہر کہڑا ہی عاشق سے ہمی تو ہی جان اگر کرتب نی کہا تو بیچ کہو یہ ہو اوسنے بہی کہو پڑا
اوسوقت فنائی کو کرتب نی اشارے سے کہا سب بہی باہر سے کہتے ہوئے فنائی بہی اندر آیا بات ملکہ کا پکڑ کر فنائی
کی بات میں دیا اور کہا تو بہی اب ہم جاتی ہین تم اچہی باتیں کرو فنائی نی کہا ای شہریار یہ میری طاقت ہے
کہ آپ جاوین اور میں یہیں کرون کرتب نی کہا ہمارے پاس کی قسم دو چار گہڑی تو تم رہو یہ کہکر کرتب باہر نکل آیا

قنائی کا غضب حال پر اس جاتی رہی تب اسی شہر میں پھرتی تھی آخر قنائی نے کہا ای ملکہ میرے ساتھ چلی ہیں ملکہ نے دامن پکڑا اور کہا
دیکھو کہاں ہیں تمکو کیا جلدی ہے قنائی نے کہا وہ تو مرنے کو جاتی ہیں تمکو سب شہر میں بجاوں ملکہ نے کہا وہ کیا
امر ہے قنائی نے کہا سعد صبح کو مارا جاویگا تو وہ جا کر لے پہنچے گی غرض ملکہ کو بہی اچہا حیران ہو کر آخر ملکہ کو روتی چہوڑا
اور قنائی دامن چہڑا کے باہر نکلا اور کہ رستے ہی تب سب باتیں پر دیکھی باہر جیتی چلا کہ شہر یار محب
قنائی آیا کہ رستے بہت سلک کہا کہ تم جاوا تمہی مدت میں معشوق بہی قنائی نے سنا اور کہ سلطنت اور سپاہ میں
نمون آیا صبح ہوئی قریب تہی اپنا ہتیار لگا کے گہوڑوں پر سوار ہوکے قتل گاہ میں آئی دیکہا کہ تمام شہر میں
جمع ہیں دار کے نیچی سعد اور شہر فرقار یا سعد دونو بیٹہا اور باندہی لوگ شہر فرقار کہا کے اور گل بادو اور ابو الفتح پیچہی
ایک سمی پہچانت بندہی ہیں جلاد ایک کہ سر پکڑ رہا ہی اور انصار آ جہولا یا بنادو سکا تمام شہر ہی جو حکم
آتا ہی یہاں انصار حکم کرتا ہی اور حکم اول آیا اور انصار نے جلاد و تلو دیا جلاد پکارا ہی جو کہا انہی سو کہا کہ
سعد نے کہا بس تم کہا جلدی اپنا کام کر کرا سعین شہر فرقار نے کہا ای شہر یار یہ سب لوگ پہچلان کے
گئے ہیں اور افسوس کرتی ہیں کہ اگر یہ سجدہ کرتی تقصیر سے ہی تو بچ جاتی سعد نے کہا کہ تم ہی پر ہیجے
ہو تمہارا ہی جانا ہی تقصیر کرو شہر فرقار نے جب ہوڑا اور یہاں کر کے گہوڑا تیز کیا قنائی ہی جلاد کو مار کے
رکہا اور کیا اور جوان کسان جاتا ہی بلکہ بعضوں نے گالیاں کہتے ہیں ایک ہی ہستی اور چلی گئی آخر کو
ہیاروں نے چہت سخت کی کر کے یہ کہ سبکو گہوڑا سبکو گہوڑے دیا آخر کو ایک تلوار ماری کرب
پر کرب نے روک کے جواب مارا سنانی پر گولی سے نکلا وہ گہرا ہہر تو غل ہوا تلوار چلنی لگی تماش بین
بہا گیا راہ ہوگی اور یہ قریب آ گئے انصار جو کہ پڑا تہا پکارا ارے مارو یہ کون ہی کہ ایک نے قنائی
نے ایک ہوت انصار کو مارا جو دوڑی باہر سے بہی آ گرا اور اندس جو جید جلاد کا تہا دوں پکڑا اور کہا ادہر تو دیکہا تہا یہ
تلوار چل رہی تہی وہ نہ اور تر اجنگا جو دیا تہی گرا غنچہ پکڑ کے اس جلاد کو مارا اوسکو مار دہیے بہاگے اور کرب
نعرہ کرتا سامنے سعد کے آیا اور کہا ای شہریار یہ غلام آپکا آ ہو تہا یہ جو سعد نے سنا غرض کرکے قید توڑا
لی اور وہ بہی وہاں اوت میں لی اور مار نا شروع کیا اندس نے ابو الفتح کی کہول پہر کی کاٹ دی اور ابو الفتح
نے گل بادو کی بہی دو رسی سے تو شکلیں سبکی بندہی تہیں تلوار سے کاٹ دیں جسکے جو ہت میں ہر آیا
مار نا شروع کیا کہ اسعین کرب کا گہوڑا مارا گیا پیدل لڑنا شروع کیا اندس نے جو کہ مار لی گئی تہی اوسکا

۷

گہوڑا پکڑ کے کرب کو دیا سوار ہوا اور گل بادو نے گہوڑا سعد کو دیا پہر تو ہر ایک ہر ایک کو قتل کرتا تہا اور سوار
ہوتا تہا شہر فرقار نے تہا سعد دونو بیٹہا اسکے خوب لڑا تہا یہ خبر بنگلا کو ہوئی اور سے انقال کو کئی ہزار سوار دیا
اور تہا اب فوج پر فوج چلی آتی ہی تلوار چل رہی تہی دو پہر تلوار چلی شام ہو گئی انقال ہر طرح گیا پہر لاش
پر لاش انہوں نے گرادی تہی قریب تہے کہ بیٹہے ات تک گئی کہ ایک نقابدار سبز پوش آیا اور سے تلوار کی چند سوار
اوسکے ہمراہ کرب حیران ہی کہ یہ مدد خدا کی طرف سے ہوئی القصہ ابو الفتح اور گل بادو نے سعد سے کہا ای
شہریار اب تک خدا کا فضل ہی کوئی ضایع نہیں ہوا رات بہی تہا نکل چلیں کہا سعد نے کہا مجہے یہ ہو سکتا
ہی کہ اوس لشکر کی تو ہمراہ ان کیا لاوں میں چہوڑ کے اوسکو جلا جاوں گل بادو یہ سنکے کرب پاس آیا اور
کہا کہ یہ سب سعد نہیں چلتے کرب نے کہا تمکو تو اونکا خیال ہی تہا نہیں تو میں نکل جاتا القصہ اب لڑتے
ہٹے جاتی ہیں اور نکاسی کرتے لگی یہاں تک کہ سعد کی کوس اپنی فوج کو لیکر نکل آئی ایک کوہ کی گہاٹی
میں ٹہرے کہ کرب کی کیفیت لگی لوگو نے کہا آپ چلیں ایک خوف ہی شہر قریب ہے فقیر آیا اور سعد نے کہا ہمیں بیٹہیں ہم
نعرہ کرکے ہیں کرب سنتا ہی جب کہ کرب آ و نکا ہمیں شہ جاوں نکا غرض گل بادو ہمیشہ قبائی جلد اور کرب اور قنائی
اور انکا اصحاب جو نکلا ایک جب شہر سے پہر قنائی نے کہا ای شہریار ہتیار یہاں ہو اور تو انکو جلو سب اوتر کے ہتیار دہوئی
لگے کہ نیچی سے آواز گہوڑے کی تاپ کی آئی اندس نے کہا کہ آخر فوج آئی یہ جلدی سے گہوڑوں پر سوار ہوئی دیکہا
کہ وہی نقابدار سبز پوش کرب آگے بڑا اور کہا ای بہادر تو نے بڑا کام کیا بلکہ تجہی نے نقابدار ہوا تہا
کرب نے کہا آپ اپنا نام سے ہمیں آگاہ کرو اوسوقت نقابدار نے کہا میں تمہارا دوست ہوں کل چہرہ بتاؤنگا یہ
کہکر نقاب منہ سے دیکہا کہ کرب خوش ہوا اور کہا یہی قنائی جلد ہی آؤ تمہارا یہ معشوق آئی ہی قنائی
نے آکر دیکہا حیران ہو کر پوچہا ملکہ نے کہا بعد تمہارے پہنچی میرا جان دینا قبول کیا اپنی کنیزوں کو لیکر لڑنے
یہ باتیں کرتے چلے سامنے سے گل بادو مرتی ہو رہا تہا اور کہا ای شہریار تہا شہزادہ رہ وہ بہی لڑی کرتے
کہا حاضر القصہ سعد کے پاس آئے سعد نے حال نقابدار کا پوچہا کرب نے سارا حال عاشق قنائی کا اوس
انبار وعدہ ادا جانا ملکہ کا کہہ سنا یا سعد نے کہا کہ تمہارا نام تو میں نے سنا تہا پر تو حال کہو کرب نے کہا
میں اندس کا رہنی والا ہوں اور مسلمان ہوں انکو حال معلوم ہو جاتا بلکہ میرا باپ ملازم حمزہ صاحبقران
کا ہی سعد نے بہت پوچہا نہ بتایا سعد تو امیر کی طرف روانہ ہوئی اور کرب اپنی تا کہ شہر کو نقابیں ڈال کے

چاہا ان بیچاروں کو خبر ہوئی کہ قیدی سب چھوٹ گئے اور ہزاروں لوگ مارے گئے لیکن گرگ بچا اور فتنہ کہا کہ
حال نہ کہا اور اسنے کہ سب کو میں پھر لایا گیا لیکن اب کلمہ داستان نوشیروان کا سنو کہ بختک سے
بھاگا سیدھا مداین کو گیا اور جاکر عرض کیا کہ امیر سے اب کیسے نہ ہوگا بلکہ بختک کو بہت سا شور کیا اور کہا کہ
امیر کی طرف سے کہا اور جو کچھ ذلت اور شکست ہوئی سب تیری بدذاتی سے ہوئی مجھکو خراب کیے کہین کا نرکھا
اور سب احوال سارا نوشیروان کا امیر کو گذرا امیر سنکے خوش ہوئے اور کہا مجھکو اب لڑنا منظور نہیں غرض علم شاہ
اور لندھور بھی آ پہونچے امیر نے کوچ کیا اور اب بصرہ میں پہونچے بلکہ دانکا تحفہ واسطے نوشیروان کے بھیجا اور بختک
اوسنے بہجا نبات امیر کو بھیجی غرض امیر نے جانا کہ صلح ہوگئی کوئی مہینے گذرے کہ بختک کا غیب حال ہوا یہ حال
دیکھکے جلا دل میں کہا کہ آخر امیر نے ساری ملک لیا اور روز بروز جاہ و جلال بڑھتا جاتا ہے بختک نے سوچنا
شروع کیا کہ کیا علاج کروں عرضی الکنا بختک کا تمہور جہان سوز طوس بہادر تیر زنگی دوانا
تمہور کا اور بہر کوچ کرکے جانا نوشیروانکا طرف امیر کے اب بصرہ میں سنو آخر اخبار میں اسکو علوم
ہوا کہ شہر طوس یا میں تمہور جہان سوز طوس بہادر تیر زن ایسا پہلوان ہے کہ تین سے
ساتھ میں کاتبر نامہ بہ بختک نے اوسکو نامہ نوشیروان کی طرف سے لکھا کہ تمہوری بھاری ملک نام
چھین لیا اور لیے جاتا لازم ہے کہ اگر تو میری امداد کرے اور دلاوری کرے تو تیرا نام ہوگا تمہور نے سنا اور عرضی لکھی کہ
شاہ نے مجھکو طلب کیا ہمیں جو خبر ہے نکو اگر اب بلاوین تو میں امیر سے لڑوں اب بختک نے
وہ عرضی نوشیروان کو دی نوشیروان نے کہا تو نے یہ دوبارہ حرکت کی بختک نے کہا ہے شاہ میں کیا
جانوں اوسنے آپ خواہش کی بلکہ آپ سمجھے کہ یہ بات کو منظور ہوا کہ ہر ایک کی سلطنت قایم
ہو اور اوسکے حالات زور طاقت کے بہت سنے ہیں کیا عجب ہے کہ امیر کو شکست ہو بلکہ نجوم میں
ستارہ اونکا نحس ہے یا سنین اور جو کچھ کہانی اور سامانی ہوئی بختک کے اسنا طلب اونہون نے یہ کہا
کہ حضور مردہ کو واسطے لڑنا مجبور تھا شعر رستم نہ زمین پہ جو ابر رہ گیا :: مردہ نکالا کا تجھی نام رہ گیا
:: غرض موم کی ناک تو یہ مرد کہ بھی پھر گیا اور راضی ہوا اور حرام کو کچھ کرکے بھیجا تا بس کہ اوس باقی رہا
ہاں دامن سے کہ بختک کو نوشیروان نے واسطے لینے کے بھیجا بختک آیا تمہور کو ہمراہ لیا کہ سے دو بختک نے تمام
احوال اول سے آخر تک امیر کا بیان کیا اور ساتھ لا کر نوشیروان سے ملازمت کروائی نوشیروان

کوچ کیا اور آپ بصرہ کو چلا جاسوس تھوڑی سو دا گروں نے خبر سنکے عیاروں نے کہا اور عیاروں نے آکر
امیر سے کہا کہ نوشیروان تمہور کو لیکر آتا ہے واسطے لڑنے کے امیر کو سنکر حیرت ہوئی اور یقین نہ آیا اگر
کہا خواجہ تم جاکر خبر لاؤ امر چلا بھیس بدلکر آیا لشکر نوشیروان دیکھا اور اطراف تین لاکھ علم طوس کے
تمہوری ہزار ہاتھی وغیرہ اوتر رہا ہوا تھا میں امر ایک فراش کی صورت بنکے اندر بارگاہ نوشیروان میں آیا
تمہور کو دیکھا اور آکر امیر سے سارا احوال کہا تمہور کا حلیہ اور قد کی تصویر سب بیان کیا اور کہا یا امیر کوہ ایسا
تہوس نہیں جسکی مشابہت دوں امیر کو بھی بڑا دیکھنے کا اشتیاق ہوا غرض نوشیروان نے بھی آ پہنچا مع لشکر
امیر سے بہم کیا تمہور نے نوشیروان سے کہا طبل جنگ بجوایا بختک نے کہا تامل کرو دو چار دن تک تین روز تک
ایسا اوسوقت تمہور نے بھی کہکر طبل جنگ بجوایا اپنے نام پر خبر امیر کو ہوئی امیر نے امر کو کہا میدان میں بھی بجا
صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئے تمہور نے امیر کو دیکھا متحیر ہوا اور امیر بھی کمال لشکر تمہور کو دیکھ
رہے تھے تمہور بڑھی ہیبت کو دانو شیروان سے اجازت مانگی نوشیروان نے اوسکے لیے سہرہ کیا سوار
ہو کے بیچ میدان میں آیا اور پکارا شعر کجا پہلوانان گردن کشان :: بیاید بمیدان بمردنشان :: یہ کہتا تھا
کہ لاکر و ماہ گرو اشقش قبلوں ایک بیچ کی میدان داریوں میں علم شاہ کے سردار نکلے سب زخمی ہوئے
علم شاہ کو صدمہ ہوا اب جو تیسری دن میدان میں تمہور آیا علم شاہ نے اسنے مالا گرد کو نکالا امیر سے اجازت
مانگکے میدان میں آیا بہکا او سوی شعر عنان نگار مرد اشتر سپرد :: تو مردہ تو دست او تبرد
:: ہو قدم جنگ تمہور کا اوڑ گیا اور تین قدم پر علم شاہ کا جو تھا برقایم ہوا علم شاہ نے کہا ای تمہور تیری تعریف
امیر کرتے تھے بہتر ہے کہ تو مسلمان ہو اور امیر پاس آکر بہادروں کا جو ہر سنا امیر کی تمہور نے کہا بات پر سنی تو
قدم ہی اور سب جو مذہب امیر کا نکالا ہی علم شاہ نے کہا لعنت ہی لات پر تمہور خفا ہوا اپنی تو بلکہ امیر کا جو
آت کو حال تعریف کرتے کا علم شاہ نے کہا تھا تو تمہور نے سلام کیا تھا اور اب تو لعنت دی خفا ہو کے کہا تو بند
کرنے آیا ہی یا :: شعر زبان درکش و تیغ کش از خلاف :: کہ جائی سخن نیست اندر مصاف
:: علم شاہ نے کہا جواب اینی تمہور کو کہا کہ بہادر کبھی کہتا تھا یہ کہنا تھا کہ تمہور نے نیزہ مارا علم شاہ
مستان نے نیزہ کا تیر سپر کی نیزہ مارنی ہوئی تاکی دور یا تا لشکر امان تھا جا کر تیز مارنا یا ہو ہا کہ اشتر میں
گھوڑا اونٹ یا پیل دیکھ کر آکر یہ بات لایا نتھی تمہور نے گھوڑا مار علم شاہ کی سپر کاٹ

بیچ جا او ملحل کا زخم سر پر لگا جادوگرون مین شور آیا انہون نے ایک بیرے کے تبر کیسا ان مار القصہ بھی زخمی ہوا
لیکن کم بعد ملحل بازگشت بجا امیر بارگاہ مین آئی شب گذری صبح کو غل ہوا کہ امیر حمزہ جیسا ہے غائب ہے
دوسری جا روایت مین ہی کہ جس وقت امیر پہر یہ سید النسب نے امیر حمزہ کو اوٹھا لی گیا امیر کو بڑا صدمہ ہوا تمام
لشکر نوشیروان مین اور دس دس کوس ڈھونڈھا کہین پتا نہ لگا اوس وقت بزرگ امید دریا دل جاماسپ
بیٹوں کو حکیم کے بلوایا اور کہا دیکھو او ہون نے قرعہ پھینکا رنگ زرد ہو گیا امیر جاتا ہے ہوائی کہا جلدی بیان
کرو خیر تو ہی بزرگ امید نے کہا خانہ صحبت قائم ہی لیکن بڑی عذاب مین ہین اگر پانچ روز مین پتا
لگا او ڈھونڈھ کے نکالا تو تو بھی نہین تو زندہ نہ رہی گی امیر نے کہا پھر یہ معلوم کہان جاوین او نہون نے کہا
فلانی سمت کو جاوی آگے زمین زرد ملی گی اور بوباس ایسی اوچہی ہی جیسی مردہ جلتی ہین سید گئی
گئی دن کو وہ ہی اور پہر جاگلی کا پتہ نشان نہین امیر نے ابو سنادہ سی کہا منہ چھپا جاتا ہون لوگ سکے اگر
ایسے لگی ہی لڑائی یہ چند روز موقوف ہی اس واسطے کہ بہو بہی زخمی ہی یہ کہکر امیر باہر آئی اشقر پر سوار
ہوئی اور سات پہر چلے تو ایسا اشقر کو بہگایا کہ تمام دن مین صد کوس نکل آئی شام ہو گئی اشقر کو چھوڑ
دیا امیر نے وضو کر کی نماز پڑھی امیر نے کہا کوئی کلمہ کہا اپنی امیر نے ماہی پیچ کی نکہا یا سو رہی امیر جو دانی لگا جب
زیادہ رات آئی امیر بھی سو رہا اور ایک غول بیابانی اشقر نے اوسکو دیکھ کے ٹاپ ماری امیر کی آنکھ کہلی
دیکھا کہ دشمن دیکھی غول کھڑا ہی امیر نے کہا او گیدی کہڑا رہ غول نے ایک زور کیا ایک ماری امیر نے
خالی دی پہلو مین آگئے اور مہرہ سلیمانی کے بیچ وہ بہاگا امیر اشقر پر سوار ہوئی اور پیچھی اوسکی چلے
اوتنی رات اور تمام دن اوس غول کے پیچھے امیر اور امیر بھی سات پہر گیا شام کو غول غائب ہو گیا امیر کو دو دن
ہو گئی تین دن باقی رہا امیر اسی کہی مین کہ ابھی تک کوئی نشان نہ ملا غرض آج امیر نے بڑی قسمین دیکر
امیر کو کھلوایا سو رہی کہ تیسری پچھلی رات آیا اور امیر پھر چلی چار دن یون ہی گذر گئی اب امیر کی توقع
ہوئی اور ایک صدمہ عظیم ہی اب جو چلی زمین زرد ملی ملی امیر نے کہا کہ خواجہ دیکھو یہ زمین زرد ہے
غرض جون جون آگے بڑہی زیادہ زرد رنگ زمین کا ملا اور بو مردے کی جلنی کی آنی لگی دیکھین کیسا رات
جنگل جہاڑ درخت ہین سب جلی ہوئی ہین اور اوس مین سب سناٹا آتی ہی اب سامنے کو معلوم ہوا
اب امیر چہار طرف کو دیکھ کے ڈہونڈہنی لگی امیر نے ایک طرف ڈہونڈہ کر جلا ایک سا آگ ہی مین لا کر گھوڑا اور آگ آئی کہ ایک

غول

پروردگار عالم افسوس صد افسوس کہا برابر بری موت مری کہ امیر کو بھی ہماری خبر نہین اور حال آخری
وقت یہ جانکہ کہا تو ای خالق اکبر تو بہی تو پہر یہ میری قبول کر امیر حمزہ کو پاک فلک سے آواز آئی ہی اور اوس پر جو
رکہا ہی امیر نے اکبر نے ذکر کیا وہ سنا جب سفید مرد خال کی امیر کو امیر نے پکارا کہ جلدی آؤ یا امیر حمزہ
علی ابی سینے ہی امیر دوڑے اور اکبر جہر بنایا دیکھا کہ امیر حمزہ کی سنگین سنہری لیٹا ہی اور ایک پتھر جیسا
رکہا ہی امیر کفن لگا کے نیچی اور انارا امیر سر المکن کا کہڑی رہا امیر نیچی آیا پتہر کو جا کے اوٹھا دیا جب اوٹھا
کمند اسفا کو بانہہ اور حمزہ طلب کیا اور پتھر آیا وہ جو آواز اور سانس رک گئی تہی اب جان آئی باہر نکالا
امیر نے حال پوچھا امیر حمزہ نے کہا وہ جو دیو نقیبانی زمین تن بتلا یا گیا بیابان اکبر نادر مجھکو لی آیا اور کہا جب
امیر کو قتل کرو تو نکالنا یہیں اوس کا امیر کا نقیبانی زمین تن کو مارنا اور امیر حمزہ کو چہڑانا اور جانا شہر اردبیل مین
اور عاشق ہونا گرد بانو پر امیر یہ سنکر واسطے اوسکے تلاش کے چلے کہ ایک آواز نقارے کی آئی جیسے شاہی امیر
اور امیر حمزہ حیران ہوئی کہ اس صحرا مین نقارہ کہان امیر نے کہا بابا دیو کے غرا لگی کہ آواز آتی ہی معلوم ہوتا
ہی کہ نقیبانی سوار ہی تم کہڑے رہو امیر آگے بڑہی دیکھا کہ سوار ہی امیر نے تلوار مین تلوار کا ہاتہہ ڈالا کہ اوسنے
او گیدی او سے کہا مجھ سے لڑتا ہی امیر نے زور سے مارا اور کہا اب اوٹھتا نہین اکبر جو کہلی کہی نکالا
ارے حمزہ بڑی بات ہی بہاگ کے یہان آیا نا تو نی پہچانا چھوڑا ہی کہ دشمن دم مارا امیر نے خالی
دی وار اوسکا مٹک پر پڑا پہاڑ مین آگ کی لگی کہین امیر نے جو تلوار ماری اوس چہونک تن کر مر گیا
دوسری روایت یہ ہی کہ کشتی سے زیر کرکے قتل کیا اور امیر نے ایک پتھر سے اوسکا سر کاٹ کے مر گیا
کہہ مار گر پڑا اوسکا ہاتھ کیا اور خنجر ہاتھ میں تو ایک خنجر ماری کہ تو مر گیا حمزہ کا دشمن ہاتھ جوڑ تا ہون
امیر دیکھکر ہنسے اور کہا خواجہ مر گیا سو ترکیا اسی کہا نہین تو امیر دم اوسنے چڑ آیا نا کہ نیچے بہار آمد غرض امیر نے
کہا ای امر اب سوار ہونا ایک ہی امر المطاف صحرا مین گیا دیکھا سوداگر کی گہوڑی ناکی ہین امر آیا
سے کہا کام نکلا اوسنے تجارت گہوڑ و نکی کہا کرتے ہین اور بہت اسکی رکھنے مین خوب دخل ہے
اوسنے کہا ایک گہوڑا تم ہمارا لاؤ ہم سوداگر کے پاس جا کر رکھوا دینگی غرض امیر نے ایک جہاز پاتا کا بلوایا
لگے بعد زمین کی سامنے نیا دیکھا جا کر اسکو دخل ہی اسکا تعریف کرنے وہ تو اپنی کام مین مصروف
ہوا امر سوار ہو کے گہوڑا الگ کیا وہ خاک اڑاتا چلا امیر کو جانا سامنی تہا تو اونچے کو چلے جب دور نکلی تو پیچھی

اوگهیر دیا اور صاف نکل کے امیر پاس پہونچی اور کہا یا امیر جسکا مجهو ڈر تها اسسے بزرگ تر یہ ہاتهہ آئی غرض اپنے
کہا یہی یہان کہان امیر نے کہا آپ اقبال کر لیوین میں لشکر میں جا کر اوسکا اوسکو میں دیا نیا امیر نی دو ہزار
روپیہ اقبال کو دی امر نے مہ کو سوار کیا اور آپ اور امر مل کے چلے تو آئے کئی دن بعد ایک سپاہی سامنے معلوم ہوئے
اور جب نزدیک پہونچی تو سپاہی شہر کی تهی چند گہسیارے گہانس چہیل رہی تهی امیر نے کہا ای خواجہ نام
اس شہر کا تو یہ مجہو امر گہسیارے نکیطرف آئے گہسیارے امر کو دیکهکر بہاگ کے جنگل کی جنگل سے ہر طرف نکل آیا
امیر نے پیچھے دوڑا اور پکارا ای شہر والے بہاگتے ہو شہر کوئی تو بیٹھ گئے اور لاٹهیان زمین پر پٹکنے لگے اور بہت کوشش
کرنے لگے امیر نے کہا او مسخرے تمہاری شامت آئی تهی میں تجهسے نام اس شہر کا پوچهتا آیا ہون تم کیا جانتی ہو
امر نے کہا تو لیکن دل میں اچهی طرح جانتا کہ ای امر تمہارا لگہ بلاو الیاس ہی ہی غرض جب بہت سا امر نے کہا
اری میں آدمی ہون تو اونہون نی کہا یہ شہر اردبیل ہے بہرام شاہ اردبیلی یہان کا بادشاہ ہی جو ہین ہو
گردن بیٹھے کمان سے امر بهی کر امیر پاس آیا اور سارا حال گہسیارونکا بیان کیا غرض امیر شہر کیطرف چلے کہا
کدہر ہوئی دروازہ پر کرسی دهری تهی ہیں لیکن تی ہیں جانور ہر قسم کے اور وہی ہی این نام شہر کی انت دیکهیان امیر دیکهیہ
ہوئی اندر شہر کے آئی دیکها کہ شہر بہت آبادی چہار طرف نہرین جاری ہیں امیر نے کہا خواجہ کوئی مکان تجویز
کرو اور تین غرض آئی آیا ایک حلوائی کی دکان پر بیٹهے وہ حلوائی دوڑا اور امیر کو مجرا کیا امیر نے کہا یہان کوئی
مکان کرایہ کو ہی اوس نے کہا ہی مجکو نہین سمجها میں آپکا غلام ہون اور گهر میں میری دو دکان ایک ہی اللہ کے دروازہ پر
تهی بنام میرا نام ہی مکان میرا موجود ہی آپ رہین اور ایک تهال مٹهائی کا لاکر امیر کے سامنے رکها امیر نے
پیلے تو انکار کیا جب اوس نے کہا میں تو غلام قدیم ہون نظر میری قبول ہو امیر جو دیکهین تو مٹهائی کے سوا شرینیان تهی کئی
میں امر کو تو منہ میں پانی بہر آیا امیر تو پہری ری تهی امر نے اپنا بانا امر اوس کی ڈال سکتی ہو گئے اوسنے امر کو پوچها لیکن
امر مہ کو کیا جانتی ہیہ تو اب بیدار ہوئی مگر سے امیر اچهکے تب امر کو بہ سلام کیا اور کہا ای خواجہ سلامت
اچهی طرح خانہ کعبہ کا حال کہو امیر نے کہا بهائی کچه جاری واسطے ہی رکها ہم اوس نے کہا ان آنکہی ہی خدمت کرنگا
بلوائی گہر گیا سوغاتی لاکر دکان کے سامنے بچها دی امیر کو بٹهلایا امیر نے اوسکو تو باندہ دیا تہیہ کہ کر شہر سواد ایک
چلا آتا ہی بعد اوسکے جاننے کو نکل ہو الکہو مجوسوار آتی ہی دیکها قصد پیادی ہی اور سوار بعد اسکے بہرام جو بہرام
کرنے چلے آتی ہین کہ اسمین حلوائی نے بات باندہ کے عرض کی کہ آپ دکان میں آجاوین امیر کا نہیں آنے آمر

فاضل شہزادل سے آنکہین ملاکین بلکہ امیر نے منع کیا کہ یہی لندہور اب یہ مسلمان ہو رہین
غرض جب باہر گئے عادل اور فاضل شہزادلے اپنے طول زنگی سے تخت ہو آیا سمین تلوار
چلنے لگی امیر کو خبر ہوئی امیر نے اکر فاضل کو منع کیا اور طول کو بارگاہ میں لے آئے خبر لندہور کو ہوئی
اسنے کہا میرا ہی شخص خیمہ لگا کو کہہ دین اس عرب کے ہر وار کہتا ہون خبر امیر کو ہوئی امیر نے تینون
زنگیونکو مات رومال سے باندہ کے لندہور پاس آئی اور قدمون پر لندہور کے گر پڑا اور کہا انکا
قصور معاف کرو لندہور خوش ہوا اور خلعت دی امیر نے اونکو لندہور کے حوالے کیا کہ یہ
تمہاری پاس رہین گے یہ خبر نوشیروانکو ہوئی تمام کافر چلے اب حیران ہوئی کہ کیا تدبیر
کرون بہمن زخمی ہے ابہی اچها نہین ہوا اور یہ جو مدد کو آئی تہی اونکا وہ حال ہوا غرض
بہمن نے نوشیروان سے کہا کہ بہرام شہر خوارزم آیا اسکو جزیرہ ہمیشہ بہار پر بہیجی کہ بہرام کو
جا کر لاوی غرض نوشیروان نے بختک کو حکم دیا کہ تو جا امر یہ دربار نوشیروان میں کهڑا
سن رہا تہا بختک باہر آیا اور چالیس غلام نام بنام سب کے لکهے اور اونکو لیکر کشتی پر سوار
ہوا اور کچه جواہر سے ہمراہ لین بہیجنا نوشیروان کا بختک کو باعث لانے شہر استانی کے
اور ہمراہ جانا امر کا اور عیاری کر کے جوتیان لگوانا بختک اور ہر ایک کا غذ میں نام دیکهیکے
سنوار کر نے لگا اسواسطے کہ کہین امر نہ چلا آوے اور ایک غلام جسنے اوسکو بہی بنا کر وہ
غلام صندوقچہ لیکر جلد آ امر نے اوسکو تاکا اور پاس اوسکے آکر ایک بیضہ بیہوشی کا مارا
اوسکو بیہوش کر کے تنغر زنبیل کیا اور آپ اوسکی شکل بنکے صندوقچہ لیکر کشتی پر آیا
بختک نے بہی نامہ ری ڈر کے کہیں ایک سکا اتنا تو پوچها کہ تیرا کیا نام ہی امر نے کہا آپ نے تو
کاغذ پر لکها تہا بختک کہنے لگا ہان سچ ہی میں بہول گیا تہا اب مارے ڈر کے سچ کہہ
نہین سکتا کہ دوسرے دن بختک نے کہا او جسنے تو بیری کے پاس فلانی خواص سے کیا
باتین کرتا تہا یہ کہکر اپنی غلامون سے کہا اسکو بند رنبور کرو غلام مگر امر جا کر رہنے لگی اور
چلنے ہی غل مچی کہہ رہا کہ اسکو بکڑو تو کشتی تو چلی جاتی ہی اب کو دو خبر دو ورنہ غلام
تہا کہ غلامون نے امر کو پکڑ لیا بختک نے مار مار کے مار ڈالا تو تہی امر کو بیہوشی کر کے
صندوقچہ میں بند کیا کہ اسکو لیجاکر ساحنے بہرام کے قتل کر ڈالنگا غرض جب بختک
منزل میں پہونچا اور دربار بہرام میں آیا صندوقچہ سات امر کا لایا بہرام نے خود

تھا کہ نوشیروان نے وزیر کو سمجھا اور حال می صندوق میں بیٹھا ہی بہت خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ سے اوتک تعظیم کے
ہاتھ اپنے سر کا بادشاہ نے تخت سے بارگاہ میں لفظ سے لیکن دعوا ہو سلوا انیکا ہی دنگل سر سینا ہی جھکی مجرا کیا
سینے سے سلام کیا کہ وزیر سے بختک نے بہرام کو دیکھ کر خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ یہ مقابلہ ہم سے ہی نہیں عرض کی تب بہرام نے
حال نوشیروان اور حمزہ کا جو کچھ کہ اول سے آخر تک بیان کیا اور حمزہ کا قصہ اور عمر کا بھی حال کہا کہ وہ سارا زمان زادہ
بلکہ کاسی لیکن اے بہرام یہ تمہارا مقصود میں تھا کہ اس کو تم قتل کروا سکے تو بڑا بڑا بادشاہ ہو نکو ذلیل کیا اور کسی کی
ہاتھ نہ آیا سو میں لا دیا ہوں بہرام نے جو سنا بختک سے کہا مجھے بڑا اشتیاق تمھے دلوایا کہ وہ اس سے
تو جلدی منگاؤ بختک نے کہا اسی صندوق میں بند ہے وہ صندوق جو کھولا بیہوش ہے تو کم ڈرتی کہ ایسا ہو کہ
جاوی اس کو ہوش آیا بہت اچھا ہوتا یا اس نے گردن نکال کے کہا ہمت دلیر ہو جان مبارک باشد بہرام نے
کہا تو کون اس نے کہا بلیاں بون میں بہزنگ کلاوت ہوں مجھکو ملک جی نے صندوق میں بند کر کے رکھا ہے
اسواسطے کہ شاید اسکو مرا کام پسند آئے اور اب نوکر رکھ لیتی تو جب جانتے ہیں ملک جی مرا کام اسنے میں اور حضور
بوجھیں کہ میں جھوٹ کہتا ہوں یا سچ بہرام نے کہا ملک جی یہ کیا اسی سمجھا ارنے سچ ہے اب بختک نے کہا کہ سچ
کسواسطے کہ بختک کے تو جان نکلتے تھی مجال ہے کہ کہی جھوٹ اس کو جب ہوا اور بہرام نے کہا کہ بہزنگ کا ہر تو ہم
الساگا کہ بہرام اور سب ملازم بہرا بلا بختک کو کہنے لگی کہ کیا حرام زادہ ہی اور بہرام نے کہا معلوم ہوتا
ہی کہ نوشیروان بھی بزرگ شاہی جو اسکو وزارت دی ہے اور اسکو کھول دیا اور بہت سا انعام دیا
اور اپنے پاس رکھا روز کا ناسنتا ہی اور محظوظ ہوتا ہی بختک سے دربار میں آتا ہی رات کو اپنے خیمہ میں
جلد جاتا ہی اور بختک نے جو نامہ نوشیروان کا طلب میں دیا تھا تو تیار کر بہرام نے جلدی کر کے تھی اور بہزنگ
کو پاس اپنے پلنگ کے رکھتا ہی اب بختک جانتا ہی کہ بلا سے بیدر خصت کر جاتی خاوری باتہ چاہتا اور اسی ارادہ پر
ابا ہی بختک کہ کیوں کہ ایکدن امر کا حکم اور وہ بختک کے جیب میں کاغذ لکھکے ڈال کیا اور انکا بہرام سے اور

کہا آپ نے کچھ سنا بہرام نے کہا کیا اس نے کہا آج نام بختک کو نوشیروان کا آیا ہی تو اوسمیں بہر کر کہ لکھا ہی آپ کچھ دل کرنی
نہیں کیا اور مجھی معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری مقدمہ میں لکھا ہے کہ بختک بہرام کر کر بہرام نے کہا تو سچ کہتا ہی اس نے کہا
اس نے کہا اب ایک کام کریں کہ جب ملک جی اودھی اونے نامی کا تذکرہ کرو اور طلب کرو اگر وہ انکار کرے تو جانو
تو سچ ہی اور میں نے دیکھا ہے کہ اوسکی جیب میں پڑا ہی تم جلدی سے ہاتھ ڈال کر نکال لو اور پڑھو غرض جب بختک
آ بیٹھا تو بہرام نے نامی کا حال پوچھا جب بختک نے کہا کہ کیا نامہ میں نہیں جانتا ہوں اوسوقت اشارہ اس نے
جیب میں ہاتھ ڈال کے نکال لیا بختک کے تو روح نکل گئی کہ کچھ م لگے نہ جلاد کے ہاتھ بختک جیسے تو بہت جاہا یا
کہ جلد جاؤں اوس ملعون نے حرام پر شراب نجاتی دیا اب لات منات معلوم جان بچاؤں اور بہرام نے کاغذ جو پڑ
اوس میں لکھا ہی نوشیروان نے کہ اے بختک یا تو جلدی بہرام کو قید کر کے لے آیا اوسکا سر کاٹ لا یہ جو بہرام نے
پڑھا اور مہر نوشیروان کی اپنے قتل نامی پر دیکھی لوگوں سے کہا اسکو تو جو تیاں مارو اب بختک پر جو تیاں اور
حکم پر خفا لگی بہرام نے کہا اسکو قتل کروا اور اس کو بڑا انعام خلعت دیا بختک نے اس کے آگے ناک ماری کہ بچاری جب اس نے
بہرام سے کہا اسکو قتل نکروا اسکو ذلیل کر کے ڈھنڈورا منہ کالا کروا دال سفید تیلی دوا درگدی
سوار کر کے بھیج لوگ سیاست کر واور دیہور ہا لگی جا کے جو بادشاہ سے ایسے حرکت کرے اوسکی یہ سزا ہی بڑا
تھی یہی کیا اور نوشیروان پاس روانہ کیا اور لوگوں سے کہا تم تیار لشکر کے جلی آنا اور بختک کا جو لوگ اور خوا
صبی تھیں وہ سباکیں جلد ہر جو نہ بر اے جنگ گیا اس کو بختک نے اے امراب کیا کرو بختک کو اسطی
کہ بہرام نے مجھے کچھ برا نہیں بلکہ برا اسکو کہتا ہی یہ سو بختک نے رات کو بہرام کو جی ہوشی
کیا اور اوسکی شکل اب بنا اور صبح کو دربار میں آ کر اپنے ملازموں سے کہا میں نے رات
کو خواب دیکھا ہی کہ خضر ملا ہی اور صنم میں بھاگتا ہوں جلدیر کچھ لوگ کہ اسی
مجھکو فرشتہ صنم کو لی جاتی ہی کہ تیرا مقام صنم ہی اور وہ لوگ مسلمان نہیں او

کہاں جاتا ہی تو میں نے دریکے کلمہ پڑہا جب فرشتون نے مجہی چہوڑ دیا اسلئے مر گیا گے تو اب یار دنی میں تو مسلمان
ہوا تم ہی کلمہ پڑہو غرض سبکو مسلمان کیا اور بت خانہ کہید و اوکی مسجد و نکی بنا کے اوسوقت الک
مکا خبر جا کر بہرام کو نکالا اور کیا ختم امر عیار اب وہ حیران ہے کہ مر [illegible] نکل کا دوسرا ادمی
اوسوقت امر نے سارا حقیقت بیان کئے کہ بختک سچ کہتا تہا میں غفلت میں رہتا امر ہیون اور سب
لوگ تیرے مسلمان ہوئے تو نے مجہی کو ابد بنی دار اسواسطے کیا ہوں کہ اتنا عمل کے اور مسلمان
اور امر حمزہ سے کہکر تیر و اسطے پہلوان لینے کو بہیجو نگا اور نوشیروان کیا گیدی [illegible] امیر المعادی
اوسکا ملازم ہوا اور بہمن کا ہی جو حال ہوگا وہ دیکہنا اور اگر تجہی بعقلی نہ ہو تو لوگو نکی
ہو نہ سے کہو دون کہ وہ سب لات کو برا کہیں بہرام نے کہا ہاں امر نے اسکو تو ہر دلی [illegible] رکہا
اور اب بہرام کے نکا بنا ہوا باہر نکلا اور سبکو بلاکر کہا کہ تمہارا دل میں جنگ معلوم ہوتا
سبہوں نے کہا کہ لا الہ الا اللہ لعنت لات پر اوسوقت بہرام باہر نکلا سب لوگ حیران ہوے
کہ دو بہرام کہا اے اگر بہرام نے کلمہ پڑہا اور سر صدق دل سے مسلمان ہوا اور امر کو بہت سا مال دیا
امر نو کہکر جلد کہ تم لشکر امر میں اتا [illegible] راہ میں بختک کو بہی دیکہو غرض امر نے لاکر بختک کو راہ میں لیا اور
سات ہوا جب قریب لشکر نوشیروان ہوبچا جبکہ نوشیروان اور بہمن کو ہوا کہ بہرام کشتہ خوار اتا ہی اور وہ نک
ہوتا ہی نوشیروان فی سما سا ہنوں اور کرکا نیونکو بہیجا کہ جا کر لی اکو اور بیان بختک نے ہی کی
میں اسطرح بارگاہ نوشیروان میں جاونگا اب جو سالانی اگر انہو نے بہرام سمجہے کے مجرا کیا اور
کسکا سلام نہ لیا اسلئے کہ نہ صکار جو تہی بہگا کے صورت دیکہکے سب حیران ہوئے اور کہنے لگے
کہ ہر اغرور سے نوشیروان سے ہی زیادہ وہ ہی انکار سے سلام لیتا ہی غرض لیکر بارگاہ [illegible]

[illegible] نے بہمن سے کہا ہی قطع ہرام کی ہی بہمن نے حیران ہوکر کہا کہ ای نو بنہ قصہ
[illegible] غرض اسنے سبکو سلام کیا اور قریب تخت نوشیروان ہوبچا نوشیروان اپنے تخت سے اٹھتا اور دونو ہاتھہ بند
[illegible] روان نے بڑے معرفی لگی اور نوشیروان فی جا ہاکہ ہاتہہ پکڑ کے پاس بٹہاے
[illegible] وان نے ہات چھوڑ دیا اور کہا او کمید تو نے مری کبر او مجھکو سیاہ کیا اور اسنے
[illegible] ابکی بد دولت مرا حال ہوا جب تو نوشیروان نے بہت سا لونچا بختک نے کہا
[illegible] سی مہلونا کو جو بتان مار وا اور دیلگہ ہر جا ہی کہ بیان ہی بختک خوب بتایا
[illegible] کہاں گئے تہی امر نے سارا حقیقت بہمن نے بیان کیا اور کہا وہ
[illegible] بلدنا غرض جب لوگنی کہ بہرام کشتہ خوار ایا ہی امر نے بہت پہلو انونکو بہ
[illegible] ان بہرام بہی کیا [illegible] اگر قی ہو بہرام نے کہا اخواجہ تمہاری بد دولت دو
[illegible] رگاہ امر میں ایا امر نے دنگل عنایت کیا اور تعظیم ہی کی اور خلعہ
[illegible] کہ تہرا انستان ایا ہی امر نے اونکو ہی بخوبی استقبال کر وا کے بلوا یا اوسکو
[illegible] ہوجی خوب جلسہ اور کہنے لگا [illegible] کہ وہی بختک نے اکثر نعمن لوکو
[illegible] کیا اب [illegible] دیکتا ہوں کہ کل دو [illegible] ستارہ تمہارا امر
[illegible] ریکا ہرغل کہ راہ [illegible] اور طبل جنگ بجوا او بہمن نے کا ہنوں تو
[illegible] ایا اخر امر کو سوجہی کہ بہمن نے نام طبل جنگ بجایا ہی امر تو حیران ہوا امر
[illegible] کہا ہی ایک [illegible] اور وہ نہ تہا او [illegible] او بلوا ایا امر نے کہا تجکو ہی کو زبا
[illegible] ہو جب حکم نوبت خانی سیمانی ہی ایا اور طبل سکندری چوب لگا
[illegible] میدان میں اکر بہمن ادر چالیس [illegible] نکلا اور امر کو تمہارا امر نکلی تجا
[illegible] ست بہمنی بہی صف جلد یا اور تلوار امر کو مار امر نے سپر [illegible] بختک حیران
[illegible] عقوب سیمانی کہنچکر مار بہمن دیکہنے ہر جزا ایا تہا او [illegible] استغر کا
[illegible] گئے جب کہ سکندر کہا خود امر کا جوبنہ ہر [illegible] اوسر بہی [illegible] گیا
[illegible] دیوانہ [illegible] کہ امر کو دستانہ جارا [illegible] تو نکل گئی جا دہنکی [illegible]

کہاں جاتا ہی تو میں نے در کے کلمہ پڑہا جب فرشتوں نے بھی چھوڑ دیا

ہوا تم بہی کلمہ پڑہو غرض سبکو مسلمان کیا اور بت خانہ

مکان خالی جاکر بہرام کو نکالا اور کیا تمام عیاں وہ جوان

اوسوقت امیر نے ساری حقیقت بیان کی کہ بختک

لوگ تیرے مسلمان ہوئے تو نے بھی کو ایذا نہیں دی اسواسطے

اور امیر حمزہ سے کہکر تیر واسطی پہلوان لینے کو بھیجونگا

اوسکا ملازم ہی اور بہمن کا ہی جو حال ہووے گا وہ دیکہنا

ہوتا ہے کہو دوں کہ وہ سب لات کو برا کہیں بہرام

اور اب بہرام کے لشکر کا بتا ہوا باہر نکلا اور سبکو بلا کر

سبھوں نے کہا کہ لا الہ الا اللہ لعنت لات پر اوسوقت

کہ دو بہرام کہاں ہے بہرام نے کلمہ پڑہا اور صدق دل سے

امیر کو کہا جلد کہ تم لشکر اسلام میں آنا اور راہ میں بختک کو بہی دیکہو غرض

سات ہوا جب قریب لشکر نوشیروان ہوا خبر نوشیروان

ہوتا ہی نوشیروان کی سماسا نیوں اور گرگانیوں کو

میں اسطرح بارگاہ نوشیروان میں جاؤنگا اب جو سالار

کسیکا سلام نہ لیا انگلیہ تنگ نہ صکار جو تپی مکار کی صورت

کہ بہرام غرور سے نوشیروان سے بہی زیادہ مرتبہ ہی انکار سے

بارگاہ نوشیروان میں لائی سب نے بہت تعظیم کی اور نوشیروان نے بہمن سے کہا ہی قطع بہرام کی ہی بہمن نے حیران ہوکر کہا کہ لگی تو یہہ قصہ

بہرام کے تنہا تہی غرض اسنے کسیکو سلام کیا اور قریب تخت نوشیروان ہو پہنچا نوشیروان اپنے تخت سے اوٹہا اور دونو ہاتھ پہ

بہرام کو گلی لگایا تو وہ کالا اوسکا بدن نوشیروان کے بدن سے معرضغی لگی اور نوشیروان کی جا کہ ہاتہہ پکڑ کے پاس بٹہا

اوسوقت بختک نے کہا میں وزیر بختک ہوں تو نوشیروان نے ہاتہہ چھوڑ دیا اور کہا او پلید تو نے مری قبر اور مجھکو سیاہ کیا اور اسنے

و کلمہ بہی بختک نے کہا اب بہمن سے پوچھو یہہ اپنی بد دولت مرا حال ہوا اب تو نوشیروان نے سبب پوچھا بختک نے کہا

کا حال نے جیسا حال کیا غرض نوشیروان نے حکم کیا کہ اس پہلوانوں کو جو بہتان مار دا امیر کو دیکہ رہا ہی کہ بیان ہی بختک خوب بتایا

پر گیا امیر بہی امیر بکس ایا امیر نے پوچھا کہ خواجہ کہاں گئے تہی امیر نے ساری حقیقت بہمن نے بیان کی اور کہا وہ

ہوا ہی اور بیاجر وہ اتا ہی اوسکو اچہی طرح سے بلانا غرض خبر ہو گئی کہ بہرام لشکر خوار اتا ہی امیر نے سب پہلوانوں کو

امیر تو بہی ایا بہرام نے امیر کو مجرا کیا امیر نے کہا ای بہرام مجہی کیا مجرا کرتی ہو بہرام نے کہا ای خواجہ تمہاری بدولت دو

ایمان لایا میں مجکو غرض سب ہمراہ لیکر بارگاہ امیر میں ائے امیر نے دو چند عنایت کیا اور تعظیم بہی کی اور خلعت

سلیمانی سے مخلع ہوا کہ اسطی خبر آئی کہ نیز استان اتا ہی امیر نے اونکو بہی خوبی استقبال کر کے بلوا لیا اوسکو

خلعت عنایت ہوا یہہ خبر نوشیروان کو ہوئی خوب جلا اور کہنے لگا ای کی فکر کروں بختک نے اکر بہمن کو کہا

اچہی تو ہو گئی ہی سنہ کہ غسل نہیں کیا اب میں کتاب نجوم میں دیکہتا ہوں کہ کل دو پہر تک ستارہ تمہارا امیر نے

دست اور وہ زخمی ہو گا اور جو اوسکا گر بیگا ہر طرف کہ راہ نہ دیکہو اور طبل جنگ بجوا اور بہمن نے کانوں

او ہو نے بہی پی کیا اوسوقت طبل جنگ بجوا یا خبر امیر کو ہوئی کہ بہمن نے نام طبل جنگ بجایا ہی امیر تو حیران ہو کر امیر

کہنے لگی کہ ابہی کچھ دال میں کالا ہی کہ اپنی اینکہ تیرا اور وہ نہ تہا اور بلوا اور بلوایا امیر نے کہا بختک ہی کو زیاد

جاؤ یہاں بہی طبل جنگ بجوا غرض امیر بموجب حکم نوبت خانہ سلیمانی میں ایا اور طبل سکندری پر چوب لگا کر

لشکر میں رات بہر طبل جنگ بجا صبح کو میدان میں آئے بہمن اور چالیس ہزار سوار لیکر نکلا اور امیر کو للکارا امیر نکلی بجا

ہوا بہمن کا لشکر کو ناسات قدم پست ہوا بہمن ہی نے جھنجھلا یا اور تلوار امیر کو ماری امیر نے سپر پر رو کی بختک حیران

کہ یہہ کیا ہوا امیر زخمی نہوئے امیر نے عمود سلیمانی کہینچکر مارا بہمن دہنے پر آیا تہا اور زمان اسکو

خوشی و ان میں پر دو نو پاؤں گہس گئے جو تب سے سکندر کہا خود امیر کا جو تہ پر زور اور سر بہی گیا

یہ ... بہمن نے ... کہ امیر نے داستانہ ...

... که شفر خوش نهایا گیا امر نی لشکر تمام اپنا بات بہمن پر مارا اوسکی سر پر ... کا مارا ... اوبھی
اوس نے زخمی ہوا اور اوسکی فوج آکر جلی ہی اور ادہر فوج گہوڑے کا ملی ہو سا سانی جلی ہو اور جلنی لگی امر
بھی زخمی ہوئی اوسی عالم زخمدار میں خوب لڑا آخر شب تاریک ہوا اشغرلی نکلا اور بہمن کو بھی اوٹھا
کر لشکرون کی طرف لی گیا اور یہان لنکتہ ہو رہا تمام طول و تال وغیرہ سب لڑ رہی تھی کہ کشتونکی [illegible]
ہو گئے کہ دریا خون نکلا امیر حمزہ کو نامی عالمشاہ نے الک کا ملکی اور ... ابو الماجن کو
زخمی ہو علم جلد اوٹھا کہ طوق گردن ... فرزان نے لیا عرض ... لشکر سو کر شب کو نوشیروانی
کو پہنچ گیا ہی اور اگر بات میں تمام خون اور زخمی آدمیونکی لگی ہو ... جو بجتک ... دیکھی
طبل جنگ بازگشت بجوادیا دونون لشکر بیری قباد ... حکم نامہ لکھا ہوا امیر حمزہ صاحبقران
نے ملی یہاں تک کہ سب عیار ایک رات اور ایک دن ڈہونڈھ کر تھک گئے اور بہمن ... کم ہوا عرض تیسری
بہمن تو کسی کا دنیمی نکلا کہ بہمن کا وہان محل تھا زمین دار نے اوسکی دل ... بہمن کو لیکر [illegible]
نوشیروان میں پہنچ دیا عرض امیر کا تھا کہ امر وا ... مال ... کو نکل دینی ... [illegible]
ملی کہ ... تب کا کنارہ ہی وہان ڈال دیا اور اب پاس اوسکی ... ملی ... ہوا کہ [illegible]
زمینی دار آیا اور امیر کو اپنی گہر او ٹہالی گیا اور اپنی ہاتھ سے ... اور شوربا بلدیا امیر کو [illegible]
آیا اوسنی حال پوچھا امیر نے کہا کی ... ہون میں زخمی ہوا عرض لوگون ... کہ [illegible]
بکریکی یخنی روز ملی تو جلد اچھا ہوگا امیر نے زمیندار سے کہا کہ جتنی بکرا ... صرف ہونگی [illegible]
زیادہ دینگی بلکہ اونکی کہال کو جمع رکہنا ہم تمکو روپی اور اشرفی ... کہال پر دینگی وہ حیران ہو
شاید یہ کوئی شاہزادہ ہی اوسنی کہا میں کیا ... عرض اب روز یخنی ملنی لگی کہ ... [illegible]
اچھا ہوا بلکہ اور طاقت زیادہ ہوئی ایک روز امیر اوسکی دروازی پر بیٹھی ہی اور وہ [illegible]
... اپنی کام کو گئے ہی کہ امیر کو آواز زنجیر کی آئی ... جو دیکھی ... کہ زمینی دار کا [illegible]
القصہ ... دلوا ... اوسکی بیٹی کو دیکھنی ... اوسی لکڑ تو تھا ... کہ اندر جا [illegible]

آب ... منظر در آمد باب ... از روز ... مانند ... در باغ ... در آمد ... لب
... تمام بودند و بر ... جدول ... از ... صفا و جلوه
... و با منظر ... همه ... و برگ ... از زمرد ... نقره
داشتند ... از نقره ... و در زیر ... درختان ... که از ...
... آن جدول ... و بر ... با ... بودند ... در
... بصورت ... آن ... زود ... گسترده اند و ... بر ...
... که ... و ... شب ... در آن درختان ... ساعت
از روز ... وران ... پیدا شد و بر ... ماه طلعت ... از ده ساله
با لباس ... نشسته ... و ... بود
... بران ... نشسته ... سبزه ... در ... ت
و میگفت افسوس ... اگر عاشق ... به عالم ... که او ...
افسوس ... منصور ... آنگاه ... بر ...
... گفت ... آمد گفت ... از حال ... و ... چند
... و همه ... گفت
... تو ... من ... بیش ... حمزه ... دید ...
... از فرط ... گفت ...
... از ... با ... و ... نام داشت ... بکجا

او هم که عشق بیوفائی سوختندم او بعد گلشن بر قبرایان دل سوخته گاهی نگذاشت و [illegible]
هم او هم بازی نکردن ازان روز این زلیست و مرگ می‌شمارم و تمام زمین مغموم مه جبین بازی [illegible]
دختر تاریخ خاص ادمشاه [illegible] داده گفته آن فتنه [illegible] گلشن بدان [illegible]
داده سمن گشته‌اند است و شاهزاده [illegible] است و گفت اگر [illegible] گلشن هم
ساحران را [illegible] که نام ندارم [illegible] مه جبین در باغ است این عاشق گلشن است [illegible]
آغوش نکرد و خواهم دست [illegible] شدند اما چون [illegible] عاشق حالات [illegible] کنند اما به
بهانه گلشن همه با سخن می‌کردند و حرکات [illegible] شاه [illegible] میکردند و در [illegible]
ساحره [illegible] تاریخ پرسید گفت دو [illegible] احوال زنزله پرسید گفت [illegible]
در بار بیخود او [illegible] که بود روزی [illegible] گلشن خود مجلس [illegible] زنزله [illegible]
آمد هر شب بوقت [illegible] باز بیرون میکنند و مشغول شدند الحان [illegible]
تا محظوظ سازند و [illegible] خلاف است چنین محبت یکدیگر [illegible] مه جبین گفت
اول باید [illegible] زنزله برای شعر و [illegible] مه جبین [illegible] است و دختر زنزله [illegible]
نام داده و [illegible] جا [illegible] دسید [illegible] گشته شوند [illegible]
همه برهم شوند بعد ازان نوبت [illegible] تاریخ رسید این و [illegible] است و [illegible] زنزله [illegible]
گلشن [illegible] زنزله [illegible] دختر [illegible] تاریخ [illegible]
دختر هم [illegible] گلشن [illegible] گشت و از [illegible] هم برهم [illegible] القصه [illegible]
گرم صحبت شده و در [illegible] شوند [illegible] خواهند [illegible]

[illegible] زور بازوی [illegible] تیر [illegible] او [illegible] آواز [illegible]
[illegible] گلشن [illegible] معلوم که او [illegible]
[illegible] [illegible]
ساحران اگر [illegible] گلشن [illegible] کس حال [illegible]
[illegible] دو [illegible] جا [illegible]
[illegible] مه جبین [illegible] نقش [illegible] جرات [illegible] خالق [illegible]
[illegible] گلشن [illegible] دو [illegible] زور [illegible]
که مه جبین [illegible] رو [illegible]
[illegible] دو [illegible] مه جبین [illegible]
[illegible] القصه [illegible] عجب [illegible] همراه [illegible] بودم همراه [illegible]
[illegible] مه جبین [illegible] هر [illegible]
[illegible] جان [illegible] تعجب [illegible] او [illegible]
[illegible] اقبال [illegible] او [illegible] فاتحه [illegible]
[illegible] زور بازو [illegible] جان [illegible] زور بازو [illegible]
[illegible] مه جبین [illegible] اگر [illegible]
[illegible] مه جبین [illegible]
[illegible] ساحر [illegible] والد [illegible]

انشاءالله

اپنے جانکو نثار کر چکا ہے یہ شیخ الیمن صد حیف ہے کہ اگر زنہار [illegible] تو ایک عمر [illegible] ہو گا اور [illegible]

ہو جائیگی ساتھ ان کے ہم عورتیں معہ ملکہ [illegible] دور سے چیخ اٹھیں اور وہ جو [illegible] تو شہزادی [illegible]

اور زنہار نہ جانا کہ مرنا زور [illegible] جان کا [illegible] یہ شیخ [illegible] ایک [illegible] اور بہت

رونی بعد اوس کے [illegible] آخر یہ [illegible] جو کیا [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible] کو حکم کیا [illegible]

گرفتار [illegible] یہ شیخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ستون بارگاہ کے پاس آئے دو ساحر مقرب ہوئے تمام شب قید ان کا ہوا تھا مرے سامنے وہی سے بادشاہ کی
دست اندازی کی اور صبح ہوا برق خالہ آیا پاس بیچا و گئے اور تمام ساحروں کو صحبت دیا جس نے خنجر
خواجہ نے عیاری کر کے زلزلہ کو گرفتار کیا ہو گا یعنی زلزلہ جادو کہ زنبیل میں گرفتار ہوا اور
صورت زلزلہ کے کیا طرف زلزل جادو کا متوجہ ہوئی کہ اس کی سر بریدہ ہے کیا تو فنا اپنا کے
زلزل نے کہا کیا فرمایا آپ نے کیا شاید تر طلسم کشا ہے مگر تقدیر کا ارادہ ہے کہ حق پر جیدا زلزل
انتقام کا کیا مگر پہیر رسند کب باتیں ہے حکم کیا جلد زنبیل کو زلزل کو پکڑ لو وہ تنزلزل ہنگامہ کو
گرفتار کر لیا خوشی کی بو میں سنگ کو گرفتار کرنا ہے اور شاہ مقدس کی طرف متوجہ ہوئی اور ایسے کر خوب
روئی اور کہا اس شان آزردہ قربان ہوں ان مدت سے تیرا انتظار تھا [illegible] شاہ مقدس
کہا زلزل مکار کو قتل کیجیے زلزل کو مار شاہ مقدس نے ضرب کی بات یہ سنتے ہی
دیکھا جو تنزلزل کو صبور روئی اور سامنے تنزلزل کے اس کہا اے تنزلزل اگر مسلمان ہو تو نجات
بہ سبب تنزلزل مسلمان ہوئی زلزلہ صرصر صدف کے اور دور کر شاہ مقدس کے قدم پہ گری اور کہا زلزلہ کو
بہ سبب کہ ادا زلزلہ ہی زلزلہ صرصر صدف مسلمان ہوئی اور قدم پہ شاہ مقدس کے گری اور کہا قول
روز ماہ جادو کا بر حق ہو گا وہ کہتی تھی کہ اس طلسم تاریخ سر بار ہو گا اور مصائب منقبت
خدا پرستوں کے آویختہ بید پنج کو سنگ گنبد خانہ زنہ ہوں القصہ تمام شہر زلزلہ اسی کا
شاہ مقدس نے حسن کیا اور شہباز خسرو تھے اور تمام سردار وں کو خلعت دیا اور زلزلہ نے احوال
دریافت کیا تخت بحد اثنا جانتی کہو کہ روز بار جادو کی ساری تاریخ جادو کی جان سوں
اور بار دریافت ارادے ہے تجویز کے سپہ اسلام ہو خاطر جمع ہوں اور اگر بہ سکتا ہے اور لشکر
زنبیل اور مال

گر ادا کیے صحن میں بیٹھے اور بید طاؤس پہ سوار ہو کے چلا شہر تاریخ میں داخل ہوا سیر و تماشا بازار کا
دیکھتے ہوئے بارگاہ میں آیا تاریخ جادو نے دیکھتے ہی زلزلہ کو تعظیم کی اور کہا سلام علیک ایک کرسی پہ بیٹھا
کہا اے تاریخ کہنا روز بار نہ گو ران تماشا اب ہو تماشا عجب میں آیا اور بیوہ میں تاریخ ہوا پس
عاشق موصوف اور تمام اطلاف کہا بہ سنتے تاریخ بیرم ہوئی کہا اس بہشت تو خوب جانتی ہے کہ یہ کوئی خدا و ماں
کو بھی طلسم کی کنجی لگا ہوا ہے بنا تو وہ تاریخ آپ سے کی کنجی طلسم کو تقدیر اور وہ اپنے کیا گو کہ میری
زبان اس کا ہمیشہ میں اگر سند بخشنا اطاعت کروں اس ارادے کے مختار ہیں اور بید جس نے اس
دست برد ہوتی ہے جب زلزلہ نے یہ سنتے ہی مگر کیسے اسی نے اطلاق بہ سنتے زلزلہ بریم ہوا اور کہو
ساحروں کو تاکید کی اور دیا زلزلہ سامنے شہزادہ کی اس تمام اصحاب کو بڑی تاریخ جادو کیا
در شہر بار والد بادشاہ کی آل کے دست برد ہوئی شاہ مقدس نے کیا یہ ہوا تھا
جب کہ شاہ مقدس نے زلزلہ کی دریافت کیا کہ بعض طلسم معدوم ہو آئے بیچا شاہ جہاں شاہ مقدس نے ابتدا
دیکھا کہ ان فرزند عزیز کو آشنا اس کی حال بیع دریافت کریں تاریخ اس تم خاطر جمع رکھو اگر خدا چاہے
کیا تو تاریخ کو صورت صنم گریہ ہوں بلکہ بیع ہی پکار ہوا جادو بہ کیا اس صورت تنزلزل جادو کی خانہ کو
اور ساحروں کو صورت شاہ مقدس جس کی آراستہ کریں اور جادو کو اسیر کریں اور تخت سلطان ہو کے
چند ساحروں کو ہلاک کیا اور بد در فرو ہوئی جادو کی دنیا کہ قلعہ عقیق تھا جادو اور بلاؤں کا فصیلیں
جس کے بہت ہیں اور گرد قلعہ کا خندق تھا حق پر بیراں مصفا ہے اور گرد خندق کے ناسپاتی اور نخلستان
کہ جس میں انار طلا و نقرہ اور سنگ عقیق اور زنبیل اور نیزہ تا مروارید اور برابر نصف کے ہی تھی اور
بار جس میں مروارید ہوتا ہے ہر ہمہ و تکیہ زر نگار اس تخت تاریخ تنزلزل جادو کا گنبد مشغول تھی

سے ہیں گا اسیر کرکے لاوی ہیچ ایک سحر نے نہ چھوڑ قفس سر بد رکھا کیا خالی جب رنگ بعد ایک لحظہ کے
دیکھا اوس دروازہ شہر کا ظاہر ہوگا اور ہجوم ساحروں کا دیکھا جب دلاور شیر ہمراہ اس کے [illegible]
نشید ہوئے اور اسمعیل نے تنزل لقا طلسم کیا تیر ادراکوں سے [illegible] [illegible] بار گا
میں آئی روز تاریخ حقیقت گذشتہ جان گیا کہ انکو گرفتار کرکے [illegible] تار نجف [illegible]
اور یار [illegible] ملتبا ہوا و حقیقت زور بازو کی بوجہی تمام سحر اور [illegible] طلسم [illegible] تاریخ [illegible] اور
کیا اور زور مکار تو جاتا ہی کہ زرتین ایسے دام میں گرفتار کرتی [illegible] اب [illegible] اور
خنجر کھینچ کے اوس سینہ مار کے [illegible] مگر اوسے اثر نہوا مار تجنے زنجیر یا چمر [illegible] گرفتار ہوگیا اب [illegible]
سماحت کرنی [illegible] ساحران [illegible] بصورت طائر اُن [illegible] روانہ [illegible]
زلزلہ [illegible] مار تجنے [illegible] اور بد حال [illegible] گریان [illegible]
حب [illegible] الحان داؤدی لگا گانے اور شکوہ [illegible] مار تجنے [illegible]
آواز [illegible] جان نا ستی القصہ [illegible] قفس طلسم میں مقید کیا اور ساحران میں [illegible]
بیان ساحران اگر [illegible] نا سامنے [illegible] خواجہ عمر کا بیان کیا ہے [illegible]
سبت گریان [illegible] کیا اب [illegible] الطلسم مار تجنے [illegible] ایک ساحر [illegible]
اور [illegible] کیا اب [illegible] تاریخ [illegible] ایک [illegible]
کیا [illegible] چاہ مرحوالک [illegible] دنیا تیا ہی [illegible] سمت مشرق اور [illegible]
[illegible] ہے کوہ [illegible] مطلب [illegible] خداوند کریم کا [illegible] اس مرتبہ کو [illegible]
اور سر تا بت قدم [illegible] کیا اور شیطان [illegible] ہے [illegible]

بیجھے [illegible] ہم [illegible] اور [illegible] چو [illegible] زور بازو [illegible] اور [illegible] اور برادر
خواہ [illegible] اور [illegible] بے حیا [illegible] ایک بار وہ [illegible] اور ایک [illegible]
زمین [illegible] ایک [illegible] خانہ [illegible] رقعہ رکھا تھا [illegible]
[illegible] رقعہ [illegible] دیکھا [illegible] اور [illegible] رقعہ [illegible]
ہوگا جبکہ [illegible] دیکھا [illegible] الطلسم تاریخ [illegible] الطلسم [illegible] مفتوح [illegible]
تو [illegible] اول [illegible] دروازہ [illegible] اور اوس طرف [illegible]
[illegible] اسم [illegible] اسم تمام ہو جاتا تھا تو ایک شخص [illegible] سوار [illegible]
اوس [illegible] اور تمام [illegible] جبکہ وہ [illegible] قہقہہ [illegible]
[illegible] زلزلہ [illegible] دیکھی [illegible] دیکھا [illegible] اندر [illegible]
[illegible] اور طرف [illegible] ساحر [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] وقت [illegible] ساحر [illegible] زلزلہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کیا [illegible] زلزلہ [illegible]
[illegible] زلزلہ [illegible] اور [illegible] بے [illegible]
[illegible] دیکھا [illegible] دریا [illegible] اسم [illegible]
کیا [illegible] قہقہہ [illegible] زلزلہ [illegible] قہقہہ [illegible] زور بازو [illegible]
[illegible] قہقہہ [illegible] کیا [illegible]
[illegible] زلزلہ [illegible] زلزلہ [illegible] گرفتہ [illegible]

زور بازو کے اوپر وار کرتی تھی کہ ایک ساحرنی عجب جانب سے آ موجود ہوئی اور تمام ساحروں کو
ہمت کر کے وار اور شاہ نے نسبت راست ماہی کے گی کہ اٹھا ایکبارگی ہنسنے لگی تھی وار ترکی اشارہ کیا
کہ برگشتہ زور بازو سے جو ہیں یہ بات شاہ نقیہ والا تبار نے سنی رنگ زلزلہ کا سفید ہو گیا شاہ نے
کار نامہ ہے جانا ہی بغضب اسکا دست اوسکا پکڑ کر کھینچا کہ زمین پہ گرا اور سینہ کا بیٹھ گھونگا
دبا یا واصل جہنم کیا اور رنگ ہی اوسکے لوہو بالا تمام بدن اوسکا بالعنت ہو گیا جیسا جگہ زرد
یہ حال دیکھا سب خوش ہوئے اور آفرین کہ کسی کو شہر زلزلہ میں آئی
حکایت طلسم شاہ نقیہ والا تبار کی جیسی بزرگ ۳ زلزلہ و تنزل وغیرہ جیسی بازی کرتی
وشہباز مشرقی شہر زلزلہ کو بھی گر کر روانہ طلسم ہوئی دبیر واسطہ دیگر نام خاور ملک
کے بیدار شہر بارگاہ زلزلہ جا کر اور بارگاہ جا کر ہیں سنت کمانی رواقت طلسم بارگاہ ہوئی اور شہ نقیہ
تعاقب کیا بیدار طلسم کے آئی اور تمام ہوئی ایک آدمی کو واسطے دریافت حال طلسم کے بھیجا جو وہ شخص ہر دم
خندق ہے ہوئی جانا کہ یکبارگی شور و غوغا ہوا اور ایک طاؤس سبز و زرگنان آیا سر دروازہ عمارت پہ بیٹھا
اور کہا ایو ایو پیدا جا اوسکو نہ سنا اور جلد جیسے دس قدم خندق باقی رہا اوس طاؤس نے پھر صدا دی
کہ پیدا جا ورنہ مارا جاوے گا اوس شخص نے ہرگز نہ سنا اور جلد جیسے پانچ قدم باقی رہا کہ یکبارگی طاؤس نے اوپر
دی کہ اوس کی ہیبت سے جز اسکے کہ پگڑ لو شاہ نقیہ مو سبیت و کہہ رہی کہ خندق سے دہلوان مضبوط جب کہ
دیوار حلقہ نابید ہوئی اور اندر حلقہ کے ایک سرخ پیدا ہوئی اور ہزار ہا بر قین چمکیں و صدا نہیبت اوس کی
ابر سیاہ اٹھی اور شورش رعد و برق اور بادل میں خندق گرد وقت شعلہ ہا برآ مد ہوئے اور اندر ہا کتنا شعلہ
گرد شعلہ سہرا ہا آتشین لگنا گو ہی اور وہ شخص جو گیا تھا اندر شعلہ کے جب گیا اور جیا کہیں بارش شعلہ کی ہوئی

دیکہ رہی کہ ابر شفق نمود ہوئی دہلوان پیدا ہوا وہ جو دبیر ہر طرف ہیں اب سب نے دیکھا وہی قلعہ و خندق
موجود ہیں کسیکو معلوم نہ ہوا سواری کجگلا کدہر رجع و عمارت نہ تھا جو وہ روز تا فرمود تہاٹ نقیہ
رو کے جیسا نہ بیدار کیا جو حیز زول ابدال شاہ نقیہ والا تبار کے بارگاہ کو ہوئی تمام بدعقل تری نرتری کے
کہ یکبار صورت نگار جا رام ایک ساحران عظیم بیٹا تھا برادر زور بازو وغاصو بارگاہ تھا بس نگار جا کے
رخصت بار گی ہوئی کہ روانہ لشکر شاہ نقیہ ہوئے اور راستہ کہ شاہ نقیہ اپنے خیمہ میں بیٹھا تھا اور تمام سردار
گرد تھے اور بار گاہ خاص کا در کہہ رہا تھا جو نگار جادو بصورت مہیب ہو خیمہ جو گیا تشتر ہو ساز و نزد
آگے شاہ نقیہ کے آیا اور خیمہ گاہ و کاغذ و قلم اور دیگر اسباب مع حضور ہمراہ رکھتا تھا اور بر سر بارگاہ
شاہ نقیہ کی آئی تمام ہوئے اور سحر کیا لیکن زلزلہ و تنزل و شاہ نقیہ وغیرہ حیرت میں آ گئے بازی کرتی تھی
کہ یکبار رنگ اوس کا زبان میں پیدا ہوئی اور بعد ایک لحظہ کے تمام گرد تنگ ہوئی اور وہ شخص نے بارگاہ کے
بار ہوئی سب اوس کی وہ دیکھا کہ ایک شخص شیر پر سوار ہو صبح جو گیا بار گاہ شاہ نقیہ پہ ہوا اور سر کہ
لیکن وہ جو یہ غصہ جا پڑا آیا شاہ نقیہ پہ سکتہ دیکھا اس سے پہلے جو جوش سحر و زلزلہ و تنزل وغیرہ
رنگ اوس کی بے جوش ہوئے شاہ نقیہ جو یہ حالت دیکھی ہرواز کر گیا اور غصہ ہو جمیع
سپہ تیر ایک شخص دو سر سرخ جو بصورت حضور کا سحر جیسا کہ ہی جو شاہ نقیہ والا تبار پہ
سنا ہے سب با ہو وہی جیسی نگار جادو بصورت شاہ نقیہ کا دیکھی ہو دانا و ہر ساں سپاہ کا دور
کیا اکار تمام ساحر علقہ گام کیا جیسی لیکن جو شاہ نقیہ با ہر خیمہ کا آیا سب جیسی وہ اوسکی حالت نزار دیکھا
سر یہ بہتر حالت زانو یہ رکھا اور ایک بار رو با اور بے جیسا تھا تبار پہ کسی غمخوار مری
یہ کیا حالت ہے جواب دیا نا گہ جان بحیان آ گئی کے سب بیٹھے اور قریب تھا شاہ نقیہ اپنی

و پس سر بہ سبز کا نچ کا سفینہ سا لگتا تھا شاہزادہ اوس حال میں تنہا ادھر ادھر بسبب آرزو دیکھا کہ جانب صحرا سے
ایک خیابان پیدا ہوا تمام بدن اوسکا مانند بیلچہ رنگ کا ہی اور ایک سر سوار ہوا اوسکا بدن ہی مانند بلور کی
چمکتا ہی اور سات سر تھی مانند شیر و گرگ و نہنگ و مار و گاؤ و شتر و گربہ کی اور ہر سر کی زبان ہفت
اور تازیانہ مار کا تا تھا جس میں کتنا سخت پکتی اوس ہیبت ناک سے خاتمان سامراں ایک سہان جا نکلتا تھا بہ آواز
گوشہ میں شاہزادہ کی بیہوشی رنگینہ تمام بدن میں لرزی اور بیہوش ہو گیا اور جب بہوش میں آیا تب ہوا سے آئی دیکھا
تھا تھا کہ زخم ہزار ضرب اوس سر پر زیرہ ہو گئی بہ اسم پیکان ہر دم سر گیا ایک سر تمام سر و بدن نیزہ رنگ
لیکن مانند ہی اور ہر ایک پر نگار ایک ستارا ہی وہ تیر اوسی پر ستارا کی مار کا اگر خطا نہیں ہوئی تو وہ ہی تیر تیر
کامل تمام کر گیا اور اگر مرد و پیر دیتا وہ مار جا نکلتا شاہزادہ نے تیر اسم دم کر گیا مارا اوسکو جسم و اصل کیا لفظ
دار و گیر کا مانند ہوا اور آواز اوس کی گشتہ مردم نام سے ہفت زبان جام ہوا در بیان طلسم ہوا ہوا جیسا کہ گرگی
زمانہ روشن ہوا کہ ایک رنج خرمنش و بیابان ہوا اور شیر بیا ہوا ہمیشہ غبار سے تیر نظر میں آئی اور عمارت
آفتابی تمام [illegible] کی درخت اوس صحرا کا جا بجا شدت گرمی سے قریب ہلاکت کی ہوئی اوس وقت
جس کو حکم حفظ کیا تھا اور حجر اسم اوپر حاشیہ دو جگہ مرقوم ہی سات جواہر تیغ نیزہ بنا کی برکت
اسم کی ایک آہو بر بر اسپ کی پیدا ہوا گا باز تمام مرصع جا ہی اور ہر اوسکی آہو کی سواری بہی آہو
تیرہ ترین تھا بیچارہ جیسی جگہ کہ کنارا ہو اوپر اور تیزی اوسی آہو کو تیغ نگا اور کہ جا تب دیکھا جا
تو جگہ کا نام نگار خانہ ہی شاہزادہ نے ایسا ہی کیا کہ دیوار جابجا زعفرانی زار دیکھا اور اوسکی درمیان ایک
چہار دیوار بام نگار خانہ ہی اور چہار دیوار تمام بلور کی اور عکس گل و عکس زعفرانی اوپر صفحہ
دیوار کی ایک روشنی معلوم ہوتا تھی اور طرف دیوار جا بجا نادر بیان قلم و صفحہ زمانہ اوپر [illegible] نگار کی

ہلاک کرنے قضا سے ایک ساحر لشکر میں نہ تھا جب آیا تمام بیچ طلسم ہی تب ساحر نے اوسکو مردہ دیکھا بازی گاہ
میں آیا تب شاہزادہ کو تسلی دی اور کہا ابھی یہ کار صورت نگار جادوگر ہی جب تک وہ زندہ ہی یہ طلسم نہ کھلیگا
تمام شب شاہزادہ روتا رہا قریب صبح کے تاب دیکھا سمت لشکر شیشہ بازی مشرق سے جلد چلے وہ تو اوتر آتا وہ سب جنگ
ہو گی گرد و بار نگاہ کی شہزادی نے جبکہ شاہزادہ نے یہ بات سنی تنہا دیکھا اوسکو حفظ لیا کہا تھا اب صاحب وہی جگہ جا
کہ سمت راست قلعہ ماہ کی ہو تا ہی اوسی طرف جا وی جو کہ یہ کام بات سے حفظ کرنی جا بجا کی کار کرنا
اور جا ہی کہ اپنی تن اگاہ کریں جبکہ شاہزادہ نے اوسکو دیکھا دامن ہمت باندہ کہ قلعہ کو جو نہ کا طرف راست کی
روانہ ہوا ایک بار حقیقت قلعہ کو دیکھا اور صدا نوحہ سنی کہ گوش زد ہوئی شاہزادہ بھی پہنچا کہ دیکھا
کہ زلزلہ و ترلزل دمدمہ زمین کو تخت آتشیں بہ سوار کیا ہی اور طوق و زنجیر آتشین دست بادہ پر ہی اور
ساحر مہیب طرف قلعہ کی جا تا ہی جس مین باواز بلند کہتی ہی کہ اے شہزادہ یہ کہ ترجمت ہوئی ہی خانہ خراب
حجتو فرا موش ہوا تیغ کھینچا اور میں ہی ہو گئی کہ جس میں جا کی سمت میں شاہزادہ جیسا بہ دور کرو تخت قلعہ میں داخل
ہو گیا اور وہی آن مہرجس مانند تھی اور حجو تیرہ تار ہو گیا اب شاہزادہ مجبور ہوا بموجب حکم لوح سمت
نارنج نگار روانہ ہوا جب بہ بر گوہ کی جو ہی تو مجو گلو لکس معطر اور آہو بہت ہوا و نہ رنگ بصورت
بر قبر اوس کو گوش و گردن پر از زیور مگر کہ بہ کنال جا بجا تی وحوش طیور بصورت خرد کی جو نا
چھ بد بدر تر آنجا پیدا ہوئی دیکھا از بس اوس کی جند قدم نگی ہی تو قریب صد ہزار وہ بدبختاں اوسکی
سر پا کی ہی اور سر بدار کیا کہ ایک شخص و بیزاں ہی جو شاہزادہ قریب پہونچا ایک [illegible] جا جو
آ گیا پر جب زلزلہ و ترلزل کو دیکھا اور بدار کیا کو بیزاں ہی اور اس [illegible] کو دیکھا اور
خاک و خس میں غلطاں ہی اور سر پہ سبز کا دار بہ تو بیزاں ہی شاہزادہ نے یہ حال دیکھا بار زبان بحال گر

اور گم ہوئی

ایک چشمہ آب رو مکانات مرصع نگار و یاقوت نگار و زمرد نگار و عقیق نگار روشن اور برجوں کے ستون
اور منگے بوضع تازہ تیار نظر آئے بہ دیکھی اندر باغ کے گیا دیکھا اور دروازے باغ کا مانند بہشت کے اور
دیواریں و سقف ہا و مکان و ستون دلکشا و بدیع بہت تھیں لیکن آدمی کا کہیں نشان تک نہیں تھا
شاہزادہ سیر کرتا ہوا اوپر بام کے آیا اور فصیلوں پر پھرتا تھا اور سیر اوس صحرا کی بہ فرحت کی دیکھتا تھا اور
چہل ستون بام کے ایک ہر رنگ گلشن باغ ہے لیکن وہ ہشت بار زر والا تھا اور اس جگہ بیٹھا اور حیران اور خلعت
بہ در و دکان رنگین تھا جو لگی وہ خوب بس دیکھا طرف وہ غرفہ پر باغ کی جا در سنگ کا تھا اور وسط باغ کے گنبد
عقیق رنگ مرصع نگار کی بہت نظر آیا شاہزادہ نے کہ ہر بار پاس قریب گنبد کے ہوئے دیکھا حلقہ مرصع
گنبد خزن لگے ہیں اور ہر روز گنبد کا سو تصویریں سنگ کی آراستہ ہیں اور گرد گرد گنبد کے سوار
و پیادہ یاقوت و زمرد و زبرجد و غیرہ کے قریب تیس ہزار کے ہر جانب گنبد کی آراستہ ہیں شاہزادہ
حیران اس کار سے ہوا القصہ پھر کر اندر چہل ستون کے آیا دیکھا ایک ہوا آتشدان جا اور ہزار ہا گروہ
یاسمن و سنبل رنگ برنگ کے پیدا ہوئی اور عطر جا اور تری اور زمین بہ شکل طلسمات کی بصورت ساحر کے
ہوئی اور پر مکان و چہل ستون کہ اوپر تار ہونے لگا باہر باغ کے گئی اور جو مکان کہ معمور اوس کا تھا
اور سمین اور تری اور در و دیوار سے بیت کرتی اور مشغول عیش ہوئی آواز سرود و رباب بلند ہوئی
شاہزادہ نے تعجب کیا دیکھا حیران ہوا اور گوشہ میں بیٹھا تماشا دیکھتا تھا کہ تمام ساحر ونے پر لگا
اور انبوہ خلایق تعجب ہر روز باقی تھا ایکبار آواز نقارہ کی بلند ہوئی اور تخت آنے پیدا
ہوئے اور تخت بہ ایک عورت ساحرہ تاریخی پوشی گریبان و مادر شاہ دلنشین کی ایک تری ... عالم
بیت کار تھا اور پر ایک تخت کے مہ جبین تھی جو آواز نقارے کا گوش شاہزادہ کے پہونچی اور سواری
بہ نزدیک آئی

ہجوم خلائق ہوا دیکھی وہ مہ جبین کو دیکھا اور قید طلسم میں تخت پر بیٹھی جو اندر باغ کے آئی جنید اور جس جا
اور سرود اور ساز آبادی باب ہوئی تکلف جس روز ابیات دم جشم و اسباب جشم ہوئی تھی اوس روز جشن تمام
وہ جشن اوس گنبد سے ہو رنگ کیا ساحروں نے اس جگہ بیٹھ کر تمام ساحر بدلی بیٹھ گئے ہر روز آتے ہیں اور تمام
ساحر اس جگہ آ کر غسل کرتے جانشین تا وقت کہ رات تک آتا ہے روز مہ جبین کو ادب ہے اور شہید ہوتے
کہ اس جگہ خادم تمام مہ جبین کو دوا اسی قنات کے اندر چھپ کر تمام خلائق نے بیٹھ کر سامنے بیٹھ اور
ادب سے اب برو گنبد کے ہوئی ایکبار خادم جا نے مہ جبین نے کہا اب پیر و مرشد خدا برکت
ناتمام اور تمام مہ جبین یا تھا ضد اکثر میں ہے وہ عاشق تھی نا بت قدم رہی اور تصویریں جو کہ اوپر
گنبد کے السلام ہیں اس وہ تصویریں ہیں زمرد کی ہوئی ہیں شاہزادہ نے دیکھا تصویریں زندہ و متزلزل اور سبزہ زار
کی نہیں جگہ وہ صورت انسان کی ہیں تار نجیب زر و پر اوس کا طرح و تسخیر کیا گیا باعث تمام مہ جبین
بیت تنہا بہ کس رنگ کے زرد و کبود کے پر بصورت سنگ کی کر دیا اور مہ جبین کو قفس الفت میں
قید کر کے صورت تمام جادو کی کیا تاکید بلیغ کیا اگر کوئی شخص سوائے معتمدان کے نزدیک تخت آوے
اس شخص کو اوسی قفس میں مہ جبین کا رو تنہا کی جلد اور تمام ساحر یکجا ہو کر زیر شاہزادہ نام کل
مشاہدہ کیا اور یقین ہوا کہ تمام تصویریں سنگ کی تمام زر تقاشی ہیں جگہ شاہزادہ نے دیکھا اگر میں باغ
میں نزدیک تصویر کے آئی اور پر تصویر کو دیکھا سینہ سے تیار ہیں اس انسان میں صورتیں گنبد کی
متحرک ہیں اور اوپر زمین بہ شکل کیا اور تمام ساحر ہوئی اور شاہزادہ نے دیکھا اور اور
تمام باغ بہار ہوا اور تمام درخت گلشن برگ و ثمر آتش ہے اور تمام ساحر آتش فشاں ہیں شاہزادہ
درمیان ایک تماشا اور شمشیر کھینچی مانند شیر بیت کیا ساحر کو قتل کیا اور برکت اسم سے شعلہ اٹھ

جسم پر تھا خبر نہ تھا جب کہ شاہ نقشہ کو پتا تھا تا آنکہ آب ہو جاتا تھا اتفاقاً شاہ نقشہ نے پیر پر شمشیر زنی کی
دیکھا کہ حسینہ ساحرہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور سارے شاہزادے معصوم ہو گئے تھے اور ساحرہ حسینہ زمانہ ہو گئی تھی [illegible]
بچا ہی ساحرہ جا بجا ہیں از روی [illegible] کہ شاہ نقشہ نے کہا کہ ان شاہزادے کو [illegible] تمام ملاحظہ کیا تھا
کہ اطلاع [illegible] آگاہ ہوا ایسے مکان صورت نگار جادو کا جو دیکھو تو ایک باغ ہوا پر ایک ساحر عجیب
صورت شیر پر سوار [illegible] سحر ساحر جا بجا اس اسم جاننے کو [illegible] تیر بردم [illegible] تمام
کہ [illegible] شاہ نقشہ نے اسباب سحر [illegible] زمین پہ گری و صدا اس آتش [illegible] نام صورت نگار
جادو ہوا جیسے کہ تاریکی ہر طرف ہوئی وہ باغ [illegible] تھا اور [illegible] اور وہ گنبد [illegible] رنگ کی
باغ میں [illegible] مسلمانوں کی [illegible] اسلام [illegible] تمام صورت
[illegible] شاہ نقشہ [illegible] اور آخر [illegible] گنبد کا
تھیں تمام عذاب [illegible] جسم [illegible] شاہ نقشہ [illegible] کیا اور
لشکر شاہ نقشہ [illegible] نجات پائی [illegible] شاہ نقشہ [illegible]
ساحران [illegible]
معہ سرداروں اپنے کا ترک دنیا کر کے فقیر ہوئے اور لشکر شاہ نقشہ میں بیٹھا تھا
لیکن [illegible] شاہ نقشہ [illegible] اور [illegible]
رخصت کیا [illegible] شاہ نقشہ [illegible] روانہ ہوئے بعد ایک
[illegible] ایک [illegible] عظیم [illegible]
[illegible] مقابل ایک [illegible] تمام [illegible]

اور گنبد [illegible] اور [illegible] مینار [illegible] ایک مینار [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور وسط [illegible] ایک تخت زمرد کا
[illegible] ایک ساعت روز [illegible]
[illegible] گنبد [illegible] اور [illegible] اور ہر ایک [illegible]
[illegible] اور [illegible] مینار [illegible] اور [illegible]
[illegible] شاہ نقشہ [illegible] گنبد کے ایک طاؤس [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] تھا اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] مینار [illegible] ایک [illegible]
[illegible] شاہ نقشہ [illegible] ملاحظہ کیا [illegible]
مقام [illegible] طاؤس [illegible] شاہ نقشہ [illegible]
[illegible] بعد اوس کے [illegible] نام [illegible] بعد [illegible]
دیکھا [illegible] اور وہ آسمان [illegible] شاہ نقشہ [illegible]
ایک [illegible] اوس [illegible] اور ایک [illegible] دیکھا کہ [illegible] گرفتار کیا
اور وہ جوان خوبصورت [illegible] سال کا [illegible] شاہ نقشہ [illegible] نام [illegible] کیا اور
[illegible] جوان [illegible] اگر [illegible]
شاہ نقشہ [illegible] جوان [illegible] اور نام [illegible]
[illegible] اور [illegible] کیا تھا اور [illegible]

مقرر شہرت جادو کو وہیں اٹھا کر لیگیا مار ہم جادو کو مرنے کی خبر ہوئی ایک روز میں شکار کو گیا مجھکو فریب دیکر کے
اسیر کیا اور حوالہ دمدمہ جادو کے کیا کہ اب بس مجھکو دمدمہ جادو اٹھا لیگیا ہے بیان ارباب دولت … مار ہم زوجہ
کو واقف نہ تھا جبکہ ان کی شبانہ مرے غم میں قریب بہلاکت ہوئی ہیں لیکن گلگلو … جادو دختر دمدمہ جادو کے
مختار مار ہم تھی وہ مجھپر عاشق ہوئی اور وہ ہی اوس وقت … اسی جگہ اتری میں حال دمدمہ جادو کا
آگاہ کیا تھا اور مجھکو آزاد کرتی اوسوقت اے تم او بہ جادو سے محو ہو رہی تھی اور میں … وہیں … گئی
ہوئی تھی ہے اسی گفتگو میں کہ صحرا سے گرد اوٹھی شاہنشاہ نے دیکھا اس سے فرخ پیدا ہوئی مانند باد تند کے
آتی ہیں اور … حقیقت … زور بازو … صورت … اور … پیش
فرخ نے آواز دی اے شہریار مجھکو چھپا لے شاہنشاہ نے آواز فرخ سنی اور … باہر گنبد … کی
فرخ کو … دیکھا شاہنشاہ بیتابانہ … اور فرخ … کو باہر … شاہنشاہ
تعاقب کیا اسی جگہ ایک فرخ … کیا اور میں شہرت جادو کو … باہر لیگیا اور وہ فرخ … نظر سے غائب ہو گیا
شاہنشاہ پریشان ہو کے پھرا اور گنبد میں آیا شہرت کو … نہ پایا ایکبار ایک صدا عجیب پیدا ہوئی
کہ اے طلسم کشا اب غافل … کیا کیا … سبب گشتہ ہو … شاہنشاہ نے دیکھا کہ طوطی … حال … کر رہا ہے
شاہنشاہ نے پوچھا تو کون ہے کیا مجھکو … قتیل … شہرت جادو کا … خبردار … کر کے
مکان شہیر جاہب دل و جان مار ہم جادو کا ہے اور مختار مار ہم … کا ہے … پرواز کیا شاہنشاہ کو
طوطی … ہو کے روانہ ہوا اوس صحرا میں کنارے دریای محیط کے ایک باغ دیکھا اور احاطہ اور کیاری
دیوار کے سبزہ … ہیں اور … ستارہ درختان … اور اکثر مکان
بالتکلف باغ … اور ہر گوشہ باغ میں … ہیں اور گرد … سبزہ خوشنگو … بکثرت …

مکان

مکان … باغ کے … ایک عورت … او باغ میں … اوس عورت … ہو کر
گریبان … شہریار … الدنیا … کا … ملکہ … کو بجرم عشق … اسی جگہ قید کیا ہے
اور یہ مقام … جادو … مار ہم جادو کا ہے وہ … بد ذات ہے اور ملکہ کو … ہے اور یہ کنیز
دلارام … شاہنشاہ نے دلارام کو … شاہنشاہ … دلارام … ہے
راہ باغ کی … جانب مشرق دروازہ … شہریار … قدم باغ … دروازہ … درخت
مار ہم … ایک شخص … دیکھا … شہریار مجھکو … اوسکو … ملکہ جادو
کہ … اوسکو … گفتار ہے وہ … قید کیا … اور … قید کر کے … ہے
… شاہنشاہ … دلارام … کیا … شہریار
… شاہنشاہ … دلارام … ہے
شاہنشاہ دروازہ باغ … درخت مار ہم … دیکھا شاہنشاہ دلارام نے … کیا
… ایسا … ماند … دلارام شاہنشاہ کو
… اور شاہنشاہ کو … اور وسط باغ میں ایک … اوسمیں … ہے
… شاہنشاہ … اور ملکہ کو … دلارام
شاہنشاہ نے … ملکہ … طعام و شراب کیا … طعام
… اور … خواب … شاہنشاہ کو بیدار کیا … شاہنشاہ بیدار ہوا
کہا … اور کہا … شکستہ طلسم … تمام ساحران طلسم کو
مار … شہیر جادو … شاہنشاہ نے … طلسم … محفوظ کر دیا

شہید جادو کے بارے جادو کی بہت کری اور شہید کو بکاری اپنے بدن میں طاقت نہ پائی بس اس نے شعبدہ مہیا کر کے ہو [illegible]
اور وہ دلبر و دلربا و ودلدار ام کہ تھیں تینوں بصورت مہیب ہوئیں

جب کہ شہید جادو نے شاہ نقد کو قید کر کے روانہ شہر تاریخ ہوئی اور سپاہ تاریخ جادو کو بادہ فیقان بارگاہ میں لے آئیں
سپاہ ہوش سے بیگانہ ہوئی [illegible] شاہ نقد کو دی جو تاریخ نے شاہ نقد کو دیکھا کہا کہ [illegible] وقت [illegible]
اور اس صنعاک [illegible] حال [illegible] حکم کیا کہ
قید ہو نکو [illegible] اسی وقت زلزلہ و تزلزل جو [illegible] خاطر [illegible] زلزلہ اور [illegible]
مقفل [illegible] تا دور [illegible] جادو کہ ایک [illegible] کیا ہیچ طلسم کو دریافت [illegible]
تو خاطر جمع ہوئی اور [illegible] اللہ طلسم [illegible] کا [illegible] اور ہیچ مخلوق کو [illegible] شہزادہ [illegible]
بحکم تاریخ جادو صورت عقاب [illegible] ہوئی [illegible] تاریخ نے شاہ نقد کو [illegible]
روز [illegible] قید [illegible] اور [illegible]
تو کیا [illegible] قید میں [illegible] عاشق [illegible] جادو [illegible]
بلکہ تمام [illegible] صورت [illegible] عقب میں [illegible] جادو [illegible]
[illegible] شاہ نقد [illegible] شہید جادو نے
احاطہ آتش میں شاہ نقد کو مقید کیا [illegible] برکت [illegible] ہر طرف [illegible]
ہیچ [illegible] شاہ نقد [illegible] وقت تمام سحر ہر طرف [illegible] شاہ نقد [illegible]
[illegible] شہید [illegible] مشغول [illegible] شاہ نقد [illegible]
دیکھا [illegible] قدم [illegible] شاہ نقد [illegible] آفتاب [illegible]

القصہ شہید و گلفام [illegible] حلقہ ہوش [illegible] اور زلزلہ و تزلزل کو نجات دی [illegible]
شاہ نقد [illegible] گلفام نے کہا [illegible] قید [illegible]
روانہ [illegible] تاریخ [illegible] جادو [illegible] مفارقت شاہ نقد میں [illegible]
اور [illegible] بصورت قفس [illegible] اور چند [illegible] ساحر
سنگدل [illegible] شاہ نقد کے [illegible]
کیا [illegible] شاہ نقد کا [illegible] شاہ نقد
[illegible] نجات دی [illegible] شاہ نقد [illegible] حال [illegible]
[illegible] تاریخ جادو کو [illegible] شاہ نقد نے محبوب [illegible]
نجات [illegible] ساحران [illegible] شاہ نقد
[illegible] تاریخ نے [illegible] راہ [illegible]
[illegible] خوف جان [illegible]
[illegible] اور [illegible] صحرا [illegible] اور [illegible]
[illegible] القصہ تاریخ جادو [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] اور [illegible] شاہ نقد [illegible] مسلمان [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] تاریخ [illegible] اور [illegible]
[illegible] شہید جادو [illegible] خوف جان [illegible] شاہ نقد
[illegible] شاہ نقد [illegible]

[illegible]

ہے بازار بہ سبب کثرت آدمیوں کے راہ چلنے کی جگہ فراخ خوش نہیں ہو گیا دیکھا کہ بازار جا بجا شامیانے
اور اوس بازار کے ہر جانب بازار [illegible] ہم ہوئی غرضکہ عجب تماشا تھا دیکھا کہ دروازے تمام [illegible]
کہ ایک جمعیت آہنی ہے ہر دروازے پر اور خندق مثل [illegible] سینہ پوش بازار اول میں
اور سفید پوش بازار آخر میں اور لوگ کا میں سب کتابہ ہوئے ہیں اور اشیا رنگ رنگ کی [illegible] اور
فروخت کرنے والے وہ [illegible] دنیا اوس کا [illegible] شہر [illegible] اور
بازار میں صندل جلد و نقرہ و مس آہن وغیرہ موافق مرتبہ کے ہیں اور [illegible] بازار کا جلد [illegible] بازار
صندل پوش و سفید پوش و سبز پوش بہتر ہیں اجناس بازار [illegible] دو [illegible] ہیں اور اب بازار اور [illegible]
شخص ظلم و تعدی کرے [illegible] وہ [illegible] ظلم و تعدی [illegible]
[illegible] اور [illegible] وہ شخص [illegible] راہ [illegible]
بازار میں [illegible] بازار [illegible] بازار [illegible]
[illegible] بازار سبز [illegible] سرخ [illegible] اور [illegible]
بازار [illegible] اور [illegible] بازار [illegible] بازار [illegible]
[illegible] دیکھا کہ [illegible]
[illegible] ساعت روز [illegible]
کیا اور ہر شخص [illegible] گیا [illegible]
[illegible] اور ہر طرف [illegible]
[illegible]

اور تمام خلایق گرد اوس کے جمعیت کیے ہیں بسیار عمارت ... ہر دروازے [illegible] اور فرخ [illegible]
دیکھا [illegible] بہتر از بہشت اور بسیار وسیع ہے اور وسط باغ میں [illegible] جیسے [illegible]
[illegible] درجہ سات درجہ ہر درجہ [illegible] بلند تھا اور وسط ہر درجہ [illegible]
تھا [illegible] تمام [illegible] رنگ [illegible] اور ہر درجہ موافق درجہ فرش تھا اور ہر درجہ کا رنگ [illegible]
تھا [illegible] رنگ سبز [illegible] و سیاہ اور درجہ ہفتم کہ [illegible] بلند تھا اور [illegible]
سفید تھا اور تمام درجہ [illegible] ہر رنگ کے ہیں اور [illegible] عالی [illegible]
[illegible] اور [illegible] میان [illegible] بلند [illegible] اور [illegible]
[illegible] تخت [illegible] اور برابر [illegible] ہیں اور [illegible]
[illegible] تمام [illegible] اور دیکھا [illegible] تمام [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور دیکھا [illegible] ضعیف اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور چند مرد باصورت [illegible]
[illegible] تخت [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] مرد ضعیف [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] اور [illegible] مرد ضعیف [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible]

کہاں ہیں مانند گریبان ہیں اور تمام ... جا بجا ... [illegible]

[illegible] ... اور ... [illegible]

سبز ہوئی ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور جا بار و بخت ... [illegible] ... قید ... [illegible] ... اور دو

[illegible] ... قید ... [illegible]

[illegible] ... قید ... [illegible]

[illegible] ... والا ... [illegible]

[illegible] ... زندان ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... الحقیقت ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... قید ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو کہ یہ رسم جو ہی ہوگا اور نو قیدی ہوئے تب نادرہ [illegible] قیدی ہونے [illegible] اور [illegible]

ہر چند [illegible] کا [illegible] کیا اور [illegible] صورت جا کہا [illegible] ہو گیا [illegible]

[illegible] شاہ نفہ جا کر [illegible] انداز ہوگا القصہ بعد [illegible] جنگ [illegible]

بعد [illegible] شاہ نفہ [illegible] اور [illegible] شاہ نفہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] سیاہ [illegible] کیا [illegible]

اور اس مقدمہ میں اجازت [illegible] القصہ شاہ نفہ [illegible]

کیا تو [illegible] شاہ نفہ [illegible] محبوب [illegible]

[illegible] عتاب [illegible] سخن [illegible]

[illegible] جانب [illegible] مجمع [illegible]

جا کر [illegible]

[illegible] صفوان [illegible]

[illegible] جنگ [illegible]

[illegible] آراستہ [illegible]

[illegible] مقدمہ میں [illegible] صفوان [illegible]

اوسی [illegible]

[illegible] مقابلہ [illegible]

[illegible] جنگ [illegible]

[illegible] مقدمہ [illegible] اجازت [illegible] شاہ نفہ [illegible]

اور آپ [illegible] اور [illegible]

[illegible]

کہ [illegible] شاہ نفہ [illegible] زندان [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] شاہ نفہ [illegible]

[illegible] شاہ نفہ [illegible]

اور [illegible]

[illegible] زندان [illegible]

[illegible] القصہ شاہ نفہ [illegible] جاہ [illegible]

[illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible]

[illegible] زندان [illegible]

[illegible] صفوان [illegible] تمام [illegible]

[illegible] زندان [illegible]

[illegible] زندان [illegible]

[illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] شاہ نفہ [illegible] صورت [illegible]

آراستہ [illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible]

سبب بیٹھے رہے اور دیکھا اس تمام چمن میں عجب جوش عالم گسترده ہے اور خود درمیان اس گلستان کے مشغول [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو گیا مگر [illegible] جواب نہ پایا اور [illegible] معلوم ہوا [illegible] قید [illegible]

[illegible]

شاہ نغفہ کو اس نے کہا اے اسیر زندان الم و اے جوان مغرور تو نے میری غیرت نہ کیا دیکھا کہ مصیبت
میں گرفتار ہوا اور اب کیا ہو گا جب حضرت شاہ نغفہ نے کہا فقط اسی حالت میں نہ کہا اور نکالی زندگی
اس مرگ سے بہتر جانتا ہوں الحمد للہ و شیطان و اعوانش معلوم اور رنج کے قید کا جیسے ہو دیکھا
اب مرگ انہوں جشن وارد ملکہ نے کہا کہ اب میں تمام ہو گئے جو اس نے کہا اسی تکاو دیکھتے ہیں شاہ نغفہ
اگر کا نت قدرت میں تحریر کر دیا ہوں راضی ہو تب بھی النقصہ ملکہ نے جواب سوال کا اسی طور پر اور
طرف شاہ نغفہ کے دیکھا اس کے عارض مانند زردی ہو رہی ہیں اور چشم فتنہ انگیز میں اشک بھر رہے ہیں اور اس
اس نازنین کا یہ بے تابی ملکہ نے کہا اب میں ہو نہیں اس تمہاری جانثاری کی طاقت کرو اور زر و زر تمہاری احسان کرو
شاہ نغفہ نے کہا اس لیکن میں احتیاج احسان کسی کا نہیں رکھتا ملکہ نے کہا بہ صحبت تمہاری حج کہ ہمراہ
اب نسبت ہو کہ کیا ہو اور مجھکو تمہاری مصیبت پہ تاسف ہوا اور اس کو بیٹھ رہو ہیں کہ یہاں
کوئی چیز نہیں کہاں ملتی معلوم کہ مجبور کیا افسوس کر دیا حضرت شاہ نغفہ کہا میں سحر کس کو پہنچا اسکو ملعون جانتا
ہمین اور ہمہ تمہاری جاندار ہیں ملکہ نے کہا میں جان سحر ہے آگاہ نہیں ہمیں اس اثنا میں کسی سود اسباب عیش
طرف ہوئی اور دستر خوان کیا یا ملکہ نے مانند شاہ نغفہ کا ہاتھ پکڑا اور دستر خوان پر بیٹھی مگر اول شاہ نغفہ
طعام و شربت نقل کو کہا یا بعد از ان عاشق و معشوق نے باہم کھایا پیا اور منجوار کہ کئی شاہ نغفہ
رو دیا کیا کہ اسی لئے تجسس مروت مجھکو تمہاری حال پہ افسوس ہے آہ کہ اپنی ہمین ملت میں ولادہ ملکہ نے
ہر گز یہ کیا اور سر اپنا قدم پہ شاہ نغفہ کے رکھ کہا اے جان اب تو بہتر ہے کہ رونگا اور تمام حال میں
شرمندگی مصیبت تیری ہو چکی اور جانتی ہوں کہ اس زمین گشتہ ہمیشہ اب عاجز اور قدم پر اسکو محبت
ہاں نابت رہی النقصہ کہ عاشق و معشوق باہم ہوا گفتگو میں شاہ نغفہ کے اس بات درمیان میں نہ آئی اور
اس زنگ میں محبت رہی ناگاہ صندل جادو نگہبان زندان حقیقت سے آگاہ مطلع ہو گئی اور
کہا اس خانہ خراب نے کیا حرکت کی تو یہاں تمام ہر صورت سے دیکھ و شمن تر ہیں ہمت اسکو ایسا جرم میں مارا تو

اور اب

اور اب قریب ہے کہ حرکت کیا ہوں جو ملکہ نے صندل جادو کو دیکھا زار زار غضب سے تو بھاگ کر روتی ہوئی
اور قدم پہ صندل جادو کے گر گئی کہا اے اور بہ التماس تو بہت کہ رحم کر کہ تو گرفتار میں ہم تیرے قدرت ہماری کیا جانا کہ
ہو گا جو اس کا انعام بہ بات سنی نہایت مغضب ہوئی چند ستارے اور اسی سحر پڑھ کر نیچے اس کے رحم
اسکے رہا ہم وہ جنس آتش ہوئی اور ہر طرف سے شعلہ آتش نکلا اور وہ نے ہوئی طرف شاہ نغفہ کے جبکہ سخن صحبت بیزار
ملکہ نے یہ حالت دیکھی اس صندل جادو نے ستم کیا ہر ہم ہوئی کہ اس کا حکم ہے بیہ صندل جادو کا حکم ہے کہ نہیں کہ اسکا
سحر کا مرا ہی پانچ اور اس ایک شمع سے جو شعلہ شمع کا ہوا اور اسے طرف آسمان کے جلا کے ابر ہوا اور بادل
لگی اس آتش کو تمام ہو صندل جادو نے ہر طرف سے ہم ہوئی سحر کیا النقصہ اس سحر سے وہ بادل ہوئے بہت
اس کو ہم ہوا شاہ کو یا کہ جس نے اس کیا صورت تیر و کمان کا سحر کو اسیر دم کر کے سینہ پر وہ مارا کہ
بار لگا وہ صندل جادو کا وہ اس نے ہوئی تمام مکان کا تیر ہو گیا اور زار زار گشت تمام صندل جادو کو وہ
تمام عمارت ہر ہم ہو گئی اور ملکہ نے کہا اے ساحرہ تیری سبب خراب ہو کا اور جگہ کھا یا اور شاہ نغفہ کو ہمراہ لے
تخت پہ بیٹھ کر روانہ ہوا گئی اور قید بانی الم کو ہمراہ لے تخت کے کہا کہ تو نیا
اب اگر قریب ہو جبکہ ملکہ نے جانے قدر فرح ہر صورت صندل جادو کا جادو سترہ سو دیا اضطراب
خوش ہوئی تمام الغاج بیدار ہوئی تمام اور ساحر اس سلام کیا اور اخبار جادو نظر کے لئے گذاری
النقصہ جمع ہوئی دو کی احوال اس کا سب بخوبی خبردار ہوا اور ایام جشن کے لئے قریب پہنچی ہر
منبع کی ایک روز عام بساط جمع ہوئی ہیں اور احوال ہیں کا لکھا ہوا اظہار ہوتا ہیں اور ہر ہر
تعظیم کرتی ہیں اور سبل اصلی یعنی فرخ میں امر بڑی شان و شوکت سے آکر اور پر منبر کیا متشا
اور تاریخ جادو اور چیلے اپنی تاریخی کو شتا و کمیت شعلہ لشکر و غیرہ بقدم ہوئے فائز شدن و رہم
بیج راتب سے دراتب ہیبت کرون و سبل عجلی یعنی فرخ میں امر بعظمت و حرمت تمام امدہ بالا کی
منزل رفت سے لالہ خونخوار نیز آمده بر کرسی مرصع جلوہ افروز گردید چون سبل عجلی لالہ خونخوار را دید
گو رنگ ابی از چہرہ پریدہ گشت و دریافت کرد کہ این برای عاشق شدہ ہست و در آن گمان

خبر رسید که صنوبر جادو را کشته زنده ایشان را ابد برده و ارتال او را کشته صنوبر خبر آورده اند
چون تاریخ این سخن بشنید مضطرب شده عرض کرد که ای سهیل این کس عجیب صاحب اقبال است
ازین زنده دان هم نجات یافت سهیل عملی گفت ای تاریخ خاطر جمع دار اگر او نجات یافته است
باز اسیر خواهد شد و لوح محفوظ در گردن من است طلسم بر انشاء او نخواهد آمد و درین اثنا خبر
رسید که یاقوت سرخ پوش جادو که عیار بود در اصل جهنم شد سهیل عملی و ارتال او را اسیر نمود
طلبیده پرسید که لوح کجاست همه عرض کردند که آن کم بخت از سنان لوح ندارد و تاتار آن کسی را معلوم
نیست و از روز یکی لوح برده بود که این لوح را ندیده بود و تاریخ این سخن شنیده حیرت زده شدند
که سلسله لوح منقطع شد و بی لوح طلسم کشائی نخواهد بود القصه سهیل عملی کتاب هم را آورده
خواند که ایها الناس امسال باید که در بنای طلسم خلل واقع شود و این شهرها آشوب شوند
و دین دیگر رواج یابد و بطرف لاله خونخوار دیده گفت باید که فرزندم لاله خونخوار بکشتن رسید
که کاهی شاه آن بپایان رسیده باشند و آنچه اراده لاله خونخوار است تا باشد ظهور خواهد آمد
و هر مراد که در دل کند حاصل شود چرا که عجب ستاره سعد در طالع عشق واقع شده است که از وقت
جمشید تا این وقت اینچنین قران السعدین واقع شده چون تاریخ وغیره این حالات از سهیل شنیدند
ملول شدند و لاله خونخوار بسیار خوشنود شد اما چون سهیل عملی از خبر فرزند او دید و خواهان
شهر پنج آورده بودند بران خاتمه سازی و جمشید داده بودند با هم تقسیم نمودند و از آن گلاب بار زنها
بدست گرفته بر هر یک پاشیدند که یکبار ان مجمع منقطع شد و سهیل بمکان خود داده شدند
در راه متصل ایوان خود برده زنجیر دید لاله خونخوار در آن رفت فرخ حیران شده دید
مکان خاص لاله خونخوار است که در آن در سال یکمرتبه مجمع می‌شود که غیر از زنان مرد در آنجا
و همیشه این بازار و حصار را سعد و سعید ارند فرخ با خود گفت که این طرف رفته باید دید که
چه چیز است القصه بوقت شب برخواسته بسبب بازار مرصع پوشان روانه شد چراکه این در
بر فرخ منکشف شده بود که لاله خونخوار بر شهزاده عاشق شده است القصه داخل معمار مرصع

امان تالاب

۱۷۸

امان تالاب درین بازار است بسیار پر تکلف و ملکه هم از آن خود بر کنار آن تالاب نشسته با شاهزاده گفتگوی
سهیل میکرد که درین اثنا خبر رسید که سهیل می آید پس ملکه مدهوش شده بجلدی تمام شهزاده را در عمارت مخفی ساخت
و در راه بند کرد و خود برخواسته استقبال سهیل کرد و بر چبوتره بلور فرش کرده اند و تکیه ها با صندلها ابریشم و بالین
و عطردان وغیره نهاده است و صراحی های مرصع کار و جام های جواهر نگار یک طرف گذاشته اند سهیل در حال گفت
معلوم می شود که شاهزاده همین وقت برخواسته رفته است القصه ملکه گفت الغرض بدم این صحبت و سازی چیست
ملکه گفت که ای پدر بزرگوار در حال همین آمده سهیل گفت ای لاله خونخوار میدارم که من خاطر من از تو کس مجروح
دار حرف دل تو آگاه ام و تو بیخودی که اظهار کنم چون ملکه این شنید رنگ زرد شد سهیل اینجانب بدید ملکه را
نزدیک خود طلبیده آهسته گفت که ای خانمان خراب صندل جادو و مرغ جادو را البدست یونانی کشته کنانیده و نقصان
شدی از خوف جان فرزند لاله خونخوار بر قدم سهیل افتاد گفت ای پدر بزرگوار بر خود اختیار کردم هم را
آورده ام خواه بکش و خواه ببخش سهیل خندیده گفت شنوانش سهیل نیستم تم فرخ عیار بجان شاهزاده او کسان
گرفته خود بصورت از درم ملکه این شنیده شگفته خاطر گردید در رفته حقیقت شاهزاده گفت شاهزاده خوشنود شد
تا فرخ آمد فرخ دوید بر پای شاهزاده افتاد و گریه کرد شاهزاده او را در بغل گرفته حقیقت احوال سهیل پرسید
گفت در صندوق بند است و دست شاهزاده گرفته بر سر سهیل آورد و او را از صندوق برآورد سهیل بیهوش که
فرخ او را گفته شاهزاده بیهوشی آورد سهیل خود را بسته دید و شهزاده را بر سر دید حیران شد شهزاده تمام حال گفت
بجمگی سهیل بیان گرد داد سهیل رسید عاقبت لوح نمود سهیل قسم بسازد جمشید خورد که لوح نزد ما نیست و لوح
نزد یاقوت جادو بود او بود احوال لوح برگشته گفت شهزاده این سخن شنیده از آن مایوس شد فرخ گفت
ای شهزاده از این مکان نشستیم سهیل جشید که مبادا سحر کند شهزاده دید که فرخ سهیل را
فرخ گرفته بعد از گفت ای او بعید از مروت و فتوت است که دختر این برمن احسان کرده است او در
سهیل بدعای خیر برآید قبول است و سهیل را رها کرد گفت ای سهیل خدای جان بزرگ است آنچه خواهی در حق
ما کنی چون سهیل این مروت شهزاده دید عاشق شد و گفت ای شهزاده حقا که تو صاحب اقبال

از بزرگان خود شنیده ام که شکننده طلسم پیدا خواهد شد و دختر سهیل بدین اسلام خواهد آمد و از سبب او سلطنت
مین شهر از خاندان ما خواهد ماند و برای این همه عزت لاله خونخوار میکردم مگر الشیر بار اگر کسی را حال تو معلوم شد
اما تو بر میکنم سایه بوم بهشت آید شهزاده گفت آن تو بر است سهیل گفت الشیر بار درین نسو بمین حقانی است
که آن را آگنبد جانمای طلسم میگویند و هر کسی که مطلب بزرگ داشته باشند در وهم و قیاس نمی گنجد پس آن
چار فته استند عا نمایند احوال غائب ظاهر میگردد از انجا احوال لوح معلوم شود و شهزاده الا نا وج بهشت آمد
شهزاده گفت انجا را ببر سهیل گفت الشیر بار از خادم تو این امر شود قبول میکنم و در بیابان نگار بر از سنگ
یک تعویذ نوشته بدست شهزاده داد و چند کلمه در گوشش گفت بعد از ان عقاب از دلوش جادو و شمار
پوش جادو و حمای زرین بالوش جادو و پلنگ نیل گون پوش جادو را طلبید گفت که شهزاده را در بیابان مینا
نگار بر سنگ گیاه مینا نگار هست و مینا گیاه برسانید پس شاهزاده از سهیل رخصت شد و لاله خونخوار و فرخ
را درین جا گذاشت و خود بر تخت نشست و آن چهار ساحران تخت شاهزاده را بسر برداشته روانه شدند و رسیدند
شهزاده در صحرای مینا گیاه چون چهار ساحران شهزاده را در صحرای مینا گیاه رسانیدند پس از چهار
رخصت شده رفتند شهزاده صحرا دید که بر نوک سبزه مثل شمع روشن بود و در گوشش طلای برخشش از هر دو سبزه بود و آن
و در ان سبزه خط طره بود و بهار داشت که هیچ بهار و خزان ندید پس شهزاده ان صحرای دلکش را دید بسیار
خوشوقت شد روانه شد اما وقت صبح بود که از چهار سمت آواز های طایران خوشالحان می آید در طرف
عندلیبان در زمزمه سرای مشغول آمد چون شهزاده آن صحرا را بر ان طی نموده جراز و در چهار دیوار باغ نمایان
شد چون نزدیک رسید دید که چهار دیوار طلای میناکار بود و چون شهزاده بر دروازه رسید بود که از آب
زر دروازه هست و جلوس کهاب شاهان دید شد مثل تخت های کاغذ بر از گل و کوه های کاغذی و برف های
فیلان زر طلا و تختهای نقل و جمع بر زدادن از گل کاغذ و درختهای سرو دار کاغذ و تمام گل نمی اما همه از کاغذ
بکمال صفت آراسته بود و شد که خلق در اصل و نقل فرق ظاهر نمی شد و خوان های کوزه مهر و عقد و از شیشه
گشتی ها و غیره و اسباب جمع تخت بود ان ارباب نشاط که از اقسام و لیست پیدا شدند و هجوم سوار و پیاده گان
با نوبت و نشان آواز های نقاره بلند با این شان و جبروت پیدا شدند و عقب آنها مرکب خالی بازین و لجام

و صع

۱۷۹

وصع و زبر گل پیدا شدند و بر دو طرف اسم کلب چرهای و بانگ بر دارند و عقب آن بادشاهی با تاج شاهی
و لباس شاهانه پوشیده بر تخت نشسته و در است و چپ او تمام امرا و ارکان و سرداران با لباس
تکلف آمده داخل باغ شدند و بر دروازه ان تختها و غیره تجارت بردند و از اندرون باغ آواز نوحه
و زاری بلند شد که گویا قیامت بر پا شد و بعد از دو ساعت شاهزاده دید که همان بادشاه با لباس
سیاه کفته بود الکو همه لباس سیاه و گریبان دریده مو پریشان دم و دمان بر دو جانب باد جسپیده سوار شدند
و همه سرداران با لباس سیاه گریان و نالان از باغ بر آمدند و همه سوار شده راه شهر خود گرفتند و بفاصله
دو کرده سواد شهر هم معلوم میشود و دامان شاهزاده بر حال ایشان افسوس نموده از کسی پرسید که سبب آمدن
آن و صع و رفتن بدین حالت چیست آنمرد گفت که تو نو وارد هستی شاهزاده گفت بلی آنمرد گفت ای عزیز
بدان و آگاه باش که این بادشاه شهر انوریه است که مسکن قدیم ساحران بود و نامش انورشاه
و این باغ را باغ نو ظهور میگویند و این بادشاه فرزندی داشت که چشم و چراغ او بود و غیر از او دیگری
و ان در حسن و جمال و شان و شوکت عدیم المثال بود و نام او منورشاه بود و این باغ بنام او بنا کرده
بود و اکثر منورشاه درین باغ آمده بعیش و عشرت بسر می برد و انورشاه بینی عم ملکه جادو است
منسوب بود پس انورشاه منورشاه را بر لد ساحران نخدای تیار کرد منورشاه را لباس زردی پوشانیده
که رسم شادی است که اول مردف بزرگ بعد ازان لباس ازرقی پوشانیدند و از سوار شدن مانع چیست بود و از اسم آمد
پوشاک ساحت میگویند که درین اثنا دختر بزرگ سهیل که نامش ملکه خوبروی جادو است پس او در ساحی
آمده بود و منورشاه او را دید عاشق شده تمام شادی بهم خورده برهم زد و چون این خبر سهیل را بود
الغرض آزرده شده و تاراج و تازه کرد و شادی آمده بودند همه برهم زدند و هر دو عاشق و معشوق شهید
و یکدیگر بودند اما سهیل بر دختر خود تاکید کرده بود که از خوبی خبر آگاهی نام منورشاه بر زبان آگهی از قسم
گفته خوابی شد و منورشاه بزرگ نام و خود کرد و سهیل این هم شنیده بود که منورشاه نامزد

اراده خونریز دار در سهیل در غضب بود و القصه بعد از چند روز روزی باز دو عاشق معشوق
درین باغ آمده باهم ملاقات کرده بودند از بجای روز منورشاه مبتلای بلا شود و ناگهان بالای کنیم
له بر منورشاه و انورشاه چه می گذرد و به چشم از آن توهم بخشم دیدی پس از بسکه انورشاه
آرزوی کتخدائی داشته خبر آگه در ایام عروس منورشاه مبتلا شده بود پس در هر ماه
همان تاریخ انورشاه اسباب شادی تیار کرده به این باغ می آید و لباس سیاه پوشیده با ماتم دیگر خود
بر میگیرد و چون شاهزاده این احوال شنیده بر حال انورشاه بسیار تاسف شد اما چون انورشاه
تشریف رفت شاهزاده داخل باغ شد باغ دید چون بهشت برین و نهرها سلسبیل آب و هر طرف گل ریحان
سبزه و خیابان و در و دیوار باغ فضا و بر خوش کار منقش بودند پس شاهزاده سیر کنان در ایوان
رسید و دید که دیوار و در و بام بلورین و همه با تصاویر مملو بوده که تصویر هر قسم از عجیبه داران
و رقاصان و زنان و مردان و شاهان و از هر صنف در وسط باغ صفه بوده از بلور چهار گوشه
چهار صد ذرعه مربع و در وسط آن صفه بنگله بود از آئینه مصفا و درهای و غلام گردش او را
از آئینه بند کرده بودند و چهار جانب آن بنگله چهار چمن بودند و چهار بر کران که فواره های
الماس نگار در نشسته داشته از قسم مرغابیان و سرخاب و کلنگ و غیره از زر سرخ و یاقوت و زبرجد
بودند و ماهیان اقسام جواهر در آن میگردیدند و بر روی آن صفه بیاره بود از زر در
بصورت سرو و چنار اغان که او را تمام مرصع بجواهر اعلی کرده بودند و در آن صنعت بسیار خرج کرده
بودند و سبب این آن صفه تختی کلان بر بالائی هوا معلق بود و بالای تخت چهار صد
پنجه و جواهر بصورت زنان بودند با لباس تکلف و نه بود دگران بیاپوشانیده بودند که

از اینها سیاه پوش بود و پس از معاینه این حال شاهزاده حیران شد و بالای تخته بلور آمد چون
۱۸۰
قریب بنگله رسید و دید که در مشعل هم گردش از عود سوز و غیره روشن بودند که بوی خوش از آن
می آید بالای سقف قنادیل های مرصع کار آویزان و در میان بنگله صندوقی از آئینه مرصع
کار بر تخت مرصع نهاده اند بطور تابوت و همه احوال از اندرون آن از چهار جانب معلوم می شود
و اندرون تابوت دید که جوانی ماه سیما پانزده ساله گی مرده افتاده بود و بالای صندوق
حله بر طاوس خود کرده در جنبش بود شاهزاده این حالت دیده آه سرد از جگر کشید و بر حال آن اختلال
آن گریه کرد که یکبار آوازی از غیب بسمع رسید که ای سیار این گلشن بی ثبات و ای بیخبر حال این
برو از این مکان که این عبرت خانه سرای خاکی تصویر مسافران باد به اندوه این غمخانه را بچشم عبرت
ببین و بیرون رو الاطلاعات بصیرت الصبیان و نه دلبستگان این سرای مغرور منسوب بر اسم شاهزاده جلیل القدر
بوده که از جفاکاری سپهر غدار و از بیمهری فلک ناهنجار مبتلا گشته است مبادا که درین مقام منزل کنی
و کشته [illegible] بود و زود از اینجا بگذر و الا مسافر عدم خواهی شد و اگر بر ارجاع نداری
بلکه سلامت نخواهی برد و در اظهار این اسرار سعی مکن که ترا همین قدر کافیست که شنیدی چون
شاهزاده این آواز شنیده و از باقی سهیل از احوال مطلع بود بر گشته بر عقب سرو و چنار اغان
رفت دید که کناره روش درخت مولسری بود و بسیار گنجان در برگ آن درخت خود را مخفی
ساخت چون سمن بر آفتاب [illegible] کلاه سمت مغرب رفت و گل صد برگ ماه از گلبن مشرق برآمد
یکبار طیوران باغ از درختان فرود آمده حور [illegible] در آن نهر زدند و مرغابیان [illegible]

از جواهر ابا زربفت ساخته و مسند کسی بر دیده و شامیانه عالی بر پا کرده و بر اطراف هم چراغها بر
و شمعهای کافوری بر شمعدانها و بر سر نیزه روشن ساختند و فانوسهای چینی آویختند و در میان آن شاخها و هم خود
تمام باغ از روشنی شمع و چراغ منور شد که یکبار آن تخت که معلق بهوا بود خود بخود در زمین آمد و نگاه
چهار شد مجلس بنات پیکران نه یکبار مجسم شده فرود آمدند و آن نازنین همه یکجا نازنین که آن سال
بالباس سیاه ده حوران نشان و دلها بر کنان با چشم گریان و دل بریان متوجه آن نا دوست گردید اول آنکه
کند بعد از آن کعب از ... حسرت و آن مجبور سر ابا حیرت هر چیز که وقت که بدرگاه کمال رسیده است
چون آن نازنین آمده بود شهزاده دید که آن گشت تیغ ابرو و مسیح دلم بیگبار از آن صندوق بر آید
و آن هر دو جلوه بر طاوسی خود بخود بهمراه چون از آن بنگاله بر آمد و گردان نونهال تمام سرو چراغان گردید
بسیار گریست و همه زنان آن نازنین را گرفته بر مسند نشانیدند بعد از یک ساعت سرو چراغان نامه
است از بالا کشیده و نازنین پس چهارده ساله چون ماه تابان با جمیع دختران بالباس حریر بیرون آمده
زیر شامیانه متصل آن جوان نخجوان سال نشست یک لحظه گذشت بعد از آن مشغول به گفتگو گشته
لیکن این مجاز هر دو دل سوخته بنمود که از او یکی بدیگری پیش گیرد که یکبار دو طالع از باب نشاط
حاضر شدند و مشغول رقص شدند چون شب در همی صحبت آخر شد و آنگاه از مرغ سحر بلند شد که یکی ر
صداهای الفراق الفراق از آن محفل شد و جوشش گریه طوفان نوح بر پا شد و آواز در آن هر دو دلداده
بلا از یک دیگر گرفتی و الفراق یک دیگر شدند و آن نازنین حیران و سر برف نگران با چشم گریان با دل بریان
بر خاسته متوجه براه سرو چراغان شد و این طرف آن بیموت الفت فریاد صفت خود را قریب
هلاکت رسانید چون شهزاده تمام حال این هر دو سوخته قسمت دید بسیار گریه کرد و آواز درخت فرود آمد
آن تعویذ که بسیار داده بود بر عقب سرو چراغان آن تعویذ جهان نیند بخود جد جهان نیند
مسال ... باز شد و شد ... دعا ... همه بخبر شده بهم گفتگوی ... طلوع صبح شد بهم
شادمان شدند که امروز خلاف دستور معمول آمد و آن سرو چراغان گل نیند بخشید و اگر گاه در این
صحبت ... شده است و ناگاه این نازنین ماه طلعت در آن سرو بخبر گفته است دیدن او شده است

و همه‌های لب آن زمین آمد و این روز در سرو چند شده است و طلوع آفتاب هم شده است پس این خوابها
معلوم میشود که خلق کدام جا کشته که در این شاهزاده از طرفی پیدا شد و گفت که ای عاشقان بیدل باعث های شماها
شده است اما چون هر دو عاشق و معشوق آن شهریار را دیدند یکبار دویدند بر قدم مبارک افتادند آن نازنین سیاه
پوش که دختر نور شاه بود و مهر روشن جان نام داشت این دو سیه بخت شاهزاده گردید پس شاهزاده آن هر دو گشته حیرت زده را به جلوی
یکدیگر نشانید جام شراب بر کرد این هر دو را داد و گفت که شاد باشید که ایام هجر گذشت و روز وصال رسید اما باهم بلا دارم
اگر گفتید الشهریار جان ما پیش الجد وجان از دل و جان بجا آرم اول شاهزاده تلقین اسلام کرد و از حسن خود آنگاه ساخت تمام
کارها بر گفت و از ایشان رسم و حقیقت گرد پس آن بیموت الفت عرض کرد الشهریار این نازنین که مثل نور شمع است این سرو چراغان
صبا شده این دختر بزرگ سهیل جادو و نام شن ملکه مهر نیز است و در این باغ در ایام که گنبد اکثر در شاد روحی همه ساحران میهمان می آمدند بود
چون نگاه من بر روی او افتاد و عاشق شدم و شادی خود را بر هم دادم بدم چنانچه از سهیل که سهیل جادو قبول کرد و بر دختر خود تقید بسیار کرد و او
را پنهان کرد اما روز این ماه طلعت که فریفته من بود با اطلاع سهیل باغ من آمده و با من ملاقات کرد و سهیل این خبر شنیده
از روی غضب الواره جادو ... کرد که این همه اسباب سحر ... درخت و دو مراد و صورت مردگان در باغ ... این ماه
طلعت را در سرو چراغان محبوس کرد که بر همه فرمان سهیل ثابت باشد و در وقت شب ما هر دو را یکجا میکند لیکن لحظه ای
یکجا ... و ما در این ضعیف اگاهی یافته خود را در این باغ انداخت هر دو مانع شد هیچ نشنید و گفت من مجاور
این گشته ام پس ... همراه ذات مجادی من از راحت ... اعضا زنگ ... راه نیز همراه دیالی شود
سنگ کرده همه روز بصورت سنگ می مانده پدرم انورشاه همه با مرده رسیدند و بر صحبت تمامی گریه فرد در میکنند شهزاده
از شنیدن این حال عبرت ... شده گفت شنیده ام که در مملکت [illegible] گنبد جهان نما طلسم است من جمله دیدم ... آمده
ام و بسیار هم مطیع من شده دم از این راز ... اطلاع بخشید است و باواز بلند گفت که ای آواره بخاطر سهیل
دلشان را بحال خود بگذار و مر از تو نیز کار نیست این بگفت که سرو شاه انورشاه را طلبید انورشاه
سر و پا برهنه جمع رفیقان بخدمت حاضر شده از دیدار فرزند چشم خود را روشن ساخته و سر بقدم شهزاده
نهاد شهزاده بر او نوازش کرد و التماس عارض رفتن گنبد جهان نما کرد انورشاه این سخن شنیده او سر تحیر بگریبان تفکر
فرو برد بعد از آن عرض کرد که ای شهریار اگر چه آن مکان پرستش گاه ساحران است و من با زهم قرابت دارم و جد و شستم هم همین

سبب بزرگان این طلسم بکشنده که این معبد بزرگ در طرف تابان بود الحال از باعث سهیل که مسند نشین شاه است
ملاقات از بهر بزرگ شده و می دانم که تو همه احوال ساحران را بر باد خرابی کرده و منی بسر و چشم حاضرم هر آنکه غلام حلقه
بگوش تو ام این گفته شهزاده را سوار کرده دلبر و عروسی را همراه خود گرفته بطور نشاط در یوسف زبانی و زر نثار کنان را
داخل شهر انور با شده و شهزاده را بر تخت نشاندند و سه روز ضیافت کرده روز چهارم تمام ساحران شهر انور با وزیر
یاور با یا بلم برادران را گفتند چنان نما سوار شدند و دستور این شهر چنین بود که در ماه یکمرتبه همه یا یا بطور میله
دران میدان جمع می شدند و از در گنبد زیارت میکردند و غیر از هر ادمی کس دیگر اندرون نمی رفت اتفاق آن ایام روز
بود الغرض چون شهزاده با انور شاه و منو شاه روانه گنبد چنان نما شدند و یک فرسخ از شهر بیرون آمدند که از دور چهار باغ فرا
نمایان شد خوش رنگ رسید صحرا دید سبزه گل و لاله و گیاه آنجا تمام مینا گیاه بود که ساق الماسی شده بود و در میان
صحرا احاطه بود از طلای واوراهم مینا گفته بود و در [illegible] آن مینار بلند بود که بنظر می آید که او بمقدار در یک دو
نشت بود و در هر مکان ها بنا کرده بود اما از رنگ احمر دیگر رنگ و هر در یکی و محراب هر مکان هر یک رنگ دیگر بود و طاق از
گوشتی هر مکان موافق رنگ آن مکان بود و بالای همه گنبد بسیار مرغوب از آئینه مثل ماه تابان بالای درخشان
بنظر جلوه میکرد و آن احاطه یک دروازه داشت و چهار دور آن چشمه تا آب بسیار از قسم شیر بود و ندیده سبب گرد آنها
از سنگ آب هر مکرر ساخته بود و بعد لیس همه ساحران گنبد را از سر سجده نهادند اما منو شاه و انور شاه معه شهزاده
بعد چند اشخاص اندرون احاطه قدم گذاشتند چون شهزاده اندرون آمد باغ با تکلف دید سیر کنان بر دروازه گنبد
چنان نما رسیدند انور شاه قدم پیش نهاد و کلید بر آورده گنبد را گشاد و گفت ای شهریار تشریف ببرید شاهزاده
گفت تو چرا اینجا ان انور شاه عرض کرد که ای شهریار اگر غیر از مراد مند کسی دیگر قدم درین گنبد نهد خود بخود سرنگون شده
می افتد شهزاده نشست اندرون قدم نهاد چون بالا نگاه کرد بر چه که بالا تر از آن نبود در سبد گنبد دید از آئینه حلقه و در اندازه
و نشان وصل هم معلوم نمیشود گویا این گنبد از یک آئینه بود و اندرون گنبد هر نظر می آید چنان شاهزاده در و
گنبد استاد نخست اول بخاطر شی آمد که گلشن جادو را ببینید چرا که از زبانی سهیل شنیده بود که احوال زندگان و مردگان
طلسم همه آنجا معلوم می شود لبی امل استغفار ملک گلشن نیت زانرنه نمود که یکبار شهزاده دید که آن قبا محبت
و دل بسته الفت دران گنبد جلوه گر شد اما گریان و نالان همی گوید ای خدا ای بسیجه تنه زنار میخواهد دلم درد منتم
عاشقم دیدار میخواهد دلم این شعر خوانده می آید چون نگاه گلشن بر آن شهریار افتد از دل و فغان ها شهزاده
بشکوه بسیار کرد و گفته نگاه برفراز گشته بغولی گذر نکرد و نگاه از خاطر خر باد نمود و بعد از مروت بود که ثابت
قدم ماندن کو محبت را فراموش کرد و بعد از گفتگو نامه هجینی با زخم توشی و دلم خونخوار را دیده گفت تو از وصل ان آمینم بر این مبارک

بچند چو شهزاده این طلسم [illegible] از زبان [illegible] سهیل بسیار نادم شده هر [illegible] کرده از طرف [illegible] بیک بار [illegible]
گریستن که [illegible] چون شنید بعد از ساعت چو شهزاده بگوش امد گلشن زند بد شهزاده بیتاب شد اما خود را قائم کرده دو بی
بار ملاحظه آن لوح طلسم کرد که یکبار در ان گنبد چهار خوشنگوار بنظر شهزاده امد که این سقف نرم و خوش رنگ مثل آب
رنگین بود و بام ان محراب از زمرد گیاه بود و هر نوک هر گیاه گل بابونه از الماس ساخته بود و ان گل بابونه مثل ستاره دیدند صف
ان گنبد زمرد و مثل بت خانه که ان روز [illegible] و سر امی گویند بعد از ساعت ان لوح باغ از نظرت گم گردید عجایب شد
شهزاده این عجایبات دیده حیران شد و از گنبد بیرون آمده احوال انور شاه گفت و پرسید که ان مقام کدام است انور شاه
دست بسته گفت ما را معلوم نیست شهزاده بموجب تعلیم سهیل باز در باغ بو قلمون آمده بر از سر و [illegible] اسناد
گفت ای انور چار دو [illegible] و در [illegible] بیابان ابریشم گیاه برسان بگرد آوار داد شاهزاده دید که زنی ساحره ضعیف
بالشت خمیده از آن جنگله برآمده شاهزاده را سلام کرد و تختی که برای نشستن بلکه خوش بود شاهزاده را بر ان
تخت نشانید و در [illegible] الغیش رسانید و شاهزاده به بیابان ابریشم گیاه رو به [illegible] شد و سیر کنان متصل آن باغ رسید
که از یاقوت جادو بود رسید آنجا میوه خلایق دید و آن باغ چهار دروازه داشت و بر هر دروازه در قسم جوگیان و هنبان
و اشبان و کرنالب و [illegible] ان را دید و بر هر دروازه ساعت نشسته تقسیم طعام و میوه و زر میکنند که اهل
جشن [illegible] را [illegible] میگویند و از روزیکه یاقوت جادو داخل جهنم شده که از زبان او مقرر است که [illegible]
خود [illegible] جاری دارند و آن گنبد زمرد [illegible] یاقوت [illegible] جادو بود که او را [illegible] بود [illegible]
گنبد [illegible] کرده [illegible] و این مکان ساخته [illegible] شاهزاده را خبر کرده [illegible] شاهزاده اندرون باغ
درآمد گنبد سبز دید و ان درخت را [illegible] در آورده [illegible] لوح را بر آورده ملاحظه کرده مرقوم بود که ای طلسم
کش در بیابان ابریشم گیاه [illegible] بوقت شب [illegible] ساقت کواکب مثل ماه تمام [illegible] آب دران [illegible] بیابان
ستوه ستاره [illegible] بر [illegible] آن [illegible] کواکب [illegible] مقصد [illegible] رسید و [illegible] عجایبات ببینی [illegible]
شهزاده [illegible] آن [illegible] کواکب بوقت شب بیابان ستوه ستاره شد رفتی شاهزاده در صحرای آب ابریشم گیاه و
بافتی لوح طلسم شو چون شهزاده بوقت شب روانه شد تا طلوع آفتاب چون مطلع شد آن ستاره عجایبات شد و جدول
آب طولانی ظاهر گردید که بر دو لب جدول از سنگ موسی بود و آب مثل سیماب بود و همه بیابان خوش فزا بود عجایب
و غرایب جهان گلهای تمام [illegible] رود [illegible] در حصار سنگ موسی نمایان شد که بر و حاشیه گلهای [illegible] نمود [illegible]

دار اینه زبان را مصفا بود چون داخل باغ شدند دیدند در وسط باغ قصر بسیار بلند رفیع است و سایبان اطلس

سیاه با حاشیه مرصع و چهار در آویزد و در پشت آن الان قبری دیدند از سنگ مرمر که او را از اقسام جواهر مرصع کرده بودند

و بر آن قبر چادر مرصع انداخته و به نقوش عجیبه نگار کرده و غیره روشن بودند و دو شمع به رنگ سیماب با تکلیف بالای آن قبر بود

و بالایش چادر گل و شامیانه با حاشیه مرصع با چهار چوب مقیش با سلک مروارید سایه افکن بود شهزاده از دو شمع معلوم کرد که

این قبر گلشن جادو است پس پیاده آن خیل عجیب و گفته شد حسرت اشکبار شدند و بر تعویذ قبر نام گلشن نوشته بود اما چون

شهزاده با آواز بلند گریه کرد یکبار از صحن آن مکان سقف زن سیاه پوش مثل سنگ کوه که در حسان آمدند و گفتند ای

شهریار تو کیستی که بر آن کشته این شیخ حسرت گریه میکنی گفت آن کسم که این بجرم در دوستی من باین حالت رسیده چون آن

زنان نام شهزاده آگاه شدند گریه کردند هزار زبان تسلی دادند و نشنیده و گفتند من سقف کنیزان همین قبیل محبت ایم

ای شهریار این نانت قدم تو کوی محبت در ثبات قدم جان داد و ساحران طلسم و نیز لطمه را اسلام انتهاد و نفی کردند بعد از آن اتفاق

آوردند شهزاده در آن در وسط چون یکی از آن نازنین آب سیلاب چرا از زمین ریخت همه را گریه شد و سنگ زده گفت

همی جانانا قیامت مندی و از نظر غائب شدند شهزاده دید که آن طوفان لوح پیدا شده و همه باغ بر از آب شد شهزاده مطول نشسته بود

لوح را دید که این مقام شهیر جادو است درخت در وسط باغ است که برگهایش مثل قمر درخشانند و از آن درخت برگ سنگ

را بکند و این اسم خواند بر آن بدم و زیر پای خود بگذارد که آن برگ بصورت کشتی خواهد شد که نزد یکجای خواهد رسانید در میان آن

حلقه از صدف است که همه عمارات و دوکانها در صدف است و بام از تخت شاه نشسته با سقف و دیگر مشغول همین جا

در آن موج آب چنان بلند خواهد کرد که بالای دیوار قلعه خواهی رسید و یکساعت آب تر آنجا قایم خواهد ماند و بعد از آن

موج زیر خواهد برد و آنجا مقید خواهی شد که تا زندگی صورت رهائی نخواهد شد اگر در جهان ساعت این اسم را بیکبار بر دم کرده

بر آن تخت نشین بزن به طرفی که در گلوی او هیکل مرصع است و یک تعویذ در شکل قمر از سینه آویخته بر آن بود بر آن سید البته

کارش تمام خواهد شد و الا بجان ضرر بتو خواهد رسید و کار تو تمام خواهد شد شهزاده چنان کرد و از آن ساحر را کشت که جهان

واو از بلند کرد کشتی شهیر جادو را چون زمانه روشن شد خود را در بیابان یافت و در باد صحرا هم خود قوم بود اندر شیخ

از گل بود حسرت دید انکه هیچ گل غیر از باغ رنگ ندارد پس شهزاده تمام روز در آن صحرا می ساخت کرد و اخر روز

بمکانی رسید که زمین نقره خام بود بعضی جاها که زمین را زر یافته می شد خاک آن ملک را اسم ... جادو در آن صحرا همین

شهزاده شب را در آن صحرا بسر میبرد چون صبح شد سیر کنان روانه شد برابر گنبد دید از بلور شفاف بی جرم در وسعت

چندان است و چهارده دروازه دارد که چهار در یمین و چهار در یسار رو به یک جانب و رو به یک جانب پشت اما

کنگرهای بر دروازه از سیم خام بود مرصع با الماس و مروارید اما درها بسته اند شهزاده گردم بدم حیرت و شگفتی او

از دیدن آن گنبد حیرت زیاده شد و یک طرف چهار در دروازه بود شهزاده دید که از آن دروازها فرقه ارباب نشاط

بیرون آمدند و دید در آن گنبد بر آن صفحه سیمین جمع میشدند که از سینه و خوشید با امدند و چهار و سه سازنده نادار یک دسته

رقاصان جمع آمدند و دید در گنبد قرار گرفته شهزاده دید که درین زن درد بود شهزاده از یکی دو نفر پرسید که این همه قوم

و شما چه کس هستید گفت این مقام پری زادان و مقامات است و ما هم برای بردن فیض آمده ایم وصف نازنین ما کار است

شهزاده خواست که طرف دیگر برسد چون انگشت بر لب گذاشت که خاموش در اشاره بجانب گنبد کرد که آن طرف ببین شهزاده

بجانب گنبد نگاه کرد و دید که تمام گنبد این قدر روشن شده که روشنی او چنانچه از غیر مهتاب نیست بلکه از مهتاب سفیدتر

بود و در دروازه های گنبد گلگون و در دیده گذار بر در نازنینان بسیار بیرون آمدند و صف بستند و بعد از آن تخت آوردن که زر به

طلا جمع بر آن سوار بود در آمد و تختش را میان گنبد گذاشتن و نازنینان بر گرد او صف بستند و بعد از آن شهزاده روشنی در

ناهید آن نازنین تخت نشین مثل ستاره دید که شعاع او عالم را روشن ساخته بود اما چون نازنین بر تخت نشست مردم ها که در بیرون

ایستاده بودند نوبت بنوبت پیش آن ماه طلعت آمدند آنچه میبرد پیش اظهار میکردند و زن او شمار هر یکی بتعلیم هر یک استقبال

نموده فرا آنها خوشنود او هم حصه از سخن ناگفت بعد از آن همه بر خاسته با ادب ایستادند و آن نازنین شروع خوانندگی کرد و نوع

خواند که بالاتر از آن چه اندر تصور نباشد و قریب بود که شهزاده از خود بیگانه گردد و وحوش طیور هر جا که بودند با وجود

وقت آرام جمعیت کرده بعد از آن رقص کرد و میخواندند و می نواختند و نازنینان که از آن گنبد که همراه او آمده بودند

در رقص هم اتفاق او نمودند آن وقت شهزاده را معلوم میشد که تمام زمین آن تخته سیمین بر چرخ است و هر که از آن قوم نظر

می آمد چرخ معلوم شد و آن نازنین از آنجا با ناز و عشوه و غمزه میکرد که شهزاده را ربوده بود و هر لحظه نگاه عجیب آگین

میکرد و در آن وقت شهزاده هم بچرخ بود آن وقت یاد گذشت که لوح را به بینند هر چند لوح را ملاحظه کرد لیکن ... نیافت

نگاه بر حرف قایم نشد و در آن حالت آن نازنین آغوش خود کشاد و بطرفی هم آغوش متوجه شهزاده شد اما شهزاده چون

کار بود امان چون حالت تعشق پیدا کرده بود ایزافر عظیم دانست و آن شاه محبوبان الشیطان را دست گرفته متوجه گنبد شد چون
شهزاده داخل گنبد شد دید که فرش عالی گسترده اند و مسند مرصع بجواهر منقش پلنگ ابلق رخته آن به جبین دست آن سیم هم بچنگ گرفته
بر مسند نشست آنوقت شهزاده دید که لاله خونخوار هم درین جا است حیران است که حرف میگوید اما از خجالت سر پایین انداخته که لاله
خونخوار با شهزاده گفت که اگر عشق من نگوئی و خاموش باشی و لطف افسوس بی حالید که یکبار آن آخر جان از بلوی شهزاده
برخواسته گفت باشی ای خیره سری کدام [illegible] از من بد اروی وای خیال ساحران را انشاسب هم گفت شعله افروز
جادو شهزاده دید که لوح طلسم برداشت گفت آنوقت که کیف آغوش کنند نمود چسپیده بود آنوقت لوح از کلوی شهزاده
بر آورده بود شهزاده دید که آن گنبد بطوری گنبد آتشین شد و از هر جانب شعله ها بود دور تا دید [illegible] شاهزاده بحال خود گریه
آغاز کرده درین افتاد و از پیدا شد که باشی همی جا ناکه رفته تاریخ را ای ارم قریب صبح بوده و از آنجا صبح شام یکسان بوده
شاهزاده حیران شد و لاله خونخوار که درین هنگام که نزد کمیت آمده بود گفت که از لوازم این طلسم کشا بار پیدا شد و چه [illegible]
شکسته چرا که اکنون کدام مقصد حرکت شدن الشیر را گفته کنانید اما از مدد های اسیر کردم صبح تاریخ خواهم آمد و لاله گفت
که این برو بیدارم محبوس بود و چگونه رهای یافت گفت کیفیت گفت از سهیل در یافت خواهند القصه بر لاله کمیت از صورت آگاه بود
و امروز که لاله درین جا آمده است سعادت شهود پیدا است و لاله در دل خود در این شاهزاده متاسف بود و از کیف گفتگو الغرض
کرده فر شهزاده تاریخ نمود با کید که برده در صورت همی چون مشغول شدند آنوقت لاله او را محو خود کرده گفت که لوح بهشتم که در آنجا
نوشته است که ساحران بی اختیار میشوند اول کمیت مبالغه کرد لاله آزرده شده گفت مرا از تحمل خود میدانی پس از دشمن یکجا
شدند خدا بود هم برخواسته کمیت بر پا افتاد گفت از من تقصیر شده ملکه را اگر دانید اگر لطف گفت هم کردم القصه او
نشت لوح بدست لاله داد گفت ای جان جهان لوح را و برد و زندان مکبح کرد سحر من خواهند شد ملکه لوح را و برون کنید که در
که شعله آتش بر طرف شدند و اثر از گنبد آتش و نمود زنده و شهزاده در بیابان نشسته بود ملکه دو دید لوح بدست شهزاده داد
شهزاده لوح ملاحظه نمود اسم بر خوردم کرد تیغ کشیده بر کمیت دوید کمیت از سحر روانه گریان گریخت شهزاده از پر
او را در او حمل خم سافت او از امد که گشتی نام کمیت بود لاله ~~باید~~ بعد از طعن نشسته گفت مبارک باشد که غیر از
تاریخ ما نفوذ و این شهر تاریخ است حالا من میبردم این گفته لاله رفت شهزاده او و بر خود شهر تاریخ دید آن اطراف
شهر تاریخ روانه شد دو کلمه فتح شدند طلسم و کشته شدند تاریخ جادو که تاریخ جادو در شهر تاریخ رفت محکم بود
که لاله شهر جادو رسید گفت که طلسم کشا نارسیده اند پس تاریخ کمیت را اهتمام کرده بود که این هم کشته شدند تاریخ [illegible]

که لوح چگونه بدو بخشش این معلوم نبود که سهیل نیز سر به شد بعد از دو ساعت لاله کمیت هم رسید تاریخ گریه شد که یکبار
سام دو بیرون آمده گفت ای تاریخ شکننده طلسم او بزودی شهر تاریخ رسید و ساحران شهر تاریخ به اراده تجسس
میزدانی بیرون شد تاریخ این خبر شنید که ساحران از بار گشتن و رعایت بهم مضطرب شده اند کار از دست رفت از وقت
آن شهر بار [illegible] نیز تاریخ بر آمد و با ساحران گفت که او مالک لوح است سحر بر و اثر نخواهند کرد اگرچه چند ساحران گریخت
و قفس امر نیز همراه برد اول بر سهیل رفته در خواب غفلت همه افتاد با آتش کشته آنوقت لاله را که موجود نبود و تاریخ
از انجا برگشته روز به گنبد ارسطو شد و ساحران از وقف خیلی خیلی نزد شهزاده میرفت اما شهزاده با جمعیت ساحران
داخل ایوان شد و از ساحران و یافته اند و عابر اراده کرده در ان همه جسین تیز جلال فاکر و همه جسین شکوه بسیار جواهر آویز
و [illegible] بر گرده ساحران بعزت رسانیده شد که قفس عمر همراه ببرد او بر شنگام که لاله خونخوار جان فرج دعیره میرفت
با لباس سیاه گریه کنان رسید و از شاهزاده عنقریب در که بیرون با عزیزان کشته شد چون لحظه شاهزاده شعبه
آتش غضب مشتعل شد و برای سهیل گریه بسیار کرد و گفت بر سر کعبه تا که تاریخ را نکشتم و عمر را نجات هم
آب طعام بر من حرام است هر چند مه جسین و لاله و ترك و زلزله و غیره مانع شدند قبول نکرده آنکه تنها سوار
شده روانه گنبد ارسطو شد و عقب شاهزاده سلطان طلسم افواج قاهره درست نموده روانه شدند اما تاریخ
با جمیل ساحران نامی خود را بگنبد ارسطو رسانیده و در فکر بود که خبر رسید که شاهزاده خشم بر در و می آید
تاریخ دانست که سحر بر آن کار گر نخواهد شد بعکاری از سبب ساحران با نهایی اطراف و برای آن کرده بهرام جمع نموده
و دگر خود و سفت خشن و عرض سفت خندق جمیل دعیره بود دور بر خندق آتش افروخت که سقف و ربا
تلاش کرده زیرا که تاریخ با خود دانسته که کرد که اگر از ساحران آتش افروزی خواهم نمود از سبب لوح خاکیره
نه بخشد و دیگر آنکه او نظر بر آتش سحر کرده خواهد سوخت و قفس عمر از بر چوب بسته در لشکر خود بطور علم
استاده کرده و برای امتحان از سحر امتحان آتش بنا کرد که یکی از ساحران مطیعان بر اقوام نمود مطلع نگردد
اما چون آن دلاور رسید و آتش فتنه افروخته دید از شرار آنها شعله عظیمی دیده آنگاه و بر حیاه آتشانه
بر آتش نظر کرد که از شرب آتش خبر کرد و واقف خود را دشت لااب انداخت و معه [illegible] بر
بیرون آمده که بعمت بر جسمان بسته مثل سمندر آتش خود را از آتش گذرانید از شعف خندق گذشته خود را
نه تاریخ رسانید اما عمر از قفس میدید و آفرین بر جرعت او میکرد [illegible]

و از حال شاهزاده آگاه شد ...

دلاور رستم شوکت را مقابل تاریخ دید اما چون شاهزاده آنجا رسید چوب ... عمر را بر پشت آورده و ...

و از عکس لوح چند کس ... بیرون شد اما چون تاریخ آن شب بار دیگر مضطرب شد با جمیع ساحران ...

اما بر آن ... از آن عبکر و آفر ساحران حیران شدند اما شاهزاده از سمت تاریخ ...

منتشر شدند و تاریخ با چند ساحران ایستاده شد ... از در آتش ... شده بر آن ... شعله آتش ...

هر ... و غارزان و باد صنعت زنده ... شعله ... شاهزاده رسید ... آسمان بر ...

و آن دلاور را ... رسید اما آن ... دوران از آن ... سمند تیز رفتار را جولان کرده

از هر جا آتش شعله شد و خود را به تاریخ رسانید و بیک شمشیر دو پاره کرد جهان تاریک شد و آواز بر آمد که ...

بنام تاریخ بود شاهزاده بعد از فتح ساحران ... رسیدند و هر ... شاهزاده ...

... شاهزاده ... تمام با لشکر ... داخل شهر تاریخ شد ...

مجلس آراست روز دیگر شاه عیاران عالم یعنی امیر ... لشکر صاحبقران و ... را آنجا آورده

آه سرد کشید و از شاهزاده رخصت خواست شاهزاده گفت مهم از ...

شد و ... بسیار ... عمر کرده رخصت کرد خواجه ... در شهر ... رسید که ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راویان اخبار نوشیروان نامہ کی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک روز قباد شہریار تخت پر جلوہ گر ہو رہا
شراب پی رہا تھا اسی کیفیت میں نیند آ گئی خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک طبق حلوے سے بھرا ہوا
آگے اوسکے دھرا ہے [illegible] خواہش سے ایک لقمہ اوٹھایا چاہتا تھا کہ ایک سگ سیاہ پیدا
ہوا [illegible] بادشاہ [illegible] خواب سے بیدار ہوا لیکن واقعہ خواب کو فراموش
کیا الغرض وزیر [illegible] کو بلوایا [illegible] الغرض [illegible] کیفیت خواب کے بیان کیا
[illegible] تعبیر بیان کی [illegible] الغرض [illegible] شاہ [illegible] اگر [illegible] الغرض
[illegible] کیا الغرض [illegible]
قتل [illegible] سے قتل [illegible]
[illegible] الغرض [illegible] کہا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] الغرض [illegible]

This book belong
Mur Nawab

سچ ہے کہ ایسا خدا دوست کا نہیں تو تجھکو قتل کرونگا زنگی ڈرا اور مہلت مانگی اور خواجہ مکان پر آیا
اور پھر ابیات [illegible] کہا خواجہ نے کہ اب حیلہ [illegible] تا [illegible] مہلت [illegible]
حق میں زنگی نے بحکم خواجہ [illegible] تازیانہ مارا کہ وہ زنگی [illegible] القش سنکی خوش ہوا اور کہا
جاکر ای آ زنگی خواجہ کو گھر میں القش کے لایا القش نے خواجہ بزرجمہر کی سینہ دل [illegible] کی گود میں
لیا پیار کیا اور پہلو میں بٹھایا اور احوال بادشاہ کے خواب کا بیان کیا خواجہ نے کہا کہ جاؤ اور شاہ سے کہو
کہ میں [illegible] ایک لڑکا ہے وہ کہتا ہے کہ میں تعبیر خواب کی بیان کرونگا القش نے بادشاہ پاس آ کر یہ بات اور
تمام کیفیت لڑکی کی بیان کی شاہ بہت خوش ہوا خواجہ کو بلا بھیجا اور القش کو حکم ہوا کہ مکان سے بلا لاؤ
خاص [illegible] الغرض خواجہ سے کہا چلو تمکو شاہ نے بلایا ہے خواجہ نے کہا شاہ سے کہنا کہ میں [illegible]
دونکی ہمراہ آؤنگا قباد نے [illegible] کہا ہمارا [illegible] ساز زرین بھیجا خواجہ بزرجمہر نے [illegible] کیا
اور کہا کہ زندہ ہو کے جاؤنگا [illegible] پر جاؤنگا [illegible] عقل مند تھا نہیں جیاد [illegible] شاہ سے [illegible] شاہ نے
کہا [illegible] آیا خواجہ نے کہا کیا میں عورت ہوں کہ [illegible] سوار ہوں اگر شاہ کو منظور ہو
کہ میرا مقصود ہو تو القش وزیر بن [illegible] کے بیچ تو میں اوس پر سوار ہو کے آؤں اور شاہ کے خواب کی
تعبیر بیان کروں [illegible] کر پیادہ [illegible] شاہ سے یہ کہا قباد نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اسنے
القش نے اسکو [illegible] اور القش نے اگر قباد سے اظہار کیا [illegible] اور [illegible] تھا
قباد نے القش [illegible] کہا تیری [illegible] اوسکا [illegible] القش زین
کس کے خواجہ کی [illegible] خواجہ [illegible] اور القش پر سوار ہوئے تا زیانی [illegible]
لگاتے ہوئے کہ [illegible] اور امیرزادہ اور بارگاہ [illegible] آگے قباد نے [illegible]
واقع خواب کو معہ تعبیر بیان کریگا خواجہ نے کہا [illegible] سنو [illegible] القش نے
ناحق قتل کیا اور [illegible] اسکو [illegible] آدمی کو [illegible] ویکیا
نیت اسکی برگشتہ ہوئی [illegible] یعنی [illegible] اور [illegible] کردیا
قباد اسکے غضب [illegible] خواجہ نے سب [illegible] بتایا بادشاہ نے لوگ بھیجے

اور الا خواجہ نے [illegible] تمام کی [illegible] شاہ نے تمام وہ خزانہ اور القش کا مال اور گھر [illegible] بارگاہ سب خواجہ کو دیا
خواجہ بزرجمہر نے [illegible] القش کی زنگی کو بھی [illegible] وعدہ کیا تھا اوسنے
مجھے قتل سے بچایا بادشاہ نے قبول کیا اور القش کو بسبب خون بہا خواجہ کے سنگسار کیا بعد خواجہ
تعبیر خواب کی پوچھی خواجہ نے کہا آپ نے واقعہ خواب میں یہ دیکھا کہ طبق بھرا ہوا دیکھا آیا جو اپنی جا [illegible]
[illegible] ناگاہ ایک سگ سیاہ پیدا ہوا اوس کو لیکر [illegible] لیا بادشاہ نے کہا
[illegible] آفرین [illegible] کہ [illegible] اسکی کیا خواجہ نے کہا آپ مجھکو
[illegible] اگر تعبیر آپ پر ظاہر ہوئی جب بادشاہ خواجہ پر
اعتقاد [illegible] محل [illegible] لایا اور حکم کیا کہ سب حرم [illegible] خواجہ کے
آویں [illegible] محل بادشاہ کا [illegible] نگاہ سے خواجہ [illegible] خواجہ [illegible] ایک
[illegible] کہ یہ حبشی [illegible] محل میں خیانت کرتا ہے
بادشاہ نے غضب [illegible] حبشی کو [illegible] محل کے [illegible] قتل کیا اور خواجہ کو بجائے القش کے
وزیر کیا اور [illegible] خواجہ کو [illegible] قباد خواجہ کے [illegible]
[illegible] خواجہ نے [illegible] شاہ سے کہا مبارک ہو فرزند آپکی [illegible] بطن [illegible]
پیدا ہوا [illegible] قباد کے [illegible] جام شراب خواجہ کو دیا [illegible] خواجہ نے کہا [illegible]
نام [illegible] فرزند کا [illegible] نوشیروان [illegible] نوش [illegible] بیٹا ہوا شاہ نے کہا
[illegible] خواجہ اسکا طالع [illegible] فرزند کیسا ہوگا خواجہ نے [illegible] اسکا ستارہ
بہت بلند ہے عادل [illegible] سردار [illegible]
[illegible] بادشاہ کا [illegible] ہوا اور حکم [illegible] دروازہ خزانہ کا کھول [illegible]
[illegible] القش کی [illegible] خواجہ کی [illegible]
[illegible] خواجہ نے [illegible] وزیر [illegible] ہوگا اور اپنی
[illegible] ایک [illegible] قباد نے کہا نام اسکا [illegible] خواجہ نے نام [illegible] کیا [illegible]

لگے یابانک گہ وہ بزرگ ہوئے بعد تو علم کے سمجھے ہوگیا بہت خوان میں پڑھ گئے بعد چند برس کے علامہ دہر ہوئے

جبکہ عمر انکی بیس برس کی ہوئی تب قباد کو ایک مرض پیدا ہوا اور مر گیا نوشیروان بادشاہ ہوا تمام وزیر و امیر فرمان بردار

ہوئے بختک کو وزیر دست چپ کیا اور بختک ملعون بخطا نے نوشیروان کو ایسا غافل کر دیا دنیا کی خبر کچھ نہ رہی ابو الخیر کو

ایسا ملال ہوا کہ گرکی کچھ داد اور فریاد کو نہ پہنچا رعیت سے اور ظلم سے عاجز آکر یابانک کے نزدیک قلعہ مدائن کے ایک

زمانہ پیدا ہوا انکا وسکا ابو الخیر کہیں نہیں بات سے ساتھ اوسکے رہتے تھے سو قافلہ کیا اور ہوا سے گذر اوسکا لوٹ لیا اور

لوگ فریاد آئے خواجہ کہلانے خواجہ سے تمام حقیقت حال نوشیروان کے نوشیروان نے سعد بن ... اور سعید بن

ترکش یعنی ... دو ہزار سوار ہمراہ کر کے بھیجا انہوں نے اکثر ... اور سب قزاقوں کو باندھ اور ... ساتھ لیکر لائے

باقی داستان قتل قزاقان ... قضا جب نوشیروان صبح کو تخت پر آکے بیٹھا سعد اور سعید قزاقوں کو لیکر حاضر ہوئے شاہ نے

حکم قتل دیا ابو الخیر نے عرض کی ... بولیاں جانوروں کی بولتا ہوں اور سمجھتا ہوں اگر جان بخشی ہو تو میں ... کہوں بادشاہ نے

کہا کہو ... ابو الخیر نے کہا ... خواجہ بزرجمہر ... بادشاہ ... نگاہ ...

دیکھے نوشیروان نے کہا اچھا ای خواجہ ... بختک نے کہا ایسا ہو زبان جانوروں کی سوائے حضرت

سلیمان کے کوئی نہیں جانتا ... شاہ نے کہا ... خواجہ ابو الخیر کو اپنی

مکان پر لے اور درخواست زبان جانوروں کی ابو الخیر نے عرض کی ... خواجہ ... بولیاں ... جانتا

محض جان بچانے کو یہ حیلہ کیا ... اور ... طرف ... بارگاہ میں ... ہیں انکا

غلام ہوں ... خواجہ نے کہا ... شاہ ... ابو الخیر خواجہ پاس

... قتل ... نوشیروان ... شکار کو گیا سواری

ایک ... شاہ ... انہوں نے فریاد کی

شاہ نے خواجہ بزرجمہر سے ... خواجہ نے کہا ...

یعنی ... ایک ... تو دوسری ... جواب دیا

کہ اگر نوشیروان زندہ رہا ایک ... خراب ... ویران ... نوشیروان کو ... بات

اثر کر گئی جبکہ شکار سے پھر ... زنجیر ... عدالت دروازہ پر بارگاہ ... دادخواہ

ایک روز ایک گدا ... پاس سواری ... برابر ... پاس ... ساتھ ... الگدہی کو ... دیوں

ایک ... سے آیا ... فریاد کی ... الگدہی کو ... کیا جبکہ سامنے نوشیروان کے

گدہا آیا شاہ نے ... خواجہ بزرجمہر سے کہا کہ ... خواجہ نے کہا ... کہ ... دھوبی کا ہے

اسمیں ... طاقت ... شاہ نے ... فریاد ... شاہ ... آیا ہے

دھوبی کو بلوا بھیجے ... بادشاہ نے عتاب کیا ... الگدہی کو ... طرح نگاہ

رکھ ... بختک ملعون ... خدمت نوشیروان کی زیادہ ... خواجہ کی کیا کرتا ... خواجہ

روز ... زبان جانوروں کی سمجھا ہوں شاہ نے کہا ... جانوں ... خواجہ ... ہیں

بختک نے کہا ... شاہ ... قسم ... شاہ نے کہا خواجہ کو ... اب

... قضا سے بولی جانوروں کی ... خواجہ ...

سوا ... حضرت سلیمان کے کوئی زبان جانوروں کی نہیں جانتا نوشیروان خفا ہوا ... تم

... خواجہ نے کہا ... تمام شہر میں لوگ ... ایک ...

... نوشیروان ... بارگاہ سے ... خواجہ ... غصہ ... گھر ... اور اپنی

... بختک ... روز بروز زیادہ ہوا ... نوشیروان ... شکار

کو گیا ... ایسا ... ویران

... ایک ...

... شاہ ... نوشیروان ...

... شاہ ... نوشیروان ...

... شاہ ... ایسا ...

... ہوا ... شاہ کی ...

... اگر ... نوشیروان ...

... شاہ ... حکم ...

وزیر کی طرح مہمانی میری قبول کیجئے نوشیروان نے قبول کیا اور پیر مرد نے تیاری کی مہمانی تمام سرداروں کی
معقول کی بختک نے جو یہ حال دیکھا شاہ سے کہا یہ پیر مرد صاحب خزانہ معلوم ہوتا ہے اسکو طلب
کیجئے نوشیروان بختک پر خفا ہوا اور شام ہوا تو بزرجمہر شاہزادہ بھی اس پیر مرد کو بلا کے شاہ نے پوچھا کہ تمہاری
عمر کتنی ہے پیر مرد نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ ایک سو بیس برس کا سن ہے اور اس گاؤں میں مدام مکان ہے منوچہر
نے اسکی معافی کردی ہے تب سے جو کوئی مسافر آتا ہے اوسکی ضیافت کر دیتا ہوں نوشیروان نے
یہ سنکے بختک سے کہا بہت سچ بعید ہے کہ جو ایسے پر میں غلام ترا بختک نے کہا اے شہریار آپ کیا
جانیں جواہر ہی ہے کہ ایسے سخی مرد کل الیسی نوشیروان نے کہا پیر مرد سے پوچھئے کہ کسقدر زر شاہ
کی نظر کریگا بختک نے پیر مرد سے کہا پیر مرد نے کہا ملک بھی جو ... شاہ ہی بختک سے کہا
... وہ مال زر سرخ ... پیر مرد ہنسا اور کہا ... حضور خوب جانتے ہیں کہ جو آمدنی
ہے وہ خرچ ضیافت مسافروں کا ہے ... شاہ کے گرد ... بختک پیر مرد پر غضب
ہوا اور کہا شاہ ... خزانہ منوچہر ... پیر مرد نے کہا شاہ و ملک ... شاہ وہی
عرض کیا نوشیروان ہنسا اور کہا ... پیر مرد ... تیرا نام کیا ہے اور کس کی اولاد میں ہے پیر مرد نے کہا
شہریار میں اولاد میں ... اور ایک لوح میرے ...
لکھا ہوا ہے کہ ایک ... شاہ پیدا ہوگا اور نام اوسکا نوشیروان ملک العادل ہوگا اور ایک وزیر اوسکا ہوگا
بد ذات اور نابکار اور دوسرا وزیر دانا اور حکیم اور فاضل ہوگا ...
جانیں نوشیروان نے لوح پیر مرد سے طلب کی وہ گیا اور لوح لا کے ... بختک کی ...
بختک نے فکر کی ... شاہ نے کہا خواجہ بزرجمہر کو لاؤ ... سعد ...
باقی داستان فرد ابلانا خواجہ کا واسطے ... جب کی سعد نے اکر خواجہ سے
احوال لوح کا بیان کیا کہ شاہ تمکو بلاتا ہے خواجہ نے کہا بختک تو بہت عقلمند ہے
اس کام کو سر انجام نہیں کرتا اور مجھکو تو شاہ کا زہر دیوانہ جانتا ہے میں جا کے
کیا کروں غرض سعد نے بہت عذر خواہی کر جطرح ہو سکا شاہ پاس پہنچایا

لائی خواجہ نے شاہ کو مجرا کیا شاہ نے بہی عذر کیا اور لوح ہاتہ خواجہ کے دی خواجہ نے لوحکو
پڑہا اور کہا اے شہریار اس لوح میں لکہا ہی کہ بینات گنج منوچہر کے بیچ اس باغ کے دفن ہیں
اور ہاتہ نوشیروان کا پکڑ کر جہان گنج تہے وہان لائی اور کہا یہان شاہ نے بیلداروں کو
بلوایا اور زمین کو کہدوایا تہخانہ عجیب زمین سے نکلا جسکے دروازہ کہولا چار سو خم بڑی
طلا اور نقرئی لٹک رہی ہیں اور وہ خم بہری ہوئی زر و جواہر سے ہیں اور ایک کتاب
بیچ اوسمیں سے نکلا خواجہ نے کتاب کو کہولا تب ہنسے کہا کہ اس کتاب کا نام ہی خواجہ نے
کہا جاوان خرد الحکمت اور لکہی ہوئی ہاتہ سے حکیم جالینوس کے ہی شاہ نے کتاب اور
کچہہ مال بیچ اوسمیں سے خواجہ کو بخشا اور تمام گنج لیکر نوشیروان بیچ مدائن کے آیا عیش و
عشرت کرنے لگا ایک روز نوشیروان اکبر تخت پر بیٹہا تمام وزرا اور امرا حاضر ہوئے
شاہ نے خواجہ سے پوچھا کہ یہ سلطنت میری کب تک رہیگی خواجہ نے کہا آج رات
کو آپ خواب پریشان دیکہیں گے اوسکو یاد رکہیے گا فراموش کیجیے گا آگے میرے بیان کرنا
تعبیر اوسکی میں دونگا غرض اوسی رات شاہ نے ایسا خواب پریشان اور خوفناک دیکہا
کہ لیکایک ایک چیخ ماری کہ لوگ محل کے اوٹہہ بیٹہے جبکہ صبح ہوئی شاہ اکبر تخت پر بیٹہا اور تمام
سردار مثل مہاد خیز تک و طوفان و خران و شبہ و امرد نیے و بہزاد طوسی و کاؤس کاشانی و کیوس شاہ
و طوفان بن کعب کہربائی و اردن شیر کشتیابت تار نیدرانی و گستم زرین کفش و اردی سیر
مرد جبر اور بہت سے سردار معتبر ایک ہزار بیس کرسی سے نشین ہلے قرار پکڑا لیکن
نوشیروان نے خواجہ کو نزدیک بلایا اور کہا کہ رات کو خواب پریشان میں نے دیکہا اور بہول
گیا خواجہ نے مونہہ بختک کے طرف کر کے کہا کہ تم بتاؤ کہ شاہ نے کیا دیکہا تہا بختک نے
کہا کیا میں علم غیب جانتا ہوں پس خواجہ نے شاہ سے کہا کہ آپ نے عجیب خواب دیکہا ہے
پہلے تو ایک دہوان اوٹہا کہ تمام جہان سیاہ ہو گیا اور ایسی تاریکی میں ایک زاغ پیدا ہوا
اور تاج سر پر سے شاہ کے لے گیا کہ ایسے حال میں ایک باز سفید ہوا سے آیا اور دونو چنگال قتل کر کے

دونو انکہونمین اوس زاغ کی مارے کہ وہ اندہا ہو گیا اور تاج باز نے پہر شاہ کی سر پر رکہدیا
نوشیروان نے سنکے بہت آفرین خواجہ پر کیے اور خوش ہوا اور کہا کہ یہی دیکہا تہا لیکن تعبیر
اسکی کیا ہے خواجہ نے قرعہ پہینکا اور حساب رمل کر کے کہا کہ اے شاہ تعبیر یہ ہے کہ بیچ فلانی
روز کہ تاریخ ستیدوین جمادی الاول کی بیچ شہر مکہ معظمہ کے ایک لڑکا خواجہ عبدالمطلب کی گہر
مین پیدا ہوگا تو اوس لڑکی سے بتعبیر اس خواب کے ظاہر ہوگے قتل کرنے والا اوس زاغ کا وہی
لڑکا ہوگا شاہ نے کہا پہر مین کیا کرون خواجہ نے کہا جو لڑکا اوس تاریخ مین پیدا ہو شاہ
اوسکو اپنا نوکر رکہے شاہ نے کہا تو پہر خواجہ تم سے زیادہ کون ہے زر و گوہر جسقدر چاہو لو
اور مکہ معظمہ مین جاؤ جو لڑکا پیدا ہو اوسکو نوکر رکہہ لو خواجہ بموجب حکم کے گنج و خزانہ
لیکے چلے اور تہوڑے دنونمین مکہ مین پہنچے اور مکان عبدالمطلب مین اوترے اور زر و جواہر بہت
سا دیا اور کہا جو وقت کہ تمہارے یہان لڑکا پیدا ہو اوسی وقت مجہے خبر کرنا غرض دوسرے
دن بیچ گہر خواجہ کے لڑکا مثل افتاب کے پیدا ہوا خواجہ لڑکے کو اوتہا کے بوزرجمہر کے پاس لا
اور اوسیوقت غلام کے بیچ گہر لڑکا پیدا ہوا وہ بہی لے آیا خواجہ نے رمل کو دیکہا اور کہا اے خواجہ
عبدالمطلب تمہارا فرزند نہایت فرخندہ قدم ہے اور ایسے وہ کام ہو گے کہ تمام ملکونکو زیر و زبر
کر لیگا اور دین مسلمان کا روشن کریگا خواجہ خوش ہوئی اور نام لڑکی کا بوزرجمہر نے اوسی
روز ابو المعالی مکہ رکہا اور نوشیروان کی طرف سے منصب جاگیر مقرر کے اور ملازم شاہ کیا اور تمام
غلام کے لڑکے کا مقبل رکہا اور کہا یہہ ہمیشہ بیچ خدمت امیر کے رہیگا اب تمام شہر مکہ مین
شہرہ ہوا کہ خواجہ اجکی روز جیکی گہر لڑکا پیدا ہو نوکر رکہتے ہین اور زر اوسکی ماں باپ کو بہت
دیتے ہین اور اوروں بہی سرکار شاہ سے مقرر ہوتا ہے امیہ شتربان عبدالمطلب کا شتر لیکر
واسطے خزانہ کے شہر سے باہر گیا تہا شہر مین آیا اور یہہ خبر سنی جلدی سے گہر مین آیا جورو
امیہ کی چہہ مہینے سے پیٹ سے تہی اوس سے کہا تو اب تک نجنے بس ابہی جن اوس نے کہا کہ ابہی
مجکو چہتا تو مہینہ ہے اور میرا اس مین کیا بس ہے جو خدا چاہے وہ کرے امیہ نے یہہ سنکر خفا
ہوا اور کہا کہ اسقدر مال میرے ہاتہ سے مفت جاتا ہے اور یہہ کہکر ایک چوب ہاتہ مین لیکر
جورو پر دوڑا وہ مارے ڈر کے بہاگی طرف کوٹہی کے اور جلد سیڑہی پاؤن اوسکا زینہ سے پہسلا

اور گر پڑے اور اوتہا کے جاتا کہ بہاگون پہر گر پڑے اور پیٹ پہٹ گیا بچہ نکل پڑا امیہ زمری نیا
مڈری تو جورو کی لئے افسوس کیا لیکن بچہ دیکہنے سے خوش ہوا اور لڑکے کو لیکر دامن
خواجہ کا لیکیا خواجہ نے صورت لڑکے کی دیکہی اور ہنسے اور قرعہ پہینکا اور دیکہا کہ یہہ لڑکا
بد بلا ہوگا کہ اوصاف اسکی قیامت تک رہینگی امیہ کو بہی بشارت خوشی کی دی اور نام
عمر عیار رکہا اور زر و جواہر بہت سا امیہ کو دیا اور راوی داستان عمر و امیر ہی ذکر انکا
ایسا ہو لیکن چند کلام امیر کا سنو کہ ہر چند دائیون نے دودہ دیا امیر نے ہرگز نہ پیا یہان تک
کہ تین روز گذری خواجہ پریشان ہوئے بوزرجمہر پاس گئے اور حقیقت حال کو بیان کیا خواجہ
نے قرعہ مین دیکہکے کہا کہ امیر دودہ نہ پینگے سوا ایک عورت کی کہ وہ بادشاہزادی گنج
اہل جہ کی ہے اور نام اوسکا عادیہ بانو ہے خواجہ نے نام لکہا اور امیہ کو روانہ کیا امیہ شہر سے
نکلا راہ تنگ ہو احل کی لئے لیکن وہ کلم عادیہ بانو کی حضرت ابراہیم کو خواب مین دیکہا اور حضرت
نے مسلمان کیا اور بشارت دی کہ تم جاؤ خانہ کعبہ مین عبدالمطلب کی یہان ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اور
تین روز سی اوسنے دودہ کسیکا نہین پیا ہے اوسکی پرورش کرو جون خواب سے اوٹہی کسیکو خبر
نہوئے اونٹہ پر سوار ہو کے چلے رات بہی رات جبکہ صبح ہوئے دور سے کلہ معلوم ہوا اور امیہ سے
ملاقات کی امیہ نے نام پوچہا کہا مین عادیہ بانو ہون مگر واسطے امیر کے آئے ہون امیہ قدمون پر
گر پڑا اور راسطے مین و مذہب کا ولانا سنکر عکیا کہ اب کعبہ مین قدم رنجہ کرین کہ ہمارے صاحب دنیا
نے تین دن سے دودہ نہین پیا ہے عادیہ نے کہا مین تو خود حکم اپنی ہون امیہ نے لگام ناقی کی پکڑ لیے
اور لیکے چلا یہہ خبر خواجہ کو ہوئے باہر نکل کر کے استقبال بہ بیٹہ کا کیا اور لیجا کر امیر کو گود مین
دیا عادیہ بانو نے چہاتی دی امیر نے تخویہ تمام دودہ پیا خواجہ نے نماز شکر ادا کیا اور شادی کی
امیہ بہی امیر کو لایا اور بیٹہ کو دیا بیٹے عمر کو بہی دودہ دیتے نہ تہی کہتی ہین کہ دودہ اون کا
ایسا مزدت رکہتا تہا طرف ریسنے کی کہ وہ جاتا تہا عرض امیر اور عمر پیدہ برس کا نہ پہنچا تو عمر دودہ کی
جو دیکہ کر کہتا تہا کہ امیر کی حصہ کا بہی لے جاتا تہا القصہ بوزرجمہر مداین آئی اور نوشیروان سے
سارا حال بیان کیا مفصل امیر اور عمر اور مقبل کا اب وہ کلام امیر کی بفضل ایزدی بیان کیا جاتی ہین
کہ اب یہہ بڑے ہوئے یہان تک کہ پانچ برس کا سن ہوا خواجہ نے معلم کی سپرد کیا امیر اور عمر و مقبل

پڑہنے کے واسطے جاتے تہے عمر راہ مین ڈنڈے وغیرہ بعضے ایک ضعیفہ رنبیرہ سے حلوا لاتا
اب اور امیر کو کہلایا کرتا لیکن امیر او سقبل حلوے سبق یاد کیا کرتے تہے اور عمر کو نہ یاد رہتا اوستاد
سے لات ریکے کہایا کرتے اور کینہ اوستاد کا دل مین رکہتا غرض ایک روز اوستاد نے کہا عمر سے کہ مہوت
ہوے تو نے ہمکو کچہہ نہ دیا امیر کے یہان سب چیزین آتی ہین عمر نے کہا اوستاد مین تمکو آج ترنج
کہلاؤنگا غرض عمر نے نانا اوستاد کی کفش چرا لیا لے گیا اور جو کچہ لاکر بیچا اتفاق اوستاد
کا اشنا ملا اوسنے کفش کو پہچانا عمر سے کہا کہ کل تو میرے ہمراہ ہوا اور آج بیچ دیا
عمر نے کہا اوستاد کے پاؤن مین تنگ تہا اسواسطے مجھے کہا کہ جاکر اسکو بیچ لاؤ وہ اشنا چلا گیا
عمر نے مٹہائی لی اور لاکر اوستاد کو دی بہت اوستاد خوش ہوئی عمر نے کہا آج جو تم کہا رہے
ہو اوستاد نے کہا ہے اور لڑکو نکو بہی دی بعد اشنا آیا معلم کا اور اوسنے کفش کا ظاہر کیا
جب معلوم ہوا کہ عمر بیچکر مٹہائی لایا ہے معلم نے خوب عمر کو مارا غرض عمر اوستاد کو ستاتا تہا
اور کئی مرتبہ جمال گونی دی اخر ایکدن پکڑے اوستاد کے حجرے کو تہی پر لٹکایا اوستاد نے
چوب اور ڈنڈا حیران ہوکے باپ امیر کو مارا امیر نے چاہا کہ امیر کو بچاوین اوستاد نے مانا
امیر نے اوستاد کو قتل کیا اور امیر لیکر کوہ ابو قبیس پر بہاگے اور جیسے ایک روز تو گذرا دوسرے
دن امیر نے عمر سے کہا مین بہوکا ہون عمر نے کہا یا امیر تم ہین بیٹہے رہو مین کہانا لاتا ہون
عمر شہر مین آیا دوکان قصاب سے انت لیکر بہاگا اور وہان آیا جہان پے رہندہ کے مرغ پالا ہوا رہتے
تہین اور کوئی نہ تہا اگے مرغ نیچے ڈال دی بعد اونکو پکڑکے ایک گوشہ مین صاف کیا اور
نمک مسالہ اوسمین لگایا اب سوچا کہ کیونکر لگاؤن جو کمین اتر دیکہا حلوائی یہان کہیں کرتا ہو
مین خوش کہڑا ہے عمر نے اوسمین مرغ بونا اور بہاگ نیکے نان بائی کے دوکان پر ایک روٹیان
او چکین اور امیر کو لاکر کہلایا نان بائی حلوائی عمر کے فریاد لیکر خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے اونکو
تو کچہہ تو دی دلاسہ راضی کیا اور خواجہ نے لوگ بہیجے کہ امیر اور عمر کو پکڑ لاؤ امیر اور
عمر کہانا کہا رہے تہے کہ لوگ خواجہ کے آئی اور امیر کو اور خواجہ کو پکڑ کے حد مین لگئی

خواجہ نے حکم کیا کہ عمر کو امیر کے پاس لے جاؤ اوسیا پیادون نے منع کیا اور کہہ دیا اب امیر کا دل واسطے امیر کے فکر مند
رہتا تہا آرام نہ تہا اور یہی حال امیر کا تہا روز روز امیر خواجہ کے آتا تہا دربان چوب لیکر دوڑتے تہے امیر
بہاگ جاتا تہا اور کہتا تہا کہ دیکہو کسطرح سے تماشا اسی کی انگہو نمین خاک ڈالکے جلا جاؤنگا آخر ایکدن امیر کمند ڈالکے
رات کو امیر پاس آیا اور امیر کو جگا کے ملاقات کی امیر آپ نے سی امیر کے بہت خوش ہوئے جب جانے لگا تہی رات
رہی امیر امیر سے رخصت ہوکے چلا گیا جب صبح ہوئی امیر واسطے تماشے کے دریا پر آیا دیکہا کہ ایک شاطر
اسپ عراقی کو نہلاتا ہے امیر نے پوچہا کہ ایک مہتر شاطر کو مار کر اوسکا پیشہ واسطے جزم ہوا امیر مرکب پر سوار
ہوکے دوڑا نے خواجہ آیا امیر دوڑا امیر کے پیچہے پیچہے امیر کو دیکہہ کے لگا جولان کرنے امیر نے پوچہا ای برادر یہہ
مرکب کسکا ہے اوسنے جواب دیا کہ امیر نے پوچہا امیر نے کہا تو شیروان نے بہیجا واسطے ہمکو لیجاتا ہے امیر پاس
آنے اور کہا یہہ مرکب ہے اسے بھیجا تو خواجہ نے امیر کو بلا کر کہا یہہ مرکب امیر کو دیا امیر نے کہا تم تو کچہ ذرا
بھی نہین دیتے اب یہہ مرکب عجب اونکو چولانی کرو کہ مہتر نے دیا ہے خواجہ نے قیمت
مرکب کے اسپ کی کہ امیر راضی ہوا اور مرکب امیر کو دیا امیر سوار ہوکر مرکب کو لوٹ گئے خواجہ نے
سجدہ شکر کا کیا کہ میرے فرزند ایسا زور آور ہے اب خواجہ منوہ سوداگر کہ جسکا مرکب تہا دریا پر آیا تلاش مرکب
میں لاشرم محتاج کی دیکہو دریافت کیا کہ امیر شاطر کو مارکے مرکب لے گیا سوداگر خواجہ پاس آیا اور امیر کی
شکایت کی خواجہ نے اوسکو مہر روپیہ دیکر راضی کیا اور امیر پر غصہ کیا لیکن اب امیر پاس جانے لگا ایک
روز امیر اور عمر شہر مین خوشی خلق ہوا کہ دو صاحب اوس شہر اور جاکر لوگون سے پوچہا کہ سبب غل ہے
لوگون نے کہا کہ باہر شہر کے دو پہلوان شہر مدائن سے خط منشور مہر کرکے آئی ہین طاہر ہوا اور عطا
ہر پہلوان امیر و امیر بہی او نکو دیکہنے کو آئے دیکہا کہ ہر ایک خلق شہر کی ہجوم لائی ہی اور تماشا اونکی کشتی کا دیکہ
رہی ہے کہ جو او سنکے بہت نشہ ہوے امیر نے عمر سے پوچہا کہ کیونکر وہ نمک پوچہین عمر نے کہا یا
امیر وہ لوگ اسکو گرائی اور جلی چلو خود لاکے نہ وہ ہو جائینگے امیر نے وہی کیا اور امیر بیچ مین بیٹہ
کے برابر امیر کے بہا کہ اونکی کشتی ہو رہی ہے امیر نے دیکہا کہ پہلوان زبردست بیٹہی ہین اور
جاری ہے کہ گرد نہین بعد ہو رہا ہے اور جو اسباب کشتی ہے وہ رکہا ہوا ہے متل دستار سر خلکر کا اسمین

طاہر جادو نے [illegible] امیر نے کہا اور سپر دو کھڑے [illegible] ماری کہ آج تمکو [illegible]

پیدا ہوا ہو میرے لیے تا امیر نے جھکے جب دستار چھوٹے اور امیر کے سر پر [illegible] امیر نے کہا آئی امر اگر ہم

پہلوان طلب کرے تو جنگ لوے کون کریگا امیر نے کہا اے امیر تم خاطر جمع رکھو جو پہلوان آیگا میں اوس سے لڑونگا

کہ اس حال میں پہلوانوں نے [illegible] دیکھا کہ دستار نہیں ہے طاہر جادو نے کہا ای عرب [illegible] دستار امیر کی لے گیا

امیر نے کہا ای عرب جو سامنے تیرے کھڑا ہے اسکے سر پر ہے پہلوان [illegible] آیا امیر کے [illegible] ارادہ

کرنے لگا ہے امیر نے امر کی طرف دیکھا امر نے کہا اگر آپ [illegible] پہلوان [illegible] اور [illegible]

مارا ہے آخر بسبب [illegible] امیر کو بھی غصہ آیا پہلوان نے کہا امیر تجھے [illegible] لڑونگا لیکن [illegible]

سامان کشتی [illegible] امیر روانہ ہوئے امر نے کہا ای پہلوان تو [illegible] اگر امیر

نہ دیکھا میں تجھے [illegible] لیکن جب امیر برابر کوہ ابو قبیس کے [illegible] ناگاہ ایک غبار پیدا ہوا اور [illegible]

امیر [illegible] امیر قریب [illegible] گیا [illegible]

کی [illegible] غبار [illegible] امیر نے [illegible] پہلوان [illegible]

[illegible] امیر کو [illegible] تمام فن نیزہ و شمشیر [illegible] اور کہا [illegible]

[illegible] آسمان سے امر آیا اور [illegible] امیر کو [illegible] طاقت [illegible] امیر سے کہا [illegible]

کیونکر آئے امیر نے کہا [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible]

از برائے خدا [illegible] امیر نے دامن پکڑ لیا اور کہا یا حضرت [illegible] مجکو [illegible]

عنایت کیجیے حضرت امر کو [illegible] دانہ انگور کی [illegible]

کہ تو سب زبان بولی [illegible]

گا اور تیسرا [illegible] کہ تو خوش آواز ہوگا کہ کوئی تیرے مقابل [illegible]

[illegible] حضرت جبرئیل [illegible]

باقی داستان فروا زیر کرنا امیر کا طاہر جادو اور مطاہر جادو کو

جب کہ امیر و امر معرکہ کشتی میں آئے غل ہوا [illegible] امیر [illegible] طاہر جادو و مطاہر جادو کے

باقی داستان فروا زیر کرنا امیر کا طاہر جادو اور مطاہر جادو کو

گریستہ ہوئے [illegible] ناگاہ امیر پر [illegible] لرزہ اندام [illegible] امیر نے کہا [illegible]

[illegible] امیر نے [illegible] امیر سے کشتی ہونے لگے [illegible] امیر نے زیر کیا اور [illegible]

سوار ہوئے اور کہا [illegible] مسلمان ہو [illegible] قبول نہ کیا امیر نے [illegible] اسکے [illegible] لیا دوسرے کو

[illegible] تمام شہر [illegible] امیر [illegible]

[illegible] امیر اور امر [illegible] مقبل [illegible]

[illegible] امیر نے [illegible] امیر [illegible] گیا باغ دیکھا

امیر [illegible] آیا [illegible] امیر [illegible] مقبل [illegible] باغبان آیا اور [illegible] باغ

[illegible] دیکھا [illegible] امیر [illegible] نگاہ کی دیکھا کہ [illegible]

[illegible] باغبان نے [illegible] امیر سے

پوچھا کہ آپ کون ہیں امیر نے کہا [illegible] مسافر [illegible] ہم آئے ہیں [illegible] باغ [illegible]

باغبان نے کہا [illegible] خدمت [illegible] امیر نے کہا [illegible] باغبان نے کہا [illegible]

[illegible] امیر نے [illegible] باغبان نے کہا [illegible]

[illegible] باغبان [illegible] امیر سے کہا [illegible]

[illegible] امیر [illegible] لگا امیر نے کہا

[illegible] امیر کو غصہ آیا اور

کہا [illegible] امیر نے کہا [illegible] باغبان [illegible] آیا

[illegible] امیر [illegible] لیا

[illegible] امیر [illegible] زمین پر آیا اور باغبان نے [illegible]

[illegible] اور [illegible] امیر کو [illegible]

[illegible] امیر [illegible] بادشاہ سے [illegible]

[illegible] باغبان [illegible] بادشاہ [illegible] باغبان نے سامنے [illegible]

بیان کیا شاہ چہ ہزار سواروں سے باغ کو روانہ ہوا اور امیر نے گرد دیکھی امیر کو واسطے خبر کے بھیجا امیر لشکر
شاہ یمن میں آیا اور باغ باہر دیکھ کے غل مچایا کہ یہ بہروپیے کے ساتھ کہاں ہیں لوگوں نے جا امیر کو بلایا یمن امیر نے
سے ہمچو گجیستہ اور چند آدمیوں کو مار کے امیر پاس آیا خبر کی امیر مقبل اور امیر کو لیکر باہر باغ کے آئے اور شاہ یمن نے حکم
کیا کہ پکڑ لو امیر نے تلوار کھینچ کے آگے بڑھے امیر نے لوٹ مار شروع کی مقبل کا تیر چلا امیر نے جنگ کی آخر کو سلطان
شاہ یمن کا مارا گیا لاچار امیر پر تلوار ماری امیر نے تلوار چھین کے اوس کو اٹھا لیا شاہ نے امان مانگی اور مسلمان ہوا اور امیر
کو لیکر شہر میں آیا تمام شہر مسلمان ہونے آباد ہوا امیر یہاں رہنے لگے یہ خبر جاسوسوں نے خواجہ عبد المطلب کو
کی خواجہ بہت خوش ہوئے اور عربوں کو ہمراہ لیکر یمن میں آئے امیر کو جب خبر ہوئی شہر سے باہر آکر خواجہ کا
استقبال کر کے شہر میں لائے ایک مدت رہے بعد امیر کو لیکر خواجہ کعبہ میں آئے اب ذکر نوشیرواں کی
سنو کہ بختک نے جا کر ساری حقیقت حال نوشیرواں سے کہی نوشیرواں نے سنی بہت
متفکر ہوا اور کہا کہ ایسا ہی کہ جا کے اور عرب کو باندھ کے لاؤ [illegible] ہیں گردان اور رخصت
ایک سو ہزار سواروں سے کعبہ کو ہوا بعد چند روز کے برابر کعبہ کے پہنچا اور کوہ ابو قبیس پر لشکر اوتارا اور
نامہ مروت سے [illegible] خواجہ کو بھیجا خواجہ نے نامہ پڑھا اوس میں لکھا تھا کہ بحکم نوشیرواں
تو بہ [illegible] کو باندھ کے لاؤ اور سو [illegible] لکھا ہے کہ [illegible]
سے قصور معاف کروں گا اور اگر ایسا نہ کروگے تم جانو [illegible]
آمین والسلام خواجہ پڑھ کے بہت متفکر ہوئے اور امیر کو بلا کر نصیحت کی کہ [illegible] چلے جاؤ امیر
جب [illegible] ایک جگہ پر آئے [illegible]
نامہ لکھ کر [illegible] اور نامہ لیکر [illegible]
[illegible] حضرت خلیل اللہ [illegible]
ایک نظر مخفی [illegible]
گرگین نامہ [illegible]
کیا کہ [illegible]

۱۹۲

تو مہو تکو اریکہ صاف نکل گیا گرگین نے طبل جنگ بجوایا اور صبح کو آکر امیر کا مقابلہ کیا امیر او گرگین
سے نیزہ و جدال امیر نے نیزہ ہوا کیا بعد گرگین نے تلوار امیر پر ماری امیر زخمی ہوئے اور وہ جو عرب ہیں انکے
جنگ مغلوب ہوئی امیر کو تو کب صحرا کی طرف لے گیا امیر نے جو دیکھا یہ ہی امیر کا ہمراہ ہو اور بیابان شکست
عرب بھی ہوئی قلعہ میں آکر دروازہ بند کیا گرگین نے گھیر لیا باقی داستان فردا امیر زخمی ہو کے
آنا امیر کا باغ ابراہیم میں جبکہ امیر زخمی ہو کے چلے امیر ہمراہ لے کر چلے گئے صبح کو ایک باغ
دیکھا امیر کا باغ میں امیر کو لایا اور وہ باغ حضرت ابراہیم کا تھا امیر نے امیر کو بہت [illegible] سنگ کے
لٹایا کہ خواب میں امیر کے حضرت ابراہیم آئے اور دست مبارک اپنا امیر کے زخم پر لگایا خدا تعالیٰ نے
اوسی وقت امیر کو شفا بخشی اور وہ زخم اچھا ہو گیا نشان تک باقی نہ رہا اور حضرت نے امیر کو بشارت
دی کہ گنج باغ میں خزانہ ہی خدا نے تمہارے لئے رکھا ہے اوسکو لو اور ایک اسپ سیاہ خنگ قیطاس ہے اور
ساز و براق اور زرہ و خود چار آئینہ ابراہیمی اس برج میں ہے وہ سب تم لو یہ کہکر حضرت تو غایب ہو
گئے اور امیر اوٹھ کر خواب بیان کیا امیر کو برج میں بھیجا کر جا کر سیاہ خنگ قیطاس کو لاوے امر جو گیا امر کہ امیر
وہ اسپ کالا کر امیر سے کہا امیر اب گھوڑا [illegible] امیر کو دیکھ کے سر جھکا لیا امیر سوار ہوئے اور تمام براق
پہن لیا امیر سے کہا میں نے بہار بزار [illegible] کہ خزانہ لے چلیں امر واسطے تلاش کے چلا دیکھا کہ ہر مغز ایک
جگہ بھر رہا ہے اور ایک دہقان ہے امر نے اوس کو سلام کیا اور دودھ طلب کیا دہقان نے
دودھ امر کو دیا امر نے عوض اوس کے خرمن دیا بیہوشی آگئی دہقان کو دے امر یہ تبرک خانہ کعبہ ہے دہقان
نے خرمن کیا نے بیہوش ہوا امر نے اوس کو باندھا اور شتر لیکر امیر پاس آیا امیر خوش ہوئے شتروں پر خزانہ لادا
اور روانہ مکہ ہوئے اور خواجہ کا عجب حال ہوا انہا فراق میں امیر کے دیوانہ وار واسطے تلاش امیر کے کعبہ سے نکلی
تھے امیر کو دیکھا ساتھ شتر خزانہ کے لدے ہوئے چلے آتے ہیں خواجہ نے سجدہ شکر ادا کیا امیر کو گلے لگا
کعبہ میں لائے امیر نے تمام احوال بیان کیا امیر نے اونہوں نے مصر تو فقرا اور مساکینوں کو مال میں سے دیا
دہقان کو معہ شتروں کے رخصت کیا اور قدم جاری کیا قریب لاکھ عرب کے نوکر رکھے خیمہ بارگاہ
تیار کروائی غرض ایکدن امیر و امر واسطے سیر بازار کو آئے اور مسلح کمان فروش کی دوکان پر آئی اور
[illegible]

امیر نے سب کمانیں کھینچ کر دیکھیں کوئی موافق امیر کے نہ نکلی صالح نے عرض کی کہ ایک کمان سات
پشت سے میرے گھر میں رکھی ہے اگر حکم ہو تو میں لاؤں امیر نے کہا جلد جا کر لاؤ غرض صالح گیا اور
کمان لایا وہ کمان سیمرغ کی تھی امیر نے بہت پسند کی اور دیکھا کہ یہ موافق صاحبقران کے ہے
اور گوشہ کمان پر لکھا تھا کہ یہ کمان حضرت داؤد کی ہے بابت امیر نے ہزار دینار زر سرخ صالح کو دیے اور اپنی
جگہ پر آئے الغرض عشرت سے رہنے لگے اور یہ سب خبر جاسوسوں نے گرنیت سرگردان کو دی
کہ امیر فوج جمع کرتے ہیں اور ... کو زیر کیا گرنیت کو عجب ہوا ... کو لکھا کہ تم جا کر ... جو فتنہ عالم میں
برپا ہوا ہے تم خروج کرو ... کہ امیر کو معہ ... یہاں باندھ کر ... خواجہ ... خواجہ ...
ہوئے امیر سے حال ... کا بیان کیا امیر نے امیر کو مصلحت جنگ کی دی کہ ایک بار طبل جنگ بجواؤ ...
باری ... امیر راضی ہوئے جواب نامہ کا جنگ دیا گرنیت نے ... طبل جنگ بجوایا صبح کو دونوں لشکر
میدان میں آئے گرنیت ... امیر سے مقابلہ ہوا بعد ... ہوا ... قدم گرنیت ... قدم امیر کی
ہر نیزہ بازی سے شروع ہوئی امیر نے چند ... نیزہ ... گرنیت ... امیر نے چین ...
... سے ... زمین پر مارا اور کہا جلال الدین شاہ ... کار عالم ... گرنیت کلمہ پڑھ
کے از صدق مسلمان ہوا معہ لشکر اور امیر کو اپنی بارگاہ میں ... مجلس شاہانہ برپا کی جب مجلس
ہوئے گرنیت نے امیر سے کہا مجھکو کیا حکم ہوتا ہے امیر نے کہا تم اپنی شہر کو جاؤ ... ہم ... آئیں
گے آ تا اور امیر کعبہ میں آئے گرنیت اپنی شہر کو گیا باقی

داستان ... مسلمان کرنا امیر کا گرنیت سرگردان کو جبکہ امیر نے گرنیت کو مسلمان کیا جاسوسوں نے
یہ خبر نوشیرواں کو پہنچائی سنا ... فکر مند ہوا خواجہ بزرجمہر سے کہا یہ تمام فتنہ ... عیار سے
ذات ہے ... غرض شاہ نے مصلحت ... جاسوس کو طلب کیا اور کہا تجھے ...
سکتا ہے کہ تو جا کر ... اور ... امیر کو ... لا ... آیا ... اور کہتا ...
کا بلی اور ... کو ... لیا اور کعبہ کو روانہ ہوا ... کر ... مکہ معظمہ کے ...
عیار ... اتفاق اوس روز امیر ... اور ... عیار ... باغ کے باہر شہر کا ... اور

رات بھر اوس باغ میں رہے عیاروں نے اس باغ میں آ کے امیر کو دیکھا کہ کمین گاہ میں چھپے ہیں جب امیر
اس سور سے ... کر کے ... بالندہ کے مدائن میں پہنچے جلدی دوسرے روز امیر و امر کو ...
آیا اس نے فرمایا کہ ... گیا گناہ کیا ہے عیاروں نے کہا تم گنہگار نوشیرواں کے ہو ہم تمہاری جستجو کو
آئے ... سوا ... جاتے ہیں امر نے کہا تمہیں انصاف کرو کہ ... نوشیرواں کو دیکھا ... میں ...
گئے ... گنہگار ہوئے اور اس نے غل مچانا شروع کیا کہ اری ... و اسطلات ...
... ہم کو کیا گناہ ہیں عیاروں نے امر کو منع کیا کہ غل نہ مچا اس نے نہ مانا تب
... کو غصہ آیا ایک ... مارا امر بیہوش ہو گیا ... گر جان بحق تسلیم ہوا
... ہوا اور ... نوشیرواں کو کیا جواب دوں گا ... گا ... قتل کرنے کو کب ... امیر نے
... امر کو دیکھا ... امر گیا ... اور عیاروں کے ... کافر ... امر کو ... لیکن اوسکو غسل
کفن دیکے ... امر کو ... اور قید کو ... امر کی ... نے چاہا کہ امر کو
غسل دے ... بھاگ ... پانی ... امر اوٹھا اور ... بیہوش کی ...
... عیاروں نے ... امر کی ... متحیر ہوئے اور ... امر ... غرض
... عیار امیر کو لیکر چلے جوں شہر ... میں ... امیر کو لیکر بارگاہ میں حاضر ...
... اور ... پاس ... سے ... امر کو ... کیا اور کہا ... گنہگار نوشیر
وان ... اور ... امر ... نے امر ... کر کے ... گیا ... ہم مدائن
... کہ امر امیر کو ... یہ باتیں ... امر ... کا بیٹا صعیف ذو لیدن
شکار ... اور بارگاہ میں ... امیر ... ہوا اور کہا ... نے
تمام حقیقت بیان کی صعیف ذو لیدن نے امیر سے کہا ... میں تجھکو ...
تو مجھ سے کشتی ... اگر ... تجھکو زیر کیا ساقی ... تجھکو ... اور اگر تو نے مجھکو زیر کیا تو جو کہیگا میں قبول
کرونگا امیر نے کہا آفرین ... پہلوان ... میں ... صعیف ذو لیدن آگے کو بڑھا
کر ... امیر کی ... امیر نے نام خدا زبان سے لیا اور قید کو ... اور صعیف سے کشتی
ہونے لگی عیار ... ہوئے ... کا ... کشتی ...

امیر نے زیر کیا صیف ذو الیدین اور عامر شاہ از سر صدق مسلمان ہوا اور لشکر اسکا جتنا باقی
مجلس ناچ گانیکی شروع ہوئے عیار تو چاروں بہاگے امیر نے تمام شہر کو مسلمان کیا بخوشی تمام
رہی اپنے کلمہ امیر کے کہ یہ چلا جاتا تہا کہ ایک تکیہ فقیروں کا ملا وہ بابا ایک ابو سعید لنگری نامی اور
دوسرا ابو شہاب خرقہ پوش عیار تکیہ کے شوق سے اس تکیہ میں رہتا ہے سو ابو سعید واسطے گشت
کے گیا ہے ابو شہاب تکیہ میں بیٹہا تہا کہ امیر اوس تکیہ میں آیا اور میوہ درخت کا جو تکیہ پر لگی بیٹھے
توڑ کے کہانے لگا ابو شہاب نے بانگ ماری کہ ای جوان بے ادب کیا کرتا ہی ایسا نہیں کہا ہی مرسے سو
امیر نے کہا بس زیادہ گوئی مت کر ایسا نہیں میں بہت کروں ابو شہاب خرقہ پوش ہنسا اور کہا
السلام علیکم ای شاہ عیاران عیار جب تو امیر نے ماجرا پوچہا ابو شہاب نے امیر سے کہا کہ مجکو خواب
میں بشارت ہوئی ہے اوسکو کہا تہا امیر سے اس تکیہ میں ملاقات ہو گی فلان دن اور فلان
ساعت میں اس سبب سے بیٹہا تہا کہ آپ آئے ہیں بس امیر دوڑ کے گلے لگ گئے ابو شہاب نے لاکر امیر کو بیٹہا
اور کہانا کہیلایا کہ ابو سعید باہر آیا امیر سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوا اور سارا احوال امیر کا یعنے مسلمان
ہونا صیف ذو الیدین اور عامر شاہ کا اور سو کرنا تمام ملک روم بارگاہ کا گے خواجہ کے بیان امر سکی بہت
خوش ہوا اور دونو عیاروں کو ہمراہ لیکر راہ طی کی اور پروہ بارہ میں آیا اور بارگاہ عامر میں داخل ہوا امیر نے امیر کو
گلی لگایا خوش ہوئی دونوں عیاروں کا ماجرا سنا فر صبح آنے امیر کے تیر سے روز امیر دانے کو بہ کیا
ملک عامر شاہ کے حوالے کیا اور تینوں عیار ہمراہ لیکر خانہ کعبہ میں امیر داخل ہوئی عیش و عشرت
سے بسر کرنے لگے باقی داستان فرواب آگنا عیاران نوشیروان کا اور
بہیجنا نعمان بن منذر پہلوانکو اب چند کلمہ عیاران نوشیروان کی سنو کہ جب روز بار سے بہاگے بعد چند
روز کے مدائن میں داخل ہوئے حقیقت حال آگے شاہ کے بیان کی نوشیروان سنکے غضب میں
آیا اور کہا کوئی تم میں سے ایسا نہیں کہ مکہ میں جاوے امیر و امر اور مقبل کو دستگیر کر کے لاوے نعمان
بن منذر پہلوان ہتا وہ اوٹہا اور شاہ کو مجرا کیا اور عرض کی اگر حکم عالی ہو تو میں تینوں کو باندہ کے لاؤں
شاہ نے خلعت دیا اور نعمان کو رخصت کیا نعمان ستر ہزار سے روانہ ہوا طرف مکہ معظمہ کے
خواجہ بزرجمہر نے گہر میں آکے رمل دیکہے کہ امیر نامدار اس مہم کو فتح کرینگی یا نہیں رمل میں نکلا

روانہ ہونا عیاران نوشیروان کا بہیجنا نعمان بن منذر پہلوانکو

کرستارہ

کرستارہ امیر کا گردش میں ہے سب خواجہ نے نامہ واسطے امیر کے لکہا اور ابو الخیر کے ہاتہ روانہ کیا
اور بلد سے جا اور امیر کو نامہ پہنچا کہ نعمان آتا ہی پہونچے یا امیر نے ابو الخیر کو [illegible] امیر پاس آیا نامہ دیا امیر نے نامہ
پڑہا بعد از سلام کے لکہا تہا کہ نعمان بن منذر ستر ہزار سوار سے اوپر سر تمہارے آتا ہی سو میں نے رمل میں دیکہا
کہ تمہیں قران تحفت بیچ بس بہتر ہے کہ سبکو ہمراہ لیکر طرف قلعہ زیجرود کے جاؤ کہ وہاں تمہاری کچہہ خرابی
ہوگی خواجہ ابو مطلب سے آگاہ ہوں لیکن امیر اوسوقت نے سنا امیر نے سب سے مشورہ کیا کہ جو کچہہ
تمہارے سر پر [illegible] خواجہ سو بچنا کہ ایسا نہیں امرا اور اللہ امیر کو اوس سے بدر لاکر جب
اندر آیا خواجہ نے کہا تمہیں سب سے [illegible] گیا اور خواجہ عبد المطلب کے حوالے کیا خواجہ نے
کہا وہ شہر میں امیر کو قلم باندہ اور ایک ہزار دو سو عرب امیر کے ہمراہ معہ خواجہ ابو مطلب نے اونسے زیجرود ہو
چند روز میں برابر قلعہ زیجرود کے پہونچے اور پانچ کوس کے فاصلہ سے خیمہ برپا کیا اور اوترے دوسرے
روز خواجہ امیر کو ہمراہ لیکر بارگاہ فریدم شاہ زیجرود میں آئے شاہ نے خواجہ کی عزت کی احوال پوچہا
خواجہ نے تمام حقیقت غضب نوشیروان کے بہت گستہ [illegible] بیان کی اور کہا کہ اب نعمان کو
بہیجا ہے کہ اس فرزند کو میرے پکڑ لاوے سو ہم اب آپکی پناہ میں اسکو لائے ہیں فریدم نے تمامت
خواجہ کی اختیار کیا اور حال امیر کا دیکہا بہادر جانکے آگے اپنے بلایا اور کہا اگر نوشیروان تمام لشکر اپنا لیکر
آنکلے میں [illegible] جنگ کرونگا بہ سر امیر کو تلوار و سپر خاص حوالے کی اور کہا امیر تخت کے [illegible] نوبت
تمہاری ہے [illegible] رسم اس ملک کی یہی ہے امیر نے قبول کیا خواجہ اپنے لشکر میں آئے خواجہ عبد شمس
اور خواجہ عباس سپہ سالار نے [illegible] امیر کی کرکے خواص کر دیا امیر نے جو امیر کو تنہا کبہا لوگوں نے دریافت کیا
[illegible] فریدم [illegible] آیا اوس امیر پاس آکے [illegible] تو بجی ہوگی کہ تلوار کا [illegible] کے اور کیا یہ سر کے رکہے اور [illegible]
[illegible] امیر نے کہا [illegible] تلوار کو [illegible]
اپنی بارگاہ کو چلی بس امیر اور امیر روانہ بارگاہ ہوئے [illegible] امیر نے امیر سے کہا اگر خواجہ پوچہیں گے
کہ تلوار کیوں لایا [illegible] جواب دونگا [illegible] فریدم کی مجلس میں ذکر امیر بہادر کا آیا فریدم نے
[illegible] تلوار [illegible] رخصت کیا [illegible] جب امیر سامنے سے خواجہ کے آئی خواجہ
نے احوال پوچہا [illegible] خوش ہوئے لیکن وہاں فریدم شاہ نے

کگل من

جو پہچی دیکھا امیر کو خوابیدہ پایا لوگون نے پوچھا اونہون نے نگاہ کر کے ایک لمحہ کا عودہ بلا سا آیا اور کہا امیر نے کہا کہ نہیں اوسنے کہا امیر
غلاف اوسکا دیکھا اور نظر کر کے میں یا نہیں جو گیا فریدم مسکے غصہ میں آیا چار پیادونکو طلب کیا خواجہ ہاسی نے کہا نے
کہ امیر کو میری پاس باندھ کے بھیجو پیادون نے آ کر خواجہ سے احوال امیر کا بیان کیا خواجہ نے پیادونکو
تو خلعت دیکر کہا تم چلو میں امیر اور امیر کو لیکر آتا ہون پیادون نے راہ شہر کی لی امیر اونسے پہلا اگر صحرا میں
نئی نواز کی صورت بنکے بیٹھا اور نئی بجانے لگا جب پیادے نزدیک آئے امیر کے پوچھا تم کون ہو کہ امیر سیاہ و شکیج
سلام کیا اور کہا میں طالب نئی نواز کا بیٹا ہون میرا نام مطلوب نئی نواز ہے اور میں اس مطلب کو بیٹھا ہون
کہ میرا باپ بیمار تھا کہ مر الاتی لیجا ہوا اوسنے نظر مانی تھی سو کیا با اعتبار کر کے رکھا اور کہا تو شہر میں
جا کر چار اتو میوہ تمکو لا کر نظر کیا ہون اب یہ میرا نہ تھا کہ کوئی تمکو نہیں جانتا کا کیکو شہر سے میرے
گھر میں آؤ میرے گھر ساتھ میں الست علا لا سیئے تم کو بھیجا ہے چلو کیا با نظر کا کیا پیادونکو پوچھا کہ مکان تیرا کہان
ہی امیر نے کہ وہ کوہ جو بلند معلوم ہوتا ہے گھر میرا اوس جگہ ہی اور یہ میرا صحرا نشین ہے بس
پیادے امیر کے ہمراہ ہو لیے جون کوہ پر پہونچے امیر اور مینے پیادونکو طرف [illegible] کیا اے بیکارون
خلعت اور زر جو کچھ خواجہ نے تمکو دیا ہے سب مجکو حوالے کرو تم غیرت سے چلی جاو ولا نہیج
بیچ کون تمہاری گردن کا پیادے حیران ہوئے کہا تو کون ہے امیر نے کہا میں امیر عیار تمکو پکڑ
کے لایا ہون پیادون نے تلوار امیر پر ماری امیر نے پیچ کیا [illegible] حال [illegible] کیا جو جو نے
تمام مال خلعت حوالے کیا اور بھاگا اونچی آگے فریدم شاہ سے فریاد کی فریدم مسکے زیادہ غصہ میں آیا
اور طبل جنگ بجوایا اور سوار ہو کے نوی ہزار سوارون سے شہر سے باہر آیا خیمہ برپا کیا امیر نے یہ خبر خواجہ
اور امیر کو پہنچائی امیر نے بھی طبل جنگ بجوایا صبح کو دونون لشکر میدان میں آئے میمنہ میسرہ آراستہ
ہوئے اس اثنا میں ایک آہو پیدا ہوا اوس بیچ سے دونون لشکرونکی نکل گیا امیر نے کہا یا امیر جو اس آہو کا ہیاہانسے
شکار کرے فتح اوسکی ہو یہ شگون خوب ہے فریدم نے یہ سنا چاہا کہ اب نکال لے پیچھے آہو کے
قیطوس میمون دی وزیر شاہ اوسے منع کیا اور امیر نے تو پیچھے آہو کے مرکب ڈالا بار کوس پر جاکے
شکار کیا کباب لگا کر کہا ئے امیر نے کہا پانی لاؤ امیر پانی کی تلاش میں چلا دیکھا کہ وہ بیچ کوہ [illegible] پایا
اور دیکھا دونون لشکر ایسے ہیں مقابل ہیں اور میدان آراستہ ہو رہا ہے اس لشکر میں آیا ایک شخص نے

بولی

پہونچا کہ ایمان اگر اسکا تھا اور کہین نام سے ہیں اوسنے کہا کہ ایک لشکر تو بادشاہ مغرب کا ہے جس کا سپاہ ہے
میں قارن شاہ مغربی شقال شاہ مغرب ملک سلطان مغرب ہے اور دوسرا لشکر ملکہ بہار طائفی
دختر فریدم شاہ کی ہے سوا اوسکی یہ شرط ہے جو کوئی اوسکو ہموار زیر کرے میں اوسکی زوجہ ہو تو اس کو ہر روز
ایک کو نجم میں مقابلہ ہوتا ہے امیر یہ سنکے ہنسا اور امیر نے اگر سالار ماہر ایمان کہا میں سوار ہوئے امیر ہمراہ
ہوا اور چلا میدان لڑائی ہو رہی تھی امیر نے دیکھا کہ میدان میں [illegible] ملکہ بہار طائفی نقاب ڈالے مرصع پوش
ہی [illegible] کوئی مقابل نہیں آتا ہے اور مرد طلب کیا قارن شاہ نے مقابلہ اوسکا کیا زخمی ہوا بس امیر نے
مرکب [illegible] کیا اور سامنے نقاب اوسکا [illegible] بہار طائفی نے امیر کو دیکھا محو جمال ہو گئی اور [illegible] کہ گل کس
باغ کا ہو اور کیا نام ہے امیر نے تمام احوال یا بعد فتح جنگ کے بعد چند ملکہ کو امیر نے ملکہ کو صدر زمین بٹھا
لیا اسلام کو ظاہر کیا کلمہ پڑہایا [illegible] مسلمان ہوئی اور قارن شاہ معہ دو نوبہار [illegible] مسلمان ہوا
معہ لشکر اور امیر نے بہار طائفی کا قارن شاہ کے ساتھ عقد باندھا اور تمام لشکر ان قارن شاہ اور ملکہ کا
امیر نے [illegible] فریدم شاہ کے ساتھ لڑائی ہوئی فریدم شاہ تاب نلا سکا
بھاگ کے قلعہ بند ہوا ملکہ بہار نے امیر سے کہا کہ میرا باپ [illegible] اور زیادہ کرنے مصلح ہو گے
باہر قلعہ کے آئے لوگون نے کہا [illegible] دروازہ کھول دیا ملکہ نے [illegible] آئے اور نصیحت کے
کہ تم بھی اسلام قبول کرو [illegible] فریدم غضب [illegible] لوگونکو کہا اس شوخ دیدہ کو پکڑ لو ملکہ [illegible]
کر کے فریدم کا [illegible] امیر کی [illegible] لوگون نے دروازہ قلعہ کا
بند کر لیا [illegible] قلعہ [illegible] خندق [illegible] دروازہ کھول کے دوڑی
[illegible] قلعہ میں گہس آئے اور سوار قلعہ میں [illegible] لیا اور سارا
قلعہ زنجیرود مسلمان ہوا اور ملکہ نے فریدم [illegible] امیر کو [illegible] فریدم [illegible] مسلمان ہوا
امیر نے برضائی فریدم ملکہ کی شادی [illegible] تمام قلعہ زنجیرود میں [illegible]

باقی داستان فرو رفتن خواجہ عبد المطلب کا کعبہ کو معہ دونوں [illegible] کے

القصہ امیر نامدار نے دو سو شہر [illegible] خواجہ عبد المطلب کو [illegible] کعبہ کو گیا خواجہ [illegible] سے روز
ایک دامن کوہ کے [illegible] اور قلعہ میں [illegible] قضا [illegible] ہزار قضا [illegible]

باقی داستان فرو رفتن [illegible] عبد المطلب [illegible]
[illegible] ۲۵۰۰

اور نام اون قضا قو نکا مقبل حلبی اور ناصر حلبی اور طاہر حلبی انہون نے دور سے خواجہ کو دیکھا اور اپنی لوگون
نے کہا کہ خبر لاؤ سپہ خبر لاکر چلا گیا اور خبر لایا کہ زمجرد سے خواجہ عبد المطلب خزانہ لے کر جاتے ہین مقبل دو سو
سوارون سے چلا اور مقابل جو ہونگے آیا اور جنگ کی خزانہ لوٹ لیا خواجہ نے کہا ہم بزرگ خانہ کعبہ کے
ہین حرمت بارہا کر اور خزانہ ہمزہ صاحبقران کا ہی اور وہ مرد مردانہ ہی وہ تم سے بزور مردانگی لیوینگا مقبل
حلبی نے کہا تم ہمزہ کو بلوا دو مین اوس سے مقابلہ کرونگا اگر وہ مجھکو زیر کریگا خزانہ اوسکو حوالی کرونگا خواجہ
نے لاچار قبول کیا امیر نے امر کو ہمراہ کر دیا تب خواجہ نے نامہ امر کو دیکر امیر پاس بھیجا امر بعد چند روز کے قلعہ
زمجرد مین پہونچا اور نامہ اپنے امیر کو دیا امیر حقیقت حال سے مطلع ہوئے فوج گران لیکر ہمراہ آئے اور مقابلہ
مقبل کا کیا آخر تینونکو زیر کیا اور وہ مسلمان ہوئے امیر نے تمام خزانہ بہر خواجہ کو اور روانہ کعبہ کو کیا اور مقبل
حلبی کو معہ دونو بھائی اوسکے لیکر قلعہ زمجرد مین آئے اور خواجہ اپنی مکہ مین آئے اور اپنی جگہ پر قرار پکڑا
بعد چند روز کے نعمان بن منذر بارہ سو ہزار سوارون سے آیا خواجہ نے قلعہ کو بند کیا اور جنگ قلعہ پر کیا منذر
اور امیر کے تئین بھیجا امیر بفوج گران چلے اور کعبہ مین آئے اور نعمان بن منذر سے جنگ کی اور عاقبت اوسکی
نعمان کو بھی زیر کیا وہ مسلمان ہوا اور حلقہ بگوش ہوا اور اپنی شہر کو روانہ ہوا اور امیر زمجرد مین آئے
اور قرار پکڑا اب ذکر نوشیروان کی بیان ہوتے ہین کہ جون شاہ اپنی تخت پر آکے بیٹھا تو خواجہ بزرجمہر
کو طلب کیا اور کہا آج مین نے ایک خواب پریشان دیکھا ہے خواجہ نے کہا اے شاہ تیرا ستارہ اوج کمال گردش
مین ہی بہتر ہی کہ چند روز شہر سے باہر واسطے شکار کے تشریف لیجائیے نوشیروان نے کہا میرا ارادہ ہے کہ آج
مین شکار کو جاؤن اور جو یہی اختیار چاہتا ہے خواجہ نے کہا خوب نہین ہے بختک نے نوشیروان سے
کہا کہ پہلا خواجہ کی بات کیونکر ہم قبول کرین گے تو بادشاہ ہفت اقلیم ہی سب تجھے خراج گذار
ہین کوئی غنیم نہین کہ تیرا مقابلہ کر سکے اور مین جانتا ہون اور کتاب نجوم مین مین نے دیکھا ہے کہ یہ ساعت
بہت نیک ہے جہان جی چاہے جائیے نوشیروان نے کہا کہ میرا دل بھی گواہی دیتا ہی کہ شکار کیلئے
چلا جاؤنگا خواجہ نے کہا آپکو اختیار ہے نوشیروان نے تو خواجہ کو مدائن مین چھوڑا اور بختک ہمراہ
لیکر روانہ ہوا بعد تین روز کے شکار کرتے نزدیک ایک کوہ کے آیا اور اوترا اور ہشام بن علقمہ خیبری نے
یہ خبر سنی کہ نوشیروان آیا ہے نامہ بشاہ پاس بھیجا کہ میرے اطاعت قبول کرو تو بہتر ورنہ جواب

لکر کیا

لک کے بیچ دو بسا مین جانے مین لاؤن اور نامہ حنظلہ خیبری کو انہنے بھیجا اور اوسنے نامہ جا کر شکارگاہ
مین بشاہ کو دیا شاہ نے پڑھا اور غصہ کیا نامہ کو پھاڑ ڈالا اور جواب دیا کہ ہشام کیا مال ہے کہ جو مجھے
کہ جو مین اوسکی اطاعت کرون حنظلہ جواب لیکے آیا اور حقیقت حال ہشام سے بیان کی
ہشام کو غصہ آیا اسی ہزار سوار سے آیا مقابلہ نوشیروان کے کیا نوشیروان ہشام کو دیکھکر ڈرا اپنی
لوگونکو حکم جنگ کیا لڑائی ہوئی آخر کار ہشام نے تیغ کی تیغے لگا دی مثل نہنگ دریا کی غوطہ
مارا اور تیغ کرکے بہرام نوشیروانکی پہونچا اور گھیرا لوگ بھاگ گئے بختک کو بھی پکڑ لیا اور اپنی جگہ پر لایا اور
کہا اے بے سبب اطاعت کرو تو چھوڑ دونگا نہین قتل کرونگا نوشیروان نے کہا میرا اوزیر ایک ہی بوزرجمہر
نام اوسکو بلوا لو اگر وہ کہیگا تو مین اطاعت کرونگا ہشام نے تیری قبول کرنا
قبول کیا شاہ نے بلوا بھیجا اور خواجہ کو طلب کیا کہ جاکر بلا لاؤ اور ایلچی حال سب
مدائن آیا اور خواجہ کی خدمت مین پہنچا اور حقیقت حال کی خواجہ بزرگ امید سے صلاح کی اور
دو سو خوان اشرفی کی اور دو سو جواہر کے اور ہشام کے واسطے لیکر روانہ ہوئی اور چند روز مین بارگاہ ہشام
مین پہونچے خواجہ نے ہشام کو مجرا کیا اور وہ خوان نذر کئے ہشام خواجہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا
کرسی دی جب خواجہ بیٹھے ہشام نے کہا کہ آپ نوشیروانکو سمجھائی اور کہی کہ وہ میری اطاعت کری اور ہر سال
خراج دیوی خواجہ نے کہا آپ سچ فرماتی ہین لیکن شاہ جو کہتا ہی اوس کو آپ قبول کرین اگر اوس
ہم کو آپ سے کرین شاہ آپ ہی کی اطاعت کرے یا اوسکو خراج دے ہشام نے کہا وہ کون ہے
خواجہ نے کہا ایک سپہ سالار ہی نام اوسکا ہمزہ نامدار ہے اور خدا پرست ہی شاہ کہتا ہی اگر اوسکو
جا کر قتل کرو یا زیر کرو تو جو کہو منظور ہے ہشام نے سنا قبول کیا اور اوسیوقت نوشیروانکو چھوڑ
دیا اور مدائن کو رخصت کیا اور نوشیروان مدائن کو گیا اور ہشام تاج و تخت نوشیروان کا لیکر تمام اپنی
لشکر سے خانہ کعبہ مین آیا اور کوہ ابوقبیس پر اوترا یہ خبر اونے خواجہ عبد المطلب کو کی خواجہ نے سنکے
دروازہ قلعہ کا بند کیا اور فصیل پر چڑھ کر دروازے پر آگئے پھر ہشام نے سوار ہوا تمام لشکر کو لیکر آیا اور
حملہ کیا قلعہ والون نے بہی قلعہ پر سے جنگ تیر و تفنگ کی کئی ہزار آدمی ہر جنگ مارا
لوگ ہشام کے مارے گئے اور قلعہ ہاتھ نہ آیا پہر تو ہشام مرکب دوڑا کے سامنے قلعہ کے آیا اور کہا

ای خواجہ جب صبح ہو گی ہم کو ایک ملک واسطے قلعہ خالی کرو ورنہ میرا عمل ہو جاوی اور پیش سے روز میں قلعہ مبارک
دیکھا اور شہر میرا ہو جاویگا کہ جہاں جاوے گا قلعہ ہشام نے یہ بات سنی یہ بات اور تمام [illegible] خواجہ نے
کہا کہ ہمکو تین روز کی مہلت دو پھر جو کہو گے تجھے قبول ہے ہشام نے قبول کیا اور اپنی بارگاہ میں چلا آیا
خواجہ نے نامہ امیر کے پاس امیر کو بھیجا کہ ای فرزند جلدی خبر لے کیونکہ تین روز کی مہلت مانگی ہے [illegible]
ایک روز میں امیر پاس پہنچا اور نامہ پڑھا امیر نامہ کے مضمون سے آگاہ ہوئی تمام سرداروں کو لیکر [illegible] اور میدان میں
اترا [illegible] ہشام نے پھر خواجہ سے کہا خواجہ نے [illegible] مہلت [illegible] ہشام نے [illegible] اور جلد کیا خواجہ
اور تمام عمروں نے دعا کی کہ سید ان کے گرد [illegible] کے دامن کو دوست اور رنگ گردی پر خاست
دامنہ گرد کا انکشاف ہوا اور حمزہ صاحبقران آئے اور بانگ ہشام پر پڑی کہ [illegible] ہشام اور امیر
سے [illegible] مقابلہ کیا بعد چند [illegible] امیر نے ہشام کو تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور تمام لشکر کو شکست دیکر بارگاہ
و خزانہ مع تاج و تخت نوشیروان لوٹ لیا اور [illegible] خانہ کعبہ میں داخل ہوئے باقی داستان
فرہنگ خمر لکھنا امیر کا نوشیروان کو بعد ایک عرضی امیر نے نوشیروان کو لکھی کہ ای بادشاہ ہفت اقلیم جان
اور آگاہ ہو کہ ہشام میں علقمہ خیبری کو بیٹے نے قتل کیا اور تاج و تخت جو سب تھا میں لیا میری پاس ہے
اگر حکم عالی ہو تو میں آپ لیکر حاضر ہوں یا نہیں تو شاہ کسی کو بھیجے کہ [illegible] سلطنت کو خدمت
شاہ میں پہنچاوے [illegible] بختک [illegible] ابو شہاب [illegible] کئی باتیں کہکر
علقمہ کے کہ جب خبر [illegible] امیر نے تاج [illegible] سیا ملک عیار [illegible]
علاج [illegible] سیا ملک کی [illegible] امیر کا [illegible] علقمہ نے قبول کیا
سیا ملک کو روانہ ہوا بعد چند روز کے لشکر امیر میں پہنچا امیر نے بارگاہ ہشام کو [illegible] ایک جشن
کیا جبکہ پہر رات باقی رہی سیا ملک بارگاہ [illegible] کے اندر آیا امیر کو بیہوش کیا [illegible]
راہ خبر کی [illegible] امیر [illegible] بارگاہ [illegible] امیر کو نہ پایا
آہ جگر سے کہ [illegible] ابو سعید کو [illegible] امیر کی [illegible]
[illegible] لیکن [illegible] سیا ملک [illegible] امیر کو سامنے علقمہ کے لایا علقمہ نے امیر کو ہوشیار کیا اور پوچھا کہ تو نے
میرے بیٹے کو قتل کیا ہی امیر نے کہا البتہ وہ میرے قتل کو آیا تھا پھر اوس سے مقابلہ کیا وہ مارا گیا علقمہ

کہا اگر تو لات کو سجدہ کرے تو بجائی ہشام کے تجھ کو [illegible] کروں امیر نے کہا تو لات کو لعنت کر اور پروردگار
کو سجدہ کر [illegible] علقمہ نے حکم قتل کا دیا وزیر نے کہا بادشاہ اسکو [illegible] قید
رکھیں [illegible] امیر [illegible] بت خانہ [illegible] اسکو تجھکو اور نعیم البدل ملی گا امیر
تو قید کیا بعد اوسکے سیا ملک [illegible] انشاء اللہ [illegible] وعدہ وفا [illegible] علقمہ [illegible]
علقمہ [illegible] سیا ملک [illegible] اسکو دو سیا ملک نے [illegible]
[illegible] اور [illegible] امیر [illegible] قلعہ کو بند کیا
[illegible] امیر [illegible] باقی [illegible] قلعہ زرنگار میں
[illegible] علقمہ [illegible] قلعہ [illegible] اور جنگ کی تین روز تک
جنگ [illegible] قلعہ [illegible] امرا و ابو سعید [illegible]
لشکر [illegible] حقیقت حال دریافت کر کے [illegible] قلعہ [illegible] کمند ڈال کے اوپر
چڑھ گئے [illegible] قلعہ [illegible] ابو سعید نے کہا [illegible] قلعہ میں ایک [illegible] مسلمان
[illegible] ابو سعید [illegible] پاس آیا
[illegible] ابو سعید کو [illegible] امیر نے
[illegible] امیر نے [illegible] باہر نکالا
سیا ملک [illegible] امیر کے [illegible]
[illegible] عیاران [illegible] آزردہ خاطر [illegible] غلام
ہوں [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا [illegible] مسلمان کیا
میں مسلمان ہوا امیر نے [illegible] صاحبقران [illegible] خوش ہوئے امیر نے قید امیر کے [illegible]
احوال لشکر علقمہ کا دریافت کر کے [illegible] عیاروں نے قلعے سے باہر آئے اور بارگاہ علقمہ میں پہنچی
علقمہ [illegible] سب پریشان ہوا [illegible] امیر کو [illegible] مسلمان ہوا اور امیر کو اپنی ہمراہ لیکر قلعہ میں آیا
امیر [illegible] علقمہ سے کہا [illegible] سیا ملک کی علقمہ نے کہا میں [illegible] ہوں اور یہ
خبر [illegible] سن آزردہ خاطر ہوئی اور روئی جبکہ انکو علقمہ محل میں آیا [illegible] سارا احوال کہا

دختر نے کہا میں تیرے پیچھے ہو کے عیار کو قبول کروں علقمہ نے کہا اے جان پدر تو [illegible] کل
میں امیر کو دو مثقال زہر دونگا دختر سنکے خوش ہوئے [illegible] انکو دختر علقمہ سو رہی [illegible] حضرت
ابراہیم کو دیکھا اور جو امیں مسلمان ہوئی اور حضرت نے بشارت دی کہ اے دختر خبردار امیر کو خبر کر دینا
نہو کہ میرے فرزند کو علقمہ زہر دیوے [illegible] رقعہ [illegible] کو لکھا اور [illegible] رات [illegible] سیاہ مات نے
رقعہ پڑہا مسلمان ہونا دختر کا اور زہر دینا [illegible] امیر کو اطلاع ہوا اور امیر نے [illegible]
مند ہوئے کہ [illegible] وقت علقمہ زہر لیکے آیا اور جام [illegible] امیر نے [illegible]
علقمہ تو میرے اطاعت [illegible] علقمہ نے کہا دل و جان نثار [illegible] آپ [illegible] امیر نے کہا اگر تو سچ
کہتا ہی تو اس جام کو پی جا علقمہ نے [illegible] امیر سے [illegible] کھایا اور زمین [illegible] تمام زمین
سے سیاہ ہو گئی امیر کو غصہ آیا تلوار سے علقمہ کو دو ٹکڑے کیا اور دختر کا عقد سیاہ [illegible] سے کر دیا اور
علقمہ کے سیاہ مک کو بادشاہ کر کے امیر طرف مکہ کے روانہ ہوئے **باقی داستان** خسرو آنا امیر کا مکہ میں
اور جانا پاس عادیہ بانو کے [illegible] بعد چند روز کے امیر مکہ میں [illegible] سواروں کو [illegible]
کر کے بارگاہ [illegible] میں [illegible] امیر کو لائی اور طبل شادی بجایا دوسرے دن [illegible] عادیہ بانو کے
محل میں آیا [illegible] ملکہ کو سلام کیا عادیہ بانو نے امیر سے عرض کی کہ میں [illegible] زادی [illegible]
اور بیٹا [illegible] عادی [illegible] بادشاہت کرتا ہی اگر [illegible] مسلمان [illegible] امیر نے
قبول کیا اور باہر آئے امیر نے [illegible] احوال کہا [illegible] دوسرے روز امیر نے
کوچ کیا بعد چند روز کے [illegible] میں داخل ہوئی عیار [illegible] امیر کو دیکھا اور
لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا لشکر ہے لوگوں نے کہا [illegible] امیر [illegible] جنگ عادی [illegible] قاسم
نے یہ خبر عادی کو پہنچائی عادی ہنسا اور کہا [illegible] اطاعت [illegible]
کرینگی [illegible] دوسرے روز نامہ امیر نے [illegible] بھیجا [illegible] بارگاہ عادی میں آیا اور [illegible]
اور سامنے عادی کے آیا نامہ عادی کو دیا عادی نے [illegible] نامہ [illegible] بعد از حمد خدا و نعت رسالت پناہی کی لکھا ہے
[illegible] اس نامہ کی [illegible] کلمہ پڑھ [illegible] حاضر ہو عادی نے جو مضمون سے اطلاع پائی غضب [illegible]
اور جواب نامہ [illegible] عیار جواب نامہ لیکر بارگاہ امیر میں آیا اور حقیقت حال بیان کی [illegible] عادی جو [illegible]

ایک

[illegible]

عادی

بانو کو [illegible] سواروں کو لیکر قلعہ سے باہر آیا اور برابر لشکر امیر کے آیا اور طبل جنگ بجوایا جب صبح ہوئی
دونو طرف صفیں [illegible] میدان میں نکلا اور نعرہ کیا اور ادھر سے امیر نکلی اور [illegible] جولان کیا
ناگاہ عادی [illegible] میدان [illegible] امیر [illegible] پوچھا کیا نام ہی امیر نے کہا [illegible] عادی نے [illegible] مارا
امیر نے [illegible] بعد تلوار [illegible] امیر نے زیر کیا اور باندھ کر [illegible] لشکر میں [illegible] دوسرے
روز [illegible] اور [illegible] لشکر [illegible] ملکہ
عادیہ بانو [illegible] عادی مسلمان ہو [illegible] مسلمان ہو [illegible] قبول کیا اور امیر نے کوچ کیا
اور [illegible] عادیہ بانو [illegible]
[illegible] قبول [illegible] عادیہ بانو نے [illegible] امیر نے قید [illegible] حضرت ابراہیم
[illegible] مسلمان ہو [illegible] خوش ہوئے [illegible] صدق
[illegible] ابو سعید [illegible] نامہ نوشیرواں کو دیا نوشیرواں نے پڑھا اور [illegible]
ابو سعید کو [illegible] خلعت دیا اور رخصت کیا اور [illegible] سے صلاح کی [illegible] امیر [illegible] اور مقبل کو
[illegible] خواجہ بوزرجمہر [illegible] نوشیرواں نے کہا [illegible] واسطے
[illegible] امیر [illegible] بہت [illegible] اور
[illegible] امیر کو لکھا [illegible] امیر [illegible] نامہ
[illegible] بہت مشتاق دیدار [illegible] روانہ کیا [illegible]
قریب [illegible] لوگوں سے پوچھا [illegible] لشکر
[illegible] تاج و تخت [illegible] امیر [illegible]
امیر نے [illegible] اور تب [illegible]
[illegible] عاشق ہوئے
[illegible] انعام دیا اور پوچھا [illegible] امیر نے کہا اگر دست
راست [illegible] اور اگر دست چپ [illegible] دونو نے [illegible] کہا
کہ [illegible] اگر تم [illegible] انعام [illegible] امیر [illegible]

آیا اور آپ چلا گیا لوگوں نے خیمہ پانی کر کے اور وہ سب تباہ ہوئے اور امر امیر پاس آیا اور سارا حال بیان کیا اور
کافر بے راہ [illegible] تباہ ہو کے مکہ میں پہنچے اور امیر سے اگر ملاقات کی اور نامہ نوشیرواں کا دیا امیر نے جو پڑھا چین
بچین ہوئے اور کہا نوشیرواں نے مجھے مطلب نہیں امر خوش ہوا اور امیر سے کہا خوب آپ نے جواب دیا [illegible]
اتنے خواجہ بزرجمہر آئے میں مہمانی کرنا لازم ہے امیر نے کہا بہت اچھا اور یہ کہہ کر باہر گیا اور خوان اٹھا کر لایا
اور آگے دونوں کے رکھ کہا کہ یہ تمہاری مہمانی ہے انہوں نے کھا کر دیکھا ایک [illegible] دوسرا [illegible]
رکھا ہی خوان کو تو انہوں نے جلدی سے [illegible] دیا اور امر کی طرف دیکھا امر نے کہا [illegible] کیوں نکھایا یا دونوں
حال بیان کیا امیر خوش ہوئے اور وہ نوبت شرمندہ ہوئے اور امیر کے پاس سے چلے گئے اور کوچ کر کے روانہ ہوئے
اور مدائن میں آ کر نوشیرواں سے [illegible] امیر کی بختک تو خار کہا کہ [illegible] گیا [illegible] کیا اور شاہ [illegible] کیا اور اس
وزہ مکار نے جیسا امیر سے کہا [illegible] کو ذلیل کیا [illegible] اسکا عوض [illegible] لیا تو نام [illegible] بختک [illegible] شاہ [illegible] ہوا خواجہ
کو بلایا اور تمام کیفیت بیان کی اور کہا [illegible] کرو خواجہ نے کہا میں اپنا فرزند [illegible] کو امیر پاس بھیجتا ہوں
یہ کہہ کر خواجہ گھر میں آئے [illegible] بارگاہ وانیالی امیر کو واسطے اور ایک [illegible] کا امیر [illegible] نکالا اور بزرگ امید کو بات روانہ
کیا اور کہا امیر کو ہمراہ لے آؤ غرض بعد چند روز کے مکہ میں پہنچے امیر کی ملاقات کے بارگاہ [illegible] تین دن تک
امیر نے خواجہ کو رکھا دعوت کی جو [illegible] تاج وتخت نوشیرواں کا دیکر بزرگ امید کو رخصت کیا
اور کہا ہم بھی آتے ہیں بعد جانے خواجہ کے امیر نے اپنی سرداروں کو [illegible] کیا جب آئے
ہمراہ لیکر کوچ کیا چند روز میں ایک قلعہ اور دیہہ [illegible] برابر پہنچے دیکھا کہ [illegible] بہاگے
جاتے ہیں امیر نے اون سے پوچھا کیوں بہاگے جاتے ہو انہوں نے کہا ایک [illegible] شیر [illegible] ہوا ہے اسکے
ہم بہاگے جاتے ہیں امیر اوسی طرف چلے اور وہ شیر بے غرش کر کے امیر پر آیا اور [illegible] امیر پر [illegible]
امیر نے خالی دیکر تلوار [illegible] کو [illegible] کیا امیر نے بدست شیر کا [illegible] کیا اور [illegible] آرام [illegible] دیا
اور وہاں سے آگے چلے اور برابر مدائن کے آئے [illegible] مقبل کو نوشیرواں پاس بھیجا اور ساخت [illegible] عراقی
[illegible] امیر نے نوشیرواں کو [illegible] اور [illegible] نوشیرواں کو [illegible] کیا اور [illegible] گذاری نوشیرواں نے مقبل پر [illegible] نگاہ
کی جوان سبز رنگ خوش رو کو دیکھا احوال امیر کا پوچھا مقبل نے جواب معقول دیا اور کرسی [illegible] بیٹھا
بعد ایک ساعت کے ایک لگ لگ جانور آسمان پر سے آیا اور زنجیر عدالت پر بیٹھا مار سیاہ [illegible] کلہ میں [illegible]

لپٹا ہوا تھا

لپٹا ہوا تھا نگاہ نوشیرواں کی جانور پر پڑی لوگوں نے کہا کہ یہ فریادی آیا ہے کوئی ایسا ہے کہ مار کو مار گرا دے اور
[illegible] مقبل نے [illegible] کر کہا اگر حکم ہو یہ خدمت بجا لاؤں سب لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیونکر
[illegible] مقبل نے آئینہ منگوایا اور [illegible] پر باندھا اور [illegible] سامنے [illegible] کو دکھلایا جوں مار کی نگاہ آئینہ پر پڑی
[illegible] عکس آئینہ میں [illegible] سر کو [illegible] کے کھینچا آئینہ پر مارا اوسی وقت تیر مقبل کا
[illegible] نکالا اور [illegible] جانور [illegible] گیا اور ہوائی آسمان ہوا نوشیرواں بہت خوش ہوا اور
مقبل کو خلعت دیا اور کہا جا کر امیر سے کہنا کہ بہت جلدی آؤ کہ ہم مشتاق ہیں مقبل رخصت ہو کے
روانہ ہوا [illegible] خدمت امیر میں آ کے تمام احوال بیان کیا امیر نے جو مقبل کو دیکھا کہ نوشیرواں نے خلعت
دیا [illegible] مدائن میں آیا خواجہ بزرجمہر [illegible] خواجہ نے امیر کو کنار میں لیا
[illegible] جہان [illegible] ہوا دوسرے دن شاہ کی ملازمت کی [illegible] نوشیرواں [illegible] پوچھا
[illegible] ساقی [illegible] وضع [illegible] پوچھا
شاہ [illegible] واسطے [illegible] شاہ [illegible] خوش [illegible] شاہ کی بارگاہ میں ایک کرسی [illegible]
[illegible] بلند [illegible] کرسی [illegible] نوشیرواں نے کہا کوئی ایسا ہے کہ اس کرسی کو درست کر کے
[illegible] سلام کیا اور کہا اگر حکم ہو تو میں درست کر جاؤں نوشیرواں نے حکم کیا کہ اچھا بس
امر [illegible] کے برابر آیا اور [illegible] گیا پر تو واہ واہ ہوئی اور شاہ نے سب سے کہا کہ جو کچھ دوست
رکھتا ہو وہ امر کو [illegible] سب [illegible] نے امر کو انعام دیا اور نوشیرواں نے امر کو خلعت دیکر
رخصت کیا اور [illegible] امیر سے [illegible] آؤ غرض امر امیر پاس آیا تمام حقیقت بیان کی پس امیر
[illegible] کے چلی باقی داستان فرو آنا امیر کا قریب مدائن کی اور جانا نوشیرواں کا واسطے
لینے کے [illegible] قریب مدائن کے پہنچے جاسوسوں نے خبر نوشیرواں کو کی نوشیرواں نے
بختک سے پوچھا کہ اسکو [illegible] اور استقبال امیر کے بہیجوں بختک نے کہا شاہ کی شان سے
باہر بات ہے کہ [illegible] استقبال کو بہیجے شاہ نے خواجہ کو بلایا اور پوچھا خواجہ نے کہا اس سے بہتر
کوئی بات نہیں کہ شاہ شکار کو جائیں ملاقات امیر کی کر ہے جبکہ وہ دن اور رات گذری
پس [illegible] کو نوشیرواں طرف شکار گاہ کے روانہ ہوا خواجہ نے ابو الخیر کی [illegible] امیر سے کہلا بہیجا تہا

داستان فرو آنا امیر کا قریب مدائن [illegible]
نوشیرواں کا واسطے استقبال امیر کے

کہ شاہ فلان وقت آنیگا اور سب تم بہی آنا شاہ شکارگاہ مین ہنا کہ ایک جانب سے گرد اوٹھی اور
شاہ کو خبر ہوئی کہ امیر تمام فوج سے آتا ہی نوشیروان تخت رواں پر سوار ہوا اور امیر بہی مرکب [illegible]
ای شاہ کو دیکہ کے قدم بڑہا کر آگیا پایہ تخت کو بوسہ دیا نوشیروان نے گلے لگایا اور ایک لقب [illegible]
کئے سو خلعت امیر کو دیا اور امیر کو لیکر مدائن مین آیا اور لشکر امیر کا [illegible] اور امیر تمام اپنے
سرداروں کے بارگاہ مین جب شاہ کے آگے شاہ تو تخت پر بیٹہا امیر سے کہا جو جگہ تمکو [illegible] نوشیروان [illegible]
امیر نے نگاہ کی برابر تخت کے ایک صندل خالی بہا غلاف [illegible] اور کہا امیر [illegible] وہ صندل گستہم
زرین کفش کا تہا بختک نے آرد شیر اور بادہ شیر بن گستہم سے [illegible] کی صندل
پر بیٹہا ہی اگر تمہارا باپ [illegible] ہوتا تو وہ [illegible] اور گستہم [illegible] آرد شیر [illegible]
اور امیر پاس آیا اور کہا [illegible] یہ صندل میرے باپ کا ہی تو اور کہین بیٹہ امیر نے کہا اگر تم [illegible] زور [illegible]
کی بیٹہ جاؤ امیر نے کہا مین حکم نوشیروان سے بیٹہا ہون آرد شیر نے امیر کو [illegible]
کہ ایسا گہونسا مارا کہ بیہوش ہو کے گر پڑا تمام مجلس حیران رہگئے [illegible] گستہم نے امیر سے کہا [illegible]
گستہم پہلوان زمانہ ہی اکثر کار نمایان اوس سے ہوئی ہین اگر تم ایک کام [illegible] اوسکے [illegible]
امیر نے کہا وہ کار کون سا ہی سو تا مین بجا لاؤن قباد نے کمان منگوائی امیر نے کمان [illegible]
نے امیر کی تعریف کی اور حیران تہے غرض نوشیروان نے حکم کیا [illegible] سے فارغ ہوکے
[illegible] القصہ [illegible] مجلس گرم ہوئے امرا [illegible] بازار [illegible] دوکان میوہ فروش پر [illegible]
[illegible] تماشا بازار کا دیکہنے لگا کہ ناگاہ غل ہوا امیر نے لوگون سے پوچہا کہ یہ [illegible] میوہ فروش نے
کہا کہ دختر ملک بختک کی پالکی جاتی ہی امیر [illegible] دور [illegible] عادی [illegible]
بازار کی سیر [illegible] دوکان [illegible] عادی کو [illegible] اور شہر سے باہر [illegible] عادی [illegible]
لیے جاتا ہی امیر نے کہا وہ [illegible] سامنے [illegible] لیکن ای عادی تمام [illegible]
کہ بختک نے دختر اپنی تجکو دینی کہی ہے [illegible] دختر بختک [illegible] آج آئی [illegible] عادی نے
کہا پہر مین کیا کرون امیر نے کہا تو باغ مین جا کر [illegible] وہ آئے گی تو دیکہ [illegible] عادی
باغ مین آیا دیکہا کہ [illegible] خانہ [illegible] عادی ایک [illegible] مین چہپ رہا اور [illegible] کی گہات کی جستجو کیا

واسطے دیکہنے کے جبکہ دختر بختک کے آئی عادی ہزار جان سے عاشق ہوا اور وہ [illegible] دیکہ کے سجدہ کرنے لگے
عادی [illegible] کے چہپ گیا اور حرکت [illegible] کی جان اوسکے نکل گئے عادی بہاگ کے امیر پاس آیا اور حال بیان
کیا امیر نے کہا ای عادی تو نے برا کیا اگر امیر [illegible] گئے تو [illegible] کہو کیا قیامت ہوگی عادی نے کہا اب خواجہ
اب [illegible] کیا کرون امیر نے کہا [illegible] پوشاک [illegible] ڈال [illegible] حکم [illegible] پہنا کے عادی کو بارگاہ مین
کہا جاکے بیٹہ امیر کی خدمت مین عادی [illegible] بیٹہا [illegible] اور خدمت گارون نے دختر بختک کو [illegible]
سوار کر کے محل مین بختک کے [illegible] اور زن بختک سے احوال بیان کیا زن بختک نے خواجہ سرا کو
بختک [illegible] جاکر [illegible] بختک کو [illegible] خواجہ سرا آیا [illegible] بختک [illegible] کہ بختک
شاہ سے رخصت لیکر [illegible] آیا دیکہا [illegible] تمام محل مین [illegible] بختک نے لاش دختر کی دیکہ [illegible]
کہا احوال [illegible] زن نے [illegible] کہا احوال [illegible] دختر [illegible] عادی کی [illegible]
[illegible] نکل [illegible] جان اسکی نکل گئی بختک نے سنا اور غضب [illegible] منہ اپنا کالا کیا
ایک [illegible] اور دوسری [illegible] بارگاہ نوشیروان مین [illegible] ہو کے [illegible] اور روت
[illegible] فریاد کی شاہ نے [illegible] کہا [illegible] فریاد بختک نے کہا اگر حکم ہو تو شاہ کی [illegible]
[illegible] عرض کرون [illegible] کہا اگر تجکو حکم [illegible] ہو تو مین تمام حقیقت بیان کرون شاہ نے [illegible] امیر نے
کہا ای شاہ دختر بختک [illegible] عادی [illegible] وہان گیا [illegible]
بختک [illegible] امیر [illegible] نوشیروان [illegible] شاہ کو اختیار ہے
جو چاہے [illegible] نوشیروان نے حکم قتل کا دیا امیر عادی [illegible]
اور کہا [illegible] عادی [illegible] بابا جب تک زندہ ہون [illegible] آگے شاہ کے آیا
اور عرض کی [illegible] شاہ [illegible] عادی [illegible] خاطر سے عادی کو
بخش [illegible] نوشیروان نے معاف کیا بختک نے ہرچند فریاد کی نوشیروان نے نہ سنا بختک [illegible]
ہوکے گہر گیا شاہ [illegible] امیر اپنے سرداروں کو لیکر اپنی بارگاہ مین آئے باقی داستان
[illegible] بختک کا نوشیروان کو [illegible] رات [illegible] بختک [illegible] شاہ
کے [illegible] کہا کہ ای شاہ تو نے میری [illegible] اور ان [illegible] تو اپنی [illegible]

نوشیروان نے کہا میں کیا کروں اگر ایسے مکرنا تو قباحت ہوتی بختک سے کہا اگر حکم شاہ ہو امیر کو
زہر دوں مگر کریا تاکہ شر لنگا شاہ بہر [illegible] دفع ہو نوشیروان بہت [illegible] ہوا جلد [illegible] نوشیروان [illegible]
آنکہ بہت سا سردار کر جا بجا بھیجی نوشیروان نے امیر کو طلب کیا کہا ہمارا یہی چاہتا ہے کہ [illegible] ہم تم [illegible]
لیکن اس شرط پر کہ میں اور تم اور خواجہ بزرجمہر اور بختک چاروں آدمی ہوں امیر نے کہا بہتر [illegible] ہو گا میں [illegible]
چار نہ ہو گا اگر شاہ مجھکو لینے لیجائیگا میں یہاں تخت پر بیٹھ جاؤں لنگا شاہ [illegible] گیا اب امیر نے کہا [illegible]
میرے پاس [illegible] چھوڑ جاؤ اور ایک [illegible] نوشیروان نے کہا خواجہ تم امیر پاس رہو امیر نے کہا میں بختک کو چاہتا
ہوں کہ یہیں نوشیروان ناچار ہوا بختک کو امیر پاس چھوڑ دیا اور امیر نے خواجہ کو ہمراہ [illegible] آیا امیر نے بختک کو
دیکھا کہ [illegible] ہے اور وہ [illegible] شاہ [illegible] بختک سے [illegible] خواجہ [illegible]
ہیں اور امیر کو شاہ [illegible] بختک نے [illegible] جاتا امیر نے بختک [illegible]
کرکے [illegible] شاہ [illegible] آیا اور بختک [illegible] نوشیروان [illegible]
میں آیا اور بیٹھا شاہ نے بختک کو [illegible] بختک نے پیالہ زہر کا تیار کر [illegible] امیر کو دیا امیر نے کہا [illegible]
پہلے شاہ کو دو [illegible] خواجہ بزرجمہر کو دو [illegible] وزیر اعظم دستور [illegible]
نہیں بس بختک [illegible] اگر شاہ [illegible] شاہ نے کہا خواجہ [illegible] پہلے [illegible]
کا نہ [illegible] زمین پر گر پڑا [illegible] امیر نے بختک سے کہا [illegible]
[illegible] جو شخص [illegible] بختک [illegible]
کیا امیر نے شراب [illegible] بختک [illegible] [illegible]
بختک کو امیر نے خوب ہی عزت کیا آخر نوشیروان شرمندہ ہو کے چلا گیا اپنی بارگاہ میں [illegible]
بیٹھا بعد ایک ساعت کے [illegible] امیر [illegible] کہا [illegible]
میں [illegible] بختک [illegible] بارگاہ شاہ [illegible]
شاہ نے [illegible] خلعت بھیجا اور بلوایا جب امیر بارگاہ شاہ میں [illegible] امیر [illegible]
عرض کی اگر حکم عالی ہو تو میں جا کر [illegible] سیر کروں نوشیروان نے کہا [illegible]
سرداروں کو [illegible] امیر آئے [illegible]

رخصت کیا مقبل کو اپنے پاس رکھا جب کہ پہر دن باقی رہا امیر اور مقبل حوض میں بیٹھنے لگے ناگاہ ملکہ
مہر نگار دختر نوشیروان بھی سامنے کوٹھے پر آئے اور طرف باغ کی نگاہ کی نظر امیر کے چہرے عاشق پر
پڑی جو بہت [illegible] امیر کی [illegible] امیر نے جو دیکھا ناگاہ ملکہ پر پڑی عجب نازنین
کو دیکھا جمال [illegible] نہ دیدہ از کسی نہ شنیدہ از [illegible] امیر کے تیر عشق کا لگا بیہوش
ہو گئے اور ملکہ بھی بیہوش ہو گئی [illegible] خواصیں اوٹھا کے ملکہ کو مکان میں لائیں پلنگ پر لٹا دیا بعد
ایک ساعت کے ملکہ [illegible] کہا تم سب میرے پاس سے جاؤ دایہ سے کہا ای ملکہ تجھکو کیا ہوا
ملکہ نے کہا [illegible] دایہ [illegible] گئے دختر کو اپنی نام [illegible] ملکہ [illegible] لیکن مہر نگار
[illegible] امیر نو بہار [illegible] بہت [illegible]
ملکہ کا حال [illegible] دایہ [illegible] ملکہ سے [illegible] حال بیان کر ملکہ [illegible] کہا [illegible]
[illegible] دایہ [illegible] امیر [illegible] خاطر [illegible] ہوں [illegible] امیر کو مقبل
[illegible] امیر بارگاہ میں آئے [illegible] سرداروں نے [illegible] امیر کو [illegible] ملکہ [illegible]
[illegible] امیر [illegible] امیر [illegible] دیکھا [illegible] ہوا اور کہا [illegible]
[illegible] [illegible] امیر نے [illegible] کہا اگر امیر کو [illegible]
[illegible] امیر نے لباس [illegible] اور مقبل سے کہا میرے ساتھ [illegible]
[illegible] امیر نے کہا اگر تو میرے ساتھ [illegible]
مقبل [illegible] امیر [illegible] لباس [illegible] مقبل [illegible]
[illegible] امیر [illegible] ملکہ کو دیکھا [illegible]
[illegible] امیر [illegible] ملکہ [illegible]
بادشاہزادیاں ملک نگار [illegible] روم کی بادشاہزادی خورشید [illegible] مصری مصر کی زہرہ
جبین [illegible] مغرب کی خورشید خاوری خاور کی [illegible] امیر [illegible]
[illegible] بارگاہ ملکہ کے [illegible] مہر نگار [illegible] امیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible] ملکہ [illegible]

کہ اسمین ملکہ کی آنکھ کہل گئی دیکہا کہ ایک سیاہ پوش کہڑا ہے ملکہ نے جانا کہ چور ہے پر ملکہ نے آواز دی
کہ اری فتنہ دان و دلنواز خوبان تراز چور چور جہنی خواصین سنتین ہی آواز ملکہ پر دوڑین امیر نے
جانا کہ بڑی قباحت ہوئی بس امیر اوسی ستون پر چڑھ گئے خواصون نے آکر کہا ملکہ کدہر گیا ان نے
ملکہ نے کہا اسی ستون پر چڑھ گیا ہے اب امیر لاچار ہوکے ستون سے اوترے محل سے آئے اور غل ہوا چور چور
وہان سے اوٹہا اور پہونچا کہ یہ کیا غل ہے خواصون نے کہا محل میں ملکہ کے چور آیا ہے اوسکا غل
ہی نوشیروان نے قارن دیو بند کو بہیجا کہ جاکر چور کو پکڑ لا قارن پردہ کرواکے محل میں [illegible] آیا اور
دیکہا کہ ایک سیاہ پوش خنجر ہاتھ میں لئے کہڑا ہے قارن نے آواز دی جون نظر امیر کی قارن پر پڑی امیر
اوسکو دیکھ پڑے آئے جہان کمند ہے اور ایک پاؤن کمند پر رکہا تہا کہ قارن نے امیر پر [illegible]
مارا امیر نے سر جہکایا لیکن نوک شمشیر سر پر امیر کے پڑی امیر زخمی ہوئے اور پاؤن قاید چلا نکل گیا
[illegible] گر پڑے [illegible] مقبل [illegible] امیر [illegible] امیر بھی [illegible]
ہوگئے مقبل نے امیر کو ہوشیار کیا زخم امیر کا باندھا اور کہا جلد یہان سے چلئے اور قارن نے جاکے شاہ سے
کہا کہ ای شاہ میں نے چور کو زخمی کیا ہے وہ [illegible] دیوار کے گرا ہے شاہ نے قارن کو اور بختک کو ہمراہ لیکر
[illegible] آیا اور تلاش کرنے لگا بختک نے دیکہا کہ دو سیاہ پوش [illegible] نکل کے بہاگے ہیں بختک نے
کہا ای شاہ وہ چور جاتے ہیں شاہ نے لوگون کو کہا کہ پکڑ لاؤ انکو اور امیر و مقبل نے راہ [illegible]
گیا امیر [illegible] پیچہے پھر کے جو دیکہا نوشیروان اپنی فوج لیکر آتا ہے [illegible] لاچار ہوکے امیر اور مقبل دریا میں کود [illegible]
نوشیروان کنارہ دریا پر آیا حکم کیا روشنی لاؤ [illegible] امیر اوس پار نکل گئے بختک نے کہا ای شاہ [illegible]
دونون [illegible] غل [illegible] گرفتار [illegible] لوگون نے [illegible]
کہ ای لشکر [illegible] آگاہ ہو [illegible] جانے نہ پائیں پکڑو [illegible] آواز [illegible] لشکر امیر [illegible]
لوگ ہوشیار ہوئے اور دوڑے اور آواز دی کہ [illegible] جاتا ہے [illegible] تو مارے جاؤ گے اب امیر
حیران ہوئے اور مقبل سے کہا کہ کیا مشکل ہے دونو طرف جا نہیں سکتے پہر امیر نے سوچ کے کہا
اپنے لشکر کو چلنا بہتر ہے کہ اسمین امیر دوڑا ہوا آیا اور امیر کو [illegible] اور کہا ای خانہ خراب تم [illegible]
سے امیر نے تمام احوال بیان کیا امیر نے کہا یا امیر [illegible] اسوقت [illegible]

بس امیر نے لشکر دور کھا اور کہا جب سے امیر [illegible] جلدی کر [illegible] اوسیوقت کوچ کر کے
امیر طرف مدینہ قیصر کے روانہ ہوئے باقی داستان فردا آئینگے کہ [illegible] واسطے خبر امیر کے
اور شرط ہونا بختک اور نوشیروان سے جبکہ صبح ہوئی نوشیروان آکے تخت پر بیٹہا
[illegible] واسطے خبر امیر کے بہیجا [illegible] شاہ [illegible] کیا کہ اسکو [illegible] شاہ [illegible]
کیا نوشیروان [illegible] بہت فکر مند ہوا بختک [illegible] امیر کہان گئے بختک نے کہا ای شاہ [illegible]
کسیکا نہیں اور کسیکی مجال [illegible] اگر اسمین جہوٹ ہو میں تیئن قتل کیجئے [illegible]
شاہ و بختک کے شرط ہوئی کہ اگر جہوٹ [illegible] خواجہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] دیکہا کہ امیر زخم [illegible] مدینہ قیصر [illegible] خواجہ نے مرہم تیار کیا اور
[illegible] امیر [illegible] زخم پر لگاؤ [illegible] شاہ [illegible]
زخم [illegible] بختک [illegible] امیر [illegible]
سے آگاہ ہوئی اور بہت خوش ہوئے اور مرہم زخم پر باندھا بعد سات روز کے تمام زخم امیر [illegible]
کیا [illegible] بعد چند روز کے امیر [illegible]
[illegible] اسعد [illegible] امیر کے آیا اسعد [illegible]
[illegible] اسعد [illegible] امیر [illegible] قلعہ [illegible]
اور ایک [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] دوسرے روز [illegible]
[illegible] امیر نے نعرہ کیا [illegible] امیر [illegible] اور [illegible]
[illegible] امیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible] اسعد [illegible] تمام لشکر سے مسلمان
[illegible] ہوا امیر نے حکم کیا [illegible]
چند روز کے لشکر امیر [illegible] شاہ [illegible] خواجہ نے امیر سے [illegible]

جو لاوگے تو شاہ وقت لینا اور میرے ہمجد مبارک تو سنار سے اس علم اژدہا پیکر تیار کرونگا امیر نے کہا خوب تر
ہوئے خوب خواب جو شاہ کی خبر امیر کے پاس آئی خواجہ سے کہا اے امیر کیا کہوں خواجہ نے کہا بختک نے
ناحق امیر کو بدنام کر رکھا ہے چند سردار بھیجے کہ امیر کو بلوائیں اور زخم دیکھیں معلوم ہو جاوے نوشیروان نے
بہزاد و توس بن کاؤس کاشانے کیسو کرمانی کو اور چند سردار روانہ کیے اور کہا کہ امیر کو لاؤ الغرض جب
سردار گئے امیر کو باعزت تمام بارگاہ شاہ میں لائے امیر نے ملازمت شاہ کی کی اپنی زنگل پر بیٹھے بختک نے
نوشیروان سے کہا کہ امیر کو خلعت دیجیے اور کپڑے کہ بیچ [illegible] شاہ نے خلعت منگوایا اور امیر کو پہنانا چاہا
امیر نے اشارہ میں کہا کہ ایک ساعت سر برہنہ رکھنا امیر نے ایسا ہی کیا بختک نے ہر چند امیر کے سر پر نگاہ کی
کہیں نشان زخم نہ پایا ذلیل ہوا اور حیران ہوا اس امر خلعت میں کہ ایسی جگہ پر [illegible] خواجہ بزرجمہر نے بختک
کی طرف دیکھ کر کہا کہ وہ زخم ایسی سب بظاہر ہوئے اور ای شاہ اب یہاں سچ جھوٹ بختک کا معلوم ہی ہوا
کو سنے جنابت شاہی میں دروغ نہ بولی نوشیروان غضب ہوئے اور حکم کیا کہ بختک کو مارو اب بختک نے دیکھا کہ بڑی
مشکل ہوئی امیر کی طرف دیکھ کر [illegible] کہا کہ غلام ہوں اسوقت بچا لیجیے امیر نے اشارہ کیا اگر اسکے واسطے شمشیر نے
دو تو بچا لوں بختک نے قبول کیا امیر نے خدمت خواجہ میں عرض کی کہ میری خاطر سے گناہ بختک کا بخش دیجیے
سمجھے اور منظور کیجیے کہ اسکو کس قدر [illegible] امیر نے کہا پانسو شمشیر زن خواجہ نے کہا بہت خوب
کر شرط تو ہم سے ہوئے ہیں اور آپ امیر و سرے ترکی تو خاطر جمع کر لیجیے بختک پاس آیا اور کہا دو زنگیان
بختک نے اوسیوقت منگوا دیا خواجہ نے کہا اب اے امیر کیا اچھا کرو امیر نے اور کہا خواجہ بہ زر شمشیر کا
بی تمام مصلح ہو تمکو لینا حرام خواجہ سے لگا امیر نے زر نقد زر میل کیا بعد اوسکے ان لوگون نے شاہ سے عرض کی
کہ امیر نے ایک اژدہا مارا ہے نوشیروان نے پوست اوسکا منگوا کر دیکھا تمام پہلوان اور سردار پریشان رنگ
ہو گئے اور گیا اژدہا کو دیکھ کر اور سب نے امیر پر آفرین کی امیر نے شاہ سے کہا یہ پوست میری نذر
کیجیے تاکہ میں بامراد کرونگی بنوانوں نوشیروان نے قبول کیا امیر پوست لیکر اپنی بارگاہ کو چلے راہ میں سب
پوست کو خواجہ کے یہاں بھیجا خواجہ نے چاہا کہ اس [illegible] پوست کا علم اژدہا پیکر تیار کیا کہ جو کوئی
دیکھے جانے کہ اژدہا زندہ ہے اور تمام پوست میں سوراخ ہزار کر کے اور اندر پوست کے تمام طرح کی خوشبو
بھرین جب ہوا چلے منہ میں ہوا اوسکے بھرے تو آواز بر روز نے صاحبقران کی آتی ہے اور تمام صحرا معطر ہو

جاتا تھا اور وہ جو ہر علم کے تھے سب طلائی تھے جواہر اور مرصع کی جھالر بنے ہوئے تھے بس علم تیار کر کے امیر
پاس بھیجا جب امیر نے اوسکو دیکھا نہایت خواجہ سے خوش ہوئے **باقی داستان** فردا جانا
امیر کا مہر نگار پاس اور قتل کرنا قہرمان زنگی کا اور گرفتار ہونا دو عیاروں کا امیر
کے ساتھ [داستان] اب ملکہ کا وہ حال سنا کہ روز مثل امیر زنگی بہت سہ [illegible] واسطے
امیر کے اور امیر پہنچ کر انکو ابو شہاب خبر دے کہ [illegible] ابو سعید کو ہمراہ لیکر لباس شیر وسے بہن کے چلے
اور تجلی ملکہ کے آئے عیاروں نکو تو [illegible] کمند ڈالکے دیوار پر آئے ملکہ کو دیکھا تخت پر
بیٹھے ہے اور تمام بادشاہزادیاں اور خواصیں گرد ملکہ کے کھڑی ہیں بس امیر کو ہوش آگیا ملکہ کی صورت دیکھ کر
جب کہ ہوش آیا امیر نے سنا کہ ملکہ فتنہ سے شعر عاشقانہ کہہ رہی ہے اور ٹھنڈی سانسیں بھر رہی ہے
اور روتی ہے امیر نے المیر کیا میرے واسطے عاشق ہے بس امیر نے دیکھا کہ ہر طرف [illegible] امیر بہی
اونسے اور عیاروں نکو لیکر چلے کہ قہرمان زنگی [illegible] طلایا پہرا ہی سنا کر بیٹھا اور دیکھا ادھر کہ
میں آئی باغ سے جانے میں قہرمان نے آواز دی کہ تم کون ہو کہ اسوقت باغ بادشاہی میں
آئے ہیں بس [illegible] قہرمان کا سامنا امیر سے ہو گیا قہرمان نے تلوار ماری امیر نے روک کے ایک ایسا ہاتھ
مارا کہ دو ٹکڑے ہو امیر تو اونسے بچکر نکل گئے دونو عیار پکڑے گئے اور قید کیا صبح کو جب کہ سنا تخت پر بیٹھا
بختک نے کہا [illegible] سب [illegible] جو ہوں نے آکے خبر دی کہ ای شاہ ہفت کشور انکو خبر
نہیں ہے مراد میں سے نکل کے جا تب نہیں قہرمان نے روکا ایک نے تو ٹکڑے کر ڈالا دوسرے نے قہرمان کو تلوار ماری
قہرمان مارا گیا ایک تو نکل گیا اور دو پکڑے گئے سو قید ہیں نوشیروان نے طلب کیا دونو عیار آئے
اور دیکھا کہ یہ عیار امیر ہیں خواجہ نے پوچھا کہ تم کس واسطے باغ میں آئے تھے اور جس نے قہرمان کو مارا وہ کون
ہے ابو شہاب نے کہا ای شاہ میں نے تعریف باغ کی سنی تھی ہم واسطے سیر کے دن باغ میں آئے تھے صورت
نظر و بند میں تھے شام ہو گئی ہمکو نیند آگئی ہم رات رہے کہ ایک نکل گئے بعد میں دیکھا گیا کہ بعض لوگ
قہرمان کے تھے قہرمان نے چاہا کہ ہمکو قتل کرے ہمکو تلوار ماری آخر ہمارے ایک نے مار ڈالا لوگوں نے
ہمکو پکڑ لیا اور ہم انکو نہیں جانتے ہم دو تو ہیں اور انکو شاہ مالک ہیں نوشیروان نے بختک کی طرف
دیکھا بختک نے کہا ای شاہ یہ بات بیچا عیاروں کی ہی کہ دو ہر کا لیے ہیں قہرمان کے سر جھوٹ بولتے ہیں

نوشیروان نے ابوالفرح زنگی کو حکم کیا کہ دونوں کو لیجا کے مارو اور قبلوا زنگی دونوں کو لیکے مکان پر آیا اور بہ‌ہ
ہر چند عبرتوں کا جو سر اپنے ملک سے بھیجے کہ آج امیر کے عیار گرفتار ہوئے ملکہ نے فتنہ سے کہا کہ فتنہ تمہی
بھی رانگوں اور دیوار پر سیاہی دیکھی تھی اور ایک سیاہ پوش کو دیکھا تھا مقرر امیر سے غرض یہ بیان امیر جب
عیاروں کی ترتیب تھی رانگو پر ملکہ کے یہاں آئے اور آج ملکہ نے سبکو رخصت کر دیا تھا فتنہ کو اور بیٹھی تھی اور
امیر نے جو دیکھا کہ آج ملکہ اکیلی بیٹھی ہے اور فتنہ نے کو تخت پر نگاہ کی سیاہ پوش کو دیکھا مہر نگار سے کہا ملکہ نے
کہا جا کے دیکھ اگر امیر ہیں تو بلا لا فتنہ کو ٹھڑی پر آئے اور آواز دی کہ یا امیر یہاں کیا کہ ہے کرتے ہو اور کیوں آئے
ہو امیر نے کہا میں اپنے عیاروں کو ڈھونڈنے آیا ہوں فتنہ نے کہا اے امیر تم عیاروں کو ملکہ کے محل میں ڈھونڈنے
آئے ہو کہا میں یہاں سے ڈھونڈتے ڈھونڈتے چلا آیا ہوں فتنہ نے کہا تو بھی چلیے کہ میں عیاروں کا نشان بتادوں
امیر نے کہا تو کب بتا سکتی ہیں نے اپنی سرہنگ کے آپ کو لیا ہے فتنہ نے کہا کہ یہاں امیر نے کہا وہ ہو جائے
تخت پر پہونچا ہے فتنہ نے کہا پھر کرا عرب سے تو وہ سرہنگ ہے کہ تجھے اپنی دام کمند میں گرفتار کیا ہے
امیر نے کہا جان میری قربان اس سرہنگ پر فتنہ ہنس پڑی اور امیر کو ایک جھڑکی اوس نے فتنہ نے کہا یا امیر تجھے
تمہارے تعریف ملکہ سے بہت سی کی ہی تب تو وہ بھی مبتلا ہوئی ہے اب اگر تم کو ملکہ کے پاس لیجا کر
بٹھا دوں تو مجھے کیا دو گے امیر نے کہا سب تیرے واسطے ہے غرض دونو باتیں کرتے ہوئی سامنے ملکہ کی آئے
اور ملکہ نے دیکھا مسند پر سے اوٹھی اور کہنے لگی شعر رواق منظر چشم من آشیانۂ تست کرم نما و فرود آ کہ
خانہ خانۂ تست بس امیر نے ملکہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آکر مسند پر بیٹھے فتنہ نے جام شراب دیا امیر نے
انکار کیا جب کہ مہر نگار نے کلمہ پڑھا امیر نے چند جام شراب کے پیئے پردہ حجاب کا اوٹھ گیا بوس و کنار ہونے لگا جب کہ
زیادہ رات آئی امیر اوٹھا اور کہا میرا بھی عیاروں کو چھوڑا دو نگار ملکہ سے رخصت ہو کے چلی پہر بھر رات
باقی تھی کہ محل سرے ملکہ کے کہ یہ رہ گئے امیر نے دیکھا کہ ابوالفرح جو بیٹھا ہے اور دونو عیاروں کو مار رہا ہے
امیر کو تاب نہ ہی کو بھی پر سے کود پڑے اور زمرہ کی جند لوگوں کو مع ابوالفرح کے بیٹے کے قتل کیا ابوالفرح
نے سامنا کیا امیر نے اوسکو بھی قتل کیا عیاروں کو چھڑا لیا باقی کو فرار کیا امیر دونو کو لیکے ہمراہ اپنی بارگاہ میں آئے
باقی داستان نمودار کیا امیر نے تکیہ کا اور گرد ہونا پکڑنا ہونا ہونا جب کہ صبح ہوئی
نوشیروان آکے تخت پر اپنی بارگاہ میں آکے بیٹھا اور انکا حال سنا لا شیں اٹھیں لوگوں نے کہا ایشاہ

سو نے رانگو اور انکو قتل کر کے امیر کے عیاروں کو چھڑا لے گیا نوشیروان نے لاشوں کو دیکھ کر حیران ہو کے اٹھ گیا اور اپنا
اور بختک سے کہا اے وزیر تمہیں میرے ملک میں فساد ہوا کرتا ہی کیا علاج کروں بختک نے ریش پر
اپنی ہاتھ رکھ کے کہا ایشاہ یہ فساد حمزہ عرب کا ہی نوشیروان یہ سنکے خفا ہوا اور کہا اے مردک بادشاہ کو
جھوٹ تو نے ہوا امیر کو بدنام کرتا ہے غرض جب کہ چند روز گذرے کہ ایک دن تیمور چاسوس نے آکر نوشیر
وان کو خبر دی کہ اے شاہ گستہم زرین کمر نے کہ طرف خطا و ختن اور چین و ماچین کے گیا تھا مقابلہ پر
بہرام گرد خاقان چین کے ہوا لڑائی میں شکست کہا کے گستہم کا لشکر ہوا اور بکر سے بہرام کو قید کیا
اب لے آتا ہے بہرام کو امیر سے بارگاہ میں پہنچتے ہیں نوشیروان نے سنکے چند سرداروں کو واسطے استقبال
گستہم کے بھیجا اور بختک نے جا کے تجا بختک نے بہت اکر ملازمت گستہم کی کی اور شکایت امیر کی بہت
سی کی اور کہا اے پہلوان جہاں تیرا وہ نکل ہی ہے امیر نے چھین لیا گستہم نے سنکے کہا اے ملک قتل
اگر قصاص و نکال کا امیر سے نہ لوں تو نامرد ہوں یہ کہکے چلا اور وہاں نوشیروان نے امیر کو بھیجا
تھا کہ تم بھی جا کے گستہم کو لے آؤ امیر سے چلے ہر چند بزرگس ساتھ لے گیا جا کے گستہم کو دیکے کہ تعظیم نوشیروان
بیٹھے حمزہ صاحبقران یہ ہے تمہاری دیکھنے کو آتا ہے بختک نے گستہم سے کہا کہ اس سے بہتر موقع
کا وقت کو نہیں ہے گستہم نے یہ سنکے قبول کیا لشکر کو چھوڑ کے بڑھے ہوا ہتھیار لگائی اور
چلا جیسے ہی جا کہ سامنے سے امیر پیدا ہوئے گستہم نے جیوں امیر پر نگاہ کی عجیب و دلاور دیکھا دل میں
اپنی اوسی وقت کیا اور پیادہ ہوا امیر سے ملے پر کہ کہ یہ تیر ہے گستہم نے دوڑ کے امیر کو گلے لگایا اور چاہا
کہ زور کر کے امیر کو پٹک ڈالوں امیر نے زور کو او سکا اوٹھا لیا بعد امیر نے زور کیا اوستخوان گستہم کے ٹکڑے ہو
گئے اور یاد چاہا گستہم نے امیر کے منت کی اور کہا یا امیر میرا قصور نہیں ہے بختک نے مجھکو ورغلا کے خراب
کیا اور اب میرا قصور معاف کرو اور مجھکو چھوڑ دو اور یہ جو مجھ کو زندگی ہونے ہے اسکو کہتے ہظار بکر
امیر نے چھوڑ دیا اور اقرار کیا کہا ای گستہم جب تو کیسے بکتے گا امیر پر اگر تیرا فعل کہ جو جدا ہوا ہی ہر کو انگا
غرض امیر اور گستہم خدمت نوشیروان میں آئے اور شاہ کے ملازمت کی شاہ نے گستہم کے بڑے عزت کی
اور پوچھا کہ تو نے بہرام کو کسطرح پکڑا گستہم نے کہا شاہنشاہ میں نے اوسکو مکر سے پکڑا ہے نوشیروان نے حکم
کیا کہ بہرام کو بارگاہ میں لاؤ جب بہرام سامنے نوشیروان کے آیا بہرام نے شاہ کو سلام نکیا [illegible]

کہا ای بہرام تو میری اطاعت قبول کر میں تجھکو چھوڑ دوں اور سر اور تیرا بلند کروں بہرام نے کہا
کہتے ہیں تجھکو مرتے نہیں بلکہ اگر صد ہزار اطاعت قبول کروں نوشیروان یہ سنکے خفا ہوا اور کہا بہرام قید کرو
غرض بہرام کو قیدخانہ میں بھیجا نوشیروان اپنی محل میں گیا امیر بھی شادکام ہو اپنی بارگاہ میں آئے
رات کو وقت سب امیر نے سردار سے کہا ای خواجہ بہرام عجب پہلوان ہے امیر نے کہا یا سلطان خدا کرے
بہرام مسلمان ہو تو کیا خوب بات ہو امیر نے کہ وہ گنہگار شاہ کا ہے کیونکر مسلمان ہو امیر نے کہا یا امیر
بہ ہر ارم اس خدمت کو میں بجا لاونگا غرض جبکی صبح ہوئی نوشیروان اپنی تخت پر بیٹھا تمام سردار حاضر
ہوئے امیر بھی [illegible] نیچے امیر بیٹھے امیر نے کہا امید نوشیروان سے یہ ہے بہرام کو طلب کیا اور
کہا بہتر ہے کہ میری اطاعت کرے بہرام نے نہ مانا اور سب کی طرف دیکھنے لگا نعرہ کیا بہرام نے کہا کہ ای نوشیروان
کو کہ تم میں سے ایسا نہیں کہ وہ شخص میری رو برو سے ہو گا اور [illegible] ملک العلام سے سیر کرے
یا قتل کرے امیر یہ سنکے [illegible] اور سامنے نوشیروان کے آئے [illegible] کیا اور [illegible] کہ میرا اسکو جواب
دونگا نوشیروان نے کہا یا امیر جاؤ امیر نزدیک بہرام کے آئے [illegible] نظر بہرام کی امیر پر پڑی ایک جوان کو
دیکھا کہ نہایت قد بالا اور دست و بازو رکھتا ہے بہرام دیکھ کے حیران ہوا تب [illegible] امیر کو
سلام کیا امیر نے کہا ای بہرام شاہ نے تجھکو اس واسطے قید کیا ہے کہ تو اسکو سلام نہیں کرتا [illegible]
کر کے [illegible] بہرام نے کہا نوشیروان نے مجھکو [illegible] کیا ہے [illegible] میں سلام نہیں
کرتا امیر نے یہ سنکے بہرام کو خلاص کیا اور حکم کیا کہ شاباش [illegible] بہرام خوب ہنس [illegible] کہا امیر نے
ہو [illegible] ایک جماعت [illegible] بہرام نے شراب مانگی امیر نے شراب [illegible] بہرام نے چند جام پی اور
نشہ ہوا امیر سے کہا اگر تو کہے تو نوشیروان کو [illegible] قتل کروں اور تجھکو بادشاہ کروں امیر نے
کہا ای بہرام خاموش رہ [illegible] بہرام [illegible] ستون بارگاہ کا کھینچ لیا اور
نوشیروان کی طرف چلا [illegible] سب [illegible] اور بارگاہ میں ایک غلغلہ ہوا [illegible] کہا امیر سے ای
عرب [illegible] بہرام کو خلاص کیا اور [illegible] امیر نے مقابلہ کیا اور
ستون بہرام کے ہاتھ سے چھین لیا اور کشتی [illegible] قید کر کے نوشیروان کی حوالے کیا نوشیروان
بہت خوش ہوا امیر کو خلعت دیا امیر اپنی بارگاہ میں آئے [illegible]

نوشیروانکا

کو اپنی ہمراہ اپنی بارگاہ میں لایا امیر نے کہا اچھا خواجہ کیا کروں [illegible] پاس خاطر نوشیروان کے [illegible] امیر نے کہا یا امیر [illegible]
ایک حیلہ [illegible] بہرام کو [illegible] انشاء اللہ [illegible] یقین ہے کہ وہ مسلمان ہوگا باقی داستان قید [illegible] اسلام [illegible] بہرام کو
خاقان چین کا غرض دوسری دن [illegible] نکلا نوشیروان آکے تخت پر بیٹھا امیر و امرا سب
حاضر ہوئے بارگاہ میں [illegible] امیر بہرام [illegible] بلایا اور کہا ای بہرام اگر تو مسلمان ہو تو خدمت [illegible]
تجھکو [illegible] بہرام نے قبول کیا اور نعرہ کیا کہ میں [illegible] امیر یہ بات سنکے [illegible] اور نوشیروان [illegible]
[illegible] اگر حاکم ہو [illegible] خلاص [illegible] طعام کھلواؤں نوشیروان نے کہا وہ [illegible] امیر نے کہا
کہ وہ گنہگار میرا ہے [illegible] نوشیروان نے کہا تم جانو امیر نے بہرام کو خلاص کیا [illegible]
امیر نے اشارہ کیا بہرام [illegible] بارگاہ [illegible] نوشیروان کی طرف [illegible] بہرام [illegible]
[illegible] لشکر امیر [illegible] امیر [illegible] آئے [illegible] امیر
مسلمان کیا نوشیروان نے [illegible] بہرام کے [illegible] لشکر امیر میں آیا اور تمام حال [illegible]
کر کے [illegible] نوشیروان نے تمام حال کہا کہ بہرام مسلمان ہوا نوشیروان یہ سنکے خفا ہوا اور ایک رقعہ امیر کو
لکھا کہ [illegible] بہرام کو مسلمان کیا ہے اور اپنی بارگاہ میں [illegible] گنہگار میرا ہے
اوسکو [illegible] پاس بھیجدے [illegible] عیار [illegible] امیر پاس لایا امیر نے اوسکو ملاحظہ کیا اور [illegible]
[illegible] کیا [illegible] امیر نے کہا یا امیر بہرام مسلمان ہوا ہے [illegible]
[illegible] امیر نے کہا [illegible]
[illegible] عیار [illegible] نوشیروان کی خدمت [illegible] عیار نے آکے نوشیروان
نے کہا ای بہرام [illegible] بہرام نے کہا [illegible] نوشیروان نے
خفا ہو کے قتل کا حکم دیا [illegible] بہرام [illegible]
سے کہا [illegible] امیر [illegible] بہرام نے کہا [illegible]
کے حوالے کافر کے کرونگا [illegible] امیر نے کہا قسم خدا کی [illegible]
بہرام نے قید کو توڑا اور [illegible] ستون [illegible] نوشیروان کی طرف [illegible] بہرام باہر نکلا نوشیروان نے
لشکر کو [illegible] بہرام سے لڑائی ہوئی بہرام نے [illegible] قتل کیا [illegible] باہر نکلا اور

امیر کے بارگاہ مین آیا اور امیر پاس آیا امیر نے بہرام کا حال پوچھا امیر نے کہا یہ انصاف سے تیرے
بعیدی کہ تو نے اوسکو باندہکر کافر کے حوالی کر دیا اور اگر اب بہرام آ دیگا تو بہتر ہوگا امیر نے قسم یاد کی اور کہا
کہ اب اگر بہرام کو نہ دونگا ہی گنہگار ہے کہ بہرام برابر دروازہ بارگاہ کے پہونچا غل ہوا امیر نے پوچھا کہ یہ کیا شور
ہے امیر نے کہا بہرام آیا پس امیر بہرام کو لے آیا اور عیارون نے یہ خبر نوشیروان کو دی نوشیروان جیسے کو اور تخت
سے بیٹھا امیر بہرام کو سات لیکے خدمت نوشیروان مین آئے اور گناہ بہرام کا نوشیروان سے بحل کروایا اور عیش و
عشرت مین بسر کرنے لگے **داستان لندہور بن سعدان کی** اب جوہر بیان سررشتہ بازار معانی
اسطرح بیان کرتے ہین کہ ایک بادشاہ ہند کا تہا کہ نام اوسکا سعدان شاہ بن شیرو بن شمس جو کہ لیلا تہا
قلعہ ہے بہت مستحکم بنا دنیا سے وہ سفر کر گیا تہا اور اوسکا لندہور نامی اوسکی جگہ بیٹہا لندہور بن
ہند مین قوی ہیکل تہا کہ جسکو کہتے ہین لیکن لندہور خورد سال تہا چچا اوسکا شہبال ہند کے تخت پر شاہی کے
بیٹہا اور تمام لوگون نے سراندیب کے اطاعت اوسکی قبول کی یہانتک کہ لندہور دس برس کا
ہوا ایک روز واسطے شکار کے اپنی شہر سے باہر نکلا اسمین ایک باغ دیکہا نہایت تر و تازہ مثل گلستان
ارم کے لندہور نے اپنی لوگون سے پوچھا کہ یہ باغ کسکا ہے لوگون نے عرض کی کہ یہ باغ سلیمان بن طلیح کا
ہے اور یہان صلاح رکہا ہے اور کوئی اوسکو نہین لی سکتا لندہور یہ سنکے بہت خوش ہوا اور اندر باغ
کے آیا ایک گنبد وہان دیکہا دروازہ پر قفل لگا ہوا لندہور نے کہا اسمین کیا ہے لوگون نے عرض کی
کہ اسمین توشہ خانہ ہای راسمی تہخانہ اور گنبد مین صلاح و یراق اور گرز وغیرہ سلیمان بن طلیح کا ہی کوئی
ایسا نہین کہ اس صلاح کو پہنے اور گرز کو اوٹہائے لندہور نے قفل کو توڑا اور اندر گنبد کے آیا صلاح
بدن پر آراستہ کیا گرز اوٹہا کے کاندہے پر رکہا شمشیر حمائل کر کے باہر آیا لوگون نے مجرا کیا اور حیران ہو
ایک شخص نے عرض کی کہ طلیح کے پاس ایک فیل تہا کہ نام اوسکا میمون مبارک تہا [illegible] زیادہ
کوئی فیل زبردست نہ تہا لندہور نے پوچھا کہ وہ فیل کہان ہے اونہون نے کہا کہ [illegible]
ہی لندہور غار پر آیا فیل نے لندہور کو دیکہکر سر اپنا جہکا لیا لندہور اوسپر سوار ہو کے غار سے باہر آیا
لشکر کو اپنی ہمراہ لیکر چلا اور اپنی چچا کے قلعہ مین آیا اور بارگاہ شہبال مین پہونچا شہبال اور تمام سردار
لندہور کو دیکہ کے حیران ہوئے شہبال تخت پر سے [illegible] کو سلام کیا اور کہا اے شہریار من

وکالت اسکی کرتا ہے اب تاج و تخت تمکو مبارک ہو لندہور نے کہا ای چچا جان مین دعوا پہلوانی
کا رکہتا ہون تخت پر تم بیٹہو مین سپہ سالار ہون اسکی کیونکہ شہبال نے تمامی بات لندہور کا بیکرہ کے
تخت پر بیٹہا لیا یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی اور تمام ہندوستان مین یہانتک کہ یہ خبر مدائن مین پہنچی
پہونچی سوداگرون واسطے عزت نوشیروان کے آئے اور تعریف لندہور کے سامنے نوشیروان کے بہت سی کی
نوشیروان نے یہ خبر سنکے نامہ طرف لندہور کے روانہ کیا عیار گرگس ساسانی نامہ لیکے چند روز مین شہر
سراندیب مین پہونچا اور نامہ لندہور کو پہونچایا لندہور نے نامہ پڑہا لکہا تہا کہ ای لندہور دانا و آگاہ
ہو کہ بارہ برس عرصہ ہوا کہ باپ نے تیرے قضا کی اور مین بادشاہ ہفت اقلیم ہون اور باپ تیرا اسکو خراج دیتا
تہا مجہے بہیجا کر وہ سر پر سکا خراج جلد روانہ کر لندہور نے جواب نامہ کا لکہا کیا یہی نے تجکو زر کہا ہے
جو تو مجہ سے خراج مانگتا ہے پہلے اسکو تو سمجہ کہ وہ مجہ سے مقابلہ کرے اگر مین زیر ہونگا اوس وقت جو تو کہی
گا بجا لاؤنگا عیار جواب لیکے پاس نوشیروان کے آیا اور تمام حال بیان کیا نوشیروان یہ سنکے فکرمند ہوا
[illegible] لندہور کا ایک فیل اپنی کو پاس نوشیروان کے بعد چند روز کے لندہور نے ایک فیل اپنی
کو تیار کروایا اور ہمراہ شہبال کے روانہ مدائن مین کیا جبکہ شہبال مدائن مین آیا خبر نوشیروان کو ہوئی
بارگاہ مین طلب کیا شہبال مع فیل آپنی سامنے نوشیروان کے آیا مجرا کیا اور عرض کی کہ یہ
فیل لندہور نے بہیجا ہے کہ جو شخص اسکو ایک ضرب شمشیر سے دو کرے اوسکو میرے
مقابلہ پر روانہ کیجیے نوشیروان نے سبکو اشارہ کیا تمام سردار اوٹہے اور ایک ایک ضرب لگائی
کچہ اثر نہوا بعد نوشیروان نے امیر کی طرف نگاہ کی امیر اوٹہے اور ایک تلوار ایسی فیل پر لگائی
کہ مع فیلبان کے آمنی چار ٹکڑے ہوئے تمام پہلوانان نوشیروان کے تعریف کرنے لگے شاہ نے خلعت
اور اسب امیر کو عنایت کیا اور کہا کہ اے امیر اس مہم کو بہی تم فتح کرو امیر نے کہا بہت خوب خیر
اوس وقت امیر اپنی بارگاہ داخل ہوئے تمام سردار بجا بجا بیٹہے کہ اسمین امر ہی آیا امیر کو
دعا دیکے اور کہا ای سلطان یہ کام بہت مشکل ہے تونے کیا کیا کہ اس کام کو تو نے قبول کیا یہ جگہ
بہت مشکل ہے امیر نے کہا انجام خدا ہے کیا کہ عشق ملکہ مہر نگار نے مجکو دیوانہ کیا ہی خاطر
ملکہ سے جاتا ہون امیر نے کہا یا امیر اب ملاقات ملکہ مہر نگار کا ہو پوچہا امیر نے کہا کس طرح اے امیر

بیچ انگوٹھا

کہا یا امیر تم خاموش رہو صبح کو میں ایک عیار بھیجتا ہوں غرض دوسرے دن جبکہ نوشیروان آ کے اوپر
تخت کے بیٹھا امیر نے کہا ... اور نوشیروان نے امیر سے کہا ... خزانہ اور لشکر تیار
ہو چکا اور حاکم لندہور کو زیر کر کے بلا لاؤ امیر نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر اس ساعت آیا نوشیروان ... کیا اور کہا سچ
تو یہ ہے اگر فرماؤ تو عرض کروں امیر نے عرض کرتا ہے کہ اگر ملکہ کو مجھکو دکھلاؤ تو اوس وقت اس مہم کو قبول کرتا
ہوں والا نہ اور کسی کو روانہ کیجیے نوشیروان یہ سنکے بہت خفا ہوا بعد اسکے بختک سے کہا کہ اس میں کیا
کروں بختک نے کہا قبول کرو والا نہ بہت فساد ہوگا اگر اس عرب نے لندہور کو زیر کیا اور ہندوستان کو فتح کیا تو
ایک کنیز حوالے کر دینا ... یہ ... بختک ... کہتا ہے امیر ... اور بختک ... فکر اپنی ...
ملکہ کو دکھلانا ہے خوب سمجھا ہے نوشیروان یہ سنکے حیران ہوا ... امیر نے کہا ... حکم ہو تو
ایک نظر ملکہ مہرنگار کو دور سے دیکھ لوں ... بختک ... امیر کو ... نوشیروان ... اور
اوکا میں امیر نے کہا کہ امیر نوشیروان کہتا ہے کہ تم محل میں جاؤ ... ملکہ امیر کو اپنی ہمراہ ... لیجانا
امیر نے قبول کیا اور تمام اپنی سرداروں ہمراہ لیے امیر ... محل ملکہ مہرنگار ... امیر نے کہا
... خوابگاہ میں ... جلدی ... ملکہ کو ...
... امیر تو بارگاہ امیر کی طرف روانہ ہوا اور یہاں امیر نے ... تقید ...
اگر امیر آوے تو محل میں ... امیر داخل محل ملکہ ہوئے دیکھا کہ ملکہ اوپر کرسی کے بیٹھی ہے
اور گرد ... خواصیں ... امیر ... موجود ہیں اور مہرانگیز
ملکہ مہرنگار کی ... امیر نے ملکہ مہرنگار کی ... مہرانگیز نے امیر کو ... لگایا اور کرسی
پر سامنے مہرنگار کے بٹھایا تمام ہوئے لگا اور وہاں ... بارگاہ امیر میں آیا تمام ... بیان لگا
جب امیر سمجھا کہ اس عرب نے ... عیاری ... امیر ... محل ملکہ کے آیا لوگوں نے ... امیر نے دیکھا
کہ سات دروازے ہر سات چوکیاں ہیں ہر ایک پر ایک پہلوان اور سردار ...
دروازہ پر سعد ... امیر نے ... کی دروازہ پار نکل گیا سعد ... دوسرے دروازہ پر
بختیارک بیٹھا بختک کا بیٹا تھا بختیارک نے امیر کو سلام کیا اور کہا آگے قدم ... امیر نے جہاں
... کی دروازہ پار نکل گیا اور راہ میں بختیارک کے ... مارے ... اور نکل گیا تیسرے

چوبے کہ بختک ... امیر کو دیکھ ... اور کہا بسم اللہ الٰہی مرشد کامل محل میں تشریف لیجاؤ
کہ ... امیر نے ... بختک کے ... دروازہ پر آیا اسطرح ساتوں دروازوں سے
نکل کے محل میں داخل ہوا دیکھا کہ ملکہ اوپر تخت زرین کے بیٹھی ہے اور تمام ... زرین ... گوش ہمراہ ہیں

بیت
بلائے دل و آفت جان ہمہ ... بر رفتار زیبا ہمہ غلمان ہمہ ...

جبکہ امیر نے مہرنگار کو دیکھا اوسی
نگاہ ... جانب امیر کے ... سر پر امیر کے ... ملکہ امیر ... گود
میں امیر کے گر ... کہا یا امیر ... تمہارے سر ... امیر نے ... امیر کو دیکھا ملکہ نے
کہا الجان جہاں ... امیر ... ملکہ نے حکم کیا امیر کو ... بٹھایا اور ... میں
مشغول ہوئے ... امیر نے ملکہ مہرانگیز سے رخصت طلب کی مہرانگیز نے ایک خنجر اور رومال امیر کو
دیا اور رخصت کیا امیر باہر آئے اور اپنی بارگاہ میں آ کے ... خواجہ بزرجمہر ... آپ نے
امیر کے واسطے رمل کو دیکھا کہ ... امیر نے ... معلوم ہوا ... مگر امیر
... بختک ... امیر کو ... لائے ... امیر ... کیا اور بزرجمہر
امیر کا ... امیر نے کہا ... مقبل ... امیر ... خواجہ
... مقبل ... امیر ... جاری ہے مقبل
... حکیم ... امیر کو ... کہا ... مقبل
... امیر کا ... امیر کو ... بختک کہ امیر تجھکو
... مقبل نے قبول کیا ... امیر کے مقبل ... بیان
کیا بعد امیر ... زخم ... امیر کو ... آیا خواجہ
بزرجمہر نے ... خلعت امیر کو دیا اور رخصت کیا امیر اپنی بارگاہ میں آئے دوسرے دن امیر نے
حکم کیا ... طرف ... اور سعد ... روانہ ہوا بعد اسکے
... ہزار سوار ... امیر اور مقبل کو ہمراہ لیکے طرف ملک
سراندیپ کے روانہ ہوئے کوچ کرنا امیر کا طرف ہندوستان کے بعد چند روز کے لشکر امیر کا
کنارے دریا کے پہونچا بارگاہ ... امیر ... امیر ... اور دوسرے روز

براہ ایک قلعہ ویران سے پہونچا دیکھا کہ ایک پیر مرد سوتا ہے امیر نے اوسکو بیدار کیا اور قلعہ اور جہاز کا
حال پوچھا پیر مرد نے کہا اس قلعہ کا نام انوا سیا جابی [illegible] چند روز ہوئی گشتہ آیا اور جہاز ونکو
غرق کروا گیا اور اس طرف سراندیپ کے چلا گیا امیر نے کہا مین عیار صاحبقران کا ہون تو جہاز ونکو پیدا کر
مجکو بہت انعام دیگا پیر مرد نے چار سو جہاز چار طرف سے پیدا کئے اور ہمراہ امیر کے خدمت امیر مین حاضر ہوا امیر نے
آپ امیر کو خبر کیا اور سب حال بیان کیا کہ چالیس ہزار جہاز حاضر ہین امیر نے حکم کیا کہ اسباب لادو
غرض سبکو ہمراہ لیکر روانہ سراندیپ کے ہوئے بعد چند روز کے ناخدا نے عرض کی کہ جہاز دو راہ مین
ایک راہ چھ مہینے کی دوسری راہ چالیس دن کی لیکن چالیس روز کی راہ مین گرداب سکندری ملتا
ہے امیر نے کہا گرداب کے طرف چلو جو کچھ خدا چاہیگا وہ ہوگا جبکہ برابر گرداب کے پہونچے باد بان
باندہ دیے اور جہاز چرخ مین آئے ایک ہفتہ گذرا تھا کہ طوفان برپا ہوا ہوائی تند چلنے لگی امیر [illegible]
رباعی یارب کہ درین زور کسی نیست مرا ⁘ جز نالہ و گریہ هم نفس نیست مرا ⁘ حالم چنین شود اگر تو
برسوی نجات ⁘ جز لطف تو فریاد رسی نیست مرا ⁘ غرض رات بہر اسی طوفان مین گذری صبح
کو گرداب سکندری نمودار ہوا امیر نے اوپر گرداب کے نگاہ کی دیکھا تو لکھا ہے کہ جو شخص چاہے کہ جہاز
اوسکا یہان سے سلامت نکلین تو اسکو چاہئے کہ اس مینارہ پر جاوے اور اسپ طبل سکندری کو بجاوے
اوسکو بجاوے جہاز گرداب سے نکل جاوینگے امیر بہت سا رویا امیر سے رخصت ایک جست [illegible]
دم نے دریا مین کی امیر نے نیچے جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک نہنگ منہ کھولے ہوئی امیر نے سر [illegible]
انگوٹھا نکلا اور اوپر مینارہ کے جست کی اور مینار پر آیا طبل سکندری کو بجایا جہاز [illegible]
[illegible] امیر کو فاقے سے گذرے دعا کی خداوندا [illegible] ⁘ [illegible]
القصہ دعا امیر کی قبول ہوئی حضرت خضر پیدا ہوئے اور ایک [illegible] دسترخوان اور کلیم [illegible]
سبی امیر کو دیے امیر خوش ہوا حضرت خضر نے امیر کو مینارہ کے کنارے پر پہونچا دیا امیر [illegible]
ملی مسجد مین جو آیا دیکھا کہ چند سوار نماز پڑھ رہے ہین بعد فارغ ہونے نماز کے امیر سے سلام علیک کی
امیر نے جواب دیا اونمین ایک پیادہ بیٹھا تھا اوسنے امیر سے کہا کہ [illegible] ایک [illegible]
اوسمین میرے جان [illegible] اوسکو میرا سلام کہنا اور کہنا جو میری انگوٹھی [illegible] اوسکو حلال کر [illegible] خدا

مین کیا [illegible] ہین ہر جانب سوار ہون اب امیر نے جانا کہ یہ وہ ہین قبول کیا امیر [illegible] برابر اوس
گانو کے آیا اوس زمین مین [illegible] تمام حال بیان کیا [illegible] حضرت الیاس [illegible] حضرت
نے امیر کو [illegible] دیا امیر [illegible] آیا صورت [illegible] ایک سوار آیا [illegible]
سوال کی امیر نے پوچھا کہ لوگ اس لشکر کے کس واسطے [illegible] ہین اوسنے کہا واسطے امیر کے [illegible]
اوسکو کیا ہوا اوسنے کہا کہ گرداب سکندری مین [illegible] امیر [illegible] کنارے آیا
[illegible] لگا [illegible] تقسیم [illegible] کیا [illegible] عیاری
[illegible] امیر [illegible] چلے [illegible]
[illegible] سوار [illegible] لیا
[illegible] امیر [illegible] کہ یا امیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible] ظاہر کیا امیر [illegible] امیر کو بہت خوش ہوئی بعد چند
روز کے [illegible] امیر نے [illegible] اور مقام [illegible]
[illegible] قدمگاہ آدم صفی اللہ [illegible]
[illegible] بشارت [illegible] قدمگاہ [illegible] امیر [illegible] امیر طرف
قدمگاہ کے [illegible] امیر [illegible] خواب ہوا
خواب مین حضرت آدم کو دیکھا بشارت [illegible] اور مقام [illegible]
[illegible] کر اسکو اپنی بازو پر باندہ [illegible] بلند ہوگا
[illegible] اوسکو [illegible] امیر کے [illegible] آواز [illegible] امیر کے ہوگئے
[illegible] خواب [illegible] حضرت داود [illegible] بیان
[illegible] زیارت امیر [illegible] اور [illegible] لشکر کے
طرف روانہ ہوئی [illegible] امیر [illegible] امیر [illegible]
کہا [illegible] زیارت [illegible] زیارت [illegible] امیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible] قدمگاہ [illegible] ناگاہ ایک آواز پیدا ہوئی کہ ای امیر [illegible]

مطلع

کر دیکھیں گے مگر امیر نے قبول کیا خانقہ پر ہر سو ایک قطورہ زربفتی اور زنبیل اور ایک دیو جامہ اور
تاج ایک کنگورہ کا عنایت ہوا جبکہ انکو امیر نے کہلی دیکھا کہ سب چیزیں موجود ہیں اور ایک گھوڑا بہ سب
چراغ قدمگاہ میں لگا ہوا ہے امیر نے اوسکو بہی جب لیا اور ہو گیا امیر نے فرمایا کہ اور گھوڑے پر رکھدو یا ایسا ہو گیا
یہاں تک کہ سات مرتبہ ایسے حرکت کی آخر حضرت ابراہیم خلیل کو خوش ہو وانسے حضرت داؤد پر
آیا خنجر پارہ منگا اور نیمچہ اشارہ منگا شیر بیری کا اور چار تھخس آہنی اور کیلے میں عرض اسپ اور چار میں سلو کا نظر
کردہ ہوا اور سب سے ایک ایک کسب حاصل کیا اور وہاں سے خدمت امیر میں آیا جبکہ رات گذری
صبح کو نامہ امیر نے لندہور کو لکھا جبکہ نامہ تیار ہوا آواز دی کہ کون ہے یہ نامہ لندہور پاس لیجاوے جواب
باصواب اولی سے یہ بات تمام ہوئی تھی کہ بہرام گرد خاقان چین اوٹہا اور پہلوان عادی سے
برابر بہی اوٹہا مختصر امیر نے عادی کو ایلچی کیا اور امر کو ہمراہ کر کے روانہ کیا امر گئے جگہ جا ہی بنا
اور دوسرے جگہ ہوئی فرش جنگی انگشتر بے عادی کو پہنا کے اور چوبدار کی صورت بنکے دروازہ بارگاہ لندہور
پر آکر کہا کہ اسمیں عادی ہے دروازہ بارگاہ پر آیا اور چوبدار نے کہا کہ تم میرے خبر کرو وہ کہیں فرمان
امیر کا لایا ہوں انہوں نے کہا لندہور سے لندہور نے بلا لیا عادی بارگاہ میں آیا سلام علیک آواز
بلند کہی اور تعریف خدا و رسول کی کہ لندہور نے دنگل عنایت کیا عادی نے کہا بیٹہا اور خوان ہوا آخر
طلب کی لندہور نے آگیس خوان منگوا کے نامہ پڑھنے کو نہ کہی اور کہا بہت چوبدار خاص کہ اب اسکو ہوا
لی کر وہ اور سب سے پہلے انگوٹہا تمام حال نظر زنبیل کیا بعد لندہور نے نامہ پڑھا مضمون یہ تہا کہ جلد خراج
بارہ برس کا حوالہ کر اور اگر کچھ ہوس باقی جنگ کی ہے تو میں حاضر ہوں بہتر یہ کہ نامہ اور اوتیں والکہ
بارگاہ نوشیروان میں حاضر ہو نہیں تو وہ حال کرونگا کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا تیرے حال پر رووینگے
کرینگے اور تو پہر تمام نہ آئیگا ؎ بتو ہر چہ بایست کردم پیام ؎ تو دانی دگر بعد ازیں والسلام ؎ یہ
سنکے لندہور غضب میں آیا اور چاہا کہ نامہ کو چاک کرے ڈالا عادی نے نامہ ہاتھ سے لے لیا اور جواب
طلب کیا پہر چلا لندہور نے حکم کیا کہ اسکو پکڑ لاؤ عادی جنگ ہونے لگے بہت سے لوگوں کو قتل کر کے
دروازے تک آئے اور بیان دیکھا [illegible] لستر کے جست ہو کے باہر نکل گیا لوگ سب پہر گئے اور
امر نے تمام بارگاہ لندہور کے لوٹ لی لندہور یہ دیکھ کے حیران ہوا اور پوچھا یہ کسکا کام ہے وہ امر کا ہے

پہنچنا عادی کا لندہور پاس

بلائی

بے اِنکا ہے کام امر کا [illegible] وہ سمجھے کہ تو ابھی نہیں اٹھا کہ ہم نے کچھ نہ کیا ہوگا امر گلیم اوڑھ کر سامنے بیٹھا
لندہور کے آیا لندہور صورت عجیب دیکھ کے حیران ہوا آخر جواب سوال لندہور میں امر نے کہے لندہور نے
کہا بیٹھ سنا ہے کہ امر خوب گاتا ہے ہمارے سامنے گا امر چار تار لیکے گانے لگا اور بانسری بجانے
بعد ساقی بنکے سب کو بیہوش کیا اور تاج لندہور کا لیکر خدمت امیر میں روانہ ہوا عادی نے آکے
جواب نامہ کا امیر کو دیا اور یہاں جبکہ لندہور کو ہوش آیا بہت خفا ہوا اور ایک نامہ دار اب کلبر کے
ہاتھ امیر پاس بہیجا کہ ای عرب امر تیرا بڑا عیار ہے اور تاج میرا لے گیا ہے
بہیج کہ اوسے وہ کو باندھکے میرے پاس بہیجدے بعد طبل جنگ بجوا اور بیچ مقابلہ کے کہیں بیٹہ کے پر کرون
یا تم مجھکو زیر کرو اگر عیار کو نہ دیکا اور نہیں تو تلوار کہ سر سے کہوا ڈالونگا [illegible] جیسے عیار پر بنا رہے
سب صاحب سوار ہوئے امیر نے [illegible] سب خفا ہوئے اور امر کو باندھ کے دار اب کلبر کے حوالہ کر دیا
اور کہا جو حکم [illegible] ہوا اب اب کو [illegible] قلعہ سراندیپ تک [illegible] امر نے کہا میں
پیاسا ہوں دار اب نے کہا تو [illegible] امر نے کہا ایک [illegible] امر کو لندہور میں
تلی [illegible] دار اب نے ایک [illegible] تالاب پر لایا امر نے دوسرا ہاتھ [illegible] کہول لیا
دار اب لگا پانی پینے امر نے [illegible] بیہوش کیا اور اپنی صورت اوسکو بنایا
اور شکل اب بنکے اور زبان میں اوسکی [illegible] اب دوا لگا دی [illegible] امر قید کر کے لندہور پاس لایا
اور نذر کیا اور کہا کہ [illegible] امیر نے اسکو قید کر کے بہیجا [illegible] اسکو ہوش میں لاؤ
جب اسکو ہوش آیا حیران ہوا لندہور سے اشارہ کہیں لگا امر نے کہا کہ یہ اسکی مکاری
ہے لندہور نے حکم قتل کا دیا جبکہ جلاد آیا دار اب نے امر کے ہاتھ باندھے امر اوس سے
روپیہ قبول [illegible] اور اپنی [illegible] اصلی بنا یا لندہور یہ دیکھ کے اور غضب میں آیا
اور گناہ امر کا بخش دیا [illegible] امر حسب [illegible] عرب
کافر کو تو نے [illegible] دوسرے روز لندہور لشکر بیگران لیکر آیا اور برابر لشکر امیر کے
اوترا امیر نے طبل جنگ بجوایا دونو لشکر تمام رات ہوشیار رہے صبح کو لندہور سوار ہوا
شمشیر ہندی [illegible] لندہور کا تخت [illegible] سوار عادل شیر دل فاضل شیر دل پہلوان لندہور کے

امیر پاس

دونو طرف کی لشکر کھیون پر سوار الگو لندہور فیل پر سوار تھا [illegible] الا کہ لشکر ہندی
کہا جی کا بڑا الکا ہوا اور امیر نامدار ساتھ ان کے ظفر پیکر سے میدان جنگگاہ مین آئی برابر سے
صفین باندھی گئین لندہور کو امیر نے دیکھا کہ ایک ہزار پانسے سے [illegible] لشکر زرہ کلی مین [illegible]
اور گرز سترہ سو من کا کاندہی پر رکھا ہوا نعرہ کیا کہ منم لندہور بن سعدان [illegible] شیر بیشہ [illegible]
ابو العلائی مکی کے دوسرے کو نہین طلب کرتا اب امیر نے مرکب بڑھایا اور [illegible] اشرفیان امیر
امیر کو نچھاور کین امیر نے دعا دی امیر [illegible] مرکب طرف لندہور کے جولان کیا لندہور نے جمال جہان آرا
امیر کا دیکھ کے حیران ہوا بیت رو [illegible] ہو آفتاب [illegible]
تابی جبکہ لندہور نے جمال امیر کا دیکھا سو جان سے فریفتہ ہوا پوچھا کہ نام تمہارا کیا ہے امیر نے کہا سردار ان
سردار ابو العلائی مکی مجھکو کہتے ہین لندہور نے کہا او بت کو سجدہ کرو امیر نے کہا اگر تو مسلمان ہو تو
مین تجھکو برادر اپنا گردانون نہین تو کار تیرا تنگ کرونگا کہ نوبت [illegible] لندہور سے [illegible]
نیزہ امیر نے [illegible] لندہور نے کہا [illegible]
مارا امیر نے [illegible] امیر کے [illegible] ہوگیا اور [illegible] امیر نے [illegible]
[illegible] لندہور [illegible] تمام دن لڑائی ہوئی جبکہ شام ہوئی لندہور نے کہا اب وقت [illegible]
[illegible] بعد [illegible] لندہور کو [illegible] قبول کیا [illegible] سات شبانہ روز
جنگ کشتی رہی بعد لندہور نے [illegible] امیر [illegible] خیمہ مین [illegible]
لندہور سے پوچھا [illegible] آپ کیون [illegible] لندہور نے کہا [illegible]
[illegible] کیون کہ وہ اطاعت میری قبول کرے اس سے کوئی بات بہتر نہین تمام ہندوستان
[illegible] امیر [illegible] اور [illegible]
[illegible] اس بیہودہ گوئی [illegible] اگر مسلمان ہو تو بہتر
والا نہ تلوار سے تجھکو قتل کرونگا [illegible] لندہور [illegible] طبل
جنگ [illegible] صبح کو دونون لشکر میدان مین آئی لندہور نے فیل [illegible] امیر نے [illegible] مقابلہ کیا
لندہور نے کہا ای امیر [illegible] اطاعت کرو [illegible] تیر نکال [illegible] امیر نے کہا اس

لاف و گزاف

لاف و گزاف کو چہوڑ لندہور نے گرز مارا امیر نے [illegible] اور [illegible] امیر کا [illegible]
[illegible] ہوگیا امیر کو غش آگیا لندہور نے کہا [illegible] ایک [illegible]
کام تمام کیا امیر [illegible] آیا [illegible] امیر کو ہوش آیا مرکب کو [illegible] دیکھا
امیر نے مرکب [illegible] اور آپ پیدل لندہور کی طرف چلی لندہور نے فیل [illegible]
کہا کہ اسکو پکڑ لے فیل نے خرطوم گردن پر امیر کے رکھی امیر نے خرطوم کو پکڑ کے ایک [illegible] مارا اس فیل کا
زمین سے لگ گیا اور ایک [illegible] لندہور غضب مین آکے فیل پر سے کودا اور برابر امیر کے آیا
[illegible] جبکہ شام ہوئی لندہور [illegible] طرف چلا گیا امیر اپنی بارگاہ مین آئی اور [illegible]
[illegible] لندہور [illegible] بات [illegible] امیر نے کہا [illegible] زبردست [illegible]
اگر [illegible] مقابلہ کرون امیر نے کہا [illegible] لندہور سے پوچھا کہ امیر کو
کس طرح پایا لندہور نے کہا بہادر [illegible] ہے [illegible] لیکن
اقبال [illegible] ایک نجومی [illegible] پوچھا کہ
لندہور [illegible] امیر [illegible] نجومی نے [illegible] لندہور امیر سے زیر ہوگا یہ
[illegible] سنکر [illegible] امیر [illegible] قبول کر کے لشکر
امیر کی طرف چلا [illegible] لشکر امیر مین [illegible] چار طرف [illegible] مین ایک [illegible]
[illegible] رات کم رہی [illegible] بارگاہ امیر [illegible] بارگاہ کو [illegible] امیر کو بیہوش کیا
[illegible] باندھ [illegible] آیا [illegible] اور [illegible]
کر امیر کو [illegible] صبح کو لشکر امیر مین شور برپا ہوا کہ امیر کو کوئی لے گیا امر اور ابو سعید مکی اور ابو طاہر
ابو شہاب مکی اور [illegible] ساتھ لیکے لندہور پاس آیا لندہور نے امیر سے کہا [illegible] عالم
[illegible] امیر کو [illegible] لندہور نے قسم [illegible]
کہا [illegible] لندہور نے [illegible] قسم کہا [illegible] نہین [illegible]
لندہور نے امیر کو [illegible] اور [illegible] کیا امیر نے [illegible] لشکر کی طرف بھیجا اور
[illegible] لندہور [illegible] خوب [illegible] لندہور نے خوش ہوکے جام شراب دیا

امیر ایک

امیر نے کہا اگر حکم ہو تو ابھی جاؤں ساقی گری سے گردن لندھور کی کہ ایک مغالطہ غرض لندھور کو بیہوش کیا اور تمام مال لوٹ
لیا اور لندھور کو اپنی بارگاہ میں لا کر بہال وال عادی اور سرداروں سے کہا کہ میں لندھور کو لایا ہوں تم خاطر جمع رکھو
سردار سپاہ یہ سنکر خوش ہوئے دوسرے روز شہپال کو خبر ہوئی کہ لندھور آیا اور طبل جنگ بجا عادل غیرہ لڑنے لگے
ہمو ایسا بہرام نے مقابلہ کیا عادل نے بہرام کو زخمی کیا غرض چند سردار امیر کے زخمی ہوئے ناگاہ گرد پیدا ہوئی اور گرد میں سے
ایک سوار پیدا ہوا آتے ہی ہزار سواروں نے تمام عرب کو بچا لیا ہونٹ اپنا ہونٹ ... سر ... مستعد ہوئی تلوار
تاب نیزہ اسکے میں عادل سے آکے مقابلہ کیا بعد چند تلوار عادل کو زخمی کیا لشکر ہند کو شکست دی
پاس امیر کے آیا امیر نے نام پوچھا کہا عرب ست ... کہتے ہیں امیر بارگاہ میں عرب حارث کو لایا اور
نہ بیٹی کہا تھا کہ ایک لبیر زمین سر عرب میں خروج کریگا کہ نام اوسکا حارث ہوگا سب نے حارث
کی عزت کی **بیت** بیا ای سخن گوی بیدار مغز بگو داستان ز بیدار نغز ... حارث
نے عادل کو شکست دی گم ہوئے سے لندھور کے سب ہندی پریشان ہوئے شہپال نے تمام ہندیوں
ہندیکو لکھا کہ سر امیر کا کاٹ کے میرے پاس بھیجو غرض شہاب نامی ایک جلاد چند روز کے بعد ...
قفس میں آیا نامہ بیچ پہونچے احوال سے اطلاع پاکر کہا کل امیر کو قتل کرونگا جب کہ پہونچا کہا کہ
سویا حضرت ابراہیم نے خواب میں مسلمان کیا تھی قید خانہ میں آیا امیر کو خبر کیا اور کہا یا امیر مجھکو بشارت
ہوئی میں مسلمان ہوا ہوں امیر خوش ہوئے قید کو پارہ کیا تھا ہوں پیدا یکبیک حیران ہوا امیر کو تمام
ہو شناک نغمہ جس ... تخت پر بیٹھا یا امیر نے کشتیاں طلب کیں اور کہا میں اب سر اندیپ کو جاونگا
غرض سات روز کے بعد طوفان آیا اور ایک نہنگ پیدا ہوا کشتی امیر کو توڑ ڈالا امیر ایک تختہ پر بیٹھے
اور جتنے ہندی لوگ کشتی پر تھے او طرف چلے گئے امیر تیسرے دن ایک جزیرہ میں پہونچے دیکھا کہ تمام ریگستان
ہے ایک درخت کے نیچے فکر میں بیٹھ کر انکھ لگ گئی حضرت ابراہیم خواب میں آئے اور کہا ای فرزند بر ابراہیم
درہ کے ایک غار ہے اور اس میں ایک چشمہ ہے جاکر غسل کرنا اور دو رکعت نماز بجا لانا کہ سیاہ رنگ پلنگ
چالاک مثل برق و باد سی سبقت لیجاوے سو گی مرکب ہوں شہاب ... فیروز ... رنگ کو نیچے
بجستن چو برق و برفتن چو باد چنانکہ ... بہ باد زاد غرض مرکب پیدا ہوا امیر سوار ہوکر غار سے باہر آئے
اور چلے ایک سبزہ زار میں گنبد طلسم ملا کہ شیر ... حوالی قصبہ خان اوسکو ... صلاح ہوا نگار

امیر نے ایسا اوکو جا ... بولی حضرت خضر ... راہ سے لگ گئے رات میں چلے گئے دوسرے دن امیر نے
دامن کوہ میں دو لشکر دیکھے آپس میں جنگ میں ہند میں ہوئی ایک لشکر گروہ شاہ کا تھا اور دوسرا
زنگی کا کہ زنگی لشکر سے ایک زنگی نکلا کہ نام اوسکا فولاد زنگی ہے اس لشکر گروہ سے ایک جوان
سبز رنگ مقابلہ کو اوسکے آیا امیر کو طرز اوس جوان کا بہت خوش ہوا غرض جوان نے جنگ مردانہ کی آخر
زنگی نے زخمی کیا سبز پوش جوان کو چاہا کہ سر کاٹ ڈالوں امیر نے نعرہ کیا اور کہا بہ شیر ای سیاہ رو اس جوان
کو نہ قتل کر زنگی نے جواب دیا اور سر کاٹ ڈالا امیر کو رنج ہوا امیر زنگی پر آئے زنگی نے کہا تو کون
ہے امیر نے کہا میں ملک الموت ہوں کہ خدا نے بعد اس جوان کا بچا ... زنگی نے کہا تو خاطر جمع رکھ
ہی امیر نے کہا ای زنگی نے کہا تجھکو بیچ برابر اسکے قتل کرتا ہوں تو خاطر جمع رکھ یہ کہہ کے نیزہ
مارا امیر نے خالی دیا اور چھین لیا اور کہا سر سے ہات پر او ٹھا کے زمین پر مارا اور سینہ پر سوار ہو
اور کہا مسلمان ہو زنگی نے منہ پر تھوک دیا امیر نے غصہ میں آکر سر اوسکا بدن سے کھینچ لیا
لشکر اوسکا اور ... امیر سے تلوار چلنے لگی اور سپاہ فتح پائی اور سب بارہ ہزار ہندیاں آیا زنگیوں کو قتل
کیا بختیار شاہ ... نے اکر ... کیا امیر کو امیر نے اوس جوان کا حال پوچھا کہا وہ میرا بیٹا تھا
اور یہ لشکر دارا ب ... کا تھا امیر شکست دی اور نجومیوں نے مجکو خبر دی تھی کہ سمت مغرب
سے ایک صاحبقران پیدا ہوگا اور زنگی ... کو سر کریگا امیر نے کہا وہ صاحبقران میں ہی ہوں
تمام حال اپنی گرفتاری کا بیان کیا بختیار شاہ صدق دل سے مسلمان ہوا اور امیر قلعہ میں لا کے
دعوت کی جب کہ فارغ ہوا بختیار شاہ رونے لگا امیر نے سبب پوچھا اوس نے کہا یا امیر میرا ایک بیٹا
ایک اور ہے کہ نام اوسکا خسرو شاہ ہے پاس اس حوالی میں ایک ... ایک طلسم ہے اور اس میں ایک
دشت ہے کہ نام دشت ... کا دشت ہے اور وہاں بھی اور بہت سے آدمی جا کر تے ہیں جیسے کانہیں
اوکی آواز گئے دل بہکل جاتا ہی اور وہ جاتا ہی ... میرا بیٹا بھی لشکر کو گیا تھا اور ... غائب ہو گیا
امیر نے کہا تو خاطر جمع رکھ کرم خدا سے میں طلسم کو توڑونگا اور جتنے ... امیر نے کہا اور اوسی
دشت میں آئے اور ایک ... پر ... کیا ناگاہ ... امیر ... دشت ... کہ ... نالہ کر تے ہیں
بس امیر نے لشکر کو وہاں چھوڑا اور آپ دشت میں آئے ایک دن اور رات وہاں رہا لیکن صبح کو

امیر نے دیکھا کہ بہت سے گوسفند ہین اور اونمین ایک جوان تاج رکہا اونکو چرا رہا ہی اوسنے امیر سے کہا
تم کون ہو اور کیون اس دشت مین آئے ہو امیر نے کہا واسطے خسرو شاہ کے آیا ہون اوسنے کہا نام
انکا کیا ہے کہا امیر عرب اوسنے کہا بیٹا بختیار شاہ کا مین ہی ہون اس طلسم مین آکے مبتلا ہو گیا ہون
اور ایک جادوگرنی اس طلسم کی بانی ہے عاشق ہے کہ نام اوسکا ہمکال جادو ہے اور یہ گوسفند سب آدمی ہین
غرض امیر نے نماز پڑھ کے دعا کی حضرت خضر کی آئے اسم اعظم بتایا پس گوسفند و نیز مردم کہا سب
بصورت اصلی ہو گئے امیر نے خسرو سے کہا کہ جادوگرنی کو بتا خسرو بولا اگر مین انکو ہمراہ اپنی
لیجاؤن وہ ہمکو اور تمکو قتل کر ڈالیگی امیر نے کہا کیا مجال آخر امیر ہمراہ خسرو جادوگرنی کے مکان پر آئی
جادوگرنی نے جو خسرو کو اور گوسفندون کو نکلے آتے دیکھا حیران ہوئی اور کہا تمکو کسنے خلاص کیا خسرو نے
امیر کو بتایا ہمکال جادو غصہ مین آئے اور ایک تختہ سنگ امیر پر مارا امیر نے روکا اور ایک تلوار
کمر پر ماری کہ دو ٹکڑا ہوا دوسری جادوگرنی نے شیر بنکر امیر پر حملہ کیا امیر نے اسم اعظم دم کیا وہ بصورت
عقاب بنکر غائب ہو گئی امیر حیران ہوئے کہ یہ کیا ہوا اوسکے پیچھے چلے ایکدن اور رات چلے گئے اور سرگردان
رہے دوسرے دن ایک باغ ملا اوسمین سے ایک آواز نالہ کی آئی کہ دل حیران جادوگر کو کوئی خونریز ہوا ہے
کوئی ایسا ہو کہ مجکو نجات دے اس بلا سے امیر نے چار طرف دیکھا کسیکو نپایا [illegible] نکالا کہ ایک
جادوگر پیدا ہوا اور امیر پر حملہ کیا امیر نے تلوار سے اوسکو دو ٹکڑے کیا [illegible] ایک اسم [illegible] امیر کو
پکڑ لیا اور مہیار جادو پاس لایا مہیار نے کہا اسکو ہوشیار کرو جبکہ آنکھ امیر کی کہلی مہیار کو دیکھا مہیار
جادو نے دیکھا اور پوچھا کہ تم کیون آئے ہو امیر نے کہا واسطے [illegible] اپنے خسرو کے آیا ہون طلسمات جادو
ردیا اور کہا اسنے دیو ہمکال کو قتل کیا ہے مہیار نے قرعہ دیکھا اور کہا یا امیر ایک طلسم [illegible]
ایک ہزار طلسم اور بہی اگر ایک ایک مہینہ مین توڑو گے ہزار مہینے چاہئے [illegible] ایک
تمہاری اولاد مین ہوگا وہ ان طلسم کو توڑیگا امیر نے کہا ایک شرط سے مین قبول کرتا ہون کہ ان
بانسی کو معہ خسرو شاہ میرے حوالے کرو مہیار نے قبول کیا سکو ہمراہ لیکر دشت آہوان سے چلے
چند روز مین شہر بختیار شاہ مین آئے دیکھا کہ تمام شہر ویران و ویران ہے ایک امیر ہندی [illegible] ایک
گوشہ مین جان بچا کے چھپ رہا تہا انہون نے آکے امیر سے کہا کہ خوشی آئی دیو ہمکال نے اوس

زنگی کو قتل کیا ہے اب خبردار اب ہندی کہ جو ملک سراندیپ اور سپہ سالار کو ابہی اسی ہزار
سے بہیجا اوسنے اس شہر کو ویران کیا اور بختیار شاہ کو پکڑ کر لیگیا ہے اور اوسکے سردار بہی
سب گرفتار ہین امیر نے کہا مین جاتا ہون انہون نے عرض کی کہ دار اب لشکر بہیجا ہوا کالی ہی اور
ہمارے اوسکا نشواط ہندی ایک ہزار ایک سو کا میل باندہتا ہے اور دیو عامل جادو ساٹھ سو
من کا گرز باندہتا ہے اور دار اب لشکر کم رکہتے ہین امیر نے کہا خدا امداد گار ہے پہر ایکہزار
سوار سے طرف سراندیپ کے روانہ ہوئے پہلے قلعہ دیو عامل مین آئے دیو عامل سے مقابلہ ہوا انجام
تک کشتی ہوئی اوسی زیر کیا وہ عامل [illegible] سے مسلمان ہوا بختیار شاہ اوسکی قید مین تہا بختیار شاہ
نے آکے اپنے دوست خسرو کو دیکہا خوش ہوا امیر کو بہت شکر گزاری اور مہمانی کی بعد چند
روز کے امیر طرف سراندیپ کے روانہ ہوئے جاسوسون نے دار اب کو خبر دی کہ دیو عامل مسلمان ہوا اور امیر
آتا ہے دار اب لشکر لیکر آیا اور طبل جنگ بجوایا نشواط ہندی نکلا امیر کو طلب کیا اور ایکہزار ایک
سو منکا میل امیر پر مارا امیر نے رد کیا اور تلوار سے پاؤن فیل کے قلم کئے پیادہ ہو کے امیر سے کشتی
شروع کی جبکہ شام ہوئی نشواط دوسرے دن کا وعدہ کر کے اپنے لشکر کے بہر گیا اور دار اب سے آکے
کہا کہ مین امیر سے نہین بر آسکتا دار اب حیران ہوا اعبد نعمان سے کہا تو جا کے امیر کو [illegible]
نعمان آدمی [illegible] اسکو امیر کو حیرانی [illegible] دار اب نے قید شدید سے امیر کو قید کیا بعد ہوشیار کیا امیر
نے کہا تو نامرد ہے دار اب غصہ مین آیا امیر کو دار پر کھینچا امیر نے دعا کی ایک نقابدار [illegible] سے
پیدا ہوا آتش اطنے [illegible] نقابدار نے اوسکو زخمی کیا [illegible] اوسوقت دیو عامل
اور بہی [illegible] امیر کو بارگاہ مین لائے امیر نے نقابدار کا نام پوچھا اوسنے نقاب اوٹہا
امیر نے دیکھا کہ [illegible] خاقان [illegible] خوش ہوئے احوال اپنی [illegible] پوچھا عرض
کیا کہ [illegible] شیر دل [illegible] زخمی کیا [illegible] حضرت خضر [illegible] میرے
[illegible] عرض کی کہ مین آرزو ملاقات حمزہ کے رکہتا ہون حضرت نے فرمایا [illegible] طرف تو جا
امیر سے ملاقات ہو گی جبکہ مین چلا قلعہ اسنام مین آیا [illegible] پہنچا
دیکہا کہ [illegible] لوگ کہتے ہین کہ [illegible] فقیر کو

امیر کو

تعمیم کیا وہ کہان ملک مغرب کے تہے کہ نام اوسکا صفو ہوشنگ شاہ اوسنے جنگ اوسکے سے مقابلہ کیا مین اوسکو
زیر کیا وہ مجہ سے ایمان لایا مین بالی گیا وہ معہ اوسکے مسلمان ہوا اور اونہی دختر سی میرا عقد کیا وہ اوسنے مین اسکی
پاس آیا ہون باقی قصہ داستان فردا اب کا حال امیر سے کہ داستان خبر امیر کے چلا راہ مین ایک درخت
کی نیچی سو رہا نعمان ہزارہ جو بالا دو کہو نکلا شتابہ امیر کو بیہوش کیا اور عبد العزیز پاس لایا عبد العزیز نے چاہا
کہ امیر کو قتل کرے امیر کا یار الحان داؤد جو عبد العزیز نے حکم کیا کہ اسکو قید کرو نعمان کا ایک شاگرد تہا
امیر کے گلا نے پر فریفتہ ہوا تہا اوسنے امیر کو چہڑایا اور امیر پاس لایا مسلمان ہوا سارا امیر کا بیان کیا
دوسرے دن امیر نے نعمان ہزارہ کو چہڑایا اور اونہی صورت بنا کے عبد العزیز کے پاس پہنچ گیا داراب نے طبل
جنگ بجوایا قمبر زنگی سید الامین آیا امیر نے اوسکو قتل کیا داراب نے حکم مغلوبہ کا دیا امیر نے اوسی
مغلوبہ مین اپنی تئین داراب تک پہونچایا اور بہت تلاش تمام اوسکو کمر سے اوٹہا لیا کمر بند اوسکا
ٹوٹا ہندیوں نے ہجوم کیا داراب کولی گہر لشکر سب بہاگا امیر نے خزانہ اور اسباب سب انکا
لیا اور اپنی بارگاہ مین آکر مخبر امیر سے ہو کہا داراب کسطرف بہاگا امیر نے کہا طرف سرپاو ہند کے
گیا ہے امیر نے کہا چاہتا ہون بہرام کو بہیجوں لیکن فکر یہ ہے کہ لشکر بہت کم ہے بہرام نے کہا
اگر حکم ہو تو مین جاؤں امیر نے کہا مین ڈرتا ہون کہ لشکر ہند بہت ہوگا ایسا نہو گرفتار ہو جاؤ
غرض امیر اب متوجہ سرپاو ہند کے ہوے بہاگنا داراب کا طرف جزیرہ ہیمونی بہار کے
اور داراب جو بہاگا جزیرہ ہیمونی بہار کے آیا منظر شاہ آگے داراب کولی گیا اور بہت سی خاطر جمع کے
اور کہا تم اپنی گہر جاؤ مین اگر کام تمام امیر کا نکروں تو مرد نہین نامرد ہوں داراب نے کہا کیا کرو گے
اوسنے کہا جب فرصت کہ ہمزہ یہان آویگا اوسکو باغ گلشن جو میرا ہے اوسمین اوتارونگا باغ کے چار طرف
چار گہر مین ہزار ہزار آدمی اونمین پوشیدہ بٹہا کے کام امیر کا اسطرح تمام کرونگا داراب سنکے خوش ہوا
افواج اوسکے اور اپنی ملک مین چلا آیا چند روز کے بعد لشکر امیر کا برابر شہر منظر کے پہونچا ...
نے امیر سے کہا اس جزیرہ مین ایک بادشاہ ہے کہ نام اوسکا منظر شاہ ہے نہایت حرامزادہ ہے اور
مکار ہے امیر نے کہا جو منظور خدا ہے ہو گا اور جاسوسون نے خبر منظر شاہ کو کی منظر شاہ خدمت
امیر مین اپنی ... امیر کو ... منظر شاہ ...

ہزیمت امیر کے کیا اور امیر کو اونہی شہر مین لایا ہمایی کی سب مسلمان ہوا اور امیر کو دیا امیر فوق
مکہ بہر نکاح مین رو نہ لگی دوسرے دن منظر شاہ حیوا امیر پاس آیا مجمر اکیا امیر نے ایک طبیعت
میری بہت پریشان ہے کوئی ایسی جگہ ہو کہ ایک ساعت وہان آرام کروں منظر شاہ نے
عرض کی کہ یہا اس حوالی مین ایک باغ ہی کہ ہوشنگ بادشاہ نی بنایا تہا نام اوسکا گلشن
آباد ہی لایق آپکی ہے کہ امیر اور بہرام منظر شاہ کے ہمراہ چلی گئی تو منظر شاہ پیچہی امیر اوسی بہرام جگہ
قریب باغ کی آئے ایک جوان خوبصورت نی آکے امیر کو سلام کیا اور ایک رقعہ دیا امیر نے
جو پڑہا لکہا تہا کہ میرا نام سلسلہ شاہ منظر شاہ کا بیٹا ہون باپ نے میری ارادہ آپکی قتل کا کیا ہے
باغ مین ہرگز نہ جائی گا ان سنکی منظر شاہ کو امیر نے پکڑ لیا اور اوسی باغ مین اوسکو قتل کیا اور بادشاہی
اوس جزیرہ کی سلسلہ شاہ کو دی دوسرے دن کوچ کر کے طرف سرپاو ہند کے روانہ ہوئے
اور داراب شکست خوردہ عبد العزیز پاس آئے عبد العزیز اپنی قلعہ مین لایا ہمایی کی
اوسی وقت خبر آئی کہ امیر بہ جمعیت تمام آئے ہین عبد العزیز نے تیاری جنگ کی
اور اجلال سبز پوش اور جلال سرکش دونو سپہ سالار کو جمعیت سے قلعہ سے باہر نکالا کہ اس عرصہ مین
ملک جموتی شاہ جمعیت بیحد لشکر عظیم سی آیا دو ہزار فیل جنگی ہمراہ تہی لشکر عبد العزیز مین
مل گیا طبل جنگ بجوایا امیر نے بہی طبل بجوایا صبح کو اجلال سبز پوش سید الامین آیا مرد میدان کو
طلب کیا ایک نقابدار سبز پوش بیس ہزار فوج سے آیا اور مقابلہ اجلال کا کیا بعد چند رد و بدل کی
اجلال کو جو زنگ ہوائی کیا اور نقابدار چلا گیا دوسرے دن دونو لشکر سید الامین پر آئے الماس
زنگی سے اور امیر سے مقابلہ ہوا امیر نے الماس کو بانہ اور عیار کے حوالہ کیا غیور زنگی اور غفور زنگی
امیر کے ہاتہ سے مارے گئے طبل بازگشت بجا دونو لشکر سید الامین مقابل ہوئے ہیچے کہ نقابدار
پر سید ہوا اور لشکر امیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کوئی میری مقابلہ کو آئے الماس زنگی امیر سے
اجازت لیکے آیا نام سنکے نقابدار نے الماس کو زیر کیا اور کہا جا حمزہ سے کہہ دینا
کہ اب تم اپنی فکر کرو غرض دوسرے دن نقابدار سے اور امیر سے نیزہ بازی ہوئی چند طعنوں
میں امیر نے نیزہ اوسکا ہاتہ سے کیا جو بازنہین رکہے نقابدار کا مارا گیا امیر سے کشتی ہوئی

شام کو امیر نے [illegible] کیا اور چاہا کہ زمین پر ماریں جانا کہ مسلمان ہوں [illegible] بارگاہ میں آئے
صبح کو نقارہ بر خدمت امیر میں آیا [illegible] حارث [illegible] امیر نے سارا احوال حارث کا [illegible]
بیان کیا امیر بہت خوش ہوئے [illegible] عبد العزیز [illegible] القصہ جمہور شاہ کا سپہ سالار تھا کہ نام
اوسکا [illegible] جمہور [illegible] طبل جنگ [illegible] حارث
نے اوسکا مقابلہ کیا حارث [illegible]
شام کو دونوں لشکر [illegible]
ابو سعید ابو شہاب نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

سوار [illegible] عبد العزیز [illegible] نکل گئے [illegible] بعد [illegible] امیر
سیاہ [illegible] جنگ [illegible] فوج [illegible] شہپال [illegible] فکرمند ہوا لندھور نے
[illegible] لندھور [illegible] بارگاہ امیر میں آیا امیر نے [illegible] بارگاہ کو خوب آراستہ کیا
[illegible] لندھور بارگاہ میں آیا امیر [illegible]
لندھور [illegible]
[illegible] شہپال [illegible] لندھور [illegible]
[illegible]

بھیجی چادر نے سب بچہ دو ... ایک نقطہ ... نامہ اور ... [illegible] ... حال ہوا

امیر نے وہ نامہ ... [illegible]

پس امیر نے ایک نامہ ... [illegible]

دیکھئے اس نامے کے ... [illegible]

ہوں کہ ... [illegible]

آیا ... [illegible]

[illegible]

یمن

بازوئین

[illegible]

میں رہتا دفعہ کرتا ہوں اگر امیر ہمراہ ہو تو مجکو تلف کرتا نوشیروان نے یہ سنکے ضبط کیا اور اوس روز
نوشیروان اکا نفقت یہ بیٹا سیہ انکو مگر ایسا کہ کہتے زعفران عطر میں ملاکے سر پر اولاد میں مرزبانکا کی دوم
بارگاہ میں مبارک یہ بارکے دیہیم مہور رنگ اولاد میں مرزبان کہت ہے جنکو سرفراز کیا اور ملکہ مہرنگار کو
تگبر دیا ارکان اوسنے یہ سنکے قدر مند ہوئی اور دیہ جا بیہ دیر جسکا ملکہ کی ملکہ کیا اور دی اسمیں نیا رات
دیہ رنگ بابر بزار رضی نہ تھا یہ کہ تک فریب سے خبر جسکا رات ہوئی نوشیروان کے دل میں آیا ہر لکھا
جو لکیا اور کہا بات یہ ہے کیا کہ جس سے نوشیروان نے اوسمیں کہا رو کہ لکہ لکھا اوسکے پر کو بزرجمہر
اور اولاد میں مرزبانکو جا اوسی دربار خلاف کیا اور کہا یہ تر قوم کا ہم مذہب ہوا درجہ مسلمان نہوا
امیر کے میں اقرار کیا تھا کہ یہ کب جہہ میں امیر وہ ہوا اگر امیر زندہ آیا جیتے میں وہ وقت لیکا تھا قبول
نوشیروان نے یہ بات قبول کی جلکو نوشیروان نے تمکنت ملکہ کا حد کیا لکہ کہ کیا بیت جہاں اور اولاد میں
کتاب یہ محکو رخصت کیجئے اور ملکہ کو مرزبان وہ مرشد کو دو نہ میں جمع ملکہ کہ یہ وہ لگا کسو عرض دو دو
جان ایک اگر نہیں اور اوس جلدی مرشد میں پر نوشیروان نے کہا ملکہ کو تو پہنچے وہ کہ قوم کی جلد رات
ہوئی نوشیروان مملکت میں آیا مہر لکھا کیا اکبر فرہنگ وہ مجھے انکو جا عرض جلد بات اولاد میں مرزبانکی
قبول کہ اوسی روز نوشیروان نے ملکہ کو رخصت کیا
اب احوال امیر کا سنو کہ جب امیر سرانديب کے مدائن کے قریب پہونچے امیر کو اوس جگہ کے جانیکی صورت
مدائن کا شہر میں آیا خبر ہوا کہ لگا سکے عرب میں پہنچے اور اولاد میں مرزبانکا جلد اوکا رہو کے لشکر مرزبان میں ہوتی اور
ضبط ملکہ کو تلاش کیا

نزدیک کو فکر کرکے کہ جلا ملکہ پاس جلد وہ نے اس مکار میں بہانہ کر شعبان خدمتگار ملکہ کا شہر ہے طلائی لائی جاتا
تہا امیر انکو عجب صورت آزر کی جگہ کن دریا کے بیچ میں شعبان شہر آیا دیکہا کہ ایک شخص شکستہ حال بڑا
ہی شعبان نے پوچھا تمکو کون ہو امیر نے کہا میں سوداگر ہوں قافلہ میرا دزدوں نے لوٹ لیا میری تقویمی
مار کر میں بیمار ہو گیا ایک کاہن نے مجہکو کہا کہ جب تو آفتابہ طلائی سے نہائیگا یہ مرض
دور ہو جائیگا الغرض صاحب میں مرد مفلس ہوں کہاں ایسے طلائی شعبانکو یہ جنگی رحم آیا آفتابہ امیر کو دیا اور کہا
غسل کرلے تجکو جو کا اگر میں کام کرتا آیا ہوں سب کہ کے امیر طرف منہ کرکے بیٹھا امیر غسلیم اور وہ کے
غائب ہو گیا اور آفتابہ کو زمین کے نیچے گاڑ دیا اور آپ انکو بڑہ کے ایک گاہن کی صورت بنکے تمیز کرکے نکلے
کہ جب جلدی شعبان نے پیچہے دیکہا کہ نہ تجکو پایا حیران ہوکے ہونٹ لگا اور انکو جلد ورشکار میں ایک
کاہن کو بیٹھا دیکہا امر نے پوچھا تو کیوں روتا ہے شعبان نے کہا ایک جوہر گم کیا آفتابہ طلائی
نہ لیکے بھاگ گیا امر نے جھوٹ موٹ فال دیکہی کہا اوس درخت کے نیچے گڑا ہوا ہے شعبان
نے جاکے اوس درخت کو کہودا آفتابہ پا خوش ہوا اور امر کے خدمت ملکہ میں آیا ملکہ نے کہا دیر میں
کیوں آیا شعبان نے سب حال بیان کیا ملکہ نے کہا جاکے اوس کاہن کو لے آ شعبان امر پاس آیا
اور کہا ای کاہن تجکو ملکہ مہرنگار نے بلایا ہے امر ہمراہ اوسکے دروازہ خیمہ پر آیا ملکہ دروازے پر آئے
امر کو کہا ای کاہن بیٹھ جا جبکہ امر بیٹھا ملکہ نے کہا فال دیکہ امر نے کہا ای ملکہ تو واسطے ایک جوان کے
بہت پریشان رہتی ہے اور چاہتی ہے اوس سے ملاقات کروں اور وہ جوان بہی تجکو چاہتا ہے
پریشان ہے اور عاشق تیرا ہے ملکہ نے کہا تیرا کیا نام ہے امر نے کہا میرا نام ہوک ہوت ہے
پنڈت ہوں ملکہ گہبراکے پہر سنکے میں آؤں تو جانا کہ وہ عاشق تیرا زندہ ہی ہے یا نہیں
اور بہت سا مال ملکہ سے لیکر امر چند روز میں امیر پاس آیا عادی امیر امر کو دیکہکے بہت
خوش ہوئے القصہ امر نے عادی کو اور لندہور کو ہمراہ لیا صورت بدل کے گرد فتنے ڈہونڈ کے ڈالی
اور امیر اور لندہور کے شکل نقوشکی بنا کے ان کو مہرنگار میں آیا اور ڈہول بجایا ملکہ نے اولاد میں مرزبانکا
کو بہی تماشا دیکہنے کے واسطے بلایا عادی نے ایسا ڈہول اولاد میں مرزبانکی مار اسپر کہ مغز
اوسکا بہہ نکلے اور اصل جہنم ہوا اور اوسکے لوگوں نے جنگ مغلوب ہوئے امیر آئی کفار بہاگے

بہمراہ عیاروں کے

بانی

عادی

امیر بزنگار پاس آئی ملکہ نے امیر کو نہ پہچانا اور کہا یہ کون نامرد ہے جو اندر چلا آیا تب امیر نے کہا اری
ملکہ نے کہا تعجب ہے کہ رنگ امیر کا بدل گیا امیر پہ سکی خفا ہوئی ملکہ پاس سے آئی اور بیٹھ گئے اور امیر نے کہا
اس دختر آتش پرست کو نکالدی ابھی اپنے شہر کو جاوی امیر نے اگر ملکہ کو رخصت کیا اور کہا اب
بہتر یہی ہے کہ تم اپنے گھر چلی جاؤ غرض ملکہ بہت خفا ہوئی رو رو کے مدائن میں آئی سارا ماجرا اپنی ماں سے بیان کیا
اور وہاں امیر نے امر سے کہا کہ رنگ میرا کس طرح مبدل ہوا ہے کہا اگر نوش دارو ملی تو رنگ اچھا ہو جاتا
امیر نے کہا یہ نوش دارو کہاں ہے امر نے کہا خزانہ نوشیرواں میں ہے غرض امیر نے کوئی لاکھ روپیہ کا رقعہ
لکھوا کے امر مدائن کو روانہ ہوا راہ میں بیابان نامی باغبان جب اسکو نوشیرواں کی اوپر جاتا تھا امر
اوس سے انگور لیا باغبان ایک گاؤں میں آگیا امر اسی صورت کا فی والیکی بنا کر آیا اور باغبان کو [illegible] کہا اور
خوب بانسری بجائی باغبان نے سن کر سب سیب اکو دی امر نے [illegible] کے بیہوش کیا اور اوسکی صورت
آپ بنا اور اوسکو اندھی کوٹھری میں ڈال کے مدائن میں امر آیا اور [illegible] بزرجمہر نوشیرواں کی [illegible]
کہا کہ اپنا بازار میں [illegible] کیا لانے ہو امر نے کہا سیب واسطے شاہ کے لایا ہوں [illegible] نوشیرواں کی [illegible] نظر
کی نوشیرواں نے کہا بازار مرگیا [illegible] خبر ہی کہ میں [illegible] امر نے کہا اے شاہ ایک [illegible] لیے
اوسکو حساب نے کہا تاہی رنگ اوسکا تبدیل ہوگیا ہی اگر نوش دارو عنایت ہو تو وہ اچھا ہو نوشیرواں نے
حکم کیا بزرجمہر کو کہ چار مثقال نوش دارو اسکو دو خواجہ بزرجمہر کو بھی ساتھ بزرجمہر کے خزانہ میں بھیجا بزرجمہر نے
اسکو چار مثقال نوشدارو تو امر کو دی اور بزرجمہر نے چاہا [illegible] کہا اگر اب بھی نوشدارو
لیو میں تو [illegible] غرض کوئی [illegible] بزرجمہر کے خواجہ نے [illegible] بزرجمہر نے نوشدارو لی اور جیب میں خواجہ نے
اپنی رکھ لی یہ حال بختک نے [illegible] دیکھ رہا تھا اور امر نے بختک کی جیب [illegible] جلدی سے امر
نوشدارو خواجہ کی جیب سے نکال لی اور بختک کی جیب میں ڈال دی [illegible] خواجہ اور بزرجمہر بارگاہ
نوشیرواں میں آئی بختک نے شاہ سے کہا کہ آج خواجہ نے نوشدارو کچھ چرائی ہے اور جیب میں [illegible]
خواجہ کا یہ سنکے رنگ زرد ہوگیا امر نے نوشیرواں سے کہا اے شاہ یہ جھوٹا ہے بلکہ اسی اور بزرجمہر نے نوشدارو
چرائی ہے اور بختک کی جیب میں ہے نوشیرواں نے جو دیکھا تو فی الحقیقت بختک کے پاس سے نوشدارو
نکلا شاہ نے بہت بختک کو اور بزرجمہر کو ذلیل کیا اور وہ بھی نوشدارو بازار میں بکی جو اسکی خواہ بت

خوش ہوئی

خوش ہوئی اور بختک حرامزادہ شرمندہ ہوا اور امر امیر پاس چلا **باقی داستان [illegible]**
اچھا کرنا امیر کا خواب میں حضرت ابراہیم کا اور وہاں امیر فکرمند تھی کہ خواب میں حضرت ابراہیم آئی اور
انگور نوش کر کے ہاتھ اپنا بدن پر امیر کے پھیرا حسن امیر کا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا صبح کو امیر
بارگاہ میں آکر بیٹھے سردار امیر کو دیکھ کے سب حیران ہوئی اسیوقت امر بھی آیا اور کہا امیر میں نوشدارو
لایا ہوں اب روپیہ عنایت کیجیے امیر نے کہا ابھی کیا کروں تو کہ جیو [illegible] کا کام آویگی امر نے بہت غل مچایا آخر
روپیہ لیا القصہ بعد چند روز کے مدائن کی طرف چلی [illegible] قریب آئی جاسوسوں نے خبر نوشیرواں کو دی کہ حمزہ
معہ لندھور اور سرداران کل ہندوستان آتی ہی نوشیرواں نے سرداروں کو واسطے استقبال کے بھیجا امیر آکر
ملازمت نوشیرواں کی کیا اور لندھور کو بھی ملازمت حاصل کروائی [illegible] لندھور کو دیکھا بہت قد و قامت
ہیکل سب تعجب ہوئے لندھور نے تعظیم نوشیرواں کی بجا لائے نوشیرواں خفا ہوا اور اوٹھ کے محل میں چلا
گیا امیر بھی اپنے نشان گاہ پر آئی تمام لشکر اور امرا اپنے اپنے مقام پر اور بارگاہ میں [illegible] نوشیرواں نے
بختک سے کہا [illegible] کیا کروں بختک نے کہا بادشاہ نامہ امیر کو لکھیے کہ [illegible]
کہ لندھور کو باندھ کے بھیجا کہ خاطر میری جمع ہو [illegible] لندھور کو میرے پاس بھیجدو باندھ کے [illegible]
[illegible] امیر کے پاس [illegible] امیر نے امر سے کہا کہ اب میں کیا کروں [illegible] اب لندھور کو باندھ کے
بھیجدو [illegible] بختک کے [illegible] امر نے لندھور کو باندھا اور عماری پر سوار کر کے
[illegible] لندھور کو لایا بختک نے کہا بہتر ہے کہ اسی وقت اسکو قتل کر
نوشیرواں نے جلاد کو بلوایا اور کہا [illegible] لندھور کو لیجا کر قتل کر اور امر نے [illegible]
کیا اور صندوق میں بند کیا اور اب بزرجمہر کی صورت بنکے بارگاہ نوشیرواں میں آکر [illegible]
جلاد نے چاہا کہ لندھور کو قتل کرے امر کرسی پر [illegible] اور کہا ای لندھور قید کو اپنی پارہ کر
[illegible] امر عیار لندھور نے امر کو دیکھ کے قید توڑ ڈالی اور لشکر نوشیرواں سے نکل کے بارگاہ امیر میں
آیا سرداروں نے امیر نے تعظیم کی اور وہاں نوشیرواں نے بزرجمہر کو یاد کیا لوگوں نے کہا بزرجمہر نہیں ہی
بختک نے کہا وہ امر تھا کہ عیاری سے لندھور کو چھڑا لی گیا آخر تلاش ہوئی بزرجمہر صندوق سے نکلا القصہ
مصلحت امر سے امیر لندھور کو خدمت نوشیرواں میں لائی اور برابر تخت کے [illegible] لندھور کو کھڑا کیا

نوشیروان نے امیر سے کہا کہ جو چاہو سو کرو تم مختار امیر اپنی بارگاہ میں آئے بختک نے نوشیروان سے کہا کہ اگر حمزہ
عرب یعنی ابو العلا کی اگر تیرے پاس رہا تو تجھکو زندہ نہ چھوڑیگا اور اگر تو نے مہرنگار کو امیر کو دیا تو تیری عزت
شاہوں میں نہ رہیگی نوشیروان نے کہا پھر میں کیا کروں بختک نے کہا ایک تدبیر ہے پیر زال میری ہے میں اسکو
قتل کرتا ہوں تو مشہور کرنا کہ مہرنگار مرگئی نوشیروان راضی ہوا بختک نے دلاوی کو اپنی مار اور نقل میں
نوشیروان کو اپنی بٹھا دیا جبکہ صبح ہوئی غل غلہ کیا کہ ملکہ مہرنگار مرگئی یہ خبر امیر نے سنی سر اور سینے اپنی
دروازے پر آیا نوشیروان بھی آیا اور گریبان چاک کیا اور تابوت کے ہمراہ ہوئے اور باہر لا کر دفن کیا امیر پیچھے
ہوئے اپنی بارگاہ میں آئے لیکن بہت پریشان تھے امر نے کہا یا امیر پریشان مت ہو یہ کام
بختک کا ہے آج رات کو میں تحقیق کرونگا بس امر آدھی رات کو اسی مکان میں آیا قبر کو کھود اقلیمہ عیاری
جلا کر دیکھا کہ ایک پیر زال ہے کہ سینہ میں اوسکے ایک دانت نہیں ہے امر نے آکے امیر کو پیر زال کو دکھلایا
امیر نے امر سے کہا تحقیق یہ مردہ ملکہ کا ہی امر نے سنا اور کہا عیب اور مہر جو اپنی ملکہ کا امیر نے جانا مکر ہی
امر نے کہو لا دیکھا پیر زال ہے امیر نے کہا الحمد یہ کیا مکر ہی کہ سات آتش پرست نے کیا ہی یا امیر یہ کام بختک کا
ہی تم نہیں جانتے بختک نے دلاوی کو اپنی قتل کیا ہے پس امیر نے امر نے اوسکا کالا کیا اور سامنے تخت نوشیر
وان کے ایک ... اوسکو اوٹھا کو باندھا اور ایک پرچہ کاغذ کا لکھکے اوسکی گردن میں باندھا اور سویرے نو
شیروان تخت پر آئے جو دیکھا پیر زال کو دیکھا کاغذ جو پڑھا لکھا تھا کہ ای آتش پرست یہ مکر جو تو نے
کیا تھا سو بہتر نہیں کیا ... امیر پھر آیا نوشیروان کو مجرا کیا اور کہا تو تو کہتا تھا کہ ملکہ مرگئی وہ تو جوان
ہی یہ داوی بختک حرامزادی کی ہی نوشیروان بہت ذلیل ہوا اور پریشان ہوا بختک کو بلا کر
پاپوش کاری کی اور بارگاہ اپنی سے نکلوا دیا اور امیر کو خلعت دیا اور کہا یہ میرا کام نہیں اس بختک
کی حرامزدگی تھی سو وہ اپنی سزا کو پہنچا اب یقین ہی کہ اسی ہفتہ میں ملکہ سے اور امیر سے
شادی کر دونگا بس امیر نے بھی سارا احوال کہہ بیان کیا جبکہ رات ہوئی نوشیروان نے بختک کو
خلوت میں بلایا اور کہا اب میں کیا کروں بختک نے کہا ایک نامہ ہفت ملک میں شاہان ہفت ملک
کو لکھ کہ میں امیر کو بھیجتا ہوں جس طرح ہو سکے امیر کو قتل کر ڈالنا نوشیروان کو یہ رای پسند آئی
بختک نے لکھا بس صبح کو امیر سے کہا کہ تم ہفت ملک جاؤ کہ وہاں کے لوگ باغی ہو گئے ہیں اور وہاں

جانا امیر کا طرف ہفت ملک کے

سے جو کچھ خزانہ لاؤ مگر میں تمہاری شادی ملکہ سے کر دوں وہ آگے گئی تب وہاں جا بجا قارن دیو بند کو بھیجا
ہمراہ کر نا قارن امیر کو قتل کر ڈالیگا نوشیروان نے قارن کو بلایا اور ایک بازو کا تعویذ کہ اوسکو دیا اور اس امیر سے راضی
کیا عوض میں مجھکو امیر نے لکھے نوشیروان انکو مجرا کیا اپنی دنگل پر لیکے بیٹھے نوشیروان نے امیر کو اپنی پاس بلایا اور
کہا کہ تم ہفت ملک سے جا کے خراج لاؤ امیر نے قبول کیا نوشیروان نے قارن کا نام امیر کو اتنی دیا کہ اسکو
بھی ہمراہ لیجاؤ یہ میرا ملازم قدیم ہے تیری گناہ تک اسکے بخش دینا امیر نے کہا تیرے گناہ بخش دینگا مگر جو پھر
گناہ کریگا قتل کر دونگا غرض نوشیروان نے بھی قبول کیا اور امیر کو رخصت کیا بختک نے کہا میں قارن کو کہا
جو کچھ تجھ سے ہو سکے قصور نکرنا دوسرے دن امیر تمام سرداروں سے طرف ہفت ملک کے روانہ ہوئے
اور چند روز میں برابر قلعہ انطاقیہ کے ہوئے خبر آدمی انکو قارن نابکار اپنے لشکر سے قلعہ میں آیا اور نامہ نوشیروان
کا ملک انور کو دیا اور کہا جس طرح ہو سکے امیر کو قتل کرنا انور شاہ نے کہا تم جانتے ہو کہ انور شاہ کیسا بہادر ہے
مگر وہ خلاف مقابلہ کے نہیں کرسکتا مگر ایک فکر کرتا ہوں قارن تو چلا آیا اور یہاں انور اور نامر نے قلعہ کو بند کیا اور
جب پہنچے انکو قارن پاس آیا اور نقب لگا کر چرا لی گئی اور اسمیں صلاح کے کہ قلعہ میں ہمارے نقب برابر ...
ہمراہ کو نوشیروان پاس لیجا کو ... امیر نے کہا خوب ... امیر کو حرامی پر سوار کیا اور نقب کی راہ سے چلے دوسرے
دن مسلمانوں کو خبر ہوئی کہ امیر کو کوئی چرا لے گیا تمام لشکر دوڑا امیر کی تلاش کی اور ملکہ کو گیا تب آگو عیاروں
نے معلوم کیا کہ یہ کام نامر اور انور کا ہی تمام سردار قلعہ پر چڑھ آئے جنگ شروع کی لندھور سوار قلعہ لے لیا
نامر اور انور کو جا پایا ... نقب کا پتا لگا تب سردار امیر کے نقب کی راہ سے چلے نامر اور انور کو
راہ میں ملے لیا بہرام نے نعرہ کیا اور نامر اور انور کو ... ہاتھ لیا امیر نے قید کو اپنی پارہ کیا آخر وہ دونو
مسلمان ہوئے بعد سات روز کے امیر نے پیش خیمہ طرف یونان کے روانہ کیا اور قارن کی ہوا
کبل گیری اور امیر نے پہلا قصور بخشا ... بعد چند کے قلعہ یونان کے برابر آئے آدمی انکو ...
قارن اندر قلعہ کے آیا اور نامہ نوشیروان کا جو تھا فریدوں شاہ یونانی کے دیا فریدوں شاہ نے نامہ پڑھکے
... اپنی ... طرف کیا اور کہا کہ اب میں کیا کروں صد فونس اور استقالونس نے کہا ایک
جنگ ہم کرینگے قارن اپنی لشکر میں چلا آیا اور دوسرے دن نامہ امیر نے لکھا اور نامر شاہ کو ایلچی
کیا فریدوں شاہ نے نامہ پڑھکے جواب جنگ دیا خبر دوسرے دن دونوں لشکر میدان میں آئے صد فونس میدان میں

بنگلا امیر نے آکے مقابلہ کیا صد قفوش اور اسفانوش کو امیر نے گرفتار کیا طبل بازگشت بجا
دوسرے دن امیر آگے جنگل پر پہنچے بیٹونکو فریدم شاہ کے طلب کیا دونو صدق دل سے مسلمان ہوئے
شعلہ عیار نے یہ خبر فریدم کو کہی فریدم حیران ہوا قارن نے صلاح دی کہ میدان میں سامنے چاہ کہدو
اور خس و خاشاک سی چھپاؤ غرض یہی حکمت کی اور طبل جنگ بجا دونون لشکر میدان مین آئے قارن
آگے سرون پر چاہ ہونگی کنوا ہوا امیر نے یہی مرکب اپنا جولان کیا چاہ چاہ سے تو مرکب نکل گیا
ساتوین ہزار پاؤن سپاہ قبط اسکا الغرض گیا یا امیر کو مین [illegible] لشکر یونان نے اگر سنگ
درخت سی کوان پاٹ دیا ان لشکر اسلام کفار و خبر گر سے فریدم شاہ شکست کہا کے بہاگا
قلعہ بند ہوا تمام مال مسلمانون نے لوٹ لیا اس عرصے مین امیر آیا امیر کو کوش سی نکالا امیر نے شکر خدا
سے سلامت نکلے دوسرے روز امیر نے قرار دیا کہ سردار قلعہ کو اونکا صبح کو جنگ قلعہ سے شروع
کی اور خندق کو بہر اکے امیر آئے اور دروازہ قلعہ کو توڑا فریدم شاہ نے آکے امیر کا مقابلہ کیا امیر نے اوسکو
اوٹھا لیا اور مستاش بہادر یونانی پشت پر سی امیر کے آیا اور بڑا بیٹا فریدم کا بیٹا تھا اور چاہا کہ تلوار امیر کو مارے
مقبل نے آواز دی امیر نے پہر کے دیکھا اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو اوٹھا لیا غرض دونو مسلمان ہوئے
فریدم شاہ نے قلعہ کو آراستہ کیا اور امیر کی دعوت کی ملکہ گلشن اوسکی بیٹی فریدم شاہ کی امیر پر عاشق
ہوئی اور دایہ سے کہا کہ مین اس جوان پر عاشق ہون انکو ملکہ لباس شب [illegible] اور [illegible]
زانکو [illegible] لیکے امیر پاس آئی امیر بہی عاشق ہوئے اور امیر وزیرزادی پر عاشق ہوا [illegible] فریدم شاہ
نی ملکہ کو امیر سی نامزد کیا امیر نے کہا پہلی مہرنگار سی شادی کرونگا بعد اوسکے غرض فریدم شاہ نے
قبول کیا اور خطبہ نکاح کا ملکہ سی اور امیر سی پڑھ دیا انکو امیر کو احتلام ہوا امیر نے وہ مال سب پاک کیا
اور پلنگ پر رکہ دیا امیر تو حمام مین گئے ملکہ نے وہ مال اوٹھا لیا اوسی حاملہ ہوگئی اور دوسری روایت ہی
یہ ہی کہ امیر نے گلشن کو مہرنگار کی صورت بناکے امیر پاس سلوایا اور آپ فتنہ پاس [illegible] ملکہ سی بیٹا
ہوتا ہی کہ نام اوسکا امیر حمزہ یونانی ہوگا اور کارنمایان اوس سی ہونگے اور امیر کا بیٹا [illegible] کا فخر
یہ خبر حضرت ابراہیم نے امیر کو دی کہ تیرا وہ مال ملکہ نے اوٹھا لیا اور اوسی سے حاملہ ہوئی غرض صبح
امیر غسل کرکے باہر آئے خلعت پہنی کے تخت پر بیٹھے اور ایک اژدہا اس سرزمین مین تہا امیر نے

اوسکو مارا بعد چند روز کے امیر نے چاہا کہ واسطے شکار کے جاؤن فریدم شاہ نے عرض کی کہ یہان شکار کم ہے
قارن نے کہا کہ مینی اس جگہ شکار بہت سا دیکھا ہی میرے ساتھ چلیے پس امیر تمام سردارون سے
ہمراہ قارن کے روانہ ہوئے قارن نے آگے بڑھ کے امیر ریگستان مین پہنچا دیا امیر اور سردار پیاس سی قریب موت
کے ہو گئے عادی نے کہا قارن نے سبکو قتل کیا امیر نے قارن کو بلا کے پانی طلب کیا قارن نے کہا
یا امیر مین راہ بہول گیا اور امیر پہلے کو چلا گیا تہا اور پہر آتا تہا راہ مین حضرت خضر آئے اور کہا جلد اپنی [illegible]
امیر پاس پہنچا کہ قارن نے زہر امیر کو دیا ہی اور ایک مہرہ دیا کہ اسکو بجانا کہی امیر سی ہوا امیر کے گمان
تک پہنچ جاؤ کہا اور وہان امیر نے پہر پانی طلب کیا قارن نے ایک آفتابہ نکال کے امیر کو دیا امیر نے چاہا کہ اوسکو
نوش فرماوین کہ امیر نے مہرہ بجاکے کہا یا امیر یہ پانی نہ پینا کہ اس مین زہر ہی [illegible] امیر پاس
پہونچا [illegible] لگاکر کہا یا امیر اس پانی مین قارن نے زہر ملایا ہی قارن نے کہا لا مین پی جاؤن [illegible]
امیر [illegible] اور برابر پہر کے لا کے زمین پر پہینک دیا کہ تمام زمین وہ [illegible] سیاہ ہوگئی امیر کو غصہ آیا اور
کہنے لگا کہ مین گناہ [illegible] اور اب مجھکو زندہ چہوڑو نگا قارن بہاگا امیر نے پیچہا کیا قارن بہاگا
جاتا تہا کہ ایک جادوگر راہ مین ملا قارن نے اوس سی کہا تو مجھکو بچا جادوگر نے اپنی [illegible] قارنکو چہپا لیا
امیر نے [illegible] جادوگر نے اسم سحر کا پڑہا اور امیر کے مرکب کے پاؤن زمین مین غرق ہوگئے قہقہہ جادو [illegible]
ہنسا امیر نے اسم اعظم پڑہا اور جادوگر کو مع قارن قتل کیا اور سر قارن کا [illegible] اپنی لشکر مین آئے جانا
امیر کا طرف روم کے بعد چند روز کے امیر نے [illegible] اور کہا [illegible] طرف روم کے روانہ کر غرض بعد
چند روز کے برابر قلعہ روم کے [illegible] فاصلہ [illegible] بعد رسالت
پناہ کو لکہی بعد اسکے لکہا کہ ای قیصر روم [illegible] اس نامہ کو [illegible]
کو [illegible] مسلمان [illegible] اور اطاعت میری قبول کر [illegible] جواب نامہ کا [illegible] لکہہ کے بھیج کر [illegible]
پس امیر [illegible] ایک [illegible] آیا [illegible]
ڈال لیا اور تمام [illegible] مالک [illegible] کیا غرض [illegible] ظہیر [illegible]
جالس [illegible] آیا دیکہا کہ دروازہ [illegible] اسباب کو [illegible] ایک
پانی [illegible] ظہیر نے کہا [illegible] امیر نے کہا میرا نام امیر [illegible] امیر کا ہون نامہ قیصر [illegible]

قارن سے

میں اوسنے کہا مال بہا لگا تو نے لیا ہی امیر نے کہا ان میں زنبیل میں رہا اور اگر تمکو یقین نہو سر اپنا
زنبیل میں ڈال کے دیکھ لے الغرض بزو نے سر اپنا زنبیل میں ڈالا امیر نے پاؤں اوسکے پکڑ کے الٹ کر بیچ زنبیل کر لیا
باغبان بہاگ گیا جا کے قیصر کو خبر کی امیر نے آ نامہ قیصر کو دیا قیصر نے پڑہا اور جواب لکہا کہ یا امیر میں آپکا غلام ہوں لیکن
اگر چند روز کی اجازت ہو تو آپ میرے قلعہ میں آویں تو میں سات برس کا خراج روانہ کروں امیر جواب لیکے
امیر پاس آیا امیر یہ سنکے خوش ہوئی امیر نے کہا یہ سب مکر ہی جانا اوسکا قلعہ میں مناسب نہیں امیر چپ ہو
رہے قیصر روم نے ایک حمام حکمت سے بنایا ہی اور چار فیل مست آہنی چار برجوں کو توڑ کر تمام کے نسب کئے ہیں اور
اوس حمام کے ایک پیر مرد کو نقارہ دیکے بیٹھایا ہی اور بیچ حمام کے تمام بارود کے کہیان بچھائی ہیں اور اوس پیر مرد
سے کہدیا ہی کہ جب وقت میں امیر کو حمام میں لاؤں اور تجکو اشارہ کروں تو نقارہ بجانا کہ ... پاس فلیتہ
اوسکو خبر ہو وہ آتش دیوے امیر معہ سرداران اوڑ جاوین بعد اسکے قیصر نے چار دن وزیر کو ... کے
حیلہ کیا امیر کو استقبال سے قلعہ میں لایا دوسرے دن قیصر روم امیر کے ملاقات کو آیا اور ... میں
لا کر دعوت کی امیر نے قیصر سے پوچھا کہ میں نے سنا ہی کہ سرکار روم اور فرنگ میں بہت حکمت ہی قیصر نے
عرض کی کہ میں نے ایک حمام بنایا ہی اور بہت عجائب بات اوسمیں ہی امیر سنکے بہت اشتیاق ہوا
دوسرے دن سرداروں کو ہمراہ لیکر حمام میں داخل ہوئے امیر اندر حمام کے نہ گیا اور قیصر نے چاہا کہ کام امیر کا
تمام کروں کہ ناگاہ امیر بہی تا ہوا بام پر حمام کے آیا دیکہا کہ ایک شخص نقارہ لیے ہوئے بیٹھا ہی اور ... امیر نے
نگاہ کی تو سامنے صحرا میں دیکہا کہ ایک شخص چقمقی لیے ہوئے ... نقب کے دہنہ پر فلیتہ لئے ہوئے
میں بیٹھا ہی امیر نے اوس سے پوچھا کہ یہ نقارہ کیسا ہی اوس نے کہا قیصر نے مجکو یہاں اوس وقت سے
نکلنے تک مقرر کیا کہ تو نقارہ بجانا امیر نے کہا ای حرامزادے سچ کہہ یہ سنکے وہ ضعیف اور بہی لگا کہ سچ
کہوں تو مجکو کیا دیگا امیر نے کہا تجکو کوتوال شہر کا کر دونگا اوس نے کہا میں کون کہ قیصر نے ... اوسی
مجکو یہاں مقرر کیا ہی کہ جب وہ اشارہ کرے میں نقارہ بجاؤں وہ جو سامنے بیٹھا ہی وہ آتش دیوے
امیر معہ سرداروں کے سبکا کام تمام کروں امیر نے یہ سنکر اوسکو شاباش کہی اور کہا میں تیری نیکی کو ضایع
نکرونگا جو کچھ کہ میں کہوں نقارہ بجانا یہ کہہ کے امیر نیچے اوترا دیکہا کہ قیصر روم دروازہ پر حمام کے
کھڑا ہی اور امیر تمام سرداروں نے حمام میں نہا رہی ہیں امیر نے قیصر سے کہا کہ خوب حمام تم نے بنایا ہے

7

فنون بنا

قیصر نے کہا بابا نے خوب نگر ہی ہے تم بہی جا کے غسل کرو قیصر یہ چاہتا ہی کہ امیر بہی حمام میں جاوے تو یہ
سبکا کام تمام کروں امیر نے کہا تم بہی چلو تو میں بہی چلوں غرض ناچار قیصر بہی برہنہ ہوا اور حمام میں
آیا اور امیر نے امر سے اشارہ کیا کہ سبکو ہمراہ لے جلدی باہر چلو امیر تمام سرداروں سے باہر آئی امیر نے
جلدی سے دروازہ حمام کا باہر سے بند کیا اور امر کو ہمراہ لیکے دور اکیلے کھڑا ہوا اور سفید مہرہ بجایا کہ اوس پیر مرد نے
کہا کہ اب نقارہ بجا دی اوسنے نقارہ بجایا دوسرے نے آتش دی تمام معہ بام سب اوڑ گیا امیر
متعجب ہوئی امر نے سارا احوال بیان کیا وزیر اور تین بیٹی اور ایک بیٹی قیصر کے تہی وزیر چاروں اونکو
لیکر بہاگ گئے ایک بیٹی کا نام ربعہ رومی اور دوسرے کا نام اقتہ نوش بیٹی کا نام گل نوش بہنا اور امیر نے
امر سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا کہ قیصر کو مار ڈالا وزیر اور بیٹیا اوسکے بہاگ گئے ابہیں خراج کس سے لوں
اور کہا تو خیر وانکو جواب دوں اونکے مجکو سات برس کا خراج روم کا امیر لاکے غل مچایا امیر نے
تھا اور امر کو قید کرکے خراج برا لیا بعد چند روز کے امیر نے کہا یہ تو نے ظلم کیا میں تو کہ نہیں سکتا امیر نے
کہا میں تو کہہ سکتا نہیں کہ یہ جہان جی چاہی چلا جا امر بارگاہ امیر سے نکلا وہیں فکر کی کہ یہ وزیر اور
بیٹے قیصر کے کہاں گئے ... کو ... ایک ... اوسمیں قریب بیس ہزار سوار کے اوترا
ہیں امر انکو ... امیر نے آ کے لندہور اور پہلوان عادی کو ہمراہ لیکے گیا صبح کو امیر نے ابو سعید کو خبر کی لیے
... ابو سعید نے آکے کہا یہ کام امر کا ہی امیر یہ سنکے خاموش ہوئے اور وہاں امیر نے لندہور اور عادی کیلئے
کہ وزیر قیصر کے ... میں ... ہیں اگر انکو شکست دو تو کمال ... احسان ہی غرض لندہور نے
امیر کا نعرہ کیا اور عادی نے لندہور کے نام کا نعرہ کیا امیر نے سفید مہرہ بجایا اور لشکر وزیر ونکے لشکر پر جا
ان کے تمام بہاگ گئے وزیروں اور بیٹیونکو گرفتار کیا قیصر کا خزانہ اور مال امر کا ہاتھ آیا امیر نے لندہور اور
عادی کو رخصت کیا اور کہا یہ مقرر سب امیر سے کہہ دینا اور امر نے وزیر ونکو ... چار صفر میں چار
گنج وزیروں نے لئی اور پنج گنج خزانہ کیے جو کہ قیصر کے لئے بعد عیار ونکو امر نے لشکر امیر سے لا کر جمع کیا
اور آپ امر بادشاہ بنا اور عیار ونکو سردار اپنا بنایا اور اب خان وسعید خان واقبال خان ... نام
نام عیار ونکے کر اور دو کا ندار ... بنائی اور بارہ ہزار جو ... نقارے ... بنائی اور ایک بارگاہ بہی بنائے
نقارے کی ... آواز نقارے کی ... حیران ہوئے تحقیق جو کیا معلوم ہوا کہ لشکر امر کا ہی لندہور کو ... بہیجا

امیر پاس امیر نے بہت سا خلعت لندہور کو دیا اور رخصت کیا امیر وہان سے کوچ کر کے دوسری منزل پر آئے
امیر نے پھر کوچ کیا اور سامنے بارگاہ کی اپنی بارگاہ پہر ایک تکیہ پر بیٹھے اور تمام گنج خرچ کیا اور پھر تخت مرصع
بچھایا اور تخت پر امیر بیٹھا تاج سلطانی سر پر رکھا جبکہ دن روشن ہوا امیر نے امیر کو دیکھ کے پوچھا کہ یہ مال اپنی
کہانسے پایا جواب دیا کہ سارا امیر کا یہان کیا امیر نے اور کہا اپنی اسکا [illegible] اسکو بلوائی
[illegible] اور مقبل گیا امیر کو لائی امیر نے تمام مال زنبیل میں ڈال لیا اور امیر کے قدم پر گرا امیر نے گلی لگایا اور
دلاسا دیا دوسرے دن امیر نے کہا کوئی شخص مدائن میں جاوے اور یہ خبر لاوے تینوں شہروں کا نوشیروان کو پہونچا
دے یہ مقبل اوٹھا اور امیر کو مجرا کیا اور کہا اگر حکم ہو تو میں پہونچا دوں امیر نے اسکو ضامن لیا بارہ ہزار سوار [illegible]
معہ خزانہ مقبل کو روانہ کیا جبکہ بارہ منزل مقبل گیا برابر ایک درہ کوہ کے اوترا کہ اوسپر ایک قلعہ تہا
آدمی انکو شعلہ اور سغلہ [illegible] بڑے قزاق تہے آئی اور خیمون مارکے سب مال لیگی مقبل اپنے خیمہ میں
نشہ شراب میں بدمست بیٹہا تہا کہ شور برپا ہوا احوال پوچھا لوگوں نے کہا قزاق [illegible]
اور بہت سے لوگ انکی ماری گئی خزانہ سب وہ لی گئے [illegible] مقبل کا عجب حال ہوا اور کہا [illegible] امیر کو ضامن
دیاہی [illegible] سوار ہوا اور برابر کوہ کے [illegible] مقبل نے نعرہ کیا
اور کہا [illegible] جواب جنگ [illegible] تو بعد اسکے یہ حال [illegible] شعلہ سغلہ نی دیکہا کہ یکہ سوار
ہی پوچھا یہ کون ہی لوگون نی کہا صاحب [illegible] اوسکو مقبل نی [illegible] تیر مارنے
شروع کئے [illegible] کہ تین مرتبہ خزانہ مقبل نے [illegible] چھین لیا اور تمام ترکش خالی ہوا
مانند شیر [illegible] خوب لڑا [illegible] آخر مقبل بیہوش ہوئے [illegible] قزاق خزانہ
قلعہ میں لی گئے [illegible] چار سوار مقبل کے مقبل کو لیکر چلے [illegible] بارگاہ
امیر میں لائے سارا احوال بیان کیا لندہور نے کہا میں [illegible] لیکن امیر کو [illegible] جواب [illegible]
امیر نے کہا [illegible] اوسوقت چار ہزار سوار لندہور [illegible] لوگون نی اوس
قلعہ کا نشان بتایا لندہور نے برابر اوس قلعہ کے ایک باغ دیکہا اوسمیں ایک حوض پر بیٹھا تماشا
باغ کا دیکھنے لگا کہ ناگاہ خواب لندہور کو آیا سو رہا بعد ایکساعت کے [illegible] چالیس ہزار
سوار سمیت باغ میں آیا لندہور [illegible] پوچھا تو کون ہے [illegible] کہا میں دختر شعلہ سغلہ کی ہوں [illegible]

7

[illegible]

بہلوان نکالا کہ میں ماہ بانو نام [illegible] لوگون سے لندہور نے کہا میرا نام لندہور بن سعدان شاہ ہندی [illegible]
یہان آیا ہی لندہور نے کہا واسطے جنگ شعلہ اور سغلہ کے [illegible] کہا تو اکیلا آیا ہی لندہور نے کہا چار
ہزار سوار ہمراہ میں باہر کہڑی ہی غرض ماہ بانو لندہور پر عاشق ہوئی رات بہر کے نشان شعلہ سغلہ کا
بتلا دیا لندہور نے اوس قلعہ میں دیکہا کہ وہ قزاق تخت پر بیٹھی ہیں لندہور نے سلام علیک کی اور اونہو نے
جواب نہ دیا لندہور خفا ہوا اونکو تخت پر سے اوٹھا لیا اور چاہا کہ زمین پر مارے دونو نے عرض کی [illegible] مسلمان ہوتے
شراب پیتا ہی بیہوشی [illegible] لندہور کو قید کیا اور چاہا کہ قتل کریں ماہ بانو نے [illegible] کہا یہ سردار امیر کا ہی تم اسکو اگر
قتل کروگی تو تمام [illegible] تمہاری [illegible] لندہور کو قید کیا سوارون نی یہ خبر آکے
امیر کو دی امیر نے سارا احوال [illegible] بیان کیا امیر نے حکم کیا کہ پیش خیمہ باہر [illegible] طرف روانہ کرو بعد چند روز
کے برابر قلعہ [illegible] کے پہونچی [illegible] شعلہ اور سغلہ کو [illegible] قلعہ کے [illegible] جنگ ہوا
مقابلہ امیر کا کیا امیر نے دونو کو زیر کیا [illegible] مسلمان ہوئی قلعہ میں [illegible] لندہور کو خلاص کیا
اور ماہ بانو سے عقد کر دیا امیر نے [illegible] مقبل کو خزانہ دیکے طرف مدائن کے روانہ کیا چند روز میں مقبل
شکارگاہ میں نوشیروان سے ملازمت حاصل کی نوشیروان [illegible] تخت پر بیٹھا اور مقبل نے
خزانہ نذر کیا [illegible] نوشیروان بہت خوش ہوا خلعت فاخرہ مقبل کو دیا معہ بارہ ہزار [illegible] کو
[illegible] خلعت دیا اور رخصت کیا [illegible] نوشیروان نے بختک کو بلایا اور کہا [illegible] بختک نے
صلاح دی کہ نامہ عزیز شاہ مصر کو لکھو کہ اب حمزہ تیری ملک میں آتا ہی اگر تو نے اوسکو قتل کیا تو
[illegible] احسان [illegible] عزیز مصر کو [illegible] لکہا کہ ای شاہ [illegible] اگر [illegible] واسطے تمکو
آیا [illegible] قتل [illegible] مقبل امیر پاس آیا تمام حال بیان کیا [illegible] تمام خزانہ
پہونچایا امیر نے مصر کی طرف کوچ کیا [illegible] امیر نے [illegible] پوچھا کہ یہ راہ کسطرف
کو گئی ہے [illegible] کہ یہ راہ مصر کو گئی ہی لیکن زمانہ یوسف سے کوئی اس طرف سے نہیں جاتا [illegible]
نے [illegible] کو بلا کے کہا کہ تو تمام لشکر لیکر سر راہ آ اور آپ تمام سرداروں سے بارگاہ [illegible] ہمراہ
لیکے یوسف کی طرف روانہ ہوئی [illegible] برابر قلعہ مصر کے اور [illegible] بارہ کوس کے فاصلہ سے
بارگاہ برپا کی اور نامہ امیر نے [illegible] عزیز مصر کو [illegible] نامہ لیکر نزدیک قلعہ کے آیا خبر عزیز مصر کو [illegible]

اور کو بلایا امیر نے نامہ دستہ مین عزیز مصر کو دیا عزیز نے نوکیب لکہا تہا کہ مسلمان ہو اور سات برس کا خراج
نوشیروان کا بہیج عزیز نے کہا ایک چندہ مین رکہتا ہون پہلے ایک دروازہ فولاد اور اوسکو پیچھے زور مین کہولے
دوسری ایک سنگ ہی کہ زمانہ یوسف سے آدہا اوپر اور آدہا زمین مین گڑا ہوا ہی اوسکو زمین سے نکالے جو کوئی یہ
دونون قبول کریگا نامہ امیر نے اگر امیر کو دیا امیر نے کہا مین جاونگا اور ایکبار مصر کو دیکہونگا نامہ بر نے جا
کیا اور کہا جب لشکر آنیگا مصر کا ناظر آوی ابہی انجا پنی امیر نے نامہ دوسرے دن سوار ہوئی سردار کو ہمراہ
لیکے قلعہ مین آئی عزیز مصر سے دروازہ فولاد دیکہو پہنچا اوسنے بتا دیا امیر نے ایک ہی ضرب مین اوسکو کہولا اور اندر
آکر دیکہا ایک لوح ہی اوسپر لکہا تہا کہ یہ لوح لکہی ہوئی فرزند یعقوب کی ہی ایک شخص دوران آخر زمانہ مین پیدا
ہوگا اور اگر اس دروازہ کو کہولیگا نام اوسکا حمزہ صاحب قران ہی دین اوسکا حنیفی امیر باہر آئی
اوس سنگ کو بہی قوت سے اوکہیڑ لیا اوسپر بہی لکہا تہا عزیز مصر سب سے اور اوسکو دیکہ کے قدم امیر پر
گرا اور الحمد للہ اب امیری تابع ہوئی اور دین ابراہیم پر مسلمان ہوا اور بیاہ حضرت یوسف
مین امیر کی دعوت کی اور کہانے مین بیہوشی ملا کے سب کو ایک چاہ زندان مین قید کیا دوسرے دن پنہان
[illegible] وزیر بنک اندر [illegible] کہا کہ کیون مین امیر کو اب قتل کرون وزیر نے کہا
تم قتل نہین کر سکتی ایک نوکر اوسکا اسد دیوانہ ہی کہ تمام امیر کی فوج لیکر بیابان گیا پہلی اوسکا علاج
کرلو بعد جو چاہو کرو عزیز نے کہا ای وزیر تو دشمنونکا شمار کرتا ہی دوستونکا خیال نہین کہ نوشیروان بادشاہ
ہفت اقلیم نے کیا لکہا ہی یہ دشمن اوسکا ہی وزیر نے کہا تو ایک عرضی اس مضمون کی نوشیروان کو لکہی
کہ امیر کو مع سرداروں گرفتار کیا ہی اگر حکم ہو تو قتل کر ڈالون بلکہ قتل کر ڈالا ہی اب حکم ہو تو دفن
کرون یہ عرضی سر سنگ مصری کے ہات روانہ کی چند روز مین سر سنگ مدائن مین آیا عرضی شاہ کو
گذرانی نوشیروان نے جواب لکہا کہ اگر امیر کو قتل کیا تو خوب کیا اور نہین تو دیکہتے ہی اس نامہ
کے قتل کرنا سر سنگ روانہ ہوا انہی ملکہ مہر نگار نے سنتی ہی بیہوش ہو گئی جب کہ ہوش آیا دائی نے
کہا صبر کرو **مرد انبانا امیر کا چاہ مصر مین** القصہ وہان مصر مین دوسرے دن امیر کو ہوش آیا اپنی
تئین قید مین پایا امیر نے کہا امیر اب کہو کیا کروگے کہانا نہ ہو کہانا امیر نے کچہ جواب نہ دیا امیر نے
کہا مین جانتا ہون سبب کچہ کہ دم کو ابہی امیر نے کہینچا اور مر گیا سرداروں نے غل مچایا کہ ہم مین ہوا امر عیار

تہا وہ مر گیا ہی اسکو نکال لو پاسبانون نے جا کہا بادشاہ سے کہا عزیز مصر نے سنا اور کہا اوسکو میرے پاس لاؤ
لوگون نے امیر کو چاہ سے نکالا اور سامنے عزیز مصر کے لائے شمعون وزیر نے کہا امیر زادہ مر گیا اور کچہ بہی سبب
سات دن ہر روز [illegible] طرح سے امیر کو بیہوش رکہا آخر [illegible] دن بارگاہ سے باہر امیر کو پہینک دیا اور کہا
جا کے اسکو دفن کرو غسالون نے نہلا کر کفنایا اور قبرستان مین لائی اور قبر مین امیر کو غسال نے [illegible]
غسال کو قتل کیا اور کلیم عیار [illegible] غائب ہو گیا غسالون نے آکر عزیز مصر سے یہ ماجرا بیان کیا
عزیز مصر بہت فکرمند ہوا اور حکم کیا کہ دروازہ شہر کا بند کرلو اور نگہبان جا بجا بٹہا دو امیر تو بہی [illegible]
[illegible] عزیز [illegible] اور سب عزیز [illegible] کا تمام روشنی مین جو دیکہا وہ [illegible] امیر نے [illegible] کیا امیر نے
سب [illegible] تالا [illegible] عزیز شاہ کو [illegible] عزیز مصر [illegible] امیر کو دیکہ کے [illegible] کیا
[illegible] جلال [illegible] امیر [illegible] جلال [illegible] عزیز کو قتل
کرکے [illegible] سر سنگ مصری [illegible] امیر کو [illegible] تمام رات [illegible] صبح ہوئی
امیر سنگ کو [illegible] دوسرے دن اسد دیوانہ [illegible] قلعہ مصر کا [illegible] تمام حال
بیان کیا اسد [illegible] ہوا اور [illegible] امیر نے کہا [illegible]
[illegible] اسد نے قبول کیا اور [illegible] قلعہ مصر مین نقب [illegible]
سرداروں امیر کو طرف قلعہ سلو کے روانہ کیا اور امیر طرف [illegible] اسد باہر آیا [illegible]
کہ ابو شباب اور ابو سعید [illegible] امیر کو عزیز مصر نے قلعہ سلو کو
بہیجا [illegible] امیر نے اسد سے کہا مین تو اوس طرف جاتا ہون اب تم جانو اور عزیز مصر [illegible] اسد نے قبول کیا
امیر تمام [illegible] طرف قلعہ سلو کے چلا راہ مین دریا [illegible] خواجہ نقاش [illegible] مکان تہا حضرت
ابراہیم [illegible] سلیمان کیا [illegible] خواجہ نقاش [illegible] امیر کو [illegible] پر سوار کرکے
شہر سلو مین لاکر اوتارا [illegible] امیر کو [illegible] اور شاہ شمس کے ایک [illegible]
زہرہ مصری نام حضرت ابراہیم نے [illegible] اوسکو بہی مسلمان کیا اور بشارت دی کہ جا کر حمزہ کو
[illegible] اور [illegible] سنگ [illegible] ہو گا [illegible] دوسرے دن [illegible] مین ہیں
[illegible] پاسبانونکو [illegible] وہ سب بیہوش ہوئی الیاس شہر کی زہرہ مصری نے

بہت ناک منہ ڈال کے نیچے قید خانہ میں اوترے اور امیر آپ اپنا سکو بیہوش پڑا پایا حیران کہ یہ کون ہی دیکھا جاتا
امیر نے کہا یہ کام اسی مکار کا ہی امیر نے آواز دی ملک فکر مند ہوئے اور کہی اگر تو کون ہی امیر نے کہا منہ بتا میں بزرگ وار
نائب لات حالی اور منات معلا زہرہ و مشتری نے کہا میں کیا کروں مجھکو حضرت ابراہیم نے مسلمان کیا ہے
اور کہا ہی کہ یہ شخص اس سنگ کو چاہ پر سی دور کریگا وہی مجھکو پہونچیگا امیر نے قوت کرکے نہ پہونچ سکا آخر امیر نے
زنبیل سے مقبل کو نکالا مقبل نے وہ سنگ چاہ پر سے دور کیا زہرہ و مشتری نے شمع لیکر چاہ پر آئی اور اندر اوتر کے
امیر کو خبر کیا امیر نے کہا تو کون ہی اسی کہا کہ میں دختر بادشاہ کی ہوں چاہتی ہوں کہ مجھکو خلاص کرو
امیر نے زور کرکے قید کو بادشاہ سرداروں کو لیکر چاہ سے نکلا امیر سی ملاقات کی اور شہر کی طرف چلے جب شہر
شاہ شمس کا بادرچی خانہ میں عادی نگ بن کر کہ جو ہوائی ملا ہی اگر باورچی نکو قریب سرخ
سے باہر نکالا اور جو کچھ کیا تھا تیار ہتا سب کہا گیا لوگوں نے جا کر خبر بادشاہ کو دی اوسنی لشکر بھیجا اور
حکم کیا کہ اوسکو باندھ کے لی آؤ عادی نے وہیں سو عیاری شروع کی سب بھاگ گئے بادشاہ نے لشکر لیکر
آیا عادی نے اوسکو بہی شکست دی اور ایک سوختہ بادشاہ کے سر پر مارا کہ واصل جہنم ہوا اور امیر
بہی معہ سرداروں آ پہونچے خوب تلوار چلی آخر تاب نہ لا کر بھاگ گئے قلعہ کو فتح کیا وزیر اگر قدم پر گرا
کلمہ پڑھا مسمور سلومی بیٹا بادشاہ کا سنا وزیر اوسکو خدمت امیر میں لایا امیر نے وہ قلعہ اوسکو
دیا اور سبکو ہمراہ لیکر طرف مصر کے روانہ ہوئی اور وہاں اسد دیولانہ نے
جنگ قلعہ مصر پر ڈالی دوسرے دن اسد نے قسم کہا کر اکیلا سر سواری قلعہ آیا اونکا بیس ہزار سوار تھا
اور جنگ کر کے برابر دروازہ قلعہ کے پہونچا دروازہ کو توڑ کر اسد قلعہ میں داخل ہوا عمر معہ نے
نیزہ سینہ پر اسد کے مارا اسد نے زور کر کے ایسی ایک تلوار ماری کہ سر اوسکا تن سے جدا ہوگیا
اتنے عرصہ میں امیر آپہونچے قلعہ مصر سر سواری لیا بیٹا عزیز مصر کا نام ملوز مصری نام اوسکو دیا
کا بادشاہ کیا سب مسلمان ہوئے بعد چند روز کے لشکر ان سے امیر نے طرف مدائن کی کوچ کیا
اور وہاں نوشیروان تمام سرداروں سے اگر تخت پر بیٹھا بختک نے عرض کی کہ امیر مصر میں بادشاہ بنے
نوشیروان نے بلا کے خواجہ بوزرجمہر سے پوچھا بوزرجمہر نے عرض کی کہ میرا سر تنگ خبر لایا ہی کہ امیر
نے عزیز مصر کو مارا اور بیٹے کو اوسکے بادشاہ کیا اور اب مدائن کی طرف آتا ہی نوشیروان نے کہا تب

بچاہو

کبھی ہو تو حرم بختک نے مکان میں آیا اور ایک نامہ لکھ کر کہ مجھکو معلوم ہوا امیر مصر میں جا پہنچے
تو زوبین کا امر لیکر یہاں خدمت نوشیروان میں آمین ملکہ مہر نگار کو اوسکو دلوا دونگا جبکہ یہ نامہ گستہم
کی پاس پہونچا گستہم نامہ لیکر زوبین پاس آیا وہ نامہ پڑھ کے بہت خوش ہوا زوبین نے نامہ اپنی
بہن کو نیکو دکھلایا بہن نے کہا ای برادر بختک حرام زادہ ہی اولاد میں زبان کو دو سی ملکہ
مہر نگار میں قتل کروایا جاتا تیر اشناس نہیں ہی زوبین نے کہا اب تو میں جاتا ہوں بہن چپ ہو رہی
زوبین نے دیو نام ترک و علاقہ ترک و نہروان تاج ترک کو سپہ سالار کیا ساتھ لاکھ پچاس ہزار
سوار سے طرف مدائن کی کوچ کیا چند روز میں برابر باغ جمشید کے آیا اور باغ میں اوترا امیر اتنی ترک
کر کے روانہ ہونا نامہ زوبین نے بختک کو لکھا کہ میں سے آکی بیچ میں آیا ہوں اور باغ جمشید میں
اوترا ہوں جو کچھ تو کہی اودھر میں عمل کروں کتارہ کالبی نے یہ نامہ خلوت میں بختک کو دیا بختک نے
جواب لکھا کہ تو خاطر جمع رکھ میں تمام سرداروں نے نوشیروان کو بہی استقبال کو لاؤنگا زوبین یہ سنکے
بہت خوش ہوا دوسرے دن بختک نے آکے نوشیروان کو خبر کیا اور کہا اے شاہ زوبین کا مراد سا ساتھ
لاکھ پچاس ہزار سے آیا ہی اور باغ جمشید میں اوترا ہی نوشیروان سے چنگ گیر آیا اور کہا میں کیا
کروں بختک نے کہا زوبین کو شہر میں بلانا مہیا نہیں ہی بہتر یہ ہی کہ باغ جمشید میں آپ چلیں
اور اوسکو واسطے ملازمت کی طلب کیجیے نوشیروان سوار ہوا زوبین یہ خبر سنکے آیا ملازمت
شاہ کی کی نوشیروان نے زوبین کو بہت سا دلاسا دیا اور حکم کیا کہ ہماری بارگاہ جمشید کی برابر
باغ جمشید کے برپا کرو نوشیروان اگر تخت پر بیٹھا سردار سب آگے بیٹھے مجلس آراستہ ہوئی تین
روز صحبت گرم ہوئی چوتھے روز زوبین اپنی بارگاہ میں آیا اور بختک کو لکھا کہ میں تیری کہنے سے
آیا ہوں اپنی ملک کو چھوڑ کے اب جو تو نے مجھ سے اقرار کیا ہی اوسکو عمل میں لا یا جواب دے کہ اودھر
عمل کروں تجھ سے زلیلی پائی رقعہ بختک کی پاس پہنچا بختک نے جواب دیا کہ کل تیرا کلام
کروں نگا عرض دوسرے دن بختک نے آکے نوشیروان سے کہا کہ آپکو معلوم ہی کہ زوبین واسطے خاستگاری
ملکہ کے آیا ہی نوشیروان سنکے خفا ہوا اور کہی الگائی یا در نخطا کیا میں نہیں جانتا کہ یہ تو کیا شطرنج
کے چال میں چلتا ہی کہا ایکی بختک کی قسم مجھکو نہیں معلوم نوشیروان فکر مند ہوا بختک کو خلوت میں

بلکہ گرفتار کر دیں کیا کروں بختک نے کہا تمکو نہیں معلوم اگر ملکہ کو زوبین کو نہ دو گے تو فساد ہوگا گستہم اور بہمن بھی آتی
ہونگی بہتر یہی ہے کہ ملکہ کو حوالے کرو جس وقت کہ امیر شاید زندہ آیا تو کہنا زوبین بھی بہادر ہے لیا ملکہ کو اگر قوت رکھتی
ہو تو چاہے ملکہ کو لی لو غرض دوسرے دن نوشیروان آکے تخت پر بیٹھا زوبین بھی آکر مجرا کیا بختک نے زعفران سر پر
زوبین کے چھڑکے اور کہا مبارک ہو تجکو کہ شادی ملکہ کی تجھ سے دیا زوبین خوش ہو کے گھر گیا [illegible] نوشیروان کی
بہت فکرمند ہوئی اور کسی دوست نے امیر کے نامہ طوق گرد حران کو لکھا کہ شاہ نے مہرنگار کو زوبین کو دیا ہے آج کل میں
امیر یہاں آجاتے ہیں قلعہ مدائن کو بند کر اور حفاظت ملکہ کی کر امیر تیرا مرتبہ بلند کریں گے طوق گرد حران نے
بہ سبب [illegible] دروازہ قلعے کا بند کیا اور نوشیروان سے پھر گیا یہ خبر ملکہ نے سنی حیران ہوئی کہا الٰہی کیا کروں
دانا کہ خاطر جمع رکھ طوق حران مرد مسلمان ہے قلعہ کو بند کیا ہے آج کل میں امیر پہنچتے ہیں

باقی داستان فردا القصہ پھر خبر [illegible] نوشیروان کو پہنچی کہ ملکہ اور طوق حران
دروازہ قلعے کا بند [illegible] زوبین پھر [illegible] اور زنگ تمام کو بھیجا کہ تو جاکے طوق حران کو قتل کر اور ملکہ کو لی آ زنگ
بہ لشکر [illegible] ہزار سوار سے مدائن کی طرف [illegible] چھوڑو اب دو کلمہ داستان امیر کی سنو
کہ جب مدائن سات منزل رہا امیر کے [illegible] خبر دی کہ [illegible] نے جلد امیر برابر
قلعہ مدائن کے آیا خبر لیکر امیر پاس آیا اور تمام احوال زوبین کا بیان کیا امیر یہ سنکے غصے میں آئے اللہ ہو کر کے
کہا تمام لشکر پیچھے آوے اور آپ اشقر پر سوار ہو کر [illegible] زنگ نام سے قلعہ پر لڑتا
تھا شور و غل ہے اور بہت سے لوگ زنگ کے مارے گئے اور آپ دروازے تک پہنچا اور چاہا کہ قلعہ کو لیوے امیر
آکے نعرہ کیا زنگ نے مقابلہ کیا بعد رد و بدل کے تلوار سے امیر نے ماری [illegible] چار ٹکڑے ہو گیا اور لشکر اوسکا
بھاگا امیر دروازے پر قلعے کے آئے تھے کہ طوق حران نے دروازہ کھول دیا اور آکر امیر کے قدم پر گرا امیر نے اوسکو
بہت سرفراز کیا حکم کیا کہ تمام قلعہ کو گھیر ڈالو اور جو بیٹیاں نوشیروان کی سواری میں مہرنگار کے
تمامی اونٹ شتربان اور فیلبان اور سپاہی حوالے کیا اور دختر گستہم کو امرا کیا اور بختک کی دختر کو
حوالی سے لیا مہرنگار نے رقعہ کبوتر کے گرد میں باندھکر نوشیروان پاس بھیجا اور کبوتر آیا بارگاہ نوشیروان پر
بیٹھا نوشیروان نے پڑھا رقعہ کو مارے خوشی کے تاج کا اور فرمایا مدائن کے بیچ بہت فکرمند ہوا خلوت میں آیا
اور تب چہار ساتھ ضعیف دختر گستہم کے بختک سے کہی اور بختک کی دختر کا حال گستہم سے کہا

دوسرے دن نوشیروان آکر تخت پر بیٹھا زوبین کو بلایا اور کہا وہ عرب آیا اور تمام ملک کو میرے ویران کیا ہے
اور مہرنگار کو لی گیا ہے اور سپاہ کو میری قتل کیا ہے زوبین نے کہا میں کام اوسکا تمام کروں گا اور گستہم نے کہا
اے شاہ میری بیٹی کہ دختر بختک کو عار اوپنی خدمت میں لا رہی ہے بختک نے کہا الحمد للہ وہ بادشاہ بختک کی
بیٹی کہاں ہے دختر کو امرا کیا گیا کہ وہ لونڈی ساربان زادہ ہے گستہم نے کہا تمام دختران سرداروں کو امیر نے
تمام اور چیلے اور چاکروں کو حوالے کیا ہے یہ سنکے سب مجلس حیران اور فکرمند ہوئی اور وہاں امیر نے حکم
کیا کہ بیس ہزار خیمے چار طرف عراق کی روانہ کرو امیر نے کہا پہلے مہرنگار کو مکہ کو بھیجو بعد جہاں جانا ہو وہاں
چلیں چنانچہ امیر نے مقبل کو چار ہزار سوار سے ملکہ کے ہمراہ کیا اور طرف مکہ کے ملکہ روانہ ہوئی بعد امیر نے
پانچ ہزار سوار سے طرف عراق کی روانہ ہوئے اور ایک نامہ نوشیروان کو لکھا زمتاش بہادر یونانی او لیکر
گیا اور نامہ لیکے چلا اور لشکر نوشیروان میں آیا اور وہاں توزر کوہستانی بارگاہ میں نوشیروان کی نزدیک لے گیا امیر کو اپنی
آنا سنا راہ میں زمتاش کو دیکھا سلام کیا اور کہا آپ کہاں جاتے ہیں زمتاش نے کہا نامہ امیر کا
لایا ہوں توزر نے کہا اور درخواست ہو گیا بہتر ہے کہ آج کی رات فقیر خانہ پر
جانا ہے پکڑ کے اپنے مکان پر لایا خوب مہمانی کی اور کہا خاطر جمع رکھو صبح کو میں تم کو نوشیروان کا بیوں
ہے چالیس ہزار سوار [illegible] سب مسلمان ہیں اگر بارگاہ نوشیروان میں کوئی مشکل ہو گی
میں جان اپنی نثار کروں [illegible] صبح ہوئی توزر ساتھ بارگاہ نوشیروان آکر بیٹھا اور زمتاش بہادر
یونانی مرکب پر سوار ہو کے دروازہ بارگاہ پر آیا لوگوں نے دیکھا اور روکا وہ سر آدمی قتل کر کے اندر
بارگاہ کے آیا نامہ نوشیروان کو دیا اور نذر نثار نامہ پر کر دیا نوشیروان نامہ پڑھ کے خفا ہوا اور چاہا کہ
نامہ کو پارہ کرے زمتاش نے نامہ چھین لیا اور کہا یہ نامہ صاحبقران زمان کا ہے ایسا نکرو ان کی
اگر وہی تو سر میدان جواب دو زوبین نے غار ترک کو اشارہ کیا کہ ایلچی کو قتل کر غار ترک نے
آکر شمشیر سے تلوار ماری توزر نے پہر زمتاش کو اشارہ کیا زمتاش نے پہرکے تلوار اوسکی چھین لی
اور کمر پر تلوار جو ماری اوسکو قلم کیا نوشیروان زیادہ غصے میں آیا حکم کیا کہ اسکو پکڑ لو سب لوگوں
نے چار طرف سے نرغہ کیا توزر نے پہر اپنے لوگوں کو للکار کر ساتھ چالیس ہزار سواروں نے جنگ مردانہ
کی اور ایک سوار نوشیروان کے مارے گئے زخم زمتاش کے لگے توزر بھی زخمی ہوا مگر زمتاش کو گھوڑے پر سوار کیا

زمتاش بہ

اور لشکر امیر میں لیکر آیا امیر نے جہم اعظم کی تانگی دلوائی اور وہاں نوشیرواں سب بر بیان نہ تہا گستہم
نے ایک امیر ی نام عطیل جنگ بجوائی غرض صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئے اور گستہم نکلا اور پکارا کہ ای حمزہ
تو نے مجھ سے قول کیا تہا کہ بی زرہ دشمن تجھ سے مقابلہ کرونگا امیر [illegible] زرہ پہنکر گستہم سے مقابلہ
کیا گستہم نے تلوار ماری امیر نے جیسے بچایا ایسی تلوار ماری کہ معہ مرکب چار ٹکڑے ہو گیا تب نوشیرواں کی لشکر
سی کہا کہ امیر کو پکڑ لو امیر نے تمام سرداروں سے جنگ مغلوبہ شروع کی امیر نے علم نوشیرواں کو تلوار سے قلم کیا
نوشیرواں معہ لشکر کے بہاگا عاجز اسباب و بارگاہ جمشید سب امیر کے ہات آئی اور مدائن میں آکر جب نوشیرواں بہت
پریشان ہوا بوزرجمہر کو بلا کر کہا کہ تم جاؤ امیر سی کہو کہ نوشیرواں اپنی کیے پر بہت پریشان ہوا
بہتر یہ ہے کہ قلعہ مدائن کو چھوڑ دو اور تم کعبہ کو جاؤ [illegible] اور ہم تمہارے [illegible] جب خواجہ بوزرجمہر
چہ لشکر ہمراہ لیکے مدائن میں آئی اور جو نوشیرواں نے کہا تہا بیان کیا امیر نے [illegible] قسم
کہا [illegible] جنگ زراعت تیار ہو اور مرکب [illegible] بوزرجمہر [illegible] زراعت
میں سی چند [illegible] اور مرکب امیر کو [illegible] اور [illegible]
امیر [illegible] خواجہ کے ملک کو روانہ ہوئے اور خواجہ بوزرجمہر [illegible] مدائن میں [illegible]
مگر [illegible] بر بیان [illegible] جاسوسوں نے خبر [illegible]
[illegible] باہر آیا اور بہت [illegible] خیمہ میں لایا [illegible]
[illegible] امیر [illegible] اپنی مکان [illegible]
[illegible] ایک تلوار آراستہ کی اور [illegible] تلوار [illegible]
میں دیکہا ہی [illegible] امیر [illegible] ہمراہ لیکر نوشیرواں پاس آیا اور
عرض کی کہ [illegible] کہتا ہی کہ میرا نام [illegible] اگر آپ حکم دیں تو [illegible] امیر [illegible]
یا میں اوسکو قتل کروں نوشیرواں نے کہا اس سی کیا بہتر ہی غرض [illegible] گستہم [illegible]
لاکر [illegible] ہزار سی طرف مکہ کے چلا بعد چند روز کے برابر مکہ کے پہونچا اور [illegible]
یہ خبر امیر کو [illegible] لشکر [illegible] دوسرے روز امیر [illegible] لشکر [illegible]
میدان میں آیا امیر سے مقابلہ کیا بعد چند حملوں کے [illegible] سیاہ [illegible] امیر کے سر پر سے

[illegible] 7

[illegible] بہت تلوار زہر آلود ماری چار انگل کاری زخم سر پر لگا امیر نے [illegible] تلوار
[illegible] جنگ مغلوبہ ہوئی سرداروں نے امیر کے زخمیوں کو شکست دی [illegible] بہاگا اور مدائن آیا اور نوشیرواں
سے سارا حال بیان کیا [illegible] سنکے خوش ہوا اور کہا ایسا امیر زندہ نہ رہے گا کیونکہ تلوار [illegible]
بہجا کر زخمیوں کو [illegible] نوشیرواں سنکے خوش ہوا اور وہاں امیر کو [illegible] بیہوش
ہو گئے اور سرداروں نے امیر کو اوٹہایا جبکہ رات گذری صبح کو امیر نے دیکہا کہ زخم امیر کا ورم
کئی [illegible] امیر کی بچنے کی نہیں [illegible] امیر [illegible] اور مدائن میں بوزرجمہر پاس آیا اور
امیر کا حال بیان کیا خواجہ نے کہا تو علاج امیر کا نہیں کر سکتا بہتر یہ ہی کہ ایک خالی مکان میں امیر کو
لٹا دے اور ملکہ مہر نگار کو واسطے خدمت کے پاس اوسکے بٹہا دے خواجہ نے مرہم ... امیر کو دیا امیر کے زخم پر
لگایا دوسرے روز زخم امیر کا اور بڑہ گیا امیر فکرمند ہوا سرداروں نے سارا حال امیر کا بیان کیا اور امیر کو
خالی مکان میں رکہا ملکہ کو پاس بٹہا دیا **باقی داستان خواجہ [illegible] امیر کا جانا [illegible]**
[illegible] آثار [illegible] روایت کرتی ہیں کہ کوہ قاف میں ایک بادشاہ
ہی کہ نام اوسکا شہبال بن شاہرخ پوتا حضرت سلیمان میں ایک دیو عفریت سپہ سالار شہبال
کا ہی ملکہ آسمان پری دختر شہبال پر عاشق ہی اور عاشق ہوکے شہبال پر چڑہا عفریت سی [illegible]
ہوئی شہبال شکست کہا کے بہاگا **گلستان ارم میں** آیا شہرستان زرین میں [illegible] عفریت
کا ہوگیا دوسرے دن سرداروں نے آکر شہبال کو سمجہایا شہبال نے اپنے وزیر عبدالرحمن جنی سے
کہا کہ [illegible] دیکہو کہ اس عفریت نابکار کی قضا کس کے ہات ہی عبدالرحمن نے رمل کو دیکہا
خوش ہوا اور کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ خانہ کعبہ میں ایک شخص ہی کہ نام اوسکا حمزہ عرب ہی
مگر [illegible] سلیمانی ہی اور اٹہارہ روز کے وعدہ پر اوسکو طلب کیجیئے اوسکے ہات سی دیو
عفریت مارا جائیگا یہ سنکے شہبال نے سلاسل پری اور جلاجل پری اور سلطان ارزق کے ساتھ چار
ہزار دیو ہمراہ کیے مرہم دیا اور مکہ کو روانہ کیا بعد چند روز کے برابر مکہ کے پہونچے سلطان ارزق نے مرہم
[illegible] امیر کے [illegible] امیر کو ہوش آیا سلطان ارزق سلیمانی [illegible] امیر کے [illegible]
لگایا امیر نے دیکہا کہ [illegible] آئی ہیں [illegible] امیر کو [illegible] امیر نے کہا تم کہاں سے آئی ہو سلطان

ارزق نے بوشنگی کہ شہپال بادشاہ قاف نی اسکو بھیجا ہی مریم سلطانی نہین سر اسکی الکا دی ہی [illegible] میران نے
امیر سے کہا تم کس سی باتین کرتے ہو امیر نے کہا بادشاہ قاف نے دیو بیکو بھیجا ہی ہین اوس سے باتین کرتا ہون
ملکہ نے بہبود خانہ پر سر اسکو امیر پاس بھیجا اور کہا تم اگر امیر کا حال دیکھو جب امیر آیا امیر کو خبر اسکی امیر نے اشارے سے کہا
جب تو جب کہ امیر ہو بیٹا امیر سے کہا تم کس سی باتین کرتے ہو آیا ہین اونکو دیکھو [illegible] امیر نے سلطان ارزق کو اشارہ
کیا کہ سرمہ اسکے بہر اسکی آنکھ مین لگا دو اور سے بوشنگی کر یہ کون ہی امیر نے کہا یہ میرا ساتھی ہی اگر یہ اپنی آنکھ
تو میرا چھپنا فائدہ ہوگا ارزق نے امیر کے آنکھ مین اور ملکہ کی آنکھ مین سرمہ لگا دیا دونو دیکھے دیو بیکو میران بھی
امیر نے کہا ای سلطان ارزق جو کچھ [illegible] فرمائین امیر کے سب تم لوا اور جاؤ از قسم کہا تم واسطے [illegible]
نہین آئے ہین اور ای خواجہ تم خوب جانتی ہو کہ اگر یہ مریم سلطانی نہ آتا تو امیر قتل ہو جاتے اور شہپال نے
شکست عفریت سی پائے یہ گلستان ارم مین آیا ہی عبد الرحمن [illegible] وزیر [illegible] کہ
کہ عفریت امیر کے ہاتھ سی مارا جائیگا مگر [illegible] مریم [illegible] بھیجا ہی اب جو آپ
ہو اب فرماتے ہین کہ آپ عفریت سی مقابلہ کر سکتی ہین یا نہین امیر نے کہا بلی امیر نے کہا کیا خلاف
سی آپ اقرار کرتے ہین اور کل جب لشکر نوشیروان کا آئیگا کون جواب دیگا امیر سے سنکے [illegible] اور سلطان
ارزق سے کہا کہ تم امیر کو رخصت کرو سلطان ارزق نے امیر سی کہا کہ تم [illegible] امیر کو نہین جانے دیتی امیر نے کہا
تم ہم کے قیمت تین ہزار اشرفیان لوا اور قاف کو روانہ ہوا ارزق نے کہا تم کو علم نہین ہی اشارہ [illegible]
کے دعا امیر کو ہم الٹی جاتے ہین بعد تھوڑی تمام ہو نکالا جائیگا آخر امیر راضی ہوا اور کہا ای ارزق پہلے
پہلے چند دیوون کو حکم کر کہ وہ مجھکو مدائن مین لیجائین غرض امیر تخت پر سوار ہوا چار دیو امیر کو مدائن مین
لائے جب بارگاہ نوشیروان مین امیر آیا اپنی تئین ظاہر کیا بختک دیکھکر حیران ہوا امیر کو خبر کیا اور کہا
آپ کیون تشریف لائے ہین امیر نے کہا اب شاہ تو نے نہین سنا کہ اپنی [illegible] بادشاہی [illegible]
کہ امیر ابراہیم کے اولاد مین ہی کوئی اسکو قتل کر سکتا ہی یہ چار دیو مجھکو لیکر آئے ہین اگر کہو [illegible]
نوشیروان نے تمام شہر کے لوگ امیر کیا جاتے ہین یہ سنکے رنگ نوشیروان کا زرد ہو گیا اور بختک کا
[illegible] بانی ہو گیا سردار سب حیران ہیے نوشیروان نے کہا ای خواجہ مجکو [illegible] خبر
نہین امیر نے کہا گرشتہ الصلوات اب امیر اشارہ دیکھلائی پردہ قاف کو جاتی ہین اور شہپال نے

ضیافت کرنی کہ یہ طالب بہی ہی اگر تو نے اونکی کسی کے [illegible] دیو تیرا علاج کر سکتی ہین نوشیروان نے امیر سے
اقرار کیا کہ جب تک امیر سے نہ آوینگے جنگ جہانگ نکرونگا غرض امیر نے یہ کلام نوشیروان سی لکھوائی
اور مہر کروالی بعد قلم دوات اور دستار [illegible] کے امیر نے لیے اور مکہ مین آیا اور سارا احوال امیر سی بیان کیا
وہ دن تو گذرا اور سویرے امیر غسل کر کے بارگاہ مین آکر بیٹھے سردارون نے تصدق اوتاری امیر نے
سردارون سے کہا کہ مین تو قاف کو جاتا ہون امیر کو اپنی جگہہ مین مقرر کیا سب نے بادشاہت اور اطاعت
اسکی قبول کی سبھی امیر کو نذر گذرانی امیر نے غل مچایا کہ مین لائق بادشاہت کے نہین ہون امیر نے
[illegible] راضی کیا [illegible] ایک عیار [illegible] نام [illegible]
[illegible] بہرام [illegible] معلوم ہو کہ معروف شاہ مازندرانی نے اکر قلعہ [illegible]
زخمی کیا ہی [illegible] بہرام امیر سی رخصت لیکے
روانہ ہوا **داستان زیر باد بند** اب وہ کلمہ زیر باد بند کی سنو کہ امیر نے بختیار شاہ [illegible] کو بادشاہ
نام زیر باد بند کا کیا تھا اور داراب [illegible] اور عبد العزیز شاہ کو اطاعت گذار بختیار شاہ کا کیا تھا
ایک روز داراب اپنی عزیزون [illegible] مین بیٹھا تھا مجلس [illegible] گرم ہوئی جبکہ خوب نشہ ہوا حکم
کیا کہ بت لاؤ جبکہ بت آئی داراب نی کہا [illegible] کیا سنا اب جاتا ہون کہ [illegible]
[illegible] ہو وہ بت کو سجدہ کرے [illegible] کے بیلی داراب نے سجدہ کیا بعد [illegible] اور عبد العزیز
نے سجدہ کیا [illegible] ہزار آدمی کو گمراہ کیا بعد اسکے اوسی عالم [illegible] مین مست ہو گیے
[illegible] بارگاہ بختیار شاہ مین آیا اور بختیار شاہ کو سلام نکیا عبد العزیز نے بت منگا کر رکھا اور
کہا جو کوئی اسکو [illegible] پر رکھا ہو وہ سجدہ کرے وہ جو گمراہ تھی انہون نے سجدہ کیا مگر بختیار شاہ اور
سلسال شاہ نے سجدہ نکیا داراب نے کہا تم نے سجدہ کیون نکیا کہ یہ دین قدیم ہمارا ہی بختیار شاہ نے
کہا تم گمراہ ہو کہ ایسا کام کرتے ہو آیا حمزہ کو کچھ دور دیکھا ہی آتا حمزہ کا کچھ مشکل نہین تم کس خیال
مین ہو داراب نے کہا انکو پکڑ لو غرض بختیار شاہ کو قید کیا بیٹا اوسکا سلسال شاہ نکل گیا اور لشکر
امیر مین آیا لندہور سی سارا احوال بیان کیا لندہور [illegible] اور امیر سے رخصت لیکے طرف زیر باد
بند کے روانہ ہوا اور امیر طرف پردہ قاف کے روانہ ہوئے امیر نے پایہ تخت کا [illegible] پکڑ لیا اور کوہ [illegible]

امیر نے امر کو رخصت کیا امر نگیا آخر دیون نے پہر تخت اوٹھا لیا اور تخت بلند ہوا امیر بھی تخت کے
دوڑا جاتا تہا آخر تخت نظر سے امیر کے غائب ہو گیا امیر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا حضرت خضر
آئے امیر کو اوٹھایا اور ملکہ کو امیر کو بھیجا امیر کو ہین اکر تخت پر بیٹھا باب دو کلمہ امیر کے سبز جانا باغ میں اور زیارت میں
اور گرز سام کا پانا اور وہان دو روز امیر چلے گئے دوسرے دن ایک باغ امیر نے دیکھا سلطان ارزق سے پوچھا
کہ یہ باغ کس کا ہی اوسنے کہا یہ باغ سام بن نریمان کا ہی اسمین ایک گنبد ہی اور گنبد میں تین قبریں
ہین ایک قبر سام کی اور ایک رستم کی اور ایک سہراب کی ہی امیر نے کہا تخت ہمارا اس باغ میں اوتارو
امیر نے قبرونکا طواف کیا فاتحہ پڑھی کہ امیر کو خواب ہوا تینون پہلوانونکو امیر نے دیکھا امیر نے سام سے
گرز طلب کیا سام نے گرز امیر کو بخشا کمان رستم سے طلب کی رستم نے کہا تم کمان [illegible] بعد
امیر نے سہراب سے خنجر طلب کیا سہراب نے دیا خنجر تخت امیر خواب سے بیدار ہوئے گرز سام
کا اوٹھا لیا خنجر سہراب کا کمان لیا رستم کے کا [illegible] تخت پر سوار ہوئے اور قاف سے [illegible] امیر نے
ایک حصار دیوار فولاد کا دیکھا امیر نے کہا یہ کیون دربند ہی سلطان ارزق نے کہا یہ یہی دربند قاف ہی
اور یہ دربند ایک دیو کے حوالے ہی کہ نام اوسکا دیو راہدار ہی اور دیو عفریت کو بہی خبر کرتا ایک
آدمزاد کے ہاتھ سے مارا جائیگا اسواسطے اوسنے دیو راہدار کو بیابان مقرر کیا ہی کہ تو اوس آدمیکو زندہ پکڑ نہ
غرض وہین امیر اوترے اور نماز پڑہنے لگے اوسیوقت دیو راہدار آیا سلطان ارزق اور سلاسل اور جلاجل [illegible]
اور دیونکو پکڑکے لے گیا امیر نماز سے فارغ ہوکر دیکھا کوئی نہیں ہی حیران ہوئے [illegible]
امیر عبادت خدا مین مشغول ہوئے جبکہ صبح ہوئی الغرض امیر کمر ہمت کو باندھ کے [illegible]
ایک چشمہ ملا درخت سایہ دار کے نیچے ایک پیر مرد بیٹھا تہا عبادت خدا مین مشغول تہا امیر نے
اوسکو سلام کیا پیرمرد نے جواب سلام دیا اور کہا تم کہان سے آئے ہو امیر نے سارا ماجرا بیان کیا پیر مرد نے
کہا تم غمگین نہو تمہارے کار نمایان ہونگے کہ تاقیامت نام تمہارا رہیگا امیر نے نام اوسکا پوچھا اوسنے
کہا میرا نام عبد السلام اسکندر کہتے ہین تمام جہان کی مین سیر کی ہی اور بیابان [illegible] ہون امیر نے
کہا مین کوہ قاف کو جاؤنگا کہ اسمین حضرت خضر اور حضرت الیاس تشریف لائے امیر سے کہا
تمکو حکم نہین ہی کہ قاف کو جاؤ یہ کہہ کے چلے گئے بعد پیرمرد امیر سے کہا کہ مین بہت سی فکر مین [illegible]

اور یہ بھی دیکھا ہی کہ عرب سے ایک شخص خروج کریگا کہ نام قاف میں اوسکا [illegible] ہوگا اور نام اوسکا حمزہ عرب ہوگا
امیر نے کہا وہ میرا نام ہی حکیم نے کہا نام خدا تعالی رکھو یہ دربند حکم سلیمان سے کہلیگا تم اندر جانا امیر نے کہا
کب کہلیگا اوسنے کہا [illegible] اور تم اندر جانیکی کہنا کہ میں مہمان دیو راہدار کا ہون سب تمکو راہ دینگے غرض
جمعہ کی روز امیر اگر دروازہ پر بیٹھے کہ ناگاہ صدا آئی اور وہ دربند کہلا امیر اوس دربند میں آئے تو دیو بہی
ہاتھ میں سپر امیر کے دوڑے اور کہا آدمیزاد تو کہان سے آیا ہی اور جائیگا امیر نے کہا مین مہمان راہدار کا ہون
غرض [illegible] انہون نے امیر کو راہ بتادی امیر آگے چلے [illegible] راہدار میں آئے دیکھا کہ دیو [illegible] طرف بیٹھے ہین
[illegible] اور درخت پر بیٹھا ہی امیر نے سلام علیک کہی اور تعریف خدا کی کی دیو نے کہا تم کون ہو
امیر کہا مین مہمان راہدار کا ہون راہدار نے کہا [illegible] راہدار [illegible]
راہدار نے کہا تم کہان سے آئے ہو امیر نے کہا مجکو معلوم ہو کہ مین [illegible] دنیا میں تم [illegible] شہبال [illegible]
[illegible] مجکو [illegible] اور بیابان [illegible] آئے تو نے اونکو قید کیا ہی [illegible] قاف [illegible]
دیو مین [illegible] عفریت کو قتل کرکے ابھی [illegible] راہدار [illegible] اور کہا ایک علامت عفریت کا
مین ہون اگر وہ حکم دے تو مین تمکو [illegible] امیر نے کہا مجکو اوس سے کیا کام ہی راہدار نے کہا مین تجکو [illegible]
[illegible] امیر نے کہا مین تجکو قتل کرونگا راہدار [illegible] اور آواز دیونکو [illegible]
دوڑے امیر نے تلوار کہینچی اور چند دیونکو قتل کیا راہدار غصہ میں آیا اور کہا ای نامردو ایک آدمی [illegible] قتل نہین کرسکتے
غرض آپ اوٹھا [illegible] امیر پر [illegible] امیر نے ضرب [illegible] تلوار کمر پر اوسکی ماری کہ دو ٹکڑے ہو [illegible]
راہدار کے [illegible] لڑائی ہونے لگی ایک [illegible] اور امیر نے دیونکو مار [illegible] بعد حضرت خضر
[illegible] امیر نے سلطان ارزق وغیرہ کو خلاص کیا اور تخت پر سوار ہو کے طرف گلستان ارم
روانہ ہوئے اب امیر [illegible] باقی داستان [illegible] بعد چند روز کے
[illegible] وہان [illegible] بعد چند روز کے [illegible] کوہ سراندیب کی [illegible]
شہبال [illegible] لشکر [illegible] عبد العزیز [illegible]
آیا شہبال [illegible] لشکر [illegible] قتل کیا [illegible] مقابلہ کیا
گرز [illegible] شہبال [illegible] شکست [illegible] سوار [illegible] سراندیب [illegible]

لندھور کو جاسوسوں نے راہ میں خبر پہونچائی کہ داراب نے قلعہ سراندیب لے لیا ہے سنکے لندھور غضب میں
آیا اور بدن کانپنے لگا بخار چڑھ آیا بیمار ہوگیا عادل شیردل بھی ہمراہ تھے سب لشکر نے ہمراہ داراب نے طبل جنگ
بجوایا اور میدان میں آیا عادل شیردل نے مقابلہ کیا آخر جو طبل بازگشت بجوا ایک پہر رات گئی تھی جو لشکر شاہ
کے بیچ میں شہاب ہندی نے عرض کیا کہ بہادر جاری کو سپرد لشکر بہرام کے خاقان چین کا بڑا بھائی لگا ہے سو
جا کے میں اونکو آرام لائی پوشی ہو رہی ہے نامہ لکھو کہا اور لیکر بہرام پاس آیا اور بارگاہ میں آکر بیہوش ہوگیا
بہرام کے لوگوں نے ہوشیار کیا اور نامہ بہرام کو دیا بہرام نے نامہ پڑھ کے احوال سے مطلع ہوا اور اوسی وقت
بہرام روانہ ہوا اور بہرام نے اپنی تیغ تین روز میں لشکر لندھور میں پہونچا لندھور نے بہرام کو گلے لگایا
اور داراب کی شکایت کی بہرام نے کہا کل میں مقابلہ کرونگا دیکھونگا کیا حال کرتا ہوں صبح ہوئی
ہوئی طبل بجوایا صبح کو دونوں لشکر صف آرا ہوئے نشو اطلا نے فیل اپنا نکالا اور مرد طلب کیا بہرام نکلا گرز بازو میں
گرگدن بہرام کا مار کر آ گیا بہرام نے فیل کو اوسکے مار گرایا ہوئی جب شام ہوئی
نشو اطلا نے شکست سے نہ مانا لیا اور کہا کل میں جنگ کرونگا جب بہرام کیا نشو اطلا نے کہا اور
چلا گیا جب دونوں لشکر اپنی اپنی آرامگاہ میں آئے داراب نے نشو اطلا سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا
سپہ بہرام کے سامنے کیا نشو اطلا نے کہا تم مجھے زبردست سے نعمان بہزاد نے عرض کی کہ اگر حکم
ہو تو میں بہرام کو پکڑ کے باندھ لاؤں داراب وغیرہ نے کہا اچھا بس نعمان رات کو گیا اور بہرام
کو پکڑ لایا عبد العزیز نے حکم کیا کہ بہرام کو ستون بارگاہ میں باندھ دو اور اسی وقت شہر میں لشکر
لندھور میں غل ہوا کہ نشو اطلا کا مقابلہ کیا نشو اطلا نے فیل سر پر کھینچ کر مارا ہوئے
سر کو پھر اوسی مرکب کی پشت پر لگا کر مرکب کا پیٹ کٹ گیا پھر نشو اطلا گر گیا تب ہوئے
دوڑے اور پکڑ کر داراب لائے اور نشو اطلا زخمی گیا لندھور کے ہمراہ تھا لندھور بھی
بیدار ہوا اور پوچھا یہ کیا غل ہے اور شور مچا شہاب نے سارا احوال بیان کیا لندھور کو غصہ
آیا کہا میرا اصلاح اللہ عادل شیردل اور اسکندر دہلوی نے عرض کی کہ ایسے حال میں کسطرح مقابلہ
کیجئے گا لندھور نے کہا میں اسی حال میں مقابلہ کرونگا وہ جب ہو رہی تھی آخر لندھور نے صلاح دی
برآمد کیا عمود کاندھے پر کیا فیل پر سوار ہوکے بارگاہ سے باہر آیا کہ نشو اطلا کی نگاہ

لندھور

لندھور کے ڈرسے جا کے لندھور نے جا رہا لندھور کے دیکھ اور صلابت سے منکسر ہوا لندھور کے مارے
نے اوسی حال میں ضرب کمر نشو اطلا کی پر رکھا اور ایسا گرز مارا کہ مع فیل نشو اطلا برابر ہوگیا
داراب اور عبد العزیز کو شکست دیکر بھاگے لندھور نے آگے بہرام کو چھڑایا اور بارگاہ اور خزانہ سب
داراب وغیرہ کا لوٹ لیا اعظم کلاہ جیو داراب کا صوبہ دار تھا اوس نے دروازے کھلوائے اور باہر آکر ملازمت
لندھور کے گیا لندھور نے اوسکو خلعت دیا سرفراز کیا شہر میں آکر لندھور تخت پر بیٹھا شہبال کو
قید سے چھڑایا اور لندھور نے گلے لگایا داراب عبد العزیز بھاگے راہ میں مالک اجمیر کے بیٹے کیا کہ جانا
تمہارا زیر پا و نہ مناسب نہیں اونکو تو راہ میں چھوڑ دو اب ذکر امیر بادشاہ عرب صاحب قران
آغاز گرفتاری امیر کا اب داستان امیر کو کہ سلاسل نے ایک کو شہبال بن شہرخ کے پاس روانہ
کیا اور کہا کہ شہبال کو خبر کیا اور سارا احوال جا بجا بیان کیا اور آنا مقابلہ کا سعد امیر کو بہی
بتایا کہ شہبال سے عجب نہیں ہوا اور حال امیر کو یہاں آیا تو بہی اونہیں امیر نے ایک شہر دیکھا
پہونچا کہ سلاسل شہر سے سلاسل پر کیا کہ شہر شہبال کا ہے مگر مجھے تعلق رکھنا ہی ہے اسمیں
ہوں امیر نے کہا تو مجھکو بھی مکان میں اوتارو سلاسل نے عرض کیا کہ اگر شہبال اوسکو جانے تو مجکو
زندہ نہ چھوڑیگا امیر نے کہا میں نہیں جانتا میں تو یہیں اوترونگا غرض سلاسل لاچار ہو کر امیر کو لا کر اپنے
مکان میں اوتارا جاسوسوں نے جا کر شہبال کو خبر پہونچائی شہبال غصہ میں آیا اور عبد الرحمن سے کہا
کہ اس بدبخت نے یہ کیا حرکت کی عبد الرحمن نے کہا ابہی شاہ اسمیں گناہ کچھ سلاسل کا نہیں امیر نے
اوتر میں اپنی خوشی سے سر بدن شہبال سوار ہوا اور حکم کیا کہ دونوں طرف دیو پری صف باندھے کھڑے ہوں
اور زرہ پہنا ہو لے شہبال کے امیر پر چڑھا اور اودہر سے امیر سوار ہو کر تخت پر چلے جب کہ نظر شہبال کی امیر پر
پڑی بے اختیار ہوا عبد الرحمن جنی بھاگا اسی آدم زاد کو دیو لیکر کسطرح ہوگا عبد الرحمن نے کہا ابہی
اسی نے مارا ہر اکبر دیو تعین ہو کسی دیو کو بہیجے کہ ایک منٹ اس آدم زاد کو لگا کے سارا حال کہو
معلوم ہو جاتا کہ شہبال نے مظلوم طراق دیو کو بہیجا کہ اس آدم زاد کو پکڑ لا دیو امیر پاس آیا اور کہا کہ آدم زاد
تو کہاں جاتا ہے بادشاہ کا ہمارے حکم نہیں ہے کہ تو آگے بڑھے امیر نے ایک منٹ میں کام دیو کا تمام
کیا شہبال یہ دیکھ کے ہنسا اور دوڑ کے امیر کو گود میں اوٹھا لیا تخت پر اپنے بیٹھا لیا اور نثار

کرتا ہوا اپنی بارگاہ میں لایا اور اشارہ کیا کہ بیٹھو امیر نے دونوں طرف نگاہ کی دیکھا کہ تمام دیو پری اور
شہزادے باہر دربار کے جا بجا اپنی اپنی صندلیوں پر بیٹھے ہیں مگر سامنے تخت شہبال کے ایک کرسی خالی
بچھی ہے جو ادہر نگاہ امیر نے اوسکا خاطر شہپر اوٹھایا اور ادھر اگر جیتے بیٹھے ہو کرسی بلکہ آسمان پری کی یہہ خبر بلکہ آسمان
پریکو ہوئی کہ شہبال ایک آدمزاد کو واسطے مارنے عفریت کے لایا ہی اور اوسکی کرسی برابر بچھائی ہی آسمان
پری سنکے غضب میں آئی خیمہ چابلی کہہ ربا کے شیلمانی میں آئے جیسکے داخل بارگاہ ہوئی ایک شعلہ اوٹھا
اور جون نظر آسمان پری کی جمال باکمال صاحبقران پر پڑی تھی نظر کہ بجلی آفت کی تہی وہ نظر کی
وہ طاقت نہیں بیہوش جا بار نگاہ کے ساتھہ صبر رخصت ہوا ایک آہ کے ساتھہ طبع نے ایک
جنون کیا پیدا اشک نے رنگ خون کیا پیدا مت جانی لگا گریبان تک چاک کی پہنچا ہونا
داماں تک کہیں ایسی صورت نہ کہی گئے تیر عشق کا لگا انکے پار نکل گیا قریب تھا کہ غش
کہا کے گر پڑے مگر اپنے تئیں سنبھالا اور دل میں اپنی کہا کہ ای آسمان پری ایسا نہو کہ تو اس آدمزاد سی
گرفتار ہو جاوی [illegible] تب شہبال کو مجرا کیا اور پاس شہبال کے تخت پر بیٹھ گئی بعد ایک
ساعت کے آسمان پری نے شہبال سے پوچھا کہ آدمی زاد جو دنیا کے بردیا پر ہی آیا ہی وہ یہی ہی اور
اور سب ہی تعریف امیر کی شہبال نے کی کہ رابرا کو اسطرح مارا ہی بعد آسمان پری جب نے امیر سے پوچھا
کہ تم نے کس طرح رابرا کو اور طوم طراق وند انکو مارا اور اب عفریت کو قتل کر دیگا امیر نے جواب دیا اگر عنایت
الہی شامل حال ہی تو عفریت کو مارونگا واللہ کہ آدمزاد اور کیا دیوزاد غرض ضیافت امیر کی شروع ہو سب
ناچ پر نگاہ ہونی لگا جاسوسوں نے یہہ خبر عفریت کو کہ ارجنگ دیو نے ایک نامہ شہبال کو لکہو نہیں
جا کر اوس آدمزاد کو عین بارگاہ میں شہبال کے کہا جاؤنگا اگر اسمیں فرق ہو تو ارجنگ میرا نام نہیں
عفریت یہہ سنکے بہت خوش ہوا اور نامہ لکہہ کے ارجنگ کے تئیں دیا جابر برار دیو [illegible] ارجنگ لیکر بارگاہ
سلیمانی میں آیا ایک شور اوٹھا شہبال نے پوچھا کہ غل کیسا ہی عرض کیا کہ ارجنگ سپہ سالار
عفریت کا نامہ لایا ہی شہبال نے کہا نہیں معلوم کہ حرامزادہ کیا مطلب رکہتا ہی غرض ارجنگ سامنے شہبال
کے آیا چیں بجبیں اکر شہبال کو سلام نکیا اکڑ کر سامنے کہڑا ہوا اور نگاہ تیز سے شہبال کو دیکہا اور نامہ
شہبال کے تئیں دیا لکہا تہا پہلے تعریف ابلیس کے بعد یہہ کہ ای شہبال میں نے جو سمجہایا مگر تو نے

نصیحت تو نے نمانی بہتر یہہ ہی کہ آسمان پریکو مجکو دی اور وہ آدمی زاد کہ جسنے رابرا کو مارا اور تیرے
مجلس میں آیا ہی اوسکو باندہکی میری پاس بہیجدے اگر تو نے یہہ کام نکیا تو وہ کام میں کرونگا کہ تو
یاد کریگا شہبال نے ارجنگ سی کہا کہ حضرت سلیمان نے کہا ہی کہ جو عفریت کو ماریگا وہ کشندہ
رابرا ہی تو اسنے رابرا کو مارا ہی کشندہ عفریت کا یہی ہی اوس عفریت سی کہدے جا کہ اگر تو نے
اسکا تو کچہ مکر کیا تو بہتر نہیں تو اپنی سزا کو پہونچیگا بعد امیر نے شہبال سے کہا کہ یہہ مجکو دیکہی ہی میں بے
دیکہی ان شہبال نے ارجنگ سے کہا کہ خبردار ہو اور نامہ امیر کو دیا جبکہ نامہ امیر نے پڑہا غصہ میں آکے
نامہ کو چاک کر ڈالا ارجنگ یہہ دیکہکی خفا ہوا اور کہا ایک تو تو نے رابرا کو مارا اور دوسری نامہ
خداوند کا چاک کر ڈالا تجکو تو حکم عفریت کا ہی کہ تجکو زندہ نچہوڑوں اور کہا جاون باندہکی خدمت
خاقان کے پاس لیجاؤں امیر نے کہا ای مردک اگر قوت رکہتا ہی تو آ اور مجکو باندہکی لیجا اور اگر زندگی
اپنی چاہتا ہی تو اطاعت شہبال کی قبول کر یہہ سنکی ارجنگ نے وار شمشیر کا امیر پر مارا امیر نے
رد کر کی تلوار [illegible] ارجنگ کو اور بعضی روایت میں یہہ ہی کہ امیر نے چیر ڈالا ارجنگ کو اور
دیوونکو قتل کیا چند دیو بہاگ کے عفریت پاس آئے اور تمام حال بیان کیا اب عفریت سنتا
لاکے ہو رہی طرف گلستان ارم کے چلا داستان زیر و زبر کرنے [illegible] جبکہ ملک اجرو کی نے داراب اور
عبدالعزیز [illegible] کو اوسنے بعد چالیس روز کے برابر شہر سراندیپ کے پہونچی لندہور بھی قلعے سے باہر آیا
طبل جنگ بجا ملک اجرو کی اور دوسری روایت میں شاہ غوق اجرو کی نام تہا سید اللہ [illegible] آیا
طبل لندہور نے مقابلہ کیا تمام دن لڑا [illegible] داراب [illegible] باز گشت بجوا اور اپنی اپنی بار
میں آئے داراب [illegible] لندہور کو تو نے کسطرح پایا [illegible]
وہ سنکی میں [illegible] نگاہ [illegible] اپنا حرم سرا میں آیا جا [illegible] اوسکی [illegible]
اکر [illegible] پاس [illegible] آرا اور [illegible] اور نامی دو نو دختروں نی کہا کہ آپ غم [illegible]
اس [illegible] لندہور اور [illegible] کو باندہ کی آپ پاس لی آتی ہیں غرض [illegible] کو نامہ [illegible]
[illegible] لندہور پاس بہیجا اور چالیس روز کی مہلت مانگی لندہور نے مہلت دی [illegible]
نی [illegible] کی ایک [illegible] اور سب سے خواصوں کو اپنی ہمراہ لیا اور ایک صحرا میں [illegible]

لندھور اور بہرام صورت نگار کو چلا کرتے تھے جبکہ اوس صحرا میں پہونچے چند عورتوں کو دیکھا کہ سیر
کرتی ہیں جہان آرا اور جہان افروز بہت خوبصورت تھیں لندھور کی نگاہ اونپر پڑی بہرام
سے کہا ایک میرے حصہ کی اور ایک تمہارے حصہ کی بہرام نے کہا خدا جانے یہ کون ہیں اوس وقت
دایہ آئی دونوکو مجرا کیا اور کہا آپ تشریف لائیے ملکہ ہماری آپکو بلاتی ہیں لندھور اور بہرام اوسکے
دروازے پر پہونچے دایہ سے کہا وہ ملکہ کہاں ہے اور کس کی بیٹی ہے دختر میں ہیں دایہ نے کہا یہ دونو دختر
شاہ روم کی ہیں اب آپ چلو میرے انکو تشریف فرما ہوں کہ میں تمہارے عشق میں لگی ہوں
بے دونو صاحب امیر لشکر میں ہیں پر آئے انکو دایہ اب خیمہ کو ساتھ لیا اور دروازہ خیمہ پر آئے
دایہ نے دونوکو لاکے اندر خیمہ کے مسند پر بٹھایا بعد ایک ساعت کے دونو دختر بھی آئیں ایک ساز
بجانے لگی دوسری ساقی گری کرنے لگی لندھور نے کہا میرے ہمراہ ایک عیار خوب ساز بجاتا
ہے اگر کہو تو اوسکو بلالیں غرض دایہ جاکے بلالائی وارا ب کلمرتے آنکے بازو کے کھڑا ہوا لندھور
نے فرست پانو کیطرف اشارہ کیا کہ یہ تیرے حصہ کی ہے وارا ب بھی بیٹھ کے ساز بجانے
لگا القصہ ایک دو ساعت میں تینوں بیہوش ہوئے صندوق میں بند کرکے باپ پاس اون کے
شاہ روم نے تینوں کے صندوق دریا میں ڈال دئی اور آپ اوسی رات کو اکروارا کو خبر کے
اوسمیں مصلحت کی اور شبخون لشکر لندھور اور بہرام پر مارا عادل شیر دل بھی پر اور شبل ابن
خوب لڑے آخر گرفتار ہوئے بارگاہ اور خزانہ لوٹ کے وارا ب وغیرہ طرف امیر کے روانہ ہوئی
اب انکو وہیں چھوڑو اب چند کلمے امیر کے سنو اب داستان امیر کے سنو جبا بوزرجمہر
پاس آور کہ جب امیر قاف کو اٹھارہ دن کے وعدہ پر گئے اور ایک سال پھر گذر گیا مہرنگار غم میں امیر کے
روتی تھی امیر نے بلا کر کہا ای بوزرجمہر ایک برس گذرا امیر کے کچھ آپ نے فراق میں اونکے
روتے ہوئے تم جا کے خواجہ بوزرجمہر سے خبر امیر کے پوچھو اور بس ایسی صورت بدل کے مدائن میں بوزرجمہر
بہر پاس آیا خواجہ نے امیر کو اندر بلایا اور کہا کس واسطے آئے ہو امیر نے مہرنگار کا حال بیان کیا کہ امیر اٹھارہ
دنکے وعدہ پر قاف کو گئے برس روز ہوا خبر نہ ملی خواجہ نے رمل کو دیکھ کے امیر سے کہا کہ ای امیر معلوم ہوا مجکو
ہمکو نہیں ملتی ہمکو نا امیر اٹھارہ برس کے بعد آئینگے امیر یہ سنکے بیہوش ہوگیا جبکہ ہوش میں آیا بہت

سپی کا کاغذ لکھے مضمون اس کا ایک شاہ کہ بعد امیر حمزہ کے بعد آئے نگر بوزرجمہر کہا اب
اسپر اپنی مہر کرو میں بوزرجمہر نے سب کاغذ پر مہر کر دی واسطے تشفی مہرنگار کے امیر نے کاغذ
تیار کئے بعد بوزرجمہر نے امیر سے کہا کہ دو تین روز میں زوبین اور ہرمز و فرامرز و بختیارک وغیرہ
ساتھ لاکے سوار سے مکہ کو جاتے ہیں یہ سنکر امیر روانہ ہوا اور لشکر کفار بھی قریب مکہ
کے پہونچا امیر نے صورت ایک لڑکی کی نواسے کی بنا کر اور ساتھ لشکر ہرمز و فرامرز کے تھی نوازی
کرنے لگا زوبین و ہرمز و فرامرز و بختیارک یہ آواز سنکے بہت خوش ہوئے اور ابن عیار نے کہا
کہ اسکو ہمارے پاس لے آؤ عیار اوسکو بارگاہ میں ہرمز کے لائے زوبین نے کہا ای لڑکے تالاب کتنی
کتنی دور ہے امیر نے کہا اگر راہ راست کو جاؤ تو جیہ فرسخ ہے اور اگر دست چپ کی طرف جاؤ
تو دو منزل دونو سنگ کی راہ ہے اور اگر طرف مکہ کی ارادہ جانیکا ہو تو دوسری راہ سے بہت دور ہے
خوب ہیں زوبین بہت خوش ہوا اور امیر کو ہزار اشرفیاں اور خلعت دیا امیر نے مجرا کر کے
لئیں اور روانہ ہوا اور ایک ریگستان میں اون سبکو ہلاک کے آپ ہیرا کر اوسی تالاب پر پہنچے
زوبین نے کہا اوس عرب بچے کو لاؤ ہر چند تلاش کئے کہیں پتا نہ لگا بختیارک نے جانا کہ یہ کام
امیر کا ہے لشکر کو خبر کے راہ راست پر لایا ہرمز نے کہا کہ خبر لاؤ عیار گئے اور دیکھا کہ پانی نہیں اور امیر
بیٹھا ہے زوبین کو خبر دی زوبین سوار ہوکے آیا اور امیر کو گھیرا امیر چار سو کافروں کو مار کے نکل گیا
اور مہرنگار سے کہا کہ بوزرجمہر نے یہ بھی کہا وعدہ کیا ہے کہ آوینگے اور وہ رقعہ ملکہ کو دکھایا ملکہ نے
کہا بوزرجمہر کی خبر امیر کے کیونکر نہ رہتے ہوں گے امیر نے کہا ای ملکہ مجکو یہ معلوم ہے کہ میں سو بلا میں
گرفتار ہوں ملکہ نے یہ سنکے جانا کہ امیر ہیں کہتا ہے ایسے ہو رہی امیر اگر تخت پر بیٹھا سوار و
اگر مجرا کیا امیر نے کہا ایضاً خواجہ بوزرجمہر نے کہا ہے کہ امیر جس دن آئینگے مگر ہرمز
و فرامرز و زوبین و بختیارک بہر آتے ہیں لشکر گران ہمراہ ہے عادی نے کہا ہم موجود ہیں آنے دو
امیر نے کہا امیر مجکو اپنی جگہ مقرر کر گئے ہیں جب تک وہ آویں جو میں کہوں اوسکو قبول کرو
سبھی نے کہا ہمکو قبول ہے پس امیر نے قلعہ کو بند کیا اور چالیس میں جا نول جا دیکھی مقرر کی اور
ایک سائبان دروازہ قلعہ پر بنایا امیر اوسکے نیچے بیٹھا اور تمام سرداروں نے بیٹھا اور ناچ ہونے لگا

که زوبین وغیره وسعدان آئی اور امیر کو آواز دی که بہتر یہی ہی که ملکہ ہماری حوالی کردی که نوشیروان نے انکو
ملکہ کو دیا ہی یا اور اگر نه دیگا تو تمام قلعہ کو خاک سیاه کر دینگے اور تجکو زنده نچھوڑینگی امیر نے کہا ای نابکار
جو کچہ تیری بات سے ہو قصور نکر بس زوبین نے جنگ قلعہ سے شروع کی کہ [illegible] ان ہوئے
کہا قلعہ کو گھیر لو غرض چہ مہینی تک [illegible] رہا تمام قلعہ میں آذوقہ تمام ہوا اور [illegible] اگر عادی [illegible]
سبکو بہر اولیکی امیر پاس آیا مجرا کیا اور کہا ای بادشاه آپکو معلوم ہو کہ آذوقہ نہیں رہا اب [illegible] آج تم جاؤ کل
اسکا جواب دونگا غرض سبکو رخصت کر کے امیر انکون لشکر زوبین میں آیا اور بہت سے پاسبانوں کو
مارکے زوبین کو حوالی گیا بعد انکی [illegible] امیر کو لایا اور الله کے دروازہ قلعہ پر [illegible] لٹکایا جب صبح ہوئی
بختیارک بارگاه سے برہون آیا شور برپا دیکھا حال پوچھا لوگوں نے کہا کہ کوئی زوبین اور سرداروں کو چرا
لی گیا یہ سنکی بختیارک بہت پریشان ہوا کہ عیاروں نے خبر دی کہ امیر نے وہاں سب کو دروازہ قلعہ پر لٹکایا
بختیارک تمام لشکر ساتھ لیکر سامنے دروازہ کی آیا اور کہڑا ہوا اور کہا [illegible]
دو سہ روز میں امیر نے کہا ای بختیارک تمہارا کچہ کام نہیں مگر لشکر میرا ہو گا [illegible] آذوقہ [illegible] دی ہیں انکو
نہر حوالے کرو دوں بختیارک نے اوسیوقت جو کچہ کہ امیر نے مانگا دیا بعد امیر نے [illegible]
خبر آنا جنگ [illegible] روانہ ہونا عفریت کا گلستان ارم کو [illegible] عفریت نے سنا
کہ [illegible] جنگ [illegible] کیا [illegible] گلستان ارم
کو آیا شہبال [illegible] عفریت [illegible] طبل جنگ بجوایا [illegible] جنگ [illegible]
ار جنگ کا نکلا اور امیر کو آواز دی کہ ای آدمزاد تجکو میں بلاتا ہوں کہ [illegible] امیر برابر
اوسکے آئے [illegible] جنگ کے [illegible] آیا [illegible] کیا
بازگشت بجوایا عفریت آیا اور اپنی بارگاه میں بیٹھا اور [illegible] بات [illegible] ملعونہ [illegible]
عفریت کی آئی اور عفریت کو بہت سا دلاسا دیا اور کہا ای فرزند [illegible] کیا [illegible]
[illegible] عفریت نے کہا [illegible] ملعونہ کا [illegible] ایک گوشہ میں [illegible] اور کہا ای [illegible]
دیکہو کہ اس آدمزاد سے [illegible] لڑائی میں [illegible] ملعونہ نے [illegible]
اور بند بند اوسکا کاٹیگا اور کہا ای فرزند جان کہ اس آدمزاد کو [illegible] عفریت نے کہا

۲۳۱

پہلے [illegible] ملعونہ [illegible] عفریت [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] ملعونہ [illegible] عفریت کو [illegible] کیا اور کہا ای
[illegible] آدمزاد کی [illegible] عفریت نے [illegible] کیا
امیر [illegible] مقابلہ [illegible] نہیں [illegible] شہبال
میں [illegible] عفریت نے طبل [illegible] شہبال [illegible] طبل [illegible] دونوں لشکر
[illegible] عفریت کی طرف سے [illegible] امیر نے [illegible] مقابلہ کیا [illegible]
[illegible] عفریت [illegible] عفریت نے [illegible]
[illegible] آدمزاد کا مقابلہ [illegible] طبل بازگشت بجوایا [illegible] عفریت [illegible] شہبال
[illegible] بارگاه میں [illegible] بارگاه شہبال [illegible] شہبال کو خبر [illegible] عفریت
[illegible] شہبال نے [illegible] بارگاه میں اوسکو
[illegible] آسمان [illegible] واسطے [illegible]
ہوا [illegible] شہبال [illegible]
سلطان [illegible] آسمان [illegible]
ارزق [illegible] شہبال [illegible] حال بیان کیا
شہبال [illegible] واسطے [illegible]
امیر کو [illegible] شہبال [illegible] تخت پر [illegible]
اور [illegible] شہبال [illegible] عبد الرحمن [illegible] عبد الرحمن نے
[illegible] عفریت [illegible] شہبال [illegible] عفریت
اپنی بارگاه میں [illegible] عفریت نے [illegible]
ملعونہ [illegible] عفریت نے [illegible] سلام [illegible] امیر [illegible]
عفریت بہت خوش ہوا [illegible] عفریت کی امیر [illegible]
[illegible] امیر کو [illegible] عفریت کو

امیر کو

دیکھا عفریت نے کہا ای آدمزاد اب کیا حال تیرا ہے امیر نے کہا ای حرامزادی تو نے مجھکو قید کیا اور ایک تخت پیر پر کیا
دیا اونچے ستون اوپر میں اونکو باندھ دیا عفریت نے کہا ای آدمی تو مجھکو پہونچ کے میں اپنی اوپر بلا [illegible] کو
حکم کیا کہ گردن اوسکی مارے اوس وقت مستورہ دیو نے عفریت کے پاس آکی امیر پر عاشق ہوئی تھی عفریت سے کہا ای بچہ
اس آدمزاد کو نہ قتل کر پہلے نامہ سمندون ہزار دست کو لکھ بھیج جواب آوے تب اسکو قید کر عفریت کو
یہ بات مستورہ کی پسند آئی قید امیر کا دیو افراہ کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجا کر قید خانہ میں رکھ مستورہ
قید خانہ میں آئے دیو افراہ سے مہر کیا مستورہ نے کہا ای افراہ میں چاہتی ہوں کہ ایک نظر اس آدمزاد کو دیکھوں
افراہ نے کہا حکم عفریت کا نہیں ہے مستورہ نے جواہرات اپنا افراہ کو دیا اور اندر قید خانہ میں آئی اور امیر سے
کہا ای آدمی اگر تو مجھکو قبول کرے تو میں تجھے خلاص کرتی ہوں امیر کو غصہ آیا [illegible] مستورہ [illegible] حکایت
گیا جہنم واصل ہوئی افراہ نے یہ خبر عفریت کو دی عفریت نے غضب میں آیا اور کہا اس آدمزاد کو
میرے پاس لاؤ کہ میں قتل کروں کہ اوس وقت ایک غلغلہ ہوا عفریت نے پوچھا کہ یہ کیا شور
ہے دیو نے کہا کہ سیامک سیاہ کلاہ بیٹا نجا سمندون کا آیا ہے [illegible] ہزار دیو سے موجود ہے
اور نامہ بھی سمندون ہزار دست کا لایا ہے یہ سنکر عفریت نے مجلس آراستہ کی سیامک نے
پہلے نامہ سمندون کا عفریت کو دیا لکھا تھا کہ سیامک بیٹے میرے کو تمہاری خدمت میں بھیجا ہے
میری جگہ اوسکو جاننا اور لشکر شمیال کا مہم اسیر ہووے تب عفریت نے حکم کیا صندلی سیامک
کی برابر صندلی تخت کے بچھا دے تب سیامک کو یہ بات بری لگی اور بانگ دی [illegible] کہا ای
مردک ضعیف اوٹھ جا میرے پاس سے عفریت کی طرف دیکھا عفریت نے کہا ای سیامک
تمکو اس سے کیا کام ہے یہ اسکو اپنا وزیر کیا ہے اور آدمزاد کو پکڑ لایا ہے بڑا کار نمایان کیا ہے
سیامک نے عفریت کو کچھ جواب نہ دیا مگر غصہ سے [illegible] اور عفریت آدمزاد
نے اسکا جواب سخت دیا سیامک نے طوق گردن کا غصہ سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچا اور ایک
گھونسا ایسا مارا دانت عفریت کے ٹوٹ گئے [illegible] سیامک [illegible]
باہر آیا دیو [illegible] سیامک [illegible] خدمت شمیال میں آیا شمیال
نے سیامک کو نوازش کی اور جگہ کی اپنی بارگاہ میں عفریت کے [illegible] سیامک کو دی

۲۴۴

پس سیامک نے [illegible] طبل جنگ [illegible] غرض دوسرے دن سیامک میدان میں آیا [illegible]
مقابل کیا [illegible] ٹوٹ گیا [illegible] قتل کیا عفریت آپ میدان میں آیا سیامک کو گرفتار کیا
اور حوالہ دیوان [illegible] کیا بعد شمیال کی طرف سے دیو برق نکلا عفریت کے ہاتھ سے مارا گیا آخر شمیال نے
طبل بازگشت بجوایا عفریت اپنی بارگاہ میں آیا حکم کیا کہ سیامک کو لاؤ جب سیامک آیا عفریت
غضب میں آیا کہا اسکو قتل کرو دیوون نے عفریت سے کہا یہ بیٹا نجا سمندون کا ہے قتل کرنا مناسب
نہیں [illegible] عفریت نے سیامک کو خلاص کیا اور برابر اپنے سیامک کو جگہ
دی سیامک [illegible] رات ہوئی سیامک [illegible] اپنی بارگاہ میں آیا [illegible]
[illegible] لوگون نے [illegible] آدمزاد کو [illegible] پکڑ لایا [illegible] قید میں سیامک [illegible]
ہوا [illegible] قید خانہ [illegible] مجھکو آدمزاد کو [illegible] افراہ نے کہا [illegible] حکم عفریت سے نہیں
[illegible] حکم عفریت [illegible] سیامک کو [illegible] معلوم ہوا [illegible] مارا گیا افراہ
کے [illegible] قید خانہ [illegible] امیر کو اپنی [illegible] سوار کیا اور طرف شمیال کے چلا [illegible]
عفریت کو [illegible] سیامک کی [illegible] شمیال [illegible]
شمیال [illegible] عفریت برابر سیامک کے [illegible] سیامک نے امیر کو
[illegible] عفریت کا [illegible] عفریت نے قصد
امیر کی طرف کیا امیر نے [illegible] عفریت نے [illegible]
شمیال [illegible] جنگ [illegible] مغلوب ہوا [illegible] عفریت طبل بازگشت بجوا کے [illegible] شمیال امیر کو لیکر
اپنی بارگاہ میں آیا سیامک کے زخم [illegible] مرہم سلیمانی باندھا [illegible] سیامک کا ہونے لگا باقی داستان فردا آب
دو کلمہ [illegible] امیر کے سنو اب دو کلمہ امیر کے قلعہ مکہ میں بیٹھا تھا کہ [illegible] نے آکر کہا کہ کل لشکر کفار قلعہ
پر تاخت کریگا جبکہ امیر نے یہ سنا سب سردارون کو بلا کر کہا کہ تم اپنی اپنی جگہ سے خبردار رہنا جبکہ
صبح ہوئی [illegible] تمام لشکر کفار نے قلعہ پر آکر اور لڑائی ہونے
لگی [illegible] قلعہ کو [illegible] امیر نے [illegible] نقاب ڈالی اور [illegible] روانہ [illegible]
[illegible] دروازہ [illegible]

اگر تو میری واسطے ارتا ہی تو تو جا کہ وہ بہانے کہ ہزار کوئی دشمن کو اس پر ہین اور کو سر راہ لیکے آتے ہوین
زرہ ہین خندق سی گذر چکا تھا اور مرکب پر سوار ہو کے طرف بھر کی چلا عجب تماشا کرتے تھے لوگ
کہاں کہ نامرد لوگ اس جا تا ہی زرہ ہین بہت ہوا اب نہ دیا تمہارے سبب حیران ہوا اور پھر زرہ ہین کے سبب چلا
پھر ہو کر امیر زہرہ کی امی پاہ گاہین تب بعد امیر نے سرداروں کو بلایا اور کہا ای یارو یہ جگہ بہت تنگ ہی اور ازوقہ
بیچ ہو چکا ہی اب کیا علاج کرون عادی نے کہا کہ جواب یہ ہی کہ اگر آپ قلعہ تنگ رود ابل میں چلیں تو خوب
بہت مستحکم ہی اور ازوقہ بہت ہی امیر نے قبول کیا اور کہا میں ایک عیاری کرتا ہون ہرمز اور فرامرز کو
معہ لشکر بہانے کے لیے جاتا ہوں تم ملکہ کو لیکے طرف تنگ رود ابل کے چلو عادی نے کہا اچھا غرض اس صورت
اصلی میں لشکر میں آیا اور دہانہ باندھا اگر ہرمز و فرامرز کو دغا دی اور کہا کہ ہم کو اللہ نے بھیجا اور کہا کہ جواب
کے واسطے آئی ہی امیر نے کہا کیا کرون کچھ نہیں ہی یہ اور ہ نے لگا اور بولا اللہ نے ملکہ کو خبر دی کہ امیر نے
قاف میں قصد کی کہ تم نہیں اس آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ملکہ کو تمہارے حوالہ کرون لیکن اس شرط سے
کہ تم نوشیروان پاس [illegible] شاہ سے تخت اور زرہ ہین کو خبر کر تا ہرمز نے قبول کیا پہل
نے اگر عادی اور سردار نے کہا کہ میں [illegible] تم ایک ملکہ کو جلد عرض اسے ایک کنیز مہر زال کو
کہ نام اوسکا جنقفہ تھا اکھو سے ہر اندر [illegible] صورت بنائی اور [illegible] گیا
ساتھ تھا یا محافہ میں سوار کر کے طرف ہرمز کے چلا اور عادی مہر نگار کو لیکر طرف تنگ رود ابل کے
چلا امیر ہرمز پاس آیا اور کہا ملکہ نے کہا ہی کہ اس وقت ملاقات کا نہیں ہی سیاہ [illegible] سردار امیر کے ساتھ ہیں
ایسا نہو کہ لڑائی ہونے لگے بہتر نہیں ہی ہرمز نے کہا اچھا امیر نے کہا میں آگو جاتا ہوں [illegible]
اور محافہ لیکر جست کے چلا اور گرد اسکو بس ہرا کے ایک تالاب پر اوترا بعد اسکے ہرمز و فرامرز معہ لشکر آ گئی
اور واسطے ملکہ کے سوغات [illegible] نے خواجہ قابل اور خواجہ مقبول کے ہاتھ [illegible] بھیجا اگر
سوغات امر کو دی امیر نے اونکو خلعت دیا اور کہا تم جا کے ہرمز و فرامرز کو ملکہ کی طرف سے دعا کہو اور میری طرف
سے سلام کہنا کہ انکو آپ تشریف لاوین کہ میں آپکا منتظر ہوں [illegible] پاس آئی سارا
ماجرا بیان کیا وہاں اور سب نقیب [illegible] محافہ ملکہ کا یعنی جلی یعنی جنقفہ کنیز کا [illegible] چلا گیا
ہرمز انکو واسطے اندر خیمہ کے گیا اور برابر محافہ کے جا کے تواضع کی [illegible] صاحب ہم آئی ہین کہ [illegible] جواب

[illegible] چند بیکار اگر رنگ بچی تو [illegible] ہرمز نے پردہ محافہ کا اوٹھایا ایک
کنیز مہر زال کو دیکھا غصہ میں آگئی اوسکو پاپوش مارے تب معلوم ہوا کہ یہ مکر امیر کا تھا پھر ملکہ کی طرف
چلی [illegible] برابر [illegible] آپ گرد [illegible] زرہ ہین اور تمہارے [illegible] شہزادون نے تمام حال بیان
کیا [illegible] زرہ ہین نے [illegible] اوس ساربان زادہ [illegible] جاسوسون نے
خبر عادی [illegible] لشکر اسلام ملکہ کو لیکر تنگ رود ابل کو گیا ہی زرہ ہین نے [illegible] چلا اور اگر عادی کیا
[illegible] کیا عادی [illegible] اس زخم زرہ ہین کو دیکا [illegible] لشکر کفار [illegible] ہو گیا
[illegible] زرہ ہین زخم [illegible] تمہارے [illegible] زرہ ہین پاس شاہین کابلی کو بھیجا
[illegible] محافہ ملکہ کا لیکر [illegible] کو سردار محافہ پاس نہیں ہی اگر تو جا [illegible] ملکہ
[illegible] اس وقت [illegible] صورت [illegible] زرہ ہین نے [illegible] فراموش کیا
[illegible] محافہ ملکہ کا [illegible] ہوا کہ [illegible] کی طرف
[illegible] چلا ملکہ نے [illegible] اس وقت امیر [illegible] زرہ ہین کے زخمی [illegible]
[illegible] آیا اور ایک [illegible] زرہ ہین کے [illegible] زرہ ہین [illegible]
[illegible] ہوش [illegible] لشکر اسلام [illegible] لشکر کفار کو
[illegible] قلعہ تنگ رود ابل [illegible] قریب [illegible]
[illegible] زرہ ہین نے [illegible] زرہ ہین کا بیان کیا [illegible] اور زرہ ہین
[illegible] کیا اور [illegible] طرف چلی اور [illegible] علاج [illegible] زرہ ہین کی [illegible]
[illegible] امیر کو [illegible] قلعہ میں [illegible]
[illegible] آیا اور صورت [illegible] لشکر کفار میں آیا اور [illegible] ایک
[illegible] نام امیر پاس آیا اور کہا [illegible] کا علاج کر امیر نے اوسکی [illegible] کیا
[illegible] تعریف کی ہرمز نے امیر کو [illegible] نام [illegible] امیر نے کہا میرا نام [illegible]
[illegible] آتا ہوں ہرمز نے کہا [illegible] کابلی کہ زرہ ہین نام [illegible] اوسکا علاج [illegible]
[illegible] امیر نے کہا [illegible] ہرمز نے کہا [illegible] زرہ ہین [illegible]

اگر تو میری واسطے لا سکتا ہی تو تو جا کہ وہ بہاڑ ہزار کوس دس کوس پر ہی امر کو [illegible]
زمرد میں خندق سی گندہ جگہ تھا آخر مرکب پر سوار ہو کے طرف قلعہ کی چلا مہ جند تھمیار کہ
کہاں نامرد تو کسان جاتا ہی زمرد نے جواب دیا تھمیار کہ سبب حیران ہوا اور پھر زمرد نے
پہر سو فرامرز سے کہا میں بادہ گاہ میں تب بعد امر نے سرداران کو بلایا اور کہا ای یارو یہ جگہ بہت تنگ
پہنچے ہو بیگانہ اب کیا علاج کرون عادی نے کہا ای خواجہ سلامت اگر آپ قلعہ تنگ روایل
بہت مستحکم ہی اور از وقت بہت ہی امر نے قبول کیا اور کہا میں ایک عیاری کرتا ہون
معہ لشکر یہ بہانہ لیے جاتا ہون تم ملکہ کو لیکے طرف تنگ روایل کے چلو عادی نے کہا اچھا تو
اعلی میں لشکر پر میں آیا اور روان بارگاہ ہوا اگر پر ہو فرامرز کو دعا دی خبر ہو کو ہو امر کو [illegible] بلایا اور
کس واسطے آئی ہو امر نے کہا کیا کرون کچھ بن نہیں پڑتا اور رونے لگا اور بولا [illegible]
قائم میں فضا لگی [illegible] تمہاری پاس آیا ہون اور چاہتا ہون کہ ملکہ کو تمہاری حوالے کرون لیکن
کہ تم نوشیروان پاس [illegible] شاہ سے کہو اور زمرد کو خبر نکر [illegible] نے قبول کیا
نے اگر عادی اور سردار سب کہا کہ میں ملکہ لاتا ہون تم ایک ملکہ کو چلو عرض امر نے ایک
کہ نام اوسکا [illegible] تھا اوسکو [illegible] مہر نگار کی صورت بنا [illegible]
ساتھ ہمایا محافہ میں سوار کر کے طرف ہرمز کے چلا اور عادی مہر نگار کو لیکر طرف تنگ روایل کے
چلا امر ہرمز پاس آیا اور کہا ملکہ سے کہا ہی کہ اوس وقت ملاقات کا نہیں ہی ساوہ سردار امر
ایسا نہو کہ لڑائی ہونے لگے ہرمز نے کہا اچھا امر نے کہا میں آگو جاتا ہون [illegible]
امر محافہ لیکر جنگل کی چلا اور کئی کوس پر آگے ایک تالاب پر اوترا بعد اسکی ہرمز و فرامرز
اور واسطے ملکہ کے سوغات شاہانہ بہرمز نے خواجہ قابل اور خواجہ مقبول کے ہات [illegible]
سوغات امر کو دی امر نے اونکو خلعت دیا اور کہا تم جا کے ہرمز و فرامرز کو ملکہ کی طرف سے [illegible]
سے سلام کہنا کہ انکو آپ تشریف لائیں کہ میں انکا منتظر ہون [illegible] ہرمز پاس آئے
ماجرا بیان کیا اور وہان امر سب نقیب و بنت ایلچی محافہ ملکہ [illegible] بھیجی [illegible]
ہرمز انکو آتی اندر خیمے گئی اور برابر محافہ کے جا کے آواز دی کہ [illegible] صاحب ہم آئی ہین [illegible]

نہ سنا چند بکار آخر کچھ نیند نہ آئی اور تنگ محافہ سی بندر ہین پاس پہنچ ہرمز نے پردہ محافہ کا اوٹھا یا ایک
کنیز بیہرزال کو دیکھا غصہ میں آگیا اوسکو یا پوش کاری لگے آخر معلوم ہوا کہ یہ مکر امر کا تھا پھر ملکہ کی طرف
چلی جس سر یان برابر ملکہ کی آ کے گرا اوس وقت زمرد نے اور تمھیار کہ سب بہو نچے شہزادون نے تمام حال بیان
کیا امر کا زمرد نے کہا ہم پھر فریب میں اوس سارے بان زاو لیکن اگر گوہر سر یان جا سہو اون نے
خبر دی کہ عادی معہ لشکر اسلام ملکہ کو لیکر تنگ روایل کو گیا ہی زمرد نے سنکے تمام جاو بکر چلا اور اگر عادی
مقابلہ کیا عادی زخمی ہوا عادی نے پہر تھوڑا سا زخم زمرد کو دیکھا سمین لشکر کفار بھی پہو نچا
جنگ مغلوبہ ہوئی زمرد نے زخم با ندھے آخر آمنہ تمھیار کہ نے زمرد پاس شاہین کابلی کو ہمراہ
کو سلطان محافہ ملکہ کا لیکر قلعہ کی طرف بڑھا ہی ہن کو سردار محافہ پاس نہیں ہی اگر تو جاتا ہی ملکہ
لوٹ لے اوسی وقت پہونچ نہ آئیگا میں ساتھ چلا زمرد نے ہرمز کو اپنی فوج کو لیکر
عیار کو اپنی ساتھ لیا اور دامن کوہ پر پہو نچا دیکھا کہ محافہ ملکہ کا کوہ پر کہا ہی پیادہ ہو کے طرف
ملکہ کے چلا ملکہ نے اوسکو پہچانا اور دعا مانگی کہ اوس وقت امر بہی پہو نچا عیار کو زمرد کے زخمی بات
کر کے کوہ پر آیا اور ایک سنگ زمرد کے مارا کہ زمرد گرا امر تو خود بہ سنگ امر نے ایسا مارا کہ زمرد
غش اور بیہوش ہو کے نیچی کوہ کے گرا امر نے چاہا کہ بڑہی لشکر اسلام نے لشکر کفار کو
مار کے بھگا دیا امر معہ ملکہ سبکو لیکر قلعہ تنگ روایل میں کہ قریب تھا پہونچ بہی تمام ہو چکا
اور اوسی عیار زمرد نے سارا احوال تھمیار کہ سے زمرد کا بیان کیا تھمیار کہ روتا اور زمرد کو
اوٹھا لایا آپس میں مشورہ کیا اور ملک کی طرف چلی اور برابر مکہ کے آ کر اوسکا علاج میں زمرد کی مشغولی
ہوئی اس سنگ کاری کی بہ خبر امر کو پہونچی تھی امر بہ سنگی خوش ہوا اور سبکو قلعہ میں بٹھا کے
آپ مکہ میں آیا اور صورت اپنی حکیم کی بنا کے لشکر کفار میں آیا اور دو بازار میں اگر ہو تھا ایک
خواص ہرمز کا نعمان نام امر پاس آیا اور کہا ہرمز شہزادہ کا علاج کر امر نے اوسکی آنکھو نکو اچھا کیا
اوسنے جا کے ہرمز سے تعریف کی ہرمز نے امر کو بلا نام پوچھا امر نے کہا میرا نام سالوش شفا بخش بہی
مشرف سے آتا ہون ہرمز نے کہا شہزادہ کابل کہ زمرد نام ہی تم اوسکا علاج کرو تو میں آدھا خزانہ
دون امر نے کہا بہت اچھا بس ہرمز نے کہا بہت بہتر اور تمام امر کو بارگاہ زمرد میں لایا اور زمرد میں

کہا کہ ای برادر زروبین مین تمہاری واسطے ایسا حکیم لایا ہون کہ مثل اسکے کوی نہین اسنے ہات زروبین کا
پکڑا اور کہا البتہ اوس شہزادی عزانہ عجب مین تمہی اونکا کی آج ہی انکو شفای کامل ہو غرض امیر نی
کہا تم باہر جاو اور نقارے دروازہ خیمہ پر بجوا کہ نقارہ بجا جاوین کسی طرح سے بند نہ ہوں آواز زروبین کے ہوش جاتے
بیہودہ اور عارضہ اوسکو ہے سو جاتا رہیگا بعد اسکی جو جو امیر نے بتایا تھا مہر نے سب ویسا ہی کیا اور پھر باہر آیا
نقارہ بجنے لگا امیر نے زروبین کو چار چھینکین نکالکے چار ون میخونمین ہات اوسکا باندہی زروبین نے غل مچایا
کون سنتا ہی بعد امیر نے تمام عضو مین شیشہ اور کانچ بہر دیا گرد زروبین کے آگ روشن کردی پسینہ آگیا
سیر ہو گیا پھر زروبین کے مل دیا بعد سینے پر سوار ہو کے نام امیر نے اپنا لکھا کہ یہ کام امیر ہی کا
ہی اغرض اوس وقت بختیارک باہر آیا نقارچیونکو منع کیا کہ نہ بجاو وہ سمجھے کہ زور زور بجانیکو کہتے ہین لگے بلند
آواز سی بجانے بختیارک اور زیادہ خفا ہوا اور چند نقارچیونکو تازیانے مارے آخر وہ چپ ہو رہے پھر مرتبہ
بختیارک سے کہا تونے کس واسطے انکو منع کیا بختیارک نے کہا اب غل مت کر انکو معلوم ہو گیا
سبب تو کہو کہ وہ کونسا حکیم آیا ہی جس نے کہا اوسکا نام ساتو شفابخش ہے اس لشکر کی طرف آیا ہی
بختیارک نے کہا وہ حکیم ہو تو مجکو قتل کر ڈالے وہ امیر ہی یا پسر حمزہ نے عیاروں کو اشارہ کیا سبھی خیمہ کو گھیر
اور کہا ای فرزند سارہان زادہ باہر نکلا امیر سمجھا کہ اب بعد ذاتی بختیارک کی ہی ایک رقعہ لکھکے گلیمین زروبین
کی دیا اور تمام مال نظر زنبیل کیا اور ایکطرف سے خیمہ کو چاک کر گیا امر نکلا عیاروں نے لڑائی ہونی لگی تمام
لشکر امیر اسنا مین کا ملی بن کمند امر کے گلی مین ڈالی امر نے خنجر سے اوسکو کاٹا اور شامین کو نقش کیا بہت
سی عیاروں کو مارا اور مانند برق کے امر اوس مین سے نکل گیا بہر وہ امر وہ بختیارک زروبین پاس آیا اور
زروبین کو اپنی بارگاہ مین لا کی علاج مین زروبین کے مشغول ہو گیا باقی داستان صاحبقران کی
اب دو کلمہ امیر کے کہ دوسرے دن عفریت نی طبل جنگ بجوایا میدان مین آیا امیر بھی مقابلہ کو برابر اوسکے آیا
عفریت نی بلعونہ جادو کیا کہ ہی سے امیر سی کہا کہ مین بچے ہوا ہو جنگ کرونگا برق و رعد کی تخت
امیکا سر پر تنا باد ہوا اور معلق گذارا عفریت نی تیر امیر پر مارا امیر نے تلوار سی قلم کیا اب عفریت نے ایک
تیر دیو رعد و برق پر مارا کہ وہ گرا اور امیر بہی اسمان پر سے چلی اور دریای اخضر مین جا گرے اب لشکر عفریت
مین غل ہوا کہ وہ آدم زاد کو خان قاف نی مار شہبال حیران و پریشان ہوا لشکر مغلوبہ ہو گیا آخر

واسطی

شہبال شکست کہا کے بہاگا اور طرف شہر بلور کے آیا عفریت نے گلستان ارم مین اپنا عمل کیا خبر
شہبال کے کہ وہ یمن جا سوون نی کہا وہ قلعہ بلور کو گیا ہی اب عفریت نے خبر پہونچی کہا کہ حکم سلیمان
کا ہی کہ کوئی دیو پری قلعہ بلور کو نہین ایسا نہ جا سکے تو بلغار کرکے جا او قلعہ کو ہی مین آیا خبر ملا کہ دیو سے جلد
شہبال قلعہ مین سے جاتی یا پایا تا کہ خبر پہونچی اگر اپنا تمام او حشم لیکے دروازہ قلعہ کا بند کیا شہبال نی اگر جنگ لگی
کچہ نہ ہوا اس عرصہ مین نامہ عفریت کا ہوا لا یا شہبال پہر شکست کہا کے بہاگا اور یہی کہتا ہی کہ چار ہزار
معاروں نے قلعہ بلور کو از سر نو تیار کیا ہی اب عفریت اگر قلعہ مین تخت پر بیٹھا مجلس شراب گرم
ہوئی ہی جب کہ عفریت کو خوب نشہ ہوا خبر لانے ایک جام اور پھر دیا عفریت کو کہا عفریت نی ای خبر لا
جو تیرا جی چاہی وہ مجسے تو اب طلب کر وہین دونگا خبر لانے کہا ای خان قاف ایک مراد میری ہی اور وہ یہ ہے
کہ جب قاف مین آدم زاد کو جو لایا تھا پیلے اسمان پر بھیجا جزیرہ دشت نم مین قید کیا ہی ملکہ کو مجکو عنایت
کیجی عفریت یہ سنکی چپ ہو رہا بعد ایک ساعت کے سر بلند کیا اور کہا میں نے تجکو ملکہ کو دیا جلی میری پاس
لا بس خبر لانے اور جبرئیل کی طرف چلا اور وہان آسمان پر قید مین واسطے امیر کے رو رہی تہی اور
کہتی تہی ای فلک کج رفتار یہ تونے کیا کیا اس فکر مین تہی کہ خبر لا آیا اور کہا ای شاہ پریان باپ تیرا
شکست کہا کے دشت ابیض کی طرف گیا اور آدم زاد دریای اخضر مین غرق ہوا بادشاہ قاف یعنی
عفریت نی تیری مجکو بخشا ہی اسمان پر سے یہ سنکی رونی لگی اور کہنی لگی الہی پروردگار اس درد کو
ابہی کس سی کہون سواے تیرے کوئی نہین ہی ای دلبر مضطر روتی لگی پہر فائدہ نہ تہا خبر لا ملکہ اسمان پر سے
گرد نہر سوار کر کے عفریت پاس چلا اسکو تو راہ مین چہوڑو داستان راشد اور رشید جنی کے اور نامہ لکہنا
اسقیلانی برہمن کو پادشاہ دشت ابیض کو القصہ رشید جنی اور راشد جنی پادشاہ دشت ابیض
کے یہ چند دیو شہبال کی بہاگ کے ہمراہ آئی اور خبر شکست کی شہبال کے بیان کیا اور کہا شہبال اپنی
ملک کی طرف آدم زاد کو چہوڑ دیا اسنے اوسے بلا یا تہا اسنے عفریت کے دریای اخضر مین غرق ہوا
یہ سنکی راشد اور رشید جنی نہایت فکر مند ہوئی اور ایک نامہ اسقیلانی برہمن کو لکہا کہ شہبال شکست
کہا کے ہمارے پاس آیا ہی یہ نام لیکر آدم کو تم مل کے امداد شہبال کو جلدی لیوا تقال بیگ سے نامہ لیکے قلعہ
اسقلیہ مین آیا نامہ اسقیلانی برہمن کو دیا اسقیلانی نامہ پڑہ کے ایک لاکہ بیس ہزار لشکر جلال سے فجر

شبا

سنکے ارشد و راشد استقبال کو آئی استقبال کو اپنے قلعہ مین لائے مجلس آراستہ کی دوسرے دن
تمام سردار اور دو لاکھ اسّی ہزار دیو سب طرف قلعہ بلور کے چلے اوس وقت غریبا آسمان پر کہو لے جاتا
تہا اشتغال سنگ بانے دیکہا اور استقبال ابر مین سے خبر کے استقبال یہ سنکے اور سر راہ غریبا کو گہیرا
اور غریبا کو پکڑا کہ ارشد و راشد بہی پہونچے اور آسمان پری کو قید سے خلاص کیا آسمان پری ارشد اور راشد
کو دیکہہ کے رونے لگی انہون نے منع کیا کہ ملکہ کیون روتی ہو خدا کو یاد کر بلکہ یہ جواب دیا کہ کیونکر مین نہ
روؤن کہ وہ آدم زاد عفریت کی بات سے مارا گیا غرض انہون نے کہا اب خدمت شہبال مین چلی غرض
سب شہر بلور کی طرف روانہ ہوئے اور شہبال راہ مین ہوا کہ ارشد شہر اقوال دیو کے ہو گیا سیامک یہ
دیکہہ کے بہت خوش ہوا اور عرض کی کہ بادشاہ دیو اقوال میرا باپ [illegible] جلی باپ نے
میرا [illegible] عفریت کو جواب دیکا غرض جبکہ شہبال شہر اقوال [illegible] شہبال
نے کہا مین تیری پاس آئی دیو اقوال اسلئے آیا ہون کہ تو میری مدد کر [illegible]
بیٹی کو دشمن سے چہوڑایا [illegible] مجہسے مدد مطلب کرتا ہی شہبال نے [illegible]
اب اچہا ہوا غرض سیامک [illegible] جبکہ اقوال [illegible] کو سلامت [illegible] بہت خوش ہوا [illegible] سیامک
نے کہا ای باپ شہبال نبیرہ حضرت سلیمان ہی اور بادشاہ قاف ہی مدد کرنا اسکی واجب ہی دیو اقوال
سیامک کی [illegible] شہبال کو قلعہ مین لایا دعوت کی بعد دو تین روز کے لشکر گران اقوال شہبال کے ہمراہ ہوا
اور طرف شہر بلور کے چلی باقی داستان لندہور بن سعدان شاہ وہ کلمہ لندہور کے صندوق مین ہو
کے دعا مانگی ناگاہ قضاء الٰہی سے چند کشتیان [illegible] اور مالک کشتی خواجہ قیصر تاجر [illegible] نگاہ
اوسکے صندوق پر پڑی لوگون سے اپنی کہا اونہون نے صندوق نکلوایا خواجہ نے صندوق کو ایک کوٹہی مین
رکہوا دیا اور آپ آگے روانہ ہوا چند روز مین جزیرہ [illegible] مین پہونچا اور اوس جزیرہ مین قلعہ کہ نام اوسکا
قلعہ غور ہی شیر رنگ [illegible] اوس قلعہ مین رہتا [illegible] دروازہ پر قلعہ کے بیٹہا تہا
کہ سامنے سے کشتیان [illegible] اونہون نے ذکر خواجہ قیصر [illegible]
حکم [illegible] کشتیان [illegible] اوتارا [illegible] جبکہ آدہی رات
گئی [illegible] چند آدمی [illegible] شیر رنگ پاس آئی [illegible]

تہہ مین صندوق ڈالکر لندہور کو خواجہ قیصر سے پوچہا کہ اس صندوق مین کیا ہی قیصر نے کہا مجکو نہین معلوم اب جو
صندوق کو کہولا [illegible] شیر رنگ دیکہہ کے حیران ہوا اور پوچہا تم کون ہو لندہور نے
کہا دشمنون نے مجکو بند کیا تہا طاقت بات کرنیکی ہم مین نہین کہانا مجکو کہلاؤ شیر رنگ نے کہانا کہلوایا
شراب پلائی جبکہ لندہور کو ہوش آیا [illegible] شیر رنگ [illegible] لندہور [illegible] لندہور نے
اوس سے پوچہا کہ [illegible] مسلمان [illegible] کون [illegible] لندہور [illegible] لندہور نے ایک
[illegible] نام [illegible] شیر رنگ [illegible] لندہور شیر رنگ کے قریب آیا اور
[illegible] مسلمان ہوا [illegible] شیر رنگ صدق دل سے مسلمان ہوا لندہور [illegible] سوداگر کو
[illegible] تمام حال [illegible] رخصت کیا بعد شیر رنگ [illegible] قلعہ [illegible] شیر رنگ نے کہا
[illegible] لندہور [illegible] گرفتار [illegible] لندہور کا
بیان [illegible] لندہور [illegible] بطریق سوداگر [illegible] طرف [illegible] روانہ ہوئے
باقی داستان امیر کے اب دو کلمہ امیر کا جبکہ [illegible] قلعہ تنگ [illegible] آیا [illegible]
حال بیان [illegible] جبکہ [illegible] دیکہا ایک کاغذ پایا
اوسکو [illegible] زندہ رہا اور اچہا ہوا [illegible]
کہ اپنے ملک [illegible] اگر [illegible] سوار [illegible]
[illegible] کاغذ کا حال بیان کیا [illegible] امیر [illegible]
بختیارک نے کہا [illegible] قلعہ پر جنگ [illegible]
[illegible] نوشیروان پاس [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible] ایک نامہ [illegible] نوشیروان
کے پاس [illegible] مدائن آیا اور وہ نامہ شاہ کو دیا [illegible] معلوم ہوا اگر شاہ
آپ تشریف لاوین تو تمام سرانجام کو [illegible] نوشیروان [illegible] خفا ہوا اور
[illegible] کیا مین [illegible] داستان قاف
دو کلمہ [illegible] بعد [illegible] آیا اور سارا حال بیان کیا [illegible]

غضب میں آیا اور کہا اس راشد وارشد اور بہمن کو وہ سلوک کروں گا کہ تم بہی دیکہو گی یہ کہہ کے تمام لشکر
سے عفریت طرف راشد کے چلا اور شہبال اور اقوال ادہر یہاں تک برابر قلعہ بلور کے پہونچے دیو اقبال نے شہبال کو
خبر دی کہ عفریت قلعہ میں نہیں شہر خالی ہے شہبال نے کئی چند دیو نگہبان اور قلعہ بلور کو چہین لیا اپنی دہائی پہیری
اور اگر عفریت کو خبر ہے کہ شہبال اور اقوال آئے قلعہ اور بارگاہ سلیمانی چہین لی عفریت کو سنکے ہزار افسوس ہوا چاہا
کہ پہر یار ارشد وراشد اور اسقیلانوس بہمن ہوئی اور ایسا لڑا کہ عفریت شکست کہا کے بہاگا ارشد
وغیرہ شہبال پاس اسمان پری کو لیکے آئے شہبال نے تینوں کو مبارکباد دی اور عبد الرحمن نے ایک
اوس آدمزاد کا حال عبد الرحمن نے نجوم دیکہا اور کہا اگر اوس آدمزاد کا ... ہوتا تو قتل ہو جاتا
... فراق امیر میں رونی لگی اور دعائیں مانگتی تہی جب رات گذر گئی
... ارشد وارشد ملکہ اسمان پری پاس آئے یہ حال ... کہ ایک شاہزادہ ... کہا ابہی جا
... ملکہ نے کہا جس وقت ... آدمی زادہ آیا ہی ... روتی ہوں ارشد ... کہا اب ... کو اپنی اور
طرف ... ملکہ ... غرض راشد وارشد کو ذوق ... کا امیر کے ہوا ... پیر مرد
... کہ شاید امیر بیدار ہوں اور وہاں جب امیر ... برابر ایک کوہ کی ... پہونچے ... ہو گئی باہر
نکلا اور کوہ کے ... ایک گنبد ... دیکہا کہ ایک پیر مرد سجادہ پر بیٹہا ہے امیر نے جاکے سلام علیک کی پیر مرد
نے جواب سلام ... ہیبت تہی تواضع امیر کی کی اور کہا تم کون ہو امیر نے اپنا احوال بیان کیا اور
پوچہا کہ یہ کون مقام ہے اوس نے کہا یہ چلہ خانہ سلیمانی ہے ہر سال نوروز کو دیو پریاں ... آتی ہیں تم
کہو ... کہ دو دیو پری ... احوال اون سے ... امیر ... عفریت سلیمانی
کو ... قضا عفریت کی ... امیر ... پیر مرد ... چلے ... روز
میں چلی گئی ... مگر ... پیر مرد ... شاہ ... امیر کو ... باد
پوچہا ... آئی ہوا ... چلہ خانہ سلیمانی ہے آیا ہوں اگر ... تو مجہکو گلستان ارم میں ... گئی
ارشاد ... کہا ... روز ... ضیافت کی ... امیر ... مہر نگار کی
مہر نگار کو خواب میں دیکہا مہر نگار نے کہا تم کیوں ... ہوا ... اور طرف چلی ... جب
امیر بیدار ہوئی روتی لگی ناگاہ ... ارشاد کی ... دیکہا کہ ایک ... پر کالا

۲۳۶

امیر پر عاشق ہوئی ... عشق کی باتیں کرنے اور ... امیر کی ... غصہ میں آکے ایک
... اور ... کلم گوش ... ہمراہ ... ارشام کو خبر ... کلم گوش نے
آیا امیر کو ... امیر نے ... سلیمانی ... دیو ... ارشام نے ... امیر سے مقابلہ کیا امیر نے اوسکو
قتل کیا اور جنگ ... اپنی ... اوس ... ہو گیا اور سوار ہو کے چلے کلم گوش
... امیر اور ایک ... ہو گئی ... کنارہ ... اور ... امیر نے
ایک درخت کے ... ایک دیو کو ... دیکہا ... میں ... اوسکے ... زخمی ہے
اوس دیو نے امیر ... آدمزاد ... بیان ... مکان ... دیو ... اگر ... تجہکو زندہ
... امیر نے ... قتل کرونگا ... باتیں کر ... دیو
اور امیر ... امیر نے ... او سکو ... اور کہا تجہکو ... اپنی
قید کیا ... دیو نے ... امیر ... دیو کو ... کہا ... اطاعت عفریت
کی ... بیان ہو ... کہ ... امیر نے کہا میں ... دیو ... ہوں ... ان
کی ... حضرت سلیمان ... عفریت ... امیر ... ان
... شہبال پاس ... امیر ... سوار ... ہمراہ ... اوسکو
... امیر کو ... قلعہ میں ... امیر کو ... سوار کیا
... قلعہ بلور ... عفریت ... جنگ ... شہبال کی طرف
سے ... ارشد وراشد ... عفریت کے ... گرفتار ہوئی عفریت نے دونوں کو باندہ کے ...
حوالی کیا ... ارشد وراشد ... عفریت کا مقابلہ کیا
... شام ہوئی طبل بازگشت ... عفریت اپنی بارگاہ میں ... ارشد وراشد کو ...
او ... دونوں نے اطاعت قبول ... عفریت نے ... حوالی کیا اور کہا
... میں ... دست ... جنگال ... دیو ... دونوں کو ... طرف
... ایک ... امیر ... دیو ... جنگال ... امیر ...
ارشد وراشد کو ... عفریت کو ... عفریت تمام لشکر ہمراہ لیکر طرف امیر کے

دیوکے

گئی

چلا دیو تھا کہ شہبال کو خبر کی شہبال نے یہ بات سنتے ہی طبل جنگ بجوایا سیامک اقوال نے پوچھا کیا ہم
کیا ہی شہبال نے کہا امیر آئے ہیں عفریت کہتا ہے میں جاتا ہوں اوسکو اور دیو کو غارت کرتا ہوں ہم
کہنے لگے شہبال سوار ہوا اور قلعے سے باہر نکلا یہ خبر دیو نے عفریت کو دی عفریت راہ میں آیا اور لشکر شہبال
ہرگز اعتنا نکو رہ کر ہم کیا سیامک نے آکر مقابلہ کیا عفریت نے گرد سیامک کی بغل میں اپنی
داب لی اور جنگ کرنے لگا دیو اقوال کو یہ دیکھ کے تاب آئی چاہا کہ عفریت کا مقابلہ کرے کہ ناگاہ
دیو نے منہ سے ایک شور اونچا کہ وہ زلزلہ قاف آیا اور نعرہ اللہ اکبر کیا آواز کانوں میں عفریت کے آئی خوف سے
نعرہ کیا عفریت نے سیامک کو چھوڑ دیا اور امیر کی طرف چلا امیر نے دیو کو حکم کیا کہ میرا تخت زمین پر
اوتار دو جب امیر نے آکر عفریت کا مقابلہ کیا عفریت نے وار دشمن و مدبر امیر نے وار دشمن کا تلوار سے قلم
کیا تمام دن لڑائی رہی شام کو عفریت نے بات لڑائی سے ہاتھ اٹھا لیا اور کہا میں کل لڑونگا امیر نے
ہر چند مقابلہ کیا عفریت نے قبول نہ کیا اور چلا گیا شہبال نے آکر امیر کو گلے لگایا اور سوار کیا بارگاہ میں لایا
عفریت ہوا اپنی بارگاہ میں آیا چار ساعت بیہوش رہ کے ہوش آیا کسی کی مجال نہ ہوئی کہ عفریت سے بات
کرے آخر عفریت نے اپنا سر اوٹھایا اور معلوم ہوا دیکھا یا اور کہا ای معدہ مہربان ایک جنگ اور میں آدمزاد
سے کرونگا تو بہتر ہے دیکھ کہ دولت کس کے واسطے ہے معلوم نے قرمین دیکھ کے کہا ای عزیز بدستور فاقہ [illegible]
نہیں [illegible] امیر [illegible] سوائی اس آدمزاد کے [illegible] سے جنگ [illegible]
کہ ایک خلل ہوا عفریت نے پوچھا کیا خلل ہے دیو نے کہا حمزہ ابن سنج ایکی مدد کو آیا ہی [illegible]
ہے آیا عفریت کو [illegible] لیا اور [illegible] کو عفریت کے بوسہ دیا اور کہا کیا حال ہوا [illegible]
اب ضعیف ہے عفریت نے کہا ای تم [illegible] سی ایک آدمزاد کے سبب [illegible] جنگ نے
کہا تو خوف نکر عیش کر میں اوسے آدمزادے سے سمجھ لونگا القصہ دوسرے دن [illegible] مجلس عیش
ہر بکر آئے جبکہ آدھی رات گئی اسمان پری کے مکان پر آئے امیر کے اور [illegible] عاشق ہو
تمام رات مجلس عیش رہی صبح کو جو ملکہ چلی امیر سے کہا اب ہمارے تمہارے ملاقات چشمہ بیابان
سلیمانی پر ہوگی وہاں تم آنا امیر نے آکر شہبال سے رخصت لی اور چشمہ بیابان کو چلے دیو نے
یہ خبر عفریت کو کیا حمزہ نے کہا میں جاتا ہوں اوس آدمزاد کو قتل کرتا ہوں یہ کہہ کے چلا اور

امیر اور اسمان پری چشمہ بیابان پر گئے تیار لگی کہ حمزہ جنگ ہوا تھا برف کیا امیر پر آیا ملکہ تو بھاگ گئے
حمزہ نے شاخ اپنی سے امیر کے مارے امیر نے شاخ اوسکی پکڑی اور زور کیا سینے میں اپنی نکال
اور جنگ کو نکال کے باہر لائی سر حمزہ کا قلم کیا شہبال نے زخم امیر کا باندھ زخم کاری ہنا سلیمانی
میں امیر کو بھیجا اور ارشد اور اسمان پری کو ہمراہ کیا دیو کلاغ نے عفریت کو خبر کی یہ سنتے عفریت نے خاک اپنی
سر پر اوڑائی اور روتا ہوا دو برق بادرفتار آیا عفریت سے کہا امیر کو زخم کاری لگا ہی شفاخانہ سلیمانی میں
اسمان پری اور ارشد نے لے گئے کہا ہی عفریت نے یہ سنتے کہا اس سے وقت زیادہ فرصت کا کون سا دن
ہی جب زخم کے ہمراہ اپنی لیکے شفاخانہ سلیمانی میں چلا باقی داستان لندہور کے دو کام لندہور کے جبکہ
لندہور اور بہرام صورت سوداگر و نگی بنا کے قلعہ اجود کے میں آئی کاروان سرا میں اکر اوتری قلعے کو
آئینہ بند دیکھا یا تمبو ان آدمی ایک گوشے میں کھڑی ہوئی تماشا دیکھنے لگی لندہور نے اپنی سردار کو بیٹھ
میں دیکھا چاہا تلوار کر دن بہرام نے منع کیا اور سو وقت دختر میں اپنی شارہ وق کی [illegible] بہرام نے کہا
آدھی رات اتکو دو دو کی کرو بعد سردار رو نگی تکلیف کرو غرض جب کہ سر میں آئی شادوان اور خورم دونو بہانے
دربان سرائی کی دونوں لندہور کو دیکھتے ہی مجرا کیا اور کہا خدمت ہمکو بتائی لندہور نے کہا ہم [illegible]
چاہیں دروازہ سرا کا کھولدیا شادوان نے قبول کیا اوسی رنگ لباس شہبرو نے تھیں نے بدن آراستہ کیا
اور دیوار کو بیچی اتر کے ڈالی اور پہرا کر دیکھا کہ دونو دختر میں سوتی ہیں دونو کو بیہوش کیا ایک کو لندہور نے
اور دوسری کو بہرام نے بیٹھا کے کاندھی پر لیا اور سرا کی طرف چلی راہ میں زلزال زنگی کو تو وال سے سپاہ دونو ملے
اور راہ آگے گھیری زلزال کو مارا اور جتنے سپاہ دیکھو ان سب کو سرا میں لائی دونو کو صندوق میں بند کیا جزیرہ
شہر رنگ میں آئی شہر رنگ استقبال کر کے قلعے میں لایا لندہور نے دونو کو ہوشیار کیا دونو دیکھ کے حیران
ہوئیں لندہور نے کہا ای نازنینوں کیا دیکھتی ہو فقیر تمکو دریا میں ڈالدے گا کہ ہم پروردگار سے ہم زندہ ہی
یہ سنکے دونو نے عذر کیا اور کہا ہمکو قتل کیجیے لندہور نے کہا جو کچھ ہوا سو ہوا تم مسلمان ہو دونو نے صدق
دل سے مسلمان ہوئیں صبح شارہ وق اکرم خنت پر بیٹھا وزرا عبد العزیز نے اکر کہا ان مسلمانوں کو اب قتل کرو
کہ محل میں سی خلل ہوا کہ دونو دختر میں غائب ہیں شارہ وق یہ سنکی حیران ہوا بعد خبر آئی کہ زلزال
زنگی کو مع کوتوال قتل کر گیا اور کچھ اثر اوسکا نہیں معلوم ہوا شارہ وق نے وزیر کو گوشہ میں طلب کیا عیال

خوک دندان نام سنا کیا ابھی میں کیا کرون عیاران کی بابت کسی سے ذکر نہ کیجیو میں بہ بید اگر تا ہوں اور نعمان
بادر فتار کو واسطے تلاش کے بھیجا داستان امیر کے جانا قلعہ گرشتان میں اب دو کلمہ امیر کے سنو قلعہ میں بیٹھا
رہنا کہ ازوقہ تمام سردارونکو ملا کیے امیر نے کہا کیا علاج کرون عاجز ہین کہا الخواجہ بیان کیجیے کہ اس منزل ایک قلعہ ہی کہ
نام اوسکا گرشتان ہی بہت محکم ہی اگر وہ ہاتھ آوی تو چند روز اوسمین گذران ہو امیر نے کہا تم خبردار رہو
مین جاتا ہوں پس امیر کتارہ کابلی کی بصورت بنکے چلا اور برابر قلعہ گرشتان کی آیا دروازی پر آکے کہا کہ فضل گرشتانی سے
جا کے کہو کہ عیار زہرہ مین کا نامہ لایا ہی لوگون نے جا کے فضل سے کہا اوسنے امیر کو بلایا اپنی جگہ پر بٹھایا پس
واسطے کہ کتارہ کابلی کا مجازہ مین کا ہی شہزادہ اپنی کابل کا ہی اپنی شوق سے بہت عیاریکا رکھتا ہی یہہ باتین ہو رہی تھین
کہ کتارہ کابلی اصلی کو بہر وہین نی بھیجا تھا وہ بیچ فضل پاس آیا لوگون نی خبر کی فضل نے کہا اوسکو بھی بلاو
امیر نے کہا ایک بار اوسکو بلاؤ وہ امیر پر بصورت بنکے آیا ہی کہ اس قلعہ کو لیوی فضل نے کہا تم چپ
رہو مین اوسکو گرفتار کرتا ہوں غرض جب کتارہ کابلی آیا اوسکو بٹھاکے مرکتارہ نی کہ میر اکیا گناہ ہی
فضل نے کہا تو امیر ہی کتارہ کیا کسطرح تمکو معلوم ہوا امیر نے کہا ای فضل تم ہم دونو کو قتل کرو اقرار دونو مین
ایک میں ہوگا کتارہ کابلی نی کہا ای فضل ہمین نام طلایا ہوں نشان اوسکا اس سے پوچھیہ فضل نے نشان امیر کا
پوچھا امیر نے کہا ہمین کا نمرین مناری کی سو نکلا جب کہ فضل نزدیک آیا ہاتہہ سر کا لیا اور امیر جست کر کی نکلا
لوگون نے امیر کو گھیر لیا جنگ ایسی ہوئی لگی کتارہ نی ایک سنگ امیر کے پاؤں پر مارا امیر گرا اور جانا کہ اونہوں
کتارہ کابلی کمین مین رہنا کہ مین امیر کو پکڑ لیا فضل پاس لایا فضل نے کہا اسکو قلعے کے برج پر سے نیچے
ناکہ دریا مین سب غرق ہو جاوی گا ہر اور فیر امیر کو لیکر برج پر آئے چاہا کہ نیچے پھینکی امیر کو جنگ مین امیر دہنی لگا
اور کہنی لگا کہ مین پیاسا ہون تھوڑا پانی پلاو وہ دونو کو رحم آیا ایک اونچی سے پانی لینی کو گیا دوسرے کو امیر نے ایک
لات ایسی ماری کہ پانی مین گر پڑا اور مر گیا امیر اوسکی صورت بنکی کہڑا ہوا کہ قاہر آیا پوچھا کہ امیر کہان ہی تب کہا
کہ چند باتین اوسنے مجکو ایسی سخت کہین کہ مین اوسکو دریا مین ڈال دیا قاہر نے کہا خوب کیا اب جلدی
چاہا کہ مردہ امیر کا دیکہی جیسے نیچے جہانکا امیر نے اوسکو بھی دریا مین گرا دیا روتا ہوا فضل پاس آیا اور کہا
وہ پیادہ آپ بہی مرا اور میری بہائی کو ہمراہ لیا فضل یہہ سنکی فکرمند ہوا کتارہ کو رخصت کیا اور
جانکے دونو ماری گئی کتارہ کابلی تو گیا امیر نے انکو آکے فضل کو بیہوش کیا زنبیل مین ڈال لیا اور تب

صورت فضل کی بنکے اوسکی پلنگ پر سو رہے صبح کو تاج سر پر رکہہ کے امیر کرسی تخت پر بیٹھا سردار و وزیر سب
حاضر ہوئی منصور بیٹا فضل کا تہا اوسکو بلا کے امیر نے پاس بلایا اور کہا آج رات کو مین نی خواب مین حضرت ابراہیم کو دیکھا
بہشت دوزخ مجکو دکھلایا بت پرستی سے منع کیا منصور نی کہا یہہ خواب شیطانی ہی امیر نے منصور کو
قتل کیا اور جسنے انکار کیا اوسکو بھی قتل کیا باقی سارا شہر مسلمان ہوا بعد امیر نے فضل کو نکالا جب کہ فضل کو
ہوش آیا اپنی جگہ اپنا نام صورت کو تخت پر بیٹھا دیکھا اور سب سے لوگ کشتہ دیکھے حیران ہوا امیر نے
سارا تحقیق فضل سے بیان کی فضل بہر از سر صدق مسلمان ہوا بعد امیر نے کہا ای فضل اپنی
جگہ کا حاکم رہو مین غرض امیر سنگ [illegible] مین آیا سارا احوال بیان کیا اور سبکو نقب کی راہ لیکر طرف
گرشتان کی پہونچے دوسرے دن ملک تختیار کسی نی زہرہ مین سی کہا کہ یہہ قلعہ خالی ہی زہرہ مین قلعہ مین آیا سبکو
شب [illegible] کہ امیر علکہ کو لیکر طرف گرشتان گئے کیا ہی یہہ سنکی زہرہ مین فوج سے قلعہ گرشتان
کی طرف آئی بہتی باقی داستان لندہور کے دو کلمہ لندہور کے اور بہرام کے سنو دونو فوج تنکی شاروق
کی لڑائی اور بنبار جنگ مین مشغول ہوئی مصباح بادر فتار نی یہہ خبر امیر کا نمین شاروق کی نیچے
شاروق نی اکر کہا مین کیا بہت تنگ لندہور آیا ہی تم دونی شاروق سے کہا کہ جیسے مین جائی دونو
[illegible] لندہور وغیرہ کا علاج کرنا غرض مصباح کی ہمراہ آپ کو کیا دونو جزیرہ خرام مین آکر
[illegible] اور تب انکو لباس [illegible] پہلی لندہور کے تدبیر کو چلی اور کمند ڈال کے مکان لندہور
مین [illegible] لندہور پاس سو رہی تہی [illegible] کو بیدار کیا اور کہا اپنی باپ
پاس چل اور یہہ دشمن تیری باپ کا ہی دل افروز نے خفا ہو کر [illegible] کو مارا لندہور کی آنکہ کھل گئی [illegible]
دل افروز کا ہاتھ پکڑ کے بوسہ لیا مصباح [illegible] مصباح کو پکڑ کے قید کیا [illegible]
لندہور [illegible] مصباح صدق سے مسلمان ہوا نعمان [illegible] یہہ خبر شاروق کو [illegible]
اور عبد العزیز سوار ہو کر برابر قلعہ خرام کی آئی لندہور باہر نکلا اور [illegible] مقابلہ کیا [illegible] شاروق
لندہور نی زیر کر کے قید کیا عبد العزیز شکست کی [illegible] شہر کی طرف بعد لندہور نے
سر سواری [illegible] شاروق کا کلی لیا سردارونکو [illegible] شاروق صدق دل سے مسلمان ہوا [illegible]
شادی [illegible] لندہور [illegible] فرزند خان [illegible] پیدا ہوگا اور بہرام کی بیان معظم خان بن بہرام ہوگا بعد چند

روز بہلانہ ہوئے عبد العزیز کا حال پوچھا لوگوں نے کہا وہ شہر سنگ سرو کی طرف گیا ہی یہ سنکے ہو لی جیسے
چلنے کی تیاری کی بہرام رخصت ہوکر اپنے شہر کی طرف گیا **باقی داستان زخمی ہونا شاخ ارجنگ سے**
امیر کا ہونا شاخ ارجنگ ابن شاخ اور رکھنا امیر کو زخمی شفاخانہ سلیمانی میں دو کلمہ بیان قاف
کی کہ جب امیر کو شفاخانہ میں لا کر رکھا زخم امیر کا بہت کاری تھا کبھی ہوش کبھی بیہوش ہو جاتی تھی جب
ہوش میں آتے یہی فرماتے کہ آسمان پری سے کہیو کہ تو میری باتیں سن اور سنتا جا اور آسمان پری ہر وقت بیٹھی
رہی امیر کے سرہانے بیٹھی تھی کہ ناگاہ سلطان ارزنق نے کہا ہلاک کیا ہی وہ عفریت تمام لشکر میں آیا آسمان
پری نے کہا پہلے میں ماری جاؤں بعد امیر پر جو کچھ ہونا ہو سو ہو کہ اسمین امیر کو ہوش آیا پوچھا ملکہ کیوں
آزردہ ہی آسمان پری نے عفریت کا حال بیان کیا امیر نے کہا تو دیو پری کو ... سادی اور کہہ کہ شہبال بھی
آتا ہی اور میں کیا کروں کہ طاقت اٹھنے کی نہیں کہنا غرض ملکہ پری ... گیا اور ادہر ارجنگ کہ ابھی
شہبال مسماری لشکر کو آتا ہی یہ شہدار ... تمام دیو دیوانے لڑنے لگی کہ اوسیوقت شہبال بھی پہونچا
اقوال و سیامک نے عفریت کو گھیرا کہ اوسیوقت دیو مخاطر ایک لاکہ ستر ہزار سے آیا عفریت کی مدد کو
سیامک نے طرف شاگرد کو قتل کیا عفریت نے سیامک کو زخمی کیا اکوان کا سر ... کاس دیو اقوال نے
اگر مقابلہ عفریت کا کیا کہ پشت کی طرف سے اسقلانی برہمن آیا اور ایسا ... پشت پر عفریت کے
لگایا کہ بیہوش ہو گیا اور چاہا اسقلانی کہ عفریت کو باندھ لاوے دیووں نے اکر ہجوم کیا اور مخاطر باپ عفریت
کا لوٹی لگا میں شتابانہ روز جنگ رہی آخر طبل بازگشت بجا شہبال نے اکر امیر کو دلاسا دیا اور وہاں
دیووں نے ہر چند چاہا کہ عفریت کو تخت پر سوار کریں نہو سکا آخر مخاطر نے تخت پر سوار کیا عمر بھی عفریت
کی دو ہزار برس کی تھی کبھی ہوش میں آتا تھی اور کبھی بیہوش ہو جاتا تھی غرض مخاطر نے اسمین صلاح کی کہ
فرزند کا تو میری برا حال ہی اب آؤ رات کو شبخون لشکر شہبال پر ماریں سب نے قبول کیا جاسوسوں نے
یہ خبر شہبال کو کی شہبال فکرمند ہوا اور مخاطر رات کو شبخون آیا لڑائی ہونی لگی کار شہبال پر تنگ ہوا لشکر
پری نقابدار سبز پوش آیا مدد شہبال کی کی لڑائی لگا غرض تمام رات تمام دن لڑائی رہی بعد طبل بازگشت
بجا شبخون لشکر اپنی اپنی جگہ پر پہونچے امیر نے آسمان پری سے پوچھا کہ یہ کون ... نقابدار کا
آنا بیان کیا امیر کو آرزو ملنے کی ہوئی مخاطر نے سات روز طبل جنگ بجوایا امیر زخمی شفاخانہ میں

غسل کیا خلعت شاہانہ پہن کر اکر بارگاہ شہبال میں بیٹھا رشید وار شد سیامک اسقلانی برہمن اقوال
امیر کو دیکھ سب ملکہ کی خوش ہوئی کہ اوسیوقت رشید و مہری اور قمر چہرہ ... کی طرف سے آئیں نظر امیر
قمر چہرہ پری پر ہوئی دونو اسمین عاشق ہوئی اور دونوں ... بسم کیا رشید ... اپنے مکان پر لیکے قمر چہرہ کو نصیحت کی
اور کہا آسمان پری پر ... امیر پر عاشق ہوتی ہو اب کلام کہ اسمین ... قمر چہرہ نے کہا اگر میں ماری جاؤنگی
رنجی ہوں رشید ... جب ہوئی رات کو جب قمر چہرہ نے آرام کیا رشید ... بیہوش کیا اور اپنی شہر کو لیکر
روانہ ہوئی دوسرے دن امیر کو بارگاہ میں ... آسمان پری نے شہبال سے کہا کہ تم رشید سے کہلا بھیجو وہ بارگاہ
میں آوے کہ ناگاہ خبر آئی کہ رشید اپنی شہر کو گئی آسمان پری یہ خبر سنکے خوش ہوئی امیر کو رنج ہوا کہ اسمین
نقابدار نے نامہ شہبال کے پاس بھیجا ایلچی نے اکر نامہ دیا لکھا تھا کہ اے شہبال تم سے کچھ نہو سکا اگر میں علاج عفریت کا کروں
تم سب میری اطاعت کرنا اور ہر سال خراج مجھکو دیا کرنا کہ میں ہی بادشاہ چہاردہم قاف کا ہوں امیر یہ
سنکے خوش ہوئے اپنی طرف سے نقابدار کو کہلا بھیجا کہ تم نے اتنی مدت میں یہ کام کیا ہی کہ تم کو خوب معلوم ہی
اگر طاقت لڑنے کی عفریت کی رکھتے ہو تو پہلے مجھ سے مقابلہ کرو بعد عفریت سے لڑنا ایلچی نے جواب اگر نقابدار کو
دیا بعد مخاطر نے نامہ شہبال کو لکھا کہ اوس آدم زاد کو جو تم نے ... ہلاک کیا ہی وہ تین ... دیو نکو ...
مارا تو مغرور نہو اب مجھ سے اور آدم زاد کو باندھ کے میرے پاس بھیجدو بعد اوسکے حقیقی شہر قاف میں ہیں آدمی ...
دونگا شہبال نے نامہ کو پارہ کیا اور خبر پانچو نامہ لایا تھا اوسکو بھی خوب کیا جواب جنگ دیا غرض دوسرے
دن مخاطر اور اہرمن اور عفریت نے لشکر اپنی صف آراستہ کی ادہر شہبال اور نقابدار زخمی ... صفین آراستہ
کئیں مخاطر سید ... آیا نقابدار اپنے مقابلہ کیا مخاطر ... نقابدار کا شکست کیا دیووں نے مخاطر کے ہجوم کیا
اور نقابدار کو بادشاہ تمام دن لڑائی رہی طبل بازگشت بجا دیو نقابدار کو سامنے مخاطر کے لائے مخاطر نے کہا
فرس ... کہ ... نگاہ ... مخاطر کو دریافت ہوا کہ نقابدار بادشاہ شہر سبز کا ہی ...
مغرور ... نام ہی غرض نقابدار کا سپہ سالار کرسانوس فیل یا نام ہی دیو نکو ... کیا اور کہا ...
شبخون ... لشکر عفریت پر مارو اور سردار کو اپنے ... قبول کیا غرض ... فرس ... کو
مارکے نقابدار کو چھڑایا جاتا تھا کہ ... اسمین مخاطر ... جنگ ... شہبال نے ...
کیا نقابدار نے سب ... سیدکو ... شہبال اور امیر نے لشکر ...

نقابدار کو اپنی بارگاہ میں لائی شانہ نقابدار کا شکستہ تھا باندھا جب نقابدار کو ہوش آیا احوال اپنا
سب بیان کیا امیر نے کہا تم اپنی ملک میں جاؤ نقابدار نے کہا میں ایک فریاد آپ پاس لایا ہوں ملک کو
ایک جادوگر نے چھین لیا ہے کہ نام اوسکا استقلال جادو ہے امیر نے یہ سنکے چاہا کہ نقابدار کے ہمراہ جاوں عبد الرحمن نے
منع کیا اور کہا کہ عفریت اور مخاطر کو کون جواب دیگا اور تمہاری جان ایک فرزند ہوگا وہ اوس جادوگر کو قتل
کریگا جانا آپکا مناسب نہیں غرض نقابدار اطراف خیمہ پر ... گیا اور عفریت نے مخاطر سے کہا کہ میں اوس جادوگر
سے ڈرتا ہوں مخاطر نے کہا تو خاطر جمع رکہ میں اوسکو قتل کرونگا لیکن جنگ ہونے لگی دوسرے دن مخاطر میدان میں آیا
امیر نے چاہا مقابلہ کریں استقلال نے ... اپنی کجائی دیا اور آپ اگر مقابلہ کیا شام تک لڑا آخر مخاطر نے استقلال کو
زیر کیا باندھ کے اپنی بارگاہ میں لایا امیر واسطے استقلال کے بہت فکر مند ہوئی اور دوان مخاطر نے بہت سا
استقلال کو کہا کہ اطاعت میری کر اوسنے نہ مانا عفریت نے حکم کیا کہ اسکو ... باندھ کے ... کرو غرض
شہپال کو ... کجائی کہ استقلال کو ... کیا امیر نے یہ سنا کہا اگر مخاطر کو ... تو
ترک کیا دوسرے دن مخاطر میدان میں آیا امیر نے اگر مقابلہ کیا جیون نگاہ مخاطر کی امیر کے جمال پر پڑی کہا ...
وہ تو نے کام کیا ہے کہ کسی نے دنیا میں مقابلہ نہیں کیا اب بہتر یہی ہے کہ تو میرے پاس آ میں ... ہو جاؤں
دون امیر نے کہا ای حرامزادی میں اسواسطے آیا ہوں کہ تجہے استقلال کا عوض لوں مخاطر نے وار ... امیر پر ...
کہ ... امیر زمین میں غرق ہوگئی مخاطر نے بانگ دی کہ اسطرح امیر کو بہی ... امیر نے ... دوڑی کہ
زنجیر مخاطر کے ... عفریت سلیمانی سے ... عفریت لاش باپ کی ... امیر
اپنی بارگاہ میں پہنچی باقی داستان فردا عیاری کرنا امیر کا اور اژدہے ... دو کلمہ امیر
ایک ... گرد اقارن فیل گردن ... جنگ قلعہ بری اور ... کو
لی ... کہ نقابدار ... قاتن کو قتل کیا لشکر ... کو شکست دی ... امیر ... دروازہ قلعہ کا
... اور ... ازدہے ... سرداروں نے ... عادل ... امیر کے پاس آیا
امیر نے کہا کل جواب دونگا سردار اپنی جگہ پر آئی ... قلعہ ... اور ... صورت ... بدلی ...
... لباس ... زمین میں آیا ... نوشیروان بادشاہ ... کہان ہی ... کہا ای ...
شاہ ... نہین ہی اگر تو میرے ہمراہ چلے تو میں خدمت میں شہزادہ کابل کی لیچلوں امیر نے انکار کیا ...

منت کر کے امر کو زرومین پاس لایا زرومین نی پوچھا ای برمرد کہان سے آئی ہو امر نے کہا ظلمات
سے آیا ہوں یہاں کا امیر اسکندر ظلمانی ہے اور اوسکا نام اسد ظلمانی ہی شہپال بن شہرخ نے بہزاد اور اسخوان
امیر کے ... کہ نوشیروان پاس لیجا اس میں ایلچی خدمت میں ہو کے پاس زرومین نی بہزاد
اور اسخوان طلب کئے امر نے ... نکال کر دی زرومین ... بہت خوش ہوا اور کہا یہ خبر اندر
قلعہ کے ... کہا ... اسد ظلمانی کو زر اور خلعت دیا امر اندر قلعہ کے
آیا سب سے کہا کہ ایک عیار ... قبول کیا اوس نے نقارخانہ ... دوسرے دن
... قلعہ میں سے ایک شور برپا ہوا زرومین نے کہا یہ کیسا شور ہے ... علی
اگر ... تحقیق ... قلعہ میں ... گفتگو ... امر ... آیا اور زرومین کو دعا
دی زرومین نے ... امر کو بارگاہ میں بلایا امر نے ... کیا اور کہا تحقیق امیر ... الکہ ... یہ خبر ...
دی اور ... کہ ... علمندون نے کہا ہی ... کہ قول ... کو ... اب
میں ... پاس ... کہ ... امر ... کہا ... کہ ... زرومین سے ...
میں زرومین نے کہا ... اوس مضمون کی ...
او ... زرومین نے ... امر کو ... قلعہ میں ... احوال بیان کیا دوسرے دن
سب سرداروں کو لیکر امر زرومین پاس لایا زرومین نے ... خلعت دی امر نے بہت ... واسطے
... زرومین سے ... سرداروں کو قلعہ میں امر لایا اور ... زرومین کو ...
... قلعہ کے آیا اور کہا ... امر ... امر نے کہا ای ...
... زرومین ... بہت ... ہوا دوسرے دن ...
... قلعہ ... اوتری باب دو کلمہ لندہور بن سعدان کے سنو
کہ جب ... مسلمان کیا بہرام ... عبد العزیز ... سنگ ... لندہور نے
... اسی ہزار ... ہمراہ ... قلعہ ... جلال ... رشید ... لندہور
نی ... جنگ مغلوب ہوئی عبد العزیز ... قلعہ ...
شاہ ... پاس آیا داستان دیگر غرض امر کے دل میں آیا کہ زرومین بہت پریشان ہے

چلی کہ ایک عیاری کر قلعہ میں نکلا اور لشکر کفار میں آگر دیکھا کہ پشت پر بیسہ شیرونکا ہی ہر قلعہ میں
اگر فضل حق ہو تو بھاگ شکست ہو [illegible] شہر میں قصد کیا دو ہزار بلکہ زیادہ ہونگا امر نی کہا میں جاتی
ہوں کہ ان شیروں نے لشکر کفار کو شکست دون غرض ساٹھ روز تک امرزادہ اس صحرا میں لشکر میان
جمع کہیں آگ ڈلوادی شیر آگ دیکھ کر بھاگ گئے لشکر کفار پر آگرے کافروں نی خیال کیا کہ شیرون کا کیا آہی
اپنی جگہ سی طیار ہوئے نکلی شیروں نے جنگ کی رات بہر میں اسی ہزار سوار جارہی اور سالار فوج لشکر کا
اوس صحرا پر سنا اب لکڑی بہت واسطے غلاموں کی نہ تھی پریشان ہوئی دوسرے لشکر اوس سوار دوڑے تھوں
آیا کہ ناگاہ ایک گرد پیدا ہوئی امر واسطی خبر گیا ہو تھا کہ یہ لشکر کسکا ہی لوگوں نی کہا جہاں گیر اور جہاندار
دونو بھائی زویمن کا اسی ہزار سوار نے مدد کو آئی ہیں امر یہ سنکر فکر مند ہوا اگر یہ لشکر زویمن سے کا
اور آواز دی کہ ای کافرو اب تم کہاں جاؤ گے وہ بہرام گرد معہ لشکر اسلام جاری [illegible]
یہ سنکے بیدل ہوئی اور گرد کی طرف چلی جاویں نی جانا کہ بیچ او نکا اسنی اپنی [illegible]
اور کہا ہیج کہاں جاتا ہی ارے یہ لشکر زویمن کی ہیں اور نکا ہی غرض تمام سوار [illegible] قلعہ میں آیا
کنارہ علی خبر سنکر یہ لشکر ایکی برادر نکا ہی امر عیاری کرکے چلا گیا زویمن نی یہ سنکی بوشیار [illegible]
اور بیابان کو دوڑا اپنی بارگاہ میں بیٹھا یا گلی لگا یا او نہوں نی آکر گرد سی گیر ا بیچ ہر سمت ایک سالکی [illegible]
ہو چکا سردار عادی پاس آئی اور عادی سکو لیکر امر پاس آیا اور کہا اس حوالی میں ایک قلعہ نیستان [illegible]
اور بادشاہ و نکا خسرو نیستانی ہی بیٹا لیکن اس سوار رکہتا ہی دھوا عیار یکا ہی روسکو بھی اگر وہ قلعہ
آوی تو بہتر ہی امر نی کہا اگر خبر ہو تو جاتا ہوں بس امر روانہ ہوا اور دروازہ قلعہ نیستان پر آکر کھڑا ہوا
اور لوگوں سی کہا میری دعا خدمت خسرو میں پہونچا دو کہ امر آیا ہی خسرو نی امر کو بلایا اور کہا کس لئی آئی ہو
امر نی کہا پریزادوں نی مجھکو خبر کہ حمزہ قاف میں مارے گئی اور تو جانتا ہی کہ زویمن ملکہ کو طلب کرتا ہی
میں نہیں دیتا اب چاہتا ہوں کہ ملکہ کو تیری حوالی کروں خسرو یہ سنکی خوش ہوا اور کہا ای [illegible]
امر نی کہا سچ ہی اسی واسطی میں آیا ہوں غرض خسرو نی قبول کیا اور کہا جا کہ ملکہ کو لی آ بس امر آیا سارا ماجرا
بیان کیا اور کہا فکر مجھکو یہ ہی کہ چاروں طرف لشکر کفار پڑا ہی کوئی جو تا ہی کس طرح میں نکلوں مقبل نی کہا پر
قلعہ میں نقب ہی غرض دوسرے دن امر لشکر اور ملکہ کو لیکر نقب کی راہ سے نیستان کو چلا جو بیچ ہی [illegible]

قلعہ کی پہونچا خبر خسرو کو ہوئی دروازہ پر کہڑا تھا کہ گرد معلوم ہوئی اور درمیان گرد کی محافہ ملکہ کا سوار اولی آتی
ہیں سب سی پہلی امر نی تنہا سلامی خسرو کی پہونچایا اور خسرو کو مجرا کیا خسرو نی کہا کیا خبر ہی امر نی کہا
ملکہ اور سردار ونکو تیری ایلی لایا ہوں اور تو نی قصہ سکندر اور آب حیات کا کب نہیں سنا کہ روز کیا کسیکی
کوئی کہا نہی خسرو یہ سنکی ہنسا اور کہا ای امر اب تو شیخ عیار اور مکار تہی کہ اس قلعہ کو بھی نکالی ہوں
اگر ملکہ مع سردار قلعہ میں آئی لیکن تیری حکم سی سردار تجکو باندھ لیں گے یہ بعقل کرینگے امر نی کہا ای خسرو
بہتر تو کس طرح راضی ہو گا تب نقیب آئی اور کہا خسرو نی کہا سچ ہی کہ تم ملکہ کو بھیجو پہلی قلعہ میں بھیجی اور اوسکی بعد مجرا کرو
بعد اوسکی سردار نکو بلا لیں سردار امر کہ بھیجیں اطاعت قبول کرینگے پر جنید امر نی کہا کیا فائدہ ہوا اب امر
پہر کہا عادی پاس آیا اور کہا ای عادی یہ عمر امرزادہ خوشی سی قلعہ نہ بیچا کہتا ہی کہ پہلی ملکہ کا مع سات
عقد کرو تو کہا کہتا ہی عادی نی کہا جو تیری صلاح ہو وہ کر امر نی کہا تو بیسے مہربانی تیری درکار ہی تجکو ملکہ کی
صورت بنا کی قلعہ میں لی چلتا ہوں تو خسرو کو پکڑ لینا بعد سردار میا طرف سی آکر ملینگی قلعہ ہات
آجاویگا عادی نی کہا ای امر تو جو چاہتا ہی کہ جاوں ہر میں اور سہوں اور نکو اپنی خراب کروں غرض امر نی
تقریر [illegible] کہ عادی بالاچار راضی ہوا غرض امر عادی کو محافہ میں سوار کرکے سامنی قلعہ کی آیا نعرہ لگا
کہ ای خسرو [illegible] ہست میں بات ہماری ایک ہی ملکہ کو میں تیری پاس لایا ہوں خسرو نی
قلعہ میں بلا لیا عادی نی خوش ہو کہا ایک ہنسا اور مہریں محافہ نکالا اور کہا نکمیں عادی بیٹی آپ کہا محافہ کو
میری گہر [illegible] اگر کہا کیا واسطی محافہ روکا عادی نی کہا کہ میں ہو کا ہوں بغیر ازکنا تاکہ بادانگو تجا
و نکا امر [illegible] خسرو پاس آیا اور کہا دختر نوشیروان نی بڑی اذیت کہینچیں اوس نی آبی بات نکمیں
اوسکی جو کہا نیکی ہو اور کہتی ہی کہ بیج کہا تا کہا ای اگر تجا تو نکلی غرض چلا قاف سی مرغ پلاؤ وغیرہ کی تہا
خسرو نی یہ سنکر عادی نی سکا کہا یہ خسرو نی کہا یہ عجب تماشہ میں بری کہ تو میری واسطی لایا ہی عادی نی
یہ سنکی محافہ سی نکلا اور مقابلہ خسرو کا کیا خسرو نی چاہا تلوار کہینچی عادی نی سبقت کر کی گرز کو بدیکر کہ
اوٹہالیا اور زمین پر دے مارا سنکو باندہ لیا سب سردار عادی سوار ہینا لوگ قلعہ کی عادی پر آگری امر نی دوڑ کے
دروازہ کہولا یا سفید ہو کہ بجا یا لشکر اسلام چاروں طرف سی قلعہ میں آیا امر لیکی تخت پر بیٹھا عادی نی
خسرو کو نظر گذرانا امر نی کہا ای خسرو مسلمان ہو خسرو صدق دل سی مسلمان ہوا باقی داستان

تو بہ

فرداوداستان امیر کے سنو وہ کہ امیر یا تو قریب کے شہیال نے طبل جنگ بجوایا خبر عفریت کو ہوئی اوسنے
عفریت نے ملعونہ جادو کو طلب کیا اور کہا ای مادر اینک ماتم یا بچا میں غرض ہوا ہوں کہ اس آدمزاد نے
طبل بجوایا ملعونہ پیشکی خفا ہوئی اور کہا اب تو ماتم اپنا کر اگر تو سلامتی چاہی تو چاہیے کہ اسکو خبر کر جیسے
ہر لوجیل شہر زرین کی طرف گئے وہاں میں بہتر طلسم تیار کئے ہیں عفریت نے قبول کیا اور ہمراہ ملعونہ کے چلا
پہر رات باقی تہی کہ لشکر عفریت میں غل ہوا کہ عفریت بہاگ گیا بس تحکم امیر نے شہیال سے
کہا کہ مجکو اب رخصت بخشی کہ میں دنیا کے پردہ پر جاؤں شہیال نے کہا یا امیر اسعد میرے دل کی خبر عفریت کی
آدمی غرض شہیال گلستان ارم میں اکر رہا اور شہر زرین میں آیا چند روز میں خبر امیر کو ملی کہ عفریت شہر
زرین میں گیا ہی یا امیر کہا ای شہیال میں اکیلا جاؤں گا شہر زرین کو کس لیی کہ عفریت لشکر نہیں
رکہتا شہیال نے عبد الرحمن کی طرف دیکہا عبد الرحمن نے کہا عقرب سلیمانی خزانہ میں سی جو ہی سلیمانی کی نکال
کی دی جبکہ تلوار آئی امیر نے اوٹہا لی کہا یہ تلوار بہت سبک ہی پر جب امیر نے زور کیا گنج سنگی آٹھ دو
رکعت نماز شکر اوسکی پڑہی تلوار سلیم کیا تہی تب الحمد رفت دروازہ گلستان اوسکی ستا امیر نے اوسکو
قلم کیا شہیال نے تخت منگوایا امیر اوس پر سوار ہوئی چار دیو اوس تخت کو لیی چلی دو گہری میں شہر زرین میں
آئی امیر کو اوس پر کوہ زر پر ہو گئے اور اوتار دیا امیر نے اوس سے پوچہا یہ کون مقام ہی دیونے کہا یہ کوہ زر ہی یہ
دو فرسنگ یہان سے شہر زرین ہی اور یہان سے دروازہ شہر کا معلوم ہوتا ہی یہان سے ہم آگو نہیں جا سکتے
امیر نے کہا تم یہان ٹہرو ہم جاتی ہیں جس وقت کہ میں عفریت کو قتل کرونگا نعرہ کرونگا تم شہیال
کو خبر کرنا دیوں نے کہا ہمکو کیونکر معلوم ہوگا امیر نے کہا جس وقت میں مقام عفریت پر پہونچونگا
پہلا نعرہ کرونگا بعد جب مقابلہ کرونگا دوسرا نعرہ کرونگا تیسرے نعرہ میں تم جاننا کہ عفریت کو مارا
اگر میرے نعرہ کی آواز نہ سنا خبر شہیال کو کر نا کہ عفریت نے مجکو قتل کیا یہ کہ کے امیر چلی برابر قلعہ کے
آئی دروازہ نا پدید ہوا امیر حیران ہوئے کوہ پر چلی آئی اور کہا یہ کیا ہی کہ سات مرتبہ آئے گئے اور دیو
دیوؤں سے پوچہا یہ کیا سبب ہی کہ اب جاتی ہیں اور پہر آتی ہیں امیر نے کہا جس وقت میں برابر قلعہ کے
جاتا ہوں دروازہ غایب ہو جاتا ہی اور جب کوہ پر آتا ہوں مانند آفتاب کے دروازہ دکہائی دیتا ہی اسی فکر میں
امیر تہی کہ سلاسل پری آئی امیر کو مجرا کیا اور کہا یہ لوح طلسم شہیال نے بہیجی ہی یا امیر عمل کیجی گا لوح دیکہ کر سلاسل

امیر کو

پہر چلی گئی امیر نے لوح کو پڑہا لکہا تہا کہ جب اس طلسم میں آئی اور چاہی کہ تاریکی کیجی طرف ہو اس اسم اعظم کو
پڑہی تاریکی ہر طرف سے ہٹ گئی غرض امیر اسم پڑہکر دروازہ قلعہ پر پہونچی دیکہا تو دروازہ بہت مضبوط لگا ہوا ہی اور جب
بہت جو کہ سی لگا ہی اور اوپر جال کے قفل لگا ہوا ہی امیر نے لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ اس اسم کو پڑہ کے
دم کر اور اپنی تیغ اوسکی منہ میں گرا دی امیر نے وہی کیا جبکہ قفل امیر کے کہلی بازار میں اپنی تیغ دیکہا
دروازہ محل پر آئی اندر جانا کسیکو نہ دیکہا چاہا کہ باہر نکلیں یا اللہ کی آواز آئی امیر نے نگاہ کی دیکہا کہ ایک پیر زال
ستون میں بندی ہی امیر نے پوچہا تو کون ہی اور یہاں کسنی باندہا ہی اوسنی کہا میں دختر سلیم شاہ کوہ کی
کی ہوں جب ان قضا و قدر میرا وطن عفریت نے پہر عاشق ہوا پہر زمیر دیکہتی کو آتا تہا شہیال نے ازرق
پہر مجکو میرے باپ سی چہین لیا اگر عفریت کو تو قتل کرے تو میں تجہی سرفراز کروں جبکہ عفریت غلامیں کیا بہی
چاہا کہ قتل کروں ملعونہ جادو آئی عفریت کو اوسنی بتا دیا اوسنے مجکو ستون میں باندہ دیا اگر تم مجکو چہڑاو تو میں نشان تا
عفریت کا بتا دوں امیر نے اوسکو کہول دیا اوسنے پوچہا اوسکے پیچہے وہ پیر زال امیر کو دوسرے محل میں لائی امیر نے
دیکہا بارہ ہزار دیو بیٹہی ہیں وہ پیر زال کہتی ہی کہ ان لوگوں کے دیوؤں ہی اور وہ میں ہر ایک ہی اور دیو دونس کی
اسکو قتل کرو کہ تب عفریت کا بہی چار طرف سے دیوؤں نے امیر کو گہیر لیا لڑائی شروع ہوئی امیر نے شبانہ روز
میرے دیوؤں سے جنگ کے پر چند دیو کو قتل کر سکے بہت زیادہ ہوتی ہیں آخر امیر نے لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ مجکو وہی اسم
اسم وہ میں آویزہ کہ گرفتار ہو جاتی ہی کہ اس اسم کو پڑہ پڑہ کر دیوؤں پر دم کرو امیر نے تیر بارا دیوؤں پر نظر کیا
پہر گر گیا اور سب کے آگے سب محل گئے امیر نے دیکہا کہ سب کا قفل کہلی پر اوس محل میں گیا دو سرے
محل میں امیر آئی دیکہا کہ ایک سبز بجرہ نہایت زر نگار ہی بنی ہوئی ایک لڑکی مانند ماہ تب جلے وہ دم
کہ جو اس سے گئی ہی امیر نے چاہا کہ دست سے قبضہ ہوں اوسنے آواز دی کہ ای بندہ خدا اگر تو مجکو
بیگناہ قتل کرے گا قیامت میں دامن گیر ہونگا امیر نے کہا تم کون ہو یہ پری نے کہا نام میرا عنبر پری باپ
میرا شہیال کا بہائی اور بادشاہ قلعہ سبز کا ہوں اور سبب میری یہی ہی کہ یہاں ہر ایک نام جبکہ شہیال
سنگ کیا بہائی اوسطرف گلستان ارم کی گئیں اوسوقت گرفتار ہو گیا غرض امیر نے اوسکو جلد سی پہونچ
کے خلاص کیا اور اوسکے شہر کو رخصت کیا اور محل میں آئی دیکہا کہ دروازہ پر پردہ ہی امیر نے کفش پا اوس سے
اوتار یوں پانی میں رکہا دیکہا سنگ ہی پہر کفش میں کہ محل میں آئی اور دیکہا کہ ایک تابوت رکہا ہی

دیکہا

منہ اوسکا کہلا ہی امیر نے ایک تیر [illegible] اوسمین پڑا اور ناگاہ دو دو نوات تابوت سے نکلی [illegible] ہات امیر کی ڈالی امیر نے
لنگر یاد الوحکو دیکہا لکہا تہا کہ جو کوئی تابوت پاس پہونچے اوسمین دیو یا ازرق ہی تختی الوحکی [illegible]
ہوئی سینہ پر اوسکے رکہی ہی چاہیے الوحکو زور کرکے سینہ پر سے اوسکی اوکہیڑے اور اوسکی سینہ پر الوحکو رکہی [illegible]
زمین مین غایب ہو جائیگا امیر نے وہی کیا تابوت زمین مین غایب ہوگیا الوحکو لیکے جو [illegible] آئی ایک غول کو
پابہ زنجیر دیکہا اوسنے آواز دی کہ ای آدمزاد خوش آمدی اگر مجہکو چہڑاوے تو [illegible] کامین بتادونگا امیر نے
چاہا کہ اوسکو چہڑاوے مین لوح یاد آئی لکہا تہا [illegible] غول کو خلاص کریگا [illegible] اسم تیر پر دم کرکے [illegible] امیر نے
اوسیطرح غول کو مارا اوس محل سے نکل کے دروازہ باغ پر پہونچے دیکہا دو دیو کہڑے ہین ایک کا منہ سے [illegible]
اور دوسرے کی [illegible] نہین ہی اور ایک سر [illegible] رکہا ہی امیر نے الوحکو دیکہا لکہا تہا کہ اسم کو تیر پر دم کرکے
[illegible] مار امیر نے وہی کیا بعد ایک ساعت کی جو دیکہا دونو دیو غایب ہوگئی دروازہ پر باغ کی خندق خون سے بہری
ہوئی دیکہی اور اوسمین ایک [illegible] امیر نے الوحکو دیکہا لکہا تہا کہ دست راست کو جاو ایک سنگ بڑا
ہی [illegible] اوسمین لگی ہین [illegible] تماشا قدرت پروردگار کا دیکہ امیر نے وہی کیا
خندق خون کی [illegible] غایب ہوگیا امیر اندر باغ کی آئی ایک لڑکی کو دیکہا بارہ برس کا سن چہرہ مانند آفتاب
[illegible] امیر نے پوچہا تو جانتا ہی کہ عفریت اس باغ مین ہے [illegible] جواب نہ دیا امیر نے
جانا [illegible] اندر باغ کی آئی [illegible] محل [illegible]
مارا امیر کو [illegible] ایک تلوار اوسکے سر پر ماری [illegible] سر تن سے جدا ہوگیا [illegible] زندہ ہوگیا امیر کو الوحکو
یاد آیا لکہا تہا کہ اس اسم کو تیر پر دم کرکے اوسکے منہ پر مار امیر نے تیر مارا ایک شور پیدا ہوا بعد ایک ساعت کی امیر نے
دیکہا بدن اوسکا [illegible] اب امیر باغ مین آئی [illegible] مانند بہشت کے [illegible]
[illegible] آئی جہکا امیر اندر آئی ایک پریکو دیکہا کہ [illegible] گرد اوسکی [illegible]
جو امیر کو دیکہا اوٹہ کہڑی ہوئی اور کہا تشریف لائی [illegible] جام شراب [illegible]
دیا امیر نے جام [illegible] طلسم ہے الوحکو نظر کیا لکہا تہا [illegible] جام [illegible] اسم تلوار [illegible]
گردن پر [illegible] مار امیر نے وہی کیا آگ سی [illegible] بعد ایک ساعت کی امیر غار سے باہر آئی [illegible]
سے کہ بہت بڑا [illegible] امیر اوسی طرف چلے جبکہ قریب آئی دیکہا کہ عفریت سوتا ہی اور

آواز [illegible] امیر نے خنجر کہینچکے اوسکی کف پا پر مارا وہ نہ اوٹہا دوسری بار [illegible] عفریت نے کہا
[illegible] امیر نے نعرہ اللہ اکبر کا بلند کیا عفریت لرزہ [illegible] خواب سے بیدار ہوا [illegible]
آیا چارطرف دیکہنے لگا امیر نے کہا [illegible] اس طرف نگاہ کر جب عفریت نے امیر کو دیکہا [illegible]
تلوار [illegible] عقرب سلیمانی [illegible] عفریت کی [illegible] زمین پر گرا امیر نے دوسرا
نعرہ کیا عفریت نے کہا ای آدمزاد ایک تلوار اور [illegible] جان کندنی سے نجات ہو امیر نے ایک ضرب
اور لگائی کہ سر تن سے اوسکا جدا ہوگیا [illegible] اور آسمان پر [illegible] اور آواز دی کہ ای آدمزاد عفریت
کو تونے مارا [illegible] خبر [illegible] بعد چند ساعت کی [illegible] عفریت کی پیدا ہوئی
امیر [illegible] زیادہ پیدا ہوئی [illegible] شبانہ روز [illegible] امیر نے دعا کی [illegible] حضرت
خضر آئی امیر سی کہا [illegible] امیر [illegible] دیوان پر [illegible] ضرب [illegible]
ایک سنگ پر [illegible] آتش [illegible] حضرت خضر نے کہا یا امیر عفریت [illegible]
تم جانتی ہو [illegible] امیر نے کہا [illegible] معلوم حضرت نے کہا ملعونہ جادو [illegible] عفریت کی
اس غار مین [illegible] عفریت کا [illegible] اور ایک درخت [illegible] اوسکی [illegible]
عفریت کی [illegible] صورت عفریت کی [illegible] اب تم [illegible]
چلو اور ملعونہ کو [illegible] امیر حضرت کی ہمراہ آئی اور اندر غار کی گئی نظر ملعونہ کی امیر پر [illegible]
اور کہا [illegible] سر [illegible] امیر [illegible] تیر [illegible]
ملعونہ [illegible] امیر [illegible] حضرت خضر
عقب سے امیر کی آئی اسم اعظم [illegible] ملعونہ [illegible] امیر [illegible] تلوار [illegible]
[illegible] سر [illegible] باہر غار [illegible] حضرت خضر نے بالون سے عفریت کی ایک
گوہر [illegible] امیر کو دیا [illegible] حضرت سلیمان [illegible] عفریت کا جام [illegible]
کہا [illegible] حضرت نے ایک کلچہ دیا امیر [illegible] کہا کہ اس کلچہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] امیر [illegible] کلچہ [illegible] تمام [illegible] حضرت نے [illegible]
کلچہ بغل مین [illegible] کلچہ [illegible] حضرت نے کہا یا امیر اس کلچہ کو [illegible]

تم دنیا پر ہو گجو گیا پر کہہ دیا کہ صفت چلی گئی امیر کو نیند نے غلبہ کیا درخت چنار کے نیچے خواب کیا تب انعرہ
فراموش کیا دیو دون نے جو نہیں انعرہ نے ساتھ شہپال کے کیا کرہ اور مزاد تب عفریت ... شہپال سے کہا کہ
مسند پر عبد الرحمن تھی پہل میں لکہو ایا عبد الرحمن نے کہا ای شاہ آگاہ ہو مرہونی عفریت کو مار اور اپنی تہین تیغ بحر
کیا جلد اپنی تہین ہو شہپال سوار ہو کے چلا آسمان پر اسنے مانند برق کی اپنی تہین امیر پاس پہونچا دیکہا
امیر سوتی ہین ہو منہ پر امیر کے اپنی آسمان پر اسنے سر امیر کا زانو پر رکہا پہر تی اپنی سایہ کیا ادہر کیا الغرض
اوٹہا امیر بیدار ہوئی آسمان پر کیا دیکہا احوال پوچہا کہ تم کیون آئی ہو ملکہ نے کہا شہپال ہون آیا ہی بعد ایک ساعت
کے شہپال ہمراہ بعد لشکر امیر کو گلی لگایا اور کہا یہ جگہ اپکی قیامت خیز ہی تخت پر سوار کیا گلستان ارم مین
امیر کو لایا سارا شہر آئینہ بند کیا جا بجا رقص کا جشن کیا بعد اسکے امیر نے شہپال سے کہا عفریت کو میں مار چکا
ہی کہ دنیا پر مجکو پہونچا دو شہپال ہنسا اور لوگو نکو اشارہ کیا ایک تیر منہ پر اسکے مارا کہ تمام اہل معطر ہو گئے
امیر حیران ہوئی عبد الرحمن سے کہ شاہ نے دختر اپنی اپکو دی امیر نے کہا امیر تم ... ہی دختر ... ہی مین ہرگز
یہ قبول کرونگا نہیں اس میں عہد کیا ہی عبد الرحمن نے کہا یہ مقام اور ہی دنیا تم ہو ہی پری شادی کیجئے
آخر امیر راضی ہوئی اور کہا بعد چند روز کے مجکو دنیا پر پہونچا دینا عبد الرحمن نے کہا ہمارے ملک کی یہی رسم ہی کہ جب شہپال
پر سوداماد کو گہر مین رکہتی ہین امیر نے کہا مین جانتا ہون ساعت نیک ہو نکاح کر ... کیا جاوے ملکہ کا عقد
امیر سے ہو گلستان ارم مین محفل آراستہ ہوئی دیو پری قلعہ بقام مبارکباد ... ہین سمندر
کو ہر ایک عفریت اور ملعون ... شہپال نے آدم زادی ملکہ کا عقد کیا ... تم ... مبارکباد دی
ہر ایک نے مین جا بجا موسم شادی کا کہ ہر ایک لاکھ دیو دون نے ہیرے سمند وکا جالیس ... سمندر دونے
شہپال بادشاہ نے کہا کہ مبارکباد دینی اور کام آدم زاد کا تمام کرنا القصہ دیو لاکھ دیو دون نے عیش سے دن آباد
ہوئے امیر کے ملکہ بعد امیر کو دنیا سے بہولیا اسنے اگر نگاہ پڑا امیر نے اوسی شب کو مقصد حاصل کیا آسمان
پر ایسے ملکہ قریش سلطان پیدا ہوگئے امیر قاف میں رہنے لگے جانا امیر کا قاف مین اور عقد ہونا ...
ہونا ملکہ امیر کا تو قریش سے امیر کو شہپال نے دنیا پر بہیجا اور امیر کو ایک مدت تک ... نہین رہنے دیا
انو قریش ... سالی ہوئی امیر نے ... کیا اور کوئی ... نزدیک ... قلعہ روطاس
ہی اگر وہ مات آدمی تو خوب ... نامی نوشیروان کی جا بجا پہونچ گئے ہین کہ ... امیر کا غافل تہا امیر کا

تو اسکو

۷

فرانزو

ز او فریز قلعہ کی آلی وہن آدمی تہا انکو مار چلا جب کہ امیر قلعہ روطاس کی آیا دیکہا کہ کوئی غافل نہین ہی جب کہ ہم
ہوں ایک شیطان کالا گوسفند لیکے قلعہ سے باہر نکلا امیر پاس اوسکی آیا اور کہا ای میان تیرا کیا نام ہی اوسنی
کہا نجم الدین مجہی کہتی ہین لوگون ہی کہ یہ مجہا تہی امیر نے کہا بابا زہے تیرا نام ہی اصفہانی مین میر اگر ہے
ایک فرزند ہی شاہ ہو گیا اوسکے غم مین دنیا کو ترک کیا فقیر ہو گیا ہون اوسی ایک عالم شرابکا ہی امیر کو دیا انجے
اوسکو مصری بوعی دوہ کہ یہ بیہوش ہوا امیر نے زندہ درگور اوسکو کیا اوسکی صورت بنکی قلعہ مین آیا مکان اوسکا
شہر پوچہا امیر حیران ہنا کہ مالک کے گوسفند آئی پہچان پہچان کے اپنی اپنی گوسفند مین لیگئے جہند ہو باقی ہین
امیر نے جانا کہ یہ جال نجم الدین کا ہی اپنی تہین بیمار ڈالا اور وہین لیٹ رہا کہ ایک شخص نے آکر کہا ای نجم الدین
تجکو کیا ہوا ہی کہا مین بیمار ہو تہا اوسی جا کے عین الدین اوسکے بیٹی کو خبر ہوئی کہ امیر کو لی گیا گہر مین جا کے چار ہاتے
پر ڈال دیا جبکہ آدمی باہر گئے لباس شیر ود من نے امیر پر حمل طہموری کی بعض بادشاہ قلعہ طہموری سلطان آیا
جہند یا ساتونکو مارے کہ ڈال کے اوپر کو قبضہ کیا اور طہموری کا سر کاٹ کے پہونچا اوسکو جو ہوش کر کے لگا طہموری کی
کہی گئی جب کر کے اوسنا امیر بیا کا طہموری سے کہا اگر خواجہ خوف نکر حضرت ابراہیم نے تجکو خواب مین
مسلمان کیا ہی اور سارا اہل شہر کا کیا ہی امیر نے دوزخ کے ... اوسکی پہ سر دیا طہموری نے کہا ای
خواجہ اب وقت تمہارا ... کا مکان نہین تم جلکے بعد سرداروں ملکہ کو بیان آئی اور امیر تو اودہر آیا اور وہان
طہموری نے شمیم وزیر سے کہا کہ تم نہایت بغض مسلمان سے رکہتی ہو کہا ای شمیم امیر بیرون پاس آیا شاہ وہ
ملکہ کو دی کیا ہی پر ... کہتو ہی مسلمان ہوا اور دیا انکو بہی اپنا مسلمان کر ونگا وزیر نے کہا آئی
شاہ مین تمہارا ... تہی باہر نہین ... مین جا کے اپکی پیا نیکو لا تا ہون اوسکو ولا اور اسکی مسلمان کرتا
بعد تمام لوگونکو مسلمان کرتا ... کہ یہ کہا اسلام شاہ پاس آیا اور کہا تو کیا بیٹہا ہی بہائی تیرا اسلام
ہو گیا دین کو اپنی ... اسلام کا ... شمیم نے کہا تو ... ہوا جس ... اوسکو بیہوش کر اور تو
بادشاہ ... اسلام یہ سنکر خوش ہوا اور دونو نے اگر طہموری کو بیہوش کیا اور قتل کر کے سر جو ... لٹکا دیا
اب ... بیٹہا اور اپنی قلعہ مین آیا سرداروں نے کہا کہ بادشاہ روطاس کا مسلمان ہو سکے قلعہ مین جلو
... ہوئی نکمی ... زمانہ حکیم فیلقوس ... ہی چار ... تیر ... نکالا
... روطاس ... امیر ملکہ کو ... سرداروں ... بعد برابر قلعہ روطاس کے پہونچا ...

کہ دروازہ قلعہ کا کھولو اساط اور شمیم سرداری بر قلعہ کے آئے اور کہا ای امیر مکیہ پر طہمورس کا [illegible]
مین قلعہ کو تجھے بند نگاہ مرتا آئے ایسی سردار رو نکلے سب حیران ہوئے [illegible] قلعہ پر شروع کیا [illegible] قلعہ کے
اور نہ اساط شاہ حیرت میں دیکھا شمیم کو بلایا کہا جب گرد قلعہ کے پھرتے ہین [illegible] اور اس
قلعہ کو لیوین ہمین کیا تدبیر کرون شمیم نے کہا نامہ زوبین کو لکھو وہ آدمی کام انکا تمام کرے اساط نے [illegible] لکھا
کہ بہائی میرے اسلمان ہوا امیر اوسکو قتل کیا اب [illegible] تمکو چاہیے [illegible]
اور ایسا ہو امیر کو عیاری کر [illegible] نام صبا [illegible] تیز رفتار کو دیا [illegible] طہمورس کا [illegible]
بہت [illegible] نامہ [illegible] زوبین کی طرف [illegible] امیر پاس [illegible] اور خبر [illegible]
امیر خوش ہو صورت کستارہ کابلی کی بنا نامہ زوبین [illegible] اساط [illegible] ہمراہ صبا [illegible] تیز رفتار [illegible] قلعہ
ہوا اسلمانی صبا [illegible] تیز رفتار سے [illegible] زوبین [illegible] اسلمانی
امیر کو [illegible] جگہ [illegible] نامہ زوبین [illegible] اسلمانی بند و بست [illegible] قلعہ کا شہر کو [illegible] امیر نے
کہا ای اسلمان [illegible] امیرزادہ [illegible]
بند و بست کیا جاتا ہوں ایسا [illegible] اسلمانی حکم امیر کو [illegible] صبا [illegible] تیز رفتار [illegible]
قلعہ پر آئی [illegible] اندر [illegible] تعظیم [illegible] بیہوش کیا
بیہوش [illegible] نکالا [illegible] صبا [illegible] تیز رفتار [illegible] ہمراہ [illegible] امیر [illegible] قلعہ
مین داخل ہوا صدا [illegible] اور نقارہ [illegible] اسلام [illegible] شمیم [illegible] گرفتار کیا لشکر اسلام نے
قلعہ پر اپنا تصرف کیا [illegible] امیر [illegible] اساط اور شمیم کو طلب کیا [illegible] مسلمان
ہو دونو [illegible] کو قتل کیا ۔ **باقی داستان زوبین کامرانیکی** [illegible] زوبین [illegible] بعد جانی [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible] زوبین [illegible]
کسواسطے [illegible] قلعہ [illegible]
اس سبب سے [illegible] زوبین [illegible] قلعہ [illegible]
بنایا جاسوسون نے خبر دی کہ امیر [illegible] قلعہ روطاس مین گیا [illegible] زوبین [illegible] قلعہ روطاس [illegible]
کا [illegible] کفار [illegible] قلعہ [illegible] چند روز [illegible]

زوبین

زوبین ایسے [illegible] خوب نہین اور کوئی عیار [illegible] لشکر مین ایسا نہین کہ ساربان [illegible] باندھ کر لاوے کستارہ کابلی
[illegible] قلعہ روطاس [illegible] ناگاہ مہمان [illegible] شعبان بن شمیم [illegible] کستارہ
اور [illegible] قتل [illegible] خندق مین [illegible] صورت شمیم [illegible] سردار [illegible]
[illegible] زوبین پاس آیا [illegible] قید [illegible]
اسکو [illegible] قلعہ [illegible] امیر کو [illegible] روز روشن ہوا [illegible] قلعہ [illegible]
سرداروں [illegible] قلعہ [illegible] ناگاہ ایک [illegible] کستارہ [illegible]
[illegible] بادلوقان [illegible] عیاری [illegible] سلسال [illegible]
[illegible] زوبین [illegible] داخل ہوا امیر [illegible] برق [illegible]
لوگوں نے خوش [illegible] قلعہ روطاس [illegible]
[illegible] قلعہ مین [illegible]
[illegible] زوبین [illegible] امیر [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible] سلاسل [illegible] بادشاہ [illegible]
اوسکا [illegible] سلاسل [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] قلعہ سلاسل [illegible] قلعہ کا [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] طرف [illegible] حیران [illegible]
صورت قلندر کی [illegible] شہزادہ قلندر [illegible]
کہا ای شہزادہ قلندر [illegible] خدمت مین حاضر [illegible]
[illegible] امیر [illegible]
اور [illegible] شہزادہ خوش ہوا [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] منصور [illegible]
[illegible] منصور [illegible]

اور ایک عالم ہے کہ امیر کو دیا امیر نے گریبان میں اپنے ڈال لیا اور گفتگو میں جمعیت سے مشغول ہوا منصور نے تعجب سے انگشت
بہ انگلی میں ڈالی اور امیر کو بلا کر کہا [illegible] منصور نے کہا ای عزیز مکار میں تجکو پہچانا ہوں سچ کہہ کیا ہے یہ
اوسنے کہا یہ امیر ہے بہمن نے کہا میں نہ جانتا تہا اسکو بادشاہ پاس لیجاؤ منصور امیر کو سلاسل شاہ پاس لایا
حال بیان کیا سلاسل یہ سنکر ہنسا اور امیر سے کہا تو خوف نکر میں تجکو قتل نکرونگا مگر [illegible]
سلاسل سنکر خوش ہوا منصور سے کہا تو اپنے پاس اسکو رکہہ رخصت میں بلا یا کرونگا [illegible]
طرح سے دیکہہ منصور نے قبول کیا اپنے مکان پر لا کر قید کیا امیر اسقدر قید سے آزردہ نہیں ہوا مگر ملکہ [illegible]
آزردہ تہا پہر دل کہتے ای امیر خدا چاہی گا سو کریگا جبکہ پہر رات آئی منصور نے آ کر امیر سے کہا کیا حال ہی امیر نے
کہا الغرض ہو تو جیسا عیاری میں مثل نہیں ہے ویسا ہی عیار نہیں دیکہا منصور نے کہا [illegible] اگر اس قلعہ کو میں
تجہے دلوا دوں تو مجکو کیا دیگا امیر نے کہا ای برادر تو مجہے کس طمع سے کہتا ہی منصور نے کہا [illegible] ایک مدت سے میں مسلمان
ہوں دختر سلاسل پر عاشق ہوں قلعہ کو میں دیتا ہوں بشرطیکہ دختر کو مجہے دو امیر نے کہا اگر یہ بات سچ ہے تو میں
بادشاہ ہونے اس قلعہ کا کرونگا دختر سلاسل کی تجکو دونگا یہ گفتگو تہی [illegible]
منصور سے بادشاہ [illegible] امیر کو بلایا [illegible] سلاسل شاہ پاس [illegible] منصور [illegible] سلاسل کو
[illegible] صندوق میں قید کیا امیر سلاسل [illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم [illegible] اور بہشت [illegible] سلیمان کیا [illegible]
[illegible] بات [illegible] امیر نے [illegible]
امیر نے کہا [illegible] امیر [illegible] منصور کے حوالے کیا [illegible]
تمام شہر کو مسلمان کیا اور [illegible] سلاسل کو بلایا اور کہا مسلمان [illegible]
اور بادشاہت قلعہ کی منصور کو دی بعد چند روز کے [illegible] جنگ کے [illegible]

پیدا ہونا قریش بیٹے سلطان کا اور گم ہونا امیر کا قاف کے جبکہ آسمان پری کو امیر [illegible]
کی بعد دختر پیدا ہوئی امیر [illegible] عبد الرحمن نے کہا یا امیر یہ دختر [illegible] جہان [illegible] اور
سردار [illegible] امیر [illegible] خوش ہوئے نام اوسکا قریش [illegible] سلطان [illegible]
بعد چند [illegible] امیر نے خواب میں مہرنگار کو دیکہا زار زار رونے لگی آسمان پری [illegible] خواب سے بیدار ہوئی دیکہا

کہ امیر روتی ہے تب آسمان پری نے کہا فرمایئے [illegible] کیوں روتے ہی امیر نے کہا کہ ای آسمان پری میں نے خواب
میں [illegible] دیکہا ہے آسمان پری نے کہا تو ہر ساعت مہرنگار کو یاد کیا کرتا ہی آیا وہ مجہسے بہتر یا وہ خوبصورت
ہی امیر نے کہا اگر تو مجہسے سچ پوچہتی ہی تو تو اوسکی کنیزک کی برابری نہیں کر سکتی ہی آسمان پری یہ سنکے
خفا ہوئی اور کہا ای امیر خاطر جمع رکہہ اب کبہی دنیا کی پری پر جانا تیرا نہو گا مرنا جینا تیرا یہیں ہوگا امیر نے
خفا ہو کر دست بخنجر ہوئی [illegible] شہپال نے [illegible] محل میں آسمان پری کی آیا خنجر ہاتہ سے امیر کے لے لیا اور بیٹی
سے کہا ای خانہ خراب شوہر سے یا اپنی دشمنی کرتی ہی آسمان پری [illegible] کیا کروں دنیا کی پری
پر ایک کافر ہی کہ نام اوسکا نوشیروان ہی دختر اوسکی مہرنگار اسکی کنیزک [illegible] اوسکے کنیزک کی
برابر نہیں ہی غرض شہپال امیر کو اپنی بارگاہ میں لایا اور کہا یا امیر تم گریہ نکرو امیر نے کہا تو خوب جانتا ہی ای شہپال
کہ میں [illegible] یاد کر تو نے اپنے مجکو دنیا کی [illegible] پہونچایا تو بہتر نہیں تو اپنی تئیں قتل کرونگا
شہپال [illegible] برق برفان الکوان کو [illegible] تخت پر سوار کرکے امیر کو دنیا کیطرف چلے بسبب [illegible] آسمان پری
نے [illegible] سلطان ارزق پاس [illegible] دیو [illegible] امیر کو دنیا میں [illegible] اور اگر لیجاویگی
تو میں [illegible] قتل کرونگی سلطان ارزق [illegible] امیر کو لیجا
[illegible] چلی گئی [illegible] جبکہ امیر نے [illegible] تمازت آفتاب
[illegible] اور پانی کی تلاش میں چلی ناگاہ ایک [illegible] نظر آیا امیر اوسکے سایہ میں
[illegible] امیر بیہوش
امیر بیہوش [illegible] دیو امیر کو چہوڑ کے [illegible] سارا حال امیر کا آسمان پری سے بیان
کیا آسمان پری زار زار رونے لگی شہپال [illegible] احوال امیر کا بیان کیا [illegible]
[illegible] تمام لشکر [illegible]
[illegible] امیر کے [illegible] تلاش کرتے ہوئی [illegible] آئی پاؤں امیر کے [illegible]
[illegible] امیر کو [illegible] ساعت کے امیر کو ہوش آیا آسمان پری [illegible] دیکہہ [illegible]
تو [illegible] آسمان پری پاؤں پر امیر کی گر پڑی اور کہا گناہ میرا [illegible]
قول سلیمان [illegible] دنیا [illegible] امیر [illegible] گلستان ارم [illegible]

داستان بھاگنا شاہ صفا ترک پاس عبد العزیز کا سنو جبکہ عبد العزیز بملک سلمان سے
بھاگا شاہ صفا ترک پاس آیا شاہ صفا ترک نے کہا مین طاقت جنگ کی نہین رکھتا لندھور سے
لیکن مکر سے دین اوسکو قید کرونگا غرض چند روز کے بعد لندھور بھی آیا شاہ صفا عبد العزیز کا ہات
باندھ کے لندھور پاس لایا اور دونا بکار مکر سے سلمان ہوئے لندھور کو اپنی قلعہ ترک مین لائے تمام
سردارون نے لندھور کو بیہوش کر کے قید کیا ایک چاہ مین بند کیا اور سے انکو قلعہ سے نکال کے لشکر لندھور
پر شبخون مارا تمام خزانہ لوٹ کی شاہ صفا ترک اپنی قلعہ مین آیا عبد العزیز کو اپنی ملک مین چھوڑا
اور آپ سراندیپ پر آیا قلعہ مین عدیل جندی یا شانعیم اور نجومی خبر لندھور کے قید کی گذرانی اور کہا
شاہ صفا ترک واسطے تمہارے پکڑنے کی آیا ہے عدیل نے بیس ہزار سے قلعہ بند کیا بعد چند روز کے
شاہ صفا ترک ایک لاکھ پچاس ہزار سوار لے آیا جنگ کی پہنچا از غرفہ کر کے گرد سے ہو اوترا اور بھی
رانکو عدیل لوگونکو اپنی لیکے باہر نکلا شبخون لشکر شاہ صفا پر مارا زنبیل جن زنبیل طلایہ دار تھا جبکہ عدیل کو
آتے دیکھا مقابلہ کیا عدیل کے ہات سے مارا گیا شاہ صفا کو خبر ہوئی تمام لشکر سے عدیل کو گھیرا قریب
صبح کے زنبیل جن تھا زنبیل کا بھی سے عدیل کے آیا تلوار ماری عدیل کے دو ٹکڑے ہو گئے شاہ صفا نے سرِ عدیل
قلعہ سراندیپ کو لی لیا اور شاہ صفا تخت پر بیٹھا اور بھی تخت کی ایک جا با عبد العزیز لندھور کو اوس
مین قید کیا داستان امیر کے سنو جانا امیر کا قلعہ صغیر مین دو دو کلمہ امیر کے قلعہ اسلام مین ایک سال گذرا
تھا قلعہ مین ہوا امیر نے منصور سے پوچھا کہ کوئی اور بھی قلعہ اس سے ... رہا ہے اسکے جواب حال کے
رہین منصور نے کہا قلعہ صغیر ہی خواہر زادی نوشیروان کی رہتی تھی امیر نے کہا ... نقب
بتائی اور کہا ہو اسکا رہنا ہر نکلا تھی امیر ساتھ ہوا ... اوسکی نقب سے چلا ... باہر آیا
ہوئے قلعہ صغیر کو چلا جبکہ امیر قلعہ کے آگے آئے اور دختر نوشیروان کی قلعہ سے باہر آئی امیر کو سلام
کیا اور کہا ... سات برس سے ہم سلمان ہین اسواسطے ہم نوشیروان سے ہمیشہ جلتی ہین اکی
راہ ہم دیکھ رہی تھی امیر سنکے بہت خوش ہوا ناگاہ لشکر زوبین ... آیا ... فکر مند ہوا اور دختر
اور دختر نے عرض کی آپ لشکر کو اپنے لیکے وہ صغیر چلے جاوین مقابلہ انکا کر دونگا امیر قلعہ صغیر
مین آیا اور دونے زوبین کا مقابلہ کیا ... سے زوبین کے ہاتھ سے مارا گیا اور دختر ... ہزار سے قید ہوا

آدر بارگاہ

لشکر

او نگین

۷

از مین کا

زوبین نے آنکے گرد سے قلعہ کو گھیر لیا امیر نے خود بخود ... جادو سے کیا تو قلعہ سے باہر نکل کے آئے زوبین آگے بڑا مقابلہ
کیا مین اور دونون عقب سے اوسکے جاکے اور دختر کو ... جس جگی کی ... امیر مظفر مصر کیطرف اونکے عقب
سے آیا اور دختر کو خلاص کیا تمام خزانہ زوبین کا لیا بارگاہ جہانگیر اور جہاندار کو جلا دیا اور قلعہ مین چلا آیا پہر زوبین
کو ہوئی لشکر کو لیکے پہر اعادی اپنی قلعہ مین داخل ہوا زوبین ہوا اور دونون اپنی آیا دیکھا خزانہ اور لیگیا
بارگاہ کو جلا گیا زوبین نے ... اپنی لوٹی اور کہا داد بیداد سے اس پیادہ کی غرض پہر لشکر گرد سے قلعہ کو گھیرا
اور دختر نوشیروان کو ملک مبارک سلیمانی کی زیارت کو روانہ کیا داستان امیر کی سنو دو کلمہ سافر قاف سے
جبکہ اسمان پر ... عدہ چند روز بعد امیر گلستان ارم جنات کی گئے جس گنبد کی ایک ... امیر نے کہا کیا اسمان
پر ... سے کہ تو ... قیمت کہ ملکہ نے کہا مین ... کہ اونکی جانی دونگی اسمین پر صاحب ہوا شہبال ...
اسمان پر ... منع کیا امیر کو محل سے باہر ہی بارگاہ مین لایا جادو اور دیو انکو ملا کر فرقت پہر امیر کو سوار کیا
اور طرف دنیا کے روانہ کیا اسمان پر سلطان ازرق سے ... جا کے ... کہ امیر کو ... سر گردان مین
چھوڑ کے چلے گئے اور دیو امیر کو ... سرگردان مین چھوڑ کے چلے گئے امیر چاروں طرف پہر کے دیکھا ...
دریا کے ... زمین ... ایک چشمہ ہے ... سبزہ زار ... مکان دیو طاوس کا ... ملک ...
دیو طاوس آیا امیر کا مقابلہ کیا امیر نے تلوار ماری کچھ اثر نہوا امیر مناجات کرنے لگے کہ حضرت خضر آئے
امیر کو ... کنارے دریا کے لائی امیر نے دو رکعت نماز ادا کی دریا مین سے ایک صندوق پیدا ہوا اور ...
... اور ... تیر نکلا امیر نے پیکان پر دیو طاوس کے آئی اور خنجر سے سینہ کے دیو کو مارا اور اوسکو
چلے کنارے دریا کے ... پروردگار جہان جاتا ہون ... امیر ...
خواب مین ... امیر ... سوار ہوئے ... سوار ... جاتے ...
روز گذرے ... مقام پر ... سوار ہوئے ... سات روز امیر ... حضرت ابراہیم کو
خواب مین دیکھا حضرت نے فرمایا ... کیا اس اسم کو ... امیر خواب سے
اونچی اسم ... اوس طرف ... چند روز کے بعد کنارے پر پہنچی ... کنارے پر آئے
تیسرے روز مقام ... پہنچے سات گرگ سلیمانی ... دانت اونکی مانند خوک کے
... سنگ خارہ ... امیر نے ساتون گرگون کو مار ... اونکا ... کر کے دوش

پھر ڈال دیا اوسکو چلی بعد چند روز کے برابر ایک قلعہ کے پہونچی دن آخر ہو گیا تہا ناچار تلاش سے ایک کوہ پر آئی رات
بہر اوس کوہ پر رہی صبح کو پہر کوہ پر سے اوتر کے چلے دو پہر دن آیا دیکہا کہ باغ عالی دروازہ باغ پر آئی باغ مانند بہشت کے
تہا سیر کرنے ہوئی ایک گنبد پاس آئی ایک تخت سنگ رخام کا گنبد میں رکہا تہا امیر نے چاہا کہ تخت پر آرام کرین
دلمیں اپنی سوچی کہ یہ جگہ خوب نہیں تہی غرض اوس گنبد سے باہر نکلی کہ گنبد کہچا یا اور پھر پہونچی پر جا کر سنے
لگے وہ مقام دیو عہد دو سر کا تہا بعد ایک ساعت کے وہ دیو آیا قفل دروازے کا توڑا دیکہا کہ قصد میں آیا نظار پر
پڑی کیا دیکہتا ہی دار شمشیر دو برابر آگیا امیر پر مارا امیر نے وار کو اوسکے رد کر کے وار شمشیر کا [illegible] کیا دیو بہاگ کے
چاہ میں جا پہنچا امیر پیچھی گیا اوسکی اوس چاہ پر پہونچی ہوا بہت ٹھنڈی چلی سو گئی خواب میں امیر کو دیکہا اور
راہ بتائی امیر جب خواب سے بیدار ہوئی راہ کو تلاش کر کے آئی دیو پیدا ہوا امیر نے اوسکو مار کر ناگاہ
ہندو وانہ جادو آیا اور کہا ای آدمزاد تو نے میرے بہائی کو ناحق مارا امیر نے اوسکو تیر مارا جادو نے [illegible] امیر کے سر سے
جلائی حضرت خضر آئی ایک تیر امیر کو دیا امیر نے اوس تیر سے جادو کو مارا رات بہر اوسی جگہ رہی صبح کو جب
آفتاب گرم ہوا ایک کوہ کے نیچے دریا معلوم ہوا امیر حیرت کر کے کنارے دریا کے بیٹھی کہ خواب ہوا پہر نگار
کو خواب میں دیکہا کہ غمگین بیٹہی ہی خواب سے امیر بیدار ہو گیا آگے روانہ ہوئی بعد سات روز کے ایک اسپ
سیاہ پیدا ہوا زین زرین اوپر کسا ہوا آگے امیر کے آکے کہڑا ہوا امیر حیرت کر کے اوس پر سوار ہوئی وہ
اسپ مانند برق کے امیر کو لیکر چلا اور ایک شہر میں لایا کہ سوائے اسپوں کے وہاں کوئی نہ تہا کہ ناگاہ اون
اسپوں میں ایک عورت مانند آفتاب کے مرکب پر سوار پیدا ہوئی امیر نے اوس پر نگاہ کی اوس عورت
قریب امیر کے آئی اور کہنے لگی ای بندہ خدا تو بیابان کیون آیا ہی امیر نے کہا یہ مرکب مجکو بیابان لایا
میں نہیں جانتا کہ یہ کون مقام ہی اوس عورت نے کہا یہ طلسم شطرنج سلیمانی ہی اگر ہزار
جان رکہتا ہوگا ایک جان سلامت نلیجائیگا اور وہ یہ کہکے عورت کبہی ہنستی اور کبہی روتی تہی
امیر حیران تہی کہ ناگاہ حضرت خضر آئی اور کہا ای امیر یہ طلسم تمہارے ہاتہ سے ٹوٹیگا اس مرکب کے
گلے میں لوح ہی اوسکو لیکر اوسپر عمل کر امیر نے اوسکو گلے سے مرکب کے لیکے دیکہا لکہا تہا کہ جو کوئی طلسم
اسپان میں گرفتار ہو جائیگا تو اس اسم اعظم کو تیر پر دم کر کے یہ جو عورت مرکب پر سوار ہی مارے
امیر نے وہی کیا ایک آگ منہ سے اوسکے نکلی تمام اسپوں کو جلا دیا اور وہ مرکب کہ جسپر امیر سوار تہی رہ گیا بس

امیر آگے روانہ ہوئی ایک باغ میں آئی باغبان بصورت غول کی بیلچہ کاندہی پر رکہی ہوئی باغکو
صاف کر رہا تہا نگاہ اوسکی امیر پر پڑی دوڑ کر بیلچہ امیر پر مارا امیر نے بیلچہ کو رد کیا اور تلوار سے اوسکو
مارا وہ قطرہ قطرہ خون نکلا اوسکا زمین پر گرتا تہا ایک غول پیدا ہوتا تہا اور امیر سے لڑتا تہا ایک
شبانہ روز گذری باغ تمام غولوں سے بہر گیا امیر نے لوح کو دیکہا لکہا تہا جو کوئی ہجوم غولوں میں گرفتار
ہو جائی چاہئی کہ سب پر نگاہ کری درمیان انکی ایک شخص کی قد کا غول ہی اوسکے دہن پر تیر مارے امیر
نے ویسا ہی کیا اوسکے دہن سے آگ نکلی سب غول جل گئی بموجب لوح کے امیر نے غول کا سر لیا
اور آگے چلی ایک درخت ملا اوسکی شاخون پر بہت سے مرغ بیٹہی تہی اور بہت سے پرواز کرتی
تہی اور ہر ایک شاخ پر بیٹہتی تہی اور افسوس صد ہزار افسوس کرتی تہی امیر اونکی آواز سے بیہوش ہونے
لگے آخر لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ جو کوئی ہجوم مرغوں میں پہونچی چاہئی کہ اوپر درخت کی نگاہ کری ایک
مرغ سفید اونمیں ہی تیر سینہ پر اوسکے مارے امیر نے تیر مارا اور آگے کو چلی ایک حوض پانی سے بہرا ہوا
دیکہا اور ایک کشتی میں ایک ہیرا اوپر سینہ غول کے بیٹہا ہی سر اوسکا کاٹ کے حوض میں ڈال
دی تہی اور ایک دفعہ سر حوض میں سے نکال کے باہر پہینکتا ہی وہ سر جست کر کے بدن سے ملکے درست
ہو جاتا ہی امیر نے دیکہ کر کہا سبحان اللہ عجب طلسم ہی پہر لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ جو سر حوض
میں ڈالتی ہی ایک دہن پر اوسکے مارے امیر نے وہی کیا ایک شور پیدا ہوا بعد ساعت کے سب ناچیز ہو
گئی امیر آگے روانہ ہوئی ایک بارگاہ دیکہی دروازہ بارگاہ پر امیر نے [illegible] کہڑا دیکہا امیر نے
سلام علیک کیا انہوں نے جواب دیا امیر اندر بارگاہ کے آئی دیکہا سلاطین و بادشاہ بیٹھی ہیں تخت
زرین رکہا ہی اور تخت پر صورت حضرت سلیمان کو دیکہا امیر نے سلام کیا جواب سنا امیر نے
دیکہا اوس صورت کے ہاتہ میں ایک کاغذ ہی اوسمیں لکہا ہی کہ یہ بارگاہ سلیمان ہی امیر نے
چار طرف نگاہ کی ایک طرف دیکہا کہ ایک پری کہڑی ہی موتی زرین اوسکے ہیں اور ہمراہ اوسکی چار سے
ہزار میں امیر نے آگے اوسکی شرح اوسکی پوچہی اوسنی کہا میرا نام سلیم [illegible] ہی حرم سلیمان کی میں
ہوں بادشاہت درہ تاریک کی کرتی ہوں عفریت نے مجکو گرفتار کر کے چاہا کہ میری اطاعت
کرے میں نے نہ قبول کیا آخر الامر سات برس سے مجکو بیابان قید کیا ہی ای امیر عبادت الہی میں مشغول

ہوئی یہی پھر کہ جو دیکھا دروازہ بارگاہ کا بند ہو گیا کہ ناگاہ حضرت خضر آئی ایک عصا امیر کو دی اور کہا اسکو
پھر ہو اس طلسم سے رہائی ہو جاویگی امیر نے کہا اس طلسم کو کون توڑیگا حضرت نے کہا [illegible]
تو توڑیگا ابن سلیم پاس آ اور کہا اگر تمکو اس طلسم سے نکالوں تمکو دنیا میں پہونچا دوں [illegible]
نے قبول کیا ابن سلیم نے دعا پڑھی طلسم سے باہر آئی جب کہ رات ہوئی امیر سو رہے ابن سلیم ساحر نے [illegible]
کہا اگر میں اس آدمزاد کو دنیا پر پہنچاؤں تو آسمان پر [illegible] زندہ نہ چھوڑیگی بس صلاح اسمیں ہے کہ امیر کو
چھوڑ کے سب چلیں گئیں امیر جو اٹھے کسیکو نہ دیکھا آگے روانہ ہوئی دور سے ایک باغ دیکھا کہ تمام دیوار
نقرئی ہے اور اوسمیں گنبد طلائی ہے اور یہ باغ بہشت خداوند کوہ قاف ہے کہ اسکا نام [illegible]
اور بنیاد حضرت سلیمان [illegible] امیر دروازہ باغ پر آئی داہنی طرف اوس باغ کے ایک غار ہے [illegible] دیو ہیزم
لاتے ہیں اور اوس غار میں ڈال دیتے ہیں اور آگ جل رہی ہے امیر نے ایک دیو سے پوچھا اوسنے کہا
یہ دوزخ خداوند قاف ہے [illegible] ایک طرف [illegible] کباب [illegible] ایک [illegible] امیر
[illegible] آدمزاد کباب [illegible] اب تیرا گوشت کھاونگا [illegible] امیر کی طرف
بڑھا امیر نے [illegible] اوسکا [illegible] ایک گھونسا مارا کہ واصل جہنم ہوا انہوں نے [illegible] امیر [illegible] کو
امیر نے عقرب سلیمانی کھینچی [illegible] سب کو بھگا دیا [illegible] عقیق نگار میں [illegible]
حال بیان کیا [illegible] ایک گنبد [illegible] اوسمیں تخت [illegible]
یاقوت و زمرد کا رکھا ہے اور یہ سب عمارت حضرت سلیمان کی بنوائی ہوئی ہے بعد حضرت کی
وفات کے [illegible] امیر [illegible] ایک [illegible] اوس تخت کو
دیکھ کے گنبد سے باہر آئی اور ایک [illegible] نظارہ کرنے لگی وہ دن [illegible] ارنائیس
دو لاکھ ستر ہزار دیو [illegible] آ کر [illegible]
اندر [illegible] آیا [illegible] امیر نے عقرب سلیمانی سے [illegible] قلم کیا [illegible]
امیر [illegible] ارنائیس [illegible] امیر [illegible] ارنائیس نے [illegible] منع کیا
ہوا [illegible] اس آدمزاد کا قبول کیا [illegible]
ہی [illegible] امیر [illegible] حضرت خضر [illegible] ارنائیس [illegible]

اوشخص نے [illegible] امیر نے تمام حال بیان کیا اور [illegible] معلوم ہے کہ دنیا یہان
سے [illegible] دور ہے ارنائیس نے کہا یہان سے [illegible] راہ ہے اور اگر دیو پہونچاوے تو [illegible]
امیر نے کہا اگر تو مجکو دنیا پہنچا دے تو [illegible] قیامت [illegible] ارنائیس نے کہا کسطرح میں پہنچاؤں
آسمان پر [illegible] مجکو زندہ نہ چھوڑیگا [illegible] امیر نے کہا [illegible]
دیو نے کہا ایک قلعہ [illegible] اور دوسرا [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] ایک [illegible] عاشق
ہوں امیر نے کہا [illegible] چلے جاکے [illegible] اوس وقت تو
مجکو دنیا پر [illegible] امیر [illegible] رات
ہو گئی امیر نے کہا [illegible] ارنائیس [illegible]
کہا [illegible] امیر نے کہا حضرت خضر [illegible]
رات [illegible] ارنائیس [illegible] قبول [illegible] امیر
کمند [illegible] ارنائیس کو [illegible] آدمی [illegible] کہا
میں [illegible] سلیمان [illegible]
[illegible] ارنائیس
[illegible] امیر [illegible]
شعر [illegible] گر کنی نکو وفا [illegible] جان [illegible] امیر نے کہا [illegible]
[illegible] دنیا [illegible] عالم
[illegible] ایک مکان میں [illegible]
[illegible] القصہ امیر نے اوسکو
قتل کیا [illegible]
[illegible] ارنائیس [illegible]
[illegible] ارنائیس

بدھیا کہ تو کیون بہاگا اور مفی کیا مین لعین سو کہا کہ تمام خاندان کو تیرے پہ کئی خدمت آدمی زاد
سے اختیار کی اور اون مرا اعتبار نکیا اب مصنف بہار حسنہ زور کیا کمند نہ ٹوٹی مہتر وزنب بہاگا
غرض امیر نے اوسکو پکڑ لا اور عقیق نگار کی طرف چلی پھر راہ مین رات ہو گئی امیر نے کھوکھ لگائین اور ایک
ڈالی اور دوسرا سرا کمند کا میخ مین باندھ کر زمین میں گاڑ دیا اور اوپر بیٹھے بہت رگ کہیچا لیکن امیر
سوتے ہی ارنائیس نے پیچ کہین فکر کیا کہ اسکے واسطے مین بہاگا تہا پھر وہی آ اس آفت آئی غرض امیر نے
کروٹ لی ارنائیس نے فرصت پا کے میخ کو اکھیڑا اور پھر بہاگا صبح کو امیر نے دیکھا کہ پھر وہ بہاگا
امیر نے کہا کہ یہ بڑا بدخطا پھر بہاگا توکلت علی اللہ کہ کے راہ صحرا کی لی بعد چالیس منزل قریب شام ایک
کوہ ملا رات ہوا اوس پر ہی محلکو تھی کوہ کے اوتری دیکہا ایک قلعہ شہر کا ہے تمام آدمی اوس مین رہتے
ہین اور ایک دیو نی بارہ ہزار دیون نے جنگ کیا ہے اسکا دس ہزار کا ماندہ زاغ کے ہے نام اوسکا زاغ دیو ہے تہا
زاغ دیو کا ہی جاتا ہے کہ قلعہ کو لیوی قلعہ والے مناجات کرنے لگی امیر کو اونپر رحم آیا نعرہ کیا زاغ دیو نے
نعرہ سکے مقابلہ امیر کا کیا آخر ہاتہ سے امیر کے مارا گیا لاہوت شاہ جو قلعہ کا مالک تہا باہر آیا امیر کی زیارت
کی اور ملازمت حاصل کی اور کہا آپ یہان کیونکر آئی ہین امیر نے کہا واسطے ارنائیس کے آیا ہون
کہ لاہین پریکو اوسکو حوالی کرون غرض وہ امیر کو شہر مین لایا امیر ونکل پر جبتی لاہوت تخت پر اپنی
بیٹہا تہا نجمی ونکل کے ایک چاہ عمیق ہے تہا امیر چاہ مین گری اوس پر بڑا سا پتھر منہ پر چاہ کی رکہدیا اور امیر
سر پر چاہ کی بیٹہی کو دیکہا ایک نے امیر کو زمین پر بیٹہا تہا امیر نے گوہر شب چراغ نکالا اوسکی روشنی
مین بیٹہی جب کہ رات ہوئی لاہوت اپنی محل مین آیا لاہین پری نی اکر خبر کیا اور کہا ای بدزاد
نی تجہے کیا بد کی تہی کہ تو نے چاہ مین گرایا لاہوت نی کہا ای دختر میری اسواسطے چاہ مین گرایا کہ جیند
جنونکو میرے قتل کیا اور اوتاسکے کو جیرا لایا لاہین شاہ پری کا بیٹا سکی جب ہو رہی آدمی اونکو جلا بیر آئی
چند جن کو مارے پتھر اوٹہایا کمند ڈال کے چاہ مین اوتری امیر کو خبر کیا امیر باہر آئی اور جاکر جنونکو
قتل کر جن لاہین پری نی کہا اب اونکو مار کے یجتی نکلا اب قلعہ سے باہر چلین امیر کمند ڈال کے قلعہ
پر سے نجمی آئی لاہین سے اب تو چلا ہین نی عرض کی کہ مین اپکی خدمت مین رہونگی امیر
جب ہو رہی اور روانہ ہوئی ساتوین دن برابر ایک کوہ کے آئی وہ کوہ تمام بلور کا تہا اور تمام

دامن کوہ بر

دامن کوہ بر گلزار زعفران ہنا کر ناگاہ ایک گاؤ نح اوس گلزار زعفران سے نکلی امیر نے اوسکو گرفتار
کیا لاہین پریکو اوس پر سوار کیا آگے چلی القصہ دیگاؤ ارنائیس تہا لاہین کو لیکے چلا گیا امیر نے دیکہی
یہ امیرکو کل بلا تہی آگے چلی بارہ دن کی بعد ایک کوہ ملا اوس پر گئی بیٹہی ہر طرف نگاہ کرتی تہی اور سب پر بیٹہی
تہی بیت از وصل پیام دارم باد دست چون رسانم ٭ انجا کہ اوست پنہان خود را بدو رسانم
٭ رات بہر وہ پر رہی صبح کو اوتری بیچ مین سے ایک باغ مین آئی گنبد طلائی چار دیوار نقرہ کی امیر نے دیکہا
کہ دروازہ گنبد کا اندر سے کسی نی بند کر لیا ہی امیر دروازہ توڑ کے جو دیکہا کہ ارنائیس اور لاہین پری دونو
بیٹھی ہین امیر کو غصہ آیا کہا ای [illegible] نیچا کیا ارنائیس [illegible] امیر [illegible]
کے مین عرض [illegible] مین آسی پری پر عاشق ہنا اگر یہ بہی قبول کری تو مین انکو دنیا پر پہونچادون
اور یہ قبول حضرت سلیمان کا کرتا ہون امیر نے پری سے کہا ایک مدت سے یہ تجہپر عاشق ہی [illegible]
تو کر اسکو قبول کر لاہین پری نے کہا یا امیر پہلی مجہکو دنیا پر پہونچا دی بعد مین اسکو قبول کرونگی
دیو نی کہا اچہا پہلے مین اسکو اپنی قلعہ مین پہونچا دون بعد اسکو دنیا پر لیجاؤن غرض امیر نے نگاہ اوسکا لاہین
پری سے ہٹا ارنائیس نے کہا آپ آسی جگہہ مین رہین مین اسکو قلعہ کو لیجاتا ہون اور پہنچا کے آتا ہون
مین دیکہا وہ لیکے چلا گیا جیسے ابر دریای عمیق کے پاس پہنچ پری سے کہا تو یہان بیٹہ مین خبر قلعہ کی
لی آؤن لاہین نی قبول کیا ارنائیس چلا گیا لاہین پری دریا مین نہانی لگی ارنائیس کی صورت
نکلا آیا لاہین سی [illegible] کیا پہر صورت اصلی بنا لاہین پریکو قلعہ عقیق مین لاکر کہا باقی داستان نظر
ایک شخص جوان مین [illegible] تخت پر بیٹہا تہا کہ دیو [illegible] آ کر خبر کیا آسمان پر [illegible] دیو سنا کہ
بہکر آئی اور برابر تخت کے بیٹہی عبدالرحمن سی کہا تو [illegible] اب کہان ہی عبدالرحمن نی رمل
مین دیکہا اور ہنسا اور کہا ای ملکہ امیر ارنائیس کے قلعہ مین ہین اور اوسنی اقرار کیا ہی کہ بعد دو تین روز کی
تمکو دنیا پر پہونچا دونگا آسمان پری یہ سنکے غصہ مین آئی اور کہا سواری میری لاؤ بارہ ہزار دیو انسی عقیق
نگار مین آئی اور ارنائیس [illegible] آسمان پری [illegible] دیکہی ہوئی اور حکم کیا کہ دونو کو باندھو
القصہ دونو کو قید کرکے گلستان ارم آئی اور قید خانہ مین بند کیا یعنی زندان خانہ سلیمانی مین
دونو کو قید کیا اور وہان امیر کو سات روز ارنائیس کا انتظار رہا جب وہ نہ آیا متفکر ہوئی اور [illegible] لگا

بیت ہر جا بانہادم پای امید زسنگ آمد ٭ بہر کہ عطر سہم جنگلی زدم آخر دو رنگ آمد ٭ ابن اسی فکر
مین تہی کہ حضرت خضر نے آکر کہا کسواسطے بیابان مین پہرتے ہو اسمان پری نے ارمان ... لعل مین کو زندان خانہ
سلیمانی مین بند کیا ہی امیر سنکے وہان سے آگے روانہ ہوئی بعد چالیس روز کے قریب شام ایک کوہ پر آکے
پہنچی وہانسے دو فرسخ پر باغ بنا دروازیکا قفل کو توڑکر اندر باغکے آئے ایک گنبد اوسمین بنا اور
گنبد کے مانند افتاب کے روشنی ہی امیر نے گنبد پر لکہا دیکہا اور دیکہا کو تسخیر خانہ سلیمانی اوسمین لگاہی
گوہر کو کہولکر بغل مین رکہ لیا اور پیچہی آکے بیٹہی ناگاہ اوسیوقت دیو سفید آیا گوہر کو نہ دیکہا امیر کو دیکہکے کہا
تو کہانسے آیا ہی امیر نے کہا مین زلزلہ قاف سلیمان کو جک ہون نیز کیا نام ہی اوسنی کہا دیو سفید
نام مین امیر نے کہا اطاعت شہبال کی قبول کر دیو کو غصہ آیا دار ... امیر پر پائی امیر نے دار کو
قلم کیا دیو سفید کو زیر کیا وہ مسلمان ہوا امیر نے کہا اگر تو مجکو ... احسان ... ہوگا تو
کہا اگر میرے دشمن کو جواب دی تو مین لیجاون امیر نے کہا تیرا دشمن کون ہی اوسنی کہا وہ شیخ زعفران
مین ساکت نشناس سلیمانی رہتی ہین امیر نے کہا وہ انکا نشان مجکو بتادی دیو امیر کو لیکے اوڑا
اور برابر ایک کوہ کے آیا کہ عرض اوسکا اسی گز کا تہا اور ایک تخت اوسمین رکہا تہا امیر بیٹہ کر تخت
پر آئی اور وہان سے جست کر کے کنارے پہونچی نگاہ جو کی کوہ بلور دیکہا اور تمام دامن مین زعفران لگی ہوئی
ہی امیر نے کہا وہ دشمن ترے کہان مین دیو نے کہا تم آواز دو کہ ای نشناس کسواسطے البتہ وہ پیدا
ہوگی امیر نے یہی کہا اوی نشناس کیا تو سویا ہی ... زعفران ... اور سینے امیر کے
آئی امیر نے اوسکو قتل کیا دیو سفید سے کہا مبارک ہو کہ دشمن تجکو تیرا مارا دیو نے کہا علامت تو
کہ ابہی تمکو قتل کرونگا امیر نے کہا کیا وجہ دیو نے کہا ہماری ملک کی یہی رسم ہی کہ جو کوئی نیکی
کرے اوس سے ہم بدی کرتے ہین یہ کہکے ایک تختہ سنگ امیر پر مارا امیر نے رد کیا اور اوسکی طرف
دوڑے دیو سفید ہماری نظر سے امیر کی غائب ہوگیا امیر بعد چند روز کے برابر ایک قلعہ کے پہونچی اندر
قلعہ کے آئی دیکہا کہ یہ ملک ... بادشاہ کا نام ... شاہ ہی اوسکو خبر ہوئی کہ زلزلہ قاف
آئی ہین بادشاہ استقبال کر کے امیر کو بارگاہ مین اپنی لایا ... روز امیر وہان رہی بعد رخصت
ہوکے امیر آگے چلے بیس روز کے بعد برابر ایک کوہ کے پہونچی دریا کی ... کنارے دریا کے ایک سنگ ... دیو

کہتی

7

آکے بیٹہی بعد ساعت کی خواب مین گئی کہ اوسیوقت دیو سفید آیا امیر کو مع سنگ اوٹہا کے لیچلا امیر
کی آنکہ کہلی دیکہا کہ دیو سفید مجہکو ہوا پر لیے جاتا ہی امیر نے کہا ای مردک مین تیرے حق مین کیا بدی
کی تہی دیو نے کہا ای امیر تو نے مجہ سے نہ سنا کہ جو کوئی ہمین ہمارے بہلائی کرتا ہی ہم بدی کرتے ہین اب
تو کہہ کہ تجہی کوہ پر مارون یا دریا مین امیر نے کہا کوہ پر دیو نے امیر کو ... ہوا سے دریا مین پہینکا
حضرت خضر دامن کوہ مین نماز پڑہ رہی تہی ... آواز دی کہ خبر امیر کی لو حضرت نے امیر کو ہاتہ پر
رکہا جب امیر کو ہوش آیا سر اپنا گود مین حضرت کی دیکہا ... امیر نے سلام کیا اور کہا یا حضرت
مین تیری مصیبت ... تنہائی اور کس بلا مین گرفتار ہوا شہبال ... انتظار ... پر بلایا تہا
نو برس کا وعدہ ہوا ... خبر ہون واللہ اعلم نوشیروان نے کیا ظلم اور لشکر میرے کیا ہوگا حضرت نے
کہا خاطر جمع رکہو داستان شہبال ابن شہرخ القصہ ایک روز شہبال تخت پر بیٹہا تہا
اصطخان پری نے آکر خبر کیا عبد الرحمن نے کہا کہ رمل مین دیکہو امیر کہان مین عبد الرحمن نے رمل مین
دیکہ کے کہا ... جلد اسکی تدبیر ہو تو بہتر ہی نہین تو امیر کو زندہ نہ پاوگی دیو سفید نے امیر کو دریا مین
پہینکا ہی شہبال اور اصطخان پری تمام دیونسی چلے اور برابر دریا کے آئی دیکہا کہ حضرت خضر اور الیاس
نماز پڑہ رہی ہین جب نماز سے فارغ ہوئی نظر امیر نے شہبال اور اصطخان پری پر پڑی ... اونکی طرف
گئے امیر ... شہبال قدم بوس حضرت خضر کے ہوا حضرت نے سر کنار مین کیا اور پوچہا کس طرح آئی
ہو شہبال نے کہا ... امیر کو ہمراہ کر دیجئی ... دنیا پر پہنچا دونگا نہین تو خوف خدا مین
گرفتار ہونگا ... حضرت نے امیر کو اوسکی ساتہ ... گلستان ارم کو روانہ کیا امیر نے گلستان
ارم مین قرار پکڑا داستان ... امیر کا قلعہ دیو ... جب امیر کو ایک مدت کوہ ... مین گذر
... ہوا ... امیر ... بالکل ... بعد ... قلعہ مین ...
... قلعہ ... بادشاہ ... جا کر
... دروازہ پر لگایا ہی ... عظیم وہان ہی ...
... نام اوسکا ... بادشاہ ... ملک ...
قلعہ ... القصہ امیر قلعہ ... برابر ... زبردست ہی ...

وہان رہتے ناگاہ ایک طرف سے ہرم کا قلعہ بہتی دریا مین کہ بنیاد ڈالا امیر نے فکر کیا کہ اسمین بیٹھ کے جاوے غرض امیر دریا مین
آیا اور وہان بیٹھا اور اوپر گیا ہر پیر مرد کو دیکھ رہا تھا نظر اوسکی امیر پر پڑی بامروم آپنی نے خیال کرکے جا کر امیر کو
ہلاک کیا امیر نے ہیبت و سختی کرکے بہت سے حلق کو اوسکی ایسا پکڑا اور گھونٹا کہ جان اوسکی کونسی راہ
سے نکل گئی امیر نے دریا مین اوسکو پھینک دیا اوسکی شکل بنکے بیٹھا کہ ناگاہ زن اوس پیر مرد کی آئی کہنی لگی کہ تو کیون
یہان بیٹھا ہی اوٹھ اور چل امیر گھر مین اوس کے شہر کے آیا زن نے کہا کہ ناگاہ مہتر جام عیار عطار کو
دروی کا دروازی پر آیا اور کہا ای بہشتی تجھی بادشاہ نے بلایا ہی امیر گھر سے باہر آیا مہتر جام نے کہا سلام علیک
ای شاہ عیاران عیار امیر نے کہا وہ عمرو شاہ عیاران تمکا لگو ہی یہین بیچارہ غریب ہون مہتر جام ہنسا اور
کہا انکا لکھو اجہ خوف مکرو ایک مدت سے مین مسلمان ہون القصہ امیر کو ہمراہ اپنے لیکے خلوت مین آیا امیر نے
جاکر ملک عنطر کو بیہوش کیا اور سے بات امیر کا پکڑ لیا اور کہا خوب کیا تو نے جو یہان آیا ابھی بتین
اب ظاہر کر امیر صورت اصلی بنا ملک عنطر نے کہا حضرت ابراہیم نے مجھی ابہی خواب مین مسلمان کیا
ہی جا کے تو ملک کو لیکی آ امیر خاطر جمع سے قلعہ صغیر مین آیا سارا احوال سرداروں سے بیان کیا آدمی انکو
نقب کی راہ سے سبکو لیکے چلا اور برابر قلعہ عنطر کے آیا ملک عنطر سبکو قلعہ مین لیگیا اور انکو حکم
کیا اور وہان بختیارک نے زرہ مین کو خبر کی زرہ مین تمام لشکر سے برابر قلعہ صغیر کے آیا فرمایا کہ کچھ جواب
نہ پایا دروازہ کو توڑ کے اندر آیا کسیکو نہ پایا اوسوقت کتارہ کا ایلچی خبر لایا کہ امیر معہ لشکر اسلام طرف
دیو دود کی گیا زرہ مین بھی معہ لشکر آیا اور قلعہ پر جنگ کے کچھ بن نا آئی عرض کرکے گرد کفار اوتری اور برز
مہر امیر نے عرضی نوشیروان کو لکھی کہ بادشاہ ہفت اقلیم تمہی دو برس مکہ مین جنگ کی اور دو برس
تنگ کے ہلمین اور ایک سال گرشتان کبھی ہستانین رو طاس مین قلعہ صغیر مین لڑی اب قلعہ دیو
دودی بہت مستحکم ہی لینا اوسکا بہت مشکل ہی اگر شاہ آوی تو بہتر ہی نہین تو بڑی دشواری ہی
بس عرض گر سپاہ کو دی اور وہ مدائن مین آیا عرضی بختک کے ہاتھ مین دی آدمی بہتری مضمون سے
سب آگاہ ہوئی نوشیروان یہ سنکر غضب مین آیا اور کہا اوس پیادہ مکار نے میری فرزندونکو عاجز کیا
ہی چاہی کہ مین جاؤن بختک نے کہا مناسب ہی پس نوشیروان نے بہشت حکم کو تیار کر دیا
بوزرجمہر نے کہا ای شاہ جانا اپکا مناسب نہین اگر امیر آدمی انکو اور انکو عزت کری تو خوب نہین ہی

نوشیروان

نوشیروان نے کہا میں سوچتا ہوں کہ خواجہ سچ کہتی ہین پس بختک سے کہا مین بیٹھا و تکا سردار اور لشکر کو روانہ
کرونگا بختک نے کہا ای شاہ خواجہ کہتی ہین یہ اعتبار نکرو یہ مسلمان ہی نوشیروان نے کہا ای بدذات تو جاتا ہی
کہ وہ پیادہ ساربان زادہ تمکو نہ عزت کری یہ گفتگو تہی کہ قیس خبر لایا کہ بہمن بیابانی زرہ مین کا آتا ہی
نوشیروان نے چند سردار استقبال کو بھیجی بہمن کا مرانی شاہ پاس آیا شاہ نے بہت دلداری کے قالب مین
مین کہا تا کہو یا شراب پی جب نشہ ہوا بہمن نے شاہ سے کہا وہ پیادہ کہان ہی کہ اوس سی مین ملون اوسنے
مہران کیا ہی نوشیروان نے کہا قلعہ دیودود مین ہو بیٹھا ہی اور وہ پیادہ ایک لات نہین آتا بہمن نے
کہا مین جاتا ہون فوج دوسرے دن بہمن روانہ ہوا بعد چند روز کے برابر قلعہ دیودود کے پہونچا کر سب سلامی
خبر زرہ مین کو گئے زرہ مین وغیرہ استقبال کو آئی بہمن کو بارگاہ مین اوتارا قبل آرامسے نکی دوسرے دن جنگ قلعہ
پر کیا کچھ ہوا آخر بہمن خندق سے جست کرکے پار آیا اور جا کے دروازہ کو گرز سے توڑی کہ نقابدار نقابی پوش ہوا
اونکا ہوا چالیس ہزار سوار سے آیا ایک طرف لشکر کفار پر اور اپنا لشکر بھیجا کہ مقابلہ کرین اور آپ نقابدار قلعہ
کی طرف چلا اور بانگ سے بہمن کو کہا ریخ لایا اور بہمن اور زرہ مین ہیری یا نقابدار سے مقابلہ کیا نقابدار
نے دونو کو خانہ زین سے باندھ لیا اور گرز سے جکڑ بازو مین پر اب لشکر کفار نے اگر غلبہ نقابدار
پر کیا نقابدار کفاروں سے لڑنے لگا عیار دونو کو اوٹھا لیگئے القصہ نقابدار نے لشکر کفار کو
شکست دی خزانہ بارگاہ زرہ مین وغیرہ کی لوٹ کی امیر کے حوالی کی امیر نے دعا دی اور کہا نام اپنا
بتا نقابدار نے کہا جسوقت امیر قاف سی آئینگی دعا میری اوسکو پہونچا دینا اگر امیر پوچھین کہ کون
نقابدار تہا کہنا کہ کشندہ شکل بن شکاول فیل بدست غار زمین آخر الامر عیار نا چی
ہو نہین امر کو دیکھا اور کہی گرا اور یا نقابدار نے راہ بیابان کی لی ہرمز ناامید اور زرہ مین نابکار نے نامہ لکہ کر
بہت نوشیروان کو پھر لکھا بعد چند روز کے گرگ کھڑی نامہ نوشیروان کو دیا اور کہا ای شاہ ایسی مین قلعہ کے
کچھ باقی نہ رہا تھا مگر ایک جوان نقابی پوش آیا لشکر کو ہمارے شکست دی اب دامن کوہ مین
سب آدمی ہماری پڑے ہین جو کچھ مرضی شاہ کی ہو ویسا ہی کرین اگر شاہ آپ چلے تو بہتر ہی نہین
ایکا ہمرشتو انکو قتل کرینگی امیر کا وہ پیادہ خواجہ بزرجمہر نے کہا ای شاہ جانا مناسب نہین آخر شاہ نے
کہنا بختک کا نہ کیا خواجہ کی بات پر جب ہو رہا نکو نامہ بختک نے بختیارک کو لکھا کہ ایلغرزند

نوشیروان نہ غصہ کرتا ہی بہتر یہی ہی کہ قلعہ کو لیکے زہ بین کے حوالے کر کر نام تیرا انجاب نوشیروان مین ہو
بندہ شاہ چین نامہ لیکے بختیارک پاس آیا بختیارک سنکے غمگین ہوا زہ بین پاس آ کے کہا کہ ہمیشہ نام ہمارا ایسا
مناسب نہین غرض آگے بڑہکی قلعہ کو روکا اور بختیار کی دلمین فکر جاگا کسطرح اس قلعہ کو لون اور
شہزادیکو دون ہر رات کی برابر فاصلہ کیا آیا دیکہا کہ خندق پر آب ہی کہڑی اوتارکے دریا سی پار آیا
اور ... ایک برج کے ... آیا کہ سپاہ لوگ ... خواجہ ارباب کی ہین خواجہ ارباب جاگ رہا تہا بختیارک پاس
کہا تو کون ہی اور کسواسطے آیا ہی کہا مین بختیارک ہون تجکو ایک نامہ شاہ نوشیروان نی دیا ہی
یہ نامہ حاضر ہی خواجہ نے نامہ لیکے پڑہا لکہا تہا ای خواجہ ارباب ملک منظر نی بہت ... کیا کہ یہ قلعہ ... دوں
مین جانتا ہون کہ تو میرا دوست دار ہی اگر اس قلعہ میرے فرزند ... کو حوالے کر تجہی ... بزار ... دونگا
بلکہ بادشاہت قلعہ ... دیوے ... دونگا خواجہ سنکے ہنسا اور کہا ای بختیارک ... کہا تم ... فرماتی ہو
بختیارک نے کہا ای خواجہ مین آیا ہون کہ تجکو خدمت ہرمزو فرامرز مین لیجاون کہ غلام تیری ... نشان
ہو جاوی اور تو او نکی خاطر جمع کر کے قلعہ مین چلا آتا خواجہ ارباب نے قبول کیا اور ہمراہ بختیارک کے ... قلعہ سے
او ترا خندق سی گذر کے دونو ناچار بارگاہ ہرمز مین آئی بختیارک نے جا کے ہرمز کو بیدار کیا ... مین بیٹہے
وہان بیٹہا بختیارک نے سارا احوال کہا ہرمز نے خواجہ ارباب کو بڑا دلاسا دیا اور ... کیا اور کہا ای
خواجہ ارباب کوئی کام ایسا کر کہ یہ قلعہ ہات آوی خواجہ ہنسا اور کہا جہان آپ ... ہین
اس ... ایک جا ... نکلے گا اوسکو ... تختہ سنگ دور کر و نقب ... ہوا ... شاہ
نی یہ نقب بنائی ہی اور ایک اسکا سیری ... مکان مین نکلا ہی اور ایک ... بارگاہ مین ہی
اب مجکو رخصت کرو کہ جا کے سامان تمہارا ... کرون آدمی رکہو تم اوسکے ... ہین
کہا ... بعد ... اور ... خواجہ ارباب قلعہ مین آیا اپنی ... سو ... ہین
جا کے کہا ... شروع کیا ہر رات کی ... خواجہ دل ... کہ بہت خوب صورت ہی
... اپنی ... لگی ... کہا کیون ... ہی کیا مراد ملی ہی خواجہ نی کہا خاموش رہو اس
... ہرمزو فرامرز سے اقرار کیا ہی کہ قلعہ کو تمکو دلوا دونگا نقب کا ... سے
... ہی اور ایک ... بارگاہ مین ... لشکر ... ہاتہ آیا ... دونو ... سکے

جب ہو ... نہین اپنی فکر کے کہ یہ ملعون دنیا کی فکر لگے اپنی دین کو برباد کرتا ہی کہ ایسے تدبیر ہو
کہ امر کو خبر ہو جاوی خبر ... گئی پری ... ہین کے طاس ... مکانات مین لیکی ... نکلی اور
بارگاہ امیر آئی ... اسی ... اوسوقت اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تہا ابو طاہر نی ... کیا اور کہا
ایک ... ہو ... دروازی پر کہڑا ہی امیر نے اوسکو بلا کر پوچہا تو کسکی ... ہی ... کہا خواجہ
ارباب ... ہون اور سارا ماجرا بیان کیا کہ آجکی رات کافر آوینگی آگے آپ جانے ... کام جانے
امیر ... فکر مند ... رخصت کیا ... بارگاہ مین امیر ... سب سردارونکو بلا کر عادی آئی
کہا خواجہ ارباب نے ... نمک حرامی کی ... تمکو ... اسواب ... سب سردارونکو امیر ہمراہ
لیکے ... خواجہ ... خواجہ ارباب نی امیر کو مجرا کیا امیر نے کہا مین سنا ہی کہ تم ... نظر حضرت
ابراہیم ... مین ... سب سردارونکو ... خواجہ ... فکر مند ہوا ... جواب دیا کہ میری
سعادت ہی ... امیر نے آواز دی کہ ای ... مسلمان ... بس عادی ... سردار
کو ... امیر نے کہا جلدی ... خواجہ ارباب ... کہا ... کافرونکی واسطے تیار کروایا تہا لایا
... فارغ ہوا امیر نے فاتحہ پڑہی اور کہا اس ... خواجہ ارباب
... کہا ای بابا خوب ... مسلمانی ... امیر نے کہا تمکو نہین معلوم ... واسطے
... ہرمزو فرامرز ... بہت ... ہر ایک سردار ... حیران ہوئی امیر نے کہا
ایک کام کرو کہ اون کافرونکو گرفتار کرو غرض ... نقب پر بیٹہا ... کوئی کافر سر ... کرتا
... طرف ... اوسکو باندہ لونگا القصہ ادہی رات گئی لشکر کفار مع سردار چلی اور نقب
... ایک ... نکلنے لگا عادی نی ایک ایک کو ... شروع کیا امر قید کرتا جاتا تہا جار سی جوان
قید ہوئی ... بختیارک ... عادی نی ... کا ... مین ...
سر اپنا ... بختیارک نے کہا ای ... مین ... کیون چلا آیا ... مین نی کہا ای بختیارک خواجہ
ارباب ... نہین ہی ... کی آواز دی کہ تو خواجہ ارباب نہین ہی ... جانا کہ تو عادی ہی
امیر ... اور ... نقب ... آیا اور کہا ای کافرو ... واسطے تمہاری ... کیا تہا ... بختیارک
نی صلوات پڑہی اور ... امیر نی ... نقب مین ... کیا کافر حیران ہوی اور اپنی لشکر مین آئی

امر جارسی کو معہ خواجہ ارباب اور قلعہ کر آیا اور دار میں لٹکا دیا **داستان امیر کی** دو کلمہ امیر نامدار
کے بعد چہ بہانے کے مہرنگار کو خواب میں دیکھا کہ اوپر کوہ کے کھڑی ہی امیر خواب سے بیدار ہوئی زار زار رونے
لگے آسمان پری بھی بیدار ہوئی کہا یا امیر کیوں روتے ہو امیر نے کہا ای آسمان پری میں نے خواب میں
دیکھا ہی بہتر یہ ہی کہ دنیا پر مجھے بھیجدے آسمان پری نے کہا چند روز صبر کرو امیر نے کہا تو نے حضرت خضر کی
سامنے قول کیا ہی آسمان پری نے کہا کیا ہوا جو میں نے قول کیا ایک دن تمکو بھیجدونگا غرض اسی میں جنگ ہونے
خبر شہپال کو ہوئی آسمان پری کو اسکے منع کیا عبد الرحمن امیر کو باہر لایا امیر نے کہا ای شہپال اگر مجکو دنیا پر
بھجوا دی تو بہتر ہی نہیں تو میں ابھی تمہیں قتل کرونگا غرض شہپال نی تخت منگوایا اور جانے کے
آسمان پری کو خبر ہوئی قریب تھا کہ ہلاک ہو [illegible] گھبرا رہی اور کہا یا امیر تم دنیا پر جاتی ہو امیر نے کہا جب [illegible]
ہم طلب کریگی میں جا حاضر ہوں غرض حامد دیو امیر کو لیکر چلا آسمان پری رونے لگی سلطان ارزق نے
کہا تو جاکے تو خوف ہے کہ امیر کو شکار گاہ سلیمانی میں پہنچاکے چلی آئیں جبکہ سلطان ارزق نے
آگے دیو [illegible] علم ملک کا دبا امیر نے یہ سنا کہا میں دنیا پر نجاؤنگا بارگاہ شہپال میں لی چل [illegible]
لائی شہپال نی کہا یا امیر کیوں پھر آئی امیر نے اون دیونکو سامنے شہپال کے کھڑا کیا اور کہا اگر تم مجکو دنیا پر نپہنچاؤ
گے تو قسم حضرت سلیمان کی کہا دو دیو نے کچھ جواب نہ دیا حامد امیر نے کہا اونہوں نے قسم کھائی امیر نے غصہ
کیا منہ شہپال کی طرف کر کے کہا تو جانتا ہی تمکو بلا میں گرفتار کرونگا کہکے غصے سے امیر نے
دونوں [illegible] دروازہ پر گلستان ارم کے مارا اور کہا جیسے تمکو [illegible] کہا ہی [illegible] غضب
الٰہی میں گرفتار ہو [illegible] کہ امیر ایک طرف پیدل نکل گئی آسمان پری نے حکم کیا کہ پردہ قاف
میں منادی کرو کہ کوئی اس آدمزاد کو دنیا پر نپہنچاوے اور امیر دیوانہ وار چلے جاتی تھی [illegible] برس دن
ایک چشمہ ملا [illegible] خداوند [illegible] کام [illegible] تیری سپرد [illegible] کلمہ کہا یا [illegible]
ہوئی ایک ساعت نہوئی تھی ایک [illegible] امیر نی [illegible] کہ دنیا [illegible] کہا
بانسی [illegible] راہ [illegible] آگے [illegible] امیر کے [illegible] امیر کو [illegible] دن ایک قلعہ ملا تمام [illegible]
اور [illegible] بارہ ہزار [illegible] دیو [illegible] قلعہ [illegible] بادشاہ [illegible]
کہ قلعہ [illegible] قلعہ والے [illegible] امیر نے نعرہ [illegible] فیل [illegible] مقابلہ [illegible]

سی امیر کے مارا گیا دیوں نی امیر پر ہجوم کیا امیر نے جنید دیو مارے باقی سب بھاگے جنید سر قبا قلعہ سے باہر آیا
استقبال کرکے امیر کو قلعہ میں لایا سات روز مہمانی کی بعد امیر نے جنید سی کہا کہ اب مجھے رخصت
کرو جنید نے وزیر عبد اشرف کو امیر پاس بھیجا کہ دختر کو میری قبول کرو میں دنیا پر تمکو پہنچا دوں قول حضرت
سلیمان کا میں کر نا ہوں وزیر نے آگے امیر کے کہا او سے راضی کیا نکاح ریحانہ پری کا امیر سے بندھوایا
جبکہ امیر خواب گاہ میں آئی تلوار بیچ میں رکھی جبکہ صبح ہوئی مہرنگار خواب میں آئی اور کہا یا امیر یہ اور بلا میں پڑی
امیر خواب سے اٹھے [illegible] صحرا کی [illegible] صبح ہوئی ریحانہ پری [illegible] آدمزاد کسان [illegible] ریحانہ نی
کہا میں نہیں جانتی [illegible] جنید کو [illegible] وزیر کو [illegible] کہا کہ میری دختر [illegible] آدمزاد [illegible]
کی [illegible] غرض [illegible] جنید [illegible] امیر کو [illegible] بارگاہ شہپال میں آسمان پری نی عبد الرحمن سی کہا
کہ اب [illegible] عبد الرحمن [illegible] امیر [illegible] مہرنگار [illegible]
تجھے رشک ہوتا ہی [illegible] دختر کا نکاح امیر سے کیا اور کہا میں [illegible] دنیا پر [illegible]
آسمان پری [illegible] بارہ ہزار دیو [illegible] شہر سبز نگار میں آئی جنید نے [illegible]
[illegible] آسمان پری نے جنید اور ریحانہ قید کیا گلستان ارم میں آئی یہ خبر شہپال کو
ہوئی آسمان پری [illegible] خانہ خراب [illegible] آسمان پری نی جنید کو [illegible] دیا اور کہا
ریحانہ کو [illegible] زندان خانہ سلیمانی میں بند کیا جنید [illegible]
آسمان پری [illegible] غضب خدا میں گرفتار ہو [illegible] سبز نگار کو [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] آدمی [illegible] جلال سلیمانی شہپال [illegible] قید کیا عبد الرحمن
[illegible] طلسم میں بند کیا **باقی داستان فردا** دو کلمہ امیر کے [illegible]
چلے جاتی [illegible] برابر ایک قلعہ کے پہونچے [illegible] کہا اس ملک کے [illegible]
کہ یہ ملک [illegible] شاہ کا ہی یہ [illegible] عبد الرحمن [illegible] عبد الرحمن [illegible] قلعہ [illegible]
باہر آیا استقبال [illegible] قلعہ میں لا [illegible] آسمان اور شہپال کا بیان کیا امیر نے کہا [illegible]
میں گرفتار ہوا عبد الرحمن نی کہا [illegible] واسطے خدا اور رسول کے
[illegible] قبول کیا عبد الرحمن نی کہا [illegible]

بنائے ہین کسی دیو پریکا یہ مقدور نہین کہ جو تمکو مقام رعد شاطہ مین لیجاوے امیر نے کہا پہر کیا کرون
عبد الرحمن نے کہا دیکہا ہی بنیا رمل ہین کہ یہ کام سیمرغ سے نکلیگا اور کام ہین سلیمان کا ہی امیر نے کہا
تمکو سیمرغ تک کون لیجاوے غرض تہنیت امیر کو لیکے چلا مقام سیمرغ مین پہنچا جہان کو تو رخصت کیا بعد امیر
نے نگاہ کی دریا جاری ہی دونو طرف بیابان ہولناک ہے ایک درخت عظیم کنارے ہی کہ چار فرسنگ سایہ
اوسکا پڑتا ہی آشیانہ سیمرغ کا اوسپر ہی اسواسطے سیمرغ نے بیابان گوشہ اختیار کیا ہی کہ حضرت
سلیمان کی قسمت مین ایکروز حضرت نے فرمایا تہا کہ آجکے روز گہر مین بادشاہ مشرق کے دختر پیدا ہوئی ہے
اور بادشاہ مغرب کے یہان بیٹا پیدا ہوا ہے ایکروز ایسا ہوگا کہ وہ دونو اس جزیرہ مین ملاقات
آپس مین کرینگے سیمرغ جو محفل حضرت مین حاضر تہا حضرت سی اس مقدمہ مین حجت کی تہا
اس شرمندگی سی گوشہ قاف اختیار کیا ہی مگر سیمرغ ایک شخص رکہتا ہی کہ ہر سال پیدا اوسکی وہ
کہا جاتا ہی سیمرغ شکار کو گیا ہوا تہا امیر کنارے دریا کے سو رہی تہی اور اژدہا درخت پر چڑہ کر بچے سیمرغ
کی کہانیکو بچون نے غل مچایا امیر اونکی آواز سی بیدار ہوئے اور ایک تیر لگا کر اژدہا درخت سی پہینک کے
مرگیا بعد امیر پہر سو رہی دوپہر کو سیمرغ آیا امیر کو دیکہکے جانا کہ ہر سال یہ آدمزاد بچے میرے قتل کرتا ہی بس
سیمرغ نے قصد قتل امیر کا کیا بچون نے فریاد کی کہ اس آدمزاد نے دشمنکو ہمارے مارا ہی اور اب سو رہی ہی
بس سیمرغ نے ایک سایہ کیا امیر پر سیمرغ نے اور ایک سی ہوا دی الگاب اوسی سی ہوا آنکہ امیر کی کہلی جا
کہ سیمرغ کو مارین اوسنی سلام کیا امیر نے جانا یہی سیمرغ ہی بعد اوسکی سیمرغ نے خوشی کی اسباب پوچہا
خدمت مین امیر نے احوال شہپال اور آسمان پریکا بیان کیا سیمرغ نے کہا اگر مین تمکو لیچلون تو سلامت
دیو تمکو قاف کے اپنا دشمن بناوین امیر نے کہا اے شاہ مرغان تیرا وہ کیا کرینگے تو اونسے عہدہ برا ہو سکیگا
تمکو خبر کرنا سیمرغ نے کہا کہ مین دیونکے زور نہین ہون اسکا خوف ہے میری اولاد کی دشمنی پر جائیگی اور بالیم
ایکروز مین یہان قضا و قدر مین حضرت سلیمان سے مباحثہ کیا تہا حضرت نے مجکو بددعا دی تہی
کہ تیری اولاد یہی ہے جبتک قدم زلزلہ قاف کا تیرے مقام پر نہ آئیگا اب اس برکت سے ابہی قدم
تجہی مرنی تہی اب جزیرے ہی کہ میرے واسطے از دو قہ شبار تجہکو بعد بار بار کرمین پر بچون ایک نغمے پر سے
منہ مین رکہ دیا کہ قوت میری قائم رہیگی اور تمام صلاح اپنی بدن سے اوتارکر دلکو کہ ایک دن مین کہ مقام شہ

امیر نے سب براق ہو گیا گنجفہ ہمراہ سوزہ مین مج چہپا لیا پشت پر سوار ہوکے سیمرغ کو روانہ ہوئی بیچ
میدانیکہا لاوہ دوسرا امیر کا وہان سے گذری ہے اور بچونکا علاوہ دانشطے بلی سفانکے اکی امیر نے واسطے آزمائش کے
ایک ٹکڑا گوشت کا نکالا سیمرغ نے دیکہا کہ دریا مجہی تجہی کچہا ہی کچہ نہ بولا گیا امیر مین جو اب ہوا اگر امین تمہارے پاس سی
پوشیدہ کر امیر نے جو سوزہ مین تہا مج کو کہا دانے سے بہائی گرد لاد پر پہوچ کے روانہ ہوئے نکاس عطاش علے سی بے تیغ
یکبیلی امیر نے جانا کہ گوشت کا منہ مین سیمرغ کے وہین کر انہت دست امیر کا جلا گوشت سے پاس بہت کی
گرہا سیمرغ بہت بیتاب ہے لاوی کہا کہ امیر نے آدہا کلیجہ حضرت کا سیمرغ کو دیا سیمرغ نے کہا یا امیر یہ کیا ماجرا
تمنے میری ہونسہ مین ڈال دیا کہ ہرگز میری اب ہی تر و تازہ ہوئی بیچ مین مرا کہی نہیں کیا ہے اور اب سیر کی ہی نہین ہوا بعد
اسکے پہر سیمرغ بیتاب ہوا وضعے اوسی کہتے ہین کہ امیر نے رانکا اپنی گوشت کاٹکی سیمرغ کے منہ مین دیا
سیمرغ نے اسکو خوش کیا امنا اپنی مین رکہ چہوڑا ایک ساعت سے گذرے برابر کوہ کے آئی امیر بہت بیتاب
ہوئی سیمرغ نے کہا کیا حال ہی امیر نے کہا اپنا گوشت یا کلیجہ تجہی دیا اپنا مارے درد کے بیتاب ہوئی
سیمرغ نے وہ گوشت منہ سے نکال کر زمین پر رکہ دیا اور زار زار رونے لگا کہ حضرت خضر پیدا ہوئے
مبارک اپنا امیر کی ران پر لگایا کرم الہی سی گوشت درست ہوگیا بعد سیمرغ نے چند بال
امیر کو دیکے کہا کہ جب وقت تنگ ہو ایک بال آگ پر رکہو گے مین حاضر ہونگا اب سیمرغ اور حضرت خضر غائب ہو گئے امیر اکو
روانہ ہوئی اور برابر سیاہ بوم کے اور سفید بوم کے ہوئی ایک چشمہ پر آگے براق بہین کے چاہا گیا
روانہ ہوئی ایک شیر پیدا ہوا امیر پر حملہ کیا امیر نے تلوار سی شیر اوسکا قلم کیا پہت اوسکا
بہرنے لگی کہ تمام زمین پر پڑا الا آگے روانہ ہوئی اور برابر سیاہ بوم کے آگئے مگر اوسوقت رعد شاطہ مین
گیا ہوا تہا اور جنگ دیوان نے پہر بیٹا ہنا امیر کو دیکہکے حملہ کیا آخر تلوار سے کہیار کیا باقی دیو بہاگ گئی
خبر رعد شاطہ کو گئی امیر یہان ایک آواز غیب سی پیدا ہوئی کہ یا امیر یہان کیا ہوتا ہی جو طرف سفید بوم
کے جاو امیر اوسکی طرف سفید بوم کے آئی ایک قلعہ دیکہا ایک طلسم جالے کہے بیچ مین اور برجہین دیو کوک
بر سنگ مرکز ہوا ہین حرکت نہین کرتے دروازہ قلعہ کا بند ہی ایک تختی پر سیمابی دروازہ قلعہ پر جوش مارتی ہی
امیر حیران کہڑی تہی کہ اوسوقت حضرت خضر آئی اور کہا کہ اگر تم چاہو کہ یہ طلسم فتح ہو تمہاری نجات
سی نہو گا ہو تا ہمارا ربیع الملک یہ ربیع الملک اسکو فتح کریگا امیر نے کہا یا حضرت اسمان پر اور شہپال کو سطح

ہزاروں حضرت نے کہا اس اسم اعظم کو پڑہ دروازہ کہل جایگا ایک شیر فرش پر ہے کہ دروازے پر آئیگا ایک
تیر اوسکو مین ہمارا خندق تہا کہ اسطرف سے جایگی امیر نے وہ ہی کہا اور اندر قلعہ کے آئے شہبال کو معہ دیو قید کیا
آسمان پریکا حال ہو گیا شہبال نے کہا مین نہین جانتا آخر حضرت خضر نے ایک نشان اوس جگہہ کا بتایا امیر نے
آگے دیکہا کہ آسمان پری کو سر کے بالون سے چہت مین لٹکا دیا ہے امیر نے اوسکو بہی چہڑایا اور چاہا کہ گلستان ارم کو
روانہ ہون کہ رعد شاہ آسمان پری کا آیا امیر نے مقابلہ کیا اور اوسکو قتل کیا بعد شہبال امیر کو مع پری کے معہ دیو کے
گلستان ارم مین لایا باقی داستان فرداب داستان امیر کے کسو خزانہ جمشید لیا نوشیروان کا لشکر
کہ جسکے واسطے ہرمز فرامرز کے بہیجا تہا دوکلمہ امیر کے قلعہ دیو دوہے مین بہیجا تہا کہ عیارون نے خبر لگی تو شہر
والون نے خزانہ بہر لوکے آنے واسطے کفارونکی بہیجا ہی بس امرا نے انکو عیارونکو ہمراہ لیکے قلعہ سے نکلا
اور اوسکے لشکر مین آیا صورت اپنی سازندہ کی بناکے مجلس ہرمز مین پہونچا سبکو بیہوش کیا
خزانہ لے گیا اور صندوقون مین لگکر بہتر بہر دی دوسرے دن کفار صندوق لیکے لشکر کفار مین آئی جبکہ خزانہ
بارگاہ ہرمز مین آیا وہ جو صندوق خاص ہرمز و فرامرز کا تہا اوسکو کہولا امرا ہو نکلا او صندوق سے نکلا اور صندوق
زرہ مین [illegible] مین گذ [illegible] امرا نکلا زرہ مین [illegible] اختیار کے کیا یہ کام امرکا ہی اب داستان
صاحبقران کی سنو اب کہ مسافر قاف کا سنو کہ جب شہبال اور آسمان پری مقام پر عہد سلطانی ارزق
وعدہ [illegible] کی جب کئی برس گذرے ایکشب امیر نے خواب مین دیکہا کہ تمام لشکر قید اور دریائی خون
مین غرق ہو رہی ہے ملکہ مہرنگار امیر سے کہتی ہے کہ یا امیر اب آؤ جلدی ہو جاؤ جبکہ امیر بیدار ہوئے آہ
سرد جگر سے کہینچی زار زار رونے لگے آسمان پری بہی خواب سے بیدار ہوئی کہا یا امیر کیون روتے ہو امیر نے
کہا خواب پریشان مین دیکہا ہی آج تجکو دنیا پر بہیجا دو آسمان پری نے کہا بعد برس روز کے
بہیجا دونگی امیر سے بہت خفا ہوئی کہا تیرا اجل آئی ہے آخر [illegible] شہبال [illegible] آیا
کہ دیکہا [illegible] آسمان پری کی [illegible] عبد الرحمن نے امیر کو سمجہایا اور باہر لایا شہبال تخت پر سوار
کرکے امیر کو روانہ کیا آسمان پری نے آہ سرد جگر پر درد سے کہینچی اور یہ شعر پڑہا بیت یارب غم
ہجری جانان بکہ گویم٭ جان از غم او سوخت غم بکہ گویم٭ اب آسمان پری نے سلطان ارزق کو
بہیجا کہ دیوتے جا کے آدمزاد کو کسی جگہہ چہوڑکے چلے آؤ جبکہ سلطان ارزق نے آکے کہا دیوتے امیر کو

بہیج دریافت ہوگیا امیر نے کہا مین دنیا پر نہین جاتا شہبال پاس تجکو لیجاوے دیو امیر کو شہبال پاس لایا
شہبال نے کہا یا امیر کیون آئے امیر نے دیونکو سامنے شہبال کے کہڑا کرکے کہا تم مجکو دنیا پر بہیجا دو لیکن انہون نے کہ
ہمین امیر نے کہا تم قسم کہاو حضرت سلیمان کی دیونکی قسم نکہاوی امیر کو غصہ آیا اوس [illegible] کہا
ای شہبال مین نے آسمان پری کو بیاہ کر لیا ہے وہ میری زن ہے اور اوسکا شوہر ہون طلاق دیتا ہون کہ
انکطرف [illegible] ہو شہبال نے آکے آسمان پری سے کہا ای خوا [illegible] خراب تونے آخر آدمزاد کو دنیا پر [illegible]
دیا اب مین [illegible] فقیر [illegible] ہون اور شہرستان زرین کو جاتا ہون آسمان پری نے کہا جو تیرا جی چاہے [illegible]
شہبال فقیر [illegible] سے شہر زرین کو گیا آسمان پری آکے تخت پر بیٹہی منادی کی کہ جو کوئی اس
آدمزاد کو دنیا پر پہنچا [illegible] بعد اسکے کہا کوئی اب [illegible] دنیا پر [illegible] مہرنگار کو [illegible]
پہر روانہ ہوئی اور وہان ایک روز مہرنگار سب [illegible] خواصون سے اپنی [illegible]
کہ لشکر کفار قلعہ کو گہیرا [illegible] خواب [illegible] ملکہ اوسکو دیکہ [illegible]
پہر آئی ملکہ لباس [illegible] زہرہ مصری [illegible] طرف ملکہ کے [illegible]
لاکوان [illegible] مہرنگار [illegible] زہرہ مصری [illegible] ہوا امیر روانہ ہوئی [illegible] طرف [illegible]
پریشان ہوئی [illegible] امر اندر محل کے آیا [illegible] کہا [illegible]
ولیکن [illegible] لشکر [illegible] زہرہ مصری [illegible]
اور [illegible] خفا ہوا کہا [illegible] خراب [illegible] امیر کو کیا جواب دیتا ہے [illegible]
[illegible] ملکہ کو ماری [illegible] باہر نکلا [illegible] مقبل [illegible] زہرہ مصری [illegible] دیوانہ ہو گیا
[illegible] مقبل کو قید کیا مہرنگار بہت پریشان ہوئی ولیکن [illegible] برباد کیا [illegible]
پیادہ [illegible] لباس [illegible] کمند ڈال کے ملکہ محل [illegible]
[illegible] کمند ڈال [illegible] لشکر [illegible] دروازہ بارگاہ [illegible]
پاسبان [illegible] اندر بارگاہ کے آئی [illegible] ہوئی ولیکن کہا اگر اسکو
[illegible] ہوں تو بہت خوش ہوگا [illegible] نوشیروان پاس لیجاتا [illegible] نوشیروان [illegible]
سے [illegible] زمین کو [illegible] باہر آئی [illegible]

لگا سوار جلد وارے کے ہاتھ میں تھا ملکہ نے جا کر گو بند واری مارا اور سوار ہو کے ایک طرف کو روانہ ہوئی امر جلیل
بند دروازہ پر سو رہا تھا کہ امیر نے خواب میں دیکھا کہ اے خواجہ ملکہ کو کیوں رنجیدہ کیا ہے جلدی اوسکی خبر لو
مہر نگار محل میں نہیں ہے بس امیر بیدار ہوا محل میں آ کے دیکھا ملکہ نہیں ہے بہت حیران ہوئے کہ ملکہ کے نشان
قدم پر چلا جو کہ جادوی پر آیا جادو کو بیدار کیا کہا ملکہ تیری یار جو کہ ہے یا اردو کی گفتار میں نکل گئی یا میں
وہاں لے گئی ہے تو جو نگاہ کی پر چلے نشان گم ند کا دیکھا بس امیر بہت روتی نشان ہر بارگاہ پر ہے میں قرائش
بنگی آیا غل ستا کہ آج کوئی جادو لے گیا امر پر کالی گیا امیر بھی اوس طرف کو روانہ ہوا اب مارَ
داستان مہر نگار کی سنو القصہ مہر نگار چلی جاتی تھی جب صبح ہوئی ایک لشکر کے قریب پہونچی
کہ وہ لشکر الیاس بن رسا کا تھا ملکہ کو اوسنے دیکھا ایک گوشے میں ملکہ کھڑی تھی لوگوں نے
الیاس سے کہا اور سامنے ملکہ کھڑی ہوئی الیاس نے کہا تم یہاں کیوں کھڑی ہو اونہوں
نے عرض کی کہ ایک نقابدار سرا ف ملا ہے … الیاس نے اوسکو قریب … لوگوں نے
ملکہ سے کہا اگر تو میرے پاس آ ویگا مار ڈالیگا الیاس نے عورت خیال کر کے جانا قریب آ کے ملکہ ہمّت پر
نے نیزہ پر لگا مارا اوس گرنے نیزہ چھین لیا اور ملکہ کو خانہ زین سے اوٹھا لیا نقاب منہ پر سے کھلکے
کیدور ہو گئی ملکہ نے بالوں سے منہ چھپا لیا الیاس ملکہ کو دیکھ کے عاشق ہو گیا اور محافہ میں سوار کر کے
اپنے شہر میں لایا ملکہ امیر کو یاد کرتی تھی اور روتی تھی بیت خیال روی تو در راہ خاطر روز
ازل ٭ چنان نشست کہ ہرگز بدر نمی آید ٭ الغرض ملکہ نے دل میں کہا تا ہو سکا تیرے ہاتھ سے
ننگ آب کچھ پہر کر ملکہ نے آواز دی کہ الیاس کہاں ہے وہ فوراً محافہ کے پاس آیا اور کہا اے ملکہ فرماؤ ملکہ نے
کہا میں دختر سوداگر کی ہوں قزاقوں نے آکے باپ کو میرے … قتل کیا مال لے گئے میں بھاگ کے
یہاں آئی بہتر ہے کہ محل میں مجھکو اکیلا اوتار دو کوئی وہاں نہ آوے الیاس نے قبول کیا خاص
مکان میں ملکہ کو اوتار دیا ملکہ نے اندر آ کے دروازہ محکم بند کیا الیاس سے کہا اے خبردار ہو اگر تو اس
مکان میں آیا تو میں اپنے تئیں جہر کروں گی غرض وہ گھبرا کر آیا تخت پر بیٹھا اوس دن اور رات
کچھ کھایا نہ پیا دوسرے دن ستاطہ کو بلا کر کہا کہ تم میں ایسا ہے کہ اس دختر کو راضی کرے
ایک ستاطہ جنطلہ نامی نے قبول کیا اور اقرار کر کے روانہ ہوئی محل کے دروازہ پر آ کے آواز دی کہ اے

دختر میں تیری خیر خواہ ہوں کھولے اے ماں ہوں بہتر ہے کہ مجھکو اندر بلا لے ملکہ نے اوسکو اندر بلا لیا اور کہا تو کس واسطے
آئی ہے جنطلہ نے کہا اے ملکہ الیاس نے تیرے واسطے کھانا نہیں کھایا ہے اور تیرے فراق میں جان بلب ہے
بہتر یہ ہے کہ اوسکو قبول کر ملکہ کو بہت غصہ آیا کہا اے قحبہ تو اسی واسطے آئی تھی آخر ضرب جنت سے
ملکہ نے اوسکو مار ڈالا کہا الیاس بن رسا بادشاہ دیکھ کے بہت لاچار ہو گیا گو تخت پر اوس بارگاہ میں بیٹھا
تین روز ہو گئے کہ کھانا نہیں کھایا کس واسطے کہ ملکہ نے پیغام کچھ نہیں کہا ہے القصہ العصہ اوس شہر میں ایک
خواجہ سرا قباد … بار کا تجارت کو گیا تھا اوس شہر میں داخل ہوا یہ حال الیاس کا سنکے حیران ہوا
الیاس پاس آ کے پوچھا کیا حال ہے الیاس نے کہا ایک نازنین صاحب جمال لایا ہوں وہ نہیں قبول
کرتی … خواجہ سرا نے کہا تم کہا کہ وہ کون ہے اوسکو راضی کرونگا الیاس نے ہمت خواجہ سرا کا بڑھایا
دروازہ پر ملکہ کے لا یا کہا … خواجہ سرا نے دروازے پر کہا اے دختر میں خواجہ سرا قباد شہر یار کا اوس زنگا
ہوں بہتر ہے کہ مجھکو اپنے پاس بلا کر … حال واقف ہوں ملکہ نے دروازہ کھول کے بلایا اور … دروازہ
بند کیا جونہیں اوسکی نگاہ خواجہ سرا کی ملکہ پر پڑی یہ نگاہ اول پہچانا کہا اے خانہ خراب تو مہر نگار
ہے ملکہ یہ سنکر رونے لگی سارا حال بیان کیا اور کہا تجھکو … اگر میں پاس میرے آوے تو بہت فراز
کر کے کی خواجہ سرا نے کہا … اگر تو نہیں جانتی تو شیروان پاس تجھکو لے چلتا ہوں ملکہ نے قبول کیا
بطلع … ملکہ کو … بایر لے الیاس کو بلوا لایا کہا … اوسکو راضی کیا اب تیرے پاس
لاتا ہوں … جلد … الیاس بہت خوش ہوا کہا
جاتا ہوا … جلدی خواجہ سرا نے کہا نگہبان دروازوں قلعہ کے میرے حوالے کرو کہ حسب خواہش
کو لیکے تمہارے پاس آؤں … نے تمام … اور آپ سوار ہو کے باہر قلعہ کے باغ
… خواجہ اور اوس وقت … ملکہ کو لایا ایک اسپ سوار
ہوا اور ایک پر ملکہ کو سوار کیا قلعہ … باہر نکلا صحرا کی طرف روانہ ہوئے جب کہ روز روشن ہوا
ایک … خواجہ اور … لشکر … کہا ملکہ … تو اس … جا
میں … مقابلہ کرتا ہوں ملکہ تو صحرا کی طرف روانہ ہوئی خواجہ اور … نے جو نگاہ کی تو بڑی بھیڑ
لشکر کفار کی نہ تھا ملکہ کو خبر … واسطے تلاش … اور اوسنے … ملکہ کی طرف

ہولان کیا اور آواز دی کہ ای ملکہ مہرنگار کہ تیری رنگ میں آتا ہوں ملکہ تو نکل گئی ناگاہ عقب سے
لشکر کفار آیا خواجہ اور اکثر ہمراہی شہادت ہو گیا باقی داستان مہرنگار کی سنو القصہ
ملکہ چلی جاتی تہی کہ رات ہو گئی ایک درخت پر آگے بیٹھی مرکب کو درخت سے باندہ دیا ایک شیر
پیدا ہوا مرکب کو لے گیا صبح کو ملکہ پیادہ روانہ ہوئی آتے تیسرے روز دریا کے کنارے پر فالیز سر دو نکلی
لگی ہوئی تہی ملکہ فالیز پر آگے بیٹھی ایک شخص وہی بیٹھا تہا کہ سن اوسکا ایک سو برس کا تہا فالیز
اسی کی تہی ملکہ پر نگاہ پڑی کہنے لگا ایسا جمال نہ دیکہا تہا اونچی ملکہ کو خبر کیا چند سری لایا ملکہ
نے کہا کہ ملکہ بہت بہوکی تہی اسی سری کو کہا گیا پیر مرد اور سری شور لایا ملکہ نے کہا کہ اے بابا کس پیر مرد نے کہا
تم مجکو بابا نہ کہو ملکہ نے جانا کہ یہ مرد کہنے سے بہی بیچارہ عاشق ہوا ملکہ نے کہا اوس پیر مرد سے کہ تو مجہ پر عاشق
ہوا ہے پیر مرد نے کہا تمکو معلوم ہو گیا ملکہ نے کہا میں تو جوان اور تو پیر ہار سی ہے کہ کوئی زن تیرے
گہر میں ہی یا نہیں اوسنے کہا زن و فرزند رکہتا ہوں ملکہ نے کہا پہلی اوسی طلاق دی جائی بعد میں
تجہی قبول کروں اس سے سیکے وہ خوش ہوا گہر کو روانہ ہوا ملکہ زرہ جوشن زرین اپنی اوسی سے پہن
کے گہبت پر جہوئی اور ایک ظرف کو روانہ ہوئی پیر مرد جو آگے اپنی زن کو طلاق دی فالیز پر آیا ملکہ کو نہ دیکہا
حیران ہوا ادہر ادہر اپنی کہا ہائے کیا کیا یعنی القصہ زن اوسکی چار بیٹی رکہتی تہی تمام لوگوں کو جمع
جمع کیا فالیز پر آئی سبہی کہا یہ تو نے کیا کیا کہ زن کو طلاق دی پیر مرد نے کہا جو کچہ ہونا تہا ہو گیا
اب کہنا مرا [illegible] آخر لوگوں نے زن سے صلح کروا دی ملکہ جو چلی جاتی تہی ایک دشت میں ہو پہنچی [illegible]
[illegible] ایک چاہ تہا اور چاہ پر ایک درخت ہرا سا لگا ہوا تہا ملکہ درخت پر آگے بیٹھی ایک دہقان کی پانی بہرنے
آئی چاہا کہ ڈول چاہ میں ڈالے کہ منہ ملکہ کا پانی میں معلوم ہوا کنیز نے جانا کہ یہ میری صورت ہی دلمیں
کنیز کے غیرت آئی پانی نہ بہرا دہقان پاس آ کر کہا میں پانی اب نہ بہرونگی دہقان نے اوسکے
چند پاپوشین ماریں اور کہا جلد پانی بہر لا وہ کنیز پہر چاہ پر آئی پہر ملکہ کی شکل کو دیکہا پانی نہ بہرا
کوزہ کو توڑ ڈالا دہقان پاس آئی نگاہ دہقان کی کنیز پر پڑی کہا پانی تو لائی نافرمان نام کنیز کا تہا
کنیز نے کہا میں ایسی خوبصورت ہو کے پانی بہروں یہ کیا انصاف ہی دہقان نے خفا ہو کے آئینہ کنیز
کے ہاتہ میں دیا کنیز نے روئی سیاہ اپنا دیکہا کہ میں ایسا تو نہیں قبول کرونگی تم میری ہمراہ چلو پانی میں

او سکی

اپنی شکل

اپنی شکل دیکہا دو کہ جو میرے پیچہ بیٹھی ہوں دہقان چاہ پر آیا کنیز نے کہا دیکہو دہقان نے دیکہا عورتی
سیاہ کنیز کا پانی میں دیکہا ملکہ تو روانہ ہو گئی تہی آخر لوگوں نے جانا کہ وہی اوس درخت پر
بیٹھا تہا اوسکی تلاش ہوئی اور ملکہ بہوکی پیاسی برابر ایک گاؤں کی ہو پہنچی کہ نام گاؤں نگار [illegible] تہا
برابر گاؤں کی ایک تکیہ قلندر کا تہا تکیہ پاس آئی ملکہ بیہوش ہو گئی تکیہ میں بابا بہرام عطائی قلندر
بیٹہا ملکہ کو دیکہ کے آیا سر پکڑا [illegible] ملکہ کو ہوش آیا قلندر نے کہا تو کون ہے ملکہ نے کہا بابا میں فقیر
ایک [illegible] ہوں مان میری گئی باپ نے اور زن کی اوسنے مجکو گہر سی نکال دیا قلندر نے کہا تو
میری بیٹی ہی [illegible] کو اپنی تکیہ میں لایا اور کہا یہ تکیہ قلندر ہی سب میری مرید ہیں [illegible]
اپنا باورچی خانہ حوالی کیا اسمیں اوسنی زرمی جو جیلا تہا راہ ہو گئی [illegible] آیا وہان شہر الیاس
تہا ساہمیں آیا دیکہا کہ ہمیان غلغلہ ہی لوگ کہتے ہیں کہ بادشاہ ہمارا ایک [illegible] لایا [illegible] خواجہ اور ایک
فولاد شہر یار کا [illegible] ملکہ کو اوس قلعہ سے نکال لی گیا [illegible] تلاش کی وہ نہ ملی امر تعجب کر [illegible]
[illegible] خواجہ سرا کے [illegible] فالیز پر آیا دیکہا کہ ایک [illegible] بیٹھا ہی [illegible]
پہر صورت پیر کی [illegible] ایک تکیہ نکال [illegible] اوس پیر مرد کو دیا اوسنے ایک سرا [illegible] امر کو دیا اور کہا کہ نام
[illegible] امر [illegible] اسفہان [illegible] مجکو بیمار [illegible]
وہ مرگیا اوسکی [illegible] ملک [illegible] عال کو چہوڑ کی پہرتا ہوں [illegible]
امر نے زرہ جوشن ملکہ کے لی اور آگے روانہ ہوا وہان آیا جہاں مرکب ملکہ کا ہوا تہا [illegible]
پہر امر اوس دریا کے آیا شور سنا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک [illegible] چاہ پر آئی تہی [illegible] عالم کس طرف چلی گئی امر
سمجہا کہ ملکہ یہاں بہی آئی تہی اس [illegible] امر [illegible] میں آیا دیکہا کہ چار سی قلندر بیٹھی ہیں مہرنگار کو
باورچی خانہ میں دیکہا امر حیران ہوا صورت اپنی پیر مرد کی بنائی [illegible] قلندر کی آیا [illegible]
[illegible] امر [illegible] بیہوش ہو گیا بہرام نے [illegible] پیر مرد کو دیکہا ملکہ سے کہا ایک قالب [illegible] اس پیر مرد کو
[illegible] ملکہ قالب لیکے پاس پیر مرد کی آئی اور کہا او بابا [illegible] آہستہ سے کہا نام میرا امر عیار
ہی تیرے واسطے [illegible] سرگردان ہو کے یہاں آیا ہوں ملکہ نے نام امر کا سنکے رونے لگی کہا کہ اے خواجہ گناہ میرا
ہی نہیں تقدیر میں [illegible] لکہا تہا قلندر نے [illegible] دیکہا کہ ملکہ کو [illegible] ہوا اب اوٹہ کے آیا دیکہا کہ ملکہ رو رہی ہی

گرگتی

قلندر نے کہا ای فرزند کیون روتی ہی ملکہ نے کہا اگر حاکم ایکا ہو تو سبب میرا باپ نہ ہا اسکے ہمراہ جاؤن بہرام نے
کہا ای بہروز جگر حسن نہین آتا کہ واسطے ایسی دختر کو نکال دیا اسنے کہا اب مین بہت پریشان ہو
اور پشیمان بہی ہون مہربانی کی کہ اس دختر کو ہمراہ لیجا ہمراہ کبھی گہر مین اسکو لیجاؤن بہرام نے یہان سے خرچ
خرچ ملکہ کے لیا دیا اور رخصت کیا ملکہ کو امیر کنار لایا ایک گلدستہ ملکہ کو دیا ملکہ سونگہ کر بیہوش ہوئی امیر
پشتارہ دوش پر رکہکے چلا اور بہروز وزرا کو بہی خبر ہی کہ امیر واسطے ملکہ کے گیا ہی عیار نکو بہیجا کہ خبر اسکے لاؤ کہ
کہان ہی جستہ نکالی اسطرف آئی کہ امیر پشتارہ لیے قلعہ کی طرف جاتا ہی نگاہ جو پشتارہ پر پڑی کہ پشتارہ
جاتا کہ ملکہ کو امیر لیجاتا ہی خبر بہروز وزرا کو کی وہ لشکر لیکر آئی جا طرف اسکے گہیرا امیر نے تیغ سے کو قتل کیا
نقابدار نارنجی پوش آیا جہانگیر و جہاندار کو قتل کیا امیر کو قلعہ مین پہونچا یا تب جہد سے اسکا امیر ملکہ کو جل
مین اللہ ہوشیار کیا تمام حال امیر نے بیان کیا فیل چند دروازہ پر آئی ہمت تازہ مین وغیرہ نے گرد سے قلعہ کو گہیرا
داستان قاف کی اسکو لیجانا قاف مین زہرہ مصریکو جبکہ اکوان پری زہرہ مصریکو لیکے چلی چند روز مین
خدمت اسمان پری کا پہونچی تہمتن ہوکر ہین پر کہ جبکہ زہرہ کو ہوش آیا اسمان پری کو دیکہا کہ لباس مرصع
پہنے تخت پر بیٹہی ہی تمام دیو پری دست بستہ کہڑی ہین اسمان پری نے تبسم کیا اور کہا ای دختر
تو خوف مت کر مین تجہے ایک بات پوچہتی ہون زہرہ بولی کہا ای صاحب اسکو آپ ملکہ کہتی ہین مین تو اسکی ایک
ادنا کنیز ہون ایک کنیز ہون زہرہ مصر نے اسمان پری سے کہا سچ کہ دختر نوشیروان مہرنگار بہت خوبصورت ہی
کیا مہرنگار حسن رکہتی ہی کسے سے پری کا نہین ہین اوسکی کنیز ہون مقبل غلام جو نکاحی اوسکی ہین
زن ہون وہ شوہر بہی اسمان پری بہت خفا ہوئی کہا اسکو گرداب مارو قریب نے شمشیر کی اکوان سے
سے کہا زہرہ کو بہی کہو تم اکوان زہرہ کو لیکے چلی او مقام سمندرون پر لیا دست سے کنارے سمندر کی
اکوان پری کو کہا زہرہ مصر یکو اوپر مکان نہین لیا اور کہا مین تجکو قتل نکرونگا گہوارہ میری بیتے اسند ونکا
پہونچی ہلا کر زہرہ بلا جار ہوئی گہوارہ ہلانی لگی اب یہان سے دو کلمہ امیر کے بیان ہوتے ہین دو کلمہ امیر کے
سنو کہ جب امیر چشمہ سے روانہ ہوئی چالیس روز کے بعد ایک کوہ پر آئی رات بہر رہے صبح کو چلے دوپہر آئی
ہی کہ ایک قلعہ آدمزاد ونکا بارہ ہزار دیوون نی محاصرہ کیا ہی اور سردار اونکا دیو قطران جانتا ہی کہ قلعہ کو
لون لوگ قلعہ کے مساجات کرنے لگے امیر نے نعرہ کیا قطران نے امیر کا ملحوظ کیا امیر نے اوسکو مارا دیونکو

مقابلہ

ٹیری

شکر ونسیہ ملک قلعہ کا عطر کا فوبانام انجام کا فوبادشاہ آیا امیر کو سلام کیا قلعہ مین لایا تین روز مہمانی کی
احوال پوچہا امیر نے سب احوال بیان اوسی وزیر نے کہا مین کہا اگر بیٹی دختر کو قبول کری تو مین اوسکو دیتا
ہون جاودان وزیر نے کہا بیٹے بادشاہ مال کا ہی جو تمہین نہ کہ اسکا عرض تہا اوسکا طالب کا فوبانام امیر پاس آیا
خبر لایا کہا اسوقت یہ بہی ہو ہی ایک شخص صاحب اقبال ہی تم اوسکو قبول کرو وہ تمکو دنیا ہی ہونگا امیر نے
قبول نکیا بادشاہ خفا ہوا چند روز کے بعد امیر سے کہا کہ فلان جانور ہر اوشمن ہی اوسکو قتل کرو امیر نے کہا وہ کہان
ہی تب پاس جا رہی کا فوبا امیر کو برابر کوہ سیلمون کے لایا اوسکا مقام پوچہا انہون نے کہا کہ بیچ اس کوہ کے
وہ رہتا ہی یہ سبکہ وہ تو چلے گئے امیر نے دیکہا کہ بیچ اس کوہ کے ایک باولی عمیق ہی بہتا جاتا ہی امیر ٹہلین مین ان
ہوگئی کہ کہا یہ جانور کہان ہی دیکہا کہ ایک گنبد ہی امیر آگے پہنچے گنبد کے پاس آئی اور وہ گنبد نہین تہا
بیضہ جانور کا تہا جبکہ وقت عصر ہوا تب جانور پرواز کرتا ہوا اپنی مقام پر آیا اپنی بیضہ پر بیٹہا امیر پہلے اسکے
آنے سے لرزہ براندام ہوا اندھیرا چہانی لگی تہی امیر تمام رات بیٹہا اور سبکے بیٹہی رہی تہکو تم جانور
اوڑا امیر نے جانا کہ بیٹہا یہ اسکے نکل جاؤن راہ نیابی میرا ان پہنچے کہ ناگاہ خود اب ہوا کہ امیر کہتا ہی ای
امیر کیون پریشان ہو تو سے قوت سے جانور اوڑ گیا ایک دن اوسکا نام لو آخر کہین اوترنگا غرض
جبکہ روز روشن ہوا امیر نے تلوار نکال تمام کر کے دونو ہات سے ایک دن اوسکا پکڑا وہ بہر دار کرکے فلک تک
گیا اور اوس روز سے چند بلند ہوا اور وہان جاکر اوس نے امیر پر نگاہ کی کہ پیسکو میرا اپنا اون پکڑ ہوئی
بالکل نکار نہیں دست بر امیر کے مارنی کہ ہوا ختیار رونو ہات امیر کے چہوٹ گئی اور تہو
ہوکے چلے حضرت خضر اور حضرت الیاس دونو دامن کوہ مین نماز پڑہ رہے تہے ہاتف نے آواز دی
کہ خبر جا کہ امیر کے لیو ان دونون نے امیر کو ہوا پر سے لیا زمین پر اوتارا سر امیر کا زانو پر رکہا جبکہ امیر کو ہوش
آیا سر زانو حضرت کی دیکہا کہا یا حضرت مجکو نہین معلوم کہ یہ کیا طلسم ہی کہ جسمین
گرفتار ہوا مین حضرت نے بہت سا دلاسا دیا اور کہا تم اپنی تئین مقام کافو بادشاہ مین پہونچاؤ
القصہ خضر امیر کو لیکر چلے اور اسمان پری کا ایک سرا پا سرخ رنگ کے تخت پر بیٹہی تہی عبد الرحمن سے
کہا کہ آج امیر تمکو پہنچتا ہی امیر کو دیکہا ہی عبد الرحمن نے قرعہ دیکہکے کہا ای ملکہ تمکو معلوم ہو کہ
جانور نے امیر کو سوکر کے بلند سی پایا اوسکا مہیا اگر جلد اپنی تئین پہونچایا تو خبر نہین قیامت بر ملاقات امیر کی

بس اسمان پری دیو پریون سے روانہ ہوئی کہ اوسی وقت خبر ملی کہ حضرت خضر امیر کو مقام گلزار بلقیس
لئے جاتی ہین اسمان پری بارہ ہزار دیو نر تھے لیکر اوس طرف پہونچا اور آپ گلستان ارم مین
بیٹھ رہی قدرت سے تمام ملک گلزار بلقیس کا خراب کیا اور گلستان ارم مین بیٹھی چلی گئی جب امیر اور
خضر پہونچے ملک کو ویران دیکھا احوال لوگون سے معلوم ہوا حضرت سے رخصت ہوکے امیر ایکطرف چلے
بعد چند روز کے ایک قلعہ دیکھا مثل قلعہ مداین کے جبکہ اندر قلعہ کے آئی سیر کرتے ہوئی امیر نگارخانے کے
کیطرف پہونچے خوابگاہ ملکہ کو دیکھا حیران ہوئی کہ نوشیروان اور اوسکے رعیت کیا ہوئی باہر قلعہ کے
آکے دیکھا کہ باغ مرادہی بلکہ کاریز اسی اندر باغ کے آئی دیکھا ایک شخص کہڑا ہی امیر نے اوس سے پوچھا یہ قلعہ کسکا
تہا کہ کسکا نام ہی وہ بولا یہ اسکو قلعہ مداین کہتے ہین دیو معمار نے اسکو بنایا ہی یہ ہی پوچھی اب کیا ذکر نکالا امیر خفا
ہوئی دیو کو مارا آگے چلے دو لڑکے صاحب جمال بیٹھی تہی امیر نے کہا ای برادر تم کون ہو انہون نے کہا ہم
بھائی ہین خواجہ بہلول اور خواجہ اشوب نام ہی دیو معمار ہمکو یہان لایا ہی تم کون ہو امیر نے کہا ہم حمزہ عرب کے
نام ہی دونو نے کہا ایک دیو اس باغ مین نگہبان ہی امیر نے کہا مین اوسکو قتل کرکے آیا ہون دیو معمار شکار
کو گیا ہی چار ہزار دیو نر لیکے آیا امیر نے اوسکو بہی قتل کیا باقی دیو بہاگے زرہ جوشن امیر کے خون سے بہر گئی تہی
حوض مین بیٹھ کے دہوئی خواجہ بہلول اور خواجہ اشوب کو ہمراہ لیا لباس قلندرانہ پہنکے روانہ ہوئی ایک دشت مین
بعد ایک کوہ ملا برابر اوس کوہ کے پہونچے نیچے دریای عظیم بہتا تہا امیر نے کہا ای برادر مین کنارے دریا کے
ایک ساعت ارام کرتا ہون تم بہی آرام کرو دونو نے کہا بہت اچہا جبکہ امیر سو رہے دونو نے آپسمین کہا دریا خوب ہی
چلکے غسل کرین جب غسل نہانی لگی ناگاہ ایک نہنگ پیدا ہوا نام اوسکا دیو خوبان تہا دونو سے پوچھا تم کون
ہو دونو نے کہا ہم حبیب اللہ اور قدرت اللہ وہ دیو انکیطرف دوڑا دونو نے بہاگ کے امیر کو بیدار کیا دیو نے امیر
پر حملہ کیا امیر نے اوسکو قتل کیا آگے چلے دیکہا ایک قافلہ پڑا ہی امیر نے دونو سے کہا جاکے انکا حال پوچھو
خواجہ اشوب نے اونسے پوچھا کسیکی ... جواب نہ دیا دونو قافلہ سے باہر آئی دیکہا کہ ... سوار
لدے ہی امیر دونو کو ہمراہ لیکے کشتی پر سوار ہوئی ملاح نے آکے امیر کو سلام کیا اور کہا ایک مرد ... ہمارا
ای صاحب ہمارے قافلہ باشی سی کہو وہ کہی تو کشتی پر سوار ہو امیر نے قبول کیا اشوب بہلول کو
ہمراہ لیکے قافلہ باشی پاس آئی کہڑی رہی اشوب سی کہا تو جاکے امیر کی طرف سے دعا کہہ کر قلندر جہانگیر ہمان ہی

کماری دروازی کی باہر گیا ... جبکہ قافلہ باشی کو دیکھا امیر کو استقبال کرکے اپنی بارگاہ مین لایا کرسی پر بٹھایا
امیر نے نام اوسکا پوچھا اوس نے کہا خواجہ شہباز نام ہی امیر جب ہمراہ ہی خواجہ نے ایک شخص کو دیکھا کہا مین
کہتا ہون مجلس قلندری ہی کہ اگر تو میری دختر کو قبول کرے تو مین دنیا بہر کی بخشا دون امیر ہنسکے جب ہو رہی
اشوب بہلول نے کہا ہمارا سیاحی راضی نہین ہوتا اگر کوئی اپنی دختر ہمکو دیتا ہم بیاہ کو راضی کرین
غرض وہ سوداگر رو دیا ایک نے بہت اشوب کا اور ایک نے بہلول کا اپنی دختر مین لیا اور کہا ہم نہین کہ خدا کرین بیاہ
آخر الامر اشوب بہلول نے امیر کو راضی کیا نکاح امیر کا ہوا خوابگاہ مین جو امیر آئی دیکھا کہ آسمان پری بیٹھی ہی
باہر آئی اور اوس کو کہا ای اشوب بہلول یہاں آکر یہی ہمارا اوس مکان کو چہوڑ کے آئی وہ سوداگر عبدالرحمن تہا
آخر عبدالرحمن اور آسمان پری وعدہ جہوٹی ہی امیر کو گلستان ارم مین لائی داستان امیر کو عیار کا
قلعہ طلب الرحمن امر قلعہ دیو دود مین پہونچنا اور قید ہونا امیر عنقریب دیو دو دیکھے کہ اوسکو کوئی قلعہ ہے
نظر نے کیا چندہ منزل پر قلعہ ہی طلب الرحمن نام ہی بادشاہ وہ نکلا جسنے سنا وہ طلب الرحمن ہی تین طرف دشت ہی
ایک طرف خشکی ہی ملک لیا اوسکا بہت مشکل ہی امیر نے کہا اوسکا لینا بہت آسان ہی مگر بیان سے
نکلنا مشکل ہی نظر نے کہا بیان نقب سے بارہ کوس پر سر نکلا ہی امیر سبکو لیکے چلا وہ ملک طلب الرحمن کے
پہونچا آخر اوس حصاری پر قرار پکڑا اور چند سپاہ اوسکی چند روز مین ... کیا سوداگر نے کہا امیر قلعہ کے
اندر اجنبی سپاہی کو امان وزیر کو پہونچا کہ امان سوداگر کو بھی خبر لاکہ کوئی مین امان دروازہ بارگاہ بر آیا
اندر کسی نے کہا وہ بہاگو کون نے کہا قافلہ باشی آرام کرتا ہی تہوڑی دیر بعد آیا وہ امان دروازہ پر آیا
آخر امیر نے اندر طلب کیا اور اوسکے وزیر کو کہنے لگا اور کہا آپ مجکو نہین پہچانتی میرا نام خواجہ ابلیس
کر ملی ہی باپ میرے نے چرب زبان نام رکہا چالیس برس تو مان ... حسد دیا اب ہم نے سنا کہ وہ دنیا سی
سفر کر گئی اب جب تو مان تمہارا اعتقاد ہی مین تمکو دیتا ہون مگر ایک امر ہی لشکر اسلام لئے آتا
ہی رہ مین ہی سپاہ الگ جانے ایکی ... امان نے کہا تو کیون ڈرتا ہی مین تمکو قلعہ مین لاتی ہی
ہون امیر نے کہا خدا ایسا ہی کرے امان نے کہا کو خبر ... بادشاہ کے ہی امیر نے کہا وہ نازنین اوسکے
لئی آیا ہون بس امان اوس سے رخصت ہوکے تہ بہ پاس آیا اور کہا وہ سوداگر میرا چچا ہی چند تحفے
کہا اوسکو آئی بس امان آیا اور کہا جلو امیر نے کہا پہلی یہ صندوق قلعہ مین داخل کرو پہلا صندوق

جادو کیا بہا بہت شتاب تھی جادو کو تنگ کیا جادو نے بہت شتاب کر دیا لوگ حیران ہوئے کہ یہ کیا مکر ہے
کہ اسمیں امیر آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر اشہب نے کلاہ بگاڑ دی دوروں نے توڑ ڈالا کفاروں نے وہ دہول لی ایک اپنی
رسّی سے ہلا اور کہا طرفہ ہو ہی مگر خاطر سے بادشاہ اور وزیر کے سب سے تعجب ہوئے امیر نے سر اون اپنی
لوگو نکو اوتارو انکو امیر نے ابو شہاب اور ابو سعید کو صورت نازنینو نکی بنایا اور سر نکو ہمراہ لیکے جمشید
پاس آیا سازندے گنوب کی اخر الامر جمشید کو بیہوش کر کے قید کیا اور سعید میوہ کو پایا پہلوان ہر طرف
سے آئے شبخون مارا جبکہ صبح ہوئی امیر آکے تخت پر بیٹھا جمشید اور ہامان کو طلب کیا جمشید صدق سے مسلمان
ہوا ہامان نے نہ مانا اوسکو قتل کیا امیر نے سب سرداروں نے طلب المیم میں قرار پکڑا اور زراعت بھی قلعہ میں
ہوتی تھی اور وہاں زد ہیں کو کتارہ نے خبر کے زد ہیں اور ہر روز وقرار امیر نے عرضی نوشیروانکو لکھی کہ کتنا سال
آیا نوشیروان نے عرضی کو پڑہا لکھا تھا کہ عرصہ پندرہ برس کا ہوا تمام قلعوں پر مہم جنگ کی اب اس
ہیاؤ نے طلب المیم کو لیا ہی اور وہ قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرضی شاہ کی نوشیروان جب سنکے بہت
فکرمند ہوا کہا میں کیا کروں بختک نے کہا اب شاہ تو چلے تو بہتر ہے نا اوس ہیاؤ کا آسمان ہی پر [illegible]
کہا ایکا جانا مناسب نہیں بختک نے کہا یہ مسلمان ہی انکو پندرہ برس سے اس ملک میں روک رکھا اگر
ابھی اوس ہیاؤ کو گرفتار کیا تو بہتر نہیں تو سلطنت تیری ہاتھ سے جاتی رہیگی نوشیروان نے کہا تو
کہتا ہی کہ چلے اس مہم کو سر کرو اور خواجہ کہتے ہیں کہ مناسب نہیں اب میں کیا کروں بختک نے
کہا ایک کام کیجئے ایک گائے کی پیٹ والی منگائیے رنگ بچے کا اوس سے پوچھئے اگر نشان اوسکا سچ
بتائیں تو انکی کہنے کو قبول کیجئے نوشیروان نے کہا اے خواجہ پہلے امیر کا حال بیان کرو کہ وہ قائم زندہ ہی
خواجہ نے کہا زندہ ہیں اور یہ جانور نے اوسکو آسمان پر سے دیکھا ہی بختک نے کہا کوئی شخص بھی اس
بلندی پر سے زندہ رہا ہی غرض نوشیروان نے گائے منگوائی خواجہ نے رنگ بچے کا سیاہ بتایا مگر جا بجا [illegible]
اور ایک دم سفید بتایا بختک نے کہا اے شاہ یہ بچا سب سیاہ ہی مگر پیشانی سفید ہی نوشیروان
نے پیٹ اوسکا چاک کروایا پیشانی بچے کی سفید معلوم ہوئی نوشیروان خفا ہوا خواجہ کی بات [illegible]
کہ بختک کے حوالے کیا بختک خواجہ کو برہنہ کر کے اپنے گہر میں لایا اور چاہا کہ قتل کرے ہامان نے اوس سے کہا قتل
کرنا خواجہ کا اچھا نہیں غرض نیل کی سلائی خواجہ کی آنکھ میں پہیری اور نوشیروان لشکر اپنی تخت

خواجہ پر

7

پر بیٹھ کر جنگل میں گیا کہ اس عرصہ میں بہانے نوشیروانکا سعد زرین کمر [illegible] اور سعد زرین کمر شکار کہیں گئے
آئی ہزار [illegible] نام احوال کیا خواجہ کا [illegible] حیران ہوئے کہا کہ خواجہ کو نظر بند کرو [illegible] نوشیروان پاس
جا کے خبر کیا اور کہا اے شہنشاہ یہ عجب انصاف ہے کہ خواجہ کو باندھ کے بختک کے حوالے کیا [illegible] تعجب کی
[illegible] نوشیروان کو لاکے دکھایا کہ سارا [illegible] نکالا اب [illegible] دیکھا کہ [illegible] اور پاؤں سفید ہیں
اور [illegible] نوشیروان خفا ہوا اور [illegible] بختک کو باندھ لاؤ غرض [illegible] بختک کو حاضر کیا نوشیروان
نے کہا [illegible] تو نے خواجہ کو کیا کیا بختک نے کہا میں نے انکو [illegible] شاہ نے [illegible] کہا
کہ خواجہ کو اندہا [illegible] حکم کیا کہ بختک کو مارو غرض ایسا مارا کہ بیہوش ہو گیا بعد [illegible] مارنیکا حکم کیا سعد سعید نے
کہا اے شاہ [illegible] نوشیروان نے سواری طلب کی اور سوار ہو کے خواجہ کے گہر پر آیا پاؤں پر
گرا اور کہا [illegible] میرا گناہ نہیں بختک نے یہ حرکت کی خواجہ نے سر نوشیروان کا قدم پر سے اوٹھایا
اور کہا اے شاہ [illegible] خدا سے امیدوار ہوں کہ چشم میری روشن ہوگی [illegible]
واسطے [illegible] حیات لاوینگا [illegible] عزت [illegible] شاہ کی نگاہ [illegible] اور اب بختک [illegible] امیر کی لڑائی پر لیجائیگا
اور امیر [illegible] تین [illegible] انکی ہی اور ایک سب شبخون تیری لشکر پر مارینگا اور [illegible] پر
سوار ہو کے مقابلہ امیر کرینگا اب [illegible] رخصت کرو کہ طرف [illegible] جاؤں اور چند روز [illegible] رہوں [illegible]
اپنی [illegible] رخصت ہوکے طرف [illegible] روانہ ہوئے [illegible] تین روز نوشیروان [illegible]
نکلا [illegible] سوار ہوکے نوشیروان پاس آئے اور لاکے تخت پر بٹھایا شاہ نے حکم کیا کہ بختک کی گردن مارو آخر
سرداروں نے بختک کو قدم پر نوشیروان کی گروا کے تقصیر معاف کروا دیا دوسرے روز نوشیروان نے کہا نامہ [illegible] کو
لکھا ہوں [illegible] میری [illegible] زندگی چاہو بختک نے کہا اے شاہ تو سوار ہو کے چلو اور اوس ہیاؤ کو قتل کرو غرض نوشیروان
لاچار ہو کے معہ لشکر طرف قلعہ طلب المیم کے چلا چند روز میں بہونچا سب سردار استقبال کر کے بارگاہ
میں لائے نوشیروان نے [illegible] دشنام دی کہ لشکر [illegible] تیار ہو کے [illegible] قلعہ کے
آیا امیر نے فیل بند دروازہ پر سے کہا [illegible] تو بختک [illegible] سے [illegible] لشکر لیجائیگا
کر قلعہ [illegible] نوشیروان نے بختک سے کہا [illegible] لایا تو نے مجھکو [illegible] عزت [illegible]
نے کہا اے شاہ میں کیا کروں نوشیروان نے بختک کو [illegible] کہ بیہوش ہو [illegible] گر پڑا اور دین

اور شاہ کا اپنی بارگاہ میں لایا تب سے روز بختک نے کمان رومال سے باندھی عصا ہاتھ میں لیکے بارگاہ شاہ میں
آیا قدم پر گرا اور کہا مہرنگار شاہ نہیں بیٹھی تیری بہو دیکھی ایسی کیا ہنسا اور بیان لایا نوشیروان سے جب بڑا
اور وہاں امر نے عادی کو بلا کے کہا تو اس قلعہ سے خبردار رہیو میں ایک عیاری کرکے اس آتش پرست سے آتا
ہوں کہ عمر بہر اپنی شجاعت یاد رکھے یہ کہہ امر چلا پیش عیاروں نے قلعہ سے باہر آیا امر سنگ ملکی اور ایک طاہر خونریز کو عورت
خوبصورت بنایا اور آپ بہروپیا ساز گر دو کو ساز ندہ بنا کے ساز ہاتھ میں لیکے ادرویلی نوشیروان میں آیا غلغلہ
لشکر میں ہوا سب آگے جمع ہوئے کہ ناگاہ مجلس امر زرد میں بارگاہ نوشیروان سے اپنی بارگاہ کو جاتی تھی ناگاہ نگاہ ہوئی
بہروپی عیاروں نے پاخبر ہو کنارہ پہ آ کھڑے ہوئے کہ دولیاں مشرق زمین سے آئی ہیں دلشاد اور دل نواز نام ہیں
زرد میں اور مجلس سے سب سے پہلے ایک جا ہوئی خوش نواز نامی بیٹھا امر نے زرد میں سے کہا اور خبر ایسی کہ ایک شب کو
بلا شاہ میں لیجا خوب بجا امر سنگیت بد دو نغمہ آگے نوشیروان کے خبر امر نے عرض کی نوشیروان نے اونکو بلا یا امر نے
بارگاہ میں آکے غزلیں گائیں جیسے کہ بجا گئی سب جی نوشیروان نے دیکھا کہ ایسا ساز بجاتا ہے کہ زہرہ فلک سے
چرخ میں آتی ہے نوشیروان نے کہا اے استاد خوش نواز کچھ طلب کر امر نے کہا اگر حکم شاہ ہو تو میں ساقی
گری کروں نوشیروان نے قبول کیا القصہ امر نے سبکو بیہوش کیا اور بیان معہ شاہ سبکی مونچھیں
سر داڑھی کو مونڈ کے عزت کیا اپنی قلعہ میں چلا آیا دوسرے دن کافروں کو ہوش آیا حال اپنا دیکھ کے حیران
ہوئی نوشیروان اپنی آپ سے بہت پشیمان ہوا مگر اب کیا ہوتا ہے آخر بختک نابکار کو خلوت میں بلا کر
کہا ای معروف بختک تیری شامت سے یہ حال ہم نے پہونچا اب کیا کروں بختک نے کہا ایک نامہ شیخ مغربی
طرف لکھیے ریحان شاہ تنبیح مغربی کو کہ وہ لکھا بادشاہ ہے اور دوسرا نامہ فراوان شاہ کو بہیج سپاہ امر و ساتھ
جاوی اور بلا کر کے قلعہ کو لٹا لیجیے غرض ایک نامہ گرگس کے ہاتھ شیخ مغربی کی طرف روانہ کیا اور دوسرا نامہ
عیار سماوات کے ہاتھ فراوان شاہ کے پاس بھجا گرگس سلسانی بعد چند روز کے شیخ مغرب میں آیا نامہ
ریحان شاہ کو دیا لکھا تھا کہ جلدی اپنی تئیں ہم تک پہونچا و اوسی جواب لکھا کہ دو مہینے کی سامان
جنگ تیار کر کے خدمت میں حاضر ہوتا ہوں مگر کسی کو نہیں معلوم کہ پہلوان میں سماوات فراوان
شاہ پاس آیا لکھا تھا کہ جلدی ہمارے پاس آؤ فراوان شاہ نے سماوات سے کہا کہ بارہ برس ہوئے
نوشیروان اور بیٹی اوسکی امر سے جنگ کرتے ہیں اور اب مینی سنا ہے کہ خود شاہ آیا ہے اور اوس

مغربی

پیالہ نی

بیہادری نے ایکی بے عزت کیا سبب فساد اور فتنہ کا واسطے مہرنگار کے ہی ای سماوات اگر تو مہرنگار کو
میری پاس لاوے تو آدھی پادشاہت تجکو دوں سماوات نے کہا امر سے ظالم ہی مگر تیرے خاطر سے جاتا ہوں
شاید کہ ملکہ کو لاؤں آخر بعد تین روز کے برابر طلب الرکے پہونچا آدمی رانکو معہ وہی عادی کی طرف آیا بہت سی
تلاش کی آخر مسجد ہو گئی سماوات پشیمان ہوا آخر فکر کی کہاں جاکے دیکھا ایک حمام تھا اوس میں چلکے
پوشیدہ ہوا تمام لوگ غسل کر کے دن بہر چلی گئی پہر دن باقی تھا کہ بادرچی مہرنگار کا آیا اور رونا ہی کا
امر سے بند کر لیا بت بغل سے نکال کے سجدہ کیا اور کہا الہی ایسا سبب کر کہ ملکہ نوشیروان کی ہاتھ آوی
اور یہ فساد ہر طرف سے ہو یہ سنکے سماوات گوشے سے نکلا اور کہا او استاد بلبل عامری یا مہوچا او ستاد بلبل
حیران ہوا کہا تو کون ہی سماوات نے کہا تو مجہے نہیں پہچانتا میں سماوات عیار ہوں نوشیروان نے ملکہ کے
پکڑنے کو بھیجا ہی استاد بلبل نے کہا میں تجہی محل میں کیونکر لیجاؤں سماوات نے کہا میں صورت بیرزنی
بنکے جاؤنگا اگر کوئی پوچھے کہ یہ کون ہی تو کہنا یہ بوڑھی خانوسر فوش فال میں ہی ملکہ نے فال دیکھنے
کو بلایا ہی الغرض تیاری سماوات کو لاکے بادرچی خانہ میں بٹھایا اور شب وہاں بادرچی کی آئی کہا
یہ کون ہی اوس نے کہا فال بین ہی تو ملکہ سے جا کے یہ زن نے آ کے ملکہ سے کہا ملکہ نے طلب کیا سماوات
نے کہا مجہے تین چیزیں بادرچی بلکہ نے پہلے صدا امر کا جدا کیا بعد کہا کہ بابا آخر سب بیہوش ہوئی زن
بادرچی نے شربت وغیرہ کہیں آکے کہا یہ بہر سے بیہوش ہوئی سماوات نے ملکہ کو پشتارہ میں باندہا
اور لیکے بادرچی خانہ میں آیا اور کہا ای او ستاد بلبل اگر تو میری ہمراہ چلتا ہی تو تجکو بہی لیا ہوں نہیں تو قتل
کرکہ یہ حال کسی پر ظاہر نکری بس اوس نے زنکو قتل کیا ہمراہ عیار کے چلا جب قلعہ سے باہر نکلا بادرچی
نے دیکھا کہ لشکر نوشیروان کا اس طرف ہی اور یہ اور طرف جاتا ہی بادرچی نے کہا ای نمک حرام
لشکر شاہ کا تجکو چھوڑ کے کہاں جاتا ہی سماوات نے اوسکو گلا دبا یا بادرچی نے مقابلہ کیا آخر ہاتھ سے ملکہ
کی مارا گیا سماوات فراوان شاہ کی طرف روانہ ہوا اب یہ تو او دہر جاتا ہی باقی داستان
امر سو خواب نے کہا نانا امیر کا امر کو معہ مہرنگار میں امر فیل بند دروازہ پر سوتا ہا تہا کہ امر نے
خواب میں کہا الخواجہ ملکہ کو محل سے ایک سنگ لئے جاتا ہی خبر اوسکی لی بس امر اوٹھکے محل میں آیا تو
دیکھا کہ ملکہ سوتی ہی لحاف اولٹ کے جو دیکھا ملکہ نہیں ہی غرض امر کی نگاہ کسانی پر پڑی دیکھا

کہ بہوشی ہی میں باہر آیا دیکہا زن بادو تہی کی مری پڑی ہی بس امیر قوم کے نشان پر چلا عادیکی چوکی مین
آیا عادیکو بیدار کیا اور کہا ای سنگم زن نری چوکی ہی سماوات ملکہ کو لی گیا ایمین جاتا ہون شاید وہ ہات
آوی بس امیر خندق سی پار آیا کہ جہان وہ نابکار بادو تہی مرا پڑا تہا امیر آگی روانہ ہوا دو پہر آئی تہی امیر نی دیکہا کہ
سماوات ملکہ کو مثل برف کی اوڑی جاتا ہی امیر ایک فرسخ اوس سی آگی آیا صورت فانندر کی بنگلہ راہ پر بیٹہا بعد
ایک ساعت کی جو دیو آیا اور کہا ای شاہ درویشان تہوڑا پانی عنایت کر امیر نی جام بہرکی دیا اوسنی جانا کر بہون
باندہکو دیکہ کر ہنسا اور کہا ای شلیمی تمہارا کیا نام ہی امیر نی کہا کہ مجکو بابا زمرکت کہتی ہین بس سماوات
جام پیکی امیر پر مارا امیر نی سر جہکایا اور جام کو رد کیا آخر کو مقابلہ کیا اور سماوات انکو گرفتار کیا اور خلعت دیکہا بعد
شاگرد امیر کی ہوئی آپ امیر نی اونکو دیکہا اور سماوات کی صورت بنا جبکہ شاگرد و قریب آئی کہا ای عیار کیا تونی ہی جرح
کہا فراوان شاہ کی پاس اور یہ ستارہ ملکہ کا ہی بس تہہون ای گمر دسی گیر ابعد اسکی بہی اونکو امیری سر قوم
برابر کی رکہا امیر نی اوسکو دیا قلعہ مین آیا ملکہ کو ہوشیار کیا تمام حال کہا ملکہ زار زار امیر کو یاد کر کی رونی لگی
امیر نی کہا ای ملکہ قول خواجہ بزرجمہر سی امیر تیغ مغرب مین آوینگی یہ کہکر امیر باہر آیا تخت پر بیٹہا سماوات انکو دیا
کہا مسلمان سہاو مین نا تار نجوار بر باندہا اور ہزار ان کیا تب عیلی نی یہ خبر نوشیروان کو کی نوشیروان نی
کہ وہ خطاب تہا کہ میرے دختر کو غیرے حوالے کرے امیر نی خوب کیا کہ اوسکو مار انگر عیار فراوان شاہ کا
قطران مغربی ہی یہ بیان سنا یہ خبر فراوان شاہ کو جاکی پہونچائی وہ بہت پریشان ہوا ایک
سپہ سالار اوسکا بیران بن مغربی تہا انہی صلاح کی کہ مین جاکی سر سوار ہی کہ مر لات مناش ہی قلعہ
طلب البحر لیجی نکوید نگاب فراوان شاہ اسی ہزار سوار سی طلب البحر کو چلا راہ سی نامہ لکہی قطران مغربی
کی ہات نوشیروان پاس بہیجا کہ جلد جواب لکہی آو نوشیروان نی نامہ بختک کو دیا بختک نی پڑہکر کہا
کہ ای شاہ تم کشتیان تیار کر کی اور بہی سی آو اور اوپر سی مین اسی ہزار سوار لیکی آتا ہون اس سر سوار چلی
قلعہ کو نکالو نوشیروان نی لکہا دس ہزار کشتیان تیار ہین جب فرصت ہو تم آو گی مجکو اپنی پاس جانو
بس قطران پہنچا آکی نامہ فراوان شاہ کو دیا احوال معلوم کر کی چند روز کی بعد برابر قلعہ کی پہنچا قلعہ
سی جنگ کی تئیں نکلی سپہ خبر نوشیروان انکو کی نوشیروان معہ لشکر کشتیوں پر سوار ہو کی آیا بعد کا فوجی
کر کی جنگ مغلوب شروع کی لشکر کفار بہت قتل ہوا بیران مغربی نی ہرکب اپنا خندق مین

گنبد کی

تو لا اور برابر قلعہ کی آیا ایک ضرب عمود سی دروازہ توڑا اور اندر قلعہ کی چلا سعید بیٹہا گبرو انگا آیا تلوار
ماری اوسنی گرز سی روکی سعید کو شہید کیا غل غلہ قلعہ مین پڑا ملکہ نی پوچہا یہ کیسا غل ہی خواجہ
بہبود نی سارا ماجرا بیان کیا ملکہ یہ سنکی دعا کرنی لگی نقابدار نی اپنی ہوش جا لیکی سواروں نی آیا
بیران نی مقابلہ نقابدار کا کیا آخر مارا گیا نقابدار لشکر کفار پر گرا اسی طرح امیر کی بہی قلعہ سی باہر آئی
مدد نقابدار کی کی تمام کو نوشیروان نی طبل بازگشت بجوایا امیر سواروں سی قلعہ مین آیا
نقابدار جب برج آیا تنہا چلا گیا باقی داستان مسافر قاف کی سنو وکلاء امیر کی کہ جب
امیر وعدہ جیبہ مہینی پر گلستان ارم مین آئی جبکہ وعدہ ہو چکا امیر نی اسمان پری سی کہا کہ اب وعدہ
پورا کر اسمان پری نی کہا اچہا یہ گفتگو تہی کہ پریان سیاہ پوش پری آئین خبر لایا اور عرض
کی بادشاہ پریان شہپال مر گیا اسمان پری سی رونی لگی کہا یا امیر میری گناہ
بخشو چالیس دن اور صبر کر جس وقت کہ ماتم شہپال سی فارغ ہوئی تو کی تمکو بہیجدونگی امیر نی
کہا یہ چالیس دن کیونکر گذارون اسمان پری نی کہا چالیس کلیدین تمکو دیکی جاتی ہون ہر روز
ایک طلسمات کی سیر کرنا امیر نی کہا کلیدین سلاسل کی حوالی کرو بس کلیدین نی وہ کلیدین
سلاسل کو دین اور ایک کلید امیر سی چہپاکی زندان خانہ سلیمانی کی بہی دی اور رخصت
ہوئی اسمان پری روانہ ہوئی پاتشہ ہزار دین کی طرف اور شہر مین آکی ماتم مین مشغول ہوئی
اور کہنی لگی بیت آفتاب شہر پا در زمین و زمان نمند؛ و افسر تاکہ پادشاہ انس و جان نمند؛
القصہ تمام ایک پری اور بادشاہ پریزاد کی پر پروہ قاف والی سیاہ طی ماتم شہپال کی اسمان پری پاس آئی
آئی اور وہان امیر نی سلاسل کو طلب کیا اور کہا تماشا طلسم کا مجکو دکہا سلاسل نی ایک کوٹہری کا
کہولا امیر اندر آیا ایک جا پر بیٹہا ایک سیب پڑا تہا امیر نی اوسکو کہا کر سو گیا خواب آگیا دیکہا ایک
باغ ہی اور حوض پر ایک نازنین چودہ برس کی بیٹہی ہی بیت برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن؛
جوانی کی راتیں مراد کی دن؛ امیر اوس پر عاشق ہوئی کہا تو کون ہی اوسنی کہا بادشاہ زادی ہا
اس سر زمین کی ہون اگر تو مجہی قبول کری تو مین راضی ہون اور باپ بہی میرا راضی ہوگا
غرض باپ بہی اوسکا آیا اور حکم سی اوسکی نکاح امیر کا بندہ بارہ برس امیر وہان رہی دو بچی

اور ایک چٹھی اوس سے پیدا ہوئی امیر نے اوسے رخصت طلب کی نماز ظہر ادا کیا اور تھوڑی غرض اسنے امیر کا ہاتھ پکڑ کر باغ
سے باہر لائی اور کہا اس راہ سے جاؤ امیر نے آنکھ جو کھولی اپنی تئیں سلاسل پاس پایا تعجب کیا کہا اے سلاسل
یہ عجب طلسم تھا دوسرے روز دوسرا طلسم کا تماشا دیکھونگا غرض دوسرے دن دوسرا دروازہ کھولا
جبکہ اندر آئے دیکھا ایک کاغذ مہر کیا پڑا ہے امیر نے اوسکو اوٹھا کے دیکھا ہر ایک تصویر ایک لکھی ہے اور ایک اسم سے
لکھا ہے امیر اسکو پڑھکے سو رہے خواب میں ایک بیابان دیکھا عمارت معلوم ہوئی اندر جو آیا دیکھا وہی تصویرت
جو کاغذ میں لکھی تھی ناچ رہی ہیں اور دو سے غول ساز بجا رہے ہیں امیر اوداس ہوا گویا بیہوش ہو گئی جبکہ
ہوش آیا اپنی تئیں سلاسل پاس پایا القصہ چالیس دن اسی تماشے میں گذرے اور تفصیل اسکی اس جلد
ہر جو الا قصہ خان ہے بعد چالیس دن کے امیر نے سلاسل کو بلا کے کہا اب اور کوئی تماشا مجھکو دکھلا اوسنے
کہا الصاحب میری امیں کہا جاتا ہوں یہ کلید ہیں جو ملکہ نے مجھکو دی تھیں اوسکا تماشا آپکو دکھایا
غرض امیر نے سب کلید میں اوسے لیا میں ایک کلید اور اوسمیں سے نکلی امیر نے غضب سے پوچھا کہ یہ
کلید کہاں سے پیدا ہوئی سلاسل نے کہا یہ زندان خانہ سلیمانی کی ہے اب امیر نے دروازہ کھولا اور تمام
دیو پریونکو قید سے رہا کیا جبکہ آگے چلے تاریکی دیکھی گوہر شب چراغ کی روشنی پر چلے کہ ناگاہ ایک
دیکھا امیر کی بو سونگھ کے بھاگ گیا امیر حیران ہوئے کہ آواز آئی اے زلزال قاف نے پر نگاہ کر امیر نے دیکھا
دیوار نامہ اوسی اے امین پر یہ قید میں تھا امیر نے کہا اے نابکار تجھے وعدہ کر کے اس بلا میں گرفتار ہوا دیتی
کہا امیر اگلے زمین آسمان پری نے مجھکو قید کیا امیر نے کہا اب مجھکو دنیا پر پہنچا گا دیونی کہا بسر و چشم امیر نے
دیونکو خلاص کیا کہ وہی مرکب پیدا ہوا امیر نے کہا یہ کون ہے دیو نے کہا امیر اقر زمین جب میں آپسے
رخصت ہوئے گیا تھا صورت اسب کی بنکی الامن پری سے مفارقت کی اتھی تو یہ پیدا ہوا
القصہ امیر آگے چلی ایک پری صاحب جمال بالونسے سر کو چھپائے میں بندھی تھی اوسکو دیکھکے امیر زانو
پر کہا جب پری کو ہوش آیا امیر کو دیکھا امیر نے کہا تو کون ہے اوسنی کہا یا امیر تم مجھکو نہیں پہچانتی ریحانہ
پری دختر جمید سبز قبا کی ہوں تیری دوستی سے آسمان پری نے مجھکو قید کیا تھا اب امیر نے اوسکو
باہر آئی سلاسل چار سے دیو پریونسے ملکر امیر پہنچی یہ دیکھکے حیران ہوئی کہا یا امیر یہ کیا کیا
کیا قدر آسمان پری کی تم خوب جانتی ہو امیر خفا ہوکے تلوار کھینچ کے سلاسل کی طرف دوڑے سلاسل تمام ہو

پھر وہ زنبیلا لیگئی طرف شہر زرنگ کے چلی اور امیر نے ریحانہ کو پلنگ پہ آسمان پری کے سلایا اور قمر چہرہ کو کہ ہمیں شاہ بیغیر
شہر قبیلے کے تھی اوسکو بھی مثل ریحانہ کے سرفراز کیا امیر نے احوال اسکا پوچھا قید کا سبب ریحانہ کہتی ہی اس سے
قمر چہرہ پیدا ہوگا اور ریحانہ سے شہزادہ مطلب زرین گوش پیدا ہوگا جبکہ صبح ہوئی امیر نے دونوکو اونکے شہر
کی طرف روانہ کیا ارنائیس کو بلا کے کہا تو مجھکو دنیا پر پہنچا غرض امیر نے آشوب و بہلول کو پاس اپنی تخت
پر بٹھایا اور لیکے امیر کو چلا ایک طرف اشقر پر بٹھا ارنائیس کل دوسرے طرف الامین شاہ پری تین روز امیر چلی
گئے جو تھی دن چشمہ سلیمانی پر آئی تمام عمارت شکستہ کی تھی امیر نے پوچھا یہ کون مقام ہے دیو نے
کہا یہ چشمہ گاہ حضرت سلیمان کی ہے نصف پی کے بیچ میں گئی ہے اب جو چلونگا دنیا پر دم لونگا ایک
ساعت تم بھی آرام کرو بس امیر سو رہے بہلول و آشوب رو کر امیر کو بلانے لگے ارنائیس الامین نے نیچے
کے پہرہ سورج سلاسل آئی اگے آسمان پری سے احوال بیان کیا آسمان غضب میں آئی اور کہا یہ
دوسرے بلا میرے سر پر اس عرب نے ڈالی گلستان ارم میں آکے وہ بات کہا کہ ارنائیس امیر کو
دنیا پر لیگیا بس آسمان پری معہ لشکر وہاں آئی کہ دونو سو رہے تھے ارنائیس اور الامینکو قتل کیا اور برابر
امیر کے آئی دیکھا بہلول اور آشوب سر اپنا سینہ پر امیر کے رکھی سو رہے ہیں آسمان پری نے تلوار
کھینچ کے چاہا کہ امیر کو قتل کرے قریش نے پکڑا اور کہا تو چاہتی ہی کہ میں یتیم ہوں عبد الرحمن نے کہا جو
یہ عرب بیدار ہوگا ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا بس آسمان پری نے ایک رقعہ سینہ پر امیر کے رکھا اور گلستان
ارم کو روانہ ہوئی اشقر کہیں چلا گیا تھا اب جو آیا مالک کا خون بدن میں لگا ہے ہیہمہ کرنے لگا امیر اوسکی
آواز سے بیدار ہوئی آشوب بہلول بیدار ہوئے امیر نے رقعہ پڑھا لکھا تھا منم آسمان پری جو گئی دونکو
مارا اور چاہتی تھی کہ تجھے بھی قتل کروں قریش نے مجھکو منع کیا امیر روئی کہ اب تو قاف میں اور دنیا
میں اب تو جاؤں بس امیر لاش پر آئی دونوکی بس دونوکو دفن کیا اشقر دیو زادو کو دلاسا دیا چند قدم امیر
چلی تھی کہ پیر اشقر کا ہلکی قبر پر آیا روتی لگا اور پھر کے امیر پاس آیا اور کہا مجبور سوار ہو امیر نے کہا بہتر مگر
ابھی تو میرے ہمراہ چل میں سوار ہونگا القصہ چند روز امیر چلی گئی دیکھا کہ وہی بیابان قاف ہیں امیر رونے
لگی اور کہنے لگے شعر یہ پڑھا شعر رسید جان بلب از غم فراق مرا اجل کجاست
که مشتاق او بجان شده ام که ناگاه آواز غیب سے آئی نستعج فقل و شئ کر زینہا کو

وروح القصر نام روز اور رات اوس پر رہی صبح کو نگاہ کی ایک قلعہ پر نور دیکھا اوس در پر ہی حضرت خضر
اور حضرت الیاس آئی امیر نے سلام کیا اونہوں نے جواب دیا گلے لگایا اور کہا مان ہماری اس درہ میں ہے تیری
تمہاری پاس بھیجا ہی امیر نے کہا داد بیداد اتنے آسمان پر کی اور کلیجہ جو اپنی دیا تھا ابھی تک وہ باقی ہی حضرت
نے تبسم کیا اور کہا یا امیر چند روز کا قافلہ ہی تمہارا بیلوانوں کی باقی ہی اب نزدیک ہی امیر نے کہا اس درہ کا
کیا نام ہی حضرت نے کہا نام اس درہ کا نورستان ہی اب امیر کو درہ میں لائی امیر نے ایک پری دیکھی نہایت باصفا
کو نور ایک ہی ہی نے امیر کو گلے لگایا اور لا کر پاس اپنی بٹھایا جب وقت نماز آیا نماز سے فارغ ہوئی اور وہاں
ایک درخت تھا بہن انار روز اوس میں پیدا ہوتی تھی اپنی فرزندوں کی ساتھ تناول کیا کرتے تھے اوس ساعت انار
اوسمیں لگی تھی انار اوتھی سامنے رکھی اور چار انار بیبی نے امیر کو دیے پس امیر نے کھایا جب فارغ ہوئی
بیبی نے کہا یا امیر خاطر جمع رکھو اب دنیا میں ہو چکے اب حضرت خضر نے فرمایا نعل بندی اشقر کی
کرو حضرت نے ہاتھ اپنا اعمال پر اشقر کی ملا برکت سے ایک ہاتھ کی پر اشقر کی پیر صاف ہوئی آدمی پر
پر چڑہنے سے نعل اشقر کی باندہی یا امیر نے کہا چار نعل اور مجکو عنایت کیجی جہان سے گر سکی وہاں کام آوینگی
حضرت نے کہا یہ نعل ہو چکی یا تیرے ہی زندگی تک اسکی باقی رہیگی اب جس دم فارغ ہوئی اور بی بی
آصفا اور شبکہ زمین اسپ اسکندر کا کہ تخت ذوالقرنین نام ہی الامین امیر کو دیا امیر نے زین کسا اور
کمند میں بھی زین واسطے امیر کے اور کہا نعل تلکو اتنا کر ردگی باقی داستان قاف میں پہونچنا امیر کا لکہا ہی
۱۲ / ۱۸ / ۱۲۵۱ه
آصفا باصفا پاس القصر ایک روز آسمان پر تھی عبد الرحمن ہی یا امیر کا حال پوچھا عبد الرحمن نے کہا
امیر قلعہ نورستان میں ہی بی بی آصفا پاس پہونچی اور نعل بندی اشقر کی ہوئی بعد تین روز کی
امیر دنیا کے پری پہر جاینگی آسمان پر جو شمیم آئین اور کہا وہ بیبی آصفا سے ملک میں آرہی ہیں اور کو
کیا کام ہی کہ شوہر کو میری دنیا سے بھیجیں پس نام امیر ہو نصیب وارد ہوئی قلعہ نورستان میں آئی قریب بیٹھی
بیٹھ جا کہ اندر بیٹھی آصفا کے مکان میں جاوی عبد الرحمن نے منع کیا اور کہا آسمان پر یکو تو جنون ہوا ہی کہ
بزرگوں سے برابری کرنی آئی ہی پس قہر سے بیٹھی ہی عبد الرحمن کھڑی رہی باہر اور آسمان پری بیٹھی
نی بی کی آئی اور کہا تم میری شوہر سے ہوکے لکہا ہی کب پہونچتا ہی کہ میری شوہر کو دنیا میں بھیجو اگر وقت جاتی ہی
ہوتو اس کام میں تو بہ کرو یہ سن کر جنگی خفا ہوئیں نگاہ غضب سے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا یہی

حکم پروردگار سے یہ کام کیا ہی تو نا معقول و نادرست یہ بات کہی ہی تعجب ہی کہ تو غضب خدا میں گرفتار ہا
نہیں ہوتی اوسی وقت آگ آسمان کی پیدا ہوئی اور مثل شمع کی جلنے لگی قریب تھا کہ جل کی خاک ہو
زار زار رونی لگی کہ ناگاہ نظر عبد الرحمن کی پڑی کہا اللہ عزیز کیونکر رونے ہو اندر آئی تب عبد الرحمن کی
طرف دیکھا کہا جاو قریب آگئی بی بی کی قدم پر گری بی بی اپنی گود میں لیا امیر کی بات تیری تمام نسل میں
پہنچیگی تب قریب آئی کہا اتنی مہربانی امیر کی کہ آسمان میری آتش سے نجات پاوی اور میں اپنی گھر کو
جاوں اور اب امیر کو دنیا پر بھیجیں بی بی نے خاک ہاتھ لیکر پھینکی اسی لئے آسمان کی طرف کہ پوری
بجلی کے نام آتش سرد ہو گئی ایک مرتبہ سر زمین آسمان پر اسید گلستان ارم کو گئی امیر دوسری
دن خضر نے بیٹی ہوئی اشقر پر سوار ہوئی دونو طرف مثل کی جا دیکھا اشوب بہلول کو سوار کیا اور
طرف دنیا کی چلے دریا کی خوب خواہش سے خضر اور الیاس نے امیر کو رخصت کیا امیر سات روز کی بعد برابر دریا کی ایک شہر
کی پہونچی دیکھا وہاں آتش نہیں ہی کنارے دریا کی چلی شہر میں گاو سر کی آئی امیر کی صورت دیکھ
کی تعجب میں آئی گاو سروں نے امیر سے پوچھا کہ تم کون ہو امیر نے کہا میں زلزلہ قاف کو جنگ سلیمان
انہوں نے اپنی بادشاہ کو خبر کی سمرات شاہ آئی استقبال کر کے شہر میں امیر کو لائی
نیک مجلس امیر کو بٹھایا کہ ان جاو گی امیر نے کہا کہ میں جاتا ہوں اس دریا سے پار ہو جاوں
پس سمرات نے حکم کیا ایک بار زنبار ہوا ایک مجلس واسطے امیر کی برپا ہوا امیر اونکی ساتھ
زندگی کا ناچ دیکھنے لگی ازوانہ خاتون بیٹی سمرات گاو سر کی امیر پر عاشق ہوئی ماں باپ پاس
آئی کہا اگر یہ مجکو قبول کری تو بہتر ہی سمرات نے بہلول و اشوب سے کہا اگر برادر تمہارا امیر
دختر کو قبول کرے تو میں اس دریا سے پار کر دوں دونو نے کہا ہم جا کی کہتی ہیں چاہی تو قبول کری
دونو نے آکر تعریف ازوانہ کی کی امیر نے اور کہا تمہاری خاطر سے میں راضی ہوا پس
نکاح ازوانہ کا امیر سے ہوا امیر خواب گاہ میں جو آئی ایک بلا کو دیکھا نشست کریا اوسکی طرف سے
بیٹھی ازوانہ ہی کہی امیر اور نہیں یہی رسم ہوگا غرض اشوب پر دست درازی کرنیکا ارادہ کیا
اور چاہا کہ امیر کا بوسہ لوں امیر نے دست و دست مارا اوسکے دانت اوسکے ٹوٹ گئی ازوانہ رونے لگی
امیر باہر آئی اشوب و بہلول نے پوچھا خبر امیر نے کہا یہ بلا تمہی میری سر پر ڈالی دونو نے کہا

عروس کو کہا کہ اوسکا دانت مینی اوسکے توڑ ڈالی غرض جب گذر رات زوانہ باپ پاس آئی حال
بیان کیا سمرات نی باہر آکے آشوب کو بلوا کے کہا بہائی نی تمہاری دانت میری دختر کے توڑ دیا آشوب
نے کہا ای شاہ کچہ عیب نہین ہم آدمزاد و نمین یہی رسم ہی جس دن کہ کدخدا ہوتے ہین دو دانت
عروس کے لخت کی رات توڑ ڈالتے ہین سمرات یہ سنکے حیران ہوا بعد آشوب و بہلول نے
کہا اور ایک رسم ہی کہ کشتی پر سوار ہوکے عروس سی مقدمہ حاصل کرتے ہین اسواسطے کہ فرزند
اچہا ہو **القصہ** خواہ مخواہ ہمراہ لیکے زوانہ کشتی پر سوار ہوئی جبکہ بیچ دریا مین آئی زوانہ کو معہ خواصون
غرق کیا سات روز کے بعد کنارے دریا کے پہونچے امیر نے آہو کے کباب لگائی بہلول اور آشوب
کہاتی جاتے تہے اور استخوان امیر کے آگی رکہتے جاتے تہی امیر نے کچہ نکہا کباب کہا کے آگے روانہ ہوئے
بعد چند روز کے برابر ایک قلعہ کے آئی جہٹ اندر داخل ہوئی دیکہا کہ آدمزاد نہین امیر نے آشوب سی کہا
تو جاکے پوچہ کہ بادشاہ اور اس ملک کا کیا نام ہی دونونے آگے ایک حلوائی سی پوچہا اوسنی جواب نہ دیا
بہلول نے اوسکو قتل کیا شور قلعہ مین پڑا لوگون نی دروازہ قلعہ کا بند کیا امیر سے دونون آگے بعد ساعت کے
امیر نے جو پشت پر نگاہ کی مرکب اوپر آشوب بہلول کو کوئی لی گیا امیر جنگ کرتے [illegible]
[illegible] پہونچی دیکہا کوئی آدمی نہین ہی امیر اکیلا تخت پر بیٹہی فکر کی کہ ان تینو لوگون لی گیا کہ اسمین ایک آواز
پیدا ہوئی امیر نے دیکہا تخت کے آگے ایک چاہ عمیق ہی زنجیر سی بندہا ہی اوتری [illegible] بہلول و آشوب کو
اوسمین سی نکالا ہر طرف نگاہ کی دیکہا چار طرف گہر مین قفل زرین اوسمین لگی ہین امیر نے چند قفل
توڑ دیے دیکہا تمام جواہر بہری ہی بہلول نے کہا ای برادر ایک صندوق مین اون اور ایک مین [illegible] امیر بیٹہے
اور کہا صاحب مال کو تنبیہ مردہ جانا ہی بہلول نے کہا اگر زندہ ہوے تو اوسی قتل کرینگی امیر نے کہا ناحق
محنت کرتے ہو دنیا مین ایک سی ایک امیر [illegible] صندوق ہین لیگا دونونے کہا ہم اوسی گوش
مالی دینگے کہ تمام عمر یاد کریگا ایک صندوق لیکے باہر آیا کہ دیو خلخال [illegible] آیا جن جو
بہاگے ہوئی [illegible] احوال اوس سی امیر کا بیان کیا دیو [illegible] امیر کا مقابلہ کیا آخر مارا گیا امیر و
آگی چلی سات روز کے بعد ایک قلعہ ملا کہ نام اوس ذوات کا تہا گرد قلعہ کے باغ تہا [illegible] باغچی [illegible]
بہی امیر نے قفل دروازہ کا توڑا اندر آئی سیر کرتے ہوئی کنارے حوض کی آکر بیٹہی آشوب و بہلول نے کہا اگر

بیان

باغچہ

حکم ہوتا تو کے جاکے سیر کرتین امیر نے کہا تم جاکے میوہ پاس باغچے خراب کروگے مالک باغ راضی نہوگا انہون
نے کہا ہم آپ راضی نہین ہین القصہ دونو سیر کرتے ہوئی بارہ در مین آئی دیکہا ایک نازنین گہوارہ ہلاتی
ہی دونونے پوچہا تو کون ہی اوس نے کہا سرگردان ہون دونونے کہا تو کیون سرگردان ہی بیچارہ ہم دونے
ہین اسمین سی ایک کو قبول کر زہرہ مصری نے کہا ای تم یہان سی چلے جاو ایسا نہین کہ بلا مین گرفتار
ہو جاو یہ مکان سمندون ہزار دست کا ہی دونونے کہا سو اگر ہین ہزار دیو بہی ہوا تو ابہی مار ڈالی بلکہ ہمارا
برادر [illegible] اوسنی دیو مارا ہی اور ہمکو دنیا پر لئی جاتا ہی زہرہ نے کہا ایک پیام میرا کہیو ہون جب
تم دنیا مین جاوگی نامعلوم دو چار مین جائی امیر سی کہنا کہ زہرہ مصری قید سمندون مین ہی دونونے کہا
وہ جو ہمارا بہائی ہی وہ کہتا ہی کہ مین حمزہ صاحبقران ہون اوسکو ہم جاکے خبر کرتے ہین تو اوسکو بہیجاتی
ہی زہرہ نے کہا ان دونو نے آکے امیر سے کہا امیر نے کہا تم خوب لطیفے کرتے ہو بہلول نے کہا آپ
ہمارے ہمراہ چلی غرض امیر نے آکے زہرہ کو پہچانا زہرہ نے امیر کو پہچانا امیر نے کہا سبب گہوارہ کا
زہرہ نے کہا بیٹا سمندون کا اسمین ہی امیر نے خفا ہوکے ایسی تلوار ماری کہ معہ گہوارہ اوسکو
قلم کیا زہرہ کو ہمراہ لیکے چلے سمندون جو آیا دروازہ باغ کا کہلا دیکہا دلمین کہا کہ یہ کام دیو پریکا نہین جو
میری مقام پر آوی جبکہ بارہ در مین آیا اسنے لونکو کشتہ دیکہا باہر نکلا اور امیر کو دیکہکے نعرہ کیا
اور غضب مین آیا دیوار باغ کو اٹہا لاتو نے [illegible] ہزار سنگ ہزار من کو تہین اوٹہا کے امیر پر ماری امیر نے سپر پر
حملہ اوسکے روکی اور ایسی تلوار ماری کہ ساتھ [illegible] اوسکے قلم کئی سمندون مست کرتی اوٹہا کے
غایب ہوگیا امیر نے بہلول و آشوب کو دلاسا دیا کہ مین تمکو اپنا وزیر وکیل کرونگا انہون نی
امیر کی غلامی اسی [illegible] امیر سے [illegible] کہ ناگاہ شور ہوا اور پہر سمندون آیا امیر پر
حملہ کیا امیر نے روک کے [illegible] اوسکے قلم کئی [illegible] اور [illegible] توانکو درست کرلیا
حملہ کیا [illegible] امیر نے [illegible] اوسکے قلم کئی اور [illegible] اوسے مقابلہ کیا امیر تنگ آگئی کہ ناگاہ
حضرت خضر آئی [illegible] ایک دامن کوہ مین چشمہ ہی کہ نام اوسکا چشمہ ابقا ہی ایک درخت خشک
کنارے پر لگا ہی دو برگ اوسکے لاکے اپنی پاس رکہ کہ تیرے کام آوینگے اور چشمہ [illegible] اسی
ایسی ہوگی امیر نے برگ لئی درخت کو جو [illegible] کہا وہ چشمہ غایب ہوگیا پہر سمندون نے

اوسکے

ایک تختہ سنگ اسپر پڑا ہے اوسپر بہت سے حرف علم کے وہ چشمہ پر آیا دیکھا کہ چشمہ خشک ہے پس
چرخ کھا کے زمین پر گرا اور جان دی امیر نے وہ شیشہ کو لیا اور آگے روانہ ہوئی برابر ایک دربند کے پہونچے مناجات کی
صبح کو دربند کھل گیا امیر اندر آئے دروازہ پھر بند ہو گیا کہ برابر درخت وفاق کے آئے آواز آئی کہ یا امیر مبارک ہو کہ
حد قاف سے نکلا سیر ہفت کشور سلیمانی کی کرکے دنیا پر پہونچے امیر آگے چبوترہ اونچا پہونچے امیر نے پوچھا کوئی اور
یہان آیا تھا آواز آئی کہ سوائے سکندر کے کوئی زمین پر نہیں آیا اور سکندر نے چاہا کہ اندر قاف کے جاوی حکم خدا کا نہوا
سکندر نے فکر کی کہ خبر قاف کی معلوم ہو حکیمان نے اپنی حکمت سے ایک آدمی اور اژدہا دیکھا مرگیا سکندر نے
اپنی اجل پوچھی یہی کہا جس وقت زمین آہنی کی اور آسمان سونے کا ہوگا جان تیری اجل آئی پس سکندر
آگے چلا جب ہفت گرد زمین ہوا وہ ضعیف ہوا لوگون نے زرہ اپنی سکندر کے نیچے بچھا دی اور سپر زرین
کاسہ پر سایہ کیا پس سکندر اسحال پر ہوا امیر نے کہا میری اجل کب آئیگی آواز آئی کہ ایک جوان تجسے لڑیگا
زرہ کو تیری پارہ پارہ کریگا اور دو دانت مرگ کے تیرے شکستہ کریگا بعد تیرہ ہی برس کے تو قضا کریگا امیر نے
کہا نار جرق ہی اگر اس صحرا میں وہ سوار پیدا ہوئی تو افسوس ہی جو دیدار بیت سلیمان کو نکیا تو آواز آئی
کہ یا امیر سکندر نے اپنی مرگ کے دور جانا اوسکے نزدیک آئی تو اجل کو نزدیک جانتا ہی اب اجل تیری
دور ہی ابھی وہ جوان پیدا نہین ہوا ١٩١٣ **القصہ** دوسرے روز امیر وہان سے چلی ایک فرسنگ آگے نہی دیکھا
ایک جوان پڑا ہی کف منہ سے جاری ہی آہ آہ کرتا ہی امیر نے اوسکو ہوشیار کیا اور پوچھا تو کون ہے
اوسنے کہا معروف شاہ مازندرانی ہون ایک پری پر عاشق ہون نام اوسکا سلسلہ پری ہی جنگ
بہرام مین مجھکو لاکے یہان پھینک گیا **القصہ** حضرت خضر آئی امیر کو سلسلہ پری کے ملک مین پہونچا دیا
یہ خبر دیو سرخال کو ہوئی امیر نے اوسکو مارا ملک اوسکا اسلام آباد کیا سلسلہ کو معروف کے حوالی کیا قید مین
سرخال کے تھی غرض رخصت ہوکے امیر چلی سات روز کے بعد ہفت گرد زمین پہونچے تو کہین پانی تہا
نہ سایہ تہا دوپہر آئی ہوا بہت گرم ہوئی ایک جگہ دیوار آہنی کی آٹھ فرسنگ تک معلوم ہوئی
اندر اوسکے ایک گنبد بھی آہنی ہی اشوب نے کہا ایک ساعت اسمین آرام کرو امیر قفل توڑکے اندر جا کے
آئی موقص پر لیٹ رہی اشوب و بہلول امیر کو چھوڑ کے گنبد پاس آئی قفل توڑکے دیکھا ایک شخص
جو بیٹھا کیا ہوا پڑا ہی سینہ پر اوسکے سنگ گران رکھا ہی آگے امیر کو خبر کی امیر نے وہ سنگ

٦

c47

پر بیہوش کیا تھا تو کون ہی اوسنے کہا بہرام گرد خاقان چین ہون کہ امیر کا مہمان ہوا تو نے قید کیا تھا
آخر بہرام نے امیر کو پہچانا قدم پر گرا امیر دلاسا دیکے باہر آئی اشوب نے کہا اب برادر عیار ایک
مونس کو لائی بہرام نے امیر سے پوچھا یہ کون ہی امیر نے سارا حال بیان کیا کہ یہ بہائی ہے
بعد ایک ساعت کے دیو کیوس آیا دروازہ کھلا دیکھ کے خفا ہوا گنبد مین آکے بہرام کو نہ پایا امیر کو دیکھ کے
حملہ کیا امیر نے خنجر دشمن شکن سے اوسکو مارا کچھہ اثر نہوا تین شبانہ روز لڑائی گذری کیوس نے کہا اب
واسطے بلا لاتا ہون یہ کہکے چلا گیا امیر حیران تہی کہ خضر آئی ہاتھ پکڑ کے امیر کو کنار دریا کے لائی
دو رکعت نماز پڑھی کہ ناگاہ دریا مین صندوق پیدا ہوا حضرت نے اوسکو کھول کے نیزہ سلیمانی کا
نکالا اور امیر کو دیا اور مقام دیو کیوس مین حضرت پہونچا کے چلے گئے کیوس نے آ کے ہزار لشکر نہنگ

اوسکے

امیر پر مارا امیر نے روکر کے نیزہ سینہ پر مارا پشت سے نکل گیا دوسرے روز امیر آگے روانہ ہوئے چند روز
مین عورتونکی شہر مین آئی کہ وہان مین ہوا آسمان سے پیدا ہوئی اور شہر اون عورتونکا کیا تہی
لگین امیر نے اسم اعظم پڑھکے قائم ہونکو برطرف کیا امیر نے ہاتھ بغل مین دیکھی دیکھا تو علم غائب
ہو گیا سر چند امیر او بیہی ہی ١٣١٣ **القصہ** بادشاہ وہانکی ملکہ آزادہ بانو ہی استقبال کرکے امیر کو شہر مین لائی
امیر نے کہا یہ کون مکان ہی ملکہ نے کہا یہ شہر عورتونکا ہی امیر نے کہا بغیر مرد کے کس طرح حاملہ ہوتی ہین ملکہ نے
کہا باہر اس شہر کے ایک چشمہ ہی عورتون نے اوسمین غوطہ لگایا کنار پر درخت ہی اوسمی سے چلکے
حاملہ ہوتی ہین امیر بہت حیران ہوئی تین روز دعوت امیر کی ہوئی جو تھے دن امیر رخصت ہوئی
اشوب بہلول نے ملکہ سے عورتین طلب کین ملکہ نے کہا لیکن مگر رکھنا انکا بہت مشکل ہی انہون
نے کہا امیر حرج کیا ہی گیا آخر سو عورتیں لیکے چلے بہلی رات کو پچاس عورتین غائب ہوگئین
دوسرے رات کو نہیں تیس اور غائب ہوگئین غرض دس باقی رہین اشوب بہلول اونکو کمر سے باندھی
اونکو باندھا اور سو رہے کہ ناگاہ مادہ سیمرغ نے آکے عورتون پر چنگل مارا اور چاہا کہ لے جاوے دونون نے تکبیر
کہی امیر کو آواز دی امیر نے بیدار ہوکے تیر مارا مادہ سیمرغ زخمی ہوکے گرے امیر نے عورتونکو چھڑا
لیا مادہ نے امیر سے کلام کیا کہ سیمرغ نے تمسے نیکی کی تہی اوسکی مادہ کو ناحق تیر مارا امیر اوسکی
فکر مند تہی کہ خضر نے آکے اوسکا علاج کیا وہ رخصت ہوگئی امیر وہانسے آگے روانہ ہوئی **باقی داستان**

فرود آنا داستان امر کی سنو جانا امر کا تخت مغرب مین اور جنگ ہونی لشکر نوشیروان کا امر کو چند روز

ہوئی او قطب البحر مین بہ سرداروں نے امر سے کہا اوشاہ عیاران مسلمان حیران ہین اوقت
پیدا کر کے دو دیا بکو حاکم جنگ کرنے کے برجا این امرنے کہا کل جواب دونگا القصہ امیر روانہ ہوا برسی بیٹھا
فکر مین بیٹھ رہا تھا فرا وا نشاہ کی بارگاہ مین کہا کہ اینا واسطے بھائی نوشیروان کی امرنے سبکو بلا کر کہا کہ
ای پہلوان عادی ہمت کرو اور کہا تما مہمان نیکام کیا تو سیجیے کہا بہت امر نے سو دیو کا خندہ کے بنا کے اپنی
اوسمین لگائی ایک لشکر امرنے دیو دو ہنالیا اسقبل کو سیاہ قیطاس پر سوار کیا نقاب منہ پر ڈالی سب
سرداروں کو ہمراہ لیکے باہر قلعہ سے امر آیا گشت پر سوار ہوئے کہ نزدیک لشکر کفار کے آیا سفید مہرہ بجایا اور نعرہ کیا
کہ ای کفار جانا کتہم وقاف سے معہ دیو آئی لشکر کفار حیران ہوا نوشیروان اوسکو خبر کی نوشیروان سب سے زیادہ
بیا کامعہ قہقہ وزرہ میں او ملعان مشرقی ہو بان مشرقی بختیار شاہ مغربی فراوان شاہ بہرو دو قوا میر جنگ
ہو تیار کر دو منزل تک چلے گئے اوسوقت امر نے تمام خزانہ اور تمام ملک کو لیکے معہ لشکر تخت مغرب کی طرف چلا جبکہ منزل
قلعہ پر ایک چشمہ پر لشکر اسلام اوترا وہ چشمہ خراب ابہ بیہوشی کا تھا سرداروں نے پانی پیا سب بیہوش
ہو گئے امر گبرایا اور وہان ٹھکنے دیکہا کہ کوئی دیو ہمارا بیچہ بھی نہیں آیا بہت سا نوشیروان کو کہہ کے
ٹہرایا کہ اسمین کتاروہ نے سارا حال امر کی عیاری کا بیان کیا بس فوج نوشیروان نے پیچھا کوچ کیا اور امر کو آگرہ
تلوار لشکر اسلام سے چلنے لگی امر عاجز ہو کر قلعہ سے ایک ریحان شاہ تیس ہزار سوار دیکر آیا ملکہ
سے رخصت لیکے کا پلیونے لڑائی لگائی آخر کو شکست ہوا کہ اتنے میں نوشیروان اپنی کل لشکر سے پہونچا اور تخت
منقال شاہ باپ ریحان شاہ کا آیا ساٹھ ہزار سواروں نے کفاروں نے لڑائی لگا آخر ملکہ کا اور پہلوا
نوکو بیہوش ہوگئے تھے ابھی ہوئی دعا مانگ رہا تہا کہ سامنے بہوش عیار نوشیروان کا دوڑا ہوا آیا کہا کہ
شاہ نقابدار نارنجی پوش چالیس ہزار سوار نے آیا نیریہ ناموس کو معہ مال و اسباب لوٹ لیا نوشیروان
گبرا کے بہاگا اور نقابدار نے کمر لشکر کی ماری آخر بارہ کوس تک نوشیروان بہاگا نقابدار نے ملکہ اور امر کو قلعہ میں
پہونچایا اور چلا گیا بعد نوشیروان نے ایک قلعہ کو گبرا عیاروں نے کہا کہ تم تک حرام ہو گر سیاسانی سابند پوش
چند عیار ساتھ لیکے کشتیوں پر سوار ہوئی سابند پوش خواجہ نقیر ریحان بنا کے ملکہ نے آیا ہوں دروازہ قلعہ کا
سلطان تخت مغربی کی جو بیا ہی عادی کا تہا اوسکے دروازہ پر آیا اینا نوشیروان کی اہر کا امر کا کہا کہ اندر قلعہ کے

آیا اور سبکو

آیا اور سبکو بیہوش کر کے ملکہ کو صندوق میں بند کیا کشتیوں پر چار دن عیار لیکے چلے اور روانہ ہوئی امر نے خواب
میں امر سے کہا کہ اوہو خواجہ اور بدکار کو کنارے لگا جاتا ہی امر او شب کے نکلی باران وہ کشتی میں سوار ہو کے راہ ہی مین
عیار وہنکو لیا بکارا کہ باشی او جست کر کے اونکی کشتی پر آیا خوب لڑائی شروع ہوئی آخر تین عیاروں نے اپنی
تئین معہ صندوق ملکہ دریا میں ڈال دیا اور آپ بہا گئے کر سیاسانی کو امر نے کمند سے باندھ کے پوچھا اور وہ تھا
ملکہ کو دریا میں پہینکا امر آگے روانہ ہوا اگر کشتی میں چھوڑ کے اور وہ صندوق بہہ کے بحر ام ہب جہان کے
ات آیا ملکہ کو بیٹی اپنی بنا کے رکہا کہ بہین چہوڑ و اوسکی جانی خبر ہاروت وماروت زنگی کو جبکہ ہو جاتی
او سنے آکے ملکہ کو چہین لیا اور دونو آپسمین واسطے ملکہ کے لڑے بڑا جہگڑا ہاروت مارا گیا ماروت نے ملکہ
سے کہا تو مجھے قبول کر اور دست دراز کیا ارادہ کیا ملکہ نے اپنی تئین جوہر کر نیکا سامان کیا القصہ::
چالیس روز معہ سعید منت مانگی ایک قلعہ میں رہیا امر یہ ہی بچک والی انکی ملکہ پاس آیا اور بیہوش کر کے
ایک حال خبر ہاروت کو ہوئی او سمیا اپنی کشتی پر سوار ہوکے تعاقب کیا امر کا امر بے کشتی پر سوار
بہاگا جاتا تہا کہ ماروت نے آلیا امرنے دعا مانگی ایک کشتی جار سے آدمیونسے اور پیدا
ہوئی ماروت کو معہ اوسکے لوگ قتل کیا اور امر نے کہا ملکہ کو مجھی دو امر نے کہا تو کیا جہیک مانگ
رہی القصہ اوسے کہا میں اپنی سعید ہوں خواب میں مجھے حکم ہوا کہ امر کے جا کے مدت کر اب
ابہی میں مجھے دی ہیں مسلمان ہوتا ہوں بس امر نے اقرار کیا امر قلعہ میں اپنی داخل ہوا پہلوا
عادی قلعہ پر بیکار ہوا امرنے او نقطہ سبکا کر دیا عادی امر سے بکڑ کے چلا گیا اور امر کو کہا کہ خدا کے
پیچھے دیو کہا یا امرنے عادی کو کہا تجھے تو قبر نصیب ہو بس عادی لشکر نوشیروان میں آیا اور سارا
بازار زنگی ہنس کیا اپنی لگا آخر لوگوں نے پکڑا عادیکو نوشیروان نے حکم قتل کا کیا جلاد سر پر آیا کہ
نقابدار نارنجی پوش نے آ لوگونکو مارا اور عادیکو چہڑا لایا ایک صحرا میں چہوڑ کے چلا گیا عادی چند روز
بعد ایک شہر میں آیا نان بائیکے یہان آٹا گوندہنی پر نوکر رہا ایک دن ایک خانہ خراب تہا عادی نے اوسکو
دیکہ کے بیدہ اولٹ دیا شہر میں غل ہوا فوج قمار زنگی کی آئی اور عادیکو پکڑ کے قید کیا وزیر نے اوسکے
بہجا اور قمار زنگی سے کہا کہ بادشاہ ننگ کام ہی قمار زنگی نے عادیکو خلاص کیا اور نکا
بولا اوس لڑکی اور کہا کہ اسکو اپنی بیٹی کی شادی کر دی اور کہا شرط یہ ہے اگر کوئی مرجائی زندہ

بیہ ہمراہ مرد یگر ب القصہ عادی نے قبول کیا غرض جبکہ شب عقد ہوئی عادی نے لوگ جماعت
کی آ بیماری کا بہانہ کیا کہ وہ مر گئی عادی باگا قمار زنگی با بکر لاؤ لوگ مری عادی نے بہی لوگونکو مارنا
شروع کیا کوئی پاس نہ آتا تہا آخر سعید نامی وزیر نے عادی کو دم دیا اور کہا تم میرے ہمراہ چلو او نکا معمول ہے
کہ تین روز تک کہا اور آگو کہلاتے ہین بعد اوسکے تم چلے جانا جبکہ عادی نے نام کہا انکا سنا کہا ای تو بات [illegible]
کہا کہ ان ہی کے ہاتھ جلدی لیجاو غرض عادی کو کہا جو بہت لایا اور کوندین مارکر پکڑ لیا او دختر کے ہمراہ کیا جو
چلے جبکہ سعید معہ جنازہ ملکہ قبر پر پہونچا عادی نے لنگر مارا او دو کلمہ امیر کے سنو حمزہ صاحبقران معہ بہرام
شہر مین داخل ہوئی بہر دیکھے کہ بہرام کو بچاکر خبر لا بہرام نے کہ عادی کو بچایا بہرام لوگون سے لڑنے لگا
آشوب نے امیر کو خبر کی کہ بہرام لڑ رہا ہی امیر نے ایک نعرہ کیا اور عادی کو چھڑایا اور بہت تلوار کی کہ
کشتوں کی پشتی لگادی اور قمار زنگی بہی آیا آخر امیر نے قمار زنگی کو اوٹھا لیا وہ تمام شہر سے مسلمان ہوا
امیر وہان سے آگو چلے راہ مین ایک درخت ملا اور ایک صندوق بہا چلا جاتا امیر نے اوسکو نکلا لایا اور عادی کو دیا کہا اسکو کہہ
یہ امانت امیر کی ہی عادی نے وہ صندوق صحرا مین کہولا اندر سے ایک صندوقچہ اور ایک [illegible] اور اوسمین
سر پر دانی نکلی اس سر پر دانی سے ایک دیوان نکلا دیو بجنے لگا کہ مجھے کہان مارون تو نے نیکی کی تین
بدی کرونگا عادی گہبرایا درخت سی اور بیل سے گواہی طلب کی انہون نے بہی یہی کہا کہ نیکی
بد لا بدی ہے آخر خضر آئے دیو سے کہا مین دیکہون تو کیونکر سر پر دانی مین سماتا دیو پہر دیوان بنکے سر پر دانی مین
گیا اوپر سے حضرت نے ڈھکنا دیدی عادی کو صندوق دیکے غائب ہو گئی عادی امیر پاس آیا اور کہا
کہ کیا ہوا سنا غرض آگی کو چلے ایک باغ ملا آشوب بہلول امیر سے کہا یہ باغ [illegible] بہت سی حور مین
دیکہی دو عورتون پر دونو عاشق ہوئی ایک کا نام مہ جبین دوسری کا نام جہان آرا بنت [illegible] خونخوار
کو بیاہی اور وہ بہی انپر عاشق ہو وہین آشوب بہلول کہنے لگی کہ ہم سے شادی کر [illegible] خواہشون نے
خبر خونخوار کو کی اوسنے دونو کو قید کیا گردن مارنیکا حکم دیا جلاد سر پر آیا یہان امیر نے بہرام کو بہیجا
بہرام نے لڑ کے اونکو چھڑایا اور لوگون سے لڑنے لگا امیر بہی آئی خونخوار کو زیر کیا معہ شہر والو سکو مسلمان کیا آخر
دونو کی شادی کی چند روز کے بعد آگے روانہ ہوئی اور تیغ مغرب مین پہونچی لشکر کو [illegible] دو کوس [illegible]
معہ [illegible] وغیرہ سبکو ایک درخت کے نیچے بٹہا کے آپ بہی قلعہ کے اگر صحرا مین فراق ملکہ مہر نگار مین [illegible]

کر کے بیٹھی اور وہان ملکہ بہی اوس روز کو ٹھی پر چڑھی فتنہ سی کہا مین آج ان قاصون پر فال دیکھتی ہون اگر کو
مار لاتو امیر آئینگے اور اگر [illegible] تو ورنہ اگر تیر خالی گیا تو ملاقات او نکی قیامت پر گئی یہ کہکے
تیر [illegible] لگا اور وہ قاصد چلا ملکہ نے امیر سے کہا بہیا امیر تیر اور قاصد کو لا او امر جلا اور یہان قاصد امیر
کی پاس معہ تیر زخمی اکر گرا امیر نے اوٹھا لیا تیر پر نام ملکہ کا پڑہا [illegible] ہونے لگا امیر نے دیکھکے کہا او قلندر کیا
کرتا ہی تجہی [illegible] امیر نے تیر دیا امیر نے ایک سنگ گوپھن مین رکھکے مارا امیر نے خالی دیا وہ سر اوسکا امیر نے
بہی سنگ [illegible] دو نو امیر کے گرتے ہی امیر حیران ہو کے پوچہنی لگا کہ او قلندر تو کہان سے آیا ہی امیر نے کہا ظلمات
سی اور ایک شخص کا پیام لایا ہون امیر نے کہا کسکا پیام امیر نے کہا حمزہ صاحبقران کا امیر نے کہا
یہان کر امیر نے کہا الله ہو اور بہرام اور سبکو سلام کہا ہی امیر نے کہا اور کسی کو بہی سلام کہا ہی
امیر نے کہا ہان اخیر کو کہا ہے کہ ساربان زادہ کو بہی پوچہے دینا امیر نے کہا تو بہول گیا الله ہو بہرام
کہان ہین [illegible] عیاران عیار کو بہی سلام کہا ہو گا امیر نے کہا نہین اور ایک پیام مہر نگار کو بہی
اور کہا نہین ملکہ نے کہا آخر [illegible] امیر نے کہا مین لی جاتا ہون مگر یہی کہنا [illegible] شاہ وہ شہر
جہانگو سلام کہا ہی امیر نے کہا اچہا غرض امیر قلعہ مین لایا اور سب سی کہا نامہ بر امیر کا آیا ہی
ظلمات سے حمزہ کی خبر لیکے ہے یہ قلندر کے بات ہوئی خبر ملکہ کو ہوئی اور یہان بہی قلندر نے وہ بہی کلمہ
پہلے الله ہو کے سلام کہا امیر بہت خفا ہو ملکہ پاس خبر لیکے گیا ملکہ نے امیر کو بلا کے کہا بہیا وہ قاصد کہان
ہی امیر نے سارا حال قلندر کا کہا ملکہ قدم پر امیر کے گر پڑی اور قلندر کو محل مین بلایا اور یہان امیر نے
امیر کا بعد مردوں [illegible] سب سے کہا کہ جب قلندر ملکہ کے کان مین کہے تبہی اوسکو مار ڈالنا
اور ملکہ کو [illegible] بیچ مین بٹہایا امیر نے معہ امیر سبکو بٹہا دیا اور کہا نہین ملکہ نے کہا کہ یاد ہی جب تین چلی
کام سے تمہارے پاس آتا تہا تم کہتی تہین کہ یا امیر جبتک تم نہین آتے مین تمہاری ہی ہوا اور
ہوا کو دیکھا کرتی ہون اور اب مین تمہاری پاس آیا ہون [illegible] ملکہ پہچانا ملکہ نے سنکے [illegible] گر پڑی
اور کہا بہیا امیر اوٹ اشارہ کر سکے بعد آپ ہی امیر نے سنکے غش کہا کہ بڑا امیر ملکہ کو
چہوڑ کے [illegible] امیر کو اوٹہا پانی کا چہینٹا دیا اور مٹی پر لیٹا لگا کر سر اٹہایا امیر نے اٹہکے [illegible] امیر کو
دیکھنے سبکو خوشی ہوئی امیر بہت [illegible] باہر آئے اور کہا ملکہ کو تو پیام دی آیا ہون تم

سب پہلوانونکو بہی پیام دیا تہا امیر نے معہ ملکہ سبکو کہا تہا کہ امیر اگر گئے تم سبکو اختیار ہے جہان
چاہو وہان جاؤ غرض سب سنکے سناٹے مین آگئے مگر زوبین عادی اوٹھا اور کہا امیر مکہ [illegible]
ہین جب تلوار پکار کر کہا ای اندر ہو تمنے نہین پہچانا کہ تمہارا آقا آیا امیر نے حکم کیا کہ اسکی گردن مارو امیر نے
صفارش کی امیر نے نکال دیا اور زوبین کو سالار سے جلاد کہا امیر نے وہی کہ باہر بیٹھا رہے پاس نہ آوے
اور آپ حمام مین گئی پوشاک بدلکی محل مین آئی ملکہ بہی تمام کی تمام بیٹھی امیر نے امر سے کہا زہرہ مصری جا وہان
عادی وغیرہ کو لے آؤ اشقر کو امیر کہتا بہول گئی امر گیا سبکو لے آیا دونو صندوق بہی اشقر کو بہی اور ایک عادی کا
صندوق امیر نے تعین لیا اور اونکو محل مین بہجوا دیا زہرہ مصری نے سب سے ملی مقبل کو خوشی ہوئی امیر اور
ملکہ پلنگ پر لیٹی امر ابہی گہر گیا صندوق کہولا دیو نکلا امر کی جان نکل گئی امر نے سفید مہرہ کہایا
امیر کو پکارا عادی سے باہر کہا استاد دیکھ یہ تماشا امیر کے کان مین امر کی آواز گئی امیر نے اکر دیو کو زیر کیا اور پٹیا
سر مرد انہین بند کیا اور پہر صندوق مین بند کیا اور وہان اشقر نے جب امیر کو نہ دیکھا نوشیروان کی لشکر مین
شبخون مارا خبر امیر کو ہوئی امر کو بہیجا کہ اشقر کو بچا [illegible] بلا لا امر آیا اور کہا ای بچہ خر [illegible]
تیرا آقا تجہے بلاتا ہی اشقر امر پر دوڑا امر بہاگا امیر نے دیکھا اشقر کو للکارا اشقر جب [illegible] سیاہ
خنگ نے اشقر کو بہی باندہ وہان دونو مین لڑائی ہوئی دونو بہت تہک گئے [illegible]
[illegible] امیر نے اشقر کو پکارا اور اقرار کیا کہ جب لڑائی پر جاؤنگا تجہپر سوار ہونگا اور جلوس
مین خنگ پر سوار ہونگا القصہ امیر اور امر صندوق کو چند لوگون سے ہمراہ لیکر نوشیروان [illegible]
نوشیروان کو خبر ہوا [illegible] دمشق [illegible] شاہ مغرب [illegible] شاہ
مغرب [illegible] ذوالفقار شاہ [illegible] تمام [illegible]
[illegible] امیر نے [illegible] سمند [illegible] دمشق ہوا
[illegible] نوشیروان [illegible] صندوق [illegible] تحفہ لایا ہون شاہ [illegible]
نکلا اسکی جان نکل گئی دیو نوشیروان کی طرف چلا امیر نے دوڑکے گردن [illegible]
مین زیر کیا [illegible] امیر باہر نکلی [illegible] ہوم سے کہا [illegible] وقت امیر [illegible]
ہی ہوم نے اشارہ اپنی لوگونکو کیا باہر [illegible] تلوار امیر سے چلنے لگی [illegible] نقابدار [illegible]

ہزار سوار سے آیا سعد کی [illegible] طبل بازگشت بجوا دیا امیر قلعہ مین آئی نقابدار چلا گیا ہوم
نے طبل جنگ بجوا دیا دونو لشکر مقابل ہوئی مہیار [illegible] پر سوار نکلا امیر کو پکارا امیر نے
آکے اوسکو مارا ذوالفقار شاہ کو بہی قتل کیا جنگ مغلوبہ تین پہر ہوئی امیر نے الم لشکر نوشیر
وان کا قتل کیا اور نوشیروان کی طرف چلے اوسنے طبل بازگشت بجوا دیا امیر بہی بارگاہ مین آئے اونکو ہوم
دمشق لی نوشیروان کو لیکے بہاگا خبر امیر کو ہوئی خوش ہوئی اور تیاری چلنی کی کی اور بزرجمہر پاس
بہیجکے طرف کی امر کو ہمراہ لیکے بعد مین آئی انکہ مین خواجہ کی روشن کہین بزرجمہر نے کہا یا امیر
تم اب کوہ شام پر جاؤ کہ وہ جگہ مبارک ہے اور ملکہ سے وہان شادی کرو کہ سب سبب سے بہتر ہی
بعد مقابلہ نوشیروان نکالکر تا امیر نے کوچ کیا امر کو بہیجا کہ معہ ملکہ سبکو لی آؤ امر مغرب مین آیا سبکو
لیکر کوہ شام مین آیا امیر نے تیاری شادی کی کی امر کو کوتوالی [illegible] کا حکم دیا امر [illegible]
تہا کہ ایک شخص امر لے گیا خبر امیر کو ہوئی شادی اب موقوف رہی [illegible] امیر کو ہوا دوکام آسمان
پری کا بیاہ وہان قاف مین آسمان پری نے عبدالرحمن سے حال امیر کا پوچھا کہ دنیا مین ہو کہ نہین
اوسنی زائچہ دیکھا کہا امیر [illegible] اور [illegible] شادی ہوتی ہی آسمان پری نے کہا انہین کیا
کیا کرون عبدالرحمن نے کہا تاج [illegible] اور شریک شادی ہو امیر سے صفائی [illegible] صورت اس سے
بہتر کوئی نہین ملکہ نے کہا پہلی کوئی ایسا ہو کہ میرے صفائی [illegible] اوسنی کہا امر کو بلاؤ دیونکو حکم
کیا امر کو لانے جائے کیا آسمان پری نے امر کو بہت سا جواہر دیا اور کہا امیر کو میرے پاس لی آؤ
آسمان پری قاف سے آئی تہی کوہ شام سے کوئی کوس پر اوتری بیٹھی غرض امر سے ملاقات ہوئی
سبکہا امر آیا امیر کو لی گیا آسمان پری سے صفائی کی تاج کا نام ہونے لگا امیر نے امر کو بہی [illegible] امر نرگس
پری پر عاشق ہوا کہ وہ تو شوق خانہ کی داروغہ آسمان کی تہی اور کہنے لگا کہ تو میرے بلا مین لیتی ہے
آسمان پری [illegible] خفا ہوئی اوسنی ملکہ کی سر کی قسم کہائی کہ امر جہوٹا ہے امیر اور آسمان پری
پلنگ [illegible] سوئی امر نرگس کی پلنگ پر گیا زعفران اور گلاب [illegible] اسمین [illegible] کہتا
امر کا [illegible] ملکہ [illegible] اور امیر کو خبر کی [illegible] امر اور نرگس زعفران پری [illegible] پلنگ پر
رسی سے باندہ گئی تہی بلکہ امر جاگتا تہا [illegible] بند ہوا [illegible] آسمان پری آئی دیکہ کے

نرگس بحرغا ہوئی امیر نے اُسکے ملکہ کو سمجھایا اور امیر کو اپنی سر کی قسم دیکر قبلوایا امیر نے قسم کہا لیکے کہا
کہ یہ عیاری ہی غرض دوسرے دن امر اور امیر کوہ شمام پر آئے اسمان پری نے امیر سے کہا کہ ہم مہر نگار
کو دیکھینگے اور شادی کرینگے اسمان پری آئی مہر نگار سے ملاقات کی اور امر اور سبھی سلام کیا اور مہر اسمان
پری نے سلام کیا دونو گلی لگین قرشنہ پری نے بیچ بیٹھ کر سلام کیا کہ امان جان مبارکی امر مہر نگار نے
بلائین لین گود مین اوٹھا کے لی چلی اسمان پری اس حرکت سے بہت خوش ہوئی امر نے اسمان سے
منا کر جو کچھ مہر نگار ایکو کشتیان دی تو اسکا ملکہ لیے اکا امر نرگس کے حوالے کئی نکال وہان مہر نگار سے کہا
تہا کہ اب لیکے قرشنہ کے حوالے کیجیے گا غرض اسمان اور مہر نگار باتین کرتی چلین امر اکر سدن بیٹھین زہرہ
مصری کو دیکھ کر پوچھا کہ ای زہرہ اچھی طرح زہرہ نے مجرا کیا اور عرض کی جب سی مین حضور کے پاس سے
چلی راہ مین جاکو سمندر [illegible] گیا اور گہوارہ بلائی پر اسمندر کی سوار کیا امر نے [illegible] یار کی پچھی
جہ زایا اسمان پری نے بیس سی حکم ناچکا کیا ایکطرف پریان دوسری طرف آدمی [illegible] لگین
بعد کہ ناچ کیا اسمان اپنی خیمہ کو چلی کشتیان جو مہر نگار نے چار ہزار آسمان پری کی واسطے
تیار کی تہین اسمان نے چاہا کہ ایک کشتی بی لیوان امر نے یاد دلایا اسمان نے کہا اور نرگس
سب کشتیان بھنے ہیجے دین اور جو سوغات اسمان پری کہ لائی تہی مہر نگار نے قرشنہ کو دے
اسمان نے کہا بہلا خواجہ سلامت بہلا مجھے بہی کہا ہنا وہ مہین کیا مہر نگار نے یہ کہا کہ مہر نگار
نے اور کے یہ کہا کہ قرشنہ بہی تو ایکی منظور نظر ہی جب تو اسمان پری نے خوب ہنسی امیر کو بتا
کے سارا احوال امر کا بیان کیا امیر بہی ہنسنے لگے غرض اسمان پری نے امیر سے کہا امیر خوب تجربہ
ہی کہ ایک ہفتہ شادی موقوف رکھو کہ مین کوہ قاف مین بہول آئی ہون وہ منگا لون امیر نے
کہا اچہا اب اسمان خیمہ مین آئے دیوونکو حکم کیا کہ جلد قاف مین جاو سات گنج اور مشعل
خانہ سلیمانی اور گلدستہ صد ابہار کے اور بارگاہ سلیمانی اور حمایات معہ آتشبازی سلیمانی
وغیرہ سبلے آو اور یہان تیاری شادی شروع ہوئی اور کوتوالی چبوترہ امر کو دیا شہر بندی کی
اور آتشبازی اور کہانیکی تو رہی شہر بندی ہونے لگی تمام شہر شہر رقعہ امر غیرہ لگین ہیجانچہ
یہ خبر شادی کی اور اسمان کا آنا سعد ہو یہ پر اور اب شادی کرنا آسمان کا نوشیروان کو ہوئی

نوشیروان دمشق مین تہا بوزرجمہر سی کہا امیر ابی چاہتا ہی کہ یہ کیفیت شادی کی دیکھون
خواجہ نے کہا شوق سی دیکھو امیر سی کہلا بہیجو وہ انکا استقبال کرینگے اور لیجا ینگی ہوم دمشقی نے کہا
ای وزیر عالم دستور المعظم یعنی میان بختک تی صاحب انکی کیا مرضی ہی بختک نے کہا خیر یہ
تو نیک اچہا نہین ہوم نے کہا پہر کیا کرین بختک نے کہا سیر کری شاہ یا گدا اگر قلندر
بنکے چلو تو سیر کرو غرض نوشیروان بختک بزرجمہر اور فرامرز و بہمن ہوم اور ہام دمشقی یہان
تک کہ بوزرجمہر کو بہی نوشیروان نے بہت ساتھ لیا سب بائیس ۲۲ آدمیون نے اور بہی
مو بہین منڈا کی قلندر بنی اور کوہ شمام پر آئی اور وہان پہونچی کہ دربان امر نے بندوبست کیا
تہی کہ باہر شہر کو نکی دیو رہین اور اندر آدمزاد اور کہہ دیا تہی کہ خبردار اگر دیکھا آدمزاد کا دیو کو لگی تو خبر
آدم ہو سے نہ بولی اب جمع قلندر دور سی امر کو نظر پڑی امر نے بنگاہ اول پہچانا حکم کیا سر ہنگ
مصری کہ بار عراقی وغیرہ عیارونکو کہ ان فقیرونکو بلا لاو عیار آئی کہا چلو امر بلاتا ہی بختک نے
چاہا کہ بہاگے نوشیروان بہی گبہرایا آخر عیار کہ جلنے دیتی تہی سبکو گیر کے سامنے امر کے لائی امر
نے بختک کو دیکہا کہا آو مرشد کہان سے آنا ہوا بختک بولا بابا عدم سی آئی اور عدم ہی کو جائین گی
جب خبر جیب خیر یہ بلا ہو ملایا نہ اقیرون نے کہی واحد شاہد ہو کہ فقرا اپنی راہ لین امر نے کہا مرشد
مین اپکی خدمت [illegible] کرونگا اری لیجاو انکو خیمہ مین بیٹہاو عیار سبکو لیکے چلی نوشیروان
کی روح نکل گئی بعد امر [illegible] آیا بوزرجمہر سے پوچھا سچ بتا کیا اچہا تہی جب بختک نے بتایا اور چہپایا امر نے
حکم کیا کہ سبکو باندہو کمار [illegible] بختک روتا مین اور بہمن وغیرہ پر تازیانی پڑنے لگی ایک روایت مین یہ
ہی کہ امر دو دو تکی خواہش نہی تہی سا بختک کے تو ان او تہوانی ہیبت کے تنگ ہوا لیکن عیار
سپاہیان عادی نے خبر امیر کو دی کہ امر فقیرونکو بلایا ہی اور اپنی خیمہ مین باندہ کے مار رہی ہی کہتا ہی
مجہے اکثر ستاتا ہی امیر نے آکے امر سے کہا کہ امر نے بتایا کہ اسمین بختک جہلہ [illegible] یا امر خیمہ مین آئی اور کہا جو
کہا یہ کیا حرکت ہی تو انکو مارتا ہی اور اکثر پوچہتا ہی امر نے کہا یا امیر جری اکثر تو یہ نوشیروان
ہی فقیر کیسے غرض سبکے نام بنام امر نے بتائی امیر دوڑی نوشیروان کو چہوڑا یا ہات باندہی
بوزرجمہر سی کہا انکو کیا ہوا استاد بوزرجمہر نے کہا عجب کہ سلطان بہ سند ہزست

امیر نے صفائی اسکی رنگ کی دیکہکے تعجب کیا اسکو حمام میں بہیجا کنیزان پوشاک کی اور جواہرات
نذر کیا پوشاک پہنواکے نوشیروانکے بارگاہ سلیمانی میں لائے اونکو پر بٹہایا تاج سر پر رکہا ہوتی لگا فخر
مہرنگار کو بہی بہت زینت اپنی نادم ہوئی کہ اسمان پریکی آتنکی نیچے ذلیل کیا امیر نے نوشیروانکی خاطرداری اور
بہت سا ادب پاس کیا اور کہا اپکی دختر نے محل میں جانے ملاقات ملکہ سے کی بیچ اس نوشیروان
تو ملکہ پاس گیا اور ہم اور ہمرہ بہجین نیر وہمن عزہ ہوچی میں تاج ہوئی یہ اپنے قابل ہوئی کہ امیر نے زینک
افریت کو مارا کہ اتنے میں ایک نعرہ تیز و تند چلی تعدا میر سب کہنے لگی کہ ایک دیو دوڑا چلا آتا ہی اور پکارا
کہ کہان ہے وہ آدمی کہ لاکہ ہو دیکو مارا ہے میں اوسکی تلاش میں آیا ہوں نوشیروان بہی اوٹہکے بیٹہا سب
لرزنے لگا نیچے لگی بس امیر اوٹہکے ایوان بارگاہ میں آئے دیو کو للکارا کہان جاتا ہی زلزلہ قاف ثانی سلیمان
امیر حمزہ صاحبقران میں ہوں دیو نے ارشمشاد مارا امیر نے پہلو تہی کی ارشمشاد زمین میں در آیا
تو قوق گرز کا بلند ہوا دیو پکارا زوم دہست کردم امیر پہلو تہی اوسکے بچاری لیا بکتا ہی کہ ارزی درکا
دست کردی پہر کہیکہ بند دست پکڑکے جہٹکا مارا ارشمشاد چہین لیا کشتی ہوئی نام دیو کا دیو عفریت
بنا پہر پہر کیا کشتی رہی اخر زور دیو کا کم ہوا امیر کو چہوڑکے ارشمشاد اوٹہاکے امیر پر مارا امیر اوسکے پاؤن پاس
ہو نکلی اوسکا سر ایکطرف پڑا صعقہ آبادکار کر امیر نے عقرب سلیمانی جو میں بغل سے نکال کے
اوسکی کمر پر مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوا کہ اتنے میں سیاہ ملک سیاہ محل میں تخت آیا پہونچا خبر اسمان پری کو
ہوئی صدقہ امیر پر سے اوتارا غرض نوشیروان مہرنگار پاس آیا اور امیر اونکے محل میں لے گیا ملکہ نے
نوکیا نوشیروان گلی لگاکر رونے لگا اور کہنے لگا کہ ای دختر میں نے تجہے کیا دون ملکہ نے کہا حضور اپکا یا سب
کچہ ہے سب سے ہوا دینا یہ ہی کہ تم مسلمان ہو نوشیروان نے بزرجمہر کو بلایا اور ملکہ کہتی ہی
کہ تم مسلمان ہو تم کیا کہی ہو دونو نے کہا اس سے کیا بہتر ہے غرض نوشیروان نے اقرار کیا
بار آپ بختک سے کہا کہ ملکہ کی خوشی ہی کہ مسلمان ہو اب خبر دار جو تو نے پہر کہا میں مسلمان
ہونگا دین وغیرہ بختک کیطرف دیکہی بختک نے کہا خیر چپ رہو میں سمجہ لونگا نوشیروان تو
موم کی ناک ہی اور میرا اختیار میں ہی القصہ امیر نے اکر بیٹہی سب دربار جمع ہوا دیکہا کہ ایک فقیر
ضعیف بہت نازل ہوا امیر تو بہت فقیر دوست ہین کرسی بیٹہنی کو دی فقیر نے کہا ای حمزہ میں

آگے

اہنی دیونے

ایک کاغذ لایا ہون اوسپر بعد شاہ سیکی مہرین کروالو امیر بہت خوش ہوئی نوشیروان نے کہا
آپ مہر کرین کہ میری بخوشی دختر کو تمہین دیا گواہی ان سبکی ہوجائی نوشیروان بغلین جہانکنے لگا
بختک سے کہا بہتر ہی کہ مہر کیجیی القصہ مہرین کاغذ پر ہوئین بس سماں حق مہندی ہوئی ان
برات کا آیا وہ امیر کیطرف اسمان پری سے دولہا کیطرف قریش ہوئی امیر دولہا بنکے مسند پر پہنچی
قاضی کو ملک کیطرف سے بہان امیر نے پہلی ہی سے قاضی کو دہال کو مٹی دی کہی تہی اوسکو وقت
آنی لگی امیر نے قاضی کی صورت بنکے نکاح پڑہا کہ کشتیان جواہر کی بہلمن امیر نے لین غرض ایک
سی ایک کشتی امیر نے لی شربت بلائی شروع ہوئی امیر نے صورت اصلی بنکے آپ بیٹہا انشرفیان
اور کہی تہیان الماس ہیرا یاقوت کی یعنی سب مصر کی تہیا ہوئی دن وہ باتین پر گین
تب امیر نے محل میں آئی ملکہ پاس سوئی اوسدن تمام قباد شہر بہ یارکار نام کا نکاح فتنہ سے
ہوا اوسکے بیان فیروزہ بہن امیر کا تہا نام مقبل کا نکاح زہرہ مصری سے ہوا غرض سب نکاح پہنچے
ایکدن بختک نے نوشیروانکو بہکایا او کہا تو امیر سے کہ کہ میں مداین میں جلکے مسلمان ہونگا
اسواسطے کہ لوگ کہین گے کہ مارے خوف کے نکی مسلمان ہوا امیر نے نہ مانا اور کہا کوئی نہ کہی گا کہ
آپ جا بہین ابہی مسلمان ہون نوشیروان تب ہو تہکی بیٹہکی بعد اسکو اکیلا گہوڑی پر سوار ہوکے
بہاگ کا راہ میں ایک دیو اسمان پری کا ملا اوسنے پکڑ لیا پہ سمجہے کہ شبال بن شمیر نے امیر نے
افریت کو قتل کروایا میں بہت خائب ہو گیا ہی میرا دشمن ہے اور یہ کروسا اوسکا باپ شاہ ہی
قتل کروا دونگا غرض ایک چاہ میں بند کیا صبح کو غل ہوا کہ شاہ غائب ہو گیا امیر کو خبر ہوئی
حیران ہوئی دو منزل تک پیچہا ہوا پایا نہ ملا امیر نے اسمان پری سے کہا کہ میری اسکی ہوتی ہی
اسمان پری نے اپنی دیونکے تلاش کروائے اوس دیو کو پکڑا اور پوچہا اوسنی وہی کلمہ کہا
اور نوشیروانکو لا دیا امیر نے نوشیروان سے کہا کہ اب اپکو اختیار ہی اپنی شہر کو جائی غرض نوشیر
وان دمشق کیطرف گیا بعد اسمان پری بہی قافلہ جانے لگی مہرنگار نے روکا ایکدن امیر نے
دیکہا کہ ایک صندوق بارگاہ سلیمانی کا گر پڑا ہی امیر نے وہ اوٹہا لیا وہ تربت امیر کے بازار بلقیس میں
بند ہو گئی بلکہ اوٹہا لے گئی خبر امیر اور اسمان پری کو ہوئی دعا مانگی امیر کو پہر لایا اور بارگاہ سلیمانی

تخت اصدا ببار کے اسمان پر سے امیر کو دی گئی اور مہر نگار سے رخصت ہو کے قافلوں کے دو کلمہ
ہوم دمشقی کے کمان بھیجنا ہوم کا امیر پاس ہوم دمشقی نے کمان اپنی مقبل ابن کلاہ کے ہاتھ امیر
پاس بھیجا کہ اسکو کھینچو مقبل آگے مسلمان ہوا امیر نے کمانکو ہتھی نکر کے کر دیا وہ ہوم پاس چلا آیا بعد
امیر نے بھی اپنی کمان مقبل کے ہاتھ ہوم پاس بھیجی ہوم نے ایک ہی زہ سے اسکا کمان کھینچ نہیں سکتا تھا اسکے
حکم کیا کہ مقبل کو قتل کرو مقبل سے تلوار چلنی لگی پانچ ہزار آدمی جو ساتھ تھے سب شہید ہوئے مقبل
زخمی ہوئے گھوڑے سے گرا مقبل ابن کلاہ رانکو مقبل کو اوٹھا لے گیا تانکے دلوائی اور مرہم زخم پر رکھ کے مقبل کو
لے گیا خدمت امیر میں چلا القصہ امیر کو خبر ہوئی کہ مقبل ابن کلاہ مقبل کو لے آتا ہے زخمی اور پانچ
ہزار مقبل کے مارے گئے آخر مقبل ابن کلاہ بارگاہ امیر میں داخل ہوا اور سارا احوال نامردی ہوم کا بیان
کیا امیر سنکے بہت خفا ہوئے اور کہا میں جاتا ہوں کہ ہوم کے پاس بارگاہ میں جاؤں اور اسکی سزا
اسکے کنار میں رکھوں امیر کی صورت امیر نے سوداگر کے بنائی اور اپنا نام سعید رکھا اور عمر کا نام
خواجہ اسعد رکھا اور قریب دمشق کے پہونچے خبر نوشیرواں کو ہوئی کہ ایک سوداگر … آیا ہے
حکم ہوا کہ بلاؤ امیر کیا کچھ تحفہ لیکے بارگاہ شاہی میں آیا اور … کرسی پر بیٹھا اور جو اسباب لایا تھا پیش
کش کیا اور کہا کہ ایک میرا بھائی ہے اور وہ بھی دعوہ شجاعت کا رکھتا ہے اور میں سنتا ہوں کہ کوئی
حمزہ بھی ہے وہ چاہتا ہے کہ دین لات کو مٹاوے اور یہ بھی سنا ہے کہ ہوم سے زور آزمائی ہوگی سو اب
تو میں چاہتا ہوں کہ میرے بھائی سے ہوم زور کریں اگر اوسپر ہوم غالب آئیں تو حمزہ کو بیچ
زیر کرینگے ہوم سنکے خفا ہوا اور کہا بلا اپنے بھائی کو وہ جب کیا زور کریگا سعید نے اپنے لوگوں سے اسکو
بلایا پس امیر اپنے لوگوں سے … کہ کیا خوب بہت باتوں میں ہوم نے کہا اے سعید اگر میں
زور میں تو تیرا سارا مال لے لونگا امیر نے کہا کیا مضایقہ اور اگر میرا بھائی غالب آیا تو آپ کیا دیجیے ہوم نے
کہا پانچ لاکھ تومان زر سرخ اب بختک نے … کہا اے بختک کیسا ان خواجہ اسعد اور سعید
ہوم سے کیا ماجرا ہے … بختک نے کہا اے سعید یہی تمہارے شریک ہیں امیر نے
اپ اور ہی سے … ہم اور … ہیں تو اومیں … شریک کریں اس کلام سے اب خوب
بختک کو یقین ہوا کہ سوائے ادرشد کامل کے اور کون یہ تقریر کر سکتا ہے یہ دل … سعید کا کمان ہوم دمشقی

بختک کی یہ تقریر سنکے خفا ہوا نوشیروان نے پوچھا بختک سے کیا ہے یہ کیا باتیں ہیں حرکت است ہوم نے
بات … امیر کے ڈال دیا … تب بختک نے نوشیروان سے کہا کہ سب امراء و حمزہ میں
… امیر نے بھی اوسکا اوتار دیا اور ایک … نکلی ہوم کی نوک ڈالی بعد کشتی ہوئی کشتی میں …
امیر نے اوسکو زیر کیا اور نعرہ کیا منم حمزہ صاحبقران دیکھا تو نے اپنے کیسے بہادر ہیں کہ آج میں
ہوم تو نے مقابل کیسے ساتھ نامردی کی پس ہوم ذلیل ہوا امیر باہر نکلے ہوم نے اپنی آدمیوں کو
اشارہ کیا کہ پکڑ لو … امیر اشقر پر سوار ہوکے … تلوار چلنی لگی … امیر نے
لگادی آخر رات ہوگئی … امیر نے کہا اب … نوشیروان کو خبر ہوئی کیا
ہوم سے کہا … میں ایک شخص سے … آدمی … اب امیر کو نکل جانی
دو پس بختک نے طبل بازگشت بجوا دیا امیر کوہ شام پر آئے پس سب لشکر کو معلوم ہوا … نگار
… دمشق کی طرف چلا … خبر نوشیروان کو ہوئی بختک نے … ہوم سے کہا میں کتاب بندی …
میں دیکھا ہے کہ حمزہ تمہارے ہاتھ سے زخمی ہوگا قلانی دن بعد دو پہر کے امیر سے لڑنا القصہ
جب لشکر امیر کا دمشق میں آیا ہوم نے طبل جنگ بجوایا میدان میں آکے امیر کو پکارا امیر
نکلے … امیر نے نیزہ سوالی کیا ہوم نے تلوار ماری امیر نے سپر پر … اور جاکر
… امیر … تلوار لگی اور … امیر … استانہ
مار تلوار نکالی تمام لشکر اسلام … تلوار چلنی لگی جب کہ رات ہوئی نوشیروان نے
طبل بازگشت بجوایا امیر نے تلاش امیر کی نہ پایا آخر سب … ایک چشمہ
پر اسکو بلا کر حمزہ کو بارگاہ میں لایا … لگوائی اور وہاں بختک نے نوشیروان کو صلاح
دی کہ … امیر تو زخمی ہیں عیاروں نے امیر کو خبر کی کہ لشکر کفار … بندی ہے نہیں
معلوم کہاں جاتی ہیں امیر یہ سنکے گبرایا … تو خبر غلام … آتا ہے
پس … امیر … کہا نوشیروان … مار دیگا یہ رقعہ خواجہ … امیر نے کہا
… حلب … صورت …
… امیر کو … روانہ ہوا بارگاہ

سلیمانی اور تمام خیمہ وغیرہ اسباب سب چہوڑ دیا کہ جان ہی تو جہان ہے دو کلمہ نوشیروان کی
سنو طرف حلب کے جانا امیر کا کہ جب پہر رات گئے لشکر مین آیا دیکہا تو بارگاہ سلیمانی برپا ہی اور
تمام خیمے نصب ہین کہ جیسے کہ تہی ویسا ہی رکہی ہی وہ بیکار ہی کون ہی کفار سمجہی کہ کوئی تو ہین
خیموں پر آ کر سے تلوارین مارنے لگے وہ سمجہی اپنا اونہون نے جانا کہ یہ مسلمان ہین اندہیرا تو تہا تلوار
آپسمین چلنے لگی یہانتک کہ صبح ہو گئی اب جو دیکہا تو تین لاکہ لوگ ہمارے مارے گئے اور بہاگ کے
نہین ہی یہانتک تو بیکار الصلوات بر محمد و لعنت بر لات علی و منات معلوم ہو کہ جو کہ سارے لوگ گئے یہی
اون سے پوچہا اونہون نے کہا حلب کی طرف گئی ہین پس کفار بہ تعاقب امیر کی چلی
اور وہان امیر یہانکا جانا ہی وہ منزل منزل تک چلا گیا اب حلب کو دو منزل پر [illegible] رہ گیا سب تک
گیا ایک صحرا مین رات ہو گئی اور تہی امیر روز بہت دعا مانگتا تہا کہ ایک شخص پکارا امیر کہان ہی
ابوالفتح نے کہا یہان نہین ہی امیر نے دیکہا چند آدمی ہین امیر کے صاحب تم کون ہو اونہون
نے کہا ہم تین بہائی ہین ایک کا نام عیار چلبی دوسرا استار چلبی تیسرا اعتقار چلبی ہماری خواب مین
ہی ہمکو بتایا کہ امیر کہان ہین ہماری قلعہ مین لیجاو امیر نے کلمہ پڑہایا مصدق سے مسلمان ہوئی اور
کہا ہمکو معلوم ہی کہ نوشیروان پیچہی سے آتا ہی اوسکو روکتے ہین پس سب کے امیر کو معہ امرا اور
لشکر اسلام قلعہ کی طرف روانہ کیا عبدالجبار چلبی وغیرہ امیر کو قلعہ حلب مین لائی اور امیر کو
فیل بند دروازے پر معہ سرہنگان خیمہ استادہ کر کی بار دروازہ بند کر دیا اتنی مین لشکر کفار آ پہونچا
بہر تعاقب آیا ہمکو ہم اور ہم نے اکیلی حملہ کیا اور دونو چلبی امیر نے حملہ کیا تو ہم چارون جانب سے
توپ چلنے لگی یہ دونو بہاگ کے حلب کے خندق پر پہونچ گئی امیر نے دیکہ رہی ہین ایک سوار [illegible] نقابدار
نام تہی اوس جانب سے سوار ہی آیا ہم وہان سے مقابلہ کیا دونو کو جدا دین بہت [illegible] اوٹہا لیا
آپسمین سر ٹکرا ایک زمین پر مارا دونو واصل جہنم ہوئی ہم ہوئی کی فوج نے جو دیکہا تلوارین کہینچکے نقابدار پر
آ کر نقابدار نے معہ چالیس ہزار سوار سے تلوار کہینچکے لشکر کفار مین در آیا تلوار چلنی لگی امیر نے حکم کیا
دروازہ کہولکے ہمارا بہی لشکر نکلے جبکہ دروازہ کہلا تمام لشکر نے دیکہا طبل بازگشت بجوایا سب کفار
معہ نوشیروان بہاگ گئی نقابدار نے نوشیروان کا تعاقب کیا یہانتک کہ بارگاہ سلیمانی اور اسباب

معہ اوسکا مال و اسباب سب تہین لیا امیر باہر نکل آئی اور امیر کو کہا تو جاو نقابدار سے کہہ کہ چلی
آؤ ہمارے گہر آ کہ ہمارا حال کہو اور ای امیر کہنا کہ امیر تمکو بلاتے ہین پس امر چلا گیا تہی امیر نے مقبل کو بہیجا
اوس کہا تو جا کر کہہ کہ ای نقابدار اگر تم نہ آؤ گے تو مین آتا ہون مقبل بہی چلا بعد سرہنگ مصر کو
بہیجا غرض امیر نے آگے نقابدار کو دوڑ گا اور پیام صاحبقران کا دیا کہ امیر تمکو بلاتے ہین پس مقبل نے
بہی کہا نقابدار نے کہا مین جاتا ہون کہ نوشیروان کو گرفتار کر کے نظر دون خوالی بات کیا جانا
کہ اتنے مین سرہنگ مصری بہی آیا اور کہا امیر آتے ہین اشتر کو طلب کیا ہمایون کی عرض کی
کہ حضور خیمے مین مرکب پر سوار ہون ہا لگی مین چلی نقابدار بہی ساتہ معہ بارگاہ اور اسباب لیکر
چلا خبر امیر کو ہوئی بہت خوش ہوئی آپ بہی چلی دیکہا کہ نقابدار بہت باندہے چلا آتا ہی آخر
جہان تہی سب لیکے قلعہ مین داخل ہوئی بارگاہ مین لا کے بٹہایا امیر کہا ای نقابدار منہ کہولو وعدہ تمہا ہو چکا
نقابدار نے جو نقاب چہرہ سے دور امیر نے گر دکہی دیکہا کہ امیر حمزہ یونانی تہا امیر گلی لگا کی خوب روئی
امیر حمزہ یونانی نام تہی قصہ گلشن آرا کو فتح کر کے حالات تمام سب بیان کیا غرض امیر نے کہا کہ اب چلکے
مہر نگار سے ملاقات کرو امیر حمزہ یونانی نے کہا حضور ہمنے ابہی کیا کام کیا ہی جو مین صورت
ابہی دکہاؤن غرض امیر نے نانا اور علی چلبی مہر نگار پاس آئی خبر کیا نظر ہوئی ملکہ نے بلا مین
لین پاس اپنی بٹہایا امیر بہی آئی دیکہا امیر حمزہ ملکہ پاس بیٹہا ہی امیر بہی آگے بیٹہی ملکہ نے
ایک ٹہنڈی سانس لی کہ کہا امیر جبکہ حمل مین کہ مرزبان سے آئی آیا تہا اوس زمانی
مین جو میری شادی ہوئی تو میرا بیٹا اوس سے بڑا ہوتا بس یہ جو امیر کی سامنی نام رکہ گا
لیا انکہو مین اندہیرا گیا اور غش کہا کر چلی گئی امیر حمزہ اور امیر بہی باہر چلی آئی باہر اکے امیر نے
کہا کہ اس شہر آتش پرست کو اپنی نکال دیا جا کر جہان اوسکا جی چاہی وہان جاوی
جب کہا اپنی دلمین سمجہی کہ نام اولاد مین مرزبان کا میری سامنہ پر لیا بس چلا گیا امر خبردار
اوسکو نکال دیا امیر نے بہت ساعذر کیا امیر نے ہرگز نہ مانا بلکہ امیر خفا ہوئی امر محل مین آیا ملکہ
سے کہا یہ تو نے کیا کیا امیر خفا ہین کہتی ہین جہان جی چاہی وہان جا ملکہ بہی بہت [illegible] خفا
ہوئی بس امیر باہر آیا امیر سے کہا ملکہ اپنا مہر مانگتی ہی امیر نے کہا اسکا تو ملک جو مین ہی مہر

اوسکو دیا ہی اور اوسی اختیار سے جہان جاہی وہان جاوی امیر نے کہا بہتر ہی مقبل سے تو ہی اوسکو
نہی طلب کرتی تہی امیر نے مقبل سے کہا تو بہی جا اور ای امرا بہی مہرنگار کو نکالدی غرض ملکہ معہ تذرو وغیرہ
خواصون اور مقبل معہ چالیس ہزار تیر انداز اور جو ملازم ملکہ کے تہی قریب لاکہ سوار کے لیکر جیسی اوس
دامن سوئی کہ ای ملکہ اگر سیفت ملک کو جاتی ہی تو نوشیروانکو خبر ہوگی اوس سی یہ بہتر ہی کہ ہندوستان
کیطرف چل کر وہان جان نشین ہو لندہور ہو غرض ہند کیطرف چلی آتی تہی ایسستان میں
پہونچ کر کہین اور میلاد ہونی مرزبان کی وہ توابع قلعہ بست حصار سی دس کوس پر جنگل کے
شکار میں تہی خبر مہرنگار کی جو سنی خوش ہوئی اور اکر گہیرا اور ایک شخص کو مقبل پاس بہیجا
کہ ہم بہی تہی پہلی ہمارے بڑی بہائی کی ناموس مہرنگار تہی اب ہم ہوی دار ہین ملکہ کو ہین ویسی ہی تو جنگ
ہوئی ملکہ نے جو یہ سنا لگی رونی جانا کہ پیر کی فتنہ سے اب آئی بہی یا الہی اب دیکہو تو کیا ہوتا ہی خدا کو یاد کرو فتنہ
پہر یکے دروازہ پر آئی مقبل سی کہا بابا ای تم اور نیکا قصد خبردار نکرنا میں سمجہ لونگی پس مقبل نے
مخلدار اور جوبدار کو بلاکر دونو پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ ملکہ کی ہونیں درخواست کرتے ہین کہ ایسی
ملکہ کو فاحشہ بنایا ہی یاری ای تم دو ہو اور ملکہ اکیلی اب تم دونو آپسمین فیصلہ کرلو ایک شخص جو
چاہی وہ ملکہ سی نکاح کرلے یہ بات جو مخلدار نے دونو سی آکر کہا انہون نے کہا سچ ہی غرض آپسمین
لڑی کہین نے جہوٹی بہائی کو یعنی میلاد کو مارڈالا وہ جو ملازم میلاد کے تہی اونسے تلوار چلی ہزار
آدمی کام آئی آخر اب کہین مالک ہوا ملکہ سی کہلا بہیجا کہ ہمین حاضر ہون یوفقت نی کہا صاحب
ملکہ کو قلعہ میں لیجاؤ اور تم باہر باغ کی تیاری برات کی کرکی اندر قلعہ میں برات لیکی آؤ ملکہ کو
اوسنی قبول کیا ملکہ کو معہ لاکہ سوار بست حصار مین داخل کیا اور آپ اپنی فوج سمیت باغ
مین رہا یہان خدا کی فضل سی ملکہ کا قلعہ میں بندوبست ہوگیا غرض مقبل نی فتنہ سے
کہا ہمین نا منظور کہلا بہیجا امیر کو جواب نہ تہا کہ جب وہ برات لیکی دولہا بنکی آئیگا فتنہ نے
کہا بہیا اب تمکو اختیار ہی جب وہ قلعہ مین آوی ایک مکانمین سبکو مارڈالو ملکہ کا اور وہ
کہا غرض یہی کیا جب وہ برات لیکی معہ لوگ اپنی آیا مقبل نے اپنی لوگ لگا رکہی تہی سبکو
معہ کہین قتل کیا اور قلعہ والونکو مسلمان کیا خبر مرزبان کو ہوئی رویا پیٹا اور کہا تینون بیٹی

میری پاس ملکہ کبہی بہاری گئی وہ لاکہ سوار سی بست حصار پر آیا حملہ کیا یا نسیج اتو میں ہار بیٹ
سے کفار مارے گئے آخر کو بہاگ گئی اب سہی مرزبان نے کہا کہ بہتر یہ ہی کہ نوشیروان پاس چلو ای
پوش ہوکے چلا اوپہی پہنچو نکا بیان کیجی کیا عجب ہے کہ وہ انکا شریک ہو یہ بہ لوگون نی کہا مرزبان
سیاہ پوش ہوکے چلا **دو کلمہ حمزہ صاحب قران کے سنو والقصہ** جیسی کہ مہرنگار
گئی تہی امیر حمزہ جب رہتا ہی اور کہتا ہی کہ ای اب کہین لی گیا نفس قدم بہتا آتی تہی
ملکہ نکلوایا اور امیر بہی ملکہ کیطرف سی بہی جاتا ہی اب کچہ کچہ غصہ امیر کا فرو ہوا تہا کہ خبر گذری تین دن بیتی
رفیر انکو ایک سیاہی آیا لشکر میں آتی ہی وہ تین آدمیونکو مارکے چلی جاتی ہی امیر نے جو سنا کہ آج
شبکو عطایہ پہرہ پر تہی پہرہ کیا اشقر پر سوار ہوئی اور عطایہ کو چلی لشکر کی گرد پہرنے لگے دیکہا کہ ایک
غول بیابانی ایک شخص کو تو مارڈالا اور دوسری پر حملہ کرتا ہی امیر نے جو نعرہ کیا بہاگا امیر پیچہی اوسکے
چلی رات بہر چلی گئے غرض تین رات تک معلوم ہوتا تہا اور امیر چلی جاتی تہی صبح غائب
ہوجاتا تہا امیر کو تین دن ہوئی آب و دانہ گذری اب تو جان کے پیچہے پہرین رہ بہول گئی غرض ایک
صحرا میں ایک تماشا دیکہا وہاں جاکے پوچہا تم کون ہو اوسنی کہا میرا نام خواجہ کرسل ہی اب امیر کو
کہا تشریف لائیے ایک پلنگ بچہوا دیا کہا بابا کہو آرام کر اسمین امیر نے دیکہا ایک تخت تہی ایک قلندر
بیٹہا ہی قلندر نے پکارکے کہا ای شخص کہا تا حاضر ہی کہا ای امیر او شکلی جو اوسکے پاس گئی تہی
دیکہا کہ کباب لگائی ہین امیر نے سب کباب کہائی یہ خفا ہوا اور کہا ای شخص سلام نکر ...
شد امیر نے کہا تو کیر امیر سے ... جبل سو ... کیا تا ... گلا مین ... کہا ہی
کہا منصور تہی ہین غرض امیر نے اوسکو لاکی کہا ناکہ بدیا یا امیر بیت ... باندہ کر لی گیا خواجہ رحل
کی لوگون نی جو یہ دیکہا کہ یہ شخص قلندر کو لایا تہا اور کہا تو یا اور یقین کہین معلوم ہوتا ہی کہ یہ
جاسوس قضا تو نکلا ہی اوسکو بہیجا ہی کہ وہ قضا تو نکو لائیگا سارا مال لوٹ جائیگا یہ سمجہ کے سوداگر
سی کہا امیر کو پلنگ پر سوتا چہوڑ کے کوچ کر گئی جب کو جو انکہ امیر کی پڑی پایا پڑی کہلی دیکہا کوئی نہین ہی
اشقر پر سوار ہوکے آگی چلی ایک صحرا مین دیکہا کہ چند آدمی درخت سی چندہی ہین امیر کو دیکہ کی
وہ پکارا کہ ای شخص تو کہان سنا یہی والی اوٹہ ... کی گئی تیری قسمت کہانہ تہا او قضا ق

امیر جو دیکھیں تو خواجہ کرمل اور اوسکے لوگ ہیں امیر نے پوچھا کیا ماجرا خواجہ نی کہا تو نے جو قلندر سے باتیں
کہیں کیا وہ یاد ہیں تمہیں کہ تو قضا اوسکا جاسوس تھا یہ سبب تمہاری تجھے چھوڑ کے چلی آئی یہ جو بستی ہے
فولاد زنگی ایک قزاق نامی بارہ ہزار سواروں سے رہتا ہی اوسنی ہمیں لوٹ لیا اور بہت سے لوگ تجارتی
جو لڑے وہ مارے گئی امیر نی یہ سنکی اپنا نام بتایا اور سبکو چھوڑا ایکسا چلو ہمکو بتا دو کہ وہ زنگی کہاں ہی
سوداگر ہمراہ امیر کے چلا جب وہاں پہونچی زنگی کا مقابلہ ہوا امیر نے اوسکو زیر کیا سب مسلمان ہوئی بعد
قلندر یعنی منصور پیر آیا اور کہنی لگا یا امیر یہ تاجر ہی سوداگر ہوں مجھی بھی انہوں نی لوٹ لیا ہی سبب
ہیں فقیر ہو گیا امیر نی دونوں سوداگر ونکو مسلمان کیا زنگی سے کہا انکا مال دو جب کوٹھریاں اسباب
کی کھلیں پچاس آدمی قید تھی اونکو نکالی امیر نی اونکا بھی مال دیا رخصت کیا منصور سے کہا تو بھی
اپنا اسباب جو ہو وہ لی منصور نے کہا سوائی ایک صندوقچے کے اور کچھ نہیں ہی امیر حیران ہوئی کہنی
لگی یہ بھی تیرا ہی صندوقچہ دیکھیں اوسمیں کیا ہی امیر نی دیکھا تصویر تھی امیر عاشق ہوئی کہا ای منصور صاحب یہ
کسکی تصویر ہی اور یہ کیا ماجرا ہی اوسنی کہا یا امیر شہر طلسمات میں قدوس رومی اور قیصر روم بھی
دو بھائی ہیں قدوس کی دو بیٹیاں ہیں آصف و الیاس اور ملکہ رابعہ [illegible] دختر قیصر جسکی
تصویر یہی ہی تمام مال اپنا صرف کیا اس تصویر کو کھنچوایا اوسکے واسطے ہر روز فراق میں جاتا ہوں کہ
بہت سا مال اوسنی لیا انکا اسی صندوقچہ پر لوٹ لیا غرض امیر نے بہت سا مال منصور کو دیکے
فولاد زنگی سے بھی رخصت ہوئی فولاد نے بہت سا کہا کہ اکیلی نجائیے ہمیں ہمراہ لشکر [illegible] ہمراہ ہونے
امیر نے نمانا سبکو رخصت کرکے روم کو چلی جب کئی منزل گئی ایک کھیت پر زمیندار کو دیکھا کہ [illegible]
اور یہاں سے دور ابھی ہی امیر نے اوس سے پوچھا کونسی راہ روم کو گئی ہی اوسنی کہا دو راہیں روم کو گئی ہیں
ایک تو چند منزل ہی اور دوسری کوئی تین چار دن کی ہی لیکن اوس شہر اور وہ جو قریب کی راہ ہی اوسپر
سوداگر جا نہیں سکتی امیر نے سبب پوچھا اوسنی کہا اس راہ میں ایک دیوانہ ہی کہ نام اوسکا
قندس دیوانہ ہی وہ اوس صحرا میں رہتا ہی چوب دستی کی منکی باندھتا ہی کوئی ضرب اوسکی
نہیں روک سکتا غرض امیر نے اوسی راہ کا ارادہ کیا زمیندار نے بہت سا منع کیا نسنا کہا امیر نے
نانا شفق کو کہا اوس طرف چل جب تین پہر راہ گئی اب کوئی پہر دن باقی رہا دیکھا ایک قلعہ [illegible]

لگی ہی

لگی ہی اور کئی درخت بڑے بڑے ہیں اوسمیں نہایت سایہ بندی ہی اونچی اوسکے قلعہ پر ہی اور وہ جو بیٹھا دیکھا
دیوانہ سا بیٹھا ہی اوسمیں [illegible] امیر جو بہت نزدیک گئی ایک سرد آواز [illegible] کہنی لگی
کہا [illegible] دیکھا ایکطرف سے آواز غل و زنجیر کی آتی ہی اب جو امیر نے دیکھا ایک شخص ہی کہ سر سے
پاؤں تک بال ہیں اور ایک طوق طلائی بہت بھاری پہنتا ہی زنجیر کا ایک سرا طوق میں اور دوسرا
کمر میں ہی چوب دست ہاتھ میں لئی آتا ہی اوسنی دیکھا کہ کوئی سوار امیر کہا [illegible] ایک چیخ ماری
کہا ای آقای سرخ کنندہ زن تو نی یہ کیا کیا کہ میرے بیٹوں کو مار ڈالا [illegible] امیر نے کہا
[illegible] مارا ہی یہ جو سچ ہیں تو خدا نے اوسکے واسطے [illegible] دیوانہ خفا ہوا چوب دست ماری اگر
امیر ہٹ نکرتے تو کام تمام ہو جاتا پھر چوب اوسنی اوٹھا کر ماری کہ زمین میں ایک نالی نکلی
طرح طرح [illegible] امیر نے پہلو تہی کیا تھا اب [illegible] امیر نے نکل کے قبضہ پر ہاتھ ڈال
دیا اور ایک ایسا مارا چوب بیچ میں کے ٹکڑے ہوئی اوسنے جانا کہ پھر چوب اوٹھا کے مارے امیر نے لات
اوسکا پکڑ لیا [illegible] امیر جا پکڑا کشتی ہونی لگی دو پہر کی کشتی میں اوسکو زیر کیا
اور کہا [illegible] پروردگار عالم [illegible] کلمہ پڑھا اور کہا ای آقا اب میری مکان میں
چلئی [illegible] ساتھ چلوں [illegible] کہا اپنی باپ پاس
گیا سارا حال بیان کیا اوسنی کہا میں نہیں جانی دونگا ایک چوب ہاتھ ماری وہ مرگیا ہاں
اوسکی [illegible] اوسکو بھی مارا اور وہاں امیر نے دیکھا کہ بہت سے لوگ تجار [illegible] قید
ہیں امیر نے اون سے حال پوچھا اونہوں نے کہا ہمکو اسی واسطے قید کیا ہی کہ جو کوئی مکان تک
پہونچتا ہی پکڑ لاتا ہی اور کہتا ہی کہ تم چلی جاؤگی [illegible] یہ باتیں وہ کرتے ہی کہ دیوانہ آیا
اور کہا ای آقای سرخ کنندہ زن [illegible] امیر نے کہا کیا کہتا ہی کہا اب [illegible]
تو نی اونکو بھی مار ڈالا امیر بہت خفا ہوئی [illegible] اور کہنی لگی میاں قندس
تمہاری [illegible] بچہ پیدا ہوا ہی [illegible] جا کی بچہ کو وہی
لی لیا اور امیر کو دکھائی [illegible] امیر نے دیکھ کے کہ تو بڑا دیوانہ ہی [illegible] اون
قیدیونکو امیر نے چھڑوا دیا اور آپ اوسکے بچہ کو لیا [illegible] اوسکو دیا اور بہت سی [illegible] کی

اوسکی

کہ مین زمین اوی جاتا وہ اب جاتا ہی نہین مانتا اب تو کچہ کو یہان مین اسکو مثل اپنی بہائی کی [illegible]
رکہونگا یہ کہہ کے اشقر پر سوار ہوا اور دیوانہ ساتہ چلا **باب قصہ داستان فرد** جب امیر چند قدم
چلی کئی روز مین ایک صحرا مین پہونچی ایک لشکر دیکہا قدوس سے کہا تو خبر لا اور پوچہہ کہ کس کا [illegible]
ہو گیا نام ہی اور [illegible] کامیاب [illegible] دیوانہ آیا دیکہا کہ دونو بیٹی قدوس رومی کی ہین واسطے
شکار کے آئی ہین دیوانی ہو پوچہا کہ ای لڑکو تمہارا کیا نام ہی اونہون نی جواب دیا کہ تم ہی دیوانہ ہو کہ جسنی
راہ بند کر دی ہی پاس خوف سے بہت دور [illegible] بہاگی اور جو [illegible] شہزادی [illegible] مین آگئی
ایک غلام [illegible] بولا کہ نام انکا آصف و الیاس شاہ ہی دیوانہ نی جواب [illegible] کہا اور کہا
تجہ سے [illegible] پوچہا [illegible] اوسکو بتلاتی نہین غرض آصف بولا کہ ہم بیٹی قدوس رومی کی ہین
پہر دیوانی نی جواب [illegible] ایک کا نام [illegible] دونو کا نام [illegible] بس چاہتا [illegible]
امیر [illegible] دیوانہ خبردار [illegible] امیر آئی دیوانہ [illegible] کہا [illegible]
نی کیون خون کیا بعد شہزادون نی امیر نی کہا اب جاو [illegible] دیوانہ ہی غرض وہ سب جان بہاگی
بہاگ امیر آگی چلی سامنے [illegible] شہر کامیاب معلوم ہوا اور ایک حجام گاوں [illegible] شہر کو جاتا دیوانہ [illegible]
منہ [illegible] ہو گیا اور [illegible] قریب [illegible] نکالا [illegible] دیوانہ [illegible] دیوانہ نی کہی [illegible]
جو [illegible] دیکہی تو [illegible] حرکت کرتا [illegible] نظر [illegible] ایک [illegible] تمام
ہر جاری [illegible] دیوانی نی کہا خوب ہوا [illegible] میری [illegible] دیوانی کو [illegible]
کی پاس [illegible] دیوانہ [illegible] آقا میری [illegible] اب ایسی
حرکت نکرونگا [illegible] دونو کان [illegible] غرض امیر شہر مین آئی دیوانہ سے کہا تو
جا کے میری واسطے سرا مین کوی مکان خالی کروا خبردار دیوانہ [illegible] شہر والون نی جو
دیکہا [illegible] چہوڑ کے بہاگے ایک [illegible] دیوانی [illegible] سرا کا [illegible]
اوسے بتا دیا اب جو سرا مین آیا سب طرف دیکہنی لگا کہ کون سا مکان [illegible] ایسا ہو کہ
آقا میرا پسند [illegible] بہٹیاریان [illegible] نکال دیا جو [illegible] دروازہ سرا
پر کہڑی ہوی پہر دیوانہ سوچا کہ ایسا نہو آقا سرا [illegible] آدمی [illegible] دروازہ [illegible]

سی [illegible] دروازہ اور [illegible] کہ [illegible] جا ہی آدمی [illegible] مین امیر آئی دیکہا کہ دروازہ پر لوگ [illegible] مین
فریاد کرتی ہین امیر کو معلوم کیا صاحب [illegible] جاتی ہو [illegible] دیوانہ ہی اب سبکو نکال دیا ہی [illegible]
قضا آئی ہی امیر نی [illegible] آئی دیکہا کہ دیوانہ [illegible] امیر [illegible] اور کہا او دیوانی تو نی
سبکو نکال دیا [illegible] دیوانہ [illegible] اور کہا چلو آقا [illegible] سب حیران ہو گئی امیر کی قدم [illegible]
پہر امیر نی دیوانی سی کہا [illegible] شہر مین [illegible] دیوانہ [illegible] امیر حیران [illegible]
ایک [illegible] دیکہی [illegible] دیوانہ [illegible] پانچ [illegible] کہا [illegible] دیوانہ [illegible] تمام
بازار [illegible] دیوانی نی پانچ [illegible] دوکان پر [illegible] اور ساری دوکان
[illegible] اور [illegible] اور وہ سب [illegible] تمہین [illegible] امیر نی
کہا [illegible] دیوانہ [illegible] آقا [illegible] مرکب [illegible]
امیر نی [illegible] کان [illegible] اور زور [illegible] کان [illegible] دیوانہ او [illegible] جاتا ہی اوٹھ
بیٹہ کر [illegible] امیر نی [illegible] موافق [illegible] اور [illegible] روپیہ [illegible]
سب [illegible] حیران ہین کہ اس دیوانہ کو [illegible] کیا ہی [illegible] کہ ساری [illegible]
شہر مین [illegible] امیر نی دیکہا کہ سب لوگ سرا کے [illegible] جاتی ہین امیر نی دیوانہ سے کہا
تو جا [illegible] جلوس [illegible] دیوانہ جو باہر آکی دیکہی وہ [illegible] شہزادی [illegible]
پہر [illegible] لوگ [illegible] سیر دیکہنی جاتی ہین جب دیوانہ [illegible] آدمی لوگ [illegible] نکل گئی [illegible]
جا کی کہا [illegible] میرا آقا آتا ہی وہ [illegible] امیر نی [illegible] دیکہا تو اونہین
شہزادون کو دیوانہ [illegible] دیکہا [illegible] اور کہا [illegible] امیر نی [illegible] اور
عذر کیا اور کہا امیر [illegible] سعد رومی [illegible] اب جلیس اور دعوت میری قبول کرین [illegible]
[illegible] وہ امیر کی سرا مین آئی امیر جان [illegible] اور [illegible] باز [illegible] اور
کی دیوانہ کو [illegible] شہر مین جا کے پانچ ہزار [illegible] دیوانہ تو [illegible] امیر نی [illegible] کہا [illegible]
اور کیا [illegible] طائفہ [illegible] غرض طائفہ [illegible] ناچ ہونی لگا دیوانہ [illegible] ایک [illegible] پاس
پانچ ہزار [illegible] امیر [illegible] دیا امیر نی طائفہ کو اور شہزادون کی لوگون کو [illegible] سرا [illegible] انعام

پہر رات گئے دیوانہ کو پہر بہیجا کہ پانچ ہزار اور لے آ دیوانہ ہوا آیا دوکان سوداگر کی بند پائی پکار رہا پر وہ کہان تہے
کہ بولے غرض ایک بقال ضعیف کی دوکان اوسکی دوکان پاس تہی وہ بولا میان قدوس تعجب ہے وہ اپنی گہر گیا
دوکان مین قفل تہی صبح کو آنا دیوانہ بولا اگر گئے تو ادہر آو اور اوسکے سامنے دوکان سوداگر مین گیا قفل کو
توڑ کے صندوق کہولا چور اسی ہزار روپیہ اوسمین تہے بقال کو گواہ کیا پانچ ہزار لے لئے اور امیر کو لا کے دئے
اور وہان وہ بقال بیچارا تمام رات چوکی دیا کیا صبح کو سوداگر آیا بقال نے کہا رات بہر جاگ چوکی دیتا
گذرا ہے دیوانہ آیا تہا پانچ ہزار قفل توڑ کے لے گیا اب اپنا روپیہ گن لیں سوداگر روتا ہوا امیر پاس آیا
اپنا روپیہ کیا خاطر جمع کر کے چلا گیا یہان امیر نے شہزادون سے کہا کہ مینے یا کو اسواسطے تکلیف دیا ہی کہ تہی
باپ سے میری ملاقات کروا دو اونہون نے کہا اچہا بس تب اپنی باپ سے تمام حال اول سے دیوانہ
کا بیان تا آخر امیر کا تمام کمال بیان کیا کہ دیوانہ کو اوسنے زیر کیا ہی تین انکے کام کب [illegible]
ہی حضور کی ملاقات کا اشتیاق رکہتا ہی پس نے کہا بلاو لوگ آئے امیر کو لے گئے امیر اشقر پر سوار دیوانہ
ہمراہ دروازہ پر شاہ کے آئے دیوانہ کو باہر کہ کر کے امیر اندر گئے بادشاہ کو خبر ہوئی گلے لگا عنایت ہوا
دست بدست گرفت سے اور وہ پہلوان قدوس کا ہی اپنے پہلو مین نہین آیا جب امیر سے تمام حال دیوانہ
کا قدوس ہو پہنچا کہ اتنے مین فرہاد آیا امیر کو بالا دست دیکہکے خفا ہوا انکے ملاک کیا اور غرض امیر سے
رنجیدہ ہوا امیر نے پہچانا تو تار دیا کشتی ہوئی زیر کیا فرہاد شاگرد ہوا قدوس نے آصف سے کہا یہ پہلوان کل
سرائے پاس ہی پاس سوداگر کو اوسمین رکہا اور دعوت کر کے آصف امیر کو باغ مین لایا اشقر کو باندہ دیوانہ
آگے امیر پاس بیٹہا ناچ ہونے لگا خبر ملکہ رابعہ بطلیموس کو اوسکی وزیرزادی شیوہ جنگ نے کہا کہ ایک
سوداگر سعد رومی نامی آیا ہی تمہارے بہائی نے اس باغ مین اوسکو رکہا ہی دعوت کی ہی
ملکہ کو اشتیاق ہوا وزیرزادی سے کہا ہمکو بہی دیکہا دی غرض دونو کوٹہی پر چڑہ کر امیر کو دیکہکے
ملکہ عاشق ہوئی وزیرزادی دیوانہ پر عاشق ہوئی بس ملکہ نے کہا اے شیوہ تو جاکر اوس کی
پاس لے چل القصہ رات کو ٹہری کہ جب سب سو رہین گے ہمکو لے چلین گے اور وہان امیر
سونے کو تخت کی واسطے آئی تہی آخر دو پہر رات گئے پلنگ پر سے اوٹہی ایک چار پائی پا دو در سے
لگا کے نکل کر ملکہ آئی اور وہ جو انکو دیکہے مجری ہی تہین دروازہ کوٹہی کا کہولا تا امیر جیکی سے ہی اتر

آمیرکا

بالا دو مین پلنگ پر تو ملکہ اور نیچے شیوہ سوتی تہی امیر سرہانے پلنگ کے آئے امیر نیچے ہوئی حیران
کہ میں یہ دیکہ رہی تہی جب تصویر دیکہی تہی اب تو ملکہ کو دیکہا دل نے نام لے رکہا تہی اور ملکہ نے بہین
کروٹ لی اور وہی امیر نے اشتیاق مین سعی کی سو رہی تہی امیر کہیل گئی دیکہا تو کوئی شخص کہڑا
ہی ملکہ نے پکارا کہ یہ کون آیا جو چور تہا امیر بولا اور خواصین تلوار لے پکڑنے دوڑین امیر اوسے روکے
جلدی اوتر کے پلنگ پر آپ آئے لیٹ رہے خواصون نے ملکہ سے کہا یہی جو کہان ہم یہاں ہین
خواب دیکہا ہوگا جو کسی کا خیال تہا کہ یہاں آئی گا غرض پہر دوسری بار انکو امیر اوٹہ قریب
آکے بلا لین امین اور جاکر ایک طرف پلنگ پر بیٹہے ملکہ جاگ اٹہی تہی امیر کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا تو
کون ہے امیر نے کہا جو ہو ملکہ نے شیوہ کو جگایا اور کہا تم کہتی تہین اور جہوٹا جانتی تہین دیکہو
یہ جو کہ دیکہا اب جو شیوہ نے دیکہا پہچانا کہ یہ تو وہی سعد رومی ہی ملکہ سے کہا یہ بہی
تو ہوکر ہمارے یہان آیا ہوگا کیون آیا ہے سوداگر ہوکے تو نے کیا خوف کیا امیر نے اپنا نام بتایا اور کہا مین
نوشیروان کا داماد ہون اپنی ملکہ تمہاری تصویر دیکہکے عاشق ہوا اور یہان تک آیا ملکہ نے کہا خیر اب
کیا کہتی ہی کیون لوگ کہین گے کہ اپنی عاشق کو مروا ڈالا الغرض ہاتہ پکڑ کے امیر کو مسند پر بیٹہایا
شراب لا کر رکہی امیر نے کہا تم مسلمان ہو تو مین پیون القصہ ملکہ نے مع خواصون کلمہ پڑہا
اب پیالہ شراب کا مگر دشمنون نے بادشاہ پر ملکہ سے صحبت رہی صبح ہونے لگی امیر نے کہا او ملکہ
اب مین جاتا ہون ہر روز آونگا اور مین جاتا ہون کہ تمہارے باپ بہائیکو مسلمان کرون
تمہاری خواستگاری کرون یہ کہکے امیر اپنے مکان مین آئے کہ اتنے مین آصف والیاس اور
فرہاد آیا امیر کو ہمراہ لیکے دربار قدوس مین آئے کہ خبر آئی انس فرنگی نامی لیکے مرزوق فرنگی کا
آیا ہی اور مرزوق ساٹہ لاکہ سوار رکہتا ہی کہ بیتان فرنگی بیٹا ہی پانچ گوہر بند و خسرو برق
فرنگی عیار ہی دو پہلوان بہت بہادر مین اعلا گرد و ملا گرد فرنگی مرزوق نے دو لاکہ سوار سے
دو لاکہ فرنگی کو کرشاگرد برق فرنگی کا عیار ہی مین نے یہی نامہ دیکہی قدوس پاس بہیجا ہے
اور دو لاکہ فرنگی نے اپنی طرف سے انس فرنگی کو نامہ دیا اور کہا تو قدوس کو جاکر دے
اور جواب لے اور اب کہ قدوس شہر سے باہر اوترا غرض انس چند فرنگیون سے دربار قدوس

مین آیا نامہ لکھا تو پیش او تارا کہ نامہ دیا قدوس نے پڑھا لکھا تھا کہ دیکھو بھی نامہ کے اپنی دختر کو اسکے ہمراہ کر دی
کہ مہر ابیٹا لگیستان عاشق ہی پس قدوس کا رنگ متغیر ہو گیا امیر نے جو دیکھا نامہ زن سے قدوس کے
لے لیا اور پڑھا جبکہ لفظ خواستگاری کا لکھا دیکھا نامہ کو پھاڑ ڈالا انیس نے جو یہ دیکھا کہا کہ تم امیر تو ناز کیا کیا
اور ایک تلوار امیر پر ماری امیر نے خالی دی ایکی تلوار چھین لی اور ایک طمانچہ شقیقہ پر مارا جو ہم کہتے گر پڑا او سے
فرنگی نے جو یہ دیکھا ایک تلوار امیر پر ماری امیر نے انیس کو اوٹھا کے سامنے کیا تلوار جو کمر پر پڑی انیس کے دو ٹکڑے
ہو گئے پھر تو مقرب سلیمانی امیر نے کئی دشمن فرنگی مارے چار ہزار بھاگ گئے یہان قدوس کے ہوش بھی جان نکل
گئے اوسکے یہین تو اوسے خراج دیتا ہون تو نے یہ کیا امیر نے کہا پاس تو تین لاکھ سوار ہین اور دولائی پاس لاکھ
ہین اگر تمہی او سے فتح پاؤ تو مرزوق سی کب لڑ سکتا ہون امیر نے کہا صاحب میں تمکو رنج دو
دیکھا اوسکو مار ڈالا ابکو کیون فکر ہی نامرد تو میں ہی ہان انیس کو مارا تم مجکو باہر شہر سے نکال دو دروازہ قلعہ کا
بند کر لو اور کہو یہ ہم کام کیا تا ہے اوسکو نکال دیا اس سے ہم پر قدوس نے یہی کیا اور دلو نے کہا کہ
میں اکیلی ہمراہ ہون آصف و الیاس بھی اپنی دس ہزار سوار لیکے امیر کے ہمراہ ہوے ابا کہ نہ مانا اور کہا
بیہ بچارا مہمان ہی پھر خود باہر قلعہ کے آئے آصف نے خیمہ برپا کیا امیر کو اوس مین لیکر اوترے قدوس دروازہ بند
کر کے فصیل پر دروازے پر آیا او دیکھنے لگا کہ یہ خبر دولائی کو ہوئی کہ انیس مارا گیا یہ تو عیار اور عقیل
لوگو نکو بھیجا کہ جا کے دیکھو قدوس کا کیا ارادہ ہی لوگون نے کہا قدوس تو قلعہ میں ہی جسے یہ مار انیسکا
اپنی بیٹی اور پہلوان سبکو نکال دیا اور کہا جیسا کیا ویسا تم جانو تو وہ دس ہزار سے باہر شہر کے
خیمہ مین اوترے ہین سہ پہر ہی بستا طبل جنگ بجوایا خبر آصف کو ہوئی انہون نے بھی طبل بجوایا صبح کو دو نو
لشکر میدان میں آئے سرخ چشم فرنگی میدان میں نکلا قدوس نے چاہا کہ میں جاؤن امیر نے منع کیا
او سنے نہ مانا آکر مقابلہ کیا پہلے نیزہ اوسکا ہوا کیا بعد تلوار سے سرخ چشم کو مار ڈالا اقبالی ایک زرین تن
نکلا تلوار ماری فرنود کیا دو ابرو اوترے فرنود نے تلوار ماری اوسکے بھی ابرو تنگ اوتر گئی پھر تلوار چلائی
او سنے سر جدا کر کے اوسکا مار گیا زمین پر گرا دولائی کے لوگ آگئے اوسکو اوٹھا لیگئے طبل بازگشت بجوا دیا
دو نو لشکر پھرے دوسرے دن پھر طبل جنگ بجا ایک فرنگی نکلا پھر قدوس چلا امیر نے منع کیا نہ مانا اور
چلا گیا اور پاس اوسکے پہونچ کے کہا لا کیا ضرب رکھتا ہی فرنگی نے کہا تو ضرب کر دیوانہ نے بہت

پریشان ہو گیا دوسرا آیا اوسکا بھی یہی حال کیا جب تو دولائی آپ نکلا گھوڑے پر سوار دیوانہ
نے زنجیر اپنی ہلائی مرکب اوسکا لیکن بہاگا غرض جب وہ مرکب کو گھوڑا مارکے قریب آتا ہی
دیوانہ زنجیر چلا دیتا ہی مرکب بھاگ جاتا ہی آخر کو وہ جھنجھلا کے پیدل ہوا دونون میں لڑائی ہونے لگی جب
دیوانہ چوب مارتا ہی یہ تو عیار ہی ادھر سے ادھر او جھک جاتا ہی چوب بست خالی جاتی ہے
بہانگت چار گھڑی لڑی دیوانہ تنگ گیا آخر کو دولائی نے حلقہ کمند ماری چار حلقے گردن
میں دیوانہ کے پڑی دولائی پکڑ لے گیا طبل باز بجوا دیا یہان آصف و الیاس امیر سے کہتے
تہی کہ آپ کہیں ہو تم دیوانہ کی مدد کرین یہ آپ چلے کہ چہرہ امین امیر نے منع کیا اور کہا سزا یہی
اس دیوانہ کی ہے کہنا نہ مانا او چلا گیا میں چہرہ اقوالاو نگا لیکن یہ بہی تو سمجھے بہت غرور مین
تہا دونون نے کہا کہ بیچارہ یہان سیدان مین تو دیوانہ کو نہ چہڑایا اب لاکھ سوار وہن جا مین کے
امیر نے کہا دیکھو مین جاتا ہون اور اوسکو لاتا ہون آصف و الیاس اور سب منع کیا کسی امیر نے
نہ سنا شب کو سوار امیر لشکر کفار کو چلی لوگون نے آصف و الیاس سے کہا کہ دیکھو اب یہ بہاگا
جاتا ہی یہ سالار ہو سا اسکو دیوانہ لگا تا آصف نے جاسوس بھیجی کہ دیکھو تو یہ لشکر کیطرف جاتا
ہی یا اور کسی سمت او وہان امیر لشکر میں آئی دیکھا کہ دیوانہ ایک درخت مین بندہا ہی تلوار سے
قید کو کاٹا دیوانہ کو چہڑایا خبر دولائی کو ہوئی باہر نکل آیا کہا ای سعد دیوانہ کو لی جاؤ لیکن ایک
شرط ہی کہ جیتے جی کرو اگر تم جیت گئے تو اسکو لی جاؤ امیر نے کہا کہ دیوانہ کو دیا کہ باہر کہ ارے دیوانہ نے
کہا مین بہی ساتھ چلون گا تمکو اکیلا نہ چہوڑونگا امیر نے نہ مانا اور خیمہ میں لا کر سب سے پہلے کی طرح
کرسی بچھوا دولائی کر بیٹھا پھر ہوا دولائی بہت پہلوان اور زبردست تہا خوب خوب زور کیا جب وہ
زور کر چکا امیر نے جو زور کیا وہ دو نگلیان بہی اوسکے ٹوٹ مین پہر گیا دولائی نے کہا اب دیوانہ
کو لی جاؤ مین طبل جنگ بجواے کل ہمارا مقابلہ کرونگا امیر تو دیوانہ کو لیکے سوار ہوئی اور چلے
اور وہ جاسوس کہ آصف نے بھیجی تھی او نہون نے آصف کو خبر دی کہ وہ سعد ہی دیوانہ کو
لیے آتا ہی یہ خوش ہوئی او دوڑی اور امیر کو لے آئی کہ خیمہ مین بٹھایا اور کہا کہ ای شخص اب
سچ کہہ تو کون ہی پہلا سعد اگر ہوگا یہ طاقت کہ یہ کام تو نے کیا امیر نے کہا منم حمزہ صاحبقران

اور الیاس اصف اب جو تم نے پوچہا تو مسلمان ہو نہیں تو اپنی قلعہ میں جاؤ اونہوں نے کہا بعد
فیصلہ اس لڑائی کے ہم مسلمان ہونگی امیر نے کہا اچہا باقی داستان فرزاد القصہ اب شہر امیر
کو طبل جنگ کی آواز یہان بہی طبل بجا دونوں لشکر جمع ہو میدان میں آئی ولائی فرنگی لشکر سے ہی
نکلا اور اسکو یہ خبر ہو گئی کہ یہ حمزہ ہے پکار کر یا حمزہ آؤ امیر نے چاہا کہ نکلیں وہ اوسنے آ کر رخصت مانگی
امیر نے خفا ہو کے منع کیا اور آپ اشقر کو چہیڑ کے میدان میں آئی پہلے تو ہنکار ہوئی امیر کا کرک
دو قدم ہٹا وہ ولائی کا سا ثابت قدم بر مرکب تہا نیزہ بازی شروع ہوئی وہ ولائی بہی خوب نیزہ
باز تہا جلد کڑی نیزہ چلا اب امیر نے جو نیزہ صاحبقرانی کا نیزہ اوسکے نکالا ہوا ہو گیا اوسنے تلوار
ماری امیر نے سپر پر روکا ایک نے عقرب سلیمانی مارا اوسنے پہلے سپر چہرہ کی پناہ کی پایا تو سپر ترنکی
یا گہوڑیکی زمین پر ٹہری دو پرکالی ہوا لشکر اوسکا تلوار میں کہینچ کر دوڑا امیر بہی لشکر میں در آئی وہ دہمنہ
بہی چوب پکڑ کے دوڑا امیر نے چوب ماری معہ مرکب ولائی پر اٹہا ہو گیا اصف والیاس بہی
لڑنے لگا آخر کو فوج فرنگ کی بہاگی فتح ہو گئی اب امیر نے شہزادوں سے کلمہ کو کہا دونو بہائی معہ فرزند
وغیرہ سب صدق دل سے مسلمان ہوئی خبر قدوس کو ہوئی کہ بیٹی تیرے آئے ہیں فتح سعد کی
ہوئی اس شہزادوں نے آ کے باپ سے سارا احوال بیان کیا اور اپنا مسلمان ہونا بہی بیان
کیا غرض جب کہ امیر آئی قدوس بہی ساری شہر سے مسلمان ہوا امیر اپنی اوسی مکان میں
آئی اور رات کو ملکہ پاس گئی اور ملکہ کا یہ حال سنا کہ جب خبر لڑائی کی سنتی تہی دو دن سے ہی
کہانا نہیں کہایا تہا اب امیر کو دیکہ کے خوش ہوئی رات بہر صحبت رہی غرض اسیطرح امیر دنکو تو
دربار قدوس میں جاتی تہی اور رات کو ملکہ پاس آتی تہی ایکدن ایک خواص نے دو دو نبیا ہونے سے
ملکہ سے کہا کہ ایک مرد کئی دن سے راتکو ملکہ پاس آتا ہی یہ سنکے دو دو آئی خبر ملکہ اور امیر کو ہوئی
کہ اصف والیاس آتی ہیں ملکہ کا تو عجب حال ہوا اور امیر سے جلدی شرم سے سر جہکا لیا اور سنتری
جسطرح بیٹہی تہی رہ گئی سر پکڑ کے شیوہ آگے بڑہی اور کہتی چلی کہ ملکہ اور تم الی وارث ایک کلمہ کے
گنہگار میں ملکہ پر تو ملکہ کو منع کرتے تہی نہ مانا یہ جو نام امیر کا سنا اولٹی پاؤں پہر گئی اور چلی باپ سے
کہا کہ اس سے بہتر کیا ہی کہ داماد نوشیروان ہی اور ہم بہی تو مسلمان ہوئی ہیں کلام کو تو

امیر کا

کہا ملکہ کو دین پر اگر کسی مسلمانکو دینگے اب امیر سے بہتر کون ہی قدوس نے کہا سچ ہی
فرمودہ تو بجا لانہ ہو کو بلالا فرمودہ امیر کو بلایا قدوس نے کشتی تریج کی سنگار کی بہی آصف کو
قدوس نے تریج دیا اوسنے جہاتی پر امیر کے مارا مبارک باد وسلامت باد کی آواز اندر باہر
بلند ہوئی امیر اور ملکہ ملاؤن بیٹہی دو کلمہ داستان امیر کے کہ جب امیر بہی فیول کے غائب ہے گئی
تمام لشکر میں کہرام ہوا امیر نے حمزہ وہ ثانی کو تو لشکر میں چہوڑا اور آپ امیر کو خود نے چلا فوج یکہ
کر کس سمت کو جاوے کس طرف مکہ نے نکلا روم کی طرف متوجہ ہوا اور خبر قدوس نے آ امر چلا شہر
قدوس میں پہونچا لوگون سے حال وہ نکا دریافت کیا کہ امیر کی شادی یا بیت الملک قدوس کی
سے ہوئی تہی امیر نے صورت سوداگری کی بنائی اور وہان امیر چند نے کہ مانیون بیٹہی تہی قدوس
نے گہر سے نکلنا موقوف کیا اور معتبر امرا صاحبین سبکو حکم کیا کہ امیر پاس جاو اب امیر
پاس دربار میں سب حاضر رہتی ہیں امیر دروازہ قدوس پر آیا اور ایک چوبدار کو پانچ روپیہ چودن کے
دی اور کہا میرے خبر بادشاہ سے کر دو کہ ایک سوداگر کچہ تحفہ لیکے واسطے لایا ہی چوبدار نے جا کے بادشاہ سے
عرض کی قدوس رومی نے بلوا لیا امیر نے نذر لیا اور کچہ قسم جواہر جہہ نظر کیا اور کہا میرا ایک غلام
اصف وقت لیکے بہاگا ہی اور ایک شہر میں آیا ہی تجہی اور ہی قدوس رومی نے حکم دیا کہ سوداگر
کو دربار میں لیجا کے جہان اسکا ہو ہو بہو کے حوالی کر دو وہ بہی چوبدار اور ایک دستہ سپاہ نکالا
جاؤ سوداگر یار میں لائی امیر نے دیکہا کہ اصف والیاس وغیرہ کئی لعل عزیز ایمان وغیرہ سب بیٹہی
نکلوت بیٹہی ہیں اور امیر رو چہوڑ ایسی نکلی جو جسمیں بیٹہی ہیں اسی نے چوبدار سے امیر کی طرف
اشارہ کر کے کہا یہی میرا غلام ہی چوبدار نے کہا تو کیا کہتا ہی اسکی یہ تو داماد بادشاہ کا امیر حمزہ
صاحبقران ہی امیر نے کہا یہی میرا غلام ہی امیر نے جو سنا کہ بادشاہ ہی کیا بجو ہو امیر نے کہا تو میرا غلام
ہی امیر نے جو بہی دیکہا کہ سب کو کہتا ہی دیکہا تو بہی کوئی زمین ہی پہر امیر نے کہا تو کیا
کہتا ہی امیر نے کہا تو میرا غلام ہی جو صف وقت لیکے یہان بہاگ کے آیا ہی اور بادشاہ کا بیٹی سے شادی
کر لی ہی امیر اصف وقت حوالی کر امیر نے کہا کیا عجب ملتا ہی مارا کیا ہی گا امیر نے کہا ایک گرہ اسکو
دو کہ بیٹہی یا مر کر ہی اب بیٹہا امیر نے پہر سلامتی کیا کہا اب بات جہوٹ کوئی اسنا بونے تلبیہ

اور وہیں کہیں چلا گیا یہ خبر قدوس کو ہوئی کہ وہ جو ابھی تین نامی کرتا ہی وہ بھی غلام سوداگر ہی اور
نام غلام کا اسلام بتاتا ہی اور کہتا ہی کہ تو اسلام غلام نہیں ہی میر احمد [illegible] مجھکو دی اور اوسنے
اوسکو کسی پر بٹھایا ہی التجا اوسکی کرتا ہی قدوس نے کہا بلکی کو نشانی نہیں ہوگا
اور بیان امیر سو بھی کہ سوائی امیر مجھکو کوئی نہیں امیر نے کہا او امیر کیون مجھکو ذلیل کرتی ہیں [illegible]
جب حال امیر سے قبلہ والیاس آئے سامنے قدوس کے صورت اصلی بنائی اسپر حیران ہوئی
قدوس سے امیر نے سارا حال امیر کا اور اپنا بیان کیا کہ میں اونا غلام حمزہ کا ہوں [illegible] اوسکی خوبی
تجکو بتاتی کہتا ہی غرض اب یہ سب بر معہ قدوس شاہ معلوم ہوا کہ [illegible] امیر کی
بنی شادی کا سامان ہوا [illegible] دن ہرات کا آیا [illegible] ملکہ کو امیر نے امیر کے سامنے
نہیں کیا امیر حیران ہی کہ [illegible] سنکر حمزہ صاحبقران مسند پر بیٹھے قاضی طلب ہوا امیر نے قاضی کو
جمال کو دیکھ اوسکی صورت سنکر نکاح پڑھوایا اور یہ قرأت عربی بین الحان داود [illegible]
پڑھا اور سب [illegible] قاضی [illegible] اب امیر محل میں
گئے اور ملکہ سے ہم بستر ہوئے [illegible] تین دن ہوئے امیر کو محل [illegible] نہیں
بلایا صاحبقران نے امیر حیران ہی کہ ملکہ مہر نگار سے [illegible] امیر حمزہ نے کیا کیا ایسا
عشق میں [illegible] آخر کو تیسرے دن [illegible] محل میں ملکہ [illegible] آیا
اور ایک درخت پر بیٹھ [illegible] والیاس تین کسی [illegible]
جھوٹی کاٹ لی [illegible] ملکہ اور حمزہ کے سامنے گئی جب [illegible] ملکہ نے کہا
[illegible] اسطرح آئی [illegible]
[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] ملکہ کے سامنے [illegible] ملکہ [illegible]
[illegible] شکل [illegible] نکل گیا [illegible]
اور ملکہ نے جو امیر کو دیکھا [illegible] امیر سے [illegible] امیر [illegible]
نے کہا [illegible] امیر نے ملکہ سے کہا [illegible]

ملکہ نے کہا صاحب کہاں تم اور کہاں یہ بدحال [illegible] جب امیر نے [illegible] کہ یہ میرا [illegible]
[illegible] اوسوقت امیر کے صحبت میں بیٹھی [illegible] امیر نے ملکہ کو دیکھکر کہا [illegible]
[illegible] اسی صورت کی تعریف کرتے تھے شیوہ نے کہا [illegible] ملکہ نے
کہا [illegible] ایسی ہی ہوگی امیر نے ملکہ سے [illegible] کہا [illegible] عادت ہے
ملکہ نے ایک [illegible] امیر کو [illegible] ملکہ کی تعریف کرنے لگے اور امیر کو کہا کہ لعل [illegible] ملکہ
بڑی قسمت [illegible] امیر نے کہا [illegible] ملکہ غرض امیر نے امیر سے کہا [illegible] اور
شیوہ جنگ بجاوی غرض امیر [illegible] اور شیوہ جنگ [illegible] امیر عاشق
شیوہ کا ہوا [illegible] ملکہ نے پوچھا کہ خواجہ سلامت کیا ہی [illegible] ملکہ صاحب
شیوہ [illegible] بتاؤ [illegible] کہتا ہوں [illegible]
شیوہ [illegible] ہوئے جلی گئے
ملکہ نے کہا [illegible] حمزہ صاحبقران [illegible] شیوہ [illegible] امیر نے کہا
ملکہ اسکی عادت [illegible] اوسکو [illegible] امیر نے امیر سے
[illegible] کہا [illegible] شیوہ [illegible] امیر نے ملکہ سے کہا ملکہ
[illegible] شیوہ [illegible] سارا احوال عاشق امیر کا بیان کیا اور اب اوسکو قبول کر [illegible]
جب ملکہ [illegible] صاحبقران [illegible] جب اسطرح ملکہ نے
کہا شیوہ راضی ہوئی امیر نے [illegible] شیوہ کے ساتھ [illegible] اپنا مقصد [illegible] عمل
شیوہ [illegible]
کیا بیان [illegible] امیر کا الغرض بعد ایک [illegible] امیر نے امیر سے سارا احوال
لشکر کا اور ملکہ مہر نگار کا بیان کیا اور نہیں معلوم [illegible] آپ جانتے ہیں کہ نوشیروان
دشمن [illegible] امیر نے کہا مہر نگار کا میرے سامنے کیا ذکر کرتا ہی [illegible] نکال دیا
اوسکا تذکرہ کیا غرض دو ہفتہ گذرے [illegible] امیر نے حال لشکر کا بیان کیا اور کہا امیر
اب چلو غرض امیر قدوس سے اور ملکہ سے معہ [illegible] والیاس سب سے رخصت
ہوکر چلے [illegible] قدوس نے [illegible] امیر کے [illegible] نہ مانتی تھی اوسنے زہر [illegible] امیر کو

اور دیوانہ کو ایک چاہ اصطبل میں بشیر ربیع رومی کا ملا خبر اوسکو ہوئی پیشوائی کر کے امیر کو لی گیا
اور بہت سی خاطر کی امیر نے جب اوسکو تکلیف اسلام کی کی اوسنے کہا کہ ابھی اکلیم کہ یہاں سے
کئی منزل صنوبر کوہ ہی اور صنوبر شاہ بادشاہ ہی اوسکو زیر کیجئے تو میں بھی مسلمان ہوں امیر نے کہا
اچھا اور صنوبر کوہ کو چلے اور ربیع رومی نے پہلے ہی سے صنوبر شاہ کو نامہ لکھا کہ امیر اسا قد و رستم تن
کو مع نیئر پاس بھیجا ہی جسطرح ہو سکے مکر و حیلہ اوسکو مار ڈال بلکہ یہ اجب صنوبر کوہ پر پہنچے صنوبر شاہ
کو خبر ہوئی وہ بھی پیشوائی کو آیا اور امیر کو لی گیا امیر نے اوس سے کہا کہ مسلمان ہو ربیع رومی
نے یہ شرط کی ہی کہ جب وہ مسلمان ہوگا میں بھی مسلمان ہونگا صنوبر شاہ نے کہا حضور یہ
اقلیم میں ایک دیو ہی کہ یہاں سے آدمیوں نے پکڑے زور کیا نہ کیا اوسکو کہوا دیجئے میں بھی مسلمان
ہوں امیر وہاں گئے اور اوس دیو کو کہولا سارا شہر مسلمان ہوا اور اوس دیو میں سے بہت
گنج مال لے نکلے صنوبر نے کہا یہ مال اپکا ہی جہاں حضور جائیں گے میں لیکر آؤنگا اب امیر نے کہا
پہلے تو میں ربیع رومی کو مسلمان کرلوں جب لشکر کو جاؤں صنوبر شاہ نے امیر کو منع کیا کہ حضور
وہ مکار ہی وہاں نجائیے امیر نے نسنا اور اوس سے رخصت ہو کر دیوانہ اور امر کو لیکر چلے اب دو کلمہ

داستان مہرنگار کے بیان ہوتے ہیں

کہ جب معقبل قلعہ دست حصار بن ہی اور مرزبان
سیستانی سیاہ پوش ہو کر نوشیروان پاس گیا اور سارا احوال بیان کیا یہ حال بختک اور
روبین سنکر بہت خوش ہوئے کہ لات و منات نے کیا فضل اپنا کیا کہ مہرنگار گرفتار ہوئی چلی
بختک نے نوشیروان سے کہا چلئے نوشیروان نے کہا یہ تو مجھ کو ذلیل کرتا ہی جب تو امر کے ہات
سے ذلیل ہوا اب معقبل کے ہات سے کہ وہ غلام ہی ذلیل کریگا کیوں حکیم صاحب کیا کہتا ہی
ابکی کیا صلاح ہی خواجہ بزرجمہر نے کہا کہ اچھا نہیں ہی آپ جانتے ہیں کہ جو امیر نے خفا ہو کے مہرنگار
کو نکال دیا ہے ات اوسکے فتنہ ہی امر چاہی کہ کوئی مہرنگار کو لی بختک نے کہا ایسا بادشاہ سے
مسلمان ہیں اوسمیں کی طرف سے کہتا ہی غرض بختک نے باتیں بکا یاکہ آخر کو نوشیروان بست مصلحہ
پر جر آیا خبر معقبل اور ملکہ کو ہوئی لگی کہ سوزاری کرنے اور یہاں زور میں نوجہ نے حکم چلنے کا دیا
اور سب کا بلی حملہ کر کے قلعہ پر چلے جب نزدیک آئے معقبل نے حکم کیا کہ تو میں چلاؤ جب قلعہ پر

تنگ

چڑہی تیر اندازی لگے اور کابلی بہاگے اور بہت سی بہار گئی نوشیروان نے بختک سے کہا کیوں
تو نے مجہکو ذلیل کیا اب میں کیا کروں بختک نے کہا ایک تدبیر میں نے کی ہی کہ یہاں سے قریب شہر
اور کاشغر قریب ہی میں خزران شاہ کو لکہتا ہوں وہ مرزوق جادو کو لیکر آئیگا ایک دم میں سبکو
غارت کردیگا یہ کہکر بختک نے نامہ لکہا اور گرگس ساسانی کو دیا کہ کاشغر میں خزران شاہ کو دیجیو
یہ تو نامہ لیکر چلتا ہی اور یہاں امیر حمزہ صنوبر کوہ سے چلے طرف ربیع رومی کے اور رستے میں ایک صحرا میں
قندس دیوانہ کو شیر نے چیرڈالا امیر کو بہت رنج ہوا غرض جب چار کوس شہر ربیع رومی کو
خبر ہوئی اسنے تمام بازار کو آئینہ بند کیا پہلے سے بھی زیادہ امیر کی خاطر اور استقبال کر کے لی گیا اور
مسند پر بٹھایا امیر نے کلمہ ارشاد کیا تمام شہر مسلمان ہوا از ترس جان اور دو روز کا ہوا اور اوسکے معہ
امیر اور امر ہو شہر میں تو رفع فتنہ ہو نے جواہر کو دیا تمام سلاسل اور طوق کر کے امیر نے جو دیکہا
کہ تو نے یہ کیا کیا اوسنے کہا صنوبر شاہ مرد دانہ ہی اور سچ کہتا تھا کہ وہ مکار ہی ربیع رومی نے کہا
کہ میں حاکم نوشیروان سے لاچار ہوں اوسکا حکم بجا لایا امیر نے کہا یہ اور نوشیروان پر بہی لعنت
اسی پہلے بہی خفا ہو کے حکم قتل کا کیا جب اسکے وزیر نے منع کیا اور کہا یہ بہتر ہی کہ بسیہ امداد نوشیروان
اوسکے پاس بہیج دی وہ جو چاہی کرے اسنے فغفور رومی کو بلایا اور ایک ترخان عیار ہی ان دو
نکو بارہ ہزار سوار دیکر اور قید امر اور امیر کی آراستہ کر کے نوشیروان پاس بہیجی اب یہ تو قید
لیکر چلتے ہیں اور وہ گرگس ساسانی نامہ لیکر شہر میں خزران رومی پاس آیا خزران نے جو نامہ
پڑہا اوسمیں تمام احوال اپنی شکست کا جو دریست حصار میں ہوئی معقبل کے ہات سے
لکہا تہا میں تمہی سے مدد چاہتا ہوں اور وہ جو مرزوق جادو ہی کاشغر میں اوسکو بہی ہمراہ لیکر حاضر ہو
اور ان غداروں کا استیصال کرو خزران نے جو یہ سنا گرگس سے کہا اسے بہی میں بہی اور [illegible]
مرزوق پاس گیا جب گرگس شہر کاشغر میں پہونچا تو عجب لطف اوس شہر کے ہیں کہ کوئی کوس
تک تو بلندی اور کوئی کوس کی پستی جب مرزوق کے دربار میں پہونچا دیکہا کہ سب جادوگر بیٹھے
ہیں کسی کے گلے میں تو سانپ لپٹا ہی اور کسی کے ہاتھ میں اور کسی کا سر دونوں گلے میں اور کسی کا سیندور کا
ملتی میں اور گلوبند ہیں پر لگاہوا اور وہ جو مرزوق بادشاہ ہی آدم سیہ تخت پر بیٹھا ہی گرگس نے جو ادا کیا

اور سارا حال بیان کیا اسمیں ہاروت جادو اور ماروت جادو کو ہمراہ لیکر گیا کہ تمام لشکر اور قلعہ و ست
حصار غارت کر دی اور کرگس قبہلی آیا تو نوشیروان سے کہا کہ دو جادوگر آئے ہیں یہ ہمیشہ سب خوشی کے
اور وہ دونو جادوگر آئے نوشیروان کو خبر کیا اور کہا جو ماری وہ ہم بجالاوینگے تب بختک نے کہا اب آپ جہاں جانے ہیں
وہان رہیں اونہوں نے کہا ہم اس کوہ پر رہتے ہیں استخر کرتے ہیں کوئی شخص سوائے ایک آدمی کے
کہ وہ ہمیں کہا ہے سو بجالاوینگے تین دن میں ہم ساری قلعہ کو غارت کر دینگے بختک نے کہا بہت اچھا
اندنوں میں مرشد کامل بہی نہیں ہیں اور وہ دونو ایک کوہ پر کہ قلعہ سے دو کوس تہا جاکر بیٹھے اور سحر کرنے لگے
اب دو کلمہ داستان بیان ہوتے ہیں خواجہ امر او حمزہ صاحبقران کا کوچ کیا لکہو کہ مغفور
قید لئے چلا جاتا ہے اور امر حیران ہے کہ کیا کروں دیکھا امر نے کہ ایک رندی ہے اسکے ساتھ ہے اور وہ لشکر
بہت جانتا ہے جب منزل پر اوترتا ہے بعد فراغ کہانیکے تا دو پہر رات صحبت ناچ و گانے کی رہتی ہے
ایک منزل پر امر نے بجائی انکا لوگون نے جو سنا خبر اوسکے رندی کو کی کہ سب قیدی خوب گاتا ہے اوسنے
کہا بلالا امر کو بلاکر کہا گا مغفور نے پیہنتا ہے امر نے کہا طوق تو گلے میں ہے کیا بہلا کیونکر گاؤں اوسنے
طوق اوتار لیا امر گانے لگا پہر کہنے لگا بغیر مست کے مجہسے نہیں گایا جاتا اوسکے رندی نے حکم کیا کہ اسکا
ایک مست پیئے کہو او مغفور نے کہا یہ کیا کرتے ہو یہ بڑا عیار ہے اوسنے کہا کہان جاتا ہے غرض کہ بہت
بہی امر کا کہول دیا امر خوب گایا کہ سب خوش ہوئے اور ترخان عیار اوس صحبت میں نہیں ہوتا تہا
پہر امر نے کہا اگر شراب ہو تو میرے آواز خوب نکلے اب تو آواز بیٹہی جاتی ہے رندی نے شراب کی
بوتل اپنے ہی پی دی امر نے اوسمیں بیہوشی ملائی اور کہنے لگا کہ یہ شراب بہت تیز ہے میں
نہ پیونگا اوسمیں کیا تیز نہیں ہے جو جاہے کہ خود کہیں ہے اونکو کہا تم تو بیہودہ ہی گئیں اوس رندی نے
کہا دیکہا تو ذرا ای امر یہ تیز نہیں ہے پی لی امر نے کہا انکو سب اوراہو کا غرض کہ خود مغفور اور اوسکی رندی
نے دو شراب پی کہ دیکہیں یہ تیز ہے اگر تیز ہوتی تو ہم کاہیکو پیتے اتنے میں بیہوشی نے اثر کیا اور اوس رندی
نے غوا اوٹھ کے کہا کہ فلانے چیز اوٹہالا لیئے تو اونہوں نے جواب نہ دیا بعد تہوڑی دیر بیہوش ہو گئیں مغفور
جنجہلاکر اوٹہا یہ بہی بیہوش ہوا بعد وہ رندی اوٹہانے مغفور کو چلی وہ بہی گر پڑی امر تو گاتا ہی
جاتا تہا اور سوٹہن سے باؤنکی بیڑی بہی کاٹتا تہا امر اوٹہا اور مغفور کا سر کاٹ ڈالا اور اون

عمرو نے

عمرو نے تکا ارسنکا نشانات تہوڑے رنگ کی رہتی جاتا تو دیکہا امر نے کہ امیر کو بہی جمیرا ونکی صبح ہو گئی امر نے
کہا کل ہزار کو جہیرا دیکہا اب ہوا لوگ اوسکے آئی دیکہا تو سرکشی خبر ترخان عیار کو ہوئی کہ امر چہوٹ
گیا اور مغفور کو مار گیا اب سب ڈرے کہ مقر امیر کو جہیرا اوسکا عیار نے تمام کیا کہ سب سوار ہو کے
آ رہے کہ سات رہیں او کوچ کیا اب امر نے صورت ایک جنی کی بنا کر پاس آ رہے کہ سات سب
پیادہ دیکہے چلا اور کہتا چلا کہ او حمزہ جیسا تو نے کیا ویسا پایا یون لات و منات کو برا کہتا امر سنکر
خفا ہوئی امر نے خلل دیکہا پایا امیر نے دعا کی کہ ای خالق امر کو بچا نا کیا دل کو کہ وہ ہی کہ اسمیں ترخان نے
دیکہا کہا ارے یہ پیادہ ہی اور پتا امر آگیا آیا کہا تو کس منزل میں نکلی امر نے کہا اب ہی کے
سات ہون اوسنے کہا لو کیا کہتا تہا امر نے کہا اپنی پیادوں سے پوچہو میں حمزہ کو برا کہتا تہا لوگوں
نے کہا سچ ہے وہ عیار نے کہا ان میں تجہکو بہیجا نا میرے پاس آ میں تجہے کچہہ دونگا امر نے
اونسے کہا اے امیر ساتہ ملک تیا کچہہ کہیں نکلی لوگ ہٹ گئے عیار نے کہا اور کچہہ ہو تم سے میں کہا تہا
کہ تم سب چلے گئے اور او پیادی تو آ گئے نہیں آتا امر نے کہا صاحب اب کیو لوگ ہٹ گئے اور
امر سمجہا کہ ای امر یہ مجہے پہچان گیا امر نے ایک قمچی پاس آ کے اسے مارا سے ہی تو تہکا امر جست کر کے
نکل گیا اور پکارا منم شاہ عیاران عیار لیکن تو نے مجہے خوب پہچانا اسنے کہا مر جا اور امر نکل گیا اب اوس
بہی سب ڈری اور کہا بہت ہوشیار رہو بلا کا عیار ہے ایسا نہو امیر کو چہڑا لیجاوی اور بیان امر
ایک سقہ بنکر آیا اور کہا پیارو پانی پیو اور سبکو پانی پلانی لگا امیر پاس بہی آیا اور امیر کو بہی پانی پلایا
اور خیال دیکہا پایا امیر جا کر نہ میں کہ آتے ہیں عیار کے نگاہ پڑی کہا او سقے تو کس سالکا ہے پانی میں کیا وہ ہے
او سوئی ہو عیار نے کہا میں تجہے پہچانا امر نے کہا میں بہی تجہے پہچانا عیار نے کہا ارے یہ او سقے مجہکو پانی پلا اور
سقہ چلا اور اگر کو بہرا ہوا اور کٹورہ میں پانی بہرا اور رنگ دیا عیار نے کہا یہ کیا کرتا ہے امر نے کہا کٹورا دہوتا
ہوں یہ کہکر پہر پانی بہرا اور دور سے کٹورا اوسکے موںہہ پر مارکر کٹورا لگی اوسکے لبو نہر لگی اور پیٹ کے لہو نکلا
اور پانی سے آنکہیں اوسکی بند ہو گئیں اور امر جست کر کے نکل گیا غرض شام کو منزل پر اوترے
اور کوئی تدبیر امر کی پیش نہ چلی ہنوز چاشت کو ترخان نے خاصہ مانگا اور خوان کہانیکے آئے اور اپنی پاس
ساتھ مصاحبوں کے کہانا کہانے لگا آخر ایک بہوبار کی صورت بنکے آیا اور ایک خوان اوس خوان میں

بہت اچھا نکلا اور مزدوری کیا او شالی اور ایک مشک بچی بیچ سے سات لیا اور وہ خوان امیر پاس لایا گو
نے جانا کہ ہمارے یہ مہر نے قیدیکو کہانا بہیجا ہی امیر نے مزدور کو اور مشک بچی کو باہر نکال دیا اور امیر نے کہا
کہا ای امیر نے کہا آج کیا تمہاری مہر کہی ہین آئی جو مجکو کہانا بہیجا تب امیر نے کہا یا امیر مین ہون کہا
کہا تو تو مین انکو چہرا اون امیر نے امر کو بھی یا ہی ہات سے کہلایا اور اتنی مین ترخان نے کہا کہ وہ خوان مرغ
بلاو کہاں ہی لاو لوگون نے عرض کیا کہ وہ خوان تو ابھی چوبدار لے گئے قیدیکو بہیجا ہی ترخان گھبرایا
اور کہا کہ ناحق ہوا لوگونکو سامنے لیکر جہاں امیر قید ہے گرد وقتا تین پیچ مین امیر پس ترخان آیا
اور لوگون سے کہا تم باہر کہڑے رہو اور آپ اندر آیا دیکہا کہ وہ چوبدار مشعل دکہا رہی ہی اور دو تو کہانا کہا تیہی
ہین امیر نے جو دیکہا کہا ای امیر ترخان آیا ہی امیر نے کہا ای آغا تو کہا کہ کیا لایا ہی تو کیا کریگا اور ترخان
پکار کر اور زور اب کہان جایگا امیر نے کہا ای تو کیا ہو کہتا ہی تیرے بہی یہ طاقت ہی جو مجہی پکڑ لیگا اب امیر دیکہتے
ہین کہ اگر اس سے تلوار چلی تو مین قید کو توڑون لیکن یہ تو وقت پر موقوف ہے ابہی زمانہ امیر کی رہائی کا
نہین آیا امیر نے ایک جست کی اور اون قنات کو تلوار سے کاٹ کے باہر نکل گیا اور باہر ایک مشک پانی کی بہری ہوئی جہان
پیادی ہتی رکہی ہتی امر اوس مشک پر گرا اور مشک پہٹ گئی اور سارا پانی بہہ گیا پیادے کو ہلکی
او امیر نے دوسرے جست کی اور نکل گیا ترخان نے سر اپنا پیٹا اور رہ گیا رات پہر ہو گئی پہرا زیادہ کیا اور
آپ ہی ترخان رات بہر جاگا کیا اور پاس امیر کے ہتیار ہیچ کو اوٹہ لے کوچ کیا اب امیر سوچا کہ کوئی ام
کوئی عیاری نکلی اور اب قریب ہی کہ دو تین دن مین امیر نوشیروان پاس پہونچی اگر یون ہی پہرو
خبر نیا کر بیگا تو امیر کیونکر پہونچینگے امیر نے کہا کہ تو چلے کہ امیر حمزہ کو خبر کر دہ آکے جو ال ... سے
اور لشکر امیر ... سارا حال امیر حمزہ سے بیان کیا امیر حمزہ نے یہ سنتی ہی سب لشکر ہی
کوچ کیا جب تک یہ پہونچی قید امیر کی نوشیروان پاس پہونچ گئی نوشیروان نے حکم قتل کا کیا اور امیر کو
لا کر زیر دار بٹہایا اور دو حکم آنچکا اور ایک غل مچا رہی کہ جلدی گردن مار اور تمام شہر کا ہجوم ہی اب
جلاد راہ دیکہ رہی ہین کہ تیسرا حکم آوی سب نے دیکہا کہ ایک ابر سیاہ ہوا امیر کی گردن بات دیکہ ہوائی
آسمان لے گیا اور سیاہ ... غل ہوا خبر نوشیروان کو ہوئی کہ امیر کو ... لے گیا اور وہان امیر جو آیا دیکہا کہ قید امیر
کی ترخان لے گیا امیر حمزہ پاس امر آیا اور کہا تم سب اس درہ کو مین گہیرے رہو مین لشکر نوشیروان سے

خبر لاؤن جب تک کہ مین نہ آؤن تم یہان سے نہ جانا اور امر لشکر نوشیروان مین صورت بدل کی
ایک گنجا کہ ... کا سر پر رکہے آیا دیکہا کہ ایک شخص اسیا نکا لکہلا ہی اور تین طرف سے چہپایا ہوا ہے
امر گہبرایا ہوا چلا جاتا تہا کہ ایک حلوائی پکارا کہ آج لشکر یہان اور ہیر لوٹ جاتا ہی اور ہر ... کو دیتا
تہا اور یہ کہا امر کا اکی ہات پکڑ لیا اور کہا یہان گہٹا ڈال دی امر نے اوسکی دوکان پر گہٹا
ڈال دیا اور بیٹہ کر اوس نے ... لگی دی امر نے لی لی اور حلوائی سے پوچہا کہ میان صاحب یہ تین
طرف سے کیسا ہی اوس نے کہا تجہی کیا کام ہے امر نے کہا کیا ہوا حلوائی نے کہا اری دو جادوگر
آئے ہین اونہون نے یہ سحر کیا ہی کہ سارے قلعہ کو غارت کرے اور فلانے پہاڑ پر ہین
پہر امر نے پوچہا کہ یہ غل اور شور کیسا ہی اوس نے کہا کہ امیر کو دار کے تلے بٹہایا تہا ایک ابر لیکر
امیر کو چلا گیا یہ سنکی امر جلد سے امیر حمزہ پاس آیا اور سارا حال امیر کا بیان کیا اور کہا مین ...
لشکر نوشیروان مین جاتا ہون تم یہان سے خبردار نہ جانا جب تک کہ مین نہ آؤن یہ کہکے پہر امر لشکر نوشیر
وان مین آیا عماری جانا ہاروت و ماروت جادو کا تب امر کے اور پیدا ہونا قباد شہریار کا اور امر
سوچنی لگا کہ ان جادوگرونکی کیا تدبیر کرون اب یہ سوچتا پہرتا ہی کہ رات ہو گئی امر جو دیکہے
کوئی خوان کہانا بہیجی مزدورونکی اسر پر ہین اور ایک خان صاحب ٹٹو پر سوار چلا جاتا ہی امر سوچا کہ یہ
کہانا مقرر اون جادوگرونکا جاتا ہی امر اون سے آگے بڑہ کر ایک صحرا مین ایک فقیر بنکی دہونی رمائے
بیٹہا اور کہا ... بیٹہا ہی مزدورون نے خان صاحب سے کہا کہ اس فقیر پاس ذرا حقہ پانی پی لیجی
او فقیر پاس آگئے خان صاحب نے کہا شاہ صاحب ہم تو کوئی دم سے اوپر آتے ہین ابکو دیکہتے نہین دیکہا
فقیر نے کہا بابا امر ایک بالکا رکہا تہا مین اوسکا چالیسوان کرنے گیا تہا مین تو بہت مدت سے
یہان رہتا ہون حقہ پانی حاضر ہے پیو اور اگر تمباکو شوق ہے لو یہ کہکر حقہ بہرکے اونکو دیا مع خان صاحب
سب نے حقہ پانی پیا اور بیہوش ہوئی امر نے خان صاحب کو تو نذر زنبیل کیا اور آپ اوسکی
صورت بنکی سب مزدورونکو ہوش مین لایا کہ اری جلدی چلو خوب نشہ تہا کہ سو گئے
غرض امر کہانا لیکر جادوگرونکی پاس پہونچا وہ خفا ہوا کہ اتنی دیر کہان لگائی مزدورون نے
کہا آج نشہ زیادہ ہی ہم تو سو گئی غرض اون جادوگرون نے کہانا لے لیا اور کہایا اور بیہوش

ہوئے اور یہان قلعہ مین یہ عالم ہے کہ دو روز سے یہ سحر کر رہی ہے اور ابر قلعہ پر چھایا اور برف
برسنے لگی اب سارے قلعہ والے معہ مقبل کے سب کی بات یہ ہے قلعہ مین سردی اگر شمع کی وہ بھی
بوجھی جاتی ہے اور اندر محل مین مہرنگار کا یہ حال ہی کہ مارے خوف کے اور صدمہ برف سے درد لگا
اور لڑکا پیدا ہوا اور فتنہ کو بھی درد ہین لیکن یہ تو سردی کے بھی اور درد سے بیہ یہان بھی لڑکا پیدا
ہوا خبر مقبل کو کوئی کہ مہرنگار اور فتنہ کے یہان لڑکا تو ہوا لیکن مارے برف کے مری جاتی ہین اب پڑے
چھوڑے ہین اور بارہ دری مین آگ روشن چار طرف کے ہے اور سب یہی مری جاتی ہین اور یہان امیر نے آکر
دیکھا کہ دونو جادوگر بیہوش پڑے ہین اور ایک چرخا آگے رکھا ہی وہ نے ایک لگا اور کان سے پھر قلعہ لگہ
کے جاتا ہی امیر نے جا کر مار خنجر پیٹ چیر دلین آیا دونو کی زبان مین سوا ہونکا اور تو مونہہ کالا کیا اور
لال اور باہر آکر ایک گدھے پر کہ سے کا بکرے اون دونو جادوگرونکو گدھے پر سوار کیا اور ایک جلوس اوڑنے لگی
مین ڈالا اور اونکو لیکر لشکر نوشیروان مین امر آیا اور پکارا کہ جو کوئی جادوگر سردار نوشیروانکو لاوے اوسکا
یہ حال ہو بیہ کہکر ایک چوب ڈھول پر مارے لوگ حیران ہو کر پوچھنے لگے کہ یہ حال کیا ہے [illegible]
مجکو سے دیا اور کہا کہ تمہاری بھی سے امیر نے کہا وزیر اعظم دستور المعظم نے یہ حکم دیا ہی کہ جو کوئی
بادشاہ ہفت اقلیم وو دہان آل ساسانیا نکا حکم بجالاوی اور اوسکے حکم پر جادوگر آوے اور مدت
کرے اوسکا یہ حال ہے یہان تک کہ سارے لشکر مین یہ اعلیٰ ہو گئی پر جب نوشیروانکو لگا نوشیروان
نے بزرگ کو بختک کو دیا اسنے دیکھا اور کہا صلوات بر محمد و لعنت بر لات و منات بختک نے کہا کہ
یہ حکم آپ نے دیا نوشیروان نے کہا تیرا نام لیتا ہی بختک نے کہا ہوائی لوگ کہتی امر معدی کو
لیکر بارگاہ مین آکر وہ بھی یہ کلمہ کہنے لگا اور بختک نے بیچارا اور نوشیروان نے کہا یہ مرشد مین آج نوشیر
وان نے کہا او گیدی یہ حال تو تیرا ہو اے بختک کہنے سے کہ ایک غلام کی بات سے عاجز ہو گئے
کتر ور سوار لیکے کچھ پہنچا جادوگر کو بلایا منم اور عیار اور یہ لیکے ایک خنجر پیٹ مین اوسکے اور
اور دوسرا اوسکے پیٹ مین مارا کہ مار ڈالا بختک نے حکم کیا کہ لینا امر کو پکڑ کے بیچ مین آیا اور
جا گھڑے خیمہ باندہ کر کے پست کر کے قنات کے باہر نکل گیا لوگ بیچ بیچ دوڑے کہ لینا امر کو بجائے ٹھنا فتح کی آواز
کانون مین امیر حمزہ کے گئے تمام لشکر لیکر دن خون لشکر پر مارا اور کہا بارو حملہ کہ امر اور امیر لشکر نوشیروان کا

مین گہر گئے اب ستر ہزار پہلوان سپاہ امیر حمزہ کی کون کہ زمتاش بہلو لہراسپ گرگر شاسب
تیغ دار گہر زندان تیغ زن گرز زندان فولاد زنگی شہباز یکتاز مشرقی اور تمام پہلوان امیر عادی
ضرب عادت تاج ملک گوہر ملک عبد الجبار جلبی عبد القہار جلبی اور ابوالماجن گرد کے ہاتہ مین علم
اژدہی پیکر لیکر تلوار مین کچہ گئے لشکر پر آگرے تلوار چلنے لگی غرض نوشیروانکو سوئی نوشیروان بکتی پر
سوار تہی بختک تمام مغربی مشرقی ہمراہ تہین بہن معہ کابلی ساسانی گرگانی لیکر آیا چلنے لگے تلوار
اور وہ جو بیچ امیر کو لیگیا تہا ایک کوہ پر جا کے رکہ دیا اب امیر جو دیکہین قرشید سلطان ایک امیر
کو مجرا کیا امیر نے حیران ہو کر پوچھا کہ بیٹا یہان کیونکر آئی اور تیرے یہان آئی ہی قرشید نے
کہا نہین مین تو آپکے دیکہنے کو آئی ہی سو دیکہا ہی کہ آپ دانکی پیچ مین ہین بلو دیکہا امیر
نے کہا اب ایسی مرکب ہو نگرانا لوگ کہین ہے کہ دیونکو واسطے مدد کے امیر بلاتی ہین
اے بیٹا اور کہنا کہ سوائی خدا کے سے کا بہروسا نہین ہی اور کہا مجھی میرے لشکر مین پہنچا دو حکم
کیا دیو لشکر مین کہ حلب مین پڑا ہتا پہونچا گئی یہان جو امیر آئی دیکہین کیا نہ تو امیر حمزہ
ہی نہ لشکر ہی لوگون سے پوچھا اونہون سارا حال امیر کی جانیکا بیان کیا امیر اوسی وقت
اشقر پر سوار ہو کے لشکر نوشیروان مین آئے دیکہا کہ لڑائی ہوتی ہی امیر نے بہی عقب کے
کہنچا اور فوج مین در آئی یہانتک کہ تین پہر تلوار چلی اور امیر قریب نوشیروانکے پہونچ گئے ؛؛
نوشیروان نے قبا مین گستہم اور آزاد شیر بن گستہم کو حکم دیا کہ تم جا کے پاؤن پکڑ کے امیر کو اشقر
پر سے کھینچ لو یہ دونو آئی اور امیر کا پاؤن پکڑا امیر نے ایک کو قبضہ مارا کہ وہ چرخ کہا کے گرا اور
دوسرے کے سر پر تلوار ماری تا دوابرو اوتر گیا دونو بہاگے اور امیر جہنجلا کے ساسانیونکو مارتے
قریب نوشیروان کے آگئے اشقر کو جبڑا اشقر نے دونو پاؤن فیل کے مستک پر رکہ دئی چاہا کہ کمر
مین ہاتہ ڈالکے نوشیروانکو اوتار لون بختک نے گلی مین ہاتہ نوشیروان کی ڈال کے اپنی طرف
کہینچ لیا اور فیلبان نے اشقر کے پیٹ مین ہو دری ماری اور اشقر بہی آیا نوشیروان نے
کہو ر طلب کیا اور سوار ہو کے بہاگا اور امیر حمزہ نے علم لشکر نوشیروانکا قائم کیا اور امیر حمزہ نے فوج
کو بہگا دیا اور سیاہ امیر نے اب سارا لشکر بچایا امیر حمزہ نے پوچھا کیا امیر نے امر سے کہا امیر حمزہ کو

تلوار

اور آپ آکے خیمہ میں نوشیروان کے بیٹھی اور سارا مال اسباب لٹوا لیا اب امیر حمزہ بھی آئی خیمہ کو
تاکتی ہی لگائے لگا امیر نے کہا ذرا میں ملکہ مہرنگار کو دیکھ آؤں امیر آیا خبر مقبل کو ہوئی دروازہ قلعہ کا کھولا امیر کو
خبر کر کے ملکہ پاس لایا امیر جو آئے دیکھے ملکہ او فتنہ گود میں لڑکا لئے بیٹھی ہیں امیر نے ملکہ کی گود سے لے لیا اور
لیکر پیار کیا ملکہ چلائی کی اور کہی کہ اوس قلعہ سے تا ان کے لوگوں سنا امیر پاس لایا امیر نے دیکھا بہت
پیار کیا کہا کہ اس لڑکا کا ہی امیر نے کہا ایک ظالم اور نا منصف کا ہے اور اسکی ماں کو نکال دیا نہ روٹی نہ خبر
کچھ نہیں دیتا ہے امیر نے کہا ای امیر مجکو بتاؤ میں اوسکو سزا دوں کا امیر نے کہا وہ اب یہیں ہے مہر نگار
بیٹھا ہے اب قصور واسطے سے اس لڑکے کے اسکی ماں کا معاف کر دیجیے جو امیر نے سنا گود میں
لیکر قلعہ کو معہ سب پہلوان چلے خبر مقبل کو ہوئی آکر مجرا کیا امیر نے مقبل کو گلے لگا کر بہت
تعریف کی اور اندر مہرنگار پاس آئی اور لڑکا اوسکی گود میں دیا اور کہا ای ملکہ میرا قصور معاف
کرو ملکہ روئی لگی فتنہ نے کہا بی بی اب خوش ہو ملکہ پے اوٹھی امیر سے کہا میرا ابھی قصور معاف
کرو غرض تمام قلعہ میں تیاری ہوئی اور جشن کی امیر نے کی اور بزرگ امید کو بلا کر نام لڑکے کا
شہریار رکھا اور امیر کے بیٹی کا فیروزہ بن امیر رکھا اور بست حصار کی اپنی سر سے تعمیر کی اور نام
اوسکا روشن حصار رکھا پانچ برس امیر وہاں رہی خبر نوشیروان کی آئی کہ ملک پر بہت نقصان
ہوا اور کہا اب کیا مقدمہ امیر میں نے کہنا اور میں مدائن میں جاتا ہوں اور میں جانتا ہوں
کہ میں امیر سے شرمندہ ہونگا تو وہ بھی مجھ سے مقابلہ نہ کریگا پر دوسرا اختیار امیر کو نہ دیکھ جب نوشیروان
مدائن کو چلا تو راہ میں ورا ملاو نے زوبین مجھ کو حکم کیا کہ تم اپنی شہر کو جاو ملک سے
بہت سا کہا کہ حضور جلدی کیا ہی چلی جائیں کہ نوشیروان خفا ہوا اور کہا ابھی جاو میں تو اے زوبین
دونوں بھی کابل کو گئے امیر نے کہا ای امیر ہمارا لیے پیش خیمہ کابل کو روانہ کرو ہر بعد ان دونوں کا وجہ
کہ یہ مسلمان نہ ہونگی نہ چھوڑونگا یہ کہکر عادی کو حکم دیا بارگاہ سلیمانی عادی لیکر طرف کابل کے روانہ
ہوا پیچھے سے امیر بھی ملکہ مہرنگار اور سب خادمان خاص کو لیکر روانہ ہوئی کوچ کرنا امیر کا طرف
کابل کے سنو القصہ جب قریب کابل کے پہونچے خبر زوبین بھی کو ہوئی کہا کہ قسمیں اندر قلعہ
بند ہوئی اتو میں بھی امیر قلعہ کو گھیرے رہے بہت محکم اور بلندی کو وہ چاروں طرف خندق مثل دریا

تھی اور یہ وقت امیر نے امیر سے کہا کہ بیٹا تو اس قلعہ کو لیا نام اپنا قلعہ گیر ہے جنگ موقوف کر امیر نے
کہا ابھی موقوف کیجئے امیر نے کہا اب کیا ہو تا ہی امیر تدبیر میں تھا اور امیر حمزہ یونانی واسطے شکار کے
گیا ایک آہو پر پیش ہوا اوس نکل گئی سب پیچھے بھاگی اور آہو کو مار گوشت اوسکا لیکر
کباب لگانے لگے دیکھا کہ درخت تلے ایک قلندر بیٹھا ہی امیر حمزہ یونانی نے اوسکو بلایا اور کہا تیرا کیا نام
ہے اوسنے کہا بزرگ درویش ہے امیر حمزہ نے کہا کباب لگاؤ تب کہا اوسنے جلدی سے کباب بنا کر
بیہوشی دیکر امیر حمزہ کو کھلا کر بیہوش کیا اور انکی گھوڑی پر سوار ہو شتاب لگا او نے زینگ
قلعہ زنگبار بے اور میں بہ رہتا تھا لاکر ایک مقام پر کہ میں رکھکر زوبین نے محبس کو خبر کر نے
چلا گیا اور بیان تجھ میں زوبین کی تھی ایک کا نام حور زخ دوسرے کا شمشاد بانو تھی کے
پیرا جادو اور مہرا زادہ حور زخ کا کوکہا ہی حور زخ نے چوپٹ شتابہ دیکھا شمشاد دوزیر زادی کے کہا تھا
اللہ او اوسکو کہیدا عاشق ہوئی اور یہ بھی عاشق ہوئی مستند ہو بیٹھا امیر حمزہ نے مسلمان کیا
جب شتاب پہنچی تب بہرا آیا ہو کہا کہ شتاب کیا ہو شمن ہوئے کہ ملکہ نے کہو لاوہ منت کرنے
لگا ملکہ نے چھوڑ دیا ہے تو سر پیٹا زوبین پاس گیا اور بیان جب دو روز گذری اور امیر حمزہ نے آ
امیر نے کہا ہا نشانہ پایا اور امیر کو بھی کہ تلاش کر امیر تیرا دیکھ کے ایک صورت اصلی کے بنا کر محل میں حور زخ
کے پاس جب محل میں آیا صورت اپنی اصلی بنائی خواصین ملکہ پاس دوڑیں ملکہ تو امیر حمزہ سے
تھی امیر حمزہ نے دیکھا کہ ملکہ حور زخ میں امیر نے کہا امیر نے کہا نہیں کہا ہاں چلو کہاں آئے ہو اور ملکہ کو
جب لگا یا شمشاد نے منع کیا ملکہ نے منع کیا اور امیر ایک صندوقچہ جواہر دیا تعریف کرنے لگا اور امیر حمزہ
نے کہا چلو اور نہیں نے کہا ملکہ کو بیچ لی چلو ملکہ نے کہا یہ سب مسلمان ہوئی ہیں یا ان سب کو بھی لے چلو
امیر نے قسم کہائی کہ لی چلا ہو اونکو بھو جاکر تجھی پے بیجا دونگا یہ کہکر امیر حمزہ کو لیکے امیر پاس آیا انکو چھوڑ
جھوڑا اب تو ملکہ سے کہنے کا امیر نے سارا احوال عاشق ہونا اور مسلمان ہونا زوبین کی بیٹی کا بیان
کیا امیر نے کہا امیر جلدی لا خوب ہوا کس عوض میں شادی کی بیٹا امیر تو چلا اور وہاں بہزادہ لیکے قلعہ
کابل سے اف تیار ہو رہیں اگر سب ملکوں گیا امیر تو ہو جاؤ دیکھا کہ کوئی نہیں اگر امیر سے کہا
اور تدبیر کرنے لگا قلعہ میں ایک بدرو تھی اوسکے سلاخیں سو میں سے رستہ کیا امیر قلعہ میں آیا

اور ایک باورچی بنا اور ایک خان صامہ نامی خواجہ افتخار بنا اور اوسکی نوکری کر کے کھانا پکا کے کھلا کے
بیہوش کر کے اوسے بدرو سے اپنی خیمہ میں لایا اور اوس سے پوچھا کہ راہ نقب کے بتاؤ اور مسلمان
ہو اوسنے نہ مانا امر نے اوسکو باندہ اور مارنے لگا اوسنے جو غل مچایا قاسم تنگ ہل نے عادی سے کہا
کہ امر کسیکو مارتا ہی عادی نے امیر کو خبر کی امیر نے آکر حال اوسکا پوچھا امر نے کہا یہ روئین کا
خان صامہ ہی اس سے کہتا ہوں مسلمان ہو اور قلعہ میں لشکر لے چل یہ نہیں مانتا امیر نے اوسکو
کہا دیا اور خلعت دیا اور بارگاہ میں کرسی پر بٹھایا یہ جو اوسنے مہربانی امیر کی دیکھی مسلمان ہوا
از سر صدق اور امیر کو معہ تمام پہلوان ایک صحرا میں لایا قلعہ سے کوئی بارہ کوس وہان ایک
گنبد تہا اور ایک قبر تہا اوس قبر میں دہنہ نقب کا تہا امیر اوسمین چلے افتخار آگے کہا
انہو آگے دورا اہی ایک راہ تو تخت کے نیچے نکلی ہی اور دوسرے خزانہ میں امر نے ہوستا خزانے کے
راہ چلا روشنی ساتہ ہی امر نے امر کو پوچھا عادی نے کہا خزانے کی طرف گیا ہی امیر بیٹھے وہان آئے اور جلو کو
معہ سب اوسکے ساتہ کہ دروازہ قلعہ خزانہ پر چہوڑا اور امر کو ہمراہ لیکر تخت کے پاس نکلے اس عرصہ
میں صبح ہو گئی تہی روئین تن تخت پر بیٹہے ہیں اور امیر اور امر کا ذکر ہو رہی کہ کسیکو خبر نہین ہوا
اور امیر سے اور امر سے کچھ نیواز روئین نے کہا امر کا نام ملو تمہاک کا قول ہی کہ جب تین مرتبہ نام لیا امر
آتا ہی کہ امر نے سنکر امر نیچے میں جاتا ہوں یا امر جلدی سے تخت کو اولٹ دیا یہ کہکر امر تخت
کے نیچے سے نکلا پکارا اسم امر عیار روئین نے کہا دیکہا ارے پکڑو لوگ تلوارین کہچکر امر پر آئے
اور اسی بیچ گرسبر کا جہری کی پناہ کرکے چلے مہرے کے نیچے مارا دشمن کی لاشین قلع مین
اور پہر پہر کی تخت کو دیکہتا ہی کہ ایک امر نے یہ حکمت کی اب جو دیکہا تخت اولٹا ہوا مین
نیچین کودے بہاگ گیا اور باہر چلے آئے اوسی وقت ساری خامان محل کولیکر دروازہ قلعہ کا کہولا اور طرف
درہ زنبور کے بہاگے دروازہ جو کہلا اور جو باقی لشکر امیر تہا اونسے تلوار لشکر روئین تن سے
چلی آخر کو وہ بہاگ گیا سبکو لیکر یہ سب لشکر امیر کا قلعہ میں آیا اور ہر جاہ تلوار مارنے لگے اور اندر
تمام پہلوان معہ امیر اور امر حمزہ لڑنے لگے آخر کو سب نے امان مانگی امر نے ساری کابل کو مسلمان
کیا اور یہ قلعہ امر حمزہ کو دیا کہ تم اپنی لوگو کا بند و بست کرلو امر حمزہ نے لیا اب گرد کو قلعہ میں چہوڑا

کہتا

اور آپ امیر کے ساتھ ہوئی اور وہ جو روئین وغیرہ سب خامان محل کو لیکر طرف شہر کنتور کے
چلی ایک صحرا میں جو عورتیں کو خافو میں سوار کرنے لگا اور ہر سے تو یہ وہ اوسنا کی خافی میں لگی
دوسرے طرف سے نکل گئی رات کا وقت کسے نے نہ دیکہا اور چلی گئی جب عورتیں کو جاتے جاتے
صبح ہو گئی دیکہا کہ بیس سوار ایک دار آگے چلے آتے ہیں عورتیں دیکہکر چپ گئی اوسنے دیکہے
لوگونسے کہا اس عورت کو پکڑ لاؤ اور آپ پاس آ کہا تو نے کیا یہ عورت ہوں نام
اسکا تورباتو ہے بیٹی بہمن ارجاس کنتوری کی ہی تورباتو نے کہا الٰہی میں جال میں پہنچی اچھی طرح
رکہونگی یہ سنکر اپنی گہر میں لائی اور روئین وبہمن جو شہر میں پہنچی دیکہا کہ عورتیں نہیں ہے
یہ خوش ہوئی کہ چلو قصہ پاک ہوا کوئی جانور کہا گیا ہو گا خبر بہمن ارجاس کنتور کو ہوئی
کہ روئین امیر کے ہات سے کابل سے بہاگ کے تیری شہر میں آیا ہی تو ایک ہی روئین کے
بہمن کے پاس ہی اپنی نہنوں بہتونکو کہ نام اونکا طوفان بن بہمن اور طوغان بن بہمن اور
اژدہائی بن بہمن تہی ہمراہ لیکر آیا اور شہر میں لے گیا اور بیان جو امیر کو خبر گذری کہ سب کنتور کو
گئے آپ نے بہنچ نکالا اور عادی کو حاکم کیا کہ نگاہ داشت خزانہ کرو عادی نے خزانہ روئین کا کہلوا
اور تمام اشرفیوں کا سیاہ منہ جو بندہ باندہ اور گنتی ہونے لگی امر نے جو دیکہا سونے میں ہاتہ پڑا تو عادی کو
اور کہ خواجہ افتخار کو وسنانہ کہ اسے حمزہ سے کیوں خبر کی غرض امر نے جوتے میں موم لگا کر سو
سو اشرفیوں بہر کے اور بہر بہر میں سو سو دو دو سو لے گیا عادی نے دیکہکر امیر سے کہا امیر نے کہا
پکڑو اور جو تیکا جہاڑا غرض امر کو عادی نے کہا کہ دیکہا کہ دو سو اشرفیاں موم میں چمٹی ہیں
امیر سے کہا امیر نے امر سے کہا تمہاری وہ اکیلی میں خبر کی ہو تکا امر کی جان نکل گئی امر حمزہ نے
شفارش کی امر کو چہوڑا لیا غرض سب خزانہ رکہوا کر امیر نے حاکم عادی کو کیا کر بارگاہ بہارے طرف
کنتور کے روانہ کروں کوچ کرنا امیر کا طرف ملک کنتور کے بہمن ارجاس کنتوریہ بادشاہ ہے اور امیر چلی
راستے میں عادی نے کہا یہاں سے دو راہیں ہیں جو راہ کہ زنبور درہ کی ہی نزدیک ہی لیکن سکندر
سا بادشاہ نہ جا سکا امیر نے کہا اوسی راہ سے چلو اس راہ کو صاف کریں تا بندگان خدا کو راحت
ملی یہ کہکر درہ زنبور میں لشکر آیا دیکہا کہ درہ ہی اوسمین لاکہوں زنبور ہیں اور نیچے اوسکے

و سیہ اتنی آتا

گیا اب اور جیلیں بھر رہی ہیں لوگوں نے جو دیکھا تمام وہ لا اب شہید ہی غرض امیر نے کہا جو موضع
کو صاف کرتے ہیں اوسے اپنی لشکر کا بادشاہ کروں یہ جو امیر نے مسند وزیر لگا کر پاس آیا اور
قباد کو کچھ سمجھا کر امیر پاس لایا قباد نے امیر کو نذر دیا اور تمام سرداروں نے اوٹھ کے قباد کو نذر دیا
دنگل بھر چکے اور امیر نے وہ ہی ذکر کیا قباد نے کہا کہ بابا جان اگر میں صاف کروں تو مجھی بادشاہ کو یہ کا
امیر حیران ہوئے اور کہا مہتا میں تو کہتا تھا او سو وقت قباد نے امر کو حکم کیا کہ تمہ جہاں اس
پاک کرو امر نے کہا بہت اچھا اور امر بارگاہ سے باہر آیا اور عادی کے پاس آکر کہا اے عادی تو نے تو کیا
کہا مجھے معلوم ہوا لیکن ہم تجھے نکلا کرتے ہیں تو چل میں تجھے شہید کروں جب تک کہ یہاں لشکر
ہے یہاں کر عادی نے کہا ویلک ہذا اس غلام تو شہید ہی ہی امر اب کہیں تجھے ہی بکرونگا قسم
کہتا ہوں غرض امر اون تالابوں پاس لایا عادی جو شہید پر آگیا نے لگا اور امر نے آپ کی اوٹھ
کے دور چلا کے ایک بھڑ زنبوروں پر مارا زنبوروں اوڑیں امر تو بھاگا زنبوروں نے عادی کو کاٹنا عادی
نے چھتہ زنبور ملیں اور شہید ہی کیا یہاں تک کہ لاکہوں نے آ گھیرا جب تو گھبرایا اور عادی بھاگا
اور زنبوروں نے گھیر لیا اور کاٹنا شروع کیا کوس بھر عادی آیا آخر کو دم بستہ ہو گئے گر پڑا یہاں تک
کہ تمام رات کاٹا کئیں اور بے ہوش پڑا رہا صبح خبر امیر کو ہوئی کہ ان کو لگی ان لشکر پر ایک دیو آیا اور مار کر
رو گیا امیر جو آکر دیکھیں مشکل سے عادی کو پہچانا سوائے امر کے یہ کام کسی کا نہیں امیر بہت خفا
ہوئے اور کہا رب کعبہ اگر عادی مریگا تو میں اوسکو بھی مار ڈالونگا تم نے اس سے یہ سلوک کیا
امر تو کم پار امیر نے جراحوں سے کہا عادی کو اچھا کرو علاج ہوا تیسرے دن ہوش آیا امیر نے حال پوچھا
عادی نے تمام ماجرا بتایا امیر نے امر سے کہا رب کعبہ اگر عادی مرتا تو میں تجھ کو بھی مار ڈالتا بعد اپنی تیغ
ہلاک کرتا ایسی حرکت نہ کرنا غرض امر نے بارو ت [illegible] ٹالا اور دربار صاف ہو
گیا امیر نے قباد سے کہا کہ اب خاطر جمع ہوئی تو میں تجھے بادشاہ کروں لشکر زنبور دری سے چلا اور
کشور یمن پہونچا خبر یمن کو ہوئی اور زرد یمن یمن نے امیر اور امر حمزہ یمانی کی شجاعت کی بہت تعریف
کی یمن کے سامنے یمن کو یقین نہ آیا اب لشکر امیر کا جرار اپنی اور یمن وغیرہ کو کوئی مقابلہ امیر کو نہیں
آئیں کچھ گفتگو کرتے ہیں اور یہاں خبر امر حمزہ کو ہوئی کہ اس صحرا میں بہت شکار ہے انہوں نے

دریکھیے

امر کو بہت سا مال

امر کو بہت سا مال دیکر رخصت شکار کی لی اور صبح کو واسطے شکار کے اپنی لوگوں کو لیکر چلے ایک آہو
ملی اون پر گھوڑا ڈالا ایک غالب ہو گیا دوسرا شکار کیا اور گھوڑے سے اوتر کے کباب لگانے لگے اور فرخ
تک ساتھ نہ ہو تھا اب ہی کباب لگانے لگے آنسو آنکھوں سے چلی جاتی ہیں دیکھا کہ ایک آہو
تیر خوردہ چلا آتا ہی امر حمزہ نے ایک تیر اوسکو بھی مارا اور اوٹھا لائے پیچھے دیکھا کہ ایک گرد بلند ہوئی
اور ایک سوار پیدا ہوا اوسنے آکر کہا تو کون ہے کہ میرا شکار پکڑ لیا اب تجھے شکار کرونگا امر حمزہ
نے کہا ای جاہل کیا بیہودہ لوگ سمجھے آپ ہیں میں جانا کہ اونہوں نے اس آہو کو تیر مارا اب اگر تمہارا
ہی تو لیجاؤ اور تمہارا کیا نام ہی اوسنے کہا منم ازدہا بن یمن یہ جو شہر ہی میرا ہی تیرا کیا نام ہی
اونہوں نے کہا امیر حمزہ یونانی اوسنے کہا اب تو تجھے بھی شکار کرونگا تب تو امیر حمزہ
نے غصہ ہو کے کہا تو بڑا نامرد ہی اوسنے تلوار ماری انہوں نے خالی دیکر ایک تھپڑ مارا اوسنے سر پکڑا
زمین او [illegible] عش کیا کہ گر پڑا اور ہات پاؤں کو [illegible] لگا اور [illegible] بند کر لیں امر حمزہ تو سمجھے
کہ مر گیا ہے پھر دیکھیں نہیں لیکن جب پانی پلایا امر حمزہ نے کہا ای شخص اوٹھ اور اپنی راہ لی اسنے کہا
کہ اپنی شہر ہار ایک طرح میں جاتا ہوں کہ یہ حال کسے کہے سنے کہنا کہ میں سامنے اپنی باپ پہلو بیچ
ذلیل ہونگا اونہوں نے کہا میں نہ کہونگا اور وہ اوٹھ کر سوار ہو کر اپنی شہر کو گیا یہاں اپنے لوگ
آئی لیے یہ اپنی لشکر میں آئے کسی سے یہ حال نہ کہا اور وہ ازدہا بن یمن بھی گیا اپنے
سامنے گرد بیرا ہوا آیا اوسکے باپ نے پوچھا اسی سارا احوال [illegible] ہی امر حمزہ
کو کہا [illegible] میں نے کہا جھوٹ وہ ایسا نہیں ہی یہاں تک کہ یمن میں اور یمن [illegible]
مگر [illegible] ہوئی یہاں تک کہ امیر کو یہ پرچہ لگا کہ امر حمزہ یمانی نے ازدہا کو [illegible] آئے اور اوس سے کہا
کہ کسی سے نہ کہنا امیر نے یہ سنکر چپ ہو رہے صبح کو دربار میں امر حمزہ آئے امیر نے کہا او نامرد دور ہو
میرے سامنے سے تو مر نہ گیا تھا امر حمزہ نے سنا اپنی خیمہ میں آئے اور پھانسی لگائی اور فرخ سے
کہا کوئی خیمہ میں نہ آوے اور یہاں امر نے امیر سے پوچھا کہ یا امیر اوسنے کیا قصور کیا امیر نے وجہ
بیان امر نے کہا یا امیر جھوٹ ہی یہ کہکر امر حمزہ کے خیمہ میں آیا فرخ نے منع کیا اوسکو ڈھکیل کے خیمہ میں
آکر پھانسی سے کاٹی اور کہا کیوں جان دیتا اچھا ہی یا اوسکو ساتھ لیکے سر دربار سرزد جو امیر نے کہا امر حمزہ

تنہا گہوڑے پر سوار ہو کر شہر کیتور میں آئے اور دربار میں پہونچے وہ وقت کنزومین اور ہمن سے تکرار ہو رہی
تہی زرومین نے دیکھ کر کہا ای یا امر بن حمزہ وہ بیٹا ہی تمہارا حریف امر حمزہ نے کہا او نامرد ہی جا ہی آؤ میں
حاضر ہون کہو مگر مجکو یہ ہمارا تہا اب وہ کہا کرے ماری یا خفت سے دنگل پر سے اوٹہا اور اوسی طرح اوسکو
ہاتہ نہیں لگا کر ایک تلوار ماری انہون نے خالی دی اور قبضہ میں ہاتہ ڈال کے ایک جہٹکا مارا ہمین کے
بہنک [illegible] اور ایک تیغ مارا کہ غش کہا کہ گر پڑا امر بن حمزہ نے گہوڑے سے اوتر کے سینہ پر پاؤن رکہ کے خنجر سے
سر اوسکا کاٹ لیا لوگون نے چاہا کہ امر حمزہ پر حملہ کرین ہمن نے سبکو منع کیا کہ ہرگز نہ بولو اسے جانی دوست
ایسا اوس نے کیا اپنی سزا ہو پہونچا غرض سب ہیبت کہا گئے امر حمزہ نے سر اوسکا اوٹہا کر کہا دیکہو کوئی تم
مین ایسا ہی کرے سر اسکا تجبے لے اور اسکی لاش سے علاحدہ کر یہ سر تمہاری آقا زادیکا ہی پر سے
جانا کہ [illegible] ہمن نے کہا اب تم جاو ہی ہو کہ یہ جو نام میرا تم نے کہا ہی یا [illegible] فرق آدمی خبر [illegible] امر حمزہ
امر حمزہ باہر دروازہ نکلا [illegible] اور بازار مین آئے [illegible] ملازم ہمن [illegible] انکے کہا اور [illegible] لگی
امر حمزہ نے جب سے سر پر تلوار ماری تنگ سے نکل گئی لاش پر لاش گرنے لگی سر کو توڑ کر اک سے لگا دیا
امر [illegible] لگا اب امر نے بیٹے اپنی تئین ظاہر کیا امر حمزہ نے کہا ہون جان حضور میں آئے اب [illegible] نکال شہر ہوا
اور امر نے [illegible] ہی اور [illegible] سے کو نہیں آئے دیکہا کہ اسمین [illegible] آیا اوسکو بیچ
ایک تلوار ماری کہ سر [illegible] زخمی ہو کے بیٹہ گیا اب سکو [illegible] مین [illegible] آئے ہیں [illegible] ملک کیا خبر
ہمن کو ہوئی ہمن آیا اور اپنی لوگون کو زخمی دیکہ کے امر حمزہ پاس پہونچا اور سبکو منع کیا کہ تم کیون لڑتے ہو [illegible]
[illegible] امر نے [illegible] دیکہا ہمن کو خبر کیا اور تعریف کی ہمن نے امر بن حمزہ سے کہا اب [illegible] شہر [illegible]
ایک [illegible] ہین [illegible] پایکا نام روشن کیا [illegible] کہ وہ نامرد [illegible] اوسے کیا [illegible] بابا امر [illegible] سے
امر بن حمزہ سے کہا خدا کیواسطے اب نکل چلو غرض امر حمزہ دروازہ شہر سے باہر آئے اور چلے جب
لشکر دو کوس رہا امر بن حمزہ نے راہ صحرا کی لی امر نے کہا ای فرزند یہ کیا امر حمزہ نے کہا اب سر لیجائی
اب مین سونپ امیر کو نذر دکہاؤنگا غرض جب امر نے زیادہ تکرار کی انہون نے کہا ای جہون جان اب
مین اپنی تئین خنجر مار لونگا تب تو امر حیران ہوا امر نے کہا سر لا دی لیکن ایک [illegible] میری بیٹا جانی
انہون نے کہا کیا امر نے کہا آخر تو جاتے ہو اپنی غلام فرخ کو [illegible] مین جاکر [illegible] ہون سامنے اپنی لیجیو امر حمزہ

کہا امیر یا لیکن اوسے جلد ملا تئین [illegible] امر سر لیکے بیگانہ امیر پاس آیا اور وہ سر امیر کے سامنے پہینک دیا
اور کہا او بیہ سر فرزند ہی [illegible] ہین کاہی ہی [illegible] اور بار [illegible] سے سر [illegible] کہا اور
جہان سے لگا نا امر حمزہ کا اور کہا یا امیر سر تو تجکو دیا اور اپنی تئین خنجر مار کے مر گیا یہ جو امیر نے سنا کہ فرزند
مر گیا دنگل پر سے اپنی تئین دی مارا اور کہا ای امر جلدی لاش امیر کے فرزند کی [illegible] اور امیر [illegible]
روتے ہوئے خبر [illegible] ہین مہر نگار کو ہوئی [illegible] اور دروازہ خیمہ پر آئین اور کہا امیر سے کہو [illegible]
بیٹے لاش امر بن حمزہ [illegible] ہون امیر نے امر سے کہا تو جاکے سمجہا امر آیا اور کہا مین [illegible] جہوٹ [illegible]
عیاری کی [illegible] کیسے [illegible] جلو [illegible] ہو امر مہر نگار کی [illegible] کر کے امیر پاس پہونچا امیر روتے ہوئے اور
سب پہلوان اور [illegible] سات پیدل چلے جاتے ہین کہ سامنے سے سر [illegible]
امر حمزہ کو گہوڑے پر دیکہ کے امیر سے کہا کہ امر حمزہ تو زندہ حضور [illegible] امیر نے امر کی طرف دیکہا امر نے
کہا یا امیر یہ تصور [illegible] خیالی [illegible] امیر [illegible] رہین [illegible] ہوا امر حمزہ
امیر کو دیکہا گہوڑے سے اوتر [illegible] امیر نے [illegible] امر کو دیکہا کہ [illegible] امر نے کہا کہ خیالی تو [illegible] اپنی
عادت سے [illegible] کرتا ہی جب امیر بہت حیران ہو چکے اوسوقت امر نے کہا کہ یہ مین نہ کہتا تو امیر
آپ کا [illegible] آئے اور امر حمزہ [illegible] صحرا مین جاکے اپنی تئین مار ڈالتا یہ جو امیر نے سنا امیر نے کہا
ای بابا کی جان [illegible] کا قصور معاف کیے [illegible] امر حمزہ [illegible] قدم پر امیر کے گر پڑے امیر بارگاہ مین لائے
تصدق امر حمزہ پر اوتر نے لگا [illegible] ہونے لگا امیر نے امر سے کہا کہ ای امر واللہ ہمین [illegible]
یہی [illegible] لازم تہا کہ سر اوسکے فرزند کا بہیج دو غرض [illegible] حکم امر نے سر اوسکا بہیج دیا ملکہ مہر نگار
نے امر بن حمزہ کو طلب کیا امیر اور امر اور امر بن حمزہ ملکہ مہر نگار پاس آئے اندر محل مین بہی تصدق
اوترا اب یہ [illegible] خوشی تمام [illegible] ناچ و رنگ ہونے لگا اور [illegible] کو اخبار [illegible] امر [illegible]
[illegible] امر حمزہ کو امیر پاس لے گیا معلوم ہوتا ہی کہ [illegible] رفیق امیر کا [illegible] امر کی [illegible]
تعریف کی اور کہا یہ اوسکی عیاری کیا تہی [illegible] سارا حال عیاری امر کا اور [illegible]
حال بیان کیا [illegible] کہا کہ تمہاری [illegible] عیاری [illegible] امیر ایک عیار ہی کہو تو اوسکو
[illegible] کہا امیر اور امر کو پکڑ لاوی گا

اوسنے کہا جب کوئی اسکو پکڑ لاوے تو میں سے اوس میں سے رخصت ہوئی اور قاسم کنور بھی بارگاہ
سے نکلا جانا عیار قاسم کنور کا شہر سے باہر تلاش امر میں اور تلاش امر میں آیا کہ کوئی لشکر امر کا بات
اوسی کو لیا جاوں اور امر بھی یہاں سے دو بیکو نکلا ہتا کہ شہر کنور سے چار کوس پر ایک چوکی ہی کہ جہاں دو کانین ہے
جہنی مرتری کے والو نکی ہین امر صورت بدل ہوئی ایک درخت تلے بیٹھ گیا کہ قاسم کنور بھی آیا اوسی چو
ہے نئی صورت امر کی دیکھی امر سے پوچھا تو کہا انکار نہیں والا ہی امر نے کہا ہمسفر ہا انکا اوس کیا یہاں کیونکر
کیون آیا ہے انہون نے کہا سچ ہوں عیال دار ہون تلاش روزگار میں آیا ہون اسنے کہا ہمارا شہر ارہ رنگار
ہو جا بیگا ہم کہو اوینگے اور پانچ روپیہ نکال کر دی کہا ای قاسم اگر اب تو زمین سے سما بھی کہ بت
لال جی ہی ہم پیچھے معلوم ہو جاوی گا یہ سمجھ کر کہا یہ تو حاضر ہیں جب انکو فرح کبھی تمکو ہمارا نشانی
ہر رستم آیا امر کے موٹے میں پانی بہر آیا کہ اسا نیرا ایسا ہو یہ کہکر ہات سے اوسکے اپنی لگا اوسے بند دست پکڑ لیا
لا کہ امر نے جھکا مار تا بہت دور زبردست امر باوہ اعیار ہی ہی شیخ جیوڑ اوسر پہ امر جیوڑا اور ماتا اسی حلقہ
کمند مار ہی ہار حلقہ تو اوسنے کہا ایک حلقہ امر کے پیچھے ہو گیا قاسم نے باندھ لیا اور اپنی گھر لا اسی رہ میں
امر بکارا یارو یہ بڑی بے ادبی جاتا ہی واسطے لات و منات کے چھوڑ دو لوگوں نے کہا یہ صاحب یہ مرد دو
قاسم نے کہا یہ امر عیار ہی وہ تو جب ہو رہی قاسم نے تو سے بیہوشی بہی امر کو دیا امر چھینیں
دینے لگا قاسم نے کہا یہ تو راستی میں لوگو کو پکارتا ہی شاید کوئی اسکا دوست سن لے اور
وہ چھڑا لے غرض امر کہتا رہا پہ بیہوش ہو کر اسکو لے دل میں سوچا کہ ای قاسم ابھی گھر لے چل
جب بہت سا مال قیدوالی میں اور زمین سے جب امر کو دیا ہے سوچ کے گھر میں لایا
اور ایک کوٹھری میں بند کر کے دربار چمن میں گیا اور یہاں امر کو ہوش آیا کہا اب کیا کرو
دیکھا کہ اسکی جورو رعنا بانو بیٹھی ہی اور عورتیں آپس میں کہتی ہین کہ دیکھو مقرر اسکو قید کیا
ہی امر نے یہ سنکے کہا دوا اپنی پر صورت دگر گو بنی ہو جاوی ضعیف اور بات دو دو نیلی اور ایک
مرزائی نیلی اوسیر بہی رنگ کرا ہوا پکاری کہ مجکو قید کیا ہے میں شعبان نگر رہو اوسکی جورو نے
سنا او کہا کہ اسکو نکال لاؤ مثواس آئی امر کو کوٹھری سے نکال لائی پوچھا کہ تجھے کیوں قید کیا
امر نے کہا مہر جی نے ایک بار مجکو رنگوایا ہیں گھر رہتا اوس شخص کی بیٹی کے گھر میں ہی اسے

دروازے سے اسکا نکال کیا یہ کہا مہر بیامہ بہری کا عاشق ہو گیا دوسرے دن میرے پاس آئے اور کہا
اپنی بیٹی مجکو دیدے میں نے جب انکار کیا مجھے لا کر قید کیا اوسکی جورو نے کہا شہر ہے بیٹی کا کیا سن بہی آخر
کہا جو وہ بر سکلی ہی اور سنگی ہوئی ہی اور اب تو جوروں مہاری جیو بیگی برابر ہے نہیں کر سکتی
اوسکی جورو نے پانچ سے اشرفی دیکر اسکو چھوڑ دیا اور کہا جلدی یا تو اوسکی شادی کر دی اور
امر کو چھوڑ دیا اور اوسکی جورو خفا ہو کر بیٹھی کہ سو آدمی آتا اسمیں امر ابہی گیا نہیں دیکھی کیا کہ تو جا تو
رعنا بانو کے یہاں آئی اور سات اوسکے جورو رخ بیچ یہ تو راہ تو پیچھے شعبان کو دیکھا اور حقیقت
اوسکے سے غرض تو رہا تو چلی گئے امر نے دل میں کہا الحمد للہ کہ جورو نے نکاح لگا امر تو باہر گیا اور ایک
مزدور کی صورت بنا کر چمن کے دروازے پر آیا کہ جو اور قاسم جو چمن پاس بیٹھا تھا قاسم نے
چمن سے کہا اگر چمن تمہی یار امر کو پکڑ لاوں کیا دیجی گا چمن نے اسکو بہت سا مال اور خلعت بہی دیا
دیا اور کہا جب امر کو لائیگا تو اور دونگا اسنے کہا میں تو امر کو لایا ہوں میرے گھر میں بیٹھا چمن نے
کہا تو جا اوسکو یہاں لیکر چلا جلدی سے جا اور لے آ وہ میں کو ناگہ بیچ آیا اور کہا تو جہوٹا ہی اسنے کہا میں لایا ہوں
زنہ میں بیٹھا کیا اب وہ کہاں ایسی جگہ اگر تمنگ ہوتا تو صلوات پڑہتا قاسم جو باہر نکلا کیا دیکھتا
مزدور بہی امر نے کہا حاضر ہوں وہ خلعت کی گٹھری امر کو دی امر نے سر پر رکھی وہ وہاں گو ہوا اور یہی
امر ایک عیار سات کیا کہ تو اسکو لیجا قاسم کو دیر کیا امر نے جا کے جاتے ایک نالی میں بیٹھا
کی ہوا نی اور عیار رہا اور پر جا کے گہر کا امر غائب ہو گیا اور مال کو نظر نہ آیا وہ عیار تو راہ دیکھے
بہلا کیا جانا کہ مزدور مال لیکے بھاگ گیا غرض جب قاسم گہر میں آیا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہی اسکی
جورو نے کہا یہ جاں بیٹھے چھوڑ دیا قاسم یہ سنکے خفا ہوا وہ اوسپر خفا ہوئی اور اوسنے ڈاڑہی لی اسنی
اوسکی جورو نے لا اوسکے جورو نے کہا شعبان کی بیٹی سے نکاح کرنے گیا تہا اور اوس نے مجکو قید کیا
حال اونکو نے کیا و بیٹھنی کو کیا سو غصے لیکر دو ہیں اور قاسم کو خوب مارا آخر قاسم باہر بہاگا دروازہ پر
کہڑا ہوا اور اپنی لگا اور رعنا کہنے لگا شعبان وہ امر عیار تہا تو نے غضب کیا کہ اوسکو چھوڑ دیا وہ بہوکا تو کہنے لگا
کہ جب امر تو میرے پاس ہوش جانے قاسم نے عیار سے کہا وہ مال لایا اوسنے کہا وہ مزدور لے گیا اور اوسکو
رنج ہوا سمجھ گیا کہ امر لے گیا غرض اب طلب چمن نے قاسم کو کیا کہ جلدی امر کو لا کر بیٹھ تو قاسم روتا

پہنچا ہمن پاس ہوئی اور سارا حال بیان کیا کہ مین لوٹ گیا ہو گہر مین پانچ سے اشرفی تہی وہ بہی
اور جو اسباب زیور تہا سب وہ لیگیا زمین پر تو اوجیلا قاسم نے کہا بہر مین اوسکو پکر لاؤنگا زمین پر جانا
ہر روز عید نیست خدا جانے کہ کیونکر وہ تیرے دام مین آیا وہ تجہے بہچانتا تہا اور ہمکو تو یہ بہی یقین نہین کہ ایسا
گرفتار کیا ہو تو ہوتا ہی غرض قاسم سعد ہمن ذلیل ہوا اور بیان آیا اور امر حمزہ سے کہا حال قبلوا کر ساتھ
اپنی لیگیا کہ تیرے معشوق کو دیکہا دن امر نور بانو کے باغ مین امر حمزہ کو لایا اور دروازہ پر اکر خلل دکہو نور بانو
پاس پہنچا کر جا کہ کہ امر حمزہ اپکی ملاقات کو آیا ہی کسنیو اندر آئی ہین ہمن ملدر نے نور بانو سے کہا تو نور بانو نے
بسا بادر ہے بلکہ کچہ کچہ فرق سنا ہو کر بیکا اسکے باب نے بہی سے سیکہا ہی نور بانو سمجہی کہ اگر مین نہ
بلاؤن تو میرے بیاہ مین فرق اویگا اور یہ سب امر کی باتین ہین کہ اوسکو وہ ایکبہی ذلیل کرنے
بلاؤ غرض ملدر امر حمزہ اور امر کو اندر لے گئی نور بانو نے اوٹہ کے امر حمزہ کو سلام کیا انہوں نے بہی سلام
کیا نور بانو نے ہات پکڑ کے مسند پر امر حمزہ کو بٹہایا جب سب بیٹہی تو مہر رخ بہی آئے اور وہان
لے کے نور بانو کے سر پر کہڑے ہوئے مہر رخ بہی خبر سنکے امر حمزہ کی آئی تہی کہ اسمین امر نے اشارہ سے
امر حمزہ سے کہا امر حمزہ نے مہر رخ کو دیکہا کلیجہ تمام کر رہ گئے اور ادہر بہی نگاہ کر گئی نور بانو نے دیکہا کہ ط
تو مجہ سے امر حمزہ باتین کرتا تہا جب سے مہر رخ آئی اودہر ہی دیکہ رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ اسپر
عاشق ہی اور اسیکے واسطے آیا ہی نور بانو نے کہا کہ اب مہر رخ کو دوسری مکانمین لیجا ئی اور باتین
کہی اوسوقت امر نے سارا حال عاشق ہونیکا مہر رخ پر اور مہر رخکا احوال کہ وہ بہی [illegible]
مہر رخ نے نور بانو سے چہپایا تہا اور اپنا حال نہ کہا تہا یہ جو نور بانو نے سنا کہ یہ تیری بہن ہی اوسوقت
اوٹہی اور پاس اپکے بٹہا لیا اور مہر رخ نے اسواسطے نکہا تہا اپنا حال کہ خبر ہوبین کو ہوگی تو پہر مصیبت
مین گرفتار ہونگی غرض نور بانو نے امر حمزہ اور مہر رخکو ایک مکانمین تنہا بٹہا کر جا کر وہان بیٹہو اور
ای امر حمزہ آج رات کو یہان رہو اور خاصہ تناول کرکے جانا اب امر حمزہ اور مہر رخ ایک مکانمین واسطے
صحبت کے اکر بیٹہی اور عاشق و معشوق دونو ایکجا ہوئی امر ایکطرف بیٹہا ہی کہ ملکہ نے تمام حقیقت اپنی
بیان کی رات بہر صحبت رہی صبح کو امر کو نور بانو نے بلا کر کہا امیر حمزہ کا گہر ہی جب تک جامین [illegible]
لیکن ملکہ مہر رخ کو مین سمجہا دونگی امر نے کہا ملکہ صاحب بہت اچہا اور امر نے بہت تعریف کے

کر تو یہ بیان بیاہ سے [illegible] بیاہی بہکا کر امر لشکر امیر مین امیر پاس آیا امیر نے کہا ای امر میری فرزند کو
کہان چہوڑ آیا امر نے کہا یا امیر نہ جانی ہو کہ نور بانو نے کہہ سکہایا ہی اور مہر رخ اوسکے پاس ہے
امر حمزہ اوسکے واسطے آئی ہین ایک تو اوسکے بہائی کو قتل کیا اور دوسرا اوسکے گہر گئے ہین یا امیر
اب بہی چلیی تو معلوم ہوتا ہی امیر گبہرا کر امر کے ساتھ نور بانو کے باغ مین آئی
امیر نور بانو کو معلوم ہوئی باہر نکل آئی اور امیر کو لیجا کر مسند پر بٹہا کر اور بہت خاطر داری کی پانچ سو نے لنگا امیر
نے امر کو بہی گویا ملکہ بہت خورسند ہوئی اور امر کی تعریف کی غرض امر امیر کو اوس مکانمین
لیگیا جہان امیر حمزہ ہوتی اور مہر رخ تہی خبر انکو ہوئی کہ امیر آئے مین اپنی تئین کو مجہر مین [illegible]
کیا اور مہر رخ مسند پر سے اوٹہ کے چلی اور امیر کو مجرا کیا امیر نے گلی سے لگایا اور ایک بازو بند
اوسکو دیا کہ امیر نے دیکہا کہ امیر حمزہ کو مجہہ مین چہپا ہوا ہی امیر نے کہا یا امیر دیکہو تو سبکو [illegible] ہوا ملتا ہے
امیر حمزہ دیکہین کہ امیر حمزہ کا دامن نور بانو ان کے لئے ہین کہ اسمین امیر امر سے خفا ہوئی کہ تو جانتا ہی کہ میرا
فرزند اپنی قسمین ضایع کرتا ہی یہ کون حرکت تہی کہ تو مجہے ایا جانتا نہین کہ وہ بہت سعادت
مند ہی اور امیر حمزہ جہو نکل کر بہاگی تو باہر گہوڑے پر سوار ہوئی اور لشکر کو چلی گئی کسی نور رخ کہا ہی
ماری یا بہی [illegible] اور ماجرا نور بانو پاس آئی نور بانو نے امیر سے کہا ایک عرض میری بہی یا امیر ایک
کیا اوسنے کہا مین چاہتی ہون کہ آپ واسطے مہر رخ کے آئی ہین ایک تو مجہ سے حرکت ہوئی کہ بیچی
امر حمزہ اور انکو بلایا باپ میرا ایکبہی کہ آب اوسکو بیچ دیوین یا تو حضور بہی قتل کرین یا اوسکو نہ لی
جاوین دو روز کا وعدہ کرتے ہون اور اپنی باپ سے طلب جنگ بہجواتی ہون اگر آپ زیر ہوا تو آپ
اوسکی فرمان بردار ہو اور اگر وہ زیر ہو مسلمان ہو گا پہر انکو اختیار ہی سب اپکی محکوم
ہین امیر نے کہا بہلا اگر وہ مین اپنی بہن کو لیجا ئی اور اگر ہار نہ آیا تو تو مین کیا کرونگا اور اگر اوسنے سنا
تو سب اوسکو نامرد کہیں گے نور بانو نے کہا جب حضور کو نہ پایا تو وہ بہن کی کیا طاقت ہے
کہ مجہ لے امیر نے سر کے ساتھ ہی اور باپ نے میرے تو مجہ سے [illegible] کا فن حاصل کیا ہی
مین ہرگز نہ دونگی امیر نے کہا اچہا اور اپنی لشکر مین آئی اور یہ سارے خبر زوبین [illegible] کو ہوگی
زوبین [illegible] ہمن پاس آئی کہا یا زمانہ [illegible] اور [illegible] جانتی تہی ہمن نے

حیران ہوکر نوبخت سے پوچھا اونہون نے کہا یہی چاہی تہا کہ تمہاری بیٹی نے ایک تو میرے ہمن کو اپنی گہر مین
رکہا دوسری امیر حمزہ اور امرا اور امیر کو اپنی باغ مین بلاکر رکہا اور سامنا میری ہمن کا کیا اور امیر حمزہ کو اور
مورخ کو ایکجا تنہا بٹہایا اور بہت خاطر امیر کی کی ایسا لازم تہا کہ جو کچہ ہو اپنی بہائی کا ہو اوسکو اپنی
گہر مین بٹہا وی یہ سنکر ہمن تور بانو پاس آیا معذرت مین دیتی اور امیر بہی امیر کو لشکر مین ہو بجا لرا بہی
صورت ایک اصیل کی بنا کر تور بانو کے باغ مین ہاکر اگر کچہ پہنچ ہو تو مورخ کا حال امیر سے کیون کرتی ہی
دیکہا کہ ہمن آیا خبر مورخ کو ہوی جان نکل گئی کہ زوبین اب سمجہی آیا جایگا غرض تغافل سے ہمن نے تور بانو
سے کہا یہ کیا حرکت تہی اور مورخ کو زوبین کے حوالے کر تور بانو نے کہا کہ مین اوسکو دیدون
مارڈالین اور اگر نہ مارین نے تو نامرد کہلاوین کہ جیسے انکی پاس رہتی ویسے میرے پاس رہتی جس امر کو
بہیجے تو ہر ایک سے جو قصہ کہا کہ کسندہ زوبین کو بلا اوسکا یہ حال ہی کہ امرا اونکو لایا ہے نہین بلایا اور اس وقت
کہ وہ میرے دروازہ پر آئی اگر مین اونکو نہ بلاتی تو جیسے وہ گہر آئے تیے اونکو قتل کرتی تو سارا عالم بہادری کا
مٹ جاتا اور تمنی بہیجی یہی سمجہ کر کہ اوسے سرور بازو کو مار ڈالا نہ لیا اور اوسکو نکال دیا اونکی تو
بہادری دیکہو کہ جو شخص گہر سے گیا اونکو قتل کرے اور وہ اوسکے گہر آوی اور صحبت مین خوش
ہو تو ایا ہمن یہی اوس سے وعدہ کیا ہی جاکر طبل جنگ بجوا اور سامنا امیر کا کر یہ جو تور بانو سے
زوبین نے سنا بہت خفا ہوا کہ ہمارا پاس و خاطر اسکو نہین کہ مورخ کو بکو دیتی یہ جو تور بانو نے
دیکہا تو ربانو دست بقبضہ ہوی یا ب بہی اوسکا ڈرتا ہی کہ بسا بہادری زوبین و ہمن کو سات
لیکر باہر آیا اور کہا کیون گہبراتے ہو تور بانو سچ کہتی ہی اب مین طبل جنگ بجواتا ہون اور سب احوال اوسنے
آکر امیر سے کہا امیر بہت خوش ہوی تور بانو سے طبل جنگ بجوانا ہمن اور جاسس کا تو دیکہا غرض
خبر امیر کو ہوی کہ ہمن نے طبل بجوایا امیر نے بہی تمام کیا دونون لشکر مین رات بہر تیاری رہی صبح کو امیر کا اور
ہمن کا مقابلہ ہوا ہمن نکلا اور ہوی پانچ قدم ہمن کا گرز کہین ٹہرا اور امیر کا تین قدم پر اسکو ٹہرالیا امیر نے ہمن کو
سمجہایا کہ تو مسلمان ہو اور بعد ہنوز جلوہ لگا دو گر ہمن کا ہنوز ہوا ایا ہوا ہمن نے امیر پر گرز مارا امیر نے
گرز سام پر روکا طوق گرز کا بلند ہوا امیر گرد مین جب گہی ہمن پکار اکر زور بہت کر دم اوست
امیر نے بانکا چہند اور کہا کہ یا امیر حریف لاف زنی کرتا ہی امیر نے اسکو گرد سے جنبانہ جہار سے نکالا اور

کہا کہ اب یہ ضرب کرو یا ہمن حیران ہوا امیر نے گرز گرز سام عالی سے گرز پر روکا اور سر کو جہکایا گرز جو
گرز پر پڑا اوسکا گرز نکل دست سے تو ہمت مین نہ رہا دونو گرز گردن کی اسپر آئے ہمن تو کو دہرا گردن گر گیا
ہمن نے چاہا کہ اسکو بہی ضایع کرے امیر نے گود لیا ہمن نے بات امیر کا پکڑا اتنی مین ہونی لگی دونون نے
بعد امیر نے ہمن کو اوٹہا لیا ہمن نے کہا امان سارا لشکر تلوار مین کہنچ کے چلی ہے کہ امیر نے اسکو زمین
پر رکہ دیا ہمن نے سب کو روکا اور کہا کہ کلمہ پڑہائی اور از سر صدق مسلمان ہوا اور سب لشکر مسلمان ہوا
زوبین نے بہی پڑہ تہا اسی سے مسلمان ہوی تور بانو نے بہی مسلمان ہوئی اب امیر لیکر ہمن وغیرہ کو بارگاہ لیکر آئے
مین لائے اور زوبین وغیرہ کو خلعت دیا تور بانو نے کہا یا امیر مین مطیع اسلام تو ہوی لیکن تجہے جو زیر
کر نیا مین اسکی اطاعت کرون امیر حمزہ دل مین سوچے کہ شاید یہ بزرگوار کی نگاہ تور بانو پر ہوی ہے
اور امیر کا بہی خیال امیر حمزہ پر تہا کہ امیر نے امیر حمزہ کی طرف دیکہا امیر حمزہ کو دے اور تور بانو سے
بارگاہ مین کشتی ہوی چار پہر کشتی رہی کہ ایک پیچ لیکر پاؤن تور بانو کا پہسلا اور تور بانو نے مقدر پر پکڑ ہا
امیر حمزہ نے زور کیا کہ گر پڑی اسوقت تور بانو امیر حمزہ کو چہوڑ کے کہنی لگی کہ بس اب مین مسلمان ہوی ہے
اور اپنی جائے محافہ مین مورخ کو سوار کیا بارگاہ امیر کو چلی خبر امیر کو ہوی امیر نے پہلوانون کو بہیجا کہ جاکر تور بانو
اور مورخ کو لیا آؤ غرض سب پہلوان معہ امیر حمزہ چلے جاکر دیکہا کہ تور بانو آگے محافے کے گہوڑے پر سوار اور
پیچہے باؤ ہزار سوار محافی کو گہیرے چلی آتی ہین نقیب آواز لگاتا ہوا نوبت و نقاری بجتی ہوی
داخل لشکر امیر ہوی امیر نے ملکہ مہر نگار سے کہلا بہیجا کہ تمہی تور بانو کو بیٹی کیا ہی اور وہ تمہارے
بہو کو لیا آتی ہی یا تم نے ہی ایسی بیٹی سمجہنا غرض جب تور بانو محل مین ملکہ مہر نگار کے آئے
تور بانو اور مورخ نے تسلیم کیا مہر نگار نے مورخ کی بلائین لین اور پاس اپنی مسند پر بٹہا لیا
تور بانو بات باندہی کہڑی رہی مہر نگار نے کہا تو تو ہماری اور امیر کی بیٹی ہی اور بادشاہزادی ہی یہ
یہ کہکر اپنی پاس اوسکو بہی بٹہا لیا اور یہان جو امیر پاس زوبین و ہمن بیٹہی تہی جب
خبر سنی کہ تور بانو ہماری بہن کو لاتی ہی اتسمین انشاد ہی کر کے اوٹہے ہتہیا ساتہ اونکی ہمن بہی چلا
گیا ہمن نے پوچہا کہ تم کیون چلی آئی اونہون نے کہا ہماری غیرت نے قبول نکیا ہمن نے
کہا اب جو ہونا تہا سو ہوا مناسب بگاڑنا نہین زوبین نے بہت چاہا کہ ہمن کا مصافحہ

جہین لین دیکہا کہ ماسوا فوج توربانو کی تمام پہلوان امیر کے ساتھ ہین جل بہن کر رہ گئی اور امیر نے
اوٹھ کر محل مین گئی اور ملکہ مہرنگار سے کہا کہ یہ میری دختر ہی غرض جشن ہونے لگا امیر نے کہا اب
دو کام مجہکو درپیش ہین ایک تو قباد تو بادشاہ کو کرنا دوسری شادی امیر حمزہ کی اب زر اور تو اطر
جمع ہوئے الغرض بعد کئی روز کے بہمن و زوبین وغیرہ سب بارگاہ امیر مین پہنچی ہین اور امر قصد کرکے
باہر گیا ہی کہ ای امر آج پہلی تاریخ ہی اگر آج کچھ تمہاری بات آیا تو سارا مہینا خوب گذریگا یہ سوچ
کے چلا جاتا تہا کہ سامنے سے امیہ امر کا باپ اونٹ پر سوار چلا آتا ہی امر نے کہا ای امر باپ ہوئی کوئی آج
جو آج تمہارا دن خالی گیا تو سال بہر کچھ بات نہ آئیگا یہ کہکر صورت بدل کے امیہ کے سامنے آیا اور کہا
او شتر سوار کہ بارہ اور اونٹ پر سے اوتر او امیہ نے کہا مین کہ یہ سچے نام امیر کا لایا ہون تو کون ہی تو یہ
یہ باتین کرتا ہی آیا میرے بیٹے سے تو نہین آگاہ امر نے کہا تیری یا بیٹی کا کیا نام ہی یا اوسنی کہا شاہ شہریار
شاہ جہان امر عیار امر نے کہا مین کیا مال اوسکو جانتا ہون بس اسمین تیری خیر ہی کہ اونٹ مجہکو دیدی
اوسنے کہا کیا بکتا ہی امر نے ایک ٹہوکر مین رسکر مارا وہ برابر سے جو اوٹہا نکل گیا امیہ نے مارے
خوف کے اونٹ دیدیا امر نے کہا کپڑے بھی اوتار امیہ نے کہا او عزیز کیا مین ننگا ہو جاون کپڑے تو
نہ لی پہر امر نے چہڑ مارا کپڑے بھی دیدیے امر نے ایک لنگوٹی امیہ کو دی کمر باندی امیہ نے چادر سے باندلی
اور روتا پیٹتا لشکر امیر مین چلا امر تو پہلے بارگاہ امیر مین آکر امیر کے سر پر کہڑا ہو رہا اتنی مین وہ بہی روتا امیہ
پہونچا امیر نے کہا او امیہ یہ کیا ہوا لیکن جب امیر پاس آنی لگا تو کسی کی چادر مانگ کے اوڑہ لی تہی
امیر نے کہا یا امیر مجہی کسی نے تمہاری زیر قنات معہ شتر لوٹ لیا امیہ نے امر سے کہا او امر دریافت کر کون
ایسا تہا کہ اوسنی ہمارا خوف بھی نکیا اور اسکو لوٹ لیا امر نے کہا یا امیر مین کیا جانو امیہ نے کہا او امر
میری یا سر پر تو بات رکہہ کہ تو نہین جانتا سبب تو امر لاچار ہوا اور کہنی لگا یا امیر مین آج عہد کر گیا تہا
کہ جو مجہی ملیگا اوسکو مین لوٹونگا تاکہ مہینا خالی نجاوی امیہ نے کہا مجہی سے سونہ لعنت مجہکو تو نے
اپنی باپکو لوٹا بہین اپنی سکے اور سب حیران ہوئی کہ امر سے خدا کی پناہ ہی کہ جو اپنی باپ کا نہوا اور کسی
کی کیا اصل ہی امر نے کہا یا امیر شتر بہی اور کپڑے بہی حاضر ہین میرا شگون ہوگیا یہ کہکر امر نے
سب دیدیا اور امیہ نی قبلہ کیطرف موہنہ کرکے امر کو سنا کہ اسطرح مجہہ پہ تیرا لڑکا

بیٹا شاید ہوگا کہ اوسکا نام بہی امیہ ہوگا وہ امر کو لوٹیگا دعا بابکی امر کے لئے قبول ہوئے
غرض اوسوقت امیہ نے نام امیر کو دیا اور تہمین کعبہ والون نے لکہا تہا کہ یا امیر شداد زنگی نے زنگبار
کی بیٹی پر عاشق ہوکر مانگنے لگا کہ اپنی بیٹی مجہی دی یا زنگبار زنگی نے کہا ایک شرط سے دیتا ہون
کہ تو جاکے کعبہ کو خراب کر تو وہ شداد زنگی ہمراہ فوج لیکے چڑھ آیا ہی ہمنے اوس سے سات روز
کی امان مانگی ہی اور قلعہ بند ہوکر بیٹھی ہین تو یا امیر اگر آتا ہی تو جلدی آ اور خانہ کعبہ کو اور ہمکو بچا او
امیر نے یہ سنکر امر کو کہا بلدی لشکر تیار کرو کہ اب مین نہین رہ سکتا اور یہان امیر نے بہمن کو اپنا نائب
کیا بجائی اپنی لندہور اور سب سے کہا کہ جسطرح میری اطاعت مین تہی اب بہمن کو جانتا یہ کہکر بہمن کو
اپنی جگہ مقرر کرکے امر کو اور امیہ کو ہمراہ لیکر طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئی اور یہان امیر تو ہوچہ بہمن کو
جانتی ہین کہ گوئی تہی دلمین اپنی بہت خوش ہوا اور کہا نوبین نے تو مجہہ کہین کہا نہ کہا تہا اگر او نکا
کہنا مانتا اور جان و مال سب جاتا اب روز بارگاہ سلیمانی مین آکر بیٹہتا ہی اور سب خبر آکرتی ہین اور سب
پر حاکم امر حاکم ہی کہا سمین نوبین بہمن کو صحبت مخنک کی اوٹہا چکی ہین اور مسلمان بہی نہین
ہوئی ہی از ترس جان سی بہی ہین اور جلتی ہین آخر کو حرکت شیطانی شروع کی کہ سفر بہمن کو بہکانا
شروع کیا او کہا اب تو مالک ہی جو چاہے سو کر اور ملکہ مہرنگار کا ذکر کرنا شروع کیا کہ حمزہ بڑا نفیب ور ہی
کہ ایسی عورت کہ آج دنیا کے پردی پر مثل اوسکے نہین یہانتک روز تعریف کی کہ آخر کو بہمن نے کہا
کہ بہلا مین کیونکر دیکہون نوبین نے کہا کہ توربانو سے کہو کہ اپنی باغ مین دعوت مہرنگار کی کرے
جب اوس باغمین آئیگی تمکو دیکہہ لینگے بہمن نے توربانو کو بلاکر کہا بہنا تمکو لازم ہی کہ جیسا مہرنگار
تمہین پیار کرتی ہی تمکو بہی لازم ہی کہ اپنی باغ مین اوسکی دعوت کرو کسی ڈہنگ کی ہو توربانو نے
کہا اچہا اور مہرنگار سے بات بازدہ کی غرض کی کہ لونڈی یا امیدوار ہے کہ حضور میری باغ مین چلیے اور دعوت
قبول کیجئی مہرنگار نے کہا مجہی مناسب نہین ہی کہ بے حکم حمزہ کے مین گہر سے قدم نکالون اگر تمکو یہی منظور ہی
تو امیر سے رخصت لیا ہوتی یہ جو توربانو نے سنا چپ ہوکر رہ گئی کچہ جواب نہ دیا ملکہ مہرنگار نے
جو دیکہا کہ اسکو بڑا صدمہ ہوا محبت تو بہت ہوگئی تہی رنج اوسکا گوارا نہوا اور ملکہ نے کہا کہ اگر
امیر حمزہ بہی اجازت دیتا تو مین چلون لیکن تو جاکے حمزہ سے کہہ کہ وہ اوس سے اجازت لی

تور بانو ورنج پاس آئی اور کہا کہ تو امیر حمزہ سے مہرنگار کی اجازت لے جو ورنج تو اسکی کیسی ممنونانی
کہا اچھا جب امیر حمزہ آئے ورنج نے کہا کہ اپنی سنا تور بانو ملکہ مہرنگار کی اپنی باغمین دعوت کیا
چاہتی ہے تو ملکہ نے کہا کہ امیر تو نہین ہین کیونکر جاؤن اگر او نکا فرزند اجازت دے [illegible] تو کیا مضایقہ ہے
یہ سنکے مہرنگار پاس آئے ملکہ نے کہا اے فرزند تو کہا جائے حمزہ کیا اگر رخصت دی تو مین تور بانو کی دعوت
قبول کرون امیر حمزہ نے کہا حضور کو اختیار ہے غلام سے کیا پوچھتی [illegible] الغرض جب تور بانو نے دیکھا
کہ ملکہ راضی ہوئین دعوت مہرنگار کی تور بانو کے باغمین سنو القصہ تور بانو نے باغمین اکر تیاری دعوت کی
کی اور باغ کو نور سے ایسا اس اقلیم مین ایسا ہی کہ لوگ اوسکو بہشت دنیا کہتے ہین تمام باغ مین شادیانہ [illegible]
اور آتش بازی کی تیاری کی اور اکر مہرنگار کو تور بانو باغمین بعد امیر حمزہ اور تمام پہلوان امیر کو لائی جب
دروازہ باغ پر مہرنگار کی سواری پہونچی امیر حمزہ اندر باغ کے گئے اور ساری باغ کو [illegible]
کیا بعد مہرنگار کو باغمین اوتار مسند پر اکر مہرنگار بیٹھی ناچ ہونے لگا اور گرد باغ کے عادی [illegible]
سواری کی فوج نے باغ کو گہیر لیا کہ پرندہ پر نہ مارسکے اور یہ رخصت عادی کیا اور امیر حمزہ [illegible] نہین جا سکتا
کہ اسمین خبر بہمن کو پہنچی زوبین و بہمن کو ہوئی کہ مہرنگار باغمین آئی بہمن نے زوبین سے کہا کہ [illegible] صورت
مہرنگار کی دیکھین زوبین نے کہا کہ ڈاڑھی سو مونچھین منڈوالی تو چل کر دیکھی بہمن نے کہا [illegible]
زوبین سے [illegible] اور اسمین [illegible] صورت دیکھی اور اسکو [illegible]
تو سارا مطلب رہ جائیگا بہمن سے کہا اگر مہرنگار کو دیکھنا ہے تو جلدی سو منڈوالی [illegible] کہا اچھا
یہ کہنا تھا کہ زوبین نے اپنی ہاتھ سے بہمن کی اور اپنی داڑھی مونچھین مونڈین اور صورت
گدہنون کی بنائی اور لہنگا پہنا اور سر پر ٹوکرا دودہ دہی کا رکھکر دونون باغ کی دروازہ پر آئی لوگون نے
روکا اور عادی نے کہا کہ یہ باغمین جانیکو کہتی ہین عادی نے پوچھا تم کون ہو اونہون نے کہا میان
صاحب ہم دو بہنین تور بانو کو دودہ دہی دیا کرتی ہین اور محل مین قدم رکھنے والی ہین عادی [illegible] امیر حمزہ سے
کہلا بھیجا کہ یہ دہی والیان باغ مین جانیکو کہتی ہین جیسا اپکا حکم ہوا امیر حمزہ نے تور بانو کے لوگون سے
پوچھا اونہون نے بیچے کہا کہ ان صاحب یہ آتی ہین امیر حمزہ نے کہا تو جانے دو یہ دونون باغ
مین گئے جا کر دیکھا کہ ہزار ہا مرد و زنان روشنی کر رہی ہین یہ دونون بھی ٹہلنے لگے

سر پر سے ٹوکرا پہینک کے کہ یہ ہم وہی ہین اور وہان تور بانو نے مہرنگار سے عرض کیا کہ حضور
چل کر سیر روشنی اور آتش بازی کی کرین مہرنگار کو تخت پر سوار کر کے اور آپ پہلو مین
تور بانو چلی مہرنگار سیر کرتے ہوئی سامنے بہمن و غیرہ کے جب آئی اور نگاہ بہمن کی پڑی [illegible]
رہ گیا اور تیر عشق کا لگا زوبین نے کہا کہ چپ رہو ایسا نہو کہ کوئی اس [illegible] اپنے کہا میری جان
جاتی ہی زوبین نے بہمن سے یہ حال اسکا دیکھکر باہر اسکو لائی اور کنور کو گئے اور یہان ملکہ مہرنگار
نے کہا میرے کلیجہ مین درد ہوتا ہی مجکو گہر لے چلو [illegible] تور بانو تو میری قضا آئی ہی [illegible] نا محرم کیا
[illegible] گیا ہے تور بانو اور سب حیران ہوئے اور سارا سامان دعوت خراب ہوا اور مہرنگار
سوار ہو کے اپنی [illegible] گیا مہرنگار نے کہا اب [illegible] پڑی تھی تو پہونچے
[illegible] العیاذ تو نکل گئی ہے اگر مہرنگار سے کہا [illegible] سبکی تلاشی لی [illegible] کوئی نا محرم نہ تھا
اپنے [illegible] ہرگز [illegible] گئے اور وہان تین دن تک بہمن و زوبین [illegible] دربار مین نہ آئے اور چوتھے
دن جو بہمن آیا نقاب ڈال کے لوگون نے زوبین بہمن سے دیکھا کہ ڈاڑھی نہین ہی اور بہمن کے
نقاب [illegible] سب [illegible] حیران ہوکر [illegible] لگے کہ چوتھے دن بہمن بیچ نقاب آیا
تو [illegible] غرض بہمن نے زوبین سے کہا اب مین کیا کرون اسنے کہا کہ [illegible]
نکال دی بعد امیر حمزہ اوسوقت محل مین مہرنگار کی جاتا ہی اسنے کہا کہ [illegible] عادی کو اسکے لوگون نے
کسی کو ملا [illegible] بہمن نے عادی کو نکال دیا کہ دربار مین نہ آوے اور نہ کوئی تیر [illegible] کا
آدمی [illegible] امیر شاہ [illegible] الغرض معہ عرب عادی وغیرہ
سب [illegible] نکال دیا [illegible] امیر حمزہ کو بھی کہا کہ تم بیج دربار مین نہ آؤ امیر حمزہ اور
سب [illegible] امیر حمزہ نے [illegible] اور دربار مین آئی بہمن نے کہا [illegible] امیر حمزہ
تو کیا [illegible] امیر حمزہ نے [illegible] بہمن [illegible] نکل [illegible] اور سب
پہلوان امیر کے [illegible] دربار مین آئی اور [illegible] جو حال زوبین نے دیکھا بہمن کو لیکر
شہر [illegible] گئے اور یہان [illegible] زوبین نے کہا کہ تور بانو کو بلا کر اوسکو [illegible] قدم [illegible] اور کہو کہ
مہرنگار کو [illegible] بہمن نے تور بانو کو بلوایا اور [illegible] پہلوان [illegible] کہ اگر تور بانو

انکار کرنے مار ڈالنا اور نوربانو سے بہمن نے کہا مینے مسلمانی چھوڑ دی اور کہا تو نے کہ بہ سر حمزہ نے جنگ کیا
ذلیل کیا اگر تو میری دختر ہے تو لات کو سجدہ کر نوربانو تو عقلمند ہے اسنے کہا ای باپ ہوا کیا دین
میرا دین زرد ہین نے بت منگا کر کہا سجدہ کر اسنے ہین انگلیونکی محراب بنا کر سجدہ کیا اور دل مین کہا کہ یہ ہوتا
ہی کہ مینے تقیہ کیا اور سو وقت بہمن نے کہا تو ای دختر اصل تو یہ ہے کہ مین یا نہین مہر نگار کو دیکھا ہی اور عشق
ہونا تو اوسکو پہر واری یا تب تو نوربانو خفا ہوئی اور کہا کہ یہ طاقت ہی کہ مہر نگار کیطرح لگی اور اپنے باپ
ان شیطانون نے تمکو خراب کیا ہی اور مین تو مسلمان ہوں مینے تقیہ کیا تہا اور جو برج مین
آئے تمسے لڑی یا ہیہ جو ہان سے پہلوانون نے سنا تلوارین کہینچکر نوربانو پر آگرے اسنے بہی شمشیر سنبہالی
لے اور بہت سے لوگ قتل کر کے باہر نکلی اپنے گہوڑے پر چڑہی اور لوگون نے گہیر لیا تلوار چلنے لگی اور نوربانو
معہ گہوڑے زخمی ہوئی کہ سامنے سے اسکا بہائی طوفان بن بہمن آیا اور تلوار ماری نوربانو نے خیال دیکہ
ایک ہتہ جو مارا سر پر پلنگ سے نکل گیا اب تلوار چل رہی ہے اور دو کوس تک نوربانو زخمی ہو کر
آئی اب حال غیر ہونے لگا اور عمارا نکہتے لگی کہ سامنے سے نعرہ امیر بن حمزہ کا ہوا امیر حمزہ نے لشکر سکو بچالیا
اور نوربانو کو لیکر اپنی لشکر کو چلے اور خیمہ مین مہر نگار کے آئے اور نوربانو کے ٹانکے لگوائے نوربانو نے سارا حال
باتین بہمن کا جاننا اور ملکہ مہر نگار کو دیکہ عاشق ہونا اور بلانا اپنا اور سجدہ کرنا اب کو اور بیر لڑنا اور بہکے
بہائی طوفان کا مارنا یہ سب بیان کیا اور کہا ملکہ صاحب اب سچ کہتی ہین کہ نام کا سامنا ہوا
بس ہوا امیر حمزہ نے سنا آگ ہو گئے اور کہا انشاء اللہ عنقریب اسکی تلافی ہو گئی تو کیا امیر کو جواب دینگے اب
بیان تو یہ حال رہے اب دو کلمہ امیر کے سنو اور وہان جو امیر کعبہ کو چلے باسٹھ ہزار تیرانداز مقبلی کے
ساتھ لیے ہوئے چلی جاتی ہی اور وہان جب سات روز گذرے لندھور زنگی نے طبل جنگ بجوایا اور
بارہ ہزار فیل جنگی ہتی جرتی ہوئی ساٹھ ہزار سوار لیکے کعبہ پر حملہ کیا ابو طالب نے حکم کیا کہ توپین
قلعہ پر سے توپ و تیر ناوک کے چلنے لگی چار گہڑی توپ ماری کہ دھوان دہار ہو گیا اوس وقت ابو طالب
نے کہا کہ ہات روکو دیکہو تو کیا کوئی گولا یا تیر قضا کا نہ لگا ہو گا تو تمکو مورد کا اور دہوان ہر طرف ہو دیکہا
کہ ہزارون تو اور مر گئے لیکن لندھور زنگی خندق پر کہڑا ہی فیل پر سوار گرز ہات مین اور فیل کو دیکہا کہ
واسطے سجدہ خانہ کعبہ کے تین مرتبہ جہکا لندہور نے خفا ہو کے فیل کو ایک گرز مارا کہ تو نے مجھے ذلیل

کیا اور میرا

۱۳

کیا اور میرا بیٹے سر سجدہ کیو جہکوایا فیل پر سے کودا اور گرز ہات مین لیکر چلا اور بیان سب دعا
مانگنے لگے کہ اے زبردہ بیان گردی بر خواست لوگون نے دیکہا کہ امیر آئے اور پکارے باش باش
اونسے پہر کر دیکہا کہا تو کون ہے امیر نے کہا مین حمزہ صاحبقران اوسنے گرز مارا امیر نے گرز کو آتے
ہوئے پکڑ کر ایک جہٹکا مارا چہین کر پٹک دیا اور کمر بند مین ہات ڈال کر اوٹھا لیا اوسنے کہا
امان اور بخوشی جان سے مسلمان ہوا امیر کعبہ مین آئے سب سے ملاقات کی اور انکو
لندہور زنگی ہاتھ گیا بعد کئی روز کے امیر نے خواب پریشان دیکہا اور امیر سے کہا امیر بے پریشان
ہوا اور کہنے لگا کہ یا امیر اب چلو ابو طالب وغیرہ نے امیر سے کہا وہ بہاگ گئے ہی جب آپ چلی جائینگے
تو وہ پہر آجائیگا امیر نے کہا اب وہ نہین آئیگا اور اگر آوے تو مجہے خبر دینا یہ کہکر سب سے رخصت ہو کر چلے
اور بیان بہمن نے چل کر طبل جنگ بجوایا خبر امیر حمزہ کو ہوئی اونہون نے بہی طبل بجوایا صبح کو دونو
لشکر میدان مین آئے دو شیر سالار بہمن کے دست راستی و چپی نکلے امیر حمزہ کے ہات سے مارے
گئی شام ہو جاتے طبل باز گشت بجوایا کہ آج بڑا شگون ہوا اور کئی روز ہاری امیر حمزہ کے اور طبل جنگ
بجوایا روز بہمن نے کہا بہمن کو صلاح دی کہ امیر حمزہ کو جو واسکا و کتارہ کا ملی کو کہا جرالدا اور اوس انکو
جو مہر نگار پاس ہی امیر حمزہ اپنی خیمہ مین ہے اگر مہرالی کیا پہلے تو جہاں کہ امیر حمزہ کو قتل کرین
بہمن نے منع کیا کہ شاید مہر نگار مرے ہات آوی اور وہ مجہے اپنی جی کو طلب کرے یا تو کیا کروںگا
قید کرو امیر حمزہ کو تو قید کیا اور طبل جنگ بجوایا جو پہلوان امیر کے تہے اونہون نے اگر مقابلہ کیا
بہمن نے بہت لوگ زخمی کئی اور زرہ بین بہمن بہی باری باری نکلتے ہین اور لڑتے ہین ہر ایک کو
زخمی کرتے ہین اب لشکر امیر بیدل ہوا الکر وہ بہمن نکلا ہی اور للکار رہا ہی کہ دیکہا ایک نقاب
دار یا دلاور پوش آیا اور بہمن کو اور زرہ بین بہمن کو زخمی کیا اور بہت سے کتوریا قتل کر دیے
اور تمام کتوری نقاب دار پر آ گرے یہ جو لشکر امیر نے دیکہا سب بہی تلوارین پکڑ کے لڑنے لگے
کہ ایک تیر لگ کر نقاب دار پر لگی کہ بند نقاب کٹ گیا لوگون نے دیکہا کہ نوربانو ہی اور زرہ مین زخمی
تو ہو چکے تہے جو جو لشکر امیر اور نقابدار کا اور زرہ بین نے طبل باز گشت بجوایا اور چلے گئے اور بیان
صبح کو اور مہر نگار کا امیر حمزہ کہا واسطے عجب حال ہی اور دوسری یا روز کی یا آہ لیکا ڈہی نوربانو کو

ملکہ سے کہا کہ تمام حصار بہانے کی نہ منزل ہی یا اور وہ میرے عمل میں ہی اب وہاں چلیں بلا سے
ایسا تو ہو گا کہ ایک کو بھی نہ آسکے گا ملکہ نے کہا یہہ تو سچ ہی لیکن ایک دفعہ تو باہر جا کے نامزد کا
سامنا ہوا ہی سا محمد اچھا ہیگا وہ ہو گا اور وہاں زوبین بہمن نے صلاح کی کہ سب شب خون مارے تو
یہاں سے خیمہ مہر نگار کے گرد واسطے حفاظت کے مبارک ہیلدار سے حکم کرے کہ سات خندقیں
بنیاں سوت کہدوائیں ہیں اور وہ دو پہر رات گئے شبخون چلے بہمن ہاتی پر سوار زوبین پیچ گیا دو ان
ہر سوار فوج کتو اور کالمی ایلک قریب جو دو لاکہہ آئے اور اوس روز تلایہ سلطان بخت مغربی
اور قارن بخت مغربی ساتہہ ہزار سوار لیے پہرے تہے کہ سامنے سے فوج دیکہا بی بی سلطان
بخت مغربی نے حکم کیا کہ روشنی تلائی کے زیادہ کرو اور پکارے کون ہی اور دہرے روشنی ہوئے
دیکہا کہ بہمن شبخون آیا کیسے تلوار چلنی لگی خبر تمام لشکر کو ہوئی جو سوتے سے اوٹہا تلوار لیکر
دوڑا تلوار چل رہی ہے اور وہاں جو خیمہ مہر نگار ہے خندق کہود یا تہا پیچہے خندق پہر گوہر ملک
اور ملک اپنی لوگ لئے کہڑا ہی اور دوسرے پر ابو العابدین گرد طوق گرد بر ان نیر سے پر جید
لجبار چلپی عبد الغفار چلپی ہو تہا پر رستاش بہادر ہوتا تہا اپنی لوگ ہو تانی اپنی کہڑا ہی بیٹہے ہوئے
بر محمود شاہ استنبولی تہا بر مقبل ساتوں بر منقال شاہ مغربی اور ریحان شاہ مغربی
بر خواندہ مہر نگار قریب دروازہ خیمہ اپنی لوگ لئی کہڑا ہی اور وہاں تمام لشکر امیر لڑ رہا ہے
کہ اسمین صبح ہو گئی لاش پر لاش دونو طرف گر پڑے کشتے کے پشتے لگ گئے اوس وقت زوبین
بہمن نے کہا اے بہمن ہم تو یہاں لڑتے ہیں تو خیمہ مہر نگار پر جا اور اوسکو کسی طرح نکال لا
بہمن نو ہزار سوار لیکے خیمہ پر چلا پہلے گوہر ملک سے تلوار چلی بہمن نے اونکو زخمی کیا اور سب پر
لاش کافرونکی بہی اور مسلمان شہید ہوئے وہ خندق پاٹ گئی اور بہمن آگے بڑہا اور کچہہ ہزار جو
اوسکے ساتہہ آئی تہے وہ لڑنے لگے اور باقی سوار پیچہے تہا بہمن کے چلا اسطرح بہمن نے پانچ خندقیں طی
کیں چہٹی خندق پر مقبل تہا پکارا باش باش او کافر کجا میر دیا اگر مقبل تیر مارے تو کام تمام
کرے تلوار کہینچ کر مقبل بہمن پر آیا بہمن نے دیکہ ہات مارا تا دو ابرو اوپر آ اور اوسکو پہی زخمی کرکے آگے ہوا خندق
پر ہیر غار ریحان شاہ کو پہی زخمی کیا لوگ تو اسکے جو ساتہہ پہونچی تہی لڑنے لگے اور بہمن نے

دو تنہا کے اندر چلا گیا معہ گنبد کے اور وہاں ملکہ مہر نگار قباد شہریار کا اوس بکرے پہونچ گیا اور یہہ
کہتے ہیں کہ امان جان نجیب جانے دو دیکہی ہو کیا غل ہے اور اگر وہ نامحرم اندر چلا آوے تو اچہا ہوگا اب
یہ نہیں جانے دیتی اور سب خواصیں روکتی ہیں اور تو بانو زخمی ہے لیکن جب دیکہا کہ
بہمن اندر چلا آیا معہ اپنی گنبدی کے تو ربانو اوٹہی کہ زخم کے ٹانکے ٹوٹ گئے کہ اسمیں قباد نے بہمن کو دیکہکر
ایک ہنگامہ کرکے کہ اس تو مہر نگار کے ہات میں رہ گیا اور آپ نیمچہ لیکے دوڑے اور پکارے او کیدی کافر
جہ حرکت بہت دور ہو ملعون اور بہمن جو اندر آیا تہا اوسکی نگاہ مہر نگار پر سے قباد کی طرف
کچہہ خیال نہ کیا گستاخ گیارہ برس کا اور کاہے بکتے ہو اور قباد نے ایک نیمچہ بہمن پر مارا اوسکے گمتا ہے
ہات نکلی اوس کٹ گئی اور یہاں تک قباد نے نیمچہ مارا کہ بازو سے تا کمر قیمہ قیمہ بہمن کو کیا اوتو
بہمن نے دیکہا کہ اس لڑکے نے تو مجہے زخمی کر ڈالا بہمن نے ایک تلوار قباد پر ماری قباد نے
خالی دیکر ایک ہات مہر اپنا اوسکے کلی پر کہ کٹ گیا اور وہ بیاہ گیا اور زخمی سے قباد نیمچہ مارے
چلے او گنبد کو نیمچہ مارا کہ اوسنے سکندری کہا کہ یا اور بہمن نیچے گرا اور بہر ہے اور نیچے قباد نے تارے
بہمن کو خوب زخمی کیا اگر زرہ نہ ہوتے تو قباد نے قتل کر ڈالا ہوتا اب بہمن گرا اور کوئی جو گر
گئی ہے گنبد پر سوار نہ ہوا گیا اپنی او گو ثبات نے نیچے سوار کرا اسکے لوگوں نے پکڑ کے سوار کیا اور بہر باہر بہاگا
اور قباد پیچہے باہر نکلی ریحان شاہ نے جو دیکہا زخمی ہے وہ پیچہے ساتہ ہوئی اب جتنے کہ پہلوان
زخمی تہا پیچہے سب ہمراہ قباد کے ہوئے اور ملکہ مہر نگار دروازہ تک دوڑتی پہونچی چلائی کہ اے میرے صاحب میرے فرزند کو
پہیر لاؤ اور کہا اپنی بالوں اوس ملعون کو تو نے مارا اور پکارا قباد کب سنتے ہیں چلے جاتے ہیں اور بہمن جو تون
خندقوں سے نکلا اور بہاگا اور لڑکو کی لی زوبین بہمن کو خبر ہوئی کہ بہمن اندر خیمہ کے گیا اور وہاں سے ایک لڑکے
کے ہات سے بہاگا ہے اور یہاں سے بہاگا تمام فوج کا کٹ گئے سرنگوں ہوا بہمن کو جو بہاگتے دیکہا تمام فوج کتو
و کالمی سب بہاگی اور قباد پیچہے پیچہے چلے یہہ سب کتو میں بہاگ کے آئی جا چہپی تہے کہ یہہ خبر
ہوئی کہ قباد تمام لشکر لئے چلا آتا ہے یہ سب دوسرے دروازے سے بہاگے اور قباد معہ لشکر
شہر میں آئے دیکہا کہ سب بہاگ گئے قباد نے چاہا کہ جہاں بہاگ کے جائینگے میں بغیر قتل کئے
نہ چہوڑونگا کہ اسمین کچہہ لوگ آئی اور کہا قید امر تمزہ کے بہار یا پاس ہی قباد خوش ہوا

اور کہا لاؤ امر حمزہ کو لائی قید مین گرفتار امر حمزہ نے قباد کو نذر کیا قباد قید دیکھکے رونے لگے اور کہا
جلد ابن گر بلاؤ عجب تہنگ آہن گر آوین امر حمزہ نے قید توڑ ڈالی قباد دیکہنے لگا اور کہا ای بہا جای
چلو جہان تک کہ یہ گیدی آجائیگا یہ اسکو قتل کئیے نہ چہوڑونگا امر حمزہ نے کہا ای شہریار یہ زوال
امیر کا نہین ہے اب آپ یہان سبکو مسلمان کرین اور اوسکی خبر منگاؤن جہانکی خبر آوی وہان
چلے غرض تمام بت خانہ کعبہ والی مسجد وکنکی بنا ہوئی سارے کتور کو مسلمان کیا اور ملکہ مہر نگار
وہان بائیس تیس کتور سے بیٹھ رہی تھے کہ خبر گذری کہ ایک صاحبزادی نے بلایا ہی اور تمام شہر کو
لے لیا ہی اور بجمن وغیرہ کو بہگایا ملکہ تمامنہ مین سوار ہوکے سبکو ہمراہ لیکے کتور مین داخل مکان بجمن مین
ہوئی عیش عشرت ہونے لگا اور یہان جو امیر حمزہ آئے دیکھین کہ ہزار لاش پڑی ہی اور لہو جم گیا
ہے اور گدہ اور چیلین اور کوئی گوشت کہا رہی ہین اور بدبو آتے ہی امیر بولنے لگی اور امر سے کہا ای بہہ
کیا ہوا کہ تمام لشکر کا پتا نہین ہے دیکہا کہ چند آدمی گہاس کہود رہی ہین امر کو امیر نے بہیجا کہ
انکو بلالا امر جو گیا وہ بہاگ گئے کہ بلا نکس آیا ہی امر پکارا کہ ارے بابا مین آدمی ہون اور تمکو امیر بلاتا ہی یہ جو
اونہوں نے سنا نزدیک تو امر کے آئے دور سے ابھی لاٹہیو نکو زمین پر بیٹھنے لگے جب امیر نے آپ سے
کہا کہ اسمین امیر بیٹھے آئے اور سو پوچھا کہ یہ لشکر کیا ہوا اونہوں نے کہا سب کتور مین مین تو نہیں کچھ
معلوم اتنا جانتی ہین کہ بجمن وغیرہ نے اپنی ڈنڈی سونٹی اور لاٹھیان چلا کے سب ...
اور دین سے پہر گیا اور شبخون مارا ایک لڑکا تو برس کا سن یا کیا وہ پہر سکہا اوسنے بجمن کو اور سبکو مارا
اور بہگایا اور شہر کتور مین لیکے سب کتور مین ہے یہ جو امیر نے سنا امیر طرف کتور کے چلے راہ مین امر سے امیر نے
کہا کہ یہ بجمن نے کیا کیا تمکو تعجب ہے امر نے کہا یا امیر تم جانتی ہو کہ دور مین بجمن مثل بختک شیطان ہین
کیا عجب ہے کہ اونہوں نے بجمن کو بہکایا ہو اور امر حمزہ اور قباد کو خبر امیر کے آنے کی ہوئی سب آئی امیر کو
مجرا کیا اور شہر کتور مین داخل کیا اور مین کا امر حمزہ نے امیر سے بیان کیا اور جب امیر محل مین آئی تو وہان
تو بانو نے سب حال اول سے آخر تک بیان کیا امیر سنکے بہت خفا ہوئی اور جاسوس بہیجی کہ خبر بجمن کی
لاؤ اب کتور مین امیر ہین اب دو کلمہ داستان نوشیروان کے سنو کہ جب یہ بہاگا تو راہ مین
شہر کئی منزل پر عنبر حبشی کا سنا پانچ لاکہ فوج حبشی کے سب عنبر نے جو سنا کہ نوشیروان جاتا ہی یہ

اپنی فوج لیکے آیا اور نوشیروان کو پکڑ کے لے گیا اور اپنی گہر مین جا کے نوشیروان کو ایک تہخانہ مین بند کیا اور سبکو نوشیر
وان کے کہا کہ اپنی کہو اور ایک سیج جالو بچہا اپنی پاس رکہا کہ اگر تو شاہی کا تو مارونگا بلکہ ایک آدمی سے بچہا
یہہ ہوا کہ نوشیروان ماری خوف کے اپنی بیٹی سارا حال نوشیروان نامی کا یعنی امیر حمزہ کا اور اپنا قصہ بیان
کرنا شروع کیا اب یہہ تو روز اس سے سنتا ہی اور بختک بزرجمہر کو لیکر مدائن مین آیا اور سب
سنا جانا کہ نوشیروان کو پکڑ لے گیا اور کتاب بند مین بختک نے سب کے نام پر دیکہا کہ فلانا فلانا کو جمعین فتح
ہوئے گا اسنے نکالا اور سو فقت بختک نے خواجہ بزرجمہر سے کہا کہ آپ دیکہین کہ کون نوشیروان کو لا دیگا بزرجمہر
نے جو دیکہا کہا سوای امیر حمزہ کے کوئی نہین چہڑا سکیگا بختک نے بزرجمہر کے نام سے امیر کو
نامہ لکہا کہ یا امیر نوشیروان کو چہڑا لاؤ یہ جو خبر امیر کو اوس زمانے مین ہوئی کہ امیر خانہ کعبہ پر تھے اور
شداد زنگی کو فتح کر چکے تہے کہ نامہ پہونچا امیر سنکر چلے اور راہ مین اکثر امر کو بہیجا کہ تو کتور جا کہ دیکہی
خواب پریشان دیکہا ہے خبر لا امر تو اودہر چلا امیر اشقر پر سوار تنہا عنبر حبشی کے شہر مین پہونچی اور سبکو
اوسکے محل کے نیچی آئے اشقر پر سے اوتر کے کمند ڈال کے اوپر گئے دیکہا کہ عنبر تو سب سوتے ہین اور نوشیروان
تہخانہ مین قید ہی نوشیروان نے جو امیر کو دیکہا کہ اگر شاہ کو چہڑا امیر حمزہ مارنے والے ہین یہہ سمجہکر کہا کہ مین تجہے
کہ چہڑا دون اور حمزہ تو مسلمان آیا جب امیر نے کہا مین تیرا پالا ہی نکلوا یا ہون جب سب سوتے ہوا اور
امیر آئی اور شہر اوتارا چلے اور سے راہ کمند سے اوتری اور سب درخت کے پاس اشقر کو چہوڑ گئے تھے دیکہا
کہ اشقر نہین ہے یا امیر نوشیروان کا پچہڑا درخت سے بندہا ہوا ہی اشقر کو جو دشمن نے چلا یا تک امیر نے نوشیروان
کو صبح ہو گئی اور وہان جو عنبر کی آنکہ کہلی دیکہے تو تہخانہ مین اپنی حکم کیا کہ ڈہونڈو دیکہا کہ ایک درخت تلے
کہ یہی لوگ لے آئی اسپ نوشیروان کے لیے جو نیچی کون لی کہ بتا یہہ تو ادہنے کہا جب اسنے مارا تو کہا حمزہ آیا
اور لے گیا اوسنے کہا تو نے جہٹے شتکا دیا اسنے کہا مین نے خود سوتا تہا جب وہ لے گیا تو میرے آنکہ کہولے
پہر مین کیا کہ وہ تجہے چہڑا کے آیا سنا یہہ جو اسنے سنا دلمین کہا کہ حمزہ بہادر ہے کہ پانچ لاکہ سے نکالا
اور میرے مکان مین آیا حکم کیا کہ جہان حمزہ ملے پکڑ لاؤ اور امیر حمزہ کو دو مین غضب ہوا کہ اشقر نہین ملتا
صحرا صحرا لیے جاتے ہین اور اسمین اشقر عنبر کی فوج مین کئے پر سبہ آیا بلکہ گہوڑے نے عنبر کے لوگ عنبر نے
بہت سا مارا کہ اسکو پکڑ مین نکل گیا آخر ایکدن امیر کو صحرا مین رہتے ملا اور وہ بہ اور یہ اس

کی شدت ہوئی گرز و اور ہتیار سب چلنے لگے امیر نے ایک ایک تیر او تار کر ہر جگہ پر پہینک دیے
اور آپ ایک گرز اوٹہا لیا اوسکی میخ نکال لی کے واسطے بچاؤ کے آفتاب کی گرمی کے کہ گرز اہیب بڑا اور
امیر سے گئے اور امیر کو جو کنور کو بہی ماتا رہا ہے اسکا دل اپنے گہبرایا خواب اپنے بیٹے دیکہا کنور کو جو گیا
امیر کی طرف پہر آیا تو امیر نے چہرہ پہر جلا جاتا ہا کہ یہاں پہونچا تو دیکہا کہ امیر کے ہتیار پڑے ہیں امیر آگے جو پڑا دیکہا
کہ امیر کے پاؤن اور دامن تو باہر ہیں اور آپ دلدل میں امیر رونے لگا اور تمام بیٹہ بٹہا کہ امیر کو نکالا اور دامن سے
ہوا دی اور پانی چہڑکا لیں ہیں تا سونہہ میں چوایا امیر نے آنکہ کہولی اور سارا حال اشقر کا بیان کیا امیر گیا اور ایک
صحرا سے اشقر کو پکارا کہ ای بچہ ارنائیس تیرا آقا بلاتا ہے اشقر آیا امیر اشقر پر سوار ہوئے اور آخر
کہا یا امیر اپنے لشکر کو چلو اگر ایسا ہی تو فوج لیکر آتا اور نوشیروان کو بہی بڑا تا امیر نے کہا ہی بہر اپنے
سنہ جاؤ نکالو امیر نے کہا میں عیاری کرتا ہوں امیر ایک ٹٹ بنا اور عنبر کے شہر میں آیا اور کہا مرے
خبر کرو کہ ایسے تماشے کہو بہیں دیکہے ہونگی خبر عنبر کو ہوئی امیر کو بلایا امیر امیر کو ساتہ لیکر دربار میں آیا
اور بلو نشو نکالے اور چلنے لگا اور قلابازی کہانے لگا اور امیر سے کہدیا تہا کہ تم برابر اوسکے جا بیٹہنا امیر تو عنبر
کے نزدیک تخت کے جا بیٹہے عنبر جو دیکہے کہ یہ کیسا تماشا ہی کہ اسکے ساتہ ہتیار بند سب جاتا ہے
کہ کہینچے امیر نے امیر کو اشارا کیا امیر نے نعرہ کیا عنبر نے اوٹہ کے تلوار ماری امیر نے چہین لی اور کمر بند
میں ہات ڈالکے سر سے بلند کیا اسکے لوگون نے جو دیکہا تلواریں کہینچکر امیر پر چلیں امیر نے بجائے سپر
عنبر کو سامنے کر دیا کوئی تلواریں عنبر پر پڑیں عنبر پکارا کہ ارے یار مجہے مارتے ہو سب نے ہات روک لیے
عنبر نے کہا امان امیر نے رکہدیا کلمہ پڑہ جانے سے بڑا لیکن امیر کے کہنے سے جب نوشیروان کو نہ چہوڑا تہا
عنبر کو بلاپنے شہر دیا امیر نے کہا مجکو تو اسکا چہوڑنا تہا اب میں جاتا ہوں تمہارا جی چاہے مسلمان رہو یا
اپنے دین پر غرض اسی بات پر لوگون نے عنبر سے کہا کہ اسکو جانے دو ہمیں اس سے کیا ہی اسکا
مارنا اچہا نہیں خبر اسکے لشکر اسلام کو نوشیروان کے لشکر کو ہوگئی پہر سب مارے جائینگے اور یہ بہی تو ہمارے
دین سے مزاحم نہیں ہوتا غرض امیر نوشیروان کو لیکر مدائن میں آئے اور تخت پر بٹہایا امیر کو سب نے
نجرا کیا اور تعریف کی اور نوشیروان نے امرا اور امیر کو خلعت دیا بہت بہاری امیر رخصت ہوئے
اور نوشیروان نے تخت سے کہا کہ کہیں امیر کی طرف سے مجہے شکایت نہ کرنا اور امیر کنور میں آئے

اور جب بیان

اور جب یہاں پہونچی تو وہ وقت ہنا کہ تمام لاشین پڑین تہین اور امیر دیکہکر حیران ہوئی اور کنور میں گئی
تجہے یہ تدبیرہ کیا تہا نوشیروان کا سو یہاں کر دیا اب خبر امیر کو یمن کے آئی کہ اب حلمس میں گیا ہے
اور سارا لشکر آب حلمس پر پڑا ہے کوچ کرنا امیر کا طرف آب حلمس کے امیر بیٹے اوسطرف روانہ ہوئے
سلطو لیکر ہمراہ جب منزل آب حلمس پر امیر نے خیمہ کیا اور یمن کو نامہ لکہا اور امیر کو دیکہ جواب لاؤ
امیر یمن پاس پہونچا اور نامہ دیا یمن نے نامہ پڑہا اوسمیں لکہا تہا کہ اویمن مسلمان ہو کیونکہ کافر ہو گیا تہا
اسکا حال یہ تہا یمن نے جواب میں لکہا کہ یا امیر تمہاری تو وہ عنایت کرتا کو جانشین کیا اور تمہارے
امر حمزہ نے مجکو ذلیل کیا اب اگر چاہتی ہو کہ پہر میں مسلمان ہون امیر حمزہ کو باندہکے میرے پاس بہیجدو کہ
میں قتل کرون تو منکو مگا امیر سے یہ بات رہ جائیگی اور اگر نہ بہیجوگے تو چالیس روز کی مہلت دو کہ زخم میرا
اچہے ہو لیں تو تب لڑیں اگر خدا تمہارا زبردست ہی تو مجکو زیر کروگے تب میں ایمان لاؤنگا یہ
لکہکر امر کو دیا امر نے اکر امیر کو دیا امیر نے پڑہکر کہا کہ وہ گیدی اپنی سزا پائیگا صاحب میری بہیٹہ کو
لگتا ہی خیر چالیس روز کی مہلت دی اب امیر کا لشکر آب حلمس سے دو منزل پر پڑا ہی کہ امیر نے
کہا کہ تیاری شادی امر حمزہ کی کرو اور قباد کو بیٹے میں تاجدار کرون امیر کو نوشیروان پاس بہیجا امیر حمزہ
کی شادی کی تیاری کا امر نے کہ جاکر کہا کہ تمہاری نواسکو میں تاجدار کیا چاہتا ہون تم تخت و تاج دو
اور نوشیروان پاس مدائن میں پہونچا اب دو کلمہ داستان لندہور بن سعدان کے بیان کا ہی جاتے
ہیں سنو کہ جب قلعہ شو الہندی اور عبد العزیز شاہ بہاگ گئی شاہ صفاترک کے یہان آئی تیسری لندہور
مع لشکر ہو چکا شاہ صفاترک نے لندہور کو جیرو اسکا پایا اور ایک حیلہ سے بڑا بہتر کر کے لندہور کو قید کیا
بارہ برس قید کیا ایکدن لندہور چاہ میں رہا اور دعا کی اور زور کر کے بیڑی کو من پر سے اوٹہا اور قید کو
توڑ کے باہر نکلا لوگون نے جو دیکہا شاہ صفاترک کو خبر ہوئی اپنی فوج لیکر لڑنے لگا اور جو لوگ
کہ لندہور کے شاہ صفاترک کے پاس نوکر تہے وہ لندہور پاس چلے آئے اور شریک ہو کے لڑنے
لگے لندہور نے ایکان کا ستون کہینچ لیا بہت سے جو تین شاہ صفاترک کی دب گئیں اور بڑا
آدمی مارے گئے اور سب بہاگ گئے شاہ صفا و غیرہ بند کی اسب بہاگے لندہور کی فتح ہو گئی
لندہور لشکر لیکر اپنی سرزمین پر آیا اور اپنی چچا سے ملاقات کی اور سلطنت کرنے لگا

اور حکم کیا کہ کوئی حمزہ صاحبقران کا ذکر ہماری شہر مین نکرے جسنے نام لیا اوسکو قتل کر ڈالا اور
گہر بار لوٹ لیا اسواسطے کہ لندہور نے کہا کہ ایسے کی اطاعت کرنا نہین چاہیے آخر عرب کی سبے
کہ ایکروز میری خبر پڑے کہ بختیارک اور کوئی ہرچہ کا غدار تہا اور امیر نے بہی اپنے لشکر مین حکم کیا
ہی کہ دور کرو اوس نمک حرام کا نام نلو اگر کوئی نام لیگا تو اوسکی زبان گدی سے نکالی جائیگی اور اپنی
تو اپنا جان سے مین گزرانا اور جانتا تہا کہ بعد میرے سہرنگار کی بہی خبر لیویگا اور اس بیمروتی نے خبر لی
اگر امیر ہوتا تو میرے عورت کا بچکو بہی جہان تو امیر کا یہ قول ہے اور وہان لندہور کا یہ حال اور اشوب
بہلول جو سوداگری پہ تہی انہون نے بیچ تجارت اختیار کی تہی امیر سے رخصت لیکے شہر بشہر پہرتے
ہین اور امیر نے انکو پتروں پر تانبے کے کہہ دارمی ہین کہ جہان تم جاوگے کوئی محصول نلیگا اتفاقا
ایکروز سراندیب پر انکی جہاز مال و اسباب کے پہونچی لندہور کے نوکرون نے محصول طلب کیا انہون
نے وہ پتر امیر صاحبقران کے پیش کی کہ ہمکو امیر نے محصول معاف کیا ہی لوگون نے جو نام امیر کا انسے سنا
سارا مال چہین لیا اور دونو نکو پکڑ کے سامنے لندہور کے بہیجا کہ لائی اوسنے حکم کیا کہ قتل کرو جب انکو
واسطے قتل کرنیکے لائی اور جلاد سر پر آیا انہون نے کہا ایک عرض ہماری باقی ہی کہ لندہور کی صورت
ہم دیکہ لین لوگون نے لندہور سے عرض کی لندہور نے اونکو بلایا اشوب بہلول نے کہا کہ یہ ہماری
سمجہ مین نہین آتا کہ وہان یہ امیر کے لشکر مین جو کوئی نام لندہور کا لیوی زبان اوسکی نکالی جاتی
ہی اور قول حمزہ ہی کہ مین تو اتنا اٹہارہ برس قاف مین رہا اور لندہور کو جان سے مین گزرگیا اوس نے
سہرنگار کی خبر نلی اب کچہ نمک حرام کی صورت نہ دیکہونگا یہ جو لندہور نے سنا رونے لگا اور کہنے لگا سچ
قول امیر کا ہی خطا میری ہوئی اور اشوب سے میری کیونکر خطا معاف ہو اور انکو خلعت دی اور پاس
اپنی بٹہلایا اشوب نے کہا اگر امیر یا ابو مطلب باپ امیر کے خطا معاف کروادین تو کروادین لندہور ساتھ
لیکر تجارت سے رخصت ہو کے تمام لشکر قریب سات لاکہہ سوار لیکر خانہ کعبہ مین آیا اور وہان پر جب امیر
چلے آئے شداد زنگی پر آیا اور بہت توپین قلعہ پر سے مارین اور شداد زنگی خندق پر پہونچ گیا کہ نعرہ لندہور کا
ہوا اور لندہور نے آکر شداد زنگی کو مارا اور ساری فوج اوسکی بہاگ گئی ابو مطلب باہر آئے لندہور نے
مجرا کیا اور کہا حضور میرے ساتھ چلین اور امیر سے میری تقصیر معاف کروادین ابو مطلب ساتھ لندہور کے

شہر کشور کو چلے دو کلمہ امیر مین اور بہرام زمرد شاہ کے سنو اور بیان امیر جو مدائن مین ہو بچا ہی ابرجمہر سے
سب احوال بیان کیا اور صبح کو دربار نوشیروان مین آیا مجرا کیا اور عرضی امیر کی دی اسنے پڑہی اور
بختک نے کہا اب ایک بات باقی رہی ہو وہ بہی امیر چاہتا ہی کہ تیرے کہ اصل نہ رہی غرض نوشیروان
نے امیر سے کہا کہ اب تو ہم مین سمجہہ کر جواب دونگا امیر تو بزرجمہر پاس آیا اور انکو بختک نے لیکر
دروازہ نوشیروان پر آیا اور بہرہ وہی کہا اسنے کہا مین کیا کرون بختک نے کہا تاج تخت تو ہی اور
یہ کہلا بہیج کہ ہماری یہان دستور ہے کہ اگر پوتے یا نواسے کو تخت پر بٹہاتے ہین تو چار شخص تخت
کے چاروں پایوں پر بیٹہین اور اونکے سر پر پاوں رکہکے تخت پر بیٹہی اگر اوسکے مقصود مین ہے تو تخت پر بیٹہیگا
غرض جمع کو یہی نامہ مین لکہا اور سعد بن عمر اور سعد بن نرگس دونو بہائیو نکو اپنی خلعت
اور تاج و تخت دیکر روانہ کیا کہ جاکر قباد کو تخت پر بٹہاو امیر تو چلے سعد سے چلا اور دل مین کچہ لگا
کہ مین امیر سے کہونگا اگر سہرنگار نے سنا اوسکو یہ نمنظور ہوگا چلا جاتا تہا کہ ایک کوہ پر
ایک فوج اور خیمہ برپا دیکہے یہ حیران ہوکر لشکر مین آیا دیکہا کہ لندہور ہے خبر لندہور کو ہوئی
کہ امیر آیا ہی لندہور دوڑا اور اکرام کو مجرا کیا امیر نے کہا تم میرے پاس آو کیا مین اپنی زبان کد ہے
انہون اون لندہور نے امیر سے بہت عجز کیا اور کچہ مال دینے پہ کہا اور بہت ستایا اور اپنی خیمہ
مین لایا امیر نے خواجہ مطلب کو مجرا کیا اور یہ امیر نے لندہور سے کہا بہتر تو یہ ہی کہ یہ چلو اور امیر کا
سامنا انکو لندہور نے کہا ای امیر کیا ہوگا مین خطاوار ہون جو چاہین امیر کرین قتل مجکو کروادا
ہی امیر نے کہا کہ اپنے ساتہ خواجہ مطلب ہین انکا کہنا ایسا نہین کہ امیر رد کرین یہ تمہارا
قصور عفو کروادینگے لندہور نے کہا خواجہ یہ سچ ہی لیکن تو یہ ہے تو شاہ عیاران عیار ہی امیر نے
کہا اگر میرے کہنے پر ہو تو مین تو جاتا ہون امیر پاس کل تم ہتیار سب لگاکر اور ساری
فوج لیکر لشکر امیر مین آنا پہر مین سمجہ لونگا لندہور نے کہا اچہا امیر تو گیا لندہور کے لوگون نے
کہا کہ ابتو بلکل سامان قتل کا ہوا اری صاحب اب بہی پہر چلو لندہور نے کہا تم کیا جانو
نہین معلوم امیر کیا سوچا ہی غرض امیر بارگاہ امیر مین آیا امیر خوش ہوئی کہ قباد کیواسطے تخت و
تاج لایا ہی امیر آیا امیر کو مجرا کیا کرسی پہ بیٹہا امیر نے حال پوچہا کہا یا امیر مبارک ہو سعد و سعید

تخت لیے آتے ہیں اور شیروں کا ماجرا نہ بیان کیا امیر خوش ہوئے امیر نے کہا کہ اوسنے انکو خبر دی یا امیر
تم تو خوش ہو اب خوشی ہوگی کہ بل جائیگا امیر نے کہا کیا امیر نے کہا یہان سے پانچ سات کوس
ہر ایک لشکر میں دیکھا ہی کیا انکو اخبار نہیں گذرا ہوگا کیا کہوں کہ اوس لشکر کا اور جو ہو رہی ہے
اور سردار لشکر کا کیا سات ارج کا قد و قامت ہے اور آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں اگر یار اور اپنی خیال سب
تباہ ہوئی ہیں بے جا کیو ریار میں امیر کو مارونگا تو یا امیر کیا خوف تمہارا ہی امیر حیران ہو کر کہنے لگے
کہ کوئی کافر ہوگا میں بے بفضل خدا اوسکو مارونگا امیر نے کہا وہ تو مسلمان ہے اور ایسا ہی کہتے
تو کوئی تمہارے ہی بارگاہ میں اوسکے ثانی معلوم نہیں ہوتا تب امیر نے کہا ای امیر خدا کے واسطے نام کہہ
اوسکا امیر نے کہا نام میں کیا جانوں اتنا میں نے سنا ہے کہ کوئی شاہ صفا کر نہال اوسی اوسکو نہیں میں بارہ
برس دغا سے پکڑ کے قید کیا تھا تو وہان سے چھوٹ کے آیا ہے اور کہتا ہے سبکو باقی بند کرونگا اور ای امیر تو
تم اپنی باپ کی خبر لو اور دعا کرو کہ خدا اوسکے شر سے سبکو بچاوے اور یا امیر بیٹھ گیا ہو وہ تو آیا امیر نے
امیر کو قسم دی کہ تو نام بتا اسنے کہا کیا اپنی تیئں قتل کرواوں اور کیا تم نہیں جانتے کہ اسلئے سے آیا
ہے امیر نے کہا کہ کیا لندہور ہے امیر نے کہا کہ آپ ہی جانیں تمہیں نے نام لیا ہاں لندہور ہے اور تمہارے
قتل پر آتا ہے کہ کیا خوب حمزہ نے خبر لے امیر سے جیسے ہو امیر نے سنا کہا اسی جلد اسکو لاؤ جیسے بھی کہیں نکلا
وار ہوں مجھے نہ معلوم تھا کہ اوس پر یہ آفت گذری میں جاؤنگا اور عذر کرونگا اور ہاتھ باندہ کے کہا یہ
کہکر سوار ہوئے پیچھے سے تمام پہلوان معہ امیر حمزہ و قباد چلے امیر تو پیادے سے چلا گیا اور لندہور سے اگر کہا کہ امیر
آتے ہیں اور سارا لشکر ہمراہ ہے تمکو قتل کرینگے بہتر یہ ہے کہ جلدی جاؤ لندہور نے کہا بہر اسر حاضر ہے
اوتارلیں اور امیر پاس آیا انکو دیکھ کے بیچا تا ہی کہ وہ لڑائی پر آتا ہے غرض سامنا لندہور اور امیر کا
ہوا لندہور نے گلے میں تلوار لٹکا کے اور دونو ہاتھ رومال سے باندہ کے فیل سے زمین پر کودا اور چلا لوگ
جو دیکھیں یہ کیا امر کہتا تھا کہ تلوار کھینچ آتا ہے اور امیر سے امیر بے اشتر پر سے کودے لندہور کو ہاتھ
باندہے دیکھکر اور دونو اپسمیں ملے لندہور قدمونپر امیر کے گرا امیر نے کہا ای جانشین حمزہ وائی قوت
بازوئی من میرے خطا معاف کرو اور لندہور کہتا ہے ای آقائی لندہور میں خود خطاوار ہر طرح
ہوں حضور تو آقا ہیں میں غلام ہوں غرض امیر گلے لگا کر خوب روئے اور دونو بہادر خوش ہو کر

لیکر

سوتے ہیں اور چین کرتے ہیں تب امیر نے امر سے کہا یہ کیا تیری حرکت تھی امر نے کہا یہ جو میں نہ کہتا
تو سارا لشکر گویا آتا کسواسطے کہ تمہارا ایمان میں تھا استقبال اسکا ضرور تھا اور لندہور نے جو پوچھا
کہ مجھے آپنی کیا کیا تھا امیر کی طرف تھی امر نے کہا سچ ہے نہ کہتا تو کیونکر صفائی ہوتی غرض امر نے اور طلب
کو خبر کیا اور لندہور کو بارگاہ سلیمانی میں لا کر جتنا ایا امیر حمزہ کا احوال پوچھا کہ یہ کون ہیں امیر نے قباد
اور امیر حمزہ سے سلام کروایا لندہور کو کہ یہ تمہارا بھائی ہے اور لندہور نے جانا کہ دونو بیٹے امیر کے ہیں ایک تو مہر نگار
سے اور دوسرا گلشن آرا سے لندہور نے دونو کو گلے لگایا اور گردن پر کہا اتنے میں خبر آئی کہ بہرام خاقان چین
آتا ہی امیر نے سرداروں کو پیادہ بہرام پاس آئے بہرام سے آیا اور اپنے انکل پر قایم ہوا کہ اتنی میں خبر آئے
کہ سعد و سعید آتے ہیں امیر سبکو لیکر واسطے استقبال کے گئے دو منزل پر جا کے سعد و سعید سے
ملاقات کی امیر نے نظر دی امیر تو چلے آئے اور وہ اپنی خیمہ میں منزل بمنزل بہر بہر دوسرے دن
لشکر امیر میں پہونچے جب بازار چار بلقیس میں آئے امیر پر گئے اور انکو لیکر بارگاہ سلیمانی
میں آئے لیکن امر حمزہ اور سب قباد گئے امیر سعد و سعید کو لیکر بارگاہ سلیمانی میں لائے سعد
نے کہا آپ سے خواب امیر نے آمین بیان کیا ہی امیر نے کہا کیا کہ بیٹا اور پوتا بادشاہ ہوتا ہے اور اگر
تو اسکو بادشاہ کرتے ہیں تو یہ آمین نہ تک سے پوچھا اوسنے بتایا کہ نواسا ہو تو چار شیر جنگلی
انکو چار فاقے دیوے اور چاروں کو تخت سے باندہے اونکے سر پاؤں رکھکے تخت پر بیٹھے یا امیر اگر
ایکو اد ہو تو یہی شرط میں امیر کو [illegible] آتا گیا اور لیں کہا کہ مہر نگار جو بیٹی گئے تو اوسکا کیا حال
ہوگا اور وہ کاہی کو مانے گے اور میری دلکو کب گوارا ہے امیر تو اور سب بہادر سنائی میں ہے
کہ قباد نے امر کو حکم دیا کہ جلدی جنگلی شیر منگواؤ امر نے لوگ کو انکو بہجا او سوقت چار شیر آئے قباد
نے سعد و سعید کو دیا کہ تمہیں انکو رکہو اور فاقہ دو اسواسطے کوئی نہ کے اپنی پاس رکہی تیکے
بہوکے ہو گئے لوگوں نے بہت تعریف قباد کی کہ خدا نے اس سن میں کیا عقل دی ہے غرض
دربار برخواست ہوا سعد و سعید شیروں کو لیکر اپنی خیمہ میں گئے اور یہان قباد مہر نگار
پاس آئے مہر نگار نے جو یہ سنا قباد سے کہا کہ ہرگز میں اس سلطنت سے گذری ایک
فرزند رکھتی ہوں اور امیر سے کہا کہ صاحب میں ہرگز نہ معنو نگی غرض تین روز تک سلسلہ [illegible] میں

فخر کیا اور

اور بار بر جیسے خوش تھی ویسا ہی امیر تھا آخر کو جب تیسرا دن آیا کہ صبح کو تخت پر بیٹھیں امیر کو
بہت تشویش تھی کہ لندھور نے کہا کہ امیر آپ جانتے ہیں کہ اگر شیر میرے سامنے آوے تو میں اوسکو
مار سکتا ہوں اور تم بھی شیر کو قتل کر سکتے ہو اور میں تو شیر ہوں شیر ہندوستان اور تم شیر
شیر عربستان پھر کیا ہی کام اور آپ سامنے تخت کے کھڑے ہوں ایک پاؤں میرے کاندھے پر
اور دوسرا پاؤں تمہارے کاندھے پر قباد رکھیں اور تخت پر بیٹھیں امیر نے کہا کیا خوب بات کہی غرض
مہر نگار سے بھی کہا کہ تم نہ گھبراؤ یہ تدبیر ٹھہرے ہی قباد نے مہر نگار کی تشفی کو کہا کہ میں کاندھے پر
لندھور اور امیر کے پاؤں رکھ کے تخت پر بیٹھونگا اور لندھور کو قباد نے حکم کیا کہ تم پہر رات رہے دربار پر
آنا اور یہاں رات رہی کو سعد و سعید نے شیروں کو تخت کے کونوں میں بند کیا جب پہر رات باقی رہی
لندھور دولت خانہ قباد پر حاضر ہوا قباد نے حمام کیا بعد حمام کے نماز پڑھی اور باہر آئے اور سوار ہو کر سوار
ہوئے لندھور نے تاج شاہی قباد کے سر پر رکھا اور قبا شاہی بر کر کے بارگاہ میں لائے اور امیر کے
ساتھ امیر نے سب ہتھیار لگائے کہ ایسا نہ ہو کہ امیر اپنی تئیں ضائع کریں اور باہر تو بانسے
بارگاہ میں دنگلوں پر بیٹھے ہیں اور اندر جہاں تخت ہے وہاں اور شیر بند ہیں وہاں وہ لوگ نہیں
مقرب امیر ہیں وہ قباد کے ساتھ ہیں غرض لندھور قباد کو لیکر وہاں آیا جہاں تخت رکھا تھا
سعد و سعید بھی مارے خوف کے باہر نکل گئے اور قباد اندر ہو کر داخل ہوئے شیروں نے جو دیکھا
زنجیریں اپنی توڑ ڈالیں قباد نے دوڑ کے ایک شیر کے سر پر پاؤں رکھا شیر نے سر ڈال دیا اسی طرح
جابروں کے سر پر پاؤں رکھا دو گھڑی تک کھڑے رہے بعد تخت پر بیٹھے سعد و سعید کی جان نکل
گئی اور حیران ہو کر رہ گئے اور کہنے لگے یہ خدا کی طرف سے ہے غرض شیروں کو تو جس میں بند کیا
اور پلٹ آئے سعد و سعید نے نظریں دیں بعد اوسکے امیر نے تو غرض باری باری سب نے نظریں دیں
مبارکباد کا غل ہوا اور مرتبہ طبل سکندری پر چوٹ پڑی جوں ساٹھ کوس پر آواز گئی مہر نگار
جو محل خیمہ میں کھڑی تھی اوسنے یہی منہ کہ گر پڑی جانا کہ میرے فرزند کو شیروں نے مارا غرض لوگوں
نے اکر مہر نگار کو خبر دی کہ مبارک ہو قباد تخت پر بیٹھے غرض قباد محل میں آئے اندر سے
نظریں ہوئیں ایک ہفتہ سعد و سعید رہے بعد مدائن کو گئے یہاں شادی امیر حمزہ کی شروع

ہوئی یہ خبر ہمن اور زوبین و بختک کو ہوئی کہ قباد کے ادھر امیر حمزہ کی شادی کی ہے سن کے بہت خار کھایا
اور کنارہ کابلی کو بلوایا اور کہا امیر حمزہ کو یا عمرو عیار کو جو لا کر مارا آیا امیر حمزہ پر تو قابو نہ چلا عمرو عیار کو بیہوش
کر کے لے گیا شادی کا تو گھر تھا ناچ ہو رہا تھا ہزاروں لوگ آئے جاتے تھے اور ناچ دیکھتے تھے ایسی غفلت
میں آیا اور لے گیا جب صبح ہوئی خبر مہر نگار کو ہوئی مہر نگار نے کہا کہ ایک گلشن آرا تمہاری بھی ہو
غائب ہو گئی ساری عورتیں پیٹنے لگیں خبر امیر کو ہوئی امیر نے جو سنا امیر نے بیٹا ابھی تھا اور جہاں
چلا خبر امیر کو ہوئی کہ یہ چاہ امیر کہاں ہے لوگوں نے کہا وہ گیا ہی امیر نے اشقر پر سوار ہوئے اور کہا
جہاں کنارہ لیکر جائیگا ہمن کی بارگاہ میں جاکر قتل کرونگا بعد امیر حمزہ بیٹے چلے خبر لندھور کو ہوئی
شیر بیگ ہندی اور محمود شاہ تیغ زن ہندی ایک لندھور نے چلا تمام لشکر امیر ایک کے بعد ایک
لگا لگ گیا اور یہاں پہلی جو امیر چلا تھا اسی کنارہ کو لیا اور وہ پیچھے پیچھے دیکھتا جاتا تھا اور دیکھا
کہ امیر آپہنچا امیر نے پکارا او کنارہ اب اس کنارہ نے پشتارہ تو کھول کے رکھ دیا اور امیر سے لڑنے لگا
اب ہو ویکہا کہ شاہین کابلی بیٹا آپہنچا اب امیر حیران ہوا کہ ایک سے دو ہوئے اور یہ جو آیا کنارہ
سے کہا میں امیر تا ہوں تو پشتارہ لیجا پایا ایک خنجر عمرو کو مارے اور کنارہ چلا پشتارہ کی طرف
امیر نے جست کر کے قریب کنارہ آیا اور ایک حلقہ کمند کا مارا کنارہ تو گرا امیر نے پشتارہ او ٹھا لیا
شاہین نے جو دیکھا کہ امیر سے پار لڑائی ہونے لگی ایک گئے تو امیر نے باندھ وہ تو پڑا ہی اور شاہین ابھی
رہی کہ خنجر کابلی بیٹے آیا اور پکارا او شاہین گھبرانا نہیں میں آیا اب تو اس خیال میں ہوا
امیر نے ایک بیہوشی کا شاہین کے منہ پر مارا اسے جانا کہ رفع بیہوشی کروں بیہوش
آخر کو جب بیہوش ہو کے بیٹھے گر اب خنجر آیا اس سے تلوار چلنے لگی امیر نے حلقہ
مارا حلقہ تو اسکے لگا لیکن امیر سے بیٹھ گیا اور امیر کا نشانہ کاٹ کیا پایا امیر نے اسکا
ٹھنڈوا تو اوسنے جیا لیا کہ لہو نکل آیا اور خنجر چھوڑ کے الگ ہوا کنارہ کابلی کہ میں
ابی امیر مسلمان ہوا امیر نے کلمہ پڑھایا از سر صدق مسلمان ہوا شاہین کو بھی ہوش میں
لائی یہ بھی مسلمان ہو کنارہ نے خنجر سے کہا کہ ہم تو مسلمان ہوئی تو کیوں
نہیں ہوتا غرض وہ تو از سر صدق مسلمان ہوا لیکن خنجر نے اونکے کہا سب ہوا امیر نے

کنارہ سے کہا کہ اپنی ہات لاؤ انکو باندہ ہونگا اسنے یہ سمجہکے کہا کہ از سر صدق ہوں ہیں تو مجہکے
باندہی ہین تمکو انکے گنہگار ہے کہا یا امر شوق سے ہات باندہ ہوا اسیر ہے امر نے اکی ہات باندہی
کہ شاید مکار ہوں تو کئے روز کے بعد کہوں دونگا اس مین امیر اور سب آئی صواتی قباد
کے امر جا کے امید آری امیر نے کہا او امر بیلا تجہے سمجہونگا امر نے کہا ہشنار امیر یہ نو عیار حاضر ہین یہ
سنکے امیر خوش ہوئی غرض حور ہنکو نخافی مین سوار کرکے امیر لشکر کو پہرا امر نے کہا یا امیر
ان عیاروں کو بہی لیجاو اور مین آتا ہوں امر صورت کنارکی بنا اور دربار بہمن مین آیا
زوبین بہمن سے کہا دو نو عیار مسلمان ہوگئے اور امر ہشنا ہمین لےگیا مجکو تولات و منات
نے بچایا کہ مین بہاگا کیس مین جاتا ہوں اور یہ اپنا کنارہ مین نے کہا بہت خوب ہوا کہ تم نکل
آئے کنارہ عقلی کہا امر بہی آتا ہوگا وہ کہتا تہا کہ مین زوبین بہمن کو پکڑ لاؤنگا تو اوس سے
بہت ہوشیار رہنا یہ ہو سنا جان نکل گئی کہا صاحب تم جاؤ اور یہاں بندوبست کرو
اسنے کہا بہت اچہا اور باہر آیا اور عیاروں نے کہا سب ہوشیار رہنا امر بلکہ آیا ہی عیاروں نے
کہا آنے دیجئے ہم تو تیار ہیں [illegible] اور وہانسے امر پہر انکی صورت بنکر خیمہ مین آیا اور کہا کہ
ملکی خوف کے مارے جاگتے ہین امر نے کہا آپ آرام کرین کیا مجال امر کی جو آوے اور آپ نی جام [illegible]
پئ زوبین نے کہا بہتر ہی کیا تم ہو اسنے کہا خدا سلامت رکہے وہ جو تم مین شراب کی [illegible]
بیچ مین کہ ہوا اسنے بیہوشی ملائی اور پلائی زوبین بہمن کو بلائی اسے دونو بیہوش ہوئی اور وہ جو دو
جوکی کے تہی انکو لیکر باہر نکلا کہ [illegible] ہوشیار بیٹہو تہا اپنی انکہ لگی ہی اور آپ پہر اندر آیا اور
دونونکو جال الیاس مین باندہ ارکیا کہ صواسیر کہا جہرہ کیا قنات [illegible] کی جاک کرکے
نکل گیا اور امیر کی بارگاہ مین آیا اور رکہ دیا امیر نے کہا ای امر یہ کیا ہی اسنے کہولا دیکہا زوبین و بہمن
اسنے کہا مین انکو لایا ہوں کہ یہ بہی شریک شادی ہوں امیر نے کہا ہوش مین لاؤ [illegible] دونو ہوش
مین آئے حیران ہوئی امیر نے کہا تم شوق رومہ شریک شادی ہو اور بعد شادی کے چلے جانا اور [illegible] کو بہی
بلواو غرض زوبین نے بہمن کو بلوایا بہمن بہی آیا لیکن امیر نے انکو نکہا بلکہ خیمہ خالی کروادیا اور ناچ
رنگ [illegible] کہانا انکے واسطے بہیجا غرض برات کی رات آئی سب بارہ مین [illegible] کہ امر آیا اور [illegible]

لایا اور زوبین

لایا اور زوبین و بہمن سے کہا کہ مہر کر دیجئی اکہنے خوشی سے مہر کی امر نے حور کو دیا غرض الا جارہے
مہر بن گئی شادی کا امر تیار ہو گئی اور زوبین وغیرہ امیر سے بچکر اپنی اب جلمن گئی گئی اور وہان
مدائن کو سعد و سعید پہنچی اور سارا حال قباد کا بیان کیا بعد کئی دن کی بختک نے جالیس اونٹ کی
اپنی گہرمین تیار کی اور اونسے اشرفی اور روپی اٹہی جو نہی دوانی اور پیسی قباد کے نام کا سکہ
بنوایا جب ہزار روپی بن چکے اون جالیس کو مروا ڈالا اور اپنی گہرمین گاڑ دیا تا کسیکو خبر ہو
اور وہ روپی سارے شہر مین چلایا جب چلنے لگے تو ایکدن بہت سے روپی نوشیروان پاس
لایا اور کہا وہ امر نے شہر ملکی اپنی اجرت کو [illegible] جاری کی اور قباد کا سکہ جاری کیا اب تیرا کیا
احوال ہی یہ سنکر [illegible] بہت غصہ ہوا پہلے تو یقین نہ آیا جب اپنے سب سے کہلوایا اور سارے جہان سے روپیا
منگوایا بہی آیا اور ایک بختک نے حرمزدگی کی کہ زوبین و بہمن کو لکہا کہ تم بہی نوشیروان کو عرضی
لکہو کہ [illegible] یہاں بہی لشکر مین سکہ جاری ہی تو اسی لشکر [illegible] آپ ہمکو بلالیجئے تو ہم
سے لڑینگے [illegible] غرض جب انکی عرضی آئی نوشیروان کو یقین آیا اور کہہ [illegible] سوار
لیکر کوچ کیا کہ [illegible] ہونگا بیگانہ بختک کا نوشیروانکو سکہ قباد کا بنانا اور کوچ کرنا
نوشیروان کا اطراف [illegible] کی اور نامہ بہیجنا امیر کو کاوس کاشانے اور بزرا طوبیہ کے بات
اور بزرا طوبیہ اور کاوس کاشانی کو امیر پاس نامہ دیکر بہیجا کہ تم نے [illegible] عہد شکنی کی اور اب
دو منزل اب تلبوچہ کے قریب ہو تہا خبر پہنچی ہوئی زوبین خوش ہوا اور کہا کہ
کہا کی ہمین لات [illegible] اپنا فضل کیا اور دو منزل پیشوائی کر کے نوشیروان کو لے گئی خبر امیر کو
ہوئی کہ نوشیروان آیا اور [illegible] گیا امیر کو ایک حیرت ہوئی امر سے کہا کہ امر یہ اخبار سچ ہی [illegible] جو
وان میرے دشمن سے ملا امر اور سب حیران بیٹہی کہ دو نو نامہ لیکر پہنچی اور امیر کو او قباد کو [illegible] دیا
امیر نے کرسی دی بیٹہا اور کہنے لگا یا امیر تمکو تو ارزو تہی کہ قباد کے قدم دیکہیں لیکن کیا کرین [illegible]
اوسکا کیا [illegible] بن آئی تو اسطرح آئے اور نامہ دیا امیر نے جو پڑہا امیر نے امر سے کہا ای امر مجکو معلوم
ہی امر نے امیر کے سر کی قسم کہائی تب تو امیر نے کہا یا رب کعبہ مجکو نہین معلوم اور نہ میرے
لشکر مین سکہ جاری ہی اور اب کہدینا کہ یہ خدا کی طرف سے ہوا اگر سے دشمن نے کیا اب ہو ہوا

سو ہوا اگر میرے [illegible] نہیں [illegible] جواب کیا تمکو لشکر سے دیکھاتا ہی دونو نے آکر نوشیروان سے کہا بختک نے
کہا دیکھیے اگر اونکی مرضی ہوتی تو یہ کلام نہ کرتے غرض زوبین نے کہ طبل جنگ بجوائی بہمن نے کہا
مین مدد بلواون بختک نے کہا منگوائی بہمن نے آدمین اونان منارہ گردن دراز رکاب کو اور فرہاد
غوری اور زنگاوہ غوری کو اور مرزبان خراسانی کو اور بہرام شیر استانی اور بہرام شیرخوار کو نامی لکھے
چنانچہ پہلے فرہاد غوری اور زنگاوہ غوری آئی اور اپنی نام پر طبل جنگ بجوایا خبر امیر کو ہوئی قباد نے
حکم کیا دونو لشکر تیار ہوئی اور صبح کو میدان میں آئی فرہاد غوری بڑا بہائی زنگاوہ کا سنا میدان میں
نوشیروان سے اجازت لیکر آیا ادہر سے صفانوش اور صدف نوش نکلے امر حمزہ کہا مین امر حمزہ
حیران ہوکر رہ گئے اور صفانوش سمی پہلے تو دین کی گفتگو ہوئی اور لات منات کو برا کہا اوسنے نیزہ
مارا انہون نے نیزہ ہوائی کیا اوسنے تلوار ماری انہون نے سر جھکایا اور کب کیا سر دو ہوگیا [illegible]
وہ بیہوش [illegible] ہوئی پکڑ کر لے گیا صدف نوش نے تلوار ماری اوسنے روکے ایک لات مارا
زخمی ہوئی انہون نے پہر تلوار ماری اوسنے بند دست پکڑا القصہ انکو بہی باندہ کے لیگیا اور طبل
بازگشت بجوادیا بختک نے کہا انکو قتل کرو حکم قتل کا ہوا سنا کہ نامہ بہرام شیرستانی کا آیا لکہا تہا
ہمیں اگر امر حمزہ یا اوسکے دونو ماموں تمہارے ہاتھ آوین یا تو زیر ہوں یا دغا سے وہ میرے بہائی فریدون شاہ
یونانی کی اولاد مین ہیں ہمارے پاس بہیجدینا فرہاد غوری نے نوشیروان سے کہا کہ انکو مجکو دیجئے اب جو کوئی اور
زیر ہوگا اوسکو قتل کرنا بختک نے قبول نہ کیا اور صلواۃ پڑہنی لگا غرض دس ہزار سوار صدف نوش اور
صفانوش کے ہمراہ کرکے بہرام شیر استانی کے پاس روانہ کیا اور یہان امیر کو اور امر حمزہ کو خبر ہوئی
کہ پہلے تو حکم قتل کا کیا بعد اوسکے کہین بہیجدیا امیر بہت خفا ہوئی کہ ان دونوکو کسنے کہا تہا کہ میدان میں
نکلیں غرض امر حمزہ اسی فکر میں ہوئی کہ جاکی خبر آوی یا تو جاون اور دونو کو چھڑا لاوں طبل جنگ بجا
اور صبح کو دونو لشکر میدان میں آئی اور فرہاد غوری باہر نکلا اور پکارا کہ امر حمزہ آؤ پہلے ہمکا اوسنے اوسکی
گرز تیکو سات قدم پست کیا بعد اوسکے نیزہ مارا آسمان نیز چلی نیزہ برزی کی بعد چند طعنو کے نیزہ
ہوائی کیا اوسنے جہنجلاکے تلوار میان سے لی چاہتا تہا کہ ماری ایک چیخ ایسی ماری کہ حمزہ کو ہوائی — فرہاد غوری کا
آسمان پر لے گیا امیر تو حیران رہ گئے اور بختک نے کہا ای فرہاد یہان آؤ اور طبل بازگشت بجوادیا

اور کہا خوب ہی پہنے تو تم نے صبر کیا تہا جس نے کہا کیا امر زادہ بہی جو اپنی مدد کو آتا ہی اوسیکی
بد خواہی چاہتا ہی غرض طبل بجا دونو لشکر پہری اور نوشیروان کو خبر ہوئی کہ آدمین آدان منارہ گردن
دراز رکاب آیا ہی نوشیروان نے بختک کو اور طوطاخان بن بہمن کو اپنی گو بہیجا اور یہان امیر کو بہی خبر
ہوئی امر پیدے واسطے دیکہنے گیا جاکر دیکہا کہ اوسکا بڑا قد ہے اور دونو گال سرخ ہین کہ ران جو کہاتا
چلا آتا ہے لہو اوسکا تمام موں پر جاری ہے اور سامنے تخت کے لیے لونڈی کم سن ہاتہ مین گلاب جام
شراب کی لیے بلاتی ہین شراب پیتا جاتا ہے اور لونڈیونکو گہورتا جاتا ہے غرض دربار نوشیروان
مین آیا دنگل پر بیٹہا اور نوشیروان سے کہنی لگا کہ کیا سبب ہی کہ تمہارا ملازم حمزہ بنا کیون
تم سے لڑتا ہی بختک نے کہا مجہے پوچہو ای پہلوان ایک مجاورزادہ مکہ کا تہا پہلے تو آکے ملازم
ہوا اور بعد فرزند کیا ایسا فرزند بنایا کہ حقیقت مین اپنو فرزند کے جگہ ہے اور یا خفا ہوکی چہوڑ کے
آتا ہے جو بیان کیا جس مرو [illegible] سنو [illegible] کون ہی مین بتاہی بختک نے کہا ای
پہلوان مین تمہاری پاس جب آونگا تو اور کچہ بیان کرونگا کہ اسمین نوشیروان خفا ہوا
جب ہو [illegible] برخواست ہوا اور بن آدان اپنی خیمہ مین آیا پیچہی سے بختک بہی آیا امر بہی ساتہ
تہی ایک فراش کی صورت بنا ہوا اسمین بختک نے اول سمی آخر تک حمزہ کا حال بیان
کیا کہ ابتو نوشیرو انکا نواسا پیدا ہوا ہی اور حمزہ کے بیان ایک ساربان زادہ امر ہی اکلوس سے
سیکہا ہے [illegible] ہی تو مین تمسے کہی دیتا ہون کہ جسکی صورت چاہی ویسی بن جاتا ہی
یا تمہارا ہوا اوس کی انم بہت ہوشیار رہنا نہین تو ذلیل کریگا اور ایک کلمہ کا نہین چہلے
سے کہا وہ یہ ہی کہ شاید کسیکو تم بلاؤ تو کوئی اشارا ابرو دینا جب وہ بات وہ بتائی تو تو کرتا
ہیوتا ہے کسیکو کہا [illegible] کرے کہ ای پہلوان جب آپ فلانے بازار مین ہوئی تہی اور وہ جو دو
عورتین بیٹہی تہین انہون نے خوب تمہین دیکہا شاید عاشق ہوئی ہین اور کسوکو نہون کہ یہ
بات یاد ہون تمہاری تو تیار ہیے انکا بر ہوگا یہ سنکر بہت ہنسا اور ملک جی سے کہا تم
روز ہماری پاس آنا غرض بختک اپنی خیمہ مین سنگم کو آیا سات امر پیچہی آیا جب یہ
کہا تا کہ پلنگ پر گیا پیچہی سے قنات چاک کرکے امر پیچہی آیا اور صورت اصلی سے بختک کو سنا کہ کر

بلایا مخنک کے جو آنکھ کھلی دیکھا کہ امر ہے جان نکل گئی کہنے لگا کہ حضور مین تو اپکا تابعدار ہون
امر نے کہا بتا ای کیا جمع کیا ہی کہنے لگا حضور میرے پاس کیا ہی لیکن یہ کاغذ لکھی سالیانی
کا موجود ہی رہ تو روپیہ حاضر ہے امر نے کہا وہ تو ہمارا سقر ہے اوسکے سوا بتاؤ اور یہ تو کہو
آدمی آدان سے خوب باتین کہین مخنک کہنے لگا ایسے کیا پوشیدہ ہی امر نے کہا وہ بتاؤ
جو کہا نہین اوس سے کہا ہی غرض امر نے بہت ساپوچھا مخنک نے نہ بتایا جب امر نے کہا یہ
خرچی تبرک کہ ہین اسکو کہا ہی مخنک کہنے لگا کہ حضور مین تو اپکا خادم ہون اسکے کیا نتیجہ
کیا احتیاج ہی امر نے کہا ای اخنجر نکالا آخر لاچار ہو کے کہا یا اور بیہوش ہو گیا امر نے اوسکو تو
ایک صندوق مین بند کیا اور آپ اوسکی صورت بنا اور پلنگ پر لیٹ رہا بعد دو گہڑی
کے لوگونکو پکارا وہ جو اندر آئی دیکہا کہ ملک جی پلنگ پر لیٹی ہین مخنک نقلی نی کہا وہ ہمارا
صندوقچی جواہر کے لاؤ وہ سب اوٹھا لائی اور کنجیا کنجیو نکالا کر رکھدیا امر نے کہا باہر جاؤ مین تنہا
دیکھونگا غرض جب سب باہر گئی امر نے تمام جواہر اور روپیا اشرفیان سب نظر زنبیل کہین
اور اوسمین جو تیان اور کوڑا کنکر پتر سب بہر دی اور لوگونکو پکارا اور یہ صندوقچی اوٹہالو اور باہر آیا
اور دو تین سوار پکارا مخنک کے نہا اوسپر سوار ہوا اسناہی کو چلا سب پیادی ہمراہ ہوئی امر خیمہ مین آمد
بن آدان کے آیا اور صندوقچی اوسکو دیا وہ بہت خوش ہوا پھر امر نے کہا تمکو اون خوردہ نی پیام
بھیجا ہے کہ ہماری جان جاتی ہی ملک جی ہماری سفارش کیجیو آدن نے کہا ملک جی یہ بہت
اختیار کیا اور کیون مجھے دم دیتی ہو امر نے کہا ای پہلوان سچ ہی تمہاری بات ہی صورت دیکھکر
رنڈی جھلکتی ہی آدہسنے لگا اور امر کو گلی لگالیا اور کہا ملک جی تمھے تو مجکو اپنا غلام کر لیا اور یہ
تمہاری آئی اب میرا جی نہین لگتا امر نے کہا وہ جو کام نہین ہوئی تم کیا بنا کیا کام بنا بولی کیا تو نہین
آدن نے سب امر سے کہدیا کہ اسمین مخنک کی آنکھ کھولی پکارا کہ اسکا مجھے نکالو لوگ آئی اور اسکو
صندوق سے نکالا لوگون نے کہا ایکہی صورت ایک تو باہر سوار ہو کے آدن پاس گیا ہی اور صندوقچی
جواہر کے لے گیا ہی مخنک پیٹنے لگا اور کہنے لگا وہ امر تہا اور یہ کہکر دروازہ اوپر آیا اور ایک چوبدار سے
کہا تو جا کے آدن کے کان مین کہدی کہ وہ جو تمہارے پاس بیٹھا ہی وہ امر ہے اوسکا ہات پکڑلو جب وہ

سامنے آیا امر نے پہلے سے آدن سے کہا دیکھو وہ امر میری صورت بنکے آیا ہی تم مرا ہات تو پکڑ لو اور
غل مچاؤ کہ وہ امر کو پکڑو کہ اسمین چوبدار نے بے بہی آکے کان مین کہا آدن نے امر کا ہات پکڑا اور سب سے
کہا غل مچا کر امر کو پکڑ لیا کہ اسمین مخنک نے جو سنا خوش ہو کر اندر آیا اور کہنے لگا او امر تو نے میرا
مال سب لوٹ لیا اب کہان جائیگا امر نے کہا او دزد تو آخر مرے صورت بنکے آیا اور دیکھو ای پہلوان
کہا ولی ہی اس دزد کا غرض آدن نے امر کا ہات چھوڑ دیا مخنک کا پکڑ لیا مخنک دوہائی دینے لگا کہ مین
مخنک ہون اور یہ امر ہے دیکہو تو پچتاوگی آدن نے حکم کیا کہ اسکو جو تیان مارو مخنک پر جو تیان
ایسی پڑین کہ بگڑی گئی ہیں اور آپ کہین آخر مخنک تھی اشارہ سے کہا جب کہ حکم قتل کا دیا کہ
ای امر مجکو بچاؤ مگر تو میرا لوٹا جان تو بچاؤ اب کبھی آپ سے کوئی امر کرے مگر و نگا کہ امر نے کہا اوسکو
تیر سے بہی اسرا ہی کہ اسمین مخنک نے کہا پکارا کہ مونہہ اسکا دہلوا و جب امر نے یہ دیکہا اور مخنک کا
دہوتیا جب امر نے قریب آ کے امر کہا کہ کان لا و مین کچہ کہونگا جب وہ کان لایا امر نے ناک اوسکا
لیا اور جست کر کے قنات کے باہر نکل گیا اور پکارا میں امر عیار جب تک لوگ دروازے سے جادین
امر نکل گیا آدن نے مخنک کے آگے ہات باندہی اور بہت شرمندہ ہوا اور دربار نوشیروان مین آیا
مگر سارا احوال بیان کیا اور بیان امر اور انکو فراش کی صورت بنکے پہر دربار نوشیروان مین آیا
سب بیٹھے ہین آ دو کر امر کا بہی اور امر یہ سوچکے کہ مراخلال بنا کے ہی اور کہا کہ گل شمعونکی ایتا ہے
کہ اسمین مخنک نے بچایا اور بادہ ہی اوڑے کچہ نہ کر سکا اور ایک کاغذ پر لکھا کہ ای آدو یہ جو فراش
سبز کپڑی پہنی گل لیتی ہی امر ہی اور کچہ پوشیدہ منگا کر سبکو انعام بانٹو جب یہ لی نے آدو یہ
پکڑلو آدن نے کہا تو کچھ منگائی اور اپنی اور نوشیروان کے لوگونکو بانٹنے لگا امر کے منہ مین پانی بہر آیا
جانا کہ مفت کی ہے لیا ہین آ امر آیا ہی ہات پر رکہکے دی امر نے چالاکی سے اوٹہا لی اور پہر امر
دوبارہ آیا اور کہنے لگا میرا ابہائی باہر ہی ای پہلوان اوسکا بہی حصہ دو آدن نے کہا لو ایک جو الیتے
لکلات امر کا پکڑ لیا اور ایک چہٹکا مارا اونہی مونہہ آ رنا پکڑے امر کو رسی باندہین اور جلاد کو طلب
کیا مخنک نے اشارہ سے کہا جلد کام تمام کر آدن نے کہا ملک جی پکارے کہو اب اگر نوشیروان
بیٹہے کہے تو بہی قتل کیجئے نہ مانون اور جلاد آیا اب امر کہا کیسا بلبلاتا ہے اور کہتا ہے مین تمہارا

قدیم نوکر ہون اسپہ کہتا ہی اور زر مکار کب تجہے چہوڑتا ہون کہ وہان امیر کو خبر ہوئی کہ امیر پہلے تمغاک کے
صورت بنکے آوے بیابان گیا اور اوسے ذلیل کیا پہر بارگاہ نوشیروان میں لا کر اسے پکڑوا کے حکم
قتل کا دیا ہی چاہتے تو امیر خفا ہوئی کہ خوب ہوا دیکہو تو کہ نوشیروان کیون گیا اور لا کر جب یہ پہنچا ہی تو
امیر نے کہا یہ جو محبت امیر کی آئی ملک کہ ای حمزہ امیر نے تیر یا موس کو اشارہ بر بس مچایا اور سبکی
جان بخشی پر رتبہ کی اسپہ لشکر باہر آئی اشقر پر سوار ہوئی پیچہے سب لندہور بہرام غرض ایک بعد ایک
نکل باہر چلے اور امیر نے گہوڑا اشقر پر اوٹہایا اشقر نے بولی تہی میں کہا ای آقا اگر یہ ستاؤ تو پہر
پہر کیون کہاتے غرض اشقر ایسا بہاگا کہ ایکدم میں دروازہ بارگاہ جو بہت چہوٹا دروازہ تہا وغیرہ
اوٹہا کر میں جا ہوئی اور وہان ان کر کے دوڑی امیر نے اشقر کو چہوڑ دیا ادس امیر اور بیس اور
اشقر کی جہر سب میں گر پڑی اور امیر معہ اشقر بارگاہ میں پہونچی امیر کو اگر جبر ایا تمغاک تو او شرم
کہڑا ہوا اور امیر کے تعریف کرنے لگا اور کہنے لگا کہ وہ عادو بیٹہا ہی کہ اسمین عادو نے کہا او حرامزادی
اب بہی تو امیر کو گرفتار کروایا اور کہا جلد قتل کرو اور اب یہ باتین کرتا ہی اور امیر سے کہا
کہ میتے امیر کو باندہ بنا او حمزہ تو ہی بہادر بنا ہی کہ عیار نے تیرے تئین تجہے ذلیل کیا امیر نے کہا یہ لات
پرستی کا باعث ہی کہ کافر کو بسطرح ہو ذلیل اور قتل کرے عادو نے کہا ای حمزہ تو امیر کو لیجا
بیابان تجہے کوئی نہو لیکا اسواسطے کہ تو اکیلا ہی اور اکیلا بہادر کیا ہوتا ہی مجہ سا بہادر میں
فرق آویگا اتنی جو بات ہماری ہی وہ جاتی رہی لگے امیر نے عقوب سلیمانی کو تو نکہ کہا میں
جانونگا کہ تم سب نامرد ہو جو نہ مرو گے اسمین عادو نے کہا اگر یہ امیر تجہ او تاری تو امیر کو لیجا
امیر اشقر پر سے اوتری کمر سے بردو نو دو بجہ کرنے لگے امیر نے اوسکے ایک اونگلی توڑ دی
گیا اوسنے کہا امیر کو لیجا لیکی امیر سوار ہوئی اور باہر نکلے جب تمغاک نے کہا ای عادو یہ اونگلی
نہین توڑی امیر کو نکلی کر گیا یہ تو غضب ہوا اور وہان لشکر نے جو دیکہا کہ بد ذات ڈگر جاتا
ہے لوگون نے کہا باشش اور عرب امیر نے تلوار کہینچی اور ہزارون تلوار چلنے لگے امیر نے لشکر تمغاک نے
بہشتی لگادی اور پیچہے اشقر کے امیر خنجر پکڑی ہوئی لوٹ مار رہی ہی اسکو دیکہی تاکہ قلم کرتا ہی
کہ نعرہ لندہور بہرام اسکا ہوا اور سپاہ لشکر امیر کا آ پہونچا تلوار چلنی لگی خبر نوشیروان کو ہوئی اتنک

تیسرا

نے غل مچایا اور طبل بازگشت بجایا اور عادو نے سبکو شور کر کے پہر امیر اپنی بارگاہ میں آئے
اب عادو کی اونگلی کا علاج ہونے لگا **اب دوسرا کلمہ داستان امیر حمزہ کے بیان ہوتے ہین** کہ وہ
تجہ سے بولی کیا ایک باغ میں او تارا امیر حمزہ جو دیکہین فتنہ جو جادوگرنی لائی تہی اور کہتی تہی مجکو قبول کر
میں طلسم یارنج سے تجہ پر عاشق ہون امیر حمزہ نے انکار کیا اسنے کئی دن تک منتی کین امیر حمزہ نے نہ مانا
اسنے سوداگر کے ہاتہ بیچ ڈالا اور پہر کوئی روز کے بعد چہڑا یا ایک صحرا میں چہوڑ دیا آتی ہی کہا نہی جاتی
تہی اب امیر حمزہ اوس صحرا میں پہرتی ہین اور اوس صحرا سے نہین جا سکتا کہ ایکروز امیر نے خواب میں
کہ ای امیر حمزہ جادوگری سے جا میں کہ فریب کر کے اپنا کام نکالے ایک جو گیلی اور وہ آئی امیر حمزہ رونے
لگے اوسنے کہا کیون روتا ہی امیر حمزہ نے کہا میں تیرے لئے روتا ہون ایسا نہو کہ تجہے کوئی مار ڈالی اور تجہ
بہت تجہ پر عاشق تہا میں آزمایش کرتا تہا یہ خوش ہوئی اور پہر باغ میں لائی اور کہنی لگی تو خلوت جمع
رکہ تجہے کوئی نستاریگا امیر حمزہ نے سات اوسکے شراب کباب کہائی اور پلنگ سا پڑ اوسکے لیٹی
جب وہ سانس کو آئی امیر حمزہ نے گلا گہونٹ ڈالا اور وہ جو اوسکے خواصین تہین اونکو صحرا
آ تا نہ اونکو مار ڈالا امیر حمزہ وہانسے چلی اور ایک شہر ملا ایک شخص سے پوچہا کہ کیا نام ہے
اوسنے کہا شہر ارستان اور یہان کا حاکم بہرام شہر استانی ہی امیر حمزہ نے کہا بہائی ایک گہوڑا
ملکو دو ہم تمکو دونی قیمت دیتے ہین اور کہا اوسکو جو دیدیا اوسنے گہوڑا لا دیا کہ اسمین شہر میں غل
سنا امیر حمزہ نے پوچہا لوگون نے کہا کہ صدف نوشش اور اصفانوشش کی قید آئی ہی اور وہ
بیٹی شہر استانی کی ہین اوسنے اونسے کہا کہ تم لات پرست ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا
اونکو قتل کرنیکو بہیجا ہی امیر حمزہ یہ سنکر گہوڑی پر سوار ہو کر لوگونکو ہٹا کر پاس صدف نوشش
کے پہونچی جلاد کو جو تیر چلا چکا بہر سے پاوٹن پکڑ کے کہینچ لیا اور دونونکو چہڑا لیا اور تلوار کہینچکر نعرہ کیا تلوار
چلانے لگا امیر حمزہ نے نیسد لوگونکو مار کے قریب شہر استانی کے پہونچی اوسنے تلوار ماری امیر حمزہ
نے تلوار اوسکی چہین کے کمر بند میں ہات ڈال کے اوٹہا لیا اور اوسنے کہا امان اپنی کہا بشرط ایمان
اور کہدو دیا کلمہ پڑہکے سب مسلمان ہوئی اور سارا حال اوسنے دریافت کیا کہ میرا انواسا
یہ فریدون شاہ ہو آئی اسکا بابا اپنا فرض سنکے خوش ہوا امیر حمزہ نے کہا میں جاتا ہون

کہا میں بہی تو ہو نگا ایک غصہ آب تیرین امیر حمزہ نے کہا تم آنا اور آب دونو ماموؤنکو اور کچھ چند لوگ
لیکر اپنی لشکر کو روانہ ہوئی اور یہان لشکر نوشیروان میں جب گئے دن گذری اور رات دیکہ
کر وہ غسل کر ریا تو طبل جنگ بجی کہ ایک روز شراب بارگاہ نوشیروان میں چل رہی تہی ہے جب
فرہاد غوری اور زنکادہ غوری کو نشہ ہوا انہون نے طبل بجوایا خبر امیر کو ہوئی اور دونو لشکر مین بجا صبح کو
فرہاد غوری نکلا اور امیر کو پکارا امیر نے بادشاہ سے رخصت مانگی کہ اسمین گرد اوٹہی بعد امیر حمزہ آب نے
دیکہا کہ سرادہ ہی حریف میدان مین کہڑا ہی انہون نے دور سے بادشاہ کو اور امیر کو مجرا کیا قریب ہو کر
کیا آئی اور نیزہ اسکا پر ہوائی کیا اوسنے تلوار ماری سپر انہون نے تلوار سے بچی اور پھر نیزہ لیا اور دونوں
ہات بہی سے نکال کر ایک تلوار ماری اسنے بہی سپر جو بہی بناوٹ کی اور سر کو جہکایا تلوار جو آئی اوسکو جہکی
سر پر پڑی وہ مر ہو گیا اور وہ بہی کود آ جانا کہ امیر حمزہ کے مرکب کو مارے کہ ان ان کر کے سب بہی کو دوپرے
اوسنے بہی تلوار ماری امیر حمزہ نے بند دست پکڑ کے جہٹکا دیکر تلوار چہین کر پہینک دی اور اوسنے بہی دوسرا
بند دست پکڑا انہون نے گردن پر ہات رکہا کشتی ہونے لگی بعد وہ کوڑی کے اوسکو اوٹہا لیا اور کہا
بگو حال پروردگار شناختی اوسنے کہا لات کو تو نے برا کیا ففارہ مجھے دینا اور جب ہوا ب سنتی
ہی زمین پر دے مارا اور اوسکے چہاتی پر چڑہ کر سنگین باندہنی لگے زنکادہ غوری نے جو دیکہا تلوار کہینچ کر
آیا اور ایک تلوار ماری امیر حمزہ نے اوسکو اوٹہا لیا اور سامنے کیا کچھ قدرتی ہات تلوار کا اوسکو پڑا
کہ ہو ٹکڑا اوسکا شانہ سے غل مچانے لگا وہ تو بہی بچا امیر حمزہ نے اوسکو باندہا اور سامنے اسکی آئی اوسنے
تلوار ماری بند دست پکڑ لیا کشتی ہوئی اوسکو بہی باندہا اور امیر آب ہو بچا امیر کو دیریا امیر لیکر چلا
گیا اور لوگون نے اوسکے جانا کہ امیر نے نکلنے کے طبل بازگشت بجوا دیا اور بارگاہ میں آکر کہا جیسا
کہ اسکا بہائی زنکادہ غرور کرتا تہا ویسا ہوا کہ اسمین عاد نے کہا ملک تی گانٹہ وہانی ہو غرض
اب جنگ موقوف رہی کہ عاد اچہا ہولی اسمین خبر آئی کہ طلوں زنگی اور تال زنگی اور طالع زنگی
تینون بہائی بل کہیل پر سے آئی ہیں اور طالع زنگی بادشاہ ہی اور دونو بعد پہلوانی سات
اوسکے ہیں اور بہائی ہالک ملکوت کے کہ جو بادشاہ فرنگ کوشہ کہامی آتے ہیں سب ہو نو شیروانکو
خبر ہوئی شادیانے بجائی امیر نے جو سنا انکو اونکے خوشی کا ماتج ہوا اور کہا کوئی السادلاور دہ

زنگی نے آنے بائیں اور راہ میں اونکو سزا دی کہ اسمین لندہور اونتالا میر نے کہا ای لندہور میں
تکو نذر کریگا یا تم سے کون بہتر ہے لندہور اپنی فوج کو چلا اور دونو بہائی بختیار شیردل اور فاضل
شیردل اور بلند خان قندہاری کو ہمراہ لیکر کوچ کیا اور کوئی مقام راہ میں نہ کیا اور سے تو
ہر اور سے وہ آیا جب سات کوس پر لندہور کو خبر ملی کہ اونکا لشکر ہے خیمہ بر پا کیا خبر زنگیو کو
ہوئی حیران ہوا کہ ہم تو نوشیروان پاس جاتے ہیں کیا اسیر آیا ہی لوگون نے کہا جانتے ہیں تم تو
لندہور نے اپنے طبل جنگ بجوایا لندہور سنکر خفا ہوا اور سوار ہو کر میدان میں آیا وہ دونو لشکر میدان
میں مقابل ہوئی اور ہر سے طلول زنگی نکلا اور پکارا ادہر فاضل شیردل نکلا پہلے تو لندہور نے
منع کیا انہون نے نہ مانا وہ بہی ہاتی پر تہی ہاتی پر جو بہی پہلے تو دونو آئی اسمین سوتہ مین لڑین اور خوب
پکڑ ہوئی اوسنے ایک گرز مارا فاضل شیردل نے سپر پر روکا اور سر کو جہکایا وہ گرز ہاتی کے سر پہ
پڑا انہون نے جو گرز مارا اوسنے روک کر بند دست پکڑا اور اپنی ہاتی پر کہینچ لیا انہون نے اوسکے
گردن پکڑ لیا کشتی ہونے لگی درمیان کشتی میں فاضل نے خنجر نکال کر زنگی کو مارا زرہ کو توڑ کر
کاٹ کر اندر داخل کیا اوسنے بہی خنجر مارا انکا شانہ زخمی ہوا غرض دونو ہاتی پر کشتی ہونے
لگے زنگیون نے جو دیکہا وہ فوج لیکر دوڑے ادہر سے لندہور نے سب کو لیکر دوڑا تلوار چلنے لگی لندہور
نے ہزار کو مارے قریب فاضل کے پہونچا کہ اسمین فاضل نے اسکو زیر کر کے باندہا اور لندہور کے
ہاتی پر ڈالا لندہور نے خواصی میں ڈالدیا غرض تین لاکہ فوج زنگی کے تہی اور دولاکہ لندہور کے
سات ہزار زنگی مارے گئے وہ طبل بازگشت بجا کے پہر گئے ادہر لندہور بہی اپنی بارگاہ میں آیا دوسری
کو بہی روز طبل جنگ نے بجوایا لندہور حیران ہوا اور کہنے لگا میں کیا کرون تیغ چلتی ہی کہ ساتہ کے
لڑائی کو بیٹہا اور زنگی کے یہان ایک عیار صیادہ زنگی نام اوسنے صلاح کی اور شبخون لندہور پر آیا اور
ہزار کو قتل کیا کہ اسمین لندہور اور سب ہوشیار ہوئی تلوار چلنے لگی صیادہ نے انار آتش بازی کے
اور یہان جو جو ڑی لندہور کا ہاتی بہاگا اور سب ہاتی بہاگ گئے فوج نے جو دیکہا سب بہاگ گئے یہان تک
کہ دو منزل پر جا کے ٹہرے لندہور کو بڑا رنج ہوا اور اونہون نے اکثر سامان خیمہ مال و اسباب لندہور
کا سب لیکر نوشیروان کی طرف کوچ کر کے طلول کو پیچہے چہوڑ گیا جب تک لندہور پہر آیا وہ دو منزل

آگے نکل گئے غرض لندہور نے چلا اور بیان آدمی نے غسل کیا طبل جنگ بجوایا خبر امیر کو ہوئی کہ رات
بھر دونوں لشکروں میں تیاری رہی صبح کو میدان میں آئی آدمی آدان نکلا اور امیر کو پکارا امیر نے اگر قباد
کو نبرد کیا اور رخصت مانگی چاہتی تھی کہ جاویں کہ زیر پردہ بیابان گردی برخواست دونوں لشکر بجا بجا
رہی تھی دیکھا کہ طال زنگی طول زنگی طالع زنگی تین لاکھ سوار بھی چلی آتے ہیں طول نے جو دیکھا کہ
نوشیروان نے ہماری خبر لی اور کسیکو بھیجا اور ہماری راہ یہ بند کی ہے اور طبل جنگ بجوا دیا اور آکے نکلا ہے
طول نے اپنی مرکب کو دوڑا کے سامنے آدمی کے آیا نوشیروان حیران ہوا کہ ہماری مدد کو آیا اور عادی کی طرف
کیوں گیا ہے طول نے اگر عاد سے کہا تو کون ہے اور مجھکو دیکھکے تو پھر کیوں نہ گیا عاد نے کہا تو کیا
مسلمان ہے اسنے کہا نہیں عاد نے کہا پھر کیوں لڑتا ہے طول نے کہا کہ لات پرست ہم تو
سب کے لڑتے ہیں اور اوسکیدے لاکیا زرب بہادر کی رکھتا ہے عاد نے جھنجلا کے ایک تلوار ماری کہ
طول نے سپر پر روکی اور ایک نے طول نے مارا یا تو سپر پر بیٹھا جگر گاہ پر بیٹھا اور دو ہو کر گر پڑا غرض
تو نام تھا اور طول نے اب مونہہ طرف لشکر امیر کے کیا اور امیر کو پکارا امیر تو رخصت لے چکے تھے
میدان میں آئے پہلے تو ہم نکالو ہوئی سات قدم اوسکا ہاتھی ہٹ گیا اوسنے نیزہ مارا امیر نے
نیزہ ہوا پر کیا اوسنے گرز مارا امیر نے گرز صمصام پر روک کیا آپ نے بھی ایک گرز مارا اوسنے پھر دو کا طول
نے تلوار ماری امیر نے قبضہ پکڑا اوسنے امیر کا ہاتھ پکڑا امیر اشقر پر سے کود کر کشتی ہونے لگے کہ راز
بپردہ بیابان گردی برخواست لندہور آیا اور امیر سے کہا یہ میرا حریف ہے امیر نے کہا ای لندہور
جا کر لشکر میں شہر ولندہور رنجیدہ سامنے قباد کے آکر کھڑا ہوا اور امیر نے ایک رات اور ایک دن میں
طول کو زیر کیا امیر جاتے تھے پر حریف کے ہاتھ نہیں لگے کہ تال زنگی تلوار کھینچکر امیر پر آیا امیر نے طول کو کھینچ
سپر سامنے کیا اوسنے ہاتھ روک لیا امیر نے طول کو باندھا امر کو دیا اور تال کو بھی زیر کیا پس را
بھائی طالع عشا ہوا وہ آیا وہ بھی سپاہی لشکر اوسکا ملا پھر کے سبکو جمع کیا اور امیر نے کہا کلمہ پڑھایا اور
مجبور ہو کے بھی الیس جیسے ظالم نے قوسی ہے حکم امیر نے کلمہ پڑھایا تینوں بھائی مع لشکر
مسلمان ہوئے از سر صدق نوشیروان تو طبل بازگشت بجا کر رنجیدہ پھر امیر بھی
لشکر کو آئے ان زنگیوں کو امیر نے خلعت دیا دنگل امیر بیٹھے لیکن لندہور سے اور عادی سے تنزل

کہا یہ کسی سواریاں ہی اوسنے کہا ملکہ گرو دیا بانو بیٹھے بہرام شاہ کے باپ پاس جاتی ہی اور وہ شتر سوار
نامہ بر ہے ناگہ دیکھا سامنے سے ایک نقاب پوش اگرچہ گھوڑی پر سوار گرد تمام ہوتا آیا ایک چابک کا خربوزہ کھا پر اوسکا
گھوڑ پکایا اوس نے ہلا اور الف ہے ملکہ نے اپنی تیغ روکا اور سپر پہ ایا نہ نقاب کے ٹوٹ گئی امیر نے صورت دیکھی
عاشق ہو گئے ملکہ نے جو سنبھالے پھر نقاب باندھی اور چلی گئی امیر بھی بیتاب ہو کر پیچھے چلے شکوہ نکا اوس
بلوائی ملکہ حمزہ پیچھے کا ہے پاس نزدیک آئی اور کرتی چلی امیر نے سمجھا کہ یا امیر حمزہ کو کہا ہے کا اس پڑی ہی پیچ
حال پوچھا امیر نے گرچہ سنا اور چلے گئے امر اور حمزہ بھی ساتھ دروازہ بہرام شاہ پر پہونچے ملکہ تو اندر چلی گئے
امیر بھی باغ میں آئے دیکھا کہ تخت پر بہرام شاہ اور دنگل پر اوسکا بیٹا اور ایک دنگل پر وہ بھی تھا بدرقہ
بیٹا ہے اور وہ شتر سوار جو آیا تھا اوسنے نامہ بہرام کو دیا بہرام نے پڑھا تو لکھا تھا اے شاہ آذر بیجان تبریز دیا ہی تھا
اوسنے خواستگاری ملکہ کی ہے تو شمش تبریز کو نامہ لکھکے بھیجا ہے پس بہرام نے نامہ پڑھ کے رنگ زرد ہو گیا
تو بیٹھا اسکی گردن بانو نے سا ساتھا اور زرد ہو گئی سب میں مشہور ہوا اوسنے ماں کا جو یہ حال دیکھا بات
بیٹی کا نامہ لیا اب تو پڑھا لکھا ہی پہلے تو تعریف لات منات کی بیان کی تو تحریر تھا کہ ہم بھی لات
پرست ہیں اپنے ملک میں کے ماں محرم دانا و آگاہ باش کہ اب مکتے ہمارا اخراج وہ ہے تاب عزیز مرا ہوا
ہم چاہتے ہیں کہ تجھ سے نسبت عزیز جوار کی کریں خراج مجھے معاف کیا اپنی دختر کو بھیج دے اور یہ شمش بھی تیرا
عزیز ہے ملکہ اسپہ واسطے کسی چیز کو نہیں بھجا پس اب بات روانہ کر دی کہ جیتے جی تیرا کا خیال نہ کر اور اگر نہ بھیجا تو
پھر جان ناگہ تو لا کے فوج سے تیری شہر میں ہونگا پس بہرام نے پڑھ کے ملکہ نے پہلا نامہ پڑھا الگ بھیج اوسنے
ملکہ کو نامہ کا جواب ایک تیر اوسنے شمش تبریز کو مارا سر اوسکا دھڑ سے الگ ہو گیا دوسرا چاہ وہاں سے
کہ سر وہاں پہ گیا اور یہ کہا کہ گر فی الفور لے گیا وہ ملک سلطنت اوسکی کی تھی تبر لگی کہ بہرام نے اس کو
لیکر باغ کے اسپہ پیدا کیا میرے ہوئی غرض ملکہ میں جہیں پھر اگر سوار ہو گیا اور اپنی بانوں کو مہمان سمجھی چلے بہرام نے کہا
بھی کاری ہوئی غضب کیا ایسا غصہ ہوا کہ نامی ملکہ نے کہا سر اوسکی بھی تھی محرم اور اسکا بھائی سب قرابتی بہت تھے
ہو رہے اور امیر پہ چال ملکہ کے ساتھ پیچھے چلے اور کہتا آتا ہی کہ دیکھا یا امیر اسپر عاشق ہوئے ہیں مرد ہی امیر نے
کہا اب تو اسپر بے کسیہ الٹے لا ہوگے کہ کوئی شب مسافر ہے کا غرض ملکہ تو باغ میں چلی گئی اور امیر سے مخفی
تک درخت تلے سر کیا کے بیٹھ گئے امر نے کہا یا امیر اب ارادہ ہی کہ لوگ اسکے آکر دیکھا اور کر دنی دیں یا امیر اگر ارادہ ملکہ کا

ہی انجمن آرا کو جہاں دل سے خوش ہوکر اٹھا اور بہروز شمع نے لیا تو اب امیر کو وہ وحشت ہی لگی کہ کہیں بستی امیر کہیں بیچ
تشنیف دیتا تھا کہ یا امیر ہمارا کیا باعث ہے کہ تم بارہا ہو بزرگی میں کیا بڑے ہیں لگی جب تو امیر خفا ہوئی کہ ای امیر تو
امیر حمزہ تو کیوں ملال کرتی ہین تو ہرگز نہ جاؤنگا جا یہ جہان جاوی یاری یا ای امیر کہ یہ بہر کہ غرض امراد جاری ہوا کیا یا امیر تم
سوسن بیٹھے ہو مین جاتا ہون امرکا نہ بدلا ملازمت بیکنے باغ مین ملکہ کو دیا ہو کہ جانا تعجب پر آنکے امیر اور امیر حمزہ کو بھی
کلاونت بنا کر دائرہ طنبورہ دونو کی بات مین دیکھی ملکہ پاس لیجانا امیر کیکر امیر چلا دیکھا کہ دروازہ بند ہے
باغچہ صدہا آدمی بیٹھے ہین امیر کو پہچان نہ کے آتا دیکھا اور پوچھا ہی امر انور رضیہ کیا با دیکھا کہ ایک برج کی تیاری میں آتی ہی
لیکن بندہی امیر ایک گوشہ مین بیٹھا ایک پگڑی سر پر دھر کی اور سر پر زردوزی کا سر اوڑھا جانی مین صد ہا ہونٹ یا بیچاره
کا مرتبہ کا اوسمین جا بجا کلغیان سی پیوند لگی ہوئی جوتی مین ہاں جگہ بہی ہوئی ایک نوجوان سوکیا ہی یا نہ کا ہیر
بیٹھ کے بانسری بجاتی تھی اور وہان ملکہ دیدار ہو جو دیا ئی ہی تو انجمن آرا اور مہر افروز سے ذکر اوسکے ہنر کا ہو رہا تھا
کہ او رنگانی کی ملکہ نے سنی مہر افروز سے کہا یہ کون ہی کیا اس باغ مین گاتا ہی اوسنے کہا یہ تو باہر کی آوازہ ہے
ملکہ نے فرمایا کہ اجنبی شخص ہی لیکن بہت حسین جوان ہی رنگ اوسکو بجا کے جا کر کہہ تو دعا دی دیکھا اور کہا بہی
کہا ور نیا یک بیٹھی ہی ملکہ نے کہا اگر پرند ہی تو بلا وہ آئی امیر نے دیکھا کہ اوس کہرکی کا قفل کہلا اور اوسمین سے ایک حبشن
نکلی امیر خوش ہوا کہ طالع نا سزا ہی رسائی کی غرض وہ قریب آئی اور کہا او جوان چل تجکو ملکہ نے بلایا ہی یا تو امیر آخر
جواب نہ دیا اوسنے پہر کہا ارے او گونگے اور اندہے کہ ہاتو برای مین تجسے کہتی ہوں جب کئی مرتبہ پکارا تو
کہا او سوخت امیر نے سر اوٹہا کہا کیا ہی اوسنے کہا او بہرا تو سنتا ہی نہین سنا امیر نے کہا صاحب مجھ
مجکو ملکہ کیون بلاوینگی مین بیچارہ غریب بہلا جانا نہین اونکا تو بیٹا جانا نہین مین کس کام کا امر بلایا ہو گا تو کسی
جوان کو اوسنے کہا ارے او بڑا ای پیچ نہ کر تو جو پیا صورت تو ملکہ کو بتا جا امیر نے کہا لیا مین نہین ملکہ کا قصور ہے
غرض وہ حبشن ملکہ پاس آئی اور کہا وہ نہین آتا اور ای ملکہ خدا اوسکو بڑا ای بیٹہے کو عادت کری ایسی ہی سمجھے
اوسنے کہا ہین آپکی حق مین ملکہ نے کہا ارے او شوخ کیا وہ کافر ہی دیتا ہی یا اوسنے کہا یہ بری مجال نہین کہ وہ
کلمہ کیون ملکہ نے کہا نہین تو کب اوسنے کہا وہ کہتا ہی کہ مجکو نہین کسی جوان کو یہ پیا تو بہول گئی
ملکہ سنکے ہنسی لیے اسکا یقین ہوا اور شاد دل ہو رہ مہر افروز کو بہجا کہ تو بلا جب ہی امیر آیا اور کہون کو
آگر ملکہ سے کہا بلاؤن یہ سچ کہتی ہی وہ مجکو اپنا لعل گم ہوا ہی نہ ملکہ تسلی میتاب تو ہی اب کہ سبب کانے

آپ چلی

آپ چلی ایک اور بیان امیر نے اپنی تنین گستاخ ابہی ابہی کیا اور رونی لگی اور دعا مانگنے لگا اوسکی بلائین لینے امیر چاہئے
کہ تم جو کچھ خدا کرے گا بہتر کیونکہ ای امیر افسوس ہم اب ترتیب نکلا یہ بلا اور تم نکلے ہو اب کیا کہیہ تو بہی امیر کہا وہ حال کچ
آخر اب امیر اونکو کہ جاؤن لیکن طلوع ہوا وہ بہر لگی ہوئی انگوٹہی نکالا دروازہ بہلا اور ستارہ اوسکو بیچ مین مشعل ماہ کے
ملکہ چلی آتی ہی بی بی نقاب دیکہکر اشتیاق ہو گیا کہ یا امیر کس شخص کی تعریف کرون وہ جہان بیان اور جہان
دوسرا جا ہوئی جاتی ہی جاتی ہی امیر اس نزاکت پر سبزہ ہوا غرض ملکہ پاس آئی مہر افروز نے کہا اوس بہی ملکہ
صاحب آئین خبر دی اپنی کو امیر اوٹہا سلام کیا اور بلبیان اون ملکہ نے کہا ارے یہ بیٹھ تجکو کسی مرتبہ بلا یا تو نے آیا
امیر نے کہا بلبیان اون تمہیں بہی بہلے میرا کام کیا ہی یہ بیٹھکی منار انگشت ہون کہ اسمین زلف آرا پڑی ہی اور کہا
اور بڑا ای بیٹھے مین نہین آتا تجی امیر نے کہا صاحب کب اوسنے کہا لونگو ونکی شامت آئی جبر اوہی ایک
مین نہین آتی کہا اون ملکہ صاحب نکلی ایک سو اور ایک لپکا جلا جانا اپنے
اشارہ کیا یہ اور جلی گئی امیر مجھے نہین معلوم ہوتا اور کہا ملکہ صاحب میرا استاد پاس جاوی
او اس جیبہ کو مین کیا ہی وہ سر ہوا ہوئی گیا ہی مین تو آقا ہی امیر نے کہا ان تھنے نکل کے ایک
تو بیچ کا مجھے نہین معلوم اوسمین کون سا غرض تیسری آواز تو بیٹھی آواز چلی گئی بیچ کو کہا
ملکہ صاحب سے زیادہ بہر باقی نکلی لیکن کسی امیر کو مجھے نہین دیکھا اسمین بڑا ای مین باب لون
وہ سب لگین بیٹھے ملکہ نے کہا اچھا مین جانتی ہون یہ بہی مستانیان ہی مرد نہین مگر نہیں بہتی ہی
ان بیج ہی جلی لیکو ملکہ آئی امیر اب نا امید ملکہ سب خوش ہوئی اور محظوظ ہوئی اوس ہزار رنج
امیر کو اوٹہا جب کہ مجرا کیا اور کہا بلبیان اون آپ نے تو مجکو دی بیٹھے میرے جہین کہ اونکا یہ نہین جاتی
جہانسے کہا یا کہ اللہ ہون ملکہ بیچ مین اور کہا کہ مت تم ہوئی ہین ہر ایک لیے تجہی بہت ہین کون ایسا
نہین ملکہ کہ بڑا تو تجکو سر ہوئی ملکہ نے کہا او بہی کیا تیرا بیٹھے ہی مین امیر نے کہا ان بلبیان لون اور یہ گانا
تو میرا ای ہی جیسا کہ وہ گاتی بجاتی ہین سنے کے قابل ہین اونکا تو یہ حال ہی کہ جب طرح درخت اپنی
ہی جگہ ہتا نہین اور بیچ رکہتا ہی وہ اوس پر جاتی ہین اور تمام درخت سے ایک بیچ ہر سمت کے اور اوپر
ہین تو او نکی سیر دیکھی ہین اور خیال بندہی ہوئی ہین ملکہ نے کہا کیا مجال ہی کہ وہ تجکو باب نہ جانی مین
اونکو سر او نکی امیر نے کہا ان بلبیان لون آپ اگر اونکی بات یاد ہون تو مین تب وہ سمجھے کہین ملکہ نے کہا تو

مجکو

اونکو بلوایا پہچ امیر نے کہا اپنی میری جان اے تو مین گیا ملکہ نے کہا کہ اگر تو نہ آوے یا تو میرا اب حال ہوگا امیر نے کہا اے مضمون
ابہی ایک قدم چھوڑونگا ملکہ نے کہا تو جا جلدی لی آ غرض امیر امیر پاس آیا تو ایک صورت پیاری کی بنائی اور
آگے کہا کہ اے یار تم کون ہو جو یہان بیٹھے ہو تم نہین جانتے کہ یہ مکان بادشاہزادی کا ہی اب یہان سے اوٹھ جاو تو
امیر نے کہا کہ یہ بات ہم نے [illegible] اپنے مین چلے جاوینگے امیر نے کہا کہ مین نہ جاونگا کیا میری [illegible] ہی تو ہم
سے گیجہ دونون کو دیکہ رہی اور شعر عاشقانہ پڑہ رہی ہی یہ سنکر دوست بقبضہ ہوا اور امیر جاکر تو اوٹھ نہین تو
مین مارونگا امیر حمزہ نی دونو کے اور کلمات کہے اور دوسرا بات تہدید کی ہو اوٹھا امیر نے حال دیکہا یا اتو ہونے
جلدی سی بات چھوڑ دیا اور کہا تم تو مین مرا قصور معاف کیجے آپنی تو غضب کیا امیر نے جب سنا کہا اچھا ہی جی
جانی بیچارا تو یہ حال ہی کیا تو کیا خبر لائی امیر نی کہا ای حمزہ کیا کہون زنبیل جو مین لی اور مجکو تب مار
تمہارے واسطے لانا کیا اگر میری یہ تکالیف کی نشان کرو تو ایک مال چھوڑا کیا اور کہا کہ نکالی تی امیر نے
کہا رب کعبہ [illegible] امیر نے کہا لاکہ تو تمہاری زبان سے یہ اور وقت کام نکل جاتی کہ [illegible]
لاکہ ہزار کی ہو جاتی تی امیر نے کہا مجہے [illegible] کرو والو امیر نے کہا ہم کو کچہ ہو [illegible] مین کی ہی غرض
حسب [illegible] قسمین امیر نے کہا مین تو امیر نے کہا [illegible] کیون [illegible] امیر نے کہا اچھا اوسوقت زنبیل سے
ایک طنبورہ اور دائرہ اور [illegible] نکالی اور کہا اسکو [illegible] اور طنبورا لی او بیٹھے تو امیر حیران ہوئے آخر
بسبب عشق کی سب قبول کیا اوسوقت امیر نی امیر حمزہ سے کہا تم دائرہ [illegible] بات [illegible] اور کہا
کیون جان مجہے ایک گنج طلسمی [illegible] لیکن اس سے باز رکہو امیر نے کہا تو تم جانتے ہو کہ امیر کا کام [illegible] آخر
کبھی دیتا ہون کہ یہ نہین جاتا کہ تمہارا کلام [illegible] امیر نے کہا اچھا [illegible] امیر نے کہا کچہ نہین بس یہ کہنا تہا
امیر کا کہ امیر حمزہ نے پیچھے سے ماری [illegible] دائرہ اوٹھا لیا امیر دونو کو لیکر چلا لیکن [illegible] ملکہ امیر [illegible]
لیگئی [illegible] امیر نی کہا تم مجہے [illegible] نہین جاتا اور دروازہ [illegible] جاونگا تو ملکہ نے خواصون سے
کہا [illegible] اونہون نی [illegible] اور [illegible]
بھیجے اور کسیکا [illegible] اور [illegible] امیر [illegible]
[illegible] کیا [illegible] امیر [illegible]
پکڑ [illegible] ملکہ [illegible]

ہزار بری

[illegible] امیر نے کہا ان صاحب مخلد نے کہا یہ مجکو اب نہین جانتی اور امیر نی جو سنا [illegible]
مخلد نی کہا تو بیٹھ ہم جاکر خبر کرین کہ یہ کون ہی یہان مین تو جا ملکہ جیسا کہی گی ویسا کرنا غرض امیر
مخلد روانہ ہوا چلی ملکہ پاس اب مخلد [illegible] اور [illegible] تو جا اور مین انکی پاس [illegible]
غرض امیر [illegible] ملکہ [illegible] سامنے سے امیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] مخلد [illegible]
اور [illegible] مجکو اب نہین جانتی [illegible] دشمن [illegible]
[illegible] امیر [illegible] جان [illegible] ملکہ [illegible]
کہا اور [illegible] مخلد [illegible] مخلد [illegible]
کہا [illegible] ملکہ [illegible]
اور [illegible] مخلد [illegible] مخلد [illegible]
[illegible] امیر [illegible]
[illegible]
کہا [illegible] امیر [illegible]
[illegible] امیر نے کہا [illegible]
[illegible] ملکہ [illegible] امیر [illegible] امیر حمزہ [illegible]
امیر نے جواب [illegible] ملکہ [illegible] امیر نے
کہا [illegible] امیر [illegible] امیر حمزہ [illegible]
[illegible] ملکہ کو سلام [illegible] بادشاہزادی [illegible]
[illegible] امیر نے کہا [illegible] امیر نے جلدی سے [illegible]
اور کہا ملکہ صاحب [illegible] آپ [illegible]
[illegible] امیر کو دیکہا [illegible]

عاشق ہوئی اور دل میں آپ ہی نادم ہوئی کہ یہ مجھے کیا ہوا لیکن دل سے کیا کرے یا ملکہ کا بات پر عشق زیادہ
ہوتا جاتا تھا اب ملکے اب اوٹھی اور برابر چلنے لگے آگے اور کہا ارے اوستاد مجھ کو تم نہیں اس ساری کو پیار کیا چاہیے
حال کرتا ہی میرا کہنا کر اور اسکی اطاعت کرتے نہیں تو سزا اسکی لی امیر نے کہا اسکا بات تو ابھی منظور ہی ملکہ نے
کلمہ سنکے دل میں اپنی کہتی تھی کہ لونت کری کہ یہ سچا ہو اور اسکا بیٹا نہو تو خیر نہیں تو جان گئی [illegible]
کیا لوگ کہین گے کہ آخر میں حمزہ نے بچہ نامرد کو تو قتل کیا اور اوسکو نہ قبول کیا اور دل آیا تو کہی پر اسمین ملکہ
نے کہا او ہمدوے سنا تو نے یہ کیا کہتے ہیں امیر نے کہا بلبیاں ناوں میں تو پہلے ہی کہا تھا غرض ملکہ نے کہا اب اسے لو امیر
کیا ارے یا ملکہ کیجے میں پکڑ لاؤ امیر نے کہا اچھا لکھنا ہی بچا یا برابر آؤ تو سب حقیقت تمہاری کہاں جاوے اور خبر کیجے تو
نکلو گے اور امیر حمزہ جب بیٹھے ہیں راہ میں لوگ امیر نے کہا تو تو مجا یہ بھی ارادہ اوس کا کر کے چپ ہو رہی اور
کہنے لگی تم صاحب بس اب ہوں قبول کر لیتی کہ اسمیں ملکہ نے کہا کہ یہ کیا شیر اچھا ہی امیر نے کہا بلبیاں ناوں
نہیں یہ ابھی شرارت سے کہتے ہو جیا جانتی ہیں کہیں بڑا بہلا کہتی ہیں مارتی کو دور تے ہیں اور ہم لوگوں میں [illegible]
کو طلاق ہی کہتے ہیں وہ تو بڑا بیچوتا ہتا امیر ابھی امیر نے کہا اور خود بیٹا تو نہیں مانتا ملکہ نے کہا کہ تو مرے موہ پر [illegible]
گالیاں دیتے ہیں کہ اسمیں محلدار بولی اے بابجو غیر ہوا کیا ہوا ہی ملکہ نے کہا اری اس محلدار کو تو نکال دو
کیا ہوں کہ تو نے مجھے سو دیوں کہلایا ہی نہیں تو مار ڈالوں یا اب امیر بھی چلے گئے اندر سے ملکہ کو دیکھ رہی ہیں
کہ اسمیں ملکہ نے کہا میں انکو سمجھا دیتی ہوں اری یا امیر اٹھے اور کمان تو لی آؤ تو خواصیں لی آئیں امیر نے دیکھا کہ ایک
کمان اور ایک درخت ہی کہ اوسمیں بندھا ہوا ہی اور وہ درخت فولادی ہی بجائی یہاں کے بیچ میں ایک بچہ
فولادی لگا ہی ملکہ نے کہا او اوستاد بجر تمی اگر تجھے اسکو پھیرا اور کمان چڑھائی تو خیر نہیں پھر اپنی بابکو
باپ کہنا امیر نے کہا اچھا میں تو اسکے اسکے بابجی بابے ہوں ملکہ نے کہا پھر تیر اندر ابین نہیں جانا غرض
اب امیر حمزہ بڑی اور اوٹھکے برابر کمان کے آئی کا تکمو نور قرۃ الاملاک اور خواصوں کا تو رنگ ہو گیا امیر نے
کہ دیکھا پر امیر حمزہ نے ہاتھ میں پکڑ ڈال کے زور کیا اوسکو بھی ٹوٹا ہیں نجوں ناوں نکلیاں [illegible]
جیسے غول چڑھا ہوتا تھی ملکہ کا تو ہوش جاتا رہا اسکی کمان کی [illegible] تمام ملکہ نے [illegible] ملکہ نے کہا تیری
ہمیر تو بھی لگا خوب کا پہلے بھی اور اب بھی اب ملکہ نے چلیں سب بندی ہوا امیر کہا جا رہا ہی کہنے میں اور
امیر نے غول عاشقانہ گانے لگی امیر [illegible] ملکہ نے [illegible] اب بیٹھے میں امیر نے کہا اس ملکہ

کشتی نہ [illegible]

کشتی نہ کرنی امیر بار رہا غرض کچھ ہوشی میں شراب پی گئی امیر حمزہ کو بھی پلا یا ملکہ نے کہا کل
میں کشتی لڑوں گی اور تب بیٹھے گی سزا ہو تمہیں امیر نے کہا بلبیاں اوس دن جب انکی بات یاد ہوں تو ذرہ کا عجب
نہ کیجیو ملکہ تو اوٹھ کے پلنگ پر گئی اور ساتھ والی مکان میں دو پلنگ بچھوا دی اور کہا امیر بیٹھو تم اب
غرض اب امیر ایک طرف دوسری امیر حمزہ پلنگ سو رہی امیر دل میں خوش ہوئی امیر کی تعریف کرنے لگی
کہ سوائی ایک شخص کے یہ بات بنا نہیں تو بڑا کام کیا اور یہاں ملکہ کے پلنگ پر گئی صبح کو اوٹھا تیار
تھی رات بھر میں گلاب کیوڑہ متی میں ملا کر اکھاڑہ تیار کیا لیکن ملکہ کو رات بھر نیند نہ آئی صبح کو
اکھاڑے میں ملکہ آئی کشتی جیت لنگوٹ کی امیر کو بھی امیر نے کہا امیر کیا بس سب ہی بس امیر نے
بات بڑہایا اور کہا میں حاضر ہوں زور کرو ملکہ نے کہا ایسا نہو کہ بعد تو کہے کہ میری بات اپنا دی دیا بنا
اسکی ہی تا او بر گیا تو اپنا بات سنالی امیر نے کہا میں تو سر دیتی ہوں جو موجود ہوں ملکہ خفا ہوئی اور کہا
یہ کون گفتگو ہی ملکہ نے بندست پکڑ لیا امیر دو کر لیتے اور دیا تھی بیر دو تو بات رکھے دی ملکہ نے
چھوڑ دیا اور کہا تیری شامت آئی ہی یہ کہ تو نے ابتک بتا نہیں تو سیدھی طرح لڑ غرض اسی طرح تمام روز
کشتی ہوئی امیر نے چھوڑ دیا اور وعدہ کیا یہاں تک کہ دو روز گذر گئے پھر کیا تو لیا اور لڑنے لگے تیسری دن
ملکہ نے دو دانا لگا امیر کا زمین پر اشنا کیا اور کمر بند پکڑ کے زور کیا امیر نے لنگر مار کر جیسے بکڑ لیا عجب
تماشا خوب ہر نے میں ملا یا اور صاف نکل گئے اور آپ بکڑ لائی اور دو نگاہیں ملکہ کے اشنا کر کے کمر بند پکڑ کے
لیکن لونڈیاں کر کے ہٹ کو پکڑا ملکہ نے کہا پر تو وہی حرکت کرتا ہی غرض امیر نے اوٹھا لیا ملکہ نے کہا بس اجی
استاد مجر تمی چھوڑ دو امیر نے چپکے سے رکھ دیا ویسے ہی ملکہ اوٹھ کے اندر چلی گئی خواصوں نے کہا کوئی اندر
شادی ہو اور جان اگر کرسی پر بٹھا دے کہ یہاں سے لگائی اور بادشاہ نے کرسی بچھا دی یہاں سے اٹھی ہو گئی
الکمین نکل آئیں امیر سوچی کہ یہ کیا سبب ہو اندر چلی گئی اب انہو غیرت میں مار ڈالی امیر بردہ ہو تنگ کے
اندر چلے خواصوں نے منع کیا امیر نے نہ سنا اور دیکھا کہ ملکہ کا دم نکل رہا ہی اور آفتاب سوا نیزہ پر گویا
آیا ہی امیر نے پانی سے غسل دیا اور سر زانو پر رکھ لیا کہ اسمیں خواصیں اور امیر بھی اندر آیا خواصوں نے
دو دو گلاب کے ملکہ کے منہ پر چھڑکا کہ کوئی عطر سونگھایا لگی اور بندھی کو برا بھلا کہنے لگیں کہ ابھی سوا
تجکو جیتا نہ چھوڑتا اسکو کیا غرض ملکہ کی آنکھ کھلی ملکہ نے جو سر زانو پر دیکھا تو شرمایا امیر نے کہا ملکہ کیا ہوا

یہ سن کر کہا کیا واللہ یہ جھوٹ نہیں کہتا گو تم نے تمام مزہ [illegible] اور یہ امیر میرا عیار ہے [illegible] عاشق ہوا [illegible]

یہ عیار [illegible] تشفی ہوئی ملکہ نے کہا [illegible] صاحب یہ [illegible] امیر [illegible]

امیر کی [illegible] تصویر [illegible] امیر نے کہا تو منگاؤ غرض تصویر منگائی امیر نے [illegible] صورت

اصلی [illegible] امیر نے کہا یا امیر خیر ہے کہا امیر غرض جب [illegible] دوبارہ امیر نے جو دیکھا [illegible] صورت

اصلی [illegible] ملکہ کو یقین ہوا [illegible] امیر نے انکار کیا

[illegible]

[illegible]

لیکر چلا دو منزل کرکے جہان لشکر مہلال کا تہا سوار اترا اسنا وہان بہونچا مہلال پیشوائی کو آیا اور اسکے رفیق فرہاد کو چاہئے
اور سب بار بیٹھے تب کہ خبر آئی کہ تمہین قید امیر کی لیکر آتا ہی یہ خوش ہو باہر خیمہ سے نکل آیا تو ہرمز نے
سلام کیا اور بات باندہ کے وہ عرضی دی اور زبانی بھی کہا کہ ہمراہ ام نے کہا ہی کہ میرا قصور معاف کر یہ کبھی نہیں
میرے طرف سے بادشاہ تبریزی سے کہنا کہ جو کیا اوس کا بدلہ ہو گیا پہلے اس پہ بات قبا ہین اوسکے
دفعے ہین تہران سپاہ اور سپہ تو پہر مارا مدہ ہو گیا تہا کا ور زیادہ فکر ہوئی آخر کو اس ہی ہوئی اگر مہلال کو معہ
اوسکے لوگونکو قتل کیا آخر میں اوس ترس جان مسلمان ہو کر اسے قید کر کے بہیجا ہی اب لیجا وہین ماجرہ
قتل کرین یہ سنکے مہلال نہایت خوش ہوا اور امیر کو خیمہ مین رکہا اور بیان یہو ملکہ کو دیا تو تم دیدہ و تہران
رسیدہ پہنچی کہ ہم اب لاتی ہی امیر کو بیان تک ہوا اور شام ہو گئی آخر پری چہرہ سے کہا کہ امیر آئی اور
امیر ہو اپری چہرہ نے کہا واری قسم ہی مجہکو انکی نمک کی تمہاری واسطے امیر سے بیان تک تو قبول
کیا کہ تو اگر امیر کو دو تو تنگی تیری ساتھ سوونگی اوسنے کہا مین ابہی لاتا ہوں تو وارث آپکے ہونگی اور
انشاء اللہ باہر اودین گے امیر کہتا تہا کہ تو تیری تمہاری ہی ہی اسواسطے عمر میر ہوا ہی کاوفض رات بہر اسطرح
تڑپ تڑپ کاٹی کہ نہ کہانا پینا بلکہ روتا رہا صبح ہو گئی بلکہ دو پہر دن آیا اب ملکہ نے کہا اری پری چہرہ جا کے
دریافت کر اور کسیکو بہیج اب تو پری چہرہ دروازہ جا پر آئی وہ دیو ملکہ کے دس ہزار ملازم تہی اونسے شہرو الہی
نے کہا افسوس کہ ہمراہ شاہ نے کیا بری حرکت کی اونسے تو ہم جیتے جاتے ہین اور اونسے اوسکو
قید کر کے مہلال پاس بہیجا یہ پری چہرہ نے کہا اری ایسکو اونہون نے کہا امیر اور ہمراہ اور اوسکا عیار
امر کو بیہوش کر کے آدہی تہ پر مہلال کے بہیجا یہی یہ خبر وحشت اثر سنکے اگر ملکہ سے کہا ملکہ کا
عجب حال ہوا سب ہمراہ کو لعنتیں دینے لگی ملکہ کا دریا بانو کو ما تقابلہ ہوا تو وہ بیہوش ہو کر خواہ ہونا
ہوا کہ امیر کو لشکر مہلال سے چہوڑا لا گر دریا بانو اوتہی نقاب بالو تہی صورت پر ڈالی سیکے اور تو سی خواہش کو
بہی نقاب درپا یہ ہتیار لگا کر گہوڑوں پر سوار ہوئی باہر دس ہزار کو بہی حکم کیا وہ بہی ہتیار لگا کر سوار ہو کر ہمراہ
ہو گئی دریا بانو بہیج چلی دو منزل بلکہ تین منزل کرتی ہوئی اب جو دیکہا اکطرف ایک سپاہی شہر کی
طرف سے معلوم ہوئی ملکہ نے پوچہا اری یہ کیا ہی لوگوں نے کہا یہ لوگ آمیکی شہر کی یہ سن تہنے
شاہ اونہی آگر ونسے جیسے جو بات آیا لاتی ہونگا بلکہ لوگوں نے سیر اور سیری اور شادیانہ ہین اور

کہتے ہین

کہتے ہین کہ لعنت ہی ہمراہ پر وہ نامرد ہی ہم تو مسلمان ہوئی اور جان پہ مال بہی سب امیر نے بچایا
تو یہ بہی احسان فراموشی کہ ہوتی ہین جتنے یہ حال دیکہا انکی تعریف اور ہمراہ کی مذمت دن تہوڑا رہ
گیا تہا اور لشکر مہلال بہی پانچ کوس جب رہا اوسوقت پری چہرہ نے ملکہ سے کہا اب کوئی دم میں
ٹہرنا ہی سب ہم ہی ہین اور کہاں بہی ہین غرض ملکہ ایک گہاٹی کو دہین اوتر پڑی اور سب بولن نی خوب
بات سے فراغت کی ملکہ نے چلتے ہی نیا ہی کہ پری چہرہ کے خیال مین آیا فقط نہران اور سپ ملکہ سے
عرض کیا کہ حضور ابہی تامل کرین اور کسیکو بہیجین کہ وہ لشکر مہلال مین جا کر معلوم کرے کہ کیا خبر ہی اور کہا
تہا اور کسطرف قید ہی ہین اب جو یہ معلوم کرکے آئی تب ملکہ سوار ہو تمہاری ہمراہی کے ہین اور اونکی
ہزار سوار مہلال کے سپہ تو قریب سوا لاکہ کے لشکر پڑا ہی اودہر جا کر ایکطرف کو گہری اور وہان تک
نہ ہونچی کہ یہان امیر ہی تہا اور بیچ میں قتل ہو گئی تو کیا فائدہ اسواسطے کہ امیر تک نہ پہنچ جاتی ہین پری چہرہ سو
ملکہ نے کہا کہ مجہکو اپنی جان کی پروا نہی اور مجہی مرجانا ہی مین ہزار ایک کی خیر ہو تو تم بہی جاو پری چہرہ نے
کہا ملکہ انکو خیال نہی جب انکی جان گئی تو پہر قید مین وارث ہی جاکر نہی کیواسطے کہا غرض نہی ابہی تو سا
رہا رات ہی غرض اوسکے کہنے سے وہ سوار روانہ کی کہ خبر لاؤ اور ملکہ تب یہان تک کہ دو پہر رات گئی
جب تو ملکہ گہبرائی اور جل کر بہی ہو گیا تو سوار چلا و ملکہ نے کہا اری پری چہرہ تو نے کہا ایک عرض اور کی اتنے میں غل
کرنی ایک دفعہ تہی طرف سے نعرہ اللہ اکبر ہو کے گرما ایک بائین طرف سے بلند ہوا اور بیچ سے نعرہ عالم شاہ کا گرجے
کر ملکہ کو یہ بات سنکر آئی ایک قول تو پری چہرہ کو دیا تین سے تو نو ہزار تین اور چار ہزار سوار دئی اور
تین سے نو ہزار تین اور چار ہزار دوسری کو دی اور اوسطرح اپنی پاس رکہا اور پہلے سے بیچ میں ملکہ تلوار کہینچ کر پہلے
او نعرہ لگا کے کہا اور بہر سے نعرہ عالم شاہ ہوا ایکطرف سے بانگ کا اور تلوار برسنے لگی الغرض خیمون کی یہ جنگ تہی
بازو ہلکی ہی کٹتی لگی سیر خیمہ کر اسعد او سعید مثل شیرون کے ایسی لگے اور یہ سے تیرہ و تلوار برسنے لگی بلکہ اسعد اور سعید
لڑنے لگے تہی طرف تو نعرہ ہوا وہ اوس نعرہ کی آواز پر چلی اور اودہر والی انکی آواز پر چلی یا اسعد تلوار چلنی لگی اب
جو نعرہ اللہ ہوا کہ اسعد لوگوں کو صدق ہوا کہ امیر کی خبر سنکر آیا ہی امیر حیران ہو گیا لشکر امیر تو اب پری چہرہ
پر تہا یہان کیونکر آئی لوگوں نی کہا معلوم ہوتا ہی کہ امیر کے ساتھ آئی ہو ملکہ کی پیچہی رہ گئی اب ہو چکی غرض نعرہ سنکے
جانون نکل گئیں اور جو سوتی سپاہ و نامہ ای کا بیچارہ اور بہی بد کا جامہ ہو گیا جامہ کو پاون مین ڈالا صبح تہا

ہوگئے کہ باری ہر چند تونے درزی سے کہا کہ میانی کہنا بہول گیا پاجامہ جو گھبرا کے گلیوں میں الا میانی گلے میں
پہنے سے سچ کہا درزی کہ گریبان کہنا بہول گیا جلد سے میانی کو پہاڑنے لگا اور سے تلوار بڑی سو بیس
مر کر رہ گئے بعضے ایسے تہے کہ سئیس نے گہوڑے کی اگاڑی کہولی پچہاڑی کا کہولنا بہول گیا ہے جو سوار ہو
لگا اور لگا تہا جب سے چلا ایک کوڑا مارا اور سینے والی چہار میخ انکی پشت پر لگی مر کر رہ گئے بعضے مارے تہل
کے گہوڑے کی دم کی طرف منہ کر کے سوار ہو باگ کو ڈہونڈنے لگے جب دیکہیں دیکہیں گہوڑا میر بہاگتا
باغ میں توکل گو وزیر ابو اسنا ایک قولاً سر پر لگا سر پہٹ گیا نیچے گر کے جان نکل گئی غرض اس طرح سواے
مارا جاتا ہے مفر نہیں کشتوں کے پشتے لگ گئے دریا خون کا بہہ گیا تہا اور بہر بلا شنا اور سیاہ دریا خون میں کرنے
لگے گر دیا بانو نے وہ شمشیر زنی کی کہ ہزاروں کو قتل کیا کہ اسمین خبر میلال اور جو بین کو ہو گئی سے بہی باہر
نکلا کہ فتنہ الطالب کہا تو اسکا قد اکیس ارج کا تہا ہے کہ جو ہی خلل مچایا تو بہی اور شنی کو حکم کر دیہ اور دس
ہزار سوار اسکو گہیری میں اسمین روشنی ہی ہوتی جاتی ہی اور وہ ناب کر دیا بانو اور سب لوگ
اوسے ایک جگہ ہو کے ہونے لگے لوگوں نے جو روشنی میں دیکہا تو نقابدار یاقوت پوش ہی الرہا ہی
لوگوں نے میلال سے یہہ بہی خبر کی کہ ایک نقابدار ہے میلال نے حکم کیا سہراب کو کہ تو جا کر اس
کو اور اوسکے بیٹے اور عیار کو قتل کر دو اول جب سالار بہ ہمہ پوش جہان آیا ہی میں نشانات آدمیں سہراب
جلاد کو لیکر آیا اور بیان امیر سے کہہ رہا ہی کہ یا حمزہ تجہے دیا اور لندہور اور عالم شاہ و مالک کا تہی
امیر حیران ہوئی کہ ای خواجہ وہ تو زخمی ہے تہا اور ماسوا اسکے کہاں ان کا اور کہاں سے جگہ کہ یہ کر سہراب نے
امیر نے کہا ہا امیر کسی طرح اون تک پہونچیں ہاتین تہی کہ جلاد سہراب امیر کو آیا سہراب نے کہا اری بیٹے علم
قتل کر امیر نے کہا ہا امیر وقت آخر آپہونچا اس گھڑی کیا سوچتی غرض جیسے تلوار نکلی کہ کہ امیر جلاد
جلاد امیر حمزہ نے کہا اگر مدد کی خبر دار کہاں جاتا ہی کہ اسمین سہراب غضب ہوا اور کہا کہ پہلے انہیں کو قتل کرتا ہوں
اور اگر امیر حمزہ پر تلوار ماری امیر حمزہ نے بیڑی پر روکا بیڑی کٹ گئی امیر کی انکہ میں خون اتر آیا نعرہ کر کر
قید کو توڑ ڈالا وہ بیڑی ہاتہ میں لیکر جو سہراب پر ماری سر اوسکا پہٹ گیا جلاد کا بہی امیر نے مارا لوگ
جنگ جہاں نے بہاگے امیر حمزہ جو ہوئے امیر چلا اے یوسف فلانی بیٹا مجکو حیدر نہ جانا امیر حمزہ امیر پاس آئے بیڑی
ہزار زور کیا کہ ایکنے تلوار ماری امیر کو چہرہ پر کہ جہکڑا اونہا کے مار دس دس سر بیٹے ہر امیر کہ چلا امیر حمزہ نے ایک

بجز بزبلی

چند دن کیا امیر کی ایک بہت لڑائی نکال دی اور چند پڑا اپنے لگا امیر نے اسمین سہراب کے قید اپنی ہر طرف کی پہنچے
امیر کے پیچہے آیا امیر نے کسی کی تلوار اپنا لی اور مارنا شروع کیا امیر دو بیہان عقرب سلیمانی امیر کی بہی اوتہا لایا کر
دیا اب جو عقرب سلیمانی ہات میں آیا پہر تو لاش پر لاش گرانے لگا اور نعرہ کیا اور امیر حمزہ نے بہی نعرہ کیا اور کہ کر
مار میلال نے جو نعرہ امیر کا سنا کہ جیت گیا گہبندی پر سوار ہو کے چلا امیر کا سامنا ہوا امیر پر تلوار ماری امیر نے
پشت تلوار پر روکی اور ایک ہات سے جو بکہاوا کو پسے سے نکالا معزہ رو کاٹ گئی اور خزانہ کو وہ بازو نے جو نقابدار کو
دیکہا کہا وہ نقابدار کو تم نے کہا اب سے ہم بہی قریب ہی سامنا امیر کا بہنا امیر دیکہہ رہی ہی کہ نقابدار کو
تلوار ماری اسنے خالی دی کہ ایک تلوار ماری سر پر بڑی جگر کا کاٹ تک اوتری امیر نے آفرین کی غرض اوسکا
کی صد ہا بہند ہوئی نقابدار تو اپنی لوگ لیکر اپکی طرف نکل کے چلا امیر نے امیر کو پوچہا کہ اسکی خبر لاو اور بلا لاو امیر نے
اور بیر گہلا دو بیان وہ جو نشہ پر آیا تہا پیچہ اونہوں نے ہی ہی دریسے لشکر کو گہیرا تہا اور مارنا شروع کیا تہا بالجملہ جب صبح
ہوئی تو ہین جب گرا تو بات بانو کے سامنے امیر کے آیا اور کہا امیر زادہ معاف کیجی اور میں اوجا رہا
باپ کے موجاں سے کہا امیر نے پوچہا سب لوگ کون ہین اوسنے کہا یہ شہر کی رعایا ہین جب تو امیر نے
کہا او نکی تدبیر او نکا بس ان نے بچاروں ہزاروں کو امیر نے بلا کر دست مروت سر پر اور بہت تعریف کی
غرض اسے جو بادشاہ کا بیٹی جو دونی تہی پر دیکہا ملکہ سے کہا امیرزادہ ہی ملکہ بڑی ہوئی ہی امیر زادہ کہا ای
نقابدار یہ باد امیر دونی ہی میں اور تم نے یہہ احسان کیا تو ہماری ملاقات کر دو بڑی جو دونی کہا نے کہا نہیں
دیکہا امیر جو دونی اسنے کہا ملکہ تم پر غضب کیا امیر ہوتے کی خفا ہو گئی ملکہ نے کہا خواجہ میں کیا کرتی کوئی
زور چلا ایسے ہو گئی جو شوہر کو سامنے قتل کر دو امیر نے کہا ملکہ اوسکا رابعہ ایسا ہی تہی تمہاری باپ نے
سے اوسکو قتل ہوئی یا یہہ ملکہ نے سنا لایا خواجہ میں کیا کروں امیر کو کسی طرح بلا لاو امیر نے کہا ملکہ کہیں نے جو
تو اوسکے بیٹے کو اور کیا امیر کو آرام کروں پر بہا جو دونی کہا ری او موتی بڑی کہانی کہ تستاؤل ہی ہی امیر نے کہا نہ بہا
واسطے فتح کرنا ہی غرض امیر پاس آیا امیر نے کہا کہ کون خواجہ نقابدار کون ہی امیر نے کہا وہی ہی
جسکے زد کو لگی ہو گئی امیر نے ای تہا سے ہو مجہہ کہ ایسے زور جو کی بہی بہان جاتی تہو موجود ہی امیر نے کہا ایا
ملکہ گر دیا بانو بہی امیر نے کہا اون امیر نے کہا ای امیر تو جا کر کہ ملکہ غنیمت ہی بری حرکت کی اب خبر دار فرصتی
نکرنا ایک مجکو بیا ہین کہ اکہی جو دان ابہی لڑتی ہیں امیر نے کہا ملکہ ہو گا کہ اگر میں لکیں ہی جہد میں اور فرصتی

ایک

ہو جاتی ہین تم قصد نکرنا امیر سونے لگی دیکھئے کہ یہ کون گفتگو ہی امیر نے کہا ہم ہو کیمی بیٹے کہ آئی تم ہو
ایسے عورت سے خدا کی پناہ ہو مار رہی ہا وہان تو نہ سمجھے بلکہ عجوبا بے کراہی امر اگر اس سے بیٹا پیدا ہوگا تو کیسا
زور آور ہوگا غرض امر ملکہ پاس پہر آیا اور کہا تم باغیچے جلوہ مین امیر کو لاتا ہون لیکن ابہی ملکہ امیر سے کہا ہی
کہ اب جو پہر ایسی حرکت کروگی تو مجھ سے کچھ کام نہین کر رہا بانو تو بلغ ہوگئی اور بہان امیر اور امر شہر او ادہر کو
چو مین جو بہ گردان لیک شہر مین آیا اور یہ تمام خبر بہرام کو ہوئی نعمان وزیر سے بہرام نی کہا اب مین کیا
کیکر وزن اوسنے کہا قصور معاف کروا غرض بہرام نی ہات باندہ کے باہر آیا اور دوڑ کے امیر کے قدمون پر گرا اور
کہا میرا قصور معاف کیجئے اور امیر کو لاکر بارگاہ مین بٹہایا امیر نے کہا ای بہرام مینی کون سا قصور تیرا کیا
تہا یا تم سے برائی کی تہی بلکہ سبکی جانی بچا لین تو نے یہ کیا حرکت سمجہ کے کی بہرام نی کہا یا حمزہ
صاحب ان مجلولوگون نی ڈرایا کہ جب چلی جاوین گے تو وہ تو الٹ فوج رکہتا ہی تجکو قتل کر یگا امر بولے
کہا تو یہ نہ سوچتا کہ جون جاتا تو اسکا تدارک نہ کرتا جاتا کسواسطے کہ مقدمہ ناموس کا تہا اور اگر
ایسا امر ہوتا تو تجکو خبر ہوتی آخر جب ابہی شہر سے چلتا تو تجکو پہلے ہی اسے معلوم ہو جاتا تو
مجہ کیلا بہجتا غرض بہرام بہت نادم ہوا اب از سر صدق کلمہ حمزہ کے مسلمان ہوا امر کو بلا کر کہا
خواجہ جو تقریب ختنے کی باقی امیر کو پہر انہی کرو امر نی کہا اب بہت مشکل ہی بہرام نے کہا
دولاکہ روپیہ میں دونگا امر امیر پاس آیا اور کہا امیر ملکہ کی خواستگاری کرو یہی وقت ہی امیر نی کہا مین
تو نہین کر سکتا غرض امر نی امیر سے بیا لاکہ روپیہ لیا جب بہرام سے کہا میں امیر کو راضی کیا لیکن اب
ملکہ کو بلا کچہ ترنج کی احتیاج نہین بس جلد سے عقد کر دو غرض ملکہ کو بلایا امیر کا عقد امر نے پڑہا اور امر کا
عقد پری جہرو سے امیر نے پڑہا تو کر دیا بانو سے بدیع الزمان پیدا ہوئے ہین اور پری جہرہ سے امیہ
بن امر پیدا ہوا ہی غرض ایک مہینہ بہرا امیر وہان رہی ایکدن امیر نے امر سے کہا کہ خواجہ بڑا ہوگیا
علم شاہ زخمی ہی اور قصور کو کم زخم تہا ایسا نہو وہ اچہا ہوا ہو کوئی ایسا مثل کرے شاء اللہ نہین سے پیدا کر ملکہ نہ منا
امیر سے کہا باپ نی تو میری سلطنت اکبو دی اور آپ قصد جانی کا کرتے ہین مجکو کس پر چہوڑ کے جاتی ہو
مین ابہی ہمراہ چلونگی امیر نی کہا ملکہ تم کو مین جاکر بلا لونگا اسمین خبر بہرام کو ہوئی اوسنی بہی امیر کو روکا
امیر نی لوگون سے دریافت کیا کہ یہان سے اب بصرہ کتنی دور ہی لوگون نی کہا بارہ منزل امیر نی بہرام سے

کہا جسوقت

کہا جسوقت ادہر جیمن تبریزی آدمی پاس تم تجکو خبر کرنا مین اونکا غرض ملکہ روتی رہی اور امیر نے تیاری کی فوج
کی کی بہرام نی کہا مجہی لوگ ہمراہ تو لیجئے امیر نہ مانی تہے اوسوقت بہرام نے کوئی بیس آدمی اوسکے
راہ بتانی کے امیر کے ہمراہ کئے امیر نے چلتے وقت ملکہ کو بازو بند دیا کہ اگر بیٹا پیدا ہوگا تو اوسکے بازو پر
باندہ دینا اور اگر بیٹی پیدا ہوگی تو تمغہ اختیار ہی اور امیر نے بہی زنبیل سے کوڑیا جہنجی کیل لوہی کی گہڑ
ملکہ کی پیش سلاخیں سپری جہرو کی پہینک دی کہ میری بیٹے کی بازو پر باندہ دینا پہر یا جہرو کی خفا ہوکر
کہا او موئی سوتن کی کاٹی اپنی اوقات بہر گیا امیر نے کہا تم نہین جانتی یہ سہاگ وان ہی ملکہ روتی
رہی لیکن اس حرکت سے ہنسنے لگی اب پہر کتہا لگتی امیر کا رخصت ہوکے اردبیل سے آگی لشکر کو
چلنا اور جاتے ہی پہار کا ایک دختر زمیندار پر اور امیر کا تیر لگا کے کنتوریان اوڑاکے اوسکے بیٹا او
امر کا اوس سے عقد کرنا اور چلا ایک برج امر میرا ہوکا اب امیر باہر آئی لشکر پہ سوار ہوگیا جو مین کو
کلا لگا بہرام سے رخصت ہوئی پانچ کوس شہر سے نکل کر راہ امیر نے آیا بہرام تو شہر کو گیا امیر چلی ہمراہ کو
ملا کرتے چلی آتی تہی کہ ایکروز ایک گانو مین صد ہا آدمی جمع دیکہی امیر نی امر سے کہا خواجہ خبر تو لاؤ کہ یہان
کیا ہی امر وہان گیا تو نہین آیا کیا کہ ایک کنوا اچہا ہی جنہ جو زمین نیچی اوسکی کہڑی ہی مین اور ایک ماہ
طلعت کنوین پر کہڑی ہی امر دیکہکر عاشق ہوا لوگون سے پوچہا یہ کیا ہجوم ہی اونہون نی کہا
یہ دختر یہان کی زمیندار کی ہی اسنی شرط کی ہی کہ جو سامنے سات کنوریان دار پر نصب ہین جو
اونکو تیر سے اوڑادی تو وہ اوس سے شادی کر دیگی اور اگر تیر نے خطا کیا تو وہ قتل کرڈالتی ہی اسواسطے
کتنی کال ابہی جہڑی ہی اور مطلب نہوا تو یہ سب واسطے تماشا دیکہنی کے جمع ہین امر نے جو یہ سنا چلے
جمع سے نکل کے زمین دار پاس پہونچا اور کہا ہم نشانہ لگاوین وہ صورت امر کی دیکہکر حیران
ہوا کہا اچہا اب تم ہو یہ نکالا آئین ہی کہ جو ارادہ کرتا ہی تو اوسکی عزت کرتی ہین باغ میں لاکر
اور نعمت کہلاکر بعد ایک مہینے کے اوسکو بیان لاتی ہین پہلے بہت سا سمجہاتی ہین جب
نہین مانتا اور نشانہ اوس سے نہین ہوتی تو اوسکو مار ڈالتی ہین اور باغ مین صد ہا قبرین ہین گاڑ
دیتی ہین امر نی جو یہ سنا تیر کو جوڑ کے مارا ایک کنتوری گری دوسرا تیر مارا دو کنتوریان گرین زمین دار
نے حکم کیا امر کو پکڑ لیا امر نے کہا ہان ان سے کیا لوگون نی کہا کام تو تو نے بڑا کیا کہ تیرے ایک بہی نہین

گرائی لیکن سنبھالا ہے کہ ہر تیر میں ایک ایک گرا اور دوسرے کو خبر نہ ہوئی اور تو لی دو گھڑی میں ایک تیر مین اب
قتل کر چکا امر دو ہی دن تھا لکھا اور کہنے لگا بار و کیا امر ہے کہ دیدہ کو قتل کرتی ہین اور جب تین چار گھڑی دن باقی رہ
ہوا امیر گھبرائی کہ ایک آدمی آیا او نے امر کو بند ہی دیکھا آ کر امیر سے کہا امیر یہی آدمی لوگون کی کانون کے جو امر کو
دیکھا جاتا کو ی بادشاہ ہی معنوی دار سے خبر لیا امیر نے حال پوچھا کہ امر کو کیون قید کیا اون ہون نے سب
حقیقت بیان کی امر چلا یا امیر یہ دلاکو قتل کرتے ہین امیر نے زمین دار سے کہا کہ اگر تم سر ہلاوے یا امر ین
تو امر کو چھوڑ دو گی او نے کہا اب مالک تمہا اگر فرمائی تو ہم ہوں ہی چھوڑ دین اور اگر عدل کرین تو وہ ہی شرط
ہی امیر نے کہا اسکو تو جا ہو چھوڑ و یا نہ چھوڑ و مین تو شرط کرتا ہون کہ نکلو تو قتل ہی کیا کہ ولا نا فرض امر تا تم
سے ایک ایک رکے سا تون گرا دین واہ واہ کی صدا بلند ہوئی امر کا علاج کر دیا اور امیر نے ایسا ب کے
دو مقام تک سب کو مسلمان کیا اور تمام او سکو یا تو جلا کے سین امیر سے ید ابو کا نیسرا دن امیر نے دہان سے امر کا
کوچ کیا اب دو کلمہ داستان کرب غازی کی سنو کرب کو عادیہ بانو کا نقابدار بنگلی تین مرتبہ
زیر کرتا اور کرب کا جہان سے لکھا کے لشکر کو دہشاہ مردان ہوتا اور ہر طلسم کو توت سے آذر جو
کو توڑنا کہ سپہ فنا ی ابنگلی بیوش کے پہاڑ پر آئی گل تہر وہا نو معہ اوسکی خواصون وہان جہروا اور ب
اور فنا کی اور اندس عیار ایتی تماشے شہر مین آئی تھا او زمان نے کرب بیلا امیر سے ارسال سلطان سعد
اور یہ فرقا ر یکی جہر آنے کا بیان کیا اسکو سن کی حیرت ہوئی کہ پہنلان اور سکندریے شہر سے
جہر انا بڑا کام ہی کیا کرب نے ماں نے اپنی کہا کہ اب تو مین قابل امیر کے لشکر کے جانی ہون مجکو
رخصت کرو عادیہ بانو نے کہا ای بیٹا ابھی نہین وہان بارگاہ مین پانچ ہزار تلوار یا ہتہیا ہی جب اسکی
قابل ہو گے تو جانا کرب نے کہا اب اس سے زیادہ کیا ہو گی عادیہ نے کہا اچھا طرح کے عمل بیرونی ان سمت
کوہ کو جاوو وہان نقابدار رہتا ہی اوس سے سامنا کر واور زیر کرو تو مین جانی ہون کرب نے کہا اچھا
عادیہ نے کہا سچ اس راز کو نہ کہنا اور تم تنہا جانا کرب کو رات بہر نیند نہ آئی کروٹ ہی رات
رہا سیح زرہ بر مین سپر دوش پر کمان شانی پر تلوار حمایل نیزہ ہات مین ایک گہوڑی پر سوار ہو کے ایک
جو سمت کے بتائی تہی وہان آیا دیکہا کہ کوہ ہی اور تمام نرگس شہلا پہول رہی ہی اور جہان تک نگاہ
کام کرتی ہی سبزہ ہو قلمون ہی فرش مخمل سبز بچھا کے سبزہ ہی جا بجا چشمی جا بجا جاری ہین خوشبوئین

آتی ہین

آتی ہین کرب کہ زرا چہار طرف دیکہہ رہا تہا کہ دیکہا کہ ایک نقابدار نار نجی پوشش پیدا ہوا اور آکر کہا کو ن
تہی جو اس ہر شیر پہ بیٹہین آیا ہی مجکو جانتا کا خوف نہ ہوا یہ سن کے بیلا جا کر ب نی کہا مین تجہی کو
آیا ہون نقابدار نی نیزہ کی چوٹ ماری کرب نی ڈانٹ پر روکی اور کرب نے بہی نیزہ کی ماری اوس نے سنان
نیزہ کی سنان پر کہانی نیزہ چلنے لگا کو ی اوس سات سو حملی ہوئی کہ نیزہ کرب کا ٹوٹ گیا ہوا اور ایک ٹکڑا کرب
ہر اسی کا ہوچ ہی گیا بعد گرا اور پہ نقابدار نے سنان نیزہ کی سینہ پر کہینچی اور کہا مارا اوون لیکن کہا کہ
کہ تیرا کیا جانتے مجہی علامات تہی یا وہ کہی گیا کہ میرا پاپ بیٹے کو مار ڈالے یہ کہہ کے نیزہ اوٹہا لیا اور کہا بہت خبر دار اب
جان کہونا آتا اور اب نقابدار چلا گیا کرب کو نہایت رنج و تجات ہوئی اوٹہی اور گہوڑا سے گہوڑ یا
سوار ہو کے ادلیس کہا کہ خوب ہوا تو تنہا نہ کسی نی نہین دیکہا بہر پہنچے ہوئی تنہا گہر مین آیا ما ی نی کہا کہو بیٹا
نقابدار سے سامنا کیا کرب نے کہا نہین گیا تہا وہ نہ آیا عادیہ بانو جب چپ ہو رہی اور ایک خواص سے کہا کہ ذرا
وہ تو بہی چوبینہ جا سا ہو آیا اوس نے کہا آیا تہا عادیہ نے خواص سے کہہ کے چپکے سے کہا کہ ان باتین کسی ہیں اور کرب کا
لڑکی نہ طلب ہو کے کہا ای بیٹا نقابدار نے تو مجہی کہو ہجانا ہو کہ بیٹہی تم بار پاس کر کے چہوڑ دیا او سطع
مینے او سکو ہی سوا ہی کہ کرب نے کہا وہ چہو تہا ہی آب وہین کہ کل جب پہر جاو نگا اور او سکو زیر کرونگا یہ کہکر ب
کو رات بہر کروٹ بہر و کاٹی رات رہی سیاہ اوسے گہوڑا مین آیا ایک ہونڈا یا مین نقابدار پیدا ہوا
اور کہین نکلا اس پہ تو ہم آیا تو بڑا اچہا ہی جا پہ کہکر پہر نیزہ دو دا اور چند طعن نیزہ کی چلی نیزہ دو ہوئی اب کرب نے
جہنجلا کے تلوار ماری نقابدار نے ہاتہ کو بچا کے تلوار کے قبضہ مین ہات ڈال کے چہڑوا کر ب نی اپنی طرف زور
کیا قبضہ تلوار کا ہات سے چہوٹ گیا کرب نے گریبان مین نقابدار کے [illegible] نقابدار نے بند دست پکڑ اور دو
نیچا آیا کشتی ہونی لگی جا گہڑی ہی مین نقابدار نے زیر کیا جو پانی پر سوار ہو گئے کہا اب جگہ بانو کی اچہا ہون
لیکن کہا کر دو نہ کہتری باندہ جلکو شرم آئی جا وصیہ ہو ہینتا تا ہے کہکر سینہ پر سے اوتر کے سوار ہو کے
چلا گیا کرب بہر خاک کو جہاڑ کے گہر مین آیا ماں نی پہر او سطرح پوچہا کرب نے وہی کہا کہ وہ نہ آیا
ماں نی سارا حقیقت لڑائی کی بیان کرد ی کرب حیران ہوا کہا تحقیق کو ہی ہی کرب نی کہا
وہ جو تہا ہی اور اب دیکہین جب تک اوسکو نہ زیر کرونگا مین روز جاونگا غرض ہر تیسرے دن
کر کے نقابدار آیا بہت سا برابر ہا کہا کہ تو بڑا اچہا ہی کرب نے کہا کہ تو صحابی کی زیر کرنا ی مجکو چہوڑ دیا

نقابدار نے پھر نیزہ نکالا اسنے تلوار ماری نقابدار نے روکا اور کمربند مین ہاتھ ڈال تلوار چھین کر پاۓ گھوڑے سے
اوٹھالیا اور زمین پر مارا لیکن اسطرح کہ جان نہ جاۓ صدمہ پہونچے جاوی زمین پر پٹک کے نقابدار چلا گیا اور کہہ گیا
کر قسم ہے مجکو خدا کی کہ اگر اب ہو تو آیا تو قتل کر ڈالونگا وہ تو چلا گیا کرب اوٹھا اب پھر نکیا اکیطرف
چلا ولیکن کیا اب جانا بہتر ہے اس زندگی سے پہلے چاہا زہر کھاؤن پھر کہا حرام موت ہے دریا مین کہین ڈوب
جاؤن آخر کیا وہ تو حرام ہے کوہ پر آیا اور ایک درخت کنارے کوہ کے بنا کہ نیچے اوسکے غار بنا اوسمین
کمند بلند ہے اور پھانسی لگائی چاہا کہ لٹک جاۓ جہان پر پاؤن پڑی رہ جاتا تھا کہ ایک مرتبہ پاؤن جو
پھسلا غار کیطرف نکل گیا اور لٹک کر رہ گیا اور آنکھین نکل آئین پھر کس طرح جان کہین
پھر نکل جاتی تھی جب گھڑی بھر کا عرصہ ہوا ایک نعرہ پیدا ہوا صد فرشتہ بصورت نورانی خوشبو چلی آتی تھی
تھی تخت پر شاہ مردان بیٹھے ہوۓ اوتری اور پھانسے کاٹ دی اور کہا تو نے کیون یہ حال کیا
کرب نے سارا حال اپنی کمزوری کا بیان کیا جناب امیر علیہ السلام نے کمربند ہوا نکی پشت پر ہاتھ پھیرا اور
نظر کردہ کیا اوسوقت کرب نے اسم مبارک پوچھا کہا کہ نظر کردہ شاہ مردان ہے یہ کہکر آپ تشریف
لیگئی کرب گھر مین آیا پھر بانٹے وہی تقریر کی کہ کل نقابدار کو اب پچھاڑونگا غرض صبح کو کرب پھر اوسی
صحرا مین آیا نقابدار رسید ہوا اور کہا تیری قضا ہی آگئی تھی اب مین آیا ہون کرب نے کہا دیکھ مین تجکو
قتل کرتا ہون نقابدار نے نیزہ مارا کرب نے چند طعنون مین نیزہ ہوائی کیا اوسنے تلوار کھینچی انہون نے ہاتھ
چھین کے کمربند مین ہاتھ ڈالا اوسنے گریبان پکڑا دونو نیچے کود کر کشتی ہونے لگی پھر سر مین نقابدار کو پچھاڑ
کیا چھاتی پر چڑھ کے خنجر تو بدستور بنا کہا مار ڈالون نقابدار نے کہا تو نے مجکو نہین پہچانا کرب نے جھلا کے
نقاب پر ہاتھ ڈالا اور کہا اب مین تجکو پہچانتا ہون یہ کہکر بند نقاب توڑ ڈالا دیکھا کہ عادیہ بانو ہی
ہے جلد سے سینے پر سے اوتر آیا اور کہا ای والدہ آپ نے یہ کیا حرکت کی عادیہ بانو نے کہا مین تجکو
آزماتی تھی اب تو لشکر کے جانے کے قابل ہوا لیکن یہ تو کہہ یہ زور کہان سے پایا کرب نے سارا حال
بیان کیا عادیہ خوش ہوئی اپنے گھر مین آئی بعد کرب بھی آئی فنا فنا اور اندلس نے پوچھا اوسنے
نام تو نقابدار کا بتایا لیکن حال [illegible] کا اور نظر کردہ ہونا بیان کیا اب روز شکار کو جانے لگی ایک
روز ایک آہو پر گھوڑا ڈالا سب لوگ بھی انکے ساتھ چلے گئی آہو تو غایب ہو گیا اب دیکھا ایک

کوہ

کوہ پر کوئی مکان بنا ہے اوسنے پوچھا تم کون ہو اونہون نے بیان کیا کہ تم اوسطرف جانا ہے طلسم کرتوس آدم مغربی
ہے ہم لوگ بنیلان کیطرف سے یہان مقرر ہین اس سو جوانکی نوکری ہے کہ شاید کوئی یہان
آدمی آتو نہ بنا تو وہ جو میدان ہے اوس پر کنارہ ہی وہان تک سب جاتے ہین آگو نہین جاسکتے اوسپر
لکھا ہے کہ سات گنج عمر راہ ہ زرہ اور پوشاکین اور ہتیار بار کا ہین اسمین مین کرب نے کہا ہین فنا کی
ہم تو کرنیکی جیسون نے منع کیا انہون نے نہ مانا اب تو آگو بڑھے دیکھا وہ پر ایک قلعہ ہے دروازہ کھلا ہے
اوسمین ایک شہر ہے سونے کا بیچ مین ہتیا ہے اور ایکطرف ایک گلہ دیکھا مثل مینار کے تھا کہ معلوم
ہوا ہے اور چالیس برج ہین اوسمین ایک ایک غول موئے سے فریاد کی ہو رہی ہے اور وہ جو دروازہ ہے
مکان ہے اوسمین ایک شخص اوسوقت مین ایک بڑا سا گھڑیال برابر اوسکے لٹکتا ہے ہتیا ہے فنا کی
نے کہا ای شہر پر بیٹھ کے کس کو پوچھا اسکا حال تو معلوم ہو غرض ایک صاحب العقل کو بھیجا کہ تو دروازہ کو جو پیچھے
چلا جا تیری جان بچے گی تجھ نے اوسنے قبول کیا اور وہ گیا جب میل کے پار گیا اور سڑک پر پاؤن رکھا وہ
گھڑیال بجا فرشتہ اونہون نے ہو گئی اور اندر جا کی شہر نے دور کے ایک طمانچہ مارا وہ گر پڑا اور ایا مونہہ مین نکل
چلا گیا اندر اور غل جلد پڑی پاۓ گھڑیال اور فریاد جا لگی اب تو اوجھلا ہوا پھر سو وہ وہی حال دیکھا سبکی
جان نکل گئی کرب کو بھی خیال ہوا کہ بڑی آفت ہے فنا فنا نے کہا اب دیکھا کرب نے کہا جو کچھ ہو
مین جا و نکالو فنا فنا نے کہا اب بشارت اسی طرح ایکی بزرگ کرتی ہین غرض ایک خیمہ تھا اس الگ
کھڑا کیا اوسمین کرب عبادت اور دعا مین مشغول ہوئی اور یا رب دعا مانگنے لگی کرب کو غفلت سی آگئی
دیکھا کہ ایک شخص تاج سر پر رکھی آیا کرب کو خبر کیا انہون نے جواب سلام و بالتعظیم ہو کر اوٹھی جانا کہ
کوئی بزرگ ہے اولیا ہوا تو سلام کا جلد کرتا اوسنے کہا ابھی مجکو پہچانا کرب نے کہا ان تمہاری حرمت کو پہچانا
کہ تم کوئی ولی اللہ ہی نہین اوسنے کہا کہ بیٹا ای شہر پر میرا نام کرتوس آدم مغربی ہے یہ طلسم میرا ہی ہے
مجھے عجب سے گنج اور اسباب جمع کیا حکیمون سے طلسم بند کروایا کہ کس [illegible] اسکو لے جو
اس قابل ہو وہ لیوے تو اب نجف شاہ مردان کا حکم ہوا کہ تو جا کرب کو بتا دے یا تو آج ای شہر پارہ
یہ مکتوب لو اسپر عمل کرو کرب کی آنکھ کھلی مکتوب لکھا پایا تیری سے ایک مکتوب کو جو پڑھا
لکھا ہے کہ دست راست کو جاؤ وہان چند درخت ہین اس اسم کو آسمان کیطرف دم کرنا

ایک جانور مثل عقاب کے جس درخت پر بیٹھے اوسکو تو مارنا اوس سیاہ مہرے کو جو بوٹے پر ہے
تیر سے مارکے سر اوسکا کاٹنا اور بوٹے کو جا کے کنجی طلائی نکال لینا اور دوسرا پاس سر رکھنا جان تخ
سب دعا لکھا لکھی اور کر سب گھوڑی پر سوار ہوکے دست بدست کو چلے اب ایسا نشیب و فراز ملا
کہ راہ گھوڑی کی تنگی گھوڑی کو چھوڑ دیا پیدل چلے ایک صحرا میں چند درخت تھی وہاں اسم بڑا عقاب ایک
درخت پر بیٹھا اوسکو مار سر کاٹا کنجی اوسکو بموجب مین لکھا تھا اور اوسی درخت کو اوکھاڑا نقب ملی
اوسمین چلا کر بدر درخت کو جس عقاب بیٹھا تھا اور جو انجم اوسکے وہ نقب سے مرجان ملیں اوس سے
اوترکے جو آگی ہوا آگی ایک دروازہ مقفل کنجی لگتے ہی کھلا اوسکو دیکھا ایک مکان بہت بڑا اور مال
واسباب خزانہ سے بھرا ہوا صندوق ہزار دن اور ایک صندوق بھی رکھا تھا جب مکتوب اوس کنجی
سے کہ جو بوٹی سے نکلی تھی کھولا اوسمین ایک لوح طلائی لوحکو جو دیکھا اوسمین لکھا تھی کہ ایکی طرف سے
وہان چند درخت ملینگی اوسپر ایک جانور بیٹھا ہوگا اوسکا سر اوسکے آگی پینک دینا اور کہنا کہ مینی
تیرا دشمن کو مار الا تو تجکو طلسم کر تو اس آدم زاد میں حاکم حضرت سلیمان ہو تجا ری دوسری کو
کہانی لگی کہ آج اوسپر سوار ہونا جہان جاوے شہریاں اوسکو مار ڈالنا کر کے وہ ہی کیا دوسر کہانی لگا
یہ اوسپر سوار ہوئی وہ لیکر اوڑ گیا ہمین انہون نی بند کر لیا ہین اب ایک میدان ہین اوترگیا اوسکو کہ اوسکی
آیا کہ اسنی تجہی احسان کیا پہر لوحکو دیکھا وہ ہی لکھا تہا کہ اسکو قتل کر جب تو جار ایک دن
تجی اور ایک آیا دن جانور پر خنجر سے اوسکی گردن کاٹ ڈالی وہ کھا کر بی اور ایک نیکی بڑا ایسا تعصور کیا
تہا اگر یہیں جانا تو تجکو نہ لانا خیر اب واسطے اپنی خدا کا ایک لات اور مجکو تو کہا اس بلا سی
نجات پاون تہا تو دیوانہ لیکن کام خود ہوشیار کر کے کہا کہ میں لاچار ہوں بلکہ میرا نہ ہون ابھ
نی مجکو بہی خبر دی اب مین پہر لوحکو دیکھتا ہون اگر اوسمین ہوگا تو تجکو ایک لات ور مارونگا اوسنی
کہا کہ لوح سی کیا میری احسان پر نظر کر کے کہا کہ میں تجکو کب مارون بلکہ تجکو نہ جیسی عوض کوئی
لات ماری یہ کہکر لوحکو دیکھا لکھا تہی کہ خبر دار دوسرا لات اوسکو نہ مارنا اور آگی جانا یہ آگی بڑی
تہوڑی دور گئی تہی کہ آواز آئی کہ شمر مرا نام من سیلاف جادو ہو کر کہا اب ایک مکان دیکھا
لوحکو دیکھا لکھا تہی کہ دروازہ بند ہی تو کہول دینا اور جو کہول دی بند کر دینا انہون نی یہی کیا اب جو اندر

آیا دیکھا

آیا دیکھا کہ ایک مکان نہیں دو شخص ننگی اوسمین حرکت کر رہی ہین کر کے سب نے لا حول پڑہی منہ پر لیا
آنکھ جو کہولی دیکھا کہ صد ظرف کہانی کی بہری ہی اور خالی رکہی ہین لوحمین لکھا تہی کہ جو بہری ہین خالی مین
اونکو پہر دو اور خالی کو الگ کر دو جب رکہی وہ ہی اب ایک شخص پیدا ہوا جہانک یہ وہ ہی تجی جو دروازہ پر
طلسم کی بیٹہا تہا لوحکو دیکہا لکھا تہی کہ اوسکو قتل کرو لیکن لہو کی دہار سے بچانا اپنی تئین دیوانی ہون کر
دیکہا کہ دشمن آ لیکر دو آکر آیا ہی شکنندہ طلسم کی آگ ادارم کر زندہ میرے روی ہی یہ لیکر دو دشمن مارا
کر سب پہلو مین آئی اور ایک تلوار گلے پر دو ٹکڑے مار دیا دو ٹکڑی ہوگی گرا اور لہو کی چلنی کر سب
جست کیا اور دار کو بچایا غل و شور پیدا ہوا کر سب تو چلی نکلی اب ایک مکان اور ملا اوسمین جو آیا
دیکہا کہ سارا مکان شیر دہن سی بہرا ہی اور ایک صحن کو بیچ مین کہلا رسید لکھا تہی کر سب حیران ہوئی کہ
کس کس کو قتل کرون لوحکو دیکہا لکھا تہی کہ اگر شیر نر ہی دیوبی کہتا ہی لوح حاضر ہی اٹہو اور بچاو جو دو
لیکن لوحکو اوٹھاؤ اوجہو یا صبح نمع ہو کر آدمین تو اوسمین ایک بہت بڑا ہوا شیر ہی اوسکو مارنا
جب سب نمع ہو جاینگی کر سب نی بہی کیا لوحکو دیکہا یا اور زمین پر رکھ دیا جب سب آئی اوس شیر کو
لپک کے ایک تلوار ماری شیر دو ہو گیا اندھیری پیدا ہوئی غل ہوا فرمانی تجہی لگی جب اوجیالا ہوا دیکہا کہ کچہ
نہین بلکہ وہ جو غل تہی اب سب تکی پہلے تہی اور ہر ایک بہشت مین جواہر بہرا ہوا تہا طلسم سارا اوٹ
گیا تہی لوگ سب آئی بلکہ باشندہ طلسم آئی کر سب کو خبر لیا اور کنجیان گنج و خزانی کی دین کر سب نے
جو کچہ لایا تہا بخشش عنایت کی اور زمین پر تہا سب فیروز نی کہلی میدان بارگاہ فیروز تہا اور ایک کرسی تہی
پر بیٹہ کر سب نے اب یہی زندہ اور نقصان بہنا اور باقی سب کو بانٹ دیا تمام مال اور خزانہ لیا لوگ سب ہین
گئی واسطے بہار پہاڑ رہا کہ راہ مین معروف شاہ عالم اوچھی نالا لوگون نی اوسکو مبارکباد دی یہ وہ بہی آیا
کر سب کو بہلی لگایا کر سب نے طلسم کو مسلمان کیا اور سارا مال لیکر اپنی شہر مین آئی اور یہ بادشاہ کا غضب
حال ہو گیا تہا اوس سی ملی کر سب پر زندہ بارگاہ مین لاکر تاکہ بہچانی کر سب اوسپر بیٹہا کر بادشاہ اور اب نہلایا
ان امیر مین جانی کی کیا بیان ہی یہاں طلسم ہے تہا اور یہاں کو دیا اور باقی کیا امیر کو اور اپنی باپ کو دو نگا
اب تجکو کوچ کرین شکار کو جایا کرتی ہین اب ذکر داستان لشکر امیر کے بیان ہوتی ہین
کہ جمہور نی اور حارث نی غل کیا اب ارادہ جمہور کا ہوا کہ طبل جنگ بجوایا کہ امیر حمزہ کی خبر تہ باد کو

اس نے بچی کو بھی اوٹھالی یہ میری گود مین لینے ذری سی ابھی پیدا ہوا ہی مر جائیگا لا کہ واسطے دیتی ہا
اوسنے نہ مانا اور قاف مین لا کر آسمان کے گہر مین اوتارا گرد یا بانو کے تو مہر سلیمانی نہ لگانا کوئی
نہ معلوم ہوا اور وہان آسمان پری جا بی پہنچی ہی تخت پر اور گرد صد ہا دیو پری کہڑی ہی اور پیچھے ہین
آسمان پری جو دیکہا کہا کہ یہ جب ہی امیر نے اس سے نکاح کیا کہ یہ سے خوبصورت ہی آسمان
نے حکم کیا کہ اسکے سر پر لگادو اب تو سر پر یا گرد یا بانو نے اب دیو پری کو دیکہا آسمان نے کہا
کیون ارتی ہو میری سوت تو نے کیا سمجہ کر امیر سے نکاح کیا تو نے میرا خوف نہ کیا گرد یا بانو نے
کہا اگر تو بادشاہ زادی ہی تو مین بھی اپنی شہر کی بادشاہ زادی ہون اس سبب سے تو مین
تجھ سے کم نہین لیکن اب تیری قابو مین ہون جو چاہی اسو کر اگر انصاف سے پوچھ تو میرا آمین
کیا قصور امیر سے پوچھ تو امیر نے خود ہمارے شہر جزیرہ آیا اور سبکو قتل کیا بابا کو میری زیر کیا ساری شہر
اپنا قتل کیا مجکو مجبور ہی باب سے زبردستی اسکے نکاح کیا آسمان نے کہا بہلا او سوت دیکہ تو تجکو قتل کرتی
ہون ایک دیو سے کہا اسکو طوق زندان جو دیو تہی اوسکے پاس لیجاو اور وسکا یہ حال تہا کہ ساری
دیو قاف اوس سے کانپتے تہی آسمان سے پر بھی اوسکے طوق زندان تہا اوسکا سا سما کر والی
تہی جہان اوسنے نکاح ہر ایک کیا تہا ہر روز کہا اور وہ مرتے مرتے مرجاتا تہا غرض گرد یا بانو کو
پاس اوسکے لے جا کر چھوڑا کہ یہ آدم زادی ایک نوالہ کر دو گرد یا بانو نے ایک تیر مارا اوسکا کام کیا
اوسنے ایک چیخ ماری آسمان نے جو سنا گہبرائی یہ مرد ہار رہتی ہی اسکو مین اوطرح ماروں گی غرض یہ خبر شہ
سلطان اسکو پہنچی کہ خبر ہوئی دعا کی آسمان سے کہا امان جان یہ کون ہی آسمان نے کہا بیٹا یہ
تمہاری ماں تیری سوت ہی قریش نے اسلام کیا اور کہا حقیقت مین امی امان جان یہ میری امان ہی
بلکہ تمہی سے زیادہ امیر کی بی بی ہین دو سب پری قبول کر چکی ہین اور یہ ایک کیا ہو امی ایک تو امیر سے اور سے صفائی ہی
اب تو وہ سن کے کس طرح ہی زندہ ہے یہ کہکر گرد یا بانو کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی گہر لی چلی آسمان نے
کہا او قریش تو میری سامنے سے لی جاتی ہی یا مین اپنی تئین مار ڈالونگی قریش نے جواب دیا ہی بلکہ
پہلے سے کہا کہ مرجاو تو ہیا کیا ہون کہ تو مان نی ہی تو ہم کو نہین تو تجکو سر اوڑتی اور اپنی گہر مین لا کر سمجہ
بہت باتین کہی تب آسمان نے کہا امان جان میرا قصور معاف کرنا تجکو خبر نہ تہی گرد یا بانو کی آئی اور نبا

آئی

آئی کہ امیر ابو بحیی معہ امیر حمزہ بونانی جیسے سردار تہی سب گئی اور تخت پر تمام امیر کو دربار کا سلیمانی مین لائی
امیر سے ملی ملکہ مہر نگار کا تب حال سنا امیر اندر گئے وہان بھی خوب ہوئی امیر حمزہ کی ملکہ نے گلی لگا لیا اور خبر دار
تہا جو بہکلان اور سکندر ادا مغربی کو ہو ملکہ نے بلایا تہا بہکلان نی پر ہزار اوسمین کہا نہ کہ امیر کے پاس سے
حیران ہون وہ کہتا ہی تو مسلمان ہو تو آیا بہکلان میری مدد کر بہکلان نی سکندر سے کہا اوسنے کہا اور
وزیرون نے کہا کہ وزیر اعظم اسکا ہلال آدمی اوسنے بھی کہا کہ مدد کیجئے کام ہی اسے انصار آدمی تو مار کیا بقیر
کے بات سے اسنے کہ ایک دو وزیر نے کہا چلیے سکندر کو فوج ہمراہ کرکے بہجی سکندر جایگا جب کہ امیر کہیں ملا
تو بہتر نہین تو اب جو خبر اوسکے سب چلین بہکلان نی کہا خوب کہا سکندر بہی ایچی ہوا سات لاکھ سوار
ہمراہ سکندر کے کوچ کیا تشریف آور فیروز آور نکاہ اور گرشاسب اودان سبکو لیکر لشکر نی شہر ان
کو چلا تو بعض شہر اندروس ہلا لوگون کیسا اجار معروف شاہ کو بھی خبر کر وہ بھی ہمراہ چلے ہلال
وزیر نے کہا اوسنے تو چار برس سے خراج بھیجا نہین زیادہ کا ہی کہ اونکا سکندر نے کہا تو خراج بھی اور ...
سنگہ او غرض گرشاسب سے اور معروف شاہ سے ملاقات بھی زیادہ تہی سکندر نے بارہ ہزار
ہمراہ لیکے گرشاسب اور نکاہ اور کو دونون کو بہیجا کہ جاکر خراج بھی لاو اور اوسکو پکڑ کر آو بھی بیس ہزار
ہزار سوار لیکر طرف شہر اندروس کے چلے اب وہ نکلی داستان ملکہ آسمان پری کی
پر یجا ملکہ گرد یا بانو کو قاف مین لانا اور راہ مین بدیع الزمان پیدا ہونا کہ اسکو خبر ہوئی کہ
امیر نے شہر اردبیل مین ملکہ گرد یا بانو سے نکاح کیا ہی اس سے تو عجب نہ کہ بعد مہر نگار کے کوئی ہا
نکاح نکر نا بہ جو خبر سے جل گئی دیو کو حکم کیا کہ گرد یا بانو کو اوٹھالاو وہ دیو ملکہ کی سوتی ہی وہ پری تہا
دونون سے بہی تہی دیو نے پلنگ پر سے اوٹہا لیا اور ہوا پر آسمان چلا ملکہ جو اونکہ کہولی جان نکل
گئی اور ہاتہ پاون پہول گئے درد زہ ہونی لگا دیو سے کہا مجھے نیچے اوتارو دیو نے کہا مین کیا کرون ملکہ آسمان
پری کا حکم جانا ہون تب تو ملکہ نے قسمین دین کہ ایک گھڑی اوتار دی اور نہ مجکو درد زہ ہی کہ جان نکلی
جاتی ہی آخر تمہاری امیر تون پری ہی تو اسکا صدمہ ہوتا ہی اور حضرت سلیمان کا حکم ہی دیو کا دل نرم ہوا
اسکے دل مین رحم آیا سے اوتار دیا گرد یا بانو کے بہان بدیع الزمان اوس صحرا مین اس مصیبت مین پیدا
ہوا تہوڑے سے نال کٹا تہا نسواڑ کو بہیا کے اور ہانپا اسمین دیو نی پہر ملکہ کو اوٹہا لیا اور لے چلا ملکہ نے کہا اری یا

کی

کیا قصور ہی بلکہ ہماری ہی ماں کا ہی قصور نہین میرا مقسوم ہی تہا غرض اب فرخ سیر نی کہا کہ لایا بہت
خاک کی پاس لے کہ رکہی ایکدن گر دیا بانو کا تین روز ہوئی آنسو نہین تہما جب تو فرخ سیر حیران ہوئی آنسو
پونچہی تہی اور دلداری کرتی تہی آخر کہا امان جان کیا سبب ہے تمہاری رونیکا کہو میرے پاس یا تماشا
گہر ہمارا ہو گیا وہ حیران تہی کی گر دیا بانو کی تہا وہی بیری بیابان رہ مین لرکا پیدا ہوا اس لرکے کو لیکر
اسکو ہی لی چلی اور سنسان دیکہا اور سب صحرا مین رہ گیا اب تہا کہ بیکو بچا رہو گا یہ سن فرخ سیر نے کہا اب
غضب کیا پہلے کہا تہین ان دنوں دیو کو حکم کیا بلکہ اوسی دیو کو ساتہ کیا جہان او تار انسان بنادی اور اوس
لرکی کو جلا اور تمام زیور بہی بری جا آئی اسے اسارا پر وہ دنیا ڈہونڈہا لا کہین پتا نلگا تب ان دنون فرخ سیر نے
کہا کہین پتا نلگا اب او زیادہ گر دیا بانو رونی لگی اور فرخ سیر بہی رونی ہی واسطے اپنی بہائی کے آخر فرخ سیر
نی کہا والدہ صاحب اگر کہو تو مین ہو جاؤن بلکہ رہ مین ہم بہی تلاش کرینگے یہ کہکر تخت پر سوار کیا اب ہی
بیٹہی تمام زیور پہنا لیکر چلی اوس کوہ پر آئی اور پہر ڈہونڈا جب پتا نلگا اوس گر دیا بانو کو لیکر جاتی چلے
شہر اردبیل قریب اوسوقت گر دیا بانو کو رخصت کیا فرخ سیر پہر راہ مین ایک بری جو گیا نی مین آئی کہا
کہ ایک شیرنی آدمی کی بچہ کو دودہ پلاتی ہی آنکہین تو شیرنی نے دیکہین جب کہ پاس جاتی ہی اور ایک جانی ہو پیتا ہی
ہی دودہ پلاتی ہی اوسے اگر فرخ سیر کو خبر کی فرخ سیر نے بہی آکر دیکہا دور سے کہا اسکو اس طرح اوٹہا لی اور
جلد سے بلند ہو جا شیرنی کا بچہ لگے اسواسطے کہ وہ جست کر گئی غرض روتی ہی جیسے سے بچے
لرکا کو اوٹہا لیا اور وہ شیرنی کی جو اکثر کہلی اسنی بہی جست کی کہ وہ برابر آئی اور اوسنے کہا
اور شیر بہی لگی جیہین مارکے فرخ سیر کو ترس شیرنی پر آیا لوگون سے کہا کیا قدرت خدا ہی جانور کو
یہ محبت ہی غرض فرخ سیر خوش ہوا اپنی مکان مین آیا مع لرکے کو بیٹا کیا اور پالنے لگی
ایکدن یہ محبت چشمہ ماہیان سلیمانی مین جو نہلایا تمام بال بدن کی سنہری ہو گئی اور اسکی
خاصیت یہ ہی بلکہ جب سمندر تو بہی سنہری نکلین ایکروز عبد الرحمن شب کو فرخ سیر پاس
آیا اور کہا ہماری امان نی صلاح کی ہی کہ اس لرکی کو مار ڈالی فرخ سیر نی کہا پہر مین کیا کرون اسکی
مان پاس بہیجون اوسے کہا وان بہی سر واڑ الی گیا اس سے بہتر ہی کہ صندوق مین بند کرکے
دریا مین ڈالدو بہت سا جواہر رکہکے اور ایک پرزہ کاغذ کا لکہکے جو اسکو پاوی وہ پالے ایکدن

بیٹہا ہی جو اوسکو پرورش کریگا اوسکو جاگیر ملی گی آخر لاچار ہی کیا عبد الرحمن صندوق بنوایا
ورقہ مین اوسکی سند کہین فرخ سیر سے کہا کہ یہ بات نہ سمجہا نہین تو اسمان کو خبر ہو جائیگی
تم آپ جاؤ اور اوسکو دریا مین ڈالدو غرض فرخ سیر دریا پر آئی اور دعا کرکے روکے بعد لرکا
صندوق دریا ہی خاک مین ڈال لگے گہر پہرا **اب دو کلمہ گرشاسب اور نگارہ کے** کہ بیٹے جو
شہر اندلس مین ہوئی خبر معروف شاہ کو کہ اپنے سارا یا شہر کو منع کر دیا کہ کوئی اسلام ظاہر
کرے بلکہ کرب کا طلسم فتح کرنا ہی نہ کی غرض گرشاسب بارگاہ مین آیا تخت پر سے معروف
شاہ اور شاہ زنگل کو منگوایا جب تنگ زنگل آدمیا دہ ہی گر سے زر نگار جو کرب کی تہی اوسپر گرشا
سب بیٹہ گیا اور زنگل پر نگارہ بیٹہا معروف شاہ کی جان نکل گئی کہ اب کیا ہو کہ گرشاسب دیوانہ
آدمی کیا ہو گا اب لاچار ہی اسکو بہی نہین اوٹہا سکتا آخر گرشاسب نی ازراہ دوستانہ
سمجہا کہ تونی چار برس کا خراج نہین بہیجا تو سکندر نے مجکو بہیجا ہی کہ تم سبدان پاس جاتا ہی کہ مجکو بہیج
جلا ہی معروف شاہ نے کہا مین تین برس مانند مرکے بچا اب اچہا ہوا خراج حاضر ہی تم جلد مین لیکر
آتا ہون جاتا ہی معروف شاہ کہ یہ بلا کسطرح جاوی جہان تو یہ ذکر تہا اور اندلس تیز رفتار آیا اور
کرسی پر گرشاسب کو بیٹہے دیکہا خون آنکہو مین اوتر آیا جا کر کرب کو خبر کی کرب سیدہا قصر ہوا اور
جلا اور بارگاہ مین آیا معروف شاہ نی جو دیکہا سناٹا آگیا سبکو اور کرب معرکہ آئی اور دونو ناموس سام
ہم اور سب بارہ کرب کے رفیق سب ساتہ ہین گرشاسب کی ملنے کی تہا گہا ہوتی معروف شاہ نہ
اتنا کہ یہ نامبارک آیا اور گرشاسب کو کہا اوٹہہ وہ حیران ہوا اور کہا جان کے کچہ خیال نکیا اور معروف
شاہ سے پوچہا یہ کون ہی اوسنے کہا یہ دیوانہ ہی تم میری پاس اوٹہہ او اسمین کرب نے پہر کہا او
ملعون مین تجہ سے کہتا ہون کہ اوٹہہ تو او در بہانہ کرتا ہی جب گرشاسب نے بات بہرائی کر شور ہوا کہ مین
ڈالا کہ صاحب زادہ یہ قصہ ابہی ابتدا ہی یہ نہ ہو قابل سلوک کریکے یہ کہتا تہا بند دست پہر کے جہٹکا
مارا کہ سب اوس ہی ہو نہ کہ اوسنے اوٹہا تلوار کہنچکر کرب کو ماری یہ جست کر کے پہلو مین آگیا
او ایک تہپر مارا ہے کہا کہ گرشاسب نگارہ دور ڈالنے پر سے تلوار ماری خالی دیکہ اوسکی بہی تلوار چہین لی
کمربند ایک ہاتہ سے زنگار کا اور دوسرے ہاتہ سے گرشاسب کو دونو کو اوٹہا لیا اور جو لوگ لکہی تہا

تو اوسکے پیچھے چلے قنائی اونسے لڑنے لگا اور جو کرب بر آیا بچایا اسپر انکو آگے گیا مرنا سب کے تو دو ٹکڑے ہو گئے
زنگاوہ قریب مرگ ہو گیا اسکو نت سے پہنک کے کرب بہی لڑنے لگے اسد دست و ارمی تو قنائی نے
ماریا باقی باہر بہی تلوار چلی اور یہ تو چالیس ہزار لوگون نی قنائی کے سب کو مار کے بھگا دیا آخر کو سب
ہتیار چھوڑ کے بہاگے فتح ہوگئی لیکن معروف شاہ کی جان نکل گئی اتنا تو نواسے سے کہا چنانچہ اوسنے
بڑا غضب کیا اب جو سکندر کو خبر ہو گئی کہ چار منزل پر تھا سارا شہر قتل ہو جائیگا یہ تو ڈرتا
رہ گیا کرب تو قنائی کو لیکر چلے گئے معروف شاہ نے عاقلان وزیرون سے مشورہ کیا کہ میں کیا کرون سب
نے صلاح دی کہ بہتر یہی ہے اگر تم آپ مت بانو کے سکندر پاس چلی جاؤ تو سارا شہر اور
تمہاری ناموس بچتی ہیں اسنے کہا خوب ہے اگر میری جان اپنی جاوی یا ہے سب تو بچیں یہی
پاس ہی آیا اوس سے بہی سارا احوال کہا اوسنے کہا میں کیا کرون وہ تو دیوانہ ہی معروف شاہ نے
کہا میں جاتا ہوں پوشیدہ کرب کو خبر ہو دی یہ کہکر باہر آیا سلام ہم او زمان وزیر اور چار ہزار سوار لیکر
معروف شاہ جب کے سکندر پاس چلا دو منزل کرکے اور کرب کو خیال یہی تہا شکار کیلئے گئے
اور یہ خبر سکندر ہوئی لیکن معروف شاہ نے وزیر کی صلاح سے چار شخص ملکو کہ جو رکھی تھی سکندر کے
رقعہ لیکے گیا وہ لاکہ اور کسیکو لاکہ وہ جو رقعہ سلال آوے جو وزیر تھا اوسنے چلکے سے جیب میں ہاتھ
ڈال لیا ایک کو ایک کا حال نہ کہا اور سکندر یہ خبر سنکے خفا ہوا اور اسنے حکم کیا کہ سوار دن کو تجھ
کہ جاکر سارا شہر کو قتل کریں اور کہو الی گہری کابل ہیرو اور یہ حکم قطع اسنے دیا تہا کہ خبر آئی کہ معروف
شاہ آیا ہی اسنے سامنے بلوایا معروف شاہ نے آکر مجرا کیا اور دو ثلث رومال سے بندہی ہوئی سکندر
نے کہا کہ جب ہی تو نی خراج نہ بہیجا اسنے کہا کہ میری جا شہر پر پہلوان عادی ادو وہ شریک حمزہ آیا اسکو
قتل کیا یہی سبب جان بچنے کے تقصیر کر کے کلمہ پڑہا اوسنے جبر سے عادیہ بانو سے شادی کی اور وہ چلا گیا
اوسکے یہان لڑکا پیدا ہوا لیکن دیوانہ کی جان نی اوسکو بلایا اب اوسنے ہاتہ پاؤں نکالی
طلسم توڑنے کو سبھی آیا اگر شاہ سب اوسے بہت گیا آپکے لوگ موجود تہی پہنچے بہت سامنے کیا
کہا جیسے گھڑت پر بیٹھو اور بہت سے مینی اطاعت اوسکی کی کرب جو آیا اوسنے کہا اوسنے
اوسنے تجھے جان کے سوٹہ پکڑ لیا اوسنے جہٹکا مارا اور جہتنے تلوار ماری غرض دونوں کو اوٹھا لیا ایک

اونہیں رہا

اونہیں کے لوگون کے ہاتھ سے مارا گیا اور ایک سکتا ہی بلکہ مجکو بہی اوسنے جاکے عاروں میں
تو بہاگ گیا وہ جو نکلا اب وہ شاہ سے ڈر انہیں معلوم لشکر حمزہ کو ہا اور کہین بہاگ گیا یہ جو
سکندر نے سنا یہ باتیں گو ملو ہیں تھا ہوئی ہیں اسمیں وزیرون نے کہا اے شاہ سچ
کہا ہی اسکا قصور نہیں سکندر نے کہا اسنے اوسکو اتنے دن پالا اور یہ حال ہے کہ لاچار
کہ خبر ظلم ہو آخر میری جان بخشی کی لیکن سارا مال طلسم منگاوی معروف شاہ نے کہا جلد
وہ مال چہوڑ جاتا وہ تو مع مال اور اپنی جان کو اور لوگون کو لیکر چلا گیا یہ سنکے پیر تو خفا ہوا اور
حکم کیا کہ ابہی کہ قتل کرو اور ان لوگونکو قید کرو لوگ معروف شاہ کو باہر لائی زیر تیغ بٹھایا
اور یہان جن لوگونکو رشوت دی تہی اونہوں نے عرض کیا کہ اے شاہ بہتر نہیں یہی قتل
کرنا اور اگر اسکے ولیعہد کہیں سے اپنی طرف سے رنج ہوا تو وہ کاہیکو آتا اور عذر کرتا وہ سچ کہتا ہی
بیٹے بہی بہ ریافت کیا وہ سارا مال لیکر بہاگ گیا اسکا کچہ قصور نہیں یہ جو وزیرون نے کہا
قتل سے درگذرا اور معروف شاہ کو معہ دونوں بیٹون اور چار ہزار سوارونکو قید کیا اور نوشیروان کے
کیطرف کوچ کیا تو وہان سے آپ چلمین ستائیس منزل رہا اور جرن کو بہنگ جنگلان عمل رہا
اور بعد کوہ کے نوشیروان کا عمل اور یہان جو کرب غازی شکار سے پہرکے شہر میں آیا تو
دیکہا کہ معروف شاہ اور دونو ماموں نہیں ہیں اگر مان سے پوچہا کہ نانا جان کہاں گئی اوسنے
کہا بیٹا تمہارے واسطے اوسنے اپنی جان دی یا سکندر پاس گیا ہی قید ہونا سکندر کا
معروف شاہ کو معہ دونو بیٹے اور شہر میں مارنا کرب کا تعاقب افیروزہ پوش ہونے
یہ جو کرب نے سنا بہت خفا ہوا اور کہا انکو یہ کیا ہوا جو کہ ایسا انہوں سانظر کرو بٹہا او مردان
ہوا اور وہ اوسکو خبر ہی ہا نکر جا اب لوگ مجکو کیا کہیں گے تو میرا نام کہ جو سکندر کو نہ مارا یہ کہکر
باہر آیا قنائی سے سارا احوال کہا اور چالیس ہزار قزاق قنائی کے ہمراہ لیکر دو منزل کے منزل کرتا
چلا اس اثنا میں خزانہ طلسمی تو مان پاس چہوڑا اور آپ دو دو منزل ایک سب نے ایک ہی پانی کو اوٹھ
ایک نیچی جھاڑی کو بانٹی اور ایک بیٹے کفکیر وہ بہی سامان قزاقی کرکے طلسم میں سے تہیں
بہی انکلی نہیں وہ سکے انو منس قنائی سے کہا کہ یہ بار انسان ہی جب ہم پہلی ہوئی

مجاوین اگر کہا آپ بیہ ہوا وسیوف سارا اسباب اپنا باندہی اور جب دوسری راہ آئی گہوڑونکو
کسے اور دوسری راہ مین تو چل کہڑا ہوا اور اگر اسمین رہ جایگا تو رہ جاوی مین نشہر و مکا اور جب تین
شبخون مارون جسوقت مین بوق بجاؤن کہ جون کہ ای قضا قان بدر دید تب نکل کر جو
جگہ ہم کہین وہان چلی آو مین یہ سبکو سکہاتی بتاتی دس کوس لشکر سکندر کا رہا کہ
ہوئی اور ایک گہاٹی کو دیکہ مین کہ چہار طرف جنگل اور جہاڑیان بوٹیان لگی تہین کہ بمشکل یہان
گذرا نہین اوسمین کرب جا کر گیریان رہتی اور رات گہوڑے کو چراگاہ مین چہوڑتی اور اب ایک
نمدا اور یہ ایک بجی کو بی بجاتی لگا گوی اسا یا آتا پانی لگا لیکن کرب کے واسطے دور ندی اور پانی کے
سبب سردار یا کہ جب چار گہڑی رات آئی اوسوقت کرب نے بوق بجائی اسپ نے کہا تا
چہوڑ دیا اپنی خرجیں باندہی دوسری بوق مین گہوڑی کا کسے تیسری مین سوار ہوکے سامنے کرب
کے آ کہڑی ہا ہوی کرب دیکہ بہت خوش ہوئی اور کہا بہی اقا تم کیا مبارکی لوگ مین
ایک ایک افراسیاب ہی ہا غرض وہانسے گہوڑے اوٹہایا دو پہر کو پہنچی لشکر سکندر کے
گرد اور نعرہ حمزہ صاحبقران کیا اور تلوار مارتا جاتا ہے تلوار برابر چلتی تہا یہانتک کہ خیمونکی کٹ
گئین اور خیمونکی تہی ٹوٹی اور سر سے تہر جہانان اور تلوارین بٹنے لگین کرب سے تہر یا پتہر تلوار کی ایک کوس وگئی
آگو چیاکا نعرہ بلند ہوگیا اور بوق بجاتا سنے جانا کہ سور اقبال ہو نکلا گویا قیامت آگئی پر جو حملہ کہ
کہا اور حمزہ کہا اور مالک کا نعرہ کرکے بہر بہر تلوارین مارین اسمین سکندر بہ میمونکا حاکم روشنی کو کہا
اب غول کے غول تیار ہوئی لاکہ ایکطرف سے اور دو لاکہ ایکطرف سے آئی اونہون نی جانا یہ لشکر
حمزہ ہی اور انہون نی جانا یہ ہی آپسمین تلوار چلنی لگی کرب نے جو یہ حال دیکہا کہ سکندر بہی
سوار ہوا روشنی بہی ہوئی بوق بجاتی کہ ای قضا قان بدر ودیدیہ کہکر کرب نکلا جسکے آواز
کان مین آئی وہ سب پانچ پانچ ہزار کرکے سب اوسی صحرا مین جمع ہوئی اور یہان جب روشنی
آئی اور سکندر بہی آیا سبکو منع کیا انہون نی لڑنا موقوف کیا صبح بہی ہوگئی اب جو لاشونکا شمار
کیا اسی ہزار تو جان سے مارے گئی اور ستر ہزار زخمی ہوئی لیکن حمزہ کے لشکر کا ایک بہی نہ ملا
تب تو سکندر نے مونہ پیٹا اور کہا بس ابہی نعوذ حمزہ کی بہادریکی نہوا کچہہ مجہے ہنسی کی

جانانہ

جانا کر ایسا پہلوان سکندری سر میدان مین کچہ نکیر سکو لگا اس لئی شبخون مارا اور یہان
کرب نے اندرسے کہا بانکہ نور دیکہ سکے آنا گردی لوگ اسکے کام آئی اندرسے نی آکر کرب سے
کہا ڈیرہ لاکہہ زخمی اور قتل ہوئی کرب خوش ہوا کہ ای قناتی دیکہا تب تو میرا نام کرب کہ تو بہی
سکندر کا نام نہ تمام کیا غرض اسیطرح پانچ شبخون مارے بجا اسی ہزار اور چالیس ہزار سوار کام
آئی تہی دن کرب نی کہا بہی اب آج میرے مہمان رہی جتنے کوئی گہوڑی یہان سبکو چہا اور تیلی لا
بانسے ڈہانچی بنا کے نمدے نکی سر اور پاؤن تیار کرکے گہوڑونپر جہکا اور دم مین گہوڑونکی فلیتے باندہ
دی تیلی سے تر ہوکے اور دس ہزار سوار ونکو ہمراہ کیا اور ان سبکو رنگ کہ آؤ اور ایک سنائو کا ماہ
کہ تم چلے آنا اور اوس رہ راہ سے تم پیچہے سکندر نے یہ حکم دیا کہ چہار طرف بارہ بان لشکر مین روشنی
رہی غرض دس ہزار سوار ون نے آگ گہوڑونکو لشکر سکندر مین کیا اونہون نی جو روشنی دیکہی
غل ہوا کہ امیر شبخون آئی اور اونہون نی بوق بجائی اور ایک سمت تلوار کا ایکطرف کمان کے مارا
یہ تو نکل گئی اور لشکر مین تلوار چلنے لگی اور اون تیلونکو مارنا شروع کیا اور کمند ڈالکے گرفتار کیا
یہ کیا سکندر بہی سوار ہوا روشنی بہی زیادہ ہوئی اسمین لڑائی موقوف کیا اسمین صبح بہی ہوگئی تہا
سکندر نے دیکہا آج تو امیر اور لوگ مارے گئی اور جو پکڑے گئی مین اونکو بلا کر سامنے لائی دیکہا مونہ بند مین
سکندر نے کہا اور امیر حمزہ اب جو بکہیر گیا تو مونہ نہین کہولتا اسکی مونہ کو کہولا اب جو لوگون نی
جہنجلا کے مونہ کہولو جلی دیکہا کہ سب بانس کے ڈہانچی ہین اور نمدا ہی یہ جو سکندر نی دیکہا بہی تہین
پیٹا اور کہا یہ امیر نے مجہے جلی کیا اور کلیم گوش سے قسم کہا کہ اب میری کمک ڈالونکا
جہوٹ کہی امیر کیا خبر ہ مکانی کلیم گوش چلا اور جہان کرب تہا وہان آیا اور جہاڑیون مین سے جب
دیکہا اور اگر سکندر سے خبر کیا کہ مین امیر کو دیکہ آیا سکندر نے سمعیل جادو کے ہمراہ لاکہ سوار کئی
کر جا کر گہیر لیا جدہر سے نکلین مار لینا سہیل جادو نی آکر کرب کو گرد سے گہیر لیا کلیم گوش نی کہا
چہار طرف سے جنگل جلادو کہ یہ سب اندر جل جائین نہین تو سات لاکہ سے کو آگر نکل گیا
لاکہ کی کیا اصل ہی غرض سارا جنگل جلادیا اور قناتی نی دیکہا کرب سے کہا یہ سب حیران ہوئی
جدہر جاتی ہین آگ لگی ہی کرب نے کہا یا مدد علی کا نام لو اور آگ مین گہوڑی کی ڈال دو جسکے دل مین کہوٹ

ہوگی وہ جل جائیگا یہ کہکر کرب نے شاہ سرداں کیلئے گہوڑا آگ میں ڈال دیا پہر تو فنا ہوئی اور
اوسکے بہی چالیس ہزار لیکن ہر طرف آگ سے نکلکے بہہ دوڑے گہوڑے نکی تو جل گئی اور سب نکلو ہوا اہم
باہر نکلی اور وہ غافل تہی کہ یہ اب کہاں کو نکلی گئیں اب ہمو دیکہا کہ یہ سب نکل کر چلی اور ہر سہیل کو
کی اسہیل گہوڑی پر سوار ہوا اور کرب کا پیچہا کیا اور پکارا ای امیر یہ نامردی اسمائی کہ بہاگا جاتا ہے
مرد ہی تو ٹہر کرب نے آواز سنی اور دلمیں کہا کہ یہ گیدی امیر کو مرا کہتا ہی کرب پہر اسہیل جو برابر
آیا دیکہی ایک لڑکا ہی اوسنے کہا تو بہی جوہی اری اوسکے تو تیغ سے مرتا ہیں کرب نے کہا او
گیدی کیا بکتا ہی اسہیل نے تلوار ماری کرب نے خالی دی اور ایک تیغ کر تو اس لڑکے پر
جہو مارا ایسا سر جہکا یا زمین پر پڑا وہ تکری ہوا اور کرب تو صاف نکل گیا لوگ سہیل کے دوڑے
لاش اوٹہا کے سکندر پاس لائے اور سارا عمال آگ سے نکل نہ سکا اور سہیل کے قتل
ہونیکا جو بیان کیا یہ عجب تعجب ہوا اور کہا ارے معروف شاہ کو تو اوسنے معروف شاہ
آیا مجہ کیا سکندر نے پوچہا کہ او معروف شاہ تجکو معلوم ہی کہ حمزہ کیونکر آگ سے نکل گیا تیری
شہر میں تو عجب بہت رہتا ہیں کیا انکا اعتقاد ہی معروف شاہ نے کہا ای بادشاہ یہ مجکو نہیں معلوم لیکن
تو پہلوان عاد سے سنا کہ اونکی بیان کو ای پیغمبر حضرت یونس تہی وہ مچہلی سے نکل گئی اور وہ اوسکی
پیٹ سے نکلی اور دوسری پیغمبر حضرت ابراہیم کہ اونپر آگ گلزار ہو گئی یہ جو سنا کہا کیوں صاحب دیکہو
یہ مسلمان ہی کیا اوسنے بڑا جادو رچ کی اسکو لیجاکر قتل کرو جلاد آیا معروف شاہ کو پہر تیغ ہتیاہا
جو کہ اسنے رشوت میں لوگوں کو دی تہی ہیلاں وزیر نے بادشاہ کے عرض کی کہ شاہ نے جو یہ بات
بیان کیا تو اونکا ذکر سنا ہوا اور اونکا اعتقاد اسکا اعتقاد یہ ہو گیا ہی اور قتل کرنا اچہا نہیں ہی
ایک تو حمزہ کی سبب جان کو چین نہیں دوسری بلا اسکی ہوا سے کہ پیچہے لگی یہ جو کہا خون سے
معروف شاہ کی درگذر اور اسے کوچ کیا پانچ کوس اور آگے جا کر لشکر اوترا اور یہ سب ماجرا معروف شاہ کا
اور پانچ کوس سکندر کا جانا یہ انتر س نی اگر کرب سے بیان کیا یہ سب چالیس ہزار ایک گہاٹی میں
تالاب پر اوترے پانی اور سارا جگہ بڑی دہوم کرب نے سارا عمال سنا فنا ہی سے کہا میں
چاہتا ہوں کہ ہماری لشکر میں جا کر حرکت اسی کی اور تجکو خبر لگی پہر تو لڑکے نکالو بہی

نعل بندی کو

نعل بندی کو دو اور اونکی سب گہوڑوں کی نعل بندی کرواؤ جب نعل بندی ہو چکی دو گہڑی رات
گئی کرب نے ہوش ہٹائی سواروں نی کہا ہانک پکارا اور تیار ہو گئی کرب نے ادہر سے دودہی شبخون
مارا پہلی اونکو یقین تہا ہیں اور نعرہ امیر اور امر حمزہ اور علم شاہ اور لندہور و مالک کہکر جو تلوار ماری چالیس
ہزار تلوار برابر پڑی کہ ہر پر قتل کیا اور پہر یوں پکارا کہ ای افغانان پدر سو یہ اب ہو اونکی سوار کہیں
تو نکل لشکر میں کہتی ہیں اور سکندر بہی سوار ہوا ہی اور روشنی ہو گئی ہی اور یہ کہتا ہی کہ او حمزہ کہا
چہوری چہوری آتا ہی اگر بڑا شجاع ہی تو میرا سامنا کر اور اسکی سات کی ہزار چلی آتی ہیں
غرض اور سوار تو کرب کے نکل گئی کرب پیچہ میں پہنچا تہا فنا ہی باہر نکلا اور کرب کی دیکہ پایا کر آج
سب کی اہی کرب ستا ہی کہ اسمیں کہیں قید اونکا یہ جو دو برابر کرب کے آیا اور کہا کہاں جاتا ہی او حمزہ
قسم ہی تجکو کہ بہر اوہ ہیرا اسعمال کر میں آیا ہوں کرب نی کنارہ نکل کر نکل جاتا کہا کے کہ بیچ سے ہزار او
اسنے اگر تلوار کرب پر ماری کرب نے خالی دی تلوار اسکے برابر کان کے آگر نکل گئی او کہا یہ
میں تیسے آیا ہی کرب نے ایک تیغ کا مارا کہ الی سے نکل گیا یہ نکر اور کرب نکل گیا سبکو
لیکر اپنی مقام پر چلا اور سکندر نے آکر قسم کہائی ہی اور پوچہا کیا پانچ کوس تک کرب گیا
یہ بہی نشان نال ہی لیکن حیران کہ یہ اوپر نکل گئے یہ تو اس جگہ میں اور بہی پانچ کوس
کہ ہزار اور کرب پانچ کوس جاکر پانی کو حمزہ کے پہرا تو پیچہے لشکر سکندر کے آیا لوگ تو سات
سکندر کے چلی گئی ہی خیمہ خالی اور خزانہ ہر کہہ لوگ تہی کرب آگر خزانی پر گرا اور سبکو مار کے
خزانہ جو کچھ تہا سو ان پر لدوا یا خیموں کو آگ لگا دی اور چلا گیا راہ میں ایک غلام شاہ اوسمیں ہو
خزانہ کرب نی لیا اور آپ کہا تہی ہیں اوتر پڑا اور لوگ جو بہاگے جاکر سکندر سے خبر کی
کہ خزانہ لوٹ لے گیا خیمہ جل رہا ہیں یہ خبر آکر پہر آیا دیکہا کہ وہ ہزار خزانہ لٹ گیا اب
آج سکندر کو وہ صدمہ ہوا کہ تمام سر پیٹتا ہی کہ ہتی ہتی پہرہ جاتا ہی ہیلاں وزیر سے سکندر
نی کہا اب خزانہ بہی ہاتہ کیونکر تو شہر وان تک پہونچی گی جب اور خزانہ اور فوج سے اوسے
اپنے پہلوان کو عرض کی اور سارا عمال شبخون حمزہ کا اور لٹ جانا خزانی کا بیان کیا اور کہا
میری مدد کرو ملکہ خدا اور نہ نزات سخن گو پاس جاو اوس سے کہو بلکہ نزات کو بہیجو تو میرے

جان بھی اور ہنی آئی خداوند کے میری فتح ہوگی یا مرضی ہو تو دوسر گئی اور آب سر بایج کوس آگے گیا اور
یہان کر بسنے کہا بہی فتا ہی آج ہم تمسکو مثار ایک ساد انگے یہ جو سب نی ستا اسمین کہا یاردو کر
کاہین اس ردو اسے ہنین یہ ہوگیا ہی اور کر بسنے چار گھڑی دن رہی آج ہوق بجائی لوگون نی کہا
لو میان آج فاتحہ خیر پڑھو اب ہمین معلوم ہوتا ہی اسکو جب تقتل کروانگا بارے آنگاہ خبر زبیند
بالقضا یہ کہکر سب تیار ہوکے سامنے آئی اور کر چلے تو غروب آفتاب تک سکندر مین پہونچا ہیج دو بازار
لگے اور غل ہوا کہ ہم آج دلکو شبخون آیا ہے تو سب تیار ہو الگی اور کر بسنے حکم کیا بلوائی کی دو کانون سیاہ
مشالی کی ہر ایک نے اوس مشالکو کر بسنے کہا او روق بجائی کی اہی قضا قان بد ہر رو یہ سب مشالی
کہانی ہو ری نکل گئی جب سب تیار ہوین سکندر بہی انکلا او دیکہا کہ سارا بازار لوٹ کر لی گیا بلو بجا
دہائی کر رہی ہین سکندر کا ناک مین دم ہو گیا کہ روز کا شبخون چودہ پندرہ روز شبخون مارلی جاتی ہو
لڑ او رجاتا ہو جب قتل کئی او رنکل گیا اب سکندر کی مقام کیا جا ہی ہنین سکتا ادہر آئی کی
دیکہ یہ باہمی

او رعرضی لکہنا سکندر کا بیکلان کو اور جانا بیکلان کا معہ نمرات سحنی گو واسطے مدد سکندر کی

کہ عرضی سکندر کی ایک باکو پہونچی اسنے سارا احال سنا اور نمرات پاس بہا
سجدہ کیا او کہا اے خداوند میری یہ تبہا کو بلاتی ہی میر نے اوسکو ہرا ان کیا ہی ایسا کیجئے کہ اوسکی
فتح ہووی نمرات نی کہا او بیکلان تو نے یہ تقدیر کی باتی ہی او رہم نجی خفا ہین کہ تو نی ہمسے اجازت
نلی اور اوسکو بہیجدیا اور آج جو مصیبت پڑی ہی تو ہمسے آکر کہا بیکلان او ندہی ہو نیکر اور بہون نی
کہا آمنا او صدقنا سچ ہی کہ خداوند خفا ہین بیکلان نی کہا اے خداوند ابھی بندہ و نکا قصور معاف کر
مجسے خطا ہووی نمرات نی کہا خیر ہمنے تیرا قصور معاف کیا او رہم چلیں گے او حمزہ کو بیگار یگی آتیاری
کرو بیکلان نی تیاری ایک ہفتے مین سب کی او رچار تخت باندہ کی او سپر نمرات کو بٹہایا او
ایک خزانہ بیکلان نی او رایک نمرات کی ذات کا او رتین لاکہ بڑے بڑے پہلوان جن کو
ہمراہ لیکی کہ خداوند جاتا ہی اور اسنی کوچ کیا او منزل کرتی چلے اور یہان کر بسنی جو شبخون مارا
۱۹
تو اوس شبخون ہنا او رایسی تلوار چلائی کہ سکندر بہی اسوار ہوا لوگون نی جو دیکہا
غول کی غول ہمراہ سکندر ہوئی بلکہ سب او دہر ہی کو سمٹ کی چلے جاتی ہین اور کر بسنے جو چلا

دو گھڑی باہر نعرہ کیا او رکربسے نکل کی او دہر جا پڑا یہ سب جبران ہین آپسمین حرف سمجھ کے
یہ رہوئی لگے اور کربس ہو کر آج قید خانہ کی طرف آکر گرا اوسکو قتل کیا او رنا نگو آکر سلام کیا تا
معروف شاہ دیکہکر حیران ہوا کہ ہیتا ہے تو نعرہ حمزہ کا کر تا ہا کر بسنی کہا اب آپ چلیں تو بہوت
گفتگو کا نہیں لوگون سے کہا کہ یہ جو لوہار ہین انکو قتل کرو او نکی جان نکل گئی کہنی لگے ہم تو ابہی
تعبیدار ہین کر بسنی کہا اگر انکی قید کا ٹو تو جان ہمار ہی ہی اوہنون نی جہٹ پٹ قید بیڑ
مہی چار ہزار کی کاٹی کر بسنی گہوڑی یا پکڑوائی جو کی قتل ہوئی تہی او نکی او رباقی سامنی اسطبل مین
بندہی ہی تیسے کہول لئی او رسبکو سوار کیا او اگر کسی سوار یکی ہو نی تو بعضونکو اپنی سوار کی پیچہی
بٹہا لیا او رچاہ نشان او رباجو نکو بہر کر لی گیا یہ تو سب قتل ہو گئی جب صبح ہوئی سکندر کو خبر پہنچی
کہ تیغ قید ہی بہی چہڑا لی گیا اب تو غفا ہوا اپنی لوگون پر کہ یہ سب نامرد ہین او رگلیم گوش کو بہیجے
بڑا ہیلا کیا یہ تو اس صدمہ مین رہا او کر بس ابہی گیا تہی وہین آئی نانا کو او ثالا او رکہا جیسی تجہے کرتے
تہی اوسکی سزا ملی ایک کافر کے آگی ہات باندہ کے جلے گئے تہی میر اسامنا نکر دیا کہ یہ جانی اور تم
جانو مین اپنی قصور ہو ن معروف شاہ نی کہا بابا تجہے بہی مناسب تہا جانا اور ہمارا محبت سے یہ کام کیا
او رہم تو مال للسبیل کرتا ہو او اسکی واسطی یہ جبرو آتا او رسارا یہ شہر کو کہہ دو الا تا غرض کربسنی
آپکی کہرکو جانین او رخزانہ غلامی کا دہین ہی اوسکو بہی ساتہ لین یہ کہکر چار ہزار وہی سوار
ہمراہ لئی معروف شاہ نی آکر خزانہ بہر لیوین لیا او رچلا ایکروز ایک صحرا مین سامنی سے گرد اوڑتی
دیکہی یہ حیران ہو اخبر جو منگوائی معلوم ہوا کہ نمرات سحنی گو بہی لاکہ سوار و نسے پایا ہی
معروف شاہ نی بہی اسنی کہ بہی جان سبکی نکل گئی او روہ سامنی آگیا یہ بہاگنی پائی دیکہا کہ
تخت پر ایک شخص ایک گز کا بلا سونی کا بیٹہا ہی اور آگی اسکی بلیدہ او رمیوہ مسنون کہا ہی او رجہ
کہا تا ہی او ربولتا ہی ایسکون چل نہین سکتا آخر معروف شاہ نی او رکربسنی سجدہ کیا کہ نمرات نی
پوچہا یہ کون ہین کر بسن آگی کہا خداوند نگاہ رو بہ یہ معروف شاہ اندر وسی بہی بلا مدد تقدیر نمرات
نی کہا او معروف شاہ تو تو قید تہا سکندر نی سارا احال لکہا تو اسی نی تیری کرنا سب او رنگاہو
کو مار لاؤ کیو نکر چہوٹا اور اگر چار او رست ہوتا تو ایسی وقت مین سکندر کو چہوڑ کر معروف شاہ نی کہا

خداوند مجکو مال اور خزانہ طلسمی لیا اب کو سکندر نے بہجا دیا ہے یہ عرض کیا کہ مین ضعیف ہون یہ مال کہان
ہے جاؤ مین خزانہ لیکر آپ ہی اگر شریک ہونگا گو ضعیف ہون یہ جواب سنا جاکہ سچ ہی کہا ہے ایسا
جلدی لیکر آنا معروف شاہ تو اودہر چلا اور ادہر سکندر کیطرف سے چلا اور یہان کرب نی دو دن بابل لی
١٩ اور بس شبخون مارا جس روز یہ شبخون نہین آتا اوس روز سکندر کے یہان عید ہوتی تہی خداوند
کی نظرین دیتی ہین کہ خداوندی بجا لایا غرض تیسر روز شبا جا بجا گہڑی رات آئی تہی کرب اوسی گہڑ
مین تہا کی سے بیٹہا باہر کرکر دیکہا کہ سامنے جنگل مین روشنی دیکہی اندر سے کہا خبر لاؤ دیکہو دیکہی نمرات
سے کہو کمان کہ اگر کرب سچ کہا کرب نے کہا اب سکندر گیا مجکو کوئی دن بابل کردو اور اب
اسکو دیکہو اور اب ہوش بجا لائی سے نیلے ہوئی کرب شبخون لیکر لشکر نمرات پر چلا اور یہان سب
تہی خبر سو رہی تہی اس خیال پر کہ خداوند کی سے مین مجال ہے کہ کوئی یہان آسکے اور کرب نے
جو آکر اندر لشکر کے چالیس ہزار ہوش برابر بجا لائی لوگ ٹہلے سب گہبرا گئے انہون نے کہا مجکو یہ صدا آتے
ہے اور گہوڑی اور شتر و فاطر سو رہا تہا یہ سب بیہوش گئے اور تنگ چلنے لگی اور کرب نی نعرہ امیر اوسند پر
کا کیا اور تلوار مارنا شروع کیا ہزار قتل ہونی لگے اور آپس مین بہی غول کے غول لڑنے لگی اسمین طلوع
اور شروع آدمیہ دو نو اسکے رکن اور پہلوان نہر تیار ہو گے گیند دون پر آگئی روشنی کو حکم دیا اور یہان
کرب نی کہا ای قضا قان بہر رویہ اور سب نکل گئے اور یہان روشنی نہی ہوئی نمرات نی
ہے یہ غل سنا صبح ہوگئی اور سوف تلوار موقوف ہوئی لاشین جلا دین زخمیوں کو ٹانکے لگوا تہا
روتی پیٹتی سلیمنہ نمرات کے طلوع اور شروع آدمی حرص کی کہ خداوند نمرات کو یہان بہی حمزہ شبخون آیا
انہی لوگ مار گئی اسنے کہا کہ ہمنے بہی تقدیر کیا انہی ہم سب کے خفا مین آئی اور مار کر جا بیٹہ گئے جو ہوکہ
ہمسے منحرف ہین یا شک رکہتے ہین طلوع نی کہا خداوند تدبیر کیا سو کون ہی اگر مار کے آئے اور چلا جائے تم مجکو خدا
جانتے ہین کہا نہین ہم خفا مین ان سبہون نی توبہ کیا اور کہا ہمارا قصور معاف ہو غرض تمام دن اسکو پیچھے
رنج رہا کہ ابہی دیکہی کون کون مارا جائیگا سب تنگ مین پڑی اور جانا کہ اگر آج حمزہ آگیا ہمارا روز تباہی ہوگا
اور کرب نے جاکر عمارات کو کہ ہر ہوش بجا لائی تہا سو بہ دیکہے لگا کہ کرب نے کہا آج مینہ اور تدبیر کیا ہی کیا آج ہا
دخول کرو اور ایاقت ایام تم غل کرنا کہ آج حمزہ زخمی ہوا ہے سکی لوگ تم پر ہر دو ہو مستعد کی پہلوان مین آئی گے

اور مین خزانہ

اور مین خزانہ ہر گرو نکا فرض اسیطرح لشکر مین اگر پہلے ہو تین بچا مین نعرہ حمزہ کیا ایکطرف قتال کا گھر اور ایک
طرف کرب بعد چار گہڑی یہ لشکر نے کہا ای قضا قان بہر رویہ کہنا نہ سب نکلے قتال نی اپنی خال بچایا کہ
آج حمزہ زخمی ہوا جلدی نکلو اور طلوع آؤ اور شروع آدمی سنا اور دیکہا کہ تمام لشکر نے کہ حمزہ زخمی ہی آج بچا نی
پایا ہے سب قتال کی پیچھے چلے اور کرب نکلے پس اوپر چلا کہ پیچھے سی اگر خزانہ پر گرا اور تلوارین مار کے سبکو
قتال کرنا شروع کیا قتل ہو ہوا کہ حمزہ تو یہان آیا بسا نقی بہتا میلاد اور کرب کے پاس خزانہ بانٹ دیا پر
سوار ہوا اور کرب کا ادا حمزہ اگر بہا لاؤ ہی آؤ میر اسما سنا کر اور کہ ادہ پر یہ جو کہا کرب نے کہا اور ترن حملہ کیا لیکن
ہٹا میلاد نی تلوار ماری کرب نے سپر پر روکا سر کو جہکایا تلوار سر کو کاٹ گئی اور وہ نیچے زین پر گہوڑی کی
گر پڑا ایک زخم نمایان گہوڑ کو لگا صبح تلوار مارکے یہ سیدہا ہوا تہا کرب نے تیغ کمر پر توس آدمی غولی
جو مارا ہی بچا اسکا قلم ہو تلوار اوبرات اسکا گر پڑا اور ایک تیغ جو مارا دو ہو گیا رکن اور میلاد دوسرا
جو اسکے ساتہ تہا اون دونون نی تلوارین ماریں کرب کے جو لوگ تہے اونہوں نی بہوتین بچا مین مر گئے
الغرض کرب نے جو تیغ مارا دو نو مارا گیا جب یہ ہی تینون مارے جا لگے اور جو کچھ باقی تہے وہ بہاگے
کرب نے سمال خزانہ لدوا لیا اور لاکر ایک غار مین کوہ کے بگاڑ دیا اور اپنی کہا کہ اگر کوئی پوچہے اور وہ لوگ
جو بہاگے طلوع آدمی پاس گئی کہ تم کہان جاتی ہو کہ یہ امیر وہ تو پیچھے سے آکر گر پڑا میلاد اور رکن کو مارا
خزانہ لی گیا یہ جو طلوع نی سنا وانسے پہرا کر نمرات سے کہا نمرات نی کہا کہ کیون امیر کے پیچھے گیا
تہا مجہے یہ ہی تہا اور خزانہ تو لٹوا یا نہ بچا تا تمام لشکر کو لیکے لٹوا جاتا مجہے تو پہلے کہا نہ کہ جب کے دل مین
کچہ بہی شک ہو گا وہ مارا جائیگا طلوع نی کہا خداوند مجہے تقصیر ہوا خزانہ کیون لوٹ گیا نمرات نی کہا
جو اس خزانہ کا رہ یہ کہا تا وہ جیتا بچتا اسکا جانا خوب ہوا اور میں طلوع نی کہا اگر ایسا
جانا ہوا تو دوسرا ہی خزانہ آج جاوی غرض یہ سب توبہ کرنے لگی کہ خداوند بچاؤ اور طلوع
نی کہا کہ کیا کیون امیر کا میر اسما نہ ہوا اگر مقابلہ ہوتا تو معلوم ہوتا یہ خبر جاکر اندس نی
کرب سے کہی کہ طلوع یون کہتا ہی اور نمرات کی گفتگو سب بیان کی کرب نے کہا بہی
قتال سنا تہے اس طلوع کا غرور یہ کہکر کرب پہر شبخون چلا قتال سے کہا آج پہر کہنا امیر
زخمی ہوئی جب طلوع باہر لشکر کے آنگا مین سمجہونگا غرض یہی کہا پہلے تو لڑنا بعد غل مچایا

کہ امیر زخمی ہوئی طلوعہ آ دستا اسنے پوچھا کیا تمام لشکر پیچھے طلوعہ کے چلا طلوعہ نے کہا ہاں امیر کہ خزانہ فقائی
نے کہا ای انشہر پر اب چلیں کہ رب سمجھا کہ اگر آج چلی گئے تو سبکی نظروں میں گر جاؤنگے کہ رب نے کہا ابھی
فقائی تم چلو میں آتا ہوں یہ کہکر کہ رب پہرا اور طلوعہ پہر پہنچ گیا اور اگر تلوار ماری کہ رب نے گہوڑے کیطرف باگ
پہر چہرہ کیطرف خالی دیا اور وہ جہونک میں آیا اور سب تلوار ماری خود پر پڑی پار ہو گئی پر بوسہ لیا یہ تو گرا اور کہ رب
چلا گیا لوگ جمع ہوا اسکے آگی جو آیا لاش کو دیکھنے لگا کمات کو دیکھکر حیران ہوئی لاش اوٹھاکر نورات پاس
لائی اور سارا احوال بیان کیا طلوعہ کے بہائی انشروع اونچی نورات نے کہا جیسے مجہسے ہو سکیا وہ سامانا
گیا یہ سنکے شروع اوتوبہ کرنے لگا کہ قصور ہوا نورات نے کہا خیر اگر جشن میں زندہ کروں گا اب چارہ
چندروں کی لگے ہوئے ہیں طلوعہ کو جلا دیا اور یہاں سے کوچ کیا اور وہاں لشکر سکندر میں تین روز سے خوشی
اور عید ہی اور سب کہتے ہیں کہ دیکھا غضب کیا خداوند کے قدم کی برکت ہی کہ حمزہ بہاگ گیا خبر خداوند کی
سنکر لوگوں نی کہا الحمد للہ کہ وہ ایسے بات ہو نہ سے کہ حمزہ کو کیا جانے گا بلکہ ہی یہ کہ خداوند کے آنی سے
حمزہ سب بہکی اور خبر سکندر کو ہوئی کہ نورات سات کوس پر ہی اور چلا آتا ہی سکندر معہ امیر لوگ
لیکر استقبال کو پانچ کوس گیا اور اگر نورات کو دیکھکر سکندر اور سب لشکر نے سجدہ کیا اور
سجدہ پایکی نورات نی دیکھا کہ سب سجدہ کو جہکے ہیں اور جو نہیں اوٹہی ہیں اونہوں نی زمین پر سجدہ
کیا اور سکندر نورات کیکی پاس جا خداوند یا خداوند کہتا ہوا آیا اور کہنی لگا کہ اے خداوند حمزہ نی پر ایسا حال کیا
نورات نی کہا او سکندر کیوں اپنی سزا کو پہونچا ہے یہ ہونا تھا اور چلا گیا غرض سکندر نے بہت توبہ کی کہ
قصور معاف کیجیے اور آگے سے ایسے نہ ہوگا تین روز سے امان ہی نورات نی کہا او سکندر یہ تیری سب سے
سبکو اتفاق پر بیٹہ گئی اور اپنی لوگ امیر کے ہاتہ سے تین دن میں جان قتل ہوئی ہے سب مجہے نے پہ
ہوئی تہی بی سے مارے گئے اب میں نی توبہ قبول کی حمزہ کو غارت کروں گا غرض سکندر لشکر آیا لیکطرف
خیمہ سکندر کا اور لشکر اور چار کوس کا میدان خالی دیکر اس طرف لشکر اور خیمہ نورات کا ہے اور یہ
سب خیمے اندر ہی کہ رب سنا کہ اونسب نی توبہ کی ہوئی اور ڈرتیں ہیں اور نورات آچکا ہی
غرض آنکو پہر کہ رب شبخون سکندر کے لشکر پر آیا اور یہ کہا کہ حمزہ زخمی ہو اور سکندر خفا ہو گئے
نہیں چلا کہ آج حمزہ کو نہ چہوڑونگا سکندر کو تو فقائی پانچ کوس لگا گیا اور کہ رب آکر اسکے

دشمنون

خیموں میں اور خزانہ ہر گز اور لوگوں کو مارکے خزانہ جو کچھ باقی تہا لے گیا اور خیموں میں آگ لگا دی اور گنج
اون کے وہیں جلا دئیے اور نکل گیا لوگ جمع ہو کے بہاگ کے سکندر پاس آئی کہ اب کہاں جاتی ہیں
حمزہ تو وہاں گر خزانہ لی گیا اور آگ لگا گیا سو نہ اپنے بیٹہا اور پہر یہاں آکر دیکہا خیمہ جل رہی
ہیں یہاں تک جہاں ایک پی ہی ہماہا باقی جل گئی ہو تین ہو لشکر کی تہیں سکندر کو موہنہ زرد ہو
کو یہ کہیں کہ اے اگے سب ماری ہر خزانہ ماری گئی خدا اسکو بہی قتل کری سکندر نے یہ سنا تو
پہر لیا سنتا ہوا نورات پاس آیا سارا احوال کہا کہ ابہو نہ کہا نہ خزانہ کچہہ ہوا یہ سب تقصیر کی
نورات نی کہا ہو تو تی مجہسے پوچہا اور امیر کا پوچہا کیا یہ اوسکا عوض نہ لوں تو سکی پیچہے گزرا
رات کو کہ رب لشکر نورات پر آیا نعرہ کیا اور تلوار ماری اور وہاں سے نکل کے لشکر سکندر پر آیا جب
تک چلا تہا آیا لشکر نورات تیار ہوا کہ ای حمزہ پر آیا اور ادہر یہاں بہی نعرہ کیا کہ رب تو نکل گیا اور
سکندر یہاں لشکر لیکر تیار ہو کر چلا اور ادہر سے نورات کا لشکر اور ادہر سے سکندر کا وہ تو آپس میں مل گئے
جانا کہ یہی لشکر حمزہ کا ہی یہ ہر ایک نے سمجہ کے آپس میں لڑنے لگی تو خوب لڑی یہاں تک کہ صبح ہوا رات
ختم ہوئی تمام رات لڑی جب صبح ہوئی دیکہا کہ سب قوم آدمی سکندر رو یا نورات پاس آیا اس
کہ یہ بلای ہوئی کہا کہ تیرے اے غضب ... اور تقدیر ہو چکی اب کچہہ نہ ہو سکی ساتہ جو مری لشکر میں وہ مارے
جا چکے اور خبر ہوئی اور رات کو پہر کہ رب آیا تو آج پہر لشکر میں آگیا اور جا ہی ... آج بہی
خبر ہی سنی گئی اور کہ رب نے ... بہت جاسی لوگوں کی جان آگئی ہے سب نے نکلے لیکن کہ رب اور فقائی
نکلی اور فقائی سب کہ رب کے نکل سکا کیونکہ تنہا چہوڑوں غرض کہ رب نے سپر تو موہنہ پر رکہی
تیغ کہینچ مارتا چلا کہ رب پر نکل گیا فقائی نہ نکل سکا اور تمام لشکر نی گہیر لیا سکندر نی کہا خبردار
آج فقائی جانی نہ پائی فقائی بہلک یہ ہوش نہی ہی خوب تلوار کی گہوڑا مارا گیا جا گری جیسل اوٹہا
لشکر کی حلقی ہی بہت کمائی آخر گرفتار ہو گیا اور سکندر بارگاہ میں آیا فقائی کو بلا کر پوچہا کہ حمزہ
کو بتا کہاں ہی یا اسنے کہا کون ہی اپنی آقا کو بتا نا ہی سکندر نے کہا خزانہ تو یاد ہی یا فقائی نی کہا مجکو
معلوم ہی لیکن ہر گز نہ بتاؤنگا سکندر نے کہا قتل ہو گا فقائی نی کہا جو چاہو سو کر سکندر
نی کہا تو نورات کو سجدہ کر فقائی نی کہا اکبر لعنت او سپر اور نورات پر سکندر نی

کانو غنیں او نکلیان دین اور کہا اسکو قتل کرو لکھا رہ میرو اجب کیا جلادوں نے فنائی کو ایکبارگر زیر تیغ
بٹھایا جلاد نے سکندر سے کہا اسکو مارنا اچھا نہیں اگر حمزہ سنیگا کہ فنائی مارا گیا وہ کیا بکیگا اور بجا او مگر
قید رہیگا تو جان دیگا اور نوبت یکا او سکو یہی بکہ کے دو تو تم ٹھا کر نا سکندر نے کہا سچ ہی جاؤ قید کرو اور
وان کے سب جو اپنی جگہ گئے سب آئی اور فنائی سنا یا او ہر ہر گو تی جب بہا رہے او رکنے اندس آیا
او سارا حال فنائی کا ہی فنائی کا بعد قید کا بیان کیا اور حیرت ہوی بیان کی کہ اپ نے نکل کر کر رات
فنائی کو گذر یا او قتل ہو گیا تو قسم ہی ہین بجلو او کی بجلی قتل کرو نکا اندس نے کہا ہی شہر
میری سامنے قید کیا ہی اور اقرار کیا ہی کہ رات کو ہشیار رہو اور امیر کو بھی خبر دار کرو غرض رات ہو
کر چلے اور یہان اج سکندر اپ ہی اور سب سنار بیٹھے چہار طرف روشنی کردی اور ہر سمت [illegible]
ہزار سوار مقرر کئے اور فنائی کو بیچ مین ایک صندل مین رکھا اور الماس آیا کو کہ سر دار جلادو نکا تہا
اوسکو فنائی پر مقرر کیا اور کہدیا کہ جب دیکھنا کہ امیر حمزہ قریب [illegible] اسکو مار ڈالنا اب سنیئے
اس بندوبست سے بیٹھے دو پہر رات آئی [illegible] پہونچے
شتر و بیا لوگون نے کیا تم دیوانہ ہو او سکا [illegible] اگر بیٹا ہی کو پکڑنا ہی
ہی سب اپنے پہان [illegible] ہین کہ [illegible] آیا جب [illegible] کے پاس آیا اور [illegible]
اگلی جاگہین نکلین اور تلوار چلنی لگی اندس [illegible] جلاد الماس کو [illegible] تلوار سر
کنیجی اندس نے اگر کہا کہ ہی الماس [illegible] ہی ہین اور فنائی [illegible] کر سب سنا دیا [illegible]
رہی کہ خدا اسکو سلامت رکھی [illegible] اندس نے تو الماس کو [illegible] مار [illegible] تو
غافل ہوا اور امیر حمزہ [illegible] سے نکال کیا او فنائی کی قید [illegible] دی اور کہا [illegible] اندس فنائی نے
جلاد کی تلوار لی اور باہر نکلا [illegible] اور سب دور نکل گیا اور ایک کے پاؤں [illegible]
وہ گھوڑا کہ [illegible] اوسکا لا فنائی کو دیا فنائی گھوڑے پر چڑھا اور کہ سب پاس آیا کہ [illegible]
ہوں بجا کے نکل گیا اور اپنی مقام پر پہونچا اور فنائی پر [illegible] ہو گیا کہ سب [illegible] سوار ہو [illegible]
سے فنائی کا فنائی کو [illegible] اور [illegible] آ فنائی اور [illegible] فنائی [illegible] جان میری
نثار ہے [illegible] تم [illegible] اور سات لیکر آئی نہایت خوش [illegible] ہوئی اور سکندر نے جاکے

لگے

منزل

اور اگر ایکو زیر کیا امیر نے کہا میں تمہاری اطاعت کرونگا بس فرامرز نے کہا میں جانتا ہوں کہ انکا
امین رہ شمس راستی کا نہین امر ایسا امیر سے فرامرز لو مغرور ایسے اور جہ کا لی بنا نا امیر سے کہکر نیزہ جلالا امیر
رو کا غرض جا رگہڑی تک نیزہ و جہار ستانون ہیکار ہو گئین ہلال نے اللہ ہو کے کہا کہ دیکہا آپ نے فرامرز کی لڑائی کہ
للہ ہو نے کہا امیر کو دیکہو لوگون نے کہا دیکہو آخر مسلمانی کی ایلی او وان علم شاہ سے کہہ رہا ہی کہ امیر
اب اسکو لیوا رہا ہی غرض جب نیزہ کیسکا نہ نکلا او سوفت دونون نے [illegible] فرامرز نے
تلوار امیر کو ماری امیر نے وہ ہاتھ میں لیا او سپر پر روکا چاہا کہ اسکی تلوار چہین لین فرامرز نے ہات
روک کیا اور کہا امیر یہ کون تیغ زنی امیر نے کہا یہ ہیچ ہی کہ تم کو چشم زخم [illegible] اور خدا فضل کرے
مسلمان ہو بس [illegible] عاشق ہو گیا اور کہنے لگا اگر یہ ہی تو [illegible] امیر نے کہا ہی تو
نگاہ منظور ہی غرض امیر میں اور فرامرز میں کشتی ہونے لگی ایک جگہ فرامرز نے پکڑ لیا او دانا اقبال امیر کا اشنا ہوا اور
فرامرز اوپر آیا اور ہلال نے [illegible] ہو رہے کہا کہ دیکہو اب امیر کو اوٹھایا اللہ ہو نے [illegible] اور کہنے لگا کہ گڑی بہر تو ادہی
او پہیچی پر سارا ہلال سمجہا کہ یہ امیر کی طرف کرتا ہی اور یہان امیر نے کر کے اوٹھایا نیچے فرامرز اوپر امیر
فرامرز نے لشکر کہا اب امیر کی جاکہ اسکو اوٹہا دو مرا ایک بچہ آیا امیر کو لیگیا سب [illegible] دیکہکر رہ گئے امیر کو تو بڑا اچمہ
ہوا اور فرامرز نے کہا بس معلوم ہوا کہ امیر کی اسماعیل اسپر ہی قاف مین شادی ہو گئی ہی اور دیون کو یہ
رکہا ہی کہ جب حریف سے زبردست ہو او ٹہالیجانا اللہ ہو نے قسم کہائی کہ ہر گز امیر کا یہ قول نہین کوئی سالم
ہوگا غرض فرامرز تو خوشی تمام ہیرا علم شاہ نے کہا میں ساما کرونگا امیر نے منع کیا اور سمجہایا کہ دیکہو تو اگر فرامرز
اللہ ہو کہ و میدان کو دیتی [illegible] تو لشکر امیر کی ترتیب دیا اور لیکر سامنا مغرب تک کرو اور نہیں تو
وہ ہی نہ دیگا اور یہ میرا ذمہ اگر ایسی ہی بات ہوگی تو میرا لشکر میں لے آؤ نگا علم شاہ نے مانا آخر
امیر سمجہا کہ یہ لیگیا اور رات لشکر فرامرز میں آیا و واسطے خبر کے کہ دیکہون کیا ہوتا ہی اور
یہان فرامرز او للہ ہو جو برابر خیمہ میں ان کے آئی اللہ ہو [illegible] اشتیاق [illegible] اندر جانے لگا فرامرز نے
روکا اور کہا خبردار او للہ ہو اندر نہ جانا ہنگلا ان نے [illegible] دیکہی ہین او سکے پاس لیجاتا ہوں وہ مجکو
دیکا مجکو کہا تو نے قرار صاف بتایا اور دوسری امیر سے فیصلہ ہوا وہ اگر انکا تو مجہے کہنے لگا کہ یہ تو
میری بات ہی [illegible] جائیگی اور تو منگی [illegible] خوش ہوا فرامرز نے اپنی مغربی دروازہ ہو [illegible]

پھر پچھاڑی اور کہا اگر میرا باپ بھی جانیکا قصد کریگا بی تامل مارا نہیں تو تمہاری ناک کاٹ ڈالونگا
اور یہاں سے طرف ہنگلاں کے کوچ کر دیا امر یہہ دیکھکر لشکر کو پھیرا اور یہہ جو چلے اب قریب دو منزل مغرب
رہگیا ایک صحرا میں پہونچے اور لندہور کو نہایت رنج تہا اور مقام نہیں کرنے دیتا کہ اسمیں ابر آیا اور مینہ
برسنے لگا اب مقام کیا ایسا برسا کہ رات ہوگئی مینہ نہ موقوف ہوا ماری سردی کے سبکا برا حال ہوا ایک
گھوڑی کا چھوٹ گئے جو جہاں تہا وہیں رہ گیا سبکے خیمو تنبو میں پانی بہر آیا پہر انکو بڑا صدمہ ہوا کہ افسوس
پھر اوسی بلا میں پھنسے اسکی دعا سے مینہ برسا شعلہ نے جو دیکھا بجلی جو چمکی دو گھوڑی خیمہ میں
گڑ گیا میں شعلہ نے کہا لوگو یہی خدائی ہی پھر تم کیا اب سوار ہو اور چلو ملکہ سوار ہو کے چلی صبح ہوتے مینہ تہم
کہل گیا زمین سخت ہوئی نکل آئی اب جو ملکہ دیکھی ایک زمیندار کہیت پر کھڑا ہی اوسنے جو دیکھا
عاشق ہو گیا ادہر یہ سا شعلہ نے کہا یہہ جگہ کسکے تعلق میں ہی اوسنے کہا یہہ گلشن حصار ہی قباد
بہا لکا مالک ہی امیر کا بیٹا اور تم چلو میرا مکان حاضر ہی ملکہ نے کہا تیری کوئی ہی اوسنے کہا ایک جورو
دو بیٹے جوان ہیں ملکہ نے کہا پھر اوسکو طلاق دیدیا تو میں چلوں زمیندار گہر میں آیا اسکی جورو پکار رہی
تہی اسنے کہا ارے یا تو نے کہا ناہی تک نہ بلایا اوسنے کہا او نگوڑی آج تجکو سودا ہوا ہی کدون سے کہا نا کہتا
تہا زمیندار نے کہا میں نے تجکو طلاق دی یہہ کہکر باہر آیا بیٹے اوسکے کہیت پر تہے بیٹے اسکی دوڑے یہہ جو دیکھا ملکہ
کو نہایا سٹری ہو گیا اور کہنے لگا کہ آئی تہی چلی گئی اور تاج زرہی بیٹوں نے اگر پوچہا کہ ارے تجکو کیا ہوا
نہیں بتاتا اور وہ ہی کہہ رہی جب بہت سا پوچہا اسنے کہا کوئی باہر آئی تہی لیکن پھر نہیں معلوم ہوگئی
دونو بہانے غایب ہو گئیں بیٹے اسکے پکڑ کے گہر لائی اسنے چاہا کہ پہر جورو سے نکاح ہو جاوی اوسنے نہ مانا اور کہا
دور کرو اس بڈہے کو جبتی کو اور یہاں ملکہ شہر گلشن حصار میں آئی پہنچی تو ساری زمیندار سب ہوبہو بیٹے
تہے دروازہ قباد پر آ کر کھڑی ہوئی لوگوں نے جو شہر کے دیکہا کہ دو عورتیں ایسی حسین ہیں سب نے
گہیر لیا پوچہتی ہیں کہ قباد کو ہماری خبر کرو وہ کہتے ہیں کہ ہماری گہر چلو ہم غلامی کرینگے ہمارے گہر میں کوئی
نہیں آخر ایک نے شمیم تو سے جا کے کہدیا شمیم تو آیا سبکو ہٹایا حال پوچہا ملکہ نے کہا سوائی قباد
کے کسیسے کہنے کا نہیں قباد سے کہو کہ میران دختر رای اعظم حاضر ہی وہ سمجھ جائینگے اونکو معلوم ہی غرض
مہتر شمیم اونکی باہر کی بیچ کو ملا کر کہا باہر کی بیچ کو نے قباد سے کہا قباد سنکے حیران ہوئی کہا جا کر پوچہو کہ لندہور

والا مقدمہ اور ملکہ ماہ مغربی آئی جو یہہ سنا قباد سے کہا کہ صاحب تم تو گئی تہے کہ تجب کسسبب واسطے
نہیں اب مجھے کیوں چہپاتی ہو میں مکان خالی کروادوں اوسمیں بلواب قباد قسمیں کہاتی
ہیں ماہ مغربی لگہڑی آئی اور وہاں پہر آیا جو پوچہتے آئی اور کہا وہی ہی قباد نے کہا تو بلاؤ اور میران
آئی قباد کو اور ماہ مغربی کو مجرا کیا قباد نے حال پوچہا اسنے اول سے آخر تک بلکہ امیر کو بچہ لیگیا
اور مینہ میں نکلی قباد سنکے اسکی خاطر کی اور کہا اور وہاں جو مینہ ہوا پانی سو موقوف ہوا اب
لندہور کو مہر انکا خیال آیا فرامرز سے کہا ملکہ کی تو خبر منگواؤ یہاں جو لوگ آئی دروازہ پر بہت
سا شعلہ کو پکارا اور کہا اب ہم آئی ہیں جب جواب نہ آیا اندر جو آکے دیکہا غایب خبر لندہور کو کی
لندہور نے کہا ای فرامرز جو کیا یہہ تو نے کیا تیری سبب سے میران گئی فرامرز کو رنج ہوا لندہور تشنہ
کام سہیل کو فرامرز نے کہا تو جاکر دہونڈہ یہہ جو نکلا وہ جو پانی نکل گیا کیلی زمین پر پیر کے
نشان پڑی تہی اوسی پر سہیل وہاں آیا جہاں وہ زمیندار کہہ رہا تہا کہ آئی تہی نکل گئی سہیل نے
اوسکے بیٹوں سے پوچہا اونہوں نے کہا دو عورتیں اسطرح آئیں تہیں بس سہیل سمجہا اور گلشن
حصار کا رستہ میں پہچانی اور اندر شہر کے آیا لوگوں سے سارا حال قباد کا اور میران کا آنا اور قباد خاطر
کرنا یہہ سب دریافت کر کے پہر اور فرامرز سے آکر کہا بس فرامرز ہمارے سی غیرت کے تہنا سہیل کو ہمراہ
لیکر گلشن حصار میں آیا اور سہیل سے کاغذ منگوا کے عرضی کے واسطے قباد کے لکہی اور سارا حال
میران اور لندہور کا مشرح کیا اور کہا مجکو لندہور نے تشنہ دیا سو اب مجہر کرین میران کو حوالی کرین یا کہ
کرسہیل کے ہاتھ بہیجی سہیل نے جا کر شمیم سے کہا در پاس پہر کہا بر خواست ہوا تہا قباد نے سنکے بلا لیا
اور عرضی کو پڑہا اور اپنی ہاتھ سے جواب حاشیہ پر لکہا کہ ہی فرامرز اسکا جواب دو کہ کوئی تمہاری پاس
اگر بہیجی اور پناہ مانگی اور تم اوسکا ہاتھ پکڑو اور پہر کوئی آکر طلب کرے دیدو گے یہہ لکہکر دیا اور سہیل کو
بہت بہاری خلعت دیا سہیل فرامرز پاس آیا فرامرز خلعت دیکہکے بہت خوش ہوا کہ قباد
نے یہہ عزت کی کہ میری ایسا شاطر کو خلعت دیا اب جو عرضی پڑہی فرامرز نے تین مرتبہ سر ہلایا اور
کہا سچ ہی یہ سچ ہی یا سوائی اسکے کوئی جواب نہ آیا کہ اسمیں لندہور بہی جو چلا تہا یہہ بہی آیا فرامرز سے
حال پوچہا فرامرز نے کہا اب آپ شہر میں اسکا جواب دو نگا وہ رات فرامرز نے تا لی صبح جو گیا

ہلال ہی اور لندہور کے تیر ہی آیا ہی آیا بلکہ ایک کے بعد ایک کا گلا کٹ گیا اور جب لندہور کہتا ہی کہ اب کہاں کی دیر
ہی او سوقت فرامرز کہتا ہی کہ تمکو کیا ہوا تو بیٹھا رہ جو نامہ آیا ہی میں سمجھ کے فیصلہ کئی دیتا ہوں اور یہاں سہیل نے
نے قباد سے کہا کہ لندہور معہ لشکر آیا ہی اگر وہ آیا تو یہ قلعہ بہت مستحکم ہی تمام عمر پڑی رہیں تو ہم نہ سکیں قباد نے
کہا کہ یہی اب حرکت کم نہ کرو مگر نام رکھی گئی ہیں کہ یہ صرف مرغ زرین ہی اور یہی اہتمام میری ساتھ تھا بلکہ میرا
وصیت ہی کہ جب میں باہر جاؤں ملکہ کو لیکر دروازہ بند کر دینا اور اگر میں مارا جاؤں ملکہ کو نکال لے جا مہر نگار پاس
چلے جانا سہیل نے کہا حضور خدا لشکر ہی میں آپکے ہمراہ لیجاؤنگا یہ تو ایک بات کہی ہی آپکے خیال میں نہ آئی غرض
قباد اندر آیا ملکہ سے پکار کر کہا ہو تو زیادہ خلل ہوا لشکر لندہور میں اور یہ خبر ماہ مغربی یا بعد مہران نے بھی سنی جان
نکل گئی ماہ مغربی نے کہا کہ یہ کیسی خبر قدم آیا اب جو جو جا سو اسار محل مہران کو غش قدم کہنے لگے
مہران اپنی مکان سے قباد پاس آیا اور کہا شہریار یہ ساری فساد میری واسطے ہیں اور میں جو آئی
تھی لڑائی کے ارادے پر آئی تھی اب مجکو نکال دیجیے زندہ تو لندہور پاس نجاؤنگی اگر کہے مر جاؤنگی یا سب
تو میں بیٹھو ماہ مغربی اور اسکی خواصوں نے سنا لیکن خوش ہوئیں کہ کسطرح اسکو نکالیں پھر قباد نے کہا سنو
ای مہر اکا اب جو تم آئیں تو میں عورت کو لوٹاؤں اور میں دروازہ بند کر کے بیٹھ رہوں پھر ایسا کلمہ نہ کہنا اور
ماہ مغربی کو بھی سنو کیا کہ اسکا مجکو بڑا پاس ہو لکہ امیر کی بات جاتی رہی گے یہاں تو یہ چرچی رہی یا تین دن
گذر گئے تب تو لندہور خفا ہوا اور فرامرز سے کہا کہ ابھی نہیں مانتا میں اس سے جا کا پھر کر تو نے عرضی قباد
کو کیا ہی تھا اسو اسطے مجکو دم دیتا ہی فرامرز نے کہا تم جانو ابھی تمہارے قدمی میں دخل نہ ہوگا لندہور
نے کہا تیری یا مجکو بڑا ہی نقصان ہوا ہی اب میں اسکے حکم سے طبل جنگ لندہور نے بجوا دیا خبر قباد
کو ہوئی سہیل سے کہا کہ تمہارے یہاں بھی کوئی طبل ہی سہیل نے تحقیق کیا تو بجوا دیا یہ کہکر قباد
اندر آیا سہیل نے سبکو جمع کیا اور سمجھایا کہ بار بار رستم و افراسیاب نے نام تمہارا رہ گیا تمہارا ابھی نام رہ
جائیگا غرض سبکو مستعد کیا اور وہاں اندر ملکہ نے جو صدا طبل جنگ کی سنی عجب حال ہوا غرض مجکو قباد
ملکہ سے رخصت ہو کے اور وصیت کر کے کہ تم دعا کرنا یہ کہکر باہر آیا تخت پر سوار ہو کے قلعہ سے باہر آیا اور لندہور
بندی لیکر آیا فرامرز تو مغرور تھا کو لیکر الگ کھڑا ہوا اب نے اوسکی کہا بیٹا تم نے کل ان کو کیا جواب دوگے فرامرز
نے کہا جو ہوں میں لندہور کو برا اور ناحق جانتا ہوں کہ بیس ہزار پر سات لاکھ فوج لیکر آیا ہی اور قباد بیس ہزار

سات لاکھ ہی اور بیس ہزار جو ہیں دلی نے انکو قلعہ میں چھوڑا اور دروازہ بند کروا دیا اب لندہور حیا نہیں نکلا
تھا اس سے کہا کیوں او قباد آخر تو نے بارگاہ نہ بھیجی یہ حال ہوا غریب بارگاہ میں نہیں جاتا ملکہ کو مجکو یہاں نہیں تو
مقابلہ کو آ قباد نے جو سنا تف کہو اور کہا کہ اب طلب کیا سہیل نے کہا مجکو حکم ہو قباد نے سنا اور مہران اور ماہ مغر
بی سب کو بلی دعا کرتی ہیں اور قباد نے چاہا کہ سوار ہوں کہ گرد اوٹھی اب جو دیکھا تو نوشیروان اور بختیار اور
اور سکندر معہ تمام لشکر آیا فرامرز تو واسطے استقبال کے گیا لندہور نے جو یہ دیکھا اب بغیر نوشیروان کے کچھ مقرر کیا
لندہور بھی چلا بیٹا فرامرز سامنے نوشیروان کے آیا مجرا کیا آج نوشیروان اور بختک نے بیٹے فرامرز کو دیکھا تحفہ
نے پوچھا فرامرز نے سارا حال بیان کیا اور قباد آتا اور لندہور کا سامنا کرنا یہ جو کہا کہ مہران قباد پاس ہے
بختک نے جو سنا تو چاہا وہ صلوات پڑھنے لگا اور اشارہ تب انکو نے پوچھا کہ بختیار اور سکندر کیا کوئی
بیٹھی یا تو آئی ہی اور سکندر سے کہا کہ گلشن حصار میں تو تمہارا لقب بنایا اب کیا ہوا اور وہ سہیل کہاں گیا فرامرز
نے کہا چالیس ہزار سے وہ مسلمان ہوا اور قباد کے سات لڑکے تو آیا ہی یہ سنکے بختک نے بختیار کرنے
لگا اور سکندر گھبرا اور کہ سیانا ہوا اور بختک کو مرا بیلا کہنے لگا تیری کون حرکت تھی کہ اسمیں لندہور
بھی آیا نوشیروان اور بختیار سب فرامرز نے کی کبیرجا اسنے مجکو تباہ کیا فرامرز نے کہا ای
شاہ یہ تو مردیا کہنے برتے غرض سب مل کے نوشیروان کو لی چلی بختک نے کہا کہ اب لندہور چلو
اتو خوب ہوا مدعی کہ دل کی شوند شکنی کو ہوا سکندر اس سے بچارے کو سمجھا اور سبکو کیا معلوم
اور بختک سے جو کہا تھا کہ سکندر کی بیٹی ماہ مغربی عاشق ہو کے قباد چپکے گلشن حصار میں لائی ہی
نوشیروان نے بختک نے سب حال کہا سکندر اس کلمہ سے گبرا اور کہا او بختک تو نے یہ کیا کیا!!
بختک نے کہا یہ سچ کہا ہی کہ تمہارا شہر چھین گیا اور سب مسلمان ہو گئے آخر اپنا شہر کو گیا نہیں
اور لندہور اور مہران کو لی لگا یہ سمجھ کے بیٹھے کہا سکندر چپ ہو رہا اور فرامرز کا حال جو بختک نے سنا
بہت تعریف کی فرامرز نے پوچھا یہ کون ہی لوگوں نے کہا یہ سنگ سفید کی اولاد وزیر نوشیروان کا
ہی غرض بارگاہ میں نوشیروان کی برابر ہوئیں اس عرصہ میں شام ہو گئی فرامرز نے کہا اب تو رات ہو گئی
لڑائی موقوف ہوئی قباد نے خوشی تمام قلعہ میں آئی اور ملکہ سے کہا کہ دیکھا کہ خدا نے کیا صورت
کی غرض پھر رات بھر چرچی رہا کہ آج تو بھی مجکو دیکھ لیا ہوگا اور پھر لندہور نے طبل بجوا دیا اور مجکو لندہور

اپنی فوج ملیکر ایک طرف اور فرامرز تو اپنی سات لاکھ معتبر ہمراہ لیکر لشکر سے الگ ہو گیا اور لندہور کو بہلا
کہا اور اپنا واقف کونسے کہا کہ اگر ایسی ہی دیر ہے قباد مر ہی جائیگا تو میں قباد کو ماتم کر کے مر جاؤنگا آپ اسکا منع کرتا
ہی کہ یہ کہکر تو بہی اپنے خلاف سے مجکو نجات ہو گئی آپ سمین مہربانی ہو جائیگا فرامرز نے ضمنا الگ ہی کیا برابر اور
لندہور پیرہ بچہ اور قباد کو پکارا قباد نے تخت رکھوا کے مرکب ہانکا کہ گرداونچی علم شاہ اور کرب آئی علم شاہ نی قسم
ہو ہی قباد نے کہا بہا ای میری دعا قبول ہوئی اب تم اپنی بہادری سے خبردار علم شاہ نی بندہ لا اور کرب کو
ہر ہر کے سامنے لندہور کے آئی لندہور نے کہا او شہبر ہی تو پیرا آیا علم شاہ نی کہا او نکلو امر شیر کی اجل میری بات ہی
کیونکہ تیرا لندہور خفا ہوا علم شاہ نی جو مرکب کو گرد کیا مرکب نی ایک بازو سنگ پر اور ایک اگلہ پر
نئی کی سم رکھا اور اتنی بے گہیر کے سر جو بلایا علم شاہ کا مرکب اونٹا اور نیچ آیا لندہور نے گرز مارا علم شاہ
نی اونگہیا لیکن نہ سہا سے ہو الگ کوئی علم شاہ کما ملا اور ضرب ہیچ لگا علم شاہ نی تلوار ماری لندہور نے
نمود ہو کے تلوار جو ماری اسپر کوماٹے کے علم شاہ زخمی ہوا اور کرب کو تاب نہ آئی کرب نی ہی آکر لندہور کو تلوار
ماری بائی زخمی ہو لندہور نے کرب کو بہی زخمی کیا قباد نے جانا کہ جاو ہیر نفو ملالک کا ہو املاک نی آکر شیر و لندہور
کو مارا کہ ہر دو کو کاٹے کے ران کے پار لندہور کے نکل گیا لندہور نے تلوار ماری املاک بہی زخمی ہوا کہ امر مرد کا نعرہ
دوسری طرف سے ہوا اکی تلوار جو پڑی لندہور کا شانا خوب کاٹا امر مرد ہو نے زخمی ہو کر قباد بہی اسوار ہو کے چلی پہر
تو سہیل اپنی لوگ لیکر آیا شہ پر نے تلوار چلنے لگی پہر تو بہرام اور بہو املک کے بعد ایک لشکر امر کا الگ گیا نوشیروان
دیکہکر گہبرایا اسکے حکم سے طبل بازگشت کی آواز نکل گئی اور جب قباد چلا ستا فرامرز بہی اپنی لوگوں کو لیکر چلا
کہ قباد کے شریک ہو تا دمی دور آیا تا کہ طبل بج گیا فرامرز کی بات نہ کہو لی لوگوں نی جانا کہ لندہور کی
حمایت کو جو ہمنا بس قباد و سہیل کو لیکر قلعہ میں آئی اور شمکی لگوائی اور علم شاہ سے کہا کہ اندر اپنی جاو ہیچ پاس
جاو علم شاہ نی کہا ای شہریار زخمی ہوں عورت کے پاس کیونکر جاؤں اور جاؤں تو زخم دیکہاؤں اور ننگو
جب اچہا ہونگا تو جاؤنگا امر مرد نی جو دیکہا کہ علم شاہ نی یہ کہا امر مرد بہی تنگیا اب یہ سب خبر لیکر
جاسوس نوشیروان پاس چلے ساری خبر کی غرض بعد کی روز کے لحکمت کر کہا لندہور سے کہ اب
کہو یہ سنکے سکندر کہا کہ یہ عمر امرزادہ مجہر ہو نہ آتا ہی اور ای سکندر غضب ہو گیا کہ تیری جائیں ہی لکہ سب
جیسے سکندر نی کہا ای لندہور میں ایرہ ونگا لندہور نی کہا نہیں کچہ زخم ایسے نہیں ہی میں خود موجود ہوں اور یہ کہکر

طبل نواز یا قباد خبر ہوئی یا دہر ہی پجا صبح کو آزادہ ہوا علم شاہ نی کہا قباد سے کہ ای شہریار جو میں کہوں
تم قبول ہو ہو آپ قلعہ سے باہر نجاؤں دروازہ تو کہلا ہی ہی میں فیل مند پر بیٹہونگا جب شہری اندر آوی
گا پیلے میں مقابلہ کرونگا پیر ایکو اختیار ہی کرب نی کہا شہریار میں بہی یہ بات یہی کہتی ہو ہنا اب قباد کو چاہیں
شہر ہی کہ اگر کہتا ہوں تو تم ہو سکا مقدمہ ہی اور اگر نہیں مانتا تو یہ سب ہی کہاں کہاں میری شرکت
تا آخر ملک کا کہیہ خیال نکیا اور کہا اچہا غرض ایک طرف علم شاہ اور دوسری طرف کرب دروازہ پر سجے ان
میں بیٹہا اور سامنے قباد تخت پر سب کے لوگ پیچہے اکٹہے ہوئی اور بیان لندہور اور نوشیروان سب آئے
لیکن لشکر قباد کو نہ پایا تعجب تو حیران ہوا صلوات پڑہنی لگا اسمیں یہی دل میں کہا ابہی لندہور
نے کہا ہی تو اچہا ہوا تو قلعہ کو فتح کرتے ہیں اور تو ہمیں جلتی ہی اب تو یہاں دروازہ کہلا ہی میں جاتا ہوں کہ
جب کہ لندہور نی اپنا اندر آیا اور دروازہ میں آیا کہ علم شاہ نے للکارا کہ او ہندی ابی دوست کہاں جاتا ہی
لندہور نی اپنا لما او شہبر ہی تو کہاں کہ کرب نی کہا او نکلو امر کہاں جاتا ہی بس لندہور کرب کی طرف
پہرا کہ او فرامرز نی کہا کہ ملتا ہی اور ایک بیلے اس پر ہی کو سزا دی یا اوں تو تیری طرف بہی آتا ہوں کہ
کرب نی ایک سانگ اپنا اور وہ اتنا آخر لندہور کرب پر آیا کہ علم شاہ نی تو گالیاں دیں کہ ادہر لندہور
جہنجلایا اور ہر کے علم شاہ کو تلوار جو ماری زخم لگا جو بار اسے علم شاہ نی ایک ہاتہ مارا لندہور کی ہاتہ کٹ گیا
تلوار چہٹی اور کرب نے پکارا لندہور نے کرب کو بہی زخمی کیا کرب نی جو تلوار ماری لندہور کا ماتہا آڑا تلوار
نی کام آیا قباد جو سامنے تخت پر تہا اپنی قباد نی پکارا مرد سہیل کے لوگ لندہور کو پکڑ لیا اور یہ خبر نوشیروان کو ہی
اسنے کہلا بہیجا کہ ای لندہور تم باہر چلے آؤ اور باقی لشکر جلدی بڑہ کے کہ ایسا نہ ہو یہ دغا کریں اور ادہر سے
تو میں جا رہا ہوں کوئی نہ آیا لیکن سلطان نے اکر لندہور سے پیام نوشیروان دیا اب لندہور اوٹہا ہوا باہر نکلا
اور قباد بہی اپنی لوگوں کو لیکر پیچہے لندہور کے مارتے چلے اور بیچ میں لندہور کا ہاتہی لے لیا اور علم شاہ اور
کرب نی اپنی تئیں گہوڑوں پر بند ہوا پایا اور یہ ہی باہر آئے جنگ ہوری تہی کہ بہرام گرد کا نعرہ ہوا اور
لندہور کو آکر تلوار ماری پیر سہیل کا نعرہ ہوا سلطان سعد کا نعرہ ہوا پہر تو ترک کولون کی آواز آئی امر آیا
اور امر نی تلوار چلائے دیکہا اور امر عیار نکار کو خبر کی اور کہا آپ قلعہ میں جاویں میں قباد کو لیکر آتا ہوں جب
نوشیروان نی دیکہا تعجب نی کہا اب جلد طبل بجوا کا ہی سب کہ کل لشکر امر آگیا اب لندہور کو

جہنا نہو نہ ہونگی پس طبل بازگشت بجوادیا قباد کو لیکر قلعہ مین آیا اور ہر نوشیروان لندہور کو لیکر گیا یہان ملکہ

مہرنگار اپنی محل مین جا رہی ہو تو ... رابیہ اور ... گلشن آرا سب اوتری ماہ مغربی اپنی محل آکے

مہرنگار نے گلے لگایا اور پانی وارکے مہرنگار نے ماہ مغربی پر بہا کہ خدا نے تجکو قباد کی دولہن دیکہایا اپنی مہران

نی بہا پر گلیا اسکی معقوف ہی سنی قباد کو بلوایا قباد نے کہا ماہ مغربی کو ... تو مین اون

امان جان کو کیا ہوا ... غرض قباد بہی اکر ملی اب تیا ہان نظرین اور خوش بیان ہین جب کئی

روز گذری ... نے ہر ہر اکہون رستم ... کسکی باری ہی اور سکندر ... کہا اور سوچا کہ ہم

تجہر مہرہ آیا سکندر نے کہا اور ہم امزادی تو باز نہین آتا باری کیسی ہی تو موجود ہون ... نی

کہا اب ... نوشیروان نے تو زیادہ ... ہین وہ ... کوئی ... قوم سہین ...

... کہا کہ وہ مسلمان ہو مین ... نی کہا کیا مضایقہ اور سکندر نے تلوار ... ڈالا کہ ... کو مارے

... نی سر جہکایا کہ مین حاضر ہون سکندر نے ایک ... کہ ... وہان اسکی جا ... نی

جہا ... پر سر پر ... اور کہا یہ تو میری دادا اور پردادا سے ہوتی آئی ہی ... جنگ ...

اور ... سلطان سعد ... گرفتار ہونا قباد کا اور ... کرنا

قباد کا ... قلعہ پر جانا لندہور کا اور ... لندہور کو ... امر کا اور ... کا قباد کو ... لندہور ... کیا

اسنے تو طبل جنگ بجوادیا اور نوشیروان نے کہا مین اچہا ہون خبر قباد کو ہوئی ... امر کو کہا اور ... بجوادیا

ملکہ مہرنگار نے ... طبل سکندر کی سنی ... کہا امر ان لوگون نے کہا ہین ... لندہور کا

سامنا ہی غرض ملکہ مہرنگار نے قباد کو منع کیا کہ اگر ایسا ہی تو قلعہ بند ہوکر لڑو قباد نی ... مہرنگار نے

کہا تو وارث ... بہر کر ... بادشاہ ہو ... جاہی لگکی ... سب ... آیا ہین ... کو

... قباد نے کہا ... غرض ... آیا اور لندہور نکلا اور قباد سے کہا کسی کو

... سعد ... سلطان سعد ... قباد سے اجازت مانگی قباد ... امر ... نے عرض کی کہ اسکی حرمت

حضور ... تہا کہ ... نکلا ... اور سب کا نام ... باقی ہی قباد لاچار ہوئی اجازت دی اور سلطان

سعد برابر لندہور کے آئی اور مرکب کو ... پر مرکب نی ... کہیری ... اپنی ... سعد

قایم ہوئی لندہور نے کہا اور سعد تو نے بہی ... کا ساتہ دیا ... کرتے ہین ... کا

دادا کہیون

دادا کہیون سعد نی کہا البتہ ... تیرا پاس رہنا ... تو تم اسم ہوا اور تجکو شرم نہین آتی ... ہو ...

میان ... اپنی ... ہونی ... کہ سب ... کرتے ہین پس ... ایک ... مارا

سعد ... کو کاٹ کے ... اور ... جا ... امر ... خون ...

مین ... آیا اور ... کو ... علم ... اور ... لندہور ... لیا اور ...

... اسکی ... اور نوشیروان اور ... شاہ ... جنگ ... ہوگیا

ایسی ہوئی کہ ... کہیون ... اب لندہور ... ہوا ... قباد ...

... سیاہ ... پر سوار ہوئی ... نوشیروان کے برابر ... اور نوشیروان کو تلوار

ماری نوشیروان کو تو ... فیل بان نی ... مرکب کے ... اور مرکب ... اور قباد

مرکب ... ہوا نوشیروان نی کہا ... گوش ... قباد کو پکڑ

لیا اور نوشیروان نی طبل ... اب سب ... قباد ... سیاہ ... آیا پہر تو قلعہ

مین ... معلوم ہوا کہ پکڑی گئی اور یہان ... نی کہا قباد ... بختیارک نی

کہا ... نی کہا ... عیاران ... بختیارک نی کہا ... کہا ... گئے

تو ... گئے ... کہا ... اور وہ اپنا کام کر جاتا ہی لیکن

ایک صلاح ... کہ اسطرح ... اور ایک ... نکالا اور اوسکو ... صورت ...

کو سامنے تو خندق ... اور اسطرف خندق کے ... اوسمین ... اور ... لوگ ...

... باقی ... اور ... قباد سے ... تو وہ ... مین ... آنکا

اور ... غرض ... اور سکندر ... پکڑ ...

لو گرو ... فوج لیکر ... اور امر نے قلعہ کو بند کروایا لوگ بند کرنے ... کہا جلد بند کرو ... قباد

کے ساتہ ... قلعہ کو بند کروا کے اور آپ امرات وہان آیا جہان قباد ... تہا ... قبیح

تہے امر نے خوب ... لڑا یا ... عیار ... قلعہ کی طرف ... تو امر ... اسطرح

دو دن ... دن ہوا ... اسطرح ... آخر نے ایک ... بانس ...

... اور اوسمین ... باندہ ... کے ... سر ... جب ... مین ایک ... اس

پیچھے ٹھٹک کے بیٹھا سنا اور سینے دیکھکر ٹھٹک سے کہا ٹھٹک نے کہا جب اور اسنا رہے پہونچا کہ کس طرف
ہی اور سینے ایک طرف جتایا ٹھٹک نے عملیم گرشن وغیرہ کو دیکھا یا عملیم گوشن نے تیر مارا اور وہ صندوق میں گیا
اور یہ سب دوڑے کہ لینا امر کو وہ تو اودہر چلے اور امر مدحت کرتا ہی قباد کے کچہری پر آیا اور کہا ای شہریار
کچھ کہا نوشیروان کہ وہ مہر نگار کا برا حال ہی ایکو لی چلتا ہوں قباد نے کہا خواجہ میں بادشاہ ہوں میرے
واسطے بڑی بیسکلی ہوگی کہ زنبیل میں بند ہوکر آیا اگر ہو وہ گرفتار ہی گا تو میں رہ ہو جاوں گا امر نے کہا تو کیا تو
کہا تو قباد نے کہا یا اور وہ سب جو دوڑے الگ تیر و تلوار چلے کو مارنے جب جا کر گیا اب جو باہر نکلا بانس کا ڈنڈا
ٹھٹک نے کہا ای بیکار وہ دوڑ کچہری پر ہو گا قباد کے نہیں تو اس جیاری ہے اسکو کیا فایدہ اب ہوا کی
اور کچہری پر نگاہ کی دیکھا کہ امر ہی اور اب قباد حیران ہو رہا کہ خواجہ کیونکر جاوے گا امر نے کہا میں چلا جاوں
گا امر نے ایک لاٹھی پر کلی باندہی بطور اپنی صورت کے بند کلی کا جانا بانس کا تو وقت ہی اور امر نے ہوا
شروع کیا اب تو سب طرف امر کو بلاتے ہی اور یہ سب دوڑے ہیں کہ اب امر ہی کود کے نکل جاوے جب
خوب سبکو تھکایا ایکطرف وہ پتلا پھینکا اور سب اوسپر گرے اور امر دوسری طرف کود اور پیچھے سے ٹھٹک کے
دہول مارا کہ کچہری ای عملیم گوشن کو تھپڑ مار کر نکل گیا سب شرمندہ ہوکر پھرے ٹھٹک نے کہا کہ
امر عیار ہی تھوک لگا گیا اور آکر عملان اور سکندر سے ٹھٹک نے کہا کہ کیوں جو میں کہتا تھا وہ ہی ہوا سکو یہی
سبکو حیرت ہوئی اور امر نے آکر مہر نگار سے سب حال بیان کیا مہر نگار نے کہا تو ہی با قباد لے آئی امر نے
کہا ملکہ وہ نا آئی ان شاء اللہ اب آویگا اور یہاں عملان لندہور سے کہا اب میں تمکو قلعہ کے اندر پہونچا دیتا ہوں
نوشیروان نے کہا کیونکر ٹھٹک نے کہا بس طبل جنگ ہوا اور میں بتادونگا آخر طبل بجوایا اور جنگ لشکر لیکر آیا
ٹھٹک نے لندہور سے کہا کہ اب گرز کو تو تانے رکھو اور بجائے گرز قباد کا [illegible] کچہری ای پر رکھ لو اور قلعہ
میں چلے جاوو بس کوئی [illegible] نہ کر سکیگا لندہور نے [illegible] کیا نوشیروان و عملان سب خوش ہوئے کہ خوب حکمت
بتائی اور امر نے قلعہ پر سے دیکھا تو مہتاب [illegible] کیونکہ ضرب گرز کی قباد اوٹہا دے اب امر [illegible] نکلا اور ملکہ بیا
دعا کرتی رہی امر نے کہا [illegible] کہ ایسا نگر تا کہ جو میرا بچا اوٹہ جاوے اور لندہور چلا آتا ہی سکندر اور لوگ بھی چلے
فرامرز پہرا ای اسپر سات لندہور کے ہوا اور قباد نے امر سے کہا بچا رکہ کہ ایکو [illegible] میرا خیال [illegible] ناموس امیر کا خیال
کرو اگر خدا مجھے بچا دیگا تو ہرگز کچھ نہ ہوگا اور اگر روز میں قضا آئی ہی تو امیر کے ناموس کو تو بچائیں قباد خفا ہو کے امر سے

پہلا

کہ اپنی

کہ یہ نہیں کہ تو میں مارا امر کہتا ہی لکہا ہے چہ وہ بات سلاوں جو میری ضرب تو ب لگاوں آخر قباد لاچار ہوئے امر تو [illegible] ناموس
ہو گئے مگر یہ قباد نے لندہور سے کہا لندہور ایک وصیت میری یہ ہے کہ مہران تو تھیرا ناموس ہی ملکہ مہرنگار کو سماتے
میں سوا کر [illegible] لندہور نے کہا کہ اب تو اپنی بادون کرنے لگا سکندر نے کہا کہ مگر جب ہو گا میں تو اوس گستہم کو بھی
تیرہ تیغ کر [illegible] مہران [illegible] لگا قباد نے اسکے فرامرز سے کہا ای بہادر میں جاتا ہوں جاتا ناموس سونپتا ہوں تمکو
[illegible] فرامرز نے کہا بہت اچہا ای [illegible] نصیحت [illegible] کیا یہ [illegible] سکندر اور لندہور کے
ہوا اور کہا [illegible] لوگ [illegible] فرامرز تو نے [illegible] کیوں نہ بچا لیا ہی سکندر نے کہا
اور فرامرز [illegible] تو میرا [illegible] دشمن [illegible] طرف [illegible] فرامرز نے کہا [illegible] طرف کسی وہ تو [illegible] کہتا ہی آسمین
کیا [illegible] قباد [illegible] لندہور نے کہا [illegible]
ہو قباد کہاں [illegible] لوگوں [illegible] لیگیا اب جو امر [illegible] سکندر
اور لندہور کو [illegible] سبکی جان نکلی کہ اب [illegible] امر نے فرامرز سے کہا کہ تونی [illegible] بادشاہ
کی بات مانی اب [illegible] خلاف کر [illegible] دون اور تو نکل جا سکندر اور لندہور سب فرامرز کے پیچھے
[illegible] فرامرز نے امر سے کہا [illegible] سب میری [illegible] فرامرز ہوا اور آگے [illegible] لشکر
میں [illegible] نوشیروان سے حال کہا اور [illegible] قباد [illegible] کہا ہی غرض قباد کے آگے سبکو [illegible]
ہوئی اور یہاں فرامرز [illegible] لندہور سے [illegible] طرح مہران کو [illegible] لندہور کو [illegible]
کروں تا کہ [illegible] سر امیر [illegible] جا اور فرامرز جا قلعہ میں اور [illegible] خبار کے سبب سے
مہران [illegible] اور امر کی عیاری [illegible] مہران کو لیجانا اور مہران کی جگہ [illegible] ملکہ
بادشاہ [illegible] گلیم گوش نے کہا تو [illegible] قلعہ میں چل اور مہران کو
[illegible] گلیم گوش نے کہا اچہا غرض رات کو [illegible] فرامرز اور گلیم گوش قلعہ میں آئی دروازہ
[illegible] قباد کے آنے [illegible] کیا [illegible] شہر میں [illegible] ایک [illegible] گلیم گوش [illegible]
ہی اور [illegible] گلیم گوش نے [illegible] دیا وہ [illegible] گلیم گوش نے کہا [illegible] شہزادہ بہار اسنان
ہی اور [illegible] بادشاہ [illegible] ہندوستان [illegible] میں چل تو میں بیان کروں [illegible] جان
نکل گئی اور کہا امر کی [illegible] جا بجا جاسوس [illegible] گلیم گوش

نی کہ کہ نکلو گمان حصار کی حکومت سر ہو گیا اور نکالا جو تو مہران کے گہر لے چل جب عیار نے حکایت کا دھیان سنا
عیار نے کہا میں تو یاد نہیں مہران کہا ابھی بھنگ لیکر گیا تھا آیا ہوں اور سے ملانا پستارا قباد کی سلامی
کی حاضری دیکھونگی اور جب سے آئی ہوں غسل بھی نہیں کیا تو آج غسل کر کے نشست دیکھی گئی یہ
جو کہا لندھور خوش ہو گیا اور دو پہر رات گئی عیار سب کو لیکر چلا اور دیوار باغ پر درخت تھا اوس پر سے جا کر نے
جڑی کہ مہران ابھی گمان سے نکلے پلنگ پر سو رہی تھی لندھور نے جو دیکھا فرامرز سے کہا کہ دیکھو پہلی ایسے
معشوق ہو کے کمر اوسکو ہمراہ آدمی یا فرامرز نے کہا چپ رہو مگر گوش نے کہا وہ تھی اور ادھر ادھر پلنگ آیا
اور ایک خواص جاگتی تھی اوسنے جو دیکھا کہ درخت پر سے کوئی اوتر آیا کہ کوئی بلا یا جن ہی
انکھ بند کرلی بلکہ اور سے کروٹ لی لی مگر گوش نے خوبی تمام بیہوش کیا پستارا بانو کو آیا
لندھور نے گلے سے لگا لیا اور لیکر چلی راہ میں آ کر آنکہ بلا دے لندھور اور فرامرز کو بچاؤ مہران سے جب گلیم گوش
کو دیکھا جب تو یقین ہوا اور لندھور نے چاہا کہ اپنی لشکر کو چلے فرامرز نے کہا یہ نہ ہوگا ماہ مغربی کو بھی لیجاؤ
سکندر کو میں کیا جواب دونگا پستارا عیار کے گہر میں رکھ کے ماہ مغربی کو بھی لیجیو لندھور نے کہا اور فرامرز تو
پھر رخصت المتاہی فرامرز نے کہا اب ایسا موقع پھر کبھی نہ ہوگا غرض عیار کے گہر فرامرز لیکر آیا امیر بھی مجھے گلیم اوڑھی
ہوئی دیوار پر آیا اور دیکھنے لگا لندھور نے پستارا کو چھپا دیا تمام جتن نہیں اور تب تو نکل کر چلا امیر آیا ملکہ کو تو چل
میں ڈالا اور عیار کی مان ضعیف سوتی تھی امیر نے اوسکو بیہوش کیا اور اوسے لیکر پستارا بانو کے چھپا دیا اور
نکل کر غل مچایا کہ باش باش اور جو طلائی والی تھی اسبھون نے آ کر گھیر لیا اور سب جا کر بھاگے اور لندھور
جلدی سے عیار کے گہر آیا اور پستارا نکال کے چھاتی سے لگایا اور رونا شروع کیا بہانگ غل ہوا لشکر سب اوہ
علم شاہ امیر حمزہ مالک بہرام وغیرہ سب اوٹھی اور لندھور اور فرامرز سب تلوار چلانے لگی نہ تھی ابھی ہوئی اور
انکو بھی زخمی کیا لیکن لڑتے بھی جاتے تھے اور نکلتے بھی تھے آخر کے قلعہ کے باہر نکلے جب سب ہو نکلے لیکن قباد
جو اوتھا امرک پر سوار ہو کے جو چلے بس جلدی ہی گئے کہ امیر کو میں کیا منہ دکھاونگا تو نے مہران کو کیوں بہیجا
جو دیکھا قباد نے کہا ای شہسوار اب کہاں میں جیتے کہ مہران میری پاس ہی تھا امیر نے قسم کہائی
اور فوت قباد بھی اپر آیا امیر نے مہران کو لا کر نکالا رفع فتنہ ہوئی جب سکو یقین ہوا اور وہاں لندھور ابھی
تھی میں آیا فرامرز بھی آ کر بیٹھا کہ دیکھو لندھور کیا یہ کرتا ہی اور لندھور کہی ماری غیرت اور ... کے لشکر

طلایا

لندھور

نہ کہولا جا کر گئی اگر گئی جب فرامرز نے لندھور سے کہا میں جاتا ہوں لندھور خوش ہو کہا اچھا فرامرز باہر نکلا
سامنے سے عمرک نکلا فرامرز نے حال کہا عمرک نے کہا میں تمکو تماشا دکھاتا ہوں یہ کہکر قنات کو چاک کیا دونوں آدمی دیکھنے
لگے لندھور نے پستارا کو بلا اور کہا ای جان جہان مجھے خبر ہی واسطے کیسے مصیبت کی اور اوسکو بھی بیہوشی اور تری
اوسنے جانا کہ میرا بیٹا ہی ضعیف نے کہا ای بیٹا کون ہی کے کو دنیا ہی لندھور جو دیکھے عیار کی مان ہی لندھور نے کہا او مر چل
یہ کہکر گلا ... ہو کر گئی عمرک نے فرامرز کے تو مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑ گئے اور انو شیروان نے سارا حال کیا اور
لندھور کو بلوایا لندھور بھی آ کر بیٹھا کہ دروازی پر عیار آیا کہ میری مان کو بھی مار ڈالا اب جو قہر کیا ہی وہ تو مجھکو دو لندھور نے کہا
اسکو نکال دو عیار نے اور لندھور نے اوسکی مانکو بانس میں باندھا اور کہا جا کر قلعہ کے سامنے امیر کو دیکھا و کہ وہ ذلیل ہووی
امیر نے جو دیکھا لوگوں نے کہا تم بھی پکارکے کیوں کہ اوسے معنوں قبدیدہ کی بانس پر چڑھی ہی لندھور کو سب لیکے اور بہادر
ہوئی قریب جب کئی روز گزر گیا سکندر نے انو شیروان نے کہا اب میں اس قلعہ کو اوٹھالونگا اور طبل جنگ بجوادیا
بیان تو دونو طرف طبل بجی دو کلمہ امیر کے سنو اور امیر کو جو خبر لگ گیا سنا آکر آسمان پری کی بارگاہ میں
قاف میں اوتارا اور اوسنے تک نے امیر جو دیکھیں آسمان پری ہی اور قریب تخت پری چہ میں قریب یہ اوٹھی تھی
کہا امیر کو تخت پر بیٹھایا امیر خفا ہوئی اور آسمان پری سے کہا یہ تھی کہ کیا لندھور سے اوپر جب لڑائی آج
میں جو آیا ہوں وہ سب کا خاتمہ کر دیگا اور مہروں کو لیگا آسمان پری نے کہا یا امیر میں بھی ادہ چار دن کی رخصت
میں تمکو ساتھ لاکر ہوں سب آیا ہی اور واسطے خواستگاری قریب کے اور تین ... تین مجکو میں جب
لاچار ہو کے تمکو بلوایا امیر پریشان جب ہوئی لیکن آسمان پری سے کہا کہ پھر جلدی یا اوس سے ساتھ ہو
کہ میں اوسکو جلدی سے جاؤں آسمان پری نے کہا وہ آپ بجھوا دی گا جب پانچ چار روز گذرے امیر نے بہت خبر
امیر کی اسکے طبل ... بجوایا جب تو امیر گھبرایا آسمان پری سے کہا یا اب تم انو شیروان اور ... کے فرامرز
اور سکندر اور منیجاں اور لندھور کو اوٹھا منگوا اور جب میں جاؤں گا انکو بھی اپنے ساتھ لی جاؤنگا
آسمان پری نے ... دیو روانہ کئی کہ اونکو جا کر اوٹھا لاوے اور بیان بھی دونو لشکر جمع تھی سکندر نے
چاہا کہ منیجاں لندھور تو نکل ہی آیا اور قباد سے کہا کہ سکو بہیج علم شاہ نے چاہا کہ نکلیں امیر حمزہ تو نکل آئی
اور علم شاہ سے کہا بابا ای صاحب نہیں تو بڑا نام کیا کہ اتنی ہی یا اوٹھایا لندھور کا اور میں یہون میں آج
میری باری یا ہی قباد نے کہا نہ تم جاؤ نہ وہ میں جاتا ہوں امیر حمزہ نے سنا کہ اسمیں ... آیا لندھور کو اوٹھا

طبل

لی گیا قباد نی کہا لو یہاں کیا کہ مجہکو بہی نظر ہوا کہ دیکہو فیل خالی تہا کہ اسمین نوشیروان بہی غایب عمک
تو مار بہی ایک بار ہی کے اپنی جگہ ہرگز تہیہ پیدا اور عمر بہی اسکو لی گئے عمک بہی نیچے سے لیگیا جب تو عمک ذرا سے دیکہنے لگا اور
کہنے لگا ارے بہائی میرا گوشت توی کہا ہی اور بہر بہی اور مچہو تو لات بہر سے باغڈ ہر بہت ہی وہین بہی ہون اور وہ دیو لنگ
کر بہت بہر سے گذرے اور دیون نے آواز عمک کی سنی کہ ایک آدمی با فغان مچہاتا ہی سو دیو دوڑی اور جنگ کیے
چہون آدمیوں کو چہین لیا اور سامنے کرہت من تیغ قہقہے لگا کی اور اپنے حال پوچہا کہ تم کون ہو عمک نی کہا کہ یہ نوشیروان
بادشاہ ہفت اقلیم ہو سنا ہوگا ہی اور یہ بادشاہ مغرب ہی کرہت نی نوشیروان کو اپنی پاس تخت یاقوتی
پر بٹہایا اور سبکی نام پوچہی جو نقل کی عمک سے کہا تو کون ہی اسنے کہا میں وزیر ہون اسکا اسکو بہی اپنی سی
دی جب اسکے جان میں جان آئی عمک نی پوچہا کہ آپ کون ہین اور یہ مکان اچہا ہی کرہت نی تمام
حال کہا عمک نی کہا ہر تم عمرو سے مقابلہ کر سکتی ہو وہ جو تمہاری عمر ریز یعنی افریت اور سمندون اور
الکہ یعنی دون سبکو عمرو نی مارا کرہت نی کہا ہر مین بہی کرونگا عمک نی کہا ایک کام کرو کہ تم معدودون چلو اور
عمرو کی لشکر کو معدوم یعنی پیدا کرو اسے کہلوا دو عمرو جو سنیگا کہ اب بہی مرجاویگا بہر عمرو کو بہیجی کہ بتا اور میرا امیر شمس
الملک محمود کہ میں پہلی جاکر اوسکو کہلوا دون کرہت نی ایک دیو کو حکم کیا عمک کو اپنے سوار کیا اور لی
اور یہان دیو جو بہاگ آئی آسمان سے سارا حال کہا امیر سنکی اور مہران ہو گئی آسمان پر کیسی لیکہ اب میں دنیا
کی بہی کہا ہو کہ دیکہا دکہا اگر یہ مر گئی ہین بہی مر جاوینگا آسمان پر بہائی دیو ہندک کو بہیجا کہ خبر لاوی عمر
جو آیا دیکہا کہ نوشیروان برابر کرہت کے تخت پر بیٹہا ہی اور سب اپنی اپنی جگہ میں اسنے آکر امیر سے کہا اور وہان کرہت
نے بہی دیو بہیجے دنیا کو کہ کیا آسمان پر بہی نہ دیو تہا حکم کیا کہ جاکر سب طرح نوشیروان اور سبکو پہر لاوو وہ دیو آئی دیکہا
کہ لشکر میں ایک بڑا بیٹہا ہی اوس سے حال پوچہا اور اکہ امیر کو خبر کی آسمان پر بہائی کیا آپ بہی چلیں
تو اکہ دیو لیکر وہ ہندک نی کہا میں پہلی جاتا ہون اور امیر اوسنا ہی اوسکو بہی لی کانا ہندک چلے اور یہان امیر
جو بارگاہ میں بیٹہا تہا اسکا بہی گیر لیا کہو اندر کہو کہ باہر آکر گوشت کے نیچے قباد کے امر بہیجا اور ہندک آئے امر گوشت کے
نیچے سے لی چلا امر بیچارا ای شہر یار بچا یا مقبل نی تیر مارا ہندک کی چہاتی دیا اور امر کو اکر بہار پر کہا اور
سامنے اکر عمر کیا امر نی جو ہندک کو دیکہا کہا او نا ہندک نی یہ کون تیری تہا کرہت نہی اور پیتے جو اوسکو حکم کو اسطے
دیا اور دم بہی دیا کہ میرا گوشت توی کہا ہی تو نی جواب بہی نہ دیا ہندک نی کہا او ستاد سب عیار کیا

آپنی

۳۳۵

آپ نی مجکو بتایا یہ کلمی نہ بتایا تہی واسطے سکے کیے پیدا با اوستاد عمک اسطرح دیو پر سوار آتا ہی اکہی
قباد کو اور سارا حال امیر کا اور سبکا بیان کیا امیر سنکی خوش ہوا کہ اسنے میری جان بچائی امیر نی کہا پہر تو اوسنی دیکو
مار سکتا ہی اسنی کہا وہ جلدی ہون تو مار ڈالون امیر ہندک پر سوار ہوا اور چلا سامنے سے عمک ہیرا یا امر کو دیکہا کہ یہ بیچ
دیو پر آتا ہی عمک نی کہا ارے بہاگ دیو کی عقل نا قص ہوتی ہی یہ انگوٹہی چلا عمک نے جیون تون اوسکو
بہرا اور دیو لیکر بہاگا امیر نی تو ہ کہا کہ تیرا تو یہ داب ہو امر دیکہی کر دوڑا تو ہندک سے پوچہا ہندک نی کہا یہ کرہت آتا
ہی امیر نی کہا تو اسے بہاگ امیر ہندک امر کو لیکر چلا گیا عمک لشکر کرہت میں آیا اور سارا حال امر کا کہا عمک نی
پہر کرہت سے کہا کہ اب دنیا قریب ہی میں جاکر اپنی لشکر کو نشان دیتا ہون اب تم دیو کو بہی کہا جاوے
عمک اسے دیو پر سوار ہو کر اپنی لشکر پر آیا اور پکارا ای صاحبو نوشیروان سات لاکہہ دیو لیکر آتا ہی مین
عمک ہون تم سب ایک ایک تیر اپنی اگر ہیا نہیں کہ لوگون نی کہا کہ عمک ہوا ہو کر اکہ راہی سب
نی تیر کہ لیا اور عمک کرہت پاس چلا اور کرہت سے کہا اب تم یہین رہو اور ہم جاکر طبل بجواتی ہین
سمجہو تمہارے دو موت ہی سبکو کہا جا کہ بلکہ نوشیروان کو لشکر میں طبل جنگ بجوایا خبر قباد کو بہی کہ نوشیروان
سات لاکہ دیو لایا ہی یہ سنکے سبکو ہراس ہوئی اندر باہر لیکن عالم شاہ کہ بہی امر تہا یہ لوگ خوش ہوئی
کہ امر کا نام قاف میں ہوا لیکن جوانی دنیا پر دیو لنگا سامنا ہوا یا شہریار طبل بجوائی ہم لڑینگے غرض صبح کہ کرہت
کی طرف سے دیو میدان میں آئے اور سے عالم شاہ نکلا اسنے ات بڑا پکڑ کے کہا لو عالم شاہ نی تیغ مارا
اوسکا ات قایم ہو گیا دوسرا ات بڑا انہون نی جو پہلا مارا اسمانے نکل چرن وہ مل جہنم ہوا اوسکا بہائی
سرخ چشم نکلا اوسنی اگر تر سول مارا انہوں نی خالی دیا اور ایک گرز مارا وہ جہنم ہوا قباد نی مقبل کو بہیجا
کہ عالم شاہ کو پہر لاؤ اور دون امیر او اسمان پر بہی جو تو اکہ سے راستہ ہی کو آئی قمی آسمان پر بہی دیکہکر پہر کہا
کہ یا امیر اگر میں نہ آتی تو تمہارا سارا لشکر دیو کہا جاتی امیر کو یہ انکا تہا اب میں بچاوونگا لشکر میں
اور تم تمہارے دیو کو امیر نی دو نگاہ میں بہی تو اپنی جتنو کو دیکہون کہ اب یہ بہی دیو سے لڑتی ہین یہ نہین آسمین تہا کہ
نی بہت امیر سے کہا کہ مجہ قصیر ہوا اور یہ جا کر مرنے عکما نہ امیر نی سمجہا امیر کو سمجہایا امیر نی سنا اور ادہم
کو مقبل کو یہ بارگاہ میں آپ اور اسمان پر بہی او امر او قریشہ دیکہا کوئی عالم شاہ کو لی کر آئی جب دو دیو کو مارا اور
قباد نی عالم شاہ کو بہلوا لیا اور سوخت اسمانہ پر جانی ہر امیر سے کہا کہ اب تو میٹہا آنگا اور جب تک حکم کرو تم

کہا ابھی نہیں اور وہاں سے ہشنگ نکلا اور پکارا او دیو بچہ کرب آیا دیو نے کہ مجھو باتو نہیں لگا کے اپنی طرف
گھوڑے سے کھینچ لیا اور گود میں دبایا کرب نے خنجر مارا کہ ہاتھ اوسکے نکلے اور مر گیا قباد نے کرب کو وہیں
بلوا لیا اور دیو سے از تا ہے کوہ لنک کرب کا داروغہ ہو تباخانہ آیا اور دیو سے امیر حمزہ نکلا اور بے باگ گھوڑے کی
پکڑ کے معہ گھوڑے کی امیر حمزہ کو کھینچ لیا یہ گھوڑے سے گر پڑے اور نے انکو دبا لیا امیر چہرہ ہونی اوسکا سینگ پکڑ کے
توڑ ڈالا اور نے پیچ ماری اور ایک ٹانگ چہوڑ دیا امیر حمزہ سے کشتی ہوئی دوسرا سینگ کشتی میں توڑا
اور نیچے دیو کو لاکے اور سینے کے پاؤں رکھا اوس نے کہا امان انہوں نے کہا ابلیس کو لعنت کر اوس نے لعنت
کی انہوں نے چھوڑ دیا وہ سامنے کرب کے آیا اوس نے شور کیا اسمی کیا لعین کیا کروں اگر تقیہ نکرتا جان میری
نہ بچتی ابلیس اشرف نے ہو تا وہ رخصت لیکر آیا اور امیر حمزہ کے کرب کی باگ پکڑ کے جو کھینچا مرکب اسکو
کھینچ لیا اور امیر حمزہ نے پیچ آیا اور اوس نے چاہا کہ پکڑ لیوے کہا امیر حمزہ نے جو تلوار ماری سر پر ہو جیتی لگی ایک ہاتھ
گیا اور دو گرا اور دیو نے گھری پایہ مرکب کو ہاتھ پر اوٹھا کے چاہا کہ پھونکیں امیر حمزہ نے جو پیر ماری کہ
کام تمام ہوا امیر حمزہ نے جو ایک تلوار ماری اسکا ہو تکا گیا اور گھوڑا بیٹھ گیا بعد اسکے بات اور جا پڑا
دیو تو تڑپنے لگا اور یہ مرکب پر سوار ہوئے اور کرب بن قیقبہ نے جو دیکھا خفا ہوا اور دیوؤں کو حکم کیا کہ
سب جاکر اسکو کہا لو سات لاکھ دیو چلے امیر حمزہ نے جو دیکھا انہوں نے بھی اپنا مرکب کو آگو بڑھایا
فرامرز تو غش کر گیا اور اسمان پر کھو تاب نہ آئی دیو ہشنگ کو کہا کہ تو بہی دیو کو لیکر جا اگر امیر خفا ہونگے
میں سمجھ لونگی بس اور سے بھی آنوکے دیو اسمان پر کے چلے امیر نے منع کیا اسمان پری نے کہا اب میں نہ سونگی
برسوں طرف کے دیو اوٹھا اور لڑائی ہونی لگی اور جو سے سر اور دم کٹ کے دیو گرنے لگے اور امیر نے بھی نعرہ کیا
پھر بھی آئی پھر تو قباد اور کل سردار تلوارین کھینچ چلے اور ہشنگ نے تو شیر و لگو او سب کو کہا کہ مجھے کچھ نہیں تو
دیو کے تو سر گر پڑینگے ماری جاوگی اور اوس قباد بھی چھوٹ گیا اور امیر قباد پاس آیا امیر کا سارا احوال بیان کیا
جب کئی ہزار دیو کرب کے مارے گئے اور ہشنگ نے نعرہ امیر کا سنکر طبل بازگشت بجوا دیا کرب نے کہا یہ
کیا کیا ہشنگ نے کہا بجالا آیا ہی غرض دونوں لشکر پھر آئے امیر اسمان پری کو چھوڑ کے اپنی بارگاہ میں قباد
کل سردار امیر کو لیکر گلشن حصار میں آئی اور اندر جاکر مہران سے ملی اور بہت تعریف اوسکی کی اور
ماہ منظر نے سنا یعنی مجرا کیا جو کو بھی دیکھا اور باہر آکے امیر کو خلعت دیا امیر مہران ہوا کہ کیا کام کیا کہ

علم شاہ

عالم شاہ اور کرب دیو نے بڑی ہی اونکو تو خلعت نہ دیا امیر نے کہا ہی امیر نے خلعت واسطے مہران کے دیا تم نے تو ڈر
رہا امیر باہر آیا امیر اوس نے کہا کہ اب تمہاری بات میری عزت ہی غرض امیر نے ہی بڑا بندوبست کیا اور
وہاں ہشنگ نے کرب سے کہا کہ اب تم اپنی قاف جاؤ کہ اسمان پری ابھی جاوے گی اسے جاؤ تاکہ وہ مجھے
تک تمہاری دعوت کرونگا پیر امیر کے بیٹھ نے کو پس نہ چلا ابتو امیری آئی اس سے بہتر ہے کہ تم جلد
پیر تکو بلوا بھیج کے سب کا مہ تو نکل جاے اسرا رکا کہ کیا اور جیسے سب کرب کے گمان میں کچھ کلام کئی کرب تو دا
نوشیروان سے رخصت ہو کے روانہ ہوا خبر امیر کو ہوئی امیر نے اسمان پری کو رخصت کیا کہ تم بھی جاؤ اسمان پری
نے کہا یا امیر میں تو نجاؤنگی قباد کی شادی میں شریک ہونگی امیر نے کہا ابھی شادی کا گمان جب تک
ہیکلاون کا فیصلہ نہو گا اور اس بات سے ہو رکا ایسا ہوگا تو میں تمکو بلا لونگا اسمان پری نے کہا اچھا امیر نکالے
تو مل لوں غرض اسمان پری اوسی طرح اٹھی جس طرح پہلے امیر نے ملاقات کی وہ اٹھی اور اسمان پری اٹھ
اپنی لشکر میں آئی کہ منہ کو قائم ہو جاوگی کہ یہاں فرامرز بارگاہ سے ہوا وہ تنہا سوار ہو کے چار سے سوار نے جلد لوگوں
نے جانا کہ شکار کو جا رہی ہیں جب کیا کہ لشکر امیر کو جلد لوگوں نے آ دیکھا لشکر امیر بھی فرامرز نے جواب نہ دیا اور خبر پہنچ
ہوئی امیر نے چند سردار استقبال کو بھیجا اور فرامرز بارگاہ سلیمانی میں آیا مجرا کیا نظر دیا اور تکلی عالم شاہ خالی تھا
امیر نے کہا بیٹھو یہ بیٹھ گیا امیر نے اسکی تعریف کی اسکے بہی تنگی کی اور کہا میں آیا ہوں اگر قسم آپ کہا وہ
تو میں عرض کروں امیر نے کہا سوائی مہران اور ماہ منظر کے جو مانگے گا وہ دونگا فرامرز نے کہا میں آیا
ہوں وہ اونکو طلب کروں فرامرز نے کہا امیر اب مطلب بہی ہے کہ آپ دیو کو نجانیں دین میں دیوتے لے او دونگا
قباد نے بہی بسبب اسکے احسان کے امیر سے کہا امیر نے لاچار قبول کیا کہا میں عالم شاہ کو خبر ہوئی کہ پتر آیا
تکلی پر فرامرز بیٹھا ہی عالم شاہ بارگاہ میں آیا فرامرز سے کہا او شہ امیر نے کہا اور عالم شاہ کو روکا ان سان
اور فرامرز کو اپنی پاس بٹھا لیا اور عالم شاہ باہر نکل گیا اب فرامرز جلاد آئیں عالم شاہ کو ننگا دیکھا
عالم شاہ نے کہا اب غرق ہی بچی اب کہاں جاؤنگا فرامرز نے کہا او عالم شاہ میں امیر کو کیا ہوا دونگا ایمن طفیل
ہو آتا ہوں سمجھو تو تمہاری نکلنا عالم شاہ نے خلیفہ نشانہ اور فرامرز سے ہوا جھکنے لگے آخر مرکب فرامرز کا کام آیا فرامرز
نے چاہا کہ اسکا مرکب بہی گرے عالم شاہ گھوڑا اکتشی ہونی لگی اور فرامرز نے ایک گتھا آتشنا کہا عالم شاہ نے پیچہ
گتھا فرامرز کا آشنا کیا اور چاہا کہ لشکر تو دین کے سامنے سے ہلال زرین تاج چار ہزار سے خبر پہنچی کی سنکے چلا

بیٹا اب ہو دیکھا کہ فرامرز نہیں ہی تہا چار ہزار چیلا علم شاہ نی فرامرز کو ہمیوو دیا تلوار ہات میں لی لیا اور فرامرز سے کہا
اب ہماری یہ تمہاری تلوار چلی فرامرز کا مونہہ تو اور ہرنا اسنے کہا کیون علم شاہ نے کہا وہ چار ہزار ہزیر ہی مدد کو نہ تہا
پہر ہو دیکہنے کہ ولا آتا تہا پاس فرامرز ہات میں تلوار لیکے کہ اب میرا باوا اور جنہد تو میرا کو نہیں کیا اور کہا تو کیون آیا
اسنے کہا بیٹا مجہ تقصیر ہوا اور فرامرز علم شاہ پاس آیا اور کہا تو مسلمان ہی ہوگیا مجہکو میدان نہیں لڑنا علم شاہ
ہی سوچا اور وہ نہ نہ اور کہا دیکہ اے علم شاہ تونے بڑی حرکت کی اسکا تو وہ احسان تونے امیر کا کہنا نہ مانا
علم شاہ نے کہا اچہا جاو تمہاری غلطی ہی فرامرز تو گیا اب علم شاہ نے کہا بارگاہ میں امیر کی اب کیا جاوں جہان
خدا لیجاوے یا جل اب ہو دیکہا فاخر ہو سا جیسا چار ہزار سے آیا کمی لگا میں بہنا فرض ہے لشکر علم شاہ لیکر
ایک صحرا میں آیا کہ ہمکو چلا جاونگا اور امیر نے یہ سنا کہ علم شاہ جاتا ہی امیر سے اکر کہا یا امیر علم شاہ کا لاکہ
خلاف ہو یکسار ہی امر کہا ہی امیر ایسے بیٹے کو تحت ہے کہ ہاگر میں لندہور کو معقول اوٹہا لیا امیر نے پہنا
اوٹہی پہر تو سب سردار سرہنہ چلے خبر محل میں ہوئی رابعہ باہر نکل آئی امیر نے رابعہ کو سمجہا کہ اندر جا رہ پیچہے
عیاری کا کہی تہا غرض امیر دوڑتی آئی علم شاہ نے ستا باہر نکل کے امیر کو مجرا کیا امیر حیران ہوئی امیر سے پوچہا
یہ کیا اوسنے کہا یا امیر تقصیر خیالی علم شاہ کی تہی غرض معلوم ہوا کہ امیر نے قریب کیا علم شاہ کو لیکر بارگاہ میں
آیا اور وہاں لندہور نے ایک کی تحفہ کہ کیا کیون لندہور نے کہا ہو جاوہ فرامرز نے کہا امیر کو بہی دولت
ہوئی فرامرز نے کہا امیری تمام طبل جو اونمین لڑونگا بختک نے کہا دو تو کیا سلامت آیا جان میں ایسا
ہون ہیجان سے بختک نے کہا عالم گوش کو کہو کہ میران کو جیرا دی عالم گوش کو بلا کر کہا عالم گوش نے
انکار کیا تب امیر کے بختک نے اشارہ کیا کہ اسکو قتل سے ذرا تو جلاد کو بلو جلاد آیا اور کہا اگر تو نہ لاویگا
تو قتل کرونگا اسنے کہا جو چاہو سو کرو جب تو بختک اوٹہا عالم گوش کو سمجہایا کہ تو میان نہ آ ہی
اگر وہاں مار جاویگا تمکو ادا ہوگا اور وہاں امید ہی کرتا ہیچ جاوی آخر عالم گوش راضی ہوا اسنے
کہا تو دن کی قید نہیں اور یہاں امیر بیٹہے تہے کہ میران نے عرضی لکہی کہ یا امیر بیٹہا تہا کہ سلامتی کیا
چاہئے اور غسل کرونگی امیر نے امیر سے کہا جو ملکہ کہی وہ دو اور امیر نے سردار نے کہا کہ تم سے ایک
بات چاہتا ہون کہ دو دو سردار کی باری روز جو کی رہیں میران پاس سب نے قبول کیا عالم گوش کا
جانا تیار ہنگے قلعہ میں واسطے جانے ملکہ میران فیلزور کے اور یہاں عالم گوش تیار ہنگے قلعہ میں آیا

اور ملکہ

اور ملکہ کی ریز ہوا تہا جو تانگی لگا اب شام ہوئی وہ جو ہلال خورد تہا اونسے کہا او چار قوت تنگ یا اپنے
کہا صاحب مجکو رقوہ نہیں آتی تہا صبح سے دیکہے کیا کو رہا ہوں نہیں کہا میں لگاون یہاں سے دور تہا ملا خود
نی ایک لات مار ہا کہ دور ہو ہلال خورد کو رحم آیا امیر کو منع کیا کہ او خنواکی باب تیر اسنے کہا یا مجکو چلا جا
گا اور اوس سے کہا تو یہان بیٹہ رہو عالم گوش جو تری یا بر گوہ کی تشون پاس بیٹہ رہا جب ہلال خورد
نے کہا تیار ہوا اسکو بہی اور تیان دال دی کیکہ وہین کہ کیا عالم گوش نی لیا اور کہیں نہک رہیم ...
سو گئے عالم گوش اوٹہا دو ہو پہر رہ دنی کی تہی اور سکی دوسرا خمین سو میں رہیں اور اندر آیا اور دیوار
باغ پہر اکر دیکہا کہ ملکہ بیٹہی تہی گانا ہو رہی اور ... جہوٹ سبکہ ہی تہی میں کسی ... تم جاگتی ہو دیکہو
ملکہ کا نا سن رہی ہی عالم گوش نی جو بہرام کی آواز سنی دیکہی مار ہی جب ملکہ اور خواصیں سو گئیں
پیچہی اوترا اور دیوار میں چہپ کر گئے اندر باغ کے آیا تمام ہر جگہ ... شمع کی ... ایک خواص جاگ
رہی تہی اوسے جو دیکہا جانا کہ کوئی مہمان ... ہونے درخت سے اوترا آیا اسنے مار ہی ... کہ کر ...
لی عالم گوش نے ملکہ کو بیہوش کیا اور صاف لی گیا اور یہاں جب گانا موقوف تب بہرام نے
شمع کو بیکار دیکہ ... ایک سا بکار اوہ جو خواص ... نامی ہی ... جاگ رہی تہی وہ سر کو
پکار رہی کہ ارے یہ ہوا اوسنے دیکہا ایک شخص دیکہی تہی اوسکی ہوا لگی بندہ کو ہی تسری ... مضبوط
اوسکی جو آنکہ کہلی اوسنے کہا او ... اونکو کیا ہوا سب ... ہو ... ملکہ نہیں ... غل ہوا
شمعلیں اوٹہیں اور باہر ہوا امیر سے اکر کہا بہرام اندر ہو گیا جان نکل گئی امیر نے جو آواز دی سب عل کیا
شمع وہیں آیا اندر جو آیا حال پوچہا خواصوں نے کہا ... جاگ رہی تہی امیر نے اوسکو تازیانی مارا
اور کہا سمجہا دیکہا امیر تو میری جان بہی لے گئے تمکو پہلے قتل کرونگا اور امیر جو آیا نشان ... اوسے پیچہے
پایا عالم گوش کا اور قلعہ کے باہر جا گا تو درخت پر چڑہ کے دیکہا اور پہر اوترا اور ... گا یہاں تک کہ صبح ہو گئی
اور سپاہی لشکر نوشیروان معلوم ہوا صورت تبدیل کر کے بارگاہ نوشیروان میں آکر دیکہا عالم گوش
بہنا را سامنے نوشیروان کے لیکے چلا گیا امیر سے یہ بات کہ میں چہپا ہوں لندہور تو خوش ہوا
جانا کہ ... لگاوں بختک نی نوشیروان سے کہا کہ رای اعظم سے کہہ کہ اپنی دختر کو لیجا
سمجہا اور راضی کرو تو اپنا نکاح کر کے لندہور کے حوالے کرو ... رای اعظم نے ... اوٹہایا اور خلوت

خانۂ نوشیروان مین الغرض عمر نے بیہوش کیا اور سب سامنے بیا مہران کو کہ تو نوشیروان اور بختکان سکندر
کا کہنا مان مہران نی نہ مانا اور کہا او باپ تو قرم ساق کرتا ہی مجھکو لعنت کی لات پر اور گولندہ ور سامنے
ہی ابو تمک مرا سم تہا اور مجھکو سوای امیر کے سب کام نہین چاہی جان جاوی یا جای اسی اور ابی الظفر باہر آیا
نوشیروان نے سارا حال کہا کہ وہ ہرگز نہین مانتی اور امیر نے یہ سنا یا کہ ای امیر مہران سب تو خاطر جمع کی کہ یہ
راضی نہوگی اب تو امیر سے تو خبر کر اور امر گلشن حصار مین آیا بیان امیر بارگاہ مین بیٹھی ہین دن پہر آ چکا ہی
بہرام اور جمہور بارگاہ مین نہین آئی بلکہ بعد ہی کہ امیر نے آدمی بہیجی ہی کہ تمہارا مزاج کیسا ہی کچھ ملک کی خبر بھی نہ کی
اور اگر تم نہین آتے مین تب دربار سے اوٹھونگا تمہاری پاس آ ونگا بہرام نی یہ سنکے اور صدمہ اوٹھایا اور
امر جو آیا ملاری قرب امیر کے بادشاہ کی تخت کے نیچے بیٹھ رہا کہ کیونکر امیر سے کہون کہ اسمین بہرام جمہور آئی
لیکن عجب حال امیر نے پوچھا خیر تو ہی آخر انہون نی بیان کیا امیر کو نہایت صدمہ ہوا دل کھل سپہی اوٹھی
ان دونو تکمو تو بہت سا شور کیا اور کہا اوس دزد کو لاؤ لوگ سب گئی امر کہین جتے ملے آخر امیر نے کہا اشقر
لاؤ اور [illegible] نے سب کہا کہ کوئی امیر کی ہمراہ نہ آوی یا مینے قسم کہائی ہی کہ تنہا جا کر مہران کو لاؤنگا علم شاہ
اور امر بن حمزہ اور مالک نے کہا مینے بہی قسم کہائی ہی یا امیر ہم آوینگی جانا امیر کا لشکر نوشیروان مین ساتھ
صفین حریف کی اور میدان کو لیکے چلنا اور تلوار امیر سے چلنی زخمی ہو کے گرنا مہلان نی جانا [illegible]
لون لعند ہو کر تاب [illegible] امیر کو بچانا قصور اپنا معاف کروانا امیر تو سوار ہو کے چلی اور بیان
بختک نے نوشیروان سے کہلا یا کہ تو ابی الظفر کو دہمکا کر جا کر راضی کر اور سب بہر گیا ملک نی نہ مانا اور
دعا مانگنے لگی کہ ای پروردگار عالم تو امیر کو مجھکو ایک نظر دکہلا دی پہر چاہی دم نکل جاوی لیکن پہر سوچ
لگی کہ ایسا نہو کہ اس طرح امیر کو دیکہون یعنے زندہ اور صحیح و سالم دیکہون یہ تو سجدہ کو چلی کیا ہی ہی ::
بختک نے کہا صاحب کچھ اور ہی خیال تہا امیر مرو آتی کی نوشیروان نے کہو کہ ساری لشکر کی کمر بندی ::
کروائی اور ایک خوانسکو [illegible] کے کہا نہین کہا کہ تو جا کے وہ جو دیو چالیس [illegible] کر سب [illegible] نہین لیکے [illegible] لوی
ہین اونکو تو الگو اور پیچھے اونکے سات صفین اور کہڑی کر اور سب سے کہہ دینا کہ یا امیر یا اور کوئی آدمی ::
مارا جا [illegible] نے آئی دینا [illegible] سامان [illegible] بختک کر چکا تہا کہ جب امیر نکلا اور چلا کہ جا کر امیر سے خبر کرون
امیر نے یہ صفین آٹھون [illegible] کہین جان نکل گئی اب [illegible] چلا امیر تخت کے [illegible] سے نکلا اور [illegible] سلام لیا

اور کہا پیا

اور کہا پیلے مجھکو مار ڈالی بعد جائی یا امیر مین دیکہنے آیا ہون امیر نے اسکو شور کیا اور بہت اسکا محبر اکر چلی
امیر بھی پیچھے چلا اور امیر جو آئی سامنے دیو نی دیکہا وہ اقبال بختک کو بی نہ بولا بلکہ راوی امیر چلی گئی اصطبل مین
صف مین اور میدان سب نکلا کے بارگاہ نوشیروان مین مع اشقر اندر چلا آئی بختک کی تو جان نکل گئی مہران
[illegible] لگا کہ یہ زخمی ہی من دیکہنے تو سمی آئی ہی بختکان سکندر [illegible] سب [illegible] ہو گئی اسکا بولا
شہر امیر نے کہا یا امیر ملکہ خلوت خانہ مین تھا امیر کو وہان لیا گیا دروازہ بہیج تاہنا اشقر سی اوتری اور اندر آئی
مہران کو بالون [illegible] اوٹہایا اپنی سر او [illegible] یا دعا اسکی قبول ہوئی بلکہ امیر نے اسکی دعا مانگنی سنا اور مہکو ::
جا [illegible] اپنے سے [illegible] کہا اور تلوار کھینچکر باہر نکلی اب [illegible] اشقر پر [illegible] یا اور [illegible] کی تلوار امیر کو
مارنی لگی امیر نے [illegible] کہا آخر کو [illegible] بھی جب [illegible] اور امیر کو ملکہ کو دیکہا تو اشقر پر اسکو بٹہا
[illegible] کہ کسی نے [illegible] آئی کہا ہی کہ اسکو گلشن حصار مین لیجا امر آیا اشقر پر بٹہا دیا اشقر
لیکر [illegible] نکل گیا [illegible] دو جمہور بیابان مین اور دوسری [illegible]
مار [illegible] گیا لیکن سات صفون سے اشقر [illegible] نکل سکا [illegible] اور امر جو [illegible] سپر کا [illegible] نکالا
سب [illegible] بچا سکی [illegible] اور [illegible] لوگ حیران ہین [illegible] نہین [illegible] اب امیر نے
اسطرف لڑ رہی تہی امیر [illegible] اور امیر پر تلوار ہوا تہا سر [illegible] زخم لگی [illegible] جانی لگا
تلوار [illegible] امیر [illegible] اور [illegible] امیر نے جو یہ حال [illegible] کہا آپ [illegible] کا گھوڑا پکڑا
اور [illegible] امیر کو سوار کیا اور وہان علم شاہ جو جلا دیو نے دار شمشاد مارا ایک [illegible] اور سب دوسری
نے اور [illegible] اور سپر [illegible] میں دروازہ [illegible] ہو گیا علم شاہ نکل گیا اب ان
صفون سے چلنے لگی ایک کٹنی لگی اور دو ایک زخم اور لگی لیکن سب صفون سے نکل گیا آخر کی
صف مین لڑنی لگا اور امیر [illegible] تہا اسکا علم شاہ نی نعرہ کیا اور کہا یا امیر مجکو جواب دو امیر نے
بہی نعرہ کر کے اور [illegible] سنائی بعد اوسکی امر بن حمزہ جو آیا دیو نے دار شمشاد مارا [illegible] سپر کی لنگر کو کاٹ
کے سر امر بن حمزہ کا زخمی ہوا انہون نی [illegible] تب مارا وہ گرا آخر راہ ہو گئی [illegible] نکلی
آدمیون سے لڑائی مین [illegible] گئی نعرہ انہون نی [illegible] کیا بعد مالک آیا [illegible] زخمی ہو کے پہونچا
لیکن امیر [illegible] مالک [illegible] تلوار چلنی لگی پیچھے سب قباد جو آئی [illegible] طبل سکندری کی آواز

توجہ مین

ہمنک نے اسی سکندر سے کہا کہ تو جاکر قباد کو روک سکندر بولا کہ یہ مغرور ہونے آیا اور عمل
لشکر امیر سے لڑ کے برابر تخت قباد کے بیٹہا اور تلوار ماری قباد نے تو خالی اوس تخت الٹا کاٹتا
اور کرنے لگی امیر کی طرف جاتا تہا جب دیکہا کہ سکندر نے بادشاہ کو مار کر پہر امیر سے ہونے تلوار
چلنے لگی اور یہان امیر کا مرکب کام آیا امیر پیدل لڑنے لگی اور زخم اونہانے ہمنک غل مچا رہی
کہ امیر کا سر کاٹ لو ہزار فوج چلی آتی ہی امر نے پہر مرکب امیر کو دیا امیر سوار ہوئے اور جاکر [illegible]
سے جاکر مقابلہ کرو ان سبکو مار کے سامنے ہو پہنچی تہی کہ مرکب نے سکندر کی کیا ہی طاقت تو جا
چلی تہی کمر کی اور پہر سے صد تلوارین پڑین اب امیر کو غش آگیا اور زمین پر چت ہوگئے ہمنک
نے کہا او نامرد اب کیا ہی اس سر کاٹ لو اور فرامرز بہی ہمنک کے اشتعال سے امیر پاس آیا
کہ امیر گہوڑے پر بہی اور اگر امیر سے کہا کہ مین لاچار ہون ہرگز تمسے نہ لڑونگا اس ہمنک
سے لاچار ہون اور برادری کا مقدمہ ہی یہ کہکر امیر پر تلوار ماری امیر نے اسپر تلوار ماری جو تلوار پر
نکل گیا امیر اوس طرف چلے گئے اور امیر آخر گر پڑے ہمنک کہنے لگا کہ سر کاٹ لو امیر کی ایک آنکہ
کہلی تہی غش کا وقت تہا بہکلان چلا اور امیر کی چہاتی پر سوار ہوا چاہا کہ خنجر سے سر کاٹے
لندہور نے جو دیکہا فیل پر سے کودا اور سامنے بہکلان کے آیا اور [illegible]
لندہور ایک مال نوادی عورت کے واسطے میرا آقا کا سر کٹے [illegible] کیا حرکت کی بہکلان
سے کہا کیا کرتا ہی [illegible] کہا ای رستم مین سر کاٹتا ہون لندہور نے ایک [illegible]
بہکلان چہاتی پر سے امیر کی [illegible] ہمنک نے جو دیکہا [illegible] لندہور [illegible]
ہوا اب [illegible] لندہور کو [illegible] لندہور [illegible] تیر [illegible]
[illegible] امیر [illegible]
گردی سے [illegible] زخمی ہوگیا کہ علم شاہ [illegible] لندہور کو تلوار ماری [illegible] لندہور کا [illegible]
اور کہا او نمک حرام تو میرے باپ کا سر کاٹتی [illegible] امیر نے کہا [illegible] تو میری جان بچائی [illegible]
اوسوقت کہان تہی جب بہکلان سر کاٹتا تہا یہ جو علم شاہ نے سنا [illegible] اور کہا [illegible] جان [illegible] قصور میرا
معاف کرو مجکو تلوار مارلو لندہور نے کہا ای رستم تیرا قصور نہین مین آپ سے قابل [illegible] ابن آقا کے

[illegible]

پہر امیر پہ نوبت پہونچی [illegible] علم شاہ اور امیر سے [illegible] لندہور پر غش [illegible] امیر [illegible] اب یہ لڑنے
گیے [illegible] سر تن سے جدا ہوگیا اور دعا مانگنے لگا کہ سامنے سے امیر حمزہ پہونچی کہا ای بہائی صاحب وقت پر
اب آئی [illegible] اور یہ لندہور تہا امیر کا سر اسنے بچایا [illegible] ایک نے علم شاہ کو تلوار ماری علم
تو گرا امیر حمزہ دوڑے ایک تلوار ماری اس پر [illegible] ہمنک کی راہ نکل گئی فرامرز تو تعریف کرنے لگا کہ کیا کاٹ
ہی یہ لوگ انسان [illegible] غرض اب امیر حمزہ لڑنے لگا [illegible] اب امیر حمزہ
پہر ایک تلوار ماری [illegible] اور زمین [illegible] غرض اب [illegible] لگا
اور وہان سکندر [illegible] قباد کے تخت کے برابر آیا اور تلوار ماری قباد [illegible] تخت [illegible] برابر
سکندر کے بیٹہا اور سکندر نے [illegible]
کر [illegible] سر [illegible] کاٹ [illegible] مغربی [illegible] کہا کہ [illegible]
کہ قتال [illegible] علم [illegible] قباد [illegible] ہمنک پر سوار ہوئی اور ایک
[illegible] ہمنک [illegible]
ہوا اور انہون نے کہا سکندر مارا گیا قباد [illegible] بہکلان [illegible] ہمنک نے کہا [illegible]
اپنی جان بچاو ہمنک نے یہ کہکر فیل [illegible] بہاگ [illegible]
اور بہکلان بہی بہاگے [illegible] امیر نے جو دیکہا [illegible] ہمنک کو گالیان دیتا [illegible]
کہا غرض قباد تین کوس تک [illegible] امیر نے جو دیکہا [illegible] قباد [illegible]
یہان لندہور کے [illegible] امیر کو فیل [illegible] سوار کیا لندہور [illegible] امیر نے کہا [illegible] جان بخشی
تو میری پاس [illegible] لندہور [illegible] علم شاہ [illegible]
سے قباد نے دیکہا [illegible] لندہور [illegible] قباد [illegible] امیر [illegible]
[illegible] امیر نے [illegible] قباد نے لندہور [illegible] غرض اب نقارہ
بجاتی علم [illegible] امیر نے امیر سے کہا اشقر کی خبر لو کہان ہی اور اوس سے [illegible] امیران کا لیکر
اندر محل مین داخل [illegible] اشقر [illegible] قلعہ [illegible] اشقر کی [illegible]
[illegible] امیر نے [illegible] کہا کہ تیرا آقا [illegible] اشقر نے کہا [illegible] امیر کو [illegible]

اتنی میں امیر سپاہ کا امیر سے اکر کہا جب امیر کو اسنے دیکہا کہان ذوالقرنی امیر سنتا رہا لیکن اندر آیا امیر بارگاہ میں آئی
نہاکے لگو کیا امیر کا سپاہی چلا نہ ہوے کہ تانا کے لگین جب مین الکو اونکا فرش سب کے تانا لگا اب امیر کو کرب کا خیال آیا
کرب [illegible] نام [illegible] تلاش کی مگر کرب نہی ملا جب چلانا کر زخمی کو کہوڑا لگیا اور بیابان کو سنبہالا
جو ہاتہ کا [illegible] امیر کو بہی خبر نہ ملی کہ کہان گیا اخر رات کو ایک جگہہ ہو شہر دوان تہکے خبر آئی
[illegible] سنا کہ [illegible] ہنسا خبر اور صبح کو پہر چلا غرض جو تہی دن اب ایک شہر اور امیر بہی
ہلال زمین [illegible] کہا کہ [illegible] تمام عمر میں کبہی نہیں [illegible]
شہر [illegible] اب امیر نے [illegible] مغرب مین [illegible] خان [illegible]
ہی جاتا کرب کا نشہ میں ہوکے بہارستان مغرب مین جانا اور عاشق ہونا مہ انگیز دختر ہلال زمین [illegible]
اور بیابان کرب جو نشہ [illegible] مغرب [illegible] لگا [illegible]
ڈال دی [illegible] اوسی [illegible] مین اسی زمین [illegible] جلا [illegible]
آخر کو بہارستان مغرب کی اس زمین مین [illegible] جہیل تہی اوسمین [illegible] بہار [illegible]
کرب [illegible] بیہوش [illegible] گہبرا [illegible] شہر مین آیا اور ایک
تاجدار کو ہلال زمین [illegible] اور [illegible] کرب [illegible] گہوڑے [illegible]
[illegible] سب [illegible] لوگونکو [illegible] عاشق ہوا لوگونسے کہا مین
انعام دونگا [illegible] قتل کرونگا اور [illegible] سکندر [illegible]
کہان [illegible] لوگون [illegible] کرب [illegible] تاجدار [illegible] کیا اب کوئی
[illegible] اور [illegible] سوار [illegible] اور [illegible]
اوس [illegible] سوار ہوا اور چلا [illegible] ایک شخص [illegible] تاجدار [illegible] پاس آیا [illegible]
کرب [illegible] لوگونسے کہا [illegible] رضامند [illegible] کرب [illegible] مین
لایا [illegible] بیہوش [illegible] کہا [illegible] نام [illegible] انہون نی کہا کرب [illegible]
اور کہا کون کرب انہون نی کہا امیر حمزہ کا [illegible] بارگاہ [illegible] سکندر [illegible] میری [illegible]
تاجدار [illegible] کلمہ [illegible] مسلمان ہو [illegible] اور دوسری [illegible] امیر [illegible]

اور سکندر اوسکا بہائی [illegible] قائل ہوا اب جو کوئی ہو [illegible] کرب نام ہی [illegible]
غرض جب کرب [illegible] تاجدار نے شادی کی [illegible] طلب [illegible] امیر [illegible] پاس [illegible]
نام ہوگا [illegible] انعام دیا کرب [illegible] کے مین [illegible] اوسکو [illegible]
کیا تاجدار نے [illegible] کرب سے [illegible] اوسکو [illegible] کرب نے [illegible]
دی [illegible] تاجدار [illegible] صبح ہوئی تاجدار نے کرب کو [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] کرب [illegible] کہا آپ [illegible] لشکر مین جاکر [illegible] کرب [illegible]
[illegible] اگر [illegible] ایک [illegible] اور کرب کو رخصت کیا اور [illegible] اگر [illegible]
اور [illegible] بہارستان کی سیر [illegible] لوگونمین [illegible] کرب نے کہا [illegible]
دوسرے دن کرب [illegible] آیا [illegible] سیر [illegible] وہان کے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کرب نے بہت تعریف کی [illegible]
سرزمین [illegible] ایک [illegible] سنگ [illegible] دیوار مین یاقوت کی [illegible]
[illegible] مکان [illegible] تاجدار [illegible]
کے اندر [illegible] بہت [illegible]
[illegible] ایک چبوترہ سنگ مرمر کا [illegible]
[illegible] چار [illegible] کرب نی [illegible] تاجدار [illegible]
[illegible] یاقوت [illegible]
[illegible] جب [illegible] کہا اسکی [illegible]
[illegible] نہین [illegible] اوسکا [illegible]
آخر ایک [illegible] کہ [illegible] اوسکو [illegible] اور [illegible]
تو اوسکو قتل [illegible] چار [illegible] قبرون مین اور [illegible]
اوسکو بہین [illegible] کرب [illegible] تاجدار کے مکان پر آئی [illegible]
[illegible] ذکر [illegible] کرب نی [illegible] رات [illegible]

بولی وہ ہوس بالوں میں کنگھی کر کے عطر لگایا تا جلد جو اوٹھا کر ب سب کہا کہ جلدی یہی کر ب نے کہا کہ جیسے
پہلے کا ذکر تھا کیا اب ہم چلے میں جاتے ہیں یہ جو سنا انہی لوگوں پر غفا ہوا کہ یہ کیا ہوا اور کرب سے کہا
ای بہادر یہ جو بیٹھے ہیں آپ انہی لشکر کو جا ای کرب نے یہ سنا جب تو اوجار ہوا سبکو شاد کیا اور کہا خوب
میں آپکو ایسے سیر دیکھلاؤں اور ایسے جگہ ٹہلاؤں کہ سارا باغ یاد نہ رہے ہو اور وہاں ملکہ آ گئی اس پر یہ عطر خوشبو
سیاہ پوش اور اون قمروں پر پڑیا گئی اور کہنے گئی ای امیری یہ عاشق جو اغارت کری اوسکو جیسے ہر شرط
کر کے تکو نانادر کہا ہے اب سکو فرش آجائیگا خواصین لیجا کر حمام کروانگی اور وانسے پوشاک عجب ہی گے
اوسے جو تری ہر یہ سمجھی گی تاج ہوگا اور کہا نا تمام انعام کھا او سیر نیاز ہو کے اور ملکہ کہنی گی کہ اب اسے تری
حسن کو بھی دیکھو کہ تمہاری طرح تازہ ہو تو آئی کرب عجب میلہ سب شعا ... ان ہر ... انکو کہ تکو
میں لیجا و نگا یہ کہکر وہ پریت گئی کرب کو اوسکے ہمراہ پایا اور چند درخت گھماں تیرے اوسکے نیچے بٹھایا اور کہا وہ
کہاب سات لایا اور کرب کو دیا اور کہا اسکو کھانا اور پانی پیا لگا کہ بیچے گا اور یہ قدر ہو کر کرب کے گر اور کہا
اب میری عزت ایکے اختیار ہی کرب نے کہا پر گر ایسا نہو گا کہ تاجدار تو جو گیا اور یہاں زر کو وہ سیاہ خوب
جمع ہوا اور ملکہ کی اسواری آئی جا لئے گئی سوار ہمراہ ملکہ یا تیں اوڑھنی او ڑھنی اور قمروں پر آئی اور اوسی طرح
ہیں کی کرب نے اور سے سر غنق کا کیا اور ملکہ تو تیار ہو کے آئی تاج ہو نے لگا کرب کو ملکہ تاجدار کا کر جیا لاع
پہلے جانا کو وہ پر سے کو دی آخر گھوڑی پر اپنی اسوار ہو کے دروازہ باغ پر آیا محلہ اندر کشمیری دہن اور پہچے لگیں
اری او سنیا ناس گئی تو کون ہی کہاں جاتا ہی کرب نے جواب نہ دیا گھوڑی کو دوڑاں کیا سیر کو کوئی نکال سے
کون باگ سے لپٹیں ہیں بعضے ہو انیں پہچیں رکاب کو پکڑ کے اپنی جہاں کر کے پیروں سے گر رہیں ہیں آخر
دم ہر سب گر پڑیں کرب پر وہ اوسنیا کے بعد کرب اندر چلا آیا باغ کے اور پیچھے سے یہی غل مچاتی چلیں یہ سب
سے ملکہ کی خواصین وزیر ین اری تو کون کرب نے شعر عاشقانہ پڑھا او نہوں نے کہا او یہ ہی تکو عاشق آیا ہے
انہوں نے یہی امیری کرب سے نکلا ایک نے جاکر شمع رو سے رو سیاہ اعلی کیا وہ سکے تو جل گیا اور وہی ملکہ نے
کہا کہاں شمع رو نے کہا وہ ری ایک عاشق اور پیدا ہوا ہی اندر اوسکے ہاتھ پاؤں ترو اوں اور ملکہ تاجدار کو تو
بلواؤں اور کہوں کہ ایسا ہی اعتبار دست کرتے ہیں ملکہ نے کہا اری شمع رو کو قسم دیا کہ تو اوسکو کچھ نہ کہنا
اور اگر جاوے باہر نکال دینا اری ہاں میں تو اسے قابل ہوں نا سنا تو پھر اوشمع رو بھی خفا ہو تی آئی اور کہا

جا ملکہ کو دعا دی تیری جان بخشی کی اوسنے تو یہ کہا اور وہ جو ایک تھی خوص رکاب سے لپٹی تھی آئی تھی اوسکو
شمع رو نے ناز سا پائی ماری اور کہا او ٹھیا او دیکھو یہ سب مزا لیتی ہیں اور کرب جو چلے پر اہ جو پڑی آئی اور ملکہ پہ
غل سنکے سن سے او ٹھی جو کچھ پکڑ کیا تھی اپنی کرب کی جا لاگھیں ہوئیں دو خوش کہا کے یہ تو گھوڑے سے
اور وہ جو تر ہے گر دیا ان ان کے لیے خواصین شمع نے کیوڑہ دیا اور عطر لگایا کر تی مہر طلعت نے سر زانو پر ملکہ کا رکھا
اور الحمد لله کو جو سر ساآیا ایک شمع نے جلد سے لیکر کرب پر ڈالا او دو نو کو ہوش آیا ملکہ جو او ٹھی آئی تو کر بکا ہات
پکڑ لیا اسنے پٹ بایا اتم ہو نہ بیا شرابکا پیالہ دیا کرب نے انکار کیا جب کہا پڑا او سوقت شراب پی شمع
رو نے پانی بیا شراب پی کہ کرب سے ملکہ کو دیا پر تو ملکہ نے اسکا پیا اور پچکی لی بیکی اپنی جب پی نشہ ہو رات
کم رہی ملکہ نے کہا اگر مرضی ہو تو بنگلے میں چلئے کرب نے کہا مہربان آپکی خوشی اب کر بجا لات ہو کے بنگلے میں آیا
شمع رو نے کہا ای لیا ہم قریب آیا ہی کہ واسطے تمام کیا تھا اور اب یہ خبر کہ تاجدار کو ہوگی تو تمہارا باپ بھائی
تو ماریں آئے جو تی کھانے کھا کر ے گا بادری او شمع رو یہ اور وہ بات نہ سمجھی اگر خدا نخواستہ مر کئی جان گئی میں بھی
وہ ہیں اور انس پر ہو نگی تو اوس پاس شعر کے یوں پر جان ہو ویگی یار جانے کی پسند آتا ہی ۞ اراوہ ہو وہ نکا ہی کیونکو بھیج
کون جاتا ہی ۞ کرب نے کہا ملکہ ایسکا حال تو کہو جان کیوں جانے لگی ملکہ نے کہا صاحب ایک گلاب بیان
سے چار کوس کی مرو ہیں اوسے نقارہ رکھا ہی اور وہ میں دو فیل رکھا ہی جب نقارہ بجایا لوگ سب جمع ہو گئے
اوسکو وہ لوگ بتاتی ہیں اور اوسکو او ٹھوا تی ہیں جب نہیں او ٹھا تو اوسکو گردن مارتے ہیں کرب نے کہا بس
یہی ہم او ٹھا دیگی تم ہمارا ناموس ہو چکیں شمع رو نے کہا او سے دیوانہ ہیں سیاں فیل مرد ساپہلوان او نہیں
زور کیا پر ساٹ پہلوان مل کے زور کیا کچھ نہ ہو سکا جب تو یہ شرط مقرر ہوئی کرب نے کہا وہ فیل زیادہ
کیا زور کریگا تم دیکھنا ملکہ نے کہا خدا ایسا کرے غرض جب رات ہو گئی ہی کرب چلے ملکہ رو تی جاتی
ایدھر یہ روتے چلے اور کہا ای ملکہ میں پاس کے وہ پر سے آیا ہوں کسیکو میری آنیکی خبر نہیں تم خاطر جمع رکھو کرب
تو او سے کو وہ پر آئی شمع رو دو پڑی نے ملکہ سے کہا یہ بھاگ جائیگا ملکہ نے کہا یہ سے جانا تو اوسکی ہی
گی جب صبح ہوئی اون پر دو ین سارا میلا لگا وہ بھی یہ رات رہی کہ تاجدار کرب پاس آیا دیکھا کہ کرب
اوسے وہ پر دو ضون کی انہ یا شعر عاشقانہ پڑھ رہی ہی اور ایسا مصروف تھی وہ ملکہ میں کہ کچھ خبر نہوئی کہ تاجدار
نے کہا ای شمع یار میرا ہو گئی کیا حال ہی کہ کرب کو ہوش سا آیا کہا یہی تھی تو وہ سیر دیکھلانے گیا

اوگس

بہان کرون اور کچھ حال نہ کہا بلکہ تاجدار کرب کو لیکر جلد راہ مین باتین کرتے چلے کہ اسمین صبح ہو گئی سامنے سے
وہ جگہ دکھائی دی جہان تالاب تہا کرب نے پوچھا کہ یہ کون مقام ہی اسکی ابہی سیر مین کرون تاجدار نے
منع کیا کہ وہان کیا ہی کرب نے نہ مانا اور کرب کو وہان لیا تاجدار تو وہان مین کہا گیا تالاب پر آیا دیکہا کہ لوگ کے ہی
ہر ایک کے سب اون مکانون مین اوترے ہین اور نقارہ بہت بڑا رکہا ہی کہ ہر ایک سپے اور نقاری کیطرف جلد اوہم
نے منع کیا کہ ارے یار و جوان اور ہر جا یہ مقام کہلا رکہا ہی جو اس زمین تاج ہر کہلے جو جاتی ہی اور کہون جان دیتا ہی
کرب نے کچھ یہ سنا اور آتی ہی نقارے مین لگائین غل ہوا تمام شہر مین خبر ہوئی کہ ملکہ نے یا سنا اور یافت ہو گیا وہ
ہی کرب نکلا ملکہ نے شہر کی جلی تیار کروائی اور تالاب سے اپنی مکان تک ڈالک سپاہی کا ہو دم کی خبر
مجکو دینا اور آپ حمام نہانے کو چلی اس دعا کرنے لگی اب شمع رہ وغیرہ ہو کر چلتی تھین وہ بھی دعا کرنے لگین الہی
یہان ملکہ تاجدار آیا کرب سے کہا یہ اچہا کیا اور لگا کر وہ لگا افسوس یہ میرا مہمان مرا جان اسکی گئی
لوگون نے کہا کہ یہ نہ جانتا تہا نا تہ ہی اسکو آگاہ نہ کیا اور منع سے کیا اونہون نے کہا بہت سا کہا اسنے نہ مانا
تاجدار نے کہا ای شہر یار اب مین کیا کرون اگر آپ نے محبت ایسے کرتا ہون اور جو ہر ترس کہا ای اگر اوسکی جان جو لیا
اور خلقت تمام شہر کے تالاب کی سیر جو ہون ہر جمع ہونے لگی ابطور میلے کے اور سامان ہر بات کہا لوگون
نے کیا جسطرح ہر سال نیچی اور مہندی تمام آرایش سب تیار ہوئی اوس تالاب مین ناتو اور بہر سب
نکلنے لگا کرب کے مہندی لگائی اور حمام مین لائی ملکہ کو خبر ہوئی کہ حمام مین لے گئے ہین اوسوقت کہ کرب
اور نہانا اور یہان کرب تو حمام مین گئے تاجدار حمام کی خانہ مین ... تمام کرکے جو اوتار کر
سہرا باندہا اور مرکب آیا کرب نے مین اپنی مرکب پر سوار ہو کہا فرض مرکب کے آگے سہرا باندہا اور برات لیکر
بیٹے انکو ہر دن رہا ہی ... ہوئی اونسے جو کی بچے ہوئی لیکر چلی تالاب پر اور ہر فرج ملکہ کو ہوئی کہ کرب وہ
بیچے تالاب پر آیا ملکہ نے زہر کا پیالہ ہاتھ مین لیا ہو نہ طرف دو اونکی لگی کہا کہ اگر سنو کہ کرب کی گردن ماری
جاتی ہی اسی پر جا کہ اپنی بہی جان دونگی اب یہ تو دعا مین مشغول ہوئی اب تمام خلقت بہی اللہ
کرب کی جوانی اور حسن پر رو رہی ہین خصوصا تاجدار کا تو عجب حال تہا سبہون نے کہا میان اگر اسکا
خدا بر حق ہی اور اسنے فیل کو دو شہ بال تو ہم بہی مسلمان ہونگی ابسمین کرب نے اقرار کیا اور کرب فیل کس
ہوئی اور فنا تین گرد کی اسمین دیکہا کہ ایک تگر اب بہاری اوسکی تہی وہ فیل فولادی ہو تمین گرفت کی

اوسمین جنبش ہوئی ہاتون پر جہڑ رہی جہڑ رہی ہوئی جواہر نصب ... رنگی ہوئی سرخ
معلوم ہوتا تہا کہ سچ مچ کا فیل کہڑا جہوم رہا ہی کرب نے کہا بہن تاجدار فیل کو یہان لاؤ
تاجدار نے کہا واہ ای شہر یار اگر یہ اتنا ہوتا تو یہ شرط کا ہوتا یکہ ہوتی وہ فیل سچ مچ کے ہوتی
تو فرامرز اسے اوٹہا لیتا کرب نے کہا ہی مین جانتا تہا کہ یہ سچ مچ فیل ہی اور کرب نے کہا اگر دو
دو رکعت نماز پڑھ لون بعد تاجدار نے کہا اگر ایکہ خانہ دریا پر والو کرب نے نماز پڑھی دعا مانگی علی ابن
ابیطالب کو یاد کیا اور نیچی فیل کے اگر وہ وقت ہوتو نمین دیکہ اور اوٹہا لیا اور جو وہ قدم تک لی گیا
یکہ تاجدار سے کہا اب مہان کہو وہان رکہون اوسنے کہا جہان سے لایا ہو وہان رکہو وکرب نے کہا
... وہان نہ جا سکیگا یہ کہکر دوسرا روز کیا کہ فیل کو اٹہا دیا پہر تو غل ہوا وہ بہ اواہ واہ کہا اور کرب
سوار ہو کہ ملکہ کے مکان کو چلا اور یہان کسے نے ملکہ سے کہا کہ یہ جو غل ہوتا ہی کرب نے فیل اوٹہا لیا ملکہ
یہ سنکے سر برہنہ دروازہ پر چلی اور دربانون نے دروازہ بند کیا کہ ایسا نہو باہر نکل آئی ملکہ کہتی ہی کہ ای
کہ اسمین کیا ہی اب خبر ہی تم آئی کہ بیبی مبارک ہو کہ کرب نے فیل اوٹہا لیا ملکہ دروازہ پر آئی
اور یکہ تاجدار نے جو کرب کو محل مین چلے دیکہا سامنے آ کہڑا ہوا اور کہا ای شہر یار مین فرامرز کو مرضی
کرتا ہون جیسا جواب انکا ہی آپ مالک ہین کرب نے کہا یہ ہرگز نہوگا وہ یہ کہا ملکہ میرا ناموس ہو
چکی اور اگر تم سمجہا ہو اور ارادہ ہو تو مین موجود ہون مجہسے لڑو لیکن تاجدار نے تلوار ہاتہ سے پہینک دی اور
کہا جاری اسکی طاقت نہین جو آپ سے مقابلہ کرون لیکن ای شہر یار میری احسان پر خیال کر کے
اتنا کیجی کہ ملکہ کو معہ جہیز سوار کرکے لیئی چلتا ہون آپ بہی چلین اور شہر سوار روانہ کیا فرامرز پاس
راہ مین جو اب آگیا تو اچہا نہین تو منزل پر اسکی گلشن حصار مین آپ چلین کرب نے کہا اچہا ای
یکہ تاجدار تیری خاطر ہی ... اوسیوقت تمام خو سامان ملکہ اور ملکہ کو تمام اسباب لیکر سوار کیا
جاہر اکیلی سوار ہمراہ ہوئی کرب اور یکہ تاجدار آگے آگے پیچھے ملکہ کا محافہ لیکر لشکر امیر کو چلی اور یہان
امیر نے امرکو بہت سا برا بہلا کہا کہ جہان تمکو کچہ ملتا ہی وہان تو جاتی ہو کرب بیٹا ہی آیا اوسکی
خبر نہین لاتی امیر یہ سنکے چلا حیران ہوا کہ کدہر جاؤن آخر لشکر تو شہر وان ہو شکست خوردہ گوئی عقل
ہر بنا وہان صورت بدل کے بارگاہ مین آیا فرامرز کے سر پر خواص پنکہا کہڑا ہوا کہ شہر سوار عرض کی

تاجدار کی دیا فرامرز کو دی امیر نے بھی اوسکو تحفے بسیار اور لعل کے ہر یک ار دیا فرامرز نے
خفا ہو کے بہا ڈالی تخنک نے کہا ای شہزادی کہا ہنا فرامرز نے کہا اوس دیوانی نے میری شمشیر
مینا ہی جا کر دیوان کیا وہ شرط میں واسطے منع ہو کے مقرر کی تھی یا اسکے لئی تخنک تو صلوات بھیجنی
لگا اور فرامرز کرب پر سوار ہو کے چلا امیر حمزہ آیا امیر کے قدم پر گر پڑا امیر آج میری جان بچاؤ امیر نے کہا خواجہ
کیا ہی امر کہتا ہی تو شیر عربستان ہی تو بھی بچا لیگا اسمین امیر حمزہ نے کہا میں جان بلبلجان سے کیجی حال
کہو امیر نے امیر حمزہ کے قدم پر سر رکھا اور کہا تو بچاوی گا تو کشتہ شکل ہی شکل وحی تھا اسمین علم شاہ بولی
کہ کچھ تو ونکی پاس آیا بھی کہا آخر لندہور اور مالک مجھے بیٹا مانا اوس سے بھی کہتا ہنا فرامرز نے کہا خواجہ بھی
ابھو کہ بیان بہا ڈنے کا حال تھی تو بتا نہیں امیر نے کہا کرب آج نہیں گا فرامرز گیا ہی سارا حال عرض کیا
بیان کیا امیر نے کہا یہ راستہ تیا ناس جاوی اری تو نے بہلے کہا فرامرز کی بین کا خانہ میں آنے کو
امیر حمزہ کا اور فرامرز کو زیر کر کے مسلمان کرنا امیر اشقر پر سوار ہوی معہ قباد ب چلی اسمین فنائی
آیا امیر سے کہا اگر فرمائی تو پہلے میں جاؤں امیر نے کہا اچھا بس فنائی بہا گا جا لیٹ کر قتقاق لیکر اور دو
ہلال زرین تاج جار لا کہ سے پیچھے فرامرز کے چلا بعد نوشیروان بھی لشکر لیکر چلا کرب چلا آتا تھا کہ
گرد اوٹھی جانا کہ فرامرز آیا ملکہ نی جو سنا یہ تو روتی تھی اور تب حال ہوا کہ اسمین دیکھا کہ فنائی آیا کرب
مجرا کیا کرب نی کہا بھی فنائی کہ امیر آئی فنائی نے آیا کہا آقا کی خبر سنی ہے جہان آقا وہان غلام ابھی مجھے
فرمایا تو آیا ہنا میں بندہ وہیں کر رہوں کرب نی کہا کہ ادہر بطرف اب فنائی کی نیزہ دار ون نی اسمان نیزہ
تاجدار بیکا لو گوکی نیزوں سے سنا نیں ملا دیں بیچ میں تھا خانہ ملکہ اور اندس نی پایا پکڑ لیا اور کہا ای ملکہ مجرا اب نہ کر اپنا
کہا طاقت ہو سکی ہو تو مکو لیجا دیوی ہیں اندس عیار ہوں ملکہ نے کہا ای اندس تو میرا بھائی ہی کہ اسمین
گرد اوٹھی اور فرامرز آیا کرب سے بہتر سلام کیا فرامرز نے کہا یہ کیا کرب نے کہا تم بزرگ ہو فرامرز اور خفا ہوا اور
کہا یہ تو مجھے دیوانہ ہیں کرتا ہی کی گلذارم کہ از دست من زندہ و بیرون ہی کرب نی کہا میں نے کیا قصور کیا تجھے
ہو شرط کی تہی وہ مینی کی فرامرز نے کہا مینے واسطے منع ہو کے یہ حیلہ کیا تھا یا تیرے واسطے کرب نی کہا تو نی
اپنا گوکرنے یہ بھی کہدیا ہوتا اور میں تجھے نہیں امر تا یہ شرط جو دیتا تو کما نہ لیتے جب تو فرامرز چپ ہو جاتا
تہی کہ اسمین امیر آیا فرامرز کو سلام کیا اور کہا تو شہزادہ ہی کرب سے نزاع کر فرامرز نے کہا میں یہ بات نہ مانوں گا

جاگیر دی امیر نے منت کی آخر کرب کیطرف امیر پھرا اور کہا تجکو نے کہا تھا کہ تو وہان جا کر آنکھ لگا
دنیا و کرس کہنچی نی تجکو بچایا یا اوسی نے اب آنکھ لگائی فرامرز نی جو یہ سنا کہا او امیر یہ تو مجکو سناتا
ہی میں تم دونو کو قتل کر و نگا کہ اسمین اور گرد اوٹھی ہلال زرین تاج آیا کرب نی کہا بس خوب ہوا اب
تمہارا حاکم بھی آیا فرامرز نے جو دیکھا خفا ہوا اور پاس کہا تو کیون آیا میری بات تو نے منادی ہی
تو نوشیروان بختگان معہ لشکر آیا بعد امیر بھی معہ قباد آیا کرب نی مجرا کیا امیر نے فرامرز کو سمجہایا
کہ ای فرامرز جانی دو اور تم ایسی بہادر او منصف ہو کے ایسی حرکت کرتے ہو وہ جو شرط تہی کرب نے کی
فرامرز نے مانا جب نے امیر خفا ہو کی بیری ہا اور کہا ای کرب تو فرامرز سے سمجہ لے اور ای فرامرز کرب کیا تم سے
کم ہی ایسا ہی کہ سات او مو نسے لیکر تیسے کچہ نہ ہوا اور کرب کو بھی غصہ آیا کرب فرامرز پر چلا فرامرز
سوچا او صورت کرب کی دیکھی جانا کہ اگر تو اس سے زیر ہوا تو بڑا غضب ہوگا اور اگر یہ زیر بھی ہوا
تو فیصلہ نہ ہوگا اس سے امیر سے مقابلہ کر فرامرز نی امیر سے کہا کہ میں آپ سے مقابلہ کرونگا اگر مجھی تجکو
زیر کیا سب میری اطاعت کرنا امیر نے کہا اچھا فرامرز نے کہا تو بس آپ محافہ مجکو ہیں امیر نے
کہا یہ نہ ہوگا شاید تم اوسکو مارڈالو محافہ بیچ میں رکھو اور ہمارا اور تمہارا نبرد و بست رہی غرض امیر
بارگاہ میں آئی اور شور و شہر میں بیٹھی معہ قباد کرب کے فرامرز پاس آئی فرامرز نے نوشیروان سے کہا
تخنک نے منع کیا تھا نوشیروان اور تخنک نے منع کی اور کہا ای فرامرز مجکو یقین ہی کہ تو زیر ہوگا نہ چہ
سے کچہ نہ ہوا نہیں آخر فرامرز خفا ہو کے اپنی خیمی میں آیا اور طبل جنگ بجوا دیا اور امیر نے کہا صبح کو میدان
میں آپ سے میں خبر دار ہو لگا امیر نے بھی طبل بجوایا صبح دونو لشکر میدان میں آئی امیر بعد فراغ نماز کے دعا
مانگنے لگی کہ مجکو سنا ہو نہ ہار جاتی ہو اور کہتا امیر سے کہا یا امیر معلوم ہوتا ہی کہ اب تم ضعیف ہوئی بیٹھی بیٹھی
بہت سے جنوائی اگر کہو تو عالم شاہ یا امیر حمزہ مقابلہ کرے امیر نی کہا او امر اب مجکو جنون ہی ہوا تیری کی
فہمین کہو دونگا کیا میں یہ سمجھ کے روتا ہوں بلکہ انسان کو چاہی کہ ہر وقت نماز میں رجوع طالب ہو اور
روی غرض امیر تیار لگا کر باہر نکلی پہلی مجرا امیر حمزہ و بعد لندہور و عالم شاہ پر تو ایک بعد ایک کا مجرا سلام لیتی
ہوئی اشقر پر سوار ہو کے در دولت قباد پر آئی قباد کا تخت باہر آیا نگاہ رو برو ہاتھ میں سلاوت امیر کا مجرا
بعد سبکا مجرا لیکر سوار آیا نشل بادبہاری کے میدان جنگاہ میں آئی ادہر سے نوشیروان مع بختگان اور

جلال زرین تاج اور سامنے فرامرز کے کھڑے ہوئے اور فرامرز نوشیروان سے اجازت لیکر میدان میں آیا حریف کو
بلایا امیر قباد سے اجازت لیکر چلے اور یاقوت ملک کا محافہ بیچ میں رکھا گرز نوشیروان نے آدمی دوڑائے لشکر
فرامرز اور ادہر آدمی دوڑے لشکر امیر کا بندوبست ہوا امیر جو آیا فرامرز سے ہمکلام ہوئی جیسے قدم فرامرز اور تین
قدم پر امیر ٹھہر گیا فرامرز نے امیر کو سلام کیا امیر نے جواب سلام لیکر فرمایا کہ ای شہزادی خدا افضل کریگا کہ
ہم تم ایک جگہ ہوں اور تم ہمارے پاس رہو فرامرز نے کہا یا امیر مجکو ایسا نہ چاہیے بلکہ یہ فرمایئے کہ ہم تم
ایک جگہ رہیں امیر نے کہا اس میں فرامرز نے کہا یا امیر مجکو ایسا یقین تھا کہ میں زیر ہونگا امیر نے کہا البتہ
رب کعبہ خدا افضل کریگا تو میں زیر ہی کرونگا اور خدا کو کب لات پرستی قبول ہوگی فرامرز نے کہا غلط ہے
لات کہتے ہیں جناب لات عزا کہیں اور لات ہی رب میری خاطر ہے امیر نے کہا تم میری خاطر سے لات کو
الف کہو بس کہنا نہ کر گمان اور نیزہ امیر کو مارا سنان نیزہ و نیزہ بر امیر نے لگا تھی ٹھکتے تو نا امیر کی تعریف
کرنے لگا امیر نے کہا تو تعجب کیسی یہ ستم ہی کہ اپنی طرف کی ہنگ ہی جاتا ہی ٹھکتے کہا میں حق
واجبی کہتا ہوں غرض فرامرز کو تو یقین ہنا کہ جب امیر نے سر اگر کیا اب کیا نیزہ نکالیگا اور عادم شاہ دغا بازی
ہی اور کہتا ہی کہ کیا امیر کو الفت ہی کہ اتنی امیر ہوئی نیزہ نہیں ہوا اتنی کہ اسمیں امیر نے ملکاہ پر کاٹہ کے
نیکی گری نیزہ فرامرز کا ہوائی ہوا فرامرز کا رنگ سرخ ہو گیا اب ... اسکی کہا کہ ایک گھنٹا اسکا آشنا ہوا اپنا
تو تو مجکو تاب نہ تھی اور میں جانتا نہ تھا یہ بھی تھا اب اگر کہیں فیصلہ الٰہی کے چلا آیا تو آج آئیں مقرر یک
کریگا اور فرامرز نے گرز اوٹھایا امیر نے کہا کہ سطرح مارا تھا مارا اگر آزمایش کشتی پر ہوئی تو بھی ہوجا
فرامرز نے کہا یا امیر موقوف اور رہنا کہ ہمارا ساتھ جیسے آدمی ہوتی اور میں بھی جیسے آیا تھا اور یہان تو
تمام لشکر نوشیروان اور تماد لشکر اور ہیکلان میر تھا ہی ہی اور یہ تو جیسے کسب و کمال سیکھا ہی آپ بھی
تو ملاحظہ کریں امیر نے کہا تمکو اختیار ہی فرامرز نے گرز مارا امیر نے گرز سلام پر روکا تو اق کی آواز بلند ہوئی
گرد اسے اوٹھی کہ امیر معہ اشقر تھوڑے سے اسمیں چھپی فرامرز نے کہا دم و دست کرو تم پھر جو فرامرز دیکھے امیر
کی تصویر خاک کے بیچ میں دیکھا پایا امیر کی سلامت فرامرز کو اسکی کی بڑی ندامت ہوئی امیر زادہ
کہ اسمیں امیر باہر نکلے لیکن امیر کو بھی غصہ آیا اور یہان یاقوت ملک دعا کر رہی تھی کہ امیر کو فرامرز پر
فتح دی امیر نے گرز فرامرز پر مارا امیر نے گرز پر روکا کمر مرکب کی ٹوٹ گئی پشت اسکے جھک گئے گرد کے بیچ میں

چھپ گیا سبکو یقین ہوا کہ مارا گیا امیر کو بھی افسوس ہوا کہ ایسا جوان کام آیا عیار دوڑا امید شاہ فرامرز کے
مونہہ پر پانی غش سے آنکھیں بند تھیں کہ اسمیں ہوش آیا اور باہر نکلا اور تلوار کھینچکر امیر پر چلا امیر کو سپر
کو دو جگہ مارا اور سیئے تلوار ماری امیر نے خالی دیا جاکہ بند دست بکڑ میں اور سیئے بھی گریبان پر ہاتھ ڈالا
کشتی ہونے لگی تمام دن اور تمام رات کشتی ہوئی دو نو گتھے امیر نے اشنا کئے اور چاہا کہ اوٹھاؤں فرامرز
نکل گیا امیر کا پایان گھٹنا آشنا ہوا امیر بھی نکل گئی چار روز کشتی ہوئی جو تھی دن امیر نے فرامرز کو اوٹھایا
تو سر اوٹھا پاؤں زمین میں لگ گئے تین مرتبہ ایسا ہوا اب جو زور کیا نعرہ اللہ اکبر کر کے سر سے بلند کیا
اور چکر دیا اور زمین پر رکھ کے باندھا امر کو حوالے کیا امر نے منہ کا حلوہ بنا لشکریوں نے جو دیکھا امیر جیتے اور سب
امیر حمزہ عادم شاہ وغیرہ سب سردار چلی تلوار ہوئی تھی اسی چلتی تھی کہ گھنٹے نے غل تھایا کہ اری کیوں
لڑتے ہو جو ہونا تھا سو ہوا جب نہ سنا طبل آئی مجوا دیا امیر پھر یا اور بارگاہ میں فرامرز کو طلب کیا
اور یاقوت ملک کا محافہ منتانی لیکر چلا کہ تا جداری ہمراہ ہوا منتانی کیا تم کیوں آئے ہو بلکہ تاجداری
کہا تجھے میں اب بندوبست کے ارادہ پر نہیں آیا بلکہ اسی خیال پر کہ دیکھیں کس مان جاؤں کہ کہ ملازم
ہوں منتانی نے کہا تو چلی آؤ اور یہاں امر ہو لیکر آیا طوق و زنجیر میں کر کے فرامرز کو بارگاہ میں لایا امیر کہا
خواہ یہ کیا کیا امر نے کہا یا امیر اگر یہ نکر تا اور یہ بہاگ جاتا تو اسکو خوب میں جانتا ہوں کہ مجھے طلب
کرتے میں دیلا پہلا مجھے یہ کہتا امیر نے آمین کر ہلا کے قید رکھی کہ دنگل پر بیٹھایا اور کہا اللہ پر از وعدہ وفا
اور چالاک نا حق یہ ہو کہا اسمیں فرامرز نے کہا کہ سچ تھا لیکن اب میں زیادہ طول کلام کا ہے کہ دن مجکو
منظور نہیں اسواسطے کہ لوگ کہیں گے کہ فرامرز بسبب خوف جان کے مسلمان ہوا جو امیر نے کہا بعد
سمجھایا فرامرز نے نہ مانا آخر اللہ ہور کے حوالے کیا کہ تم جا کر سمجھاؤ اللہ ہور اپنے خیمے میں لایا اور سب سال کہا نا
کہا وا اسنے نہ کہا یا اللہ ہور نے کہا کہ کوئی تمکو شکی نہ کا کہ اسواسطے کہ اگر جا ہو تو تم سب سے امر کو سبب تم نہیں
اور یہ تو سب امیر سے کمزور ہیں اگر انہیں بیٹھو گے تو انکہ انسے نہ سمجھی گیا فرامرز نے نہ مانا کہ اسمیں امیر حمزہ بھی
آئی اور انہوں نے کہا بھی سمجھایا کہ نسے بعید تھا کہ اسے ضعف ہو کے اپنے وعدہ پر وفا نہیں کر تے کہا تو کہاں تو
فرامرز نے نہ مانا عادم شاہ ملک وغیرہ سبکا کہنا جب نہ مانا خبر امیر کو ہوئی امیر نے فرامرز کو بلایا اور بہت سمجھایا اللہ کو
مرکب منگایا اور کہا جہان تیرا مزاج چاہی جا چلا جا کہ اسواسطے کہ جسکو اچھا کہا اوسے برا میں نہ کہونگا اور رنج

اسپ

اُنہیں سے میرے خلاف تھا تین مرتبہ ہم کہتے ہیں بعد قتل کرتے ہیں لیکن تمکو چھوڑ دیتا ہوں فرامرز باہر نکلا
اور دو بازو بکہ آگے رہا اور کہا کہ مجھکو امیر سے عرض کرنا ہی امیر نے بلوایا فرامرز دوڑ کے قدم پر امیر کے گرا اور کہا کہ
لعنت لات پر امیر نے سر جھکایا سینے سے لگایا خلعت سلیمانی سے سرفراز کیا بارگاہ عالی میں امیر نے عنایت کی اور
امر کیا ایسا ہی کہ ہو واکہ فرامرز پسر فتنہ حمزہ صاحبقران بھی فرامرز کا جو یہ مرتبہ ہوا اور خوش ہوا رات کو اپنی بابکو
عرضی لکھی کہ تو بھی چلا آ بہلال نے کہا جب کو میں آؤنگا اور یہاں لوگوں نے امیر سے کہا کہ فرامرز نے عرضی نہیں معلوم کس
مضمون کی لکھی تھی نہیں معلوم آپسے خبر کرتا اور یہاں فرامرز جو آیا امیر کو اپنی عرضی اور اوسکا جواب دیکھایا کچھ
نے والے شرمندہ ہوئی امیر نے کہا جو ہمارے سر کو عزیز رکھتا ہی وہ جا کر بلال کو لاوی فرامرز تو آگے گیا پیچھے سب سردار امیر کے
گئے اور لیکر بارگاہ میں آئی بلال نے مجرا کیا امیر بھی سروقد اوٹھی اور ہاتھ پکڑ کے بادشاہ کو نظر دلوائی پانچ لاکھ سے
بلال بھی مسلمان ہوا اور بہاگنا نوشیرواں کا اور ڈرنا بختکاں کا اور کہنا کہ ابی سنا ایوب خان ششتر
گزرتا آتا ہی اور بھیجنا بختک کا واسطے استقبال کے سنو اور وہان نوشیروان نے جو سنا
جان اسکی نکل گئی ارادہ بہاگنے کا کیا بختکاں نے کہا اب تو ابن ایوب خان ششتر گزر کی آتا ہی سارا
لشکر امیر کا تباہ کر دیگا اسمین خبر آئی کہ ایوب خان کل داخل ہوگا نوشیروان نے بختک کو حکم
کیا کہ جا کر لی آ جاسوسوں لشکر اسلام نے امیر کو بھی خبر کی امیر تو باجی دیکھ یہ بھی اتنی کوئی بات زر کا جشن
مقرر کیا تہا شادی کا دھوم تھا دیکھا امیر نے کہا اسے کہا نکمے بختکاں اور نوشیرواں کا فیصلہ ہوگا
اگر بھاگ جاوی تو پہلے اندور کی شادی کی سرانجام ہوگا بعد اوسکے جہاں سکے مرنگا خوب تیکی اور کہا تو
صاحبو اوس تکم [illegible] کا تو یہ پاس آتی کسی بات پر کیا کہا تھا اور اپنی فرزند کا خیال نہیں اور [illegible]
خبر سنی امیر کو کہا تو جا کر ایوب کی خبر لا امر و بکری راتسے اوس کے لشکر [illegible] جب بختک
پانچ کوس گیا اور دہ دن آگیا [illegible] اپنی تین اصف جا بھی کہتا ہی ایک کوہ کے سایہ
مین سبکو [illegible] دوپہر آنگیا بیں ملاقات ہو جاتی اسمین دس ششتر سوار معلوم ہوئی بختک نے
پوچھا عیار کون ششتر سواروں نے کہا ایوب پیچھے آتا ہی بعد [illegible] خوش [illegible] جاتا
شاید ایوب کی سواری اسمین ہوگی عیاروں نے پوچھا اوںہوں نے [illegible] کہا پیچھے بعد [illegible]
اور سوار [illegible] آگیا وہ بھی نکل گئی بختک [illegible] اور پشیمان [illegible] ششتر نہیں [illegible] امیر [illegible]

لوہا

کو اب جو دو رانسے بودر آتا وہ بھی نکل گئی آنہ کو تا سے آیا جب وہ بھی چلے گئے بڑی دیر کے بعد چالیس
گھوڑی اور ایک گھوڑا سبج میں اوس پر ایک صندوق دو دو بوٹ بندہی قفل لگا کہا ہی آتا ہے جو سواروں نی صندوق
سے موند لگا کے عرض کی کہ وزیر اعظم نوشیروان آتا ہی یہ کہتا سنا کہ دو دو بوٹ کہلے امر جو دیکھے اندر سے
دو نو فیجے [illegible] ہٹ کہل گئے اور ایک [illegible] نکلا جب کہ جو ادہا ہی [illegible] گزر کی [illegible] میں جہان [illegible] لگا ایک
جو تر اساہی امر نے جو اوسکی صورت دیکھی [illegible] امر [illegible] زمین پر گر پڑا اور سینہ
اوس کا [illegible] امر نے جلد سے [illegible] لی اور کہا خدا خیر کرے [illegible] بختک نے سلام کیا اوسکا سلام
لیکر [illegible] اندر صندوق کے بند ہو گیا بختک [illegible] بارگاہ نوشیرواں میں آیا اب امر نے دیکھا کہ وہ [illegible]
چالیسوں ایسے [illegible] ہوئی ہین [illegible] اور [illegible] چلے اگر وہ [illegible] اب دو [illegible]
ایک [illegible] ایوب [illegible] نکلا تو کوئی [illegible] نہین [illegible] لیکن [illegible] دونو [illegible] میں
[illegible] اوسمین [illegible] نوشیروان کو [illegible] بختکاں نی نوشیروان [illegible]
کی [illegible] تو جا [illegible] اور [illegible] اب [illegible] میں [illegible]
ہوا اور [illegible] جہان [illegible] سر [illegible] بادشاہ [illegible] امر کو [illegible] حیرت ہوئی [illegible]
سے سارا حال کہا اور یہان پانچ روز [illegible] نوشیروان [illegible] ایوب نی [illegible] کیا [illegible] طبل جنگ
[illegible] امیر کو [illegible] یہان بھی طبل جنگ [illegible] دونو لشکر [illegible] ایوب بھی آیا اور نوشیروان
سے اجازت لیکر میدان میں آیا چالیس گھوڑی [illegible] اوسکا گھوڑا [illegible] ایوب صندوق سے
نکلا امیر نے اور کل لشکر نے دیکھا حیران ہوئی اور ایوب پکارا ای خدا پرستان [illegible] فرامرز کا ارادہ
ہوا کہ ای فرامرز [illegible] امیر کے یہان [illegible] نکل [illegible] منع کیا کہ تو نے [illegible] اسکی [illegible]
ہی اسکو [illegible] امیر [illegible] کے سامنے بادشاہ کے آیا اجازت چاہی امیر نے کہا ای عمر [illegible]
کیا جلد [illegible] امیر نے کہا [illegible] میں [illegible] دیکھوں کہ [illegible] اور کوئی [illegible] پاس [illegible] نہیں کیا
[illegible] اگر خدا نے فضل کیا تو اوسکو باندہ لاتا ہوں غرض [illegible] اوسکو رخصت [illegible] اور [illegible] لیکن [illegible]
[illegible] گس [illegible] امر نے کہا [illegible] میں آیا ہوں ایوب نے کہا تو بھی [illegible] امر نے کہا
او [illegible] امیر کا یہ مرتبہ ہی کہ وہ [illegible] کا مقابلہ کو آتے مین ہون [illegible] امر [illegible] ایوب نی [illegible]

ٹیہ

امیر کا حکم ہوا کہ نوشیروان سے لڑئے بہرام نے کہا اوس سے بگڑ کر بہت کلمے ناشائستہ زبان کو بند کر الہوب خفا ہوا اور نیزہ
ایک چابک بہرام کے کو مارا اور وہ مرکب چلا سات اوسکے اون مرکبون نے بھی پیچھے پکڑ کر باندہ لیا اب سب تماشا دیکھ رہے ہین
کہ تب لڑائی ہوا چار گھڑی تک ایسا چکر کیا کہ گرد کا طوفان بلند ہوگیا اور بہرام معہ مرکب چھپ گیا اور بہرام کو بھی
دیکھنے سے رہ گیا اوسوقت الہوب نے صندوق سے جست کی تین قد آدم اور بہرام ایک تو گرد دوسرے آفتاب
کی چکا چوند سے ہرگز الہوب معلوم ہوا اور الہوب نے دونو لاتین ایک تو سر پر دوسری پیشانی پر اوسکر بہرام کے
ماری اور پھر اپنی صندوق پر آبیٹھا اور بہرام کے ایسی چوٹ لگی کہ غش کا سا عالم ہوا بہرام نے اوسکو سنبھل کر
تلوار جو الہوب پر ماری الہوب تو اوڑ گیا تلوار بہرام کی صندوق جو فولادی تھا اوس پر اوچٹ گئی اور اوسنے بھی
دو لاتی ماری الٹے بہرام زخمی ہوا اور چوٹ بھی خوب لگی اوس پر بھی دوسرا لات بہرام نے مارا پھر صندوق پر
آیا اور وہ ہوا اوچکا اب جو لات ماری سر بہرام اکھڑ بھی سے لگ گیا الہوب نے اشارہ کیا لوگ آئے بہرام کو باندھا
لشکر امیر نے چاہا کہ جا کر چھڑا دین امیر نے منع کیا اور وہ بہرام کو لیگیا دوسرے میدان دار ہین ہو آیا ملا گرو نے
امیر سے اجازت چاہی امیر سے پوچھے گرشاسپ یہ انگریزی اسنے کو ایا ہر نکالی ہوگی کہاں ہی سے انگریزی آیا ہونے
ہین غرض اجازت ملی سامنے الہوب کے آیا الہوب نے نام پوچھا اسنے نام بتایا الہوب نے کہا تو ہمی
ہو کے بیٹھا کو سجدہ کر کے مسلمان ہو گیا ملا گرو نے کہا تو کیا کمتا ہی خرب سیارہ لا بیٹھا اور
لعنت کر کے سنتے ہی الہوب نے چوب ماری کہ سب گردش مین آئی بعد چار گھڑی کے
جب خوب گرد اوٹھی الہوب نے اب جو چوب ماری سب مرکب ٹوٹ گئے اور الہوب صندوق سوا ہی
آسمان ہوا اور تھا تین قد آدم اور ملا گرو کو چکا چوند آیا اور الہوب نے دونو لاتین ملا گرو پر ماری کر خوب
چوٹ لگی ملا گرو جو اوچکا ایک ہاتھ الہوب کا ملا گرو کے ہات مین آیا موزہ توڑ گیا الہوب نکل گیا ملا گرو
نے وہ موزہ پھینک دیا الہوب نے پھر ہمت لیا اور ایک دو لاتی پر ماری غرض کئی مرتبہ مین سپہ بھی زخمی ہوا اور
اسکو بھی باندہ کے لے گیا اسمین زمین ران شاہ کھی آیا سمر اب کو پہ باندہ آ چھوٹ نکلا اوسکو بھی الہوب باندہ
لے گیا تین سو اندر ہوئین بہت سے سردار امیر کے پکڑ لے گیا لشکر مین کیا صدمہ ہوا اور نوشیروان
کی بارگاہ مین الہوب کی بڑی عزت ہوئی اور جشن کیا ہی جس طرف کے الہوب نکلتا ہی اوسکا بان اوٹھتی
ہین کہ دیکھو اس مغربی بچے نے کیا کام کیا یہ ضرور سب کا استیصال کریگا اور بختک نے بھی الہوب

سے بڑی ملاقات بڑہائی قرمساقی کر کے ایک دن ناچ ہوتا تھا الہوب اپنے خیمہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ یہ بیٹھا بختک
پاس بیٹھا ہنسا کہ بختک نے الہوب سے کہا یہ جو سرخ جوڑا پہنے جو عورت ہے اور اوسکے پاس ہار بیچی ہوئی ہیا
والی کوئی ناچ سنتی ہی یہ میری پاس آئی تھی اور پاؤن پر گری کہ شہزادہ کو بھی اسی مغرب ہرمین عاشق
ہوئی ہی ایک تو ہی اگر میری طرف آپ کہین جوکہ کہین مین ایک دن الہوب نے کہا ملک بھی سچ کہو بختک نے کہا قسم
ہے منات الہوب نے کہا ملک بھی تم خوب آدمی ہو یہ تمکو کہ تمہارا مطلب مجھ ہی تو وہ بیان کر
یا تمہارا کوئی دشمن ہی تو اوسکو مین سزا دون بختک نے کہا ایک سلطان زادہ امیر ہی اوس سے میرا
ناک مین دم ہی الہوب نے کہا تو میرا ذمہ اب مین اوسکو پکار لونگا اور باندہ لاونگا بختک نے کہا یہی تو
میرا مطلب کہنی کا ہی اسوقت الہوب غضب کے مرشد مین آیا الہوب نے کہا مجھے کیا مرشد مارینگا بختک نے کہا
تو قریب ہی جو آپ بارگاہ نوشیروان مین آئین تو اوسی کے نام کی طبل بجوائیں اول تو وہ سنکے بہت سا
انکار کریگا امیر گر سنا نے گے اونکا آئین ہی کہ جسکو پکارے وہ نکلے غرض بہت سا اسکو دم دیکر بختک تو بارگاہ مین
آیا پیچھے سے الہوب ہوا یا بختک سے کہا ملک وہ امیر کون تمہارا دشمن ہی اوسی شام کل ہی اوس سے
مقابلہ کرونگا طبل جنگ بجوانا الہوب کا شرطی امیر سے لڑنیکو اور امکا نہ ہونا اور مسلمان
ہونا الہوب کا پیچھے طبل بجوا دیا جاسوس امیر پاس آئی اور کہا کہ الہوب نے نقارہ امیر کا نام لیکر بجوایا
کہ کل اوسکو پکارونگا امیر نے جو یہ سنا کہا تو جیسا ہی مین کیا کوئی بہادر ہون جو مجھ سے لڑیگا امیر نے کہا خواجہ
بھلا اوسنے جو سنا وہ بیان کیا امیر نے کہا تو اوس الہوب نے بہت گو وہ کہا یا مین ہرگز اوس سے نہ لڑونگا
امیر نے کہا الٰہی اگر تو میری بات مین فرق کریگا امیر نے ہرگز نہ مانا آخر قباد نے تیس ہزار روپیہ منگوا کر سامنے
امیر کے رکھی اور کہا یہ مین تمکو دیتا ہوں جو تم اوس سے مقابلہ کرو جانتا ہون تم لڑنا لیکن اوسکے سامنے تمکو بھی
اسکے مونہہ مین پانی تو بھر آیا لیکن کہا کہ آپ بھی جانتے ہین کہ میری جان جاوی اسمین امیر نے کہا مین نے
دس ہزار دونگا الغرض ہوئے کہا ہم بھی دینگے امیر ہوا تو یہ کہی کہ سب اپنے موافق دینگے سب ہونے کہا
اچھا ہم بھی موافق اپنی مقدور کے دینگے سوائی عالم شاہ کے سب دوال نے امیر نے کہا تو یا امیر آپ خوب
جانتے ہین کہ کوئی اوس سے جیتا نہ بچیگا بھلا اگر مین مارا جاؤن تو بعد میری اہل و عیال کے کام آئیگا
مین روپیہ لیکر کیا کرونگا غرض تمام روپیہ ایک ایک جو یہ سنا اوسمین جمع کیا وہ سب ہر گیا امر اوٹھا ابوالفتح

سرنگ مصری گل بادبرق سبہون نی امیرسے کہا اگر آپ کہین تو ایسا استاد ہم ایکی صورت
بنکے مقابلہ اوسکا کرین امیرنے کہا نا بنس اب تم سب اپنے دعا کرو مین بہی دعا کرتا ہون دیکہو
کون آتا ہے سو سبہون نا امر اندر آیا ستارہ لعل نظر نہیں کہا ایک گنبد کی کہولی چہوڑا سے گنبد یان کہل
گئین ستارہ لعل غایب امیرنے دو پہر رات تک بہر فکر مین غوطہ مارا کوئی مقصد نہ نکلا آیا ہر ایک
سبکی انکہہ بچا کے قنات چاک کرکے صحرا کیطرف نکل گیا کہ سامنے سے صبح قران ملا پوچہا یا اوستاد
آپ کہان جاتے ہین وہان تو ایکا نام بہ نقارہ بجا ہی امیرنے کہا ای بیٹا مین خانہ کعبہ کو جاتا ہون تو امیر
سے میری طرفسے کہنا کہ صبر رونا ہوا کعبہ کو گیا کہ اتنی زندگی وہان بسر کرونگا یا میرا امیر کا قصور معاف
کیجیئ قران نی کہا آپ چلین مین اوسکا مقابلہ کرونگا آپکی اشکل نکلی امیرنے کہا نہین تو جاکر
کہدی یا یہہ کہکے رخصت ہوئی امر غایب قران لشکر کو چلا اگر چہ کئی اسلام ملا اوس سے بہی یہی کہا کہ تو
بہی جاکر یہی امیرسے کہہ بنا کہ امر کا تو برا حال بنا اوسنے بہی جانا کہ کیون امر نکل گیا اور یہان پہر صبح
ہوئی امیر باہر نکلے سب آئی امر کیا امر کیا دیکہہ رہے ہین جب عرصہ ہوا عیارون کو بہیجا کہ امر کو بلالاو وہ
عیارون نی اگر بہت سا پکارا جب اونے سنا ای ابوالفتح پردہ اوٹہا کے اندر آیا کہ پڑتا تو نہین اندر ہوگی
دیکہا پلنگ چادر پڑی جا ہی نیچے گاو تکیہ بہی پایا تو ابوالفتح نے اوس تکیہ کو بلایا اور پکارا اب ہو جاو
اوٹہا ئی دیکہا کہ گاو تکیہ ہی اور امر معہ مال و اسباب غایب باہر آکے امیرسے بیان کیا امیر نہایت
خفا ہوئی کہ اگر وہ سارا بیان زادہ آوینگا تو قتل کرونگا آخر امیر صبر انکو چلی نہایت غصہ مین کب ندامت
ہی کہ اگر اوسنے امرکو پکارا تو مین کیا جواب دونگا کہ اسمین قران آیا امیرسے امرکا حال بیان کیا امیر
بہت خفا ہوئی قران کو چہڑک دیا بعد اسکے اسلم نے بہی یہی کہا اوسکو تو برا بہلا کہا اور کہا مین امر کو ضرور سزا
دونگا یہہ کہتے صبح ہوگئی آئی اور الیوب نوشیروان سے اجازت لیکے میدان مین آیا اور کہا یا امیر امر کو بہی
اب امیرنے اپنی انگشت دست حیرانی کی ہر پردہ بیابان گردی برخواست سب لگے گہوڑوں کو دیکہنے
خنک تو امیر جک کے دیکہنے لگا دیکہا کہ چالیس گہوڑی لیکن زنجیر فاقو کیا یاری اور بیچ مین ایک گہوڑی
پر نوگر کا صندوق فولاد کا رکہا ہی سامنے الیوب کے آیا الیوب بہی دیکہکر حیران ہوا پوچہا تو کیسی
چہ نام داری امیرنے کہا تو کیستی الیوب نی کہا میرا نام تو ظاہر مین شمس کے بیٹے الیوب خان شیخ گیری

امیرنے کہا تو میرا نام ملک الموت خان نوگزی یا تی یا الیوب نی کہا کہ بہر تجکو کیا کام نہیں امیر کے نام نقارہ
بجایا اور اوسکو پکارا تو کہا نسے آیا ہی چلا جا مین تجہسے نہین لڑتا امیرنے کہا او کمینہ یا مین تجکو چہوڑ دونگا
جان بہی قبض کیجیئ جب الیوب لاچار ہوا تب کو ہوب ماری اور گہوڑی کی گردش مین آئی امیرنے
بہی چوب ماری پہنچ اونکا انکی گہوڑی جگر کہا تی لگی خنک تو صلوات پڑہنے لگا بہلوان سب کہنے لگا کہ تو
برادا ہی اب خنک نے کہا یہہ سیر دیکہنے کی تہی اور پہر حیران بہی یا ہوتا ہی کہ یہہ نوگزی کون ہی ای تجھ
امر تو نہین ہی کہتا ہی اسلئی تو بہرسو کئی مشق مین یہہ گہوڑی تیار ہوئی اوسنے کہاکر رات بہر مین اوٹا
بنائی ہی اور گہوڑی ائی اور جو گہوڑی پیچہے چلی ہار رہا فاقو کئی جان تو جاتی رہتی اوسکے گہوڑے کو چوٹ لگا نئی
لگے گہوڑی اوسکے لہولہان ہوگئی ایشنک بہی چلنے لگی چار گہڑی کے بعد الیوب نے چوب ماری تب
تہری امیرنے بہی تہوڑا اور الیوب نی جست کی اور آئینہ جو جیب کر کا تہا وہ نکلا امیرنے آنکہیں بند کرلین
اور امیرنے جو جست کی دو قدم اوس الیوب سے اونچا گیا اور امیرنے نوگز کا آئینہ اوس صندوق مین لگایا
تہا وہ جو نکلا الیوب کی آنکہہ مین چمکا چوندا آئی اور اوپر سے امیرنے دو لتی ماری یا الیوب کے خوب چوٹ لگی یہہ
حیران ہوا اسطرح کئی مرتبہ امیرنے جست کر کے ایسے لاتین اور موزی فولاد کی ماری کہ وہ باولا ہوگیا
آخر کو الیوب جو جہنجہلایا جست کرتا ہی امیر کے پاوں الیوب کے ہاتہ مین آگئے الیوب دبا بیٹہا امیر سمجہا کہ یہہ
زبردست ہی اب جان نہ بچیگی اور امیر کہا ای سلیمان اولین اور تو کہے امیرسے نہین پڑی نہ نجی پچے دو
غایب الیوب کے پکڑی یا الیوب نی ہاتہ لگایا اور کہا مین مرا ای ملک الموت نوگزی چہوڑ دو یا اب کبہو تیرا
سامنا نکرونگا امیرنے خوب خالہ دبا دی جب اوسنے قسمین کہا ئین کہ اگر خنک اکے نہی ہوگا اور تیرا نام سونگا
تو مین لشکر سے چلا جاونگا اور اگر جنگ رہونگا تیرا نام سنونگا امیرنے کہا بہلا ہی اور امیر کو پکارا یا الیوب نے
کہا کیون سنونگا او سوقت امیرنے چہوڑ دیا الیوب تو بیہوش ہوگیا لوگ اوٹہا کر لشکر نوشیروانی مین لے
گئے اور امیر اپنی صندوق پر بیٹہ کر جہد بہر سے آیا تہا چلا خنک نے صلوات پڑہنی لگا امیرنے جو انگشت اوٹہا
نکالی ہی ایک حیرت سے ہو کہ یہہ کیا عیارونکو امیر او قباد نی بہیجا کہ جاکر نوگزی کو بلالاو کہ ایک دم ہم کو
ملاقات کرتے جاو تجہے بڑا انعام کیا عیارون نی جاکر امیرسے کہا کہ شہزادہ جب بہت سا کہا امیر تو ہر اعیار
نی امیر کیطرف سے بیان کیا کہ امیر کو انکا بڑا انسنا باقی ہی امیرنے کہا ہم تو ہر روز دربار مین آگر یہی کو دیکہتے

تو ہم معہ الجوب سبکو غارت کرین امیر نے کہا جو کچھ امر نے کہا ہے صندوق جواہر اور اشرفیون
سے بہردو امیر نے صندوق جواہر منگا لیا امر نے اندر صندوق کے بیٹھ کے زنبیل کا منہ کہول دیا جواہر سب غایب
ہو رہا اشرفیونکی منگائی وہ بہی غایب امر نے کہا روپیہ منگاؤ وہ بہی آگیا یہان تک کہ خزانہ مین
ہو رہا آخر کہا صندوق خالی کا خالی ہی جب تو امیر نے پوچھا کہ سوای امر کے اور [illegible] امیر نے کہا اے خواجہ بہلا
اگر تم ہو تو بیٹھے ہو کچھ کہا قصور معاف کرو یا اور اپنی شکل ظاہر کرو اور واہ اے خواجہ کیا کام کیا [illegible]
چاہی آخر امر نے اپنی صورت اصلی بنائی امیر نے دوڑ کے گلے لگا لیا سبکو معلوم ہوا کہ امر نا جنگ نے بہی
سنا ہو نس جلا آتی ہی امیر امر کو لیکر بارگاہ مین آئی جشن کی تیاری کی ناچ ہونے لگا اور وہان الجوب کا
علاج ہونے لگا نجنگ جو آیا الجوب سے کہا کہ تجنے دیکہا امر کو مین تو کہتا تہا کہ وہ ایک سحر کامل ہی الجوب
نے کہا او نجنگ تو عجب احمق امرزادہ ہی خبردار پہر امر کا نام میری آگو نہ لینا اوسکا نام سے وہ بہی اور یاد آتا ہی
بلکہ ہونے لگتا ہی آخر کئی روز مین الجوب اچہا ہوا نجنگ نے کہا اب کہی الجوب نے کہا امر کا تو نام نہ لو اور
اگو جس سے کہو مین لڑون او وہ بات بناو کہ جسمین جلدی فیصلہ ہو آتی سو دو امیر کے بات ہی اوہ
کچہ لڑائی ختم ہو جاے اسمین نجنگ نے ناحق امر کا سامنا کروا یا کیا وہ امر کی اوہ کہتا تہا کہ مین کوئی پہلوان
ہون جو لڑون عیار ہون تو مین اوسکا مقابلہ کرتا نجنگ نے کہا کہ فیصلہ تو جب ہے کہ تم امیر سے مقابلہ
کرو اوسکو باندہ کے باکل لشکر کو باندہ لو الجوب نے کہا تو تو نے پہلے ہی اون کیون نہیں کہا اتنی رسوائی
اور اذیت مجھکو کاہیکو ہوتی بیطرح جنگ ہونا نجنگ کا اور زیر ہونا امیر کا [illegible] نوشیروان و بختک او
بہیکلان کا اور شادی [illegible] مہران سے بعد قبولی شادی [illegible]
کا ماتم [illegible] مین نوشیروان پاس [illegible] آگیا خبر آئی شاہ نقارہ بجوا کے صبح کو امیر کو طلب کرونگا
اور یہ خبر امیر کو ہوئی کہ نقارہ بجا ہی اور آپکو طلب کریگا امیر کو بہی تشویش ہوئی امیر نے کہا بابا
امیر جو بیچ مین کیا تہا وہ تو تمکا بیکو کہو گے امیر ہنسنے لگی اور کہا یہ تمہاری واسطے بنا امر نے کہا
تو یا امیر وہ آئینہ لی کہنچا ہی تو آنکہین بند ہو جاتی ہین اب اسکا قبال ضرور کہنا تم آنکہین نہ کہولنا غرض
امر نے خوب امیر کو سمجہایا صبح کو دونون لشکر مقابل ہوے الجوب نے امیر کو طلب کیا امیر برابر الجوب
کے آگے پہلے تو الجوب نے امیر کو سمجہایا کہ تم پسر خوندہ اور ملازم نوشیروان کے ہو کر پہر گئے اچہا

نہ

نہ کیا امیر نے کہا مجکو ان باتون سے کیا اور اسکا برا قصہ ہی وہ جو نجنگ ہے اوسنے اوسکو خراب
کیا ہی بیٹا تو اوسکی بڑی ابتر بات اطاعت کی اور اوسنے مجہے بہرا آگاہی اب بیٹا بہی قسم کہا
لی کہ اوسکو مسلمان کرونگا اور تجکو بہی سمجہاتا ہون کہ تو بہی لات کو لعنت کر الجوب نے ایک
ہتہڑی سالس [illegible] اور لات کے بیرا کہکے بہر خفا ہوا اور وہ بہی گرز و عمود جکر یاد گزرہی اور جب کرکے
اوڑ گیا امیر تو دیکہا کی اوسنے دو لتی ماری امیر کے سر پر اوسنے پہر چوٹ لگی امیر نے تلوار ماری
کچہ صندوق کٹنا اور وہ بہر او جہک گیا اور امیر پر دولتی ماری امیر نے پاون اوسکا پکڑا اوسنے جہٹکا دیکر کہا ادہر
امیر نے موزہ تو ہات مین رہ گیا الجوب نکل گیا امیر نے وہ موزہ اوسپر پہنچ مارا اوسنے خالی دیکہ وہ موزہ
اوٹہا کے پہر چلا گئی جو امیر پر آیا امیر کے ہات مین دونون پاؤن آگئے امیر نے جہوڑی اور زمین پر سات
اوسکے آگئی اور کمر سے اوسکے پٹکا کہول کے الجوب کو باندہ لیکن کچہ امیر بہی زخمی اوسکے موزہ فولادی سے
ہوگئے تہے امر کو حوالی کیا الجوب کے لوگ امیر چلے اور سب نے کہ امیر جلو نجنگ مغلوب ہونے لگی امیر نے
جب عقرب ماری [illegible] تو تمام سرداروں نے کٹ کیا نقارے لگا دئی امیر جو لوٹتے چلے نوشیروان
کے پاس پہونچی اور تلوار نوشیروان کے ماری فیل بان نے اشتر کے جوڑ ماری اسمین نوشیرواں
بچگیا فوراً امیر نے عالم قائم کیا بختک نے کہا اری بہاگئے نوشیروان نے کہا کہ اب الٰہی نجنگ نے فیل بان کو
دیب ماری کہ فیل کو پہرا آخر کو نوشیروان اور بہیکلان بہی خوب لڑے آخر نوشیروان بہاگا بہیکلان
بہی سات اوسکے بہاگا امان گر نے جو دیکہا بات نہ بنی گئی او امیر ساربان نے جلے گئے یہان تک کہ وہان بارگاہ
نوشیروان کی تہی [illegible] اور انکو بہاگے سارا مال اور خیمی چہوٹ گئی امیر نے سب لوٹ لیا اپنی سردارو
قید ہوئی تہی اونکو چہڑا لیا اور بارگاہ نوشیروان کی اکر امیر نے جیت ہونے لگا اب لوگون نے امیر سے کہا کہ
مہلقا کی شادی کرین امیر مہر نگار پاس آئے اور کہا ای ملکہ ہوئی جو کیا وہ سب جانتے مین اب جاہی
کہ ہم آپ اگر ین کہ جیسے شادی اوسکی کرین تم کہ تمہارا نام سب مین ہو مہر نگار اب بہی یہان سکیگے
نا خوش ہو مین اور قباد کو بہی نا گوار ہو لیکن لاچار اور امر جو کہ یہ سنتا بنا الله ہو پاس آیا الله ہو نے کہا
خواجہ کہ یہ آئی امر نے کہا ملکہ دیکہے مہر ال کر [illegible] اگر [illegible] تمہاری شادی
کرو اون الله ہو نے کہا خواجہ مجکو ہرگز ہرگز منظور نہیں ایک مرتبہ تو تمکو ندامت ہو چکی امر نے کہا کلکو

وہ تو امیر کی شرم میں ہے لیکن امیر پاس آیا امیر سے کہا کہ لندھور کو شادی منظور نہیں لیکن میں اوسکے بدلے تمکو مہر
ہمراہ لایا دیکھو ابھی کیا ہی ہوا امیر یہ مقدمہ شادی کا ابھی سنا وہ پہلے تو وہی ہو گا غرض امیر سے بھی قبلوایا امیر لندھور کی
طرف تھے آب اور مہران کے طرف بلال اور فرامرز کو کہا کہ اسواسطے کہ سبب مغربی میں اور امیر نے قباد سے کہا
کہ آپ بھی لندھور کو بیاہی [illegible] اور امیر اور قباد لندھور کو دولہا بنا کر لائے اور عقد امیر نے بڑا قاضی کو جان گئے
دیکر بعد فراغ شادی لندھور قباد کی شادی کیا تو بڑی دھوم سے کی کہ اندر باہر سبکو خوشی ہی تھی دو ان سال
قباد کو بیاہ ماہ مغربی سے شادی ہوئی مہرنگار خوش خوش بہو کو لاکر محل میں اوتارا اور قباد مارے شرم
کے باہر رہے جب دن گذر گئے رات ہوئی مہرنگار نے قباد کو بلوایا کہ واری جان آؤ آج رات [illegible] کیا ہی قباد آئی
ہر جا چہرہ دیکھ کر سب [illegible] گئیں جب قباد اور ماہ مغربی تنہا رہی اوسوقت قباد نے [illegible] تیسری بار
میں کامیاب ہوئی اور تہمت [illegible] قباد کا حمل رہا صبح کو قباد حمام میں آئی نہا کر پوشاک پہنی وہ حجرہ
آئینہ حمام میں لگا تھا اپنی صورت دیکھنے لگے پہلے تو اپنی حسن و جمال پر عشق کی پھر جو خیال آیا کہ ای
قباد یہ صورت ایک روز خاک میں مل جاویگی کون کون دنیا میں نہ رہ سکا کر دیکھو کہ ماہ مغربی اوسکے
دختر تھی کیا مار گیا شادی بیاہ نہ دیکھا غرض دنیا بیچ سمجھا [illegible] لگے ایسا کہ [illegible] جی گھبرا گئی
دیکھکے جاکر مہرنگار سے کہا وہ تو اکر [illegible] میں لیتی لگی اور کہا واری آج دن [illegible] کیا ہی کیا ماہ مغربی سے
خفا ہو بیان تو کرو قباد نے نہ بتایا اور کہا یہی کہا امیر بھی آئے گلے لگایا اور سب سنا تو گھبرا اور کہا
کیا کہا قباد نے کہا ماہ مغربی کا کچھ قصور نہیں اوسنے میری بڑی اطاعت کی لیکن مجکو موت یاد آئی
اب کیا عجب کہ مرونگا کہ میں اپنی بات سے سبکو شربت بلاؤنگا اور اپنا کہا سنا معاف کروا دوں پہنچے
تو بہ کی تخت سے کام نہیں جبتک معاف نکرواؤں امیر قباد کو لیکر باہر آئی شربت قند کا اوسیوقت
تیار ہوا قباد نے پہلے جام امیر کو دیا امیر رونے لگے کہ مجکو تم ایسی عمر میں یہہ توقع نتھی دوسرا جام لندھور کو
دیا اور کہا بہائی صاحب میرا کہا سنا معاف کرنا امیر حمزہ کو تو ہچکی لگ گئی عالم شاہ تو ہار جائی بلکہ
لندھور [illegible] کو آیا [illegible] اندر باہر سبکو شربت بلایا مہرنگار تو پچھاڑیں کہانے لگی قباد پھر باہر آئی
عالم شاہ کو بلا کے بلوایا اور پہلے شادی قباد اور لندھور سے نوشیروان جو [illegible] میں اسنے سبکو بچے
لشکر سے نکال دیا تھا بختک گلیم گوش کو بھی برابر لیکے کہ تو کس کام کا ہی نکل جا اسکو نکال دیا

بختک نے گلیم گوش سے کہا سچ تو یہی کہ تو کس [illegible] اور کی [illegible] ہوا ہی اگر جانتا ہی کہ شاہ خوش ہو اور پھر
لشکر میں رہوں تو کوئی ایسا کام نہ بتا کہ آتو گلیم گوش سے کہ نکلا لشکر امیر میں آیا امیر سے اگر کہا
کہ مجکو نوشیروان نے نکال دیا میں کلمہ پڑھتا ہوں امیر پاس لایا [illegible] جان مسلمان ہوا
اور رہنے لگا اور امیر نے سب سردار [illegible] ایک پیادہ محل کی دروازہ پر مقرر کیا اور یہان قباد اوس شخص
شربت پلانے تک جو کچھ امیر نے تخت پر [illegible] قباد و تخت پر [illegible] سردار سب اپنے
اپنے خیمہ میں گئے قباد کو جگہ [illegible] ساتھ تنہا تا گلیم گوش کی اوس بدذات [illegible] برابر تخت کے رہا اور
دلمین خیال کیا کہ اسکا سر کاٹ کے لیجاؤں دو مرتبہ اسنے ارادہ کیا دل اسکا کانپا آخر دلکو مضبوط کر کے
قباد کا سر خنجر سے پہلے تو روشنی گل کی بیہوش کیا پہر سر کاٹ کے باہر سر لیکے مدائن کو نوشیروان پاس
چلا اور یہان دو گھڑی رات رہی کہ مہرنگار نے خواب دیکھا کہ ایک زنگی قباد کی چھاتی پر سوار ہی اور
سر کاٹ رہا ہی [illegible] روشنی [illegible] لیا اور روتی ہوئی باہر آئی غل ہوا اور تمام
حرم سب پیچھے چلیں مہرنگار جو بارگاہ سلیمانی میں آئی دیکھا کہ اندھیرا گھپ ہی کہا صاحب بیقبلہ
عالم کی خواب گاہ میں اور یہہ اندھیرا ہی کہ ایک شمع تک نہیں اور میرا کلیجہ مونہ سے نکلا آتا ہی غرض
اندر جو آئی پاؤں لہو میں پڑا مہرنگار نے کہا ارے جلدی روشنی لاؤ اور پیٹنے لگی واری امان کہاں ہو مونہ
سے بولو اب جو روشنی آئی دیکھا لاش لہو میں غلطان قباد پڑی ہی پہر تو کہرام [illegible] خبر ہوئی امیر آیا [illegible]
تاب گلیم گوش کا پہر تو کل لشکر میں کہرام اور سیاہ پوش ہوئے امیر نے امر سے کہا اخواجہ یہہ گلیم گوش
لایا تھی امر کو بھی بڑی ندامت ہوئی امیر رونے [illegible] اور کہا میرا اشقر لاؤ سب [illegible] میں ہی جا کر حمزہ اور فرامرز
کا سر کاٹونگا میں مرتد امیر اوٹھے اور [illegible] اوسوقت امر نے کہا کہ میں بعد گلیم گوش اور اونکا سر لاتا ہوں
اور امر چلا اور یہان گلیم گوش بختک پاس آیا اور سر دیکھایا اسنے پیچ کہا کہ تو نے غضب کیا دیکھے نوشیروان
کیا کہتا ہی اب تو خواہ نخواہ لیکر سر وہان میں جاتا ہوں گلیم گوش [illegible] سامنے نوشیروان کے
لایا نوشیروان نے کہا یہ تو کون آیا اسنے کہا میوہ لایا ہوں اب جو کھولا اور نوشیروان نے قباد کا سر
دیکھا [illegible] تخت سے گر پڑا لہو جوش میں آیا سر [illegible] کہا گلیم گوش تو مارا [illegible]
جائیگا اور نوشیروان نے کہا ای قباد خدا غارت کرے اوسکو جسنے تجکو قتل کیا میرا جی [illegible]

بجنگ کی طرف دیکہا یہ اوٹہا اور کہانا اور کہا ای شاہ قسم ہی مجھکو اگلے نمک کی مین بہی نہین جاؤ
ہون نوشیروان نی کہا اوس ملگیم گوش کو پکڑ لاؤ وہین قتل کرونگا اور سر لیکے اندر زرنگیر خاتون
پاس لایا اور کہا یہ تمہاری باپ نے کہا سر زیادہ ہی معہ تمام محل رونی لگی اور بین کرنے لگی
کہ ہائی کیا خوب صورت تہی دیکہا ہائی اور حکیم بزرجمہر نے نوشیروان سے کہا کہ تم سیاہ پوش ہو اور
سر لیکے امیر پاس چلے جاؤ یہی بہتر ہی نوشیروان سیاہ پوش ہوا اور سر قباد کا لیکر چلے
بیٹا بنا کہ امیر ہو نہ جاؤ دیکہی کہ یہ نواب سیاہ پوش ہی امیر نے سب سی پہلا نوشیروانکو سلامت
کہا مجھکو ہرگز منظور نہ تہا اور نہ یہ خبر تہی امیر نے ملگیم گوش کی تلاش مین چلا اور نوشیروان اور زرنگیر خاتون
سیاہ پوش سر لیکے امیر پاس چلے امیر نے دیکہا ایک صحرا مین ملگیم گوش بہاگا جاتا ہی راہ سی گہیرا امیر نے
کہا اش ملگیم گوش تو بہی ہیر اور کہنے لگا او امیر چلا جاتا ہون تو تجکو بہی قتل کرونگا امیر نے کہا ادہر امیر ادی تجہی
مین چہوڑونگا ملگیم گوش تجکو کیے امیر نے اگر امیر بہی لڑنے لگا ملگیم گوش بہی تو مارا ہی وہان بہنا خوب
لڑا آخر ایک جگہہ امیر نے سر تنا اور ہیتدار امارکے جو سر مارا ملگیم گوش کے دو ٹکری سر کاٹ کے امیر پاس چلا
پہلے نوشیروان کی آئی سے اور حال نوشیروان کا بہی بیان کیا کہ اسمین خبر آئی کہ نوشیروان آیا زرنگیر تو مرکر
آتی ہی نوشیروان سیاہ پوش سر لیکے امیر پاس آیا اور بہت سا عذر کیا کہ مجکو نہیں معلوم اور اندر زرنگیر نے
بین کئی اور بیان امیر نے لندہور کو کہا کہ تم جاکر مزار امیر ابراہیم بن قباد کو دفن کرو میری قبر کی جگہ رکہے لندہور تو
تابوت بنا کے لیکر گیا اور نوشیروان ایک عذر شرمندہ امیر رابعہ ابن معدابن کو چلا گیا جب لندہور دفن
کرچکی پہر مہر نگار نے امیر سے کہا مجکو اجازت دو کہ مین اپنی بیٹی کی قبر پر فقیرنی بن کے بیٹھونگی امیر نے کہا
کہ مین بہی تیری ساتھ بیٹھونگا لیکن چالیس دن ہولے اور سب سرداروں کو اپنے شہر رخصت کرون
تب چلون مہر نگار سمجھی کہ یہ وارث ہی اچہا یہ دن گذر جائین اسمین امیر نے شراب چہوڑ
دی اور حکم کیا کہ کوئی نہ پی بلکہ ہمارے لشکر مین نام تک نہ لیوی اور مجرا سلام بہی موقوف کیا بارگاہ مین
کوئی نہیں آتا سب اپنے اپنے خیمو نمین مین امیر تک سے ملاقات امیر کی موقوف ہو گئی امیر حمزہ اور
علم شاہ وغیرہ نے لندہور کے خیمہ مین جمع ہوکے آپسمین مشورہ کیا کہ کسطرح امیر کو شراب بلواؤ
تاکہ رنج امیر کا دفع ہو نہیں تو سب اپنے اپنے شہر کو چلے جائینگے اور دولت اور ملک گہر کی سبلیا

پاس

آخر کو

آخر کو سب نی کہا کہ امیر جاہی تو امیر شراب پئین اور امیر سے سوائے تمہارے کوئی نہین کہہ سکتا
کہ واسطے کہ اوسکو بیٹا کیا ہی اور وہ بہی کہی تو اسطرح کہ مین اپنی تئین ہلاک کرونگا کہکو لا میا
کیا کہ سب سنکو امیر پاس آیا امیر کو خبر ہوئی تو حیران ہوا کہ یہ کیون آیا امیر نے تو سبکی ملاقات
ترک کی ہی اسی نے کہا کہ دن آخر والا چار ہوکے بلوا لیا کہ سب نے آکر سلام کیا امیر نے کہا کہان کہ سب نے
کہا یہ دن ہو گئی اگلی دیکہنی اور مجہکو تو آیا ہون کہ اسمین امیر حمزہ ہو پہچا آیا کہ اب تو امیر گہبرا یا پہر ہوگا کہ یہ
امیر کا بیٹا ہی کہی لگا کہ کیونکر تو بلایا اور مجہی بلایا آخر اسطرح علم شاہ لندہور فرامرز مالک اژدر مصر
سبہی آئی اور سب نے امیر سے کہا کہ اب شراب پیجئی امیر نے کہا کی اب یہ کیا کہتا ہی مہر نگار
مر جائیگی اور امیر کیا مین سچ کہ سب نی کہا نہین تو مین خنجر مارونگا امیر نے کہا مجکو معلوم ہوا کہ یہ تم سبکے لائی
ہی اسکو سمجہا کر لاؤ ہی یہ خیر او جاؤ اب تم جاؤ مین کوئی اتنی پیر کرکے امیر کو شراب بلواتا ہون اسے بہی
گئے امیر نے عیاروں نے کہا کہ سب مین کہہ دو کہ امیر کہا را حال ہے تین دن تک نقشہ پر روز خبر بیمار کی امیر نے
اور وہ اپنی جو تہی دن تو امیر کو خبر ہوئی کہ امیر قریب سے ہی امیر بیتاب ہوکے آئے دیکہا کہ امیر کا حال ابتر کا
ہے سر زانو پر کہا حکیموں نے کہا کہ اب تم پہر کرو حکیموں نے بہی اتو سب منہ دیکہا ناب نی کہا
شراب کے چہوٹنے سے یہ حال ہوا اگر شراب انکو پلاؤ تو اچہے ہون امیر نے شراب منگائی امیر کو بہت
سا پلایا اب ہوش آیا امیر نے کہا کیا ہوا تہا امیر نے وعدہ کیا تہا کہ ہم ساتھ ہی جاوینگے
قضا تو کئی اور اب تم بہی جلیے تو شراب ہو امیر نے کہا یا امیر آپ پئین اور مین پیون جبتک تم
ہوگے ہرگز مین نہ پیونگا امیر نے لاچار ہوکے شراب پیا اور سب سے منع کردیا کہ کوئی مہر نگار کو خبر
نکرے امیر نے کہا اسکو پلاؤ جب سلیم امیر نے حکم دیا امیر نے پی اور اوسیوقت گویا اچہا ہوگیا غرض اب بار
اور مجرا بہی ہونے لگا اور شراب پیے جانے لگی الکوز مقبل شراب کے نشہ مین زیرہ مہر نگار کے پاس آیا اور پیچ
جو ہو سو کہی اور کہا تو نے شراب پی مقبل کہا میری کیا سب نے پی معہ امیر اور امیر نے بہی پی سارا ماجرا
کہا اور کہا اندر ذکر نکرنا عورت کی عقل ناقص جاکر مہر نگار سے کہدیا مہر نگار پیٹنے لگی اور کہا امیر کو
بلاؤ صاحب اونکو کہا یہر والے اونکی صدمہ محل اور اولاد موجود نہیں میری تو چودہ برس کی کمائی تہی
ابہین نہ ہونگی قبر پر جاؤنگی امیر نے بہت سا سمجہایا کہ چند روز تحمل کرو مین بہی چلتا ہون مہر نگار نے

شمامنا **جانا مہرنگار کا کعبہ کو قبر قباد پر اور لڑ مین آنا زوبین کا اور زہر کا پیالہ پینا ملکہ مہرنگار کا سنو جب**
تو امیر لاچار ہوا مقبل کو مع چالیس ہزار تیر انداز ملکہ کے ساتھ کئے اور مہرنگار چلی راہ مین مقبل سے کہا
بیٹا دو منزل کر کے جلدی مجھکو پہونچا دیا دو منزل خانہ کعبہ باقی رہا کہ زوبین بھی جو اپنی شہر کو جاتا تہا وہ
بھی اسی صحرا مین اوترا تہا سات لاکہ سے اوسکو خبر ہوئی کہ مہرنگار کو مقبل لئے جاتا ہی یہ خوش ہوا
کہلا بھیجا کہ حق تعالی کو یوں منظور تہا مقبل کو رقعہ لکہا کہ تو جانتا ہی کہ یہ میری منگیتر ہی تو مجھکو حوالی کر جو
ملک کہی تجھکو دون مقبل نے سنکے کہا او گیدی تو مجھکو لالچ دیتا ہی اور دوسرا امیر پاس روانہ کئے کہ جلد کیا
آتا زوبین نے ملکہ کو لیا چاہتا ہی اور یہان زوبین فوج لیکر آیا اور مقبل سے لڑائی کا شروع ہو گئی مہرنگار
نے جو سنا زہر کے پیالے تیار کئی کہ جب یہ اندر آویگا اب پی لین گے مقبل کے لوگون نے ہزارہا
قتل کئے اور دس ہزار یہ بھی مارے گئے اور مقبل چور ہو کے زخمون سے گر اجا اور سر کاٹ لین لوگون نے
جان دی لیکن مقبل کو اوٹہا کر مہرنگار کے دروازہ خیمہ پر لا کر ڈالا امیر تو مہرنگار روتی تہی اور بین کرتی تہی کہ
ای بیٹا مقبل تو نے بھی قباد کا ساتھ دیا اب ملکہ نے پیچھے سے بڑی بی سر اہونکی اونٹہوا دی صحرا کی طرف
دیکہہ رہا تہی اور دعا کر رہی تہی پیالہ زہر کا ہات مین تہی کہ جب تک مین اور یا تو پی لے لیکن تیس ہزار
جو باقی تہی ایسا لڑی کہ لشکر زوبین پست سالہ قریب لاکہ کے اومونکے ضایع ہو گیا ایک آدمی اسرار ادی نے
زوبین سے کہا کہ یہ تیس ہزار جب مارے جاینگے جب کل لشکر کا خاتمہ ہو جائیگا اس سے تو
اور سے جا اور ملکہ کو نکال لا یہان ہم انکو روکین مین زوبین لشکر سے الگ ہوئے اور کوس ایک پر ہو
چڑہو کے خیمہ مہرنگار پر چلا اور سامنے سے مہرنگار نے دیکہا کہ زوبین آپہونچا مارے خوف اس سے پیتو کہا کہ تو
امیر سے کہدینا کہ مجھکو قباد کے پاس دفن کرنا یہ کہکر زہر کا پیالہ پی لیا اور زوبین دروازہ پر آیا کہ سب
سب او مرنے لگا چند خواصون نے اوس پیالے کو پی لیا کہ نعرہ امیر کا آواز دوبین تو بہاگا اور امیر اوسکے پیچھے چلے
لشکر بہی زوبین کا نعرہ امیر اور زوبین کے بہاگنے سے بہاگا امیر پیچھے زوبین کے چلے گئے آخر زوبین کو
لیالیا زوبین بہت پیچہا اور تلوار امیر کو مارے امیر نے خالی دی اور ایک لات جو مارا اپنے سپر پر وہ کا تنگ
کی راہ سے تلوار نکل گئی امیر اوسکو مارے کی پیر جا یہان جو آئی کہ امیر دیکہو اندر جو آئی مہرنگار قضا کر گئی
سنیکے پیچھے سے کل لشکر امیر بہی آیا اور بادشاہ ملکہ کا ہر ایک کل لشکر مین ہوا تابوت بنا کے الندہور کو روانہ کیا

کہ اسکو بہی قباد پاس دفن کرنا پنج مین بار ہی جگہ کہ کینا الندہور لیکر چلا پیچھے سے امیر مع لشکر مزار
ابراہیم پر پہونچا لشکر فرا اوتارا اور ان سنا کعبہ مین قحط پڑ گیا امیر نے عرب سے کہا کہ جس بانگو مین کہون
وہ ہی کرنا ای امرین سبکو خلعت رخصت دیکر کہو نگا کہ اپنے اپنے شہر جاؤ پہر ہرگز وہ میری سلامی
نہ آئیں کہ مجھکو محبت آجاتیگی یہ سب کر اب اور امیر کو سمجہا کر چلیے امیر حمزہ کو ملا پایا کہ بیٹا اپنی پہلی نہیں
لگا لگا و تا کہ غیرہ کو جگہ نہ تہی یا امیر حمزہ خلعت پہن کے رخصت لیں کہ مین کہان جاؤن یہ تو مرا گہر ہی عرب
نے کہا کہ مجھے کہنا ہی اب سن جا ہی اکبر یہ کہکر باہر لایا اور کہا بس اگر اب جاتے ہین کہ امیر کے
جان ہی امیر نے اسطرح مجھے حکم دیا ہی اب جاؤن امیر حمزہ رونے لگے تو تمام لوا اپنا لشکر لیکر چلی گئے
بعد علی شاہ تو لوٹ کیا کہ نہ جاؤنگا عرب باہر لایا پہر اندر نہ آنے دیا دم کو یہ بھی کہا الندہور نہ گو کیا
غرض سبکو جدا کیا آخر کو عرب کو بلاکر رخصت کیا یہ بھی فیل لایا امیر نے سمجہایا الندہس کو پہنچے
گیا اب سوائی امیر کے کوئی نہ رہا امیر کو بہی کہا تو بہی جا بیٹے تو توبہ کی دنیا کو ترک کر کے قلندر بنکے قبر پر
بیٹہونگا امیر نے کہا یا امیر آخر بالکل بہی جاتا ہی مین بہی فقیر ہونگا امیر نے سنا اور کہا مین ابہی تمہیں قتل
کر ڈالونگا امیر بہی لاچار ہوا مصر کو چلا گیا اوسوقت امیر نے لباس قلندری پہنا دو مو جیل اونٹہا
لی دو تو قبر دون پر بوا بنا لگے اور قرآن خوان سے صحبت ہوتی تہی اور لشکر مین کوئی باقی نہ رہا اور یہ قبر جا بجا
منتشر ہو گئی نوشیروان نے سنکے بڑا افسوس کیا کہ آخر کیواسطے امیر مہر السر خوانہ ہی ہوا بعد
ہوا اولاد ہو گئی اور تبہ صاحبقران ہوا اور مٹ گیا جب روز ہی بہی ذکر غمگین کی سنا نوشیروان نے
کیا شکر کیجئے اور یہ ذکر سن کیجئے کسواسطے کہ لات کا دین باقی رہا **کامہ فرامرز بن قارن عدی کا**
مقابلہ پر چڑہ آنا امیر کا سنو اور قارن شاہ عدی نے جو مارا گیا تہا اوسکا بیٹا کرسن تہا یعنی فرامرز بن
قارن عدی امیر نے اوسکا ملک اوسی کو دیا لیکن صورت دیکہکے امیر کا اوس کا تہا امیر نے کہا اسکو بہی
قتل کیجیا افعی را کشتن بچہ را نگاہ داشتن امیر نے کہا خواجہ اس سے کوئی کام بد نہیں ہوا اب جو
جوان ہوا اور بہت پاؤن نکالی وہ جو کافر تہی اونہون نے اوسکو ورغلا کے تیر دیا با بچو امیر نے قتل کیا سات
گنج خزانہ لایا تو بہرا لایا فرامرز نے کہا اوسنے مجہسے بڑا کیا نہیں کیا لیکن جب سے سابق کیا دین اسلام سے
پہر گیا لوگون نی کہا کہ پہلا اب اپنا خزانہ تو امیر سے لین یہ راضی ہوا اسکا آخر مین لوگون نے صلاح کی

کہ نوشیروان کو لکھا اسنے پہلے بختک کو لکھا بختک نے بھی اسکی صلاح دی کہ تو عرضی نوشیروانکو کر کہ
مین دعوا صاحبقرانی کرتا ہون اپنی دختر گوہر فروزہ تاجدار مجکو دیدیا تو مین امیر کو کے کسار جا
شہر تیر کرتا ہون چھین دن مین یہ اسمین کوشش کر وہ لکھا فرامرز نے تار ان عدنی نے بھی لکھا نوشیروانکو
اور کہا اب آو مین بلا اپنی ہنسنکو میری یا سات کرنی مین اب شہر لیتا ہون بختک نے نوشیروان سے
کہا اچھا تو بھیا اب فرامرز کیا لکہ ساری کو تو ملاحظہ کرین نہین تو جواب دعوا کریگا وہ ایکو یون ملک دیگا
اب جاوین پہلے شہزادونکو بھیجے فرامرز نے یہ بھی لکھا تہا کہ مین نے تو کوچ کیا اب تبک تو بھی آمین کعبہ کی
طرف آودیگا نوشیروان نے ہرمز و فرامرز او بختیارک کو سات لاکہ لشکر دیکر روانہ کیا اور فرامرز بھی
سات لاکہ سوار لیکر کعبہ مین آیا تہا اب ابراہیمی اہل لشکر او عرب والے سنکے گہبرائی یہ کہا مین کیا
خوف ہے یہ بچا کہا کہ یہ وہ آب بچانے والا ہے اور فرامرز اب روز شکار کو جایا کرتا ہے اور سیر کیا کرتا ہے لوگون
نے کہا کہ یہ جب اسلئے تم آئے ہو حمزہ کو تو مار لین فرامرز نے کہا یون نہین مین سمجھ لونگا اب سوار ہو کے باغ
ابراہیمی جہان مزار بنا دروازہ سبز آباد کیے تہا تو مثل بہشت کے باغ بنا گلبوز پسے او منزالونکو باہر بنا رکہا اور
اب اندر آیا سیر کرتا ہوا اندر مزار کے آیا امیر کو دیکہا کہ ایک قلندر بیٹہا ہے اسنے شہر چہانا اور نہ امیر نے اسکا کاکچ
کہ یہ تو دو برس کا ہنا فرامرز نے کہا حمزہ کو سنا تہا کہ وہ قلندر بنا ہے سو وہ کہان ہے امیر نے کہا بہائی تجکو تو
سے کیا کام ہے پہلے تو اسنے کہا مجھے کام ہے تو بتادے امیر نے کہا بلا سنئے تو فرامرز نے کہا میرے باپ کو اوسنے
قتل کیا ہے اور اسکا تو بدلا چاہتا ہون خوف سے اوسکے گہر سات گئے اوسنے میری بالی ہین مین اوس سے لونگا
جب تو امیر نے کہا حمزہ تو مین ہی ہون اے بہادر گئے کہان مین البتہ میرے بھائی ہین لیکن اوسکو صدمہ ہوا تہا کہ
نے کہا ہی اور وہ سب اپنے گہر گئے مین تو ترک دنیا کر کے بیٹہا ہون اور تو میرا احسان بہول گیا
کہ تجکو میرے ملک دیا اسنے کہا اوسی سبب سے تیری جان بخشی کی لیکن کچھ نہ چھوڑونگا امیر نے کہا اگر میرے
پاس ہوتے تو مین دیتا فرامرز نے کہا مین تجھے ابھی لوٹتا ہے کہکر کوڑا اوٹہا کہ جلد منگوا نہین مار دیگا
بھاد و تکا امیر نے ضبط کیا لا حول پڑہی دلمین کہا کہ اے حمزہ امر سچ کہتا تہا کہ قلندر بہت مشکل ہے
آخر تقانت نکلوانی ہی اور کر وہ امیر نے کہا اے فرامرز مین تجکو لکہے دیتا ہون جس طرف تیرا جی چاہے
جائی کو میرا لازم اور بیٹہے مین اوس سے لیلی فرامرز نے کہا واہ تاثر یا لکہا نقد کون کرے مین تو یہ

لیتا ہون اور یہ کہکر کوڑا امیر کو مارا ستون پر لگ کے دو ہرا ہو کے پہندنا امیر کے لگا اور دوسرا اور اوٹہایا
امیر نے تبسم کیا ہو کے جب وہ زخم پر پڑا اپنا ایک تہپڑ مارا اگر سالار پڑا تو تین سے اوڑ جاتے دو انگلیان
بڑ گئین مگر کہا اب کے نہی کرا بیہوش امیر کو تاسف ہوا کہ یہ مر گیا اب ہو دیکہا کہ آنکہ کہولتا ہے اور بیٹہکر
لیتا ہے امیر نے کہا او فرامرز اوٹہ تلوار او سپر او ٹہا اور جا مین تجکو پہر لکہے دیتا ہون اے فرامرز اوٹہا
لگا کہ گر پڑا کہ مجھے قبضہ ورہا مین نے جانتا تہا اور گئے ہے مجکو نہین جانتا تہا اور اوٹہ کے باہر ہوا کہا جان بچائے
اور سوار ہو کے اپنے خیمہ مین آیا اسنے سہ سنا کہا کہا اسنے کہا یا اولمین کیا او فرامرز اس منہ پر چڑھوا
صاحبقرانی کا کار کے نوشیروانکو بھی بلا بہیجا اور اوسکی دختر بیاہ طلب کیا ہے اب مین کیا کرون ؟
کو ہنگ عم نے کیا عیار اسکا تہا اوس سے یہ ماجرا بیان کیا اوسنے کہا اگر فلان توحمزہ کو مین پکڑ لاؤن
اسنے کہا اچھا عیار سوداگر بنا اور خوان شربت کے مزدور کے سر پر رکہکے باغ ابراہیمی مین آیا امیر کو
مجرا کیا اور وہ خوان رکھ دیا اور کہا مین سوداگر ہون مجکو گمان تہا کہ ہوا آنا تو مہینے مت تلک نہ کہاے اگر
مجکو نفع ہو گا تو نظر دلوا دونگا کعبہ مین حضرت ابراہیم کی سو اب نظر دیتا ہون امیر نے اوسکے
دل کو کیا نظر دی کہا اب لے لیو مین اور سبکو تقسیم کردو مین ایک سب قرآن خوان کو بانٹ
دیا امیر کو بھی زہر دستی اوسنے دی کہا ہی اور وہ تو کہات مین لگا رہا باہر نکل کے اور یہان معہ امیر
سب نے کہا ہی اور بیہوش ہے اندر آیا اور سبکے تو اسنے سر کاٹ ڈالے اور امیر کا پشتارا لیکے چلا گیا
فرامرز پاس لایا سے کو خلل ہوا خواجہ ابو مطلب آئے امیہ کو امر پاس مصر مین بہیجا کہ تو جلد
جا کے امر کو خبر کر دے امیہ شتر پر سوار ہو کے مصر مین آیا امر سوداگر بنا ہوا ناچ دیکھ رہا تہا سامنے
ہزار ہا روپیہ کا مال تماشہ بادہ الا بڑا اچہا شراب چل رہی ہے چنگیز عطر وان پان دان جواہر نگار
رکہے ہین گویا جیسے کوئی بادشاہ ہوتا ہے دن رات عیش و عشرت ہے امیہ کو کون روکے یہ اندر
آیا اور یہ سامان دیکہا امیہ نے کہا تو عیش کر رہا ہے اور وہان فرامرز آیا اور امیر کو پکڑوا منگوایا ؟
نہین معلوم کہ قتل کیا یا قید کیا ہے جو امر نے سنا جتنا اسباب تہا سبکو آگ لگا دی گریبان چاک کیا
ناچنے لگے کوئی مارتا ہوا امر چلا کہ اے حمزہ مین پہلے کہتا تہا کہ تجکو خدا کرے نہ مانا اور یہان فرامرز نے کہا کہ
امیر کو قید شدید کرکے میرے سامنے لاؤ جب امیر آئے فرامرز نے کہا کہ کیونکہ اب تیا اور وہ گیج لا کہ تہین

ٹنے

لوٹنگا امیر نے کہا اب تجھے مین دیتا ہون اور اسکو ہرگز نہ دونگا فرامرز نے کہا گنج بیرے مینے معاف کئے تو لات
کو سجدہ کر امیر نے کہا او کمینے لات پر اور تجھ پر لاکھ لعنت ہے لوگون نے کہا اب اسکو قتل
کرین یہ خیال کئے گا فرامرز نے کہا مین جانتا ہون کہ شہزادہ آئین کہ اسمین ایک حقے کی ایکطرف سے آواز
آئی یہ سب گبھرا کے دیکھنے لگے پر تو دو تین حقے کوئی آسمان پر بیٹھے اور روشنی اور خوشبو کوئی دالے نے پائین آواز
ایک پر آواز آئی کہ ای فرامرز منم بابوس بزرگوار نایب لات اعلا و منات معلا مجکو تیری پاس بھجا ہے
تجھ پر بڑی عنایت ہے یا مجکو کہا ہے کہ جاکے اوسکو صاحبقران کر دے فرامرز اور سب اپنی اپنی جگہ سے
اوٹھے سجدے کرنے لگے اور کہا ای نایب اپنی زیارت بھی کرواو امیر نے پیرہن آدم کا پہنا اور سر گندہ کیا
جواہر نصب اپنی کا نہ رہا پر کہا کلیم کو اوتار لیا سب نے دیکھا ایک نورانی صورت زرد جبہ کیا
جہل جہل کرتا ہے فرامرز تو کہو دیر اقدمو فرنگ راغب بر بیٹھا یا امیر نے کہا اوس لات نے مجکو بھیجا ہے
کہ اوسکو سمجھانا کہ مینے تو شیر والکا یہ مرتبہ کیا اور ہم جایا کرتے ہیں اوسکے بیان نچو تک شیطان ہے
اور بیٹے ور غلانا کہ یہ ساربان زادہ ہے بابوس بزرگوار نہین لات خفا ہوا مجکو بلا لیا اوس روز سے
تمام شہر چھین گئے امیر نے دختر لی ابی خراب ہوا اب امیر کو برپا کیا اسنے پیرے محبت میوہ او بیٹے کی اختیار کی
اور یکو بھول گیا اور فقیر ہوا تو حکم دیا کہ اسکو قتل کر فرامرز تو خوش ہی کہا اعتقاد ہوا کہ پھر پا سے
بعد گھڑی یا پہر کے جبہ کا رنگ سبز ہو گیا پھر سرخ ہو گیا پھر تو سب سجدہ کرنے لگے کہ یا لات و منات
کے نایب برحق ہین امیر نے کہا اور حکم کیا ہے یا اور تجھے بہت خوش ہو یا کہا ہے یا کہ اسکی عمر دو سو برس کی
اور دو تو میری پاس آ فرامرز تخت سے اوتر آیا امیر نے کہا اور آ جب قریب آیا اوسنے تو سر جھکایا امیر نے دو ہی سم
جھاڑ سے تا جو فرنگ ایک بت بن گیا فرامرز نے کہا ای تم امیر نے کہا تو بڑا غضب دس برس اور
کم ہوگئے ولین اسنے کہا خیر دس برس کم مین جیونگا پھر تو امیر نے سبکو سم دو دو تین تین ایسے ملے یا
کہ لہولہان ہوگئے ایک فرانس فرامرز کے داداکے وقت کا تہا اوسکی بھی صفارش فرامرز نے کی کہ
اسکی بھی عمر بڑا دیجئے امیر نے اوسکو جو سم لگایا ضعیف تو تہا اوسکی تو جان پر بنی اوسنے کہا اسیطرح
زندگی سے مین درگذرا اب امیر نے چاہا کہ انکو تبرک کہلاون یا شراب پلاون کہ لوگون نے آکر کہا کہ
ہرمز اور فرامرز اور مختیارک دروازہ تک آپہونچے امیر نے کہا امیر سب ہوئی جنمی مین آکر کہا امیر نہین معلوم کیا نما یا

مقدر

مقدر مین عرصہ تہا کہ دو گہڑی ابہی نہ آوین تو مین نکلوں جانا امیر نے فرامرز سے کہا او ہم رخصت ہوتے مین
تمہارا دل اوطرف مسروف ہے لیکن اعتقاد کو سست نکرنا امیر تو کلیم اوڑھ کے غایب فرامرز اور میران
ہوا اور دروازہ تک گیا فرامرز اور ہرمز کو حیرت ہلکی رنج کہ یہ ہمارے پاپی کو کوس پر بابا کو کس نے آیا
اسکو ایسا فرور ہے یا فرامرز مین قارن نے مجرا کیا اور کہا امیر اتصور نہین کام ایسا ہنا کہ جسمین مجکو
مہلت نملی کہ اسمین مختیارک نے مجرا کیا فرامرز نے مونہ پھیر لیا اب تو اسنے صلوات پڑہی اب جلا کر
سلام کرتا ہے یہ مونہ پھیر لیتا ہے اور شہزادہ نے کہا اب اسکو منع کرین ہرمز نے کہا یہ مونہ پر کہا جتا ہے
فرامرز نے کہا یہ تو شیطان ہے اب چلین تو مین کہون فرامرز نے سارے حقیقت امیر کی بیان کی مختیارک
تو ناچار اور کہنے لگا کہ واہ مرشد کامل پہلے ہی اگر رنگ جاتا اور مجکو خارج کیا مختیارک اور ہرمز نے پہر تو اوسی وقت
امیر کے بیان کئے اور کہا غنیمت جانو کہ ہم آ گئے نہین تو امیر کو لیے جاتا تکو مار ڈالتا فرامرز نے کہا مین امیر کو قتل کرتا
ہون اگلی راہ دیکہ لے تہا مختیارک نے کہا ہرگز انکو قتل نکرنا پہلے امیر کو پکڑ کے قتل کیو پہر امیر کو نہین تو امیر سبکو
مار ڈالیگا اور مختیارک نے کاغذ لکہا تو مشکلے بطور مقابین لکہا اور فرامرز کو بتایا کہ اسطرح امیر کو لکہو اب امیر
رونے لگا اور امیر کو مقابین پر چڑہایا کر خندق نیچے عیار و نکا پہرا امیر یہ دیکھکے حکیم پر تہیہ پاس آیا خبر سے
کہا اوسنے خبر کی اندر آیا سلام کیا اور تمام حال امیر کا بیان کیا اور کہا اب دیکھین کہ کیونکر امیر کی رہائی ہو
نزجیل مین وہ نہین آتی نہین تو مین لی آتا حکیم صاحب نے زائچہ دیکھکے کہا ای امیر تو مینے یون تو تیری نوبت
ساعت بعد رہائی ہوگی او سیر کے سب سردار یہ جمع ہون اور تیری یار بیان مین ہو وہ کہین کس واسطے کہ خدا
کو پر اپنگا کہ امیر ہماری یا واسطے تو فقیر ہو الاولوکی ایسے محبت ہوئی جسطرح انت الکہ ہا تہا اور شہارہ برس سا
قاف مین رہا ہے یا امیر میران ہوا کہ مین کیونکر سبکو ایک جگہ جمع کرون کہان کہان جاون امیر نے رقعہ تو
لکہوائی اور باہر نکلا کہ بیان مین ایک خشت خاک نکالی اور جو اوسمین جو جو تہا پہر امیر پاس آیا کہ انکو تو پیدا
کجیے کہلاون رات کو چکر ہی پر شراب کے مٹیے اور نمکین لادین اب جو بیدار ہتا روشنی ہو سات ایک
تنگ ہے نے اوسنگ کیطرف نگہبان بنا اوسکے پاس آیا سلام کیا اور کہا فرامرز نے یہ شراب بھی بہیجی
اچھی طرح جوگی دیتا ہے یہ جو پی پی پی بیہوش ہوگئی امیر نے سبکا سر کاٹا اور امیر کے پاس آیا تجہ ہی خبر
لیتا اور رو دیا اور کہا کچھ کہا ای امیر کو آنسو رہ بلایا سارا حال ہرمز کے پاس جانیکا بیان کیا امیر نے

کہا جو مزے ہیر ونگار و عیفت میں مجھ سے خطا ہوئی امیر نے کہا ہی امیر نکل جا کہ اسمین کو بنگ عدنی
طلا یا ہوا یا سبکو سر کٹا دیکھا اور جو نگاہ کی امر کو دیکھا سبھون نے اگر گیرا امیر نے کہا خواجہ بزرجمہر
امیر نے کہا میں چلا جاؤنگا اگر کوئی تمکو بھی لیجلون امیر نے سنا نا اسنے لاٹھی میں کمیلے باندھی اور سبکو ہنکایا
اور بنگ عدنی وہ تو اوسپر آئی امر دوسری طرف کو دوڑ پہ پہت اگر کو بنگ کی دہب لگائی یا لگنیز کی ایک گیا
کو بنگ امر کے پیچھے چلا امر نکل گیا راہ تنگ تہا بل کیا ای جب قلعے میں پہلوان عادی تخت پر بیٹھا تہا
امر کو دیکہکے اوٹھا اور کہا خواجہ خیر تو ہی امیر کیسے ہین امر نے کہا یہ رقعہ بھی اسمین سارا حال امر کا
لکہا ہی دیکہ عادی نے لی وہ لیا اور پڑھنے لگا امر تو چلا دیا عادی نے جو پڑہا لکہا ہی کہ فرامرز نے قارن
نے امیر کو عقابین پر چڑہایا ہی حکیم صاحب نے کہا ہی کہ جب سب سردار جمع ہونگے تو میتھے میں امیر
کی رہائی ہوگی تو اہی تمین دریا نے آب الکہ پر جلد ہو پہنچا عادی اسکے بیتاب ہوا اور اوٹھ کھڑا
ہوا کہا امر کہاں ہی لوگون نے کہا وہ تو چلی گئی عادی نے اوسیوقت کوچ کیا معہ لشکر امر ہوا یا
نیستان میں خسرو نیستانی نے امر کو مجرا کیا اور گہر لیگیا اسکو بھی وہ رقعہ دیا یہہ تو رونے لگا اور
امر کو بہت سا کہا کوئی دم تہرے امر تو چلا گیا اسنے بھی اوسیوقت کوچ کیا معہ لشکر غرض امر عیار
گذرستان میں آیا فضل گذرستانی کو رقعہ دیکر سلسال شاہ بیزد کیو رقعہ دیا جتنا کہ سارے ہفت
ملک تہے پہر کر منقال شاہ اور ریحان شاہ تیغ مغربی کو اگر رقعہ دیا اب تسنے سناوہ چلا امر وہان
سے جو برا جمشید شاہ طالب الحربی کو دیکر مندویل مہلیل جنگ عراقی کو دیکہ جو تہی اون لشکر
فرامرز میں آیا کہ جل کے امیر کو بھی تو کہا نا کہلا دون الی امر سنگل تو یہی ہی کہ سبکو خبر کرتا اور امر کو
کہا نا کہلا نا اب جو یہاں آیا یہان وہ فرق کیا ہی فرامرز نے کو بنگ عدنی کو بلا کر بہت شور
کیا اور کہا اوحر امرزادی یا اس موہنہ پر دعوا مہتری کا کرتا ہی صد افسون تونے کیز الی اور امر کو
ذلیل کر گیا تو اسنے ایک خندق اور کہدوائی بلکہ تیسری خندق کہا ہی تیار کیا ہی اور جو کی
پہرا بہت سا کر دعقابین لے گیا اور بختیارک کو کہا کہ ابی حکم تمہارا کوئی نہ آسکے نہ جاسکے امر
نے لاکہہ لاکہہ حکمت کی عیاریان سو جا امیر تک نجا سکا اور بختیارک نے اپنے خواص کو کہا
کہ اگر تم میرا خیمہ کے گرد اشتہ پہر بیٹھے رہو تو وہ بھی اسمین ملے بیٹھے ہین اور سیر بھی بختیارک کا شامل

سے پر جال تو یا کہ تین گھڑی سے لگا ہو تو اندر او رکبھو باہر آتا ہی اور امر بھی پیرتے پیرتے سو گیا کہ بختیارک کے پاس
جلوہ امر خیمہ کی پاس آیا دیکہا کہ یہ سب جاگتے ہین اور بختیارک کو جب کسطرح چین نہ پڑا خیمہ سے
بیٹھے کہ وہ جو پونچی دو سو بت جواہر نگار تہی اونکو نکالا اور ایک مرصع کی محل کہا سائی کی اور اوسپر فرش اوسپر
وہ بت بہی اور روشنی زیادہ کی خوشبو میں کر دین اور سجدہ کرنے لگا اور دعا مانگنے لگا کہ ای لات
منات جو تم بہونا لو تم لو تا اسیر کیا کہا ہر انزات سخن گو یعقیانی زمین تم آج تم سب مجکو جا لو
اوسپر بہی دال اسکا کہانا جاتا تہا اور امر خیمہ میں اسطرح سبکی نگاہ بچا کے آیا کہ قریب جینک سے نگاہ نکل جا
بیٹہا کہ سب ہوا لی اور اگر یہ ہوا وہ ہیڑ اپنا اسپر سوار ہوا بختیارک کا موت نکل پڑا اور کہنے لگا کہ میں تو
غلام ہون پہلے میری جان نکلی جاتی تہی جو کچہہ فرماؤ میں حاضر ہون امر نے اوتری اور کہا کہ مجی بلا
بھی تمہاری دیکھیے کو جاتا ہنا کس واسطے کہ تم ہمارے بڑی دوست ہو یہہ لگا گرگونے امر نے کہا تم
ڈرو نہین ای ملک بھی تم تو کہتے ہی کہ میں اور میرا باپ مسلمان ہین اور یہہ بتونکو سجدہ کرتے ہو بختیارک
نے کہا میں تو سجدہ نہین کر تا لیکہ نکالا ہی کہ ان سبکو توڑ ڈالون امر نے کہا اب کا ہیکو توڑ مین مجکو
تمہارا یا آنکہ تم سجدہ کرو گے یہہ کہکر سب بت لئے اپنی نظر زنبیل کی جان اسکی نکل گئی امر نے کہا
کیون ملک یہی امر تیرہ میں بختیارک نے کہا کہ میرا یہی ایمان تہا جو کچہہ کہا اس فرامرز نے کہا بڑا
حرامزادہ ہی امیر کا تو وہ احسان بہول گیا اور میرا اسمین کچہہ بس نہین امر نے کہا ان میں جانتا ہون
جس شکل جو صرف مرزا گی یا نی ایک ملک کو قتل کر دیکہا میرا اسکا موت نکل پڑا کہ امر نے کہا سنکے کہا
اسنے کہا میرا کچہہ قصور نہین امر نے کہا خیر اب وہ کرو کہ امیر کو کہا نا پہونچے تو میری ساتھ چل یہہ لگا
بیس منٹ کہ امر نے خنجر نکالا کہ بس چلی اور خبردار کسی سے اشارہ مکر تا کہ یہہ امر بھی نہین تمکو
مار ڈالونگا اور یہہ سمجھ لونگا بختیارک لاچار چلا باہر جو آیا لوگون نے کہا آپ کہاں جاتی ہین اسنے کہا
لشکر میں انہون نے کہا سوار ہو جئی اور یہہ کون ہی اسنے کہا کوئی نہین تمکو کیا میرا ہمراز دیا پر جیا میں
ہو گئی کیا طاقت جو اور کچہہ اشارہ کرے بلکہ اونکو منع کیا کہ دور رہو اور امر کو لیکر چلا راہ میں ایک نے اگر کہا
واہ سبحان اللہ بیٹے بہی جانا امر تو گہبرایا کہ یہہ کون ہی دیکہے تو مہتر قران قران نے کہا استاد کہان چلی امر نے
کہا بیٹا امیر کو کہانا پہونچانے قران نے کہا استاد میں دن گئے ہین امیر کو کہانا پہونچا یا اور اب بہی لگا تا ہون لیکن آج

کوئی حکمت نہیں اور یہ عیاری ہی ایکے واسطے ختم ہی امر نے کہا بیٹا دوسری طرف تم ہو اور عمرو اب
وہاں آئی جہاں سب بیٹھے تھے عمر نے بختیارک کو دیکھکر سب اور بھی سلام کیا اور کہا اب آسمان
کہاں آئی اس نے کہا واسطے دیکھنے کے دیکھوں تم ہشیار ہو اونہوں نی کہا ملک جی یہ کون ہیں اسنے کہا
کوئی نہیں جانا کہ کوئی اسکیا تو کرجا کر سوگا امر نے کہا جلدی شراب منگواو بختیارک نے شراب منگائی
امر نے کہا ان سبکو بیہوشی ملادی بختیارک نے کہا کہ ہم سب ہوم تمہاری واسطے شراب لائی
ہیں وہ سب خوش ہوئی سلام کرنے لگے اور شراب پی سب نے جب بیہوش ہوئی امر نے خنجر کھینچ
کے بختیارک کے ہات میں دیا کہ عجب میں کہا کہ ہلاکے اون تو سب کے سر کاٹ رکھنا بختیارک کی جان
نکل گئی ہات باندھی لگا کہ میر ابو سعید کی مجھے کہانے جائینگے امر نے قران سے کہا بیٹا قسمت تمہاری تامل کرنے
اسکو مارڈالنا امر تو جست کرکے نجری پر آیا اور سارا احوال سف ملک بیان کیا اور بختیارک کو لا کر بیان.
کہا کہ بیٹا امیر کو بلا لاو اور یہاں قران نی بعد انکا سر کاٹ آخر لاچار ہوا کہ اگر تامل کروں تو میری جان
جائیگی اسی بختیارک جان ہی کو یہاں نی انکھوں کو تو بند کیا سر کاٹنے لگا جب زرا بھی روکا اور سے قران نے
جوتی دو تین ماری یا ای کرکے رہ گیا اور پھر سر کاٹنے لگا سعد اسکا سر کاٹ ڈالی کہ اسمین کو بنگ طلایا پر کاہو چکا
اور قران امر کو پکارا یا او دستان کو بنگ نامی امر نے کہا بیٹا تو چلا جا میں آتا ہوں قران نی کہا بہت خوب کہا
امر نے سر کی قسمیں ہیں جب تو قران چلا گیا اور کو بنگ آئے دیکھے ملک جی نے سر کاٹی پکارا الی ملک جی خوب
اپنی سر کاٹے بختیارک نے کہا میں کیا کروں ابھی وہ نظر کر رہ گئے ہیں کہ ایک عیار نی کہا او ستاد او بیہوش دیکھو
کو بنگ مجمع دیکھے امر نجری پر ہی اسنے کہا او ساربان زادی اب کب تجکو جانے دیتا ہوں امیر ہی پکڑ لیے
اور کہا امی امر تو نجا لگیا اسنے کہا یا امیر یہ کیا کر رہا میں چلا جاوں نگا امر نے کہا او گیدی تو ذلیل نہیں ہوا
تو میرا کیا کر لیگا اسنے کہا بیلا دیکھوں کیونکر جاتا ہی تیری ارکت مجکو معلوم ہی لوگوں نے اسے گھیر لیا کہ پکڑ لو
چلے بہنے تم ہرگز نہ دو شاعب کو بیگات اسکو پکڑ لینگے اور میری سوگات تو سیلے کو درپیہ جانیں ہیں کہ وہ
ہی کلی کا پتلا ہی یہ سو بجکر امر کو بنگ نے کہا امر یہ ہو خبر دار رہ جا اور ہی نہیں بلا جب امر نکل گیا
او پکارا امر نشاہ عیاران عیار او گیدی میں جاتا ہوں تم سے ہو عیار ہی کو بنگ دوڑے امر کی آتا ہی نکل گیا
اور ہو ذلیل ہو اور خبر فرامرز کو ہوئی کہ بختیارک نے اپنی سر کاٹے اور آج امر ہر کہلا گیا فرامرز بختیارک پر خفا ہوا

اور کہا

اور کہا بجواب اسکی میری امیر اور رفیق ماری اسکو قتل کرونگا یہ خفا ہو بیٹا تب بختیارک کے لیے خفا ہوا بختیارک نے
غلامی حقیقت بیان کی کہ میں کیا کروں پھر کو بنگ کو دیکھ کر کہا اب ضرور تجکو قتل کرونگا نہیں تو
امر کو پکڑ لا اسنے کہا ایک یہ بھی ہو نگا پھر اپنی خندق اور گرد والی زیادہ بند و بست کیا اور امر چودہ دن دیکھ کر تا
پہلوان عادی اور سیف ملک سردار معہ لشکر سب آئی میں عادی نی امیر کو عقابین پر دیکھا اب
رونے لگے امر نے کہا ہم جا امیر کو چھڑا لاتی ہیں امر نے منع کیا کہ ابھی جلدی نکرو اور امر خواجہ عطاب پاس
آیا اور کہا اب تخت پر پڑ نہیں تکلیف یہ پایا سر خوبی میں اونہوں نی شمار اور فرامرز کو بھی خبر ہوئی بختیارک نے
کہا بہ غضب ہوا جو ہوں امر یہاں آگیا اک کہا بختیارک نی فرامرز سے کہا ابھی تو بیکار میں جسطرح تیر ایک
ٹوٹ جاتا ہی جب ترکش میں زیادہ ہوں پھر نہیں ٹوٹ سکتی انکا کام تمام کرو فرامرز نی نقارہ جنگ بجوایا
عادی کا فرامرز کا سامنا ہوا عادی نی نقش ہو امیر تو خسرو اور فضل اور شقال اور ریحان وغیرہ فرامرز کی
ہات سے زخمی ہوئی دونوں لشکر میں جنگ مغلوبہ شروع ہوئی عادی اور سرداروں نی بہت ساچاہا
کہ امیر تک اپنی تئین پہونچا میں گنجینہ کا بنی لگ گئی ہزاروں ادمی کچی ماری گئی ان کا قحط حال ہوا امر و عادی نے
سنا کہ گودی کی تئین اور مقبل جانب کش ہزاروں سب آیا اور تیر کی جو وہ جھاڑ کرنی شروع کی کل لشکر فرامرز سب تباہ ہوا
وہ جو امر یا نے تھی رک گئی ایک ایک تیر میں تین تین جیمہ کوئی فرامرز نے اپنی تئین ہیٹ لیا کہ بنی یا امر لڑائی
بگڑگئی اسکی یہاں الاسن زنگی غلام ہناوہ بھی تیرون دراز ہنا او سنے اکر مقبل کے لوگوں نکالا امیر لوگ لشکر
سارا نکالا اب برابر کی لڑائی ہو گئی اسمین شام ہو گئی طبل آسائش بجا سب پھری امر نے زخمی کو
تنگھیدا والی خواجہ پاس پہرا آیا اور منتیں کمین بزرگ کعبہ نی یہی سمجھا یا نیسر کیا امر تیرہ میں ابو عطاب نے مانا
امر نے تخت پر اکو بٹھا یا اور آپ اندوس میں کرب پاس آیا اور سارا احوال بیان کیا کرب تو آمر سے
لپٹ گیا اور کہا اب کہا کھاوں میں امر نے کہا فاک کھاون امیر فاقی سے ہونگی امر نے ایک مرغ کا کہا
اور شیر مال امیر کے واسطے لی لی اور گھر تھوڑا اسا آب کہا یا جائے وقت کرب نی دس ہزار تومان امر کو
دی امر نے لی اور چلا گیا اد ان میں قلعہ یہ چھینی کیا یہ چھینی کو خبر کی وانسے ابو لامین طوق گسو ہراں اور
وانسے یونان میں آیا امر تو شہر میں نہ تھا سب سے کرب کی جلا امیر فرقا ریگستان میں آیا امیر فرقاری
دریا میں مچھلیکے شکار کو گیا تھا امر وہاں آیا کنارے کی گیلی ریت تو تھی امر کے ہاتھ سے رفعہ گر پڑا اور آپ گنگا

اب ملکہ ہو گیا حرف مٹ گیا امر رقعہ لیکر چلا گیا اور اپنے رقعہ پر اب ملکہ کو کوچ کیا پہر وہ امر روم مین آیا سلطانہ
سعد عالم شاہ اور سبکو خبر کر کے لندہور پاس آیا لندہور نے اونکا پلنگ اٹہا لیا اور کہا کہ ملا یا امر نے کہا [illegible]
کسی نے میری بات سنی ہو نہ ہی یہ خبر دی ہی واسطے بات ہی امر کو کہا کہ بلایا [illegible] پاس بزرگ [illegible]
جب سے ملا لندہور نے کہا امر نے لیے اور وانے کعبہ مین آیا عادی یا او سب حال بیان کیا اور نکل کے
چلا کہ امیر کو کہا کہ ملا اون سرداروں نے امر سے کہا تا کہ جب امیر نے کہا [illegible]
تو ہمکو منع کرتا ہی کہ تم ہمراہی نہ جاؤ سب جمع ہو لین خیر اگر نہیں جاتی ہی تو کہا [illegible]
[illegible]
امر نے قسم کہائی اور چلا [illegible] جیسے سانپ کی چال چپتا لگتا خندق پر پہونچا اور [illegible]
سر بنا کے نکلا لوگون نے دیکہا تیر مارا [illegible] خندق پر پہنچا اور تب [illegible] جب کہ سب خندق [illegible]
تلوار نیزی لگانی لگے اور [illegible] جانب مین امر نے [illegible] باہر نکالا دیکہا [illegible]
ہوا لکٹ نے کہا یا اوستاد وہ کون ہی دیکہین کہ امر [illegible] امیر کو کہا [illegible] پاس سے [illegible]
کہولا اور باتین کین امیر نے کہا بس ای امر اب چلو کہ اسمین سب نے گیر لیا امر نے کونگ [illegible]
اور کہا [illegible] کونگ نے کہا اوسار بان زادی کہان جاتی ہی [illegible]
اور اکطرف [illegible] امر کو [illegible] پکارا [illegible] امر کو ننگ [illegible]
امر [illegible] کونگ بہی چلا گیا آخر امر [illegible] بازی [illegible] خوب ہوئی [illegible]
پہر امر پہر [illegible] لگے ایک ضرب امر نے کونگ کے مونہہ پر ماری بیہوش ہو کے کونگ گرا امر نے اوسکو [illegible]
صورت اوسکی بنایا اور آپ اوسکی صورت بنا [illegible] لگا کے فرامرز کی طرف [illegible] لشکروں نے دیکہا
کہا یا اوستاد پکڑ لائی اپنے کہا ہان [illegible] آج [illegible] بات لگے اور [illegible] دیکہا [illegible]
اوسنے یہ ماری آفرین [illegible] اوسکو پکڑ اور یہ خبر فرامرز کو ہوئی کہ آج امر پکڑا گیا [illegible]
گیا ہی سو اب امر کو پکڑ کر لاتا ہی بختیارک اور [illegible] فرامرز کو نہایت خوشی ہوئی اور کہا جلد لاؤ [illegible]
اسمین میان کونگ [illegible] ہو نچا اور کہا ای بادشاہ آج مینے [illegible] انعام [illegible] کو پکڑ لایا فرامرز نے
بہت سا انعام اور خلعت دیا فرامرز نے کہا اسکو ہوش مین لاؤ کونگ [illegible]

خوف الٰہی سے یہ بڑا مکار ہی ایسا نہین کہ کہین کہی کہ مین کونگ ہون اور یہ امر ہی تو میری جان مفت
جاتی ہی فرامرز نے کہا [illegible] بختیارک کا [illegible] تب نکالا امر اوسکو [illegible]
اوسنے جو یہ حال دیکہا حیران ہوا کہ میری صورت بنا او پکڑا ہی اور یہ نہین معلوم کہ مین امر بنا ہون کونگ
پکار اوٹہا [illegible] مین کونگ ہون امر نے کہا [illegible] یہ کہکر امر نے ایک جوتی ماری او کہا اوسار
بان زادی تو امر نہین ہی اب [illegible] مکاری کرتا ہی [illegible] مین آیا ہو کونگ لگا
چیخنے اور غل مچایا اور بختیارک سے کہا [illegible] ہوا اور کونگ نے فرامرز کو [illegible]
[illegible] بختیارک نے کہا کہ ای فرامرز [illegible] جب تو امر [illegible] فرامرز سے کہا مجہکو بہی
[illegible] اب کمان لاؤ [illegible] اوسنے کمان لگا دیا امر نے کہا [illegible] شاہ
عیاران عیار [illegible] ایوان مین بختیارک نے کہا یہ پکڑا [illegible] حاضر ہے
امر نے کہا [illegible] اور غل ہوا کہ لینا جانے نہ [illegible] لوگون نے [illegible] تلوار چلنے لگی [illegible] جب
کی دروازہ [illegible] دروازہ سے باہر آیا جب امر نکل گیا فرامرز
گیا [illegible] نہایت خوف امر ہوا اور [illegible] کونگ کو [illegible] کہا
[illegible] معاف کرنا فرامرز [illegible] نقارہ طبل جنگ بجوایا اور امر اپنی لشکر مین آیا سب سے
حال بیان کیا [illegible] امیر کو کہا [illegible] کونگ کو [illegible] طبل جنگ بجا اور
بختیارک نے فرامرز کو [illegible] کہا کہ [illegible] شبخون ماریں تو [illegible] تمام ہو فرامرز بہی راضی ہوا
اور سبکو حکم دیا کہ [illegible] تیار رہین [illegible] معلوم کیا اور [illegible] کہا کہ آج شبخون
آویگا امر نے [illegible] تعریف کی کہ [illegible] امر نے [illegible] خالی کر دو اور
سبکو [illegible] شبخون [illegible] اور
اون لوگون نے [illegible] ہوشیار باش کی صدا دی فرامرز نے [illegible] تلوار [illegible]
اپنی جان [illegible] سبکو قتل کیا اور امر نے کہا [illegible] سرداروں نے کہا [illegible]
مارین [illegible] امیر کو [illegible] قتل کیا اور لوگ بہاگ گے
او جا کر فرامرز کو خبر دی کہ [illegible] مسلمان [illegible] سبکو قتل کر دیا [illegible] فرامرز نے کہا کہ

اگلی لاشیں تو اوٹھا لاؤ کہ سر کاٹ کے لیجاؤں اندر جو خیمہ میں دیکھیں کوئی نہیں اور سیج میں بڑا ادا
امیر نے سب سے کہا کہ اب بس جلد وہاں بھی نکل آیا ہی اور وہ بہر لگا ہی امیر کی مقسوم میں لڑائی نہیں غرض کہ
امیر نے بہت سا سمجھا کر پہر انکو کئی کوس اور جو جو سے کہ وہ بہ تو اپنی خیمہ میں آئی اور فرامرز لیل نہار ہوا دیکھا
کہ یہاں سے بھی قتل کر کے سب چلے گئے اپنے پہر جانیکا ارادہ کیا بختیارک نے منع کیا لاچار اپنی خیمہ میں آیا
بختیارک سے کہا کہ تو نے میری لڑائی میں بہا لگایا اور کچھ بات نہ آیا آنا امیر اور میگوشہ جشنوں کا
اور سر بارگاہ ابو مطلب کو اوٹھا لینا کہ اسمیں فرامرز کو خبر آئی کہ دو جشنین آتی ہیں کہ اسمیں ... اہل
بارگاہ ہوئیں امیر ابتحاذ ہر زنگی کی اور میگوشہ جشن اور زنگی کی آئیں اور آکر لکل پر بیٹھیں ... اور انکی امیر نے
قتل کیا تہا انہوں نے سنا کہ امیر کو فرامرز نے قید کیا ہی انکو بہی دعوا شجاعت کا ہی امیر سے عوض لیجئے
آئیں فرامرز نے سنا اور امیر انہایت حسین تہی جسنے دیکہا وہ فریفتہ ہو گیا معہ بختیارک اور جو جو امیر
اور فرامرز بن قارن کو جو جو عشق کا لگا ہجلک گیا اور انکی بڑی عزت اور خاطر کی گئی اور کہا انکو
جیسے یہاں آئی ہیں واسطے لڑنے کے امیر نے فرامرز سے کہا کہ امیر کو بلاؤ میں بہی انکو ہوں فرامرز نے بختیارک
کیطرف دیکہا اسنے کہا کیا مضایقہ فرامرز تو مرا ہوا اسنا حکم کیا کہ امیر کا پنجرا اوتار لاؤ اسیطرح امیر کو معہ پنجرے
اوتار لاؤ اور بارگاہ میں لائی امیر انی جو دیکہا عاشق ہو گئی انکو تو بہی برابر امیر کی آئی ہی جسکے سبب امیر سے کہا
کہیں تو واسطے تمہاری قتل کے آئی تہی اب تجکو دیکہکے تجکو ترس آیا اگر مجکو قبول کرو اور ... کو سجدہ
کرو تو میں تجکو چہڑا دیتی ہوں امیر نے کہا او حرامزادی رانڈ قحبہ لا کہ لعنت لات پر اور تیرے ... تجکو
تہو کو بہی نہیں امیرانہ خفا ہوئی اور کہنے لگی کہ ارے مچہ تو بہی کہ مجہ سے کہا تو نے غلط سمجہا کہ کہا اور مجکو
ذلیل کیا اور لات کو لعنت کی اب تو واجب القتل ہوا جلاد کو بلاؤ اسکو قتل کر ڈالو اور یہ کہا
ای فرامرز میں اسکو اب قتل کرونگی ... کہول دو فرامرز تو چپ ہوا بختیارک نے دیکہا کہ اسنے
دروازہ پنجرے کا کہولا اور تلوار کہینچی کہ امیر کو قتل کری بختیارک اوٹھا اور امیرا سے کہا ہرگز اسکو قتل مت کر
بڑی قباحت ہو گی اور تو تو دعوا شجاعت کا کرکے آئی تہی ایسی بہروسے کہ قیدی کو قتل کروں چاہتی
کہ سر میدان سرداروں کا مقابلہ کر امیر انی کہا تو اچہا میں ابہی بادشاہ کو ... ہوں فرامرز نے کہا
طبل جنگ نہ بجواتا ہوں کل لڑنا امیر انے قسم کہائی کہ میں ابہی ... ہوں بختیارک نے کہا

یہ البتہ شجاعت ہی فرامرز کی تو جان نکل گئی بختیارک سے کہا ارے جب ایسا ہو تو مسلمانوں
میں بہتسا ہی عورت کو کوئی گلے لگالی لگا بختیارک نے کہا تو کچھ کل شہوت نہیں بسبب قید ہونے امیر کے
اور میں کہتا ہوں کہ تو جاوہ تو آپ عاشق ہی فرامرز نے بات مانی امیر انی نہانا اور چلی گہوڑے پر سوار ہو کے
لشکر امیر میں آئی لوگوں نے جانا کہ کوئی عورت ہی کچہ کام کو آئی ہی امیر ادروازہ بارگاہ پر پہونچی چوبدار نے
سردار دیکہ ... کہ کچہ کہی کہی امیر امعدی کرنا چہرہ چوبدار دوڑی ... امیرانے سنا اور چلی آئی جب
سامنے پہونچی خواجہ ابو مطلب تخت پر بیٹہی تہی اسوار دو نکلوں پر جا کہ پہر پکار نے اس کی ہوگئی یہہ کیا جانیں
کہ آج کل ایسا ستارہ گردش میں ہی کہ ایک عورت سے ایسی ذلت ہوگی امیر انے بہت ... اور تیرا
اور دو ضرب خواجہ کی کمر میں لات ڈال کے اوٹہا لیا جا بجا سپہر پر تو سب اپنے ... ارے جہوڑ دی
امیرانی تلوار کہینچی جسنے ارادہ نزدیک آنیکا کیا جا بجا سپہر خواجہ کو سامنے کیا اب ... لاچار ہوئی اور پہر
دروازے تک آئی اور کہا آج تو میں انکو چہوڑ جاتی ہوں کل پہر انکے بہن سے انکو لیجاؤنگی اور خواجہ کو
چہوڑ دیا اور آپ پہر سوار ہوئی اور چلی اور ان سے کہنے لگی کہ جو تمکو کیا قتل کریں وہ کہنی لگی کہ جب تک
خواجہ میری قابو میں رہی کچہ نہ ہو سکا اور اب تمنے عورت کو مار لو کیا کام کیا یہ سمجہ کر سب گئے اور امیرا
نکل کے اپنی لشکر میں آئی فرامرز تو خوش ہوا اور ... سپہر سے جکہا نہ کہ امیرا نے یہ کام کیا بختیارک
نے بہت تعریف کی اور فرامرز نے ... قسمیں دیں کہ اب ایسا کام نکرنا میں طبل جنگ بجواتا ہوں تم میدان
میں لڑو غرض طبل جنگ بجوا دیا اور صبح کو دونوں لشکر میدان میں آئی خواجہ کو تخت پر بٹہایا اور جو جو تخت پر
کہ اسمیں امیرا نکلی اور پکاری اور سے محمود شاہ اسکو نے نکلا خواجہ سے رخصت مانگی خواجہ نے کہا
میں کیا جانوں تم جانو محمود شاہ میدان میں آیا ہمکنار ہوا اور کہا ای امیرا یہی ستارہ کی گردش ہی
نہیں تو بکواس زبان ... عورت سے لڑنا ہمارا نہیں ... الی رات کو ... نکلے لب سے لب ...
امیر اخفا ہوئی اور نیزہ مارا جو وہ ... طعن ... امیرانے نیزہ ہوائی کیا محمود شاہ کو بڑی خفت ہوئی
تلوار امیرا کو ماری امیرانے تلوار سپر پر روکی اور ایک تلوار امیرا نے ماری سپر کو کاٹ کے خود کو کاٹا اور
جار آئینہ کو ... سر کو ... اوستادانہ ماری تو دو ہوں تلوار تو نکل گئی جار آئینہ بچ گئی ... خواجہ نے
محمود شاہ کو لیے آؤ کہ پھر دیکہا ایک عورت سے زخمی ہوا بعد منصور شاہ مصری ... وہ بہی زخمی ہوا

تک کہ اسکے سردار زخمی ہوئی مقبل نکلا اور سے تلوار ماری مقبل نے اسے روکا کہ جو تلوار ماری امر کے سب احمر کا کام

آیا فرامرز نے غل مچایا لوگ تعجب میں اچھر اکو بچایا دوسری مرکب ہم سوار کیا اور مقبل پر آگری ہی امیر سے

بھی لشکر امیر دونوں جنگ مغلوبہ ہونے لگی کشتوں کے پشتے دونوں طرف کے لگ گئی فرامرز اور اجمر اور سبکو خوب

لڑی کہ دریا خون کا بہا دیا لشکر امیر بست پا ہونے لگا امر نے صحرا کی طرف متوجہ کیا موتی خاک کی ابر تیز

اڑنے لگا اور دعا کرنے لگا کہ گرد اوٹھی امر دوڑا دیکھا کہ طوفان بن جمن سات لاکھ سے آیا جا رہا کہ

ہمراہ تھی تین پیچھے میں امر کو سات لکھ کے اوتر نے لگا امر نے کہا ان دن اوتر نا نہیں دیکھو تیر آ قاہی اور سکے ہمراہ

کر اور جنگ ہو رہی ہی اشکر کے طوفان نی مجراو کیا لیکن رونی لگا اور تلوار میں پکڑ کے تازہ دم گری ہی وہ جو

بست پا ہونے ہی تھم گئی اور اکثر دعا کر رہا تا کہ گرد اوٹھی بہرام شیر خوار دو لاکھ سے آیا وہ بھی امر نے لگا اور طوفان

کا فرامرز کا سامنا ہوا فرامرز نے تلوار ماری طوفان نے روکا کہ جو تلوار ماری امر کے سب اسکا کام تمام ہوا لوگ بیچ

میں آ گئے فرامرز کو بچا لیا اور بہرام شیر خوار علمدار پاس پہونچ گیا رات بھی ہو گئی اور لشکر کے سب

طبل بجوا دیا فرامرز نے کہا یہ کیا کیا اسنے کہا یہی موقع تہا غرض دونوں لشکر پھری اب جو امیر ایک بیج

اور معلوم ہوا کہ اب ہو گئے ہیں بارک شہلدار وہ ہزار سے آیا امر بہت خوش ہوا مبارک کو کہا کہ تو بھی

خندق کہو دا کہ شبخون سے امان ہو بارہ ہزار بیلدار نی ایک دن میں کہو دی جانا امر کا رات کو خندق میں ... اور

معہ شیر کے اسکے خندق میں قران امر سے پہنچے آیا بنے رات کو امر امیر کو کہا تا کہلا تے چلا گئی امر تیز خود پہن

آیا نہ جا سکا اب ہو چلا گئے گیا اور سانپ کی چال چلا دیکہا کہ پیادی طلایہ کی چلے جاتے ہیں امر نے

بھی صورت پیادہ کی بدل کے انکے ساتھ چلا معالجات میں آگ جلیم کی پہونکتا ہوا پیادوں کو ملاتا ہوا جب وہ

طرف کے تھے امر خندق پر پہونچ گیا اب جو امر دیکھے سر کٹے خندق میں پڑی ہیں دوسری خندق پہر کے آیا وہاں

بھی کٹے سر دیکھے یہان تک کہ تینوں خندقوں میں یہی حال دیکھا امر حیران ہوا چاروں طرف دیکھی اور آیا جہان

چاروں شیر بندہی ہیں بیچ میں امیر کا خنجر اہی امر جو دیکھے شیر دیکھے یہی سر کٹے پڑی ہیں امر کو دور دیکھے کہ

قران اسمعین قران نے کہا تو کون ہے جو بچا نا امر نے کہا بیٹا سانس قران اسے کہا اوستاد دو دن

تک امیر کو کہانا کہلایا آج بہی اسکو مارے بہو کہا نہ اب جانا کہلایا امر تو امیر پاس گیا اور رو یا سارا

حال لڑائی کا بیان کیا اور کہا کہ اب تخت پر تین بیٹھے جسکو کہو بادشاہ کرون امر نے کہا جنکو اختیار

ہی کہ اسمعین کو نگ نے قران کو پکارا کہ کونگ آتا ہے امر نے کہا بیٹا تو جا وہ نہ جاتا تہا جب قسمیں دین قران تو

دیوار کود کے نکل گیا کونگ جو آیا سر کٹے دیکھے وہاں سے یہاں آیا یہاں شیر مری ہوئی پائے حیران ہوا کہ ایک نے

کہا اوستاد وہ ساربان زادہ بیٹا ہی اسپر سبھوں نے گہیرا کونگ کہ رہی ہی کہ بیلا او ساربان زادی کہاں

جائیگا امر نے کہا اگر بیدی ہی تو پڑا ہی امر اور اوپر سے امر نے ہو کہا اور سر کو جہکا لیا کہ ایسا نہ ہو کوئی تیر مار دی

کونگ نے کہا کہو کوئی جلد جا کے دوڑ نا نہیں اب گہر لیا سو اور امر کو بھی پڑا اب سب گہر لیا ہی جانا

کر بتلا ہی جب اونہے جا کہا اور مرہم شاہ عیاران عیار کونگ پیچھے امر چلا کوئی کو اس جلا گیا امر ایک

جہنڈی میں چہپا ہیت سے تین چہپا کونگ حیران ہو کے گہبرا یا ہو کہ یہ کہاں غایب ہو گیا

جانا کہ اسے جہنڈی میں ہوگا لگا امر کو دم دی کہ او ساربان زادی میں نے دیکہا ہی جہنڈی نکل آ امر نے دل میں کہا

شاید اسنے دیکہ لیا خیر نکلو پہر سوچا کہ پکڑ جا کہ اوسنے کہا کہ اب اوٹہا ہی اور چہپا ہی اب نہیں جانا کہ اسنے

دیکہ لیا کونگ نے پہر مارا اور اوسے جہنڈی پر لگا جہان امر بیٹہا تہا جانا امر نے کہ دیکہا دوسرا پہر جو مارا تو

اور پر لگا امر خوش ہوا کہ اس کی بیدی کمانی نہیں دیکہا ہی اور پہر پڑی پکڑ تا سنا پہر تو بہت سون پہر مارا ہوا ہی

مارا کونگ نے جانا امر یہاں نہیں آ گیا کونگ ہی لگے جو بہا گا جب سے نکل گیا امر نکلا کونگ کیا

صورت بنا کے لشکر فرامرز میں آیا اسپر کے تکمری ہی بات میں عیاروں نے کہا اوستاد آئی کہو وہ ورزد ملا

کونگ نے کہا دیکہو یہان تک تمور چلی اسپر کے تکمری ہی اور گئی وہ نکل گیا کہاں جائیگا اور یہاں فرامرز

کو لشکا افسانہ گذرا کہ اونہے سر کٹے شیر مارے جانے امر کہا نا کہلا کے چلا گیا سو کونگ او سکے پیچھے چلا گیا ہی

کہ اتنے میں کونگ اصلی ہی بارگاہ میں آیا فرامرز کو یہی اسپر دیکہا کہ یہی کہا اور کونگ جو پہرا وہ بہی

دروازی پر آیا لوگوں نے اکر پہلے سے فرامرز سے کہا کہ یہ عجب معاملہ ہی اور دوسری کونگ دروازی پر

آئی ہی امر نے کہا دیکہا تم نے کیا مکار ہی اور کیا دل ہی امیر کی صورت بنا کے آیا ہی یہ بہی انکا اقبال

عرض ہی ایکو تو صاحب قران ہونا ہی اب میں جب جانا ہوں جو وقت وہ آوی اوسکو پکڑ لینا جب کونگ آیا

سامنے فرامرز کے فرامرز نے اشارہ کیا عیاروں نے پکڑ لیا کونگ نے کہا کہ میں کونگ ہوں ایک نے

جوتی ایک نے تہپڑ مارا اور کہا جب ایسے ساربان زادی آج تو گرفتار ہو گیا ہی اب کہاں جاوگے اب تیری

مکر سے کیا ہوگا اب کونگ غل مچانی لگا کہ اسمعین کونگ اصلی ہی نکلا اور اکر ایک جوتی کو نگ کے

مادری اور کہا تو کون ہی کو نبگ نے کہا میں کو ہنگ ہون امر نے کہا میں کون ہون کہا تو امر ہی امر
نے کہا او کمبری تو تو میرا بھی ہی اور میں بھی ہون آخر بختیارک نے کہا سونے دیکھوا امر نے جو یہ سنا
برابر فرامرز کے تو کہنا اپنا تاج لیا اور ایوان میں آیا اور کہا میں شاہ عیاران عیار بختیارک سی کہا تھو
بہہ پکڑی ہی اور قلمدان بھی حاضر ہی امر نے ایک لات ماری اوسکو بھی فرامرز نے کہا اپنا اپنا سنبھالی بابی
لوگوں نے گھیرا امر سے تلوار چلی اور امر سراچی کو جست کر کے نکل گیا اور اپنی لشکر میں آیا اور
فرامرز اور جمرز اور بختیارک اور فرامرز بن قارن نے عرضی نوشیروان کو لکھی اور سارا احوال امیر اور امر کا
لکھا اور بختیارک نے اپنے باپ کو لکھا کہ تو نے مجھکو ہیچ کے ذلیل کیا نوشیروان کو لیکر تو آ نوشیروان اپنے
تیار ہی فوج کی اور سپہ کاوس کمانداری کو مقرر کیا بھیجا اور امر جو آیا سارا احوال اپنا بیان کیا
اور کہا میں جانتا ہوں کہ تعد باقی کے بہو جاؤں سب کے لیکر امر چلا ہو فرنگ سیتا آیا اسرق دیوانہ اوسکو قو
دیا وہ اسنے کہا زلزال کو بھی اسعد ابن الملک الکرز ... قبیلا بھی ان سکو دیتا ہوا ملک کے شہر میں آیا
ملک کو رقعہ دیا گیا دوسرے دن اپنی لشکر میں امر سو گیا تو سپاہ فرامرز نے اور اجرا نے رزم طبل بجوا کر میدان
داریان کی میں اور سب سرداروں کو زخمی کیا امر جس روز آیا سبکو زخمی دیکھا اور طبل جنگ کی بھی صدا
سنی خواجہ سے جا کر کہا اوسنے کہا ای امر تو جان غرض امر نے بھی طبل بجایا صبح کو دونو لشکر
میدان میں آئی اجرا نکلی امر دعا مانگ کے بنا کر گردا و تھی اور مرزبان کلمرزنا اپنے جا کر لا کر سب آیا امر دوڑا اور
کہا ابھی آقا کو مجرا کر اور خواجہ پاس جا مرزبان آیا خواجہ کو مجرا کیا اجازت لیکے میدان میں آیا اجرا سے
نیزہ چلا دونو کے نیزی بیکار ہو گئی تلوار چلنی لگی آخر اجرا نے مرزبان کو بھی زخمی کیا کہ سند وبل مبلیل تو کر
سے آیا یہاں جنگ مغلوبہ شروع ہوئی جب شام ہوئی بختیارک نے طبل بجوا دیا دونو لشکر پھرا اسلال
مدنی بجا اور بہانی فرامرز مدنی کا اسکی مقابلہ میں مقرر کرنا اور مہاشتی بنانا اور مہلال کا مسلمان
ہونا اور امیر کو ٹکانا ملانا امر واسطے کہا ناکبلانے امیر کے چلا کہ آج تیسرا روز ہی جب سے مہلال جدا ہے
بختاور بھائی فرامرز کا بندوبست ہوا کوئی نہ جا سکا امر نے دوست کئے کما پہنا اور خندق پر آیا یہاں بھی دوڑتی
کہ پکڑ میں امر بات نہ آیا یا مجنون خندق پر اگیا آخر پیادوں نے امر کو پکڑا اور ایک جلی دی کہ ایک آیا وہ خوش چلا
کہ میں اس کتیچ کو پالونگا جانی تا کوئی جاتی ہی امسلال کو بھی ندونگا اور یہ خبر مسلال کو ہوئی کہ ایک

بلائی

بیازمی نے کہتا کہ یہ ہی اپنی پلنگ کے پائی میں باندھی مسلال نے بلوایا کتنا لیکر گیا مسلال نے سوتے میں دیکہ کہتا
اوس کو بچا لیا اور اپنے پلنگ کے پاس باندھا امر نے دل میں کہا کہ جب سو ئیگا تو میں امیر کو کہنا نکلوا دونگا
جب مسلال کی آنکھ لگ گئی خواب دیکھا اور دوستانہ تلوار کھینچکر سامنے کھڑے ہے آیا اور کہا سچ کہہ تو امر ہی یا امر
کون کون کر کے پاؤن پر لوٹنے لگا مسلال نے کہا اس سے کچھ نہ کہا میں نے خواب دیکھا ہی اگر میرا سچا
خواب ہے تو تو امر ہے اور اگر جھوٹا ہے تو تو کتا ہی خواب بھی اور دروغ ہوگا اسنے دل کو مضبوط کیا اور پوست سے
نکلا مسلال قدم پر گرا اور مسلمان ہوا اور کہا آپ جا کر کہنا کہ مسلال دین اور اب امیر کو کسی امر کی ہیا
تکلیف نہو گی امر امیر پاس گیا سارا احوال مسلال کے مسلمان ہونیکا بیان کیا اور پھر مسلال پاس
آیا اور کہا میں کتا بنکے تمہاری ساتھ چلتا ہوں پتا میرا دو مسلال کہتا جب دروازہ پر گیا تو میرا پہرہ ہوگا میں
زور کر کے نکل جاؤنگا تمہارا احوال کسی پر نہ کھلیگا مسلال نے وہ بھی کہا اب پالکی پر سوار ہوکے دوڑا
نکلے کی پکڑ لیا اور یہ خبر فرامرز اور بختیارک کو ہوئی کہ مسلال نے کتا پکڑا اپنا سو لئی آتا ہی جب دروازہ
پر آیا اور امر نے زور کیا اور جب مسلال نے پکڑا امر نکل گیا اور مسلال اندر آیا سارا احوال بیان کیا اور
فرامرز نے کہا بلا سے کتا نکل گیا تو نکل گیا تحفہ بڑا بندوبست کیا کہ کوئی خون نہیں ہوا میں نے یہ بات
راضی ہوں اور لوگوں کو سمجھا کہ دیکھو وہ کتا کہاں گیا معلوم ہو کہ لشکر اسلام کا تھا اور مرگیا
بختیارک نے یہ کہا اور کہنے لگا کہ وہ امر تھا امیر کو کہنا نکلوا گیا اور اوسکے پاس کمال تھا اور امر جو چلا اور درکا وقت
کیا کہ کل کاؤس کمانداری آویگا اور امر وہان گیا جا کر ایک گویا بنا کاؤس کے ساتھ اوسکی یار رہتا
تھا ہمراہ ہوئی جشن کرتا چلا آتا تھا گانا گانی کی آنکھ اسنی امر کو بلوا لیا امر خوب گایا اور ناچا ساقی بنکے
شراب پلائی سبکو بیہوش کیا اور سارا تحفہ صندوقوں میں سے نکال لیا اور اوسمیں جو نیزان اور لشکر
بہتر بہتر رکھا اور فرامرز کے نام کا جو صندوق تھا اوسمیں گدڑی کا گٹھر رکھوا دیا اور دونو خصیہ بختیارک کے صندوق
میں یہ سب رکھکے مہریں اوسی طرح لگی رہنے دیں ہر ایک کے نام کی اور ایک چٹھی اپنی طرف سے لکھکے
اوسمیں رکھدی کہ میں شاہ عیاران عیار امر تو اپنی لشکر میں آیا صبح کو کاؤس اوٹھا اور کوچ کیا خبر فرامرز کو
ہوئی تو کے واسطے اسکے پیچھے اور کاؤس بارگاہ میں آیا اور مجرا کر کے دنگل پر بیٹھا اور وہ صندوق جو لایا تھا
سب سامنے رکھدی فرامرز اور جمرز نے جو کھلوا کر دیکھیں تو موتیاں اور جواہر میں سے انہوں نے لکھی تھی کہ فرامرز کو

فارن نے جو کہا اگر ہمی کہا کہ یہ بہت بڑا اور سمین ہمراہ ہے امیر حمزہ اسکو نہ تو پاس برابر نہین تہین انسے پانی
مین جہنک جہنک کے دیکہہ رہی تہین سب جو حال دیکہا اور کرب کے سونہہ پہیر لیے فرامرز گیا تو رنگت زرد ہو گئے
اور غصہ مین آیا بختیارک کا جو صندوق کہلوایا وہ خط دیکہے اور ایک چٹہی امیر کے نام کی نکلی اوسوقت معلوم ہوا
کہ یہ کام اونہین کا تہا فرامرز نے خفا ہو کے طبل جنگ بجوایا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئی اور ایک گرد
اوٹہی امیر جو دیکہے سلطان سعد بڑی دہوم سے کہ امیر نے اسکو بہت کچہ دیا تہا آیا اور چاہا کہ امیر حمزہ کے مقابلے کو
نکلون اور ایک گرد اوٹہی بہرام شاہ آذربیجان وہی آیا پہر جو امیر دیکہے ایسے گرد اوٹہی کہ نام زمین و آسمان
گرد کا طوق بندہ گیا آنا نوشیروان کا واسطے مدد فرامرز بن قارن عدوی کے اور سعد کا امیر حمزہ کو جیر
ڈالنا اور نوشیروان کرد و سوار سے آیا امیر تو اونہی سونہہ کر چڑہا اور بہیان نے فرامرز اور جمہور بختیارک فرامرز بن
قارن واسطے استقبال نوشیروان کے گئے تو وہ دن اوسکے آنے سے لڑائی موقوف رہی یا شام ہو گئی
دوسرے دن پہر طبل بجا اور دونون لشکر میدان مین آئی امیر حمزہ نکلی نوشیروان انکو مجرا کیا رخصت مانگی اور
میدان مین آکر جلادی اور سے سلطان سعد مقابل ہوا امیر حمزہ کہنے کے عاشق ہوئی اور کہنے لگی کہ تو لات کو سجدہ
کر تو مین تجکو قبول کرون سعد نے کہا اوقہہ کیا بکتی ہی لات کو لعنت کر تو خبر جہان اور کبریا ان
امیر مین تو ہی ارہ امیر حمزہ اسکی خفا ہوئی نیزہ سعد کو مارا سعد نے نیزہ امیر حمزہ کا ہوا ہی کیا بختیارک تو ناجا
صلوات پڑہنے لگا کہ اجہنک نیزہ نہ ہوائی ہوا تہا اور امیر حمزہ نے جہنجلا کے تلوار ماری سعد نے رد کر کے
جو تلوار ماری امیر حمزہ نے سپر پر روکی اسپر عقب کو جبرایا مرکب کی گردن قلم ہوئی اور امیر حمزہ تلوار لیکر چلے
کہ سعد کا مرکب بہی انکی گردن سعد بہی کودا امیر حمزہ نے تلوار ماری سعد نے دوانی کو خالی دیا
اور قبضہ پکڑ کے تلوار چہین لی امیر حمزہ البت گوی سعد سے کشتی ہو کا باہر پہیر پہری بعد سعد نے اونہا بیازمین پر
مارا چہاتی پر سوار ہوے کہ سر جدا کرے رغنا خمش بہ رو دگار بہ میکو کی امیر حمزہ نے نتہا تا سعد نے ایک پاؤن پکڑا دوسرا
پاؤن کے تلی دبایا اور امیر حمزہ کو جیر ڈالا فرامرز بن قارن نے کہ تو خون انکو نہین اوترا یا سارا لشکر چلا ادہر سعد اور
کل لشکر امیر بہی حملہ کیا مغلوب ہوتے امیر حمزہ مانگ رہا تہا کہ گرد اوٹہی اور کرب چالیس ہزار سے آیا امیر نے کہا لگی
امیر کو مجرا کہ اور شیر بکیر کے کرب نے نعرہ کیا اور بہ تیمین در ر محابین اور لڑنے لگے کہ پہر گرد اوٹہی دیکہا کہ بنجلان مغربی
سالشہ لاکہ سے آیا امیر کی تو جان نکل گئی پہر الکہیہ لشنا کہ پہر گرد اوٹہی جب بڑی اور لندہور آیا اور لاکہہ

ہنوبی

سندیپی گجراتی کہاجاتی آگیا امیر و وزیر لندہور نے امیر کو دیکہا فیل مہوشت کو دا امیر نے کہا ہان ہان ای رستم
ہند سب وقت اوترنے کا نہین وہ دیکہہ ترا آقا عقاب بین پر چہا مجرا کر اور سوار ہو کے وہ معلوم ہو تہا ہی لشکر کے
لندہور ہی انکے لشکر مین جا ملا امیر نے لگا اور امیر کہا اب اسکو بٹہا کہ علم سنا جیبی تولا کہ سے آئی اور کرب کا
اور فرامرز بن قارن کا سامنا ہو گیا اوسنے کرب کو تلوار ماری کرب نے خالی دی اور ایک تیغ سارا فرامرز نے
سپر پر روکا اور سر عقب کو جبرایا تیغ جو گر اسپر کو کاٹا اور ایک سا زخم خود کو کاٹ کے تلوار جو آئی وہ دو بہنیان
مثل ... پاؤن ہیچ اسا زخمی ہوا اور گہوڑی کی تو گردن قلم ہوئی اور فرامرز بہی گرا اور دونون نے
اپنی جان دی فرامرز کو نکال لیگئے اور بہیان فرامرز آذربائیجان اور بلال زرین تاج جو آیا سنا اپنے علمدار کو
مارا بہاگا بختیارک نے جلد سے طبل بازگشت بجوا دیا کہ آج شیر مجہہ سے اعمار بکی فرامرز بن قارن زخمی ہوا
علم سرنگون ہوا اور کل سردار امیر اور جان نشین امیر معہ رستم فیل کش آتا ہو تہا اسواسطے طبل بجوا دیا
دونون لشکر جدا ہوئی لیکن کرب زخمی ہی بہا لڑائی مین ہوا تہا کرب شیر اجلا گیا امیر بہی دوڑا اور کہا ای کرب
کہان جاتا ہی کرب نے کہا جب امیر کو نہ چہوڑا ونکا نہ پہیرونگا امیر نے کہا ابہی عرصہ باقی کرب اور لوگ
باقی ہے الین تو جاکر لڑنا غرض ہمت امیر پہیر کر لایا اسکے تانگے امیر انکو نے لگا کرب نے کہا مین تانگے تلوار وونگا
کو تم پہیر لاتے تو کیا ہوا پہیر امیر نے منت کی بہت سا سمجہایا تا تانگے سلوائی امیر نے بیہوش کیا اور
تانگے سی لی اور اودہر نوشیروان بارگاہ مین آیا بختیارک نے سارا حال اول سے آخر تک ادا اسکے گلے
شکوی بیان کیے بختیارک امیر سے قید کرنے سے بہت خوش ہوا اور اسکی کاردانی پر تعریف کی
قارن کو امیر حمزہ کا نہایت صدمہ تہا بنجلان نے اپنی بڑائی کی کہ مین فرامرز و معز بلی اور بلال زرین
تاج کو قید کیا گویا مغرب مین ایک برج مین جائی امید فرامرز نے کہا تہا کہ ای بنجلان تو بہی لات پر
لعنت کر اسواسطے مجہہ اوسکی دعوت کر کے قید کیا بہی بختیارک تو سکے خوش ہوا اور قتل نامہ واسطے
فرامرز کے روانہ کیا کہ اسکو قتل کرنا اسواسطے کہ اگر ایک سردار امیر تر و بچا تو امیر کی لڑائی مین ہوگی
بہر صورت ہم بس چکا تہا اور بہیان جب کرب ہوش آیا تہنچے لگا کہ مین امیر کو جیر ڈالا اونکا امیر ان ہوا
آخر امیر نے کرب سے کہا کہ تو بادشاہت قبول کر کرب نے نہ مانا امیر نے کہا کیا طرح اگر اب تو نے امیر کا کام
کیا تو مین تجکو بادشاہ کرونگا کرب نے قبول کیا اب امیر لندہور پاس آیا اور کہا تو بادشاہ ہندوستان اور ۃ

جانشین ہی تخت پر بیٹھے لندھور نے امیر کو پچاس ہزار روپے دی اور بازو بازو اسیطرح امیر نے سب سرداروں
سے روپیہ اپنا اپنا موافق مقدور لیئے پھر علم شاہ سے کہا علم شاہ نے تو تکرار کیا اور نہ تخت پر بیٹھا امیر سلطان سعد
پاس آیا انکو راضی کیا کہ اگر تو جانتا ہی کہ امیر جو میں تخت پر بیٹھا غرض امیر نے سعد کو بادشاہ کیا اور پھر خبر
نوشیروان کو ہوئی نہایت رنج ہوا اور فرامرز بن قارن تو جل گیا اور کہا میری نام طبل بجوائیو امیر کو اور سعد کو
سر جنگ دونگا طبل جنگ بجوانا فرامرز بن قارن کا اور کرب کا او ٹہا لعینا کہ بند ٹوٹ گئے پھر بندا اور پھر
جنگ مغلوبہ میں آگے لندھور کو زخمی کرنا اور قید ہونا ہاتھ سے لندھور کے اور عیاری کرکے بختک کا
چھڑانا غرض طبل دونوطرف بجا صبح کو سعد تخت پر سوار ہوئے تمام لشکر ادہر نوشیروان بہ نکلا فرامرز بن
قارن تمام لشکر لیکر آیا اور نوشیروان نے نامی نامی کلیے قرستان میں سلسال جلال بن دیو من شمامہ
جادو کو اور مفتوح دیوانہ کو مدد کو طلب کیا اور فرامرز بن قارن نی مرکب نکالا نوشیروان سے رخصت لیکے میدان میں
آکر پکارا علم شاہ سے مقابلہ کا اشتیاق رہتا کہ ترے مرکب نکالا زخم اچھے ہو چکے تھے بعد ایک ساعت کے طبل جماعہ
ہناکر سعد سے رخصت لیکر میدان میں آیا قارن سے ہنکا اور ہوا اور چہرہ تم قارن میں کم جب قارن نے
کہا او دیوانہ تو اچھا ہوا اسواسطے کہ میرا مقابلہ کرنی کرنے کہا او گیدی کیا بکتا ہی لا حرب قارن نے نیزہ
مارکر نے نیزہ ہوا ئی کیا اقبال تو اچھا تھا ستارہ پر انکا سعد کے سبب سے جا چکا تھا کہ امیر ہماری گی
بختک تو نامی نہ لگا قارن کو صدمہ ہوا تلوار کرب کو ماری کرنے روکی کرنے تلوار ماری اسنی روکی اب
جو قارن نی ہاتھ مار کر نے خنجر پکڑ کے جہیں لیا کمر بند پکڑ کے اوٹھا لیا اور قارن تڑپا کمر بند ٹوٹ گیا اور
پھر گرا عدالی ٹوٹ پڑی لعلین ہین اور اسکو بچالے گئے اور سب مغفاق معروفہ جانے غرض دونوں لشکر ہل گئے
تلوار چلنی لگی جنگ مغلوبہ ہونے لگی آخر کو لندھور اور قارن کا سامنا ہو گیا قارن نے کہا او ہندی کہاں
جائیگا میری ہات سے اور تلوار ماری لندھور زخمی ہوا لندھور نے کمر بند قارن کا پکڑا اور جلد سے اپنی ہو دے میں
لے لیا اور زانو قارن کی چہاتی پر رکہہ دیا قارن کے پسلیان ہو لین لندھور نے ہاتہ مضبوط نے فیل کو گہیر لیا
اور چہار طرف سے حربے لگائی اور مارنے لگے اور سپہ ہندی کہاں ہی گہرائی ہنگالیا ہی خوب لڑے اور باقی تمام
سردار اور لشکر امیر سے خوب جنگ ہوئی کہ تین منڈ تیں لاشونسے پر گئیں بختک گہبرایا اور طبل بجوا دیا
امیر سکو لیکر پہرا جب انجن لشکر میں آیا قارن کو تمام لشکر نے لعنتی اور ہو تپان ماریں اور بہی غل مچایا کہ اس

گیدی

گیدی کو مار ڈالو اسنے ہمارے صاحبقران کو ایسی ایذا دی تہی امیر نے سبکو منع کیا کہ ایسی حرکت نکرو
جو سلوک کہ تم اسکے ساتھہ کروگے وہ امیر ہے پیش آوینگے کہ اسمین جا سوس بہی آیا اور کہا کہ امیر کو بختک نے
مقام میں سے اوڑوایا ہی اور کہتا تہا جیسا کہ ہمارے صاحبقران سے سلوک کرینگے ہم بہی انکے صاحبقران سے
پیش آوینگے امیر نے سنکے کہا اور کہا تنے میں اب بہی کچہ نہیں ہوا خبردار اب اسکو ہاتہ نہ لگانا غرض قارن کو
قید کیا اور وہان بختک نے نوشیروان سے صلاح کرکے کہ کاوس کہ کاشانی کو لشکر اسلام میں بہیجا کہ تم
ہمارے صاحبقران کو چہوڑدو ہم تمہارے صاحبقران کو چہوڑ دیا دینی امین سرداروں نی جو بیٹہے سنا خوش ہوئی
علم شاہ لندھور ملک سلطان سعد نے امیر سے کہا بہتر ہی کہ امیر چہوٹ جاوین امیر نے کہا
صاحبو مجھکو ہرگز یقین نہیں کہ قارن کو واسطے نوشیروان اور وہ بختک حرامزادہ روا رکہی کہ امیر سے
برابر کری نہیں معلوم اسمین کیا فریب ہے سرداروں نے کہا تو اپکو احتیاط نہیں چاہئے کہ امیر آوین
کاوس نی کہا کہ اسمین دغا کیا ہی ہم میں ایک لشکر اگلا کرو کہ نوشیروان نے بختک اور ادہر سے ایک آدمی
باگ گہوڑی کی پکڑی امیر کو لاوی اور ادہر سے تم قارن کو لیکر چلو وہ باگ اسکی ہات میں بہیجو کہ بات
میں جو لیکر چلے آؤ سلطان سعد نے کہا اچہا امیر نے ہنکا کیا کہ امیر کا کہنا نہ مانا اور سب کی آخر نے
کہا کہ وہ عیار ہم ابہی ابہی اسے امیر پاس بہی جاتی ہیں تم بہی اپنے دو عیار بہیجو کہ قارن پاس رات بہر رہیں
اور چوکی دیں کہ شاید صورت بدلیں کاوس نی کہا اچہا امیر نے ابو الفتح اور گل بادعراقی کو ہمراہ کیا اور ادہر
سے کو بختک نے اور سیاہ بختک کو بہیجا ابو الفتح جو امیر پاس گیا امیر نے سارا حال پوچہا ابو الفتح نے کہا
یہہ بات ٹہری ہی امیر نے کہا امیر کیا کہتا ہی ابو الفتح نے کہا امیر کی صلاح نہین ہے امیر نے کہا سچ
کہتا ہی غرض رات بہر ابو الفتح نے چوکی امیر کی دی صبح کو بختک نے امیر کی ہتہکڑی بیڑی اور ادہر قارن
کو گہوڑی پر بٹہلایا اور امیر نے جادو کو مقرر کیا کہ تو جاکر امیر کو لیا آ اور ادہر سے ستالطر نے باگ امیر کی پکڑی
اور لیکر چلا اب دونون لشکر کے درمیان میں نوشیروان بختک سے پوچہتا ہی کہ تو نے کونسی حکمت
کی ہی بختک نے کہا اب انکو کہان جانیگا نوشیروان نے کہا قسم ہات کی اگر چہوٹ گئے میں تجکو
قتل کرونگا اسنے کہا اچہا اور بختک نے کیا پہر سے کو دوا اور دو سنار کا جہوٹ ملے کہ امیر گنبد کے چلا
جب بیچ لشکر کے امیر آئی عیار پیاس نی ستالطر سے کہا تو تجکو باگ دیا میں تجکو دون اوسنے کہا پہلے تو دیا

جب نیزہ بازی کی نوبت آخر ہوئی قارن نے شاطر سے خفا ہو کے کہا تو موافق کر غرض اوسنے باگ گینڈے کی چہوڑ
دیا اور قارن کی باگ گہوڑے کی لیکر یہہ تو بہاگا اور جاری پاوے ادہر چلا بہتک نے دو سنانے تیچھے گینڈے کے تہا کہ
وہ رات بہر کی بہنی ہوئی تہی اور پہر سے کہ کان دریائی بچہ بولا اور گینڈے نے آواز سے اور بڑے پاؤ ادہر چلا نے
زور کیا باگ ٹوٹ گئی اور بہتک بچ نہ بہاگا پیچہے گینڈے کی چلی جہان تک جاری پاس سے دور نکل گیا آخر بہتک
گیا لشکر امیر نے جو دیکہا تمام اوس کی جگہ چلی کہ گینڈے کو پکڑ لاوین یا اوس بہتک کو قتل کرین بہتک نے تو ایک
چہارکوہی کو دیا اور آپ اپنے ہاتھی پر سوار ہوا اور لشکر کو حکم کیا لشکر تو شہروان بیچ مین حائل ہوا اور لڑنے
لگی جب امیر کو عقابین پر چڑہا دیا اور بہتک نے دیکہا کہ فرامرز آ چکا امیر عقابین پر چڑہ چکے طبل بازگشت
بجوا دیا لشکر اسلام نادم اور پشیمان پہری اور کہا خواجہ سلامت تم سچ کہتے تہے اور امیر نے دوسرے دن ارادہ
شہر اردبیل کا کیا سعد سے رخصت ہوا اور کہا کہ بہرام شاہ اردبیلی اور چند سردار باقی ہیں اونکو بہی نامزد کیا
آوین اور نہین معلوم کہ اوس پر قرار کیو کیا ہوا کہ یہہ ابہی تک نہین آیا غرض امیر سب سے لیکر پہلے پہر
امیر پاس آیا مہلال عدنی کے سبب سے امیر سے سب ماجرا سعد کا بادشاہت دینا اور سب کا حال بیان
کیا اور کہا اب مین اردبیل کو جاتا ہون جانا امیر کا اردبیل مین اور آنا پہلوان دیوانہ کوہی کا مشہور لشکر
بہرام شاہ پاس اور الزمان زیر کرنا اوسکو اور بہیجنا اردبیلی کو اور بدیع نامہ کا بیٹا کہ کارزار بارہ برس کے
سن مین دیوانہ کوہی کو زیر کرنا یہہ لیکر امیر اردبیل کو چلا جو نہی دن شہر پہونچا تو امیر نے سنا کہ یہان
ایک پہلوان آیا ہی مشہور لیکن کہ نام اوسکا دیوانہ کوہی ہے اور اتنہ سے لشکر اوسکا ہمراہ ہی سب
شہرونسے مشہور کرتا آتا چلا آتا ہی یہان بہرام شاہ سے بہی لڑ کر کہا بہرام کے یہان بیچ بہرام توکل اردبیلی
پہلوان ہی اوس سے کشتی ٹہہری ہی سو ہو رہی ہے امیر نے دل مین کہا کہ ای امیر نامہ تو دو کہ لیکن پہر یہہ
سیر کرو امیر نے صورت سوداگر کی بنائی اور بارگاہ بہرام مین آیا دیکہا کہ تمام خلق کا ہجوم ہی اور راہ نہین
کہ پہلوانون تک پہونچی امیر نے ایک سینچا نکالا اور ایک شخص کے کو تہا دیا اور وہ بتا امر اگو بڑہا اسطرح
سامنے بادشاہ کے ہو تہا جہان کشتی ہو رہی تہی دیکہا کہ دیوانہ کوہی کا ساٹہ ارج کا قد ہی اور توکل کا
چالیس ارج کا آخر کوہی نے توکل کو زمین پر مارا اور اوٹہا لیا بہرام شاہ کا تو رنگ زرد ہو گیا اور
مبلکہ رنج ہوا اور کوہی پکارا کہ ای شاہ اب مہر کیجئے اور کوئی ایسا ہی جو کہ مین کہان ہی رستم اور افراسیاب

بیع

کہان

کہان ہی تہ وہ صاحبقران اگر میرا مقابلہ کرین یہہ کہہ سکے امیر کو بہی رنج ہوا اور توکل نے بہ تو جانا کہ اپنی تئین
چہوڑ کر پہری کہ امیر نے دیکہا کہ ایک لڑکا جسکا سبزہ بہی ابہی نمایان نہین درشت چہکال خال ابرو بہی
گیسوان غلیلی چہرہ کا ہر پری اور تمام بدن کے بال سونی کے آیا اور کوہی کا ہات پکڑ لیا اور کہا
میرا جی جانتا ہی کہ تو مجکو زور دالا کوہی حیران ہوا کہ یہہ لڑکا کہان سے آیا اور ای لڑکے تجسے کیا کام ہے
اوسنے کہا مین تجسے ضرور لڑونگا بہرام شاہ نے پوچہا یہہ کیا عمل ہی لوگون نے کہا رفیع کا زرکا بیٹا بدیع کا زرہ
سے اور کوہی اسے عشق ہو رہی ہی کہ تو مجہے لڑ اور رفیع کا زرکا بہرام کے یہان ایک تہی شہر کا جو دریا ہے
ایکدن دریا کے کنارے پر کپڑی دہو رہا تہا کہ ایک صندوق بہتا آیا اسنے نکالا اور کہولا بدیع الزمان اوسمین
سے نکلا اور بہت سا جواہر اور ایک پرزہ کاغذ کا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ لڑکا قوم بزرگ سے ہی جو اسے
پالیگا اوسکا مرتبہ بڑا ہوگا رفیع کا زر کے گہر اولاد نہ تہی اسنے مشہور کیا کہ میری بی بی سے لڑکا پیدا ہوا ہی اپنی
سارے برادر کو روٹی دی اور بدیع الزمان کو پرورش کیا بدیع الزمان کو شوق کشتی اور فن سپہ گری کا
ہوا اور ورزش پیلتا اور کشتی لڑتا بہرام نے کہا تو بہرا ہی کوہی کیا مضایقہ تو لڑ اسکا ایک شاگرد ہی تا
سبکا خلیفہ اوسنے کہا ای اوستاد مین اس لڑکے سے لڑونگا کوہی نے کہا اچہا بدیع الزمان نے
کہا کیا مضایقہ پر مین مشہور ہونگا جو اسکو زیر کرونگا یہہ سنکے کوہی سوچا اور صلاح کرنے لگا
اور امیر نے بدیع الزمان کو پکار کہا ای صاحبزادی ادہر آو بدیع الزمان جب امیر پاس آیا امیر نے بہت سی
پیچ کشتی کے بتائی بات سے بات ملا کے اور کہا جو کوہی اپنے قد اور ہوا اوسکو اسطرح اوٹہا دے اور جگہ اوپر
اور جب قابو مین آجاوے یہہ پیچ پڑے بدیع الزمان کا ذہن عالی تہا اوسنے سب پیچ خیال مین کر لئے اور
کوہی نے کہا ای لڑکے مین ہون تجسے لڑونگا بدیع الزمان نے کہا مجہے تو پہلے تجہے کہا تہا اب بدیع الزمان نے
لنگوٹ چست باندہی اور خم پر خم مارا اور اکہاڑے مین کودا وہ آواز ہوئی کہ گردون دون کر ہو گیا اور
حیران ہو گئے اور جتنے دیکہون مین ملکہ گریبان تو اکہی جان بہی پہنچی سیر دیکہنے کو بہی آئی بدیع الزمان کی
صورت دیکہی کے بیہوش مین ہوا اور وہ چہاتہ ہو نہین پہر آیا کہ دیا بانو نے بڑی جہرو سے کہا ای بڑی
پہرو اس لڑکے کو دیکہی کے مجکو پیار آتا ہی اسکو منع کرو کہ یہہ لڑے بدیع الزمان نے سنا اور توکل
بہی جا رستہ اپنے شاگرد لیکر بدیع الزمان کی پشت پر آیا اور بادشاہ بہی ملنے پر ہوا اور کوہی نے بات

بڑھایا بدیع الزمان نے بہ یک دست سنان کی اوسنے رد کیا اوسنے دو دستی کی انہوں نے بہی زبردستی کی بعد اسکے
وہ جہکا اور بدیع الزمان کے سر کا برابر ہوکے ایک تکمہ ماری بدیع الزمان نے بہی تکمہ ماری اکہڑ من چلنے لگین
اوسنے گردن پر ہاتہ رکہا بدیع نے بہی ہاتہ بڑہاکے گردن پر رکہا کوہی کو معلوم ہوا کہ پنجہ اسکا تیر کی
بدن مین گہس گیا اور اوسنے چاہا کہ چہڑاؤن زور کیا کمر تلے ہوگئی اور کمر مین جہک آگئی سپید ہونے لگا آخر
بڑا زور کرکے کوہی سپید ہوا بدیع نے سر جہکائی مین دبا اور کوہی کو لیا چلا اور کوئی قدم پر چلکے جہٹکا مارا
کوہی گرا لیکن ہٹ بدیع اوپر آیا کوہی نے لنگر مارا بدیع نے کمر بند پکڑا اور زور کرکے اوٹہایا دوسری بار زور
مین کر کے لڑا لایا اب قد اوسکا بڑا اسر اوٹہا تو پیر لگ گئے پیر اوٹہے سر لگ گیا جب تو امیر نے آغا
سے کہا جلد دو بدیع الزمان نے اسے اوٹہا لیا اور چکر دیا پہر تو بے خبر ہوگیا اور اوٹہا کر دی مار چلا تو بچے
کہ پیر ہٹ ہون بدیع الزمان ہاتہی پر سوار ہوا اور غل تعریف کا ہوا اور ہم امام اور جو ہین خوش ہوا
بدیع الزمان نے کہا چلا اور سنا مفتی پروردگار ہے سب کو بہی کلمہ پڑہا بدیع نے چہوڑ دیا کوہی نے مشورہ
حوالے کیا اور ہاتہ باندہ کے شاگرد ہوا اونکا بہی شاگرد ہوا بارہ ہزار شاگرد ہونے سے اسکی تعید ہوئی
گمر یا بانو نے کہا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ بدیع کو سپردگی پاس لائی ملکہ نے پسر خوانده کہا
اور بڑا پیار کی خلعت دی بدیع الزمان اپنے مکان پر گیا اوسوقت امیر نے صورت اصلی بنائی بہرام
اور سب نے امیر کو پہچانا کہا ای امیر امیر تو خیر سے ہیں امیر نے نامہ دیا کہ اسکو پڑہو اور عمل کرو اور مین بڑی اسیر
عرصے سے آیا ہنسا کہنے لگا تماشا دیکہا کیا اور کہین اتنا مین نہین ٹہرا امیر تو نامہ دیکر غائب ہوگیا اور
بہرام نے نامہ پڑہا امیر کا حال سنکے نہایت رنج ہوا اور اپنے بیٹے جو ہین کو کہا کہ تم تیاری جانے کی کرو
اور امیر کو تلاش کیا نہ پایا اندر ملکہ نے جو سنا امیر کا حال بڑا صدمہ ہوا غرض اب بدیع الزمان کا بڑا
نام ہوا اور دربار مین آتا سواری دہوم سے اسواسطے کہ پسر خوانده ملکہ اور پادشاہ کا ہوا اسنا شہر نہین
نام بدیع الزمان کا مشہور ہوا یہان تک کہ شاہ تبریز کو بہی خبر گزری آذر برجین تبریزی اور مرد افگن
تبریزی پہلوان پادشاہ کا تہا اور بارگاہ مین بیٹہا تہا پادشاہ نے کہا مجکو بڑی آرزو ہے کہ مین بدیع پہلوان
کی کشتی دیکہو اگر تجکو بہیجا تو بیٹے تو کشتی نہ کہی امین اوسکو بلواتا ہوں تو میرے سامنے اوس سے لڑو
بادشاہ نامہ بہرام شاہ آرد بیلی کو بہجا لکہا کہ اپنی پہلوان کو بہیجدے ہم اوسکی کشتی دیکہین اور کیا

پہلوان

پہلوان مرد افگن سے لڑی جب نامہ بہرام پاس پہونچا اور گمر یا بانو نے یہہ حال سنا بڑا قلق ہوا باپ
سے کہا مین جانے دونگی بہرام نے کہا ای بیٹا امیر ہین تو قید مین پہر کسکی مجال ہے بدیع کو نہ بہیجون
شہ سے لڑائی ہوجائیگا ایلچی اوسکا پہلے مار گیا ہے بہرام نے بدیع الزمان سے کہا ای بیٹا تو جائیگا
بدیع الزمان راضی ہوا اور ایک سو شاگرد اور دونو پہلوان اور باقی ہزار فوج بہرام نے معہ خیمہ خرگاہ بدیع الزمان
کو تبریز کو روانہ کیا طبل جنگ بجانا افراسیاب کا علم شاہ سے مقابلہ کرنا اور مرکب کا مارا جانا
جنگ مغلوبہ ہونا اور امیر حمزہ اپنے لشکر مین آیا اور سنا کہ روز طبل جنگ بجوا کے فرامرز لڑا اور اسکو تقی
کیا بلکہ اوس روز بہی طبل جنگ بجا صبح کو دونو لشکر میدان مین آئی پاس دیوانہ مرزبان نکلا اپنے مشرق
دیوانہ زمین وران شاہ کبی [illegible] آ چکے اب امیر حیران ہیں کہ سب چلے آئے ہین اس پر وقار کیا
کو کیا ہوا غرض جب میمنہ میسرہ آراستہ ہوچکا فرامرز بن قارن عدی نے کلا تو شہزادے نے رخصت
طلب کی میدان مین آیا اور علم شاہ کو طلب کیا علم شاہ بیٹا سلطان سعد سے رخصت لیکر آیا اور مکالمہ
ہوئی سات قدم مرکب فرامرز اور تین قدم مرکب علم شاہ ہٹ گیا تو فرامرز نے کہا ای علم شاہ مجکو بڑا
بڑا اشتیاق تہا تو ایسا بہادر ہے چل مین تجکو شاہ پاس لی جاون مرتبہ تیرا بلند ہووی علم شاہ
نے کہا او گیدی نہ زن حلب کو کہا ہی تیری بات سے ہم ہالان مین لاضرب فرامرز خفا ہوا اپنا نیزہ مارا
علم شاہ نے تہوڑی عرصے مین نیزہ ہوا کیا فرامرز نے تلوار ماری علم شاہ نے رد کی اور ایک تلوار علم شاہ
نے ماری اور فرامرز کے سر پر چمکی جلوہ مرگ معلوم ہوا اور اسکو عقب کو ہٹا پاسپر پر روکا سپر
کو کاٹ گئے مرکب کو قلم کیا اور فرامرز گرا عدی ای دوڑی جانین دین فرامرز کو بچا لگئے اور سب روز گیا
جلے تہر ہان روز [illegible] اور [illegible] تہرہان سے تلوار چلنے لگی پہر تو دونو لشکر مین مغلوبہ ہو گئی ایسی تلوار
چلی کہ تین [illegible] تین پہر خون سے بہرین اور دونو طرف بہتر [illegible] گئی اب لشکر اسلام پسپا ہونے لگا
امیر نے جو دیکہا فوج سے باہر نکلا مونہ طرف کعبہ کے کیا منت خاک لیکر سر پر ڈالی اور ایک
صحرا کیطرف بہنکی [illegible] جانے لگا جانا کہ آج کسے طرح لشکر اسلام نے بہی گمادہ بہت مین یہ گم ہین
جنگ مغلوبہ ہونا [illegible] سے آنا سلسال کے بیٹون کا مدد دونو شیر دون کو ایک کا نام [illegible] خان
دوسرا [illegible] خان اور امیر نے عیار [illegible] لشکر [illegible] اونکو گرفتار کرانا کیا امیر نے گرد اونکے [illegible]

اودہر کو چلا اب سنو داستان گو کہ کیا بیان کرتا ہے کہ باگ دیت سے آئی علم نشانی تعریف دیت کی لکہی ہوئی اور سوار
ساتھ ساتھ ارغنون کی قدم بقدم تین لاکھ سوار چلی آتی ہین امیر نی لوگونسی پوچہا یہ کون ہین اونہون نی
کہا یہ دو نوجوان افلطم کے بیٹے ہین دیو خان ہین سالسال جن دالی ہین دیو بن شہمار جادو دوسرا افریطاخان
غرض دونو شیروان آئے ہین امیر گہبرایا اور سوچا اور جلد سے صورت دیت گرگس سلسال کی بنا اور سلیقے
دیو خان کی آگی مجرا کیا اور کہا مجکو نوشیروان نے بہیجا ہی اور کہا ہی افسوس ہین تم آئے کہ مین اچہا
ہون کسیکو واسطے استقبال کے نہ بہیج سکا لڑائی خدا پرستون سے ہوتی ہی اور میرا لشکر بیست ہوا جاتا
ہے اگر آئی ہو تو اچہی کہ دیو خان نی پوچہا کون سا لشکر ہی خدا پرستونکا امیر نی لشکر نوشیروانکو اپنا
بنایا ہے دونو معہ تین لاکھ تلوارین کہنچکر لشکر نوشیروان پر کہ ایک حملے مین تین لاکھ ہاتی اور تین
حملے مین بارہ تیرہ لاکھ مارے گئے اور لشکر کفار بہاگا نوشیروان اور بختک حیران ہوا اور پہلی ... بختک
تاکی سپاہکو اور جلاد دریافت کریگی کہ یہ لوگ کون ہین آخر معلوم ہوا کہ ترک مین بختک دیو خان
پاس آیا اور کہا یہ کیا جاہتی تہا خوب ہماری مدد کی کہ تم وہ آئی کا حال تمہارا ہی اپنی جلد اپنی لشکر کو
منع کرو آخر دیو خان یہ حیران ہوا لوگونکو منع کیا دیو خان نی کہا ملک جی امیر اسمعیل کیا قصور شاید
مجہسے اس طرح کہا ہی ارادہ ... کیا جاتا بختک نی کہ یہ عیاری مرشد کامل نی کی ہی غرض نوشیروان شکست
خوردہ اپنی بارگاہ مین گیا اور امیر سبکو لیکر اپنی بارگاہ مین آیا دیو خان افریطاخان بہی اپنی خیمو مین
اوترے یا تین لاکھ سوار الگ اوترے یا لشکر نوشیروان سے دوسرے دن دیو خان بارگاہ نوشیروان مین آیا
دنگل پر بیٹہا لیکن ندامت اور بختک نی بہکلان اور فرمان سے ... اور کہا کہ اب وہ مین کہا تو ... ہم کا فتح
کر چکے تہی جو کچہ کیا اس دیو خان نے ہماری لڑائی خراب کی دیو خان اور ذلیل ہوا لاکہ عذر کرتا ہی
نوشیروان تو چپ ہے لیکن بختک کہی گیا شرط کرکے دیو خان کا جانا بارگاہ امیر مین واسطی پکڑنے
کی تی اور یہ ہمارا اوسکو کہنا اور عیار نے کرتب کو دور ہی سے اونا اور یہ ... بارگاہ نوشیروان
مین دیو خان نیزہ مارنے جہڑ ڈالنا جب دیو خان جہنجلا کے اوٹہا اور کہا ملک جی اپنا ... ان خدا پرستون
کون زیادہ بہادر اور زور آور ہے مین ابہی جاکر اوسکو سر بارگاہ باندہ لاتا ہون بختک اور ... جلا بختک نے
کہا وہ ایسے ہین کہ جلکو تم بارگاہ سے پکڑ لاؤگی دیو خان نے کہا بہر حال مجکو بتاؤ تو بختک نی کہا مین کسکسکی

نام اون ہزارون مین بہلا او بیچ ایک ایک دار رو غرض بارگاہ کو سب ہی دیوانی کر جا عمال بختکان سی پوچہو
کہ اپنے صاحب اوسکو قتل کیا اور بہت سو شخصون مارے ... ناک مین دم آگیا اور کوئی اوسکی ... سکا
اوسکو آب باندہ لاؤ مین اسنے کہا ملک جی اب ہی ہوگا اور یار نکلا عیار اسکا کہنا اوسکو ... بہی
منع کیا اور کہا کوئی میری سات تن آدمی اور لشکر اسلام کو جلد راہ مین کہا کہ ای دیو خان یہ
ذات اسطرح منتی کی اور بختک سے امیرزادہ پشیمان ہوگا جو تو کہ ... پکڑ لایا غرض کہ دیو خان لشکر اسلام
مین ... بارگاہ بادشاہ پر سب پر سوار لوگون نی جانا کوئی سوار ہی کسی کام کو آیا ہوگا
اور دیو خان گہڑا اور ایک تیر سب کو اتر کر بارگاہ کے اندر معہ سب جب تو چوبدار ان سے بر دار
اوٹہی سو تخت لیکر اور پکارا اوٹہی اوب کہان جاتا ہی کہڑا رہ ... دیو خان نی کہا سی چوبدار اور
ہیاوی بارگاہ مین خلل مچاتی چلا آتی ہین سلطان سعد تخت پر اور باقی سردار لندہور علم شاہ
ملک عمر ... سب دنگلون پر بیٹہی تہی امیر نی جو دیکہا چوبدارونکو منع کیا اور کہا چلے تمہارا کیا تجہ
اندر معہ سب چلا آیا اور اب تم خلل مچاتی ہو دور ہو وہ سب الگ ہوئی اور دیو خان برابر بارگاہ کی ہو گیا
اور سب سے اوتر اندر آیا کسیکو سلام نہ علیک اب حیران کہڑا دیکہ رہا ہی کہ سب انہین کون ہی آخر
دیو خان پکارا کہ تم مین سب دیوانہ کون ہی اور عالم شاہ نی ... کہ سب ... بلائی اور سب
کہ بابا ہوا اور لگ دیوانہ کی ... جو شخص ... کہا ... نام ... دیو خان نی کہا تیرا
نام کہ ... تو مین تجہکو ... آیا ہون بختک ... کہتا ہی کہ جان بچا تو بس اوٹہ
کہڑا ہو ... سات چل ... ہماری ... کہا کہتا ہی دیو خان نے
ایک تلوار ... خالی ... دیو خان ... تلوار
کہین ... آگیا اب ... سنائی مین ... دیو خان ... جانا کہ یہ کیا
اب ... دیکہی کہ ایک ... دیو خان ... سیون دم ...
... تلوار ... اپنی مین قتل ... دیو خان ... اوٹہا جاتا تہا
کہ ایسا ... قتل ... سوار ہوکے لشکر کو اپنی جلا ... کو ... کا
عرصہ تہا نام ... ایک باغ ... دیو خان کہان جائیگا اور کیا

مونہہ اپنے تیر کردن اور بختک نے نوشیروان کو دکھایا ناگاہ ایک طرف سے نکل چلی پھر سو بجا کر ماری پیوک کے
مرجانے کی غرض اسی سوچ میں کرب تھے اور درخت پر چڑھ کے بیٹھا کرب جب اس کاہ میں چرنے لگا اسمین
اسکا عیار بھی پیچھے سے چلا سنا وہ جو اس باغ میں آیا کرب دیکھا ساز لگا ہوا حیران ہوا کہ اسکا سوار
کیا ہوا پھر سکا کرب سے اور دیوخان نے اپنے عیار کو بھیجا تا آواز دی عیار نے جو آواز دیوخان کی سنی پکار کر
ای آقا کہ ملی تم کہاں ہو کہ کیا لذت کرب سکو لائی دیوخان بولا شعر اب وہ نہیں صورت جو دیکھا تھا مجھ کے
کسیکو ای حسرت ہو ہو کی ہے میں بھی تو جوان عیار نے کہا ای بات بربادی حال تو کہو آخر دیوخان
درخت سے اوترا اور عیار سے سارا ماجرا کہا عیار نے کہا اگر کہو تو میں اسکو پھر لا دون دیوخان خوش ہوا
عیار لشکر اسلام میں آیا دیکھا کہ دربار برخاست ہوا ہی سواریان سرداروں کی چلی جاتی ہیں ایک
کو اصطبل دیکھتے ہی کہ کرب کو ... پیادون نے ... سے ... ہے
اسنے کہا میں کرب کا نوکر ہوں ابھی آ ملا ہی سوار کی راہ دیکھ رہا ہوں پیادون نے کہا تو اندر ہی آیا ہے
کرب تو وہ جاتا ہی ایسے ہوا اسے سنا دوڑ کر کرب کی سواری میں مل گیا کرب اپنی بارگاہ کو جو پس
میں اوترا خاصہ کھایا آرام کیا اب گیا ہے گیا بات میں لگا قنات کو چاک کر کے کرب کو بیہوش کر کے
لے گیا اور پیچھے میں آیا دیوخان سے کہا میں لے آیا دیوخان سوار ہوا اور اپنے لشکر کو جا کر ساتھ لے کر
نزدیک جلدی پیشتر شاہ کو کوئی تیغ بجا دی ملے دیوخان آ بیٹھا ہی میں اوترا کیسے حال کہا عیار نے کہا
کہ اب تو کس طرح کر کر بلوا ملی کر میں ہو نوشیروان پاس جا دون یہ تیز کا حال سنکے عیار نے کہ کرب کو ہوش
میں کیا کرب حیران کہ میں کہاں عیار نے کہا اب نگہبان دیوخان نے تمکو بلوایا ہی اسوا کرب نے کہا
بہادر ہو اگر کسیکی عزت اور جان بچ جاوی دیوخان کہتا ہی کہ میری بات مانو تو اکثر نوشیروان کا
بوجھ تو کہتا ہو خان سجا ہی جو یہ کہتا ہی وہ بھی ہے پھر اب بخوف اسوا تجھے اپنی لشکر کو چلے جاوی گا اور
اگر یہی تو جان بچتی ہی کرب نے کہا مجھکو تو جان کا خوف نہیں کس واسطے کہ میں جانتا ہوں کہ جب
تک قضا نہیں ایک موی بدن میرا کم ہوگا لیکن البتہ اگر اوسکی جان بچی تو مجھکو شیخی سے کیا لیکن اگر شاہ
کیلئے مجھکو قسمیں دین تو میں لاچار ہوں عیار نے کہا حضور کیا کوئی گواہ کہ جدائی کر یگا بس یہ کلام ہو چکا تب
کرب نے کہا اچھا عیار نے اگر دیوخان سے کہا کہ میں نے اوسکو راضی کیا اور طلب کیا دیوخان اپنی بارگاہ میں بیٹھا

اب خوف سے مو جیون پر تاو دیا اور بھی دربار میں آیا اسی لیے ہمین اب تیغ بغیر کہہ رہی ہیں کہ اپنے تیرا
کمار ستمان کیا اور نوشیروان اپنی بارگاہ میں آ بیٹھی اب مجرا کیا آ چکی تو نوشیروان نے پوچھا کہ پھر دیوخان
کا حال نہ معلوم ہوا ملکہ آسمانی آئی غرض کہا کہ کچھ رات باقی تھی کہ دیوخان آئی اور کرب کو لیے گئی ہیں
یہ سنکے فرامرز اور پہلوان سبکو حیرت ہوئی کہ بڑا کام کیا پہلوان نے بختک کی طرف دیکھا بختک نے کہا ای
شاہ مجکو یقین نہیں شاہ نے کہا صبح دولا یا ہی بختک نے کہا تو وہ کرب نہوگا پھر اچھا دیوخان کو بلوائی
نوشیروان نے چوبدار کو بھیجا چوبدار نے دیوخان کو مجرا کیا اور کہا شاہ نے دعا کہی ہے اور کہا ہی اگر
مزاج اچھا حال ہو تو آویں چوبدار پیام لایا اب یہ میری خوف نہیں جاتا عیار نے کہا آپ چلین
میں کرب کو لیے چلتا ہوں دیوخان نے کہا میں جاتا ہوں وہاں سے بلوا بھیجونگا تو لیکر آنا لیکن خوب سی
بٹھی پر اوڑھا اسنے کہا اب خاطر جمع رکھیں وہ کچھ نہ کہی گا غرض دیوخان سوار ہوکے بڑی دھوم سے
نوشیروان پاس آیا اب راہ میں یہ حال تھا کہ دیوخان کا چرچا بجا ہے کہ بڑا بہادر ہے کہ کرب کو
سر بارگاہ کے لایا دیوخان آیا اور نکل کر بیٹھا شاہ نے مزاج پوچھا اور کہا حال کہو دیوخان نے کہا آپ نے
تو سنا ہوگا کرب کو پکڑ لایا شاہ تو چپ ہوئے بختک نے کہا مجکو یقین نہیں وہ کرب نہوگا دیوخان نے
کہا ایسی ہی جھوٹے ہو نوشیروان نے بختک سے کہا تو لوگون سے سن چکا ہی کہ سچ ہو تو کرب کو
لیکر داخل ہوا بختک نے کہا سچ تھا اسکو لائی ہیں لیکن کرب نہوگا اور اگر کرب ہی تو پھر سامنے
شاہ کی بلائین نوشیروان نے کہا تو بھی دیوخان کرب کو منگاؤ دیوخان نے اشارہ کیا لوگ گئے
عیار نے کرب کو لیکر چلا طوق و زنجیر میں گرفتار کرکے آرام سے پر شتابی کے لیے چلا راہ میں عیار سمجھاتا چلا تا بارگاہ
تک کان سے مونہہ کرب کے لگا ہی آیا کرب نے کہا میں بیہوش ہی نہ پڑا ہی کہ وہ نکالا غرض عیار کرب کو آرام
سے لے کر بارگاہ نوشیروان میں لایا عیار نے کہا آپ کسیکو سلام اور بات نکرین کرب نے وہی کیا
اور بختک دیکھ کے ذلیل اور چپ تھا اور نوشیروان نے کہا کیوں ای بختک دیوخان سے بختک نے کہا
حقیقت میں یہ کرب ہے پھر اسکو بکر کیوں دیوخان نے کہا میں کیا اس سے کہا چل اسنے تلوار ماری
بچے خالی دیکھا ایک تیر مارا یہ بیہوش ہوئے گر پڑا میں باندھ کے لایا اور سارے عیار سردار بیٹھے رہے کوئی صدا
نہوا بختک نے سنکے کرب سے کہا حضور انکو تیر مارکے یہ باندھ لایا ہی کرب نے کہا ہان ہوگا جو یہ کہتا ہی وہ کیا

مجھکو

ہوگا بختک نے کہا ابھی پیر مرشد قسم ہی انکو اپنے پروردگار کی اور امیر کی فرق مبارک کی سچ کہو کہ اب
توکرب نی کہا او بختک تجکو یقین ہی بختک نے کہا ہان کرب نے کہا پیر مجے کیا پوچھتا ہی اپنے دل سے
پوچھیے بختک نے کہا کیون دیو خان کرب کے کلام سے تو انکار ثابت ہوتا ہی دیو خان کرب کیطرف پھرا
اور کہا او دیوانہ تو سچ کہہ نہیں دیتا کہ میں نے تجکو پھر مارا اور پکڑ لایا کرب نے کہا او نامرد اب ہو تو مجھے پوچھتا ہے
ایمین لاچار کہتا ہون کہ او گیدی ہی تو تھا اور کوئی میری بات کہول دی اور سر باندھ دی تو تیرا کلام سچ ہے
دیو خان نے اوسکے ایک تلوار ماری کرب کو کرب نی پھرتی ایسی کی اور طمانچہ کو یاد رکے زور کیا مار دیا
قید توڑ کے ایک تیغ دیو خان کو مارا اور وہ غش کہا کے دور جا گرا کرب نے دیکھو اسطرح تیغ میں نے مارا ایسا اسکا
عیار چلا لایا تہا اور کرب دیو خان پاس آیا اور سر اسکا دھڑ سے کھینچ لیا بختک تو صلوات پڑھنی لگا
اور کہا سبحان اللہ کیا کہنا ہم تو خوب جانتا تہا جیسا اسے کیا ویسی سزا پائی کرب نے سر دیو خان
کا ہات میں لیکر کہا یہ ہمارا سردار تہا اوسکا ایسا ہی کہ مجھے لے اور تن سے سر اسکا اتارا ہی ابتکلان
فرامرز وغیرہ سب دیکہ کے رہ گئے بختک نے کہا حضور جاوین کسکی مجال نہیں جو اسکے مقابل کری بختک
کرب کو لیکر باہر آیا مرکب پر سوار کیا کرب نی تلوار سیکے لی اور چلا جب دو تیر پر نکل گیا بختک نے
ترکو نے کہا کہ او نامردو یہ ہمارا باپ ایسے حرکت کر کے نکل گیا اور تب کہرہ سکا لشکر دوڑے
دوڑے اور کرب سے تلوار چلنی لگی کہ ایک خواص نے بغل سے بختک کے نکل کے دیکھا بختک کھڑا
گہرتا امیر نے کہا او گیدی جلد سبکو بلا اور مجھے اب ستا کہ تو نے پہلے سبکو منع کیا کرب کو مرکب دیا اور بعد سبکو
کہدیا کہ مار لو بختک نے کہا میری کیا مجال اور پکارا کہ ارے جو کرب سے لڑیگا وہ قتل کیا جائیگا
جاے دو لوگون نے کہا آپ ہی تو حرامزادہ کہتا ہی اور منع کرتا ہی غرض کرب تو نکل گیا امیر نے کہا
اب فرمائی اب جہتنے جاونگا تو تجکو غل مچا کے گرفتار کیجیونگا اسواسطے کہ امیر زادی تو امیر کو بہی
قتل کرین بختک نے کہا کیا مجال غرض امیر نے جست کر کے نکل گیا بختک نوشیروان پاس آیا سارا
حال امیر کا بیان کیا عیار ہونا امیر کا ہونگ عدنی عیار کا امیر کو پکڑنا اور زرد ہوش بیگ قرا نہا
نوشیروان کو پکڑ کے امیر کو چہڑانا اور ہونگ عدنی کو سب سامان لیا کہ اس موسم میں دعوا
مہتر بچا ایک کو دیکھو کیسے کیسے عیاریان کر کے امیر کو کہانا پہلا یا اور صدا خون کی ای اگر اب

تو امر کو جنہ پکڑ لایا فقر امر نے کہا بہا جا و قتل کر وانگا ہونگ نی کہا ملکہ بہی مجکو چند عیار ولو غرض تیس
عیار گرس سالئی اسا بہ نقد پوش وغیرہ نیزہ عیار نوشیروان کے عیاروں نے لئی اور کوئی ایک
تک سبکو سکہا یا اور امر کو کئی دن کہانا ہو گا دیا اکیر وز دوگہڑی دن باقی تہا سلطان سعد تخت پر
بیٹھے نے تمام سردار اپنے اپنے دنگلوں پر متمکن تہی امر گر سے ہو ہو پر بیٹھا تہا دروازہ بارگاہ پر تمام غول
چوبدار آنے مردار پیادی اور عیار وانکا تہا کہ ایک عورت موچیا ایسی ہو تہی آئی اور عیاروں نے
جہا نورلے بتا کے دو بیٹیہ موتہ سے اوٹ کے کہا کہ صاحب کوئی امر کو میری خبر کر دی اور زرا بلا
لی کہ مجکو کچہ کہنا ہی عیاروں نے جو عورت حسین کو دیکہا چہرا پہنے لگے اور کہا کچہ کہنا کام ہی ایمان کر
اونے کہا کہ امر مجکو پہچانتا ہی تم کیا جانو تم خبر کر دو غرض ایک آدمی نی جا کر امر سے کہدیا کہ ایک عورت
باہر کہڑی ہی تمکو طلب کرتے ہی امر سنکے حیران ہو النداہو نے کہا خواجہ البتہ ہے یہ وہ تہنے کیا ہوگا
اب کہان نکالا گیا امر نے کہا ای رستم والتہ میں نہیں جانتا الند ہو نے کہا ہان اے خواجہ تجکو تو برا
کہتے ہیں بیلوان تجکے عشق ہر اور اب لکے آنا کاتو یہ حال اور تجکو عشق جڑہا ہی امر نے قسم کہائی کہ ای
رستم میں نہیں آگاہ اور امر اوٹہ کر باہر آیا اور وہ عورت منگ کے امر کے برابر آئی اور چپکی سے کہا نہیں کہا
کہ تم مجکو نہیں پہچان تے منم تہوتی اور موتہ اپنا دکہا یا اور کہا میں کنیز گرد یا با نو کی ہون اور تم اکیلے میری
سات چلو بڑا غضب ہو گیا جو وقت ہے کہ تم امد کہو آئی ملکہ نے اپنا بر احوال کہا اور چند خواصین
لیکر نکل کہڑی ہوئی ہین تو آپ چلیں ملکہ وہان بیٹھے ہیں مجھے کہا ہے کہ تو جلد سے امر کو بلا لا غرض تغیر تازہ امر کو دیا
کہ امر تو آرد بیل میں ہو کر آیا تہا اسنے جانا سچ ملکہ چلی آئی امر تنہا اوسکے سات ہوا اور اب وقت شب
یہ ہو گیا جب امر دو تین کوس گئی دیکہا کہ ایک کوٹہی پر چودہ پندرہ عورتیں چادرین اوڑہے بیٹھی ہیں اور
بیچ اونکے ایک عورت رو رہی ہین موتہ ڈہکے ہوئے بیٹہی ہی جب امر کو دیکہا ایک کہا گئی اور کہا ای
خواجہ میرا وارث کہان ہی اور زرا جمک آئی امر دوڑا اور اگر ملکہ سے چہٹا اور ملکہ نے دو نو ہات پڑ کے کہا
ای امر ہائی افسوس میں مر گئی ای اور رونی لگی امر تو بچارا تہا اور اوسکے ہاتہین کمند کے حلقے تہے چار
حلقے گردن میں امر کے پہنچ گئی اور پکارا منم ہونگ عدنی ای امر کیا کرو گے اور جلد سے امر کو بیہوش
کر نشانا لگا صاف لیکر لشکر نوشیروان میں آیا اور سامنے نوشیروان کے کہدیا کہ نوشیروان اور فرامرز

نے بہت انعام دیا اور خلعت سب کو دی اور نہایت خوش ہوئی امر کو پیش میں لائی امر نے بارگاہ نوشیرواں
میں ایا جان نکل گئی دیکھا کہ سب بیٹھے ہیں اور ہوشیار بلچی اور کوہ شیار بلچی یا بیدار بلچی اور انکا عیار سوز بیٹھے ہیں
انکا ہین اور بہمن زرومین کا بہائی بیبھی ابا بیٹھا ہی نوشیرواں نے امر سے باتین کہیں کہ ای امیر بیبھی
بادر ہلا امر نے کہا ای بادشاہ اب میری بات جو کہون کوئی یقین سے لاویگا اگر کہون کہ میں رات کو سیجہ
کرتا ہون اور تیری اطاعت کرونگا مین تو پیادہ ہون جو مجھکو کہی ہین اوسکا ہون تو کہا بیجو سیج لگا اور
دوسرا مجکو وہ بول یاد ہوگا کہ جس سیج تیری ادا اسے امید ہین معتمدی نہین تو مجکو ضرور قتل کریگا پیر جا بیکو
ابنا وہیں چہوڑون اگر میری زندگی ہی تو کچہ نہوگا بختک نے اشارا سے فرامرز سے کہا کہ بس جلد ای اسکو
قتل کرو بعد امیر کو فرامرز نے کہا بادشاہ کا وقت ہی محلوں کو قتل کرینگے کہ سب دیکھیں بختک نے کہا مرگیا
صلاح نہین فرامرز نے کہا تیری تو جان نکلی جاتی ہی بختک نے پکار کے کہا صاحبو امر کا کیا قصور نکلی شمشیر
کا نواس … اوسکی اطاعت کرینگا اور جیسے ہے کہنا کہ بس ابھی قتل کرو جلاد کو طلب کیا امر تو دعا
مین مانگنے لگا اور کہتا ہی ای امیر تو اتنی سوت نہین مانگی کہ اسمین فرامرز نے کہا کہ مین تو ازمایونگا
دیکہین کون اسکو لیجاتا ہی امر بیچارا ابھی تو اتنا کر اوسنے پیادہ ہے اور بن رات بہر اب جاگ کر جو کیا
دونگا اسنے شراب تو پی ناچ دیکھنے لگا امر سے کہا تو کہا غرض رات بہر بیٹھا اور صبح کو نوشیرواں
اکر تخت پر بیٹھا اور سارا دربار جمع ہوا حکم کیا کہ امیر کا بچہ ابھی اوتار لاو بختک نے کہا پیر اتنا کاہے
کہ اسکو تو پہلے قتل کرلو اور بعد … نے خط کو لے کا دیا امیر رو رہا ہی دعا مانگنے لگا جلاد کو ایک حکم نوشیرواں کا
دیا ایکا تمام خلق کا ہجوم ہے دیکھا سامنے سے کہ ایک نقابدار زرد پوش پیدا ہوا کر کے
سوار اور امین … بارگاہ تک کہ سب سے اوتر کے جیون … امیر … انگشت نما سا نقابدار نے نامہ نوشیرواں کے
دیکہا یا اور پکارا نامہ امیر نامہ دار ترکستان سالار زرد پوش نے دیکھا … کہ ایک نامہ دیکہا راہی …
افریطا خان بن سلسال … کہا افریطا نے نوشیرواں سے کہا غرض حکم … ہوا کہ لاو پہر تو سالار زرد پوش
کہ گرسلسالی اور عیار دوڑی اور ہاتھون ہات نامہ لیکر برابر تخت نوشیرواں کے پہنچایا اور یقین
سب کو ہوا کہ خان اعظم کو بیٹے کی مارے جانیکی خبر ہوئی ہین معلوم کہ اسمین کیا لکہا ہوگا اور نوشیرواں کو
برا ابلا لکہا ہوگا کہ تو نے میرے بیٹے کو قتل کروایا نوشیرواں نے کہا کہ نامہ … پڑھو امیر نے جوجہت کی تخت کے

ٹین

ایک مرتبہ

الجریز

CSC

چہوٹے ہزینے پر لوگون نے کہا اون میں اسنے کہا مین دست بستہ … دونگا شاہ نے کہا لاو اسنے نامہ دیا نوشیرواں
نے جو کہو کے سادہ کاغذ اور نامہ پر نوشیرواں کو گرا کے جہاتی پر اتا اور خنجر کو کمر پر کہ کہنے زور سی تب خوف ہو دیا امر
لیکر نکلا نوشیرواں سمجہا کہ خان اعظم کا جو بیٹا اور یہ خان مارا گیا تو اوسنے بھیجا ہی نوشیرواں نے کہا امر ایک قصہ
نامہ بر نے کہا کہ بکیا غل ہی نوشیرواں … امر کو قتل کرتے ہین نامہ بر نے کہا اون میرا مطلب یہی ہی کہ امر کو دار
کہ نہی … جلا یہ خان کا حاکم قتل نہین … امر کو بلا یا اسنے کہا قید رکہ جب جہوٹا نامہ بر نے امر سے کہا کہ
خلعت … لیلیو امر نے کب نظر قبول کیا اور کہا ای امر اب جاتی امر تو چلا نامہ برنے کہا ای شاہ اور ترکات
صاحبقرانی ہی … اب امر کو دیا امر تو لیکے چلا گیا اور نامہ بر جب کر کے … دیوان میں ایا
او کہا منم … قران … لوگ … قران دروازے کو … لے نکل گیا اب امر ہی جیران چلا جاتا ہی کہ یہ
زرد پوش کون تہا اور ایسا ہو کہ وہ اوی اور … سامنے سے زرد پوش ایا امر نے دیکہا کہ قران
شاہ
ہی امر خوش ہوا اور کہا بیٹا تو نے … قران نے کہا … غرض دونو اگے چلے سامنے سے لندہور علم
مالک … سب ائے امر کو دیکھا خوش ہوئے کہا خواجہ ہم تمہاری امداد کو چلے تہی کہ سلطان سعد
ہی تخت پر سوار ائے غرض سب مل کے امر کو لے گئے ادا … روئین تن کا نامہ نوشیرواں کو …
…
و … بعد دو … نوشیرواں کے … ان خبر ائی کہ مغفون روئین تن ایا ہی نوشیرواں نے بختک سے
سا … بارگاہ میں … نوشیرواں … اور حال … بختک
… امر کو قتل … بختک نے کہا …
… ایک شخص سے مغفون نے کہا وہ کون ہی کہا نام ہی بختک نے کہا … ہین نام کوئی نہین
… اور … صورت … مغفون نے کہا …
… نوشیرواں نے … لشکر اسلام میں … دونون لشکر مقابل ہوئی
مغفون … سلطان … نکلا سلطان …
… مغفون … مسلمان ہوا مجکو … مغفون اب …
… سجدہ کر کے … شاہ … معاف کروانا … کہا

ضرب لا الہ الا اللہ لعنت لات بر پیہ غفا ہوا نیزہ مارا سر برہنہ نے ہوا ای کیا دونون لشکر دیکہ حیرت
ہوئے اور مقتون اور بہی جہلایا تلوار ماری سر برہنہ نے سپر پر روکا سپر کو کاٹ کے تا دو ابرو اور سری خون جہر یکا
پاک کر کے سر برہنہ نے پہ تلوار ماری اسکے بہی سپر کٹ گئی اور سر پر جو بڑی تہی اڑ گئی مثل گمین
مقتون نے دوسری تلوار جو ماری سر برہنہ کا زخم جو بارہ ہوا اسی سالار نے ہوا سعد نے حکم کیا کہ جلدی سے مجلاد
عیار دوڑے مرکب پر گر پڑا ای بعد تیس دیوانہ نکلا وہ بہی زخمی ہوا بعد اس ان سیف ملک عبد لیا
وغیرہ نکلے شام تک تیس سردار زخمی ہو کے جانب سے مارے گئے غرض پانچ دن میدان داریان مقتون
نے کین روئی اور کاشمیری وغیرہ روز تیس تیس ادمی زخمی اور مارے گئے چہٹے دن پہر طبل بجا کہ
نکلا کر کب نکلا کرب کو تلوار ماری کرب نے سپر کو توس ادمی اور سپر پر رکیا اور ایک تیغہ کر توس
مار مقتون کی کمر سے اوجہٹ گیا پہر مقتون نے تلوار ماری کرب کا مرکب تجکا بادون موش نامین
آیا سپر جہر سے الگ ہو گیا اور کرب زخمی ہوا فقط مقتون نے جو دیکہا دوڑے اور ہر سے اوسکے لوگ
آگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی کہ پانچ خندقین لاشوں سے بہرین اور لندہور برابر نوشیروانکے ہو گیا
بختک نے طبل بجوایا دونو لشکر پہر گئے تو اب سر معقو نکا ہی پلید ہو گیا لشکر میں کہا کہ تے طبل
نہ بجوایا جاتا لشکر کی رفت دم ہوئی اور امر کو فکر ہوئی کہ ای امر اسکو کیونکر ماروں پہر سوچا کہ اسکو پہر
لات کو امر اسکے لشکر میں آیا دیکہا کہ دروازہ بارگاہ پر چوبدار خواص کہڑی ہیں کوڑیان پہینک کے جوا
کہیل رہے ہیں اور ایک موہن شراب کی رکہی ہی امر نے کہا بہائی ایک ذرا سی ہم ہی شراب
پئیں انہوں نے کہا ہو اور ہمکو بہی پلاؤ امر نے تہک سر کہاری پلایا اور سبکو پلایا جب بیہوش ہوئے
امر خیمہ میں آیا دیکہا کہ مقتون سو رہا ہے امر آہستہ سے سر اہر اسکے آیا چاہا کہ بیہوش کرے مقتون جاگ
رہا تہا امر کا ہات پکڑ لیا امر کی جان نکل گئی امر نے کہا او مقتون غضب کیا تو نے ارے جلدی میرا ہات
چہوڑ اور اپنی انکہین بند کرلے تیرا امر تہ کم ہو گیا میں فرشتہ وحی رسان لات اعلا و منات معلا مقتون نے
ہات چہوڑ دیا اور انکہیں بند کر لیں امر نے کہا اگر تو مجکو نہ پکڑتا تو تیرا مرتبہ ہوتا پہر خبر لات نے مجکو بہیجا
ہی اور کہا ہی کہ مجکو نہ ہے صاحبقران کیا نوشیروان سے ہم خفا ہوئی امیر کو صاحبقران کیا اب امر سے بہی
خفا ہو کیا مجکو مرتبہ دیا اور سارا ملک نوشیروان تیری قبضے میں کر دینگے اور تیری تیرے برابر ہی الکین بختک

کہنے لگا او سمی پانی نوشیروانکو غرا کیا وہ شیطان ہی اور تو کب سے ان ہم سبکو تیرا تعبدار
کیا نہ تہے میں ایک شخص خدا پرست ہی اوسکی ضرب تو او تہانے بغیر لندہور کی اور اوسکا
گرز اندر سے کیونکر ٹہی وہ لا الہ کہی کہ میں ضرب نہ مروں تو اپنا سر کہولدیتا اور کہتا نہیں تو ہمی
ضرب سے الحاجب ضرب کریگا وہ بہی کیونکر اوس سے کچہ نہ ہوگا وہ تیری اطاعت کریگا خدا
پرستونکو اوسکا اعتقاد ہی معہ بادشاہ سب تیری اطاعت کرینگے اور تجکو سجدہ کرینگے مقتون یہ
سنکے بہت خوش ہوا اور کہا میں تو غلام ہوں ای لات تیرا بندہ ہوں امر تو یہ کہکر چلا گیا اول
میں کہا ای امر اچہو ب ہی اور مقتون جو صبح کو او تہا مارے خوشی کے پہول گیا اپنے لوگوں سے
کہا کہ رات کو فرشتہ وحی رسان آیا تہا سو یہ کہ گیا ہی اب مجکو نوشیروا نکی بہی پروا نہیں سب ہم نے
نے کہا آمنا صدقنا تجکو بہی ملک اوسی جاگیر میں ملیں گی اور نوشیروان کے یہان جب سب مجرئی
آئی جو بدار کو مقتون پاس نہ جانے تم کیوں نہیں آئی امر لع کہتا ہی مقتون نے کہا جا میں آونگا
جب تین ادمی آئی مقتون نوشیروان پاس آیا اور نکل ہر پہنچا فقط نوشیروانکو نہ سلام کیا
اسمیں بختک اور شاہ اور مقتون کو سلام کیا مقتون نے مونہہ اسکی طرف سے پہیر لیا بختک گہبرایا جانا کہ
شاید اسنے نہیں دیکہا دوسری طرف آکے سلام کیا اسنے پہیر لیا جب تو بختک نے کہا میرا کیا قصور
ہی مقتون نے کہا او شیطان تو مجہ سے بات نکر میری خرابی ہو جائیگی اور اسناء میں تجہے کہتا ہوں
ہوں اس سے ہرگز کام نہیں تو وہ سن کہ مجکو اسنے ہی خراب کیا اور تو اسکے کہنے پر لگا ہیلا کیا
فرشتہ لات اعلا کا اور کہا ان او سکو یہ ساربان زادہ نہیں اٹہا جب تو بختک تا جا او اور صلوات پڑہنے لگا
جانا کہ مرشد کامل آیا اور مجکو دربار سے نکال گئے بختک نے کہا ای مقتون قسم ہے ہمین خود اری وہ امر
کیا فرشتہ یہ کہو کہ تیرے گئے مقتون نے کہا یہ تو وہ کہہ گئے ہیں تو مجہ سے بات نکر اور ای شاہ ہمین
سبکو اپنا فرمان بردار کئی لیتا ہوں وہ کہہ گئے ہیں کہ لندہور سے برابر اوسکی ضرب کیونکر لی ہی یہ بڑ
خوب بختک ہنسا اور با چا نوشیروان نے کہا اسکو سمجہاو یہ مارا جائیگا نوشیروان نے سمجہایا
کلام مقتون تو لندہور کو نہ نکلا نا صطلح جو روز لڑتا ہی امر اسنے کہا اچہا تو طبل بجوا نوشیروان نے طبل
بجوایا اور میدان امر لندہور پاس آیا لندہور او تہا امر نے کہا ای بادشاہ بندہ میرا یہ مرتبہ ہے کہ تو او تہے

لندھور نے کہا رب کعبہ کی امر تو اس سے بھی زیادہ ہی امر نے کہا میں ایک پیادہ جلو میں زین پوش
پکڑ کے دوڑنے والا لندھور نے کہا خواجہ کدھر آیا امر نے کہا ای لندھور اس مقبول نے غضب کیا ہی سوائی
لندھور کل وہ پکارتا تو تم نکل کے مقابلہ کرنا لندھور نے کہا خواجہ یہ کون بات ہی اچھا امر نے کہا تو یہ
ایک بات ہی کہ وہ کہے گا تو ضرب کر ای لندھور تو پہلے ضرب لگانا لندھور نے کہا بہلا امر خفا ہو گیا امر نے
کہا میں سمجھا لونگا غرض امر نے قسمیں دیکر راضی کیا اور صبح کو میدان دار میں سواری مقبول نکلا تو خبر
دار نے پہر منع کیا کہ لندھور کو نہ طلب کرنا اسنے کہا اچھا اور دل میں کہا یہ گیدی بڑا احمق ہی آپ تو خراب
ہوا مجھے بھی خراب کریگا بس آکر لندھور کو پکارا اور لندھور چلا امر دار اب کی جگہ آپ سامنے ہوا
جب برابر مقبول کے آیا مقبول نے کہا ای لندھور باپ دادا کے دین کو ترک کیا اب بہی تو چل لات کو
سجدہ کر اور مجھکو تیرا سب حال معلوم ہو گیا ہی او جیسی رسان کی زبانی لندھور حیران ہوا اور جیسی رسان
کیسا یہ کہکر مقبول نکلے سر لندھور کے آگے آیا اور کہا تو ضرب لگا میں جانتا ہوں کہ تیرا اگر کہوک لائے
جب تو لندھور کو غصہ آیا کہ میری ضرب کو کہوک لاتا ہی اور سپر یہا لندھور نے انکار کیا مقبول نے
کہا تو لگا امر نے اشارہ سے منت کی کہ ای لندھور بار گرز لندھور کو بہی غصہ آچکا تھا گرز مارا اسکا
گرز نہیں گردن سینے میں سینہ کمر تک سینے میں گھنڈا زمین میں ایک تہلہ خون کا ہو گیا بحکم تو تماچا
اور کہا خوب ہوا اور مقبول کے لوگ لاشہ لیے جاتا کہ لندھور پر جاویں بحکم نے منع کیا سب کو ورنہ کام لندھور
کو لیکن غرض شب تمام لشکر کو پہرا اور ہر دو شہزادوں نے رنج میں اپنی لشکر کو کہا بارگاہ میں آکر بیٹھکر کہنے
لگے کہ اب کیا کریں اسمیں کو ننگ عدنی نے کہا میرا جی جانتا ہی کہ اب میں امر سے میدان
لڑوں بحکم نے کہا وہ اسمیں بہی بہتر نہیں غرض کو ننگ الگ خیمے بحکم میں آیا اور کہا ای ملک شاہ
تم اگر میری مدد کرو تو میں امر سے ایک حیلہ اور کروں کہ ایک جبر اوس سے بدلونگا اور اوسکو پیچ کے
سبکو تباہی کہ لاونگا یہاں تو یہ مشورہ ہی اب ادھر کا حال فرامرز او مغربی ...
تاج بخش کو قتل نامہ تو گیا یہ اور بیگلان نے باپ بیٹو کو گویائی مغرب میں دغا سے بیہوش
کیا اور چاہ میں بند کیا باقی جو لشکر تہا او سپر شبخون مارا سب بہاگ گئے میلاد تو ہو کر گویائی مغرب کا
بادشاہ ہی اوسکے حوالے قید کر کے بیگلان تو چلا گیا اور دوسرا ایک ابائی میلاد کا تاکہ کہیں آتے بہر آباد شاہ کے

جیو تا اوسکی ملامت کرتا ہی ایکدن فرامرز نے پیادونسے سنا کہ امیر عقابین پر پہنچ گئے جب فرامرز نے
سنا کہ پایا غم غلط کیا لیکن کیا کریں اور امر جو بہار استان میں آیا تہا نامہ یاقوت ملک کو دیکر آیا تہا
یاقوت ملک نے حال اپنی باپ اور بہائی کا سنا کہ اسطرح قید میں ہیں اسنے کہا تاجدار سے کہا کہ میں جاکر چھڑا
ونگی بلکہ نقاب اپنے منہ پر ڈال لیا اور وہ جو اسکی خواصیں تہیں سبکو ہمراہ لیا مردوں نے جو دیکہا کہ عورتوں
نے یہ جرأت کی یکہ تاجدار مع چالیس ہزار کے ہمراہ ملکہ ہوا اور ملکہ چلی اور یہ خبر میلاد کو ہوئی کہ فرامرز کی بہن آتی
ہے اپنے بہائی کے چھڑانے کو یہ سنکے خوش ہوا اور بے دیکہے عاشق ہوا جانتا ہی کہ آج ایسی خوبصورت
عورت نہیں ہے کہ جس پر شاہ و شہریار عاشق ہو گئے اور ہزار عشاقان بنا میلاد بہی لشکر قریب دو لاکہ کے
لے کے نکلا قلعہ سے سامنے خیمہ یاقوت ملک کا لگا اور میلاد کا غرض کہ طبل جنگ بجا اور صبح کو دونو
لشکر میدان میں آئے ملکہ اگو پہی ہوئی نقاب ڈالے ایک ہی ہوئی کہ اسمیں کوئی بہ نہیں بہائی سے کہا مجھکو
اجازت دیجئے کہ غلام جیسے لڑی کہا میلاد نے کہا تو تو میرا بہائی ہی بہائی اس مقدمہ میں تم کچھ نہ کہو تم
آپ چلو نکلا تو میلاد دیکہ کے عاشق ہو گیا اسکو اجازت دو میلاد لڑائی میں ملکہ پر چشم زخم آوی تو ہم
اسکو منظور نہیں اور دوسری شاید اسنے زیر کیا تو یہ آپ ملکہ کو لی کہا یہ آپ نکلا اور در سے یکہ تاجدار
نے چاہا کہ نکلوں ملکہ نے منع کیا اور قسم دی اور ملکہ آپ آئی او میلاد نے دیکہا او مر گیا اور کہا ای جان جہان
تو کیوں لڑتی ہی میں تو غلامی میں حاضر ہوں مجھکو قبول کر اور یہ جو میرا ابوسف ہی اسکی بابت نہیں
خاکر ہوں مجھکو گوارا ہی ملکہ نے کہا او گیدی زبان کو بند کر کیا بکتا ہی کیسے ناموس کو اسطرح کہتے
ہیں اگر لڑنے آیا ہی تو ضرب لا میلاد نے کہا میری امانت کیونکر تجہپر اوٹہیں تب تو ملکہ خفا ہوئی لاچار ہو کے
پیش دستی کی اور نیزہ مارا میلاد نے بہی نیزہ و لیا ضرب لگا آخر کو ایک جگہ وہ بند ملکہ نے کہا نیزہ کو
ہوا کی ہو گیا رنگ و شکار ہو گیا اور کہا ای میلاد تو تو اور کچھ سمجھے بنا پر تو میلاد نے تلوار ملکہ پر ماری زرہ
ملکہ نے سپر پر روکی اور نیت تیغ کہینچ دی تلوار اسکے سپر کو کاٹ کے ہیسل کے نکل گئی ملکہ نے یہ
تلوار ماری اسکی سپر کو کاٹ کے تا دو ابرو اوتر گیا اور زخمی ہوا خون جیری کا بہر آیا اسکے لوگ آئی
میلاد کو اوٹہا لے گئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی لڑ کہیں لڑنے لگا خوب تلوار چلی یکہ تاجدار نے کشتونکی
پشتے لگا دئے غرض کہاں تک کم وہ سب کہ اسمیں میلاد کے رفیقوں نے میلاد سے کہا کہ ایکا

غرض حال سے لیکر چلا جاتا ہے لڑائی تو ہو رہی ہے اب قلعہ میں چلیں تا کہ دیوالی اسنے کہا اچھا لوگ انکو
لیکر چلے اور فوج بھی اسلیے دیکھا جاتا کہ میلاد سپاہ کا سب نے گھونگٹ کیا یا اور بھاگے کہیں یان یان
کر کر آخر یہ بھاگا اور ایسے بھاگے کہ قلعہ بند ہوئی پل کھینچے اور نالے توپیں لگا دین مہران سلگنے
لگے اب حملے کیا کریں غرض ملکہ خیمے میں آئی لشکر گرد قلعہ کے پڑا اور دو عیار بیچ ملکہ کے ساتھ ہیں
الماس فرامرز کا عیار اور برورین ملکہ کا عیار اب تجویز ہونے لگی کہ کیا کریں اور بیخبر فرامرز کو ہوگا
کہ تمہاری یہ ہین آگئی ہی اور میلاد زخمی ہو کے بھاگا تھا قلعہ بند ہوا فرامرز کو نہایت صدمہ ہوا کہ یہ کیونکر آئی
لاچار جب کئی دن گذریں ایک شب برورین واسطے بالادوی کے گیا تھا ایک جگہ بیٹھا کہ بے ناکہ سامنے
سے ایک عیار بیٹھ چلا آتا ہے اور قلعہ کی طرف جاتا ہے برورین نے کمند پھینکا وہ عیار گرفتار ہوگیا برورین نے
اسکو باندھا اور پوچھا تو کون ہے اور کہاں جاتا ہے اوسنے کہا میں مرد نوکری پیشہ ہوں واسطے روزگار کے چلا تھا
برورین نے کہا جھوٹ ہے سچ کہہ اسنے نہ بتایا تب جامہ تلاشی لیا کمر سے نامہ نکلا اوسکو پڑھا دیکھا کہ بنگلان
کی مہر اوسمیں لکھا ہے کہ ای میلاد بیٹے ہلال آ عیار کو بھیجا ہے پاس دیکھتے ہی اس نامہ کے رات میں دن تمہ
ہین تم فرامرز اور ہلال زریں تاج کو قتل کرنا برورین یہ تاج دار پاس اراده ملکہ پاس نامہ لے گیا ملکہ نے نامہ پڑھا کے
کرد اوااا اور میلاد از ترس جان مسلمان ہوا ملکہ نے کہا گو یہ مسلمان ہوا اسکو نظر بند رکھو
جب تین فرامرز کو چین آوتگی اسکو چھوڑ دونگی غرض کئی رات میلاد قید رہا اسنے نگہبانو تکوا سے
ملایا اور ایسے باتیں کہیں جاتا کہ یہ دوست ہی وہ غافل ہوئی ایک رات کو نکل کے بھاگا اور دروازہ
قلعہ پر آیا لوگوں نے دیکھا کون ہی اندر آنے کہا میں ہمیلا انکا عیار ہوں میلاد سے میری
خبر کرد لوگوں نے میلاد کو خبر کی اوسنے کہا پوچھ کی بلوا کے بلا لو جب میلاد بارگاہ میں آیا اسنے
پہنچانا میلاد نے سارا حال بیان کیا اور کہا نامہ تو چھین گیا لیکن زبانی کہتا ہوں کہ فرامرز کو قتل کرو
میلاد کو تشویش ہوئی لوگوں نے کہا اسکو کہا عیار بنگلان کا کہتا ہے اور حقیقت میں اوسنے کہا تو
کہ فرامرز دشمن ہے میلاد نے کہا تو شہر میں جار دو کہ صبح کو سب خلق جمع ہو فرامرز اور ہلال کی
گردن ماری جائیگی جب صبح ہوئی میلاد کہیں باقی سب جمع ہوئے سیاست گاہ پر اور فرامرز
کو طلب کیا لوگ گئے پہلے اونسے کہا نکالو ایک شخص کمند ڈال کے جا میں اور تراب جو دیکھے کو گا

زمین رو دشنے منگا کے جو دیکھا اور لوگ بھی چاہ میں کود پڑے دیکھا ایک نقب لگی ہے اس نقب میں جو
گئے دیکھا کہ ایک سیلے ہیں لیکن اندر قلعہ کے یہ جو نقب کا ٹوٹا ہے اب حیران ہوئی کہ کہاں ڈھونڈیں
اگر کوئی نکالنا ہی جو ہوتا تو اوسکو پکڑتے آخر خبر میلاد کو کی میلاد کی جان نکل گئی بڑا رنج ہوا حکم کیا
کہ تلاش کرو اب گھر گھر تلاش ہونے لگی اور یہاں دو روز بیشتر آئی قتل نا ہیکے دل آرام بیٹھے تھے
کفیل آنکی فرامرز پر عاشق تھے نکلوا لیا اور کفیل آئے سپہ سالار اور داروغہ کہیں آتا جاتا تھا دل آرام
نے اپنی کو کہا سب کہا ایک بلا شور تو فرامرز اور ہلال کو نکال لا اور جو صرف ہو وہ لے تو کھانے ایک عیار کو ملا
کے نقب دیا اور فرامرز کو لے گیا دل آرام خوش ہوئی حمیدہ خواص کو فرامرز پاس بھیجا کہ تو میری طرف سے
اور اب سامنے گئی تھی حمیدہ آئی فرامرز کو سلام کیا اور کہا ہماری بی بی نے آپکو چھڑایا اور وہ تم پر عاشق ہے
تم اوسکو قبول کرو فرامرز نے جو دل آرام کو دیکھا انہوں نے بھی پسند کیا فرامرز نے کہا ایک طرح اگر دل آرام
لات کو لعنت کرے حمیدہ نے کہا میاں ایسا کلمہ تو نکلوالت کا غضب ہوویگا فرامرز نے کہا وہ کیا
کہہ رہی ہے دل آرام نے جو سنا کہا او حمیدہ تجھے جان ہے تو اس سے کہا یہ جو کہیں مجکو قبول ہے غرض دل آرام
مہر خواصوں مسلمان ہوئی اور اپنے کو کہا طلب کیا کہ سینے لا اور قید سے طرف کرو فرامرز سو گئے اب
عورت کی سبب کا ہوگی خلق کیا کہ ہی گی خدا کو یاد کیا قید تو تیرے بینگ کی وہ بات یا دن سے آلو چار ے
ہوا ملکہ پر اگی اور کہا اتنی جلدی یا آپنے کیوں کی غرض حمام میں بھیجا جو سناک تیل والی مسند پر لاکر
بٹھایا بیچ ہونے لگا دل آرام سے بوسہ و کنار ہونے لگا شراب لگایا لیکر شمین آیا جلی کو الگ مکان میں
رکھا اور آپ عیش و عشرت کرنے لگا ایکروز ایک خواص نے جاکر کفیل سے کہا کہ بھی تمکو خوش
ہے وہ تو تمہاری خوب محل میں بیٹھا عیش کرتی ہے کفیل نے جو سنا تلوار پکڑ کے چلا اور ایک خواص نے
آکے دیکھا ملکہ پاس وہ شخص ہے وہ جو سامنے مرد نگین ہوش نہیں ایک گھڑی ہے وہ مرد کٹ دوسری
پر اور اب تم اس ملکہ نے کہا اری کا او قصہ مجکو کہا سو اوسنے کہا بی بی غضب ہوا تمہارا باپ وہ
آیا دل آرام نے جو دیکھا فرامرز سے کہا تم ذرا پوشیدہ ہو جاؤ کہ میرا باپ آتا ہے فرامرز نے کہا تو دو
کیا کریگا دل آرام منتیں کرنے لگی کہ تم ذرا کوٹھی پر چڑھ جاؤ جب یہ اوٹھی اور کفیل جو تری
کمر کے چابہ پر تو ملکہ اوتھی اوا او دو پٹا گرا ہوا پر جو اس فرامرز نے دو پٹا پکڑا کہ بیٹھو آخر دو پٹہ چھوٹ کے

ننگی کوٹہی پر ہماگی اور کفیل نے پیچہے چلاکے اوسکو سر پر کہڑی رہ دل آرام نے کہا ای والد سوای
ایک کلمہ کے اور مین گنہگار نہین البتہ لات اللات کو لعنت کی ہی کفیل یہ سنکے اور خفا ہوا کہ فرامرز
نے بگاڑا او کفیل ادہر آ کہان مورت ہو جاتا ہی کفیل نے کہا آتا ہون پہلے اسکو قتل کر لون پہر
تجکو قتل کرون فرامرز نے کہا او کمبخت کی خبر دار اودہر نہ جانا مرد تیرا مین ہون کفیل نے کہا تو میری
قضا ہو کر آئی ہی اور آکر فرامرز پر تلوار ماری فرامرز نے تکیہ پر روکا اور زخم قدم ہو کے قبضہ پکڑ کے
تلوار چہین لی اور ایسا مارا کے اپنے سامنے گر گیا کفیل اور ہی اوسپہ آ رہا فرامرز نے اٹہنا چاہا تہی پر کہدہ لیا
اور کہا خالہ اور شناختن ہو رہ کار یہ میلکوئی کفیل نے کہا آپکا دین برحق ہی مجکو ایمان دیجئے فرامرز
نے چہوڑ دیا کلمہ پڑہایا از راہ کمینہ پن [illegible] اور کہا مین غلام ہون اور یہ کنیز ہی ای شہریار اب یہ تو بتائیے
کہ اب کیونکر ہی کہین اور یہان سے نکلے کہین فرامرز نے کہا اب میرا ارادہ ہی کہ مین نکلون اور
جاکر میلاد سے مقابلہ کرون اور قلعہ مین عمل کرون یہ جو کفیل نے سنا دوڑ کے قدمونپر گرا اور کہا ای
شہریار اب مین از سر صدق مسلمان ہوا الحمد للہ تمہاری جرأت اور ہمت جانا کہ خدا تمہارا برحق
ہی اب تم اس قید سے چہوٹے لیکن اب مین جسطرح کہون اوسطرح آپ میلاد سے لڑین اسواسطے
کہ تمہارا یہان کا لشکر ہی باہر پڑا ہی مین قلعہ سے تیر مین رقعہ باندہ کے پہینکتا ہون بعد دروازہ کہلوا
اور سب آپ چلین جاکر میلاد کو پکڑ لین اور لشکر سے لشکر لڑے یا فرامرز نے کہا مجکو تو اسکی حاجت
نہین ہلال زرین کج نے کہا بیٹا کفیل سچ کہتا ہی تامل کرو غرض جب فرامرز راضی ہوا کفیل قلعہ
پر آیا رقعہ تیر مین باندہ کے لشکر ملکہ کیطرف پہینکا ایک پیادہ واسطے حاجت کے بیٹہا تہا کہ تیر لوٹے مین لگا
اوسنے دیکہا کہ ایک کاغذ بندہا ہی اوسنے لاکر بکہتا جبار کو دیا وہ ملکہ پاس لایا اوسمین لکہا تہا کہ شہریار یہان ہی
اور باپ میری گہر مین ہین فلانے وقت ارادہ میلاد پر ہی تم سب فوج لیکر حاضر ہونا مین دروازہ کہلوا دونگا
ملکہ نے تیاری کروادی کفیل نے قلعہ پر لوگ مقرر کیے کہ جب آوین دروازہ کہول دینا اور آپ یہان آیا
سنہ پہر آدمی اسکے ملازم اور عزیز تہی اونکو ہمراہ لیا اور بیچ مین فرامرز اور ہلال کو رکہا اور باہر دن رہی برآمد
نکلا اور بارگاہ میلاد کو چلے بازاریون نے جو دیکہا آپسمین کہنے لگے کہ دیکہو یہی کفیل کیسا نمک حلال ہی کہ آخر
دیکہو فرامرز کو پکڑ لایا ہے جانا کہ قیدی کو لاتا ہی لیکن ایک تعجب ہی کہ قیدی کے ہاتھ مین تلوار ہی

فرامرز

خبر میلاد کو ہوی میلاد دیکہ خوش ہوا کہا جلدی لاو کہ اسمین کفیل اندر بارگاہ آیا میلاد خوش ہوا تو
ہوا لیکن فرامرز کے ہاتھ مین تلوار دیکہکر گہبرایا اور کفیل نے فرامرز سے کہدیا تہا کہ اب جلدی کیجئے
اور اسیطرح قریب میلاد کے چلین جب یہ میلاد نے کہا کفیل نے کہا او کمبخت تو نہین جانتا کہ تلوار کس سے
مینے لات کو لعنت کی اور دین اس شہریار کا اختیار کیا میلاد نے غل کیا کہ اری اسنے دغا کی [illegible]
بادی پر [illegible] سو آدمی بعد فرامرز پر [illegible] نے کر دیا اور وہان بکہتا جبار نے حملہ کیا وہ ایک سو
کفیل نے مقرر کئے تہے اونہون نے کہا دروازہ کہول دو گولندازون نے منع کیا اونسے تلوار چلی گولندازونکو
انہون نے دروازہ کہولدیا جابتک کہ سوار اندر قلعہ کے آئی اور تمام شہر کو قتل کرنا شروع کیا اور
فرامرز برابر میلاد کے آیا میلاد نے تلوار ماری خالی دیکہی [illegible] پکڑ لیا میلاد نے امان مانگی فرامرز نے
کہا بشرط ایمان میلاد راضی ہوا چہوڑ دیا از ترس جان مسلمان ہوا اور کہین از سر صدق
تہی تمام شہر مسلمان ہوا میلاد نے کہا اب تخت پر بیٹہین فرامرز نے کہا تخت تیرا تجکو مبارک
اور ایک باغ اسواسطے کہ بہ قوت ملک کے خالی کروا دیا ملکہ اور سب لشکر وہان اوترا ہلال اور فرامرز بہی تو
ملک کسی [illegible] ہاتہ نہ لگایا فرامرز خفا ہوا اور کہا ای بہن تو نے میرا نام مٹا دیا خبردار پہر ایسی
حرکت نکرنا غرض بعد کئی روز کے بہن کو کہا کہ تم شہر کو جاو اور دل آرام کو بہی ہمراہ کر دیا اور دو تین
دن فرامرز نے تیاری کی میلاد نے کہا مین بہی بارکاب مین موجود ہون فرامرز نے کہا تم اپنے شہر
مین رہو اپنے ملک سنبہالو اور ساتہ ہو فرامرز دو منزل گیا چلا او میلاد کہتا ہے مین ہون کہ اگر موقع ہو تو
بیہوش کرون ایکدن میلاد نے ہات باندہ کے فرامرز سے کہا کہ ای شہریار آج مجکو سرفراز کیا
کہ میری عزت ہو گی دعوت میری قبول کیجئے فرامرز نے کہا اچہا میلاد نے تمہاری دعوت کی کیا
اور سب مین زہر اور بیہوشی ملائی اور پیالی اسے اپنے سارا احوال کہا کہ اسواسطے مین ساتہ آیا
ہون کہ اسکو قتل کرون تاکہ پہلوان کو صورت دکہاؤن غرض فرامرز اسکے خیمہ مین آیا بعد
ناچ گانے کے میلاد نے کہا کہ کہانا تیار ہی فرامرز کو لاکر کہانے پر بٹہایا اور آپ اہتمام کرنے لگا کہ ای شہریار
یہ کہانا بہت اچہا ہی اسکو نوش کیجئے کہ اسمین فرامرز کی گود مین ایک کاغذ نے بتایا اگرچہ فرامرز
نے پہلے سے کہول کے دیکہا لکہا ہی کہ ای شہریار میلاد نے کہانے مین زہر ملا دیا ہی اور مین کہین لگا

غلام از سر صدق مسلمان ہون کہا ہان کہا تب لگا فرامرز کو حیرت ہوئی اسواسطے کہ شاید یہ ایلچی زند
سے نکہتا ہو آخر فرامرز نے واسطے آزمایش کے میلاد سے کہا ای میلاد میرا جی چاہتا ہی کہ یہ کہتا ہو جو مرد
بکوا ای ہی پہلے تو اسکو کہا میلاد نے کہا میری کیا مجال فرامرز نے کہا ہم تو کہتے ہین ہو کہ میلاد کی جان
نکلی کہ اب کیا کرون جب اسنے انکار کیا فرامرز نے کہا اسکے رفیقون سے کہ تم کہو انہون نے کہا
کہ ہماری جان جاتی انہون نے کہا ای شہریار اسے کو کہلوائی جب یہ نہین کہا تا ہم سوکہ کہا جان
جان اسکو عزیز ہوتی ہی اور اسمین زہر ہے بس جب تو فرامرز نے اسکا ہات پکڑ لیا اور گرگین کی بات
مین حوالے کیا اور تاج اوسکا گرگین کے سر پر رکہا کہ مجھے تجکو بادشاہ کیا اور تجکو اختیار ہی چاہی
اسکو قتل کر یا چہوڑ دے گرگین نے کہا مجکو خلق کیا ہی اگی کہ اسمین ہلال زرین تاج نے حکم کیا کہ اسکو
قتل کرو ایک نے تلوار ماری سر اسکا جدا ہو گیا فرامرز نے گرگین سے کہا کہ اب تو اپنی شہر کو جا
چند ہزار سوار تو زیر دستی گرگین سے فرامرز نے رکہ لئی اور اسکو رخصت کیا اور اسطرف امیر کوچ
کیا ایک منزل پر فرامرز اوترا تہا کہ سامنے صحرا مین ایک لشکر اوترا دیکہا اور ایکطرف آگ اوڑ وہان
آئی مجالوگون سے پوچہا انہون نے کہا پہلوان مین کتنے ہو رہی ہی اسے سنکا باپ بیٹے سوار کے
وہان آئی جہان الکا اڑا تہا اور جہان تک نگاہ کام کرتی ہی ایک لشکر نا پیدا کنار پڑا ہی بار گاہین خیمی ہا
برپا ہین اور جہان ایک اٹکار شت جنگا گیسوان خلیلی سبکو زر دولہا ہی فرامرز کو دیکہکے محبت
ہوئی لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون ہی انہون نے کہا یہ لشکر خواندہ بہرام ہی نام اسکا
بدیع الزمان پہلوان ہی اور یہ لشکر از ریحین تبریز کا ہی شاہ تبریز نے اسکو واسطے کشتی کے
طلب کیا تہا اور اپنے پہلوان مرد افگن سے لڑوایا اسنے اوسکو بہی زیر کیا منشور پر مہر کروائی اجازت
بیٹھنے اوسکے پیچے تعید ارسوری اب سوار ہی بیٹہی ہین ہر روز ہر ایک نے داو ایا کرتا ہے اور بدیع الزمان نے
جا کر مین جا کر لشکر نوشیروان مین ہی کہ وہان بہی انام شاہ وشرع مین منشور پر مین کروای
مرد افگن ساتہ ہو اسمین شاہ تبریز نے کہا مجکو بہی تو نوشیروان کا نام آیا ہی مین بہی چلتا ہون
سو وہ بہی تمام لشکر لیکر ہمراہ ہی یہ جو فرامرز نے سنا کشتی کا اشتیاق ہوا لوگون کو ساتہ لیکے سامنے
بدیع الزمان کے ہو بچا بدیع الزمان نے جو فرامرز کو دیکہا فروغ معلوم ہوا لوگونکو ساتہ لیکے اپنے پاس بلایا

اورانی

اور اپنے کہا نے کو دیکہا پاس علم جکا کی کثرت کی بعد ایک خنجر طلائی منگائی اور پوست گاو
تازہ اور سبز خشت رکہی اور بدیع الزمان او سپر کہڑا ہوا اور فرامرز سے کہا ای بہادر دعوا امیر اپنے
کہ اسکو میری ہی بہ زور سے کہینچ لیوی اور اپنی شاگردونکو اشارہ کیا اور انہون نے پوست بکڑ کے
زور کیا خشت بار نکلی سے نکہس کی بلکہ جتنی خشت تہی اوسکے برابر ایک جکتی تر نسخ
رہگئی اور زمین مین گہٹنون تک اوتر گیا اور نگڑی یا پوست کی تو نہین ٹوٹ ٹوٹ کے رہ گئے اوسوقت
بدیع الزمان بکار الہمان ہی رستم کہان ہی افراسیاب یہ تو بکار بکار کے کہا اور حمزہ صاحب
قران کا نام اہستہ سے لیا کہ مسلمان ہی حمزہ اسواسطے کہ یہ بہی مسلمان تہا اور یہ کلمہ فرامرز کو ناگوار ہوا
بدیع الزمان سے کہا یہ جانتی ہی حمزہ تا موسنہ بڑی بات اور حمزہ کو نہین دیکہا جب سامنا ہوگا حال
کہل جائیگا اور تجکو بہلے ہی جانتی کی ہی نہین تو ایک ترکش مین ہی تاکہ ابو کہا اونا غلام ہون آمین
بدیع الزمان نے اسلیے کہا ای بہادر یہ جگہ مرد انگی کی نہین یہ تو کلمہ کہنے مین آتا ہی زبان پہلوان کے
کہ اسمین ہلال زرین تاج نے فرامرز کو منع کیا کہ تمکو کیا فرامرز جیکا ہو لیکن اب جو فرامرز نے دیکہے
ایک پہلوان اور کے اسیر دیکہ رہی ہی اسنے پوچہا یہ کون ہی لوگون نے کہا بہ شنگ آئی ہی اسکو بہی
نوشیروان نی طلب کیا ہی اسو جاتا تہا یہ بہی تماشا دیکہنے لگا اور یہ اپنے زمانی کا رستم ہی اسکے کوئی
جواب نہین دے سکتا فرامرز نے دیکہا کہ وہ شنگ آئی روانہ ہو گیا اور فرامرز بہی بدیع الزمان سے ملکے
اپنے خیمی مین آیا رات کو آرام کیا صبح کو طرف مدائن کے روانہ ہوا بدیع الزمان نے مقام کیا اور فرامرز
آگو سے چلا اب ذکر لشکر اسلام کا کہ جنگ ہوا کالحیل بجہ انا شرطی اورت
... کو نہ سنا عدنی نے جنگ سے صلاح کر کے امیر سے کہلا بہیجا کہ مین طبل جنگ
بجواتا ہون سر میدان آئیں نکلا اور چالیس صندوق پیر از زرمین ہی ایکہ آون او تم ہی میدان مین
رکہو جو زیر کرے وہ لی ای ایہ کہکر طبل جنگ دیا اسنے بجوا دیا امیر نے جو سنا کہ وہ وہ نکالا کون ہی جکو
میدان وار سے کیا کام مین وہ پہلوان ہون سلطان سعد نے کہا کہ خواجہ یہ تو لڑائی کا جی ہا
ہی اور اب اوسنے دعوا ہی کیا ہی اور سعد نے یہ حکم دیا طبل کا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئی ا
کو جنگ نے کیا سارا ہی احبار نوشیروان کے ہمراہ لئے اور ادہر سے امیر کے بیٹے اور شاگرد قریب ستر ہزار

رات بهر انهون نے تیاری امر کی کی جب دیکها سید الامین کهودی گئی کهنچ دین جا بجا بچها دین اور صبح کو هونک
آیا صندوق سید الامین کهودی گئی کو هونک نے یه سمجها که یه امر بڑا مکار زور ہی ایسا هوا کہ صندوق خالی
رکهے هون کو هونک نے امر سے کها که صندوق هلکو کهول کے دکهلا دو اور هماری اثر دیکه لو امر نے کنجیان حوالے کین
که دیکه لو عیارون نے کو هونک سے کها بس کیا احتیاج دیکهنے کی هی اگر خالی هوتے تو امر اس طرح نه کهتا کو هونک
نے کها اب یه اسے زور ہی بهری هون اور یه الا اشرفیو نکا هو جاتی هین آپ دیکهے لیتا هون اور کو هونک برابر
ایک صندوق کے آیا اور کهولا اور جهانک کے دیکهنے لگا که امر سے عیار نے کمند کے حلقے مارے پکڑ لیا او هونک نے
غل مچایا که یه نهین سمجها دغا کی امر نے کها یه عیار یهین دغا نهین تو اور کیا ہے غرض جب سب
عیارون نے غل مچایا امر نے چهوڑ دیا اور امر سے مقابله هوا کو هونک نے تیر مارا امر نے خالی دیا امر
نے بهی تیر مارا کو هونک نے بهی خالی دیا غرض خوب تیر چلا حلقے جانے لگے نوبت شمشیر کی پهونچی دونو
روکتے هین خالی جاتی دیتی هین دونون لشکر ان هین کو هونک پے تلوار چلائی امر نے بهی اڑا لی تلنک
بهی اور چلنے سے شاه کو فرامرز کو دیکها تهی که آج کو هونک کے لڑائی دیکهو که اسمین امر روکنے
لگا اور پهچی پیچهے لگا که بادهی امر کا وه جو چاه کهودی تهی او سمین جا پڑا اور امر گرا اور کود کے چاه
پر آیا اور کها اب کے گزارم اور کو هونک کے بیهوش چاه مین پهنکی که اسکو امر نے بیهوش کر لون پهر
نکال لاؤن اور امر نے دیکها گهبرایا دیکهے که اندر ایک نقب تهی امر اوس مین سے چلا اور وه جا نکلا
سید الامین تو تما شا امر تو اوسکی راه باهر نکل آیا تو سب امر کے شاگردون نے کها تماشا چاه مین نقب کهودی
تهی اور امر پیچهے کو هونک کے کمند لیکر چلا که اوس پیچ کمند مارون کرکس ساسانی ساربان پوش عیارون نے
غل مچایا که ای کو هونک خبردار ده امر آتا هی که یه هوشیار هو گیا اور امر سے بهر لڑائی هونے لگی لڑتی
لڑتی امر نے ایک جگه جهکائی اسکو اپنا کے بهنڈار مارا اور کو هونک کی آنکهین نکل پڑین کو هونک نے
هاتهه سے اونکو تهاما که امر نے دوسرا هاته سر پر مارا سر تا سر کاٹا اور فرامرز پکارا که بهاگا عیارون نے امر کو پکڑ لیا
اور سب امر کے شاگرد دوڑے آسمین جلنے لگی آتش بازی نفق کے چهٹے پهر کوئی نهین جلنے لگے که
فرامرز نے عدن کو اشاره کیا اور لشکر بهی چلا نوشیروان کے بیچ ساسانی دوڑی اور سلطان سعد نے
لشکر اسلام کو کها یه بهی اگر مل گئے که اسمین امر نکلا اور سلطان سعد پاس آیا اور بات بادهی که

کهاکه لشکر کو اب بلا لین آج هماری لڑائی کا تماشا دیکهین سعد نے کها اور هر سب جب لشکر آیا جب
تخت نے تیار امر نے کها اوس لشکر کو آپ دیکهین که کس طرح مین بهگاتا هون یه لڑائی عیارون پر موقوف
رکهی بادشاه نے سبکو بلوا لیا اور امر نے ستر هزار عیارون سے جو دور حقو تکی مارتا جس مرکب کی
عیال پر گری یا وه جلا زمین پر گری یا زمین جلا دیا اور آگ کو جهل دیا اور مرکب الف هو کی پشتکین جلنے
لگین اور سوار گر گیا سید الامین برابر مرکب دوڑنے لگے دو تین حملو نمین تمام لشکر بهاگا تو نوشیروان
بے بس هو عیارون نے سبکو بهگایا اور وهان سے پهر آیا امر نے جا بیٹھا صندوق او ٹهوالی اور
بخدمت سلطان سعد تیغ و فیروزی آیا امر کو اور عیاران امر کو خلعت هوئی اور وهان فرامرز کو
کو هونک کا بڑا صدمه هوا تو لکهنکا سے کها که اسکو میتنے تو غیر زنده بالا اپنا لکهنک نے کها جب هی تو اسکے
کیسے کیسے خطائین هوئی هین اور تیغ تو لکهی کها غرض اوسکی رنج مین فرامرز نے شاه سے کها که مجکو نهایت
قلق هی اب طبل بجوا دین که مین سبکا استیصال کرونگا نوشیروان نے طبل بجوا دیا خبر لشکر
اسلام مین هوئی سلطان سعد نے امر سے کها امر نے جا کر طبل اسکندری کو بجایا صبح کو بدستور دونون لشکر
سید الامین آئی فرامرز آگے نوشیروان کے بعد دعا صبح آئی کهڑا هوا اور سیلان عدن نے امیر کو خبر امر کی بهی
لڑائی کی آج کی بهی اور اب بهی امر سے کها حضور دیکهین طبل بجا هی دونون لشکر جمع هین امیر بهی مقابل
هین سب دیکهتے هی هین اور میدان میمنه میسره آراسته هوا نقیب ابهی نه گئے تهے که گرد اوٹهی دونون لشکر ان
تهی کو دیکها که ایک نقابدار زره پوش آیا امر کو حیرت هوئی که یه کون هی اور کهان آیا تهی اسنے آ کر گهوڑا
هوا اور دونون لشکر و نمود کیا کیا بعد هو دا ایک کها لیا اور طرف لشکر نوشیروان کے آ کر نوشیروان کو سلام
کیا اور سید الامین آکر پکارا که کوئی هی جو میرے مقابلے کو آوے جب سبکو معلوم هوا که یه کیدی پیچ
لات پرست هی که اسمین بهرام گرد خاقان چین نکلا اور سلطان سے رخصت چاهی اور سید الامین آیا اور
بهکار هوا چار قدم دو نو تکامرکب بست با هوا زره پوش نے کها تو کون هی کیا نام هی بهرام نے کها
تو نهین جانتا که هم مسلمان هین اور نام سے تجکو کیا کام هی اب غلام حمزه نامدار کے هین تو تو اپنا
نام بتا کر تو کیا نسے آیا اوسنے کها میرا نام بهی کهل جائیگا ضرب لا بهرام نے کها مارا آمین نهین اور سنجے
نیزه مارا بهرام نے اپنا نیزه چلا که دونو نکے نیزه بهی بیکار هو گئے ڈالین پهینک دین اور اپنے تلوار ماری بهرام کا

مرکب کام آیا بہرام کودکے نیچی آیا وہ بہی کودا اور قبضی مین ہات ڈال کے تلوار بہرام کی چہین لی اور لپٹ
گیا دو گہڑی مین بہرام کو باندہ لیا اور لشکر نوشیروان کیطرف پکارا کہ اسکو لیجاؤ بختک نے عیار دوڑائی اونہی
بہرام کو حوالی کیا اور آپ لشکر نوشیروانکو مجرا کیا اور کہا آج تو مین جاتا ہون پہر طبل بجواونگا مین سبکو
زیر کرونگا اور وہجان ریاضت کش نایب لات اعلا بہی آئی ہین اسواسطے اونکو بہی مین اونکی پاس
لاؤنگا یہ کہکر چلا گیا بیان لشکر اسلام کو بڑا صدمہ ہوا امیر نے اور عیارون نے چاہا بہرام کو چہڑالاوین
کچہہ نہوا آنا فرہاد خان بیٹا ضریر کا اور مقابلہ ارشیون و لندہور کا کہ اسمین خبر آئی کہ تین لاکہ
بندہ ہونسے فرہاد خان یکضرب بیٹا لندہور کا آتا ہی اسواسطے خیمہ اپنا ایکطرف برپا کیا ہی اور کہتا ہی
کہ وہ کون لوگ ہین کہ جنہون نے میری باپ کو بہکایا ہی اونسے لڑونگا یہ جو لندہور نے سنا حیران
ہوا سلطان سعد نے لندہور سے پوچہا کہ یہ کیا لندہور نے کہا حضور معلوم ہوتا ہی کہ چند گمراہون نے
اوسکو بہکایا ہی مین اوسکو سمجہاتا ہون اور لندہور نے عجب بین شہاب سندہی عیار کو فرہاد خان
پاس بہیجا خبر فرہاد خان کو ہوئی بلوالیا عیار نے مجرا کیا اور کہا دارائی صاحب لے نے آپسے کہا ہی
کہ ای بیٹا تو میرا فرزند ہوکے پہر کیا پاس نہ آیا اور الگ ٹہرا ہی اسکی کیا وجہ ہی فرہاد خان نی کہا
میریطرف سے آداب و تسلیمات کہنا اور کہنا آپ نی کیون دین قدیم کو چہوڑا اور بادشاہ کامل نہ ہوکر لات
ایک مجاور زادی کی ہوگئی اور نہ کی نوشیروانکی سومین اوسے جنگ دونگا اور اوسکی اطاعت کرواونگا
اور اگر آپ ہومین چلے آوین اور لات کو پہر سجدہ کرین تو مجکو پہرنے سے کیا کام اپنے ملک کو چلا جاؤنگا
یہ پیغام لندہور نے سنا نہایت صدمہ ہوا اور فرہاد خان نے طبل بجوادیا سعد نی بہی طبل بجوادیا
سلطان سعد نی لندہور کو اپنی سرکی قسم دی کہ تم اوسکے مقابلی کو نہ جانا لندہور نے کہا مین اوسکو
سمجہاونگا سعد نی کہا نہیں لندہور نے کہا بہت اچہا تو سعد سوچا کہ لندہور کو یہ لگا کہ بیٹی سے مجکو
رنج کا اور بیٹے کا سامنا کروادیا امیر ہوتے تو ایسا نکرتے غرض جب صبح ہوئی تینون لشکر میدان مین آئی
کہ فرہاد خان نکلا اور پکارا اور پہر سے ارشیون بہرزاد لندہور کا بیٹا اپنا اپنی جہڑپ کے سعد کے سامنے آیا اور
رخصت چاہی سعد نے کہا واہ باپ کو کل منع کیا آج بیٹا سے غیر ہوا ارشیون نی کہا مین اوسکو
سمجہاونگا غرض لاچار رخصت دیا ارشیون آیا فرہاد خان کو ایکم محبت سے آئی ہو پوچہا تو کون ہے

ارشیون نی کہا مین تیرا بہائی ہون ای بہائی مین تجکو سمجہانی آیا ہون فرہاد خان نی کہا تو اچہا
کا بیٹا ہوکے امیر کی اطاعت کرتی ہی اور دین قدیم کو ترک کرتی ہی اور یہ تیری کام نہین چالاک کیسا
ہے کیا تو غلام ہو گیا اور لندہور کے بہی کام نہین دیکہتا ہون اسکو تواونا ہو اور لات کو سجدہ کر اور
لندہور کا بہی او تروا اونگا اور اگر نہ او تاریگا تو کمان کمانی کے او تارونگا ارشیون نی کہا یہ بات
کے مقدمے مین کہتا ہی کیا سعادتمند ہی اور لائق لعنت لات پر بس یہ سنتے ہی فرہاد خان
غصے مین آیا اور نیزہ مارا چہتا ارشیون نی بہی نیزہ مارا کام آخر دونو کے نیزی بیکار ہو گئی ہاتہ سے
ڈالدی پہر جنگ گرز ہوئی فرہاد خان نے گرز مارا ارشیون نی اسپر پر روکا سر عقب کو نیچا فیل کیا
مستک پر آیا سر اسکا پہٹ گیا ارشیون نیچی کودا فرہاد بہی ہاتہی سے کودا اور ارشیون سے
چمٹ گیا ارشیون نے گرز کیا چہیت تنگ ہر آئی تہی اپنا قابو ہو گیا لشکر نہ مار لیا فرہاد نے ارشیون
کو باندہا اور اپنے خیمی مین لی آیا اور لندہور اور سب کہ مین ہہر ہوا نوشیروان کو خوشی ہوئی بختک
چاہتا ہی کہ کسیطرح فرہاد ہمارے پاس آوے تو مین اسکو اپنے طور پر لاؤن جیسا کہ یہ زور آور
ہی لیکن فرہاد خان کہتا ہی مجکو نوشیروان سے کیا کام اور ارشیون کو طلب کیا اور کہا لات کو سجدہ
کر اور یہ حلقہ او تار ارشیون نی کہا ہرگز یہ نہوگا اور لات کو پہر لعنت کی فرہاد خان خفا ہوا اور
کہا اسکی گردن مارو اور جلاد آیا لوگون نی اوسکو سمجہایا کہ یہ تمہارا بہائی ہی اور بیاہی ہے
جہرہ پر بہی پیدا ہو گیا اوراہی تو سب سوار ہین پر ہمین لندہور ہی اسکو قید کرو سات قتل کرنا
بہی راضی ہوا ارشیون کو قید مین رکہا اور بیان سعد نے عیارون سے کہا کہ ارشیون کو لاؤ عیار
فرہاد نے گئی کوئی صورت نہوئی اور پہر طبل بجوایا اور صبح کو میدان مین نکلا اور لندہور کو پکارا اب لندہور لا
چار ہوا فیل ہیموٹہ کو نکال کے سعد سے کہا اب مین لاچار ہون کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی غرض لندہور
آیا اسنے سلام کیا لندہور نے چین بجبین ہوکے مونہہ پہر لیا اور کہا او ناسعادتمند تونے یہ کیا
حرکتین کین فرہاد خان نے کہا تم بادشاہ بندہ ہوکر بیٹہے سعد ان شاہ کے ہوکر تمکو کیا کمی ابنی اسو مجاور
زادیکا دین قبول کیا اور یہ حلقہ کیسا ہی لندہور نے کہا یہ محبت کام ہی فرہاد نے کہا مجکو ہرگز یقین
نہین امیر کو تیری آنی سے تقویت ہوئی اور ملک لئی نہین تو وہ کیا تہا لندہور نے کہا زبان بند کر

ارے او مچھ کرہ جنسے تجکو سات بہرون نہیں کیا اسنے کہا مین تو حلقہ او تروا لونگا اور اگر نہ او تارو گے تو کان کاٹ
لیگا اور تروا لونگا اور لات کو سجدہ کرو لندہور نے لعنت کی اسنے ضرب الا لندہور نے کہا پیش دستی کا ہا
آئین نہین فرہاد خان نے نیزہ مارا لندہور نے چند طعنون مین نیزہ سوا ای کیا فرہاد خان نے گرز مارا لندہور نے
گرز پر روکا لندہور نے گرز مارا اسنے سر جھکایا فیل مار گیا فرہاد بھی کود تلوار کھینچ کے چلا لندہور بھی کود افرہاد
نے تلوار ماری لندہور نے تلوار چھین لی اسنے گریبان پکڑ لیا کھینچتے ہونے لگے فرہاد نے پیلے پیچھے ہٹ گئے ایک
ٹھوکر ماری لندہور کی انکھون مین تیورا گیا غرض خوب کشتی ہوئی ایک جگہ لندہور کا پانون موش
خانی مین جا پڑا اور کولا او تر گیا اور لندہور بیہوش ہو گیا اسنے باندھ لیا اور خیمے مین آیا اور سامنے لندہور
کو طوق زنجیر کر کے بلوایا کہ شاید بیہ نکال نہ جاوے اور کہا اب لات کو سجدہ کرو اپنے شہر چلو
لندہور نے لعنت کی اسنے بابلکو بھی حکم قتل کیا لوگون نے منع کیا قید رکھا اور یہان سلطان
سعد نے امیر سے کہا کہ لندہور کو لاو امیر اور عیار رات کو لشکر فرہاد خان مین آئے الماس نیزہ
بیٹا ادھر ابکا لبر گیا کہ ایک خواص کی صورت بنکے جہان ارشیون تہا او دہان آیا بہانہ
جوگیا اور جاگ زیادہ پائی لندہور کیطرف آیا اور پیادی بیٹھے دارو بچا کے شراب پلا رہے تھے
الماس نے چکھے پہر پہر کے بیہوشے ملا کے سبکو پلایا اور سب مین مل گیا اور شراب مین بھی بیہوشی
ملا دی جب بیہوش ہو گیا یہ خیمے مین آیا لندہور کو بیہوش کیا چادر مین لپیٹا لندہور
اور بڑا تہا یہ گھبرایا کہ اب مین کیا کرون ایسا نہو کوئی آجاوے کہ اسمین ایک آواز آئی
کہ بہلا الماس بہاگا او بچے کہ امیر ہے امیر نے کہا بیٹا بڑا کام کیا تو چار شیون کو لا مین لی چلا
ڈونگا امیر نے جال مین لندہور کو رکہا سو اسیر کا جو بیہ ہو گیا اثر لشکر کو گیا الماس ارشیون کو
لی آیا صبح ہو گئی بہنچا بارگاہ لشکر مین لایا لندہور ہوش مین آیا قید ہر طرف کی امیر کو الماس کو
خلعت دیا اور خبر فرہاد خان کو ہوئی بڑا صدمہ ہوا لوگون پر خفا ہوا کہ سب کہتے مجلوہ رکھا لوگون
نے کہا تو آن رامی تو ان رد اور اب آپ امیر کے بیٹو نکا استقبال کرین اور یہان لشکر اسلام
مین دوسرے دن غل ہوا کہ دو سردار عبدالجبار چلبی عبدالقہار کی مثل کے غایب ہین سبکو
حیرانی ہوئی عیار فکر مین ہوئے دوسرے دن دو اور غایب اسطرح چالیس چالیس سردار

غایب جب تو سلطان سعد امیر سے بگڑے اور کہا او ساربان زادے یہہ سمجھنا کہ مینے
تخت پر بٹھایا ہے جلدی سردارونکو پیدا کر نہین تو برب کعبہ کہال کھینچ کے بہس بہروا دونگا
اب امیر باہر نکلا او گھبرایا اور لعین کہا آخر او سے عرب بھی امروت ہی کا ہوتا ہے **عاشق ہونا امر کا
فتنہ بانو عیار بچی پر اور آپس مین عیاریان ہونا** اب امیر چلا ایک مرغزار مین پہونچا باغ عالیشان
تہا ایک کنوان سبز و لب لبا رہا ہے امیر جو دیکھے ایک عورت خوبصورت درخت کے نیچے معلوم ہوئے
اسنے جو بغور دیکھا عورت بہی امیر اور پر جلا وہ مثل برق کے غایب ہو گئی اب جو امیر باغ سے
نکلے تو دیکھے ایک باغ اور بہی چار دیواری بہی اس بارہ ہزار سوار بہی پڑے ہین امیر صورت شاہ کو
بدل کے دروازہ باغ پر آیا دربانو سے پوچھا کہ یہہ کسکا باغ ہے اونہون نے کہا فتنہ بانو بیٹی نوشیروان
کی اور اسکو شوق عیاری کا ہے او واسطے مدد نوشیروان کے آئی ہے اب امیر سوچا کہ یہو نہو یہی
سردارونکو لاتی ہے اب امیر تلاش مین اندر جانے کے ہوا اور ایک خیمہ بہی زر دیکھا امیر
نے صورت قلندر کی بنائی لیکن اندر کسیطرح نہ جا سکا جب دو گہڑی رات رہی امیر نے دیکھا
کہ فتنہ بانو خیمہ سے باہر نکلی صحرا کی طرف کہ کسی امیر پر بیٹھے خواصین سر پر کھڑی ہین امیر ہٹ
مین چپ کے سو تیر مو تیر جلا او سامنے ملکہ کے سر پر رکہا خواصون نے جو دیکھا پکارین کہ او مقلوب
ادہر کہان آتا ہے ایک امیر نے ایک نافہ مشک ملکہ کو دیکہایا اور کہا مین دور سے آتا ہون ملکہ کے
واسطے یہہ نافہ لایا ہون ملکہ نے کہا ہاے مشکین نافہ اسکے آگیا ہے امیر نے نافہ لیا ملکہ نے کہا ہزار روپیا
اسکو دلوا دو امیر کو ہزار روپئے پر دئے مشکین لی کہا او قلندر اب کیون کھڑا ہے جا اب امیر لاچار ہوا کہی
تو نہین جاتا ہے بتا ہے جب تو او جہا عشق کا لگا ہے اب جو قریب سے دیکہا ہے کاری لگا ہے آخر لاچار
امیر اور طرف سامنے سے ملکہ کے چلا گیا لیکن قرار نہین تہا کہ کسطرح ہم جاوین جب رات ہو گئی امیر دیکھے
ایک طوایف کا خیمہ ہے اور وہ اپنے لوگو نکو جگا رہی ہے کہ ارے اوٹھو رات دو پہر کے قریب آ چلی ہے بجی
بارہ ہی ابہی تو ملکہ خفا ہو اور وہ اوٹھی تو واسطے احتیاج کے جو گئی پر چلی امیر بصورت اصلی پیلے جو گیا
پر جا کے گھڑا ہوا اور اسنے جو مرد انسان کی صورت دیکھی دانت بیٹھ گئے امیر نے اوسے بیہوش کر کے
زنبیل مین ڈالا اور اوسکی صورت بنکے ازار بند باندہ تا ہوا باہر نکلی اور لشکر نوزاد اور وہ بیٹھ اوٹھاو دوبکا کر

چلی چوبدارون نے کہا کہ ہمکو نہ بولنا امر نے کہا پہلے تمکو دینگے غرض اندر آئی سامنے ملکہ کے ملکہ مسند پر
بیٹھی تھی ناچ ہورہا تہا کہ اب اسکی باری آئی تھی اور امر ایسا ناچا اور گایا کہ سب ملکہ ساری صحبت محو ہوگئی
اور ملکہ نے بہت سی تعریف کی ہا تکرنی کہا وارے یا یہ سب انکا باعث ہی ہیچ ہوگئی گانا موقوف
ہوا ملکہ نے مشکین سے کہا کہ اسکو انعام دو مشکین گئی بعد تھوڑی دیر کے جوانی بالیس ہزار
اشرفی جو قید تہی وہ لیکر آئی امر تو دیکہ کر حیران ہوا فتنہ نے کہا ای امر یہ سب تجکو انعام دیا سردار انکو
لی جاو اور مینے تو تجکو پہلے ہی پہچانا تہا خیر اب تو ایسا گانا کہ اوسکا عوض یہ ہی لیکن اب خبردار رہنا
امر لگا گرگرانے کہ مین تو امر نہین ملکہ نے کہا اب تو مجھے جلتا ہے آخر تو انکے چھڑانے کو آیا تہا پس مین
تو سوالجھے دیتی ہون اب امر کہا کر نیا سر دارونکو لیا صورت اصلی بنائی نالکی تو جان نکل گئی
اور رونے لگا کہ میری پاس نے کیا ہو گیا امر نے زنبیل سے نکال دیا امر نے ملکہ سے کہا ای ملکہ مین آپکی پاس
پہرا دونگا فتنہ نے کہا جب جی چاہی اب امر نے مرکب منگایا اسکو قید سے رہا کرکے سوار
کرکے اپنے لشکر مین لایا سامنے سلطان سعد کے سلطان سعد نے حال پوچھا کہ یہ تو دشمن تہا
نوشیروان مین تہی نہ فرہاد خان کے یہان الخواجہ کہا نسیا لایا امر نے سارا حال فتنہ کا بیان
کیا کہ وہ میری مقابلہ کو آئی یہ عیار ہے جادو ہی سعد اور لندہور وغیرہ نے کہا تو خواجہ یہ ہوگا کہ
آپ اوس پر عاشق ہوگئی ہین امیر کہا تو یہ حال ہو نوشیروان سے مقابلہ اسکا یہ حال امر نے کہا ای
شہریار مین عاشق نہین بلکہ اس چال سے عاشق بنکے وہان تک پہونچا اور اپنا کام کیا
یہ فقرہ امر کا سبکو صدق ہوگیا کہ سچ ہی امر کو خلعت دیا امر اپنے خیمہ مین آیا لیکن پہتا
بھی جاتا ہی کہ فتنہ سے ایک دم جدا نہون آخر پہر امر چلا اور دروازہ خیمہ فتنہ پا نو پر آیا چوبدارون نے
کہا تو کون ہی امر نے کہا تمہاری ملکہ نے مجکو بلایا تہا میری خبر کردو کہ امر آیا ہی ملکہ کو خبر کی بلوا لیا
امر سامنے آیا فتنہ نے کہا الخواجہ اب کیون آئی امر نے کہا ملکہ واللہ غلام ہون جان جاتی ہے
ایک لمحہ مجکو قرار نہین مجکو غلامی مین قبول کر مشکین نے کہا اونکو تھوڑی سی تنہا پاس گئے یہ تو
ملکہ کو کہتا ہی مار کہا انکا امر نے کہا جو چاہو سو کرو فتنہ نے کہا الخواجہ تمہارا تو ہزار ترسہی اگر
بچارہی ہو اور وہ مجکو زیر کرہی مین اوسکی کنیز ہون میرا یہ عہد ہی بلکہ اسی واسطے نوشیروان نے

پاس آئی ہون کہ امر یہا اور کسے سے مقابلہ کرون سو تم وہ جو فلان میدان مین باغ کے سامنے وہان جا
کے پہرے مین ہی آئی ہون امر وہ مین آیا اور ایک گہڑا کہودا اوسمین جا بیٹہا اور کمند کے حلقے بچہا دیے راہ
دیکہنے لگا کہ اسمین پہرا عرصہ ہوا رات کم رہ گئی امر نے جانا کہ مجکو دم دیا تو چلی دو تین حملہ امر نے کئے تہی
کہ سامنے سے فتنہ مثل طاؤس طناز کے چلی آتی ہی امر کی جان دیکہ کے نکلی جاتی ہی اور فتنہ
آئے آئے جب قریب غار کے پہونچی حیران ہوئی کہ وہ سوا کہان گیا اور دل اسکا کانپا یہ کہتی ہوئی
گئی دلہن کہ الہی فتنہ دل پر آکیون کانپا امر نے دیکہا دلہن کہا ای امر بلا آئی دربان بہی پر فتنہ
سونچی کہ مجکو امر کی جو دہشت ہی اس سے دل کانپا انکو بہر ہی اور حلقو نہین پہنسے اور گرگیا
امر نکلے سینہ پر اور ایک سے چہاتی پکڑی اب سے لب ملائی فتنہ لگی رونے اور کہنے لگے
او امر مین تو جانتی تہی کہ تو مجپر عاشق ہی اب مینے جانا کہ مرد کی ذات بیوفا ہی اور تو مکار ہے
امر نے کہا ای جان جہان مین عاشق صادق ہون فتنہ نے کہا ہرگز بلکہ مین تیری خیال پر آئی
نہ سہی آئی اور اگر میری جی نہ چاہتا تو تمکو کمر مین رات کو یہان تنہا تیری پاس آتی اب امر لگا
منتین کرنے اور فتنہ تنگ رہی تہی کہ فتنہ نے ایک سسکی بہری اور رات کو نے تلپلی گئے
اور ایک کنکر نکالا او کہا امر یہ پانسل پڑگیا اور پاؤن فتنہ نے بلند کئے انکو تہی مین حلقے
کمند کے تہی دونو پاؤن امر کی گردن مین ڈال دیئے دو حلقے امر کی گردن مین پڑی فتنہ نے
پاؤن کا جہٹکا دیا بہی ہوگئے امر تو تہی اور فتنہ اوپر اور پکار دیا اوساریان نازادی اب کہان
جانیگا امر کی مشکین باندہین اور لے چلی سامنے سے خواصین پہونچین اونکو حوالے کیا اور لیکر
خیمہ مین آئی اور مشکین سے کہا کہ تو شاہ پاس جا اور کہنا مینے امر کو پکڑا ہی اور اسیواسطے
مین ملازمت کو نہین آئی کہ یہ نظر بہی تو دون اسکو بلوا لیجے اور مین بہی آتی ہون امر نے
کہا ملکہ تم مجکو پہچدو لیکن تم نہ جانا اسواسطے کہ وہان فرامرز قارن عدی ایک نظر ایسے
پہر میری جان جاتی رہیگی فتنہ نے کہا تو مجکو کیا جانتا ہی امر نے کہا گہر والی اپنی سمجہتا
ہون مشکین نے کہا تیر استہا پاس جاو میاں ابہی تو وہ ہی کلام کرتا ہی ملکہ نے کہا اسکو
بکنے دی تو جا مشکین تو نوشیروان کے یہان گئی فتنہ نے کہا ای امر کا امر کا نے انکا خوب کہا

اب ملکہ کو پہچانا اور کہا کہ تو نے مشکین کو کیون بچایا امر نے کہا ملکہ مین تو بارگاہ نوشیروان سے
جلاد او نکالا لیکن تو بتا کہ فتنہ نے کہا یہ دعوا ہے امر نے کہا ہان کہ اسمین مشکین ہو گئی اگر سلسلانی
سابر بیہوش اور کوئی سردار بختک نے سنکے شاہ سے کہا کہ امر لایا لیکن یہ زمان ہی ہے تو بیچ اپنے آنکو کوچ
کروایا آور مین فتنہ اپنے کپڑے سے لے جا رہا ہوئی امر کو حوالے کر دیا اور وہ لیکر سامنے نوشیروان کے لایا پیچھے سے نقاب
مونہ پر ڈالکے فتنہ بھی آئی شاہ کو معلوم کیا کہ یہ کیا امر کو بیہوش کر لیا تھا اب ہوش مین لاکر بختک نے
امر کو سلام کیا آور مین تعبیدار ہون اور غلام ہون اور یہ میری اوستانی ہین اور وہ بھی ہوا عجوہ کہتا تھا جب
فرامرز نے کہا کہ عاشق ہو گیا اور فتنہ نے کہا او ملک تیا یہ مجھسے مزاح کرتے ہو ای شاہ اسکو منع کر
بختک نے کہا کہ تو سچ کہتا ہے کہ مین حق بات سبکو بری لگتی ہے فرامرز نے کہا ملک تم ہی اسلئے مین
نکو اور نوشیروان نے امر سے کہا یہ بہی دن یاد رہنا امر نے کہا مجکو سب یاد ہیگا اب اگر مین کیون
کرات کو سجدہ کرتا ہون مجکو بول یاد آئیگا امیر یا گردن مغز مار دی جاگا اور یہ کلمہ فتنہ نے سنا کہ ایسا
کچہ نہ چھوٹا ہی کہ اسمین جلاد کو طلب کیا کہ اسکی گردن مارو فتنہ نے کہا صبح کو بختک نے چپکے سے کہا
ابھی گردن اسکی مارو کہ اسمین فرامرز نے سبب کہے فتنہ نے کہا ای شاہ اچھا تو بیٹا آج اسطرح
سیاہ ہی مین رہیں صحبت تخلیہ کی ہی صبح کو قتل کیجیو بعد امیر اسمین فتنہ بولی کہ مین تو موجود ہون
یہ کہان جائیگا غرض کہ [illegible] اب سب بیٹھے مین ناچ ہو رہا ہی کہ فتنہ نے کہا اس سے بیچ
گو دو فرامرز نے کہا اور امر کا امر نے کہا بختک کل دن صبح کو قتل ہونگا فرامرز نے تازیانہ اوٹھایا اور کہا
جلد کہا نہین تو مار کے مار ڈالونگا جلد امر گانے لگا خوب گایا بعد نوشیروان سب محو ہو گئی آسمین
امر نے کہا میر الکانا تو رہا ہی اگر ایک سیر کہول دو تو بہتر گا سنو کہ مین بات سے بتاؤن تو فتنہ نے
کہا کہول دو اسمین ہنگلان فرامرز اور سب غل مچانے لگے ہرگز اسکی بات نہ کہولنا اور اوزد
اب تو مکار ہی کرتا ہی فتنہ نے کہا یہ کیا کریگا اور مین اسکی برابر بیٹھی ہون یہ کہکر سب ابھی
سامنے امر کے بجہائی اور رسی کہول دیا اور امر گانے لگا ایک تو اور بجا کر کے بیہاؤ بتایا اور وہ سب تو بچا
کہا بڑی یا پر گرم او دیا کہ اسمین امر نے ایک خنجر نکالا اور فتنہ کو دیا کہ یہ ہمارا نشانی ہی اور تم
کو دعوا عیاری کا ہی کام آویگا اور جب ملکہ امر پاس آئی تھی تو چپکے سے کہا تھا کہ تو کہتا تھا مین

چھوٹ جاونگا تو برا عجوبہ ہے امر نے کہا ملکہ مین چلا جاونگا فتنہ نے کہا پیالہ دیکھین یہ باتین ہو کہ امر نے
خنجر دیا ملکہ نے دیکہا یہ عدا خنجر ہے دیکھیے پر جواہر سب ہی فتنہ نے اوسکو کہا وہ نہ کہا فتنہ کو
ندامت ہوئی فرامرز نے کہا او نکل سے اگر فتنہ سے خنجر لے لیا مین کہول دون یہ کہکر فرامرز نے
جوز ورکیا دعوا پہلوانی کا کیتا ہی اور خنجر کہولا اور ایک دہوان سا اوسمین سے سر سر نکلا اور خوشبو پہلی
اور سبکی ناکمین آئی ایکدو رات پہر کے جاگے دوسری بات نہ اسکا خمار نہ سریا بیہوش ہے وہ تمین آگیا پیالہ تو
فرامرز اور فتنہ محبوب قریب بیہوش ہوئی اور بعد نوشیروان تخت پر بیہوش ہو گیا اور امر اوٹھا
پیالے تو خلعت کی کشتیان جو دینے کو منگا رکھی تھین امر نے زنبیل مین ڈالین اور اوپر کا سامان
سب لیا اور فتنہ کو چادر مین لپیٹ کے امر پیچھے سے قنات چاک کر کے اپنے لشکر مین آیا اور
اپنے خیمے مین لا کر ملکہ کو ہوش مین لایا فتنہ کی جو آنکھ کھلی حیران ہوئی کہ امر تو یہی اور نوشیروان
یہ نہ وہ بارگاہ ہی ایک سرا سا خیمہ ہی فتنہ نے کہا او امر یہ کون مقام ہے امر نے کہا ای جان
جہان مین سبکو بیہوش کر کے تجکو لیا آیا فتنہ نے کہا حقیقت مین جیسا سنا تھا اوس سے
زیادہ پایا اب مین تیری کنیز ہون لیکن ای امیر اب بادشاہ ہی میری سبکی نام غم
رہی گی اگر تو مجکو سر میدان لیتا آتو میری عزت بڑہتی مجکو جانے دو مین شاہ سے کہکر طبل
بجوا کے تیرا مقابلہ کرون تا پہر مین تیری کنیز ہون اور اب بھی حاضر ہون تیرا جی نہ چاہی مین
نہ جاؤن امر نے کہا ای جان جہان جسطرح تیری خوشی امر نے چہوڑ دیا فتنہ اپنی خیمی
مین آئی اور مشکین سے کہا کہ تیری عقل مین آتا ہی کہ مین امر پر فتح ہونگی مشکین نے کہا یاب
ملکہ ایکطرح سے عقل مین آتا ہی کہ وہ تم پر عاشق ہی اسلئے تیرا قابو مین آجاوی فتنہ نے کہا
تو سچ کہتی ہی اور یہان سلطان سعد لندہور مالک کرب علم شاہ وغیرہ تیار ہوئی کہ امر کو
[illegible] الا دین کہ امر ہو کہا سب خوش ہوئی امر نے سب حال بیان کیا اور یہان جو صبح کو سبکی
آنکہ کہلی دیکہا نہ امر نہ فتنہ بارگاہ لٹی ہوئی بختک فرامرز سے کہا خوش ہو گردن نہ مارو فرامرز
کو فتنہ کا بڑا صدمہ ہوا کہ اسمین فتنہ بھی پہونچی فرامرز کو بڑی خوشی ہوئی بختک نے اسکو اکر
کہا تا فتنہ نے کہا ہان اسنے کہا پہر کیونکر آئین فتنہ نے کہا وہ تو لالچی ہی پانچ اوسکو دس ہزار

دینے لگی اور دوسری منزل اوسکے سرداروں کو دی دیا تہا اوسنے مجھے مجبور دیا میں بہ فقیر کر کے چلی آئی
سوائی اسکے میرا نام طبل نجوا میں امر کو سر میدان پکڑ لاؤں گی قرامر نے کہا ملکہ تمکو کیا پڑا
کو سر بازار دیا ہے اب سامنا کرو اوسکا دوسرا ہی بیچ دو فتنہ نے کہا میں سنا نہ ہوگی آخر سنا ہے
بہت سا کیسے طبل نجوایا اور یہ خبر سلطان سعد کو ہوئی کہ فتنہ نے شتر طبل بجوایا ہی کہ امر کا!!
مقابلہ کرونگی سعد نے امر سے کہا خواجہ تم ہی طبل بجوا دو صبح کو اوسکا سامنا ہی امر نے کہا یہ
جہوٹا ہی میرا نام نہ لیا ہوگا اور اگر کہا ہی تو اوسنے کو کہا یا میں اوس سے مقابلہ نکرونگا اگر ایسا ہی
تو آپ ہی مجکو قتل کریں سعد نے کہا خواجہ امر کیا بے آئین ہی اب جو صبح کو وہ تمکو بلاویگی اور تم نہ جاوگے
تو کیسی ندامت ہوگی امر نے کہا تو ابکا ہی جانتا ہی کہ اب امر کو نکال دین جب تو سعد نے سنکر دیا
امر کو دی کہ تم مقابلہ اوسکا کرو امر نے کہا خیر اب آپنے روپیہ دیکر جان لی سعد نے کہا بنی پر تہ لو لوکھا
لیکر سامنا کریگا امر نے کہا کولی لے سکتا ہی امر نے زنبیل میں ڈالا سعد نے سبکو سر کی قسم دی کہ سب
اپنے موافق خواجہ کو دو دو بہر سے لا پانچ سے دس ہزار دیا جب امر خوب لے چکا تب نا جہر کی زنبیا
سو یہ علاوہ دیا امر آپ عیارونکو کہا عیارون نے اپنے اپنے نیارے میدان کی کہ لوٹین یہی کہ دیا کہ دن
جا بجا چہپا میں کہ نا امر کا فتنہ کو دولہا بنکے سر میدان سراپا فتنہ سے انجام کی صبح کو دونون لشکر میدان
میں آئی بعد اوسکے فتنہ تخت پر سوار سرخ جوڑا اپنے ہوئی ہات پاؤن مہندی لگا بنا ہوا لونکا پہنے عطر
سے معطر سر سے پاؤن تک غرق جواہر گوریا لا لونین بسمرن موتیونکی پہنے بالان ہزار عیاری کا ہرا باندہی ہوئے
گرد تخت کے سامنے روشن چوکی بجتی ہوئی مثل دولہن کے آئی سامنے نوشیروان کے مجرا کیا قرامر نے کیا
اور ادہر سے خواجہ مست الہی ایک گہوڑا لا کہ اوسپر سوار ہوا میں زردار عشرہ کا پا بجامہ اور سفید جامہ گلے
میں اوسپر شہاب کی جیتین پڑی ہوئی اور ایک چہرہ سبز رنگ کا سر پر بیچا گوشوارہ لٹکا
ہوا اور ایک تیرا ہو لونکا کان کی برابر ہوتا ہو لونکی گلے میں کنگنہ ہات میں بندہا ہوا رومال ریشم سے
کڑہا ہوا منہ پر کہی ہوئی عیار سب ہمراہ قرنا اور روشن چوکی بجتی ہوئی دولہا بنا ہوا سامنے سلطان
سعد کے آیا مجرا کیا اور میدان آ کر اسپ امیر کو عقاب میں بر سر دیکھا یا امر اور فتنہ کو امیر بھی ہنسنے لگا اور سعد نے
کہا ای امیر یہ کون سب بزرگ بنائی ہی امر نے کہا شہریار اپنا امر کا رتبہ ہر ایک کرتا ہی یہ سنکر سب

نے اور امر میدان میں آیا فتنہ تو میں گوئی دلہین کہا میں کہا جانتی تہی کہ یہ ہوا ایسا ہی تجکو آسیخ
ذلیل کیا ای فتنہ اگر اسنے تجکو پکڑا تو زندہ نہ جانا کہ اسمین دیکھا کہ امر کے ساتھ کل سردار پیدل چلے
آئے ہیں امر نے منع ہی کیا سبہون نے کہا ہم تو تمہارا مرتبہ جانتے ہیں یہ دیکھکر فرا فتنہ کو تسلی ہوئی
غرض امر نے سبکو قسمیں دیکر بہیجا اور آپ میدان میں اکڑا ہوا کہ فتنہ تخت سے کود پڑی امر بھی
کودا جب فتنہ برابر آئی کہا او نگوڑی معلوم ہی تو کیا بکتی ہی تجکو ولا ہی امر نے کہا ہاری ہیان
دولہا بات نہیں کرتے فتنہ نے کہا خدا تجہ دولہا کو غارت کرے لا امر ب امر نے کہا ایک تو ہمارا!!
دستور ہی دوسرا تو دولہن کو مارتا ہی فتنہ خفا ہوئی ایک خنجر مارا امر نے خالی دیا اب امر خالی
دیتا جاتا ہی اور کہتا ہی یہ خنجر امر نے بلا لوٹ سر پر کہا ایک بریچہ شانے پر کہی چیاتیون پر امر نے
کہا و القیاس ملکہ میں سر کو کرون تو تلوار ماریئے کتنا ہوا مجہ سے ہٹا اور کمین میں جا اور فتنہ نے
اوپر سے بیہوشی پہینکی کہ اسکو بیہوش کرون اوسمین نقب تو عیارون نے کہود رکہی تہی امر
نکلا اور پیچہے سے جنگ عیار تجہیون نے پکارا ملکہ خبردار امر مثل برق کے ہوا فتنہ ہر طرف دیکہنے لگی
کمند کے حلقے فتنہ پر پڑی فتنہ جست کر کے مثل برق کے نکل گئی اور آپ ہی اگر امر پر حلقے!!
ملکی امر بھی حلقون میں سے صاف نکل گیا جیسے عینک سے نگاہ دونو طرف سے دونوں کی
واہ واہ ہوئی پہر فتنہ نے خنجر بازی شروع کی امر نے دو چار جوتین روکے ہات سے سپر و شمشیر
پہینک دی اور سامنے سر کر دیا کہ تو تلوار مار یہ سر حاضر ہی فتنہ جلی ہوئی تہی ایک خنجر جو مارا
گردن پر مارا سر امر کا کٹ کے گود میں امر کے گر پڑا خون جاری ہوا امر گر پڑا اور زمین پر تڑپنے
لگا لہو پاؤن پہیلائی ہات سمیٹے کبہی ہات کہینچے پاؤن پہیلائی اور دم نکل گیا سرد ہو گیا فتنہ
نے دیکہا یہ مر گیا بس ہائی کر کے لاش پر گر پڑی او خاک منہ پر ملی اور کہا ای میرے عاشق
یہ میں نہ جانتی تہی کہ تو عاشق صادق ہی اور وہ لاش سے لپٹ گئی اپنی خواصون سے کہا میں ستی!!
ہونگی جب خوب پیٹ پیٹ کر چلی امر کل بلا یہ حیران ہوئی امر نے اسکو گودی میں دبا لیا!!
اور لوٹ کے بہاگا امیر لشکر کو عیار تجہیون نے جو دیکہا جلدی فتنہ کو تیر انے عیارون نے ایک ایک کے
گود میں لوٹنا لیا اور لے گئی اسمین بعضے زخمی بہی ہو گئے غرض لے گئے نہنگ تو ناچا اور سنکے کہا

کیا لطف ہے اور اپنے شاہ کو بہی لازم ہی کہ امیر سے اپنے لئے جانا ہی تو بہیجیں زالی نوشیروان اور فرامرز کو تحفت
ہوئی یا تحفہ نک کسی سے کہا نہیں کی جگت ہو وقت جالی جاتی تہی اور وہان سعد اور سب خوش ہوئی امیر
نے تحفہ منگایا فتنہ کو سوار کیا سلطان سعد نے حکم کیا کہ فتنہ اور امیر پر جواہر نثار کرتے لالا اب فتح کی نشان
دیا نے بجا کے اپنے لشکر کو پہیرا اور وہان فرامرز کو وہ صدمہ ہوا کہ تڑپنے لگا اور بیابان امیر دیکہتا چلا جاتا ہی
کہ فتنہ اور تخت پر نثار ہوتا جاتا ہی کیونکہ لوٹون غرض امیر نے فتنہ کو اپنی خیمی مین اوتارا فتنہ نے کہا ای امیر
مین کنیز ہون لیکن وہ میری کنیزین کہان ہین امیر نے سب عیارون نے لی ہین اور نکاح کو امیر نے تجویز
امیر پر کیا اور بیابان بارگاہ نوشیروان فرامرز بیٹہا اور جل رہا اپنے شاہ سے کہا طبل جنگ بجوا ای
طبل جنگ بجوا نوشیروان لگا اور تا سحر کارفرما رہا دونون ہنگام اور سب سردار لشکر اسپر کو
باندہ کے لیجانا اور پہر آیا وہ معدان ریاض کش کا غرض طبل جنگ بجا خبر سعد کو ہوئی بیابان ہوا جا جا
کوہ ستم دونو لشکر میدان مین کہڑی ہوئی فرامرز نے چاہا کہ نکلون دیکہا کہ وہ ہی نقابدار زرد پوش پیدا ہوا
نوشیروان کو سلام کر کے للکارا کہ بیابان اور ہمرسے جمہور خفت لیکر نکلا میدان ہوا اسکا مرکب سات قدم پیچہے ہٹا
تین قدم اوسنے نیزہ مارا جمہور نے ہوا کی کیا اور سینے تلوار ماری جمہور نے تبر پر روکی جمہور نے تبر مارا اسنے سپر پر
روکا نہایت زور مین تہا اس واسطے سر اپنے بچا لایا تا کہ کوئی خیمہ نے مرکب اسکا کام آیا اور پیدل نیچے آیا جمہور پیچے آیا
اسنے گریبان پکڑ لیا کشتی ہونی جمہور کا زور کم ہو گیا ہاتہ پاؤن بیکار ہو گئی اسنے باندہ لیا اور نوشیروان کی چہاونی
کو حوالہ کیا بعد سندول مبلیل نکلا انکو بہی اسیطرح باندہا اور اب نوشیروان سے کہلا کہ اب وہ معدان ریاض
کش بہی آوینگا اور تو طبل جنگ بجوا انمین سبکو پکڑ ہوونگا اور چلا گیا نوشیروان کے بیابان بڑی خوشی
ہوئی اور سلطان سعد سبکو بڑا صدمہ ہوا امیر حیران تہا کہ یہ کیدی کون تہا ساحر معلوم ہوتا ہی
امیر اور عیارون نے بہت سا کہ دریافت کیا کہ کہان سے آتا ہی نہ معلوم ہوا اور اوسنے روز اکر سات سرداران اہل اسلام کے
کو باندہا قریب چار ہزار کے اب لندہور سبب کوٹنے کے رہ گیا مالک تہا اور بادشاہ مین کہ آسمین
پہر نقابدار آیا اور مالک نے چاہا کہ نکلون کہ گردا دونون امیر بیلا کے دوڑ اکر شاید کم بخت بے گرفتار ہو
اسنے دیکہا فرامرز تو معرکہ بہلا زرین تاج آیا امیر کو سلام کیا امیر نے کہا اپنے آقا کو دیکہ سلام کر ؛؛
فرامرز نے امیر کو سلام کیا اور رو دیا اور آکر سلطان سعد کو مجرا کیا اوس روز فرامرز کی آمد سے

لڑائی موقوف

لڑائی موقوف تہی دوسرے دن پہر نقابدار آیا اور فرامرز نکلا اور فرامرز نے نیزہ ہوا کی کیا اوسنے تلوار
ماری فرامرز نے بارہ ہاتہ کی تلوار چہین لی اور کمربند کو پکڑ کے اوٹہا لیا اور لنگر اوسکا ٹوٹا تو اسکا اوٹہا
ہو اسنا کہ اوسنے گریبان پکڑ لیا بہت مشت ہونے لگی آخر دونو نیچے آئے دوپہر فرامرز کشتی لڑا
اور اب نے زیر ہو گئی کو ہو اسکو کہا انکی یہی بات پاؤن رہ گئی باندہ کے حوالے کیا اور چلا گیا امیر نے
ہو غمان کہا تہین اور فتنہ نے امیر سے پوچہا کہ تو اور دیلا ہو گیا امیر نے سارا حال بیان اور امیر بارگاہ مین
آیا اور وہان نوشیروان کے بیابان خبر آئی کہ وہ معدان ریاض کش آتا ہی نوشیروان نے
دو وزیر اور دو نو بیٹے اور بختگان اور فرامرز اور دونو بہائی سعد و سعید زرین ترکش وغیرہ کو لینے
کو بہیجا اور یہ خبر سلطان سعد کو بہی بعد دعا کے جاسوس نے کہی امیر بہی واسطے دیکہنے کے گیا ؛؛
دیکہا تو ایک ضعیف تخت پر سوار سفید ڈاڑہی ناف تک اور اسمین ہر ایک بال مین موتی
پروئی ہوئی امیر تو عاشق ہو گیا موتیون مین پانی بہر آیا غرض کہ بڑی دہوم سے نوبت و نشان
سے لی چلے کہ اسمین اوس گیدی کی آئی کہا کہ وہ جو سبز پوش کی بغل مین کہڑا ہی وہ امیر
ہی اوسکو پکڑ لو امیر کی تو جان نکلی جاتی اور بہاگا اور وہ لیکر بارگاہ نوشیروان مین آئی تو معرفت
اوسے پہر سوار اندر چلا گیا اور سب پیدل سات سات اور نوشیروان نے دیکہا پیر قدم واسطے
تعظیم کے اوٹہا اور کہوئکہ شاہ تہی کہ ایک سوار قدرت تہی تو اسکے اگر یہ رنگ دیکہا اور اسکا
تو مرتبہ بالا سمجہا اور تخت اوسکا اپنے تخت کے برابر رکہوا دیا اور مزاج پوچہا اور ریاض کش
نے کہا ای شاہ کیا باعث ہوا کہ تو نے اپنی ایک غلام کو یہ موہنہ لگایا کہ اوسنے یہ نوبت پہنچا
کا تمنا نے کہا اسکی حقیقت مجہسے پوچہی شاہ کیا جانے پہر تو اسنے اول سے آخر تک سب
بیان کیا اسنے کہا تو پہر اب تو وہ اور اوسکے سردار قید مین ہین قتل کیون نہین کرتا تمنا نے
کہا ایک شخص تہا بزرجمہر دانا اوسکے ذریعے اسنے کہا کچہ بات نہین قتل کروا اوسکا مین علاج
نہین جانتا لوگون نے کہا دیر آید درست آید کہ پہر امیر ایک فراش بناکر اپنا باتین اوسکے
سنون کہ اسنے پہر پوچہا اور کہا ای شاہ اور ای تمنا جس دزد کو تو کہتا ہی وہ فراش بنا
کہڑا ہے پکڑ لو جب تک دیکہین تو امیر تو غائب ہو وہ کے غایب دل مین کہتا ہی ای امیر یہ کیا

اور ہر امر ہنستی تھا کہ مشک کا فربہی پر رکھ کے غش خانہ چھپر کے لگا اور اوسنے کہا او عیاف بنا
ہی اب امر ہنسا کہ ای امر عیار گرفتار ہو جاوگا اسمین بختک نے کہا ای بابلات اے امیر کی
مجال نہین کہ مین اور کچھ کہون لیکن ایکو پکڑنے کی عادت نہین اور ابو الفتح کل باد عوائی فریب
سات عیارونکے بیچ ہی بارگاہ مین موجود تھی اسنے ہر ایک کو نام بنام بتایا اور وہ بھی نکل کے
سب بھاگے اور بیر شاہ سے رخصت ہو کے کوس پر لشکر شاہ سے ہٹ کے اسکا لشکر قریب
لاکھ سوار کے ساتھ تھا اپنے خیمے مین آیا اور یہان امر جو اپنے لشکر مین آیا سارا حال بیان کیا
اور خیمے مین جو آیا فتنہ نے بھی سارا حال سنا لیکن کہا ای فتنہ آج کل تیری شوہر کو بڑا رنج ہی لشکر
کے خالی ہونیکا اخر تو بھی تو دو عیار کا مار کہتی ہی اگر تیرا تو اوسکا [illegible] ہو اسکو قدرت کہانا
سے پکڑ لا امر نے [illegible] فتنہ نے امر سے کچھ نہ کہا لوگون سے اسنے پوچھ لیا سنا کہ اسطرف علی بھی
[illegible]
[illegible] رات کو کوکس عیاری ہرن پر آراستہ کر کے چلی جاتی ہی [illegible]
رہ گئی اب اسکو ایک کوچہ ملا اوسپر اسنے ایک خیمہ دیکھا جا کے [illegible] بیٹھا ہی اور فتنہ نے کہ
کے چلو راہ مین تھی جاو کہ اب ایک درخت کی آڑ مین بیٹھی اسطرف [illegible] بھی
رات باقی تھی دست بردہ گیا تا بیر انشر اب کھانے جب کی [illegible]
اور وہ گر اور فتنہ اوسکی چھاتی پر اور مشکین اوسکی باندھی اوسنے جو آنکھ کھول کے دیکھا ایک
مہربانان کو دیکھا عاشق ہو گیا اور کہا ای جان جہان تو کون ہی [illegible] خوب کیا
تونے مجکو باندھ لات اعلانیہ مجھے [illegible] جو کام اچھا ہوا وہ خوش [illegible]
برہر ابا فتنہ نے دیکھا سالار کی لشکر [illegible] اور وہ اوسنہ [illegible] فتنہ کالات پکڑ کے
خیمے مین لا یا فتنہ کی جان نکل گئی لگی دھائین مانگنے کہ مین تو مسلمان ہون شوہر دار ہون تو
ہی عزت بچانا اور اوسنے لاکر مسند پر بٹھایا اور کہا ای جان جہان مین ہی تمام عمر کسی عورت
سے آگاہ نہین بلکہ کسی کسی عورت [illegible] تھا مین [illegible]
ہوا اور بیباک واسطے بوسہ و کنار کے بڑھا فتنہ نے کہا خبردار قوت مجھکو [illegible]

بر کچھ [illegible]

کر نہ لگا تجکو مزا نہین اور کی امیر اتو بر اعمال ہی تجکو اسطرح فلان کرون کہ تو بھی راضی ہو فتنہ نے
کیا خدا تجکو غارت کرے اور بیہ اوٹھا اور وہ جو نقاب تھی اوسکو دور کیا اور کہڑی ہو اوتارے کی اور
ایک لنگ باندھ فتنہ نے جو دیکھا ایک کریہ منظر سیاہ فام اور منہ سا دو دانت باہر نکلے ہوئے اور دونو
کلہیان ٹھہری ہی کہ دانتون پر آگئی ہین اور نیلے مسوڑے کا میل جمی ہوئی اور اوپر کا ہونٹ مثل
سائبان کے دانتون پر چھایا ہوا فتنہ نے پناہ مانگی اور وہ قریب آیا اور چاہا کہ لپٹے فتنہ نے کہا خبردار
مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی اور وہ بیتاب ہوا فتنہ جو دیکھے وہ ننگی اور ننگی ہوتی جاتی ہی اسمین
اوسنے کہا ای جان جہان تو کون ہی جو اتنا انکار کرتی ہی فتنہ نے اپنا نام اور اپنے باپ کا لیا اور کہا
مین شوہر دار ہون اب تیرا کیا مذہب شوہر دار تو سبکے مذہب مین حرام ہی اوسنے کہا مین شوہر دار
کیا جانو فتنہ نے کہا تو نہین جانتا میرا شوہر امیر ہی جو کہ سر برندہ جادوگران و رئیس سرافشندہ کافران
ہی اوسنے کہا امیر جو کچھ امیر ہی اب بیہ سب طرح بچائی ہی وہ نہین مانتا شراب پی پی اپنے ہاتھ سے
پیتا ہی فتنہ جو بلائے گو کہتے کہتی ہی کہ تو عیار ہی تجکو فریب مین لاتی ہی دل تو تیرا راضی نہین
آخر فتنہ لاچار ہو کی رونے لگی اوسنے کہا ای جان جہان تو دوست اری ہی تجکو راضی کر کے کرونگا
ناراض ہی مین کہا بخدا کیا مین دو مانس کے اندر اپنا ہون تو آپ بلبلا کے مجھپر چڑھ بیٹھے گی فتنہ
نے کہا اری ای ایسا کام نکر اچھو تو کبھی الحاوہ مجکو منظور ہی پر تو کہے میرا عاشق ہی اور سوال ہی بے
پورا کر الیتو امر کا ہی مجکو خوف ہے کہ وہ میرا شوہر ہی اگر تو اوسکو پکڑ لاوے اور وہ طلاق دیوے تو شوق مین
تیری کنیز ہون اور یا نہین تو کل سردار نوشیروان معہ شاہ سبکی کا غذ پر مہر کروا لاوے اور
کہین کہ ہم راضی ہین میں تیری ہوں اب فتنہ کہتی ہی کہ جو دم تھی اسکو بھی الکمدم مین کچھ پر
پڑی دعائیں رو رو کے کرتی ہی اوسنے کہا امیر مہر کروا لا تا ہون تجال ہی پہ یارت کس وان
موجود ہی او کرو اسکا انجام اپنے عیار کو عقب نام بلایا اور آپ باہر نکل آیا اور اسکو کاغذ دیا کہ جا کر
سبکی مہر کروا لاوے تو وان گیا یہان ہیرا سکو بتایا ہو گی فتنہ نے کہا اب کہا جلد آئے
اب تو اور اعیار کی دیکھ پیر ہی اور عیار بارگاہ نوشیروان مین آیا اور وہ کاغذ بارت کس کو
دیا اور سارا حال کہا بارت کس نے شاہ سے کہا امیر اسوا قدرت مہر مین جانتا ہی اب نے

کہا ہم ابھی ہمین پہلے شاہ کی بعد سبکی مہرین ہوئین پھر امر کو تو سبکی صدمہ ہوا لاچار اسنے بھی مہر
کی بختک سے کہا اسنے کہا ہرگز اوستاد موجود ہی اوستانی کے کاغذ پر مہر کرون تاکہ امر کو مار ڈالیگا
پکڑ لاوی یا تو مہر کرونگا لب بسکی اسنا سنے کہا بختک نے سنکی زیارت کرنی خفا ہوا اور کہا ایک تیری
مہر ہونی ہے تو عیار کو کہا تو لیجا اور وہ عیار آیا سبکی مہرین فتنہ نی دیکھین پھر جان نکل گئی کہ اب
کیا کرون دیکھے کہ وزیر اعظم کی مہر نہین ہے یہی مضمون ات آیا اسنے کہا وزیر ہی کی مہر نہین اوسنے
عیار سے پوچھا عیار نے ماجرا کہا فتنہ نی کہا وہ سچ کہتا ہے پھر تو اوسکو پکڑ لاؤ مینے تو تجھے پہلے ہی کہا
تہا اسنے کہا کہ مین امر کو پکڑ لاتا ہون اور اوسکی مہر کرواتا ہون یہ تو نقاب ڈال کے مرکب پر سوار ہوکے
چلا اور جو اپنے خیمے مین آیا دیکھے فتنہ نہین اسنے خواصون سے پوچھا اونہون نی کہا اتنا تو ہم سب جانتے ہین کہ
شوہر کو بڑا صدمہ ہے اگر ہات لگے تو مین زہر دیکر اس کو پکڑ لاؤن تو آپسے غائب ہین امر نے ایک
کی باہر نکلا کہ ایک عیار نی خبر دی ابھی اوستاد مین ابھی بارگاہ نوشیروان سے آتا ہون مین نے
سامنے کاغذ آیا مہرین کرواکے عیار لے گیا اوستانی کے مقدمہ مین بس امر کی جان نکل گئی
اور امر ادہر سے چلا اور دونو نکلا سامنا ایک میدان مین ہوا امر ایک جھنڈی مین چھپا اور اوسنے جیب سے
اور کہا کیا اب کلیمنہ او زہر سکا ات قابو سے جاتی رہی اور اوسنے پیٹ پر امر کے رکھا اور کہا بس
اکو چل امر کو دوڑاتا چلا کہ سامنے سے صنعا ہوا کے کہا او صنعا اسکو باندھ لے ہو بختک پاس لی
جا اور جلدی مہر کروالا کاغذ تیری پاس ہی اوسنے کہا ہان بس صنعا نے امر کو باندھا اور چادر مین
لپیٹا لیکن ہونا امر کا کہلا کہا کہ یہ مرجیے جن ہی ایسا ہو دم خفا ہوکے مرجائے اور لے چلا اور وہ
گیدی فتنہ پاس آیا اور سارا حال کہا پھر تو امر کے قید ہونے کا وہ صدمہ ہوا قریب تہا کہ جان
دیدے پہر اسنے پہلے سب ہتیار چھپا دئی بنا اور پہر لگا خوشامد کرنے اور لیتے خفیہ سے پہر دیکھا اور کاغذ
آنے دی اور یہ عیار بہاگا چلا جاتا تہی کہ امر پکارا کہ صاحب مجھکو ناحق پہرائی جاتا ہے میری امداد کرو
صنعا نے کہا او مکار میرے تو جانتا تہا کہ تو نہ مریگا تو نے تو مجھکو قتل کروایا تہا پہلے کو کسے نہ سنا اور کوئی
تیر اثر نہ کرتا تہا اب اسنے امر کو بیہوش کیا اور لے چلا کہ سامنے سے اسکو ایک باغ مین چہوڑ کے
پہر درخت تلے پڑا دیکہا کہ دریا پانی کی سبیل رکہی اور یہ برابر چہوڑ گیا کے نکلا باغ مین کہا مزہ رہی

امر

نیزہ

واسطے ات کا ایک بات میری ہی پاس ہے لیجے اور جو قابل ہے ضرور ہو تو موجود ہے صنعا نے کہا کچہ احتیاج
نہین میری کیا حرج ہوگی اتو اپنا مطلب کہے یامین نے کہا یہ کون ہی صنعا نے کہا یہ امر ہے یامین نے کہا بس
ہی مین کہتا تہا کہ صاحب ایک وزیر میری پاس تہا اور سنا ہی پہر آگیا ہی مین فریب سے مکر گیا سو اب مجھکو اوسین
صنعا نے کہا تو نہ گہبرا مین دلوا دونگا یامین یہ دوڑا اور قدمون پر گرا صنعا نے کہا تو قدم پر نہ گر یامین نے کہا
ات اتکا بیلا کرین یہ کہکر پیرون سے لپٹ گیا اور دونو پیر پکڑ کے دری یا مار اوہ گرا یہ چھاتی پر ایک بغدا
مارا او ٹکری امر کو نکالا او بیہوش مین لایا امر ہو دیکہی میرے قران اور اوسکی لاش پڑی ہی خون جاری ہے
ہے وہ لاش تو اوسکی دیکہی امر نے کہا ای بیٹا تو کہان قران نے کہا اوستاد مین ہی یامین بنکے اوس زہر دی تو اس
کے واسطے بیٹا بنا تہی یہ ہوا کے نکالو مار ونگا امر نے کہا بیٹا تجھکو اوستانی کی بہی خبر ہے او سارا ماجرا کہا
قران نی کہا تو پہر وہ مطلب تہا یا آپ جاوین اوستانی کی طرف تمنا زیارت کرنی کو پکڑ لاؤن
نہین مین اوستانی کی طرف جاؤن امر تو اوسکی بات گرفتار ہو چکا تہا امر نے کہا بیٹا تو
اوستانی کو ڈہونڈ لا مین اوسکو پکڑ کر لاتا ہون قران نے کہا اچہا اور روانہ ہوا اور رات کو اوس
کوہ پر ہو تہا دیکہا خیمہ پر یہی اور آدم نہ آدمزاد لیکن ایک اونٹ کے گرد خیمے کے تہا دم ہونے مین
لگے ہوئی قران مین مار کے رہ گیا اونٹ کی دم مین بنا زہر وہ اب ہو گیا دو پہر رات کم پہر آگیا
کوئی صورت نہوئی اور وہ اندر راہ عیار کی دیکہ رہی کہ صنعا کو کیا ہوا اور یہان قران نے
نقب دیکر اندر پہنچا خیمے مین دیکہ بیہوش اور پلنگ پر ہے اونسا کہ صنعا گرفتار کیا ہوا اور محو تہا
آیا اور قران نے سر نکالا اوسکی پشت پہ فتنہ کا ہونا تہا فتنہ نے دیکہا اور عالم یاس مین
بے اختیار کہا کہ ہائی ہائی خدا مجھکو لایا دیکہے میرا حال یہ کہتا تہا کہ قران تو تعجب مین آیا یامین کہا
ای قران غضب کیا اس اوستانی نے مجھکو قتل کروایا تہا اور اب بہی امید زندگی کی نہیں
نہین دل کا چہین لگا دعا کی کہ مجھکو تو فرمایا تہا تو گرفتار ہوگا اور اوس گیدی نے بہی سنا اور
پلٹا اور کہا کیا تو نے کہا ہون تیرا ہجا مجھی آیا ہی اب فتنہ سوچی کہ تو نے یہ کیا کہا فتنہ نی کہا
ہمیشہ ہوا کون ہی نہین معلوم ہین کہا کہا غلطی کی ہون اسنے کہا پہر کوئی تو ہی اور یہ لگا
ڈہونڈنی فتنہ نی کہا ادہر آ اوسنے کہا آتا ہون اور اب قریب غار ہو تہا اور لگا ڈہونڈنے دیکہ کہ اگر

کوئی آیا ہوگا درخت یا دیوار پر ہوگا اور قران نے دیکھا ہے اوپر دیکھ رہی اور ادہر قران بھی قریب
سے جب غار دیکھنے لگا تو پھر کہا ہوگا اور قران اسطرح چپکے سے نکلا اور پیچھی اوسکے آیا اور ایک بغلا
یاد کرکے شاہ مردان کو جو کمرگاہ پر مارا وہ تو میدان میں رہ گیا تن ہوکر جا گیا اور بیابان تو بدن اصلی
کرکے ملک سے نعل کرنے کو بنا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کیا اور غل ہوا کہ کشتی مرا افسوس جادو گر
اور آگ لگی خیمہ اور اژدہا وغیرہ سب جلکے خاک خاک ہوگیا قران نے فتنہ سے کہا واہ خوب قتل کیا
والا بنا اور پیر اوستاد نے ملک کے خبر دی اور اپنی فتنہ نے کہا لائے بیہوش کرکے اپنے نشار لگا کے چلا اور آخر
خیمہ میں اسکے بہونچا یا اور اب امر کی خبر کو چلا بلکہ نامہ کا وجدان کو اور قتل کرنا اور اسکی صورت بنکے
سب سرداران لشکر اسلام کو جیرانا اور وہان امر جو لشکر وجدان مین آیا دیکھا کہ دروازہ خیمہ پر چوبدار
بہادر یا سلیمی کھیل رہے ہیں گزار کہا ہی چراغ نکلنگی پر چل رہے شامے گزار اشرالیجار کہا ہے
الگ نکے ہو تو جھوٹا ہو تو نون ہی امر نے کہا میں نے دیا تم میں سے ہون بہول گئی فلان بیگ کا بیٹا ہون اپنی گھر
رخصت لیکر گیا تھا اکو حقہ پیر دون اور ایک داؤن اب ہی ہوا تو پیر پہرے کے جہوت یلائی اور کہا
زہریا سی اشر اب ہم پی ہیں اونہون نے کہا لائی اور پکو پلا ہو تو امر نے سبکو بیہوش کیا
انکو کہو ہونگے ابھی معلوم ہوئین دوسرا نے کہا لائی کیا تین پائی کہ تا امجا اب میں لشت
ہوئی بیہوش ہوگئے اور خیمہ میں آیا دیکھا کہ وجدان پلنگ پر لیٹا کتاب دیکھ رہا ہے اور جاگ رہا ہے
جب سب لشکر شاہ میں آیا انکو سب نا رات کو جاگتا رہا امر نے بیہوشی سی نکالی اور ایک
تختہ پر رکہکے فلیتہ دیا اور وہ جلی اور خوشبو وجدان کی ناک میں گئی بیہوش ہوگیا امر نے
پہلے تو موتی سب لی لئے جو کچھ اسباب تھا لے لیا اور پشتارا باندھ کے لیے نکلا راہ میں ایک
درخت میں اوسکو باندہ اور رفع بیہوشی دیا اور کہا سچ کہہ کہ تو کسطرح یہانتک آیا ساحر نہین
آور لعنت کہا اسنے نہ مانا اور نہ بتایا امر نے کہا مار ڈالونگا اور اگر بتا دیگا نہ قتل کرونگا اوسنے کہا میں
تسخیر جن سے بتاتا تھا امر نے ایک گھوڑا شروع کیا کہ قران پہونچا امر نے قصہ کا حال پوچھا قران
نے کہا یہ آپ کیا کھو رہے ہیں امر نے کہا اسکا سبب میں نے کہا تھا کہ نہ مارو نکالو اسکو غار میں بند کر دیگا
قران بھی شریک ہوا غار میں اوسکو دبا دیا امر نے کہا بیٹا تم جلو میں اسکی صورت بنکے اسکے خیمہ میں

لات کو

جا کر سو رہتا ہون ایسا تو صبح ہو جائیگا اور اسکی شکل بنکے بارگاہ نوشیروان میں جا کر عیاری کرکے
سردار کو مارا تا ہون قران تو اودہر گیا امر اوسکی صورت بنکے وجدان کے پلنگ پر لیٹ رہا
صبح کو سب نے آکر سجدہ کیا اور امر قران سے کہہ آیا شاہ سلطان سعد کو خبر کر دینا کہ کل لشکر
وہی آوین اور یہان کل کے روز نوشیروان سے اور وجدان سے شرط کیا تھا کہ کل سب سرداروں کو قتل
کرینگے اب ساری خوبی بارگاہ نوشیروان میں آ پہنچے وجدان کی راہ دیکھ رہے ہیں اور امر نے وہی صورت
بنا کے بال بال موتی پرو کے آیا اور امر نے کچھ چیز کو اسکی بات نہ لگایا کہ حال کہیں جا بیٹھا اور
امر تخت پر سوار ہو کے بارگاہ میں آیا نوشیروان او تمام امرا تخت اور وزرا سب نے یہان بھی
سجدہ کیا امر کہتا ہے کہ کیا سجدہ کرتا ہی میں اسی خالق میں تیری بندہ نکو جیو انکو لایا ہون
بختک نے کہا اب حکم ہو تو قتل کریں امر نے کہا بلاؤ اور آیا ہون پر بیٹھا کے آگے عادل شاہ
ملک اسلام قیرا اسیر اور جمہور غرض چار ہزار سردار و نکو بارگاہ میں لائے اور عادل شاہ نے سلام علیکم
بطریق اسلام کیا سبہون نے کانو نہین اونکی بیان دیا میں اور کہا امر نے بیہ کلام رہا
جلاد بھی موجود ہوئی کہ انکو قتل کرلیں تو بعد امیر کو مارین کہ دیکھا سامنے سے قران بیدار ہو اور کون
نہ مان کرکے جا انکو لین قران نے کہا اس یا میں تکو بہی آیا ہون اور شاہ کو مجرا کیا اور کہا مین
لات کو سجدہ کرتا ہون دین قدیم سچ تھا پیر نوشیروان نے کہا جو انکے قدم کی برکت ہی نایب لات
ہو اسمین وجدان نے کہا اس نے کہا ملک تم پہلے انکو سمجہاؤ کہ لات کو سجدہ کرین اگر یہ مان جاوین تو
کیون قتل کرین بختک نے کہا خداوند یہ کب ماننے والے ہیں میں انکو خوب جانتا ہون امر نے کہا
ملک میں حجت کر لو غرض بختک اوٹھا اور کہا عادل شاہ نے کہا لعنت ہی اوسپر بختک نے
کہا دیکھا ابھی امر نے قہر الٹے کہا تو جا کر کہ عجب مرتبہ سمجھا ہمکو امر نے کہا بلاؤ جلاد و نکو قتل کرین یہ
کیکر تخت سے اوٹھا مارنا شامت میں لیکر کہ پر ہی الٹے کیا لین کہ اسمین نوشیروان سب اوٹھنے
لگے امر نے منع کیا اور آپ سامنے عادل شاہ ملک کے آیا کہا تم لات کو سجدہ نہین کرتے جاو سجدہ کرو
اور عادل شاہ نے معہ وجدان سبکو برا بہلا کہا اور امر نے نعرہ بانہ اوٹھا کے تین نعرہ بانہ نے عادل کو مارا کہ جبہ
اس ہاتھ کا بہترین عادل یا تیغ عادل یا تو آنسو بہرے کہ رہ گیا اور جب کسی نے نہ مانا امر نے خال الٹکے دیکھا ہا

اور علم شاہ نے دیکھا اور جنگ سے کہا یہی تختے ہوئی دیکھا اونہوں نے کہا میں دیکھا پھر تو یہ سب پکاری
کہ نہ لات اعلاہم کو ہم کہتیں امیر نے کہا لاؤ وہ بت جو سب میں بڑا ہی اور سجدہ کرو لاعبد محرابین
جہان کے سب نے سجدہ کیا کئے اور کہا ای خالق ہم تجھکو سجدہ کرتے ہیں امیر نے کہا جلاد اِن کو گر یہ سکے
قید کھلوائی علم شاہ مالک فرامرز انہوں نے تو قید اپ توڑ ڈالی نوشیروان اور فرامرز بن قارن تو خوش
ہوا اور کہا یہ سب ایکی زبانکی پر کرتے ہیں اور جنگ اون کے کانو نہیں اونگلیاں رکھیکر پکارا اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ سبھوں نے کہا ملک جی یہ تمکو کیا ہوا جنگ نے کہا یہ سب لات پرست ہوئی
مین خدا پرست ہوا امیر نے علم شاہ اور مالک کو تو برابر نوشیروان کے بٹھایا اجمہور کو منگلان پاس
نجم الدکو جمہیر فرامرز پاس جا دیکو فرامرز بن قارن عادی پاس اور فران کو کہا تم جنگ پاس پہنچو
غرض ایک سردار اوسکا دو دو اپنے بٹھایا جب سب قابو میں آگئے امیر اوٹھا اور پکارا کہ دانم دانم شاہ
عیاران عیار لوگون نے کہا ای مردان تمکو کیا ہوا ابھی تو ادا باتیں کرتے تھا امیر نے کہا ارے ای بیسا و عیاران
مار اپنے اون دو دو کو اور یہ کہکر ہات جو مونھ پر پہرا صورت اصلی بنا سبکی جان نکلی جا لاگے تھین
بس ہر ایک سردار نے ایک کو پکڑ لیا باہر غل ہوا اور لشکر تیار ہوا امیر لیکر سبکو باہر نکلا اور شاہ سے
کہا جلد انکو منع کر نہیں تو تم ایک آن میں مارے جاؤگے شاہ نے سبکو منع کیا اور وہ اب دیکھنے لگے کہ کیونکر مجکو
کرتین اپنے سردار دونکو اپنے ہات سے مارین غرض امیر دو تین کوس تک معہ شاہ لایا پھر لشکر
پیچے چلا آتا ہے نوشیروان انکا تو خوشحال ہوا بختک نے کہا شاہ کو یہ بیدل نہیں جلاد اسکو تو سوار کرو
امیر نے کہا یہ گیدی جلادوں اور اگر زندگی چاہتے ہوں لشکر کو منع کرو کہ یہ سب پیر جاویں بختک نے
اونکو پہر امیر نے کہا تو قسم کھاؤ کہ ہم لشکر میں جاکر بھیجنا ہم ہیں کے شاہ نے قسمیں کہا میں اب ایک
بس خالی اسواریاں منگالو اور مجکو بھی امیر کے سب منگا دو ہتیار بھی سب کے چھین لئے اور پھر تو
شاہ سوار ہوکے چلا ادھر یہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کے تلواریں ہات میں لیکر اپنے لشکر کو چلے
فرامرز نے جا کر چاہا کہ روکون شاہ نے منع کیا اب جو دیکھا ایک گرد اوٹھی اور جاسوس نے آکر
نوشیروان کو خبر دی کہ ذوالفقار شاہ مشرقی تین لاکھ سے بدر آتا ہی بختک نے کہا کہ جلدی جاکر
سارا حال کہنا اور کہنا مجھے قسم کہا ہی ہی جسم انکو مار لو وہ گیا اور ذوالفقار کل لشکر سے

ان پر اگر انہوں نے پیادہ ماشروع کیا خوب تلوار چلی بعد چار گہڑی کے طبل سکندری کی صدا
بلند ہوئی سلطان سعد لشکر لیکر ہوئی پہر تو علم شاہ نے ذوالفقار کو زخمی کیا ایسا کہ بیچ بچا ادہر
لڑنے لگے لوگون نے ذوالفقار سے کہا ایکو تو سر نکال لے چلیں اور اوسکو لیکر چلے لشکر نے جو دیکھے
دیکھا وہ بہاگ جانے لگے اور یہ سب بفتح و فیروزی اپنے لشکر کو پہری راہ میں علم شاہ نے امیر سے کہا تمہو جان
اپنے بڑا رحمت کیا امیر کو نے لیا اور سوف امیر کو یہ خیال آیا اپنے تئیں دکھ کہا اور کہا افسوس
اوپنا مقدر میں ابھی یہ ہی ہین ایک گہ یاد نہ آیا غرض سب بارگاہ میں آکر بیٹھے سلطان سعد سے
ابو مطلب نے کہا اب تمکو خانہ کعبہ کی رخصت دو سلطان سعد نے لندہور کو ہمراہ کیا کہ اب
جادین کو لانے تماراوان آمیا ہو جائیگا اور انکو پہونچا یہی ادھر لاکہ سوار ہندی لندہور نے لیے اور کعبہ کو کوچ
کیا اور یہاں بختک نے جا کر فرہاد کو علاوہ وہ ن ملا اوسنے کہا تمکو کسے کیا مطلب اپنے باپکو لیکر
چلا جاؤنگا اور سیر تیار فرہاد خان کو خبر ہوئی کہ لندہور تو کعبہ کو گیا اسنے کہا پہر میں کیوں یہاں
رہوں اسنے بہی کوچ کیا اور دو منزل کرکے آخر کو لے لیا کئی کوس پر خیمہ لندہور کا اور ادہر فرہاد خان پیچے
اوترا اور یہ خبر ابو مطلب کو ہوئی لندہور کو ہوئی تشویش ہوئے پہر کہا خدائی مابر گئے
اسمین جمشید بن حنظلہ تین لاکھ سوار زنگیوں کے واسطے منہدم خانہ کعبہ کے جاتا تہا جب اوسنے سنا کہ
وہاں کا سردار تو یہاں پڑا ہی اسنے یہی مقام کیا اور خوش ہوا کہ لات نے مدد کی ہی تو قلعہ جب
کیونکہ میں ارتا اور یہ خبر لندہور کو ہوئی اور فرہاد خان نے بہی سنا فرہاد نے کہا مجکو کیا لیکن ہاں اگر مجہ
بابسے مقابلہ کریگا تو میں اوس گیدیکو مار ڈالونگا آخر جمشید نے طبل جنگ بجوادیا لندہور نے بہی طبل
بجوایا ابو مطلب سے کہا اب گبہرا مین نہیں آخر ہات تو میری قابو میں ہین میں بیٹھے بیٹھے اوسکو مار ڈالونگا
اور جمشید نے چار ہزار جلو کے واسطے طلایہ کے چار طرف بھیجے کہ اب انکو یہ سب بہاگ جاویں نہ جانے
دینا اور صبح کو تینوں لشکر آئی اور جمشید نکلا اور کہا ہیچ کسے رستم کو کہ ایک گرد اوٹہی اور ایک نقابدار
قلندر بھی چالیس ہزار سوار آکر کہڑا ہوا اور جمشید کی لاف زنی سنکے بہودا بگ کالیا اور کہا
ہمکاور سات قدم مرکب اوسکا بڑہیں قدم انکا بست ہوا جمشید نے کہا او فقیر قلندر تو کہاں سے آیا
اور مجکو خدا پرستوں نے کیا کام قلندر نے کہا او گیدی میں بہی خدا پرست ہوں تو نزدیک آکر اوتر

گی خاک سے

نیزہ مارا قلندر نے بعد چند طعنوں کے نیزہ ہوائی کیا اوسنے تلوار ماری قلندر نے سپر پر روکا لیکن ضرب
کو اپنے سپر کے گرد گردایا اور مرکب قلندر سرکا اوسکے مرکب سے مل گیا تلوار اوسکی کٹ سپر پار جلد سپر پر قبضہ
بیٹھا قلندر نے اپنی تلوار کھینچی اور ایک دست مارا اوسنے بھی سپر سر پر روکا یا سپر پر تکلی جلد کلاہ کو
لشکر ہو سکا ٹوٹ پڑا اکثر بھاگ سوار مل گئے تلوار چلنے لگی فرہاد خان نے بہت سے قلندر کی تعریف
اپنے لوگوں سے کی لندہور نے اپنے ہندیوں سے اشارہ کیا لا کہ ہندی جا چلے اور اوسکی فوج نے دیکھا سردار
تو مارا گیا بھاگ بھاگے لاش اوسکی لیکر اور نقابدار اپنے خیمے میں پہرا لندہور بھی اگر پہنچے قلندر کی تعریفیں
ہونے لگیں لندہور نے کہا میں پہلے کہ سبکو فرہاد پاس بھیجتا ہوں اگر وہ سمجھ جاوے تو کیا بہتر ہے
ہو خواجہ نے کہا دشمن کو بس کعبہ رہ گیا اگر وہاں پہونچ جاوے خاطر جمع ہو لندہور نے کہا خدا کو یاد کیجے
یہ باتیں تھیں کہ فرہاد خان اب خیمہ لندہور میں چلا آیا کہ میں اپنے بابکو جا کر سمجھاؤں اور یہ خبر لندہور کو
ہوئی خواجہ کا تو عجب حال ہوا لوگوں میں چرچے ہونے لگے اور فرہاد آیا تلوار ہاتھ میں خواجہ معہ تلوار
کھڑا اسلام کیا اور لندہور کو جھک کے سلام کیا خواجہ نے دل میں نکالا فرہاد بیٹھا اور کہنے لگا اب بھیجیے
آئی اب میں ان کو سمجھانے آیا ہوں کہ دانت کو سمجھو اور بہ کمان کا حلقہ اوتارو اور اوس تجاوز ادی
کی اطاعت چھوڑو لندہور نے کہا او نا سعادتمند زبان کو بند کر امیر آقا ہمارا ہے میں اوسکا غلام ہوں اور دین
اسلام برحق ہے جب تو نے قبول کیا کہ اسمیں نقابدار بھی آیا نقابدار نے کہا ای فرہاد خان میں تجھے
پہنچانا ہوں تو آیا تم واسطے اطاعت کے آئے ہو تو لات کو لعنت کرو فرہاد خان خفا ہوا اور کہا او قلندر تجھے
مجھ کو غارت لازم کیا اور مجھکو بھی اتو نے جمشید میں تنظر بنایا اور قبضے پہ ہاتھ رکھا لندہور نے کہا او فرہاد
ابھی ایک طمانچہ مارتا ہوں تو لوٹتا پھرتا ہے فرہاد نے کہا اب قبلہ و کعبہ میں جو جانی سو کہی حلقہ میں
اوترو اونگا اسمیں قلندر نے لندہور کو روکا اور کہا اب آپ ہرگز نہ بولیں میں سمجھ لونگا اور دیکھ
کہا او فرہاد کیا ارادہ ہے جس طرح مجھے چاہ مقابلہ کر لے فرہاد نے کہا ابھی قلندر نے کہا اپنے لشکر میں جا طبل
بجوا میں تجھ سے مقابلہ کروں اور یہاں تجھ سے نہ لڑونگا کہنے کو ہو گا کہ مجھکو اکیلا جان کے زیر کر لیا فرہاد نے
کہا اچھا کل کا دن مہلت دی دوسری دن میں طبل بجواونگا قلندر نے کہا جب تیرا جی چاہے
بس فرہاد خان اوٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا یہاں قلندر نے لندہور کے آگے ہاتھ باندھے اور کہا ایک عرض

میری اور قبول ہو پہنچے خواجہ کو تو کعبہ میں ابھی روانہ کر دیجیے اور آپ بھی کوچ کر کے سلطان سعد
پاس رہ جاؤں میں اس سے سمجھ لونگا جب بہت سے منتیں کہیں اوس وقت لندہور خواجہ کو
رات کے وقت روانہ کر کے آپ بھی کوچ کر دیا اور یہاں قلندر اپنے لشکر میں آیا اور عیار کو بولایا اور
ایک کاغذ لکھ کے دیا کہ نیزے میں باندھ کے دروازہ فرہاد پر گاڑ آ اور آپ چالیس ہزار کو لیکر دوپہر رات
گئے لشکر فرہاد پر شبخون مار کر ہزاروں کو قتل کر کے قلندر تو نکل گیا اور صبح تک آپس میں تلوار چلا
کی فرہاد بھی اسوار ہوا اور سب کو جمع کیا لاشیں اوٹھوائے حیران ہو کہ یہ کون شبخون آیا اب عیار
دروازے پر نیزہ دیکھا کاغذ جو کھول کے پڑھا لکھا تھا میں نقابدار قلندر اور فرہاد تجھکو نامرد سمجھ کے یہ
حرکت کی کہ کوئی ایسا ہوا ہے جو لعنت کرتا ہے جانتا ہے تو کہ تیرا باپ کی تا تک قابو میں نہیں تھا
اور وہ تجھ سے مقابلہ نہیں کرتا تو اوسکے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے سو اب میں لشکر اسلام میں جاتا ہوں
تیرا باپ بھی گیا تو بھی اودھر آ امیر اسلام تجھے عقابین لے ہوگا تجھکو زر پاس ہے شرط جب
مجھے دیکھ کہ تو اب بھی اسمیں فرہاد کو سخت صدمہ ہوا اور دو دن رہ کے اوسنے بھی کوچ کیا پہلے لندہور
پہنچے اور بارگاہ سعد میں آیا سعد نے حال پوچھا کہ خواجہ کو کہاں چھوڑا کہا میں فرہاد سے لندہور نے
سارا ماجرا بیان کیا جب سعد اور نقابدار قلندر کا اور اوسکا سمجھانا کہا سعد اوسکے نقابدار
سے محبت ہو گئی لندہور نے کہا اب حال نہیں معلوم سلطان سعد نے امیر سے کہا کہ قلندر کی خبر
منگاؤ اوسنے احسان کیا ہی عیار گیا بعد تین دن کے فرہاد خان آیا میدان میں پہلے اوترا اتارا دیا اور فرہاد سعد
کو ہوئی اب خیال قلندر کا زیادہ ہوا کہ نہیں معلوم اوسپر کیا گذرا جب تو فرہاد یہاں آیا یہ عیار گئے
اور کہیں بتا قلندر کا نہ ملا نوشیروان نے بھی اسنے کھٹک سے کہا کہ تم نے فرہاد کو
کی خبر لیا میں جاؤنگا اسمیں فرہاد نے قلندر کی راہ دیکھ کے طبل بجوا دیا اسو اسطے کہ از رفت شب گرد جار
کو فرہاد خان بھی لا اسمیں قلندر کی پیچ جانتا خبر سعد کو ہوئی یہاں بھی طبل بجا صبح کو نوشیروان
نے ہرای سپر آیا اور فرہاد خان میدان میں آ کر پکارا سلطان سعد نے طبل جنگ سنکے پھر لندہور کو قسم
دی ایک کہ اگر وہ ستارا نام بھی لیوے تم نہ جانا لندہور چپ کھڑا تا کہ سلطان سر برہنہ نکلا فرہاد دیکھے
ہات سے زخمی ہوا بعد تس دیوانہ اور طوفان بن ہمن نکلا زخمی ہوا اور تین رفیق سردار دنگا گھر سے

فرہاد کے جانے سے مارے گئے دوسرے دن پھر طبل بجوا کے نکلا عادل شیر دل نے لندھور سے کہا میں جاؤں
لندھور نے کہا میں حکم سعد سے لاچار ہوں کہ اسمیں مالک نے مرکب نکالا لندھور کو سبب سے بھی
کہ نہایت صدمہ ہوا لیکن کیا کرے بادشاہ نے بھی لاچار رخصت دی اور کہا یہی مالک جاتا تو ہو
لندھور کے بیٹے کا دھیان رکھنا اور ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ یہ سلامت ہو مالک نے کہا میں سمجھا اسکو جاتا ہون
اور مالک آیا فرہاد کے فیل پر گھوڑا مارا تیرے دونوں پاؤں رکھ دیا فیل نے سونڈ سے ہٹا دیا مالک قایم ہوا بعد
گفتگو کے نیزہ چلا مالک نے بعد بہت سے طعن کیا مجتمع ہو رہی فرہاد کا نیزہ ٹوٹ گیا فرہاد نے گرز مارا
مالک نے گرز پر روکا دونوں گرز سے چنگاریاں چھوٹیں اور گرد میں مالک چھپ گیا اور فرہاد پکار اٹھا ...
گستہم لندھور درزم عیار روز اجیٹا پانیکار دیا مالک جو دیکھے مرکب کی کمر ٹوٹ گئی مالک نے تلوار اونچی ہوئی
سونڈ کٹ گیا اور فرہاد نیچے کودا اور مالک پر تلوار ماری مالک نے خالی دی اور تیغ قبضہ میں ہاتھ ڈال دیا فرہاد نے
گریبان پکڑا کشتی ہونے لگی اور دو پہر کشتی ہوئی اور مالک پکڑ لایا فرہاد زور کر کے نکلا کشتی ہو رہی
تھی کہ لوگ دوڑ کے آئے اور کہا کہ فرہاد خان نقابدار قلندر اردو پر گرا خیموں میں آگ لگا دی اور
صدہا لوگ مار ڈالے اور لوٹ رہا ہے فرہاد سنکے گھبرایا اور کہا اے مالک پھر ملیں گے اسکو میں سمجھا
آؤں مالک نے کہا کیا مضایقہ اور فرہاد خان جنگ سے ہو کر نقابدار پر نکل گیا لیکن صدمہ ہوا
عیار سے کہا خبر لا اور عیار دوسرے دن چلا ایک میدان میں پہونچا شیر کی آواز سنکے عیار تو گھبرایا
لگا ادہر ادہر دیکھنے نقابدار کا عیار جھنڈ سے نکلا کمند کے حلقے مارے اور پکڑ کے سامنے نقابدار کے لایا نقابدار
اپنے عیار پر خفا ہوا کہ خوب تو نے خبر رکھی اور اس سے کہا سچ کہہ نہیں تو مارا تو نقابدار نے کہا اب
سے اردو کو مار کے آیا مجھے کہا جلد خبر لا نہیں تو قتل کرونگا تو بسبب خوف جان کے میں آیا تھا نہیں تو چلا
اور میں کلمہ پڑھتا ہوں نقابدار نے کہا تو سچ بولا اسکو چھوڑ دو عیار تو بھاگا اور نقابدار بھی وہاں سے رخصت
چلا گیا اور عیار نے آکر فرہاد خان سے کہا کہ میں دیکھ آیا ہے جگر فگاری نکلی اور فرہاد کو لیکر چلا وہاں ہوا
آگ روشن دیکھی نشان لشکر کا پایا لیکن نقابدار نہیں یہ دیکھکے عیار پر خفا ہو کے پھرا داستان
فرہاد خان اس واسطے لوٹنے کے اور انکار کرنا انکا اور رات کو نقابدار فرہاد کا کرنا ... لشکر پر
اور نوشیروان پر شبخون مارنا قلندر پوش کا اور جب ملک سے گزرا یہ جگہ پہونچے تو بجنگ سے

گستہان لیکر

گستہان لیکر فرہاد پاس آیا اور کہا مجکو شاہ نے بھیجا ہے اور کہا ہے تو سعدان شاہ کا پوتا ہے اور سب
ہمنشین ابراہیم ... ہے میں تیرے باپ نے خراج سندیا تو شاہ کا بیٹا ہمارا ہے یہ مرتبہ تیرا اسکو کہا ہے کہ ہمارا
تمہارا ایک دین ہے تعجب ہے کہ تم ہمارے پاس نہ آئے سو اب چلے دوسرے ہمکو عیاروں کا حال معلوم
ہے تجھے امیر کا اسیر دیکھیے فرہاد نے کہا میری طرف شاہ سے کہنا کہ گرز و سوار تیرے جو نیزہ لگے جنگلان کے ساتھ
لاکھ فرامرز تو لاکھ بہمن سے کہ یہ سب تیرے مددگار ہیں اگر تو اکیلا ہوتا تو میں تیرا ... لیے لڑتا اور
یہ گستہان بھی لیجا لاکھ جنگ نے اسیر کیا فرہاد نے ملاعبہ اوسکے نقابدار کی خبر سنکے گیا اور پھر کے
اپنے لشکر میں آیا اور نقابدار چالیس ہزار لیکر آیا لشکر فرامرز پر اور شبخون مارا اور نعرہ فرہاد خان کا کیا اور
تلوار کی گشت ... لگا اور برابر بہمن کے بھی کابلی تھے دو تو قتل ہونے لگے اور غل ہوا فرامرز اور
بہمن دونوں تھے پوچھا کیا ہے لوگوں نے کہا فرہاد خان شبخون لگا اس پر تو ستر ہزار تیار ہوئے
قلندر تو نکل کے چلا اور انہوں نے پیچھا کیا اور قلندر اگر لشکر فرہاد پر گرا اور نعرہ فرامرز اور بہمن کا
کیا ایک تہلکہ ہوا قلندر تو صاف نکل گیا فرہاد بھی اوٹھا اسی نوبیاں ہزار ادہر بھی تیار ہوئے اور
ادہر سے فرامرز بہمن آیا پھر تو خوب تلوار انمیں چلی ہزارہا مارے گئے اور فرامرز اور بہمن کے کابلی ایسے
لڑے بھی فرہاد مارا ہوا چلا بیابان تک کہ کنارے لشکر نوشیروان کے پہونچ گیا صبح ہوئی تو خبر شاہ
کو ہوئی جنگ ہے کیا ہے کہا فرہاد خان پاس تو گیا تھا تو اور کچہ کہتا تھا یہ کیا ہوا اسمیں لوگوں نے
فرہاد سے کہا کہ بس اب چلیے وہ تو بھاگ گئے اونکے لشکر نے بیابان پر آئی فرہاد پھر کے چلا جنگ ہی ہو چکا
اور کہا فرامرز نے کیا قصور کیا تھا خوب لات ... سے تمکو قتل کیا فرہاد نے کہا مجھ پر تو وہ اب آیا شبخون
مارا میں کیا کروں آخر جو سوچی چلا یہ کام قلندر کا ہے غرض اپنے خیمے میں جا کے اس پہر او دوسرے دن
خبر آئی کہ قلندر کا بھی خیمہ ہوا اور قلندر آیا قلندر سو گیا کہ یہ فرہاد کہتا ہوگا کہ یہ مکار ہی بھاگتا پھرتا
ہے تجھے وعدہ ہی کیا لیکن آیا ہوں اجازت کا یہ سمجھ کے آیا اور نقارہ بجوا دیا فرہاد خان نے یہ خبر قلندر
کی سنے جانا کہ ابھی جا کر سمجھوں لوگوں نے کہا اب تو وہ آیا ہی نقارہ بجوا کے سر میدان اوسنے
کو پکارا فرہاد نے بھی نقارہ بجوایا صبح کو میدان میں چاروں لشکر آئے اور فرہاد نے فیل نکالا اور
پکارا کہ اب نہ جانا آج تو چل اس قلندر تو مرکب کو جولان دیکر ادر دونوں سم گھوڑے کی اپنی ...

مستک پر رکھی فیل نے سونڈ ماری امر کب پلٹنا قلندر رسیدہ او نے افرادنے کہا او فقیر تو بڑا مکار اور کذاب
ہے تو نے مجھ سے کیا وعدہ کیا تھا قلندر نے کہا میں نے خوب سر جنگ تمکو دی لیے اسپ لعل پیچ تو میں آیا
کہ تو بہادر ہے تمکو مجھ سا پہلا کہتا ہی تو چل کہ سر میدان اس سے مقابلہ کرون فرہاد نے کہا لا
ضرب قلندر نے کہا ابھی تمہارا نہیں تو بھی لا فرہاد نے نیزہ مارا جا گری نیزہ چلا دونو کے بیکار ہو گئے
فرہاد نے گرز مارا قلندر نے روکا اور بیچ خاک مین چھپ گیا فرہاد نے کہا دم کرا سمین قلندر نکلا مرکب کہ کام آیا
قلندر نے لپک کے تلوار جو ماری فیل کی سونڈ کٹ گئی اور فیل نے چیخ ماری اور فرہاد کو دانت کر نے چیر ڈالا
کے دیکھا جاتا کہ مارا گیا میں لاکہ ہندی دوڑا قلندر کے بھی لوگ اکر مل گئے سلطان سعد نے بھی حملہ کیا
پیادے تو کر تھلے بعد ملک بہر تو بہرام فرامرز جمہور پیادے ہو کر آئے اپنے مرکب سے کود اور کہا ای بہادر
اسپ سوار ہو قلندر نے کہا مجھے تمہارا مالک نے اپنا مرکب کر کب کو دیا کہ تم اسپ سوار ہو کر بنی
اون سے عذر کیا کہ اسمین امر پہونچا مرکب لیکر اور قلندر کو سوار کیا فرہاد نے ان لوگون سے کہا دیکھا کہ یہ
کون حرکت ہی تلوار نہ چلانے پائی اسمین عرصہ بھی ہو گیا اوس روز اچھی لڑائی ہوئی اور قلندر کو
ادہر بہرام ادہر فرہاد کو لوگ اوسکی لیگئے جب وقت شب ہوا شب ماری علم شاہ اپنے خیمہ میں سے
دو کوس گیا اور عیار کو ساتھ لیا فرش بچھا کے بیٹھا شراب پینے لگا کہ عیار نے دیکھا کہ ایک
شخص اوس سامنے بیٹھا ہے اگر جو دیکھا قلندر ہی علم شاہ کو خبر کی علم شاہ عیارہ کو نہ بہائی
صاحب ہم بھی اکیلے مین تھے چاہی تو ہماری پاس آئی قلندر لپک کے آیا اور علم شاہ کو سلام
کیا علم شاہ نے بہت سی تعریف کی قلندر نے او نکی ساتھ پی علم شاہ نے شراب یہان
تک پلا دی اور یہاری مالا لکے پی گئی اور اب نشہ زیادہ ہوا اور بری حالت ہوئی قلندر نے کہا اب
سر پہر تک مجھکو زیادہ کثرت نشہ اب مجھے رخصت دیجیے کہ مین اپنے خیمہ مین جاؤن علم شاہ نے کہا
اچھا قلندر چلا کوئی پاو کوس نکلا تھا سر پر آفتی آئی اور بیہوش ہو کے صحرا مین گر پڑا رزق نے گر
لے بالا دوی کر تا ہوا یہان آیا قلندر کو دیکھکے خوش ہوا اور پشتارہ باندہ کے فرہاد خان پاس لایا
صبح ہوئی فرہاد نے قلندر سے کہا تو لات کو سمجھ کر تو تیری جان بخشی کرون قلندر نے لعنت کے
فرہاد نے جلاد طلب کیا کہ قتل کر و اور یہان بارگاہ مین سلطان سعد بیٹھے مین علم شاہ بیٹھے تھے

جاسوس نے آکر عرض کی کہ قلندر شب کو نشہ شراب مین بیہوش فلانی صحرا مین پڑا
تھا فرہاد اسکو پکڑ لے گیا سو اب قتل کا حکم دیا ہی علم شاہ نے جو یہ سنا سعد سے کہا حضور یہ مجھ
سبب سے وہ گرفتار ہوا اور سب ماجرا بیان کیا اور کہا مین اوسکو چھڑا لاتا ہون یہ کہکر باہر نکلا
استر ملا اوسپر سوار ہو کے چلا سب بھی اپرش گلندام سکندری پر سوار ہو کر چلا پہر تو ملک جمہور
فرامرز بہرام ایک کے بعد ایک چلے لشکر کا گیا جب علم شاہ برابر اردو کے پہونچا خبر فرہاد کو ہوئی
حیران ہوا اوسکے نیچے کا گیا باعث اور علم شاہ مرکب سے اوتر کے اندر آیا اور دیکھا قلندر کو زیر
تیغ جلاد اوتر آیا فرہاد و جنگل سے اوٹہا اور کہا آ بکی واسطے جنگل ہا او علم شاہ نے اوسکو ہات سے
پکڑا یا فرہاد کے جنگل پر بیٹھ گئی فرہاد کو تلوار سے ہوا اور پہونچا اب کس طرف تشریف لیگئی علم شاہ
نے کہا مین واسطے ہوا کیا ہا تیکے نکلا تھا اور جو اونکا چمن یا ملتا کیا پاس مین ہوتا چلون اور قلندر
نے کہا یہ کہ سیہ وہی ہے کہ پہلے بات سے شغل شراب لیجا تھا آپ ہی قلندر وہ تو اسطرح نکلا جب
اور تم قید ہو کہ اسمین خلل ہوا اور کرب جو آیا اور مرکب باہر اوترا اندر بارگاہ کے آکہا علم شاہ
کو بھی کوئی نہ روک سکتا تھا اور کرب بھی اوتر کے آیا علم شاہ نے کہا آئی بھی نظر کر وہ تم یہان کر کے
لے کیا آفاقو تنہا چلے آخر کوئی بہاک سنا مر کے کو شاطر بھی ہوتا اور یہ بھی ایک کرتب پر گیست
بیٹھ گیا اب قلندر کو نہایت رنج ہوا اور قید کو توڑ ڈالا علم شاہ نے کہا بہائی مجکو تو بادشاہ نے
واسطے تمہارے بہیجا ہے انکی بچایا تہا کہ اوسکا تم سب پر احسان تہا پہر کہا جلدی بہیجی اور آنکا
بیٹھے قلندر بھی بیٹھ گئی پہر تو ملک بہرام جمہور فرامرز وغیرہ آنی لگے اور فرامرز گیا کہ اب مین کیا
کرون اگر انسے تلوار کرتا ہون تو اپنے کو ہو گا اپنے تین لائق بہر یہ حرکت کی لوگون نے بھی اسکے
صلاح دی کہ سر میدان انسے بدلا لینا اسمین ہا ملک نے کہا پہر جو مطلب کوئی اچھی دہو تو ہوا ہے
نے سے کہا کہ کام علم شاہ اونچے آیا ہوا اور قلندر سے کہا چلو بس سب مل کے باہر نکلے لوگون نے فرہاد سے
کہا یہ سب خدا پرست ہے بادشاہ بارگاہ مین ہوتی اب سر میدان مقابلہ کیجیگا اور یہان
قلندر نے کہا ایکا ایکا احسان ہوا مین اپنے لشکر کو جاونگا علم شاہ نے کہا ایکا اشتیاق بادشاہ
کو ملاقات کا ہے تمہا قلندر نے کہا میرا آداب کہنا کہ مین حاضر ہونگا اب توقف مین نہ القصہ

قلندر اپنے لشکر کو سب بارگاہ پادشاہ میں آئی سارا ماجرا بیان کیا بعد فرہاد نے انکی جانب کے
خیمے میں اکر نقارہ بجوا دیا خبر بہادر ہوئی اور یہی بجا کل لشکر میدان میں آیا فرہاد خان نکلا اور بیچ
عبدالجبار عبدالقہار جلدی نکلے باری باری سے دو تو زخمی ہوئی دوسری دن پھر فضل گذشتنی
خسرو نبستانی لالگرد مالاگرد مسروق دیوانہ غرض کوئی میدان دار ہوئیں کوئی جابر سے سردار زخمی
کوئی کئے رفیق سردار جانبین ماری اب لندھور بالکسر اسم مجہول فرامرز کرب علم شاہ نامی بڑے نیزہ
سردار خروہ گئے اور باقی نکو زخمی کر چھاک سیکڑ بڑے اور کسیکو نیزہ و تلوار سے [illegible]
[illegible] اور یہ طبل جنگ بجوایا میدان میں آیا اور علم شاہ
بہادر کا کیا اور کرب بھی مرکب کو جیبہ نے لگا سلطان سعد نے طلب کیا تخت کے سوار ہوا اور
علم شاہ اور کرب نے رزمگاہ میں جا کر لگا اسمین لندھور نے عرض کی کہ آپ گاہ میں خیمی کو اجازت
دیجئے غرض سب کو سمجھایا اور نہ مانا پھر سب شہزادے جیسے بہا زیادہ کلام نہ کر سکے اور سلطان سعد
مرکب پر سوار ہوئے آئی اور مقابل ہوا کجا فیل کہاں مرکب لیکن اقبال شاہی سے فیل مرکب کے
سموں سے جو سنگ پر ہو تو کیسی دیدنی تو قدم تو ہے شاہ اور ادہر کرب بھی جو بلاتا ہیں قدم پیش رکھا ادہر
نے جو پادشاہ کو دیکھا تو اوس جائز دیکھا پادشاہ اسلام کا ایسا بھی پہ سردار کیوں خدا سے ہوں فرمود نے
مجرا کرکے کہا ای پادشاہ اپنے میری نثو ہم دستی بات کی معاف کیا وہ تاکہ جواب آئی اسواسطے کیا
فیصلہ ہو جائی سلطان سعد نے کہا ای فرہاد اگر تو اسواسطے ہوں کہ تجھکو روا است جنگ کے پہلوان سے
باکہ تم پر حملہ دوں اور اگر تم ای تو سر تنک بھی دون اس سے بہتر ہے یہی کہ کلام رزم لات کو خفت کریں
بہ ستی نہی اکو لیا اور کہا بس خبردار اور نیزہ مارا سلطان سعد کو کوئی ستر پر طعن میں نیزہ اوسکا
ہوائی کیا رنگ نیزہ کا نزد ہو گیا تلوار ماری پادشاہ نے ردکی اور روک کے تب آپ تلوار ماری سر اسپر
جہر کی بچا کے سر تک کھیر آیا فیل کی آگ ان کام ہو گئی اور فیل چرخ میں آیا کرب سے آتش بار یکا ہوئی
اور فرہاد بیچ گرا اور پر سے سلطان سعد تلوار کھینچے ہوئی سر پر آئی لیکن تلوار نہ ماری سایہ میں تلوار
رکھا اور کہا ای فرہاد اور نہ اور مہم میں سے آئین نہیں یہ تو سمجھا کہ ستر اوٹھا اور سے تلوار ہی دو ہو گئے
جب قسم کہا ای فرہاد اونتا اور کہا سچ کہی اپنے تمکو جانے دیجو دیا سلطان سعد نے کہا البتہ فرہاد نے کہا کوئی

مردکو

مرد کوئی ایسے وقت نہ نہیں ہوتا تو ضعیف میں تم سا بہادر اور ایسا مضبوط نہیں دیکھا اور نہ کوئی
پادشاہ ایسا بہادر دیکھا ایک تخت گیری کو نوشیروان ہی اور اب جو کچھ فرمائی میں حاضر ہوں سعد نے کلمہ
بتایا لا الہ صدق دل مسلمان ہوا سعد نے کہا اکو چلو اور پادشاہ سے آہستہ آہستہ چلے کہ ایسا ہو یہ جنگ آئے
اور ادہر لشکر میں آیا جاکہ نوحے صلوات بہرنے لگا اور تعریفیں خدا کے سو کی کرتا لگا اور کہا مسیح سے جان
بچے اور یہاں سلطان سعد نے لا کر کہا فرہاد خان اپنے باپ کے قدم کو تیر کرو اور فرہاد دوڑا قدم پر گر بڑا اور لندھور
سے کہا یہ تیغ کو جیا آپ سے لگا لندھور نے شاہ نے پکڑ کے گلے لگایا پھر وہ سب کو نہایت خوش ہوئی
اور بارگاہ میں پادشاہ نے برابر لندھور کے دخل فرمایا اور خلعت سلیمانی سے مخلع کیا پس ایکا پیار کر کے
آیا جو ہوئے لگا اور وہاں لشکر نوشیروانی میں اور بارگاہ میں فرہاد کا پر جانا [illegible]
[illegible] کہ خبر آئی ہشنگ آدم پہلوان مرد کو آتا ہی دس کوس
پر آیا ہی نوشیروان نے پہلوان بہیج دو تو پہلے ہرمز فرامرز اور بختیارک کو واسطے لینے کے بہیجا وہ لیکر آئی شاہ
نے دیکھا ہشنگ شان اور ایکا بارگاہ اور سوار دیکھے دیکہا کہ فرامرز تجھ سے بالا دست تیز ہوا ہے
بیٹھا یہی ہشنگ آدمی نے کہا ای بہادر یہ نہ جانا کہ تو سب سے بالا دست بیٹھے نہ کہ تجھ سے تجھکو دیکھکر شناخت
ہی یہ اپنا دخل اور سلطنت بچا فرامرز نے کہا او ہشنگ اور تو تجھکو نہیں جانتا شاہ کے یہاں حرمت
بچی حرمت ہی ہشنگ نے کہا تو شاہ بھی ایسا ہی ہے فرامرز نے کہا میں صاحب قران ہوں
ہشنگ نے کہا تو اپنے موسم نہ یہاں مشہور اور بچا نہ کہ تو مجھ سے زیر دست ہو تو بیٹھ فرامرز نے کہا
تو کیا میں تجھ سے کچھ کم زور ہوں ہشنگ نے کہا تو بڑے زور آزمائی بچار کی نشان کہی ہو دیکھا اور یہ کیکر
ہشنگ نے ہات بڑہایا کہ پہلا زور یہی ہے اور فرامرز نے بھی سیدہا ہوا اور ہات سے ہات ملا دیا اور
لگا زور کرنے ہشنگ کی جو اونگلیان سیدہی تہی اس میں کچھ نہ ہوا فرامرز نے کہا کیسا زور کیا ہو یہ تم
لال ہو گیا اور جہان تک سے بھی نکلی اور اس کی قمچیان بھی ہارین اور ہشنگ نے جب زور سب اسکا اور شان
لیا اور ایک ایسی جہو ملا ہات فرامرز کا امر گیا تین او انگلیان ٹوٹ گئیں اور فرامرز کہا کہ اہل
اور کہا اسکی نہیں سمجھا یہ تو سب دکھا زور ہا کسی مجھسے ای ہشنگ نے کہا کسی کو تجھکو ہوا
ہے ہو کشتی ہوں اور ہشنگ نے دیکھا اور ذلیل ہو کے بارگاہ سے نکلا اور اپنے خیمہ میں جا کر پڑا بیمار سا

قلندری بدن پر پہنا اور بارگاہ نوشیروان میں آنا موقوف کیا بختک نے نوشیروان سے کہا اوسکا
ساتھ نیک نہی اور اوسیکے سبب سے لڑائی ہوئی امیر غائب ہو گئے اوسکو بلانا مناسب ہے
نوشیروان نے حمزہ امیر پہلوان اور بختک کو بھیجا اور وہ سمجھا کر لی آئے اب جو امیر بیٹا نکل امیر کے مجہا پر
نوشیروان کو خبر آئی کہ شاہ تبریز آتا ہی اور بدیع پہلوان ساتھ ہی لوگ اسکے استقبال کو گئے اور شاہ
تبریز بارگاہ میں آیا بدیع بھی ہمراہ اکر بیٹھے بختک آیا نے بدیع کو دیکھکر کہا میاں صاحبزادے یہاں تخت پر اوپر
کے بیٹھو یہ جگہ پہلوان زمان کی ہی بدیع نے جواب نہ دیا بلکہ شاہ تبریز نے بدیع کو اشارہ سے کہا
ہرگز نہ اوٹھنا پھر بختک نے کہا بیٹے مجکو جواب نہ دیا مجکو تم پر رحم آتا ہی جو صاحبقران کیطرح بیٹھا اوسکو
تو بیٹے اوٹھا دیا بدیع نے کہا یہاں کسیکا اجارہ نہین یہ بارگاہ شاہ ہی ہمین تو شاہ سے کام ہے
اور تونے مجکو کمال کھانی جانا میں کیا بندہ ہون کسی سے بختک اوٹھ ہنسا اور کہا تو تجھے بدیع الزمان
ہی بات بتلاتا بختک نے کہا زور کر بدیع نے کہا تو زور کر بختک نے پھر جو کچھ زور کی چھاتی کو دبایا کہ
دیا تھی ہی ہڈی مونہ کے بل ہو گیا اور اوسکی پسلیان ٹوٹ گئیں ہو جون بدیع الزمان نے کہا اب ایک
میں ہی گردن بختک نے کہا کہ وہ بدیع الزمان نے پوچھا کہ تجھے کیا جو تمہی ماری تھی اور پسلیاں ٹوٹ
گئیں تجھے اور گر گیا بختک ذلیل ہوا اور امیر تو دنگل سے اوٹھا اور کہا وہ مارو اوہ میاں بہادری اور بختک
کہتا ہو گیا تجھے تو پھر ایک گلی کو تجھے میں شہدی کرتے ہیں ہان البتہ اگر کشتی کا ارادہ رکھے تو جا
بدیع نے کہا میں موجود ہون غرض کل کے دن کشتی ٹھہری اور شاہ تبریز بدیع کو لیکے اپنے لشکر میں آیا
بدیع اکر اپنے خیمے میں ناچ دیکھنے لگا شراب پینے لگے اور یہ سب حال کی خبر سلطان [illegible] کو ہوئی
امیر نے سنا اور تعجب کیا صورت اپنی سوداگر کی بنائی جو اوردہ بیل میں بناتا اور بدیع کے دروازہ پر آیا
اور کہا خبر کرو سوداگر آیا ہی بدیع نے سنا اور کہا جلدی لاؤ امیر جب اندر آیا بدیع اوٹھا سلام کیا اور کہا
آئیے استاد آپ مسند پر لاکر بٹھایا اور کہا تم میرے استاد ہو اب مجھ بابا مجکو سیانا آج میری تمام کشتی کا
سنا تو میری جان سے مٹھے میں اونہون نے ناک میں دم کیا کہ مجکو بھی تماشا دکھا اور بدیع نے کہا ادا امیر کیا
ابھی تمہیں اللہ ہو مالک نمرود علامت شاہ جمہور امیر [illegible] امیر سے کہا مجکو بھی تماشا دکھا اور امیر نے
کہا بہلا تم کہاں جاؤ گے کسینے اپنے مقدار موافق امیر کو روپیہ دیا سوا کی علامت کے جب امیر نے اپنی

صورت بدلی اور بدیع کے پاس آیا بدیع دیکھکر حیران ہوا کہ اب اپنے بیٹھا اوستاد کے مین شراب پلوائے
جب صبح ہوئی نوشیروان تخت پر بیٹھا اور تیاری کشتی کی کی سب مجرئی تماشائی آ چکے شاہ
تبریز نے بدیع سے کہا جاؤ میں پہلے چلو وہان جگہ جو کہتا ہون تو بھی آ اور شاہ تبریز نے آکر اپنی جگہ
تھا بعد بدیع اپنے شہون اور اوستاد کے بیٹھکو لیکے چلا اور اکر نوشیروان کو مجرا کیا کرسیان بچھ گئیں اب کو
بختک پاس گئے کہ چلو اور بختک آکے چلا اکر شاہ کو مجرا کیا بیٹھا بختک نے دیکھی بدیع اور رگ تھمی دیکھی اور بچ
لوگ بدیع سوداگر کے ساتھ تھے انکو تو دیکھ کر بہت گھبرایا بختک آگے کہا او بدیع تو اوٹھ دست کو
کیونکہ بیٹھا بدیع نے کہا جہان شاہ تبریز ہی پھر بختک نے کہا بیٹا تو کافر امیر میں قارن نے کہا یہی ہوگا اور
سب کے جی میں نوشیروان نے بدیع کہا اور جلدی سے [illegible]
غرض بختک اکھاڑے میں کودا اور تم پر تم مارا سارا ستون ہل گیا
تماشا دیکھنے کی تہی زنجیرون پر ملی بختک پکارا کہان ہی بدیع آؤ یاں بس بدیع الزمان بہی جانگ
لنگوٹ بہن کے کودا تم تمہارا معلوم ہوا کہ جاتا تو اب چلی نوشیروان کا تخت معہ آب سیل
گیا بختک نے ہات بڑہایا سب پر بدیع نے اوسکو ٹال دیا دوتین مرتبہ ٹالا پہر بختک نے بہی ہوکے
سب سے سرو کے گردن پر ہات رکھ دیا بدیع نے بہی گردن پر ہات ڈال دیا جیسے پنجہ فولادی اور
تکمرین گہسے چلانے لگا اور وہ زور کیا بدیع نے کہ گردن بختک کی جھک گئی اب جاتا ہی کہ ہتا
سیدھا ہون بدیع کب سیدہا ہونے دیتا تہا بختک کی کمر میں جب آگئی دوہرا ہو گیا [illegible] زور
سے بختک نے پہر ایک جھٹکا [illegible] سیدہا ہو گیا اور دوہر سے غل تعریف کا ہوا امیر سب سے زیادہ
تعریف کرتے تہی بدیع کا طرفدار ہو گیا بختک کہیا ہوا اور پلٹ گیا کہا بکالا [illegible] کشتی
ہونے لگی دو گھڑی کشتی ہوئی ایک جگہ بدیع کو دیکھ لیا اور بدیع نے لنگر مارا بختک نے کمر بند میں ہات
دیکھکر کہا اوٹھا اون لوگون نے جانا کہ بدیع نے وہ لنگر مارا جیسے قلابہ اپنے زمین میں گاڑ دیتے
ہین یہ معلوم ہوتا تہا کہ زمین سے پیر نہیں ہیں آج خوب خوب زور کر چکا اور بدیع خوب [illegible] اوٹھا
اور [illegible] نے پکڑ کے اچہالا اور لنگر مارا بختک نے بدیع پر قدم رکہا اور دھچکا مارا اور بختک گرا بدیع نے
کمربند میں ہات ڈالا اور زمین سے لنگر توڑا اور بختک کو [illegible] زور اول میں سر سے بلند کیا تو سر اوٹہا

پیر زمین میں لگی رہی اسکے اور امیر نے وہ پنجہ کھینچا کا بنا یا بدیع نے جلد دیا اب کشتی ہونے لگی اور بدیع نے دی
مارا جب گرا پشنگ نہ جانا کہ بہت ہوں بدیع مثل برق کے چہاتی پر آیا اور کہا جلا درست سخن بڑ
دکار جب میگوی اور پشنگ پکارا ای شاہ یہ مسلمان ہی اور مجکو بچاو بدیع نے چاہا کہ سر اسکا تن سے
جدا کروں پشنگ کے لوگ دوڑے ہی اور پشنگ بہی زور کرکے لوٹ پوٹ کے نکل گیا اور وہ ان سے
دوڑکے تلوار کہینچ کے بدیع پر آیا کہ میں اسکو مار ڈالونگا نہیں تو جب تلوار کا ہاتھ مارا بکری یا اور بدیع پر آ پڑا
شاہ وہی ان ان بہت سا کہا پشنگ نے نہ مانا اور شاہ کو بری ہی اسکی بدیع پر تلوار میں لیکر آگے بدیع
نے بہی تلوار مارنی شروع کی شاہ تبریز ہی اور بدیع نے کہا وہ ان سب آگئی فرامرز نے بہی بدیع کی طرف
سے پشنگ کے لوگوں کو مارنا شروع کیا یہ جو علم شاہ الندہور کرب وغیرہ نے دیکہا کہ بدیع مارا جاتا ہی
علم شاہ نے اور کرب الندہور ملک نے نعرہ کیا اور آگرے پڑے خوب تلوار چلی اور پشنگ تلوار کہا کہ بہت
پایا اور بدیع کو لیکر باہر نکلا اور لڑتے ہوئی بارگاہ شاہ تبریز میں آئی بدیع اپنے خیمے میں آیا امیر نے
سکو اشارہ کیا کہ تم لشکر کو جاؤ علم شاہ الندہور یہ سنکر اپنے لشکر میں آئے بارگاہ سعد میں اکر سلام
ماجرا بیان کیا سعد کو بہی بدیع کی کشتی کا اشتیاق ہوا اور یہاں امیر نے بدیع سے کہا اب
تمہارا رہنا لشکر نوشیروان میں صلاح نہیں وہ ضرور رات بہر اسکو تمہیں مار ڈالیگا اب قتل ہو جاؤ
گے اب تم لشکر امیر میں چلو اور تمہاری مدد بہی وہ سب کرینگی میں تمہارا عوض پادشاہ نوشیروان
سے لونگا بدیع نے پوچھا مرد افگن سے کہا تمہاری کیا صلاح ہی مرد افگن نے بہی کہا اسیطرح بدیع نے
کہا تو پہر طرف سے شاہ تبریز سے کہو کہ اب ہی چلیں اب یہ مذہب سے کیا کام نہیں مرد افگن نے
اکر شاہ تبریز سے کہا اور کہا بدیع یہ سنکی نہیں جا سکتا شاہ تبریز راضی ہوا اور سمجہا کہ دشمن کے
لشکر میں رہنا اچہا نہیں بس کل لشکر کو لیکر لشکر اسلام میں آیا امیر نے خیمے اپنا کر دی اور اب
سلطان سعد پاس آیا اور جاسوس نے پہلے ہی خبر شاہ تبریز کی عرض کی تہی اسنے بہی بیان
کی سعد نے کہا تو مجکو کشتی دکہلاو امیر نے کہا اچہا اب امیر گیا پہلے تو بدیع اور شاہ تبریز کو لایا
اور سعد کو مجرا کہا کہ ہر ایک کو ایک خلعت عنایت ہوا اور خلعت سلیمانی ملا بعد سعد نے کہا
بدیع مجکو تمہاری کشتی کی آرزو ہی بدیع نے کہا اچہا جب فتح کا حکم ہی بیان تو دن ہو گیا اور وہ ان

[illegible]

کشتی لڑنا بدیع کا [illegible]
سامنے سلطان سعد کے اور آنا نوشیروان کا
تماشا دیکہنے کو اور آنا فولاد کا

پشنگ کو یہ خوف ہوئی ارادہ طبل جنگ کا کیا کہ اب میدان میں لڑونگا کہ اسمیں سلطان سعد
نے آدمی بہیجا اور جادو کی کہ فلانے دن بدیع سے لڑونگا جسکا جی چاہی وہ دوست دشمن آکر
تماشا دیکہے اور یہ خبر نوشیروان کو ہوئی اپنے بختک سے کہا کہ ہم کیونکر دیکہیں بختک نے کہا تم بہی حضور
بدل کے چلو شاہ وہی بزرجمہر سے پوچہا حکیم صاحب نے کہا اوی شاہ پادشاہ اسلام ایسا نہیں جو
کہا سو کیا تو شوق اپنا تخت اسطرف رکہواکے تماشا دیکہے نوشیروان روپیہ بہیجا فرامرز بہیجا
ہوشیار ہی پشنگ پر سب سے بختک نے ہتیار کے ہمراہ ہوا اور وہ دن آیا بارگاہ سلیمانی سلطان
سعد نے بیٹہا کر تخت پر اب دست راستے جیمی اسپ بیٹہیں ہیں شاہ تبریز اور بدیع
اپنے پہلوانوں کو لیکر بیٹہے ہی اسطرف بیٹہتا ہی کہ نوشیروان آیا تخت اسطرف رکہواکے بیٹہا اور فوج بیٹہی کہ تمام
ہر او باقی سب کہڑی ہی کہ بدیع اکہاڑی میں آیا پہلی تو سب شاہ کر رو نکا اور دیکہا یا بعد کشتی
تو کل مرد افگن لڑا اور سب طرح جیتے دیکہا یا بعد کماؤ کو بلا لیا اور اوسپر جلال کیا اخر تخت سے کہ لیکے
کہڑا ہوا اور پکارا کہاں ہی رستم کا نواسا لیکن امیر کا نام نہ لیا اور منہ سلطان سعد کی طرف
کیا اور منشور پر جمہور یہ کیونکر بس یہ سنکی سب کا ملال ہوا علم شاہ کرب نہ جا کہ کشتی لڑیں کہ
مرزبان خراسانی آگے بڑی کہ اور دار گرنے لڑنے لگا بختک نے کہا ای شاہ اب لطف ہی
کہ عیاران نے اب ہوتی ہی کہ اسمیں ایک جاسوس نے کہا نہیں کہ بختک کے بہائی بختک نے
شاہ سے کہا نہیں کہا نوشیروان اوس کہڑا ہوا اور چلا کہا امیر کو بڑی حیرت ہوئی امیر بہی چلا
کو سن یہ تہمت آئی کہ یہ مطلب کہلا اور وہ کیا تہا کہ جاسوس نے خبر دی کہ فولاد آ گنس اور یکجا
اور اسکا ہتیار ساتھ لاکہ سے اسکی مدد کو آیا ہی بختک نے فولاد سے کہلا بہیجا کہ یہ سب مسلمان
غافل ہیں کشتی ہو رہی ہے تو اگر سبکو قتل کر اسواسطے شاہ کو لے گیا فولاد نے سنا ہوا تب
کہلا بہیجا کہ اگر فرامرز یہا میرے ساتھ آوی تو میں لڑتا ہوں فرامرز نے سنکر کہلا بہیجا تو اودہر سے
میں بہی آتا ہوں اسوقت فولاد ساتھ لاکہ سپاہی لشکر آگرا تلوار چلنے لگی کشتی رکنے لگ
گئے اور اندر بارگاہ کے فولاد چلا اور یہاں خبر ہوئے بدیع نے بہیے تلوار کہینچی اور علم شاہ الندہور یا کرب اور
کرب نے تو وہ تلواریں ماریں کہ فولاد کو بارگاہ میں نہ آنے دیا اور پسپا کیا اور باہر نکل کے مارنا

شروع کیا پہر توکل لشکر تیار ہوا اور مارکر فولاد کو بہگا دیا تب لاکہ فولاد کے مارے بہاگ گئے لوگون نے فولاد سے
کہا کہ بہاگ تجکو بختک نے اور فرامرز نے آپ کہا بنا فریب کرکے دبرداد یا سب مارے بہاگ گئے
اور فولاد بہاگا تب لشکر نوشیروان مین آیا شاہ سے اکر کہا اور فرامرز کو سب ساز ذلیل کیا کہ خوب
وعدہ کیا تہا فرامرز نے کہا مین تو کہ بند یا کرو آتا تہا تم بہاگ آئے تب فولاد نے شاہ سے کہا کہ بہیریہ کیا
مقدمہ تہا مجہے تو کچہو بختک نے سارا حال اول سے آخر تک حمزہ کا بیان کیا فولاد نے کہا مین بہی
امیر کو دیکہون بختک نے امیر کا پنجرا منگوایا فولاد نے دیکہا مسلسل عدلی سات منا فولادی کیا
تو پہر اسکو قتل کرو بختک نے کہا ایک شخص کے ڈر کے مارے فولاد نے کہا وہ کون ہی بختک نے
کہا نے ناوان امیر کا عیار ہی فولاد نے کہا اوسکی کیا اصل ہی امیر امیار ابہی پکڑ لاتا ہون گا اور زنکاوہ
سے کہا کیون زنکاوہ نے کہا جب کہو تکو رات کو پکڑ لاؤن بختک نے اشارہ کیا کہ امیر کو لیجا
جب امیر کو ہی فولاد نے دیکہا تغلہ بادشاہ سے کہا نیزا وزیر محاوہ ہوتا جاتا ہی کہا رحم ہی
کہ امیر کو بہیج دیا امیر تو امیر آتا رونوکو قتل کرنے بختک نے کہا تو پہر کیا کچہ امیر دو مین آپ
امیر کو تو لاؤن عیاری کرنا امر کا زنکادہ عیار فولاد سے بر خلاف ہوکے عیار سے کہا ابہی جا
میا چلا اور لشکر اسلام مین دیکہ پہچانتا آیا لیکن یہ نہین جانتا امیر کا خیمہ کہان ہی اب بہیر
بازار مین بہکا بہکا پہرتا تہا کہ امیر بہی اکبطرف سے آ آیا زنکاوہ سے کہا اسکی تلاش ہی زنکاوہ نے کہا
امیر کی فکر مین ہون مین اوسکا خیمہ نہین جانتا امیر نے کہا مین تو اوسکا شاگرد ہون یہ کہکر
رونے لگا زنکاوہ نے کہا کیون روتا ہی امیر نے کہا امیر کے ہاتہ سے ایک صورت خوبصورت مین
لایا تہا امیر نے مجہسے چہین لی سو اس ارادہ مین ہون کہ سامہر خود ہوش پاکر کسی سامان کا
جا کر شاگرد ہوکر امیر سے سامنا کرو زنکار زنکاوہ نے کہا مین تیری صورت دیکہ دو زنکاوہ نے
کہا اگر یہ ہی تو مین ابہی تکو امیر کے خیمہ مین سر پکڑ کر دون زنکاوہ نے کہا ابہی تیری باتون
چلے تو اودون امیر نے کہا تو اوہا بہتر آپ تو خیمہ مین آتا ہون یہ کہکر امیر حلوائی کی دوکان
پر آیا جانتا ہی کہ شیرینی لی اور راہ مین تک سے کہاری ملایا اور زنکاوہ سے آکر کہا اسپر نیاز
دیجیئے اور مجکو شاگرد بنا لیجیئے مین اب ساہر خود ہوش پاس گیون جاتا ہون غرض اس امر نے

کہا کہ بس جلدی بانٹ دی

کہا کہ بس جلدی بانٹ دی ایسا نہو کوئی آ جاوی زنکاوہ نے لات کی نیاز دی امیر نے
کہا ہی اوستاد دیکہی ایک ڈلی آپ کہا وین پہر مجکو دیجئے زنکاوہ نے ڈلی کہا گیا
سر چکر مین آیا اسنے کہا یہ کیسی شیرینی تہی امیر نے کہا مین کیا جانو تمہاری اسلئے
فلانے حلوائی سے ساری خلق لیتی ہی مین نے بہی لی اور اسکو خوب چکر آیا زنکاوہ نے
کہا اری امی تم بہی دغا کی امیر کہا ارے منہ امر زنکاوہ لیکا چکر آیا گرپڑا امیر نے اپنی صورت اوسکو
بنایا اور اوسکی شکل آپ بنا اوشتار لگا کے لشکر نوشیروان آیا عیارون نے
شناخت کیا جو دیکہا سب ہوکا تعریفین کرنے لگے کہ واہ کیا تیلی پر سوون چالاکی ہی امر
کو لا ہی اسنے کہا اون اب پس بارگاہ مین لاکر انشار رکہ دیا بختک تو یون ہی رہ گیا اور
تعریف کرنے لگا اور فولاد نے پہر تو آدمی اونکو سمجہ لیا عیار سے کہا اسکو ہوش مین لاؤ امر نے
کہا اسکی باتین مین سن آیا ہون مین ہوش مین نہ لاؤنگا میری جان نہ بچیگی فولاد
نے کہا ارے کیا ہی امر نے کہا یہ کہنے لگا ہی کہ مین امر نہین وہ میری صورت بنکر آیا ہی
فولاد نے کہا اوسکا کہنا کون مانیگا اور بختک نے کہا یہ سنکے جیسا کہ دلیل ہی تیا تہا اوٹہا اور
حلوات بڑہنے لگا اور بات بلند کے کہا ہی امیر ارشد کامل وہ اوہی اسیر تہا مین غلام ہون کیا
مجال اسکی کہ کہی بہی ہو ایسا مقابلہ کرنا امر نے فولاد سے کہا ابہی دیکہیے ابہی مین اسکو
ہوش مین لاتا ہون ایسی باتین ہونے لگین فولاد بختک سے کہنے لگا بختک جب ہوا
فولاد نے کہا بہول اسنے کہا پہلے سب صاحب امر کو پہچان تو لین یہ کہکر انشار اکہڑا
سب نے پہچانا کہ امر ہی اور امر نے فولاد کو خوب پہکا کیا اوس وقت رفع فتیلہ دیا اسکو جو
ہوش آیا دیکہا کہ میری صورت کا ایک شخص ہی یا یہ حیران ہوا مثل آئینہ کے لگا
اپنی صورت کو مونہہ تہر کر کے بنانے لگا اور کہنے لگا کہ شہر یار یہ امر ہی اور امر
صورت بنا کر آیا ہی اسکو پکڑ لو امر نے کہا مجہ فولاد نے کہا مار و عیارون نے دی جوتی
دی جوتی مونہہ مونہہ مین مارین لگا یہ امر ہی او وہ لا کر نے امر دوڑا اکر ایک جوتی زنکاوہ کو
ماری اور کہا چپ رہ زنکاوہ نے کہا او فولاد پہچاوی گا اور لگا چہپ دینے امر نے کہا ابہی تو کو ہے

جواہر نہین زنگلاوہ نے کہا مین زنگلاوہ ہون امر نے مین کون ہون اوسنے کہا تو امر ہی امر نے
ایک جوتی اور ماری اور کہا ابھی تو تو ہی تھا مین مین ہی تھا ہون اور لگی تو تو ہی ہی ہے دیکھے
کہ اسمین بختک نے یا چپکے سے امیر کا پنجرا منگوایا اور کہا امیر کو لا کر قتل کرو امر ہوگا تو یہ امر کہان
جائیگا اور اگر حقیقت مین امر گرفتار ہوا تو بھی مراد آئی کہ دونو قتل ہونگے اور مسلال کو حکم آیا
مسلال اپنے گریبان مین خاک ڈالی اور مرگ پر آمادہ ہو کر امیر کا پنجرا اٹھا کر بارگاہ مین لا
یا اور امر نے دیکھا جانا کہ بختک نے بزدلی کی امر نے کہا ملک جی انتم کمان اگولاڈ فولاد تو میری
بات نہین سمجھے تم سمجھا دو یہ کہکر برابر بختک کے آکر دو ہول ماری بختک نے تالی دی امر کے موتد لی
کر امر جست کر کے فولاد پاس آیا اسکا خود لیا اور وہانسے اڑا نہین آیا نعرہ کیا اور کہا
کیا کرون اگر میرے آقا کا معتقد ہے بچ مین نہ ہوتا تو ہرگز قیامت تک مجھکو نہ بچاتے فولاد نے کہا
نہ جانے پاوے لوگ دوڑے امر نے سبکے تو چار دن کو قون لعرابیر تو پاؤ تلے تہلکی دیکر اوڑا ایوان کے
بار اور لوگ دروازے چلے جب امر تو نکل گیا بختک نے کہا او مسلال جلدی امیر کو لیجا
ایسا نہو امر نے خدا پرست الکار کیے ہون اور وہ آگر ہین اور امیر کو لیجا دین مسلال
غنیمت جان کے امیر کو لیگیا اور امر بارگاہ سعد مین آیا سارا حال کہا یہان تو
عیش و عشرت ہونے لگے اور نوشیروانکو اور فولاد خوار شکن کو بڑا صدمہ ہوا
اور جب کہ تشوات نہ دیکھی عبدالعزیز شاہ کو ہشیار بلخ وغیرہ آئین مین انکی ادا
کی نہین ہوئی بختک بیٹھ رہا تھا کہ اب ایک مہینہ باقی تھا امیر کیا رہتا ہے کہانا
پیر فرقاری قول مسلمانونسے آیا اور امیر ہوتے اب ارادہ تھا کہ طبل بجوائی گا کہ ایک
روز بختک جو بارگاہ مین آیا فرامرز کیطرف دیکھ کے کہا لجیہ تمکو اسکی بھی خبر ہے کہ جب سے
مسلال عدنی کا بندوبست مقابین ہے ہوا کسی نہین ہوتی نہین تو روز خون ہوتے
تھے فرامرز نے کہا میرے بھائی نے بڑا بندوبست کیا ہے بختک نے کہا واہ یہی انکو خبر ہے
خوب ایکا بھائی آپکا دوست ہے بلکہ دشمن ہے اور وہ خدا پرست ہو گیا امیر کو
روز کہانا کہلاتا ہے خبر نگ نے مجھکو خبر دی بلکہ مین آپ اوسکے ہمراہ گیا اور سب کچھ دیکھا

کہ سراحی پانی کی پا اور کہانا لیگیا اور کہا یا فرامرز نے کہا جھوٹ نان اگر مین دیکھون
تو یقین ہو بختک نے کہا چلو فرض بختک دو پہر رات گئے لایا اور فرامرز کو دیکھایا حقیقت
مین روز مسلال امیر کے پس جاتا تہا اور فرامرز دیکھکر ہوا بختک نے کہا اب کہو فرامرز نے
جواب نہ دیا اور بارگاہ مین آیا اور بختک بھی جاتا تہا آخر فرامرز نے ہلال عدنی جو مسلال کا
بھائی تہا اوسکو خلعت مقابین کا دیا اور کہا تو جاکر مسلال کو گرفتار کرکے میرے پاس
لے آ اور آپ تو بندوبست کر اور ہلال باہر نکلا پالکی پر سوار ہو سوار پیادے ہمراہ ہو گئے
بڑی دہوم سے چلا اور کوئی خدمت زیادہ اب مقابین سے نہین اور لوگون نے کہا
اور آپسمین کہا کہ لو میان کیا زمانے کا حال ہے اور کیا گردش افلاک ہے کہ مسلال تعاب
غروب ہوگا اور ہلال پیدا ہوا اور یہ چند قون پر ہوتا تہا مسلال کو خبر نہین اور ہلال اندر محبس آیا
اور ظلم کیا کہ مند وسے مسلال کو پکڑ لیا اور ہلال نے ستون سے باندہا اور آپ ہلال نے سبکو
خدمتین بانٹ دے روانہ کیا اور دروازہ بند کر کے پلنگ پر سو رہا اور یہان اوس روز امر کے
خیال مین آیا کہ بہت دن ہوئے امیر کو نہین دیکھا اور دوسری چال کے رخصت ہو کر جاؤن
اور پیر فرقاری کو لاؤن امر چلا ایک خواص کی شکل بنکے جسطرح مسلال پاس آتا تہا
بچا لکھتا بر امر دیوار پر آیا کمند ڈال کے اندر آیا دیکھا کہ مسلال تو بندہا ہے اور ایک نیم پلنگ
پر ہے امر چپکے سے مسلال پاس آیا پوچھا یہ کیا ہوا مسلال نے سارا بیان کیا امر کو بڑا صدمہ
ہوا اور ہلال کو بیہوش کیا پوچھا امیر کو کہا کا ہکو دیا ہوگا مسلال نے کہا کوئی نہین جناب
امر او مسلال کہا تالیکر امیر پاس آئے اور سارا حال کہا اور کہا یا امیر اب یہ تمہارا غلام
تازہ مسلال رخصت ہوتا ہے پاسکون کر اسلام لئے جاتا ہون اور مین پیر فرقاری پاس
جاتا ہون اور اگر مین نہ آتا تو یہ بیچارا مفت قتل ہوا تہا اور یا امیر اب مین ہی اگر خبر لاونگا
اور تمہارا خدا حافظ امر تو مسلال کو لیکر اوسے مکان مین آیا اور مسلال کی صورت ہلال کو
بنایا اور ہلال کو مسلال اور ستون مین باندہا اور مسلال سے کہا کہ اسکو لیکر بارگاہ شاہ مین جانا
اور خوب جوتیان مارنا تاکہ سب ذلیل ہون وہ اسکو گردن ماریگا اور مین بہی آؤنگا

اور اگر حال کہنے لگے تو کسے ہلنی بات نکل کے مرکب پر سوار ہو کے لشکر اسلام مین چلا آتا
اور بلال کو مسلال بنا کے خوب جوتیان بارگاہ نوشیروان مین لگواتا یہ کہکر اپنے
مسلال علی جو بندہ بنا رفع فتنہ دیا اور آپ تو چلا گیا اور بلال کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ مین بندہ ہون
اور میری صورت بنا مسلال پلنگ پر لیٹا ہی بلال نے کہا او مسلال یہ تو نے کیا کیا مسلال اوٹھا
اور کہا او کمبخت دیکھا تو نے قدرت خدا کو کہ امر نے میری مدد کی تجکو میری صورت بنا گئے یہ
جو بلال نے سنا غل مچایا کہ ارے یہ مجکو پکڑو مسلال نے تازیانہ لیکر خوب مارے کہ اوسکا دم بند کر دیا بلال چپ
ہو رہا کہ صبح ہوئی لوگ آئے مسلال نے کہا کہ دیکھو صاحبو یہ مسلال اپنے تئین بلال کہتا ہی اسکو
فرامرز پاس لے چلو مین اوسکو جانتا ہون لوگون نے پہر بلال کو مارا تا شرح وہ کیا اور بیان نوشیروان
کا دربار لگا سب بیٹھے ہین فرامرز نے کہا کہ اب بلال مسلال کو لاؤ بجا مین قتل کرونگا شاہ نے کہا
اے فرامرز ہمارا یہ کو تو قتال مقرر کریگا فرامرز نے کہا ایک قوم ہوگئی سب یہ باتین ہین کہ بلال علی بارگاہ مین
آیا شاہ کو مجرا کیا فرامرز نے اپنی مسلح پنا بٹھایا احوال پوچھا اسنے کہا اے فرامرز شب بہا نکو خبر ہو کہ مین
معلوم ہین تو اوسکو باندہ کے سویا تہا مین امر آیا غل ہو ہوا امیر یا آنکہ کھلی پہر جو مین دیکھتا ہون
مسلال کہتا ہی ارے یا مین بلال ہون سو اب آپکی بات میری عزت ہی اور اس عہدہ یا سے
مین باز آیا اب اوسکو خلعت دین فرامرز نے کہا تو بڑا بہادر یا جو وہ اگر کہیں گا تو سرا پائیگا
قتل کرونگا اسمین آ رہا پہر بیٹھا کہ مسلال علی کو لائے سامنے جب آیا پکارا اے فرامرز مین
بلال ہون یہ مسلال تیرے پاس بیٹھا ہے پکڑ لینا بلال علی نے کہا اے فرامرز سنا اور بختک نا بچا
صلوات پڑہنی لگا فرامرز نے کہا تو کون کہتا ہی ارے اسکو مارو یہ خوب جوتیان پڑین اور
مسلال علی نے یہ برابر اگر جوتیان مارین اور کہا تو کون ہی اوسنے کہا بلال کہا مین کون ہون کہا
تو مسلال مسلال نے کہا ہان مسلال پر وہ ہی کبھی جاتا ہی او ملعون تو تو ہی ہی مین ہی ہون
اور وہی ہوتی فرامرز نے کہا جلاد کو بلاؤ جلاد آیا بختک نے کہا اے فرامرز قتل کرنا اور مسلال علی لکا یہ
دینے اور بختک کو سنگ بولا اور کہا اے فرامرز اسکا مونہہ دیکہو اور بختک برابر مسلال علی کے
آیا اور یہا طلب کیا اور بلال علی نے دیکھا کہ اب مار ڈالینگا کہ بس فرامرز سے کہا میری بات مین دو

ہوتی

ہوتی ہی فرامرز نے کہا بہادر یہ جوگی پر جاؤ بلال علی نے خواص کو اشارہ کیا وہ آفتابہ لیکر چلا اور اب جو
مسلال علی باہر نکلا مرکب جو لگا ہوا تہا وہ رکاب اوس پر سوار ہوا اور کہا اے کافران منم مسلال عیار
غلام امیر صاحبقران اور لوگ پیچھے دوڑے یہ مسلال کا مرکب مثل برق کے ناپدید ہو گیا لوگون نے
آکر فرامرز سے کہا اور بیان بختک نے موئے مونہہ یہی دیکھوایا دیکھا کہ بلال ہی ہی پر تو بختک نے ایک لعنت
مقعد پر اور ایک اوسکی ناک پر رکہکے فرامرز کے سامنے ناچنے لگا اور سب کافر ذلیل ہوئے اب
سب تو بات یہ کرتے ہین نوشیروان موجب ہو ہرگز کچھ نہ بولا بختک نے لوگ مسلال کے
پیچھے بہیجے ہی مسلال بخوبی تمام لشکر اسلام مین پہونچا سلطان سعد کو خبر ہوئی
سو واسطے پیشوائی کے بیج کے مسلال کو بارگاہ مین بلا کر کبہی سرسے پا خلعت سلیمانی
دیا اور بختک نے بڑی خالہ کی کہ تجھے ہماری آقا کو جیبن سے رکھا تھا زیادہ کون ہی اور امر
یہ فراش بنا بارگاہ نوشیروان مین تہا جب سنا کہ مسلال پہونچ گیا لوگ پر آئی اور صورت
نکل کے بارگاہ سعد مین آیا اور سارا حال مسلال کا سنا سعد سے کہا یہ تو آپنے میری دل کی
بات کہی ایسی چاہی ہی بنا کر جسطرح آپ مسلال سے پیش آئی لیکن اب بیان نوشیروان کہو
رنج اور ایک تب ہی بلکہ اپنی ڈاڑہی مونچھین جو بس نہین کچہ چلتا تو دہر دہر کے مروڑتا
ہی جب درد ہوتا ہی تو چہوڑ دیتا ہی لوگون نے دیکہے بلکہ غصہ ہوا بختک نے آپ سمین کہا
کہ جہان پناہ یہ ستم ہے درد اسلیے ہوگا مین کیا ہنگلان کی کہا ملک ہی کیون پڑی شاہ دربار الحج
ہو حال تو پوچھو کہ کیا صدمہ ہی قرض بختک اوٹھا اور اگر کہا کہ اب نہین بولتے نوشیروان نے
کہا تھا کہ اب میری ایسی زندگی پر کہ اب مجسے کچھ نہین ہوتا ملک ہی اقبال کہا ہان
اسطرح جو کوئی مسلال کو لاوے تو زندگی کا مزا ہے کوئی ایسا ہے بختک نے کہا اب غلام
موجود ہین لاوین گے لشکر اسلام سے سابر نقدپوش کا مسلال کو پکڑ کے لیجانا اور امر کا
بارگاہ نوشیروان مین گھسکانا اور مسلال کو بچانا سابر نقدپوش چلا اور بیان
امر نے طلایہ بانٹا مین پہر رات تک اب پہرا اب جا کے خیمے مین لیٹا اور سابر نقدپوش
لشکر اسلام مین پہونچا اور بچتا ہوا خیمہ مسلال پر آیا اور پیچھے سے قنات کو چاک کیا اور

مبلال کو بیہوش کر کے صاف لے گیا صبح کو غل ہوا امر عیار یہ سب سابر کا ہی اترا ہی کہا سعد مر ہوا
اور سعد ہی تخت پر آکر بیٹھے اور دربار رات کا گذرا کہا امر کو بلاؤ اور امر آیا تھرا اتا ہوا سعد نے کہا خوب
اپنے ہوشیاری کی اب جلدی خبر منگوائی کہ مبلال سے کیا سلوک کیا میں آپ جا کر بارگاہ سے
لاؤنگا امر نکلا بیابان گاہ اور یہان سابر ہو نجا شتارہ سامنے شاہ کے رکھ دیا امر بھی ایک خواص بنکے بختک
کے سرہانے کھڑا ہوا اور نوشیروان نے کہا اسکو ہوش میں لاؤ جب ہوش آیا مبلال حیران ہوا کہ یہ
کیا خواب ہی نوشیروان نے کہا جو تمکو اب کو بادام میں سے قلم ہوگا اور ای مبلال یہ مسلمان
ہو جانا اب بیداد کو سجدہ کر مبلال نے کہا لعنت ہی او سب بہ نہ امیر کی غلامی کی ہی اور فرامرز
خفا ہوا تلوار کو اوٹھا کے مبلال کی طرف تولا اور دھمکایا امر عشک بھی انکھیں نکال رہے ہی کہ شاہ نے کہا
جلاد کو بلاؤ اور اسمیں قتل کرو جلاد آیا نطع بچھایا مبلال کو کوئی کا خفا دیکر بٹھایا کہ امر نے پیچھے سے ایک گھٹنا
جو بختک کو مارا زور سے کہ اسکے پگڑی گر پڑی اور جیک گیا پیچھے پھر کے دیکھا امر نے قتل دیکھایا جان نکل گئی
پگڑی اتو پچکے سے رکھ لی شاہ سے کہا اب اسکو قتل نہ کیجیے بختک نے کہا ہان اور دوسرا حکم دیا بس
امر دیوان میں کود نعرہ کیا اور کہا او نوشیروان میں وہ ایک بال کہ ہو اسیلاں کا تو ایک کو بیتا نہ چھوڑونگا
فرامرز نے کہا لینا اور لوگ دوڑے امر کو گھیرا امر نے لنگا کوئی ادھر ادھر مارا اور جست کر کے سراپردہ
با نکل گیا اور غائب ہو گیا اور وہان سے ایک چوبدار کی شکل بنکے عصا ہات میں بارگاہ میں آکر
پھر کھڑا ہوا اور یہان سبکو خوف ہوا خصوصا بختک غصہ ہو کہ شاہ سے کہا اب بہتر نہیں اسکا مارنا فرامرز نے
کہا ملک جی یہ تو خوب بات ہے اگر وہ ساربان زادہ کچہ کیا تو کیا کرین اب میں اپنے ہات سے قتل
کرونگا اور کسکو کیا یہ تو میرا ایما لے ہے اور میرا مقدمہ ہے اور یہ کہکر تلوار لیکر اوٹھا اور چلا جب کہ امر
کہ اپنا سامنے فرامرز کے آیا اور کہا ایک دو باتیں میرے سنلے شاہ سے عرض کر دیجیے اور کان کے برابر مونہ
لگا کر امر نے کہا میں شاہ عیار ابن عیار ابو الحمید کیون شامت آئی ہے خبردار قتل کا ارادہ نکرنا اور یہ
کہکر جست کی سامنے عصا کو لیکر فرامرز پر تانا اور فرامرز نے کہا ابی تو نے کیا کیا امر نے کہا ایسے آپ نے میں
سنا پر سے کو بھی جانتا ہی کہ فرامرز کا لادی انٹرسب دیکھتے ہو سیہ امر ہے پکڑ لو کہ پیچھے سے امر کے
سابر بیہوش آیا اور امر کو ولی میں دیکھا امر جو پہرے دیکھے سابر امر نے عصا تو بیا فرامرز بہ حال لیتا کہ وہ آیا

ہو کے کوٹ گیا امر نے دو تین لات سابر کے مونہ پر ماری تو تین بیہوش ہو جائے سابر کو تو چونک
آیا بیہوش اور امر جست کر کے صاف نکل گیا اور وہان سے ایک سقہ بنا مشک کاندھی پر رکھ دیا اور اچھڑا
ہوا لشکر کا بار کی بند میں ہو ای آکر خبر خانہ جو کوئی لگا اور اب یہان سبکو خوف ہوا کہا بلا کا
عیار ہی یہ بختک نے کہا اب اے شاہ مبلال کو قید کر اور کہا بختر میں بند کرکے برابر امر کے اسکو بھی بھیجدیا
غرض بختر اسکا یا مبلال کو اوس میں بند کر کے عقابین پر برابر امیر کے لٹکا دیا جب امر خاطر جمع سے لشکر
میں آیا اور سارا حال سعد سے کہا کہ اب انشاءاللہ تعالیٰ امیر کے ساتھ عنقریب چھوٹ جائیگا
غلام بنا اون پاس واسطے اسی بہلانے کے پہونچ گیا لیکن افسوس بختک گرفتار نہیں آتا سعد نے کہا تو خواجہ
امیر کو کہا اٹھا بلکو علاوہ اب ہم بھی شکنا میں ہے نہیں تو ابھی جاکر امیر کو چھڑا لے میں امر نے کہا میں جاکر
کیا کیا تدبیر کرتا ہوں اور یہان فرامرز نے اوسے ہلال کو بہ خلعت دیا لیکن اب بختک نے اور ہرمز کی لکھایا
کہ یہ چار شیر عقابین کے نیچے بند ہوا ایا اور عقابین میں رسیان بند ہوائین اور اوسمین زنگ باندھی کہ جو
کوئی آوے نکالنے کی بلی لگی زنگ بولے پھر شیر کہا لی ہے یا لوگ یکجا ہیں اور امر کیا جلنے رات کو امر چلا
جب کہ عقابین کے برابر آیا دیکھ تو زنگ بند ہیں اور چار شیر میں لاکہ حکمت امر کی نہ جا سکا پھر چلا
آیا دوسری رات پھر گیا پھر وہ اب تیسرا فاقہ امیر کو اور یہان کل لشکر کو بھی امر سرنگ رہی اسلطان
سعد نے اور سب نے قسم کھائی کہ کل جاکر امیر کو چھڑا لانیگے امر نے کہا قسم ہی مجکو اگر سکو آج زندہ
جس طرح ہوگا جان جوکھے کیا تا ہ بلا لونگا اور امر رات کو پھر چلا اور خواص بنا ہوا جو کہ نے ہو پھیا جلال
کا کام لیا اور زیر دیوار ہو گیا اب جو دیوار پر آکر دیکھے چاروں شیر مرے ہیں اور زنگ نہیں بولتے دیکھے
تو سب زنگوں میں روئی بہ ری ہیں اور ایک طرف چالیس سر کٹے پڑے ہیں امر کے ہوش گم ہوئی
سمجھا کہ سوائے نظر کر رہی ہے اور کسیکا کام نہیں امر نیچے آیا اور قیران نے اونغر لمالا امر تو کود گیا اور
کہا بیٹا قیران او سنے کیا پایا او سنا اب میں امر نے کہا بیٹا تو نے یہ کیا کیا اور یہان دوسرے دن
بختک نے امیر کا بختر اپنے سامنے نوشیروان کے محلہ میں منگا کر اور سر پیچ دیا تو قیران نے کہا او سناد
میں تعجب ہے امیر قید ہو میں ان لشکر سے نکل گیا اور دریا کاٹتا ہوں کہ لا کر کل لشکر نوشیروان کو
ڈبو دوں کہ مجھے سنا کہ تیسرا دن ہی امیر کو کھانا نہیں ملا سو اسطرح میں آیا اور پاس امیر کے گیا

سے امیر کو پکارا ہرگز آواز نہ دو چاہا نثار جا کرتے ہیں بولتے نہیں وہ کہتا تہا کہ بختک نے چہپانی ہے یہیں کہا امیر نے
کچلیان بڑہا ہیں اور تم سے جبرا اخبار کر دیا امر کو اور قران کو خبر نہیں امر نے جو سنا ایک شکل کی قمر انکو بہی یہ جو
اور امیر پاس آیا اور کہا ای آقای امرو ای شہنشاہ امر امیر نے اشارہ کیا ہرگز امر نہ سمجہا جانا کہ امیر دم
توڑتے ہیں اور امیر جب اردبیل سے پہر پہا تہا تو راہ میں امر نے ایک دو میں مقید کیا تہا اس رہ کا پیدا
ہوا نام اوسکا جالاک ہے امر کہا جب پانچ چہ برس کا ہوا لکا بختک کو یہاں جبرا نے بالکے غلامی لیا کر
جبرا لایا عمل دینی ہونے لگی اور جالاک لڑکوں میں کہیلنے لگا ایک روز ایک سے مار کٹائی جو ہوئی اوس لڑکے
نے کہا او حرامی تیرا باپ تو کہیں نہیں جالاک ملال پاس آیا اور کہا سچ بتا میرا باپ کون ہی اوسنے کہا
تیرا باپ شاہ عیاران عیار امر ہے اور اوسکا ایسا قریب ہی جالاک نے کہا تو پہر میں باپ پاس جاتا
روز کہتا تہا لیکن کسی سے نہ کہا اور نکل کر چلا گیا جالاک جس جگہ ادرا باپ ہو اور توان لوگو ونا
اوقات ضایع کرے جب کوئی منزل آیا اب ایک میدان ریت کا ملا بیابان تک چلا گیا جلا آخر غش
کہا کہاں سے تشنگی کے گر پڑا کہ حضرت خضر پیدا ہوئے اور جالاک کو اوٹہایا پوچہا تو کون ہی اوسنے کہا میرا نام
جالاک ہے میں لشکر حمزہ کو جاتا ہوں یہ حال ہوا خضر نے کہا تیرا باپ کیا نام ہی اوسنے کہا امر جالاک نے
کہا آپ کون ہیں کہا خضر جالاک گر پڑا اور کہا ابہی کہ کیوں اونچی مجہے کہا ہاتو تو دو خضر نے اور
کلمہ پڑہایا اور کہا ای جالاک امیر کی کچلیان بڑہ جاتی ہیں اور تیرا باپ بیٹہ رہے ہیں اور علاج نہیں
کہلتا امیر اشارہ کرتے ہیں وہ نہیں سمجہتا تو جلدی جا اور بتا ایسا ہو کہ امر اور امیر مر جاوین جالاک نے کہا
میں کیونکر جاون اور کس طرح تدارک کرون خضر نے تسمہ دیا اور کہا آنکہ بند کر کہا کہول دیکہا تو چلا گیا سایہ لشکر
دیکہا رات کا وقت تہا عقابین پڑا جالاک ہے امر کا اور نوشیروان میر بی امر سے لیا امیر کا [illegible]
جالاک بہی اوسی مکان میں پہونچا جہان عقابین بنی اور لشکر نکالا امر اور قران نے دیکہا جان نکل گئی
جالاک نے کہا ادروت یہ کہا میرا بہی امر نے حال کہا جالاک کی قدر انکو پوچہا یہ کون ہیں امر نے کہا میرا
بیٹا ہی جالاک نے کہا یہ تو سنتے ہی امر نے کہا میرا اشکر دہی نظر کردہ ہی جالاک نے قران کو سلام کیا
امر سے کہا مجکو امیر پاس لیجا جالاک آیا امیر نے پہر اشارہ کیا جالاک نے کہا حضور میں سمجہا امر قران
ہوا جالاک نے کہا اب دعوا انشا نشانی کا رکہتے ہیں اور سمجہا اگر مجہے کہہ دو تو امیر ابہی باتین کرین امر نے

قران

کہا جو تو

کہا جو تو کہے جالاک نے کہا سر پہر لکہ دو کہ جالاک اوستاد امر شاگرد امر نے کہا میں جالاک نشکر ہیں
لکہہ دونگا جالاک نے کہا یہ دم اور کسی کو دو امر نے کہا کاغذ قلم کہان جالاک نے نکال کے دیا امر نے
کہا کہ یہ حیوانہ مرگ ہی لیتا ہی آیا تہا امر نے لکہا جالاک اوستاد میں شاگرد اور جالاک نے دیکہا
کہا او ہے محلہ تمام بنایا اور کاغذ پہینک کے چلا امر نے کہا ای قران جلدی لا اوپر جالاک آیا امر نے پہر
دوسرا کاغذ لکہا کہ جالاک میرا اوستاد کا بہی اوستاد ہے جالاک نے کاغذ پہینک دیا آخر امر نے لاچار
اوستاد کی لفظ لکہی جالاک نے کہا مہر کر دو اور کرسی نامہ اور کسوٹ سے لکہہ دو امر نے سب لکہ دیا
مہر بہی کر دی امر نے کہا جان مہربان اور نوشتہ میرا بہی انکا مہر سے زیادہ ہی جالاک ایکی تو
مکان سے نکل گیا پہر امر نے بلا یامنت کی اور مہر کر دی اوسوقت جالاک امیر پاس آیا سحوح
نارکات دیا اور اب تو غائب اور امیر نے کہا او امر یہ تو نے کیا کیا کاغذ لکہ دیا اور کس طرح
مجہے اشارہ کیا تو نہ سمجہا یہ بختک کی حرامزدگی تہی میرا جبرا اشتہر کر دیا امر نے کہا تو با امیر اب مجکو
حکم ہو کہ اسکا کی بیدی کو قتل کرون امیر نے منع کیا امر نے امیر کو کہا اکہلایا اور حال سردار و نکالیا
کہا امیر نے کہا تو اب جا امر نے قران کو تو رخصت کیا آپ رہ گیا اور صبح ہو گئی دو شہری آئین امر نے
کہا آخر و شہری آئین ای امر سب امر نے کہا لو خدا حافظ میں جاتا ہوں پہر تو امر خندق میں گئی
خندق میں پہر امر نکل گیا اور امر سب حال کہا اور کہا بات سے کہا لیکن امیر کا حال سچ
سب روئے اور کہا اب ہم جا کر امیر کو چہڑا لین گے اور بیان لا شین شیر و نکا اور سیاہ ہو گیا
نوشیروان پاس آئین بختک نے کہا خیر اور شیر بند ہو وینگے امیر تو بات نمر سکے گیمن لیکن اب
دو کلمہ پہر فرقارس نے سنو پہر فرقارس کا اور نام امر کی آیا نشنا اب ایک کا کلمہ جو و کے بلکہ لو
جانا سنو یہ جو جالاک میں پہونچا دیکہے تو میلاد او تہ نیر بن جنتل کا بیٹا جبرا آیا ہی باپ کا عوض
لینے کو اور وہان سے قلعے بند ہو گئی تو ہین مارتے میلاد خندق پر پہونچ گیا تو وب بند ہو گئی اوسو
پہر فرقارس ہی پہونچا جانا کہ میرا آقا ہیں پہی پکارا باش او میلاد یہ کہا تو کون ہی اوسکی تن
قضا آئی ہی تو نے نہین دیکہا کہ تو ہین چلین اور میں چلا دیا گیا پہر فرقارس نے کہا لیا گو کہا تا
ہے لا اور اب میلاد نے کہ زنہار امیر فرقارس ہی پاس وہ صاحب حضرت آدم کا بہی او سبر ہو کا اور ایک دو صاد

آپ لا اپنے سر پر رکھا گنبد اوس کا اڑ گیا لوگ میلاد کے دوڑ پڑے اور سب بیٹھے اور لشکر ہیر فرفاری کا بلکل گیا
اور سب دروازہ کھولا کے سب نکلے تلوار خوب چلی آخر میلاد نے طبل بجوایا ہیر فرفار کو لیکر
کعبہ میں آئی ہو جو باعث تہ خانہ میں خواجہ نے سارا ماجرا اب تک کا بیان کیا اور کہا او مبارک
راہ دیکھ رہے تھے ہیر فرفاری نے کہا سچ کہو میں جاؤں گا صبح جو ہووے میلاد تو رات کو بہلا گیا ہیر فرفا
ری نے تیار ہو چلنے کی کہی جب کہا امیر کے بڑی بڑی سردار وہاں ہیں امیر کو بہرام الدین کے
اور یہاں تو کوئی نہیں وہ ہیر او نکا ہیر فرفاری کا لا چار کئی دن رہا آخر ہیر فرفاری نے کہا تو میں زنگبار میں
جاکر اوسکو مارکے امیر پاس جاونگا دونو میلاد ہو چلا میں گے خواجہ نے کہا تجھکو تو یہی مطلب ہی
غرض ہیر فرفاری زنگبار میں آئی دریافت ہوا کہ میلاد طلسم میں پہنس گیا لوگوں نے اوسکی کہا کہ اگر
اوسکی خبر لاوے یا سر اوسکا لاوے تو سب مسلمان ہوتے ہیں ہیر فرفاری نے کہا اچھا بیٹھے منع کیا کہنے
کسیکا اپنا نہ مانا مرکب پر سوار ہو کے لوگوں سے جا ہو جنکے اوس میدان میں آیا دیکھا کہ ایک شیر
چلا آتا ہی مرکب الف ہوا ہیر فرفاری او ترا کہ یہ تو قتل کرونگا اور شیر برابر آیا انہوں نے خنجر ا
ہلا اور عصا مارا شیر کا سر پھٹ گیا اور ہوا کا سیہ بھی نہ چلے لگا ایک باغ علا اندر آکے دیکھا بارہ دری میں ایک
جوکی سنگ مرمر کی اور اوسکے پانی میں ایک کتا سفید بندہا ہی اور ایک پنجرہ چھت میں لٹکتا ہی اوس
میں ایک ہیر مرد ہی او کتے نے انکو دیکھکے غل مچایا اور ہونکنا شروع کیا او کہا ای فرس وای یا شن کان
طلسم ہیر فرفاری حیران کہ اب کیا جاتا تہا کہ ہر سے جاکر پوچھو اب جو دیکھا دو شیر ایک سیاہ دوسرا
بہورا پیدا ہوا ہیر فرفاری ہر جا کہا دیکھا کہ ایک نقابدار سبز پوش آیا اور اونکو دو انتا اور تیس کا
شیر اوسنے جلدی نقابدار جست کرکے ایک شیر پر سوار ہوا او دوسرا کچلا کر کے تلوار ماری او بارہ ہو کا
مرا ہیر تو تاریکی ہوئی بعد جو دیکھا کوئی شی نہیں ایک مسلم کی لاش اور دوسرا شیر کہنا کا
ٹکڑا ہو گیا نقابدار کو ابھی ہیر فرفاری نے تعریف کی او کہا آپنی جان بچائی نقابدار نے کہا وہ
حاضر ہے لیکن ابھی طلسم ٹوٹے گا اور ایک مناسب ہی کہ جاکر امیر کو خبر او امیر زادہ دیکھ رہے ہی اور میلاد
کو بھی لاوے اور لاکر میلاد کو دیا ہیر فرفاری اوسکو دعا دیکر میلاد کو لیکر شہر میں آیا سارا شہر دیکھ میلاد
مسلمان ہوئی او ہیر فرفاری امیر کی طرف چلا راہ میں بخار آیا اپنے کہا اکیلی میں مجھکو لے چلو لیکن جلدی چلی

جاڑا روز بروز بخار زیادہ ہوا لیکن ہی یہی چلا جاتا تہی مقام تک نہ گیا اور اب بیان فرامرز نے طبل
کے طبل جنگ بجوایا او میدان میں آیا بہنگ آکر نکلا اور سب سے سلسل شاہ کنکوہ کرمانی نکلا زخمی ہوا
آخر کو فرہاد خان آیا ہمکنار ہوئی او قدم کا فرق رکا بہنگ نے نیزہ مارا او فرہاد کا نیزہ چند طعن میں ہوا
کیا او فرہاد کو غصہ آیا گرز کہ دستی جو مارا بہنگ نے گرز پر روکا وہ گرز دونو سر پر آیا سر گردن میں گردن
دھڑ میں دھڑ گنبد کی کے پیٹ میں گنبد زمین میں کوفتہ نرم ہوا او طبل خوشی کی او نرم ہوا ۔ ۔
سلطان سعد نے فرہاد خان کی مقرری او سے روز خطاب بعد نشوات سندی نکلا او سے فرامرز آ
مقرری نکلا بعد ہمکنا او کے نیزہ چلا آٹھوں طعن میں فرامرز نے نیزہ ہوا کیا او سنے جہلاکے گرز کیا وہ
سپر میں کا مارا انہوں نے سپر روکا لیکن مرکب کالم آیا کہ کار پہ بندہ گیا فرامرز کو غش آگیا مغربی
سمجھے کہ فرامرز مارا گیا تلوار میں کو مرے آگر رہی او سے سندی ہیر تو ساسانی او ادہر تمام لشکر اسلام
دونو مل گئے تلوار چلنے لگی فرامرز بہی دوسری مرکب پر سوار ہوا نعرہ کر کے لڑنا شروع کیا او ایک
خندق لاشوں سے بہر گئی دوسری کا بہر لڑائی ہونے لگی علم شاہ سامنے نوشیروان کے صفیں چیر کے
ہو گیا الند ہو رہے گرز مارا بچا اس بچا شن تیخ تک اما افرنے جو یہ دیکھا ان لشکر سے نکل کے
دعا کرنے لگا امر اب وقت میں جب مقابلہ ہوئی شنز گرد کسمین گرد اڑتی او جا سوس دونو
طرف کے دو نیز دیکھا کہ تین لاکہ سے کم او سی میں نے نوشیروان کا بیٹا تو میں جو مجھو نے بے شتاب
کرتے میں نوشیروان کو خبر کی سناحکیم نے کہا تمہا کس غیرت سے مقابلہ کرو تو امر نے
نے اپنی خیمہ رہا رکھی او سی سے بہ پیدا ہوا تب ایک پہلوان نے جوان سبز پوش ہوا او کا حال سنکے آیا
او لشکر نے اتکا امر کو تو خیال ہیر فرفاری کا تہا تو بہت صدمہ ہوا کہ ہیر گرد او تو نے دیکھا کہ نقابدار پلنگینہ پوش
پیچہ ساتھ ہزار اکر جو کر اصفین درہم برہم کیں او دوسری خندق بہر گئی دوسری بہر چلے کہ خاتمہ نے
طبل بازگشت بجوایا او کہا ای شاہ آج ہی امیر کو بہرام الدین کے نقابدار تو ساٹھ ہزار سے چلا گیا
سلطان سعد نے لاش میں کی بلا نوشیروان روتا پیٹتا اپنے لشکر گاہ کو گیا سلطان سعد غمگین کو
لیکر بخوشی اپنی بارگاہ کو چلی او نوشیروان جب بارگاہ میں آیا تخت پر بیٹھا کاوس کو نکل
ملا او سو وقت اپنے حال ہی پوچھا تخت نے اول سے سارا حال امیر کا بیان کیا کاوس نے کہا یہ اسکو

قتل کیون نہین کرتے بختک نے کہا وہ شخص جو باعث ہے ہلاک میں دم ہی ایک قیس ساربان زادہ
بلکہ کل کا ذکر ہے کہ کوہنگ عدنی پکڑا گیا تھا کہ قتل کرین اور ایک صاحب بھی نظر کہ وہ وزیر و پوش تھے
آگیا ہے تو میری طاقت نہین سو بیان کرون جو بادشاہ کی کہ تخت پر جا کے خنجر شاہ پر کھینچا اور اوسکو
چہرہ الگ کیے اور دوسری وزیر اعظم اوستاد ایک باپ ہے اور میری کاوس نے کہا وہ کون کہا حکیم صاحب
ساری باتین وہان کہلا بھیجے ہین بلکہ کل کی بات ہے کہ میرے گھلیان جو بیری ہین اوسکا حال
ہے امر سے کہا نہین تو امر کیا جائے کاوس شاہ نے طرف دیکھکر کہا ہے ایسے دشمن کو رکہنا اچھا نہین اب
آج نوشیروان کو بھی یقین ہوا اور خفا ہوا اور کہا کل جو آدمی اسکو بھی حرمت کرو اور قتل کرو اور یہ خبر
حکیم کے دوستون نے بھی جاکر بزرجمہر سے کہا قرینی اور کہا اگر جان کوئی تو تمہاری ذمہ [illegible] ہوا کہ جو مینکے
کہ کاوس یہ سوچ کے لشکر اسلام میں رات ہی کو آئی خبر سعد کو ہوئی لوگ واسطے لینے کے بہیجے اور
بزرجمہر کو چار ون بیٹھے ہیں لیکر بارگاہ میں آئی بادشاہ نے بڑی عزت کی اور کہا جہان ایکے بیٹھے ہین اب
بیٹے وہان رہین نوشیروان گیدی کہا کرینگا اور یہ خبر لیکر جاسوس کفار لیکر چلے اور یہان ست بارگاہ
مین جمع ہین شاہ وقت ہر ہے رہ حکیم صاحب کی دیکہتے تھے ہین جب عرصہ ہوا کاوس نے کہا حکیم کو
زنجیر کے بلوائی لوگ گئے اکر کہا وہ تو بھاگ گیا کہ اسمین وہ جاسوس ہونگے سارا حال بزرجمہر کا کہ دیا
تو ابسے حرمت ہوئی کہ یہان بھی اب سے نہین نوشیروان سکے جو بختک کی ہین آئی کہا دیکھیا اگر
یہ دشمن تہا تو کیون لشکر اسلام میں گیا نوشیروان نے کہا ہوئی اب سہی کہ حکیم کو لاوی غرض
عیاران نے ارادہ کیا سنا کہ بہتر سہیل دشمنی کاوس دشمنی کا عیار سامنے آیا اور کہا میں لاتا ہون یہ
کہکر لکھونکا لشکر اسلام میں آیا اور مچی ہے قنات جاکے بزرجمہر کو لیکے گیا صبح کو غل ہوا چار ون
بیٹھے ردنی پہنچے سعد پاس آئی سعد نے کہا امر کو بلاؤ امر نے جو ستا ماری ذرہ کے آیا اور نکل کے
بارگاہ نوشیروان مین خواص بنکے بختک کے سر پر اوس وقت اکر کہا ہوا کہ ستار کہا ہی اب
تعریف سہیل کی کرتی ہین شاہ نے کہا رفع فتنہ ہی جب شس آیا اور حکیم نے دیکھا جان نکل گیا
نوشیروان نے کہا کیون اونک حرام مینے تجکو وزیر کیا اور جان کے مینے تجکو مسلمان تہا اور تو نے کیا
اوسکا عوض تو نے یہ کیا اس دن بھی خبر تھی بزرجمہر نے کہا میں تابعدار ہون سب میرے

دشمن ہین

دشمن ہین میرا کیا قصور کیا نوشیروان نے کہا اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سارا اخبار بیان کرتا تو
امر کو بہو بچایا ہی حکیم صاحب نے کہا ای شاہ تو حال ہی اور تجکو معلوم ہی کہ چار دن بیٹھے رہی اب شغل
میری چار دن لشکر اسلام میں رہین وہ سنا کرتے ہین میری بتائی کی کیا پروا ہی نوشیروان قایل ہوا سر
جھکا لیا کاوس نے کہا تو یہ باتیں کیون کیا حکیم نے کہا اپنی عزت اور جان بچانیکو تو اب بختک
سے سب ملی ہین کوئی نہین کہتا کہ یہ سچ کہتا ہی بلکہ جو بختک کہتا ہی سب وہ ہی کہتے ہین!!
کاوس نے کہا ای شاہ اس سے ہین کہا آخر یہ خدا پرست تو ہی ہی ہمارا دشمن ہو چکا دشمن
کی بات کا کیا اعتبار جلد قتل کرو اور جلاد کو بلایا اور حکیم کو زیر تیغ بٹھایا حکیم دعا کرنے لگا وہ جو خواص سنا
سامنے بختک کے آیا اسلام کیا کہا مجکو بھی اب پہچانتے ہین اور یہ سب نہین جانتے ہین تکو اور تم مجکو
خوب جانتے سو اب آپ ہی تماشا دیکھتے رہتا ہین ہلا پھر نظر کر دیکھی تو کچھ نہین کہا بختک نے یہ سنا جان
نکلی اور پکارا ارے اس ساربان زادے مجکو بچاؤ لوگ دوڑ پڑے امر جست کر کے ایوان میں اور غرہ کیا اور
کہا اور نوشیروان دوای کاوس اگر لال ہیکا حکیم کا ہوا تو رات کو مار ڈالوں گا یہ کہکر سرا پنی ہی بر گیا
حکیم اور وہ کر غایب اور وہ نے فراش کی شکل بنکے پھر بارگاہ میں آکر ہوا اور یہان اب سکی جان
نکلین بختک نے کہا کیون ای شہزادی دیکھا جو میں کہتا تھا اب سچ انکو بھی نگاہ رکہو اور تم اسکا جو اب
امیر اور مہیلال بنا انکو بھی الگ ہو دیا اوس وقت امر سلطان سعد پاس آیا سارا حال کہا اور یہ
بختک نے کہا اب مجکو خوف ہے کہ نہین معلوم کس تاریخ کا ہے تیر ہی اور امر سکو کو رکھ ہی!!
نہین تو وہ اگر امیر کو ہی آیا اسی کا جو سچ کہا ایسا امر ہوسکے میں یہان ہی تو وہ لشکر تجمع ہی کہ
بادلان نہین کہ اسمین جاسوس آیا اور کہا خوشحال سنگ ستر تن الکہ سے آ ہی بعد خبر آئی
اسلام خرطوم مینے ساتھ الکہ سے آتا ہی نوشیروان نے لوگ بہیجی اور یہ دو تو بارگاہ میں آیا
پہر تو بہار طرف سے صدا آنے لگی الماس زنگی میلاد گر از زندان سہراب ستمپ ہی لشکر لیکر
آئی پہر تو یہ کافر موچہون پر تاؤ دینے لگے اور کہا ملک تمہی اب ہے تکو خوف ہی بختک نے کہا
البتہ اوس نے شنیر کا مجکو ڈر ہے اور یہان امر بارگاہ سے نکل کے میدان میں خاک اوڑا رہی ہی الکو سرفراز
ری کیا ہاں ہی کہ جاسوسون نے دیکھا کہ گرد اوٹھی اور نقابدار سیاہ پوش آگے اور دو نقابدار تھو

یونس نے فتنہ پوش تھے اور اونکے پیچھے سرخ پوش ساٹھ ساٹھ ہزار سوار اور انہوں نے اکر
نیچے پر آ کہا اور کچھ لوگ ساتھ لیکر نقابدار آ کر وہ صاحبقران کو چلے پر یکبارگی نقابدار قلندر نقابدار سفید پوش
سب ساتھ نقابدار اردو میں آ گیا اور اونکو جو سیاہ پوش ستارہ ہوئے تھے پاس آیا اور لپٹ گیا اور آنکھوں
سے آنسو جاری ہوئے اور کہنے لگا یا امیر او وا یا امیر یہ کب کب سے جدا رہے اور رستم اپنے نیمن
بخشے میں اور تمکو تو معز الدین نکلی یہ سب رات کی اوس میں کہا اور کہا کیا اللہ وعدہ وا
کیا اور نہ چھوڑا یا اور اگر یہ کہیں کہ امر نے بکارہ وہ تو صاحب امر کا عاشق نجانب تھا اوسکا جواب
نہیں وہ عاشق تمہ تحقیقت میں تھا اوسکے سبب امیر تھی اور سبکو جمع کیا میں تاوان ؛؛
رستمکو کہتا ہوں کہ انہوں نے امر کا کہنا کیوں مانا تو انکو محبت تھی اور منظور تھوڑا ابھی
نہیں پر تو کوئی البلبل سکندر ہے او کوئی علم از دہا ہے ہر ایک اسباب سے تحت کی رو
کرنے لگے اور کہا اب ہم جا کر تیر ڈالیں گے اور یہ سب آگے سلطان سعد سے کہا اور عالم شاہ
لندہور کرب وغیرہ نے سنا اور عالم شاہ بگڑا اور کہا کیوں نے یہ ماجرا ہوئی تین میں عورتوں کی طرح
تم سوتا جاتی ہیں اور بد طعن کرتے ہیں تجھکو گواہ ہیں کہ تجھکو کیا اس امر نے کیا اور اب ہم
امر کا کہنا نہ مانی گئی اب بغیر ہو کر طعنہ دیں اور تیر ڈالیں اور ایسا تو وہ خیمہ میں جب کیا تو جا
گئے اور یہ خبر امر سے جا کر کہی امر دوڑا اور اگر چلے نقابدار و عمرو تھا اونہوں نے کہا خواجہ تمہارا کیا
کہنا اور وہاں سے امر اندر آیا اور اگر عالم شاہ کے قدم پر سر کیا عالم شاہ نے تجھکو کہا ہی لندہور کرب
فرامرز بہمن مالک نہ گرام جدید امر جا تا نا کسی نے نہ مانا تجھکو کرنی کہا نے لگا آخر سلطان سعد پاس
آیا اور کہا آپ سمجھا دیں سلطان سعد نے سب سے کہا کیا ارادہ ہے اب بہتر ہے کہا اب امیر کو
چھوڑا ہیں گے ہم قسم ہو ان لشکر اسلام کا واسطے جھگڑا نے امیر کے پر سنگ کوئی نہیں ہو قسم ہو جب
کہ جان دینگے اور امیر کو نہ چھوڑینگے اور طبل جنگ کا بجتا اور آبا بہر فرعادی آیا او تمہیں مار ڈالا
مار امیر کے اور تیرا ت نا امیر کا مقابلہ ہیں سے سو بادشاہ نے کہا ایک کام کرو جب قسم ہو
اور ضعیف امر اعتماد الاکبر کہا سب نے بات رکھی اور کہا یہی جھگڑا امیر کے نہیں گے نہیں تو ؛؛
اس سے بہر جاویں پس سلطان سعد نے کہا صبح کو طبل بجوا کر چلو اور یہ سب خبر لیکر جا کر اس

تو شجیو ان کہا بجنگ تو او تھا اور کہا اور کہا اسپ روز کا ور تھا فرامرز نے کہا ای شاہ تو بھی سے
قسم ہے غرض ایک رات سو نے کا امکان کر کہا یہ ہی کام قسم ہو نہ کاوس نے کہا تو جب چلے
آئیں گے آئے تلقین کیوں نہیں چلے تم طبل بجوا و طبل بجوا دیا کاوس نے کہا سپہ سالار کیا تجکو ملی ہے خبر
لشکر اسلام میں ہوئی یہاں بھی طبل بجا نقابداروں نے بھی طبل بجوایا اور جنگ نے کہا ساتھ شیر
نیچے مقابلہ میں کے باندھ او او اور پانچ جلاد بھی جاوین جب دیکھا ساتوں میں خندق پر آئی امیر کو قتل کریا پانچ ؛؛
تو شجیو ان نے پانچ فرامرز نے پانچ پہلوان نے جلاد مقرر کئے اور پہلوان کو چلے خندق پر اور عبد العزیز شاہ
کو دوسری کیا پر تو سوار ات جھنڈا پیر دار اب خندق پہ تو نچے پر افریط خان میں سا سال صیلاد
گمراہ زمان الماس زنگی ساتوں پہ مقرر ہوا ساتھ صفیں آراستہ کیں جج کو دونوں لشکر میں
میں آئی نقابدار یہ ایک طرف کھڑی ہوئی کہ فرامرز میں قارن عدی نکلا اور پکارا او امر صیاد اکھین
کہو ب خاک تو رہ تھا اور بہر فرقار یکانام ہے لیکر وہ عہد و ب کمرہ تھی کہ تمہ اور قتی اور امر چلا کچے تو بہر
فرقار نے سعد تھیوں اور لشکر کرب پر سوار عصا لئے آ تا ہے اور امر دوڑ کر تیر بیا ہیر فرقار یکی ایک کہا
مر گیا تا وہ انکا اسلام کرنے امر کو تو غصہ ہوا اپنا تعریف او نہانکے تین چار ہیں ب کہا امر اکیا تو
ہی اور سارہ بہا حقیقت اسنے بیان کی اور کہا میں اسے قابل تہا اور مار ہی اب کہا تیرا ب سجے
تو میٹھے لگے پس امیر کو سلام کر اور چلی کہ فرامرز عبد الحفین کو تیرا ہے بہر فرقار نے امیر کو سلام کیا اور روپا
اب تیرا ہارہی صفون کی ایک قسم نہ جا سکا امر نے کہا کہ بجے اوتر او مہر یا ہیٹ پر سوار ہوا اسنے
کہا میں بھی اوبی کہ وہاں امر نے کہا او بہر تو اسکا کچھ خیال نہ کر امر جھکا بیٹ پر سوار کر کے چلا اور اکرگون کو
کو تجی سوؤن کہ دیا اور سے پہر کر دیکھا امر کو دیکھا یہ انکو بھی غرض سبکو اسطرح تہا تا سامنے ؛؛
سلطان سعد کے آیا اور غل ہوا کہ وہ بہر آیا کہاں میاں اپنے تو ستیر ہے لوگوں نے کہا وہ ستیر گیا ؛؛
اب ستارہ سعد آیا امر نے او تارا امیر نے سعد کو مجرا کیا بجنگ نے بھی او میں سے دیکھا ایک کی اور نہ بیر
وہاں سے کہا چکا تو نہ شاد ہوا کہ بہر آیا بیان سعد نے حال پوچھا کہ کیا سبب ہے عرض کیا پہر نے
سب حال کہا اور کہا اب مجکو رخصت دیجئے جیسا کہ تمکو حکم ہوا اوسا امر او کہا اوس امر نے کہا
اسکو کرب دیجئے امر نے سوار ہوا امر ساتھ ہوا لوگوں نے کہا یہی پہر کا تو ہزار تیرہ ہوا امر پر

لایا اور اب جاتو مین دنیا پر سے کہا خواجہ یہ مجہسے نہوگا تم جاؤ امر نے کہا اچہا تو بانو نکی طلاقی دنیا اس چلو
اور فرامرز کو مارو اور یہان فرامرز نے یہ بات سنی کو آپ ہی آپ کہا کہ خدا پرست ہماری عہد و قسم سے دریا
اب صلح کیواسطے اسکو بہیجا ہی اور یہ برابر فرامرز کے آیا فرامرز تو نہین پہچانا اور امر نے کہا او بی ادب ناحق
مجکو بہیجا ہے ہان اگر پہلے عہد کے تو آتا تو شاید ہم مانتے جا پر جا پر ہے کہا او کیدی یا مین تجہسے لڑنے آیا ہون
تو نے امیر کو ایذا دی اور سکا عزا جہکا سا ہون فرامرز نے کہا او بی مجکو تم آتا ہی الدنیا مین ہما صوان ہون
وہ تمہارا اسکا جو بڑا رستم ہند ہے اوس تک کہ مین نے جو لیا لا اور امر نے کہا اشارہ سے کہ او بی جلدی اسکو
مار جیسا کہ لندہور نے مرا کہنا مانا اب ایسا وقت نہ آت او نکا تلوار کہنچکر مارا پر نے [illegible] کیا کہ یہ
امر کو کیا ہوا کون سا امر مجہسے کہتا ہے کہ سامنے تو آتا ہے جسکا قول ہے پیش دستی کا نہین امر نے اور کہا
سر لایا کہ یہ مجہسے نہ ہوگا امر تو بہت بنی الکا اور پہر نے فرامرز سے کہا او کمیدی [illegible] نہین تو ایک عصا مارا
اور لا اب فرامرز نے کہا اور پہر کشن دور ہو میری سامنے سے پہر نے کہا اور ان حلب [illegible] فرامرز مقابل ہوا
اور تلوار ماری امر نے کہا او بی تلوار کہینچ امر سے سر لایا اور تلوار کو عصا پر روکا اور وہ ہی عصا مارا اپنے
سپر جو کی بچلی سر کو جبرایا عصا سپر پر پڑ کر او وہ نہ سے [illegible] ہوا کمان کے برابر سے زخم دیکہ
کلائی پر گرا اور وہان تلک نے ہر آیا امر کا سر پٹ گیا اور اسنے جو چ گیا پاپہر نے امر کب کو [illegible] کر
بند کیا نعرہ اللہ اکبر بلند کیا کہ سارا میدان گونج گیا اور نقارے بجے نقابدار تو او بہل پڑی کر ایک شخص
وہ پہر کیا کام کیا ہی اور پہر نے امر سے کہا لینا اسکو امر نے جلدی سے لیا اور باندہ کر لشکر مین حوالے
کیا اور طبل بجی اور پہر نے اب تلوار کہینچی اور عدنی دوزی اسعد نے کہا تم ہی جاؤ لیکن [illegible]
نقابدار جلی ہی تو دونون کش مل کر تلوار چلنے لگی اور پہر جو چلا خندق کیطرف اتر آیا تا خندق پر آیا اور
ہنجلان کو دیکہا ہنجلان نے کہا او پہر کہان آتا ہی پہر نے کہا او کیدی مین اپنے آقا کے پاس جاتا ہون
مدت سے نہین دیکہا ہنجلان نے کہا او بدبخت ہی جلا مین جانے دونگا پہر نے کہا کہ وہ کیا تا ہی ہنجلان
نے تلوار ماری پہر نے [illegible] تیغ پر روکا تلوار تو وہ سل کے پہر نے سر کو بچایا ہنجلان نے سپر جو کی پہلو
کی پہر نے خالی پر تلوار ماری کو لے سے نکل گئی دو ٹکڑے ہو گئے [illegible] گرا پہر نے [illegible] تلوار ماری دو کیا
اور لڑ کر دوسری خندق پر پہر لگے ہوتا علم شاہ نوشیروان کیطرف چلا نہ اور سکو ماروں پر دو ہو کیا

[illegible]

کہ یہ امیر اوس خبر ہی کے پہونچا اور تم جاؤ یہ سمجہے کہ علم شاہ نے خندق پر جلا اور پہلے خندق پر آیا اور صورت
ہند پر اوسکا سامنا ہوا اور سینے گرز کیا [illegible] جس مین کاملا علم شاہ نے گرز کو روکا اسر جہکاکے کمر پر تلوار ماری منتل
خیار تر کے دو ٹکڑے ہوا اور دوسری خندق پر آیا تب پہر سرکا خندق پر ہوتا لندہور کے جو دیکہا
دل مین کہا الہی لندہور پر وہ آگو ماتا ہی علم شاہ نے اسے کو ملا تم جانتے ہو اور صیف افگنکے ہو ہو
بس آج امر کب شیر رنگ ہند پر تو سوار ہوا تیغ دو دم ہندی ہاتہ مین کہنچا ہوا اونکو ہونی سے
سر آتی تو نہین جار رہا نہ پہر ہی پہلی خندق پر آیا عبد العزیز شاہ سے مقابل ہوا اور سینے تیغ
مار لندہور نے روکا اور تیغ دو دم کو تمام اسر اور سینے جو ہر کی بناہ کی پاس پر کہا پانک کی [illegible]
ہند کی ایسا ہی بچالی پر آئی اگر یاپر [illegible] مارا ہو نا پکنا [illegible] ہو جا اب تیغ ہندی لا
شیرو سے پر نہین اور لندہور دوسری خندق پر آیا پہر جو تیغ پر ہو [illegible] فرامرز کا مغز ہی نے کہا تم
ہنر اللہ [illegible] ہو پہر جی خندق پر آیا اور اب ہند کا مقابل ہوا اور سینے تلوار اسنے روکا کمر بند ماری
مین ہاتہ ڈالکے اوٹہا لیا اور ہوا پر آسمان پہنچا او نسے جو آیا ہنچ مین تلوار ماری جو ترک ہوا نے
کیا پہر تو او کو [illegible] تلوار چلنے لگی اور یہان کی صبح تہو یہ امر اسکے سب لشکر نوشیروان
سے لڑ رہا مین نقابدار دن نے وہ تلوار کی جیسے [illegible] کا اوس [illegible] بعید [illegible]
آگے [illegible] شمال [illegible] تب [illegible] پر [illegible] دیوانہ ہی یہ سمجہے کے مقابل پر آیا
اور اسکو تلوار ماری کہ [illegible] سپر کی پناہ کی اور [illegible] اور ایک لات [illegible] جو ماری تہا کمر توس
[illegible] سر کا نکل گیا [illegible] سر نے [illegible] فتح [illegible] چالیس ہزار نے [illegible]
او ہم کب [illegible] تلوار [illegible] نقابدار [illegible] آتا [illegible] کا
سامنا ہوا کاوس [illegible] نقابدار نے [illegible] کیا [illegible] تلوار ماری نقابدار کے زخم سر پر لگا نقابدار
نے سر کو باندہ کر [illegible] تلوار ماری [illegible] ہو کیا [illegible] کر کے
[illegible] اور کہا [illegible] نہین [illegible] نوشیروان نے [illegible] کہا
[illegible] نوشیروان نے کہا [illegible]
کہ [illegible] نوشیروان کے [illegible] اندر [illegible]

بختک نے کہا ہم میں کیا کہ وہ ان کی بے شک معلوم ہوتے ہیں کہ بھیجا جاکر نوشیروان نے کہا ان تین چار
کے سب بختک نے کہا ایک تم اور ایک تنہا شطرنج جا ہو گیں لو اور اس واسطے کہتا ہوں اور تم بھاگ جاؤ
وہاں کر جاؤ اور وہاں لاؤ بام رخ زریں رہو گے نوشیروان نے دیکھا کہ رو کر کہا بھی ہمت نہیں تو
سرا ہو بنا اور اسلم خرطوم نے جھنجلا کے کہا بہر آیا تلوار ماری مرکب کو جھٹکے مرکب اور پر نکل گیا
کہ برجا مرکب بعد ان کے نوشیروان پر آیا یہ بہادر ان ہر نے نکلوا دو اور ایک ملک ملک نے جو دیکھا سب امیر
پاس پہونچی ہیں یہی نیزہ والے خندق پر آئی جب کہ نیزہ مارا دو وہ ایک پشت کے پار نکل گیا اور میلاد کر اور تن
کا سامنا ہو گیا پھر قرقار سیاہ تو پانچ میں ہر سو تھا میلاد نے تلوار ماری ملک نے خالی دیکے نیزہ مارا پشت کے
پار نکل گیا اور یوں ہی نیزہ ہو ہر اور تنہا کہ زمیں پر مار انہیں ہر لیا بہادر ہو گئیں اوکو تب تلوار چلنے لگی پھر تو
ہو بھیجا علم شاہ پانچوں پر لندھور جو تھا پھر فرامرز تب پر ملک نے حملہ کرکے دوسری پر آیا
اور جھپٹے خندق میں بیٹھے ہیں کہ اب جمہور بھی چلا الاس زنگی ہے خندق پر سامنا ہوا اور تیغ
تلوار سے جو ہوئے خالی دیکے تیر مارا سر کو جھکا کے بہادر بچا بات وہ کم تھی اور وہاں پھر قرقار نے تن
کے پاس ہو تھا اور جاکر لڑنے سے ابتر کیا اور کہا ای آقا یہ غلام اکیلا ابھی شیر نے جو دیکھا حملہ کیا اور
وہ پھر پھر بہادر اسی نے ایک تلوار کا نیچے سے ہو لاد یا شیر اوٹ کیا یہ نے ایک اور مارا کہ بہر دو ٹکڑے ہو گیا اور جا
کہ اٹھا اور کبڑی پر غش آگیا تب ہر کہ لڑائی میں خندق کو دو بڑا تھا صفوف نے ادھر کے ہو تھا تب سکت
غش کہا کہ ایک رہ گیا بعد علم شاہ ہو تھا دوسرا شیر نے ان پر حملہ کیا پھر اسے تلوار ماری
سر کٹ گیا اور اگر چہ بھی اٹھ ایسا زخم کیا کہ غش آگیا یہ بھی رہ گئے لندھور بھی ہو تھا دیکھا اور تو
چھٹے الگ سے پڑا تھا ان لندھور نے جا امیر پاس جا دو ایک شیر اور ہے دوسرا اور دوسری طرف
لندھور پر آیا ایک گرگ لندھور نے مارا اور دوسرا جانے اور دوسرا جانے ہو کر کے دبالیا لندھور نے ایک تیغ
سر پر مارا پیچھا نکل گیا اور دو ٹکڑے ہو امیر سے لپٹا لندھور سا زور آور زور کیا اور نوشکتک تین ہو میں
پہونچے تھے انہیں بھی جا کر آیا البتہ رہ گئے اور ملک جمہور لڑتے بھی اور جو باقی ماندہ تھے اوکو قتل کیا
اور باقی بھاگ گئے یہاں جو آیا جلاد و تلوار وغیرہ جو ماری گئی سو بھاگ گئے ملک نے کہا ارے غضب
ہوا جو کوئی ایک دشمن آیا اجارہ کے سر صفائی کرتا مجھ کو کہا بہار یہ صفائی لشکر کی کر چکے

وہ حال تھی کہ الا اللہ باقی ہیں کل فانی کا فقہ تھی غرض ان دونوں نے ہی لڑ کر کیا کچھ نہ ہوا اور وہاں
سلطان سعد فی تخت کو پڑا ہوا علم سے ابوالمعجن لڑتا ہے گر وہ سب شرفا کشتا ہیں بلندی کو گئی
بزرگ کہ وہیں ہیں طبل سکندر سامنے تھی قلعہ بچھونا کے ات میں جو بے گرفتہ ہو تو جو ب وہاں اور
نقابدار سیاہ پوش سے ہو نیا پلٹی اور گوشہ پار کا سامنا ہوا زخمی ہو کے ایک کو مار گر گیا اور
زخمی کیا بلچی اگر کہا مارکہ تلوار دیکھا ریا نقابدار قلندر کا سامنا بھی کیا ہوا اور پھر تلوار ماری کر کر
ایک تھا لیکن بچن زخمی ہوا کا بلی تب سے لیکن کہ وہ پڑ گیا نے سات کا سات ٹوٹ پر نقابدار
کی تلوار سے کابلی بیچے اور رہوا یہ بھاگے اور ہو ایہ بھاگے اور اسلم خرطوم نے سلطان سعد پر آیا تلوار
ماری سعد نے تو خالی دی تخت پر پڑی اور پایا کو کاٹا سعد لڑتا ہو ہیں نیچے سلیمانی تیغ ہو کے
جو مارا اسکی خرطوم کٹ گئی سارے خون بہا اور پیارا گا وہ جو شرفہ کشتا ہیں لڑنے تا بہ بچے
بلند ہی پر ہی مار کشتار ہوئے کہ نیزہ پر تاکہ لیا ابوالمعجن گرز نے الم تو طوق گر دھران کو دیا اور آب الم
کیا بانی پر آیا علم ادھر لڑتی تلوار ماری سعد پر پڑ کے جو تلوار ماری ان کے پیچھے ام بنا وہ کشتا معہ جبرالم
خاک پر گر اور پیچھے تو نوشیروان پر چلا بختک نے فیل بان کو کہا کہ جی اور جہاں وہ کہا کہ ارے بھاگ
شاہ سے کہا اب کیا باقی تھی پانچے سے دار خندق پار نہیں ما گئی بیٹھا ہوں کام آیا وہ جو فرامرز تھا
کہ جب پیر دار وہ مدار بنا وہ گرفتار ہو گیا اب کہا جان و دیکھا نوشیروان نے بھی پھر ایک جہا فیل بان
کو مار کے بھاگ فیل بان نے کہا نکچے سر وہاں بختک نے کہا یہ تو تو ہم نے دست ہو گئی ہے غرض شاہ
شاہ کا کہنا یہ تو ہو تھی پس سب بھاگے اور یہاں قیمے نے وہاں دم لیا اور یہاں امرا اور پہلو
اور سب بہادر امیر پاس چلے اور اگر امیر کا اقبال تھے مل کے جھکا ایا اب ہو دیکھیں پچھتر انہیں امر تو
پانی کر کے گر اور انت ہنستے گئے ابوالفضل سر رنگ مصری اب قلعہ فرنگی دامن سے ہوا نے لگے مونہہ پر
پانی کر تب تنے وہیں لگی امر کو یقین ہوا کہ بختک نے جلادوں سے قتل کروا ڈالا اب معہ سلطان سعد
زمین پر بچھا دیں کہا نے لگے کہ ایک پنچ پیدا ہوا امر کو بھی لگا کہا جب سبکو زری سی تسکین
ہوئی کہ امیر کو بھی کوئی دوست لگیا غرض حکیم صاحب اور مہلاں کو محجر سے نکالا اسلطان
سعد نے کہا آپ امیر کا احوال یہ تھیں اور معلوم کرتی ہیں پر جیسے کہا بارگاہ میں چلئے میں بتلاؤں

چلے گئے کہ راہ سے اونکو بہی بہجا اور تسلی کیا غرض جب اکر بارگاہ مین بیٹہے بزرگ امید ورہل اموین
فیاز نے پوچہا کہ کیا خانہ حیات امیر کا باقی نہ تہا اور کوئی دوست ملی گیا افتاد البتہ عنقریب آوینگے
آدہ بیان نوشیروان نے زخمیونکو حکم کیا تا انکو نکالا نہ ایک غل ہوا اور جاسوس پوری اور کہ
کہا سارا لشکر معہ خیمے باقی کہو تری ذوب گئی اور دریا چلا آتا ہی بختک نوشیروان نکل کے
ہمتیران نے پہو دیا کہا اتنا لاکر نہر کہات دیا لاکہون ادمی ڈوب گئے باقی جان لیکر بہاگے سارا
مال رہ گیا خبر سلطان سعد کو ہوئی کہ قران نے یہ کام کیا لوگ بہیجی سارا مال لوٹ لائے
دو ملاقات اسمان امیر کے ساتہ کہ قریشہ اور اسمان پری یا حریت بن قبقبہ آیا قرینہ نے
اوسکی لڑائی کی ملدی اور بہگا دیا جب بہاگا قریشہ نے کہا یہان تک تو آئی بڑا حصہ ہوا کہ وہ شام
مین امیر کو دیکہا اپنا حال کہ دیکہہ اون وہ جو آئی ایک کوہ دیو کو بہجا اوسنے لا انکی خبر دی اور امیر
کا حال بیان قریشہ نے بہجرا سنوا لیا اور لیکر چلی امیر نے کہا ای قریشہ امر میری اثر مین مرجاونگا
تو امر کو بہجا لی گیا جب گلستان ارم مین لی گئی اور اسمان پری نے امیر کا حال دیکہا بال کہولی
پیٹنے لگی ای میرا وارث اور ای اراج دولہا سے میرا راج سہاگ تیری نام سے ہی اور شیخ طہ
کردیوونکو بہجون اور معہ نوشیروان سبکو کہا جاوین امیر نے منع کیا بعد عبد الرحمن سے کہا کوئی
علاج کر عبد الرحمن نے کہا اکہی حکیم جمع ہوں اوس وقت حکم کیا بزرگ حکیم کو بہی بلی اور جب ہیہ
ہوئی عبد الرحمن نے کہا ایک اور ایک مین اور بی حکیم خواجہ اب انہون نے صلاح کر کے دوا مین
تجویز مین اور بیول قاف کے جوش کئی اور دو حوض بہر کیا پہلے ہیولانکے حوض مین امیر کو ایک دن
رکہا دوسری دن دواون کی حوض مین تیسری دن نکالا تو وہ کہا اں کا درد اور زخم ہوئی اور
بدن سے نکی اور امیر نے ایک چیز ماری بائین ہاتہ مین جو انکی سینہ دیونکہ [illegible] دوسرا ہوتا تو مرجاتا
اب بس ایک لوہے کی انگوشت کا سر نکل آیا اوسپر مرہم سلیمانی کا لپیا اچہا ہوا جب چلن
تنبد ک بہری [illegible] امیر کا [illegible] ہوگیا [illegible]
تیار کا کی اور بڑا دہوم سے شادی کا سامان کیا امیر نے کہا ای آسمان پری ہامین خوشی کیونکر
اور وہان میری عزیز رفیق میری واسطے سب جانی دینگی دوسری [illegible] نہیں معلوم وہان

ہوا ہوا اب مین جاتا ہون آسمان پری نے کہا ای تو مین نجانے دونگی غرض بڑی تکرار سے ایک شغفہ کہا
وعدہ ہوا بعد ہفتے کے برق برقان کیوان الکوان زلزال پری سلطان ازرق کو حکم ہوا تخت لاوین
امر کو اور حکیم صاحب کو بہت کچہہ دیا اور امیر کے پاس بہی بہت ساتہا سباب پرستان کا تخت کہ
رکہہ دیا امیر آسمان پری اور قریشہ سے مل کے دنیا کو روانہ ہوئی اب راہ مین امیر نے کہا خواجہ
قریشہ نے بڑا کام کیا اگر وہ نہ لاتی تو کیا بیکو ایسا علاج ہوتا لیکن وہ جو تو مینے کیا انعام وہ ہوئی تو
قریشہ بہی اوسی دن آئی اور کوئی خبر بہی لائی یہ تو باتین کرتے چلے آتے ہین اور یہان سلطان سعد
جب بارگاہ مین آئے بعد فتح ثنا کو کہ فرامرز یاد آیا سے کہا قتل کر وکوئی کہتا ہی بوشمان کا تو
کوئی العنف ملامت کرتا ہی سعد نے سبکو منع کیا کہ جب امیر آوین قید کہو تو بہتر ہین
بیڑیان ہتکڑیان گلے مین طوق سب خاروار قید کیا عمد نے بہی اوسکے قریب ڈیرا لگا کے چلے آئے
تہی اور خیمہ لگا اور فرامرز کیا ہین ملکہ مہر جبین بہی آئی تہی سعد نے کہا ان سبکو نگاہ رکہو پہر سعد نے
کہا جاسوس جاوین نقابداروں کی خبر لاوین کہ وہ تو مرتے تہے اگر وہ مطعنہ مرینگے کوئی نجات جاسوس
گئے خبر لائی کہ نقابدار پلنگینہ پوش اور قلندر پوش یہ تو چلے گئی مگر سیاہ پوش اور سفید پوش
اور نیفہ پوش اور یاقوت پوش یہ ہین یہ فرمایا نوشیرواں کی خبر لاؤ اور نوشیروان جو بہاگا
چلا گیا راہ مین بختک نے بڑا ایلاک کیا ہوا [illegible] سات مین جکوئی چار پانچ منزل پر آیا ایک کوہ پر تہوڑا
لوگون نے ایک چلہ [illegible] کا دیا اور کوئی ادمی شفیس کو یا مجی نوشیروان کی جماعت [illegible] سنگ اوسپر تخت
آمد بیٹہا [illegible] کہا [illegible] سنبس پاس ایتا مندری [illegible] ڈال کے سو گئی [illegible] ونسیان اور
سگ [illegible] نوشیروان نے غنیمت جانکے کہا یا اور بختک کو ایک تیر مارا کہ جو کہا تو نے کیا
امیر تو ابتک میری اطاعت کرتا بختک تو بٹ گیا تیر خالی گیا بختک نے کہا ای شاہ
مجہے بہی اچہا لگتا ہی مین بہی تیری ساتہ آفت مین ہون مینے جانا تہا کہ ہوونگو ہو نہ لگی
نوشیروان نے کہا تو ای ملعون اب کونسی جگہ میری استقامت کی رہ گئی ہی
بختک نے کہا وہ جگہ ہے کہ تم تو کہتا ہی لشکر سلم وطور کیا ہے کہ رستے کا بیٹا خان اعظم سلسال
مین وال [illegible] شمامہ جادو [illegible] تو میئے اور چون [illegible] لاکہ فوج اور حکم اوسکا وہ بہی انکو بہون

اگر لاکہ آدمی کہتری ہوں اور وہ کوئی سب اپنا کمالات کہ کیہ دین اوسکا بتیا مارا ہی گیا ہی اور
دوسری ہوشیار گوشیار ہی اوسکو خراج دیتا تہا مین یہ بہی جاکر حال کہونگا کہ مین دہ ہزار شریک ہونگا
غرض جب صبح ہوئی بازار بہی لگا اوس کا ونکو بیچ نہ پایا آخر کچہ جواہرات پر دہ کیا بتا اوسکو
بیچ کر کپڑی اور چلنے کا سامان خیمہ تیار کروا کے ترکستان کو روانہ ہوا بیان انوشیروان کا طرف
ترکستان یعنے سلسال پاس اور رہبان امیر ایک کوہ پر اوتری امر کو بجا امیر نے ابو الفتح سے
کہا تو جاکر خبر کر اونسنے اکر سعد سے کہا یہ تو جیتے گردان ورد اور ان سردار نامی وگرامی یہ سب چلے
بادشاہ بر تخت پر سوار ہوکے چلے اور اکر امیر کو مجرا کیا بے خوشی ہوئی امیر نے ایک ایک کو گلے لگایا
اور کہا کہ کارہی کمردی ہیر فرقار کو بہت ساگلے لگایا کہ اسمین آواز طبل سکندر آئی امیر گہبرایا کہ یہ بادشاہ
کیون آئی دیکہا کہ سامنے سے تخت معلوم ہوا امیر نے مرکب اپنا اشقر سے منگوا لیا سوار کہ
ہر سے کودی مجرا کیا سلطان سعد نے تخت پر کہڑی ہو کے سلام کیا امیر کو اور جا کر تخت ہی اور مین امیر
نی کہا نہین انکا اتا ہی زیادتی ہنا سعد نے کہا حضور مین تو ایکا وہی ہوتا ہون یہ بہی جاریت
مجکو امیر نے تخت پر بٹہایا امیر نے کہا نہین کیسا بٹہایا آپ ظل اللہ ہین اور حضور تخت پر چلیں اور
امیر اگو تخت کے ہوئی پہر تو رفتار ہوا ہوا علم سر پر کہلایا ہو ان کی صدا بلند ہوئی دو دن رہ جوار لٹا
کہ ایک ایک امیر ہو گیا بارگاہ سلیمانی مین کر بیٹہے چاپلوس بلالا کو ملک حمدان کا خلعت دیا اور پانچ ہوئی
لگا کہ امیر نے نقابدار کو بہت سمجہا اور امیر کو بہیجا کہ اگر احسان کیا ہی تو ہماری پاس بہی آئی امر
گیا جاکر کہا اور نقابدار چار دن آئی امیر کو مجرا کیا امیر نے بہت سے تعریف کی اور کہا واللہ
میری ارتی تمہاری پاس سبے ہوئی نہ تم اگر تشنہ دیتے تکو ہی جاتا اور دوسری باپر فرقار کی اپنے
بڑا کام کیا علم شاہ نی کہا حضور پہنے الکہ جاکہ پہلے مین جاؤن یہ تو جوان ہی یہ کہا غرض سے
باتین ہوکے امیر نے کہا اگر آپ آئی ہین باتو صورت دکہائی اور یلا اپنا نام مہر ہی کہا نہین کوئی بکچہ لیا
سیاہ پوش کے آنسو جاری ہوئی امیر نے کہا یا امیر وہ تو روتی ہین اور امیر کو حیرت ہوئی جب
سنا امیر نے کہا آخر سیاہ پوش نی نقاب اولٹا امیر نے دیکہا کہ ایک کی اور روتی لگی اور جیب سے اپنے
مین تصویر دیکہے مین دوسری اقبال کو دیکہا امیر حیرت مین آئی ہی ملکہ نی کہا ایکا ہو تا ہی سعد قبلا

ماہ سیما ہے ہی قرشی تاجدار انکا اتا ہی اب یہ تو امیر گلے لگا کر خوب روئی پہر کہا اور یہ کون
مین یہ تو سب نقاب مین اول تین زمرد پوش بیٹا علم شاہ کا سمیہ بانو سب امر مین رستم کا
ملا گو نامی یاقوت پوش بیٹا سلطان سعد کا حارث بن سعد ملکہ ماہ گوہر بند سے بیٹہے مرزوق
شاہ کی ہی اور سفید پوش بیٹا الندہور کا الیاس بن الندہور غرض سبکو خلعت دیا دلگون پر
بیٹہے بعد امیر نے فرامرز بن قارن کا حال پوچہا امیر نے سب سے منع کر دیا تہا کوئی کچہ نہ بولا امیر نے کہا
یا امیر وہ گیدی ہی وصل جو ہزار مارا جو تمہون اور لات کہی کہ امیر نے کہا ہر گز یہ بہت بڑی بات کی
انہوں سے باہری ایک شخص ہو گئی ہین تو تو ہی ہی امیرا و تیاری سے کہا ایکا جا اور جلد اوسکو پیدا کر اور لا
جاری ہوا آخر فرامرز کو بلایا امیر نے کہا او فرامرز مینے تجہے کیا بالکی تہا اوسکا عوض یہ دیا جو تونی کیا
دیکہا تو نے قدرت خدا کو کوئی بات او تہا نہ کہی امیر کا قتل ہین اوسکا یہ سبب حایل ہوا کہ تمہاری
دل مین امیر کا خوف ہوا کیے امیر کو قتل کرلیں تو امیر کو دل مین غیرہ ہو اسو ہوا حالا در شما خشن ہوں بکار
یہ میکو کہی اور امیر نے خفا ہو او کو بہت کہی لگا کہ اب جو بیہوشے مین تو تمہ کو یان سو جہی ہین اور فرامرز نے
بات باندہے کے عرض کی کہ لالا کیا کہ لعنت لات پر بلکہ لوگ تو سب پر لعنت بہیجا کہ دین انکا
باپ دادا ہی امیر نے آمین کر طلب کیے قید سے بلا لیا خلعت اور ونکو دیا امیر نے کہا یا امیر اسکے نور اسلام
نہین امیر نے نہ سنا بس اب سب اپنے اپنے خیموں مین گئی دربار برخواست ہوا نقابدار سیاہ پوش کا
سو کہا کر تم قابل بارگاہ کے نہین ہیان تو وہ بیٹہے جو کوئی کار نمایاں ہو دوسری نہ باری یا بکا تخت
اگر واداسے کہو کے اور ہون ہون فی یا امیر کس کام کا عجب خدا کی طرف سے بزور شمشیر لون تو ایکا
یہ سوچ کے رات ہی کو سیطرف نکل گیا صبح ہو اور نقابدار تو آئی قباد کا بیٹا نہ آیا امیر نے تلاش کی
نہ پایا لگا امیر سمجہے کہ مارہا الحاد لد سلطان سعد نے نکل گیا خیر یار زندہ صحبت باقی غرض فرامرز اب
ایسا گیلا حلا کہ ان تکو مین تل نہین اور بیابان امیر نے ایک سردار کی چوکی اپنے بارگاہ کے دروازہ پر مقرر کی
کہ جب ہم باہر سو دین تو سردار ہی ایک بیٹی اور اس فرامرز نے کیا اپنے لوگون اور ہین سے یہ کہا
کہ مین بغیر سلطان ہوا خبردار تم ہی یا سلطح نقیہ کہ وہین وقت دیکہتا ہون کرسنے تمکو ایک نکل
جلد نکالا کہ سوار اسنے پانچ پانچ ہزار کر کے روانہ بہی کر دی کہ تم جلد مین ہی آتا ہون ایک دکلا کریتے

کہ مہ جبین نے اپنے خواص کو موافق بہیجکر عرضی دی کہ جاکر امیر کو دی اور تو چلی آوے آئی امیر سوار ہو نے
سے تہے کہ اسنے عرضی دی اور غائب امیر نے جو پڑہا لکہا ہی یا ذو الکرم قاف ہے عرضی مہ جبین بہین فرامرز کی ہے
دانا و آگاہ ہو کہ فرامرز نے یکمرتبہ کلمہ پڑہا اور روز مجہے کہتا ہی کہ تمکو لیکر چلتا ہون اور مین دل سے مسلمان
ہو چکی ہون تو اب اوس پاس مجہکو بلوائی تو سارا احوال کہون امیر سنکے چپ کئی دو تین دن تامل کئے فرامرز نے بارگاہ
امیر مین ہنہارہ اور امیر سوار ہو نیکے واسطے ہو لکہا نے نکلے اور مہ جبین کے خیمہ مین آئی مہ جبین اوتہی امیر آگیا
امیر دیکہکر عاشق ہو گئی اور وہ بہی عاشق ہو گئی امیر نے بات بکہا اسفندیار لاکر بیٹہے مہ جبین نے سارا احوال کہا
اور کہا مجہکو طلب کیجے اور اسکا سامنا کروائی مین اوسکے موبند بہیجدو گمی لیکن پہر مجہکو اپنے پاس رکہی گا
نہین تو وہ قتل کریگا امیر نے کہا اچہا امیر باہر آئی اور یہ خبر امیر کی انکی فرامرز کو دوستون نے جاکر بارگاہ
مین دی فرامرز گہبرا اوٹہا کہا یہ تو امیر کا آنا نہین ہے کسی سے کہ کہین جاتی تہی کہ امیر آئی اور فرامرز سے کہا
بہی فرامرز ہم تمہارے خیمہ مین گئی تہی کہ سنا ہی تم ہو تو ملاقات کرتے چلین وہان خیمہ تمہارا ہی مین
تنہا مین امیر کیا وہ دیکہکر مجکو شرم آئی مین چلا آیا بہی کہ کہون مین تمہاری بہت تحسین کی فرامرز نے
کہا وہ ایکی کنیز ہی وہ بہول ہو مہر سر چڑہی ہی امیر نے کہا یہی میرا مطلب ہے مجکو دو فرامرز نے ازراہ مکاری
کہا اس سے کیا بہتر اب میرا رتبہ بلند ہوا لیکن اب وہ جوان ہی اور اسکا راضی ہونا ہی امیر نے کہا ہان
اوسکو جاکر راضی کرو لی رضا اوسکے ہم بہی عقد کر لینگے اور فرامرز مہ جبین پاس آیا اور کہا سچ بتا امیر آئی
تہے تو نے اونسے کیا کہا بتا کہ وہ طلب کرتے ہین مہ جبین نے کہا ہان سنا مین کیا جانو اور مجکو منظور نہین فرامرز نے
کہا فردا اوٹہ بلاوینگے راضی ہونا نہین تو قتل کرونگا مہ جبین نے کہا مین جانتی کب ہون فرامرز
نے کہا ایسا نکرنا نہین تو میری خطا ہو گی یہ کہکر امیر پاس آیا اور کہا لا کب مجہے سپرد کیجئے گا وہ راضی
نہین ہوتی امیر نے کہا ہمارے پاس لاؤ ہم بہی اسسے فرامرز نے کہا بس یہ خوب بات ہی
اب ہو چکی غرض مہ جبین سوار ہو کے آئی الگ اوترا کے امیر فرامرز کو لیکر آئی اور کہا او مہ جبین
تو مجہسے راضی کیون نہین ہوتی مہ جبین نے کہا یہ کہتا ہی کہ تو راضی ہو گی تو قتل کرونگا اور یہ مسلمان
نہین روز مجہسے کہتا تہا کہ مینے کلمہ کہا ہی امیر نے کہا کیون فرامرز فرامرز رو کے قدمون پر گر پڑا اور کہا
حضور آپنے جو میرا ملک مہلال کو دیدیا اس سے میرے دل مین رنج تہا اس سے مینے کہا تو راضی نہ تہا

کہ میرے باپ کا ملک مہلال کیون ہتہیا ہی مہ جبین کو ہتہیا ہی میرے چچازاد ہو اور کہ حق میرے باپ کا ہی بس یہ کہکر
امیر سے صفائی کی امیر نے کہا اوس ملک کا مجہے مہلال سے وعدہ کیا تہا تجکو یا ملک اوسکے عوض مین
دونگا فرامرز نے کہا بہتر مین اور یہ غلام و کنیز مین اسکو لیجاکر شادی کی دہتا ہون امیر نے کہا اب سمجہا
گی شاید تم کو غصہ آئی اور مار ڈالو اور امیر نے امر سے کہا خیمہ مین داخل کیا اور دوسرے دن عقد امیر نے کیا
خواب مین فرامرز نے دیکہا کہ امیر کو تلوار مارنا اور سر بیگانا اور عبیاہ کرنا علم شاہ کو رب تکلا اور کہا امیر نے
اپنی مین رکہی کہ ناکہ رب کہ علم شاہ کا اور امیر کا خفا ہو گئے تو تیغ زیادہ مار اور علم شاہ کو دور نکال
دینا اب اس روز فرامرز بارگاہ مین آتا ہی ایکدن فرامرز کا بہی جولی ہو گیا اور یہ سوجا کہ ای فرامرز امیر کا
سر کاٹ لے ای چل تو شب وان پاس لیکن لی مرتبہ ارادہ کیا اور [illegible] ہے سو گئی تہے
دہو امین خیمہ اوٹہا لگا اور آکر تلوار کہینچی امیر کو مارے قدرت خدا سے امیر خواب سے بیدار ہو گئی دیکہا
کہ فرامرز تلوار کہینچے ہی امیر نے تکیہ تہا او کہیا اور جست کرکے پلنگ کے اوس طرف اور فرامرز نے تلوار
ماری تکیہ اور پلنگ کی پٹی کٹ گئی اور امیر نے کہا پکڑو اتنے فرامرز بہاگا باہر تہے کہ رکب جو خواص کا تہا
اوس سے کہا رکب بچ گئی امیر نے کہا کیا تمکو بلوایا تہا ایک تلوار اوسکو ماری زخمی کرکے سوار ہو کر
بہاگا اور امیر باہر نکلے غل مچایا کہ لینا اسکو اب جسنے سنا کہ امیر کو ماری جاتا ہی وہ چلا اور عیار نے علم شاہ
کو جگایا اور کہا امیر کو فرامرز ماری جاتا ہی علم شاہ اسی ساعت مار کو پر سوار ہو کے پہونچا کہ کیا ہوا
اور اوس مزے کو چلا اور اوس نے رکب چہکلیا یہ بہی ابرش کا تہا اور سکندری پر سوار ہو کر چلا غرض
ہر چار طرف گرد ان چلا امیر نے اشقر پر سوار ہو کے چلا او علم شاہ جو چلا رات تو کہ تہی صبح ہو گئی اور
اب سامنے سے فرامرز کو دیکہا اور اوسنے بہی پہچان دیکہا اور رکب کو تازیانہ مار اور بہاگا اتنے فرامرز
دیکہے علم شاہ کہا اسمین اکو ایک سلے کی تو پہاڑ فرامرز کی جان نکلی تہہ شاہ نے تیر اور رکب کو کہا تہل پڑا
ہوا آخر تلوار کی آنچ لگے زیر بند کاٹ کے کمر رکب کی مین ڈال دیا اور علم شاہ اب کنارے آئی پہونچا اور
کہا امو کے پیچھے لگا اور وہ سو مینے لگا اور وہ آدمی آئی اور دریا کو طی گر گیا کہ اب رکب بہونچا اور علم شاہ
کو غصہ آیا کہا تو کہان کہ رب کی حضور مینے یہ سنا آیا ہون اگر پاؤ تو اب جاوین اور زمین مین
اسکو گہید لگا سے لاتا ہون علم شاہ نے کہا اور بہاگا جب ہوتا ہی تو یہ کہہ کر کیا لیتا ہی کیا وجہ

دل

تھی کہ تو میرے شکار کیون آیا اور آیا تو کہتا ہے کہ مین جا کر مارون بس پہلے مجھسے در اتارا
ہو جاے لی امیان سے کرب نے کہا مین جیسا امیر کا غلام ویسا اونکا ہر گز مجال ہے کہ آپ
بات او تہاون اور حضور جو کچھ ہو گا مجھے سمجھ لیجئے گا مہیا ہے اوسکو تو ماریئے کہ امیر کو مارے جاتا ہے کہا
پھر تو بات جن کی المناک ہے اوس کید یکھو تو مین کب جانے دیتا ہون پہلے تو مجھے لیجے کرب نے کہا یہ پسر
میرا حاضر ہے اگر غلط ارہون اب تلوار مارین میری مجال نہین اور یہہ کہکر کرب نے سر جھکا دیا علم شاہ
نے تلوار ماری اور سر پر لگی چاہا کہ نکل کھائے کرب نے دو اسمانہ مال تلوار تو نکل گئی کرب نے کہا واہ واہ ؛؛
سبحان اللہ یہی رستمی ہے اور کیا کہون کہ امیر کا پاس مجھکو ہے اور یہہ کہکر کرب نے اپنے قبضے پر ہاتھ
ڈالا اور علم شاہ نے چاہا کہ دوسری تلوار مارے کہ نعرہ امیر کا ہوا اور کہا خبردار او شمشیر باز نامرد یہہ کیا کرتا
ہے کرب تو چپ ہے اونکا اور امیر برابر آئے اور کہا او نامرد مینے دیکھا کہ اوسنے سر آگے کر دیا تو نے تلوار ماری ؛؛
ارے اسی مونہہ پر دعواے رستمی کا ہے اور ہوا ملعون میرے سامنے سے بھاگ جا نامرد اب پھر علم شاہ نے
کہا واہ واہ ناحق کا غصہ تمہین ہے تو ہر گز نا کس پاجی کو مونہہ لگایا اوسنے برابری کی اور میرے اوپر ہاتھ اٹھایا
یہہ مجھسے بانک جن کی لینا چاہتا ہے تو اسکو آج قتل کرتا امیر نے کہا او پاجی نامرد یہہ تو میرے
سامنے کہتا ہے او روسیاہ علم شاہ نے کہا کیا کرون جہنم سے ڈرتا ہون نہین تو ایک لات مارتا اور دیکھتا
صاحبقرانی بس امیر کی آنکھون مین جہان سیاہ ہو گیا اور تین تعزیانے اسحاقی مارے ہون شق
ہو گیا اور کہا خبردار ہو تو لشکر مین آیا میرے یہان نامرد کا کام نہین بس علم شاہ نے کہا خدا حافظ تمہاری
بارگاہ مین سلاوے ایسے نا قدر کی اور یہہ کہکر روتا ہوا صحرا کی طرف چلا گیا امر نے ہات باندھ کے کہا یا امیر
ایسا بیٹا ہون بیابان مرگ ہو سلاوے لشکر اکیلا جاتا ہے پھر تمہارا حال آخر کو برا ہو گا امیر نے کہا او امر
خبردار جواب تو نے نام اسکا لیا پاکسیے میرے لشکر مین ذکر کیا قتل کرونگا امر چپ ہو رہے دیکھا تھا
غصہ پر اور کرب نے دیکھی کہا حضور جو کچھ ہوا خوب ہوا وہ مرشد زادی مین تمکو سخت تین امیر نے کہا ہے نظر
کر وہ تم کچھ نہ کہو اوسنے تو زیارت گاہ کو مٹایا تہا اوسکو اسکا بدلا پاس ہوا بس اب ذکر اوس نامرد کا
نکرنا اور کرب کو بارگاہ مین لائے تا زخم دلوائے اور یہہ خبر ابکو ہوئی امیر کو ملا یار نے لگی اور کہا خواجہ کو یہ ہو
ایسے کرو کہ میرا بیٹا آوے تو مین بات اوسکا پکڑکے صحن مین کھڑا ہون اور تم سب ارمل لیا ہوا مرا کیا ؛؛

ملا ایا دیکہ
ملا ایا دیکہ

ملا ایا دیکہ کہ تمہیر ہو امیر ساہد نکا اور ان اللہ کو بی صوفا ہوتا ہی تو مین امر سے کہو نگا شہرہ
جھنگ نوازنے کہا بہائی یہ زیادہ نہ رو اب تو ہر شکار کی طرح امیر خفا ہون غرض امر تو بارگاہ مین آیا
اور جاسوس ہی خبر تو بہر و انکی لیکے آئے بعد دعا کے سارا حال کہا کہ ترکستان کو جنگ سے گیا امیر نے
عادیکھو کہا ہمارا لیے پیش خیمہ روانہ کرو بعد اب تیسرے کوچ کیا کوئی دو منزل گئی تھی کہ امیر کو علم شاہ کا
خیال آیا کہ افسوس ایسا بیٹا چلا گیا ہائے امیر تیسے کیون اوسکو برا بہلا کہا پھر اب کیونکر مونہ دکھے
نکالین لوگ کہین گے امیر نے تھیہ کے مین اپنے دل پر صدمہ لیا کہ سپہ سے نکہا تو عارضہ پیدا ہوا جب
کئی حکیمون نے کہا یہہ دل کا عارضہ ہے اسکو کیا کرین امر نے کہا یا امیر شکار کیلئے چلو شام کو خیمے مین آنحضرت
تین چار کوس تک لشکر سے امیر وار چلو امیر نے سنا تا آخر حکیمون نے کہا بہتر ہے اور یہی علاج ہے ؛؛
اب امیر شکار کو چلے امر مقبل اور چند سوار ہمراہ مین کہ پہر ایک وقت ایک آہو نظر آیا اور دو تین ہرن کوئی
شکار اوسدن ہات نہ آیا اور امیر نے چاہا کہ طرح امیر بات کرین امر نے کہا تم کہو تو مین اسکو
زندہ پکڑ لاون امیر نے کہا واللہ مین یا نسے تو مان دونگا اور امر آہو پر چلا آہو نے کہا جانا مرحبا تو
پابطانسے نیا ہاکا امر نے کہا کہ یہہ وہی اب وہ مار کہ پرے کہ حیرت کی بات جب لاوا اور امر برابر ہو گیا ؛؛
اوسنے جست کی نکل گیا امر نے جست کرتا چلا جاتا تھا اب امر سوچا کہ امیر دور ہین اور یہہ نکل جا
دیکھا پھر مار بس کوہن مین رنگ بہتر مار اسنا نی پر لگا نشانہ ہو گیا گر پڑا امر نے دوڑ کے باندھا امیر نے
بہو خلی کہا خواجہ تجے چند کے بہتر مارا امر نے کہا یا امیر بہتر تیر ین شمار ہمارا ہاتھون پر اگر ایسا ہی
تو وہ قسم نہ ہو یہہ کیون کہتے ہو امیر نے کہا ہی امر میرے سر کی قسم تو کہا امر نے کہا وہ کون
ایسا امر ہی ہو قسم اپنے ہو امیر نے کہا تمہین تو مین دونگا غرض یہ باتین کرتے ہوے آگے چلے
اب ایک کوہ ملا سا رہا زمین کلو والا سے ہو قلعہ نوا اور دو بہار اسطرح آیا مین منزل دالان
امیر اوسمین چو گئی اگور اہ اشتر کی شعلے انگیز ہے امر جو پڑھ گیا دیکھا ایک پیر مرد سفید ریش
نور ہا بجہا ہوا تسبیح پڑہتا دالون کی نوکت کرتا کرتا امر دیکھکے حیران تھا اور اکو امیر سے کہا امیر
او تری او سامنے پیر کے آئے پیر نے کہا ای زلزلہ قاف سلام علیک امیر نے جواب سلام
دیا امر تو حیران ہوا کہ اسنے کیونکر ہمکو پہچانا امیر سے چپکے سے کہا تمہین امر نے کہا کہ یہہ مکار دغا باز ہے

نرا ہوشیار رہنا اسم اعظم کو یاد مین رکھنا پہر نے کہا یا امیر یہ جو ساربان زادہ ہی دزد و مکار اور
بڑا دغاباز ہے کہ اورونکو دغاباز جانتا ہی جب تک امیر بہر حیران ہو پوچھا ای پہر یہ دلکی بات کیونکر
ہجانی پہر نے کہا اور سب لوگ آنے جانے مین جس طرح تم نکل آئے بلکہ ایک نوجوان آیا کہتا ہوا
کہ ای فلک تو مجھکو کیون نگرانو آسمان گرتا تو بہتر تہا لیکن پاپکی نعلگی ہے بڑی ہی اور توبہ توبہ کرتا
تہا اور سینے مجھے کہا تہا کہ امیر آتے ہین امیر ہمراہ ہی یہ لیکر وہ فلانہ ایک جگہ ہی اوسے جا بیٹہا نہین معلوم
کہ سو گیا جو فضاقون نے آکر مار ڈالا لاشا اوسکا تیر بنا تہا اور ایسے صورت تہی امیر نے کہا کچہ نام ہی
بتایا تہا اور کیا نشانات تہی پہر نے کہا ان رستم رستم کہتا تہا اور ایسے صورت تہی امیر نے کہا وہ
جا کر مری کہا فلانی طرف تہا امیر ہوا دوہر آئے دیکہا کہ علم شاہ کا لاشہ تیر بنا ہی امیر نے کہا ارے یا
سر کہاں دیکہین کہ ادہا طرف سر ہی پڑا ہی امیر نے دوڑے اوٹہا لیا اور مونہہ سے مونہہ لگا کے بوسے
لینے لگے اور بین کر کے رونے لگے کہ ای بیٹا مجہ قصور ہوا امیر اور مقبل روتے تہا وہ سر کہل کہلا کے
ہنسا امیر کو حیرت ہوئی بروتا ہوں کہ گئے جا کہ سر ہت سے رکہدی وہ سر اٹہ سے ...
امیر کو لیکر حیرت ہو سر ٹیکی چاہ کے اندر معہ امیر کہ پڑا امیر مقبل دوڑے امیر نے چاہ کو جہانکا اور رونے
لگا اوئی امیر او ٹہی امیر اب جو دیکہا ایک بڑہیا مہربان ہی دیو پر پڑی ہوئین کوئی بات ہے بہرس کا
سن مہاتیان سوکہی ناف پر پڑی ہوئین کہ یہ منظر مقبل نے ایک تیر مارا جہانی پر لگا تیر کو پہر
کے جہانے سے نکلا اور کہا او موئی کہان جاتا ہی یہ کہکر لپٹ گئی اور ایسے تہی کہ مقبل کو لیکر
چاہ مین کود پڑی امر کی تو جان نکل گئی اشقر او مقبل کے مرکب کو لیکر جاتا تہا پہر مقبل کا ہی
مرکب مین چہوڑ دیا اشقر کو لیکر لشکر مین آیا دیکہا لوگون نے امر تو آیا امیر نہین اشقر ہی آتا ہے اس
صاف صدق ہوا کہ امیر پر کوئی آفت آئی سب رونے لگے اور جا کر بادشاہ کو خبر کی کہ اسی
امر ہی بارگاہ مین آیا اور سارا حال بیان کیا پہر تو اندر باہر ایک کہرام مچا بادشاہ نے کہا خواجہ
ہمکو بہی چاہ پر لے چلو اور امر سبکو لیکر وہان آیا دیکہے تو چاہ نہ وہ بڑ کے پیڑ نہین امر کو ندامت
ہوئی کہ کہین گئے امر جو تہا ہی امر نے کہا حضور قسم ہے بس امیر یہی جگہ اور بیابان تہا اب خیمے
برپا ہونے لگے لنڈہور کہڑا ہی جاری بارگاہ برپا کروا رہی کہ ایک طبقہ زمین کا پہٹا لنڈہور او

ارشیون

ارشیون فاضل شیردل عادل شیردل پہلوان عادی اور کئی اور سردار اور کئی فراش بہہ
اوس طبقہ پہنچنے ہوا کہ آسمان چلے گئے سعد نے کہا مجہے پہنچو تین چار کوس ہٹ کے خیمہ بپا
اب سب حیران ہین کہ کیا کرین معلوم ہوا کہ طلسم کی بادشاہی کیا پہر کسکے نام فتح ہی اب
تردید ہونے لگی عیار دلکو پہانے اسکی خبر لاو جو عیار گیا غائب اب کہ ساٹہ ستر عیار غائب
ہر سکتا ہی سو قوف کی اب رات کو لشکر سے سردار غائب ہونے لگے وہانسے پہر بڑے اور جگہ خیمہ ہوا
اب امیر نے کہا ای امر تو سر پر نہ جادوگران ہی اور تیری پاس لگا ہم ہی ایسا ہو گا تو کلیم اوڑہ لینا
لیکن امیر کی خبر لو کیا عاشق تم ہو ہی امر کا مین کرنا میگو نہ جادو کو اور قید سے رہا ہونا گلنار دا کیا
کی ایب پہر سوچنے کے جا او ر وسی گلنار مین لیکن اپنی پر جہائیں کو دیکہتا ہوا کہ جو کوئی نظر پڑے
کلیم اوڑہ چلا جاتا تہا کہ سامنے سے ایک گائی دم اوٹہائے بہاگی آتی ہی اور ایک بڑہیا پیر فلک
کی آتی ہی اوسپر سوار ہی لیکن ایک پاؤن تو گائی پر اور ایک نکلا ہوا آدہا بدن اوسپر اور آدہا گرا ہوا
جیسا ایسا گر رہی اب کر یا امر نے دیکہ کے چاہا کلیم اوڑہوں جیسے کوٹا کلیم کا پلہ پڑا تہا ویسا ہی گر ہوا سے
کہا امر پر گیہر ہو گیا اور اگر کہا او ساربان زادہ یا سو شدہ ہی کائی تیر بہا تو نکتا ب جمشید و سامری
اپنی کتاب مین لکہ گئی ہین امر نے کہا او بیرزال اب تو اتر اول ہی ہوئی ہی اس حال پر
یہ جہوٹ ہی اب کیا ساربان زادہ مین ایک بیچارہ ہون اوسنے کہا اچہا تو مجہکو دم دیتا ہے
امر نے کہا مین دم نہین دیتا مین تیری اطاعت کرون گا جو کہے کہ لات کو سجدہ کرون گلنار جا
نی کہا بیٹہ او موئی اب یہ بات تو مین نے تو تو نے ہزارون جادوگر او سامری مارے ہی مجہے خوب معلوم ہے
او یہ کہکر ایک دو ماشی جو زہر سے نکال کے ماری امر آسودہ ہو گیا او باندہ کے لے چلی اور ایک
باغ تہا اوس مین لے جا چہوڑ دیا اب جو امر دیکہے دروازہ نہین لیکن تم چہوٹے ہو گئی تو امر نے جست
کی کہ دیوار پر آ جاؤن دیکہا کہ دیوارین بلند ہو گئین امر سر تہنک کے رہ گیا لاکہ حکمت کی نہ
نکل سکا دوسرے دن وقت شب کے آواز گانے کی آئی اور کیا طبلہ سارنگی بج رہا ہے
کہ امر نہ جہین ہو گیا لگا سر ٹیکنے اور چہار طرف پہرا دیکہا کہ ایک ٹٹی کیا ہر رہی ہی امر او سمین گئے

نکلا اور باغ مین آیا تو جہان امر نے بنا دہ پایئں باغ بنا اور سب تو پر ابا غ تھی بارہ دری جسمین مسند پر ایک
عورت حسین کو دیکھا اور گرد خواصین سامنے ناچ گانا ہو رہا ہی اور سارا سامان عیش تیار ہی
امر آہو بنا ہوا گانی والیون کے سامنے آیا اور ناچنے لگا ایسا گت پر ناچا کہ ملکہ اور سبکو حیرت ہوئی
کہ یہ کیسا جانور ہی معلوم ہوتا ہی کہ کیا بولو اب جب وہ بجانا موقوف کرتی ہین امر بھی کھڑا
رہ جاتا ہی اور جب بجاتی ہین ناچنے لگتا ہی ملکہ نے کہا ارے یہ بجائی جاوے غرض امر خوب ناچا میگونہ بھی
عاشق ہو گئی اور وقت کے آیا ملکہ نے پیچ تانگو نہین ہونے ڈال کے بیٹھی ملکہ نے رات بھر اپنا کہا اور پہنے گلے مین
ڈال کے پلنگ مین باندہ [illegible] گلنار [illegible] آئی اور امر کو دیکھا میگونہ نے یہان آئی رات مین [illegible] کٹ
کٹ کرتی آئی خواص نے دوڑ کے میگونہ کو خبر کی کہ دائی آتی ہین اور دائی سامنے آئی امر کو دیکھا کہا
واری اسکو کہان رکھا ہی یہ بلا کا ہی اور وہ موذی ہو رہی کھاتی ہے تو بالک [illegible] اور ملکہ کے [illegible]
میگونہ نے کہا دائی اس آہو نے میرا دل بہلایا ہی گلنار نے کہا واری یہ آہو نہین سارے [illegible] زادہ ہی
میگونہ نے کہا میں کیا جانو گلنار نے کہا واری یہ دشمن ہی الا مجکو دو اسکی پوشاک اتار ڈالونگی
ملکہ نے کہا دائی اگر امر ہے پھر یہ کہان جائیگا اسکو پھر یا دو کل لیجانا دائی نے کہا اسکا سر پکڑنا
بڑا ہی گلنار کی بیٹی گل ترنگ نے کہا جاوار یہ [illegible] تو مجھے لینا غرض [illegible] گلنار تو چلی
گئی میگونہ نے امر کو آدمی بنایا دیکھا کہ [illegible] سے [illegible] تو [illegible] ہونے لگین میگونہ نے کہا خواجہ جب تم
ایسا ناچتے تو کیا تاتی [illegible] خوب ہو گا امر نے کہا ملکہ صبح کو قتل ہونگا میگونہ نے کہا [illegible] گزند
گیا اب نمک سے [illegible] لڑکی [illegible] پر تو امر [illegible] سب رونے لگے اور [illegible] ملکہ کا تو [illegible] حال سو خواصون نے کیا ایسا
گانا سنا ہی اور ہمون نے کہا کچھ نہین غرض دوسرے دن پھر گلنار آئی میگونہ نے امر کو آہو بنا رکھا
گلنار آئی کہا او واری اب مجکو دو میگونہ نے کہا دائی رات کو تو میری یاد رستا ہی ناچ نہین دیکھا
اب کل لیجانا گلنار نے کہا واری تم [illegible] کرتی ہو یہ [illegible] باپ کا دشمن ہی میگونہ نے کہا
اچھی میری دائی میرا دل [illegible] کل لیجانا پھر گل ترنگ نے کہا تو ملکہ کا [illegible] آنے کے واسطے
کہان جائیگا گلنار نے کہا او موذی یا کاٹے [illegible] اب تیری [illegible] خوب رنگ تونے [illegible] چلی

امر کو آدمی بنایا اور پیر گوایا اب امر نے بانسری ایسی بجائی کہ وہ سب محو ہو گئے امر کو نے اب
وکیا اب کیسا [illegible] تیسرے دن گلنار پھر آئی اور کہا آج مین نہ مانونگی میگونہ نے کہا او دائی تو نے میری
جو مکھا لی ہی تجکو [illegible] نہین روز آتی ہی ایک آج کے واسطے مین تو ہرگز نہ دونگی گلنار نے کہا تمہاری
باپ از در جادو سے کہونگی اگر وہ [illegible] تو میری جہوٹ [illegible] موٹہ ڈالیگا میگونہ نے کہا جا جا سب [illegible] کریگا
او گلنار چلی گئی اب ملکہ کو تشویش ہوئی کہ اسمین ایک فاختہ آئی لوٹ پوٹ ہو کے خواص ہی
ملکہ سے کہا کل [illegible] باپ نے [illegible] طلسم گلنار سے کیفیت [illegible] داخل ہو گئی میگونہ نے اور خواصون کو فاختہ
سینہ تو آبنا کے [illegible] گلنار نے کہا کہا اور از در جادو نے کیا جواب دیا وہ تو اور [illegible] بعد
[illegible] خواجہ سے کہا میرا [illegible] مناسب ہے ایسا نہین یہ لکھا [illegible] امر نے کہا مین بہتر ہی میگونہ
نے کہا خواجہ تم اکیلے ہو گے [illegible] گہبرائیگا اسواسطے نہین جاتی اور [illegible] مجھے [illegible] اور اب تمہارا
[illegible] میرا [illegible] امر نے کہا مین تم جاؤ اور مین اب [illegible] کیا کرونگا غرض میگونہ [illegible] گئی اور راہ مین
خبر ملی کہ گلنار تمہارا [illegible] اب پاس گئی لیکن تمہارا اور امر کا حال کچھ نہین کہا میگونہ نے کہا وعدہ [illegible]
دوست [illegible] سمجھے کہ [illegible] اب بیٹیان مین آج [illegible] کل مل جائینگے تو غرا ب جائینگی اور بیان
امر سو [illegible] امر کے پیسے مین اب محبت لشکر اسلام کی [illegible] سکی اور [illegible] بیٹیان
مین اب [illegible] جا کر [illegible] یاد وہ [illegible] یہ حوالے کر دی گئی اب تم چلو امر باہر نکلا دیکھا کہ [illegible]
طرف باغ کے جہیل ہی امر جو کنارے آیا [illegible] غرض نکلا امر دوسری طرف گیا از در نکلا
[illegible] طرف شیر اور امر پر حملہ کیا امر بہاگ کے کنارے پر آیا [illegible] کہ اوس پار جو قران بہاگتا آیا امر
نے کہا ای بیٹا [illegible] اور ہاتھ سے منع کیا قران سمجہا مجکو بلاتے ہین جہیل مین کود کے اس
پار آیا اور امر سے [illegible] منع کیا بلکہ ادہر سے نہ جانے پایا میگونہ یہ سوکر گئی تھی امر نے کہا بیٹا
مین تو اس بلا مین گرفتار [illegible] تجکو منع کیا تو چلا آیا اسنے کہا میں جانتا آپ مجکو بلاتے ہین امر
[illegible] کے باغ مین لایا اور کہا اب تجکو کہان چہپاؤن اور میگونہ کا حال کہا قران نے کہا اب
نہین کہا ہی اپنے تو نہین [illegible] کیا اب مین اوسکا علاج کرتا ہون امر نے کہا بیٹا ایسا نکر ناغرض
قران نے [illegible] نکالی اور اب اوسمین بیٹھ رہا اور میگونہ جلد [illegible] باپ سے مل کے آئی [illegible]

لگے بیٹہی اور امر کو پوچہا خواجہ گہبرای تو نہین امر نے کہا ای بہن نہین اور قران نی چیتین
سے جو دیکہا ایک آفتاب کو دیکہا اور اوسکی ہیبت کی گرمی جو لگی قران کو نہیوت ہوئی
اور اوسکے آلت جہپا اور میکونہ حیران ہوئی کہ گاؤ مین یہ کہلی سی کیسی ہی جا اونیا کر
فراغت سے پوچہی بات اسکا جارہ قران اور یہ ہین ہوا میکونہ نی پکر کے بیٹہ وایا قران آف کر کے
نکل آیا ملکہ تو اوس کمرے سے بہاگی دیکہے کہ ایک حسن سے بہی میکونہ نے کہا واہ ای بہای آخر تمنے مجہے دغا
کی مجکو پہلی خبر ملی تہی کہ تم جہیل ہو گئے اور قران آیا لیکن مین حیران تہی کہ یہ کہان گیا اگر تم مجہے
کہتے کہ تم مجکو ہو تجادو تو مین تمکو نہ جانے دیتی اور تم ترلی میری جاتی ہو تی مینے کہا برای کی امر نے بات
باندہی اور کہا واللہ ملکہ مینی اسکو نہین بلایا اور یہ نہین کہا کہ تو ملکہ کو مار یہ جاتی میکونہ نے کہا خیر ابہای
امر مینے بہائی تمکو کہا اب دغا کرون اب ان کر کو جاتی اور سوای میری کوئی نہین بہانسے
نکال سکتا غرض امر کو کئے تہون سوار کر کی چلی راہ مین کہا آخر تو چلنے ... جاوے آج امر
ایسا کہا یا کہ یہ کہانا جب ... ہی پہونچی کہ یہ سحر جو کیا دونو طرف پانی مین رہا ہو ہوئی امر اور
قران سے کہا لو جاو اب تم جاہی لگا تم تمکو بلا بہیجی کہین امر میکونہ سے رخصت ہو کے قران کو لیکر
چلا اب آگے ایک ... ملا قران نی کہا او سنا اب اوطرف جاو مین سنا یہ جادوگر ملی تو تم دونو
تو گرفتار ہون امر ایک طرف ... ہوا اب ایک جہیل ملی لیکن کہین ... کہین ...
بار ایک شہر کی دیوار ہی امر اوس پار جو گیا دیکہے تو لندہور پہلوان عادی مالک سب جمہور شاہ
فرامرز وغیرہ جتنے گرفتار ہوئی تہی سب اوس شہر کے اوس پار مین اس شہر کے پاس آیا وہ سب
لگی دوہائی مچانے ای خواجہ ہمکو چہڑاو امر نے ایک ... مارا کہ شہر ہی ٹوٹ جاوے لیکن وہ تو مثل فولاد
کے تہا لندہور نے کہا ای امر ہم سب زور کر چکے یہ شہر نہین کارخانہ سحر ہی یہ قصہ رہا امر کا

گلنار جادو کے ہات اور قران کا گلنار کو مارنا معہ امر سب سرداروں کو چہڑانا اور راہ مین پہر
سرداروں کا گرفتار ہو جانا

اب امر اور سب بیٹہ رہی اور وہ ہر وہ غل مچاتے ہین کہ دیکہا وہ جہیل مثل
دریا کے ہو گئی تہیون ڈوبا ڈوبا ہو گیا امر کو سناٹا سا آیا پہر دیکہا کہ گلنار پانی پر چلی آتی ہے امر نے جانا کہ
گلیم اوڑہون پہر اوسنے کہا امر کے ہات پاؤن رہ گئے اور وہ پاس آگئی اور پکاری اے موی تو چہپ کر کوم

دیکہ نکل

دیکہ نکل آیا اب بہان آیا تہی اور ایک درخت مین امر کو باندہ امر لگا منتین کرنے گلنار نے کہا
او موی مین تیری دام مین آ گئی تو اس پار دریا کی لاکر امر کو ایک درخت مین باندہ دینا گلنار نے کہا
رہ او موی مین آتی ہون اور جا کر کو لیا لائی اور اونکو دکہایا اور سینے نکالا کہ تیری کباب لگا کے سبکو بانٹون
گی او رب ... گئی امر نے کہا او گلنار مینے تیرا کیا قصور کیا تو میری کیون در پی ہے اسنے کہا او بہ
موتی کا گمانے تو دشمن ساحر نکا ہی ہزارون مارے الے جب کی الال ہو چکا اسنے کہا مین نمک مرچ لیا آون
تو کباب لگاون یہ کہہ تو نمک مرچ لینے گئی کہ میتر قران بہی ہیرتے ہیرتے نکل آیا امر دیکہکر چپ تہا اور کہا بہئی تیرا بہلا
ہو بہتر ہوئی اگر تو بہی میری ساتہ ہوتا تو بلا ہو جاتا اب کسطرح چہڑاوہ نمک لینے گئی ہی قران تو ایک
پیڑ پر کے نیچے چہپا اور وہ لگا کر آئی نمک مرچ کی پڑیا لیکر امر نے ہر شے کی گلنار نے کہا او موی سچ بتا تیرا
کون ہمائتی آیا ہی اور کہان ہی امر نے کہا ارہی اوقہبہ کہ ساحا ہی گلنار نے کہا اگر بتادی تو مین تجکو
چہوڑ دون امر نے کہا اگر ہوتا تو مین بتا دیتا گلنار نی کہا مین اب ڈہونڈتی ہون یہ کہکر چلی امر
کی او قران کی جان نکلی کہ بس اب اگر پکڑ لی گی جب کہ قریب قران پہونچی امر نے پکار کے کہا
او جہیل قہبہ آیا مین فلان کر تیکو تیر مار کر سنا کہ لگی کٹ مرے گی تو خوش نے ادہر آ اب فلان کمون کہ تجہیر
زال کو بہیا انزال کروا دون اور خوب سمی امر نے گالیان دین یہ سنکے جہیل ... اور کہا او موی تو تجکو
ہم حال بناتا ہی تیرا ہی پہلے کام تمام کرتی ہون یہ کہکر پہری قران تو غش کر گیا کہ واہ او سنا یہ حیاری
ہی مینے حاصل کی جب اوسکی پشت ہوئی قران نے کہا بس اب اسکو نجانے دو اور قران نکلا
برابر آیا اور کہا او لگا تا ادہر دیکہ یہ متوجہ قران بس جب پہری تہی کہ بغدا برا جنبو کہ لات دو گہری ہو گئی یہ ...
کی اور غل ہوا گیر گیر پکارنے لگا کہ تنے مرا نام مین گلنار جادو ہو اب جو اور بہیلا ہوا کہین کہ جہیل
غایب اور دیوار شہر کی بہی نہین اور سب سردار چہوٹ گئی قران تو ایکطرف نکل کے چلا گیا امر
سبکو لیکر چلا امر نے کہا جلدی چلو ایسا نہو وہ ماری گئی ہی اور دربان طلسم زیر زبر کوئی ساحر
او نکا نکل چلو عادی نی کہا ای امر ماری بہوک کی چلا نہین جاتا اور پیدل کا چلنا بس کوئی کوس
چلے ہونگے کہ ایک آیا امر نے تو گلیم اوڑہ لی ابر مین بجلی چمکنے ہوئی آواز رعد کبہی آئی کہ عمر اگو رنج گیا
دیکہا کہ شہر پیدا ہوا اور سحر جو کیا سب گرفتار ہو گئی اور امر جو بہاگا دیکہے کہ ایک تالے سا ہوتا جاتا ہی

امر تو اوس نالے سے نکل گیا ایک دم مین گرد بانے ہو گیا امر کلیم اوز بہی اوس پار دیکہ رہی تہی کہ اوس
ساحر نے مٹی کو نہ تہی اور نشانون پر سیکے جہپا بہی دئی پہر پیدا ہوئی آپ بہی اور وہ اور سب سردار اوڑ تے
ہوئی چلے گئے امر سیاہ کاکہ اکو قران بہی ملا قران سے حال کہا اور دونون لشکر مین آئی اور اگر بادشاہ سے سارا
حال بیان کیا بادشاہ نے کہا خواجہ کوئی سردار نامی باقی نہین کہ جسکے نام فتح طلسم ہی جا کہ کہلا دین
چالیس ہزار جادو سے آنا ازدر جادو کا اور نامہ لیکے امر کا جانا اوسکی بارگاہ مین جاسوس نے
مجرا کیا اور کہا چالیس ہزار جادوگر وزنیے ازدر جادو بادشاہ ہی اہمیار جادو سپہ سالاری اور مرعوت جادو
ازدر کا داداہی ہمراہ ہی لشکر سے دو تین کوس پر اوترا ہی مین دف ڈہرو بجرہی ہی ہجوم اکہاڑی ہو رہی آئی
اپنا اپنا سحر کر رہی ہین بہ سنکے بڑا خوف ہوا سعد نے کہا خواجہ امیر کا امین آج منشا ہی سردار کوئی
نہین جو نامہ اسکے پاس لیجاوی امر نے کہا اب نامہ لکہوا مین جاونگا سعد نے کہا خواجہ تم
گلنار کو مار نے آئی وہ سب تمہاری واسطے آیا ہین اور تم اونکے پاس جاؤ گے مین نجانے دونگا امر نے
کہا اس سے اب خاطر جمع رکہیں آخر امر نے صیف ذو الیدین سے نامہ جو امیر کا امین نہا لکہوایا لاکر
بادشاہ نے خلعت دیا جام پیکر نامہ سر سے باندہا اور امر چلا جتنے عیار تہی وہ سب کسوت عیاری
ذات ہر اوسنے کمر کے گلامین سر پر کب دار سپر پشت پر گوپن مین جو ہتر رکہا نیزہ پر بچہ لٹ
مین جوڑی خنجر کی کمر سے لگی ہوئی تغلق کے مٹی کہانون مین دار استار بجہا ہوا سامنے امر کے آئی امر
نے سبکو دیکہکر تعریف کی اور کہا مجکو تم سے یہی امید تہی شاباش لیکن ہشیار کیا کام مین آتا ہون
تم جا کر بادشاہ کی حفاظت کرو امر نے عیارونکو لشکر مین بہیجا اور آپ چلا تین کوس کی کیا امل
ہو گا لشکر ساحرون نین اسطرح جاتا نا جسے جگنو کہین چمکا کرتے معلوم ہوا ساحر میران مین
جاکر ازدر کو خبر کی کہ امر آتا ہی نامہ لئے ازدر نے کہا تو دیوانہ ہی اوکو کہانا ہی کہ دوسرا ایک جاسوس آیا اوسنے
بہی یہی کہا ازدر نے کہا تو بہی اسکے ساتھ دیوانہ ہو گیا پہر تو تیسرا جو سنا جو آیا بہی خبر کی اب
ازدر کو حیرت ہوئی اور امر دروازہ پر آیا جو بدار بیٹہے تہی پاس تہی نسل برق کی اندر نکل گیا اور سامنے
ازدر کے آیا چار ہزار جادوگر بیٹہے مین امر نے سلام علیک کی جتنے جادوگر تہی اونکو منافی ازدر نے
منع کیا کہ تامل کرو کسان جائیگا ایلچی کو زوال نہین ازدر نے امر سے کہا اور امر نجکو خوف نہ آیا گلنار کو

دونی لی

تو قتل کیا اور تو میری سامنے آیا بہہ امر نے کہا پہلی اس نامہ کو دیکہ لو مجکو جواب پہر جو کچہ پوچہو
گے مین بتاونگا ازدر نے کہا ابتو کیونکر بچ کے جائیگا امر نے کہا مین تو نکل جاونگا اور اگر ایسا مین
نہون تو کیونکر سر بریدہ جادوگر ان کیا اون آخر تمہاری کتاب جمشید مین ہی ازدر نے کہا کیسا
شکوہ تیرا کہا ہی امر نے کہا تو نے یہ دیکہ لو تو مین چلا جاوون ازدر نے کہا بہلا ہم ہی دیکہین کیونکر
تو جاتا ہے امر نے کہا تو نامہ کا جواب تو دیکہ لینا ازدر نے کہا تو لا نامہ امر نے کہا اسطرح نامہ لوگے
کچہ کشتیان منگاؤ ازدر نے جانا کہ یہ بڑا طمع دار ہی حکم کیا چالیس کشتیان آئین ازدر نے کہا لاؤ اب
تو نامہ دی امر نے کہا دیتا ہون اور زنبیل کا منہ کہولا ایک ایک کر کے کشتی نظر زنبیل جب تو اور
سبکو حیرت ہوئی ازدر نے کہا کہ امر تو بہی ساحر ہے امر نے کہا مین ساحر پر لعنت کرتا ہون بس
سبہ جو امر نے لعنت دی حقے بیٹہے تہی بہر تو نار برنج لیکر اپنے سنبہالے اور امر نے بہی زنبیل مین سبکو
بہر کے جیب طرف دیکہنے لگا ازدر نے منع کیا امر سے کہا تو سبکو لعنت کرتا ہی نہیں تو جا ہی کہ لی
آخر تو بندہ تیرا عبد ہونگا امر نے کہا اچہا تم جواب دیو پہر سمجہ لینا اور دادا ازدر کا مرعوت جادو
کہ جو بیٹہا تہا اسکو زیادہ حیرت ہوئی امر سے کہا یہ تو کشتیان کہان رکہ لین امر نے کہا اپنی
تہیلی مین مرعوت نے کہا وہ کہان ہی امر نے کہا دیکہو گے مرعوت اوٹہا اور کہا دیکہا امر نے کہا میری
پاس آؤ مرعوت جب آیا امر نے جوال سے گہنڈیان کہولین اور کہا جہانک دیکہو جیسے منہ ڈالا امر
نے پیچہے سے تہیلی دی اور کہا داداجان اسکو اپنا مرعوت زنبیل مین جا رہا پہر تو ازدر اوسکی جا
جان نکلی اور کہا ارے تو نے مرعوت کو کیا کیا امر نے کہا میری پاس ہی بہیجے اول کہا ہی ازدر
نے کہا جو لئے کر امر نے کہا کیا مین اجاڑ ڈالونگا ازدر نے کہا تو میری دادا کو کہتا ہی ایسا نہو تیرا کچہ پہر
نکلے امر نے کہا اسواسطے میں نے اوسکو اول لیلیا تو نامی کا جواب بانواب دی مین مرعوت کو دون
آخر لوگون نی ازدر سے کہا کہین نامہ کا جواب دیجئے وہ جو جادوگر تہی بہین کرتے اپنے نارنج پر بت
ڈالتے تہی وہ سب شکستہ ہو گئے ازدر نے کہا لا نامہ دی امر نے کہا اگر تو میرا استقبال کرے تو مین
تعظیم بنیا اور جو کہ یہ بہ مکری تو بہر سے اوٹہی تہی کہ وہ سات قدم آو نی اور نامہ لے آخر مجبور ہو گئے
دادا کو اپنی بہرا پیلا کہتا ہوا کہ اس دادا ای اسارہ بحضرت غائب ہین بلائی اور تخت سے اوترا امر نے

سات قدم گئے ازدر نے کہا لا امر نے کہا دو قدم میری استقبال کو آؤ دو قدم اور آیا پیر امر نے کہا
سات سلام نامے کے اور تین سلام مجلکو کرو پیر تو کہا کیسا کٹ کٹنا یا کہا خبردار امر جو کہ وہ کرون
سو سلام کرون جب سب ہو چکا کہا اب لا امر نے کہا تخت پر جا کے لیجب زبان گیا اب کہا لا امر
کہا اوپری جاہو کے لو ازدر کہڑا ہوا امر نے سرتے نامہ کہولا اور کہا خبردار شکن نہ پڑے حرف پر بل نہ ہو کہا
نہیں تو تمہارے تیغے پر حرف آویگا غرض نامہ دیا اوسنے پڑا لکہا تہا بعد حمد و نعت کے کہ ای ازدر جادو دانا
و آگاہ باش کہ لات کو لعنت کر اور پروردگار کو سجدہ کر تو تو بہتر تو ہر اور ایمان لا بہا اور نہیں تو آمادہ
جنگ میں آیا جسطرح اور جادوگر مارے گئے تو بہی واصل جہنم ہوگا بس یہ دیکہ کے جین بجبین ہوا امر نے
کہا خبردار او ازدر یہ جان لینا کہ دادا تو تمہاری گوی پر تمہے سمجہ لونگا جواب لکہ ازدر نے کہا جواب
جنگ امے ای کہا پشت پر لکہدی غرض جب لکہ دیا نامہ امر نے لے لیا اور کہا ای ازدر اب کیا ارادہ
ہے اب دلکی بات سچ سچ کہہ دو داکو امید لوگے ازدر نے کہا بس لا امر نے کہا ہان یون دونگا کہ تم اوسکو
لیلو اور بعد مجلکو قتل کرو تم سب قسم کہا اوتر سے قسم ستارات کی کہائیں ازدر نے کہا تو
بشوق چلا جا یہان کوئی تجہسے بولیگا جب تو لشکر میں جا پہنچا پہر سمجہ لونگا امر نے کہا اوسوقت تو
میں آپ تمہاری سرکاٹ لی کو آونگا غرض جب یہ قسمیہ ہوچکے امر نے زنبیل سے نکالا او جیوبر آیا
ازدر نے کہا تو کہان سنا مرسوت لی کہا میں دریا کے کنارے ایک مرغ ہنگئے کی سیر کرتا تہا جسطرح
نہ کیئے دیا امر نے کہا پہر سیر کہچی اور مرسوت جادو کہ اسپاب لوگون نے پیچہے سے کمر پکڑ لی ڈنگل پر لا کے
بٹہایا ازدر نے سارا ماجرا بیان کیا کہ جو ذلت ہوئی وہ تیری باعث سے ہوئی امر بہوت کو
غصہ آیا کہا تیغے قسم کہا ای میرے تو نہیں کہا ای میرا سکو مارتا ہون ازدر نے کہا اسوقت تو میں امر کو
کچہ نکہونگا اور کہا ای امر جا اور امر نے جست کی الوائین اکرتیغہ کہا اور کہا او کافرو و ساحرو قسم سے
تمکو جسکو جو حوصلہ ہو وہ مجہپر سحر کرے میں شاہ عیاران عیار لعنتی ہی تم پر جو کرنا ہو کر و بس یہ
او تہا اور امر نے جست کی سر اوچہا کے بلا اور کلیم الوطی ساحرون نے چہار طرف تلاش کی امر کا
سکو خوف ہوا اور ازدر باہر صحرا میں آیا اور ایک سینہ لیکے چار نگری کر کے چہار طرف گاڑی
سوت گرد باندہا اور کچہ سحر کیا امر نے دیکہا کہ ایک قلعہ بن گیا اور اسمیں ایک جو کی سندل کی منگائی

اوسنے ہتیا اور شو وکو ذبح کر کے لہو کا نیکالا اور تمام میدان میں چہڑکا اور باش کے آب سے تمام کرنا بلا اور ایک
آدمی لیکن سحر مناک کا نہ باہر لنگی جنبہ ہی ہوئی مشک میں کچہ پہر اور سحر جو کیا وہ مرکب اور سو جنس میں
آیا ایک دم میں اوسکے پر پیدا ہوئی اور وہ مرکب اوڑا اور ایک ابر سیاہ آیا او سمیں وہ مرکب اور سو جب گیا
اور ابر لشکر اسلام کیطرف چلا امر نے جو دیکہا ان لشکر کو بہا گا کہ خبر لون مرسوت جادو جیا ازدر جادو کا
کل لشکر اسلام کو سنگ کا کر دینا ازدر کا اور لیجانا میگوشہ کا امر کو گہر میں ازدر کے اور مسلمان ہونا
ازدر کا اور چپ تنا امیر کا مع سرداران سنو یہان جو آیا دیکہا کہ وہ ابر چہا گیا جیسے دیکہا وہ ابر ایک اب
امر دیکہے اوس منٹ تین سے جو ہر ارہ جہڑ آتا ہو نہ یان مثل باران کے برسنے لگیں جسپر ہونگر ہاوہ پتہر
کا ہو گیا امر کی تو دیکہ کے جان نکل گئی کلیم او زہی لاچار سنگ آمیز و سخت آمد کہ ز او دیکہا کہ ایک دم میں
کل لشکر مع بادشاہ سب پتہر کے ہو گئی اب امر روتا چلتا طرف لشکر ازدر کے روز آکہ کوئی علاج کرون
یہان جو آیا دور سے قلعہ دیکہا نہایت رنگ ہو ئی تہا قلعہ غائب لشکر دیکہا ئی دیتا ہے لیکن ایک لالہ زار ہے
جہان تک نگاہ کام کرتی ہی امر افسوس کرتا پہر اپنے لشکر کیطرف چلے یہان جو آکر دیکہا ایک میدان سا
غضب معلوم ہوتا ہی انسان لشکر نہ بارگاہ کوئی شے نہ معلوم دیتی روتا اور کہا الہی آمر کا ازدر کا سحر ہی معاذ اللہ
پہر ازدر کیطرف آیا دور سے قلعہ دیکہتا ہی جب قریب آتا ہی غائب وہ لالہ زار ہے اب امر نے جانا
کہ اس لالہ زار میں چلو آخر کہیں تو پتا لگے گا جب قریب لالہ زار کے آیا اور چاہا کہ اندر قدم رکہے کہ ایک
آواز آئی کہ خبردار اور نہ آنا اگر لالہ جان ہو گی تو ایک سلامت نہ رہیگی امر ڈر اب کہڑا دیکہہ رہا ہے
کہ دیکہا ایک قاز درخت پر آکر بیٹہے اور کہا ای امر اس میں قدم نہ رکہنا نہیں تو پتہر کے ہو جاؤ گے دیکہا
تجہے کہا سحر ازدر نے کیا ہی اور یہ لالہ زار بہی تمہارے واسطے بنا یا ہے اور کوئی صورت نجات کی
نہیں ہی لیکن دہنی طرف جاؤ اسکو چہوڑ کے وہان ایک حصار کی دیوار معلوم ہوگی بس وہان
آؤ گے تو کوئی صورت نکلی گی یہ کہکر قاز تو اوڑ گئی اور امر اودہر ہی چلا جب کئی کوس گیا
اب دیکہا سامنے ایک چار دیوار لیکن بلند دیکہی امر دیوار کے نیچے آیا چہار طرف پہرا دروازہ نہ پایا حیران ہوا
کہ کیا کرون آخر امر نے خدا کو یاد کر کے کمند دیوار پر پہینکی اور کمند پر چڑہ کے دیوار پر آیا دیکہے کہ ایک باغ ہے
اور چہوٹا سا باغ نکہیرا استادہ ہی اور سب سما معورتیں ہیں کہ تیغے ہیں کوئی کہڑی ہی گا ہو رہی ہے

کہ اسمین ایک آدمی کی نظر جو دیوار پر گئی تو دیکہا کہ ایک میمون بیٹہا ہی اوسنے اور ونکو دیکہا یا پہر تو سبنے کہا
میمون کیسے نے بدمعاش کہینچے لنگور اور ملکہ سے کہا کہ وہی ایک میمون دیوار پر بیٹہا ہی یہہ جو میگونہ نے اسنا
خواصون کیسے یہ بات سنا تب امی بی ارے یا میری بیٹی کو میمون بناتی ہو تو اسنے سبکو خبر نکلی اتنی اور جو چند
خواصین جو اوس روز باقی تہین اونکو امر کا حال معلوم نہ تہا یہہ کہا جانین میگونہ سمجہے کہ امر آیا میگونہ
دوڑے اور امر نے میگونہ کو دیکہا کہا بہنا مین آتا ہون اور چاہئے کو دی میگونہ نے کہا ان بہیا ایسا کہ نہ
جہوٹ لگے کی کمند اوپر سے پہینکی امر اوتر کے آیا اور میگونہ کو جہک کے سلام کرنے شروع کئے اور
کہا جان ہماری دوست عدم کو گئے مجکو بہر وان ہی جو میگونہ نے کہا اوس لالہ زار مین جاؤ ایسے
ہو کہ جاؤ گے مینے تمکو منع کیا اور پہر قار نہ کے تمکو بہان لائی اب بہتر ہے کہ تم میرے پاس رہو امر نے
کہا یہہ مجہسے نہو گا امیر اور کل لشکر تنہا اور امر جیوی میگونہ نے کہا تو بہیا ہی تو سمجہے کہ تم عاشق
حمزہ ہو جان اپنی دی یا دو گے مین جان اپنی دے گئی اور تمکو بچایا اور اگر خواجہ نے یہہ کہا کہ جو تمکو مارا
اور اگر مارا ساتو بہر اوتہین نامہ لیکر گئے اور جا کر اوسکے اوا کو ذلت دی پہر اوسنے بہی سحر کیا اور دیکہا
تمنے دیکہا غضب کا سحر ہے امر نے کہا یہہ مین کہا جانو اگر مجکو بچایا ہی تو کوئی صورت ایسی بتاؤ
کہ سب بچین میگونہ نے کہا خواجہ تمہاری لئے سب کچہ ہے مین کر سکتی ہون لیکن اگو تمہری
طاقت نہین کہ بانچاس منا کر سکون باد اوسکے سحر پہر اس سحر جلے مین ہی ایک اوسکی خوشہ
چین ہون امر نے کہا تو پہر مین بہی جان دونگا تب تو میگونہ حیران ہوئی سوچی کہ اگر اسکا سات
دیتی ہون تو باپ قتل ہوگا خلق کیا کہی گی اور اگر ایکا مونہ کرتی ہون تو اسکو بہائی کہا ہے
اور نگاہ پر اسکے عاشق ہو تمہاری جان پہر گئی تو کیا مشکل ہی یا اور ای امر پر کہا ہان جب امر نے
کسطرح منانا اور ایک زبان کی کہ گیا آخر لاچار مستعد ہوئی اور کہا ای بہائی ایک بات تو مجہسے سکتی
ہے کہ تمکو اژدرنگ ہو نہا سکتے ہون پہر تم جانو مجکو دوست نہ بنا کہ میگونہ نی تمجکو لا کر قتل کروا دیا
امر نے کہا تمکو کیا تم اژدرنگ ہو نہا دو میگونہ نے کہا تو تم گل ترنگ کی صورت بنو تو کام نکلے امر
نے کہا تو ذرا مین یہہ بات کر آؤن یہہ کہکر گوشہ مین گیا اور وہاں سے گل ترنگ بنکے آیا روتا ہوا
اور کہنے لگا واہ واہ ای ملکہ خوب تمنے سارا ان زادیکو بہائی بنایا کہ اوسکو متر کا نے زیر مرا

بیہ حال کیا

بیہ حال کیا کہ خوب میری جہانانیان ملی بیٹہ و مین جنگلیان لین میگونہ نے کہا امیر ایسا ہی تو
ایسا بدنذرانہین ہی اور جل تو مین بہائی سے بوجہ ون اور میگونہ چلی امر نے کہا ملکہ مجکو نہین
بچانا مین ہون تمہارا غلام امر ملکہ حیران ہوگئی اور کہا سبحان اللہ ای امر سچ کہہ تو امر ہی امر نے
کہا ملکہ زنگ تو تمہاری وہان ہی مین اسلئے بنکر آیا کہ فرق تو نہین میگونہ خوش ہوئی اسنے
کہا کہ بے بالکل فرق نہین کہ اسمین گلترنگ ہی آئی سب دیکہنے کہ کونسی گلترنگ ہی
خواصون نی جو ملکہ کا یہہ حال دیکہا کہ امر کو اژدرہا پاس لئے جاتی ہی سب نے سمجہا کہ ملکہ
ہم تمہاری بہائی کو کہتے ہین کہ اسکا ساتہ دو میگونہ نے کیکا گنبد نہ مانا اور سحر کر کے تخت
منگایا اور امر سے کہا بہیا مجکو کلمہ پہر بتادو شاید اگر مین مرجاؤن تو کافر نہ مرون امر نے خوش کر کہا
اسکی ثابت قدمی پر کلمہ بتایا از سر صدق مسلمان ہو گیا اور امر کو لیکر تخت پر بیٹہا لیکے اوڑ گیا
اور راہ مین کہا ای بہائی سوای اس راہ کے ساری راہین مسدود ہین اور خوب بلند ہو گئے
اب جو امر دیکہی وہی قلعہ ہی اور ساحر او سمیں کہ ٹانگیں کوئی ایسکہ بچانا ہی کوئی سحر کر رہے
کوئی کہا بانجی کوئی اسے سوتا ہی غرض میگونہ تخت سے اوتری اور اہہار جادو پکارا کون کون ہی
دیکہے تو ملکہ اسنے سلام کیا اور کہا اب تو اسطرح آئین جب امر آیا سنا ملکہ نے کہا ارے کہا
امر اور یہہ خبر کی طاقت کیونکر کیا تو مجکو سارا ان زاد سے مشابہ کرتا ہی مین اوسکی صورت سے
آگاہ نہین اور خبر سمجہو نگی اہہار زور اجابا کہ باپ نی اسکو تخت پر بٹہایا ہی اسنے کہا میری
تقصیر معاف کیجئے اور اب کہان جانیگی یہہ تو مجہے کہئی میگونہ نی کہا تو اندر ہی اپنی
باپ پاس جاؤنگی اہہار نے کہا وہ تو آرام کرتے ہین اور سبکو منع کر دیا ہی کہ کوئی بیہودہ نہ آئی
باو جا میگونہ نی کہا تو اور سب اور مین برابر اور یہہ کہکر چلی اہہار کی مجال نہوئی کہ روکے اور یہہ
سب بیٹہا کیا اور ملکہ دروازہ بارگاہ پر آئی جو بدار ننگے نی سلام کیا اونہون نے بہی منع کیا
میگونہ نے کہا دور ہو شامت آئی ہی جو بدار بہی ہو رہی لیکن گلترنگ سے کہا تو نہ جا اور
ملکہ نی پہر کے دیکہا بس دوڑ کے گل ترنگ کے عملی کمالات پکڑ لیا اور اندر لے گئی اب ماری
اسکی ڈر کے عیب ہو رہی اور میگونہ وہان آئی کہ پہر دیکہا پڑی بانی اور اندر اژدر سوتا ہی نقیر ہو

بلند ہی میگوش نی امر سے کہا کہ لو اب تم جانو امر نے کہا کہ اب تمہارا کیا مرضی ہی میگوش نے کہا

مجھکو کچھ کام نہیں میں مسلمان ہوئی ہی یہ کافر ہی جا ہو سر کاٹو جا ہو بیہوش کرو امر میگوش کو دعا

دیکر سرا ہوا او شتاب سے اندر کا جانب آیا اور جانا کہ کچھ عیار یہیں ہیں ہوشیار کر کے آگ میں دروں ہی سے پلنگ

پاس آیا تہا کہ اوسکی آنکھ کھلی اور اوسنے کہا کہ امر کے ہاتھ پاؤں رہ گئے اور ازدر لحاف کو اوتار

کے اوٹھ بیٹھا اور کہا اوسا یہاں نادی سچ کہہ تجھے کون لایا امر نے کہا میں شاہ عیاران عیار اور

کون لاونگا میں افد الایا ازدر نے کہا سچ بتا امر نے بتایا اور میگوش باہر سے سن رہی تھی دلمین کہتی

کہ آخر پکڑا گیا اب لوگ کہینگے کہ کیا کلمہ پڑھتا تھا میگوش نے دغا سے امر کو قید کروا دیا پس یہ

سو نکلے میگوش نے سامنے باہر آئی اور کہا ای بابا میں نے کلمہ پڑھا اور یہ میرا رہبر اور یہاں لایا ہی میں اسکو

لائی تھی ازدر نے اسکو بہت قید کر لیا اور کہا او کمبخت پردہ میں پہلے سمجھا تھا کہ یہ تیرا الہام ہی یا اب

یہ تو میری بات قتل کو آئی تھی خیر اب صبح کو دونو تمکو قتل کرونگا میگوش کہتی تھی یہ میرا پیارا ہی اور

رہبر ہوا پہلے مجھکو مارنا امر کہتا تھی یہ میری محبت تھی یا اسکا ادا تھی ازدر میں نہ دیکھوں ازدر نے کہا میں تم

دونو کو ایک مرتبہ مارونگا یہ کہکر پلنگ پر لحاف موں پر لیکر سو رہا اور یہاں امر نے کہا ای بہن تم

کیوں آئی اور خاطر جمع رکھ ابھی تو رات بہت ہے ایک دم میں کچھ کا کچھ ہوتا ہی اور کبھی میگوش

دعا کرتی تھی کہ میں تو ملازم ہوں کہ عجب حال گذری رات رہی امر دیکھتی کہ اسکا لحاف اور

پلنگ کانپتی تھی اور آپ بھی تھرتھراتا ہی اور نیچے پلنگ کے موت اسکا بہہ رہا تھا اور ازدر بے سینے

اوٹھا اور کہا ای خواجہ میں تیرا غلام ہوں جلد مجھکو کلمہ بتا اور قصور میرا معاف کر جی میں نے پہلے بھی خواب

دیکھا تھا نہیں میں کیا جانوں کہ تم الہی ہو ایک بزرگ نے کہا امر آتا ہی میگوش لاتی ہی اگر تو اوسکی

اطاعت کریگا تو تیرے واسطے بہتر ہو گا میں سمجھی کہ خواب و خیال ہی یا پھر جو قید کر کے سو رہا تو

اب تو خبر دیکھا اور آگ روشن تھی فرشتے عذاب الہی اور مجھکو آگ میں لے چلے ایک اور شخص نے

اونسے پوچھا کہ یہ کیونکر ہی اونہوں نی کہا اگر مسلمان ہوا امر کی اطاعت کری تو بچی نہیں تو

یہ سب عذاب کافر ونکے واسطے ہی اس خوف میں تیرا ایمان اب [illegible] ہو گیا آنکھ کھل گئی

اور امر کو میگوش کو چھوڑ دیا اور میگوش سے کہا بیٹی تو میری سفارش کر غرض امر نے کلمہ پڑھایا

ازدر مومن مسلمان ہوا

ازسر صدق مسلمان ہوا اور کہا اب یہاں شہر میں میں جا کر سبکو دلالت کروں امر نے کہا

اگر سبکو تو میں جا کر دلالت کروں ازدر حیران ہوا کہ آپ کیونکر کہینگے امر نے کہا ای ازدر جادو میں تجھکو

قتل نکرتا بسبب تیری خدمت کے یہاں بیہوش کر کے تیری زبان میں جمید الو تیری صورت بنکے

باہر جا کے سبکو دلالت کرتا اور شہزادوں سے ماننا اور سکو تلوار سے مار ڈالتا اور ایک ایک کو اور یا تب

مار ایا ازدر کے مسلمان ہو جاتی ازدر قدم پر گر پڑا اور کہا اب شہر میں میگوش پاس میں تا ہوں صبح ہی

ہو گئی ازدر اگر تخت پر بیٹھا سب آئی ازدر نے کہا ایہا الناس میرا اسم کیسا ہی سبھوں نے

کہا جواب نہیں ازدر نے کہا اگر اس سم پر امر آوی تو وسکا دین اچھا یا میرا اسکے ادا ای کہا

یہ تو کہا تھی اوسکی مجال تھی یہاں آوی اور اگر آوی تو ہم بس لات کا مجھو تیرین اور آج تجکو

کیا ہوا ازدر نے ایک تکو [illegible] ادا اور مارتی بوگیا سب کانپ گئے کہ دیکھا ازدر جادو میگو

کانات پکڑ کی اندر سے چلا آتا ہی سبھوں نی اوٹھ اوٹھ کے مجرا کیا ازدر بھی تخت سے اوٹھ

کھڑا ہوا لوگ حیران میں کہ کون سا اسمیں ازدر ہی جانا کہ یہ جواب اندر سے بیٹھی کے ساتھ

آیا یہی یا ازدر اور امر تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور کہا اچھا جو کلمہ پڑھو میں یہ مسلمان ہوا اور تمہیں سمجھایا

کہ اسمیں امر کونسا تھی اوسکی عقل حیران تھی کہ ازدر اصلی دوڑا امر کے قدم پر گرا لوگوں نے کہا

دیکھا تمنے آپ ہی مسند میں پھر اگر یہ صورت نکلے آئی مجھکو اور تمکو قتل کر ڈالتی یہ تو انکا

حسین سلوک ہے اب کلمہ پڑھو پھر تو سب پکارے الناس ودین میں ملو کہم اور سب مسلمان

ہو گیا امر نے صورت اصلی بنائی ازدر کہا تاب پکڑ کے تخت پر بیٹھا یا یہ شادمانا تھا امر کے

کہنے سے بیٹھا کہ اسمیں جاسوس آئی ازدر کو مجرا کیا اور کہا امیر معہ سرداروں آتے ہیں ازدر نے

سنا حکم بجھوایا شہر باہر آیا بنا پس امیر اور سب استقبال کو آئی اور امیر کو بارگاہ میں لایا

اور کہا تخت پر بیٹھیں امیر نے کہا یا ای تاجدار یہاں اور یہی تمکو مبارک ہو ونگل پر

بیٹھے اور امیر نے میگوش کو دیکھا عاشق ہوئی امیر سے پوچھا امر نے کہا میری یہ بہن اور انکی آخر

سے اور سارا کام میگوش کا ہے میگوش نے کہا ای امیر تم ہمیں تو میری بیاہی ہو امر نے کہا میں کب

نہیں اسکو بیٹا کہتا فرض چالیس دن بیاہ ہوا کیا کہ پھر خبر آئی کہ کل انکا [illegible] گیا اسمیں اوٹھی

اور کہا بہائی ہم اپنی بارگاہ میں جاتے ہیں ازدر نے کہا بسم اللہ میں بہی بارکاب میں حاضر ہون
اسی واسطے مینے سحر اوتار لیا اور امیر باہر آئے اور امیر نے کہا دیوانہ ہن قند سب اور سب
کہا مرکب لیکر سب آئے امیر اور سب سوار ہوئے اور کہا جلد یہا چلو کہ ایسا نہو بادشاہ چلے آوین
اب نپٹنے ہوتا بارگاہ سلیمانی میں اکر امیر بیٹہے پہر تو ازدر نے بارگاہ اور چمن لباغ ان جو دیکہے حیران ہوا
امیر نے ازدر سے نظر دلوائی بادشاہی خلعت دیا جب بارگاہ برخواست ہوئی امیر نے امیر سے کہا
بہی اپنے بیچ ہماری بات ہجو امیر نے کہا واللہ یا امیر میکو شکر احسان ہی میں ہو سکتا
ہون اوسکو اختیار ہے جب دوسرے روز ازدر آیا امیر نے کہا بہی اگر تمنے کلمہ پڑہا سحر سب توبہ کرو
ازدر نے کہا ایسے ایک ساسانا ساحر ونکا ہوگا امیر نے کہا امیر ایک خدا برحق ہی امیر نے کہا
یا امیر اپنی رہنما دو غرض ازدر نے کہا مجکو اجازت دیجیے کہ طلسم میں جا ہی مسلمان سبکو کرون
امیر نے خلعت رخصت دیا ازدر رو گیا علم شاہ کا احوال ازدر سے پوچہا سنا اوسنے کہا وہ کار خانہ
سحر تہا اب امیر نے عادیکو حکم دیا کہ پیش خیمہ آگولی جلو اور معہ بادشاہ امیر سبکو لیکر چلی اور
امیر کو یاد علم شاہ کی پہر کوئی دن سے تہی اور وہ بہی حال ہوا امیر واسطے شکار کے امیر کو بتن چار کوس
لشکر سے جدا کر لے گیا اور لشکر منزل بہ طرف خان اعظم کے چلا اب دو کلمہ داستان کے
رستم فیل تن کے سنو کہ یہ جو صحرا و بیابان کو چلا غصہ میں رو پہر تک چلا گیا بعد سوچا
کہ اے رستم کہان جاتے ہو کوئی ٹہکانا ہیہے ہی پہر کہا اگر نہ جاوگے تو کیا کروگے افسوس نہی
باپ کو کیا کہا خراب تہان خدا الہی چلو جہان کچہ سبیل مل گیا کہا لیا پانی کو سون ناب
کہین ملا تو پیا ایسا سات روز تک چلا گیا رات کو کسی درخت پر سو رہا اب ساتوین روز
دو گہڑی دن رہی ایک قافلہ معلوم ہوا سات دن تک آدمی کی صورت نہ دیکہی تہی اب ذرا
تسکین ہوئی رستم قافلہ میں آیا خواجہ نصر بازرگان نے دیکہا فرخ معلوم ہوا جہک کے سلام
کیا علم شاہ نے بہی سلام کیا خواجہ نے کہا آپ اوتریں مرکب سے میری آدمی لی لین گے علم شاہ کو
لیکر اپنے خیمہ میں آیا حال پوچہا اور جانا کوئی بانچ مہینے سے لوگ ہمراہ ہو گئے نہیں معلوم اون پر کیا آفت
آئی اسو سبب تنہا ہو گئی خواجہ نے کہا کتنے لوگ ہمراہ تہے علم شاہ نے کہا کوئی نہیں تنہا آیا ہون خواجہ

حیران ہوا

حیران ہوا اور کہنے لگا کہ کیونکر اس راہ سے آپ آئی جب تک قافلے کئی جمع نہیں ہوتے ہم نہیں جا سکتے
آپ دیکہیں کہ کوئی سوداگر اوتری ہیں اور ونکی راہ دیکہ رہے تہی ہیں وہ بہی آلین تو چلیں غرض رستم کی خاطر
کی رستم نے کہا مینے کہی دن سے کہانا نہیں کہایا خواجہ نے دسترخوان بچہوایا رستم نے بسم اللہ کہکے نوالہ
کہایا اور خواجہ نے سنا اور پہر دیکہا کہ سے اور نے تو نہیں سنا غرض جب کہا چکے تنہا لیجا کر پوچہا کہ آپ
خدا پرست ہیں رستم نے چہپایا خواجہ نے کہا میں بہی مسلمان ہون آپنے بسم اللہ کہی اب کسی
کے سامنے نہ کہنا یہ میری آدمی اور قافلہ والے سب لات پرست ہیں اور اگکو تو میں جیران کو وہ پر کہ
جہندوں میں لندہور سے امیر سے لڑائی تہا تو آپنے معہ فیل لندہور کو اوٹہا لیا الکی وسی ہی تہا
شناخت ہی جب رستم نے سارا حال اپنا کہا کہ باپ سے خفا ہو کے تنہا چلا آیا ہو تو وہ اوٹہا اور گرد پہرا اور
کہا میں غلام ہون یہ سب اپکا ہی تحویل تمام آپ رہیں رستم تو یہان رہنے لگے اب دو کلمہ
خان اعظم کے سنو خان کا بزرگ خطائی کو واسطے وزیری ایک خدا پرست پیدا اور رستم
کو لے لیجا صندوق میں بند کیے سنو کہ اسکو خبر ہو خان کے بدری جانیکی آئی بڑا صدمہ ہوا
زرد خاقان وزیر اسکا اور چار سے بیٹے بیٹے ہیں بزرگ خطائی خان کا عیار ہی تو اسکو منزل امیر کے
خان جاننا ہے بارہ سے عیار جو الی ہیں خان نے بزرگ کو بلوایا اور کہا او بزرگ مجہے خدا پرستونکو
نہیں دیکہا تو جا کر امیر کا بیٹا یا اور کوئی اسردار ومین سے لی آ بزرگ نے عمر کیا باہر آیا بہ طاقت نہی
کہ کہتا میں جاون یا کسی عیار کو بہجون بس اب بزرگ نکل کر چلا تو دریا کی راہ کہ جلد جاوں لگا اور دور
بہا گرم ہی آپ یکہ کو چلا کر آئی آئی کشتی یہان لگی جہان یہ قافلہ پڑا ہے اور بزرگ اوترا سوداگر
نے جو دیکہا اسکو بہجانتے نہ بلکہ بغیر اسکے خان تک نہ جا سکتے تہی ایک سے اگر اپنے خیمہ میں لایا حال
پوچہا کہ آپ اسطرح اکیلے کہان چلے اپنے حال کہا سوداگر نے کہا تو بہر آپ یکہ پر کیون چلو
خواجہ نصر کے یہان کئی دن سے ایک خدا پرست آیا ہی اور رہتا ہی بس اوسکو لیجا بزرگ خوش ہوا
سوداگر نے ساری قطع بتادی رات کو بزرگ خیمہ چاک کر کے آیا رستم بیہوش کر کے لی گیا
پاس ہی جو آیا تہی کشتی پر آیا اور ایک صندوق میں بند کیا اور کشتی والوں نے کہا کہ رستم اسکو لیکر چلا
سے آتا ہون کشتی چلی لیکر چلے قدرت خدا سے دوسرے دن کشتی کو بہنگر لگی اور وہ تختہ کا

رستم تھا وہ نوٹ کے بھاگنی والی تو بیرے نکل گیا صندوق جلد وہان آیا کہ شہر خاور تھا اور کنارے
دریا کے خورشید خاور کا باغ تہا جہان شہزادہ خاور کی اور جار بہائی مین قیماس خان تمتمن خان اور تہمن خان
الماس خان خاور تہی اور قیماس خان مرغسے خان اعظم سلسال بن دال کا بیٹا کل فوج پر اختیار تہا تو
وہ باغ جو تہا حکم ملکہ سے اور برہ رہتی تہی ہزار مزدور لگی مین داروغہ باغبان تونکا فولاد تہا کہ ملکہ کو اسنے ؛؛
گودیون مین پالا تہا بہت بڈہا تہا کہ ابھو رہتی تہی **علم شاہ کا صندوق شہر خاور مین نکلنا**
اور عاشق ہونا خورشید خاور پکا سنو کہ صندوق بہتو دریا مین بہتا جاتا تہا اوسی کنارے کیطرف
آیا اور فولاد نے دیکہا حکم کیا باغبان نکال لائی فولاد نے اپنے مکان مین رکہوا دیا جانا کسی سوداگر کا تہا ؛؛
مال ہوگا جب سب مزدور چہٹی کو گئے فولاد مکان مین آیا صندوق کا ڈہکنا اوتہایا اور علم شاہ
کی اہی بیہوشی اوتر گئی تہی دیکہین ایک شخص بیٹہا ہی اور وہ بہی حیران ہوا علم شاہ باہر
آئے پوچہا تو کون ہی فولاد نے اپنا حال کہا اور کہا تم کون ہو اور صندوق مین کسنے بند کیا
تمہاری کوئی تہی علم شاہ نے کہا میری کوئی نہین ایک سوداگر کے یہان رہتا تہا شاید اوسنے
مجہکو دریا مین ڈلوا دیا پہر رستم سوچی کہ وہ تو مرد باخدا پرست تہا شاید تمنے جو سنا تہا اور غلط ہو
ہو گا کہ یہ ہتر نزاکت غلط تہی اور اوسنے یہ حرکت کی ہو تو عجب نہین فولاد نے کہا اگر تمہارا کوئی نہین
تو مینے تمکو بیٹا کیا اگر قبول کرو یہ سارا مال تمہارا ہی مین تو بڈہا ہون رستم نے کہا اچہا ؛؛
فولاد نے کہا کہ تمہارا نام مین کیا رکہون رستم نے کہا میرا نام تو مہران بخت تہا اگر اور جو
تم کہو فولاد نے کہا اچہا یہ بخت بکرم کے سارا باغ دیکہایا اب رستم رہنے لگے ایکدن باغ مین
بیٹہے تہے کہ آمد ملکہ کا غل ہوا فولاد دوڑا اور کہا ای بیٹا تو جلدی سے باہر نکل جا وہ جو باہر میری رہنے
کے مکان مین زیر دیوار باغ اوسمین جا بیٹہو اور رستم بہاگے کہ اوسمین سواریان اوتر نے لگین محلدار ؛؛
ننہیان اور داہگنیان جہنڈے اور خواصین در در گوشہ مرصع پوش جو آئے تو خواجہ خوان اگر
ہرا گیا اور تو کہین راہ نہ ملی زینہ بارہ دری کا تہا اوسپر چڑہ کے اور برج مین آئے فرش
تہا چلمنین چہوٹی ہوئین اوسمین سے دیکہنے لگے بعد دیکہا کہ مسیار خان کا چوبدار چک
لگی ہوئی دامانی جوڑا اپنے جواہر مین غرق خواصونکی ہاتہین چنگیر پاندان

خاصہ دران اوگالدان اٹھائے ہاتہین کہ سب سے مرصع کار غلاف پڑا ہوا ملکہ اوس اندر سے جب طالع دسن
طلعت چودہ پندرہ برس کا سن علم شاہ تو عاشق ہو گئے تیر عشق کا جو لگا کہ جگر کے پار ہو گیا اور
ملکہ آئی آئے نہر پر پہونچی کہ سیمی اپنے گوری اوسپر بیٹہی پائیجامہ کو اوٹہا دیا اور دونو پاؤن مثل ساق بلور نہج
پانی مین ڈال دیا اور پانی سے کہیلنے لگی اور وہ جو سنگ مین پڑی بلکہ تہین کسی کی جو والا کہ قربان
ہو تہی جہول رہی مین کوئی پتا خانے کا تہا لیے پر بیٹہا تہا جو رہتی تہی کوئی آپسمین گیند دیر کہائی پر
کہیل رہی مین کوئی مہندی لگو رہی تہی کوئی پہول مین رہتی واسطے جہری بنانے کے ملکہ سے
دیر تک اوسی کہیلون لگی اور علم شاہ مر رہی مین ملکہ کے حسن جمال کو سر سے پانک دیکہہ رہی تہی
کہ ایک آدمی سیاہ اوتری اور قہر ہوا گیا اور ملکہ کو خواصین لیا چلین اور اوسطرف لائین اندر کیا
مین بارہ دری تو سلی زینہ پر چکا ات مین آیا اور ملکہ جہوتہی اور رستم گہرائی با مین رستمی اور
جا کے نیچے کو دون کہیا او نچے مین اور مجہے مین آخر جب کچہ نہ بنا سو چی اندر پر آئو بہی اسی زینہ
پر سے اوتر چلو اور پر سے وہ اوتری تو ایک شخص دیوار پر اور ایک ات سے تخمہ لیے چلے اور بیچ مین ملکہ
سے ملاقات ہوگئی اور انکا ات بیچ مین پہنا ہیون پر جا پڑا اور اوسنے اونچا کیا اور کہا تو کون اور
علم شاہ بہاگے تو سنکے اسنے یہ ملا یہ تو کسی آدمی نے باہر باغ کے مکان فولاد مین آگیا تو
کو خبر نہین جا اپنے کہہ دیا ہے میری مکان مین بیٹہا ہی اور ملکہ نے غل مچایا اول شاہ دال فولاد نے
کہا اور کہا یہی ملکہ نے کہا کوئی مرد ہو پر سے اوتر اول شاہ نے کہا وہ اور کہا یہان کسی
کی مجال تہی ملکہ نے کہا تو اول زندگی تو مجہکو چہونا جاتی تہی اسلیا میری بیان نے سے مل گئے
گیا بلکہ جو پائی تہی پر بات اوسکا پڑ گیا اور جلد روشنی لاؤ غرض ہوا مین جو تون تو لال ٹہنیچ جا کے
آئین اوسمین انجم تہی پر طرف ہوگئی اول شاہ نے کہا یہان اندر پر اور سپاہی کوئی بہوت بلا ہو گیے
ملکہ نے کہا تو مجہکو مکرائی جاتی تہی جو تو فولاد کو بلا تو جو فولاد سے جلدی تہین دوڑین اور پکارین آؤ کو
موتہ کیا کہ فولاد کہین آئے بہر کا تقرف و گہین بتانے سب معلوم ہونگے فولاد نے کہا اور کیا ہے
محلدار نے کہا چل اور دیکہا بڑی کیا ایسا بندو بست کرنا ہی چل کے سن اور فولاد آیا ملے
علم شاہ کو لاکر دیکہا بیٹہے مین کہا بیٹا تم کہاں بیہوش ہو اب تو سامنے ملکہ کے آیا ملکہ نے کہا کیون تمکو

مینے تیرہ برس کہا کے داروغہ کہا تو نے خوب بندوبست کیا ایک برج سے مجھکو دیکھا دیکر چلا گیا فولاد
نے کہا اب مالک تمنے جو فرمایا بجا ہی ملکہ یہان کون ہی یہان کون آیا سپہر گا ملکہ نے کہا وہ سبھی سوا یہی
قایل کرتا آیا سنتا ہی خبردار جلد اوسکو پیدا کر نہین تو اپنے باپ اور بہائیکو بیٹھ رو گی اب فولاد وہ
کہان سے لا نہین آیا میران ہی کہ میران بخت کو تو مین یہین چہپا گیا تہا پھر کون آیا رستم نے حال پوچھا تو
نے کہا یہ ملکہ نے اتنی مدت مین مجھکو ذلیل کیا رستم نے یہی کچھ بیان کیا اور رات کو ایک شخص روئی
بہین کہ رستم یا نہین اپنے گھر سے اوتری کہ جلکر ملکہ کو دیکہے جب برابر چہوتری کے آئی اور کری ملکہ کی آنکھ
کہلی اور کہا ارے چور اور رستم بہاگے صبح کو فولاد پر بہرے لیے دی ہوئی دوسری روز رستم ہوا آج ایک شخص
نے دیکہا غل مچایا ملکہ نے فولاد کو بلاکر کہا کہ کل تو نے بند کیا جو چور کو تو قتل کرونگی اور یہ رستم
پاس آیا اور حال کہا رستم نے کہا تو جاکر میری طرف سے ملکہ کو آداب تسلیمات کہہ اور کہہ تین روز کی
مجھکو مہلت دیجی اور میرا بیٹہ کو کوتوالی کا خلعت دیجیو تو وہ چور پکڑ دیگا فولاد نے کہا تو کیونکر
پکڑیگا اور اگر نہ ملا تو مجکو بہی قتل کرواؤن مین تو آج جیا کل دوسرا دن رستم نے کہا تجہے
ایسا نہین نظرباز کی ہی جا کوتوالی وہ تمکو کی ہی نہ فولاد نے کہا میری خاطر جمع نہین رستم نے کہا مان
مین اگر تین روز مین نہ ملا تو کسی کو پکڑ کے کہدین گے کہ یہ چور ہی اسکی تو پہر فولاد خوش ہو گیا
اور کہا یہ خوب تدبیر ہی اور اب دونو ملکہ پاس چلا اور خواصون نے دیکہا ملکہ سے کہا وہ آج
تو فولاد کہا دوڑتا چلا آتا ہی نہین تو مردار آتا تہا اور ملکہ نے کہا جو لایا فولاد نے کہا لایا اور اگر کہا میرا بیٹا
ایران سے آیا ہی تین روز کی مہلت اور خلعت مانگتا ہی ملکہ نے کہا ارے ایا تو تو کہتا تہا میرا بیٹا جورو ہی
نہین اور اگر آیا بہنا مسے نہ کہا بلا او سکو پہنچو اوسکا حکم ہو گیا باہر اور فولاد رستم کو لباس مقطع پہنا
کے لایا اور ملکہ نے دور سے دیکہا یہ مجنون کے بیل جلیے آئے مین عاشق ہو ری گا او سے لگ گئی اور فولاد
بارہ دری مین آیا اندر ملکہ چلمن مین باہر بیٹہ فولاد نے کہا مجرا کر رستم نے فولاد کو سلام کیا دلشاد نے
کہا وارے یا یہ کچھ نہین جانتا اور یہ کہا اسکا بیٹا ایک نے کہا اپنا ابا کا جی نہ آبی مان کا بیٹ
انوا ہی مرد گور ہی کا اے کچہ نہین وقوف ::: پھر تو دلشاد مین ہنسی ہو نے لگی اور ملکہ نے خلعت دیا
وہ خلعت پہنا پھر تو ملکہ مرگئی دلسے کہا افسوس کہان دل آ گیا قبول کیا تو برکت وس یہ ملاقی کو

اب تیرا ابا کب آیگا ہم کہا ہر گز یہ صورت باغبان کی نہین اور رستم کو رخصت کیا تہوڑی دیر اور
گئے تہے دل نے چین نہ لیا پہر بلایا اور کہا تم کہان سے دوڑین اور مالی کو کہان رکہین رستم نے کہا مال
سے کہا کام رہ تو کس سے یہ عاشق ہی اس لگاو سے آتا ہی ملکہ نے کہا واہ واہ میرا جاو لگی بات کہی
یہی ہی نہین تو کسیکو دل نہین لگی جب تو جانتی غیر جاو اسی طرح سات مرتبہ بلایا آخر رستم باہر آیا اور کوتوال کے واسطے
مین مسند بیٹہے اور ایک جا بجا مقرر کیا اور بیان ملکہ نے سبکو مار ڈالوائی کہ سچ کہو کون تمہاری
آ گئی ہی اور وہ آئی بہی اور ملکہ نے حکم کیا کہ سب تم ایک جگہ رہو اور رات کو رستم پہرا آئی اب کون
ہی جو روکے چہوتری پر آئی اور پہرا ہی خوف سے اوتر گئے اور یہ دلکو مضبوط کر کے ملکہ کے پلنگ
پاس آئے چار طرف پہری سرہانی بیٹہے چاہا بوسہ لون آخر دونو پاؤن پاس مین رکہی اور دونو ہات ؛؛
سرہانی مہیں ٹیکے پہلے مین اور چاہا منہ سے منہ ملاوین لیکن خوف سے جہک کر رہ گئے اور ملکہ کو
کی چلمن سے دیکہہ رہی تہی اب اوٹہی ہوئے بوسہ لیا رستم تو اوپر گر پڑا پہر تو دونو مل گئے
ملکہ نے ہات پکڑ لیا اور کہا تو کون رستم نے کہا جو ملکہ نے کہا یہ تو ہی روز آتا تہا رستم نے
کہا ہان ملکہ نے کہا تو تو فولاد کا بیٹا ہی رستم نے کہا مین تو اوسکا داماد ہون اسکا پیر تو کون ہی
کہ اسمین دلشاد دل نواز وغیرہ بہی اوٹہین اور آکر ملکہ سے کہا وارے یا کیا مضایقہ بادشاہزادیان
کرتی ہین اور ملکہ تو اوسے روز معلوم ہو گیا تہا غرض مسند پر لا کر بٹہایا اور کہا سچ کہو اور کسکے بیٹے
ہو جب انہون نے کہا ملکہ مین رستم ہون حمزہ ہون میرا نکار میری مان ہی ملکہ نے کہا او سکی تو بہت
سے ایک قبیلہ بہار ستم نے کہا یہ وہ ہی میری مان ہو مین میری مان رابعہ قدوس روئی کی بیٹی ہے
دلشاد نے کہا او وارے یا کب سے کب سے نام اسکو یاد مین اپنے برکہہ لئے ہین آخر جب رستم نے قسم
کہائی اور سارا حال اپنے آنیکا کہا ملکہ کو نہایت خوشی ہوئی لیکن دلشاد نے کہا کہ مین
کیا علاج کرون دلشاد نے کہا وارے یا بیت عشق وہ کہ جسے دوا رجہ کو کہی جان نہ جاے ؛؛ جان جاوے
تو بلا سے پہ کوئی جان نہ جاے بس کسیکو کیا خبر ہو گی اپنے باپ کو خبر نکرو یہین رہو غرض شراب
کو کہا رستم نے بدستور انکار کیا اور کہا لات کو لعنت کر وہ سب بگڑ مین کہ اسمین ملکہ نے کہا ان
مین دلشاد نے کہا اتو جہوتے سوٹہ پڑہ لو غرض کلمہ پڑہا پہر تو اوتی رات عیش مین بسر ہوئی

بوس و کنار میں جب کہ رستم باہر گیا ملک نے بسوری کا اقرار کر لیا اب روز اسطرح رہنے لگے بعد
ایک ہفتے کے معہود قیماس کا آیا کہ ملکہ کو بلایا ہی اور قیماس اپنے شہر میں آگیا ہے ملک کو نہایت
صدمہ جدائی کا ہوا رستم نے کہا ملکہ میں وہاں بھی آ کر رہونگا ملکہ تو اسنے وعدہ لیکر دوسری روز
سوار ہو کے چلی گئی بعد فولاد اور اتنے سب باغبانوں نی تیاری چلنے کی کی رستم نے کہا کہ میاں فولاد
نے کہا ابھی بیٹا قیماس آیا ہی ملکہ بھی گئی ہی ڈالیاں لیکر کیونکر نہ جاؤں تم بھی چلو گے تو کیا ہی
بھلا کیا ہے میں الغرض ایک کہا یہ بات میں دیا فولاد ارو فقہ تو تنہا سوار ہو کے رستم کو بھی
لیکر ہمراہ جب بارگاہ میں پہونچا تخت پر خسرو چاروں بیٹے دنگل پر بیٹھے تھے فولاد اور رستم نے مجرا کیا
ڈالیاں پیش کش کیں اور خسرو نے رستم کو دیکھکر پوچھا یہ کون ہی فولاد نے کہا میرا بیٹا
ہے سبکو حیرت ہوئی اور ملکہ بھی سامنے جھروکوں میں بیٹھی تھی رستم ادھر ادھر دیکھنے کن کی
لگے غرض کھڑی تھی بیچ فولاد سے پوچھتے رہتی تھی کہ عرض ہوئی کہ ایلچی اور کمان ترک طوس پہلوانی
نے بھیجی ہی غرض طلب کیا کمان لا کر سامنے رکھی اور کہا تھی کہ یہ کمان جو کھینچے ہی اسکو بیٹی
چڑھاوی اور نامہ بھیجا ہی قیماس نی اشارہ کیا سب نی زور کیا کچھ نہوا پھر تو تہمتن خان
اپنے بھائی قیماس سے کچھ زور میں کم تھا اور قیماس رستم سر زمین خاور میں تہمتن خان نے
بہت زور کیا کوئی بات بن نہ آئی تو کیسا تعریف کا غل ہوا اور سب معہ ایلچی سمجھے کہ اب سے
آگئی کھینچی تو قیماس کھینچ لیگا اور تہمتن نے گوشہ پکڑ کے طرف قیماس کے بجلی کے کیا رستم جو
پیچھے کھڑا تھا نے تہمتن کو جھکتے کہا زور لگاؤ ہر یہی بھائی تہمتن نے سنا اور خفا ہوا کہ چپ نا سمجھ اور تو کیا
جانی اپنا ہونٹ لٹکا تھا لالا روش بنا اسمیں رستم نے کہا پھر کیا مضائقہ اگر مجھے دیجئے کہ کھینچا
جسطرح اوروں نے سنوا کہ اسمیں قیماس نی پوچھا کیا ہی تہمتن نے کہا نیا شاخ سا تا ہی قابل
سمجھا کے میرا باغبان بچہ یہ کہتا ہی قیماس نی کہا ہاں ہاں اسکو بھی آزما لو نہ نکھو کہ ننا لا بیٹا وہ تو
سچ کہتا ہی کہا اوروں نے کچھ نہوا اگر مجھ سے بھی نہوگا تو کچھ شرط تو نہ ہر گئی اور کہا ابھی اسمیں تخت
کچھ اور رستم نے آگے زور کیا تین پکڑ کھینچا ہو گئی رستم نے کہا یہ مجھے قبضے میں رہوا میں نہ جانتا تھا کہ یہ
کمان کچی تھی قیماس اور سبکو نہایت خوشی ہوئی اور واہ واہ کی آواز بلند ہوئی کہ

السلم

مرحبا سلام کر کے تکرار نے تنگ گئے اب او سنیے نامہ دیا قیماس نی پڑھا کہ خورشید خاوری کا بڑا حسن کا
شہرہ ہی آخر شادی کا کروگے میں بھی تو پادشاہزادہ ہوں نہ تینہیں پس اب اگر راضی ہو تو میری ایلچی کے
ہمراہ روانہ کردو اور یہ کمان چڑھاو بس قیماس کا منہ سرخ ہوگیا اور نامی کو پرزے پرزے کر ڈالا اور
ایلچی کو کہا دور ہو اور اسکو نکال دو ایلچی تو چلا گیا اور رستم کو قیماس نے بسر خوانندہ کیا خلعت دیکر پاس
اپنے بٹھایا غرض دوسری بار ترک ملک نی بھی سنا اور شادی سے کہا کہ رستم نے یہ کہا کہ ابھی تین چار روز
میں سپہ تیار کیا اور اشارہ نے کیا وہی یہ سکھ بیٹھے میں ہو ترک قاف ہی بعد دو تین دن کے ترک خطائی
آیا قیماس کو سلام کیا اور کہا خاقان نے کہا ہی کہ نوشیرواں سمرقند تک آپہونچا جلد جا کر رو کو ترکستان
میں شادی اور یہ پیچھا عنوان آئے ہیں اونکو سر جنگ دیکر نوشیروان کے ملک دلوائے اور اسکے شہر میں
روانہ کردو ہرگز کی پکڑ چلا گیا کہ میں دم بھر نہیں ٹھہر سکتا ہوں لیکن رستم باغبانوں لیے کھڑا رہی تر
نے ادو ہر نہ کہا اور قیماس نے یہ او معروف گنبد استنگا یا اور بپ سے کہا یہ میرا بسر خواندہ ہی اسکو بڑا
خسرو نے کہا تیرا بیٹا میرا ہوتا ہو ایسا میں ہر طرح رکھونگا قیماس باہر آیا تینوں بھائی اوسکے سوار
کرنے کے معمول بنا آگئی رستم نے آیا اور سب لے مل گئے کہ تن و من بنا سوار کرنے لگے اور رستم
نے تو ایک بات سے سنا نہ پکڑ کے قیماس کو سوار کر دیا قیماس نے دلمیں کہا یہ تو میرا باپ ہوا ابھی
بیٹا اسکا غرض قیماس تو اودھر گیا اور بیان دو دن کے بعد ملک نے فولاد سے کہلا بھیجا کہ تو باغ تک
میں جا رستم اور فولاد خسرو پاس آیا واسطے رخصت کے خسرو نے کہا ابھی بیٹا تمکو اندیشہ ہوگیا
رستم نے کہا میں ابھا وہ میں رہونگا خسرو نے کہا اچھا جسطرح تمکو چین ہو رستم اور فولاد جب
گئے ایک دن کے بعد ملک نے ماں باپ سے کہا مجھے باغ بنوایا ہی اور ابھی نئے کو باقی تھا میں جاؤں گی یہ
سنا لیکر باغ میں آئی اور روز رستم سے عیش و عشرت کرنے لگی فولاد کو ہرگز خبر نہ تھی اب دو کلمہ
داستان امیر کے سنو کہ یہ جو بارہ میں رستم کے شکار کر کے لشکر سے الگ جا کے میں بعد کو ایک
ایک میدان میں سبزہ زار سوار دیکھے زرہ پوش روپوش ہو کے اور ایک تاجدار سبکے آگے تاج سر پر کئی جوان
امیر کو دیکھا اونکو گھیر لیے جلا جب قریب کا فاصلہ رہا سب بر سے کود امیر کو مجرا کیا امیر جو دیکھیں
پہچانا کہ معروف شاہ ماژندران ہی امیر بھی گھوڑے سے کودے اور پکارے کہ اے میری یار وفادار تو کہاں

اور معروف شاہ دوڑ کے قدموں پر گرا اور کہا حضور سوار ہوں اور میں تو جس روز سے کہ قدم دیکھے
ہیں یہیں رہتا ہوں اور یہ میرا شہر مازندران ہی بلکہ نوشیروان بھی آیا تھا اور یہ سا
کہا کیا میرے شہر میں نہ آنے دیا بلکہ وہ جاکر خان سے شکوہ میرا کر رہا ہے پر کرتا مجھکو کیا خوف
جب تجھا شہنشاہ ہو اور بس اوسی روز سے میں نے اپنے اسلام کو سب شہر پر اظہار
کیا اور مسلمان کیا اب امیر حیران ہی امیر نے کہا خواجہ یہ ہماری قاف کے سفر کا رفیق
تھا اور امیر نے معروف شاہ سے کہا کہ جو میں تجسے امیر کی تعریف کیا کرتا تھا وہ آپ ہی ہیں
میری برادر معروف شاہ دوڑ امیر کے ہات چومے سلام کیا اور قدموں کیطرف چلا امیر نے
کہا ہاں ہاں یہ کیوں مجھکو آپ بناتی ہیں معروف شاہ نے کہا خواجہ جب آقا تمہاری ہیں
اسطرح خادم اور تعریف کرتے ہیں تو میں اونکا غلام ہوں اور تم اونکے برادر شاہ وشہریار شاہ جہان
ہو معروف شاہ مازندرانی کا امیر کو اپنے شہر میں لانا اور دھوم سے دعوت کرنا اور
سیر کروانا بارہ دروازوں کی اور امیر کا موہینگی پر سوار ہو کے جانا اور عاشق ہونا ملکہ گرجا
بہادر دختر خورشید تاجدار پر سنو اور معروف شاہ نے امیر سے ہات باندھ کے عرض کی کہ اب
حضور شہر میں چلیں دعوت قبول کریں اور میرے مکان جو بصورت مکان قاف کے بنائی
ہیں اونکو ملاحظہ کریں امیر نے کہا اچھا لیکن بادشاہ پاس چلو اونکو بھی لیے چلوں غرض
معروف شاہ کو لیکر لشکر میں آئی بارگاہ میں آکر بادشاہ کی ملازمت کروائی اور نظر دلوائی
خلعت سے سرفراز کروایا اور واسطے دعوت کے کہا اور امیر سے کہا آپ مزاج داں ہیں وہ جو طائفہ
اور باورچی مزاج داں ہیں اونکو لیکر مجھے دلوا دیجئے کہ واسطے کہ وہی کیا جائے اور امیر کو بچاس
دیکر طائفہ باورچی لے گیا اور امیر سے کہا کل تشریف لائیے اور جاکر سارے شہر کو آئینہ بند
اور شاطر بندی اور آتش بازی کی تیاری کی اور چار گھڑی رات رہی پھر آپ معروف شاہ
آیا مقبل نے امیر کو اوٹھایا نماز پڑھی صندوق صلاح کا آیا امیر لباس پہن کے باہر نکلے معروف شاہ
کا مجرا ہوا امیر نے کہا بھائی اتنے کیوں تصدیع کی معروف شاہ نے کہا حضور میں سعادت سے محروم
رہتا ہاں رکاب میں چلو نگا اب امیر اوسکو لیکر بدولت بادشاہ پر آئی اور سب مجرئی پاہر توقع

اگر

ہوئی اور مرغی

ہوئی اور مرغی کا پہرہ دوہرا اور بادشاہ فانوس لال لال تھینوں کی روشنی میں باہر آئے پہلے امیر بعد لشکر کو
مالک پھر تو سبکا نعرہ اسلام اپنے سوار ہی مثل بادو بہار ہی چلی امیر نے کہا حضور معروف شاہ مرات
سے آیا ہی غرض باتیں کرتے دروازہ شہر پر آئے اور امیر نے دروازہ دیکھکر تعریف کی معروف شاہ نی
ایک سے ایک شرف نظر دکھائی امیر نے کہا ہاں یہ کیا ضروری امر تو مہر ساالس لیکر نظر نبیل
اور کہا آپ معروف شاہ کیا دل شکنی کرتے ہیں اور بادشاہ کو جو نظر دی بادشاہ نی معاف کی
وہاں امیر کی نہ چلی پھر تو شہر میں سواری داخل ہوئی اور امیر دیکھتے چلے کہ بازار اور کوچے رات
سے بہر رہی ہیں عورتیں جو منفرد وار ہیں وہ تو جلسوں میں بعضے ایسے ہیں کہ میر باتی کا کر رہا کرتے
اوسمیں سے جو ہاتھ سے ہی ہیں کہ ذرا قاف آئی ہی کوئی دو بیٹے دو عورتیں ہل کے کانے میں کہے
نی چادروں میں چھیدکر لیا ہی اور جو وہ بھی سیر نہیں ایک ضعیفہ کو آگے پھر اکر لیا بعضے ایسے
ہیں کہ عورت کو تو کھڑا کر لیا اوسکے ناکے جھری دکمیہ رہی ہی ایک اور ضعیفہ جھرنا آگے کہا ہی
کہات رہی ہلوتے کا مجرا امیر دورا ہی پھر ابھی رہا ہے اور سیر کر رہی ہے امیر دیکھتے ہوئے
اور مکانوں کی تعریف کرتے ایوان کے دروازہ پر آئی معروف شاہ نے پھر نظر دی امیر نے
لی لی غرض اندر آئے پھر تو وہ باغ اور مکان ہی جیسے قاف میں دیکھا تھا بادشاہ تو متعجب
اندر بارہ دریں ہیں اور باقی اسباب بیدل لیکن صد دروازہ ہیں سب کھلے ہیں بارہ
دروازے ایکطرف جو درجے ہیں ہیں وہ بند ہیں امیر اور بادشاہ اکر بیٹھے باقی اسباب تھے میں
دنگل بہ نگل بیٹھے طائفہ ناچ نے لگے شراب کا پیالہ گردش میں آیا جب دو پہر آئی معروف
شاہ ایک مکان میں واسطے کہانا کہلانے کے لایا تو ہر نعمت دسترخوان پر چنا تھی اور اتنا پڑا
مکان بنا کہ صد رکابیاں منقا بہن خالے پڑی تہیں غرض امیر کہانا کہا نے لگے باہر کے درجے
میں ناچ ہو رہا ہی اور عادی کو باہر جہاں طائفہ گا رہی تھی اور دروازے کے برابر بیٹھا یا امیر سنگریاں
کی سنگریاں دیتے جاتے ہیں اور عادی نے تہیکے دی خلق کے اندر سب ہنستے جاتے ہیں
غرض کہانا کہا کے سوئی سہپر کو پھر ناچ ہونے لگا پھر تو تمام رات ناچ اور روشنی آتش بازی کی
سیکی سیر کی جب صبح ہوئی پھر کر وقت قریب رات آیا تھا امیر نے معروف شاہ سے پوچھا کہ ان

دروازہ نہیں کہلا ہے معروف شاہ نے کہا اسکی ابھی سیر کیجئے اور وہان سبکو لالیا دستک جو دی
بارہ دروازے کہل گئے اب جو امیر دیکہیں جہانتک نگاہ جاتی ہے مخمل سبز کا فرش ہی اور بیچ میں
دریا ہی اودہر بہی سبزہ ہی امیر کو نہایت فرحت ہوئی اور کہا بہائی ایسے سیر سے ہمکو باز رکہا
تہا معروف شاہ نے کہا میں سب دیکہا تہا امیر نے کہا اگر اسمیں کوئی بجرا ہوتا تو سیر شکار کیلئے معروف
شاہ نے کہا سب جانتے ہی دستک دی وہ جو لوگ لگے ہوئے تہے دوڑے پہر تو دیکہا بجرے ہی سو تیار
اور کوئی ستے کہنچتے ہیں بجرے کو لاکے لگائے ہیں امیر ایک بجرے پر بادشاہ مور پنکہی پر
سبک ایسے مروارید تخت مرصع کار بچہا ہوا بادشاہ او سپر سوار ہوئے پہر تو سب کشتیوں پر بیٹہے
اور بیابان بیچ ناچ ہونے لگا امیر نے دوربینکی شکار کہیلتے چلے جاتے تہے کہ ایک شتر سوار کنارے
آیا اور تمام لشکر کو امیر نے کہا سنا کہ تم سب کنارے کنارے چلے آؤ تو سوار بہی کنارے کنارے چلے
جاتے تہے کہ شتر سوار آیا اور کہنے لگا صاحبقران کہان ہیں لوگوں نے کہا اودہر اوسطرح
نام لیتے ہیں اوسنے کہا ہمارے صاحبقران نے بہیجا ہی جاکر امیر سے کہا امیر آئے اسنے اونٹ بٹہا
کے اوتر کے سلام کیا اور کہا صاحبقران نے کہا ہے کہ ایک اقلیم میں دو نہیں رہ سکتے ہیں یا تو آپ
اکیلے آوین یا سب کو لیکر آئے اور میرا سامنا کیجئے جب خدا دوئی امیر اشقر پر سوار ہوئے وہ تو راہ بتا
کے چلا گیا اور امیر نے دیکہا پوچہا کہان جائیگا امیر نے کہا خواجہ اگر کہیں نکلا او یہ کہکر اشقر کو جولان
کیا اور چلے گئی پیچہے سے امیر بیچے چلا امیر جو اگر دیکہیں ہزار سوار ہیں نقابدار کلاگوشہ پوش کہڑا ہی امیر کو
دیکہکر امیر پاس آیا امیر نے کہا مجہکو کیوں بلایا ہے نقابدار نے کہا میں زمانیکا صاحبقران ہوں بایئے مجہکو بہی
بامقابل کیجئے امیر نے کہا میرا آمین بخش رستے کا نہیں نقابدار نے کہا تو اب اپنے لشکر کو بہی بلا لیجیے
سامنے مقابلہ ہو امیر نے کہا اونسے کیا مطلب پہلے تو تنہا مجہکو جلد کیجئے بس الاضرب نقابدار نے نیزہ
مارا جب طعنو نہیں نیزہ ہوائی کیا اوسنے تلوار ماری امیر نے بارہ بچاکے تلوار چہین لی کمر بند پکڑکے اوٹہا لیا
سر سے بلند کیا اور بند تو پہلے ٹوٹ کہینچا تہا نقاب کہل گئی اور امیر کی نگاہ پڑی تیر عشق کا لگا اور زمین
ہستی پر برق گر پڑی آنکہ میں جہکاتے ہوئے آئی اور امیر کو عالم غش کا سا ہوا امیر نے با ہمہ اسکو تو کرب پر
بٹہا دیا اور آپ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی نقابدار نے جلد سے اوتر کے اپنے انگوٹہی امیر کے ہات میں امیر کی

اپنے ہات میں پہن کے چل دی اور امیر بیہوش رہے دیکہنا چلا آتا تہا کہ امیر نے اوٹہا لیا لیکن فتح کی شکست
کسی ہو گئی امر جو آیا امیر کو بیہوش دیکہا سر پیٹتا جاتا مگر لیکن زخم کہیں نہیں نبض دیکہی دم تہا
پانی چہڑکا دامن کی ہوا دی امیر کی آنکہ کہلی اشقر پر سوار ہوئی امیر نے کہا کیا ماجرا تہا امیر لگی شعر پڑہنے
اور کبہو ادہر کبہو اودہر چلے جاتے ہیں ہائی وائی کرتے ہیں امر نے کہا یہ کوئی اب عاشق ہوئی اور یا امیرہ
حال تہا جیسا کہ گردیا بانو کا عشق تہا امیر اپنے تئیں بتا نہو اور کہان جاتے ہو اوسکا اور اوسکے بابا کا نام
نہ نشان نہ گہر معلوم ہے کہ بتا نہ کہ نگاہ ہات پر گئی امر نے کہا یا امیر یہ کسکی انگوٹہی ہی امیر جو
پہر میں ملکہ گیری بہادر کندا نہی امر نے کہا یہ کوئی جب تہا آپ پر جلی اگر کوئی یا امیر جسطرح اوسکے لیلئے
ہیں کہ تجلی انجلی امیر کی سسرال کہہ رہی کہ اب سامنے ایک باغ دیکہائی دیا امر نے کہا آپ اس
درخت تلے ٹہریں میں خبر لاؤں اور امر صورت بدل کے آیا دروازے پر چوبدار بیٹہے ہیں اور سوار و پیدل
کہڑے ہیں امر حیران ہوا کیونکر اندر جاؤں امر نے ایک بڑہیا کی صورت بنائی کوزہ پشت پہن
بڑی ہوئیں پائجامہ ریشمی پیوند سوسی کا چادر میں پیوند طرح بطرح کے سر ہلتا ہوا لاٹہی ہات
میں دروازے پر آئی دربانوں نے کہا کہان آئی ہو امر نے کہا بیٹا بڑی مخلدار کے گہر سے آئی ہوں
بچے مجلوں کے بغل میں مخلدار کا نام سنکے کہا جاؤ اور امر دروازے کے اندر آیا صحن میں میان مخلدار
پلنگ پر بیٹہی تہی آکر سلام کیا اوسنے کہا تو کون امر نے کہا بلائیں تم بہول گئیں تمہارے گہر سے آئی
ہوں ہزاروں تجہکو میں کہا کہ مخلدار نے کہا او ماجرا کیا ہم پرستانی ہیں تیری صورت سے واقف نہیں
تو مجہکو نام کرتی آئی ہی امر نے کہا میں بیچاری ایک بڑہیا پرستانی کا بیکو ہون جو جوانی میں وہ ہو گئی مخلدار
نے کہا اری بات ہو وہ اپنی نانی کو آنے دیا اب سنتے ہو اسکو نکالو ایک دربان نے بات امر کا پکڑا اور امر
لوٹ گیا اور پکارا امیر کو لاؤ گہر گیا اسکی ہڈیاں پسلیاں ٹوٹ گئیں دوڑی ملکہ کی مخلدار نے کہا اری
اسکی فرح میں سو شاگہیسیرو دی کہ ملاگیر نام خواص ملکہ سو اسکو انکو آئی نہیں یہ دری کے پاس کہڑی
تہی ملاگیر نے کہا اری بی مخلدار صاحب کیوں اس کو مارتی ہو مخلدار نے کہا او شتا مجہکو کیا کام ہان
دروازے پر اپنے دیگر ودنگو گہور نے آئی ہیں یہ جو کہا ملاگیر نے سو دانو بات سے پہنک دی اور روتی ملکہ پاس
آئی اور حال کہا اپنا اور بڑہیا کا کہ اکیلی دکہیا دہری ہے ملکہ نے کہا بڑہیا کو لاؤ جب تمنیں پوٹہیں کیا او مخلدار

بڑھیا کو تانبو دی محلدار نے کہا میں اونکی ماں کو کیا جواب دونگی اور پھر اگر ملکہ سے کہا ملکہ خفا ہوگی
کہ محلدار کے چھوٹے بچے کے لیے آؤ اور بڑھیا کو امانت لا اب امیر کو لیکر چلی یا تو کو لا لوٹا لیجیے پھر اب جو طالع
کی رسائی ہوئی دوڑتی چلی اور اگر سلام کیا بلائیں چٹر چٹر لیں اور کہا ملکہ کے آئے آئے مراتب ہوں
محلدار نے یہ سب احوال کہا اور محلدار بیچ آئی اور ملکہ خفا ہوئی اور کہا دور ہو اور اسکو نکال دو محلدار نے کہا
میں تمہارا کیا بگاڑا ہے کیونکی ملکہ نے کہا جا تجھ کیسے میں محلدار روتی چلی لیکن ملا گیر کو دو سمجھایا کہ بیبلا بی لا
اوسنے پھر کہا جا جھٹ دو اور یہاں ملکہ نے بڑھیا کی تشفی کی اور کہا تیرے کو کیا بہو کیا امیر نے کہا بلبلیان لوں
دو بیٹے میں ایک رسالدار دوسرا المیدان ملک کی کہا پھر بڑھیا نے تنگ کچھ نہیں دینے کہا اور یہ جب خط تھے
مینے یہی کہا او موئی موتی کی کانوں میں بہی تمہارا عزت خاک میں ملاؤں کہ مینے جا کر لندہور جانشین
حمزہ کے نوکر یا گیا ہے جو ملکہ نے سنا کہا پھر کیوں نکلیں کہا اور یا مجکو پھر دیوانہ کو بلوایا میں رہاتی
ہی کہ اونکا اور کچھ ارادہ ہوا ملکہ چٹکی لی اور انکھوں تا میر یا گمبیر دیا میں جان بچا کے بھاگی پھر تو ملکہ
کیا جو کرو پڑی ہوئی تھی وہ پہیا تھا امیر کے واسطے وہ کبل گئی اور سب نے لکھیں کہ بڑھیا یہ اس
سر لینے پر یہ جھوٹا اور دیر ہوئی پھر تو ملکہ نے کہا اسکے گھر یا بلواؤں میں کہانی سنونگی اور رات کو امیر
نے پھر تو تمام قصے رستے کے اور امیر کا ہر نگار کا حسن اور چوری سب جانا بیان کیا ملکہ نے کہا تو تو امیر
پیغام بہجا ہی امیر نے کہا ایسے لیکن وارد کیا میں دیکھ بہی تہی کہ امیر کب سے گرمی امیر نے آکر اوٹھایا
بلکہ اوپر ہی لیکر آیا اور امیر وہ ہی کہ جو کہے وہ امیر کریں لیکن لالچی ہی ملکہ نے کہا تو تو امیر کو بلا لا امیر نے کہا پھر
امیر اونگا تو کیا ہی گا ملکہ نے کہا میں اوسکو بہت ستاؤنگی اور امیر کو بلواونگی امیر نے کہا تو میں امیر ملکہ
کو یقین نہ آیا امیر نے صورت اصلی بنائی جب تو ملکہ نے بات باندھی اور کہا امیر لاؤ امیر نے کہا میری
بلا قید کروا دو کہو تو معہ مرکب اندر لیجاؤں غرض امیر بڑھیا بنکر امیر کو لیے چلا ملکہ سے کہا رمنی کے دروازہ پا
سے لاؤنگا دروازے کا پر خواصیں کھڑی تہیں دروازہ بند ہی یہ سب سمجہا کر نکل کے امیر پاس آیا
لیکن صورت ایک بڑھیا کی بنکے آیا اور کہا ارے تو کون ہے اور کیوں یہاں بیٹھا ہے اوٹھ جا تو نہیں
جانتا کہ سامنے ملکہ کا مکان ہے کہو نیکو بیٹھا ہے امیر نے کہا بابا میں ایک بیچارہ مسافر ہوں
جلا جاونگا امیر نے کہا ایسے اوٹھ نہیں تو مار کھائیگا اسطرح اوڑ کے بیٹھا ہے جیسے کہ عاشق ہی ہیں

بڑی دیر سے دیکھ رہا ہوں امیر نے کہا بابا میں ایک شخص کا رستا دیکھ رہا ہوں امیر نے کہا وہ کون
ہے کہا یہ میرا بہائی ہے امیر نے کہا وہ آرہا ہے تم تو جاؤ اور تلوار کمر سے امیر پر چلا جب امیر نے بہت سی منتیں
کیں اوسوقت کہا بہلا تجہے ہمکو ستا کر فائدہ ہوگا تو کہا دیکھانا اپنا نہ ستا اگر نوکری ہماری جاوے تو
تجہے کچھ فائدہ ہوا اور اب امیر سمجھے کہ یہ تقریر تو امیر کی سی ہے امیر نے کہا خواجہ اب کیوں زیادہ
ستاتے ہو کچھ کام بنا آئی امیر نے کہا بابا امیر بہلا وہاں لگ کہاں نہیں معلوم کس کس کو رشوت دیکر پہونچا
اور پر اوسکے صرف ہوا کسوت تک چہین گئی امیر نے کہا خواجہ میں سب دونگا لیا پر لکہدو امیر نے
لکہدیا کہ امیر کہ وا امیر نے کہا میں یہ دیا تو ملکہ پاس سے امیر نے کہا اوسکی مہر کر دو میں تو اوس سے لیے اونگا
جب امیر سے لکہوا لیا اور خوش کہا او چلو تمکو ملکہ نے بلایا ہے امیر امیر کے گلے لگ گئے اور امیر لیکر اوسطرف سے
آیا خواصوں نے جا کر ملکہ کو خبر دی کہ امیر آئے اور اب پہر اوٹھ کے چلیں ملکہ اوٹھی اور امیر سامنے سے آئے
یا تو ملکہ چلی تہی شرما کے کہڑی رہ گئی امیر نے کہا نہیں بلا ہی چل کے بیٹھی مسند پر جا کے بیٹھی امیر نے کہا
انگوٹھی میری بدل لائی ہیں اور اب بات کیوں نہیں کرتی ملکہ جو بیٹھی تہی جب کچھ نہ بولی آخر امیر نے
ثمن آرا کو اشارہ کیا ثمن آرا نے شراب کا پیالہ بہر کے امیر کو دیا امیر نے انکار کیا اور اسلام ظاہر کیا اور
کہا ملکہ کلمہ پڑہیں ثمن آرا نے کہا صاحب خدا سے ڈرو ملکہ نے ثمن کو منع کیا کہ یہ مہمان
ہیں دل شکنی نہ ہوگی اب جو کہیں گے وہ ہم کرینگے امیر نے کلمہ پڑہایا ملکہ اور چند خواصوں نے پڑہا اور آپس
میں چرچا کیا کہ شیشہ تہا پہر تو دو دو جام چلے پڑی تہی جب اوٹھ کہ ہی پہونچا اوٹھ گیا زانو سے زانو
مل گیا امیر نے کہا ملکہ امیر خوب گاتا ہے ملکہ نے کہا خواجہ گاؤ امیر نے کہا کیا میں کوئی گویا ہوں امیر
نے جیبے سے ملکہ کے کان میں کہا کہ یہ بڑا لالچی ہے کچھ دو تو ابھی گاوے ملکہ نے ایک صندوقچہ امیر کو
دیا پہر تو امیر گانے لگا خوب گایا سب محو ہو گئیں امیر نے ثمن کیطرف دیکہکے کہا کیوں بلائیں لیجیے ہو
کیا اسطرح گانا آتا ہے ملکہ نے کہا خواجہ کیا ہے امیر نے کہا بی ثمن آرا امیر کا گلے کی بلائیں لیتی ہیں
کہ تجکو بہی شک ہوا دو ثمن آرا نے کہا میرا ستیاناس جائے جو مینے کچھ کہا ہو اور رونے لگی امیر نے
ملکہ سے کہا جب یہ عاشق ہوتا ہے اوسکو ایسا ہی ذلیل کرتا ہے اب ثمن کو راضی کرو ملکہ
نے الگ جا کے اوسکی منتیں کیں وہ کہنے لگی میں موئی ہزار بار انس سے لوٹا بہی نہ رکھواؤں جب ملکہ نے

سرکی قسمیں دین اور کہا اگر تو نہ راضی ہوگی امر امیر کو لیے جاونگا سر پہچان جاتی رہی آخر وہ راضی ہوگیا
امیر نے اپنا اور امر کا عقد کیا دن رات عیش کرنے لگے امر کو بادشاہ پاس بھیج کہلا بھیجا کہ اب خاطر
جمع رکھیں میں چند روز میں حاضر ہوتا ہوں اور معروف شاہ کی خبر خان اعظم کو ہوئی کہ تو نے بوالکمود نے
آنی دیا اور امیر کی دعوت کی اور سارے شہر سے مسلمان ہوا خان نے الماس خانکو کہلا بھیجا اور
ساٹھ ابرنج کا قد و قامت رکھتا تھا اوسکو بھیجا کہ جاکر تمام شہر معروف شاہ کو تاراج کر اور اوسکا سر الماس
خان دو لکھ سوار لیکر مازندران پر آیا خبر معروف شاہ کو ہوئی دروازہ قلعہ کا بند کیا اور تختی اوپر اپنے گولنداز
بٹھا دیئے اور الماس تین کوس قلعہ سے اترا معروف شاہ نے امیر کو عرضی لکھی سعد نے امیر کو عرضی دکھا
امر نے امیر سے آکر کہا امیر اوس کی خبر بھی ہوئی اور کہا ای ملکہ میرا بڑا دوست ہی کہ سیکڑوں میں اوسکی مدد
کو بہیج اوں تو بہتر آونگا امیر تو لشکر میں آئے اور امیر کی خبر ملکہ کے باپ خورشید تاجدار کو ہوئی کہ تیرا
بیٹے امیر سے چھین کر تیری بیٹی اوس پر خفا ہوا اور ارادہ کیا کہ امیر کو ماروں اور اس کو سو بریدہ کی ہی
ٹکڑی کہ اوڑاؤں کہ سنا امیر تو اپنے لشکر کو گئے اور یہان امیر جو بارگاہ سلیمانی میں آکر بیٹھے جام منگا کر کہا
اور کہا کوئی ایسا بہادر بھی ہو الماس خان کا سر لاوی اور امیر نے گرب کیطرف دیکھا گرب
دنگل سے کودا امیر نے رخصت کیا کہ چلے الماس ہزار قضاق معرقناع لیکر چلا بعد بادشاہ نے کہا
کہ یا امیر سنا ہی کہ کوئی لاکھ سوار اوسکے ہمراہ ہیں امیر نے کہا بہتر جسکو حکم ہو وہ جاوی اور امیر نے بہ دست
جب کہ دیکھا ملک کودا اور اسی ہزار نیزہ دار لیکر چلا کہ پر بادشاہ کو تشویش ہوئی اور امیر نے بہ
دست راست کو دیکھا لندھور کودا اور لندھور تین لاکھ ہندی کہ ساتھ تھے اور دونو بھائی اور بیٹے لیکر سنبر نگ ہندی پا
پر سوار ہوکے چلا بعد لندھور کے امیر بھی بادشاہ سے رخصت لیکر اشقر پر سوار ہوکے چلے بہر توفرمی
بحرام وغیرہ کئی سردار چلے امیر نے امر سے کہا تم جلدی جاؤ اور منع کرنا کہ ابھی نہ لڑنا اور امیر بھی چلا اور یہان
الماس بیٹھا تھا سب سے کہا کہ صبح کو اس قلعہ کو لوٹونگا اور حملہ کرونگا اور یہ خبر خورشید تاجدار نے
سنی اسی ہزار سوار لیکر یہ بھی الماس پاس آیا خبر الماس کو ہوئی جیسی بھین ہوا جانا کہ
خوان اعظم نے مجکو بہیجا جانا کہ اور کو بھیجا اور خورشید آیا الماس کو سلام کیا اسنے دنگل دیا اور پوچھا
خان نے تجکو نہ بھیجا تھا خورشید نے کہا نہیں میں نے سنا کہ آپ یہاں آئے ہیں میں بھی آیا آپکی محبت سے

الماس خوش ہوا لیکن پوچھا کہ آخر کیا تیرا مطلب ہی خورشید رونے لگا اسنے اور اسرار
کیا آخر اسنے دختر کا حال کہا الماس نے کہا تو تم خاطر جمع رکھو قلعہ کا فیصلہ کرلوں تو امیر سے
سمجھ لونگا اسمیں گرب بہو نہار میں پوشش بھیجا کہ زیر قلعہ اوترا اور معروف شاہ نے سنا خوش ہوا
جا دروازہ کہول کے نکلوں وزیروں نے منع کیا اور یہ خبر الماس کو ہوئی کہ کوئی گرب
دوڑ آیا ہی یہ خوش ہوا کہ خوب ہوا ابہیں مقابلہ کرونگا بعد ملک پہونچا اور گرب نے دیکھا
نہایت رنج ہوا کہ امیر نے یہ کیا کیا اور معروف شاہ نے چاہا کہ اب نکلوں وزیروں نے ہرگز
نہ جانے دیا اور الماس کو خبر ملک کی ہوئی اسنے طبل جنگ بجوایا گرب نے یہ سنکے طبل بجوایا
کہ لندھور بہی آیا گرب کو وہ جھوٹ ہوا تا بادفعیہ ہوا اور لندھور بہی گرب پاس آگرا اور معروف شاہ
تو نکلا کہ گویا حمزہ آئے دروازہ قلعہ کا کہول دیا غرض جب جمع ہوئی دونو لشکر میدان میں آئے
کہ سامنے سے امر آیا اور کہا امیر بہی آتے ہیں ابہی مقابلہ نکر لندھور نے کہا خواجہ تم سا عقیل ہے
یہ کہا اب تو میمنہ اور میسرہ آراستہ ہو چکی گا اور وہ اگر میدان میں نکالا اور یہاں سے ہم کہیں
کہا یہی ہم سنا گرین نے گیا امیر یہ ہیا گیا اور امر سے کہا امیر یہ اشقر کو دوڑا لیے آئے ہیں تو معروف شاہ
گرد مہر الوہیت سے لشکر سیول پنہا تو مسلمان بڑے ایا چ کو لعنت انہی قایم ہوئی اور پہلا اس
نے یہ سنا خورشید سے کہا او تمہاری دعا قبول ہوئی کہ امیر آئے اور الماس میدان میں آیا اور پکارا
بس کر اب سے اجازت لیکر آیا تمہکا اور ہو الماس گیندی پر تھا چار قدم الماس اور جا رہا
قدم گرب ہٹ پا ہوا لوگونکو حیرت ہوئی کہ برابر رہی لندھور نے امیر سے کہا کہاں گیند اور گرب
اگر گرب اپنا زور دیہے اوسپر بڑا دوسرا اوتو کئے قدم پست ہو جاتا اور یہان گرب نے کہا او الماس یار تیرا
آقا کا دستور ہی کہ پیلے بندگی کرتے ہیں تو بہتر ہی کہ لات کو لعنت کر اور خدا کو سجدہ کر الماس نے
کہا او دیوانے کیا بکتا ہی گرب نے کہا تو دیوانہ تیرا باپ دادا دیوانہ ہو کا زبان کو بند کر الماس گرب
اوسنے نیزہ مارا اور نیزہ چلانے لگا جب مرحبا ہوا لوگوں نے کہا اگر اس مقام پر ملک ہوتا تو گرب کا
نیزہ ہوا کی گرد دیا اور امیر لندھور بھی دیکھ رہی تہی کہ گرب نے ہندصاحبقرانی سے نیزہ ہوا کی کیا
اور الماس کو غصہ ہوا تلوار ماری گرب نے گرب کو تو اونوں میں گرد آیا اور سپر کر توسن کو پھیر کی

کیا اور مرکب اسکا گینڈا بے سوار بھاگ گیا تو اوسکا بیٹا کرب نام مرکب کا کالا اور کرب دیو مرکب کا پٹھا
اور اوسکا کالا اور تلوار خالی گئی اور قبضہ سپر آیا اور الماس نے پانچ گینڈا کو مٹنا اور کرب نے بھی نیزہ مارا ۔۔
سپر کو کاٹ کے گال تک اوتر آیا اور خون موںہہ اور ناک سے الماس کے جاری ہوا سر پر سے بہک گیا ۔۔
لشکر نے جو دیکھا کہ کرب آیا جا الحراس قضاق ہی مل گئی تو تین بجا بجاکے بڑے تو ملک لیکے پر فراز اور
ایکطرف امیر چلی تلوار چلنے لگی ہر بہر کی تلوار مین کشتے کے پشتے لگ گئے لیکن خورشید سبب سے
نہیں بھاگے اور خورشید نے آواز نعرہ امیر کی سنی اور امیر پر تلوار ماری امیر نے تلوار مین لی اور کرب سے
اوٹھالیا اور کہا حلا جپ کیوں خورشید نے جواب دیا امیر کو جو الی کہا پھر جو حملہ کیا اب بھاگے الماس
الماس کی ایک باقی سا لال اسباب امیر کے ہات لگا فتح کرکے مازندران مین آیا کرب کی
بڑی تعریف کی خورشید کو طلب کیا اور پوچھا خورشید جیا سوچا کہ یہ بڑی دختر کے سبب سے
قتل نہیں کرتا آخر خورشید مسلمان ہوا لیکن کہا بشرطیکہ ملکہ ایمن ہو امیر نے کہا اوس سے تو بیٹے
عقد کیا خورشید از سر صدق مسلمان ہوا **مسلمان ہونا خورشید کا عہد کرنا اور ملکہ پری کی ماں کو**
قتل رہنا جوگمان بن حمزہ کا سے نامہ امیر نے معروف شاہ کی خاطر جمع کی کہ اب کوئی تم پر ستم نہ کرے گا اور تو
اونکا جلے امیر سے معاملہ میں ہوگا اور خورشید کو لیکر ملکہ پاس آئے سارے لشکر کو مسلمان کیا
تین دن رہی اور اپنے لشکر میں آکر عیش کیا ملکہ کو دن نہیں آیا تھا کہ جیٹھا ہو گیا تو اوسکو بادہ دیتا اور ملکہ
کو حمل جوگمان بن حمزہ کا رہا اور امیر اوسطرح شکار کیلئے چلے امر ساتھ ہی کہ ایک باغ علا امیر کی اور سیر
مرکب نتا یادہ ہو گئی کوس الگ نکار نے گیا امیر کو باغ معلوم ہوا دروازہ کہلا تھا مرکب اندر چلا آئے دیکھا
کہ چالیس عورتیں بیچ مین کرسی پر ایک ملکہ بیٹھی ہے امیر عاشق ہوئے ملکہ امیر پر اور خود اونہوں
نے غل مچایا کہ تو کون ہے کہ زنانے مین گھس آیا ہے کہ بیٹی دختر ہے عالی جاہ گیلانی کی اور عالی جاہ
گیلانی اوسکا باپ بادشاہ ہے امیر نے جانا کہ تب سے خورشید نے یہیں کہا تھا دیا تھا کہ نوشیروان گیلان میں ہے
تو امیر قصد کرکے آئے تو امیر نے کہا صاحب مجھے تمہارا کچھ لینا ہے اونہوں نے کہا تو آپنے مرکب سے سلا
باغ تباہ کیا اور اس ملکہ کا نام ہمارا یاقیصر ہے اسکو خواب میں دیکھا تھا کہ تو امیر کی قسمت کی ہے اور
ایکدن وہ یہاں آوینگے اور کلمہ بھی بتایا تھا ملکہ نے سبکو روکا اور کہا انسے نام پوچھو اور یہ سوچی کہ تو

عاشق ہو چکی ہاں بستر ہو گئی ہے یہ امیر نہون اسواسطے کہا نام پوچھو امیر نے جب نام بتایا پہر تو کہ سمجھ گئی
اور قتل امیر کو وہ دات کہے کے لاکر باغ میں بیٹھایا اور سارا احوال اپنا بیان کیا پہر تو شراب آیا ہالہ کہ خوش عیش
آرام ہونے لگا تو امیر رہنے کی طرف سے آئے تو دروازہ پر لوگ بیٹھے تھے کہ اسمین خواصین دو کر
آئین اور کہا کہ بڑی ملکہ یہاں آتی ہیں ملکہ نے دیکھا جو امیر کو دیکھا امیر سے ہٹ گئی کہ مجھکو بچاؤ امیر نے بیچ
جہاں تک سے لگا لیا اور کہا ملکہ والدہ یہ سب اسباب ہماہی غرض امیر جا آیا جیلے تو ملکہ کو بڑا بیلا کہا کہ لوٹی ہے
اور خزینہ یہ ہے جب ملکہ نے جواہر دریا سے تعریف الہے کی کہ ملکہ تمہارا مقصود ہوت کہا کہ لعل سے
بہتر ہو گیا امیر نے امر کو کہا یا اور امر دلہر اور بزرگ امیر عاشق ہوا اور اوسکو خبر پہ ستو الغرض تین
دن امیر رہی اور لشکر میں تلاش رہی یا بر شاہ نے مقام کیا امیر کو تلاش کرتی ہیں کہ یہ خبر گئی
عالی جاہ کو اوس وقت ہی کہ بختک و نوشیروان اور امیر کا سارا احوال کہہ رہا تھا اور عالی جاہ طعن
کرتا تھا کہ یہ خبر سنی کہ تمہاری دختر اور امیر باغ میں عیش کر رہی ہیں اپنے زانو پر ہات مارا ۔۔
بختک نے پوچھا خیر ہے یہ سب بھی سنئے اسنے کہا خیر ہے اور بختک نے تاڑ لیا ایک سے چپکے
چپکے پوچھنے لگا کہ ایک ہی بی کوئی صاحبزادی ہی **عاشق ہونا امیر کا دختر عالی جاہ گیلانی پر اور**
لاجین عیار کو بھیج کے دزدی کرانا امیر کو اور عیار کا امر کے بیکرنا امر کا لاجین کو اور دغا سے مسلمان
ہونا امر کو پکڑنا اور ایک جگہ امیر اور امر کو قید کرنا اور عالی جاہ کا عیار تھا لاجین اسنے بلا کے
کان میں کہا کہ امیر کو پکڑ لا لاجین نے کہا تو آیا جیلے محلدار سے پوچھا ملکہ کا حال محلدار نے کہا کہ تیسرا دن ہے
کہ ایک جوان کوئی اجنبی آیا ہے مین کہلا بھیجنے کو تھی کہ تم آ گئے اور لاجین باغ میں آیا دو پہر رات گئی ہی امیر اور
ملکہ نشے میں بیخبر لیٹے سو رہے ہیں ایک کمرہ میں امر دلہر باکو لئے پڑا تھا لاجین پہلے تو امر کو مارا ۔۔
جب ملکے کی کروٹ لی امیر کو بیہوش کرکے لے گیا جب کچھ کوس آیا سو جانا تو نے امر کو نہ پکڑا امیر کو
تو ایک انجمنی کو ٹمن میں رکھا اور پرے سے ہٹ گیا اور امر کو پکڑنے جلاکہ اوسکو بھی لیا آ ون تو جاکر جلانا
سے جا گیا لوٹ تب دونوں کو وہان آؤ یہان ملکہ کا ہاتھ جو جا بڑا اور دیکھا امیر نہیں اسنے جیخ ماری اب
اوٹھیں اور ملکہ لگی پوچھنے کہ دلبر کی ہو یا آنکھ کہ ملی امر کو جگایا اور امر نے اکر ملکہ سے کہا کہ تمہارا بابا
کا کوئی عیار ہی بھی ملکہ نے کہا لاجین تھا بلا کا ایک دان تو امر نے کہا بس خاطر جمع رکھو اگر بار کھو سے

نہ لایا تو نام امیر نہ پایا یہہ دعا کرو کہ امیر زندہ رہیں یہہ کہکر امیر نکلا اور اودہر سے وہ آتا تہا اور امیر نے
جال سے بچہایا بس جلد سے ایک مفلوک کی صورت بنکے چادر بچہا کے راہ پر بیٹہا اور پکارنے لگا
کہ واسطے لات منات کے مار رہا ہوں آپ پانچ سو کو لاٹ گیا ہوں یا بند بند میں درد ہے فقیر بس ہی واسطے
سے لات کے مجہے میرے گہر پہونچا دو اور جو کوئی مجہکو پہونچا دیگا خدا اوسکا بہی مطلب بر لاوے یا جس مراد کو
چلا ہو وہ بہی ہو جس نے جو یہہ بیلانا سنا بس آکے کہا تو کون ہی امیر نے کہا فقیر ہوں اور جو بیرداہی
اوسکا رہنے والا ہوں میرے صاحب خیلے لگکو کامیاب کرے اب اگر اپنے کو بچہا ہی تو مجہکو برکت ہے مجہا
دیکہ کہ بند بند میرا بہرا ہی جب اللہ بناتو کو لانہ ٹوٹتا تہا اور دیتا لیکن پیٹ بہری شے ہی جو ہر دیکہے
بہیل گہستا ہو چلا راہ میں غار میں گر پڑا کو لاٹوٹ گیا اب جو آپنے ہو بچہایا ہے تو مجہکو پہونچا دے لاحین
نے پانچ روپئے نکال کے دئیے اور چلا امیر نے تو ایکے ایسا غل مچایا اور کہا ارے صاحب واسطے مجہکو لات کا
ارے ہروپیا میں کیا کروں رات کو کوئی جانور آکے کہا جائیگا تو پہر میں لات کے سامنے بہر الگا کہونگا
اور یہہ پہر لاحین نے سنا ولیکن کہا اوچہیں جاتے تو ہو والیسی مشتم ہے اور اگر اسکی بددعا لگی تو برا ہوگا — دشوار
اور آخر سوچکے پہر اور کہا او فقیر اب اتو غمناک نہ ہو کہ میرا ناک میں دم کر دیا امیر نے کہا صاحب آپکا نور
جہا نہیں ہیلا ہو لاحین نے کہا ارے کتنی دور وہ برداہی امیر نے کہا صاحب وہ سامنے معلوم ہوتا ہی لا
حین نے کہا پہر میں کیا کروں اب اگر جاؤں اور سواری لاؤں اور پہر تجکو پہونچا کر آؤں تو میرا
مطلب گیا ہان البتہ یہہ ہو کہ تجکو کاندہے پر سوار کرکے لے چلوں امیر تو قدموں پر گرا اور کہا تم بڑے خدا
ترس ہو لاحین جہکا اور کہا سوار ہو امیر نے کہا اگر میں اتنا ہوتا تو چلا نہ جاتا آخر لاچار ہوکے
بیٹہ گیا اور ات سے پکڑکے سوار کر لیا اور چلا راہ میں امیر نے کہا صاحب جی وہ کام میں ہی سنو تو
دعا کروں لاحین نے کہا امیر کو تو پکڑکے قید کیا اب امیر کی تلاش ہی امیر نے کہا صاحب جب ڈہونڈا
سو پایا لاحین نے کہا ارے فقیر تو تو اسطرح کہتا ہی جیسے امیر مجکو مل گیا امیر نے کہا صاحب میرے
اعتقاد سے نقل کیا اگر تمہارے بہی ایسے الکہہ ہوتی تو دیکہہ لیتے غرض جب کوئی دو کوس گیا
لاحین خفا ہوا کہ کہان ہے وہ برداہ امیر نے کہا اب نزدیک ہی لاحین نے کہا او فقیر تو دس دینار لے
اب میں اوتار دیتا ہوں امیر نے کہا اب محنت کو ضائع کرنا اچہا نہیں پہر وہ چلا امیر نے کمند گلو میں ڈال



تمام لاحین کے گلے میں ڈال دیا اور وہ انسے جست کرکے نیچے آیا اور گلو بچی ہو الاحین نے کہا اے فقیر
یہہ کیا امیر نے کہا او کمبخت بہت جین چین کرتے تہے منہ اوہر او گیبر کیا اس منہ پر ہوا یہہ کیا بازی
بازی اور یہہ کہکر ایک تہلکی جو دی اکمین نکل آئیں لاحین نے کہا میں غلام ہوں او کلمہ پڑہتا ہوں مجہے
بہتر عیاری میں مجہ سے سچ کہنا ہے امیر نے کہا اچہا لیکن امیر کو بتلا لاحین نے کہا ملک جنگ کے حوالے کر آیا
ہاں نہیں معلوم او سنے کیا کیا امیر نے کہا کیوں جہوٹ بولتا ہی یا بچے تو تو نے کہا تہا کہ میں قید کر آیا ہوں
یہہ کہکر امیر نے تازیانہ حضرت اسحاق جیو پر مارا جان نکل گئی کہا میں سچ کہتا ہوں میں غار
میں بند کر آیا تہا اور جنگ نے کہا آپ آیا تہا وہ لیگیا ہوگا او میں مسلمان ہوتا ہوں امیر نے کلمہ بتایا اور پڑہ لیا
طرح پڑہا امیر نے کہا کیوں بچا پہر تو نے دغا سے کلمہ پڑہا ارے بہا میں بیشانی بچا ہتا ہوں پہر تو دو کے
امیر کے قدم پر گرکے او کہا سچ میں نے مکر کیا تہا پر اب تو نہیں اب میں سنگ دل ہو امیر جو دیکہیں سپاہی
نہیں امیر نے کہو ل دیا لاحین نے کہا چلئے میں امیر کو بتا دوں اب آگے امیر پیچہے لاحین چلا تہوڑی دور
جا کے کہا کہ یہہ جال ہے جب ہی اگر امیر یا الیمن دغا ہو تو تو پیچہے سے ایکو پکڑ لینا کمند ڈال کے
امیر نے کہا امیر ہی خاطر جمع رکہ جب تو تجکو چہوڑ دیا غرض امیر کو چاہ پر لایا اور اب اسکو پہر چلا ہال کی
آتی اور ال اسکا بچہا یا امیر اور لاحین نے سنگ اوٹہایا اور امیر کا آبا ہی آقا کی امیر سو نہ یا ہو پا جکی ہو
امیر تو جہک کے پکارتا تہا مجہے سے ایک دہکا دیا امیر چاہ میں امیر کی چاہ میں گر پڑا اور اوپر سے
لاحین نے کہے مٹہیاں پہر کے بیہوشی چاہ میں ڈالیں کہ یہہ اندر بیہوش ہو جائی اور پہر سے پتہر رکہکے
چلا اور پہر چاہ میں ہو جا جنگ نے کہا شیر یا ہو اہر لاحین نے کہا جب ایسا شاہ تو شیر وار ہو
تو بیٹہ ہو سکتا ہوں پہر جنگ نے کہا لاؤ لاحین نے عالی جاہ سے کہا اگر میں معہ امیر پکڑ لاؤنا
تو مجہکو کیا دیجئے گا عالی جاہ کا عالی جاہ نے بہت سا دینے کہا او شیروان نے کہا میں تو وہ چیز
دونگا کہ سبنے نہ دیکہی ہوگی لاحین نے کہا او سب سے امیدوار ہوں غرض ہر ایک نے دینے کہا
لاحین جنگ نے کہا یہہ تو بتا کہ تو نے رکہا کہاں ہی لاحین نے کہا ایک غار میں رکہا ہی جنگ
نے کہا بس اب نہ او نے بات او ٹہا او تو نے یہہ کیا حرکت کی تو میں کیوں نہ لایا تہا اور جنگ
نے عالی جاہ سے کہا کہ کئی مرتبہ امیر پکڑ گیا اور عیار اپنی گہر میں رکہہ آیا او سکی چہوڑ نے نکال دیا

عالی جاہ بے خفا ہوا کہ سچ تو ہے تو کیوں منع کیا لاچین نے کہا میرا زمین ایسی جگہ ہے کہا بھی اگر آپ
چلیں تو میں دیکھا دون بختک نے کہا تو جلدی چل اور شاہ سے بھی کہا بختک نے کہ آپ بھی
چلیں ہوا بہر کیا آئی کا غرض عالی جاہ کا عالی جاہ ہوشیار بلچی مجھ پہ سب چلے اور بختک تو پہلے
ہی لاچین کے ساتھ چلا اپنے نخچیر پر سوار ہو کے جیونتا قید سے امیر او امر کا اور جنگ تنگ کا غار سے
اور بہاگنا نوشیروان کا اپنے کو مسلمان ہونا عالی جاہ کا عالی جاہ کا اور فرقد کرنا ملکہ مہربانی قیصر بے
اور جل رہنا اسفند یار گیلانی کا اور امر کے بیان کہنک بجھ دیا بھی پیدا ہوگا اور یہاں امر جو چاہ
میں گرا امیر کو بھی بیہوش آگیا تہا امیر جو گرا چوٹ لگی امر نے کس طرح چاہ کہ کوئی ذرا سنبھالا
سنبھالا ہو تو ٹہروں آخر گرا امیر پکاری ارے تو کون امر نے کہا بلا میں ہوں امیر نے کہا ائی امر
یہ خبر کیا آفت پڑی کہ تو بہی گرا امر نے سارا حال بیان کیا اور تو جو سو گئی تو بیہوشی کی آتی ہی
امر نے گلدستہ نکالا اوسکی خاصیت تھی کہ اوسکی بو وہ تیز تھی کہ بیہوشی نہیں اثر کرتے
امیر کو ہوش آگیا یا امر نے کہا یا امیر جو وان کر کے طاقت تمہاری جاتی رہی کہ یہ بہتر نہیں او بڑ
سکتا امیر نے کہا ائی امر پہلے سب طرف دیکھا بھی اوس تک تو چل آخر امر نے خنجر سے کہنڈ ائی بنائی
امیر سے کہا اسمیں پاؤں رکھ کے چلو امیر چلے مگر تین مرتبہ گر پڑے آخر اب قریب اوس تجر
کے پہنچے اور امیر نے زور کیا امر نے دعا کی اور وہ پہتر ذرا سا ہٹا امر تو اس طرح نکلا جب سنگ
میں سے نکلتا تھا اور باہر جو آیا تو امر کی آنکھ سے کچھ نہ معلوم ہوتا تہا ایک آدمی کو جو بیٹھے دیکھا
نکلتے ہی کمند کے حلقہ مارا اور وہ مہتر قران بنا قران تو اوچک گیا اور کہا یا اوستاد میں نے ایکا
کیا کیا تہا امر نے کہا بیٹا قران تو بھی میرے جانا لاچین آیا تہا کہ اسمیں امیر بھی باہر نکلے قران نے
کہا یا اوستاد میں تو اوسوقت سے اکیلا بیٹہا تہا کہ آدمی اوسکو ملا تہا اور پھر اب اوسکے
ساتھ چلے اور یہاں اگر غائب نہ ہوا میں لا کے تلاش کی کہیں جب نکلے اس جا پر
بیٹہا تہا کہ اس پتہر کو اوٹھاؤں کہ اب نکلے امر نے امیر سے کہا کہ اب چلیے امیر نے کہا اگر میں
جاؤں تو سب کہیں گے کہ بھاگ گئے امر نے کہا یہ بھاگنا تو نہ تہا بکوہی اور اب وہ گیا بھی کوئی
دم میں کل لشکر کو لیکر آوے گا امیر نے قران کو منع کیا کہ کیوں جا اگر میں جاؤں تو صاحبقرانی میں

امیر کے

بنالگا

بنالگا قران نے کہا مرزق اور امیر اوس منگ پر بیٹھے کے سامنے سے دیکھا کہ لاچین اور
بختک چلے آتے ہیں اور بختک پوچھتا آتا تہا کہ یہ لکہد کر گئی ہی لاچین نے کہا اور راہ سے تکلو کہا ہے
بختک نے کہا اسواسطے پوچھتا ہوں کہ اگر اب اوسے ہو تو بہاگ جاؤں لاچین نے کہا تکو تو
فارغ یہیں بہا لیے دیکہا ئی دیتا ہیں یہ باتیں کر تے چلے آتے تہے کہ بختک نے امیر اور امر اور قران کو
دیکہا جان نکل گئی لاچین سے کہا ائی کمینہ یا یہ کون ہیں تو نے مجہو اول بتایا کہ ایک گڑہے میں
معلوم ہوتے ہیں اور اے کمینہ تو نے مجہو بہی قتل کروایا اور بختک بہاگا امیر نے قران سے کہا
اسکو سمجہا دو قران دوڑا اور پکارا باش اور بختک نے کہا میں غلام ہوں اس ملعون کو قتل
کیجیے قران نے کہا اب تہیریں تکو تو مار نہیں سکتا کہ اوستاد کی جوتی کہو رہا ہو اور لاچین نے
بختک سے کہا تم کیوں منتیں کرتے ہو اسکے اوستاد کی تو میں نے تہوک لگایا یہ میرا کیا کریگا
اور یہ کہکر قران کو تمیچہ مارا قران نے بغدا کا ہاتھ اوپر کیا اور لاچین سمجہا کہ یہ کچہ مال نہیں جب تو
قران نے پہر بغدا مارا اسنے بہی سپر پر روکا غرض تلوار چلنے لگی پہر تو سب آئین اور الطنہ اور اضطراب
جو دیکہا گرد اوٹھی اور لاچین نے ناز اگر کطرف دیکہا قران نے ہاتھ بہنڈا ریکا مارا لاچین کا
آتین نکل پڑیں بختک نکلا تو خوب ہوا اسکی سزا تہی اور لاچین نے آتین اپنی اندر کیں اور پہر
تمیچہ مارا قران نے روک کے جو بغدا مارا اسنے جو روکا وہ آتین بہر نکل پڑیں اور پہر ایک بغدا
اور مارا یہ تو مارا گیا اور امر نے امیر کو تلوار زنبیل سے نکال دی کہ اسمیں نوشیروان بہی قریب آیا
بختک بہاگ کے سامنے عالی جاہ کے آیا اور کہا ایک متر واصل جہنم ہوا میں نے کہا تہا وہ امیر بیٹھے ہیں
عالی جاہ کا عالی جاہ نے کہا پہر اگر چہوٹ گئے تو اکیلے ہیں مار لو اور لوگ اسے پہر آگئے پہر تو امیر نے نعرہ
کر کے لڑنے لگے امر بہی لوٹ مار رہا تہا قران لاش پر لاش گرا رہا تہا جب پہر پہر تلوار چلی
امیر کے ہات میں تلوار کے چھینٹے خون کے سر سے نیچے کہنوں سے جانے لگے ایک زنگی امیر پر چلا قران
نے پاؤں پکڑ کے گرا دیا اور پہر سے بغدا مارا امر نے اوسکا لاکر امیر کو سوار کیا پہر تو کشتوں کے پشتے
لگا دئے لیکن لاو لشکر چلا آتا تہی امر دعا مانگنے لگا اب جو دیکہا گرد اوٹہی اور لند ہور معہ فوج کا
آیا اور نعرہ کر کے گر امیر پر بجلی نعرہ ہوا جا بیٹہ اس سے مالک اسمی نیزہ دار سے آیا نعرہ کر کے

لڑنے لگا پھر تو بہرام و فرامرز و جمہور وغیرہ منہم کر کے گمرہی جو تین دن سے امیر کو تلاش
کر رہی تہی اب جو امیر کے نعرہ کی صدا جو بارہ کوس جاتی تہی سنی اور آئی اور جا بس
نے لیے گھیر لیا اور بختک نے نوشیروان سے کہا بھاگئے نوشیروان بھاگا پھر تو ساسانی ہمت کے
بھاگو میں بختک لے چلا یہ کہکر کہ وہ بھیڑیا سالے ہیں وہ بچ جائنگے جان تیری اور بچا لیجا جاتی
رہی گئی غرض نوشیروان تو نکل گیا یہ لڑائی اور اب سامنا عالی جاہ کا امیر کا ہوا تلوار
ماری امیر نے جھپٹ کے اوٹھا لیا اور اور عالم کے کمالی عاجہ نے زخمی کیا مالک نے زخم کہا کے اسکو اوٹھا لیا
اور امیر نے کہا جلاد یہ میگوئی عالی جاہ پکارا امان امیر نے کہا کہ کلمہ پڑھ کے دونوں سرصدق مسلمان
ہوئی امیر نے بارگاہ برپا کروائی بعد بادشاہ آئی اور عالی جاہ شہر میں امیر سے کہکر گئی اور سبکو
مسلمان کیا بیت خانے تڑوا ڈالے اور امیر سے کہا آپ ہماری سفارش کریں ایسا ہو امیر
چلے جائیں اور ملکہ سے عقد نکریں تو لوگ کہیں گے کہ بیٹا تو تین دن ملکہ پاس رہی کچہ تو عیب لگا امیر نے
قبول کیا امیر نے کہا کچہ پرواہ نہ کرو وہاں شہر اکر امیر سے کہا کہ وہ کہتا ہی کہ میں اپنی دختر کو لیکر چلا
جاونگا اور مسلمان ہونگا امیر بہت گھبرا گئے کہا خواجہ میں اوسکو بلاکر پوچھوں امیر نے کہا کیا احتیاج ہے
کچہ تو میں راضی کر دوں غرض امیر نے بیس دس ہزار تمن دی اور امیر کا عقد ملکہ سے ہوا امر کا لڑکا
سے ہوا اوسکے بطن سے اسفندیار گیلانی ہوگا اور امر کا بیٹا کیلک بچہ ہی امر تین دن امیر اور
رہی اور حال نوشیروان کا عالی جاہ سے پوچھا عالی جاہ نے کہا کوشیار ہلچی کہتے ہیں کہ ہماری شہر
چلیے کہ ہار عیار سخر بلخی بلاتی اور شہر بھی اس شہر سے بڑا ہی تو وہ بلخ گیا امیر نے سبکی
بلخ کو کوچ کیا اور عالی جاہ اور ملکہ سے کہا ہم تمکو جا کر بلوا لینگے یہ کہکر دوسری دن بلخ کو کوچ
کیا اب دو کلمہ داستان رستم فیل تن کے سنو جبر آنا ترک توسن بلطائف کمان خورشید خاور پر
اور زخمی ہونا تمہن اور تمن خان کا اور آنا علم شاہ کا اور زخمی کرنا ترک توسن کو اور
بھاگنا اوسکا اور بعد محل میں جانا علم شاہ کو ملکہ پاس سوتے میں زخمی کرکے خسرو اور تمتمن
وغیرہ کا علم شاہ کو ایک غار میں پھینک دینا سنو کہ یہ جو خاور میں خورشید خاور کا باغ
میں دن عید اور رات شب برات ہی عیش و عشرت کے بیٹھی ہیں لیکن وہ جو کمان

ازلوڑی

ترک توسن کی بالوتری تہی اپنی جاکر اوس سے کہا وہ لا کے سوار لیکر خاور پر چڑہ آیا کہ میں
لڑکے خورشید خاور کو لونگا جب قریب کوہ کے منزل بہر کچہ پہونچا خبر خسرو خاور کو ہوئی گھبرایا
خورشید شاہ سے کہا بیٹا کہ تو باغ سے باہر نیا پاس چلی آ تیری واسطے وہ ترک آتا ہی
ایسا نہو کہ وہ سنے اور تجکو باغ سے لیجاوی ملکہ نے جو سنا گھبرا گئی علم شاہ سے کہا یہ مقدر
تہا اب ہماری تمہاری جدائی ہوئی علم شاہ نے کہا ملکہ میں جہان تم جاؤ گی وہاں آؤنگا
غرض سب لیکر روتی سوار ہوئی اور اپنی ماں پاس آگئی اسمیں وہ ترک بھی آیا
تمتمن خان تمن خان الماس خان خسرو خان اپنا لیکر قلعہ سے باہر نکلے اور دو کوس کا
میدان چھوڑ کے خیمہ کیا ترک نے طبل جنگ بجوایا اور صبح کو مقابلہ کیا چند آدمی ادہر سے
نکلے زخمی بھی ہوئی اور ماری گئی بعد تمتمن خان نکلا زخمی ہوا تمن خان بھی زخمی ہوا اب
الماس خان رہ گیا اور کوئی اوسکا مقابلہ نہیں کر سکتا اب ارادہ ہوا کہ بھاگ کے قلعہ
بند ہوں کہ یکبارگی رستم آتا ہی مرکب پر سوار لوگوں نے کہا لو وہ مہران تخت بسر خواندہ
قیماس خان آتا ہی یہ کیوں آیا ہی اور رستم جو آیا ترک توسن کے سامنے آیا اور کہا فرزندان
بہادریکی اور اسکی لوگوں نے بھی بچایا کہ یہ وہ ہی جسنے کمان توڑی تہی ترک سے بھاگا
کیا ترک نے کہا تو نے میری کمان توڑی تہی علم شاہ نے کہا ہاں بس ترک نے خفا ہو کے نیزہ
مارا علم شاہ نے بند دست پکڑ کے نیزہ چھین لیا اوسنے تلوار ماری انہوں نے رد کر کے جو تلوار
ماری سپر کو کاٹ کے تا رو ابرو اوسکی اترکون نے چہوڑ کیا سب علم شاہ پر آ کے بہت
لڑنے لگے خسرو نے کہا ارے تم دیکھتے ہو کہ مہران تخت کو اکیلا گہیرا ہی میں قیماس کو کیا جواب
دونگا اور اوسنے اتنا بڑا کام کیا کہ ترک کو زخمی کیا سبکی جان بچائی اس میں خسرو نے
کہا پھر تو سب خاور سے دوڑے یا سعد الماس خان تمتمن تمن اور تلوار چلنے لگی ترک کا تو عجب حال تہا
لوگ اوسکو ایک طرف لے گئے اپنے خیمہ میں جا کر ڈالا تہا اور آپ مقابلہ کیا تہا جب سوار کا یہ
حال دیکہا تلوار کی تاب نلا سکے بھاگ گئے ترک تہا اوسکو لیکر غرض فتح ہو گئی خسرو علم شاہ
کو لیکر خوشی تمام قلعہ میں آیا اور خلعت دیا اور کہا تو میرا فرزند ہی غرض اور مرتبہ بڑہا دیا

لگی رات کو تو محل مین ملکہ پاس آتے تہے دنکو بارگاہ مین بیٹہتے تہے جب چند روز گذری
ایک خواص نے ماری ڈر کے کہ اب اسنو یہ حال کہلیگا اور خسرو ہمکو مارے ڈالیگا جاکر خسرو سے کہدیا
کہ ملکہ کے پاس مہران بخت رو رات کو آتا ہی تہمتن او تمتن خان اور الیاس خان نی بہی
سنا چارون نی صلاح کی کہ چلکے دونو کو مار ڈالو تب پہر رات گئی باغ ملکہ مین آگیا تو دیکہا دونو لیٹے
ہوئی پلنگ سوتے ہین تہمتن تلوار لیکر چلا کہ الیاس نی روکا اور کہا ملکہ کے قتل سے بدنام ہو جاؤ
گے پہلے اسکو مار لو بعد ضبط کے کسو بہانہ سے اوسکو مارنا غرض یہی صلاح کرکے چارون آئی ملکہ کی چوٹی پکڑکے
تو کہینچ لیا زمین پر اور ایک تلوار تہمتن نی علم شاہ کو ماری کہ سر الگ ہو گیا خوب کاٹا علم شاہ اوٹہا پر تو چہا
طرف سے خوب چور ہو گیا علم شاہ اوس حال مین بہی طرف تکتے کرتا تہا کہ سے کہان ہوں ہت
آو یہ ہرگز پاس نہ آنی دیا غرض اب اکٹہے کیا کہ رستم بیہوش ہوگئے گر پڑا جانا کہ مر گیا کہا
اسکو گاڑ دو باغ مین ایک نے کہا دیوار کے نیچے غار ہی او سمین پہینکدو رستم کو چادر مین باندہ کے
پہینکدیا اور ملکہ کی امان رہجانے نی بہی سنا تہا تو چند خواصون سے یہ بہی آئی تہی جب علم شاہ
کو مارنے لگے تو خورشید خاور ہی پیٹنے لگی کہ ارے اومو و مجہکو بہی قتل کر ڈالو کیسا باغ بان
یہ تو امیر کا بیٹا ہی اور میرا بیٹا ہی لات بر لعنت کیا تہا تو اسکی مان نے اگر مونہ اسکا
بند کیا کہ ارے یہ بہی جیب ایسا نہو تجکو بہی مار ڈالین بلکہ خواصین اور اب ملکہ کو اپنے گہر لی
گئین جب علم شاہ کو مار کے فراغت ہوئی کہا اب اوسکو بہی قتل کرو ریحانہ نے دروازہ بند کرکے
کوٹہے پر کہیا او ملکہ کو نیچی نہ اوترنے دیا اور یہان علم شاہ کو ایک زمین دار جاتا تہا چند لوگ ساتھ
تہے ادہر جو آیا ایک اوسمین سے ہیتاب کو اوس گہڑی پر ہو بیٹہا اور دیکہا اپنی مالک سے کہا کہ ایک شخص
پڑی ہی زمیندار سنکے آیا اور حال سمجہکے اوٹہوالی گیا جب گہر مین جا کر کہولا تو دیکہا ادمی ہی
اور رمق جان باقی ہی ایسی محبت اوسکو آئی کہ اپنے ہاتہ سے ٹانکے لگائے اپنا بیٹا کیا اور اوسکو
اچہا کیا اب علم شاہ جب اچہے ہوئی تو شکار کو بہی جانے لگے اور یہان تہمتن بہی اچہا ہوا
اور خان اعظم پاس گیا اوس سے پوچہا کہ کہیں خاور پر دولاکہ سوار لیکر چڑہ آیا خسرو نے پوچہا
جانا کہ کون اسکا مقابلہ کر سکتا ہی قلعہ بند ہوا ترکی نے قلعہ کو گہیر لیا خورشید خاور دیکہا یہ حال تہے

کہ دو تین روز

کر اوسی وقت سب باپ ماں تہمکو کوستی تہی ماں نی کہا ای بیٹا تجکو باغبان بچہ جانا تہا تو نے کہا
ملکہ نے کہا ای امان جان وہ تو علم شاہ تہا امیر کا بیٹا او قسم ہی مین سوا اوسکے ایک کلمہ کے اور بات سے
واقف نہین او خدا کرے یہ سب موئی مارے جاوین اور اس شہر مین گم ہی کا عمل ہو رہا
اب جو ترک نی قلعہ کو گہیر لیا ملکہ خوش ہوئی خواصون نی کہا واری تمہاری دعا قبول ہوئی اب
ایسے دعا پہر کرنا اور وہ جب باپ کو مار دیا کا تو ملی جاینگا ملکہ نی کہا مین اپنے تئین بہی مار
ڈالونگی لیکن انکو نہ جیلی جب سے علم شاہ کو جنگ سے مارا ہی یہ بہی مارے جاوین اور یہان صبح کو
ترک نی حملہ کیا تو وہین چلنے لگین ہزارون تو او گئی لیکن ترک کالا آتا ہی اور یہ خبر تمام اقلیم خاور
مین دوڑ نہ ہوئی تہی کہ ترک پہر آیا قلعہ کو گہیر لیا یہ علم شاہ نی یہ سنا شکار کے بہانے گہوڑ بہی
پر سوار ہوئی ہتہیار نو آگی جب وقت انکو چہکانا تہا تو پلنگ کی چادر مین تہے معہ چادر انکو پہینکا تہا
وہ بہی ہتہیار لگاکر ایک پاسی تیر کہینچا لیکر انکے ہمراہ ہوا اور علم شاہ چلے تو شہر کی طرف پاسی
نی منع کیا یہ اوسوقت پہونچی کہ توپ بند ہوگئی اور خندق پر ترک پہونچ گیا علم شاہ
نے للکارا کہ پاش اور یہان بہی سب نے دیکہا خسرو نے کہا یہ تو وہی مہران بخت ہی
خواصون نے ملکہ کو دیکہا باہر تو ملکہ کو کہنے خوش ہوئی اور ترک بڑے علم شاہ سے سامنا کیا
گرز مارا علم شاہ نے جہپین لیا او سینے تلوار ماری وہ کرکے ہر زخمی کیا ترک دو ٹکڑے ہو گرا اور سب روا
کبول کے کل خاور نے یا نی کہ خسرو کے نکلے کہ اسنی ہماری جان بچائی بعد تو خسرو معہ تہمتنا
بیٹے نکلے پہر تو وہ سب ترک بہاگے علم شاہ نے اونکا پیچہا کیا خسرو نے کہلا بہیجا کہ ای بیٹا علم شاہ
چلے آؤ دور کہ و پہر تو علم شاہ کو لیکر قلعہ مین آیا علم شاہ نے خسرو کو سلام کیا حال تو خسرو نے پیٹہے سے
سن چکا تہا کہ یہ امیر کا بیٹا تہے اور وزیر سے پوچہے رستم نے سارا حال اپنا خفا ہونے نکلنا بیان کیا
تب خسرو نے بہی مسلمان ہوا اور دختر کی شادی کیا علم شاہ سے کر دیا الغرض علم شاہ اور ملکہ کے بیان
تمام کا حل ہوا سارا شہر معہ تینون انکے سالے مسلمان ہوئی تو اب علم شاہ شکار کو جا کرتے
ہین تو خسرو او تینو بیٹی اور لشکر خیمی ہمراہ ہوتے ہین یہان تو خوشی تمام رہنی لگی اب دو کلمہ
نوشیروان کے سنو آنا نوشیروان کا بلخ مین اور سعد بلخی کا امیر کو زندہ کر کے لانا اور اپنے

ہندوانہ بلخ مین قید کرنا اور امر کا بختک سے دریافت کرکے سحر کے شہر مین جانا

یہان نوشیروان کو بلخ کے شہر مین ہوشیار کو شہار لائی تو پہلے سے انسے کہلا بھیجا تھا تو سارا شہر آئینہ بند تھا
نوشیروان دیوان شاہی مین آیا تخت پر بیٹھا اسمین بختک نے ہوشیار بلخی سے کہا کہ شہر
تو نے خوب میزان عقل مین دیکھا ہے خواجہ لیکن کچھ استقامت کی بات بتاؤ
ہوشیار نے کہا اسے ہمارے بادشاہ کو تخت دیا مین بلکو ... اور وہ سپاہی ہین بختک نے
کہا مین یہانکی بات تو اوسی آیا تم نے تیرے اقبال امیر کا نہین دیکھا اور ایک ہے وہ بھی ایکا اوسکا
ثانی نہین ہوشیار نے کہا میرا سحر بلخی ایسا ہے کہ وہ کہتا ہے اور مین بلوا آتا ہون اور ہوشیار
نے نامہ لکھا تو سحر ہندوانہ بلخ مین رہتا تھا بارہ سے عیار وہان رہتا تھی اور سحر آیا تھا کہا ہوشیار
نے کہا ای امیر مجھے اور ملک بھی آپ سے بھی الحف ہوتا ہے کہ امر کا جواب نہین اور بکار وطفل مکتب
جانتے مین سحر نے کہا وہ مجھکو کیا جانے اب ملک تیری جسکو کہو لاؤن بختک نے کہا امر کو لائی
تو بہتر اور امیر کو لائی تو اچھا ہے غارت کرنا بادشاہ اور لشکر کا سہل ہے سحر کہیکی نکلکر لایا
اور یہان امیر بھی اس شہر سے بیس کوس پر اوتری اور امر او دہر سے چلا کہ مین بلخ کو دیکھ آؤن
کہ وہ سحر کیسا ہے امر تو شہر مین آیا اور سحر لشکر مین پہنچا صورت بدل کے دن بہر تو ہوا
کیا وقت شب کے سانپ کی چال چلا اور طلایہ جب آیا پیچھے پیچھے چلا گیا طلایہ تو قریب خیمہ
امیر کے گردش کرکے نکل گیا سحر رہ گیا اور قنات جالکے پاس بیٹھا ہے سے امیر کو بیہوش کرکے
لے گیا اور شہر مین آیا اور امر نے فراش بنکے بارگاہ نوشیروان مین کئی مرتبہ آیا اور جانا کچھ
دست برد کرون نوشیروان کی دعوت تھی اوسکے سبب سے لاچار ہوا امر تو نکلکے اردو سے
شہر مین آیا اور سحر نے امیر کو اردو مین پہنچا سامنے جاکر ہوشیار کے رکھ دیا اور کہو لاؤ کہین تو
امیر مین کہا اب کیا کرین بختک نے کہا قتل تو کر نہین سکتے بلکہ قید رکھو ایک روز جو وقت امر کو
خبر ہوگی وہ آویگا سحر نے کہا ایسا دشمن اور قتل نہین کرتے بختک نے کہا بادشاہ کی اور تمہاری
تمہارا کیا ہی تو زندگی ہی عجب ہی اتنک کہ امیر کو نہین قتل کرتے وہ امر لائی تب اوسکا بھی ہوشیار
نے کہا پھر کوئی تدبیر بختک نے کہا پھر کوئی ایسا ہو کہ چند دن انکو کہین کو اسمین سحر نے کہا نہین ہوشیار

امیر

اور نوشیروان او بختک سے کہا کہ مین اپنے ہندوانہ بلخ مین لیجاتا ہون بختک خوش ہوا اور کہا مین
یہ البتہ تدبیر ہی لیکن اور کسیکو اطلاع نہو غرض سحر امیر کو اپنے شہر مین لایا اور ایک جاہ مین بند
کیا اور عیارونکا پہرا گرد مقرر کیا اور دروازہ شہر پناہ کا بند کردیا کنجی کیلی رکھی کہ جو کوئی آوی پکڑا
جاوی اوسکو پہچانکے بلالینا اور آپ پیچھے نہین دروازے کے پلنگ بچھا کے رہا اور سعد بلخی اور سعید بلخی
اسکے شاگرد رشید مین اونکو بہی مقرر کیا اور سہیل بلخی کا چوکی پہرا اور سحر کی رشی کی اور عیش
عیش کرنے لگا اور یہان امر لشکر مین جو آیا دیکھا کہ رونا پیٹنا پڑا ہی بادشاہ نے کہا خواجہ کوئی امیر کو
لی گیا امر نے کہا مین لاتا ہون امر بلخ مین آیکی بارگاہ مین کوئی شہر مین پہر لیا کسی سے پتا امیر کا نہ ملا
جاکر بختک سے معلوم کیا بختک کے خیمے مین جو آیا بختک نے وہ چوکی پر اسقدر کہا کہ اٹھے پہر جاگ کے
آپ تمام رات بیٹھا کہانی سن رہا ہی اور پانو تلکو نکال کے سامنے بختک اوسنے انجام کرتا ہی امر وہان سے
نکے چلا آیا امر حیران ہر کہین قید خانے مین جاتا ہی وہان پر تماشا لگا امر تو سرگردان ہی لیکن سحر بیٹھا
اسنے اپنے دوستون سے کہا کہ تم پہرہ ... میری جان ہوشیار بلخی کی بیٹی پر عاشق ہی اگر وہ جان سے
نکل کے باغ مین آئی ... سبز ... پامال کرتی جاتی ہی میری نگاہ جو پڑی میری دلکو پامال کر گئی اب کیونکر
وہ ہات آوی ایک ... نے کہا یہ تو مسلمان امر ہی اب ہوشیار کو عرضی کرین کہ اپنا ... کلم
کیا کہ امیر کو پکڑ لایا اسکا انعام ... چاہتا ہون کہ اپنی دختر مجھکو دو اور مجھکو بھی آپ بیٹا کہا
کرتے مین اب پورا بیٹا بنائی اور اگر نہ دوگے تو امیر کو چھوڑ دونگا یہ شرط لکہ کے مجھکو ہوشیار
کی دختر دیجئے اور مین مسلمان ہوتا ہون امیر او سوقت راضی ہونگے اور مجھکو حوالی کر دینگے
سحر نے جو یہ کلمہ سنے ماری خوشی کے کئی مرتبہ اوٹھا بیٹھا جیسے کوئی ناچتا ہی اور عرضی
عیار کے ہات بھیجی اور ہوشیار بلخی نے پڑھا بڑا صدمہ ہوا لیکن ہوشیار نے کہا نہین کہا کہ اب بادشاہی تو آیا
سر نکتہ آئی وہ بھی حیران ہوا بختک نے جو یہ حال دیکھا پوچھا کہ کیا کہتا ہی سر ہی ہے اور اسکو
گمان ہوا کہ شاید امیر نہ چھوٹ گئے ہون ہوشیار نے کہا خیر تو ہی کچھ تمہارا دکر سنے کا نہین ہی بختک
اور نوشیروان بھی ... ایک مرزا زادہ تھا ہوشیار سے پوچھا کہ کونسا صاحبزادہ یا صاحبزادی ہے
اگے بھی ہوشیار نے کہا ہان ایک دختر ہی بختک نے کہا اگر اوسکا ماجرا ہی تو شاہ سے زیادہ تم نہین

اوسکو بیان کیجیے ہم بہی سنین اور کوئی تدبیر بتاوین آخر لاچار ہوکے بیان کیا بختک نے کہا تو مزدور اب
کوئی کلمہ انکار کا زبان سے نکالنا سوا اسکے رضامند کیا اور لکہو کہ مین راضی ہون بعد استقبال امیر کے
مین لکہی دیتا ہون کہ تیری شادی ملکہ سے کر دونگا یہہ جو سحر نے دیکہا جواب لکہا کہ بہیجے اسکو از راہ
اوستادی کے صلاح دیتا ہی وہ تو میرا شاگرد کا شاگرد ہی اور جب اوسکی فتح ہوگئی اوسوقت مجہکو دوگے یا جوتین
نکال دوگے بہر طور کسیکو دم دیجیے بس بہتر ہی کہ جلد سے ملکہ کو بہیجدو نہین تو مین چہوڑے دیتا ہون
انجمے ہوشیار نے سنا بختک کے بہی سستی ہوئی آخر اسکے بہائی اور نوشیروان اور بختک نے صلاح دی
کہ ہوا لکہو لاچار اسنے تیاری ملکہ کی بہیجنے کی کیا اور امر جب سب طرح تلاش کر چکا اب جینے والا اپنا
تلاش کر رہا تہا کہیں اوسنے جینے ہر گلی کوچے مین تہا پہر رہا تہا ایک باغ اجاڑ مین آباد دیکہا کہ باغ ::
مکان مقفل ہین امر نے لوگون سے پوچہا کہ اس گہر والے کہان گئے اونہون نے کہا تجہکو کیا امر نے
صاحب کے جینے کہا کہ یہان سو دام باقی ہین انہون نے کہا تو گہبراتا ہی وہ بندوانہ باغ مین ملکہ کے
سات سحر پاس چلے ہین اور وہ ملکہ کے ملازم ہین جب وہ ہو جائے آئین کے پیر کیا دام دین گے
بلکہ مجہ سے لینا ہی جو امر نے سنا کہ سحر وہان رہتا ہی چہولی تو بنگلی اور بندوانہ باغ کو چلا اور آکر دیکہا
دروازہ بند پایا امر کہڑا سوچ رہا تہا کہ کیونکر اندر جاوون دیکہا کہ ایک تمک والا بیل لیے اندر سے نکلا اور پہر
بند کر لیا امر بہی اوسکے پیچہے چلا جب وہ کوئی دو کوس آیا امر نے بیضا مارا اور بیہوش کر کے اوسکو
تو کسی جہاڑی مین رکہہ دیا اور آپ اوسکی صورت بنکے بیل لیکے دروازے پر آیا اور پکارا کہ
کہولدو انہون نے کہا تو کون ہی کہا صاحب آپکا تمک والا ہون جو ابہی گیا تہا اور یہہ سعد بلخی نے سنا
دروازے کے اوپر سے دیکہنے لگا اور سپاہیون نے کہا کہ کیا وجہ ہی کہ اتنی جلدی چلا آیا امر نے کہا
مین جہان اوترا اپنا آگے پر ٹہلوئی کہ جسمین میرا نام عمر کی کمائی تہی بہول آیا سو اوسکو لینے آیا
ہون سعد نے کہا ارے اسکو میرے سامنے لاؤ اور امر کو پاس سحر کے لیگئے امر نے سلام کیا
اور یہان یہی وہی بیان کیا سحر نے کہا تیرا مکان شہر مین کہان ہی کہا صاحب یہان نالاب
اور بہیسین بندہی ہین اور چند درخت تاڑ کے ہین بانس لگا ہوا ہی اور میرے دروازے پر نیم کا
درخت بڑا سا ہی اور سحر نے امر کو پہچانا سحر نے کہا تیری کیا باتین جہوٹی ہین سچ کہہ اور تیرا

نام کیا ہی امر نے کہا اب نہین جانتے مین تو اسکو خوب پہچانتا ہون سحر نے کہا ارے مین نام پوچہتا ہون
تو اور کچہہ کہتا ہی امر نے کہا ان سب سے پوچہیے کہ عیارون نے کہا لو اور سنو ہم کیا جانے اور سحر نے
کانمین سعد بلخی کے کہا کہ یہہ امر ہی اور امر نے پہچانا سعد تو اور بہی سب پہر کے چلا امر نے جو بہت کیا
نکل گیا اور پکارا منم شاہ عیار سحر نے کہا لینا اور عیار دوڑے یا ادہر اودہر زمین پر گرے چلے آئے لیکن ::
سعد بلخی نے پہر اور امر کا پیچہا کیا امر تو آگے آگے سعد پیچہے پیچہے آخر امر ایک جہنڈی مین چہپا اور کہتا
پہہاری سعد جیوقت وہان زیادہ دیکہا کہ امر کہین غایب ہو گیا جانا کہ اسی جہنڈ مین ہو گا سعد نے
کہا اوساربان زادے اب یہان چہپا ہی جینے تجہکو دیکہا الپٹ نکل امر سمجہا کہ اسنے دیکہہ لیا اب نکل
کے سامنا کر پہر کہا زرا دیکہہ تو لو کہ سعد نے پہر کہا کہ اب کے سوچہتا ہے نکال آ اب امر اوٹہا اور بیٹہ گیا ::
سعد نے کہا اوٹہتا ہی اور بیٹہتا ہی اب امر کو یقین ہوا کہ ضرور یہہ دیکہتا ہی اب سعد نے پتہر مارا اور وہ
اوسی جہنڈ مین لگا جہان امر تہا امر نے تو خالی دیا اور اوٹہا کہ باہر نکلون پہر قتل کیا کہ دوسرا پتہر مارا
وہ اوپر لگا پہر تو کئے پتہر مارے یا سے بچے ہوا کئے امر نے کہا غضب کیا سنا کیا فقر یا دوئی عیار یا ہی
جا ذہنی پاوی جب یہ پتہر مارے چکا سمجہا کہ امر مر گیا نکل آیا آ کو چیل جیسے قدم دم لگو کہا کہ منہ مین پیر گیا اخر
شیر کی بولی جو کی سعد تو جہکا امر نے جہٹکا دیا سعد گرا امر جہپا باہر آیا سعد نے کہا مین تیرا شاگرد
ہوتا ہون امر نے کہا اچہا امر نے ایک سوال کہین ہارا سعد بہلا کیا امر نے کہا جو شاگرد ہوتا ہی اوسکے
حلقہ غلامی کا ڈالتا ہون یہہ کیسی شاگردی ہی اتنے مین غل مچا آتا ہی اور کہا تو یہان رہ مین تیرے تو
بنکے سحر پاس جاتا ہون اور یہہ کہکر درخت سے باندہا سعد نے کہا مین بہی آپکے ساتہ چلتا ہون
امر نے کہا یہہ دم اور کسیکو دینا مین تجہکو لیجاوون اور تو مجہکو گرفتار کروا دیا سعد نے کہا مین بہوکے
مر جاؤنگا امر نے سوچا کہ مجہکو تیرے سے کوئی فقیر نا کہ الا ہی تہا اوسکو پانی مین بہگو کے آگے رکہہ دیا سعد نے
کہا جانور انکو چہوڑینگے امر نے کہا اسکی ابہی تدبیر میرے پاس ہی اور اگر ایک انکی ابتدا واسطے
اوستاد کے ہو تو شاگرد تو بڑا بڑا کام کرتے ہین یہہ کہکر زنبیل سے ایک چٹا نکالا کہ لگا کر دیا اور گہنٹا بندہا
ہوا سعد کے گلے مین ڈالدیا کہ جب کوئی جانور آوے پاس سر لاوینا اسکے ٹن سے وہ بہاگ جایگا
اور اوسکی صورت بنکے کہڑا ہوا اوسکے ہین کے سیر تلوار لیے اوسکی لی اور سپر کو عمو لے جا بجا

دیا سعد تو رونے لگا اور سحر پاس آیا عیاروں نے پوچھا کیوں مہتر تیا امر جلا سعد نے کہا جلا تھا اور تو
تلوار چلی کر سپہر کے لشکر کا لشکر بھاگا ہو گئے لیکن بلائی ہی دربان بھی بھاگ گیا خبر ایک نکل گیا اب کہاں
جائیگا اور سحر کو سنگ سا ہوا اور پہرہ گیا سعد نے کہا تو چوکی پہرے سے ہوشیار رہنا امر نے کہا آپ
بخوبی آرام کریں میں تمام رات نگہبانی کرونگا اور وہاں سے کون پاس آیا اور جا بچا سکیگی نوکر جا
بانٹی اور آپ بھی کمر باندھے مستعد ہو اور روشنی آج زیادہ کروا دی جب آدھی رات اور پہر رہے پہر کے آیا پکارا
ہوشیار بیدار باش عیاروں نے کہا جاگتے ہیں امر نے سحر کے سامنے کو ہر ایک یقین کی کہ تو کہاں گم
کیوں تھا اور تو لیٹ کیوں گیا تھا اور وہاں سے کہے سحر جہاں تھی یہاں آیا کہ اگر سوتا ہو تو اسکو
پکڑ کے زنبیل میں ڈال اسکی شکل بنکے سبکو سلام کر اور امر کو پکڑ اور دیکھا کہ سحر سوتا ہے لیکن
نکلتے باہر نہ آئی امر تو پہر چکا تھا جب اندر آیا اسے خراٹی لی رہی کہ جب یہ خبر سو رہی امر باہر
نکل آیا اور کہا ای امر یہ بھی چال عیار کی ہی پہرہ جاکر بیٹھا اور سحر کے پلنگ کے برابر آیا
دلکش کہا ای امر سوتا ہی ہے سب سوچ کے گل میں بیہوشی بھر کے ناک کے پاس لے گیا اور سحر جیسے
جاگ رہا تھا اٹھکے زور سے کہا پلکوں کی راہ دیکھ رہا تھا جلدی سے امر کا پکڑ لیا امر نے ایک لات ماری
چھاتی پر رات میں تیل بھی لگا تھا اور پہلے عیار کی یہ جبرا تھا سحر تو چت گرا امر بھی ابھی نہ
میں جو مردوں کے بہلے گرا اور لوٹ پوٹ گئے بھاگا اور سحر نے تالی دے کر نے لگا اور اونچا پکارا
لینا امر کو نہ جانے پائے اور کو دوڑ رہا امر بھی پکارتا چلا کہ لینا لینا وہ جاتا ہی یہ کہا ہوا اکثر ہی تمام شہر
سے نکل گیا عیاروں نے جانا کہ سعد ہی اور سحر بھی امر ہی کا نام لیتا ہی یہ سنکر کہا کہ ارے سعد
کو پکڑو جب عیار آئے سحر نے کہا ارے غضب اسکو نہ پکڑا ارے یہ وہ سعد بنا ہوا تھا عیاروں نے
کہا پھر اسمیں ہمارا کیا قصور ہے تم تو امر پکارتے تھی سحر خفیف ہو کے چپ ہو رہا اور سحر کا
باورچی خانہ قلعہ سے باہر تھا امر ایک گٹھا لکڑی کا سر پر رکھکے باورچی خانے میں آیا باورچی نے
لکڑی کا تو مول لے لی اس سے کہا تو چار پیسے لے اور زرا شیر برنج گھونٹ دی امر گھونٹنے
لگا اور وہاں جو جمع ہوئی سعد پکارتا تھا واسطے لات کے دیا تھا کہ مجھکو کھول دو نہ میں زہر کھوٹ
پر آئی اور نے کہا میں مہتر سعد ہوں اری امر باندھ گیا ہی اونہوں نے کھول دیا سعد دروازے

آیا عیاروں نے دیکھا جانا کہ امر جو سعد بنکے آیا تھا پہرا دوڑ رہی اور سعد کو پکڑ لیا سعد نے کہا ارے میا
میں سعد ہوں عیاروں نے کہا او سارباں زادے یا تو نے بچہ خراب کیا سب کہکر جوتی لات بھی والات لگی
ایسی مار کہا یا موت سعد کا اور بلا ہوگیا بدن سارا شق ہو گیا اور سامنے سحر کے لائے سعد نے
کہا اور سحر خوب مجھکو ذلیل کیا اور سعد نے سارا حال امر کا کہا کہ مجھے سلوک کر گیا اور کہا امر اونکو
دیکھو اور سحر نے پوچھا امر تو سب عیار میں جس نے کہ مارا تھا قدموں پر گر گیا کہ مہتر صاحب مجھے دو جوتا
لگا ہی میں آپ جا مار لیں وہ تمام بدن پر لیپ لگا دی اور امر یہاں گٹھا لکڑی کا لیکر باورچی خانے
میں آیا باورچی نے کہا تو زرا کھیر پکا امر شیر برنج پکا رہا تھا جب دو پہر دن آیا سحر خفا ہوا کہ آج باورچی
کو کیا ہوا اور سعید جا کر دیکھ اور جلد کہا لا سعید جو باورچی خانے میں آیا تو ہر ایک باورچی پر غصہ
کرتا ہوا ارے سب میں تہلکہ پڑ گیا باورچی چھوٹی نے بات بنائی کہ مہتر صاحب اس شیر برنج کی دیر ہوئے
سو اب تیار ہے تم سمجھتے ہیں اور سعید نے دیکھا اور پہچانا اور امر کو پہچانا پوچھا یہ کون ہی
باورچی چھوٹی نے کہا صاحب یہ لکڑی والا ہی اسنے جو خفا دیکھا اسکو جب دیگ کے پاس تو یہ گھونٹ رہی
سعید نزدیک دیگ کے آیا اور کہا او مزدور میں دیکھوں شیر برنج میں کیا کسر ہے اور سعید نے ٹالا اور
جھجکے سے امر کی کمر میں دو ہونٹ ڈال کے کولی میں لے لیا امر کی جان نکل گئی لاکھ زور کیا
کچھ نہ ہوا آخر امر نے دو ہونٹ سے دیگچہ پکڑ کے یوں ہی بنا جھجکا پر ہے سعید پر اوندھا دیا کہ سعید کا
سارا بدن جل گیا مہر ہی نکل آئی اور زمین پر کے امر کو چھوڑ دیا امر بھاگا باورچی سوختے لے لیا
دوڑی امر تو مثل برق کے نکل گیا اور سعید کو اوٹھا کے سحر پاس لائے سارا حال بیان کیا
بھول گیا اب سعید کے سر سے پاؤں تک مرہم لگایا پٹی چڑھائی اور سحر نے مارے خوف کے حکم کیا
کہ اب باورچی خانے اندر رکھو اور غضب ہوا تھا رہ وہ کہیں ہی اور کہا میں بیہوشی ملا دیتا سبکو بیہوش
کر کے قتل کرتا غرض اب کہا تاہیاں قلعے میں منگوا کے دروازہ بند کر کے سحر بیٹھا تو رات کو قفل
بند دروازے پر لگا دیا کے تا میں روشن کی کہ تمام خندق اور دور دور روشنی تھی اور اب امر بھی
معشوق کو لیکر سمندر بیٹھا کھانا ہوئے لگا تو اب نئے لگا دور میں آگے کہا ہی سحر ایک طرف
دیکھتا ہی جاتا ہی اور سعد اور سعید و سہیل کو حکم دیا اور ہی اونہوں نے ہمیشہ پر بند بست کیا ہے

کہ امر آنے پاوی اسمین سحر کی معشوق نی پوچھا کہ آج کئی دن سے کونسا امر ہمین درپیش ہے
کہ سکی زبان پر امر امر ہی اسمین سحر نے سارا حال امر کی عیاری کا بیان کیا اور سے کہا تو بھی
عیاری بارو نسے عیار خبری پاس ہین سحر نے کہا کیا کہون مین تو اپنی تمہین بخشن ہو شہریار
جہان جانتا نہ سمجھ کہنا تا کہ جنگ کے امر کا ثانی نہین ہے تو دکر کرتا تھا اور امر آیا دیکھی تو روشنی تھی
اور سحر نے تاج دیکھ رہی امر سوچا کہ کسطرح دیوار پہ چڑہون تو کمند ڈالون امر نے ایک کدو نکالا اور
اوسمین دو چھید بنائی واسطے دیکھنے کے اور سر پر رکھکے خندق مین پیرتا چلا جب نصف خندق مین
پہونچا سحر نے پیر دیکھا کہ ایک کدو آتا ہی سحر نے کہا ای جان جہان دیکھا تو نے اوسنے کہا ہان کدو ہے
سحر نے کہا اگر یہ دوریا پر چلا جاوی تو کدو بھی نہین تو اسے اب تیر دیکھا وہ کدو لہر کے اوپر آتا ہی سحر
نے تیر مارا امر نے کہا بلا بچی پانی اور ہان تھی امر غوطہ لگا گیا دوسرا تیر مارا امر نے اور خالی دیا کدو اور دوسرا تیر
ایک تیر کدو پر لگا کدو چھید گیا امر تو پانی مین ہو گیا آخر کا تیر جو آیا کدو او لٹ گیا امر لاچار ہو کے غوطہ لگا کے
نکل آیا او چلا گیا کہ صبح ہوئی سحر کو آئی کہ بدشاہ کی بیٹی آتی ہی سحر گھبرایا کہ کہان او تارو
آخر ایک مکان آراستہ کروایا بارہ دری اور صحن او حوض اور سحر نے عیارون سے کہا کہ مجھکو یہ خیال ہے
کہ ایسا نہو امر ملکہ کی صورت بنکے چلا آوی تو تم جاؤ اور ہزار سے عیارون سے اوکی او گونگی خبر خواست
کروا پنجے جو کی پہری مین ملکہ کولی او سعد بلخی اور سہیل لمخی یہان سے عیار لیکے دروازہ کھلوا
باہر نکلا امر نے بصورت زمین دار کی کہیت کی اونڈہ پر بیٹھا تھا دیکھکر حیران ہوا غرض ایک اوسے
سے پوچھا کہان جاتے ہو او پوچھے امر اپنی لشکر مین کہ جس کو سر پر بنا ہے ہر جین آیا اور
سلطان سحر کو مجرا کیا غل ہوا امر آیا لیکن یہ کبھی نہین ہوا کہ امر جاوی اور خالی آوی امر کو
نہ لاوی یا ہار سلاو نے امر کو پوچھا امر نے کہا زندہ ہین اور سارا حال سحر کا بیان کیا اور کہا ہوشیار
کی بیٹی آتی ہی سو آپ یہان سے ڈانک بیٹھا رہین اور مین جا کر عیاری کرتا ہون کچھ اگر بچ
پڑیگا تو خبر لینا یہ کہکر امر اب جو آیا دیکھا کہ ایک میدان مین خیمہ ہے اوسمین تو ملکہ ہے او باہر
پانسے عیار مین عیارون نی اکر پانچ ہزار جو ملکہ کے ساتہ آئی ہے قید اور خدمت سے کہا کہ میرا
بے حکم ہے اور کہا ہی تم خفا نہو نا امر کے واسطے تمکو قلعہ مین نہ بلوایا کچھ کے شاہ سے کہ ہند

سو وہ پہر لگا

سو وہ تو چالاک تہی پس عیار ہی بات اب امر دیکھا کہ جس طرف جنگل اور کہیت ہین اودہر ملکہ
کی سمت برچھی لگی گلشن آرا اور خواصین کہ ہر تین ہیں اودہر سے اور ٹہادی کہ ہین سیر کرتی ہے
امر ایک برہمنی کی صورت بنا اور کہیت کی منڈہ سے اور تر اٹکا پاوٗن پہیلا کے گرا اور کہا ہائے
مر گیا اور کہہ کر دو گوئی ملکہ کو ترس آیا کہا اسکو او ٹہا لاؤ جب امر سامنے آیا بلا مین لائین اور کہا
وار ہی مین دروازی پاہر کوئی امر نے کہا گر پڑی اون موٹی موٹی بڑی کہا تون نے نہ ترانی پانی خبر کی ملکہ نے
کہا تیرا کوئی پاس امر نے کہا دو بیٹے ہین ایک سال وارث اور دوسرا جو اکیلا کرتا ہے ملکہ نے کہا اسکو کہو دو
امر نے کہا دا اور کہی مین محتاج نہین اپنی معنی ہے امر الکھا کرتا ہی اور ایک سو نے کہا کر اکبارہ ہے
کی ہو شیا تہی اوسیلا پاسلی آنکہین کہل گئین کہا یہہ بڑہیا تو کیون آئی اور کہا نام بھی کیا اسیلہ
اور امر نے کہا او ربی اپنی سنا ہی کہ میری یہ بنو جاتی ہین مینے کہا مین بہر جہیز مین جاؤنگی اور لگی
افسوس کرنے ملکہ نے کہا کیون روتی ہی امر نے کہا ہائے بی بی تیرا مقدم یہ تیرا حسن جمال اور
وہ موا سحر کا نا گلشن آرا نی کہا بس او بڑہیا خبر دار اب ایسے کلمے نہ کہنا تو یہ سب خواصین
راہ پر ملکہ کو سمجہاتی آئی ہین جب ملکہ روتی اور کہتی کہ مقدر پہوٹ گیا یہ کہا میرے باپ نے مجہکو
کیا تو خواصین کہتی ہین ملکہ تم مان باپکی بیٹی ہو یہی اچہا ہی اچہا سکو ماں باپ دین اوسکا کیا اجارہ ہی اور
اب تو بڑہیا کو بدعوا یا گلشن پر ملکہ خفا ہوئی اور کہا تجھے کیا تو تو کٹنی ہی اور یہ سچ کہتی ہی اور مین اسلئے
کہانی سنو کی او اپنی پلنگ کے نیچے کہا لیا اور بے سلایا امر نے ایسے ذکر کئی کہ ملکہ سو گئی او سناٹا ہوا ملکہ کو
بیہوش کر کے زنبیل مین ڈالا اور آپ اوسکی صورت بنکے وہ وہ مین بنی ہوئی پلنگ پر سو رہی صبح کو
جو سب اوٹہین امر نے تو رونا شروع کیا ارمان میری بڑہیا کیا ہوئی گلشن نے کہا وار وہ ایک پیر فلک
کی نائی اپنی جنگل سے نکلی آتی تہی یہ مدار کی ہو گئی چلی گئی غرض اب سوار ہو کے چلی اور قلعہ
دروازہ پر پہونچی سحر دور مین سے دیکھ رہا تہا اور سبکو اسنے دیکھا کہ کچھ فرق تو نہین او سوقت حکم
دیکہ اندر لاؤ اور سب مکانہین اوتر وا دیا امر اندر سے تماشہ کے نہ نکلتا تہا اتنا ظاہر میں بکہ امر مین گلشن کو وہین
لائی مسند پر بٹہا دیا اور کمانہین کہا او رباج اٹہایا امر نے کہی ہی اور بیان سحر نے تمام کیا اور لباس فاخرہ
پہنا سحر نے خوب عطر لگایا پہر جب رات ہوگئی اور عیارون نی کہا اندر بلاتے ہین آخر سحر روشنی مین آیا اور

اندر آیا خواصون نے مجرا کیا اور کہا آئی ہی مہتر صاحب بڑا عمرہ کہا سحر نے کہا ان یہ کلام ہوا
وہ ہوا کو یاد ہا کہ مسند کا میتا گلشن نے یا سحر سے یہی کہا اور یہی یہ رات تخت کی تھوڑی
لیکن ملکہ پر جبر نکسنا امر نے کہین ملی آئی امر کہا بری عیاری یاد ہی اور سحر نے کہا مین غلام ہون جو ملکہ کی
خدمت سے وہ بھی آیا تو نکالا اور سب ایک ایک کرکے چلی گئین امر نے گلشن سے کہا یہ کسان گئین یاد وہ سب کہا
سب جا لکھر بین احتیاج کو گئین ہین اور امر نے وہ لنا گبو گمٹ ڈالی کر خوب سے سحر جیسا تہیا اور اب گلشن سے
اور نہی دیکھے تو ملکہ نے اپنے انچل مین اور مریہ گرہ دی تہی یہ دیکھے تو سحر غش کر گیا کہ ای سحر تیرا اسکو
یہ خوف ہے اور سچ تہا کہ یہ کچہ نہین جانتی کو اری بالی ہے غرض گلشن آئی تہی باہر گئی پر یہی جو ہوئی
اور سحر اگو بڑا اور سر قدم پر رکہ دیا امر نے آہستہ سے سر ہٹا دیا اسکو او محبت آئی اور دل بہی خوش
ہوا سحر نے بات جو ان پر ڈالا ازار بند ہات مین آگیا دیکہا نہ کہا گرہ جا ملیت [illegible] مین اور دم کہا امر نے
کہا زرسا ہے شراب ہو گئی ابس سحر لایا اور یہ کچہ دی امر نے منہ سے لگائی لیکن منہ پر رکھ
اور کہا ہون ہون کیسے سحر یا تہی سحر نے کہا ملکہ مری یاد نہین آئی امر نے کہا تم پہلے پیلو سحر پی گیا
اور دوسرا پیالا بادی اوسکو یہ امر نے گلشت مین لیکیا آدمی یا منک ڈالا اسمین پہلی ایک سرگا ہیا
ملا دیا اور کہا صاحب میری جہوٹی بی سحر تو اوسکو تو خوشی ہوئی جلد سے پی گیا پہر کہا یہ آو کتنا
کتر لیا اور سحر کو دیدیا اور کہا اف یہ لیکر امر او منا اسی انداز [illegible] کہ سحر گر گیا امر کئی قدم جا کے
ایک گکا [illegible] پر بیٹہا اور زرا اسکو گلشت پر لوٹ دیا اور کہا مجکو پراسنہ [illegible] سحر نے کہا ملکہ آؤ امر نے
کہا مجہے نہین اونا جاتا تجہے گود مین اوٹہا کے لے جاؤ اور سحر اوٹہا بیہوش ہو گیا امر نے یہ بیہوشی
مل دی اور باندہ دی اوسکی صورت بنا اور اپنی شکل اوسکو بنا کر باہر آیا ایک خواص پر خفا
ہوا کہ ارے یا سچ کہو راہ مین کوئی آیا تہا اور ملکہ غائب ہو گئین اندر ہو رہا تہا باہر آیا اور جیا دلی سے کہا
اونہون نے کہا ایک جڑیا کی خبر دوسری دن ان خواصون سے سنی تہی امر نے کہا بس وہ امر تہا
ملکہ کو تو غائب کیا اوسکی صورت بنکے آیا تہا اگر مجہا عیار ہو تا نہ اوسکو پکڑ تا اور یہ کہکر
سحر علی کو باہر لایا سب نے دیکہا امر ہے اور امر نے رفع فیلا دیا سحر نے کہا ارے مین سحر ہون
امر نے کہا لاؤ اور سونا مارو اسکو پہر تو خوب مار بڑی اسکو تو قید کیا اور اب واسطے ہوش یار کے

عرضی لکہی کہ منم سحر بلخی ایکا غلام میری یہ طاقت نہ تہی کہ ملکہ کو مین خدمت مین لا تا مت قلم ہوتی
تہن میرے ارپانس کیا نہی سوا ملکہ رات مین غایب ہو گئی ایک جڑیا نے امر آیا تہا سواب ہے
امر کو بہیجکر ہے تب یہان آدمین اور دونکو قتل کیجی اور یہ عرضی ہوشیار نے جڑ یا اور نگ زرد
ہو گیا بہت ایک نے کہا وہ یہی تہی جب اور کینے لگا مین تو حیران تہا آخر دیکہو سحر کہتا ہے نمک حلال
ہی بختک نے کہا ہم بہی سنتے آخر ہوشیار نے سب سے کہا بختک تو ناحق باصلوات پڑہی اور کہا
اسمین مجکو شک ہے کہ تمکو بلایا تہی کیا وجہ تہی امیر اور امر کو مار ڈالتا ہوشیار نے کہا تمکو ایسی
سوجہی تہی بختک نے شاہ سے کہا آپ بہر چلین اور یہ سب خوشی خوشی روانہ ہوئی
جب قریب پہنچ امر نے کہلا بہیجا کہ آپ باہر خیمہ مین اور ترپا مین امر کو لاتا ہون اور نوشیروان
نے بارگاہ بہر پا کروائی سب اوترا امر نے بہر چلنے کی تیاری کی اور یہ خبر امیر کو اور یہ سردارونکو
ہندوانہ بلخ مین اگر عیارون سے رخ جہرا اسکو ایا تہا جیسا کہ لندہور و مالک وفر امرزو بہرام و مقبل و ہلیل
جالبس دار نہ سبکو سینکے امر کا بڑا صدمہ ہوا اور امیر کو تو وہ رنج تہا کہ عقابین مین تو میرے قید تہا
یہ رنج نہ تہا جو کہ امر کا حال سنکے کہ بگڑ گیا صدمہ تہا اور امر علی یعنے سحر بنا ہوا تہا اپنے وطن سے
باندہ کی بارگاہ نوشیروان مین آیا اور ہوشیار سے کہا مین غلام ہون قصور میرا معاف کیجی
ہوشیار اور سب نے کہا تو بڑا نمک حلال ہی قصور معاف کیا امر نے کہا اب مین سحر کو
لایا تو میرے تو لاکہ لاکہ جا ملکہ کو نہین بتایا ملکہ کہتا تہا کہ مین سحر ہون آپ پوچہین اور بختک
سنکے ناچا اور کہا واہ مرشد کامل امر نے کہا ملکہ تہی ایکو نک تہی بختک نے کہا البتہ امر نے
کہا تو بس اب خوب پہچانتے مین بڑا دیکہا تہا تمہارا تہی اور ای شاہ بلخ ایک سے بہتر ہی
اسواسطے مین نہین لایا ہوشیار نے کہا تم لاؤ ملکہ تہی کو ایسے سوجہی تہی اگر وہ یہان
کہی گا تو سزا پائیگا قتل کرونگا غرض کسی طرح رنگ تہا کے لایا او سحر کو اور اسپر اوڑکے
طوق زنجیر مین مسلسل کرکے لی چلا اور امیر کو یہ معہ سرداروں نکالا اور زندون پر بٹہا کے کہا
عیارون سے کہ اونکو تم لیکر آؤ اور اب تو سحر کو لیکر آیا اور سحر جب یہ باگ مین جا کر رہائی او
اور سامنے جب آیا پکارا ای ہوشیار دہائی ہی مین سحر ہون امر نے کہا دیکہی ہوشیار نے کہا

مارو اور امر آیا کہا تو کون ہی سحر نے کہا سحر کہا مین کون ہون کہا شاہ عیاران عیار ایک
جوتی ماری اور کہا مین ہی ہون تو تو بہی ہے اور خوب جوتیان ماریں امر نے کہا دیکھیے
ابہی کہا ہی یہ بلا کا ساربان زادہ ہی کوئی دم مین چہیے دیگا اور ہر ایک کے نام و نشان بتاویگا
نہین معلوم اسکو کیونکر معلوم ہو جاتا ہی بس اگر کہیے تو مین ہی اسکو قتل کرون ہوشیار نے
کہا تمکو اختیار ہی اور امر نے تازیانہ مارا اور کہا یون ہی کہیگا اور سچ بتا کہ ملک کو کہا ہوشیار
نے کہا اگر کہیگا تو خیر نہین تو میرے دفتر سے یہ بات اوٹہایا اب کہا کیا سحر بلبلاتا ہی اور
کہا ملک جی تم ہی انہین کہتے امر نے کہا جب ایسے تازیانہ مارا دیکہا سحر نے کہ واہ ہو کر اپنے تئیے
شیشے مین لگا امر نے اکو ہات باندہی کسطرح بچا امر نے چپکے سے کہا کلمہ پڑہ سحر نے اشارہ
کیا کہ جب مسلمان ہونگا اور مین نا گردو تو ہوا امر نے پہر مارا اور کہا تجکو اس سے کیا تو اپنی کہہ
تیری تو جان ہی جاتی ہی اور قسم ہی مارونگا غرض سحر راضی ہوا کہ امر پہر آیا اور ہوشیار
سے کہا لو تمکو شک ہے اب مین پہلے امر کو قتل کرلون بعد اوسکو اور اسمین امر
ہی اور سردار ہی آئی اب جو بختک کو شک بتا جاتا کہ امر امیر کو قتل کرواتا اور بختک
نے ہی ہوشیار سے کہا کہ بس خوب بات ازمائش کی ہی آکہا ہمکو موتیہ دہلوا دو امیر کو قتل کرو
اور چالیس جلاد طلب ہوئی اور پکارا جو کہا نہ ہو کہ الٰہی امر نے کہا ایک امر اور میری خیال
مین آیا ہی کہ پہلے امیر سے حجت کرلو شاید لات کو سجدہ کرین کہ پہر بختک کو شک آیا کہا
ہرگز امیر نہ مانین گے امر نے کہا ملک کو کہا کہ جاکر کہین اور ہوشیار نے بہت سا کہا بختک کے
امیر پاس بہیجا اور بختک نے کہا امیر نے کہا لعنت ہی تجہر ارے یا تو مجکو نہین جانتا اور بختک بہلوان
بہیجا پہر اور اگر کہا امر نے کہا ایسے تو مین بہر جاون ملک جی تم پہر چلو اور امر کو ڈالکر کے سامنے امیر کے آیا
اور کہا کیونکہ تو نہین مانتا بس لات کو سجدہ کر نہین تو مار کہا نہی کہ جان بہیجا جائیگی امیر حیران تہا
کہ تقیہ تو میرے نہین کہا البتہ امر قید ہی اسواسطے کرون تو ہو سکتا ہی یہ سوچ ہی رہی تہی اور پہ بیچ
کہا کیا بکتا ہی لالکہ لعنت ہی او کافی تجہر امر نے ایک تازیانہ عادی پر مارا اور ہوش کے بہ نکل
گئے اور جانا کہ پہلا امر یہ کہا ہمکو کرتا اور پہر امیر کی طرف امر نے دیکہا اور بایان تل انکہ کا پہر کہایا اور کہا تمکو

شاہ کا ہی خوف نہین ارے بابا کے لازم ہوئے اب حرکتین کرنے سو بس ہو مین امیر نے امر کو پہچانا
دلمین خوش ہوئی اور کہا مین راضی ہون بس امر پکارا کہ لو صاحب امیر راضی ہوئی بختک نے
کہا بات ہلے سنکار سجدہ کرین امیر نے محراب بناکے سجدہ کیا اور کہا یہ سجدہ پروردگار کیلئے ہی
پہر تو سرداروں نے جلدی جلدی سجدہ کیا لیکن بختک کو حیرت تہی امر نے کہا آج گہر لاؤ اور امر
آپ سو مین لیکر امیر پاس آیا امیر نے قید کو توڑ ڈالا پہر تو لندہور ملک قرا اور عادی کی قید امر نے
ہر طرف کی سحر پکارا اب اوستاد مین تو مسلمان ہو چکا ہون امر نے اوسکو بہی رہا کیا اور بختک نے تو دان
دیا اور لات کو لعنت کی نوشیروان نے کہا بہاگ امر نے تلوارین نکال کے دمین لندہور نے
جہگڑا اوٹہا لیا جہگڑا انے لگا فرامرز نے دارا وکیزلی ہوشیار کو شیار ہا جا پکارا کہ مارلو اور
لڑائی ہونے لگی اور اوسی اثنا مین الکحان مرے لکا کہ نہین اگر کہا کہ سلطان معہ لشکر آپہونچی ہا
شب پر اور فوت امر نے نعرہ کیا جب مفصل کہل گیا کہ بختک سچ کہتا تہا کہ یہ سحر نہین امر ہی افسوس
اب کیا ہوتا ہے اور آواز طبل سکندری پر آئی بختک تو نوشیروان معہ ساسانی نکال کے
لے گیا اور بہاگا اور خوب جنگ ہو رہا ہی بلکی جاتی ہین کہ ہم لاکہون مین چالیس آدمی کا
مارنا کتنی بڑی بات ہی کتنو نکو شہتے لگ گئے آخر بادشاہ ہی اور کل فوج امیر جو اکٹہی ایک پہر
تو خوب تلوار چلی ہوشیار نے دیکہا کہ نوشیروان بہاگ گیا اور کئی مرتبہ بہاگتے دیکہا اتفاق
پر وہ حال ہوا معلوم ہوا کہ یہ گیدی مادہ وزن ہی اور ایسے منات جہوتی ہین وہین امیر کا ترق
ہی رزو نہ بہائیون نی تخت کو اپنے امیر کی طرف بڑہایا اور تلوار خنجر سب پہینک دی تخت
سے کودی ہات باندہ کے امیر کے سامنے آئی تلوار چلائی اور اگر کہا ہم غلام ہین کلمہ پڑہایا اور امان
مین مانگی امیر نے تلوار میان کی سب نے ات تہا نہ اطبل بازگشت بجوا دیا امیر کو نہایت خوشی
ہوئی ہوشیار اور سب بلکی مسلمان ہوئی از صدق سحر تو پہلے مسلمان ہوا تہا غرض امیر کو
لیکر بلخ مین آیا اور سارے شہر کو اسلام آباد کیا بت کدے کو توڑ ڈالا مسجد و تکیے بنائے
سحر نے کہا ملکہ کو نکالو امیر نے زنبیل سے امانت نکال دیا محل مین داخل ہوئی سحر
امیر کے قدمون پر گرا کہ یہ میری نام کی ہو چکی اور ہوشیار اب بیچ چکا تہا اب تمہید دلوا دیجئی

امیر نے کہا اب کہا یہ کہنا امیر نے کہا انکو اس سے کیا اگر وہ اپنی خوشی سے ہوا چاہین کرین امیر چپ
ہو رہے امیر نے کہا تو نگیر امین ہوا دونگا اب امیر نے چند دن کے بعد نوشیروا نکا حال پوچھا
کہ کہان گیا ہوشیار نے کہا اگو اسکے فاریاب سے پہر سمرقند ہی یہ باتین سنتین کر عباس کو غس
آئی اور اگر کہا نوشیروا نکا باگنا اور فاریاب سے ہو کے سمرقند کو جانا اور بے ستکے امیر کا کوچ
کرکے فاریاب پر آنا کہ نوشیروان جب فاریاب مین پہونچا تو مظفر شاہ فاریابی کہ جو اعیار تہا
بیٹہے ہی اوسے کہا کہ اب شہر مین تجکو نہ رہنا چاہئے لاچار ہوا کہا خیر اب سمرقند مین ٹہرتا ہون
مین امیر کا سر لاتا ہون جب تک میری شہر مین آئیگا تجکو نے کہا البتہ اوسے سمرقند کو چلا گیا
امیر نے ستکے عادیکو روانہ کیا عادی چالیس ہزار سے بارگاہ سلیمانی لیکر روانہ ہوا اور قریب فاریاب
کے اوترا خبر مظفر شاہ کو ہوئی کہ غارت کو پہنچا ان ماراعادیکو زخمی کیا لوگ مارے گئے باقی بہاگ گئے
عادی او رہت سے عادیکے لوگ پکڑ کے مع بارگاہ سلیمانی اپنی قلعہ مین لایا اور قید کیا دروازہ
قلعہ کا بند کر دیا یہ خبر امیر کو ہوئی کہ اب ہو بیٹہا نہ سکے اوٹہا اور باہر آکے چالیس ہزار قصاقون
سے فاریاب کو چلا جب قریب پہونچا رات ہوگئی لوگون نے کہا انکو آرام کیجئے صبح کو ہلا
قلعہ لے لینا کرب اوترا خبر مظفر کو ہوئی کہ عادیکا بیٹا آیا ہی ڈرا اور عادیکے پاس آیا قدمون
پر گرا اور کہا مینے خواب دیکہا ہی مین مسلمان ہوتا ہون اور اب میرا قصور کرب سے معاف
کروائین عادی خوش ہوا اور مظفر عادی اور بارگاہ کو لیکر کرب پاس آیا خبر کرب کو
ہوئی کہ مبارک ہو سب انکا اقبال ہی آگے باپ آتے ہین اور عادی نے اسکا قصور معاف
کروایا اور مظفر شاہ سبکو قلعہ مین لے گیا دعوت کرکے بیہوش کیا اور پہر قید کیا دروازہ
بند کرکے بیٹہ رہا پہلے خبر امیر کو ہوئی کہ عادی جہوٹا وہ مسلمان ہوا اور اب جو خبر امیر کو آئی
کہ پہر سبکو قید کیا امیر کو صدمہ ہوا اور کہا کوئی ایسا ہی کہ جاکر اوسکو سزا دی اللہ بوڑا
اور لاکہ سوار لیکر فاریاب کے قریب آئے اور مظفر نے سنا کہ جان مین آیا ڈرا اور اگر بہ عادی اور
کرب کے قدم پر گرا اور کہا اب مینے ایسا خواب دیکہا ہی کہ ہم جہنم مین لئے جاتے ہین اور ایک بزرگ نے
بچایا اور کہا کہ رب کی اطاعت کر اور یہ کہکر چہوڑ دیا اور کہا اب میرا قصور لند ہو سے بے عفو

کروائین کرب

کروائین کرب ساتہ لالایا نہ ہو رہیا خوش ہوا غرض اللہ ہو رکیا پہلے دعوت کرکے سبکو قید
کیا اور امیر نے سنا امیر آپ چلی اہر کل سردار جلی بہیجی بادشاہی سوار ہوئی ہوشیار نہ کہا تو
آپ نے پہلی کہا تہا کہ وہ بڑا مکار ہی اور امیر غصہ مین آئی رزرت کو نورچی بیج کو حملہ کیا قلعہ پر
بس تو بین مارین لیکن ایک ضرب تو ماری اور امیر علی ہی گی بعد توب لگی بند ہو
امیر دروازہ پر آئی اون لوگون نی دروازہ کہولدیا اور ہاتہ باندہی کہ ہم مسلمان
ہوئی ہین امیر نی دیکہا وہ مظفر نہین لوگون سے دریافت کیا اونہون نی کہا وہ رات کو نقب
تم کو کہا جب کہا تہا کہ تم ایک ضرب لگا دینا اگو تمکو اختیار ہی ہم رہا پاین اور وہ سب کو لیکر
چلا گیا امیر نی سبکو مسلمان کیا اور اوسی نقب سی چلی اور دہ جو ہا کا جاتا تہا قید ہونکو لے
کر جا کر نوشیروا نکو دونگا دیکہا اوسنے ایک گرد اوٹہی اور نقابدار قلندر چالیس ہزار سے آتا ہی
اور قلندر پکارا باش مظفر لاچار ہوا اور ٹہرا جب قلندر آیا ہات باندہی اور سبکو چہوڑ دیا
انکے مین امیر بہی پہونچ دیکہا کہ قلندر نے یہ احسان کیا قلندر تو چلا گیا امیر کو دیکہکر اور مظفر
نے لعنت کی لات پر امیر نے قصور معاف کیا اور وہان سے فاریاب مین لایا اور ایسا دل ملایا
کہ بہنی الگی تیسری دن امیر بارگاہ شاہی مین سو رہی تہی امر ایک طرف سوتا تہا او مظفر
قنات جاکے آیا اور سوچا کہ کون بیہوش کرکے پشتاری لے چلے بس سرا پا جلی امیر کا
نمچہ سلیمانی کہینچا اور چاہا امیر کو مارون امیر نے خواب وحشت ناک دیکہا اٹہکے جو کہیلی دیکہا کہ امیر کو
مار رہا ہی امیر نے کہا ہون اور امیر بہی جو نکا امیر توجہ کرکے نیچی اور تلوار جو گری تہی اور
چپکے کہاتی امیر نے کہا لینا اور یہ باہر بہاگا دروازہ پر مرکب تہا سوار ہون شاطرنی منع کیا
اوسکو زخمی کرکے سوار ہوکے بہاگا باہر تو غل ہوا جو وتا وہ جلا پہلے سب سے مقبل چلا
امیر بہی چلے مقبل ایسا آیا کہ سامنا مظفر کا ہوا اور دیکہا مظفر نے کہا او غلام دور ہو تیری کیا
یہ قدرت جو مجہ سے مقابلہ کرے مقبل نے کہا ہزار اوگیدی اور برابر آیا اوسنے تلوار کہائی
مقبل نی تلوار جو ماری ہات مظفر کا کٹ گیا تلوار اور ہات زمین پر گرا مظفر تو کہائے
کرکے بہاگا مقبل پہنچا اوترا اور نمچہ اوٹہا لیا کہ سامنے سے امیر بہی آگئے امیر کو نمچہ دیا اور

سارا احوال کہا امیر سنکر بہت خوش ہوا مقبل کو خلعت دیا اور فاریاب میں آیا
باقی ماندہ کو مسلمان کیا جب شہر مسلمان ہو چکا امیر نے پیش خیمہ سمرقند کو روانہ
کیا بعد اسکے آپ بھی کوچ کیا اب دو کلمہ نوشیروان کے سنو کہ جب یہہ قریب سمرقند
پہونچا اور کوئی لینے کو نہ آیا اسکو بڑا صدمہ ہوا اور بختک پر خفا ہوا کہ آخر اب بہار بھی بس ہو
ہو گئی کہ ہم یہان تک آئی اور کوئی نہ آیا بختک نے کہا ای شاہ شاید اوسکو خبر نہو گئی
ہو گئی اور وہان طولاب شاہ سمرقندیکو خبر ہوئی کہ نوشیروان آتا ہی اسنے اپنے بیٹے نظرین
طولان کو واسطے استقبال کے بہجا اور نظر آیا نوشیروان کو خبر ہوئی بختک نے کہا اب اوسکو
خبر ہوئی بختک نے جب کہا ہر نوشیروان خفا ہی رہا کہ آپ کیون نہ آیا اور نظر نے مجرا کیا اور
پوچھا کہ شاہ ہر کیا مصیبت پڑی کہ امیر کیا کوئی دیو ہی یا ساحر ہی بختک نے کہا ای نظر بچہ
تو بڑا قصہ طولانی ہی یا صبح سے تا صبح نہ تمام ہو لیکن یہہ جو تونے کہا کہ دیو ہی دیو اوسکے تو تری
غلام ہین اور ساحر کیا چیز کہ اوسکا ہین غرض نوشیروانکو لیکر شہر میں داخل ہوا اور تمام شہر
واسطے دیکھنے کے دوڑا نوشیروان ایوان میں آیا طولاب دروازی تک آیا سلام کر کے لیگیا نوشیروان
تخت پر بیٹھا اسنے بھی حال پوچھا بختک نے کہا ای صاحبزادے کچھ کچھ حال بیان کیا
ہے امیر وہ ہی کہ قاف میں تمندون کو افریطکو لاکہ بودون کو مارا اور ایک ساربان زادہ ہے
کہ اوسکے تاک تک شادم ہی وہ یہان اٹھارہ برس لڑا کیا سر برندہ ساحران در پیش تیرا
شندہ کافران ہی اور نوشیروان کے واسطے ایک بافتین خیمہ بر پا کروا دیا نوشیروان اوسمین
آیا اور ایک درہ باہر حاصل ہی اب جو نوشیروان خیمے میں آیا بختک سے کہا میرا جی یہان نہین جاتا
اب ترکستان کو چلو بختک نے سمجھایا شاہ نے نہ مانا بڑا رنج ہوا آخر بختک طولاب کے
پاس آیا اور کہا شاہ جاتا ہی کہ میں خان اعظم پاس جاون کچھ یہان رہنے نہ آئے
بنے استقامت وہ میں کرینگے طولاب نے عذر کیا جب کچھ قبول ہوا آخر طولاب چپ ہو رہا
کہا اختیار ہی اور خان کی بڑی پاس کہ خان ہی کہ جا رب بیٹون کی جا رب سرکارین میں
مین کب اوسکی برابری کر سکتا ہون غرض طولاب نے بھی اعتنائی کی بختک نے

شاہ سے کہا شاہ نے اوسیوقت کوچ کر دیا تیسرے دن سنا کہ خان اعظم کا شقہ طولاب
کو آیا بلکہ ہر شہر مین ہی کہ خبردار جہان نوشیروان پہونچے اوسکی تعظیم و تکریم کرنا اور اوسکی مدد
کرنا خبردار ہرگز اوسنے مقابلہ کرنا یہہ جو طولاب نے سنا اور دیکھا جان نکل گئی کہ نوشیروان
چلا گیا بلکہ مجہسے کشیدہ خاطر گیا اب خان کے یہان میری نارسائی ہوئی پس اوسیوقت طولاب
اودھر چلا اور دو منزل کر کے راہ مین نوشیروان کو لیا خبر شاہ کو ہوئی حیران ہوا کہ جب تو
میرے لینے کو نہ آیا اب جو مین شہر سے نکل آیا تو آتا ہی اور طولاب آپکے پاس آئی یا تو بھی اور
آپ بیٹھا ہمعہ ہرمز و فرامرز و بختک بلکہ جب بارگاہ مین آیا نوشیروان نے اوٹھا اور طولاب
اکر قدم پہ گرا اور وہ شقہ خان کا دکھایا اور کہا اب میری جان بچائی اور شہر مین چلیے میں
طرح حاضر ہون امیر سے لڑونگا آخر بختک نے شاہ نہ مانتا تھا راضی کیا اور کہا کہ ان ایکے
شہر مین رہی اب اسکا قصور معاف کیجئے آخر لاچار نوشیروان سمرقند کو چلا دیکھا کہ ایک
طرف سے گرد اوٹھی سب دیکھنے لگے دیکھا کہ ایک شخص مرکب پر سوار چالیس سوار ساتھ آیا شاہ
کو مجرا کیا پوچھا تو کون ہی اوسنے کہا الماس خان الاوندی میرا نام ہی خان کا شقہ مجکو
پہونچا سو مین بھی ایکی مدد کو آیا ہون اب نوشیروان کی خاطر جمع ہوئی کہ خان ہمارے مدد
کر رہا تھوڑی دور چلے تھے آنا تماس خان خونریزی کا واسطے مدد نوشیروان کے اور بلا پڑ
مقابلہ ہونا فرامرز و مغول سے اور اسمین گرز چلنے پا کہ تو ٹنا اور فرامرز مع امیر اور لندہور
اور کرب اور تماس کا دریا مین گرنا کہ اور گرد اوٹھی ترک تماس خان خونریزی ساتھ
ہزار سے آیا اسنے ہر کہا مجھے بہت حکم خان ہو چکا غرض اب سمرقند مین نوشیروان آیا اور
ادہر سے امیر بھی کوئی دو دن کی راہ بر سمرقند سے پہونچ اور بارگاہ مین اوتر یا صبح کو پیش خیمہ روانہ
کیا عادی ایلکر چلا تو یہان بختک نے کہا کہ اب جو ہم کہیں وہ حکمت کرو یعنی دریا کو اپنی
قابو میں کر لو اور وہ جو پل کہ سکندر کا بنایا ہی اوسپر اپنا عمل کر لو کہ ادہر خدا پرست نہ آنے پائین
اور اگر ادہر چلے آئی دریا کے پار سمجھو کہ قلعہ گیری جنگ اونکے ساتھ ہی ایکدم مین لیگا طولاب
نے کہا یہہ کیا مشکل ہی پل تیار ہی اسمین ترک تماس خان خونریزی کیا مین جاکر

بندوبست کرتا ہون تم آئی دو گھنٹا باہر رہنا اور یہ کہکر چلا اور یہ خبر امیر کو پہونچی کہ تخنگ نے
یہ گفتگو کی اور ترک تہماس کو بچانا ہی امیر حیران ہوئی کہا خواجہ اگر اوسنے تمام پل پر کر لیا تو پھر
کسطرح لشکر اوس پار جائیگا اور امیر نے جام رکھا کہ کوئی ایسا ہی کہ اپنا عمل کیا کرے اور اوسکو آنے
اور عادیکو لیکر مدد پہنچی خیمہ اور پر باکو دادی پس فرامرز تو معتری کو دوا اور جام پی کر چلا اور ریہان عادی
پہنچی خیمہ لائی دریا پر جو تہے بعد امیر نے بادشاہ سے کہا ہمارا جی یہی چاہتا ہی کہ ہم بہی فرامرز کی لڑائی
لڑائی دیکھین بادشاہ نے کہا جیسا اچھا ہی چاہتا ہی پس امیر اشقر پر سوار ہوئے چلے پر تو مالک گرب
نحرام مندو ملہیل بعد اوسکے بادشاہ بہی چلے اور ریہان نوشیروان کو خبر ہوئی کہ امیر نے فرامرز کو بچایا
کہ تو اپنا عمل کرے لئے تخنگ قرا طولاب نے کہا کیا تہماس ایسا ہی کہ فرامرز نہ آئے دیگا تخنگ نے کہا
نہین قد و قامت مین تو برابر ہین لیکن وہ رستم ہی دیون سے وہ لڑا ہی کہ اسمین خبر ہوئی
کہ امیر اور بادشاہ بہی آئے ہین لڑائی کا تماشا دیکھنے تخنگ نے شاہ سے کہا کہ اب یہ چلکے تماشا
دیکھئے غرض طولاب اور نصر اور نوشیروان سبکو لیکر دریا کنارے آیا اگر کہا ہوا اور ادہر سے پل پر تہماس
چلا اور اسنا جرا پل ہنا کہ تہماس نے دیکھے اور ادہر سے فرامرز پل پر چلا اتنے اونچے دیوار ہین
تہین کہ تہی والے دیکھتے تہے اور امیر بہی آ پہونچی لندہور نے اپنا ہاتہی امیر کو دیا کہ اسپر سے دیکھئے اور
اب گہوڑے پر ہرا ہوا غرض فرامرز تو تہماس کا پل پر سامنا ہوا تہماس نے کہا تو کون
ہے کہا منم فرامرز کیون آیا ہی کہا اسواسطے کہ اودہر جاؤن اور خیمہ برپا کرون تہماس نے کہا
مین خود اسواسطے آیا ہون کہ آنے دون پس پہر جا فرامرز نے کہا تو پہر جا غرض بعد گفتگو کے
نیزہ چلنے لگا اب دونوطرف دیکھ رہیہ تہے ایسا نیزہ چلا کہ خلائق کی جان آ گئی اتنے مین پہنک تہماس نے
آرا بہر سے گرز لیا فرامرز نے بہی اپنے لوگون سے گرز لیا اوسنے گرز مارا فرامرز نے گرز سپر پر روکا اور
ترا کا ہوا ایسا کہ پل ہل گیا اور مٹی پل کی اور کچہ تختین گرین دریا کی شور سنا جانور اسکے
صدا سے اوچہل نکلنے لگے لیکن فرامرز نے ضرب روکی ہاتہ مثل ستون کے رہ گئے اب فرامرز نے
گرز مارا اوسنے بہی روکا ہاتہ اوسکے بہی مثل ستون کے رہ گئے اور تمام پل مین دراڑین پڑ گئی اور اوسنے
پہر فرامرز پر گرز مارا اور پہر فرامرز نے روکا اور پل شق ہوا فرامرز نے پہر دوبارہ گرز اوٹہایا اور ادہر

غل مچایا امیر پکارا ای فرامرز اب گرز نہ مارنا فرامرز نے نہ سنا اخر امیر فیل سے اوترا اشقر پر سوار
ہوئی اور چلا پیچہے سے گرب بعد لندہور ہان ہان کرتے ہوئی پل پر پہونچی اور فرامرز نے غصہ مین سنا
اور گرز مارا اب ہوا کہ گرز پڑا پل اوڑ اوڑ گیا گر اور تہماس و فرامرز و امیر و لندہور و گرب سب دریا مین
گری پہر تو ادہر اودہر غل ہوا کہ ڈوب گئے نوشیروان نے کہا ارے تہماس کو نکالو لوگ جال لیکر
چلے تخنگ نے کہا خوب ہوا اگر تہماس گیا تو امیر اور فرامرز و لندہور و گرب بہی اسکے بار شخص گئے
یہ تو بڑی خوشی کی بات ہی اور ادہر سارے لشکر مین کہرام تہا بادشاہ نے امیر کو کہا جال لیکر
کنارے آیا جال کو پہینکا اب دونو طرف جال خالی آئے کسیکو ہیرا نکلے غرض اسکو وہ گذر گیا اب امیر کنارے
کنارے خاک اوڑاتا چلا جاتا ہی بادشاہ خیمہ پر آکر رو رہا ہی اب اودہر نوشیروان ادہر یہ دیکھ رہی تہی
دوسرے روز امرا جا رہے اسلطان سعد سے کہا کہ اسکا پتا نکالا پہر تو ہر احد مرے ہوا امیر نے کہا اب
کیون کر اوس پار جاؤن گے اگر پل کو بنوائین تو پہلا سکندر سے لوگ کہان سے لائین اور اگر
بیدا بہی کیجئے کہ کتنی مدت مین بنیگا اب امیر بہی حیران ہوئی ہر روز امیر کی تلاش کرتا ہی
اور وہان نوشیروان کے ہان ماتم ہی ہوا ہی کہ تہماس خان مرے نکلا تخنگ کہا اسکو اسکی کیا
تخنگ نوشیروان نے کہا بس خوب ہوا وہ نہ آئینگے امیر جدا خارت ہوئی پس مداین مین چلے اور سلطنت
کیجئے الانے کہا یہ تو خوب کہا غرض اسیطرح پر سات روز گذرے اب تو سلطان سعد کہا

کہ کہا خواجہ کوئی طور نہ ملا امیر حیران تہا اسی بیچ مین اب مالک کا دریا مین مرکب ڈالنا اور بعد مرے
فصرین طولاب نے پہر سات ہزار زنگی سے دریا مین مرکب ڈالنا اور مقابلہ کرنا مالک سے
اور گرفتار ہونا اور بعد مالک کا قلعہ مین جا کے قید ہونا اور طولاب کی دختر ملکہ گل نام شہری بانو کا
مالک پر عاشق ہونا سنو مالک جو بیٹا حسن بنہار لنگوا اپنے خیمہ مین جا کر دل سے صلاح کی
ای مالک لندہور سے جتنے تہے وہ تو یہ کام کر گیا اب اوسکی تعریف کرتے ہین
آخر تم درست ہی ہو مثل لندہور کے پس تم ایسا کرو کہ اوس پار جاؤ اور اونکے قلعہ لو
اور خدا چاہی تو سارا لشکر پار اوتارو درازعرب سے کہا میرا یہ ارادہ ہی تو کنارے کنارے دیکھ
کہین ہی راہ ابسے کہ اوس پار جاؤن درازعرب پہر آیا کہا ای شہریار وہ دریا ہی قہار

کہ کہین پتا نہین لگتا عمر یون نی جو یہ سنا کہا بہلا کسی نی ایسا امر کیا ہی اور ہم تو تعبیدار
ہین غرض صبح کو اکر بارگاہ مین کہا ای شاہ کل مین ضرور دریا مین مرکب ڈالونگا بادشاہ نی کہا
بہی مالک تمکو خبر ہی ایسی حرکت نکرنا امیر کو مین کیا جواب دونگا کہ وہ کہین گی الہندہو تو یون
کیا تمنی مالک کو کیون کہو دیا اخر دیکہو تو خدا کوی صورت تو کر دیکہا مالک نی کہا آپنی قسم کہای ہی اور
عہد کیا ہی اور ایکی نمک کی قسم مین جاونگا اور اب تو مینی موہنسی نکالا لوگ کیا کہین گی
بہ ہو گلہ مالک سب سب نی سنا تہا کہ مالک ضرور جاے گا کیون ہوا تم کہو اب آپ ہمین صلاحین
ہونی لگین خصوصا دست راست والونین اور بادشاہ نی بہی دیکہا کہ صحبت کا عجب رنگ
ہی اور مالک نہین مانتا ہی تو بادشاہ جب ہو رہی اور مالک اوٹہ کی اپنی خیمی مین گیا سو تہا کہ
آئی
مالک بادشاہ سی کہتے ہین پہر کہا ابتو تمنی جو کہا سو کہا جا ہی جان جاوی یا رہوی یا نہین تو بڑی
ذلت ہوگی اب اسکا فکل اور مرجا جو ہوا کہ کل مالک دریا مین مرکب ڈالیگا اوس پار لشکر
نوشیروان تو بڑا اہتا انہون نی بہی سنا اور شاہ سی خبر کی بختک تو ناچا اور کہنی لگا کہ دیکہو
صاحب ایسی بہی جرات دیکہی ہی اب جو انہون نی دیکہا کہ کسیطرح اوسطرف نہین جا سکتی
اب یہ لڑائی کہی یا مین بہلا پہر کیونکر دیو کو انسی نسبت ہوا سمین طولاب نی پوچہا مالک کون
ہی بختک نی کہا وہ زینت بارگاہ آسمان جاہ ہی مالک اشتر جا کر بہی وغلام حیدر ہی یا للہ ہو رہی
یا مالک ہی اور ای شاہ یہ تماشا دیکہنا ہی طولاب نی کہا چلو خوب ہوا کہ بہی لڑی اور مار کہا اب
یہ دریا مین مر جاینگی اور اوپر آ تو چیز دیگر ہی غرض انہین بہی تیاری چار گہری رات سی ہوی
کہ جل کر دیکہین اور یہان مالک بہی آسی ہزار عرب نیزہ دار لیکر دریا پر آیا سلطان سعد معہ کل لشکر
آئی ادہر آمد نوشیروان کی ہوی طولاب اور نصر بن طوال اور الماس خان الاوندی معہ بسران
نوشیروان اکر کہڑی ہوی جب کہ پہر دن چڑہا مالک سامنی بادشاہ کی آیا اور رخصت مانگی وہ جو پانچ ہزار
بانس سی بہادر کہڑی تہی حیرت میں ہوی لیکن غیرت آئی اور دلیری پر بنا آنی لگین کہ تم بہی مالک کی
ساتھ مرکب ڈالو وہ اللہ یار بڑا بار یکی کہا ہمین بادشاہ نی کہا صاحبو ایک بات ہمین کہتا ہون اگر مانو
سبہون نی کہا ہم تعبیدار ہین بادشاہ نی کہا یہ تعبیداری نہین اگر مجکو بادشاہ جانتی ہو تو خیر اور اگر

یہ سمجھے ہو کہ ایکمرتبہ زرین تخت پر بیٹہا تو مینی آج ہی یا سب ترک کیا قسم ہی یا مین تخت سی
اوتر پڑونگا کہا یہ ہی کہ تم صاحب ہر گز قصد نکرنا مالک کو جانی دو اب سب چپ ہو رہی
اور آپس مین کہا دیکہو بہائی بادشاہ نی سبکی عزت رکہی اور مالک بہی خوش ہوا کہ
میری بہی بات رہ گئی اور مالک نی مرکب اوٹہایا جاتا کہ بس اجازت ہو چکی اور اب دریا
آیا آئی تو آیا پہر یہان کہ تمہ مارے گیا کیا الہ آئی ملاطم دیکہکر مینڈہی کا اوچہلنا غرض دلکو
مضبوط کر کی زیر بند کاٹا اور بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہکر مرکب دریا مین ڈال دیا اور مرکب
پہلی تو پانی کی توڑ مین غرق ہوا کہ مالک کی کمر تک ڈوب گئی پہر زور کر کی نکلا دونو
کلا یون سے پہرتا چلا ایک تیر پہر گیا بنا عرب ہوکر ہی تہا اونہون کہا مالک تمہارا وہ جاتا
ہی تم کی کہلا کی رہی گی یہ سوچ کی اسی ہزار نی کمر کہونکی تنگ کاٹی کی ڈال دیا وہ جو اس
مین بڑا ولی تہی وہ یہی جو ہوا نہ ہو گئی سب سمجہی کی اور دیکہا اور پہر بختک نی یا اور کہا اللہ
رہی تمہاری جرات اور لگا تعریفین کرنی کہ خدا پرست ایسی ہی ہین ادہر ایسا کو ٹہا
نہین کہ بہلا ایک تو معلوم ہوتا اور کیون میان طولاب اور الماس اور یہ سب سنتی
ہین اور چپ ہین اور بلکہ یہ بہی تعریفین کرنی لگی اب کل لشکر سی صدا بلند ہی واہ واہ
کی آئی جبکہ سب عرب آپ بہی بہت سی تو غرق ہوگئی جو نا کہ وہ کہا تیو وہ پانی کہا تو ڑنا کہ کچہ
بس نہ چلا اور جو زندہ ہین وہ یہ ملاطم مین ہین کہی یا ادہر بہہ جاتی ہین کہو اور کسی کو کسی کی خبر
نہین اور مالک مثل تیر کی دنا ر پر چلا جاتا ہی اور یہ بختک نی کہا کہ صاحبو رستم سہی تو جاتی
ہین کہ انسی زیادہ رستم تو ڈال کیا ہوگا غرض ایسی تعریف کی کہ نصر بن طوال کو لہر آئی ہو تی
کی اور سوچا کہ آیا یہ سب آدمی ہین کیا تو آدمی یا نہین یہ سوچ کی جہم سی مرکب دریا مین
ڈال دیا طولاب ہان ہان کرتہ گیا لوگون نی اسکی کہ ہوا اسکی ملازم جو تین کی پیچ تیتر لپنی
مرکب ڈالی طولاب نی تو پنج سر سی پہنک دالی اور بیٹہ رہا ہی اور یہان مالک کا اور نصر کا مقابلہ
بیچ دریا مین ہو گیا نصر نی کہا او مالک بس پہر جا مالک نی کہا کیا کہتا ہی یا مین تجکو لیکر اوس پار
جاونگا اور قلعہ لونگا نصر نی تلوار ماری مرکب قایم تو نہ تہا پانی مین اور پر ہو گیا تلوار خالی پانی مین گئی

مالک نے نصر پر تلوار ماری وہ بہی حال اوسکا ہوا اب لاکہ طرح حربے کی تہ مین نہین لگتا بلکہ عربون
مین اور زنگیون مین بہی چلنے لگی تو انہین مار رکہے اور زخمی ہوے اب لوگ دیکہہ رہے ہین کہ دریا
مین یہ سنسل کو لیکے بیٹہے ہوے تہے مین معلوم ہوتے تہی اور اب جو لہو مین غرق ہوئے انکا رہ معلوم
ہونے لگے دریا لہو سے سرخ ہوگیا غرض خوب تلوار چلی طلولاب نے کہا بہا بیچ مین بیٹہی ہے سلطنت
اسکی جلد بہیجکر نامین لیجاو اور نصر کو سوار کر لاؤ اور کشتیان بہرے بغلے چلے ماہی بہی لیکر چلے
اور قریب ہوکہ عربون نے جو کشتیان دیکہے جہان مین جان آئی ماہی ہونکو تو مارے گرادیا
عرب سے لڑ رہے تہے لگے سہارے کشتیان جہین لین اور یہان نصر نے بہر تلوار ماری مالک نے برابر سے حرب
ملادیا نہایت بہادر بہت پکڑا تلوار مین اس حرب بہی کشتی لیکر ہوکر سوار ہوے یہی دیکہا مالک نے نصر
ڈوب رہے ہین نصر کو نکالا اور باندہے کشتی پر سوار کیا اب بہر خنجر پر مالک آیا مر ہوتے کہا ان سبکو
بہی پکڑ لاو اور نصر کو اور ان سبکو بادشاہ پاس لیجاو اور کنارہ پر تمہو سوار ہوے اب آوین اور
عرب کشتیان لیکر آئے اب کل لشکر کا اوتارا ہونے لگا بادشاہ بہی جمعی پر سوار ہوئے اور
مالک معہ فوج بہی قریب کنارے کے ہو تہا بختک نے نوشیروان سے کہا بہاگ ایسا ہو قلعہ بند ہے
جاوے اور سب گئے بہیج سے مالک چلا دیکہا وہ گئے جاتی ہی ایسا ہو قلعہ مین نوشیروان ہوے جاویا
نوشیروان تو قلعہ مین آیا مگر ابہی کل لشکر کا آنا نہین مالک بہر دروازے پر پہونچ گیا پل تختہ تو
اوٹہانہ تہا اور مالک سپاہ دروازے مین تلوار چلنے لگی کئی تو کئے لگے لگے جب کو بہت مار ڈالا کیا اور
اپنا وارکو روک لیا اور یہان معد سعد کل لشکر اس پار آیا خیمہ برپا ہوگیا مالک کی کسیکو
خبر نہین اب طلولاب نے بکار اعیارونکو ایک کا نام قالو اسم قندری او دوسرا غورسم قندی اور کہا
مالک کو پکڑ وہ ہو تو اور سے قلعے کے کمند چلنے لگی مالک نے کئی ملعون کا کاٹے آخر دو تین ملعون نے کر سکین پکڑ
اور باندہ لیا قلعہ مین لاکر ایک باغ مین قید کیا اور پل تختہ اوٹہا لیا دروازہ بند کروادیا اوسوقت
سلطان سعد کو خبر ہوئی بڑا افسوس کیا اور کہا مالک کے جان کی خیر ہے کہ نصر کہا ہے یہان قید
ہے اور نصر کو ملاقات کیا سب نے نصر کی بہت تعریف بادشاہ نے کیا بس بہتر تہی کلمہ پڑہ نصر نے کہا لوگ
مجکو کیا کہین گے اور کہا میری بہادری کہین گے کام تو آگیا کیا یہ خوف جانے دین سے تیز گیا

[illegible]

جب اپنے ماما بادشاہ نے کہا اسکو نگاہ رکہو کہتو امیر بہی دوسری ای مالک قید ہی اور وہان
یہ بختک نے صلاح کی ای کہ مالک کو قتل کرین طلولاب نے کہا ایسا نکرنا امیر اپنا ضایع ہوگا بس انکو
یہ قید کیا غرض اب خوش ہے تمام نوشیروان ہیبت زیادہ ہو اپہر کہ ایک شخص نے آکر کہا کمان
مین طلولاب نے کہ ملکہ نے مجہ کہا ہی اور کہا ہی کہ مالک کے ہتیار اور کمان ہم دیکہین طلولاب نے
کہا لیجاو اور بختک نے دیکہا کہ یہ ہتیار کہان چلے طلولاب پوچہا کہ آیا اور ہر کوئی صاحبزادہ ہی
اسنے کہا نہین ہر بختک نے کہا یہ ہتیار کسنے منگائی ہین طلولاب نے کہا ملکہ گل نام عمر ہی او دختر
ہے نصر کی ہین اوسکو بہت اشتیاق ہی اور سنے طلب کئے ہین بختک نے کہا صلوات بس
معلوم ہوا کہ بہت راست ہتیار نہ یادہ ہی بس ندہ ہوگا اور جب سامنے ملکہ کے ہتیار آئی اسنے جا
کمان کہینچون کہینچ نہ ہوا پہر اسنے کہا باپ سے جاکر کہو کہ یہ مالک کے کہینچ کی نہین واسطے دیکہنے کے بنائی
طلولاب نے کہا وہ تو اس سے کمان لینا ہی جب یہ ملکہ کو حیرت ہوئی اور اشتیاق مالک
کا ہوا دوسرے دن نقاب ڈال کے لوگون سے دریافت کرکے باغ مین آئی نگہبانون نے مجرا
کیا ملکہ اندر باغ کے آئی اسامنے سے مالک نے دیکہا عاشق ہوئی صدنے ہو انگلو ٹہیا سے
مونہہ کو نکلا یا بند نقاب ٹوٹ گیا مالک یہ دیکہکر عاشق ہوا دیکہا کہ جب او اراٹ
کا چاند ملکہ نے جانا نقاب باندہا کہ ہوا سے غبارہ ہوگئی اور مثل شب چہار دہم کے چہرہ
نکل آیا ملکہ تو چلی گئی اور یہین آکر دلربا سے کہا کہ کوئی تدبیر کہین مالک پر عاشق ہوئی
ہون کہ وہ آوے یا نہین تو جان جاوے گی دلربا نے کہا بری بانج جو کوکا میرا بہائی ہی وہ لاوے گی
تو لاوے گی اور دلربا بہر بہا بانج پاس آئی سارا حال کہا بری بانج نے کہا مین حاضر ہون
جب ملکہ پاس آیا ملکہ نے سارا حال دلکا بیان کیا اور کہا ای ابہائی تمام عمر تیری ممنون
رہونگی یا تو مالک کو لا بری بانج نے کہا ملکہ ہم کو تو تیری مادر سے کام تہا مین لایا بہر کہکر
مالک کو لینے چلا اور اپنے مکان مین آکر کچہہ کہانا طرح طرح کا تیار کرکے دو مزدور دیکہے سر پر کہوا کے
منلی بہی سات لیکر دروازہ قید خانے پر آیا اور پہرہ دارون نے پہچانا کہا بڑے صاحب کیدہر
آئی بری بانج نے کہا ملکہ یہان آئی تہی انہون نے کہا ہان بری بانج نے کہا جس سب ملکہ

بہانے سے نکل کے گئی طبیعت ناساز ہوگئی ہے نہیں معلوم اس قیدی کی نظر لگی ہی اسواسطے
یہ کہا ناہی جاہی کہ تہوڑا سا اوسکو کہلادو اور بادی تم کہا او ملکہ نے تمہاری بڑی تعریف کی
ہی اور کہا ہی تمکو بہت خوش کرونگی دربار ہی تمہاری اضافہ کر دونگی اب تو کچہ دیر
ہے جاہی اب تم میرا نام نہ لینا کہیو کہ مینے قیدیکو کہلادیا تم آپ سب کہا او بہادری
بہت خوش ہوئے اور کہا ہم اگلے یہہ غلام ہین کسی سے نہ کہین گے بس خان الگ دکہا
اور کہا و سبہون نی خوب کہا یا ملکہ کے واسطے ہی یا باندہ لیا پیر رخ نے کہا اب تہوڑا سا
ہین تاہی ایلوان بہادرون نی کہا اب جو چاہین اپنی پری بارخ نی مزدورون اور ملیچی کو دیا
اور اب اوٹہ مین جا بیٹہا اور بہادر اب آپس مین لڑنے لگے جو او سنا وہ بیہوش پیر بارخ
آیا اون سب حرامزادونکو حلال کیا معہ مزدور و ملیچی اسواسطے کہ راز افشان ہو اور اندر
آیا مالک شعر پڑہ رہا تہا بنی ملکہ کی یاد کر رہا تہا کہ اوسکو کا ہیکو خبر ہوگی اور نہین معلوم وہ کون
ہی تمہاری یا سطرح جان گئی کہ اتمین پری بارخ نی اسلام کیا مالک نی کہا تم کون ہو اپنے
نام ملکہ کا لیا اور کہا مین کوکا ہون اور مینے طولاب کی ہی وہ جو تہا بدر آیا تہا وہ بہی تمکو
دیکہکر عاشق ہوئی مجکو واسطے خبر کے بہیجا ہی اور یہ گلوریان دین ہین مالک کی تو جان
آئی جلدی سے گلوری کہالی اور بیہوش ہوا پیر رخ نے اوٹہا لیکر ملکہ پاس آیا اور ملکہ
دلربا دل شاد ہو ہان طرز سے کہہ رہی تہی کہ خدا پیر بارخ کو سلامت رکہے اور راز نہ کہلے گی پر ابہی
تجے دلربا سمجہا رہی تہی کہ پری بارخ آیا ملکہ نی کہا ای بہائی تجسے کیا پردہ او غرض مالک کو لاکر
رکہا ملکہ نے کہا ہوش مین لاؤ جب مالک کو ہوش آیا ہوش جاتے رہے کہ کہان آئی دیکہا
تو وہی معشوقہ مسند پر بیٹہی ہی اور پری بارخ کو موجود دیکہا جانا کہ یہی لایا ملکہ نی کہا صاحب مینے
آپکی تعریف سنی تہی اسواسطے بلایا ہی جاہی تہی تو میری بہائی کو قید کروا دیا مالک نی کہا
ملکہ تمہارا بہائی بہادر ہے ہی اور اوسنے بہی بڑی جرات کی یا ملکہ مجہے زیادہ کیا کہانہی تہی
کہ وہ نامرد و بکار تہا تو گویا بڑا کلام کیا مینے تو اوسکو قتل سے بچایا ملکہ کو سنکے اور محبت ہوگئی
دلین کہتی تہی کہ کیونکر کلی سے چہٹاون ملکہ نی کہا صاحب تم خوف نکرو مینے جو تمکو بلایا ہے

یہ قید ہوئے گئے تو مین تمکو تمہارے لشکر مین بہجدونگی لیکن اتنا فرق ہی کہ تمہارے جانے سے چرچا
ہوگا تم وہان ذکر میرا کروگے باپ کو میری خبر ہوگی مالک نے کہا ملکہ اسکر افسوس اب ارمن نہین ہوگا
اور مین آپ لشکر کو نجاونگا ہوکہ آپ کہین گی مین حاضر ہون ملکہ نے کہا صاحب مجکو تمسے
کیا کام فقط مینے اسواسطے بلایا ہی کہ دیکہون یہ کہان تمسے کچہ نہی یا بسے مینے بوجہوایا تہا
اوسنے مجہی یقین آیا اب میرے سامنے کہنچو اور اپنی بہا گتا پیر بارخ کسی آپنا کہر سے سوبین
لی اور پیر بارخ نے کہا ملکہ ہم عیار ہین سب چیزین ہمارے پاس ہین ملکہ نے کہا تو بس
قید بطرف کروتا کہ یہہ کہان کہنچے اور پیر بارخ سے مین لیکر چلا مالک سونچا کہ تمام عمر حالمعہ
بیٹہی یا پیر قید کو توڑ ڈالا تمام لیوالیان مالک ہو گیا ملکہ نے کہا یہ کیا جلدی کیا تہی اور اگر
ایسا زور آپ مین تہا تو پہلے کیون نہ قید کو کیون نہ توڑا مالک نے کہا ملکہ ہر بات کا وقت ہی
کل شیء مرهون باوقاتها اور ہماری آقا کا دستور ہی کہ جب تک مدت خدا کی نہین ہو
یعنی پر رضا نہی ہین ملکہ بہت خوش ہوئی کہ الہی یہ زور جب تو نہ ہوکر لیا نہین تو وہ
ایسا نہ تہا اور مالک نی کہان کو او ٹہا یا ملکہ نے کہا صاحب جلدی کیا ہی ابہی تمام تمہارے
لہو بدن سے نکلا ہی اور تحمل رہا ہی اور طاقت کہان ہوگی مالک نے دلین کہا یہ تو تمہارے روزمرہ
کا مشق مین ہی بس کہان کہنچ لیا پھر تو ملکہ او خواصین معہ پیر بارخ سبکے ہنس پڑین واہ واہ
کہنے لگے ملکہ نی کہا ای بہائی زیادہ نہ چلاؤ ایسا ہو باہر آواز جاوے پہر اسکا وقت ہی غرض
مالک کو حمام کروایا پوشاک پہنوائی مسند پر بٹہایا اور دلربا کو اشارہ کیا کہ شراب پلا
دلربا نے شراب دی مالک نے انکار کیا ظاہر مین دلین تو کہتے ہین ای مالک یہی ایسا تو
معشوق خفا ہوئی پہر کہا کہ ہو تو شاید یہی تمکو پیار کرتی ہو اور تمہاری آقا کا آئین کیا ہے
اسمین دلربا نے کہا اب کیون نہین پیتے مالک نے کہا اسمین ایک حجت ہی کہ مین خدا
ہون اور تمکو معلوم ہوچکا ہی ہان اگر ملکہ کلمہ پڑہے بالاٹ کو لات ماریے تو کیا مضائقہ
دلربا نے کہا میان خیر تمکو بس ایسے کلمی کلام نکرو کہین بارہ دریا نہ گذرے پری مالک نے کہا
تو پہر مجکو قید خانہ مین بہجدو ملکہ تو سکتے مین ہوگئی اور کہا ای دلربا اری وہ مجکو کہتا ہی تمکو

کیا ہان اگر مین جواب جاؤن تو نہ ہوا اور ملکہ مخاطب ہوئی اور کہنے لگی کہ صاحب اب سا وہ کلمہ کیا ہی
کہ ہی اوسکے کلمہ کو عمل نہین مالک نی کہا لعنت کر والعت پر ملکہ نے کہا تو بس اب انکا کام ہون
یہی سنا مالک نے کہا نہ ہی اسلیے تو ہر گز مین شاد و دلگانہ ہوگا اور ملکہ نے بگڑ کی تیوری بدل ڈال
کے کہڑی ہوگئی پلنگ پر جا لیٹی زرد رنگ سب سے کلام نہ کیا تب ساری خاکسین جل گئی خواصون
نی کہا خدا اس موئی موتڈی کا بی کو غارت کری یہ کہان سے آیا کہ ہماری ملکہ کو خفا کیا
سات لگا اوسکے ہم سب مارے ہونگے تباہ ہوئی ملکہ نے جو یہ سنا جلد سے اوٹھ بیٹھی اور کہنے
لگی کہ او فلان مرا نہون اب تم میری سامنے اوسکو کوستی ہو بہلا اب مین تمہاری
نزدیک سے جو وہ کہی گا وہ کرونگی اور اسکی ہی سر آنکھو دیکہا ونگی اور پاس مالک کے آئی بات
پکڑ لیا اور کہا کہ کیا کلمہ ہے مالک نے بتایا کلمہ پڑہوکے از سر صدق مسلمان ہوئی اور کہنے لگی اب تم وی
خواصین تہین اونکو بہی بتایا لاچار اونہون نی بہی پڑہا لیکن آپس مین کہہ لیا کہ ہوا اپنے موہنہ مین
نا گوار کہہ لیا کسی نی کہا شکر کہہ لیا بس دلربا نے جام بہر کے مالک کو دیا مالک کا بہی شباب تہا
مالک نے جام پیا اب آفتاب ڈوبا دلربا نی ہات سے لی لیا اور کہا تمکو کسی اور کا بہی خیال ہی اور وہ لیکر
ملکہ کو دیا ملکہ نی اسکی ہچکی لی لیکر پیا پہر تو دو دو جام ہر طرف چلے بڑی حجاب گئے اور شرم گئی خواصین
ہٹ گئین کہی ہی سو مین کر دیکہا اس دلگڑی ہی ہی نی کو کیا کیا باتین کین اب آخر بغل مین لیکر
سو رہی اب مالک تو عیش مین کرنے لگا اور یہان قید خانی مین جب صبح ہوئی اور سرداری ہوچکے
آئی اور لاشین دیکہین جا کر طولاب کو خبر کی طولاب نی قاقولہ اور مرغول کو طلب کیا لعل نے
کہا وہ مرشد کا قدم آیا مالک کو لی گئی طولاب نے کہا ملک تیا لگو اوسکا خوف ہی نہین تو
کیا طاقت ہی جو کوئی اس قلعہ مین آوی لعل نے کہا وہ ہزار دزد ہی ہمتو جانتی ہین قلعہ
گیری جنگ سے اب قلعہ سے اب اوٹہا طولاب نی قاقولہ سمرقندی اور مرغول سمرقندی
کو بلایا اور کہا جلد مالک کی خبر لگاؤ کہان ہی قاقولہ نی تمام شہر ڈہونڈہا اور آکر طولاب سے کہا شہر مین
مالک کہین نہین لعل نے دریافت کروایا تہا کہ مالک لشکر مین پہونچا یا نہین اسکے جاسوس نی
کہا تہا کہ مالک لشکر مین نہین پہونچا وہی لعل نے طولاب سے کہا اپنے دریافت کیا مالک کو

اگر امر لیجاتا تو لشکر مین ہوتا

اگر امر لی جاتا تو لشکر مین ہوتا تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسی شہر مین کہین چہپا ہی
قاقولہ نی پہر کہا کہ شہر مین کہان ہی لعل نے کہا شاید کہین اور بارو مین ہوتا دون ڈہونڈہا
اور کہا نہین تہا قاقولہ نے کہا کہ ایکی صاحبزادی کے یہان جا کر دیکھو قاقولہ نی کہا ملک تیا اگر
گمان اور ہر گز معاذ اللہ وہ بڑی نیک بخت ہی امر سے اوسکو نفرت ہی لعل نے کہا تو ایسا ہی
سمجہا کر اس نی امر کو کہنے سے جا قاقولہ نی کہا یہ مجال نہین طولاب سن لیگا تو قتل کریگا غرض
تو تلاش مین رہی اور یہان سلطان سعد روز مالک کے واسطے افسوس کرتی ہین ایک دن امر نے
کہا یا تو اپنا نام قلعہ گیری جنگ سے موقوف کیجی یا مالک کی خبر لاؤ امر نے انکار کیا کہ یہ مجہسے نہوگا
سعد نی ایک خیمہ مخمل ستون اور خلعت سلیمانی اور تخت مرصع منگا کر رکہی اور کہا جو کوئی
مالک کی خبر لاوی دولہی کہ ابو الفتح اوٹہا اور کہا الٰہی بادشاہ آیا یہ امر کے واسطے ہی یا اور کوئی بہی
جاوی سعد نی کہا جو جاوی یا سو لیے امر نے کہا کیون او عیار مرگئے اب ہمارے ساتہ چالاکی
کرتی مین مجکو کہنے کہا تہا ابو الفتح نے کہا مین تو بادشاہ کی کہتی ہے اوٹہا اور اگر آپ ارادہ کریے
تو مین کیون لیتا غرض جب عرصہ ہوا بادشاہ نے کہا یہ خزانہ مین رکہوا دو امر نے کہا حضور ہم
انکو نہ دیکہتے تو تہی انکہین سکتے ہی تہین سعد نی کہا نہین دو اور خواجہ کو دیکھیے دو غرض امر نے
اجتناب کیا تو نظر زنبیل کیا اور کہا میرا آداب بادشاہ نے کہا الخواجہ یہ کیا اب جاتے ہو گا امر نے
کہا یہ ہوگا اور کیا دیکہو مین لیجاونگا غرض امر اپنی خیمہ مین آیا اور ابو الفتح کا ملال کرنے لگا کہ یہ جوانہ
مرگ مجکو واسطہ وہ جانتا ہی کہ مجہکو اسکے کہلتی ہین امر کا جانا شہر سمرقند مین واسطے خبر مالک کے
معہ ابو الفتح کمل باد کمل باد برق فرنگی سحر بلخی وغیرہ دس عیار چلے جب شام ہوئی امر چلا عیار
بہی چلے امر نی منع کیا نہ مانا تب عیار ہمراہ ہوئی سرہنگ مصری ابو الفتح کمل باد کمل باد
کمر اصفہانی برق فرنگی سحر بلخی ابو شہاب مکی ابو طاہر خون ریز غرض اب قندق کے
کنارے آئی پہلی تو دست راست وچپ خوب دیکہا دس دس کوس جب کوئی نہ
صورت ہوئی امر قبلہ رخ دعا مانگنے لگا کہ ایک شخص پیدا ہوا اور آکر بوجہا امر کہان ہی سرہنگ
نے امر سے کہا امر دوڑا دو قدم پر گر ابو جہا تو کون ہی اور کیا نام ہی اوسنے کہا میرا نام گوہر ہی

باغبان ہون طولاب سمرقندی کا باغ تہا میرے پاس آیا تہا پہنے خواب دیکہا کہ تو مرشد ہو کر ہے
کہا مجہے کسان علی تو فرمایا امر کل خندق پر آویگا اوسکی سنگری کر اور مسلمان ہو امرنے کلمہ
بنایا از سر صدق مسلمان ہوا امرنے کہا پہر تو کیونکر شہر مین سے آیا گوہرنے کہا ایک نقب ہی طولاب
کے دادا کے وقت سے اور اوسکا منہ میرے باغ مین ہی سوای میرے اور طولاب کے کوی نہین جانتا ہے
اعتماد ہی امرنے کہا ہمکو بہی لی چل غرض سبکو وہ نقب سے باغ مین لایا امرنے دیکہا کہ ایک خالی کوٹہی مین اوس
مین سے نقب کی راہ نکالی ہے غرض امرکو باغ مین لا دعوت کی اور کہا اب یہین سے آسمین
رہی امرنے مالک کا حال پوچہا گوہرنے کہا کئی وقت سے غایب ہی جب امر کئی گذری اور یہ بہی پوچہا کہ
طولاب کے کوی دختر بہی ہی گوہرنے نام بتایا امر سمجہا کہ مالکہ وہ وہی ہی امرنے گوہر سے کہا ہمارا آدم گیر آتا
ہی اور شہر دیکہنی کا بہی اشتیاق ہی نام زر اسیر کر آوین گوہرنے کہا اب اسکا نام نہ لیو جگہ جگہ جاتا
قاقولہ اسی تلاش مین پہرتا ہی امرنے کہا ہمارا نام عورت ہرا کے جاونگا اور امرنے صورت
آزادکی الف گنج کرکر بنائی منگہ بنگہ سر پر ٹوپی ہات مین چہڑی اور رومال اور بعضون کو شنگرفی
کرتا ہنا کے رنگ کیا بنایا ہات مین زنجیر الوی کا بازار مین آیا ہر ایک کہنے ہوی اللہ اللہ خدا
بہلا کری بابا کہہ فقیر وقت سے بہی واحد و ساہر ہوتا ہی جب چوک مین پہونچی اور بہرسے بارہ سے عیار
لی قاقولہ اور مغول آیا اب امر حیران ہوا کہ اگر چلا جاون تو پہچانی گا کہ یہ کیون بہاگے اور اگر کہڑا
رہون تو عیار ہی پہچان لیگا امر سوچ کہ کہڑی رہو اور سامنے سے عیار آئی امرنے دعا دی کہ میرے
صاحبکا بہلا قاقولہ کو شک ہوئی کہا کہان سے آئی امرنے کہا عدم سے آئی ہین اور عدم کو جاوینگے
پوچہا تکیہ تمہارا کہان ہی امرنے کہا بابا خدا ہر تکیہ ہی اور کہان آج یہان کل وہان ایسی باتین
امرنے کہین کہ قاقولہ نی پانچ روپی دئی اور آپ چلا گیا امر خوش ہوا کہ اب جنگ کی اسواری
آئی امرنے کہا یہ گیدی بہی ضرور پہچانی گا خیر پہر مجہی کہان پائیگا اور جنگ دیکہا یہ لگاہ اور اسکو
نہ جانا جنگ کی تخت روان نکل گئی بادشاہ قریب کچہ نکہ سکا انکہون سے عیاروں کو ڈہونڈہ لیا کہا روشن
کہا جلدی سپاہ بٹھاو اور اگر خیمہ مین قاقولہ کو بلایا اور کہا آپ اسی صورت پر سترہ کرتی ہین
امرکو پانچ روپی دیکر چلی گئی دیکہو جانا جلد جاو ابہی بازار مین ہونگی لیکن ہلاو دیکہ کہ یہ کہا

اور یہی کہتے کوہی جب قریب جانلس کوٹہی مین امرکو پکڑ لینا باقی جو رہی بانہ اونکو گرفتار کرلین
گے قاقولہ نے کہا واہ ملکہ جی حقیقت مین اب مجکو یقین ہوا شک تو مجکو بہی گذرا تہا اور یہ کہکر
قاقولہ مغول بازار مین آئی امر اور عیار دکانون پر سودا خرید رہی تہی کہ انہون نی دیکہا
لگے بچانے امر سمجہا کہ اب چلو عیارونکو اشارہ کیا کہ اسمین ایک عیار قاقولہ کا بہو گیا بر
آئے اور امر کوٹہی مین پکڑ لیا امرنے خنجر مارا اوسنے نہ چہوڑا اب امرنے دونوں ہات اوسکے منہ پر
پر ہی بیہوش ہوگئی یہ تو بیہوش ہوا امر صاف نکل گیا قاقولہ نی کہا نہ جانی پائی امر نے
نعرہ کیا ایک عیار نی امر پر تلوار ماری ابو الفتح نی جو اوسکو دیکہا مار ڈالا اوسکا قلم ہوگیا دوسرا
نے پیچہی سے ابو الفتح پر حملہ کیا سر نکل گیا اوسکو مار لیا غرض خوب بازار میں خوب ہوئی اب کہ مقدر
چلنے لگی بارہ سے عیاروں نی کہ مندرین مارین تین تو گرفتار ہوئی ایک امر اور ابو الفتح اور سرہنگ
باقی سب عیار پکڑی گئی آخر ابو الفتح اور سرہنگ دو تین گز ریا کے بعد گرفتار ہوئی امر اکیلا رہ گیا
دیوار پہاند کر ایک امر جست کرکے ایک کوچہ کی طرف چلا دیکہا کہ اور سب ہی
عیار آئی ہین بلکہ ہوا اور غل ہوا طولاب بہی لشکر لیکر چڑہ آیا ایسی دو عاقل نے لگا اور چلا
کرا نہ پہچانی کہ امر کو لاچار رہ گئی عیار وغیرہ لیکر بارگاہ مین آیا کہا انکو مجہی
قتل کر طولاب نے کہا میری کو قتل کر دیکہا جاو قید کر و اور میرا باغ نے سب ماجرا دیکہا رو تا ہوا
مالک سے آیا اور سارا حال کہا مالک اور شاہ عجائب ہزار است کئی اور باہر
نکلا ملکہ نی جو دیکہا ہاتہ گئی اور رونی لگی مالک نے کہا ملکہ مین امیر ہو اور لشکر کو کیا جواب دونگا
وہ نہ کہین گے کہ تو شہر مین بیٹہا ہی اور انکو دشمن پایا بس ملکہ مجکو جاتی ہو انشاءاللہ مین لاتا ہون
ملکہ نے کہا اب کہا تو نے عجب سلوک کیا مجکو کہا تا کہ خبر آئی میرا باغ نے کہا خبر تو
تو مجہ خفا ہوئی روز تو ہی اخبار سارا کہا شہر کے تہی جیسے خبر مین ملکہ نی کہا تو کچہ
جیسا کہا اوس روز تو نے کام کیا کہ انکو لایا آج اونکو لا اب جانو میرا باغ نی کہا بہت اچہا یہ کہکر
چلا کہ ای شہریار اب تامل کریں یا تو مین لاتا ہون نہین تو مفصل خبر دونگا اور اوسوقت انکو
اخبار ہی غرض سب کسی کرکے نکلا اور یہان ملکہ مالک کے پکڑ کر باتین ہی مالک ہے

کہ رب کعبہ اگر ایک مطلب بھی مارا گیا تو ملکہ مین اپنی تئین خنجر مار رونگا افسوس کہ اوسمین منبی اور نشاکر
رشید مثل امیر کے عزیز رنگین ہین اور بیری باغ عیاری سو بچا ہوا ہی تا سوا مہہ گہری رات رہی دروازہ
قید خانی کا ہر وکھا دیکھی تو سب کے سر تن سے جدا ہین اور اندر نقب لگی ہوئی ہی اور کوئی بھی
نہین تھا حیران ہوا کہ کون لی گیا امر تو میری سامنی ہوائی آسمان ہوا اب بیری باغ باہر نکلا
اور دیکھا تو غل ہی تھا قاقولہ مغولہ اور تمام خلق چلی آتی ہی کہ چل کر سیر کرینگی قاقولہ ہوا کہ کیسی
قیدی ہین اور انکا سر کٹی پڑی ہین جان نکل گئی نقب جو جا کر دیکھا ایک صحرا مین ہوتی
ٹوٹا ہی بس قاقولہ مغولہ روتی پیٹتی بارگاہ کو شیر وانکو چلی بیری باغ مالک پاس خوشی خوشی چلا
قاقولہ بارگاہ مین آیا دیکھا کہ سب جمع ہین اور ارادہ ہی کہ قیدیونکو ملکہ کی قتل کرین دیکھا تو
قاقولہ روتا ہوا آیا اور سارا حال بیان کیا اور کہا رات بہر مین نہین سویا اب مجھکو نہین کچھ حال
معلوم ہتا کہ کوئی لی جائیگا طولاب کو تو حیرت ہوئی کہ کون لی گیا بجنگ نے کہا کہ حیرت کیون
کیون ہوتی ہی جیسی ارسلان خدا پرست ہونگی سب کو مرنا ہی شوق نہین آخر امر کو کون لی گیا
یا یہ کہ مالک تمہ غائب ہو گیا لشکر مین ہو گا نہین پہر اسکی نشو نہین تہین ظاہر ہی طولاب کو تم
آیا اور کہنی لگا کہ اوقاقولہ مین نہین جانتا تین دن کی مجھکو مہلت دی تا جلد انکو ہیدا کر نہین مجھکو قتل
کرونگا بجنگ نے کہا ایسی بات کبھی کہا جاتا ہی سب بری ہین یہ بلا لی ہین ہیر اتنی بھی عیار سلیم
بلکہ انسے بہتر بھی کام لیتی اور بہتر ہی جاؤ تلاش کرو بس انہون نی تمام تلاش کی کہیان
پتہ لگی اور بیری باغ مالک پاس آیا اور کہا مبارک ہو اسطرح جیت گئے مالک نے کہا تو مجھکو تو تم
بتاتا ہی بیری باغ نے کہا کیا مجال میری جو جھوٹ کہون آپ اور کسی سی دریافت کر لین
مالک نے حیران ہتا آخر سو بچا کہ ہو نہو قران ہو گا اور حقیقت مین جب امیر نقب سے باغ مین آیا
تو قران بہی چلا آیا یہ نقب بنی گئی قران نے کیا بتا اب جو سب پکڑی گئی اور سنا کہ گردن مارے
جائینگے نقب لگا کر سب کو قتل کر کے عیارونکو لیکر اوسی باغ مین سے نکولی تمام ایمان لشکر مین سبکو
لی گیا کوئی کیا جانی غرض مالک نے ہر عیش و عشرت مین مشغول ہوا اور قاقولہ تلاش کر کے
بارگاہ مین آیا بجنگ نے پوچھا کہو مہتر بتا لگا قاقولہ نے کہا کوئی نہین بجنگ نے کہا دیکھا ہی کہ گیو

مانون بس

مانون بس جاتی ہی مالک کو بکولوا وجہہ پیچ کھا نہین کہا کہ تیرا اسمین کیا قصور ہی اری تو ملکہ
کی محل مین دیکھ قاقولہ نی کہا ملک تہا تو بہ کیجی وہ اب نہین ہی مر چکا اوسکو فوت ہی
بس یا بہا دری بجنگ نی کہا تو کہیدی تہا بڑا احمق تہا ابی تو جا تو غرض قاقولہ تو نکالے گیا لیکن اب
وہ کھانا امیر کے سامنی تھا امیر کھا رہا ہی تمہارا سب اور نکالنا تھا پاس خوف نہ کرو اور کرب کو فرق ہوا
ہے اور مسلمان کرنا اور مین دریا مین تہا پاس کو کرب دریا مین گیا تو نہین معلوم کہ کوئی کہان گیا
امیر پاس اشقر دیکھا یہہ تہا یہ لی نکلا امیر پانی مین چلے جاتے ہین کنارہ دیکھا کچھ جاتا نہین اور دیکھا کہ
ایک شخص زرد رنگ ہی خوشنا جیسا بال سر کی مثل سوار کی معلوم ہوتی ہین اور اوسکی جان کی
وبال ہو گئی اور پانی نی پہر اوسکا دہوبہا لا امیر نی پوچھا کہ یہ کون ترک تھا پاس خوف زہری ہی امیر نی
کہا او تہا پاس میری رکاب پکڑ لی اور چلا اوسنی کہا نہ ہون پہر خوف لایا کہ اوسکی پر ابر ہوتی اسنی
وہ نکلا پہر امیر نی غل مچایا تہا پاس نی بات پکڑی امیر نی اوسکی بال پکڑی اور کہا کہ برات
اچھی طرح رکاب پکڑلی تہا پاس سچ جانا کہ جان آئی اشقر نو چلا امیر نی کہا کیون او تہا پاس کلمہ
پڑہو دیکھا تو نی قدرت خدا کو غرض تہا پاس از سر صدق مسلمان ہو جاتا آیا آقا کہان
ملی الحمد ہی موت جان تیری بچائی غرض تہوڑی دور چلی تو کرب کو دیکھا غوطی کہا رہا ہی
امیر نی کہا او نظر کرو رکاب پکڑلی کرب نی کہا گر یہ نہ ہو تا تھا ہی جان جاوی جاتی رہتی
مینی رکاب ستائی اپنی آقا کی سب کچھ نہین پکڑا امیر نی کہا اری مین تیرا آقا ہون اور دلمین اسکی
کہا او ارے یا تیری محبت اور شجاعت امیر تشنگی کر گئی اور کرب نی جب آواز پہچانی او سوف
رکاب پکڑی اشقر بولا جتنی مین کہا آقا مین پانی مین بہتا جاتا ہون ایک اسمین سے
جدا کرو امیر حیران ہوئی کہ اسکو مین جدا کرون وہ میر جان تہی اور یہ بہی مسلمان ہوا اور ہو چکا
کہا ابھی بہتا اشقر تم کب جدا نہ ہو بہتا کی طرح پار چلو غرض قدرت خدا سے ایک ٹاپو بہی
نزدیک تہا اشقر زور مار کی وہان تک نکال لی گیا امیر جا کر اوس پر بیٹہی اور کنارہ زمین کا لگے
تمام زمین پوش اور کہہ پر کہوڑی اور پہیلا ریا کہ غرق ہوئی جاتی ہین تو ہین کہ چلیو امیر بیٹہی ہین تب
ہین کہا اب کہان جاوین اور نہین معلوم کوئی ناشمہ ریا اگوا لگا ون تہا پاس سچ پوچہین تہا پاس

نی کہا منصور یہان شہر مین میری زمین پیدا ہوئی جاتا ہون دیکھون اگر کوئی دھونڈ ملی تو اوسکو
ہٹا لگیا اور تہماس کنارے ہی کنارے چلا مدت دو کوس گیا دیکھا کہ بہت سے دھونڈ ہین لیکن اندھیرا
ہو رہی ہی تو فرامرز جو نکلا ہی اور دیکھو ہون نی کہا ایسی آدمیون ہی بیٹھی جان بیچ کے نکلا تجکو یہ مین آکے
کر سن فرامرز نی کہا کیون شاہ متین آئی ہین مجھی تم نہین جانتی کہ بادشاہ مغرب ہون انہون نی کہا او
اور سنو بہلا کیا تیرا سر غائب کا پر لگا ہی کہ تجکو ہم بادشاہ جانی ہم ہرگز نہ دینگی فرامرز نی کہا کیا تجہی
مین اون ہون نی کہا ابھی پاتی ہی تم دیکھو ایسا نہین ہین تجکو پکڑ کر مین فرامرز کو غصہ آیا چاہا کہ ان سبکو مار
اور مرکب لی لی قبضہ پر ہاتھ ڈالا کہ سامنی سی تہماس کو دیکھا فرامرز تلوار لیکر اودھر مخاطب ہوا
تہماس نی ادھر دیکھا کہ یہ تو وہ ہی تہماس ہی جس سی جل پر سامنا ہوا تہا تہماس نی بہی قبضہ پر ہاتھ ڈالا
فرامرز نی تو کہا کہ تہماس نی کہا کیا ارادہ ہی فرامرز نی کہا جو تیرا ارادہ ہی اور کاز رون سی کہا مین اس
سی فراغت ہو لون تو تم سی سمجہونگا اب کاز رون حیران ہین تہماس نی دیکھا کہ یہ تو مستعد ہی
تہماس نی کہا ای فرامرز کچہ مین تجسی کم نہین لیکن کیا کرون کہ اب مین مسلمان ہوا امیر نی مجکو
کام کو بہیجا ہی نہین تو مرتا اور تو بہی مسلمان کس سی مقابلہ کرون او فرامرز تیرا افتادہ بیٹا ہی اور
کاز رون نی تہماس سی کہا او حرامزادے اور لالو مرکب کاز ر تہماس کو جانتی ہی یہ بادشاہ ہی کہا حاضر ہی
مرکب تہماس نی لیا فرامرز سی کہا آپ سوار ہون فرامرز نی کہا بہائی تجسی سکتا ہی تو پیدل
چلی تہماس نی کہا آپ چلین نزدیک تو ہی مین خوشی کہتا ہون غرض فرامرز سوار ہوا اور امیر پاس
آیا امیر نی اوٹھ کے گلی سی لگایا نہایت خوش ہوئی امیر سی تہماس نی سارا حال کہا تہماس نی
کاز رون سی دریافت کر لیا تہا کہ کوہ آتش بری اونہون نی کہا تعزا کو دیکھا بس امیر سبکو لیکر چلی اور
تعزا کوہ مین پہونچی سرائچہ مین آئی مرکبونکو باندہ دیا بہزار اندیشے یہ پوچھا کہ یہان کسکا عملداری ہی انہون نی کہا
تعزا شاہ بادشاہ ہی اور تغطش اوسکا بہائی ہی اور طوطی خان بن تغزا بیٹا ہی اور اوسکی بہائیکو کشتی کا
نہایت شوق ہی غرض امیر نی کہا انکو بولایا اور سرا مین رہنی لگی لیکن دو کلمہ لشکر اسلام کے
سنو کہ ایکروز ایک نتیجہ پیدا ہوا ارشیون کو اوٹھالی گیا بادشاہ کو بڑا صدمہ ہوا کہ اب نوبت آئی
کہ سردار غائب ہونی لگی اور ارشیونکو لیجا کر ایک باغ مین اوتار دیا دیکہی تو ایک عورت گندم رنگ سینہ پر

بیٹھی ہی اور یہ سب خواصین ہی مین نام اسکا گلشن جادو اور بیٹی کا نام گلستان جادو وہ
بیٹی ایکطرف بیٹھی ہی گلشن نی ارشیون سی کہا ای جانی مین تجپر عاشق ہون بیٹھی تجکو ظلمات مین دیکھا تہا
تو یہ بیٹی والی ظلمات کی ہی وہاں او شمامہ جادو سی عزیز ارسا ہی اور اسکا بہی اندر کوہ مادر جادو مین طائر جادو سلار
متمنش بہری بہری سا ہو رہی اس سبب رشتہ ہی تو کہا اب تو مجکو قبول کر اور ابہی گہر والی بنا اور لگی
خاطر داری کرنی کہا شراب پیو تمام جہان کی بیوی اور نعمتین تیری واسطی مین تو مو نہی تمام یہان ہو
ارشیون کہتا ہی لا حول و لا قوۃ ای ارشیون کہان پہنسی کوئی صورت نجات کی نہین آخر سوچا
کہ خواجہ مسلمان ہی بارہا سنا ہی کہ اسلام سی مکر کی ارشیون نی کہا جان جہان مین خود تجکو دیکہکر
عاشق ہوا ہون اور ہوگئی گیا وہ ماہو گا لیکن یہ اسی یہان آئین ہی کہ تب ملاپ نکاح مین شرک
ہون نکاح نہین درست گلشن نی کہا مین بلواتی ہون ارشیون نی اتنا بنایا اور پہرہ جلاد ہی کر ہون آیا
لندہور ملا دیکھا یاد مین خوطی کہا ارشی تجہ بالکر لا اور باغ مین آیا ارشیون باپ دیکہکر اوٹھا گلشن نی
گونگٹ نکال لیا شہر لندہور کو دیکہکر او گلستان نی جو لندہور کو دیکھا عاشق ہوئی اور وہان پاس
آئی اور کہنی لگی ای اماں تم اس پر عاشق ہو اور مین اس پر عاشق ہوئی ہون میرا نکاح اسسی کر دو گلشن نی
کہا اچھا بیٹی تو نی خوب کہا ہماری یہاں اسکا عیب نہین تو میری سامنی بیٹھ کر اب لندہور حیران
ہی آخر ارشیون نی سارا حال کہا لندہور نی کہا بہتا یہ بڑی بات ہوئی کہ میری جان بچی ارشیون
نی کہا یہ ہرج بات نہین کہ مگر نجات ہو لندہور نی کہا ای خواجہ کی کہ وہ سر بریدہ جادوگران ہی یہ
مقدمہ حل ہوگا غرض ہوئی تہی یہان آپسمین گفتگو ہوئی لندہور نی گلشن سی کہا ہماری یہان
ایک قاضی ہی جب وہ نکاح پڑہی نکاح ہی نہوا امیر تک کو وہ ہی خبر نامی نام اوسکا امیر ہی اور صرف سی
صورت ہی اور کئی اوسکی لقب ہین اوسکو بلوا و گلشن نی کہا ابہی بس تجہ جلد اوسکو اوسی وقت آیا کہ امیر
تا فولاد سی لے رہا تہا کہ تجہ لی گیا اسمین امیر نی بہت دم دیا کہ میرا کوئی نشت طوی کا ہی آخر امیر اوس
باغ مین آیا دیکہی تو لندہور اور ارشیون بیٹھی ہی اور تمام عورتین بیٹھی ہین لیکن ایک عورت گونگٹ
نکالی بیٹھی ہی غرض غل ہوا وہ قاضی جی آگئی امیر کو دیکہکر لندہور اوٹھا اکرتہ بٹھلایا امیر نی حال پوچھا
ارشیون نی سب بیان کیا اور بولی تجہ نہین کہا اب اسکو غارت کیجئی امیر نی کہا ای لندہور مجہی تو

کہو یہہ ایلچی کون ہی لندہور نے کہا خواجہ کیون ذلیل کرتے ہو جو کچہہ کہو مین دونگا لشکر مین یہہ حال
نہ کہنا امیر نے کہا بہلا پہلے مجہے کہدو اخر خواصون نے کہا یہہ ماہ ارشیون پر عاشق ہی اسکو
دیکہکر گہونگٹ نکالا ہی اور یہہ اسکی دختر ہی لندہور پر عاشق ہی اسلئے قاضی جلد نکاح کرو
پہر تو امیر نے خوب لندہور کو چہیڑا عجب خوب لندہور نے منتین کین اوسوقت امیر گلشن کیطرف
مخاطب ہوا اور کہنے لگا شربت بنواؤ اور کہیری پہنو دولہہ دولہن بنو گلشن نے کہا اگر کہو سانچی مہیا
ہووی امیر نے کہا کچہہ اسکی احتیاج نہین ہمارے بیان دو بول کہہ لئے اپنا کام کیا بشوق لندہور اور ارشیونکو
کو پلنگ لیجاو عرصہ کاہیکو کرو گلشن بہت خوش ہوئی کہ ای قاضی جلد مین نہال کرونگی امیر نے
کہا ایک معاملہ اور ہی کہ جتنے جادوگر یہان ہین وہ ایکطرف بیٹہین اور غیر ساحر دوسری طرف
اور جو دولہن کیطرف کے ہوتے ہین وہ ہی شربت پیتی ہین دولہے والون پر حرام ہی اب
گلشن جادوگرنیون کے الگ کرنے پر کہتی کہ یہہ کیا امیر نے کہا صاحب تمہاری عزیز کیونکر
معلوم ہون غرض امیر نے شربت مین نمک سرکاری ملا کے پہلے ان دونو کو بعد ساحرنیون کو بلایا
اور دو دو جام شراب کے پلائے کہ تمہارا دل بشاش ہو تاکہ مزا اوٹہی اور گلشن سے کہا تو پلنگ
جاو لندہور اور ارشیون کو لیکر امیر نے کہدیا ای لندہور بس یہہ راہ نہ کہنا کہ بیہوش ہو ہو ایک گلا
یہہ گلا گہونٹ ڈالنا گلشن پلنگ کے نیچے باوان دونو او شادی اور ہر اوسکے دختر نے اور پکارا ای
لندہور اوغرض دونو کو گلا گہونٹ کے مار ڈالا غل ہوا بعد جو دیکہا تو کوئی نہین وہ چند خواصین جو پکڑ ہوئی
تہی رہگئین پلنگ اور گیا لندہور نے سنگ کہا امیر ساتہہ ہوا اور چلے راہ مین لندہور نے تب کہا
ای امیر کب کہین ہوتا امیر نے کہا چلے او کہین شہر ملی تو ای اپنا غرض چار گہڑی ان شہر
امیر اوس کوچہ نغز امین جس سرا مین امیر نے پہونچ اور ایک مکان مین اوترے اور معتبر اپنا پاس آیا
کہ کہا نا اپنے سامنے بلواوون ایسا نہو یہہ حرامی کہ دیکہا کہ سب لڑائی ہو رہی ہی تو امیر نے فرامرز
کو واسطے گہانس کے بہجا اور شخص نے بہی بہجا ای فرامرز نے زیادہ دام کہی گہسیاری
نے کہا جو زیادہ دیگا مین اوسکو دونگا غرض اسمین لڑائی ہو نہ لگی کہ تو نے سوال کیون بگاڑا اب
مین اوسکا بہی کہتے ہین امیر آیا دیکہنے کو اور فرامرز کو اسنے دیکہا حسنے امیر کو دیکہا دونو گلی لگکے کہا

گہانس

گہانس امیر نے کہا لندہور بہی آیا ہی اور ارشیون فرامرز لندہور پاس آیا لندہور بڑی دوڑ گلے ملی
فرامرز نے کہا امیر ہی تو مین پہر تو بڑی خوشی ہوئی امیر دو فرامرز دیکہی پہر کوئی امیر اور کئی لندہور اور امیر
ارشیون کو گلے لگاتی تہی نہایت خوش ہوئی اب سب ایک ہی جگہہ رہی کہا باور ہنے لگے کہ
مرکب مثل لی این تو چلیں ایکدن امیر نے دیکہا کہ سب ہتیار سر سے چلے گئی ہتیار سے
پوچہا کہ یہہ کہان گئی کہا اور نہ کوئی بدیع آیا ہی اوسکی تختے دیکہنے گئے ہین اور یہہ جو نعطش بادشاہ
کا بہائی ہی اسکو اور اوسکے بہتیجے طوغان کو کشتی کا شوق ہی اسمین پہلوان لڑاتی ہین ایکدن
طوغان کے پہلوانی نعطش کے پہلوان کو پچہاڑ دیا اوسکو نہایت صدمہ ہوا اب جو اونہی
سنا کہ بدیع آتا ہی شہروالے منتظر ہین پر کرواتا ہو نعطش اوسکے پاس گیا سلام کیا بدیع نے
پہر بادشاہ جانکے سلام کیا نعطش نے حال پوچہا بدیع نے اپنا حال کہا اور کہا اپنا مطلب
نعطش نے کہا مین چاہتا ہون میرا بہتیجا او تہر کی او میرے بہتیجے کے پہلوان سے لڑی تو دوا
وہ ہاتہین لایا اور وہ باغ کہ کیا مجال کہ اوسمین پہیدل جاوی یا نکہ سال آیا تم کہو نسے بدیع کے باہال ہوا
اوسنے سب گوارا کیا اور بدیع نے کہا پہر میرا یہہ معمول ہی کہ زور پہلوانونکو زور دلاتا ہون انکا باغ
خراب جاتا گا اوسنے کہا اب بشوق رہین جو چاہین وہ کرین تو وارہی بدیع نے کہا تو سارا
شہر مین منادی کرو کہ از کہ تا مہ سب تماشے کو آوین یہہ میرا معمول ہی کہ جہان جاتا ہون
سبکو تماشا دکہاتا ہون تو بس یہہ خبر سنکے وہ گئے ہین امیر سنکے بیتاب ہوے اور لندہور وغیرہ کو
یہہ اشتیاق ہوا امیر سے کہا چلئے امیر مبتلا اپنے سے کہکر کہا اپنا کہنا اور ہمارے اسباب سب
خبردار ہم آتے ہین اور چلے جب باغ مین پہونچے خلقت کا ایسا ہجوم ہے کہ پاون اوٹہانا دشوار ہوا
اور وہان نعطش اور تمام پہلوان کرسیون پر بیٹہے ہین بدیع الزمان اکہاڑے مین کشتی لڑ رہی ہی
کہ ایکطرف کہ دوسرے طرف لندہور ہوا اور بیچ مین امیر کو لیکر چلے اب کوئی نہین تماشا دیکہ
کر سکی ایک مٹہ مارا چار آدمی گر پڑی او کو دیکہا سب او لوگ گر پڑی اور امیر کو لیکر او چلے اب اسطرح
کر لئے جاتا تہا لوگ گرتی پڑتی مستعد لڑائی پر ہوئی کر کے بہی ارادہ کیا اور غل ہوا نعطش
اوٹہا سبکو منع کیا کہ ارے میری صحبت خراب کرتے ہو اور آگے ہو امیر اور ان سب سرداروں کو دیکہا

حیران ہوا کہ میں تو بدیع کو پہلوان جانتا تھا یہ تو ایک پہلوان ہی تعطن نے کہا ہاں جب
سبکو ہنسایا اور بدیع نے دیکھا ہم جانا اللہ ہو اور کرب اور امر جانا کہ یہ امیر ہیں جھبک کے مجرا کیا اور
دوڑ کے سبکو ہنسایا تعطن سے کہا ان سبکو منع کر اور ان سبکو دنگلوں پر بٹھایا لیکن کرب کی
تھوڑی باہر لپ بڑا اور دنگل پر نہ بیٹھا غرض امر سے کہا واہ واہ امیر کا تو عجب حال ہے کہ ایک کشتی گیر سے بیچ اللہ
ہے امیر نے کہا ای کرب بیٹھ کہا آپ دیکھیں میں کیا کرتا ہوں امیر نے امر سے کہا اسکو سمجھا دو امر نے
کہا او کرب آج تجھکو کیا ہوا ہے خبردار تمکو تو نہیں مارا سبکو اور گرایا اور آپ بھی خفا ہی امیر کہتے ہیں
بیٹھ جا غرض بدیع کو برا بھلا کہتا ہوا بیٹھا اور بدیع نے امیر کو دیکھکر اب کشتی لڑی دیوانہ کوئی بامرد
انگلی سے اور سب زور دیکھائی امیر اور سب تعریفیں کرنے لگے کہ واہ واہ واہ واہ حقیقت میں
تو کشتی گیر بے بدل ہے امیر نے خواجہ صاحبقرانی دیکھا امر سے کہا خواجہ یہ بندہ اسکو کہاں سے لائے
امر نے کہا یہ میرا شاگرد ہے اب جوں جوں امیر اور سب تعریفیں کرتے ہیں کرب کو ناگوار ہے
کہتا ہی اسکی کیا اصل ہی اگر مجھ سے لڑے تو معلوم کروادوں اب امیر اور امر سب سمجھاتے ہیں
کرب کا وہی حال ہے اور بدیع نے دیکھا بدیع کرب پاس آیا اور کہا ای ناظر گروہ شاہ مردان اگر
مجھ سے قصور ہوا ہی آپ معاف کریں اور بات لیکر انکھوں سے لگائی کہ یہ تبرک ہی اور قابل شاگردی
کے ہیں اور تمہاری شجاعت وہ ہی کہ کوئی تم سے مقابلہ نہیں کر سکتا جب کرب کا غصہ اوترا اور
کہا ای بدیع الزمان یہ تمہارا جواب نہیں لیکن مجھ سے نہیں لڑ سکتے بدیع نے کہا مجھے تو ملے ہی کہا
بس اب بدیع نے امیر سے کہا اب آپ کا بیکو سرا ہیں رہیں ہار جیس رہی امیر کا وہ حال ہے
کہ جوں عزیز ہی جوش کہا ہم ہی چاہتے ہیں کہ اسکو گلے اور کلیجے سے لگاوں امیر نے کہا اچھا امر نے
مرکب اور اسباب سب سرانسے منگوا لیا پر تو سات کہانا پینا ایک جگہ رہی تعطن نے کہا ای
بدیع الزمان اب تمسو اسطر مجھے انکو کہا ہی اور اب یا تو تم ایک تمر یا میرے شخص ایسے ہی میری
پاس آگے میں جاکر طلوغان سے کہتا ہوں آپ چلکے میری طرف اوسکے پہلوان سے لڑیگا بدیع نے
کہا اچھا تو جاکر اوس سے کوئی دن مقرر کرنا کہ تمام شہر پر اثر تماشا دیکھے غرض تعطن طلوغان
پاس آیا نعرا اپنے بیٹا تھا سبکو سلام کیا بیٹھا اور نعرانی بیٹھے کو اشارہ کیا غرض نعرا کو تو سب ہوئی تھی

کہ کوئی

کہ کوئی بدیع پہلوان کو لایا ہے یہ غرض کہا ہی پس طلوغان نے کہا کیوں تہا صاحب آیا کوئی بیٹھا اور یہ
لڑیگا تعطن نے کہا ہاں طلوغان نے کہا تو ایک شرط یہی ہو بلکہ ہمارے شرط تعطن نے کہا جو تم کہو طلوغان
نے لا کہ تمہیں کہی تعطن نے کہا اچھا کہ نعرانی بیٹے کو اشارہ کیا طلوغان نے کہا جاؤ منتا اور کچھ بڑھ کے
ہو تعطن نے کہا جو جی چاہے غرض دو لاکھ بدری تعطن نے بہا ہی سے کہا کہ آپ سبکو اجازت
بھیجئے کہ تمام شہر اکر دیکھے کہا اچھا اور ایکدن مقرر ہوا تعطن وہاں سے بدیع پاس آیا سارا حال کہا
جب وہ دن آیا رات بہر تیاری کیا شہر اسواسطے کہ شاید وہ ذلیل ہو اور لڑائی نہ ہو جاوے اچھا اپنے
ہتیاروں کو درست کیا تمام شہر میں زبندورا تھا صبح کو سب جمع ہوئے اور سب تعطن امیر اور بدیع
لندہور وغیرہ کو لیکر آیا ایکطرف کرسیاں لگا کر بٹھایا امیر نے اور سب نے سلام نعرا کو کیا یہ مصلحت

کشتی بدیع الزمان اور سہراب سے اور مسلمان ہونا نعرا اور تعطن کا سنو جب سب
آچکے طلوغان نے سہراب کو جو اوسکا پہلوان تہا اشارہ کیا اکھاڑے میں کود اور تعطن نے
بدیع کو کہا یہ بھی کودے پہلے ایک نے شاگردوں نے مٹی بازوں پر چڑھائی دونوں نے خم پر خم مارا اسپارکی
بارگاہ کو پیچ کوئی سہراب نے ہات بڑھایا ایکدم سے بدیع کو پیچ نے ٹال دیا پایا تو کوئی مرتبہ یہ ہوا اخر کو تیج
دو دستے کی بدیع زبردستی کر کھینچ لائی سہراب تم ہو گئے گرد نہیں ہات ڈال دیا بدیع نے بھی
ہات ڈالا معلوم ہوا کہ پنجہ فولادی ہے غرض کلمہ بکلمہ کھینچے ہوئے ایکی خوب پیچ چلے اب سب
تعریفیں دو نو طرف کی کرتے ہیں اب سہراب بدیع کو جو پیچ آتا ہی میں سر دیکے چلا اب سات پیچ
قدم پر بدیع گیا آخر بدیع نے لنگر مارا سہراب نے جھٹکا مارا ہات کٹا بدیع کا زمین میں اٹکا ہوا
بدیع نے پہر ایسا لنگر مارا اور سہراب زور کرنے لگا اور سہراب نیچی بدیع اور نعرا خوش ہوا
کہ وہ مارا کیوں تہا اور بار بار ہوتی تہی تعطن کو بھی حیرت آخر تعطن نے کہا میں تو کہہ بار تہا ہوں
کہ اسمیں بدیع تڑپ کر نکلا او سہراب کو لیے چلا تو سات قدم لی گیا جب تعطن
خوش ہوا اور بدیع نے دونو گھٹنے اوسکے آشنا کئے اوسنے بہی زمین کو پکڑا بدیع نے زور کیا اور
چاہا کہ اسکو چت کروں غضب ہوا اور امر نے دیکھا اشارہ کیا بدیع نے سر بند کا توڑا کپڑا
اور تین زور میں سر سے بلند کیا تو پیر اوسکا سر لگ گیا امر نے پہر اشارہ کیا بدیع نے پہر دیا

پہر تو چار دن رات برابر لڑائی ہوئی آخر بدیع الزمان نے زمین پر مارا چار دن سنانے پیٹ گرا اور بدیع چہاتی
پر آیا اور کہا حالا در شناختن پروردگار چہ میگوی اب نے جو یہ کلمہ سنا چلایا کہ ارے بابا مجکو اسسے
بچاؤ یہ مسلمان ہی لات کو برا کہتا ہی اب یہ سنکے بلوغان اور اوسکے لوگ دوڑے بدیع الزمان
سے کہا چہوڑ جب بدیع نہ اوٹہا بلوغان نے قبضہ مارا بدیع کے سر سے لہو نکلا اور ایک شخص نے تلوار
بدیع کو ماری دیوانہ کوہی نے تلوار چہین کر کمربند پکڑکے بلوغان پر کہینچ مارا وہ تو چت میں گر پڑا ایک
نے تلوار بدیع کو ماری مرد افکن نے تیر ہو مارا سنانا اوسکا مع تلوار کٹکے زمین پر گرا اس عالم میں
سہراب بہی نکل گیا اب بدیع پر ہجوم ہوا بدیع نے بہی تلوار کہینچی امیر نے جو یہ حال دیکہا عرب
سلیمانی کو چہکر آنکی نعرہ کیا اور مارنا شروع کیا نعطن غل مچا رہا تہا اسکو منع کرتا تہا بہائی اور
بیٹیجی سے کہتا کہ سبکو منع کر یہ تو بے جیتندگی اب جو نعرہ امیر کا سنا پہر لندہور کا نعرہ اور فرامرز کا
جو ہوا ادہر تو نعزاں غل مچایا کہ ارے اپنے لشکر کو خبر کرو اور کمربندی باہو ی لوگ اوٹہ آئے لگی ایسی
تلوار چلی کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے کہ اسمین لندہور بڑہا اور برابر تخت کے آیا نعزاں نے تلوار ماری لندہور
کا خود کٹ کے سر پر زخم آیا سر پر لندہور نے تلوار چہین کے نعزاں کو اوٹہا لیا اور ترک تماس نے
بلوغان کو اوٹہا لیا نعزاں نے کہا امان لندہور نے کہا بشرط ایمان نعزاں نے کہا جو کچہو لندہور امیر پاس
لایا امیر نے چہوڑ دیا کلمہ پڑہوکے ارسی ہجاران مسلمان ہوا اور نعطن از سر صدق مسلمان ہوا
بس تلوار موقوف ہوئی نعزاں نے حکم کیا کہ سب لاشین اوٹہاؤ اور فرش بچھاؤ اور تب سارا
بارگاہ پاک ہو گئی امیر کا ہات پکڑکے کہا تخت پر بیٹہو امیر نے کہا ہار انعدا ری تخت مجکو مبارک ہو
غرض انکو شب میں تخت پر بیٹہا ہو زرغی معہ بدیع سبکے ناچنے لگے سہراب کو ہی انہی کلمہ پڑہا
اب حکم کیا امیر نے کہ بت خانے توڑ والک اونکی جگہ مسجد بنواؤ اللہ اب امیر کی دعوت کی اور کہانا کہا بدیع
کی جانب نے مار دیا گیا اور پیٹ سے زخم ہوئی اب طبلی پر ستاب لگی ناچ ہونے لگا شراب کا پیالہ
گردش میں آیا امیر نے کہا پیالے اسکو بلاؤ اب جو میز کہا آتی ہیں پیلے نعزاں کو کہلا لی آیا ہیں دو پہر رات
آئی دیکہا کہ کوئی دغا نہیں اب خاطر جمع ہوئی نعطن نے امیر سے کہا مجکو حکیموں نے کہا ہی کہ تو
رات کو نہ جاگنا دو چار گہڑی ضرور سونا نہیں تو ماندا ہو جائیگا اگر اجازت ہو تو چار گہڑی میں سو رہوں

امیر نے

امیر نے کہا کیا مضائقہ نعطن اپنے خیمے میں آیا سو رہا جب پہر رات رہی اب جو دور دور انسر انکا
چلا تب بیہوشی سے جلا دی سب نے پیا معہ امیر اور دو گہڑی میں چکر آیا امیر نے کہا یا امیر خالا امیر نے نعزاں سے
کہا تو نے بیہوشی دی یا نعزاں نے ہنس کر آیا اور کہا ای امیر یہ مکر تا حتم شر کب رام کے پنجر میں گرفتار ہوئے
اور تجہے تو غضب کیا بنا میں خان اعظم کو کیا جواب دیتا اب امیر سنکے خفا ہوئے اور اوٹہی کہ بڑا تو رہ بیہوش ہو
گئے پہر جو اوٹہا سب بیہوش معہ امیر اور بدیع الزمان اور باہر اندر جتنی بدیع کے پہلوان تہی سب بیہوش
نعزاں نے سبکو قید کیا طوق زنجیر میں اور فتح قبلہ دیا اب امیر کی آنکہ کہلی بات سے لعنت ملامت
کی نعزاں کی کہا اب تمکو خان اعظم اور نوشیروان پاس لیجاؤنگا کہ اسمین نعطن کی آنکہ کہلی اور چلا
دروازہ پر جو آیا لوگوں نے روکا دیکہ تو میرے لوگ بہی نہیں ہیں لوگوں نے نعزاں کے کہا اب اور ہی کارخانہ
ہو گیا خیر اب اوسکے بہائی میں اندر جا کے دیکہے نعطن گہبرا کے اندر آیا اور امیر کو قید دیکہا نعزاں سے کہا ارے
یہ کیا کیا تو نے نعزاں نے کہا بہائی کیا تو سے مسلمان ہو گیا ہے فریب نہ کہ نعطن نے کہا او
دغا باز مینے لات کو لعنت کی بلوغان نے یہ کہا نہ سنا ایک تلوار تہا کو ماری چار او نکل کر تم
لگا لوگوں نے کیا اسکو مارا الغرض کئی تلواریں نعطن پر پڑ گئیں نعطن نے امیر کی طرف منہ کر کہا
او کیا اب سنا ہے میں کہ میرا پاؤں صراط مستقیم پر قایم ہے اب دعا کی کہ غش ہوا امیر نے
جو یہ سنا اور دیکہا خدا کو یاد کر کے قید توڑ ڈالی لندہور نے جو دیکہا لندہور نے بہی اور کرب فرامرز
اور لندہور کے بعد بیلے ترک تماس نے امیر قید توڑ کے باہر تو بدیع اور تینوں پہلوان سب نے
توڑا امیر نے کرب کو آواز دی کہ بیٹا مجکو میرے چڑہا کرب امیر پاس آیا قید انکی اوپی توڑ ڈالی باقی
جو بدیع کے لوگ تہی باہر تو اپن گردن کو پکڑ لائی اور سبکی قید ٹوٹی اور امیر پر ایک نے
تلوار ماری امیر نے بڑہ کی پہر روک کے ایسے بڑہی کی تو ی مار کی بیچا اوسکا نکل گیا جہنم کو
اوسکو بیچا پہر ایک لڑنے لگا جیسے جو دات آیا تلواریں چہین چہین لین اور امیر بلوغان پر
دوڑے یا اور ایک بڑہی اوسکو ماری وہ تو گرا امیر نے اوسکی تلوار لیلی پہر تو کٹ کے پشتی لگ گئے
دریا خون کا بہہ گیا نعزاں نے دیکہا اپکی جان نہ بچی گی دیوار پہاند کے بہاگا اسواسطے کہ دروازہ بند کروا دیا تہا
کہ کوئی اسمین سے نہ بہاگے اور دیوار پر سے جو کودا تو نعزاں کا گہر اپنا سوار ہو اور لشکر کو طلب کیا

اب لوگ اسکے گرد جمع ہونے لگے جو بزدل تہی اور جو جوان مرد تہی وہ امیر کیطرف چلی امیر جو دیکہیں
تعز انو بہاگ گیا اور طوفان بہی جاتا ہے امیر نے دوڑ کے اوسکو پکڑا اور آسمان پر پہینکا اور جو رنگ ہوا اٹہا
کمان تہا پر تو لڑنے ہوئی باہر نکلی تلوار چلنے لگی ہزار دن چلے آئے ہیں تعز اللکار رہی تہی اور امیر نے کہا کیا ہا
جب کہ وہ جہوٹا تہا برابر امیر کے آیا تہا امیر نے کہا اے خواجہ نعطان تب خبر دار اسکو تم نے لونگا تو امر
ایک طرف لی گیا تانگے دیکہی اب امیر بڑہی تہی ازرہ بیابان گردی بر خواست دیکہا کہ چالیس
ہزار سے نقابدار قلندر پیدا ہوا اور اکر جو گرا ایک تہا میں اسی لشکری ہوئی اور قلندر تعز ا ایکبار
آیا تعز انے تلوار ماری قلندر نے بیچ میں اوسنا لیا تعز ا انکار امان نقابدار نے امیر سے کہا امیر نے کہا جو زرہ
جیسا اگر بیگا وہ بیا پانگا غیر نام کا ہو لا ہے جو آدمی پایا اوسکو بہولا کہتے بس ایمان ہوگیا تعز ا ازسر تو نہیں
صدق مسلمان ہوا اور کہنے لگا کہ افسوس بیٹا میرا مفت مارا گیا امیر نے کہا تو نے اپنے نفس کی
اوسکو قتل کروایا تعز انی کہا غیر مجکو خان کا ڈر تہا اب میں مسلمان ہوا لیکن بشرطیکہ امیر
نے کہا وہ شرط بیان کر تعز انے کہا بیابان ایک صحرا ہے کہ اوسمیں میل نصب ہے جو اوسکی نزدیک
گیا پہر اوسنا لیجا نہیں اوسکی خبر مجکو ملی امیر نے کہا ہم اوسکی خبر منگاوینگے غرض پہر اکر شخص
ناچ ہونے لگا اب سارا شہر از سر صدق مسلمان ہوا اور بت خانے توڑ دیا گیا دوسرے دن امیر نے
کہا وہ مقام بتاؤ پہلے تو بہت کہا تعز انے کہ دور کہیں ہے ایک بات کہتے نہیں اب میں دل ہوجانے جاتا ہوں
ہون امیر نے نہ مانا آخر لیکر چلا جب پانچ منزل شہر سے آگیا اب میل دیکہا چلے امیر نے کہ خولی
کو بچا پہر اوسکولی گیا امیر حیران ہوئی کہا یا صاحبو تم میں کوئی ایسا ہی کہ اسکی خبر لاوے
فرخ شہسوار قلندر سامنے آیا امیر کے اور کہا میں خبر لاؤنگا ظاہر ہونا نقابدار قلندر کا یعنی فرخ شہسوار
قلندر کا اور مدد کرنا امیر کی اور جانا واسطے خبر میل کی سنو اور جب قلندر نے اگر مدد کی امیر نے قسم دی
تہی کہ اب اپنی تئیں ظاہر کرو قلندر نے کہا میں غلام ہوں جب بارگاہ میں آکر بیٹہے تب امیر نے نقاب
کہنچ لیا تہی امیر نے گویا اپنی صورت دیکہی کہ رشک لطف نے یعنی نسیم ہیں امیر نے بات بانو کی کہا کہ یہ اپنا بیٹا
ہی ملکہ زنگ ہوتی کا کامل کنا ہے کہ آپ فارس میں گہر لئے تا انکا سلیمان فارس ہی بس
اوس روز سے یہ قلندر ہوئی جب آپ قلندر ہوئی تب اسنے لباس ترک کیا فرض رہنے لگی اب

آگے کہنے لگا کہ میں خبر لاتا ہوں امیر حیران ہوئی کہا بیٹا میرے تو اون لوگوں سے کہا بنا نگہبان دیوہ میں
اور اب اگر اجازت نہ دوں تو سب کہیں گے کہ بیٹا جو مثا اوسکو نہ جانے دیا فرخ نے کہا میں ابہی
تو قابل ایکبار کلاہ کی سنیں جنبش کہ کوئی کمار بیان عجب نہ ہوا لاچار امیر نے خدا کو سونپا فرخ شہسوار قلندر
گیا جب برابر میل کے گیا پہر اوسکو بہی لے گیا بس امیر کو تاب آئی امیر بہی چلی سب کہ پیچہے امیر نے
کہا یا امیر اسم اعظم پڑہتے جانا امیر چلی اوس میل سے باہر نکل گئی پہر پیدا ہوا برکت اسم سے لیکن
اسنا ہوا کہ ایک لغو دگی سی آئی آنکہ جو کہلی ایک باغ دیکہا اوسمیں آئے ایسا باغ بنا کر ماغ
جان معطر ہو گیا بارہ دریمیں فرش بادلہ کا نہ لقلقی روشن امیر کہڑے دیکہ رہی تہی کہ ناگہاں دروازے سے
ایک تخت آیا اوسپر ایک مرد تاج سر پر جالس جادوگر ہمراہ اور کہا کہ میں انکے سر پہ ہوئی ماری
ضعیف پیچ کی بغل میں کتابیں تہیں بعد امیر کو دیکہکر تخت سے اوترا مجرا کیا بات پہر کے بارہ دری میں آیا
ونکل پر بٹہایا امیر نے حال پوچہا اوسنے کہا میں عرض کرونگا آپ تعلی کریں اور اوسنے ارشاد
کیا طائفہ آئی ناچ ہونے لگا کشتیاں آئیں اوسمیں خلعت لگے ہوئی ایکطرف رکہدیں امیر نے
کہا شراب بہی ہو میں انکار کیا اوسنے کہا میں مطیع الاسلام ہوں امیر نے جب شراب پی
سؤال کیا تب اوسنے ایک صندوق منگایا اور کہولا ایک تصویر نکالی تمام جواہر نصب کئے ہوا ہی صورت
بہی کہ امیر نے کہیں نہ دیکہی تہی اوس وقت اوسنے کہا کہ یہ امام خورشید جادو ہی اور یہ طلسم
اشرط سلیمانی دی اور یہ تصویر بنائی تہی اور وہ پیدا نہیں ہوئی جب اسکا جو تا پیدا ہوگا
اوسکی مقدر کی یہ تہی او طلسم کو وہی اوہی توڑیگا اکیے مقدر میں نہیں ہی سب کا بنونت
دریافت ہی اکبی اسواسطے میں نے خاطر کی ہی کہ ایک نوشتہ بلکہ دیکہو کہ ہمارے پاس رہتا ہی ام
اوسکو دیکہا کہ جان اپنی بچا ئینگے اور جو شخص کہ اوسکی اطاعت نکریگا وہ کہا ہی
ساحر ہوگا مارا جائیگا اپنے بیٹے کو بہیجے لیں نوشتہ دیکہا آپ جانئے میں امیر نے کہا اچہا بہائی
اگر میرے مقدر میں نہیں تو مجکو امر اور لند ہو اور باقی جو آدمی ہی یعنی تعز ا کو یہ کہنا کہ تو بہی چلی
انکے سے دیکہی اونکو لیا اور تو میں الگ ہوں ایک ساحر آیا تعز انی تو انکار کیا تعطن چلنے کو موجود
ہوا باقی امرا اور سبکو معہ بدیع الزمان لیکر اوس میل پاس آیا دیکہا کہ ایک طالب ہی او ہم

دروازہ لگا ہی اوسنے کہا اسمین جاؤ اوسکے اندر سے جو آگے نکلا ایک دروازہ اور ملا اوسکے آگے باغ ملا
جب سے آئی امیر نے سارا حال بیان کیا تصویر سبکو دکہائی ہوش جاتی رہی امیر نے سبکی
گواہی سے کاغذ لکہہ دیا جب فرخ اور گینہ گمار کو بلوادیا اور وہ جو خلعت رکہی تہی سبکو دی اور امیر کو
نوبت سے جواہر اور عجائبات پیش کش کیا اور کہا جاؤ اب آپکا ہونا بدیع الملک سے تو ہوگا
یہ نوشتہ ہمارے اولاد پاس رہیگا غرض خورشید جادو امیر کو میل تک پہنچانے آیا وہ اور وزیر
گیا امیر سبکو لیکر ادہر آئے جب نعمانی دیکہا سب حیران ہوئے امیر کو لیکر شہر میں آئے سارا
حال بیان کیا دو تین دن امیر رہا بعد تو رخصت ہوکے چلا گیا امیر نے پوچہا یہانسے سمرقند کتنی
دور ہی کہا اٹہارہ منزل پس امیر نے کوچ کیا تعظیم کیواسطے سب نعمانسے کہہ دیا کہ اب اسکو
بھائی یا امیر بیٹے سمجہا سے کہیگے قریب ساٹہہ ہزار سوار ہمراہ فرخ وغیرہ کے لیکر چلے راہ میں امیر نے
لشکر کا حال پوچہا امیر نے سارا حال مالک کا اور نصر بن طوق کی بے شجاعت اور گرفتار ہونا اور مالک کا
مقابلہ دریا میں اترنا اور کمندوں میں گرفتار ہونا اور پہر شہر میں غائب ہونا سب بیان کرتا چلا امیر نے
بہت تعریف مالک اور نصر کی کی اب دو کلمہ لشکر اسلام کے سنو کہ جب تماقو جنگ
کے کہنے سے چلا دیا کہ ملکہ کے باغ میں جلو تو رات کو میں طرف سے کمند ڈال کے چڑہا اور طیلہ کی
ستی یا جہانک کے جو دیکہا مالک اور ملکہ کو بوسہ کنار کرتے دیکہا جل گیا دل میں کہا العمر جنگ واہ
افسوس تو پہلے لیتو نہ آیا اور یہ دیکہ کے نیچے اوترا اور دلمیں کہا پہلے جنگ سے چل کے کہو جنگ اس قسم میں
جاگے اٹہا بنا رہا تاقو نے پکارا کہ جنگ نے کہا آؤ مسترا جب سے اندر آیا اسے پکارا اٹہا دیا وہ کہان ہے
کہیں جو موں جنگ نے کہا دو تو لا کین تمہارے واسطے سو حمدو میں کہہ جاتا ہو کہ ہر اسنے کہا جنگ نے
کہا تو ایک کام کر دولاب کے سامنے بیٹہے کا نام اوسکی نہ لینا یہ کہنا میں مالک کا بیٹا لگا یا اسواسطے
کہ مجکو ہیہ لے چلے غرض وہ دونو طولاب کے مکان پر آیا اور کہا بیچا طولاب ہر سو بیہ سے گہبرا کے نکل آیا
تلوار لگوا اونچا لی جاد نے غائب کا بہر مت مار پوچہا ملکہ بی خبر تہا تو لے کہا میں مالک کو ایک
جگہ کچہ جو دیتی ہین لیکن وہ محل اب ہی کا ہر اوسمین ہیتا ہی طولاب نے کہا مجکو لی چل اور ملکہ بی
تم ہی جلو تم اور میں اور ہم یاد سے باغ میں جہر ہی اور طولاب نے ملکہ کو ملکے پاس دیکہا باغوں انکہو نمین

ہا تہین

اوترآیا

اوترآیا اور جاتا ہو وہ جنگ ہی روکا کہ ایسا نکرنا اور طولاب نے خوف سے جو خفا بعد کہ او ملعون ناک تیرا
کاٹ ڈالوگا تو نے مجہے ملکہ کا نام نہ لیا میں جنگ کو کیوں لاتا غافل تو نے قسم کہائی کہ میں ملکہ کو نہیں دیکہ
تہا خواہش تہیں اب جیا رہو گیا اس فقرے سی بگڑ گیا اور جنگ نے کہا اب یہ دختر کا محبت سے
طولاب نے کہا ہان محبت تو مجکو اوس سے اور وہ مجہ سے محبت رکہتی تہی بابا دربی تہی ہاں معلوم
اوسکو کیا ہوا اور اب میں جب تو تہنے وانگا جنگ نے کہا اسیواسطے میں منع کیا کہ وہ
درست آید یہ تو سمجہو کہ خبر نوشیروان اور تمام لشکر کو ہوگا سے ذلت ہوگا اور یہ
تمہ اوسکی شجاعت ہیں دیکہی گیلا دریا میں آیا اور دروازہ سے کہا اب جو تم جاتے ہیتے بتراتی
اوسکے نیزہ تک ہو کے اترتا پیر سبعہ رہتی ملکہ خوب ماریں اور لگا مالک کا حسن وجمال
کی تو یقین کرتے اور کہا دیکہو تیا اچہا جو ادہر پہر کہا حفاظت شاہ کا حال ہمیں سنا طولاب نے
کہا بہر جایہ سے آیا تیری کو جب کسی ہو تو مالک کو جواب کرو جنگ نے کہا آپ مجہہ سے کیوں خفا
ہوتے ہیں حقیقت تو یہ ہے ایک ٹرہ تیرا ترجا اور نظر کرو اور اوسکا قد و قامت تو نگہ دیکہا
ہے بس آگے میں کیا کہوں جیا بس گانڈو تمہاری کا بیانہ ہو گیا وہ مرگیا بس یہ سنتے ہی طولاب
نے بس یہ اوسکو شجاع میں تہا کیا کہا یہ حرامزادی پہلو ہر اور حرامزادی کو یہ تدبیر تہا جنگ نے کہا
گہبر جلو اور تمہنوں اور میگمان نہ آئی جنگ نی کہا مجکو بہت غیرت کہا تہا بکوا ڈ
اوسمین زہر ملا کے بیجو بس یہ ضرور ہے مالک کے نہ کہانے کے وہ تو سوتی رہ جائیں گے جا کر
سر کاٹ تو حمزہ کو در پر رہو اسی سے زہر کمنجی پر طولاب گہر میں آیا ہنقہ خواہر اسکا قدیم
نمر اوسکے ہاتہ سے کہا پایا بنا پر تا تہا اور اوسکے بکوایا اور زہر ملوایا اسکو تا جب دونو نہانے لگ
بکوایا ہنقہ نے کہا اب تجہسی بہا زیادہ ہزار کہتی ہو اسکو جا کر ملکہ کو اپنی کہلا اگر وہ انکار کرے کہ
ابہی ہمیں نہیں کہا تو جب تک چہوڑنا انا ہنقہ نے کہا اور یہ زہر حرامزادی کو دو ٹہا طولاب نے کہا
وہ صاحبزادی ہی ملکہ مال زادی ہی مجکو خبر ہی کہ مالک اس طرح آیا اوسکو میتی قید کیا
پہر اوسکو نہ میرا بابی نہ اوسکی بہا ہی گا کہ بکر کے اوسی مالک نی قید کیا ہیہ جانا کہ تو نوشیروان
آیا ہی باپ نے میرا وسی سے کہا اقرار کیا ہو وہ نیا میں آیا مالک نے تہا بس تو اب لے جا اوسکی ہے

یہ حال نہ کہتا بنفشہ نے جا کر رنگریز سے اور دروازے ملکہ بہروز کے ملکہ نے خوشی کر کے حضور میں
جا کر کہا کہ بنفشہ آئی ہے ملکہ نے جا کر کہا تم دروازہ اسکا کھولو جب وہ جا کے گلے ملا تو مالک نے
کہا میں تو نہیں جانتا اگر آپ بھی فرماتی ہیں ملکہ نے کہا صاحب آپ اسی گھر میں بیٹھیں ہر ایک گھڑی
تالی اگر مروت آتا تو کیا مضائقہ تھا ملکہ جب یہ نہ جانتی تھا کہ بے خوف رسوا ہو مالک نے کہا قسم ہے تمہارے
سر کی میں نہ جاؤں گا جب تو ملکہ گھبرائی آپ ہی تو باہر آ کے دیوان خانہ میں تھا بنفشہ آ کے
کہ ملکہ آپ جلا رہی ہیں خوامخواہ بجا دی ملکہ نے بنفشہ نے سلام کیا اور راہ پر بیٹھی معلوم بنفشہ
کیا کیا تھی [illegible]

[illegible]

اب تہانہ و دستہ بجانا ہی چلا جا بجا آواز ہوشیار ہے جدا ہے بانگ سے بلند ہے کتنو لگی ہونے حرمی
دروازے سے ہو گئی پہر رات رہے تنہا ہیں دروازہ جو شہ ساتھی اور اسپ بطریق راہ آمد و رفت ہے بجانا
اور جس وقت لشکر اسلام تھی ادھر اور ہمدر دروازہ بی پناہ خندق بہت جوڑی تھی جو کہ ہزار پیادہ تھی اور بیان
ہر جہازی نہیں سپہر اب کہ قندی و فولاد کہ قندی ہو سو سوار و پیادے تیار ہے دروازہ قلعہ چنڈ بہ جسیت
بہی تواریخ شہر یار اب سپاہی تیر تیغ اگر نہیں تیر بی تو سپاہ ایک پیادہ تر تیر نہیں مالک تنہا لڑتا تھا
اب بہ رنج و درد دور سے آیا جو پیادہ جانب رہ ہی اونہوں نے کیا تھوں ہی اسلئے کیا مستعد
سہ پہر رنج کو کہ ملکہ کا اور جلدی دروازہ کھول دو اور طولاد جب خبر یہ معرکہ مالک خلد تیغ قندہاری
سے بکہ مجبور روانہ ہو جاری گا مرگ تیغ تا قوت نہ کو یا کیا جب وہ نہ تہا جی کیا تو چلا اور سوار کو
کیا اسوقت موجود نہیں تھا اور مالک کو گھر سے ہم ترغیب تو اب سے جلدی کھول دو کہ انکو تیجا دن
دربان جو تہے قفل توڑ کھول دیا کہ سہراب بجے اتنے میں [illegible] کھول دی اور کہا کہ دروازہ کھولو
ہیر ریزخ کہا میں ملکہ کا کو کا سبب سہراب نے بہیجا نامو الموکو کیا وہ ہیر او ہتا اور اسکا پیالہ لیکا
دو وسیلے کیا ہیر آکر دروازہ نہ کھولتا ہیر ریزخ کیا ہیر معلوم تھا وہ گیا اور ہو کا جو مالک نے کہا دو ہونا
بہ کیا کہ حکم جو کہ سواری تا تو نہ و لیکن طولاد نہ آوے دروازہ نہ کھولنا ہی ہے کہ جا ہو اور
دو دربان تو فوراً ہی اب مالک نے لیکن کیا کہ جیسو ہی اسپ تو قفل کھول دی مالک دروازہ پاس آیا
اور کہا بہت کہ کھول دو دوسپے استادگی کا مالک نے خنجر مارا وہ تو مار کر ایکا تیر کہ اس مجکو مار ڈالا
مالک نے مرکب سے ترا تا ہیر ریزخ کہ کندی کہو یا مالک بہت یار کے کہو لدی ملکہ سے کہا پس انکو
ملکہ وہ حضور خواہش ناہیر ہیر ریزخ کیا اب تو انکو لشکر میں لیجا اور بادشاہ کو خبر کر ملکہ ایک
درخت تلے کہیں ہو کر اور ملنے کو جا تیگا اور کہا میں ہے مالک کی وہ تیغ تا ہیر او وارث رہا جاتا ہے
اس پیام ادھکو ہی جا اکیلے ہیر رنج ہیر مالک آیا اور سپاہی ایک پیادہ وہ مالک سے چلا راہ میں جو کہ نکلی تہی
بچے تر دو نسبی اوجہا اور سامنے مالک کے دوڑی ہو نہ کہ لعاد نے ایک تیغ ماری واحد حسیم ہو کہ
اسمیں سہراب سے ہی بچی اور ترا دور چنڈ دل آیا اور جا تا کہ مالک مرکب کو جا کرون اور سپے تلوار ماری مالک
مرکب کی آرا کر دیا اور سہو سے تلوار ماری حریف شانہ اور تلوار زمین تک گئی سیاہی ٹک ہو کہ تکڑے ہو گیا

مارکے یہ ہیر ریزخ آکر کہا مالک خفا ہے اور کہا ملکہ سے کہدو کہ حضور تو تیغ واسطے جہاد نہیں ملی
اسلئے ارادہ کیا ہے سر تیغ پہنچ جاوے اور اگر نہ جاوے گی میری صورت نہ ہو دیکھے ہیر ریزخ ملکہ سے جا کہا
ملکہ روتی ہوئی لشکر میں آئی اور سپاہ مالک سے ہم دروازے میں کہتا ہے خون آلودہ جو سہراب کا سر جدا
دیکھا آپ مرگئے یہ سوار ہو کے سامنے مالک کے آیا اور روشن تیغ ہیبی نہیں تھا کہ سہ مالک کو خوف
کیا تو خط خفیف کیا اور ملکہ کو قتل دیا جائے کو مارا اب کب تک جو جوڑ نہ ہو تیغ اگر تلوار ماری مالک نے
سیر سر رو گیا اور آپ ایک تلوار ماری سہراب کو گاڑ تیغ تنگ کے راہ لی لوگوں سے کاٹ مسجد بک
جان لیا کہ کیا جب یہ طولاد کو خبر کرو اور وہاں جا کر خبر کی تو طولاد سے نوشیروان
سے کہا اور سپاہی ملکہ ہو گئی سلطان کو خبر فارس شاہ [illegible] جلا یہ [illegible] کو
ہیر ریزخ کیا [illegible] راحت [illegible] اور کہا جلد بادشاہ کو خبر کرو فارس تو بادشاہ پاس گیا سلطان
ملکہ تو [illegible] مالک کا لشکر میں آیا اور [illegible] اور جا کر لشکر کو خبر [illegible]
چلا اور ملکہ [illegible] کھول دیا [illegible]
اور خاص [illegible] بادشاہ [illegible] سوار ہو [illegible] طلب [illegible]
ابوالحسن علم [illegible] روانہ ہو گیا [illegible] اور [illegible] ریحان شاہ مقبال
خسرو [illegible] گستہم [illegible] کندہ کوہ گرگانی بہرام گرد خاقان چین
منوچہر صفاہانی مہلیت [illegible] عراقی گیو زال [illegible] سہراب [illegible] اور [illegible]
مالک [illegible] نوشیروان [illegible] جو جرات [illegible] سامنے آیا
مالک [illegible] اسکندر [illegible] آواز [illegible] اور گرد معلوم [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] تدبیر [illegible] ترکستان [illegible] خاقان [illegible]
خان اعظم [illegible] دروازے
میں [illegible] نوشیروان لشکر [illegible] کندہ [illegible]
گیا کہ [illegible] معلوم [illegible] مالک [illegible] دختر کو قتل دیا ہے

اور آپ [illegible] رہا تھا اور [illegible] لشکر چند [illegible] قیماس نے سنکر بہت تعریف مالک کی کی
اور [illegible] مالک کو سلام کر
اور تب قیماس خان [illegible] مالک [illegible]
[illegible] مالک [illegible] قیماس [illegible]
اپنے دروازہ پر بندوبست کیا مالک [illegible] قیماس کے [illegible] قیماس نے کہا [illegible]
[illegible]
اپنے لشکر میں [illegible]
[illegible]

[illegible]

بیٹھا تھا قیماس نے سلام [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان سعد [illegible] اسلام [illegible]
[illegible]

نیزہ چلایا کہ جم نوک نیزہ بیکار ہو گئی تب قباس نے تلوار ماری بارنگ سپر کو کاٹ کے جا لگی
زخم سر پر لگا مالک خون آلودہ ہو گیا تلوار ماری قباس نے پشت تیغ کا سپر پانی دیکر تلوار روکا اور
ہات اور مالک کو مارا ایک ہات پر روک لیا کہ اسیمین تاج شاہی نے لوگوں کو بلا کے مالک کو بیہوش اور
لوگوں نے اٹھا کر مالک کو بادشاہ کے پاس لیجا کر سر کیا قسم دیجے اور کہا جیسے اے مالک اس ستم سے جاؤ
مالک نے کہا کہ حضور میں اچھا ہوں اس کا بریگ ہے پر تیر میں نہ آوں گا کہ قباس جو سنا کہ بادشاہ
بلانے میں اللہ جو سعد اور کہا اے مالک جاؤ کیا مضائقہ ہے اچھے ہو گے تو پیدا مالک رات تمہارے اب
ہاتھ سے اب جاؤ کہ بادشاہ تمہارے بلانے عرض کر دیا مالک شاہ پاس آیا اور قباس نے پیر آواز دی
میدوی ہے سلطان بخت مغرب لگا زخمی ہوں طلب یار گشت ہی قباس کو نوشیروان
حضرت سے بارگاہ میں لڑیاں کو پیر طلب کیا عرضی اسی طرح جو آن میدان وار بیان قباس نے کہ
کے سردار جانے مارا اور سعد نازخمی اتنا تو ہو گئے بیندا ایک مار اکیا یا زخمی ہوا اب ہو پیدا روح
نکلا پیدا ہوا ہو گیا کو رتقا ہب قباس نے نکلا اسیمین سوئی تھے جتم ان سرداروں کو جو زخمی ہوئی
زبانہ تھی رب سلطان اور دیکھتے ہی کو پیر نکلا جب تو وہ کہا کہ اے بادشاہ میں بڑا تمہارا بندہ ہوں
سلطان سعد نے کیا ہمت جنگ کا یارا رات جا اور آخر ہم تک ورہو پانچ قدم قباس اور ہم قدم
بادشاہ قباس نے کہا اس بہ نوبت آئی کہ تو آیا پر کیوں نہیں اطاعت نوشیروان کی
کرتا سعد نے بہت نعمت لذت پر کہ قباس خفا ہو نیزہ مارا سعد نے طعن نیزہ سعد کے
ہوا ہی کیا رنگ قباس کا زرد ہو گیا تلوار جو ماری اور اگلی پر کارزار سعد کیا آیا وہ جو نیزہ تھا
اور کچھ اٹھی وہ دور پڑی خاوریوں نے جو دیکھا وہ سہی دور پڑی تو ہو تو نہ کہ اپنی تلوار چلا
کہ دریا جو ان کا بیہ کیا سانپ اور سمرقندی معاملہ سی فان نسب لڑنے لگے عرض اتنا لڑائی میں گرد
اوٹھی اور امرائے بادشاہ کا نقب خانے دیکھا نعرہ کیا پیر تو بند ہو کر فرامرز کو کرنے قباس نے حملہ
نعرہ ہو سماسا نے تو نعرہ امیر کا سنتے بیہاکے اور کنارہ کر لے عرضی امیر ہی لڑ گئے اور فرامرز کا بھی
مقابلہ ہو فرامرز نے زخمی ہو بند ہو کر جو دیکھا بند ہو آیا قباس نے بہت سی ماری
ایک ننانوے زخم بند ہو کہ برات پر لگا بند ہو کے جو تلوار ماری بیندا زخمی ہوا وہ اور وہ چلا گیا

اوراُن

اور طرف لڑنے لگا بند ہو رہا اور طرف ایک گیا کہ اسپ فرخ سے منہ قباس کا آیا قباس نے تلوار ماری فرخ کا
ناخوا ہر وار تر جب تک فرخ ہوا کر قباس لگا بیندا لشکر میں چلا گیا پھر تو فرخ بن سعد کا
گیر مارا اور آپ بن زخمی ہوا امر کے فرخ کو کاٹ ڈالا تھا اور امیر سعد کے بلا شی جانتی پر اور
سعد قباس کے برابر ہو گئی کہ امیر بن ہیو نے دیکھا کہ بادشاہ کے کل جھنڈا را پیرا ہے مو تو کا
جاے میں لیں امیر سعد کو جا کر مقابلہ پر قباس کا آئی اور قباس نے نعرہ کیا سعد اب یہی بات تھا
ایک تو میں بادشاہ امیر نے کہا میں موجود ہوں قباس نے کہا کہ نیزہ مارے کہ بچے کہ طالب یار گشت
بچا او یا قباس امیر کا موبد دیکھنے لگا امیر نے کہا ان قباس اسی تو لڑائی باقی عرض قباس آن
ہے اور آخر نوشیروان کہا یہ کیا کیا تعجب کی کہا امیر کا نعرہ ہوا پیدا اونے
نوشیروان لگتے چلے سی غلام جانے قباس نے بہت نعمت ملامت سے کے
اور امیر جو بیر بادشاہ کو خبر آئی کہ تخت پر سوار کیا بارگاہ میں آئی لیکن فرخ شہسوار
امیر نے سرمیں کہا پیر نوسار بیا الہ شبنم فتح ہو نذر فرخ نعرہ کی طرف امیر کو بر صدمہ
عرض یہ بادشاہ سے کہ تا ئیج دلوائی میں روز قباس نے دم لیا لڑائی ہونا امیر ہی قباس
جان کی قدر نامہ آتا خاور سے اور جانا قباس کا خاور کو سمجھو جو تیرہ روز طلب کیا یا بک
کہا صدیق کی بھیجی گا اور امیر جانے گا امیر نے سن تنگ ہوا قباس نے کہا دو تین کو تو دعا کر رہا تھا کہ
کہا جو روئے تھا گیا دعا کرتے ہوا اب خدا حافظ غرض قباس ایک خیمہ میں آیا اس کو ہیبت
تشویش پیدا ہوئی کہ سب ایک موبد امیر کا توقف کو جاتی ہی دیکھئے کیا ہوگا غرض صبح کو قباس نے
امیر کو کہا اے امیر آئی اور لے جنگ در ہو کہ سات قدم قباس اور دس قدم امیر قباس نے
نیزہ مارا اس تو بھی طعنہ میں نیزہ امیر نے ہوا میں کہا تحسین کا صلوات پڑھنے لگا قباس نے
گرز مارا امیر نے گرز سام پر روکا امیر نے گرز مارا قباس نے سر تو چرایا مگر گرز کے
سر پر آئی بیندا تو بخشی ہو گیا اور قباس گرد میں گردو بیہو کے تحسین خاک گر سپاہ
نعرہ پشین درود پانچ چھ پا دیا قباس گردی میں نکلا اور تلوار لیکر چلا کہ اشقر کو پا کر دونوں
امیر نے جھٹکا اور قباس نے زبان سے کہا کیا قباس رو کا امر کو دو قباس نے تلوار ماری امیر نے قبضہ میں

ہاتھ ڈال دیا قیماس نے تلوار چھوڑ دی امیر کا گریبان پکڑا امیر نے گردن تک ہاتھ ڈالا کہ کشتی ہونے لگی
دو پہر تک کشتی ہوتی رہی لکھا ہے کہ قیماس امیر کو پکڑ لیتا امیر نے لشکر چار [illegible] زور کر کے امیر نے
لیکن اب امیر قیماس کو پکڑ لیتا قیماس نے بھی لشکر مارا امیر نے لنگوٹ پکڑ کر قیماس نے بھی امیر کا لنگوٹ پکڑا
ہمت ہاتھ ڈالا کہ دیکھا کہ ایک شاطر دوڑا ہوا چلا آتا ہے اور پکارتا ہے کہ مرزا بخش خان اصفہانی کی [illegible]
نے کہا وہ شاطر وہاں آیا جہاں کشتی ہوتی تھی قیماس کو مجرا کیا اور نامہ دیا امیر نے ایک بار تعجب کیا
چھوڑ دو یا قیماس نے نامہ لیکر امیر سے کہا میں پڑھ لیتا ہوں نامہ پڑھ کے تاب نہ لا کر رو دیا اور
رستم پر رو دیا کہ آنکھیں سرخ ہو گئیں نامہ پڑھ کر چلا گیا قیماس نے [illegible] کیا امیر یار
رنجیدہ صحبت ہاتھ [illegible] امیر نے کہا [illegible] کیا مضائقہ امیر چھوڑ دو
قیماس ہیبت سے سوار ہوا تو وہ غصہ تھا کہ اکیلا [illegible] سوار ہو اور [illegible] آیا کہ
لشکر گیند [illegible] تا لشکر [illegible] جہان [illegible] آگیا
ہے چھوا اور اب روانہ ہو گیا پس [illegible] لشکر [illegible] امیر [illegible] بارگاہ میں آئے بادشاہ
[illegible] معلوم کہ قیماس کہاں گیا عرض کیا امیر [illegible]
پاس [illegible] امیر نے کہا [illegible] کہ کوئی خط مقدمہ [illegible] کی حال پڑھا
نجات [illegible] اور [illegible] کہ یہ کیا ہو گیا
پیدا [illegible] قلعہ بند ہوں [illegible] کہ جا کر قیماس کی جہان
خفیہ [illegible] کہ [illegible] ہو [illegible]
[illegible]
کہ وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھا اچھا اب [illegible] لگا کہ
[illegible] قیماس [illegible] خسرو [illegible]
[illegible] قیماس نے [illegible]
[illegible] شاہ [illegible]
حمزہ [illegible]
تھا [illegible] نامہ [illegible]
[illegible] رستم نے سلام کیا اور کہا [illegible]
[illegible]
[illegible] قیماس [illegible]
اور [illegible] رستم نے کہا [illegible]
[illegible]
قیماس [illegible]
[illegible] رستم [illegible]
[illegible] رستم [illegible] قیماس [illegible]
[illegible] رستم [illegible] قیماس کو
[illegible]
[illegible] قیماس [illegible]
[illegible]
[illegible] رستم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیماس [illegible]

ابا اور کہا جیا جو خوخ خبر رستم تا نگاہ رکھا ہیت کہ چڑ لگا اور سیاں محل میں بہرام رہا طرح صوبا
کیا وار خدا کو یاد کرو اور اسطرح رہتی ہیں مقان نکرو اکثر محل میں جب حکم رستم کا
کہ بات جو استر جالدک کرو تہا جب دیکہا کہ تیرا رات بہت زخمی ہے لشکر سے سیکر اکلا رستم کو جب یک
ہوش نرہا تہوا رہا تب میں پاس کے آخر بیہوش سے ہو گیا مرکب سیکر چلا ایک مرغزار میں بہونچا کہا سی
کہا نہ لگ ور پاکنار اوسکو پانی پلایا پہر بیہوش رستم زخمی یہ شنل ماہ کا آئی مرکب جب کہا بے جگا
رستم پاس آیا اور کسی طرح جگایا تا کہ رستم سوار ہوا آخر پہر جہا نگ سکنے کر در رستم نے کہ ایک
عیار پیدا ہوا ہمی سمک بطلاق نے بلیٹا عمر کا تو عمر کا تھا اچھے کہ جہان کب سے حقد کیا اوسکو چھوڑا ای
مان سمک کے بطلاق میں آکر رہی سمک پیدا ہوا تو دارت پرست رہا اب جو سمک نے
مرکب دیکہا تو دیکہا کہ رستم کو زخمی دیکہا سمک نے خبرہ دیکہا تا ہت میں پہر ہی سمک نے سماے
کاغذ پہ چہپا یا معلوم ہوا کہ رستم بن حمزہ ہی خوش ہوا کہ اسکو بچا کر ترک شوسی بطل
دولت پہ اوسکا دشمن ہے بہت کہ دلگا بس سو کر کل بکا تا تاج سر پر دہرکہ اسکے رستم کے
کہا کہا تو کون ہی سمک نے کہا میں ایک پیادہ ہوں ادہر بہاو ر تو نہ گہرا مجہکو تر سے آیا
اب تو اونکو چل تیری خدمت کرونگا رستم نے کہا اچہا اب سمک نے چاہا کہ مرکب پہ
اسکو باندہ دوں اور ساجاویں کہ سامنے سے ایک گرد اوٹہی دیکہا تو چالیس عیار ہیں اور ایک نوجوان
مرکب پہ سوار ہیں وہ سب عیار ریشم سے ہی چلے آتے ہیں اور اونہوں نے دیکہا کہ ایک قفقاقی جیبہ
کسیکو باندہ رہا ہے وہ جلد پاس قریب آئے پوچہا تو معلوم ہی سمک ڈرا اور کہا مہتر [illegible] ہیں بر
عیار ہوں نکو قفقاقی نستی میں ایسی جوان کو زخمی دیکہا تو ترس آیا میں نے تاج لگا رہی ہے
تب پوچہے لیں کہ البتہ میں اسکو گہر لیجا ولگا نوجوان تیرا کیا نام ہے کہا سمک سمک نے
کہا آپ کون ہیں کہا میرا نام جالدک بن [illegible] اور اسی جوان کا کیا نام ہے سمک نے کہا رستم
بن حمزہ جالدک نے پوچہا تیرا قصد کیا ہے سمک نے کہا [illegible] کو کہا مدد
ہے یعنی قدیم لدت پر سنے جالدک نے کہا تو تمکا خرچ جامی حذر [illegible] خدا [illegible]
رہو اور کہو لگا کہ تو بیاور سمک نے کہا مہتر [illegible] اکیلا ہوں تب چالیس کو [illegible]

بکتی

کہتے ہیں تن اگر تمہارا [illegible] ہی تو میں حلقہ غلامی کا نہیں والون جالدک نے سکو منع
کیا اور کہا ابی یہ [illegible] ہیں ایسی [illegible] تہا [illegible] تہا یا بالت [illegible] ارادا
رستم پہ [illegible] ہی نہ [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] انسان [illegible] جالدک نے
ایک حلقہ مارا اور سمک پیر پڑا ہے اسطرح جالدک ہی نکلا کہ جیسے گنج سی ہوائی اور [illegible] اسکی
جو کہو مجہے قبول ہے اس مہتر [illegible] جو تو مجہکو [illegible] ہیں اور اوسکی اطاعت کرو
جالدک نے کہا تہا [illegible] صدق مسلمان ہوا [illegible] دونوں [illegible] جو [illegible] بردم
کہا تا تہا بس جالدک نے کہا اب اے اونکو کہاں بہیجا [illegible] سمک نے کہا [illegible] تو ترک [illegible] پاس
[illegible] اب [illegible] خاور [illegible] اور مجہکو معلوم ہی [illegible] معلوم [illegible] خاور [illegible]
دشمن [illegible] سارے شہر میں [illegible] جالدک نے کہا بیجا
[illegible] سمک عیار [illegible] رستم کو مرکب پر سوار
کر کے باندہ دیا اور سمک [illegible] عیاروں [illegible] مہتر [illegible] آپکا
عہد [illegible] عیار [illegible] بطلاق کا اور اگر وہ
[illegible] جالدک نے کہا [illegible] اور [illegible] سر
[illegible] اوسکی [illegible] اگر [illegible] قریب [illegible] بطلاق
کی راہ [illegible] اور [illegible] عیاروں [illegible] سبحان اللہ [illegible] عقل کی
[illegible] سمک [illegible] جالدک خاور [illegible] زمین [illegible] اور
[illegible] انعام [illegible] خسرو [illegible] جالدک
چلا گیا جب سمک دروازہ خاور [illegible] اور سیاں [illegible] تو [illegible] الماس اور
[illegible] رستم کو [illegible] سلام کیا [illegible] خوش [illegible] ہوا [illegible] لگا
اندر [illegible] ملکہ کو [illegible] سکتا [illegible] قریب [illegible] تب سمک
رستم کا [illegible] یہ [illegible] خاور میں رہنے لگے اب جو قلم لشکر اسلام کا سنو
خبر [illegible] چلے [illegible] سوار [illegible]

بیان عمل کہ خواہ رہیں رسم ہے عیارہ نے لوگوں سے تورات کو ذکر کیا تھا اور مجھکو روانہ ہوگا کیا ہے
خبر واہی امیر عادی سن ہا کیسے بجا نالہ رستم زندہ ہیں اور وہاں نوشیروان حرم بادشاہ کے
تھا بارگاہ میں خیمہ ہے بار ہی امیر جیران ہو کہ کیا اور کوئی مدد اسکا آنے والا ہے اب اگر ظاہر ہوگا
تو مقابلہ کو وہاں لشکر نصر بن طول کو تو مدد کو رو بہر میں اوسکو سمجھا ہو وہی جب نصر آیا امیر نے کہا
بیٹا نصر کیا وجہ ہے کہ تو ملکہ میں نہیں تھا اور وہ دولت و نعمات کہ جو ملی تھی ہمیں رانو شیروان
وہ عادہ ہو زنا بجا لگتا ہے تاج نصر نے جو بیج کیا تھا وہ ہیں گیا عرض کیا یا امیر یہ تیرہ ور دو قتل
یہی امیر نے نصر سے کہا دیکھو جب میں نے یہ کہا ہے اتنا کسی نے نہ کیا جہان وہ تھی وہ تیرہ میں کہا
او سخن نہ جانا لیس ہمارا گر تا ہوں نصر نے کہا تو حضور بار بار کہنے سے حقا ہوں کہ جو جادو سے کچھ جانی
مسلمان نہیں لگا امیر نے کہا مجھکو اسکا خیال ہے کہ میں نے تجھکو اپنا کہا ہے اب کیا برا کہوں جو اتنا کہ کو بلا
اور قید سے بے طرف کر و جہاں تیرا جی چاہے وہاں جا اور امیر نے سلطان سعد سے بھی کہا کہ حضور
میں اسکو چھوڑ دیتا ہوں سعد نے کہا زہے عالی کہ باتیں عرض کیا ایسا نہیں کہ اگر امیر نے چھوڑ دیا اور
خلعت دیا اور کہا کہ تم ہی لازم ہے بید ہل نکل جا اور نصر نے کہا آپ نے مجھکو چھوڑ دیا ازسر نو جاؤں امیر نے کہا
تمہاں نصر نے مجرا کیا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا اور پیر ادا کرا امیر کے قدم پہ گرا اور دولت کو عنقا سے کہا یہ بات از سر نو
اور کہا یا امیر میں مجبور تھا آیا تھا مجبور مگر تابعدار تھا اور میں اپنا گم ہے لیکن یہی خیال آتا تھا کہ لوگ نام
رکھیں گے غرض وہ گئے ملا اور بیٹھا اور عالم کو بہت خوشی ہوئی جب نصر نے جاکے سے عالم کو کہا
اپنا مرد کے بیچ کی ناو اب ہیں ہزار شامل ہو امیر یہ کہنے کہ مجھکو حقیقت دیتی کہ جانی بابا کو
ہر انیس اور دو ہیں گے کیکو امیر پر احوال معلوم نہیں ہیں گا تو نوشیروان کو بیکار دو تو ہی عالم نے
یہ کہا خیال آیا امیر کو گوارا ہو گا کہ اسمعی امیر نے دیکھا عالم نے کیو کچھ کیا ہے عالم نے سعادی
کہا اور نصر نے بھی امیر سے التجا کی امیر نے کہا تو کیکو ہمراہ لے لو نصر نے کہا حضور میں تنہا جاؤں گا
روح حضور دیکھیں جب اکیلا ہوا اب کو ایسے ڈرا وہ ہاں جا نگا لہذا امیر نے اجازت دی عالم تو بیٹھا ہوگا
دو شہر گزرا تھا اور نصر باہر آیا مرکب چھوا امیر نے دیا تھا سوار ہوا زرہ ہتھیار جو اپنے آئی تیر دو کٹی
بہن کر چلا راہ میں دیکھا عالم کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں گا نصر قدم پر گر پڑا اور کہا

ابرطلی

آپ مجاور ہیں مجھکو تنہا جانے دیجیے جب نیستی دیں مستغنی لیس عالم نے رنگ دیا اور نصر چلا امیر نے نظر کیا
خواجہ جنید نصر کے ہمراہ کو بیٹا ڈاکہ بیٹا ہم اور تم ہیں جا و حمزہ دیں جب لوگ اگر جنت نعم نصر کو آیا مجھکو
بیٹا صدمہ ہو گا عمر بن جلا امیر نے اشقر کو تیار کروایا اور بیٹا اسطرح کسا رہی پر تو ہے ایک دلاور
مسعود بیٹا تھا اور عالم کے ہمراہ وہ رہے اپنے نیزہ وار لیکر چلا اور ہمہ جنس نوشیروان کو معلوم ہوا کہ نصر سلطان آیا
امیر نے خلعت دیا محبت سے صلوات پڑھی طور دب نے کہا عالم نے نصر نے مکر کیا ہو گا دیکھنا
کہ وہ اولاد ہے وہ کہتا کہ ہم سردار جاسوس سے آکر کہا نصر آتا ہے طور دب نے کہا کیوں ملک جی
محبت نے کہا ہم نہیں تقصیر نہیں کہ لفظ بعث مکر کر کے آتا ہو طور دب نے کہا کچھو ایسا حرام زادہ کے
سو میں ہے اور نصر دروازہ پر آیا اور بار میں اوسے مجرا کیا اور کہا نصر مرکب پر سے اوترا اور ہاتھ باندھ
باب بارگاہ میں ہے سو مرکب چھا باد چلا جاتا ہے اور اندر آیا بارگاہ میں گیا پر کہ ہے سلام علیکم
و ما و پیران سے کہا کہ خدا رائیگا والٹہ میں حمزہ پر حق کہ محبت صلوات پڑھ نصر نے پیر کے دیکھا کہ جواب
سلام تو ملا ہے کہ ان ہی کو دیکھیں تو بخت اور نوشیروان نے طور دب کی طرف دیکھا طور دب نے کہا اور نصر ہے کہ
تو نے کہا نے مسکینا نصر نے کہا اے ہر اب میں نے ادرت کو نعمت کے قوم میں کر دو دیکھا اوسی خدا
کو کہ جسنے زمین و آسمان بنایا ہے مگر تم سکے اوس دولت کو میں نے پایا جو دو دولت گویا کہ
وہ ہے کہ مسکو اپنی ذات سے بنا یا ہے اگر سے عضو کا ناک کان کاٹ ڈالو تو نہیں بنا نہیں سکتا یا کر دو
دیوار و حسن اگر بیٹھیں تو نہیں اور اسکتا طور دب نے کہا تو بیدو وہ مادہ ہے خدا اوسکو حکم کیو کر جانی
نصر نے کہا وہ دو ہے ہے بلکہ تم اندھے ہو کیا درت ہیں نہ یہ سنتے طور دب خفا ہوا اور ایک سوار سر پر
نصر کے مار بیٹھا جب ایک سر بھی بیٹھا اور لگا کہ زخم آیا اور نیرو کو اشارہ کیا کہ بیٹھا سوا اوتحمید
نکالی بار نصار نوسی لگا نہ نکلو اور میں نصر پر پڑ گئیں پہر تو نصر مارے ہوا ہر ایک شمشیر ہاتھ
کے لینے لگا وہ یکایک نوشیروان نے کہا تو نو بار لگا کر دوسرا نوشیروان آگر قتل پر سوار ہوا
نصر میں تو تو ما حوصلہ باہر آیا اور سپاہی نے کہا ہو گیا تھا طور دب کے قریب ہو کہا طور دب سوار ہو تو تھا
نصر کو دیکھ کے ہلوار مار نصر مارا گیا ایک ہاتھ جو مارا ان کا طور دب کے گرنے لگا اور تھا مال
حیوان کا بال کے چھول سے جا بیٹھے کے قیل پر آیا غرض ایسا نصر زخمی ہوا کہ اسات حرہ اور پکارا

کہ ایسا انسان کسی امیر [illegible] رہتا ہے عزیز جو [illegible] اپنے تئیں لشکر [illegible] پہونچا یا اسطرح [illegible]

کہ [illegible] کہ [illegible] اور معلوم نہیں ہوتا [illegible]

اور حال [illegible] لشکر [illegible] مالک کا [illegible] ہزار [illegible]

اور عزیز تو حال میں [illegible] لشکر کو [illegible] امیر کا [illegible]

کیا اور [illegible] طرف ترکستان کا طرف ترکستان [illegible]

کل سردار [illegible] خوب [illegible] مالک کا [illegible] لشکر [illegible]

بھی [illegible] اور امیر [illegible] لشکر تو [illegible] کہ مالک [illegible]

[illegible] علم [illegible] سمرقند [illegible]

[illegible] امیر [illegible] صدق [illegible] امیر عزیز کیا لشکر [illegible]

عزیز [illegible] مسلمان کا لشکر کا [illegible]

امیر [illegible] رستم [illegible]

کیا رستم [illegible] ترکستان [illegible]

حال امیر [illegible] لشکر [illegible] ترکستان کا اور [illegible] مقام [illegible]

ایک قلعہ [illegible] خان اعظم کا [illegible] نوشیروان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو امیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرب نے ... نہ کر جو نذر ہاتھ میں تھا اوسکو لیا لوگوں نے کہا ایسے حال میں کہ ... کرب نے کہا او
... [illegible] ... خدا ... اور ... [illegible]
لوگ ... [illegible] ... کرب نے کہا ... [illegible] ... تو ہم ... [illegible]
... [illegible] ... کرب نے کہا ... [illegible]
... [illegible] ... دعوت کہا ... [illegible]
... [illegible] ... دعوت ... [illegible] ... کرب نے
کہا ... شعبہ ... [illegible] ... کرب نے کہا ... [illegible]
... [illegible] ... حفاظت کو مالک ... [illegible] ... شعبہ نے کہا
... [illegible]
... [illegible]
کرب نے کہا ... [illegible]
کہا ... [illegible]
کیا ... [illegible]
... [illegible] ... کرب نے کہا ... شعبہ نے کہا ... [illegible]
اور ... [illegible] ... کرب نے ... [illegible]
... [illegible]
... شعبہ ... [illegible] ... کرب نے ... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... [illegible]
... [illegible] ... مالک کے ... [illegible]
... [illegible] ... مالک کے لوگ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

شخص

شخص و سفعہ ... اور مالک کے ... [illegible] ... کہا ... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... [illegible] ... شعبہ نے کہا تو ... [illegible] ... اگر ... [illegible]
مالک ... [illegible] ... شعبہ نے کہا ... [illegible]
... [illegible] ... اگر ... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... [illegible] ... شعبہ ... [illegible]
کیا تھا کہ کرب ... مالک نے کہا تو ... کرب نے ... [illegible]
کیا ... [illegible] ... مالک نے کہا تو ... [illegible]
... [illegible] ... مالک کے مقابلہ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... کرب ... [illegible]
اور کرب ... [illegible] ... مالک ... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... کرب نے ... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... [illegible]
... [illegible] ... مالک کی ... کرب کے ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... [illegible]
... [illegible] ... مالک ... کرب ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... شعبہ ... [illegible]

کر بیٹھے سارا حال کہا کہ یہ بہتر ہے کہ اپنے اقبال سے فتح ہو [illegible] عشرت [illegible] کہا
باہر نکل تو میں بیچ جا کر زرکستان کو دیکھ آؤں امیر نے کہا جاؤ لیکن ہماری تمہاری پاس [illegible]
[illegible] صورت سے [illegible] عمرو نے کہا [illegible]
[illegible] عیار [illegible] زرکستان کو [illegible]
[illegible] عمرو [illegible]
[illegible] ابوالفتح [illegible] بدرق [illegible]
[illegible]

اگر [illegible] کیا تو بھی شکست [illegible] ہوگا اور اگر بات نہ آیا تو [illegible] زرکستان میں [illegible]
دور [illegible] عمرو [illegible]
عمرو [illegible] دیکھا تو [illegible]
[illegible]
[illegible] دروازہ [illegible] زرکستان میں آیا دیکھے تو چار دروازہ
[illegible]

روپیہ اوسنے گھر میں تمام ڈال دیا اور کہا یہ سرکار خاقانی کا ہے بعض لوگوں نے چغلی کھائی حاکم پاس
اب جو حساب ہوا پایا تو لگے جھگڑنے تب عمرو نے بھی جو دیکھا تو بیچارہ بے تقصیر سعادت مند ہے تو ا
ہے تو عمرو نے کہا بھائی [illegible] الحمد للہ کہ اب ہم نے بیچارہ پایا تو عمرو گلے لگا اور کہا جانے
تو سہی کہاں [illegible] کہا مجھکو بڑا [illegible] سکا [illegible] اس شہر میں ہم کان لگے ہیں
تمام روز بازار دیکھا ایک بہا کا جاہی اور کہا [illegible] پیدا ہوا اوسی کا درخت تا [illegible]
غرض عمرو نے مکان پر آیا عمرو نے دیکھا بڑی عمارت ہے وہ شہزادہ [illegible] اور کان لگا [illegible]
صدر [illegible] عمرو کو دیکھکر سلام کیا دروازہ پر دربان نگہبان [illegible]
حرا بہار ہے اور کہا بہائی اندر جاؤ عمرو نے پردہ اوٹھایا [illegible] سلام کیا اور اندر
گیا دیکھا تو سامنے بارہ دری میں صفیہ بانو بیٹھی [illegible] اس طرف بانو [illegible] ایک
لونڈی [illegible] عمرو کو [illegible] دیکھا [illegible] اور کہا [illegible] سے
[illegible] رو رہا تھا کہ [illegible] صفیہ نے دیکھا بہائی [illegible] اور [illegible]
[illegible] اس کو [illegible] عمرو کو سلام کیا اور [illegible]
[illegible] تمام باتوں [illegible] ابو الفتح [illegible] عمرو نے کہا وہ [illegible] صفیہ نے کہا عمرو
[illegible] ایک [illegible] باہر [illegible] عمرو نے [illegible]
حال [illegible] باہر [illegible] خاقان [illegible] عمرو [illegible]
[illegible] صفیہ نے کہا بہائی خاقان کو [illegible] حب تو
عمرو نے افسوس کیا کہ [illegible] کہ [illegible] خراں
[illegible] ایک [illegible] اور کہا [illegible]
[illegible] صفیہ نے کہا [illegible]
[illegible] سلام کر [illegible] عمرو [illegible] اور کہا [illegible]
اور ایسا لیٹا کہ عمرو [illegible] بغل میں [illegible] تمام دانا حرام
[illegible] صفیہ نے کہا بہائی یہ ابو الفتح [illegible] کہتا ہے

جو [illegible] ایک [illegible] ابو الفتح [illegible] عمرو نے خوش ہوا کہ یہ [illegible] کا ہے
غرض [illegible] عمرو کو [illegible] غائب عمرو [illegible] تخت [illegible]
صفیہ نے کہا بہائی [illegible] عمرو نے کہا [illegible] صفیہ نے قسمیں دیں عمرو [illegible]
[illegible] صفیہ نے کہا بہائی [illegible] مرگ [illegible]
[illegible] مرگ [illegible] تو بہت [illegible]
[illegible] عمرو نے [illegible] صفیہ نے کہا [illegible]
[illegible] وہ [illegible] عمرو کو [illegible] سلام کیا کہ اس
[illegible] عمرو [illegible] کہا میں [illegible]
[illegible] سعید [illegible] عمرو نے کہا تم باہر [illegible] ابو الفتح اور عیار [illegible]
غرض [illegible] سعید [illegible] ابو الفتح [illegible] عیار [illegible] سلام کیا ابو الفتح تو اندر
[illegible] عیار [illegible] کیا [illegible]
[illegible] عمرو نے کہا [illegible] امیر کو کیا جواب [illegible]
[illegible] صفیہ نے کہا بہائی [illegible] امیر [illegible]
[illegible] عمرو نے کہا [illegible] خدا [illegible] عیار [illegible]
[illegible] بازار میں [illegible] ایک [illegible] قطار [illegible]
دیکھا تو [illegible] سواری [illegible] ہزار سوار ہمراہ وہ [illegible] اور ایک [illegible]
ایک [illegible] کے چار سو عیار [illegible] بزرگ [illegible] جوہر [illegible]
[illegible] حسن و جمال [illegible] دیکھا [illegible]
عاشق [illegible] عمرو [illegible] اور کہا [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کہ ایک [illegible] عمرو نے
ایک [illegible] اور [illegible]
[illegible] سوار [illegible] اور [illegible] عمرو [illegible] آیا

رات گزرے جب صبح ہوئی بزرگ اپنے گہر میں گئے وہاں بچارہ بلاوجہ نذیر بیبسی سے برابر لعل کی ملکہ کو
جہاں تک وہیں لگی دیکھا کہ پلنگ پر سو رہی ہے بیچ تگیرہ تماشا دیکھ رہ رہے کہو تو خانہ بگاکو شاہ تہاکہو تو بلاؤ
سمجھ کے کہا یہ پڑہ آئی یہ بفقنہ نامی ایک جنشی نے ہی اوسکی اتنہہ تہی انکی کہوٹی ہے جو لگا دیگا سر
ویکہی اور وہ کہوٹی ہے ایک جا بیس تقاق ویکہی اوسنے اور تکہ خل مچایا کہ چور ملکہ ہی جو بنگا
بیر تو اہر بزرگ نے خبر ہوئی عمرلو بیب تو بہاگ آئی مکانوں میں جا آئی اوروہاں ناہر واسہ ترکا تیر کر
روزشب ابکا کہ نہوں نے آیا تمام دہہوند اور بفقنہ برجفا سہو اسب نے اسکو حکم ایسا دیکہی
روز غرسو بچا کہ سکا ہچانا ملاقات ہی لگو دیتا تو کہ یکو نہ تہیج ہی ہے کہ ہم مر ساتہ نہ جلو میں
ہو ناہر میں جاکر خفانہ لوط دیکہا تہا بہو ملاقات ہو ناہر رستم جنیل نہیں بہر کا ایک دو کمان
جو ہی تہی اور مارڈالا بدیع الزماں کشخان اعظم کا شہر کہی ہو مہر بیرون دہرے عمر
انکا کہ چلاکا بیرون اور کوی راہ خانہ تیج وکہوں سے جب ہم جوک میں صراف میں آیا رستم مہتاب گیہ
کہ جو کمان صراف ہیر میں دیکہا اور عیار کہا ہم امر خوشی ہوا اور آخر کہا آپ کہا ں اور کہاں
ہیں اور کہوں ان ہیں رستم نے کہا مسافر ہیں ایک مکان کرایہ کا لیکر اوتر ہیں تم کون ہو
عمر نے کہا ہم بہی مسافر ہیں تو چاہا یہ ہم مکان آئے ہم اشرفی دیکہلا بیٹ رستم نے کہا
ہم کمان دار ہیں وہ گہر میں ہو بیٹا کہا گیا ہم اور کہا رہا ہیں تو مزنگ کے ہیں عمر نے کہا ناں
آپ صراف کہ ہم کا رستم ہو گئی ذرستمانہ ناہیں کرنے ہیں اور صلم شاہ نہ بچا ناک عمر خان الکر
عمر ہیں تو از برابر خدا اطبار سمجہی تو عمر کانگ گیا اور رونے لگا اور کہنے لگا قربان عمر اور فدا ہو
تو کہاں رستم نے سارا حال کہا اور کہا بہ کہ کہ عیار ہم اسکو ہی جگا لگا عمر کا دل تو آپ جاتا تہا
ہو جو خوشی کہا رہا تہا گلے لگا یا امیر کا سارا حال بیان کیا رستم نے کہا اسپوا کلی صیادہ نے
سنگ بیان آیا ہی اور امیر نے قدم بوسی ہوئی عمر نے کہا ہم ہی کہاں آپ ہیں جیل کے رہتی
بہ قرس تہا کہ وہاں عف ہوا ایک آیا یہ بہرگ میرزا بخر و بیب خندہ ہو بہت بیاں شہرواسے
ہمراہ اسر تہا تہیج آتی ہیں اور ایک طرف بدیع الزماں اس پیچ پہلوانوں سے کہا ہم جوار دیکہا کو کرسی شور
کہ ایک لشکر شکوہ دہ شیر ہوا بدبدیع الزماں کے آیا اور پہر بدیع کے دیو اور بدیع دیوار کو سب گیا اور زمین

جو دیکہا تہ بیڑا اور شہا یا اور بدیع پیر عاملا بدیع نے گہری بگڑی اور ایک تیغ سے سر پر جو مارا بیچ کا شیر کا اکل
گیا اور مرگیا وہ شیر وہیں تہی اور شہوں نے خل مچایا اور بدیع کو گہیر لیا اور کہا تو نے خالق کا شیر مار ڈالا
ہم کو ہی بانوع کہ جان پاس بچا نگے پہر تو صدہا شیر والے شیر خالی میں سے ہو نہتے لیکر دوڑ ہو نہ کہ
ہیں تو ہو انہوں نے تو بہاں ابکان کو گہیر ت بیچ جو حبث کہا کہ بیر پر بدیع کا کیا اور کہا گر نہ بچا
ہو تم جو عیار مارو انکو کہ اسمیں کہیں سب عیار رونے بندوں کے خطا ہے کہ تہا یا جال لو کہا شیر والوں آگ ہی
دیکہیں مہتر صاحب اسنے شیر مار ڈالا جانکی ہمکو جہوڑ کو سو سبہ نہیں چہنا خالق کا پاس بزرگ کے
اونکو تو تہا یا بدیع لے بولچا کہ آپ کہیں سے کیا ہو بدیع نے کہا ہم مسافر ہیں اب شیر
وا سد ہو ریکہ شیر آیا جلبہ تک تر میں دیوا لے لگ گیا اور سیر نے شیر کا مجبور حملہ کیا آخر میں
جان اپنے بچا تا میں اوسکو تو نسا مارا وہ مرگیا کہ لگو سے لشکر اونکو تو کہا میں جانتا
کہ یہ تو تم جا ولادو بدیع نے کہا ہے آپ کہاں سے آئے ہیں بدیع نے کہا ایک جگہ ہے مقرر ہیں
تمام شہر ونجی پیر کا معبد مشہور ہیر مہر کر واتا ساتہاں بیر یا ہے اور ہم تو جاتے ہیں بزرگ کہو دیکہ کر
جب گیا تہا بزرگ نے کہا تو پہر آپ ہمارے مکان میں اوتریں بدیع تو باغ میں اوترا اور تہا بدیع نے
کہا ہمکو یا ہمراہ او تا ر لگیا باغ خراب ہو گا بزرگ نے کہا صدق ہی کہا تہا غرض بدیع رہنے لگا اور ہر
روز اسکان میں آیا کہ جیلہ رستم کو یہ حیلہ و کہا تو صراف مشہور ہے رستم تہی صراف سے پوچہا ایسا جوان
یہاں بیٹہا تہا کہاں گیا اور سنے کہا میں کہیا جانوں میں نے اشرف کا دیکہا یا تہا اور پہر کہیا جب میں
آیا وہ چلا گیا عمر کو بڑا افسوس ہوا عمر نے بیٹہے بیٹہے آپ ساتہ حال کہا رونے رستم اور بدیع کا کہا سب
رستم نے کہا کہ ہم ہی جب وہ بہیدرات آگئی عمر بہر بزرگ کے گہر میں آیا اور اپنے کو ہیں بیٹہا کہ کس طرح تماشہ
کو دیکہوں اور بیان عیار ونکا اسمیں کہا بہ عمر ہر کر ہر کو تماشہ ہو نہ لگا اب پہلو لگا جو
ہم ہی جیسے اور بعد میں سب راہ کی طرف عمر نے دیکہا کہ آخر بیہ ہی جوانہ مرگ ایک دشمن ہے سب
تماشہ کا جشن کو دیکہا ہے رہی ہی اور محو ہی ہی اور وہ بفقنہ جو بہوگوں نے جو ماکہا تہا یہ جاکر دیکہ
تو اسنے بزم افروز اپنے سات والکو چہگا کر دیکہا یا کہ تو پرشاہد رہا اور سنے ہیں دیکہا کیا کہ
سنا ہم جگا کے کہو غرض دیکہا بانوں آخر ملکہ کو جگا یا اور تماشہ ہی دیکہا اسنے باہر کی لا بچا کہ جگا کے

کوسبھونکو بھون ڈالا اور انکو بکڑ لیو جو شخص بزرک شیار و ذکی تھیکر آیا اور کہنی لکا ملکہ مہر نکار کو بکڑ لیا اور
مصحف خان بلس اُڈیا اب کوئی زمین بیچ نہیں بچا تھا اگر کوئی بیچ جاتا مارے جاوینگی سچ جو ڈرنے والی تھی سب کاش
ہو جاتی تھی سمجھیں دیوانہ ہیں شعر ہیں پڑھ رہیں ہیں مرتب ہیر وابنہ ہیں اور سپاہی وہ دون ہیں ترک خان نے
وزیرسی کہا کہ بیچ کو شیر و اشجع اوکو لوگوں نے کیا انکو قید کہیں خان نے کہا تو شیروان [illegible]
لوگ انکو بچانے ہیں نکاح کرینگے انکو الگ مرکہ بزرگ نے قید کیا بیمان آخر سعید جو سنا [illegible]
بر حال کہا دوسرے روز قران نے یہ سنا کہ اوستاد و بکر کے شہر میں قید ہو تہا [illegible] خاقان پر
آیا اور کہا میں مہتر قران عمر کا شاگرد [illegible] مکہان خاک کر دوا ہوا قران [illegible] وقت جنگ
جلد کہہ فتانہ نے تو بہا اون پر عمر کو چہرا اون قران اس پر بکے محل میں آیا کو پر پیچ جو فتانہ کو دیکہا
قران پر عاشق ہوا اور سپاہ نے ایک پر وار [illegible] دیکہا جنکے کو پر اپنی دیکہا کہ ایک جستنی کہا
دیکہے قران نے کہا ہو دانست اوسکے عشق کی قران نے اور پہیوں کو [illegible] مل کے
تمل تمل میں ڈال دیا اور آپ اوسکے صورت بنا [illegible] و خفتہ جاگ کر حیرت کیا یو کہا کہ
کیوں ایوا کون تہا قران نے کہا کو بلا و مدد شاہ جب سو رحمی قران او شا فتانہ [illegible]
کرکے آخر سعید کے حکمان پر ڈالا اور [illegible] حکمان میں رکہا اور رفع فساد کیا فتانہ نے جان لیکہ
تو سپاہی کہاں ہیں ایک جستنی بیت نوجوان خوبصورت ہی سبزہ رنگ قران نے کہا اب جان
جان میں [illegible] جنکو قید کر تمام ہو قسم کہا تا ہوں کو پر اور [illegible] برا جو ابتدا
ہو بیتاں نے [illegible] فتانہ نے ہرگز نہ مانا اور [illegible] روز کہا تا [illegible] یا عمران جو
دیکہے قرانکو آیا دیکہا فتانہ کو [illegible] و لیکن کہا اگر بات اوسی تو میں ابوالعلا [illegible]
غرض اسکے روز قران نے منت کہا نا کہلا با اور فتانہ کو چہوڑ کے عمر کو چہوڑانے کی کہا گیا اور
عمران کیا آخر فتانہ نے کہا یہ جستنی کا ادہر اور پر ا جان [illegible] خوبصورت ہی اوسکو قبول
کر فتانہ نے اوسکو بہی [illegible] تو جلد گیا قران آیا فتانہ نے سب احوال کہا
اب جو شام کو قران آیا ایک [illegible] فتانہ بیہوش کرکے [illegible] کیا اور عمران پیرا آیا
اسنے اوسمیں یہ انتقال کے اپنے مکان میں رکہا او دوسرے قران نہیں پیر رات [illegible] کیا اب

جاگ

جاگ ہی کہ عورت نے جا سنگار پہر تیار ہا اور دیکہی تو فتانہ نہیں جانا عمران نے کہ [illegible] کو پکڑ لاو کہاں ہے تہا
جب عمران نے نہ دیکہا یا ایک کہ تہیں نماز یا نہ مارے [illegible] گیا اور کہا جیلو میں تہا جہاں اور اوسی مکان
میں الدیا کہا سپاہی جند رکہا تہا قران و دیکہی تو وہ تا نہیں ہے اودہ ایک نقب کہ جے قران جو دو [illegible]
گیا بیچ بازار میں ہو گیا دیکہا کہ ایک شخص شتاب [illegible] جاتا ہے قران نے کہا کہ یہ [illegible] اور بچہ کہ تہا اسنے
[illegible] کیا اور نقب لگی کہ ہی جلاد [illegible] سنتارہ تو رکہہ دیا قران نے نیمچہ [illegible] لگا دو ہو گیا
ہو بیر تک بزرگ تمام اسکو عیاروں نے [illegible] دیا [illegible] عمران تو بہاگ گئی [illegible] سنتارہ ہے
کہو اللہ تو فتانہ ہے اب بیکر اپنے مکان پیرا باہر شہر میں اور یا حال یو کہا کہا ایک جستنی [illegible] معلوم
کہاں نے لیا گیا تہا غرض مصحف خان بلس آیا خاقان نے اپنی جیار سنا تہا یو کہا کہ [illegible] کرتا ہے
[illegible] کا جند و بست ہو اوسکے [illegible] اس شہر [illegible] گیا اور اوسکو تو اپنے مکان
میں او [illegible] ہیچ میں کہ گشتی روز لڑا اکثر تا ہی بزرگ کہا اسپر بار وہ [illegible] کروا تا
[illegible] اب سپاہی پر اسیر ہو اسطرح یا ہے غرض خان نے کہا جا اوسکو [illegible] اپنے [illegible]
مقابلہ کرونگا اور آپ نے [illegible] میں قتل کرونگا بزرگ [illegible] میں آیا اور سپاہی فتانہ [illegible]
[illegible] ذکر کیا کہ ایسا وہ جستنی تہا کہ میں ایسا خوبصورت نہیں دیکہا اللہ اوسکی
منتیں کرتا ہیں بات [illegible] سبح لیتا اور وہ جب با بر گیا ایک [illegible] یا وہ [illegible] لگی تو تیری
با پکو قبول کر یہ یہ خوبصورت ہی اور [illegible] جستنی [illegible] غرض سپاہی فتانہ [illegible]
ہوں [illegible] بیٹہ گیا جب رات ہوئی قران نے تہا چل کیا آج [illegible] اللہ و نہیں تو کل [illegible]
اور قران قید خانے کو [illegible] آیا [illegible] عوض جار [illegible] رات [illegible]
عیاروں [illegible] کہ یہ [illegible] جو دیکہا لوگ اپنے [illegible] سپاہ دست [illegible]
[illegible] فتانہ کی [illegible] اور بزرگ [illegible] عیاروں نے آیا دروازہ جو [illegible] دیکہا کہ ایک
[illegible] قید [illegible] زنگی [illegible] لگا دیکہا تو فتانہ [illegible] نقب میں جو کہا [illegible]

[illegible] قران [illegible]

سمت اگر چہ دو رایا اور سرنگ سی کہ گیا اور عمرس آیہ بنا کہ رستم یا جس سے ملاقات کردی
تہی اوس سے آپ بہرہ حسان کیا اور ہم سر کلام بیہ تیار فتنہ نہ کو واسطے اونکے چرا اربابت اور بیچ
نے مقابلہ کیا آخر ہزیمت کر کے گیا سرتنگ کا سب عمر سی یہاں آیا کہ لگ گئی اور محبت ہو یا
اور بعد خرخان کو ہوش کیا بزرگ کہا اور جب بزرگ آیا تہا تیا حکم دیا کہ اسکو خلعت دو وزیر ہونا
سفارش بختک خان نے کیا تو جلدی وزیر کو جدا کر کے بزرگ آیا سارا شہر میں بہادر سی اور
معتبر انہوں سی تلاش کرنا قاتل کو ایک روز ایک اوس سی ہو کہ جس میں اسی تہا اور رستم جاتا تہا
بدیع ہماگ گئے وکیج راہ میں اوسکو بہگا لگ اوس نے بہا کا جا رستم نے مار ڈالا اس کی بختک کو خبر
زیارت بیچ بعد وزیر جان بچے کہ بکو مرہی یالا خط میں ایسے خط ابھی ہو بہت ابھی جزا ب وزیر
رب جاکر نوشیروان کو لالہ بلاد تھا نوشیروان کو خان اعظم کا بعد نوشیروان کے اپنے شہر میں اور
عمر کا یا بوس مزار گوا رنج سے خان اور جا رستہ بلشو ہو اوسے سم لدھی کے مار دیا وزیر گیا
نوشیروان کو شہر میں ہر روز ہم مچا دیا تو تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہیبت سے اسی اسطرح نوشیروان کو
سلیبا تھا تو تمام شہر وکیج کو دیا ہم رستہ اور عمر رہا رہ بدیع بکیسے جہر ہیں کہ وزیر بارگاہ خاقانی
دربار میں رسالت آیا جوامی تیج کہ ابہور خان نام قدم تہا بڑ بڑ جب سلامت ہوں اپنے تخت
کے بیا پر تخت نوشیروان کے ہمراہ بات بکر گئے کیا ای عمر بیدہ نوشیروان کہا کہ تیرہ فرزو فرود
سلطنت میں کیا خاقان نے حال ہیں نہ کیا بختک نے یہ توصیف حقیر کہ یوں فرمایا مدن ملک چین ہے
کہا جاتا ہے اور روانہ جاتا ہے روز ایک بار امیر کا ھے خانہ ونا اوس سے تو مالک چین دم کہا جا
ہب وصال عمر کا یہ کہا خان نے کہا آخر نام تو معروم ہو بختک نے کہا وہ جو سو کہا سا آگے بیان کیا
ہوگا کہ ہوش گیا جب خان ناطق خفا ہو گیا کہا نام لیا بختک نے کہا عمر ہیں ایسے زہری ہیں اب غضب ہوا
خاقانی کہا عمر میں بختک ہے وہ ہیتا اور نام جا رہنا کو نوشیروان کی سلام کی خان نے کہا یہ کیا
کہا ہیں وہ موحد ہیں ہیں تو خان کو حیرت ہوئی اور جانا اور افسوس کیا کہ تیرہ وزیر جو تہا
بختک نے کہا ہم اگر ہیں تو اوسی وقت بتا دیتے غرض اوسی وقت باہم ہوئے لگے شہر القاب جانہ روشنی
آیا ہم بزرگ ومحبت ہی وہ بارہ پر خدمت ہو نوشیروان کا مسلم با خاقان کے لیے روا دیا تہا اوسی بارگاہ جگر

نے

تھی نوشیروان آیا باتیں اور سب جا سامان بامہ بانگ صد حیرانی اسمیں اور تمام مشغل کرد اور توشہ
جب وقت میسر ہوا اور خان آخر تخت پر بیٹھا جا رہے بیچ میں انوشیروان ابتدا ایک خان نے
نے دیکھا کہ طرف آواز اور ایک حقہ اشتہار عجائب حیران ہو کہ دیکھنے کو جا
کو نوشیں آواز اور ایک آسمان بدرقہ بنا اسمیں لیا آواز ای منم با بوس انہیں گواہ ناک
درت امید دعنات ملاء بعد جب خان نے سنا تحقیق ہے او سامعہ جا رہے بیٹھو کا بعد خاقان
کہا تب ایک ہی تو آواز ہی کہ اتے ہیں اور ایک مرتبہ تمام ہم میں کودی سفید پر بسی
جامہ اور صدف اسکا بیٹے ہو سر پر بدا سا ایک خندہ ہوا اور ایک سم فرکا جواہر اسمیں
کا نذر بیہ کیا بہت رسی خان نے تخت پر بیٹھا کیا صحبت کیا عمر نے کیا حکم اللہ نے یہ جا ہے
اور کہا ہی کہ حکم کیجیے رفع ہی جا نوشیروان کا پاس آتے ہیں تو تمام ملک اوسکے پاس تہی جب
سی کا اوس شیطان بختک نے روتے ہوئی یار اور کہا یہ سارا بان زلزلہ میں اللہ تعالیٰ
ہو گا میری منع کیا میں اتنا ترک کیا اوس سے رو تنگ ہو گیا اور اخیر یہ غایت شکر کو
صاحبقران کیا بس آپ اوس سے بر خفا ہوا تو بختک کہ صاحبقران نیا دشمن اور ایک زنانہ حد طرف
ہمراہ میں بہ لشکر ان سے بچکر دیا تو کہ خدا پرستو تو نکو قتل کیے اور صرف کر اور کیو تو زندگانی کیا
بڑا دشمن خان یا کیا اوچا عمر نے اس پر حیکا کو اور وہ سم مار جب شبتی سم مار کیا تب وہ
تمر نابتی تو عمر کو ہو جاوے گے اور کہا جا دو سو بر سی اور بڑا ہو رہی تو سب بشو نکو جار جا
پانچ سم سو پسر دار ان اور روز سب سے بڑا لگا اور شہر میں بہ آتی کہ اسمیں نوشیروان کا اعلامی
عمر اور شاہ خان نے کہا کہاں عمر نے کہا شیطان آتا ہی ہم پر تو دشمن کا اور عمر دار بختک نکتہ
نوشیروان کو نہایت کہ نکل ہم بارگاہ سے غائب ہو گئی بس بہر تو اور یقین ہوا ایک تو جا
رنگ بدلتا جب گرگٹ اسکا سر سم سفید تہا اور سر خالی خاب ہو تا اور ایک حقہ بہر حو
دو گوں کا جو کیا اور جا تی ہیں ایک آسمان پر حقہ مار سب نے کہا یا بوس آسمان پر لدت ناکی
گئے اور سہا نوشیروان آیا بختک نے خاقان سلام کیا ہو نہ بہر لیا اوس طرف سلام کیا
اور عمر ہو نہ بہر لیا بختک گھبرایا کہ بیہ کیا ہوا مجھکو تو عجب ہے یا ایسی کہ اسمیں خان نے

شاہ نے طرف دیکھا اور کہا میں آپ سی [illegible] ہے ہمارے یہاں شیطان ہی [illegible] کیا ہے
بخت نے تو صلوات پڑھی اور آسمان کو دیکھ کے کہا قربان قربان صدقے صدقے ای الٰہی
دور خان نے پھر تو نوشیروان سے سارا حال بیان کیا اور بخت سن سن کے قربان ہوتا تھا کہ
اسی نوشیروان نے کہا تو پھر آپ خزانہ نے پیر از ما میں خان نے کہا خوب کہا [illegible] تھا وہ [illegible]
گیا اور اکبر کہا کہ خان فی الحقیقت وہ خزانہ [illegible] حد ہیں اور [illegible] بخت کو [illegible]
[illegible] کہا کہ جا کر بدیع کو بہ الرحم اپنے ساتھ لاؤ [illegible] ساتھ نوشیروان [illegible]
تو گیا بدیع الزماں کو لایا خان کو مجرا کیا وکل بہ بیٹھا بخت نے کہا ای خان یہ [illegible]
[illegible] عقل میں کامل ہے خان نے بدیع سے کہا تو [illegible] بدیع نے کہا البتہ
عرض بخت کا [illegible] خط میں [illegible] خط کا [illegible] بدیع کو حکم دیا کہ تم آیا کرو
[illegible] صاحب خان اعظم میں پابوس [illegible] اور وہاں [illegible] کے موتیوں
[illegible] خان [illegible] عرض و دار بر خواست [illegible] خان اعظم بیٹھا ہی تخت کے
صحبت [illegible] اور چند [illegible] خان نے [illegible] خان کہا
[illegible] اور کہا ای [illegible] تعریف کی بہت خوش ہو [illegible]
اور کہا [illegible] اور [illegible] گر واسطے [illegible]
[illegible] کیا اور [illegible] اسباب [illegible] لیا تمام [illegible] محتاج کر دیا
[illegible] ہو [illegible] رنگ [illegible]
[illegible] خان کو [illegible] تھا [illegible]
تمامت خان [illegible] اور [illegible] پر ایک
آپ تو [illegible] جمع ہوں نوشیروان اور بخت [illegible] خان کو [illegible]
دیکھا [illegible] کیا اور کہا دیکھا [illegible]
سب تمام [illegible] اکبر خان بیٹھا [illegible] حیران ہی کہ یہ [illegible]
ایسی حرکت نہ کرتا [illegible] خزانہ [illegible] تھا [illegible] خزانہ [illegible]

[illegible] کو [illegible] گیا بزرگ [illegible] ایک [illegible] بخت [illegible]
[illegible] خان بزرگ [illegible] اور کہا بس [illegible] محبت [illegible]
[illegible] بخت [illegible]
[illegible] بزرگ کیا [illegible]
[illegible] آیا [illegible] خان [illegible]
[illegible] اور کہا [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] ہوگا اور [illegible] کیا [illegible]
[illegible] قدم [illegible] خان [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] خان نے کہا [illegible] عبادت [illegible]
[illegible] شعر [illegible]
[illegible] خان [illegible] کہا [illegible]
[illegible] صلوات [illegible]
[illegible] خان نے [illegible] بدیع
[illegible] سلمان [illegible]
[illegible] بدیع [illegible]
[illegible] خان نے کہا [illegible]
[illegible] تمام خلق جمع ہوئی اور بدیع [illegible] بدیع [illegible]
کیا انہوں نے [illegible] بدیع [illegible]
بدیع [illegible]
[illegible] سلمان [illegible] بدیع [illegible] خان [illegible]

تاج بخشی جمشید کی بخشی اب امیر اور سب دیکھ رہے ہیں الله ہو اور سب ان الله ہو ہو کر تعریف کرتے تھے
اور کہتے دیکھ رہا ہے کہ انوشیرواں سے ہر گیا اور بیٹھا تو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے اور بخدمت بیٹھا ہے گرد بجا کا
اور وال خان کا سیوم جو ہزار نامی اگر لکھے بیٹھ کر جان کی بجا جانی [illegible] کو منع کرتا تھا وال خان اور [illegible] تھا وہ لیکن
اور وال کہا جا کر بابے اور جاسوس کی صورت دیکھا اور لگے بجھے کرتے [illegible] کہ دن [illegible] وال [illegible] تھا
انہیں باز چوکیوں سے کرونا کر بہت بیکار [illegible] امیر بائی [illegible] اور بجا بہ خانے [illegible] مسلمان [illegible]
اور وال خان قسم ہے کہ اگر تو اور میری مدد تیرے مسلمان ہو گا تو سارا [illegible] کا [illegible] کے [illegible]
کہہ دیتا باز رستی جان مسلمان اسی رہنے لگا اور جا سیدن عیار [illegible] چلا اور امیر کو
حیران کیا اور ساعد حال جان کا سعد رستم اور بدیع الزمان اور [illegible] کا خان بالی رہا امیر تا نام رستم
جو سنا بابت خوش ہو رہا اور کہا دیکھو کہ بجا [illegible] قصور رستم معاف کر دیا گیا اور سیاہی خاطر
ساتھ رہنے لگا تھا اور بڑی جمعیت سے حق [illegible] جو سنا کہ امیر اور [illegible] [illegible] کا اور
طبل جنگ بجایا کہ [illegible] کہا کہ طراجہ اتا ہاس اللہ [illegible] رات کو جمعیت میں خان [illegible]
کہا کہ میں سارے جنگ تا جا خوب [illegible] خان نے کہا [illegible] [illegible] [illegible] بلا [illegible]
اور پیدل سکو تو نام [illegible] لیا اور ہونہ کا لشکر لیا اور [illegible] [illegible]
اور آپ [illegible] باہر بیٹھا اور امیر کو ساعد حاضر کیا اور کہا امیر [illegible] [illegible] [illegible]
جیو [illegible] [illegible] لیا اور [illegible] [illegible] آیا [illegible] [illegible]
اسی [illegible] کہ دانا وہ آگاہ ہاں [illegible] عیاران عیار [illegible] [illegible]
قتل کر ڈالتا اور [illegible] [illegible] کہ اگر [illegible] کا شوق ہے [illegible]
اگر [illegible] [illegible] [illegible] بجے بہت آگ [illegible] [illegible]
[illegible] قتل کر ڈالنا [illegible] [illegible] باہر گیا اور [illegible] [illegible]
جمع کیا قریب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور جا بجا نامہ [illegible] طبل جنگ [illegible]
[illegible] امیر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کہتا ہے [illegible] صبارہ کہ [illegible] اسلام [illegible] رستم [illegible] مسلمان کیا۔

عجب عقد کیا [illegible] قیماس کو [illegible] آیا رستم [illegible] کیا اور آپ [illegible] سب جا بیٹھا
رستم تو آیا جب [illegible] صبارہ آیا اور [illegible] اقبال [illegible] تھا اور [illegible]
صبارہ کو [illegible] جلد [illegible] قیماس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر [illegible] [illegible]
[illegible] اگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
آیا اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیماس [illegible] خسرو [illegible]
کہ تم اس [illegible] [illegible] [illegible] خسرو [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] سمجھا کہ مسلمان [illegible] کیا [illegible] امیر [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امیر [illegible] [illegible]
تو [illegible] [illegible] قیماس [illegible] کیا اور [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] تم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خسرو [illegible] [illegible]
کہ [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] آیا تو [illegible]
ہزار [illegible] اور [illegible] قیماس خندق [illegible] کیا [illegible] [illegible]
خندق [illegible] [illegible] [illegible] امیر [illegible] اور صبارہ [illegible] خسرو
[illegible] امیر [illegible] نقارہ [illegible] قیماس [illegible] [illegible] خسرو [illegible]
کیا دیکھ وہ ملک الموت تیری [illegible] آیا [illegible] اور امیر [illegible] کیا اور کہا [illegible]
اور قیماس [illegible] امیر کو [illegible] امیر دیکھ تیری [illegible] امیر [illegible] کیا [illegible]
اور [illegible] قیماس [illegible] [illegible] قیماس [illegible] [illegible]
[illegible] مقابلہ کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا
[illegible] امیر [illegible] [illegible] [illegible] قیماس [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] امیر [illegible] [illegible] [illegible]

فالاد جاتا ہے بلند بہن قباسی نے گریبان بڑا لیا لگا رو زنکی نقش کا تنبو عو نقاب دار بجا در ہ
بے زبانوں نے کہا کیا ہے غرض بھی آ کر ارادہ امیر نے تیرہ لگا نکا علم ہیں قباسی کو دیدو تھا
بیا خسرو خان اور دروازہ تسلی تو تھے بابا بابا امیر نے قباسی کہا جاوے در شتافتن ہے درگاہ بہ [illegible]
اسے جواب نہ بلجاوے دور کرے دم نو شتہ آغاز زمان مانگا کہ علم الیسمعی نے حق جان جان یا انجی یا مکو
خدا کیا صیادہ دور اقدام امیر کے لئے امیر نے تھا تو زمان صیاد رہے کہا خسرو بجہ اور یا ام جسرو اتا تھا
دو اگر خسرو وجہ سمجھوں گے لیا امیر نے خسرو جا تھی لگا باد ندر قمر نے یہی کہ اسمعی اندر ہے مارکے اور کر
ملجوا یا اندر جا کر ہے بہن بچا و دیکھا تو نوبت خواصین فوج دو گرو شن مر صبح برشی کا ہم علی مکتبہ مقصود لکھا
جا در ہ اور جیج ایضا مالک کو جہاں بھی جو کہا امیر نے مجمع لگا یا اگر علی اور کہا [illegible] ہے جائی
مقصود کو روستم ہے معاف کرو اگر خود شہید نے کہا یا باجان جلاد علی کہا [illegible] و قسم حق اسی کا
زیادہ جاری ستم کا تھا روز روتا تھا اور آتا تھا دن بھی اوسیر کہ جبر ہا ہے پیکار ہوا امیر نے کہا تو
منکو وم وقتی جیج تری سبب کے مقصود پر اصناف نہیں تو بھو جزب ستم اوریگا تو اوسی کی تا نسا نہ حق
دیکھا تو مجھ بہن اندر آیا خواصین دو نوں شکہ اور بد حواسی آیا امیر نے کہا بڑا بجا ہے اسے خبر حق کی ہر د
و تقسیم علم ہن بری امیر نے کہا نا انجا یا رات کو بہن اندر آ دم کہا [illegible]
کہا باجان قباسی کو کہا بھی گا امیر نے کہا انہیں روز بھی سمجھا تا [illegible] کہا اور پیر اگر [illegible]
کہا کہ اور بد ند لگا امیر نے کہا حق سات دن کا و لگا اور اگر بابر ایک [illegible] یا اور سمجھی تھا
مندر کر سبب جان کا نہ کرے تا نہیں ترک سردار استقبال کو کے لئے یہ امیر نے اکبر و در بانت کہا کہ خان نے
ظاہر ہے بادہ جب امیر انہی نے گا تب نو ونگی امیر نے کہا بہادر بھی دیکھی [illegible] بار گاہ خاں
اعظم علی بلکہ و تنہا اسی امیر نے نامہ کہ نکا بار گاہ سے ہیچ علی رتبا اور کہا کو جا کر جواب نامہ [illegible]
سبب سپاہ ہو دل سے تصنیف علی نوکر جو امیر نے کہا اور [illegible] مرتبہ علی اکبر لکھا کر کیا
نگیا ہے علی زے ایلچی نہ کرو کر لگا [illegible] جا یا اور دیجیے
[illegible] امیر نے ہم آکر [illegible] عالک و تا ہند [illegible] نامہ [illegible]
دور با برا با شب ہا ر تیرہ و دریا حتی از عالک منع تھا اور نہوں نے تا تھا ما عرض [illegible]

آیا زحمت ہے امیر نے کہا مالک سی اور کو ہمراہ لیا لو مالک نے کہا کہ بہ احتیاج ہیں لشکر امیر کی
ہی کہ دو جوان ہمراہ لیکے سردار و فتح ہمراہ کر دی امیر نے سب کے دلاور بند ہو دے کہا بہ سوار ہی
ہیں کہ اگر کوا ہی دیں ہوش امیر نے ہر دو جنم بچا او ہمراہ عالک سواری و لشکر جب چلے گیا اب امیر کو
ہو عرب کہا تم نے اس عرضی جلد بہ حکم کہا کہ وانکے بر خبر بھیجو بیا غرض جب آ گئی تن اوس عالک نے دیکھا
ایک باغ ہے اور اوس میں ہزار سوار کھڑے ہیں اور بیچ میں سردار عالک بیٹھا ہے آیا جب سلام ہوا عاجز اور
سلام کہا عالک نے سلام لیا کہا ہاں بجا در کہا ہم ہیں اور کیا ارادہ ہے اوس نے کہا ہمارا نام کیقباد [illegible]
ملازم خاقان [illegible] ہمارا نام [illegible] آیا تو اب عالک [illegible] خاقان [illegible]
استقبال [illegible] بار گاہ [illegible] عالک [illegible] خان نے کہا [illegible]
[illegible] آپ آج [illegible] عالک
[illegible] عالک [illegible] بار گاہ کے
[illegible] عالک [illegible] اور کہا [illegible]
[illegible] اور کہا [illegible] اگر [illegible]
[illegible] آسمان جیسے [illegible]
[illegible]
[illegible] عالک [illegible] اور [illegible]
[illegible] جیسے [illegible]
[illegible] سوار [illegible] عالک
[illegible] خان [illegible]
[illegible] نامہ [illegible] جواب
[illegible] عالک نے کہا نامہ [illegible]
[illegible] کہا [illegible] خان [illegible]
[illegible] اوسکو [illegible]

حکم ہوا کہ آدمی اپنا [illegible] کاٹ ڈالے تب بھی مالک نے کہا وہ احمق ہیں جو اپنی جان دیتے ہیں [illegible]
اس نے کہا جب [illegible] اسی طرح [illegible] عوض زمانہ بڑھتی تو نوکر رہیں نوبت دست
بقبضہ [illegible] جب [illegible] الماس [illegible] کہا میں [illegible] مالک نے کہا اس جا [illegible]
روکا الماس نے کہا واہ کیا خوب [illegible] کہا [illegible] روکا [illegible]
کہا وقت [illegible] بات ہے مالک نے کہا [illegible] جان جو جاتی ہے وہ کہے الماس نے کہا وزرا اب
[illegible] الماس [illegible] وہ نامہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

46

[illegible] مالک نے [illegible] کہا [illegible]
[illegible] مالک [illegible]
[illegible] نامہ [illegible]
الماس [illegible] مالک نے کہا [illegible]
مالک نے جواب [illegible]
[illegible] مالک [illegible]
[illegible]

رکاب پکڑی مالک نے تلوار کھینچ کر مارا جو پکڑی بیچ کے اور ایک ... دشمنوں کو مار ڈالا
وہ جو لوگ تھے مالک نے سپاہی کو مار ڈالا اور دروازہ ایوان پر آیا اور ... جگہ دیکھی
ہزار ... اور ... بنیاد ... وہاں جا کر ترک تیغ تلوار ... کری
مالک نے کہا اب تم بیان جادو ... لوگ آگئی ہیں تو وہ بیٹا اور ... مالک کے لوگ ...
کبھی ... مالک سے ترا دوا ... اور اندر ... آیا ... کا اور ... ایک
تھیں اندر جنہوں نے ... مالک ... بیچ کیا ... تنہا اور نہوں نے کہا ... اندر
اور مالک نے کہا ... کیا یہ ... جائے کہ ... اور شاہزادی ... نام ترک کو ... تھا کہ
تو دیا وہ آیا اور کہا ... خان جاتا ہے اور ... کیا کہ ... مالک کا ... اب
اور ... نے تلوار ماری ... اور ... کو ... کا ... ہوتا ہے ... اور ... وہ
دو شاہ اندر لوگ ... آن کر ... خان نے کہا ایک ... محبت ... کیا ... ہے
کہ ... کو ... اور ... جا ... مالک ... خان در ... بولے ... خان
وہ اور مالک ... کیا ... اور کہا ... وہ ... آن ... خدا ...
ہر حق کا ... اور ... مالک ... آیا ... ترک ... کیا
اس ... دل کا ... اگر تو ... تو ... آیا ... دو ...
ترک ... اور کہا ... آیا ... تو نے ... کیا ... بچانا اور ... واللہ
خان نے دیکھا اور کہا ... جان ... اور مالک ... خان نے کہا میں ...
ایسی ... کہ ... ہے ... کیا ... اور ...
کے مالک نے کہا ان خان مجھکو تو اب تعجب تھا کہ تو ایسا بادشاہ ...
خان نے کہا تو نے ... جانا اور تو ... نامہ ... مالک ...
وہ ... خان نے کہا ... مالک نے کہا ... محبت ... ایک ... کیا
مالک ... خان ... تھا ... مالک ...
... ترک ... جان ... اور ... گیا

کہ سب ... آجا ... اور ... مالک ... تخت ... بیٹھ ... تو
... جان ... اور ... خان کی ... باہر ... دیکھا تو
... خان کی ... مالک نے کہا ... سلام کر ... خان نے ... کیا
... نگی ... اور جمال ... دیکھا ایک ... ان ...
... دیکھا ... کر ... خوان لیکے آیا ...
... خان ... کیا ... مالک ... اور ... خان
نے کہا کہ شاہ ... اور ... غرض خان اور ... سلام کر اور کہا
مالک نے کہا ... استقبال کر ...
اور ... نامہ ... اور ...
اور کہا ... غضب ... غرض ... نامہ ...
... خان ... اور ...
... مبارک ... اور ...
کر ... خان نے کہا ... وزیر ... خان کی ... اور کہا
... خان نے ... کیا ... محبت ...
... غرض جنگ ... مالک کو ... دیکھا کہ ... خان ...
... خان ... خان ایک ... اور کہا
... خان ... خان نے ... خان ... کیا
... خان نے ...
... خان ...
... خان ... اور ...
... اور ...
... اس ...

سر پیٹ وہ وال خان کہاں سے نکلا تھے وال خانہ طرف اشارہ کیا اور خان کو دیکھا کہا اور وال لوہ

وال سامنے آیا کرتے تھا میں موجود تھے نہیں کہا تو وال نے کہا کہ تم کون ہی تیرا نام کیا

کرتے آپ جواب سیاں سبب ہی ای اور وال نے اوس طرح تلوار ماری کہ تڑپ تو اوہ جہن کے

تیر مارا جگر کیا کہ گرا دید تو کر بے سر وال کلاو ہاں کہ سچ تہا اور ہم تو سر لی ای اور تکار ا

کر آپ کے رتو میں ایسا جا وہ حرکے اسکا سر لیکر نکلنے ملا دی بہادر خان سے میں رہ ای تلوار

جھپنے لگا کا کھڑے ہو وہ گیا عوض کہ کا خدا کہ تلوار نے ناگہاں ہاتھی کی کیفیت تڑپ سر ایک ہو تھا

وہ جو ہاتھ کہ پر ہی اندر سی ای اور تلوار مونچ چھا وہی کر بے لشکر جا بہ لگا لادم کہیں ہو

جو ہی خان بر از سوار ہو بیرتو خان جہاں عرب سر اگر دراز کا خان کا تیغ اڑ کے

عوض خوب تلوار چلا ایسا کہ کر بے وہ لکے بر زخمی ہو ہی لنگر کی لشکر بے رزہ کے

عوض اور تہ ہو ہی رہے تنگ کی بارات ہو گی خان کا کو گرفت زخم بر ہیں تلوار جلے لگے خانی

نی کیا ہاتھ اور روشنی ای جب تک رو شنی ای حرب کو لشکر کو اوس کی انفصل کیا وار رفت رفتی

ای معلوم ہے وہ لگتی لگی بیت سماری لوگ ہیں خان بارگاہ کو ہیر کیا اور بیان امیر کو خبر ہوئی کی تقویت

امیر نے مقبل و غنیم کے تاب ہیجرا اور اکرام بر کے مجرا کیا اور سر لالکر رکہد یا امیر نے اسکو تو دو قتل کیا

انکے ما تحا گرا دو سری اوزر خان کے جیلدار کے طرف بھجوا دیا امیر نے جو ستانو کو کہا عرض پر سیل خانی

میں زیادہ طرف کیا یا تھکو جو تو شتہ سید الفیروز ای خان کے جاریے میں ہجوم کی شب ادھر اپکا طرف

نو شہر ہو کے سا سا ما کر کہ اپکا طرف بہر جا کے ہیں ہو صحیفہ و منشیر ہ کے تحکام خان لے تو طلب

خانے اجازت لیکر لشکر والا سفید جامہ کہ یا ہے کا مہ جا رسو ملبوس کی اوستاد وحی او کر بتا کا

سید الفیروز خان کے ملبوس کی عرض بر نیا لگا مقدار خدا پر ستان ہیں کہ میاں ستانا رزو ورگ و اخشته

باشند جا بید بمیدان نا کہ وست ہی بایدیا با شد تبہ جو کیا لسی فرامرز کا دمشق لشکر امیر کو بر ار کیا

اجازت لیکر اگر سمرقند وہ ہو یا پنج قدم وہ اور تین قدم بہ اثر ہی سید اوس کیا اور فرامرز نے اونکا

درت بہ سیخ کمینہ نیز کے اور دشمن نو اختیار کیا فرامرز نے کیا دشمن پر حملہ ہیں کہ اور وہ رافقت سر او کو

کیا ہاں سبیہ دشمن تو امیر کا لادم جب بہ مجا و رزاد ہ آیا بکہ دشمن ابجا دکیا فرامرز نے کیا میں نا کو

خندگ ضرب لہ لکا جنت نیزہ مارا عوض ہم لگا بہ میں فرامرز نے نیزہ بھوا کیا ملتجا جنت تلوار ماری فرامرز نے

سر نیزہ کے ٹوٹ گئی تیغ و بیدی بعد رو کیا بعد اب تلوار ماری اوس نے بر سپر جہد کی پناہ کیا سپر جھکی

و یا دشمن بہ لوٹ کیا امیر کا نیساں نقارہ ہی خانکو کہ جنجال بر بیچ کہ کہ تو ان مارے گا اور فرامرز نے

اور کر رفت کیا ملکہ امیر نے کیا ای فرامرز چلا اور فرامرز نے کیا میں صبح ہی کہ ذوالقیس خان ترک لشکر

ہمسکا تو تیغ ہو اگر فرامرز سی کیا کہ تو نا ہمقا چکو مارے جو ہو بیر ہو ا بر جل اور خانی فضو

ہی اعصاف کر کے وال فرامرز نے کیا او کیند کر تکر ملکام ہے معلوم ہو کہ محنت میں میں اور سپا

ہال کی جگر بر یکی دیتا ہمیں اوس نے تلوار ماری فرامرز نے وہ لوک کے انکے تلوار لگا کہ برمار وہ بکی

ہو گیا بیر تو نیزا خند ہو گیا اور کوری نہ لنگر اسکا میں نزدہ خاقان نے کیا اوجان سکونا بد ہو اور انجا

سا عقب بیر تیغ تحبک نے ہی کیا ہیں جو تیغ میں کتاب عفنی جاوید کیا س تحبک اور نزدہ خاقان نے

بگڑی ہیں ہو ہی تیغ ہم لو کہ دار بے انکے شیعہ کے جن خان نے بہ سیخ طرف بار گشت بجوا دیا امیر کو

بارگاہ میں ای اور صبر خان اور ز شیر وان جلد کیا انکی روز تنگ طبل بجوا یا خان کو نہایت فتحمند ہوا

اور لشکر شی تر امیر کے بیان انجشن و جشن تمام ہو نہ روز خانکو جزائی دو حکم و استان تحفرات

نا انبت جفے اور اور اشنی ہو ستان و مقعدہ ہارے محفوظ و میں ور اپنا اشنی سو زان و

سو چشن تحفرات کہ نا اپنے اور اشنی برنت آ تا جہ خان نے طرف چھوڑ کے بجوا یا بیرون کا بر کی

امیر نے جو سمرقران ہو کر بہ طرف اسابہ وقت طبل جنگ کا تو بختی سچے ای خواجہ اسکے

کہ بہ جس تو ادا او د سیاں فانکو جزائی کہ طرف وہ ہو گا خوش ہم تیر رو زرہ خاقان

واسطے استقبال کیا ہمیشہ ہو سیخ جلد اکر و یکھا کہ اگر کو اسی کہ ایک جگہ بر پا ہے و زیر

او سکا بر آنکہ لگا کیا ہو ہی تا جلد اب جا کر دیکھا کہ تخت بہ انکے منظر او میر

بیٹھا ہی اور تخت بہ انگا کا زنگ کے زمین اور الگار وہ تیار ہے ساری بدن بر بیٹھا ہی اور

اوسکا بلنا ہم عز کو نہایت خوف ہو کہ خدا اوسکا شر کے بچائے اور وہ اگر اوسکو طبع لو تو

اور عرو ہاں امیر کا بی ثنا اور سید وحال کیا ہہ سیخ سکو حیرت ہوئی کیا اوس ساحر

چیو ہو کیا ساحر تیغ ہی اور وہ سکو حیرت ہی اور خوف سید ہی اور اوس نے وزیر کا انتظار خاں

کہا یہاں کہ میں ایک دم میں خدا کے [illegible] غارت کروں گا اس نے کہا بجو [illegible]
اور ہم وہ دن کہ از ما نہیں کر سکتا دن برحق ہو گا وہ نہ جلیگا وزیر [illegible]
حوش سے صبر اور کرامت و نوشیروان کہا سبب خدا ہے غارت [illegible] کرامات [illegible]
اور یہ دعوی کرتا ہے [illegible] خان نے بزرگ [illegible] پاس یہاں [illegible]
بزرگ نے [illegible] کیا اور کہا کرامات آیا ہے اور [illegible] چلیں [illegible]
وہ دن [illegible] برحق جانے اور [illegible] کیا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا [illegible] خان [illegible]
[illegible] خان [illegible]
[illegible] نے [illegible] اور [illegible]
[illegible] خان [illegible] سلطان سعد [illegible]
کرنے لگا کہ یہ دعوی [illegible] کیا کام [illegible] کیا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کرامات [illegible] خانقاہ [illegible]
[illegible]
[illegible] خانقاہ [illegible]
[illegible] خانقاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خانقاہ [illegible]
[illegible] کرامات
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] جانے کے بعد [illegible]
کہا [illegible] خدا [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] صندوق میں [illegible]
[illegible] اور [illegible]
اور [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] خواجہ [illegible]
[illegible] خدا [illegible]
[illegible] خان [illegible]
[illegible] پاس [illegible]
[illegible] کرامات [illegible]
تمام [illegible] خان [illegible]
اور [illegible] کرامات [illegible]
[illegible] پادشاہ [illegible]
[illegible] کرامات [illegible]
[illegible]
اور [illegible] کرامات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پادشاہ [illegible]
[illegible] پادشاہ [illegible] خواجہ [illegible]
[illegible]

وہاں شہریار [illegible] عمر [illegible] آواز [illegible] حمزہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور سکے بیچ مین تخت اٹھا ملکہ زلفین جادو و بہرام خان اعظم و عاشق ہوئے تم پر
پیدا اور گلدستہ شو لگے کہ بدن تھا وہی کا اور نثر ملا ہے سلام کے ملکہ زلفین جادو بہرام خان
اعظم نے کہا اے جیتن اس عشق نے وتاب وہ بیکر رہا ہے اور زلفین نے اگر مجھ کو جانا ہے
رستم نے کہا مجھ کو مار ڈالا تھا زلفین و بیکار عاشق ہوئی ہے
مین بابت پاس نہ آون اسکو تخت پر گرا اور زلفین نے
پاس اسی پر بیٹھا دیا گیا جواب لگا رہے بیچ لو شیر وان کو
دیکھ پاس بلد ہوا اور کہا اس ملک جس کا دربار مین اب بات ہے
کہ اسکو قوت ہے اور سمجھا اگر یہ خانی اور لذت کی
مقابلہ کرو اگر یہ مار اگیا تو مطلب ہوا اگر ایسا ہے
مرد بات کہو اور دل مین خوب وہ پاس بیٹھے تھا سرکار روانہ تھا محبت
فرمایا ہے مین پیدا کیا خان و جادو سے سوال کہ محبت ہو تو دوستی
بلوا کو لوگ تو دل رستم کو دلا زلفین نے کہا اس ملک جس
کہا وہ ہر گز نہ مانیگا زلفین نے کہا تو بہ تمہاری عقل سے ہوا اور ہماری
سمجھا کہ یہ عاشق ہے جیکار کہا ملکہ حقیقت مین کہا جو الفاظ زلفین نے کہا
حال نہ ہو مجھے یہ شخص بخت دل کہ ایسا عاشق ہو اب
کے سامنے آیا جب کے سلام کیا اور کہا ملکہ عاشق ہوئی آپ پر
میں تب عقد کرون جیسا کہ نعمت ہے واسطے رستم نے کہا وہ
تجہیز اور لذت پر بس کہ بخت حقا ہو گیا ملکہ نے کہا و بکار آپ نے
دریا عرض مرتبہ کہ کہ بہت بار جو کہ جلد راہ مین
اور مرد کو و بکار چاہا و اور بیٹھ رستم نے کہا اور رستم نے
تا تخت قدم سے سر مرتبہ زلفین نے کہا ملک بیٹھا اور یہ گلدستہ
گلدستہ پیار سے بات کرلی مین تخت پر تھا او ر رستم نے مین جو دا و بکار

